
5337

فہرست ابواب جائزۃ الشعوذی بترجمہ جامع الترمذی

ہو کہ اس فہرست مین تین خانہ ہین خانہ اول مین صورت مسئلہ بطریق سوال کے مرقوم ہے
ین کچھہ تتمہ خانہ اول کا اور خانہ سیوم مین نشان صفحہ کا اور اکثر تحریر مضامین کی نقل بالمعنے کی
واب مین ترجمہ رقم فرمایا اس فہرس مین موافق مضمون باب کے اوسکا ترجمہ بہے لکھدیا اور اصل کو
ہرست گویا کہ خلاصہ ہے ساری کتاب کا اور آئینہ ہے اولوالالباب کا یہہ خود گویا ایک کتاب مستقل
مسائل پر مشتمل ہے اگر ابتدا مین اُرکون کو پڑہا دین تو بہت نفع اندوختہ ہاوین گے

خلاصہ صورت مسئلہ	مضامین ابواب	نشان صفحہ	خلاصہ صورت مسئلہ	مضامین ابواب	نشان صفحہ
تیسرہ باب مین طہارت کے	بسم اللہ کہنا وضو کے شروع مین	۳		کہ بعد ازار پر پانی چھڑکنا	
فصول ہین بیان	کلی اور ناک مین پانی دینا	"			
افسانہ کنائے	کلی اور ناک مین ایک چلو سی پانی دینا	"			
اسمین حدیث صحیح	دہاڑی کا خلال	"			
مسنون ہے	مسح سر اگیلی شروع کرنا اور پچھلی تک تمام کرنا	۴			
مضمضہ ہے	سر کے پیچھے سے مسح شروع کرنا	"			
	مسح سر ایک ہے بار	"			
	مسح سر کی لیے پانی تازہ لینا	۵			
	کانونکی اوپر اور اندر مسح کرنا	"			
	کان سر مین داخل ہین	"			
	انگلیون کا خلال	"			
	ایڑیونکی خرابی دوزخ سی اگر مذہب	۶			
	جاوین	"			
	ایک ایکبار اعضا وضو دہونا	"			
	دو دو بار دہونا	"			
	تین تین بار دہونا	"			
	بعض اعضا ایکبار بعض دو بعض	"			
	تین بار	"			

خلاصہ صورت مسئلہ	مضامین ابواب	نشان صفحہ
	بعد وضو کی جو دعا مین اردہ ہے	
	ایک مد سی پانی سے وضو کرنا	
	اسراف وضو مین	
	ہر نماز کے لیے وضو کرنا	
	ایک وضو سی کئی نماز مین پڑہنا	۱۰
	مرد و عورت کا ایک برتن سی وضو کرنا	
	عورت کی بچی پانی سی مرد کو وضو کرنا	
	اسکے رخصت مین کروہ ہے	
	پانی کو کوئی چیز نجس نہین کرتے	
	دوسرا اسی پانی مین کر قلتین نجس نہین ہوتا	
	بند پانی مین پیشاب کرنا	
	دریا کا پانی پاک ہے	۱۱
	پیشاب سے احتیاط نکرنا	
	اگر کا جسکا کپڑا نجس ہوا ہے اوسکی پیشاب پر	
	حلال جانور کا مذی	

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	صفحہ	مضامین ابواب	خلاصہ جواب	صفحہ
جو چیز بدن سے آگ سے اوس سے وضو ٹوٹتا	مختلف فیہ ہے	۱۷	مذی جب کپڑے میں لگ جاوے	بعضوں کے نزدیک پانی چھڑکنا کافی ہے	۲۳
اوس سے وضو نہ ٹوٹنا ہی صحیح ہے	حدیث اسباب سے ناسخ ہے	″	منی جب کپڑے میں لگ جاوے	کہرچنا ہی کافی ہے	″
اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو جانا	حدیث صحیح میں ہے	″	جب جوبی نہا ہی سو رہے	کچھ مضائقہ نہیں	۲۴
وضو ٹوٹنا ذکر کے چھونے سے	حدیث حسن صحیح میں ہے اور	۱۸	جب جب سونے لگے وضو کرے	کہ مستحب ہے	″
اسکے رخصت میں	مذہب قوی یہی ہے کہ بدن ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا	″	جنب سے مصافحہ کرنا	جائز ہے	″
بوسہ سے وضو ٹوٹنا	اسباب میں ہے صحیح ثابت نہیں ہوا	″	عورت کی احتلام کا بیان	تری پانی ہی تو ہاوے	″
قے اور نکسیر سے وضو جانا	مختلف فیہ ہے	″	غسل کے مرد گری کیوے عورت کی بدنے	جائز ہے اگرچہ عورت نے غسل نکیا ہو	″
نیند سے وضو کرنا جائز نہیں	قرآن کی مطابق	۱۹	جنب کا تیمم جب پانی نہاوے	اگرچہ دس برس گزریں جائز ہے	″
دودھ پیکر کلی کرنا	مستحب ہے	″	مستحاضہ بعد حیض ایک غسل کرے	اور ہر نماز پر وضو	۲۵
بے وضو سلام کا جواب دینا	مکروہ ہی	″	مستحاضہ وضو کرے ہر نماز کی لیے	کافی ہے اور غسل افضل ہے	″
کتا جس برتن میں منہ ڈالے	سات بار دھوئے	″	مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل سے پڑھے	ظہر و عصر ایک سے مغرب و عشا ایک سے	″
بلی کا جوٹھا پاک ہے	بحدیث حسن صحیح	″	مستحاضہ ہر نماز کیوسطے غسل کرے	اول ہے	۲۶
موزوں پر مسح کرنا	قرآن و حدیث سے ثابت ہے	″	حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھی	متفق علیہ مسئلہ ہے	۲۷
مسافر کی مدت مسح	۳ دن	۲۰	جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں	بھی مذہب جماہیر علما کا ہی	″
مقیم کی مدت مسح	ایکدن رات	″	حائضہ سے بوس و کنار کرنا	روا ہے	″
موزوں کی اوپر اور نیچی مسح کرنا	حدیث معلول ہے	″	جنب اور حائضہ کے ساتھ کھانا اور	پاک ہے	″
موزوں کی اوپر مسح کرنا فقط	حدیث حسن میں ہے	″	اونکا جوٹھا		
چرمین اور نعلین پر مسح کرنا	حدیث حسن صحیح میں ہے	۲۱	حائضہ کوئی چیز مسجد سے لیلے	کیا مضائقہ	″
چرمین اور عمامہ پر مسح کرنا	″	″	حائضہ سے صحبت کرنا	حرام ہے	″
غسل جنابت کا بیان	+	″	حائضہ سے جو صحبت کرلی سکا کفارہ	اگر خون سرخ ہے	۲۸
عورت کو نہاتے وقت چوٹی کھولنا	ضرور نہیں	۲۲	خون حیض کپڑے سے دھونا	ضروری ہے	″
ہر بال کی نیچے جنابت ہے	+	″	عورتیں کب تک نفاس میں رہیں	چالیس دن تک اگر خون جاری رہے	″
وضو بعد غسل کے	ثابت نہیں	″	جب دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے		
جب ملجاویں عورت و مرد کی ختنی	غسل واجب ہو	″	تو وضو کرنا	مسنون ہے	″
حیض ہوتا ہی کہ نہی نکلی	یہ ابتدائے اسلام میں تھا اب منسوخ ہی	″	آثار ہے کہ وقت حاجت ہو تو پہلے	پہلے امر رسول ہے	۲۹
بیدی اوڑھکر کپڑے نہیں تری دیکھی	غسل کرے	″	قضائے حاجت کرے		
غ	ہوتا ہی	۲۳	گر راہ سے پیر دھونا دخول مسجد		
ہر	اور نماز کے لیے	″		ضرور نہیں	″

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	صفحہ
تیمم کا بیان بسبب کالا قرآن نہ		۲۳
جس میں پیشاب ہو		″
ابواب الصلوٰۃ عن رسول		
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		″
نماز کے وقتوں میں	حدیث	″
اول و آخر ہر وقت کا		″
اندھیرے میں صبح کا نماز پڑھنا	مسنون	″
اسفار کرنا فجر کی نماز میں	بعضے جب تغلیس کرتے ہیں	″
ظہر میں جلدی کرنا	فعل نبی	″
گرمی میں ظہر میں دیر کرنا	مامور بہ ہی	″
عصر میں جلدی کرنا		″
نماز عصر میں دیر کرنا وقت	مسنون ہے	
مستحب تک		
مغرب کا وقت	جب غروب	
عشا کا وقت جب	دیر کی رات	
کا چاند		
تاخیر عشا میں		
نماز عشا کی قبل	نماکروہ ہی	
اور اوسکی رخصت		
باتیں کرنیکے جنہ عشا کی		
اول وقت کی فضیلت	افضل ہے	
نماز صبح ہوجانے میں		
جلد پڑھنے کی	تاخیر کرنا امور	
سوجانا نماز جمعہ		
جہول جاوے نماز کو		
جسکے کئی نمازیں فوت ہوئیں		
کس سے شروع کرے		
نماز وسط کی		

ہی قائل ہوئے ہیں

ہی قائل ہوئے ہیں

ت و نقصان نماز مین تنبیہ کرنی	سجدہ سہو کرے	۷۲	سنت فجر اگر فوت ہو بعد فرض	یا بعد طلوع	وتر کی پہلی سو نا جو نہ اوٹھہ سکی اوسکو	مکروہ ہے ۸۲
ملا بہیر دیوے دو رکعت ظہر و	″	″	پڑہ لے	″	اور اسکی قریب ہے اول و آخر شب مین جواز	
رمین۔						
ان پہنکر نماز پڑہنا	مسنون ہے	۷۳	سنت فجر اگر فوت ہو بعد طلوع	حدیث غریب	وتر کی سات رکعت کا ثبوت	حسن ہی ہے ″
			شمس ثابت ہے			ام سلمہ کی روایت
قت صبحین قنوت پڑہنا	بروایت حسن	۷۴	پڑہے۔		پانچ رکعت کا ثبوت	عائشہ رضی اللہ عنہا ″
			ظہر کے قبل چار رکعت	مسنون ہے ″		عنہا حسن صحیح ہے
	صحیح ثابت ہے	″	ظہر کے بعد دو رکعت	مسنون ہی ″	تین رکعت علی رضی اللہ عنہ کی روایت	ترمذی نے اسکو ″
قنوت مین	دوام اوسکا	″	دوسرا باب اسی بیان مین	+ ″	ایک رکعت ابن عمر کی روایت	کچھہ کہا نہین ″
	بدعت ہے					حسن صحیح ہے ″
ہنیکے نماز مین	دعا کے حدیث	″	عصر کے قبل چار رکعت	مسنون ہے ″	وتر کی قرارت سورہ	اعلے والکافرون ۸۳
			مغرب کی دو رکعت اور اوسکی قرارت	قلیا و قل ہو اللہ		واخلاص
ین کلام منسوخ ہونا	قولہ اللہ تعالے	۷۴	مغرب کے دو رکعت گہر مین پڑہنا	فعل نبی ہے ″	وتر مین قنوت پڑہنا	رائی ہی حسن ہے ″
	سے		مغرب کے بعد چھہ رکعت کا ثواب	بارہ برس کی عبادت ″	جو سوجاوے وتر پڑہے یا بہولجاوے	جب جاگے یا ۸۴
ی کی نماز	بروایت حسن	″	عشا کی بعد دو رکعت سنت	حدیث صحیح ہے ″	صبح سے پہلے وتر پڑہنا	یاد آوے پڑہ لے
				ثابت ہے		مامور بہ ہے ″
ے کو کب سے حکم کرین نماز کا	سات برس سے	″	رات کی نماز دو دو رکعت	بہ نقل حسن صحیح ″	دو وتر نہین ایک رات مین	روایت حسن غریب ہے ″
عدت کرے بعد تشہد کی	نماز تمام ہوے	″			سوار پر وتر پڑہنا	مسنون ہے ″
یلہ پر بستا ہو نماز اپنی نماز مین	پڑہ لیوین	۷۵			نماز چاشت کا بیان	ثابت ہے + ۸۵
کی تشبیہون مین	یعنے بعد کی	″	نماز شب کا ثواب	افضل صلوۃ	زوال کے وقت کی نماز چار رکعت	بروایت حسن ″
ر اور پانی مین سوار ہے مین نماز	ورست ہی جماعت	″		ہی بعد فریضہ		غریب ثابت ہے
ت مین اول پرسش نماز کی	حدیث حسن غریب	۷۶	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز شب	× ″	نماز حاجت	بروایت غریب ۸۵
			مین ہے			مروی ہے
ارہ رکعت سنت ہر روز پڑہے	ایک مکان جنت	″	کے کیفیت			
	مین بنا دے		دوسرا باب اسی بیان مین	× ″	نماز استخارہ	بروایت حسن صحیح ۸۶
			اتر نا رب تعالی کا ہر رات مین	صفات الہی سے ہے ″		غریب مروی ہے
ر کی سنت کی فضیلت	دنیا و ما فیہا	″	آسمان دنیا پر	اسکے ظاہر پر ایمان تاویل ایمان بشرط	صلوۃ التسبیح	بروایت غریب ″
	سے بہتر ہے		رات کو قرآن پڑہنے کی آواز	متوسط چاہئے ۸۱		مروی ہے
یف سنت فجر اور اوسکی قرارت	قلیا اور قل ہو اللہ	″	نفل گہر مین پڑہنا	افضل ہے ″	درود بہیجنا اور اوسکا صیغہ مشہور	بروایت حسن صحیح ۸۷
ہر کی سنت کی بعد باتین کرنا	روا ہے	۷۷	ابواب الوتر عن رسول اللہ	یہ باب وتر		مروی ہے
د طلوع فجر دو سنت کی اور پڑہنے	کہ منہ عنہ ہے	۷۷	صلے اللہ علیہ وسلم	کے ہین	درود بہیجنے پڑہنے والیکا حال	آنحضرت سے ″
پڑہنا			بیان مین فضیلت وتر کے	سرخ اونٹون سے ″	قیامت مین	قریب ہونا
لے سنت کی بعد لیٹنا	مسنون ہے	″		بہتر ہے		
فرض کے وقت کوئی نماز نہین	سوا فرض کے	″	وتر فرض نہین	مسنون ہے ۸۲	ابواب الجمعہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	یہ باب ہے ″

ز صبح کی بعد طلوع آفتاب تک	مستحب ہے	۱۰۴	زکوۃ مذہبی کے برائی مین			زکوۃ لینا کسکو جائز ہے	//
مسجد مین بیٹھنا			جب زکوۃ دیچکا تو ادا ہوچکا	//			جو بچاس درہم کا مالک نہو
نماز مین کنکھیون سے دیکھنا	جایز ہے	//	جو بجھپر تہا	//		جسکو زکوۃ لینا درست نہین	غنی وقوی تندرست //
جو امام کو سجدہ مین دیکھے کیا کرے	شریک ہوجاوے	//	اونٹ اور بکریون کے	تفصیلہ فی الباب	۱۰۹	جسکو زکوۃ لینا درست ہی	مدیون کو درست ۱۱۵
مکروہ ہی امام سی قبل کہڑے رہنا		//	زکوۃ مین			فرضدارون مین سے	
قبل دعا کے حمد و درود	موجب اجابت ہے	۱۰۵	گائی بیل کی زکوۃ مین		۱۱۰	سید اور آنحضرت کی اہل بیت	//
مسجدون مین خوشبو کرنا	مامور بہ ہی	//	زکوۃ مین عمدہ مال لینا	منہے عنہ ہے	//	کو زکوۃ درست نہین	
نماز نفل دو دو رکعت ہی	اسمین حدیث	//	کہیت اور پہلون اور غلونکی زکوۃ	پانچ وسق سے کم مین	۱۱۱	آدمیا کو زکوۃ دینا	صدقہ اور صلہ رحم دونو کا ثواب ہے
	مرفوع ہی یا موقوف			کچھہ نہین			
دن کو آنحضرت نفل کیونکر پڑہتے تہے	تفصیل فی الباب	//	گہوڑون اور غلاموں مین	زکوۃ نہین	//	سوائے زکوۃ کی مال مین اور حق ہے	صدقہ فطر وغیرہ ۱۱۶
عورت کی چادر مین نماز پڑہنا	منہے عنہ	۱۰۶	شہد کی زکوۃ	دس مشک مین ایک مشک	//	زکوۃ کے ثواب مین	اللہ کے یہان ملہ ہے //
اون اعمال مین جو نماز نفلمین جایز ہی	جیسے دروازہ کیون بند کرنا	//	مال مستفاد مین زکوۃ نہین	جبتک اوس پر سال نگذرے	//	سائل کا حق	۱۱۷
ایک رکعت مین دو سورت پڑہنا	مسنون ہے	//	ایک درجہ بلند ایک گناہ معاف		//	مولفۃ القلوب کا بیان	اوسکو زکوۃ دینا مختلف فیہ ہے //
مسجد مین جانیکا ثواب ہر قدم پر			مسلمانون پر جزیہ نہین		۱۱۲		
مغرب کی بعد کی نماز	گہر مین پڑہنا افضل ہے	//	زیور کی زکوۃ	مختلف فیہ	//	مال زکوۃ جسکو دانستہ کھلایا	ہم جزما ہم ثواب //
بہانا جب آدمی مسلمان ہو	مامور بہ ہے	//	سبزی اور ترکاریکی زکوۃ مین	اوسمین زکوۃ نہین	//	خیرات دیکر پھیر لینے کی بابت	اگرچہ اشترا کرا ہو ۱۱۸
بیٹھنے جاتے وقت بسم اللہ کہنا	مسنون ہے	۱۰۷	جسمین پانی دین ہو وغیرہ سے اوسکی زکوۃ مین		//	مردہ کیطرف سی صدقہ دینا	جایز ہے //
اس امت کی نشانی سجدہ اور وضو کی	بروز قیامت	//	مال یتیم کی زکوۃ مین	زکوۃ واجب ہی	//	بیوہ کو خاوند کی گہر سی خرچ کرنا	بغیر اذن شوہر نا جانا
داہنی طرف سی شروع کرنا وضو مین	مستحب ہے	//	جانور کی مار اور رکاز کا بیان	جانور مین تفصیل ہے	//	صدقہ فطر مین	واجب ہے //
کتنا پانی وضو مین کافی ہے	دو رطل	//			//	صدقہ فطر نماز عید کے آگے دینا	مستحب ہے ۱۱۹
مرد کے کے پیشاب پر پانی چھڑکنا	کافی ہے	//	کونتی مین غلہ وغیرہ کے	مثل غلہ کی ہے	۱۱۳	قبل وقت کی زکوۃ دینا	رخصت ہی //
جنب کو کہانا اور سونا جایز ہی جب		//	زکوۃ تحصیل کرنیوالیکے ثواب مین			سوال کا منع ہونا	//
وضو کرلے						**ابواب الصوم**	
فضیلت مین		//	تحصیل زکوۃ مین جو	مانع زکوۃ کی	۱۱۴	رمضان کی فضیلت مین	//
ان مین		۱۰۸	زیادتی کرے	برابر ہے		رمضان کے استقبال کی بابت ہے	۱۲۰
			مصدق کی راضی کرنیکی بیان مین	مامور بہ ہے	//	روزہ نذر کہے	//
			زکوۃ لیجانے والیکو دیجاوے یا نہین			تنگ کے دن روزہ رکہنا	مکروہ یعنی //
						رمضان کیلئے ہلال شعبان کا خالی کہنا	مامور ہے //

ALL بیان صفات کا بیان اور جمیع کا ردیف ۱۱۲

صوم وصال افطار دونو مستحب ہین
سبیا کیسے اور کس کا بھی ہوتا ہے
چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا
دو نو مہینے عید کی گنے نہین
شہدا اون کو اونکی وصیت سے
کس چیز سے افطار مستحب ہے
عید فطر اور اضحی جب ہی ہے کہ سب عید کرین
افطار کے وقت مین
جلد روزہ کھولنا
سحر مین تاخیر
روزہ مین مباشرت ۱۲۱
اوسکا روزہ نہین جو نیت نکری
رات سے
نفل روزہ توڑ دینا
جو نفل روزہ توڑہ قضا ہے
شعبان کے روزے رمضان مین ملا دینا
نصف شعبان کی یہ نیت استقبال
روزہ رکھنا ۱۲۲
شعبان کے پندرہوین شب
حرم مین روزہ رکھنا
استحباب بالقاق
استحباب بالقاق ۱۲۳
جمعہ کا روزہ
جمعہ کا روزہ
مطلق روزہ کی فضیلت ۱۲۵
ہمیشہ روزہ رکھنا
پے در پے روزہ رکھنا
عید فطر اور عید اضحی مین روزہ ۱۲۶
ایام تشریق مین روزہ
روزہ دار کو بھیجے لگانا
مکروہ ہے ۱۲۹ اسکے جواز مین
صوم وصال
جب صبحگی اور روزہ ہی ہو
روزہ دار دعوت قبول کرے
عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر

جمعہ کا روزہ
ان فی السحور برکۃ
دوشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ
چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ ۱۲۴
عرفہ کا روزہ
عرفہ کا روزہ عرفات مین ۱۲۵
عاشورہ کا روزہ
عاشورا رکب ہے
ذی الحجہ کے عشرہ اول کا روزہ ۱۲۶
عمر بھر روزے رکھنے کا ثواب ہو
عمل عشرہ ذی الحجہ کے
شوال کے چھہ روزے
ہر مہینے مین تین روزے
مطلق روزہ کی فضیلت ۱۲۷
ہمیشہ روزہ رکھنا
پے در پے روزہ رکھنا
عید فطر اور عید اضحی مین روزہ ۱۲۸
ایام تشریق مین روزہ
روزہ دار کو بھیجے لگانا
مکروہ ہے ۱۲۹ اسکے جواز مین
صوم وصال
جب صبحگی اور روزہ ہی ہو
روزہ دار دعوت قبول کرے
عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر

سحر کھانیکے فضیلت
سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین
جواز اسکا ۱۲۴
ترکے والے کو روزہ نہ رکھنا چاہئے
حاملہ اور مرضعہ کو افطار جایز ہے
مرد کی طرف سی روزہ رکھنا
کفارہ صوم مرد کی طرف سے
صائم کو اگر قے آجاے روزہ مین تقصان نہین
صائم سہوا کھا پی لے
جو رمضان کا روزہ قصدا توڑے
رمضان کا روزہ توڑنیکا کفارہ
مسواک کرنا
بوسہ لینا
بسہ مد لگانا
حائض روزہ کی قضا کرے
نہ نماز کے
صائم کو مبالغہ استنشاق مین
مہمان بے اذن میزبان روزہ رکھے
اعتکاف مین
شب قدر مین
سر کھنا مستحب ہے
دوسرا اسی بیان مین ۱۳۱
جاڑے کے روزے
جو لوگ طاقت رکھتے ہین
آنحضرت کے کہنے پر روزہ
سر کھنا
جو رمضان مین کہانا کھا کر
سفر کرے
روزہ دار کا تحفہ
عید فطر اور عید اضحی کب سب لوگ عید کرین
رمضانین اعتکاف فضا ہو ۱۳۳

الصوم وانا اجزی
نہ صوم ہی افطار
مسنون
حرام ہے
مکروہ ہی
+ ۱۳۵
مخصوص بحبیب ذوالجلال
کچھہ مضائقہ نہین
مان جاکر دعا کرے
منہے عنہ ہے
تو دشمنے اوسکے ۱۳۶

حاجت ضرور یکو نکلے	نعم	۱۴۹	جو کرنا جب پہنے احرام باندھے	اور مار ڈالے	۱۴۳	جڑاؤ زیور کے بجائے	بحدیث حسن
ن کی نماز شب	اہلہ بکت فضل ہے	//	اون جانور دنمین جنکا مارنا	چوہا بچھو کوا	//	بدلنا مکروہ ہے	صحیح منع ہی
کہلوانیکا ثواب	بروزہ دار کے	//	محرم کو درست ہے	چیل کتا		کعبے کے سامنے مردہ کی بیع دلالی کی نشر	پانا مکروہ نہیں
مان کی نماز شب کے فضیلت			محرم کے پچھنے لگانے مین	لباس	//		پہنچتی
باب الحج			احرام مین نکاح کرنا منع ہے		//	کعبہ توڑ کر بنانے کے بیان مین	//
احرام ہونا	الک	۱	دوسرا اسکی رخصت مین		۱۴۶	حطیم مین نماز پڑھنے کے پاس آنا	//
عمرہ کا ثواب	جنہ		محرم کو شکار کا گوشت کھانا	اگر اوسکے لئے شکار ہوا ہو	//	واکر سکے	
			شکار کا گوشت درست نہین	اگر اوسکے لئے نہ		حجر اسود اور مقام کا فضائل	فورا لے
ں حجر یا وجود قدرت							

نے اور راحلہ ہو تب حج کرے	فرض ہی	//	دریا کا شکار محرم کو	حلال ہے	//	مزدلفہ مین جو جہان اور سوا ہی سی جہہ ہے	بحدیث حسن
فرض ہین عمر مین	ایک	//	کنکے مین جاتے وقت غسل کرنا	حدیث غیر محفوظ	//		ثابت ہے
نحضرت نے کتنے حج کیے	دو قبل ہجرت ایک	//		سے ثابت ہے		منا مین قصر کرنا	مختلف فیہ ہے
نحضرت نے کتنے عمرے کیے	چھ قبل ہجرت ایک	//	بلند یسی مکہ مین آنا اور پستی سی جانا	مسنون ہے	//		کل کے لئے
آنحضرت نی کہان سے احرام باندھا	مسجد ذی الحلیفہ سے	//	آنحضرت دن کو مکی مین گئے	ثابت ہی بحدیث	۱۴۸	عرفات مین کھڑا ہونا اور دعا کرنا	ہی نوجر ہے
آنحضرت نے کب احرام باندھا	بعد نماز	//		حسن صحیح		عرفات سارا موقف ہے	متفق علیہ مسئلہ ہے
افراد کی بیان مین		+	طواف کی کیفیت مین		+	عرفات سی لوٹنا بسکین	مسنون ہے
ایک ہے احرام مین حج و عمرہ کرنا		//	حجر اسود سی رمل شروع کرنا		//	مزدلفہ مین مغرب و عشا ملا کر پڑھنا	متفق علیہ مسئلہ ہے
تمتع کے بیان مین اور وہ کیا ہے		//	اور اوسی پر تمام	ہے مسنون	//	جسنے امام کو پایا مزدلفہ مین	حج پایا اگر
	پہلے عمرہ کا احرام	//	حجر اسود اور رکن یمانی کو اور کسی رکن		//		وقوف عرفہ کا
	باندھنا پھر بعد		کو نہین			عورتون لڑکونکو مزدلفہ سی پہلے روانہ کرنا	مسنون ہے
	عمرہ حج کا		بوسہ دینا				
لبیک کا بیان		+	آنحضرت نی طواف کیا مضطبعا		//	رمی کے بیان مین	+
لبیک اور قربانی کی فضیلت		//	حجر اسود کو بوسہ دینا	مسنون ہے	//	مزدلفہ سی آفتاب نکلنے کی قبل لوٹنا	مسنون ہے
بلند آواز سے لبیک پکارنا		۱۴۴	سعی صفا سے شروع کرنا	بحدیث حسن		چھوٹی کنکریان کا مارنا	مسنون ہے
احرام کے وقت نہانا		//		صحیح ثابت ہے	۱۴۹	بعد زوال شمس رمی کرنا	مامور بہ ہے
آفاقی کے احرام باندھنے کے جگہین پانچ ہین		//	سعی صفا اور مروہ کی چھین		+	سوار ہو کر رمی کرنا نحر کے دن	مسنون ہے
جو محرم کو نہانا درست نہین		//	سوار ہو کر طواف کرنا	مسنون ہے	//	رمی کی کیفیت مین	تفصیلی ہے
محرم کی پچھنا اور روزہ نہانا درست ہے		۱۴۵	طواف کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے	//	رمی مین لوگون کا دھکیلنا	مکروہ ہے
			صبح اور عصر کے بعد دو رکعت طواف پڑھنا	مختلف فیہ	//	اونٹ گائین قربانی کی شراکت	سات آدمیون کو جایز ہے

...ان کہانا بھیجنا	مامور بہ ہے	۱۶۹	نماز جنازہ مین امام کہان کھڑا ہو	عورت کے کفن مین	۲۱۲	اجرا در زمین جہین جنبیکہ	بحدیث حسن ۲۲۰
...یان بیمار نا مصیبت				مرد کے برابر			
	حضر کی مسافت سے	۱۷۰				بیعانکرین	صحیح منع ہی
	نکالنا ہے		شہید پر نماز جنازہ اور غسل	دونون کی چادر		پیشہ کی بیع دلال کی شہادت	بالعکس ۲۱۸
	حرام ہے	۱۷۰	قبر پر نماز پڑہنا مسنون ہے	برابر ہے			
...پر منع ہے	+	//	نماز جنازہ غائب پر مسنون ہے	جیسے نجاشی کی	//		پہنچی
...صت مین	+	//		ہوے		نفع کے بیان مین	+ //
...ے آگے چلنا	روا ہے	۱۷۱	نماز جنازہ کی فضیلت اور ثواب	ایک قیراط کا	۲۱۳	جس مکان کے پاس تنا ہو	// //
...ازیکی پیچھے چلنا مامور بہ ہے			بحدیث ضعیف	احد کے برابر ہے	//	کہ زر کتابت ادا کر سکے	
...ازیکی پیچھی سوار ہوکر چلنا	ملائیکہ کی بی ادبی	۱۷۲	جنازہ مین جسنی تین بار کندہ دیا	اپنا حق مہر یا اور	//	جسکا دوالہ لکلی اوسکی بابت	فورا دے ۲۱۴
...کے رخصت مین	+	//	جنازہ دیکہکر اوٹہہ کہڑے ہونا	نامور بہ ہے	//	جوانہی چیز یاد دے	
...ازہ جلد لیجانا یعنے عمو لی چال سے	مستحب ہے	//	اسکے ترک کے رخصت مین	اول کا حکم ہے	۱۷۷	ماتم پرسی کا ثواب	مثل مصیبت ۱۸۲
...ہدائے احد اور حمزہ کی بیان مین	+	//		سی منسوخ ہی			زدہ کی ہے
...ضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دفتر			لحد اور شق کے بیان مین	+	//	جو جمعہ کے دن مرے	فتنہ قبر سے بچے //
			دفن میت کی دعا پڑہنا	مسنون ہے	//	میت کی تجہیز تکفین مین جلدی کرنا	نامور بہ ہے //
...دیکی نیکیان ذکر کرنا	اور برائیان نہین	۱۷۳	قبر مین کچہہ بچہانا	علما کا قول ہے	۱۷۹	ماتم پرسی کی فضیلت اور ثواب	ایک چادر جنت کی //
...ازہ اوتارنیکے قبل بیٹہنا	روا ہے	//		مکروہ ہی		نماز جنازہ مین رفع یدین کرنا	مختلف فیہ ہے //
...صیبت کے ثواب مین	بیت الحمد جنت مین	//	قبرون کو زمین کے برابر کرنا	نامور بہ ہے جیسے	//	قرضدار کا دل مرنیکے بعد قرض	بحدیث حسن ۱۸۳
...ماز جنازہ کے تکبیر مین	چار کہے خواہ پانچ	//				تصویر فوٹو کا شانا	صحیح
...ماز جنازہ کے دعا		//	قبرون پر چلنا اور بیٹہنا اور اوپر	منع ہی	//		
...جنازہ کی نماز مین الحمد پڑہنا	مسنون ہے	۱۷۴	طرف نماز				
...یت کی شفاعت اور نماز کی بیان مین			قبر دنکا تختہ بنانا اور اوان	منع ہی	//		
			پر لکہنا				
			نماز پڑہنے مین دو جنازے				
...طلوع و غروب کے وقت نماز جنازہ	مکروہ ہے بعض کے	//	مقبرہ مین جانیکے دعا پڑہنا	مسنون ہے	//		
	نزدیک		زیارت قبور کا مفصل بیان	مع فائدہ مترجم	//	عورتون کی انکار رکہنا اور	منہی عنہ ہے //
...ڑکون پر نماز پڑہنی چاہیے	بعض کے نزدیک	۱۷۵	عورتون کو زیارت قبور	مختلف فیہ ہے	۱۷۹		
	اگرچہ بیاہی نہو		دوسرا اسی بیان مین		//	جسے دیندار جانو اوس سے نکاح کرنا	//
...ڑکا بیتک پیدا ہوکر روے نہین	توری اور شافعی	//	شب کو دفن کرنا	جایز ہے	//	لوگ تین چیزین دیکہکر نکاح دین	۱۸۴
...ماز نہ پڑہین	کا مذہب یہی ہے		مونے کو کیسے طرح یاد کرنا	جسکا دیکہنا عورت	۱۸۰	کرتے ہین	وجمال
...ماز جنازہ مسجد مین	جایز بحدیث حسن	//		کا ہے		مخطوبہ کو دیکہنا قبل نکاح کے	مامور بہ ہے //

صوم و افطار دونو بدعت ہین		۱۲۱	روزہ مین صبح کرنا درست نہین			
مہینا کبھی اونتیس کا بھی ہوتا ہے		〃	اوسکا بھی یہی شرط کرنہین			
چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا	اکثر کی نزدیک	〃				
	ایک شاذ کا قول ہے	〃	بعینہ ان ہو اور اوسپاس چار درہم ہے			
دو مہینے عید کی گھٹتے نہین	تو اب ہین	۱۲۷	بعینہ ان ہو اور اوسپاس دو	ایک کو کہدے	۱۹۳	مرد کو کوئی عورت خوش لگی
پر شہر والون کو اونکی رویت معتبر ہے	اسمین خلاف ہے	〃				
	رویت کرے دہنی طرف سے	〃	بعینہ ان ہون			
کس چیز سے افطار مستحب ہے	کھجور	〃	رسالہ لونڈی خریدے	تا وضع حمل	〃	شوہر کا حق عورت پر
عید فطر اور اضحی جب	شہر والیان جو غنیمت مین	〃		صحبت نکری	〃	عورت کا حق شوہر پر
				اور دبر صحبت	〃	عورتون سے بھی صحبت کرنا
						عورت کو سنگار کرکے نکلنا
نکاح بغیر ولی کے	درست نہین	〃		جایز ہے		
نکاح بغیر گواہون کے	گویا زنا ہی	۱۸۷	زنا کی اجرت	حرام ہے	〃	عورت کو اکیلے سفر کرنا
نکاح کا خطبہ	مسنون ہے	〃	ایک کے پیغام پر دوسرا نہ دے	کہ منع ہی	〃	
نکاح کا اذن کنواری اور بیوہ	ضرور ہے	۱۸۸	غزل مین	وجایز ہے	۱۹۴	غیر محرم عورت کی ساتھ خلوت
سے لینا			غزل کی کراہت ہے		〃	جن عورتون کے شوہر باہر گئی ہون
یتیمہ پر نکاح مین جبر کرنا	درست نہین	〃	باکرہ اور بیوہ کی تقسیم مین	باکرہ کی ۷	〃	اون پاس جانا
				شب بیوہ کی ۳		عورت کو پردہ ضرور ہے
جس لڑکی کا دو ولیون نے الگ الگ	نکاح اول	۱۸۹				
نکاح کیا	درست ہی					
غلام کا نکاح بغیر اذن مولی کے	درست نہین	〃	جورو خصم سے ایک مسلمان ہو جائے		〃	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
عورتون کا مہر کم سے کم	دو جوتیان	〃	جو ناکم قبل تقرر مہر مرجاوے	عورت کو مہر مثل	〃	ابواب الطلاق واللعان
جو لونڈی کو آزاد کرکے نکاح کرے	عتق ہی مہر	۱۹۰		و میراث ملے		سنت کی موافق طلاق دینا
	ہو سکتا ہے					
			ابواب الرضاع	دودہ پلانا	۱۹۶	طلاق البتہ مین
اسکے تفصیلات	ہر نکی کا ثواب	〃	رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہین	یعنے سات ہاتھ	〃	عورت سی امرک بیدک کہنے مین
	دونا		جو نسب سے حرام ہین			
شکوحہ کی بیٹی سی نکاح کرنا	تفصیلہ ابواب	〃	دودہ مرد کیطرف منسوب ہے	+	〃	طلاق کا اختیار عورت کو دینا
مطلقہ ثلاث کا حکم	+	〃	عدم ثبوت حرمت مصاہرت	+	〃	مطلقہ ثلاث کو نفقہ اور مکان دینا
محلل اور محلل لہ کا بیان	+	۱۹۱	مفقود کے			طلاق قبل نکاح واقع نہین ہوتا
متعہ کا نکاح پہلے جایز تہا	پھر حرام ہوگیا	〃	ثبوت رضاعت کو ایک عورت	کافی ہی	۱۹۷	لونڈی کے طلاق
نکاح شغار	اسلام مین نہین	〃	کی گواہی			دو حیض مین طلاق دینا
						طلاق مین نیت کا اعتبار

خوش طبعی سے بیچے	پڑ جاتا ہے	۲۰۱	مدبر کے بیع مین	بیع اوسکی مجتہد	۲۱۳	جُوا اور نرد کے بیچنے مین	بحدیث حسن
کے بیان مین اور وہ کیا ہے	عورت مہر چھوڑ دے	//		فیہ ہے		صحیح منع ہی	صحیح منع ہی
	اور مرد طلاق		نجارون کے استقبال مین	کہ منع عنہ ہے		جوا نکرین	
	دیدی		شہر والا گانون والی کی چیز نہ	کہ منع ہی	//	کہ مردہ کی بیع دلالی کی نشر	بوجہتی
لیع کرنیوالیون مین	وہ منافقات ہیں	//	بیچے			نفع کے بیان مین	+
ورتون کی خاطر داری							
یکا باپ کہ اپنی بیٹیکو طلاق دیدے	ماموریہ ہے	۲۰۵	محاقلہ اور مزابنہ مین	دونو حرام ہیں	۲۱۴	جس مکاتب کے پاس آنا ہو	//
ورت اپنی سوت کا طلاق نچاہے	طلاق دیدے	//	پہلوٹکا بچا جبتک گذر نہون	منع ہی	//	کہ زر کتابت ادا کر سکے	//
سلوب العقل کے طلاق مین	کہ منہے عنہ ہے	//	حمل کے وعدہ پر بیع کرنا	منع ہی	//	جسکا دوانہ نکلی اوسکی پاس	فورا لے
گلے زمانہ کے بجد طلاق	وہ طلاق نہیں پڑتی	//	دھوکی کی بیع مین کہ	منہے عنہ ہی	//	جو اپنی چیز بادے	
جسکا خاوند مرگیا ہو اور وہ جنی	یعنے امام جائیگا	//	ایک بیع مین دو بیع کرنا	//	۲۱۴	مسلمان ذمی سی ہی شراب	بلکہ پہنکدی
جسکا خاوند مرگیا اوسکے عدت	اوسکی عدت تمام ہے	۲۰۶	جو چیز اپنے پاس نہو اوسکی بیع	//	//	نہ بکرائے	اگرچہ یتیم کا ہو
	چار مہینے دس دن	//	دلال کی بیع اور ہبہ	درست نہین	۲۱۵	جانن سی ہی خیانت درست	بحسن غریب
ظہار جو ادا ئی کفارہ کے قبل صحبت کرے	اور سیر ایکہی کفارہ ہے	۲۰۷	جانور کے بدلی جانور قرض بیچنا	//	//	نہین	منع ہے
کفارہ ظہار کہ دو ماہ کے روزی مین	یا ساٹھ مسکین کھلانا	//	دو غلام دیکر ایک خریدنا	بحدیث حسن صحیح	//	مانگیکے چیز پھیر دینا ضرور ہے	بحدیث حسن
ایلا مین کہ قسم کہانا ہے عورت کے ترک صحبت کے		+		ثابت ہے		غلہ روکنا انتظار گرانی	حرام ہے
لعان مین		+	جہہ چیزین کہ جنمین تفاضل	اور زیادہ ہے	//	کے لئے	
جسکا شوہر مرے عدت کہان کرے	اپنی خاوند کے گھر مین	۲۰۹	جائز نہین	مین ہے		محفلات یعنے دودھ چرانے	منع ہی
ابواب البیوع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			صرانے کے بیان مین		۲۱۶	ہوئے کی بیع	
			نخل اور غلام مالدار کے بیع مین	//	۲۱۷	جھوٹی قسم جس سے کسی کا مال	غصب الاب کا ہے
	سود خوار ملعون ہے	//	عاقدین کی خیار مین قبل	//	۲۱۸	مارا جاوے	
	بیہہ دسنون کبیرہ ہے	۲۱۰	تفریق کے			بائع اور مشتری کے اختلاف	قول بائع
جو بیع لوکے قسم کہادے	خائب و خاسر ہے	//	بیع مین بغیر تراضی طرفین	نچا ہے	//	مین	معتبر ہے
سوداگر سے تجارت لوجانا	موجب کثرت مال ہے	//	جدا ہونا			جو بانی حاجت سی زیادہ	ممنوع ہی
کسی چیز کو وعدہ پر خریدنا	درست ہے	۲۱۱	جو دھوکہا کہادے	لاخلابہ	//	ہوا اوسکی بیع	//
بیعنامہ تحریر کرتے ہین	بحدیث حسن غریب	//	دو دو چیہی جانور کی بیع	کہدیا کرے	//	جانور دنکی گابہن کرانے کی	//
	ثابت ہے		جانور بیچنے وقت سواری	بحدیث حسن صحیح	//	اجرت	
	عدل لازم ہے	//	کی شرط	ثابت ہے		کتے کی قیمت اور زنا	حرام ہے
	یہہ بیع مسنون ہے	۲۱۲	شتی مرہونہ سی نفع اوٹھانا	//	//	کہانت کی	
سلام یعنے ہراج کے بیان مین						پچھنے لگانی کی مزدوری	

اسکے جواز مین			۲۲۴	مناقبہ اور ملامسہ کے بیع	منسوخ ہے	۲۳۰	رقبی کے بیان مین
کتے اور بلے کی قیمت				خدہ وغیرہ خریدنیکو پیشکی روپیہ دینا		//	صلح مین درمیان مسلمانون کے
شکاری کتی کی قیمت				زمین مشترک کا کوئی حصہ بیچنا چاہے		//	دیوار ہمسایہ پر کڑی رکھنا
گانیوالی لونڈیون کی قیمت				بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان مین		+	
فائدہ مترجم حرمت مین اختلاف کے				نرخ مقرر کرنا		//	
بھائیون اور ماں اور اولاد کو بیچنا			۲۲۵	دغابازی کرنا بیع مین		۲۳۱	
جدا کرنا				اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینا		//	
جو غلام خرید کر کمائی ہی کہا چکا				مسجد مین خرید و فروخت		//	
راہ والی کو راہ کے بھل کہنا				**ابواب الاحکام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**			
بیع مین استثنا کرنا				قاضی کا بیان		+	
طعام کی بیع قبل قبض کے			۲۲۶	قاضی کی ثواب و حظ مین		+	
کسی بیع پر بیع کرنا				کیفیت قضا مین		+	
بیع خمر کے				امام عادل		//	
بے اجازت مالکون کے دودھ دوہنا			۲۲۷	کیفیت اتصال مقدمات		+	
مردار جانورون کے کھالین اور				امام رعیت کا بیان		+	
بتون کا بیچنا				قاضی جب غصہ ہو		//	
ہبہ کو پھیر لینا کیا ہے				حاکمون کا تحفہ		//	
بیع عرایا اور اوسکی جوازمین			۲۲۸	رشوت دینا اور لینا		//	
بخش یعنے لاڑ ہبا مین				دعوت اور ہدیہ قبول کرنا		//	
جھگڑتے ڈنڈی تولنے مین			۲۲۹	اضطرار مال غیر اگرچہ بحکم حاکم ہو		//	
قرض دار تنگدست کو مہلت دینا				مدعی پر گواہ اور مدعی علیہ پر قسم		//	
				مدعی کی قسم جب اوسکا ایک گواہ ہو		//	
نکاح شغار				غلام مشترک کے آزاد کرنے مین		+	
بسم اللہ کہنی کو دیر لگانا				عمرٰی کے بیان مین		+	

قف کے بیان مین	+	۲۴۴	حمل گرادینی کی دیت	ایک پر وہ	شراب کا چوتھی بار قتل کرنا
یانور کے مار پر قصاص نہین	جیسے کہان اور	//	مسلمان کافر کی عوض مارا نجاوی	یہی قول صحیح ہی	کتنے مال مین ہاتھہ کاٹی جاوے
	کنوے مین		جو اپنی غلام کو مار ڈالے	بحدیث حسن	چور کا ہاتھہ کاٹ کی گلی مین ٹانگنا
زمین خراب کا آباد کرنا	یعنے جو کسی کے	۲۴۴		غریب قصاص ہے	خائن اور اچکی اور ڈاکو مین
	ملک ہو		عورت اپنی شوہر کی دیت سے	ورثہ پاوے	پہلون اور کھجور کی گابھو نہین
مقطع دینی کے بیان مین	جائز ہے	//	نزول قصاص کے بیان	+	جہاد مین کسی چور کا ہاتھہ نکاٹنا
درخت لگانے کی فضیلت مین	جو کہا ئیگا صدقہ	//	متہم خونی کو قید کرنا چاہیے	+	جو زنا کری اپنی بی بی کی لونڈی سے
	لکہا جائیگا		جو اپنی مال کی لئے مارا جاوے	شہید ہے	جس عورت سی زبردستی زنا کیا
مزارعت یعنے شراکت سی کہیتے کرنا		//	قسامت کے باب مین	پچاس آدمیونکے	لوطی کی حد مین جو جو باتین وارد
				قسم خون کے دریافت	ہوئین
ابواب الدیات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			**باب دعوے خون بہا**		
دیت کے کتنے اونٹ ہین			**ابواب الحدود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**	//	مرتد کی بیان مین اور اسکی سزا
دیت کے کتنے روپیہ	بارہ ہزار درہم	//	جن پر حد واجب نہین ہوتے	نائم اگر کاٹ دیوے	جو مسلمانون پر ہتیار نکالی
جن زخمون سی ہڈی کہلجاوی اونکے	پانچ پانچ اونٹ	۲۴۶	حد کا دفع کرنا جہان تک ہوسکے	ماموریہ ہے	جادو کرکے صاحب کو مارنا
دیت			مسلمان کا عیب چہپانا	موجب ثواب ہے	جو غنیمت کا مال چوراوے
انگلیون کے دیت	ہر انگلی کے	//	حدون مین تلقین کرنا چاہیے	//	جو کسیکو مخنث کہے
	۱۰ اونٹ			بیچ جاوے	تعزیر کے بیان مین
دیت کا عفو	موجب ثواب ہے	//	جب معترف اقرار سی پہر جاوے	+	**ابواب الصید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
جبکا سر پتہر سے کچلا جاوے	قصاص ہو	//	حدود مین شفاعت	جایز نہین	یہہ باب ہے شکار کے
قتل مومن کا عذاب	زوال دنیا سے	۲۴۷	رجم یعنے پتہر مارنیکا ثبوت	زانی کی لیئے	کتے کا شکار کون کہایا جاوے
	بڑہکر			جو محصن ہو	کلب محجی کی شکار مین کرنا
آخرت مین خون کا فیصلہ	سب سے اول ہو	//	رجم محصن پر ہے	جسنے ایکبار دعی	باز کے شکار کا حکم کیا ہے
باپ بیٹی کے قصاص مین	نماز اعادے	۲۴۸		حلال کی	شکار کو تیر مارین اور وہ گم
خون مسلم کی حرمت مین		//	دوسرا اسی بیان مین	وہ محصن ہے	ہوجاوے
قاتل ذمی	جنت کی خوشبو	//	اہل کتاب کے رجم مین	+	جسکو تیر مارین اور پانے مین
	نہ سونگہی گا		زانی کے جلاوطن کرنے مین کہ	بحدیث صحیح ثابت ہے	مرا پاوین
کافر کے دیت	مسلمان کی برابر ہے	//	حدود گناہونکا کفارہ ہین	//	معراض کی شکار مین اور وہ
ولی مقتول کو اختیار ہے	عفو یا قصاص کا	//	لونڈیونکو حد مارنا	آقا کا کام ہے	پتہر سے ذبح کرنا
مسئلہ کی بہی اور مسئلہ کیا ہے	ناک کان کاٹنا	۲۴۹	مست کی حد	اسی کو ڑمی	مصبورہ کا کہانا

شدید مار دار قطنی	۲۵۶	
۳ درہم مین	۲۵۷	
ماموریہی	//	
ہاتھہ کاٹنا نہین	//	
ہاتھہ کاٹنا نہین	//	
کہ مرتد ہوجاوے	۲۵۸	
رجم و جلد مختلف فیہ ہے	//	
اسعورت پر حد نہین	//	
حسن غریب ہے	۲۵۹	
قتل ہے	//	
اپکی مت سی نہین	//	
مختلف فیہ ہے	۲۶۰	
اوسکا مال حلال ہے	//	
بیس کوڑی کہاوے	//	
//	//	
یہہ باب نہین	//	
+	//	
ممنوع ہی	۲۶۱	
حلال ہے	//	
اگر دوسرا دن مرے	//	
کاشر ہونیکا کہا	//	
نکہا دین	۲۶۱	
//	//	
کاٹنے ہاراہی ہے	۲۶۲	
حلال ہے	//	
مکروہ	//	

جنین کا حلال کرنا جب ماں حلال ہو ۲۶۳ کچھ ضرور نہیں
کچلے اور چنگل والی جانور ۲۶۳ حرام ہیں
زندہ جانور کا جو عضو کاٹا جاوے ۲۶۴ مردہ ہی
ذبح کرنا حلق اور لبہ میں ۲۶۴ ضرور ہے
چھلکے اور گرگٹ مارنیکا ثواب ۲۶۴ ایک جیسا ہے
سانپوں کا مارنا اسمیں ۲۶۴ سو نیکے
کتوں کا مارنا ۲۶۴ روایتیں مختلف ہیں
کتا پالنا نیکیوں کے گھٹنے کا سبب ہے ۲۶۴ کالیکا ضرور ہے
بائس وغیرہ سی ذبح کرنا ۲۶۴ ہر روز دو قیراط
ذبح اضطراری میں ۲۶۵ درست ہے
قربانیکے فضیلت اور خون بہانا ۲۶۵ درست نہیں معصیت ہے
عید میں واجب ۲۶۵ نذر شی غیر مملوکہ میں نہیں
اعمال ہے ۲۶۵ نذر غیر معین کا کفارہ
دو مینڈھوں کی قربانی ۲۶۶ کسے مرد قسم کہا کر اوس سے بہتر تجویز
قربانی جس جانور کی مستحب ہے ۲۶۶ قسم کا کفارہ دینے
جسکے قربانی درست نہیں ۲۶۶ کفارہ یمین ہے
جسکے قربانی مکروہ ہے ۲۶۶ شکرون کا شمار
جذع کی قربانی بھیڑ میں سے ۲۶۶ مال غنیمت کیسے تقسیم ہوتا ہے
قربانی میں شریک ہونا ۲۶۶ غلام کا حصہ غنیمت ہی
گائے میں سات ۲۶۶ ذمی اگر شریک جہاد ہوں تو
اونٹ میں دس ۲۶۶ اونکا حصہ
ایک بکری ایک گھر والوں کو ۲۶۷ کافی ہی بحر صحیح
قربانی واجب نہیں ۲۶۷ سنت ہی
قربانی بعد نماز عید ذبح کرنا ۲۶۷ مامور ہے
تین دن سی زیادہ قربانی کا گوشت ۲۶۸ رکھنا چاہی
یہ پہلے تھا
منع حشار نامی زیادہ کی رخصت ۲۶۸ متفق علیہ ہے
بسم اللہ کے بیان میں ۲۶۸ ۲۶۸

عقیقہ کے بیان میں ۲۶۸ سنون ہے ۲۶۹
بچے کے کانمیں اذان دینا ۲۶۹ ۲۶۹
اضحیہ کے بیان میں ۲۶۹ ۲۶۹
ایک بکری بسی ہوا ۲۶۹ ۲۶۹
امام حسن کا عقیقہ ۲۶۹ ۲۶۹
آواز مؤذن پاوی ۲۶۹ ۲۶۹
ساتوین دن عقیقہ ۲۶۹ سنون ہے
شب خون اور لوٹ ۲۶۹ ۲۶۹
بال منڈوی قربانیوالا ۲۶۹ مختلف فیہ ہے
کافرون کا گھر جلانا اور ۲۶۹ ۲۶۹
ویران کرنا ۲۶۹ ۲۶۹
غنیمت آپکی امت کو ۲۶۹ ۲۶۹
گھوڑے کے دو حصی اور سوار کا ایک ۲۷۰ ۲۷۰
مذہب ہے ۲۷۰ ۲۷۰
سریہ ۲۷۰ ۲۷۰
مال غنیمت کیسے تقسیم ہوتا ہے ۲۷۰ ۲۷۰
حاکم کی رائے ۲۷۰ ۲۷۰
غنیمت میں نہیں ۲۷۱ ۲۷۱
منع ہے ۲۷۱ ۲۷۱
سوار ہونے ۲۷۲ ۲۷۲
نفل کا بیان ۲۷۲ ۲۷۲
بحکم حاکم ۲۷۲ ۲۷۲
مامور ہے ۲۷۲ ۲۷۲
لاوے تعاقب کرکے ۲۷۲ ۲۷۲
منع ہے ۲۷۲ ۲۷۲
منع ہی ۲۷۳ ۲۷۳
دوزخ سی آزاد ۲۷۳ ۲۷۳
اونسی جماع ۲۷۳ ۲۷۳
طعام مشرکون کا ۲۷۳ ۲۷۳
تفریق اقربا ۲۷۳ ۲۷۳
منع ہے ۲۷۳ ۲۷۳
قیدیون کے قتل اور فدیہ ۲۷۳ ۲۷۳
منع ہی ۲۷۳ ۲۷۳
قتل عورتون اور لڑکونکا ۲۷۳ ۲۷۳
جہاد میں ۲۷۳ ۲۷۳

ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۶۸ یہہ باب ہین
جہاد کی ۲۶۹ ۲۶۹
دعوت قبل قتال ۲۶۹ ۲۶۹
لشکر اسلام جہان مسجد یا ۲۶۹ ۲۶۹
قتل نکرے ۲۶۹ ۲۶۹
صبحکو غارتے ۲۶۹ ۲۶۹
روا ہی ۲۶۹ ۲۶۹
اللہ نے حلال کرے ۲۶۹ ۲۶۹
اکثر صحابہ کا یہی ۲۷۰ ۲۷۰
مذہب ہے ۲۷۰ ۲۷۰
سریہ ۲۷۰ ۲۷۰
حاکم کی رائے ۲۷۰ ۲۷۰
غنیمت میں نہیں ۲۷۱ ۲۷۱
لعد غسل جایز ہے ۲۷۲ ۲۷۲
بحکم حاکم ۲۷۲ ۲۷۲
منع ہے ۲۷۲ ۲۷۲
منع ہی ۲۷۳ ۲۷۳
تفریق اقربا ۲۷۳ ۲۷۳
منع ہے ۲۷۳ ۲۷۳
منع ہی ۲۷۳ ۲۷۳

ابواب النذور والایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷۴ یہہ باب ہین
نذرون اور قسمون کے ۲۷۴ ۲۷۴

آگ سے جلانا	منع ہی	۲۷۸	جسکے قدم گرد آلود ہون جہاد مین	دوزخ سے محفوظ	۲۸۸	جو والدین کو چھوڑ کر جہاد کو جاوے بے اجازت درست نہین
غلول یعنی مال غنیمت سے کچھ چرانا	حرام ہے	″	جہاد کی غبار کی فضیلت	مانع دخول جہنم ہے	″	
عورتون کا جہاد مین جانا	جایز ہے	″	جو بوڑھا ہوا جہاد مین	ایک نیکی پر سو نیکی	″	اکمیر کو بطور سرمہ بیچنا — بحدیث حسن صحیح غریب ثابت ہے
مشرکون کا ہدیہ قبول کرنا	درست ہی	″		قیامت مین		
سجدہ شکر کا بیان	مسنون ہے	″	گھوڑا رکھنا بہ نیت جہاد	اجر ہے جب تک رہے	″	اکیلے سفر کرنا — مکروہ ہے
عورت اور غلام کا پناہ دینا	معتبر ہے	۲۸۰	تیر پہنچنے کی فضیلت جہاد مین	کرہ و سچا کیلئے	″	لڑائی مین جھوٹ اور دھوکا جایز ہے — بحدیث حسن صحیح ثابت ہے
اقرار توڑنا قبل اتمام مدت	جایز نہین	″	جہاد مین پہرہ دینے کی فضیلت	+	۲۸۹	
ہر عہد شکن کے دبر پر ایک جھنڈا ہوگا	قیامت مین	″	شہید کا ثواب	+	″	آپکے عدد غزوات — انیس ہین
کسیکے حکم پر اوترنا	جایز ہے	″	شہدا کی بزرگی جو اللہ کے	+	″	صف بندی اور ترتیب لشکر — مسنون ہے
حلف جاہلیت مین	+	۲۸۱	نزدیک ہے			لڑائی کے وقت کی دعا — بحدیث حسن صحیح ثابت ہے
مجوسی سے جزیہ لینا	درست ہی	″	دریا کے جہاد کی فضیلت	+	۲۹۰	
ذمیون کی مال سی جو حلال ہے	دعوت ہی درست ہے	″	جو ریا اور طلب دنیا کے	وہ اللہ کی راہ	″	لشکر کے تیرے رکھنا — مسنون ہے
ہجرت کی بیان مین کہ دار الحرب سے	مسنون ہے	″	لئے لڑے	مین نہین		لشکر کے جھنڈے رکھنا — ″ ″
بیعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی	جہاد مین	″	جہاد مین ایک صبح اور شام	ساری دنیا	″	سریہ کے بیان مین — مسنون ہے ۲۹۵
بیعت توڑنا	عذر ہو تو بیعت توڑ سکتا ہے	۲۸۲	چلنے کی فضیلت	سے بہتر ہے		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ بنی حنیفہ کے تئیں — ″
غلام کے بیعت	″		کون لوگ سب سے بہتر ہین	غازی نبی آپ	۲۹۱	
عورتون کی بیعت	مسنون ہے	″	مجاہد اور مکاتب اور ناکح پر	بحدیث حسن	″	لڑائی مین افطار — ماموریہ ہے
بدر والون کی تعداد اور اصحاب ثابوت کے	تین سو تیرہ ہین	″	مدد کیلئے	صحیح ثابت ہے		تہبرات کی وقت ثابت قدمی — اختیار موقعہ ہے
خمس غنیمت یتیمون اور مسکینون کو دینا	بحدیث حسن صحیح	″	جو زخمی ہوا اللہ کی راہ مین	+	۲۹۲	
ہجرت کے حرمت قبل فتح مکہ کے	×	۲۸۳	کون عمل سب مین افضل ہے	ایمان و جہاد	″	تلوار کے زینت سونے و چاندی سے — مسنون ہے ۲۹۲
ہجرت کرنے کا	ابتدا اسلام مین تھا اب نہین	″				زر پہنا — مسنون ہے ″
مشرک کو قتل کرنا	موجب قتل ہے	″		اور ہر مرد		خود پہنا — مسنون ہے ″
جزیرہ عرب کے یہود و نصاریٰ کا نکالدینا	حضرت کی وصیت	۲۸۴	کون آدمی افضل ہے	مجاہد یا غربت	″	گھوڑے کی فضیلت — اونکی پیشانی مین خیر ہے
ترکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین	وہ سب صدقہ ہے	″		گزرین		
کہ آپنے فرمایا اب جہاد نہوگا	حدیث حسن صحیح	۲۸۵	شہید کے نے اللہ کے پاس جو	″	″	بہتر گھوڑون کے بیان مین — + ″
قتال کا وقت مستحب	+	″	چیزین ہین			بری قسم گھوڑون مین — × ″
فقیر کو لینے بدفالی کا بیان	جیزہ شرک ہے	″	**ابواب الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**	بعض احکام جہاد کے	۲۹۳	گھوڑون کی نرخ لینے گھوڑ دوڑ — مسنون ہے ۲۹۰
وصیت آنحی لشکر روانہ کرنے کے وقت	تعویذ وغیرون کی	۲۸۶				گھوڑون پر گدا ہا چھوڑنا — منہی عنہ ہے ″
ابواب فضائل الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	بہت باب ہین	″				فقرائے مومنین سے دعا مانگنا — مسنون ہے ″
	جہاد کی فضیلت					
	مثل صائم و قائم کے	″				
فضیلت مین جہاد کی اور مجاہد کی						
والبتہ کی موت کی فضیلت	جنتی ہے	۲۸۷				
جہاد مین روزہ رکھنا	سترہ برس دوزخ سے	″				
	دوری ہے					
جہاد مین خرچ کرنا ایک کا	سات سو گنا ہے	″				
حصہ کی فضیلت جہاد مین		″				
غازی کا سامان تیار کرنیکے فضیلت	مثل غازی کے ہے	″				

ہونٹون مین کہنی رکھانا	ملکہ کی دوسرے ہے	۲۹۷	مزار جانورون کے کہال دباغت کے بعد	پاک ہے	//	ایک نعل کے ساتھہ چلنا	مکروہ ہے
جنگ کا امیر مقرر کرنا	مسنون ہے	//	تہمت تحتون سی نیچی رکھنا مرد کو	حرام ہے	//	اسکے اجازت	ہے
امام سے قیامت مین سوال ہوگا	رعیت کی رعایا کو	//	عورتون کے دامن تحتون سے نیچے	ایک بالشت	۳۰۲	جوتی پہلے کس پیر مین پہنی	واہنی مین
اطاعت امام کی ضرور ہے	اگرچہ امام غلام	۲۹۸	صوف پہنا	ہون یا ایک ٹہنا		کپڑی مین پیوند لگانا	مسنون ہے
مخلوق کی اطاعت نہین خالق کے	حدیث حسن صحیح ہے	//	عمامہ سیاہ	مسنون ہے	//	چار چوٹیان کرنا بالون کا	مسنون ہے
معصیت مین			سونے کے انگوٹھے	منع ہے	//	ٹوپیان چوڑی سر سے ملے	مسنون ہے
جانور لڑانا اور مونہہ پر داغ دینا	ممنوع ہے	//	چاندی کی انگوٹھے	مسنون ہے	۳۰۳	ازار کی نصف ساق تک	تحت الکعبین
غنیمت مین لڑکیکو کب حصہ ملیگا	جب پندرہ برس کا ہو	۱۵ //	چاندی کا تگمہ	مسنون ہے	//	رکابہ اور آنحضرت صلی اللہ	حرام ہے
شہید کا قرض	معاف ہوگا	//	داہنے ہاتہہ مین انگوٹھی پہنا	صحیح تر ہے	//	علیہ وسلم کی کشتے	
شہیدون کا دفن دو دو تین	ایک قبر مین	۲۹۹	نقش خاتم آپ کا کیا تہا	محمد الرسول اللہ	//	روپے کے انگوٹھے	دو زخیونکا
تین کا	درست ہے		تصویرون کا عذاب آخرت	حرام ہے	//		پہناوا ہے
مشورہ کرنا	مسنون ہے	//	خضاب مہندی زرد تیل کے بنی کا	آدمی ہے	۳۰۴	ریشمی کپڑون کی حرمت اور	یعنے سیاہ یا
حیفہ کا ذکا بچنا	درست نہین	۳۰۰	بال رکہنا دائما	مسنون ہے	//	خاتم کی ترکیب	وسطی مین پہنے
جہاد سی سہاگنا اور حضرت	//	//	ہر روز کنگہی کرنا	منہی عنہ ہے	//		مسنون ہے
کی خوش خلقی	//	//	سرمہ لگانا	مسنون ہے	//	حبرہ یعنے چادر خط دار اوڑہنا	
آنیوالے کا استقبال	مسنون ہے	//	ایک کپڑے مین لپٹنا اور اضطبا	منع ہی	۳۰۵	**تمت و آخر دعوانا**	
ذمی کا بیان	//	//	بالون مین جوڑ لگانا	موجب لعنت ہے	//	**ان الحمد للہ رب**	
ابواب اللباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	یہہ باب مین	//	ریشمی زین پوش رکہنا	منہی عنہ ہی	//	**العلمین**	
	لباس کے		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچونا	چمڑے کا تہا پوست	//	این کتاب بموجب قانون	
ریشم اور سونا مردون کو	حرام ہے	//	کرتے سب کپڑون مین آپ کو	خرما کی بہر تے	//	بستم ۱۸۴۷ء در بہے	
ریشمی کپڑے لڑائی مین پہنا	درست ہین	//	سنیا کپڑا پہننے کے دعا	محبوب تھے	//	رجسٹری گورنمنٹ از نام	
دوسرا اسے بیان مین	//	۳۰۱	جبہ رومیہ تنگ باہونکا	+	۳۰۶	عاجز باجازت ورثہ مصنف	
سرخ کپڑے مردونکو	درست ہین	//	سونے سے دانت باندہنا	آپنے پہناہی	//	داخل شدہ تا کسی از اہل	
مردون کے لیے کم کا رنگ	درست نہین	۳۰۱	مردون کے کہال کا استعمال	جایز ہے	//	مطالبہ قصد طبع آن نفرمایند	
پوستین پہنا	جایز ہے	//	نعل مبارک مین آپکی صلعم	منع ہی	//		
				دو تسمہ تھے	//		

محمد عبد اللہ و عبد الغفور

ربنا آمنا بما أنزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين

الحمد کہ درین زمان بیانی افادہ عام مسلمانان و ہدایت کافہ اہل ایمان جملہ اردو کتب مسمن ترمذی مسمی بہ

جائزۃ التشوقی

الی

بترجمۃ جامع الترمذی

از تالیفات یگانۂ زمان علامۂ دوران مولوی ربیع الزمان صاحب ابن مولوی سمیع الزمان صاحب مرحوم

در مطبع مجتبائی دہلی باہتمام حافظ عزیز الدین مطبوعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر الی رحمۃ الرحمن مدیح الزمان خاکسار الخان کہتا ہے کہ چونکہ جناب عالی القاب امیر المومنین ناصر الملۃ والدین امام المحدثین وخاتم المفسرین حجۃ اللہ فی الارضین آیۃ من آیات رب العالمین نواب والاجاہ امیر الممالک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر ازاں تفاخر نے جنکی ہمت عالی باوجود کثرت مشاغل مہمات ریاست ہمہ تن مصروف اماعت بدعت واحیاء سنت رہتی ہے اور ہمیشہ کتب نفیسہ وصحف لطیفہ علوم دینیہ مین تصنیف وتالیف ہوتی رہتی ہین اور بواسطہ اور بلاواسطہ وتحریرًا وتقریرًا ولسانًا ویدًا ونفسًا ومالًا وصرحۃً واشارۃً امداد توحید وسنت جاری ہے بنظر فائدہ عامہ متبعین سنت اور بخیال نصرت خاصہ ارباب ہجرت کہ فقیر کو بھی حقتعالی نے محض اپنے فضل سے اس زمرہ مین داخل کیا ہے اس فقیر اور برادر عزیز مولوی وحید الزمان صاحب کو خدمت ترجمۂ اردوی صحاح ستہ مفوض فرمائی اور محل اقامت ہمارا حرمین شریفین کو کہ وہی ہمارا مہاجر ہے مقرر کیا اسواسطے اس فقیر نے اس کام کو موجب سعادت دارین وسبب فلاح نشاتین سمجھکر شروع کیا چنانچہ بالفعل ترجمہ جامع ترمذی کا کیا جاتا ہے مرجبا ہے نوابصاحب کی علو ہمت ودانشمندی ودینداری پر کہ کیا عمدہ تجویز فرمائی ہے کہ اُسکے ضمن مین اعانت سنت ونصرت ارباب ہجرت دونون حاصل ہین الحق اس زمانہ تیرہوین صدی مین کہ زمانہ غربت اسلام ہے ذات فیض آیات جناب ممدوح کی ازبس غنیمت ہے حق تعالیٰ نوابصاحب کو صحیح وسالم رکھے اور مطالب دارین سے بہرہ یاب کرے اب علے سبیل الاختصار کچھ حال اس کتاب اور اسکے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے

مؤلف اس کتاب کے محمد بن عیسے بن سورہ بن موسی بن ضحاک السلمی البوغی الترمذی الحافظ ہین اور وہ اُن ائمہ مین سے ہین جو علم حدیث مین مقتدا ہوئے ہین اتقان مین ضرب المثل ہین اور انکو خلیفہ بخاری کہتے ہین تورع وزہد وخوف آلہی اسقدر رکھتے تھے کہ مافوق اُسکے متصور نہین ہے خوف آلہی سے برسون اندھے اور اندھے ہوگئے ۲۰۹ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۷۹ھ مین وفات پائی اور اخذ حدیث بخاری وقتیبہ بن سعید ومحمود بن غیلان ومحمد بن بشار واحمد بن منیع ومحمد بن المثنی وسفیان بن وکیع وغیرہم سے کیا اور اُنسے خلق کثیر نے حدیث حاصل کی اور طلب علم حدیث مین بسون بصرہ وکوفہ وواسط ورے وخراسان وحجاز مین رہے انکی تصانیف بکثرت علم حدیث مین موجود ہین اور یہ کتاب اُن سب سے بہتر ہے بلکہ بعض وجوہ سے جمیع کتب حدیث سے احسن ہے اول ترتیب اس کتاب کی بہت عمدہ ہے اور تکرار سے خالی ہے دوسرے اسمین مذاہب فقہا اور وجوہ استدلال اُنکے مرقوم ہین تیسرے اسمین صحت وحسن وضعف وغرابت وعلت حدیث کا بخوبی بیان ہے چوتھے اسمار رواۃ والقاب وکنیت اُنکی مذکور ہے اسکے آخر مین کتاب العلل ہے اُسمین فوائد حسنہ جمع کئے ہین اُسکی قدر واقف پر مخفی نہین ہے اسواسطے کہا گیا ہے کہ یہ کتاب مجتہد ومقلد دونون کے لئے کافی ہے کہا ترمذی نے کہ مین نے اس کتاب کو علماء حجاز وعراق وخراسان پر عرض کیا سب نے اسکو پسند کیا اور جسکے گھر مین یہ کتاب ہو تو گویا نبی اُسکے گھر مین کلام کر رہا ہے حاکم وخطیب نے اس کتاب پر صحت کا اطلاق کیا ہے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ الاکرمین

5357

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہین طہارت کے بیان مین جو مروی ہوے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب ما جاء لا تقبل صلوۃ بغیر طہور** باب اس بیان مین کہ قبول نہین ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقبل صلوۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول وقال ھناد فی حدیثہ الا بطہور **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہین ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے اور کہا ہناد نے اپنی روایت مین بغیر طہور کی جگہہ الا بطہور **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح تر ہے اسباب مین اور احسن ہے اور اسباب مین ابی الملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور ابو ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعضے انکو زید بن اسامہ بن عمیر مزنی کہتے ہین **باب ما جاء فی فضل الطہور** باب بیان مین فضیلت طہارت کے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجہہ خرجت من وجہہ کل خطیئۃ نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع آخر قطر الماء او نحو ھذا واذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ بطشتہا یداہ مع الماء او مع آخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا مونہہ نکل جاتی ہین سب خطائین اسکے مونہہ سے کہ دیکھتا تہا انکی طرف اپنی دونون انکہون سے پانیکے ساتہ یا فرمایا ساتہہ آخر قطرے پانی کے یا فرمایا مانند اسکے اور جب دھوتا ہے دونون ہاتہہ نکلجاتے ہین سب خطائین اسکی ہاتہہ سے کہ پکڑا تہا انکو اپنے دونون ہاتہون سے پانی کے ساتہ یا فرمایا ساتہہ آخر قطرے پانی کے یہانتک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہوکر گناہون سے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث ہے اور مروی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہین سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے اور ابو صالح جو راوی حدیث ہین والد ہین سہیل کے ہم سماق ہین اور نام انکا ذکوان ہے اور ابو ہریرہ کے نام مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ عبد شمس ہے اور بعضون نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی بن اسمعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اسباب مین روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ ہے روایت کرتے ہین ابی بکر صدیق سے اور انکو سماع نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام انکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہے اور کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور سفر ہاتہا انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا تہا مین آپکی وفات ہوگئی اور وہ راستے ہی مین تہے اور روایت کی ہین انہون نے حضرت سے بہت سی حدیثین یعنے بواسطہ صحابہ کے اور صنابح جو بیٹے اعسر احمسی کے ہین وہ صحابی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو بھی صنابحی کہتے ہین اور انکی ایک ہی حدیث ہے کہ کہا انہون نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ مین تمہاری کثرت کا فخر کرونگا امتون پر قیامت کے دن سو نہ لڑو تم آپسمین میرے بعد یعنے آپسکی لڑائی سے امت کم ہوجاویگی تو اس فخر مین نقصان ہوگا **باب ما جاء مفتاح الصلوۃ الطہور** باب اس بیان مین کہ طہارت کنجی ہے نماز کی **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام یعنے تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور منافیات نماز حرام اور سلام پھیرنے

سی دو سب حلال ہوجاتی ہین کہا ابوعیسٰی نی یہ حدیث صحیح ترہی اسباب مین اور احسن اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بہت سچی ہین اور کلام کیا ہی بعض علمای محدثین
انکی حافظہ مین اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سی فرماتی تہی کہ احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتی تہی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سی کہا

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ باب پیخانی جاتی وقت کا

وہ متقارب الحدیث ہین اور اسباب مین جابر اور ابی سعید سی بہی روایت ہی عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی پیخانہ مین تو
پناہ مین آتا ہون مین تیری کہا شعبہ نی اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نی پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ کی ناپاکی سی اور ناپاک سی یا کہا ناپاک جنون سی اور ناپاک
عورتون سی جنون کی ترجمہ کہتا ہی کہ شعبہ نی کہا عبدالعزیز نی کبہی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ روایت کیا اور کبہی أَعُوذُ بِاللهِ اور یہ بہی شک راوی ہی کہ مِنَ
الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یا کہا مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ف اسباب مین علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سی بہی روایت ہی کہا ابوعیسٰی نی حدیث
کی صحیح ترہی اسبا مین اور احسن اور زید بن ارقم کی اسناد مین اضطراب ہی کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نی قتادہ سی اور کہا سعید نی کہ
ہی قاسم بن عوف شیبانی سی وہ روایت کرتی ہین زید بن ارقم سی اور کہا ہشام نی روایت ہی قتادہ سی وہ روایت کرتی ہین زید بن ارقم سی اور روایت کی ہی
حدیث شعبہ اور معمر نی قتادہ سی بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نی روایت ہے زید بن ارقم سی اور کہا معمر نے روایت ہی نضر بن انس سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی
مترجم کہتا ہی یعنی شعبہ نی بعد قتادہ کی زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نی نضر بن انس کا کہا ابوعیسٰی نے پوچہا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سی حال اس اضطراب کا
سو فرمایا انہون نے کہ احتمال ہی کہ قتادہ نی روایت کی ہو دونون سی یعنی زید بن ارقم اور نضر بن انس سے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیخانی جاتی لگتی کہتی اللّٰهُمَّ
سی آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہو مین تیری ساتہ ناپاکی سی اور بری کا مونسی کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہم صحیح ہی

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ باب پیخانی سی نکلنی کے بعد کی دعا کا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتی پیخانی سی فرماتی غُفْرَانَكَ یعنی یا اللہ بخشش مانگتا ہو مین تیری کہا ابوعیسٰی نے یہ
حدیث غریب ہے حسن ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر روایت سے اسرائیل کی وہ روایت کرتی ہین یوسف بن ابی بردہ سے اور ابوبردہ بیٹی ہین ابوموسی کے نام انکا عامر بن عبداللہ بن

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ باب نہی مین استقبال قبلہ کی پیخانی یا پیشاب کے وقت

قیس اشعری ہی اور اسباب مین سوائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی کوئی حدیث معلوم نہین ہوتی عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بِبَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا
الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ ترجمہ روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب
جاؤ تم پیخانہ مین تو مونہہ نکرو قبلہ کیطرف نہ پیخانی کی وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ بیٹہہ کرو اسطرف ولیکن مشرق کیطرف مونہہ کرو یا مغرب کیطرف کہا ابوایوب نے
سو گئی ہم شام مین تو دیکہا ہمنی پیخانون کو کہ بنی ہوی تہی قبلہ کیطرف تو مونہہ پہیر لیتی ہم اُس سی یعنی اُسمین نجاتی اور مغفرت مانگتی ہم اللہ تعالٰی سی یعنی اُسکی بنائی ہے ف
اور اسباب مین روایت ہے عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی ہیثم سی کہ جنکو معقل بن ابی معقل کہتے ہین اور روایت ہے ابی امامہ سی اور ابوہریرہ اور سہل بن حنیف سی کہا
ابوعیسٰی نی حدیث ابی ایوب کی اس باب مین احسن اور صحیح ترہی اور ابوایوب کا نام خالد بن زید ہی اور زہری کا نام محمد ہی اور وہ بیٹی ہین مسلم بن عبیداللہ بن شہاب
زہری کی اور کنیت انکی ابوبکر ہی کہا ابوالولید مکی نی کہ کہا ابوعبداللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مونہہ نکرو قبلہ کیطرف پیخانہ یا پیشاب
مین اور نہ بیٹہہ کرو اسطرف سو مراد اُس سے جنگل ہی مگر بنی ہوی پیخانون مین مونہہ کرنا قبلہ کیطرف جائز ہی اور ایسا ہی کہا اسحاق نی اور احمد بن حنبل کہتی ہین
اجازت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹہہ کر بنمین پیخانہ ہو یا پیشاب مگر مونہہ کرنا کسیطرح جائز نہین جنگل مین نہ مکانون مین

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ

الرخصة في ذلك باب جواز استقبال القبلة واستدبارها عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن نستقبل القبلة ببول فرأيته قبل أن يقبض بعام يستقبلها ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منہ کرنیکو قبلے کیطرف پیشاب کے وقت پھر دیکھا میں نے اُنکی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے اُنکو ف اس باب میں ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابی زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابی قتادہ سے کہ دیکھا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کیطرف اور خبر دی ہمکو اس روایت سے قتیبہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اصح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ہے اُنکو یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اور روایت کی ہے ہمسے ہناد نے نقل کی اُنہوں نے عبدہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر سے اُنہوں نے محمد بن یحیی بن حبان سے اُنہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے ایک دن چڑھا میں حفصہ کے گھر پر سو دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پائخانہ پھرتے ہوئے منہ کئے ہوئے شام کو اور پیٹھ کئے ہوئے کعبہ کیطرف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب النهي عن البول قائما** باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی نہی میں عن عائشة قالت من حدثكم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ما كان يبول إلا قاعدا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اُنہوں نے کہ جو کہے تمسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے سچا نجانو اُسکو تم پیشاب کرتے مگر بیٹھکر ف اور اس باب میں روایت ہے عمر اور بریدہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی اسناد میں حسن ہے اور اصح اور حدیث عمر کی مروی ہے عبد الکریم بن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہا فرمایا حضرت عمر نے دیکھا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپ نے اے عمر نہ پیشاب کر کھڑے ہوکر پھر نہ پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہوکر بعد اُسکے اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبد الکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اُنکو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا اُنمیں اور روایت کیا عبید اللہ نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہوکر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبد الکریم کی حدیث سے اور حدیث بریدہ کی اسناد میں غیر محفوظ ہے یعنے اسمیں کچھ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہی سے اسباب میں نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مرفوع ہے عبد اللہ بن مسعود کی علم ہی پیشاب کرنا کھڑی ہوکر **باب ما جاء من الرخصة في ذلك** باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی رخصت میں عن أبي وائل عن حذيفة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى سباطة قوم فبال عليها قائما فأتيته بوضوء فذهبت لأتأخر عنه فدعاني حتى كنت عند عقبيه فتوضأ ومسح على خفيه ترجمہ روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے گھورے پر سو پیشاب کیا اُسپر کھڑے ہوکر پھر لایا میں نے آپکے لئے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا میں پس بلایا مجھکو حضرت نے یہانتک کہ پہنچا میں اُنکے پیچھے یعنے نزدیک اُنکے پھر وضو کیا آپنے اور مسح کیا موزوں پر کہا ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی کہا منصور نے اور علیاء ضبی نے ابی وائل سے اُنہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور حضت دی ایک قوم نے اہل علم سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی **باب في الاستتار عند الحاجة** باب بیان میں پردہ کرنیکے وقت قضائی حاجت کے عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الأرض ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اُنہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے نہ اُٹھاتے جب تک کہ نزدیک نہ ہوجاتے زمین سے کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن بشر نے اعمش سے اُنہوں نے انس سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حماد نے اعمش سے کہا اعمش نے کہا ابن عمر نے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا نہ اُٹھاتے اپنا کپڑا جبتک کہ نہ نزدیک ہوجاتے زمین سے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمش کو انس بن مالک سے سماع نہیں اور نہ اور کسی صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا ہے اُنہوں نے انس بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی اُنکی نماز کی اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران ہے اور کنیت اُنکی ابو محمد کاہلی ہے اور وہ مولی ہیں بنی کاہل کے کہا اعمش نے باپ میرے پھٹپن میں لائی گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا اُنکو مسروق نے ++

باب کراہیۃ الاستنجاء بالیمین باب ہے ہاتھ سے استنجا کرنیکی کراہت کے بیان مین **عن** عبداللہ ابن ابی قتادۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یمس الرجل ذکرہ بیمینہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدھے ہاتھ سے **ف** اور اسباب مین حضرت عائشہ اور سلمان اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث ابن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہین استنجا کرنا سیدھے ہاتھ سے

باب الاستنجاء بالحجارۃ باب ہے پتھر سے استنجا کرنیکے بیان مین **عن** عبدالرحمن بن یزید قال قیل لسلمان قد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءۃ قال سلمان اجل نھانا ان نستقبل القبلۃ بغائط او بول او نستنجی بالیمین او نستنجی احدنا باقل من ثلثۃ احجار او ان نستنجی برجیع او عظم **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہا گیا سلمان فارسی سے تحقیق سکھائی تمکو نبی تمہارے نے ہر چیز یہانتک کہ طور پیخانے مین بیٹھنے کا کہا سلمان نے ہان منع کیا ہمکو اس سے کہ قبلے کیطرف منہ کرین ہم پیخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجا کرین ہم دہنے ہاتھ سے یا استنجا کرے کوئی ہم مین کا تین ڈھیلون سے کم یا استنجا کرین ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے **ف** اور اسباب مین روایت ہے عائشہ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین **کہا** ابوعیسی نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہین اکثر علماے صحابہ اور جو بعد انکے تابعی تجویز کرتے ہین کہ استنجا پتھرون سے کافی ہے اگرچہ پانی نہ لیوے جب کہ جاتا رہے اثر پیخانہ یا پیشابکا اور یہی کہتے ہین ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق

باب الاستنجاء بالحجرین یہ باب دو پتھرون سے استنجا کرنیکے بیان مین **عن** عبداللہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فقال التمس لی ثلثۃ احجار قال فاتیتہ بحجرین و روثۃ فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال انھا رکس **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کو سو فرمایا آپنے ڈھونڈھ میرے لئے تین ڈھیلے کہا عبداللہ نے لایا مین دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا سو لیلئے آپنے پتھر اور پھینکدیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے **کہا** ابوعیسی نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس ابن ربیع نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے انہون نے ابی عبیدہ سے انہون نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا مسعر اور عمار بن زریق نے ابی اسحاق سے انہون نے علقمہ سے انہون نے عبداللہ سے اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحاق سے انہون نے عبدالرحمن بن اسود سے انہون نے اپنے باپ اسود ابن یزید سے انہون نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے انہون نے عبدالرحمن ابن یزید سے انہون نے عبداللہ سے اور اس روایت مین اضطراب ہے **کہا** ابوعیسی نے پوچھا مینے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کونسی روایت انمین ابی اسحاق سے صحیح زیادہ ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہون نے اور پوچھا مینے محمد بخاری سے تو انہون نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہون نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہین عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح اور لکھا اسکو اپنی کتاب جامع مین یعنی بخاری مین اور صحیح تر میرے نزدیک حدیث اسرائیل اور قیس کی ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کی ہے ابی عبیدہ سے وعبداللہ سے اسلئے کہ اسرائیل بہت ثبت ہین اور یاد رکھنے والے ابی اسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگونکے اور مثابعت کی ہے انکی روایت کی قیس ابن ربیع نے بھی اور سنا مینے ابوموسی محمد ابن مثنی سے کہتے تھے سنا مینے عبدالرحمن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہین مجھکو حدیثین سفیان کی کہ مروی ہین ابی اسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا مینے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے انکو پورا پورا کہا ابوعیسی نے اور زہیر کی روایت ابی اسحاق سے کچھ ایسی قوی نہین اسلئے کہ سماع زہیر کا انسے اخیر وقت مین ہے سنا مین نے احمد ابن حسن سے کہتے تھے سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے

تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پروا رکھہ اسکی کہ نہ سنے تو غیر سے مگر حدیث ابی اسحاق کی اور نام انکا عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے نہین سنا اپنے باپ سے اور نہین معلوم نام انکار روایت کی ہم سے محمد ابن بشار نے انہون نے محمد ابن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا مینے ابا عبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد رکھتے ہو تم عبداللہ کی باتمین کہا انہون نے نہین

باب کراہیۃ ما یستنجی بہ باب ہے بیان مین ان چیزون کے جنسے استنجا کرنا مکروہ ہے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ زاد اخوانکم من الجن **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے استنجا نکرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیون جنون مین سے **ف** اور اس باب مین ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے مروی ہے یہ حدیث اسمعیل ابن ابراہیم وغیرہ سے

کرتے ہین داؤد ابن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن مین آخر حدیث تک کہ طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے استنجا کرو گوبر سے اور نہ ہڈیون سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیونکا جنون سے اور روایت اسمٰعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **باب الاستنجاء بالماء** باب پانی سے استنجا کرنیکے بیان مین **عن** معاذۃ عن عائشۃ قالت مرن ازواجکن ان یستطیبوا بالماء فانی استحییھم فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ **ترجمہ** روایت ہے بی بی معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے حکم کرو تم اپنے شوہرون کو کہ استنجا کیا کرین پانی سے کہ مین شرماتی ہون اُنسے اسلئے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **ف** اور اسباب مین جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہین استنجا کرنا پانی سے اگرچہ استنجا کرنا پتھر سے بھی کافی ہے اُنکے نزدیک اور مستحب اور افضل جانتے ہین پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد الحاجۃ ابعد فی المذھب** باب اس بیان مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضاء حاجت کا تو دور جاتے **عن المغیرۃ** بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجتہ فابعد فی المذھب **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین سو گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو اور بہت دور گئے **ف** اور اسباب مین عبدالرحمن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جگہہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کے لئے جیسے مسافر جگہہ ڈھونڈتا ہے اترنیکو اور نام ابوسلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری ہے **باب ما جاء فی کراھیۃ البول فی المغتسل** باب اس بیان مین کہ پیشاب کرنا غسل خانہ مین مکروہ ہی **عن** عبداللہ بن مغفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبول الرجل فی مشتہ وقال ان عامۃ الوسواس منہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسلخانہ مین اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہی **ف** اور اس باب مین ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکو مرفوع نہین جانتے ہم مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہین انکو اشعث اعمی اور مکروہ کہا ہی بعض عالمون نے پیشاب کرنا غسلخانہ مین اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہی اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اسمین مین ابن سیرین اور کہا انہی لوگون نے اسی سے وسواس ہوتا ہی جواب دیا اُنہون نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اُسکا کوئی شریک نہین یعنے اُسکی سوا کوئی وسواس پیدا نہین کر سکتا اور کہا ابن مبارک نے جایز ہی پیشاب کرنا غسلخانہ مین جب بہاوے اُسپر پانی **کہا** ابوعیسےٰ نے بیان کی ہمسے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے اُسنی حبان سے اُسنی عبداللہ بن مبارک سے **باب ما جاء فی السواک** باب اس بیان مین مسواک کے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی اُمت پر تو ضرور حکم کرتا مین اُنکو مسواک کرنیکا ہر نماز کی وقت **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث روایت کی ہی محمد ابن اسحاق نے محمد ابن ابراہیم سے اُنہون نے ابی سلمہ سے اُنہون نے زید ابن خالد سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی ابی ہریرہ سے اور زید ابن خالد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون صحیح ہین میرے نزدیک اور اسواسطے کہ وہ مروی ہی بہت سند و نسے بواسطہ ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ولیکن محمد نے کہا ہی کہ حدیث ابی سلمہ کی زید ابن خالد سے صحیح تر ہی **ف** اور اس باب مین ابوبکر صدیق اور علی اور عائشہ اور ابن عباس اور حذیفہ اور زید ابن خالد اور انس اور عبداللہ ابن عمر اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ایوب اور تمام ابن عباس اور عبداللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے **عن** ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشھد الصلوات فی المسجد وسواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوۃ الا استن ثم رد الی موضعہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتی ہین زید ابن خالد جہنی سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ

اگر خیال ہوتا مشقت نبی کا اپنی اُمت پر تو ضرور حکم کرتا میں اُنکو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشا کا تہائی رات تک کہا ابوسلمہ نے زیادتی تھی نماز کو مسجد میں اور مسواک ہوتی اُنکی کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہی کاتب کے کان پر جب کھڑی ہوتی نماز کو مسواک کرتی پھر رکھ لیتے اُسی جگہ میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا** باب اس بیان میں کہ جب جاگی آدمی اپنی نیند سے تو نہ ڈالی ہاتھ اپنا برتن میں جب تک نہ دھولی اُسکو **عَنْ** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگی کوئی تم میں رات کو تو نہ ڈالدی اپنا ہاتھ برتن میں جبتک نہ ڈال لیوے اُسپر پانی دو بار یا تین بار اسلئے کہ نہیں جانتا رات کو کہاں رہا ہاتھ اُسکا اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی کہا شافعی نے دوست رکھتا ہوں کہ ہر سونے والا دو پہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالی اپنا ہاتھ وضو کی پانی میں جب تک نہ دھولی اُسی پہر اگر ڈالدیا اُسنے دھونی سے پہلے تو مکروہ ہی مگر نہیں نجس ہوگا وہ پانی جبتک نہ ہو اُسکے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگی کوئی رات کو اور ڈالدی ہاتھ پانی میں دھونی سے پہلے تو بہتر ہی میرے نزدیک کہ بہادی پانی اور کہا اسحاق نے جب جاگی کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالی ہاتھ اپنا پانی میں **بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ** باب بسم اللہ کہنی کا وضو کی شروع میں **عَنْ** رباح ابن عبدالرحمن بن ابی سفیان ابن حویطب عن جدہ عن ابیہا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ ترجمہ روایت ہے رباح بن عبدالرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی دادی سے وہ اپنی باپ سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اُسکا وضو ہی نہیں ہوتا جو نام نہ لی اللہ کا وضو کی شروع میں **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے کہا احمد نے اس باب میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے ثابت میں کہ جسکی اسناد عمدہ ہو اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دیا بسم اللہ کو قصداً تو پھر وضو کرے اور بھولی سی چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہی تو مضائقہ نہیں کہا محمد بن اسمٰعیل نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبدالرحمن کی ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور رباح بن عبدالرحمن جو روایت کرتی ہیں اپنی دادی سے وہ اپنی باپ سے تو باپ انکے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمن وہ ابوبکر بن حویطب کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابوبکر بن حویطب سے پس منسوب کیا اُنکو اُنکے دادا کی طرف **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ** باب کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں **عَنْ** سلمۃ بن قیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فانثر واذا استجمرت فاوتر ترجمہ روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو ناک صاف کر اور جب کلوخی لے تو طاق لے اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط بن صبرہ اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وائل بن حجر اور ابوہریرہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث سلمہ بن قیس کی حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی علما نے اُس شخص میں کہ جو چھوڑ دیوے مضمضہ اور استنشاق تو کہا بعضوں نے اگر چھوڑ دی وضو میں ہی اور پڑھی نماز تو پھر دوہرا وے نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور یہی کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نے استنشاق زیادہ موکد ہی کلی سے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اہل علم سے کہ اعادہ کرے جنابت میں اور نہ اعادہ کرے وضو میں اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نے نہ وضو میں اعادہ کرے نہ غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں سنت ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو واجب نہیں اعادہ جو چھوڑ دی اُسکو وضو میں یا غسل میں اور یہی قول ہی مالک شافعی کا **بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ** باب اس بیان میں کہ کلی اور ناک میں پانی دینا دونوں ایک چلو سے بھی درست ہے **عَنْ** عبداللہ بن زید قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف واحد فعل ذلک ثلاثا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اپنی ایک ہی چلو سے ایسا ہی تین بار کیا یعنی ایک چلو لیکر آدھا موہنہ میں اور آدھا ناک میں ڈالا **ف** اور اس باب میں عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور

اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمر بن یحییٰ سے اور نہیں ذکر کیا اسبات کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اسکو ذکر کیا ہے فقط خالد نے اور خالد ثقہ ہیں حافظ ہیں اہل حدیث کی نزدیک اور کہا بعض علماء نے مضمضہ اور استنشاق ایک چلو سے کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہماری نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ پانی لے دونوں کے لئے اور کہا شافعی نے اگر دونوں ایک چلو سے کری جایز ہے اور اگر الگ الگ کری تو بہتر ہے ہمارے نزدیک **باب فی تخلیل اللحیۃ** باب داڑھی کے خلال کے بیان میں **عن** حسان ابن بلال قال رایت عمار ابن یاسر توضأ فخلل لحیتہ فقیل لہ او قال فقلت لہ اتخلل لحیتک قال وما یمنعنی ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلل لحیتہ **ترجمہ** روایت ہے حسان ابن بلال سی کہا کہ دیکھا میں نے عمار بن یاسر کو وضو کیا اور خلال کیا داڑھی میں پس کہا گیا اُنسی یا کہا حسان نے کہ میں نے کہا اُن سی کیا خلال کرتی ہو اپنی داڑھی کا کہا عماری کون روکتا ہی مجکو خلال سی اور دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خلال کرتی اپنی داڑھی کا **روایت** کی ہمسی ابن عمرو نی اُنسی سفیان نے اُنسی سعید بن ابی عروبہ نی اُنسی قتادہ نی اُنسی حسان ابن بلال نے اُنسی عماری وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی روایت کے اور اسباب میں عائشہ اور ام سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سی کہتی تھی سنا میں نے احمد ابن حنبل سی کہا احمد نی کہا ابن عیینہ نی نہیں سنی عبد الکریم نی حدیث خلال کی حسان ابن بلال سے **روایت** کی ہمسی یحییٰ بن موسیٰ نی اُنسی عبد الرزاق نی اُنسی اسرائیل نے اُنسی عامر بن شقیق نی اُنسی ابی وایل نے اُنسی عثمان ابن عفان نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتی تھی اپنی داڑھی میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن تھی صحیح ہی اور کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نی سب سے زیادہ صحیح اسباب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہی ابی وایل سی جو مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ سی اور قایل ہیں اُسکی اکثر اہل علم صحابہ سی ہی اور جو بعد اُنکی تھی تجویز کرتی ہیں داڑھی کی خلال کو اور یہی کہتی ہیں شافعی اور کہا احمد نی اگر بھولی ہی جھوٹ حادی تو وضو جایز ہی اور کہا اسحاق نے اگر جھوڑ دی بھولی سی یا ماویل کی راہ ہی تو کافی ہی اُسکو اور جو قصداً جھوڑ دی تو پھر وضو کری **باب ما جاء فی مسح الرأس انہ یبدأ بمقدم الرأس الی مؤخرہ** باب بیان میں مسح سر کے کہ شروع کری اگلی ہی اور تمام کری پچھلی تک **عن** عبد اللہ ابن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر بدأ بمقدم راسہ ثم ذہب بہما الی قفاہ ثم ردہما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگی ہی لیگئی پچھی تک اور پچھی ہی لائی آگے کو یعنی شروع کیا مقدم سر سی پھر پچھی لیگئی اپنی گدی تک پھر پلٹایا ہاتھ کو یہانتک کہ لوٹا لائی جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونو پیر دھوئی **ف** اور اس باب میں معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی بہت صحیح ہی اسباب میں اور بہت اچھی اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **باب ما جاء انہ یبدأ بمؤخر الرأس** باب بیان میں مسح شروع کرنیکے سر کی پچھی سے **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ مرتین بدأ بمؤخر راسہ ثم بمقدمہ وباذنیہ کلیہما ظہورہما وبطونہما **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنی سر کا دو مرتبہ شروع کیا پچھی سے سر کی پہلی بار پھر اگلی سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر اُنکی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور حدیث عبد اللہ بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہی بعض اہل کوفہ نی اس حدیث کو اُنہیں میں سے ہیں وکیع بن جراح **باب ما جاء ان مسح الرأس مرۃ** باب سر کا مسح ایکبار کرنیکی بیان میں **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء ابہا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت مسح راسہ ومسح ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ واذنیہ مرۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سی کہ اُنہوں نے دیکھا وضو کرتی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مسح کیا حضرت نی سر کا آگی ہی اور پچھی ہی اور دونوں کنپٹی کا اور کانوں کا ایکبار **ف** اور اسباب میں علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کی دادا سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع کی حسن ہی صحیح ہے اور مروی ہے بہت سندوں سے کہ مسح کیا اپنے سر کا ایکبار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابہ کا اور جو بعد اُنکے تھی اور یہی کہتی ہیں جعفر ابن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایکبار کری مسح سر کا روایت کیا ہمسی محمد بن منصور نی کہا سنا میں نے سفیان ابن عیینہ سی کہتی تھی کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سی کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہی ایکبار تو کہا اُنہوں نے بیشک کافی ہوتا ہی قسم ہے اللہ کی

باب ما جاء انہ یاخذ لراسہ ماء جدیدا باب اس بیان میں کہ مسح سر کے لئے پانی تازہ لیوی **عن** عبداللہ بن زید ان آنہ
رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضا وانہ مسح راسہ بماء غیر فضل یدیہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت کو کہ وضو کیا آپنی اور
مسح کیا اپنی سر کا سوای اس پانی کی جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابن لہیعہ نے اسکو حبان بن واسع سے انہوں
نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا تھا ہاتھوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر
ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے تازہ پانی سے **باب مسح الاذنین ظاہرہما وباطنہما** باب کانوں کے اوپر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مسح برأسہ واذنیہ ظاہرہما وباطنہما ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اور کانوں کے اوپر اور اندر کا
ف اور اس باب میں رُبیع سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے
اوپر اور اندر **باب ما جاء ان الاذنین من الراس** اس باب میں یہ بیان ہے کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں **عن** ابی امامۃ قال
توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح وجہہ ثلثا ویدیہ ثلثا ومسح برأسہ وقال الاذنان من الراس ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا وضو کیا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے سو ہو یا منہ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنی سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں **کہا** ابوعیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے ہیں جانتا
میں یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یا ابی امامہ کا یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد ایسی کچھ
مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا کہا بعض
اہل علم نے جو سامنی ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھی ہے وہ سر میں اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کرے اگلی کا منہ کے ساتھ اور پچھلی کا سر کے ساتھ **باب فی تخلیل**
الاصابع باب انگلیوں کے خلال کے بیان میں **عن** عاصم ابن لقیط بن صبرۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل
الاصابع ترجمہ روایت ہے عاصم ابن لقیط بن صبرہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر انگلیوں کا **ف** اور اس باب میں ابن عباس اور
مستورد اور ابوایوب سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا کرے پیر کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور
اسحاق اور کہا اسحاق نے خلال کرے ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا اور ابوہاشم کا نام اسمٰعیل بن کثیر ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ اور پیر کی انگلیوں
کا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** المستورد بن شداد الفہری قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ دلک اصابع رجلیہ
بخنصرہ ترجمہ روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے ملتے اپنی پیر کی انگلیاں ہاتھ کی چھنگلیا سے **کہا** ابوعیسیٰ
نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے **باب ما جاء ویل للاعقاب من النار** باب اس بیان میں کہ خرابی
ہی ایڑیوں کی دوزخ سے یعنی وضو میں احتیاط کرنا چاہئے کہ سوکھی نہ رہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للاعقاب من النار
ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہی واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے **ف** اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور جابر بن
اور عبداللہ بن حارث اور مستورد اور خالد ابن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید ابن ابی سفیان سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن
صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہی ایڑیوں کی اور تلوؤں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ
موزہ یا جورب **باب ما جاء فی الوضوء مرۃ مرۃ** باب ایک ایک بار اعضای وضو ہونے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ایک ایک بار **ف** اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابر اور
بریدہ اور ابی رافع اور ابن الفاکہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح اور روایت کیا رشدین بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو

ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اور یہ روایت کچھ خوب نہیں اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء ابن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ** باب دو دو بار اعضائی وضو دھونے کی بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار وضو کیا یعنی ہر ہر عضو کو دو دو بار دھویا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن الفضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اسی باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا** باب تین تین بار وضو کرنیکی بیان میں **عَنْ** عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ترجمہ روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار **ف** اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبداللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور عبداللہ بن زید اور ابی ذر سے بھی یہی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہی اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا کہ وضو کافی ہے ایک ایک بار اور دو دو بار بہتر ہی اور تین تین بار بہت افضل ہی اور اس سے بڑھکر نہیں اور کہا ابن مبارک نے مجھکو خوف ہے کہ گناہ میں پڑیگا وہ جو کہ تین بار سے زیادہ دھوئے اور کہا احمد اور اسحٰق نے تین سے زیادہ نہیں ہوویگا جو مستبلا ہی بعض وسوس میں **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا** باب ایکبار اور دو بار اور تین بار وضو کرنیکی بیان میں **عَنْ** ثَابِتِ ابْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدِّثْكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ ترجمہ روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی جعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی ہی تمسے جابر نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار کہا جابر نے ہاں **کہا** ابوعیسیٰ نے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابی جعفر سے کیا تمسے بیان کیا ہی جابر نے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار کہا ہاں بیان کیا ہمسے اسکو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہمسے وکیع نے انہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہی شریک کی روایت سے اسلئے کہ مروی ہے بہت سند و نسی ثابت سے مثل وکیع کی روایت کی اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابوحمزہ ثمالی ہیں **بَابٌ فِي مَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا** باب اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضا دو بار دھوئی اور بعض تین بار **عَنْ** عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو دھویا اپنا مونہہ تین بار اور دھوئی دونوں ہاتھ دو دو بار اور مسح کیا سر کا اور دھوئی دونوں پیر **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور کئی حدیثوں میں مذکور ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئی بعض اعضا وضو کی ایکبار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہی بعض اہل علم نے اسکی کہ اسمیں کچھ مضائقہ نہیں کہ دھووے آدمی بعض اعضا تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایکبار **بَابٌ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ** باب بیان میں وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسا تھا **عَنْ** أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ بِهِ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضؓ کو کہ وضو کیا انہوں نے سو دھوئی دونوں ہاتھ خوب صاف کرکی پھر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئی تین بار اور مسح کیا سر کا ایکبار پھر دھوئی دونوں پیر ٹخنوں تک پھر کھڑی ہوی اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کھڑے ہوکر پھر فرمایا چاہا میں نے کہ دکھاؤں تمکو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کیسا تھا **ف** اور اس باب میں عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس اور عبداللہ ابن عمرو اور عائشہ اور ربیع اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے روایت کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے دونوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدخیر سے ذکر کیا حضرت علی کا مثل روایت ابی حیہ کے لیکن عبدخیر نے کہا جب فارغ ہوی وضو سے لیا ہاتھ

ای اصل میں ہے

پانی چاہو وضو کا چلو مین اور پی لیا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی روایت کی ہی ابو اسحٰق ہمدانی نی ابو جیہ اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علی ہی اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگون نے خالد بن علقمہ سی انہون نے عبد خیر سی انہون نے علی ہی حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا شعبہ نی اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی انکے اور انکی باپ کے ندم مین سو کہا مالک بن عرفطہ اور روایت کی گئی ہے ابو عوانہ سی انہون نے خالد ابن علقمہ سی انہون نی عبد خیر سی انہون نے علی ہی اور روایت کی گئی ہی ابو عوانہ سی دو روایت کرتی ہین مالک بن عرفطہ سی مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے **باب** النضح بعد الوضوء باب اس بیان مین کہ بعد وضو کی میانی پر پانی چھڑکنا چاہئی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میرے پاس جبرئیل اور کہا یا محمد جب وضو کرو تم پانی چھڑک لو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا مین نے محمد سی کہتے تھی حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہین اور اسباب مین ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباس اور ابن حارثہ اور ابی سعید سی روایت ہے اور کہا بعضون نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہی اس حدیث مین **باب** فی اسباغ الوضوء باب پورا کرنے کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکاره وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ فذلکم الرباط ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اسکی جس سے مٹاتا ہی اللہ گناہونکو اور بلند کرتا ہی درجون کو عرض کیا کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا تکلیفون مین اور بار بار جانا مسجدونکی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہی جہاد کا ف روایت کی ہی قتیبہ نے کہا روایت کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نی اُسنے علاء نی مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نی اپنی روایت مین لفظ فذلکم الرباط تین بار اور اسباب مین علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور جبیرہ سے بھی روایت ہے اور انکو عبیدہ بن عمر کہتے ہین اور عائشہ اور عبد الرحمن بن عایش اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور علاء ابن عبد الرحمن بیٹی یعقوب جہنی کے ہین اور ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک **باب** المندیل بعد الوضوء باب رومال سی بدن پونچھنے کی بیان مین بعد وضو کی **عن** عائشۃ قالت کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرقۃ ینشف بہا بعد الوضوء ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اُس سے بدن اپنا بعد وضو کی ف اور اسباب مین معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **عن** معاذ بن جبل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجہہ بطرف ثوبہ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتی تو پونچھتے مونہہ اپنا کپڑے کی کنارے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اُسکی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونون ضعیف ہین حدیث مین کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی بھی کچھ ایسی قوی نہین اور اسباب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح نہین ہوا اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہین وہ ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد انکی تھی رومال کہنے مین بعد وضو کی یعنی پونچھنی مین رومال سے اور جسنے مکروہ رکہا پونچھنا تو اسلئے کہ کہا جاتا ہی کہ وضو تولا جاتا ہی اور مروی ہی یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہم سے محمد بن حمید نی کہا روایت کی ہمسے جریر نے انہون نے علی بن مجاہد ہی اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہین انہون نے ثعلبہ سے انہون نے زہری سی کہا زہری نے مکروہ کہتا ہون مین رومال سے پونچھنی کو وضو کی بعد اسلئے کہ وضو تولا جاتا ہی **باب** ما یقال بعد الوضوء باب ان دعاؤنکا جو پڑہی جاتی ہین بعد وضو کی **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب من الجنۃ یدخل من ایہا شاء ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو وضو کری اور اچہی طرح وضو کری پہر کہی اشہد سے متطہرین تک تو کہولی جاتی ہین اُسکے لئے آٹہون دروازی جنت کے جسمین سے چاہی جاوے اور اس دعا کی معنی یہ ہین گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود بجز اللہ کی اکیلا ہی وہ کوئی شریک نہین اُسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اُسکے اور رسول اُسکے ہین یا اللہ کر مجہکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجہکو طہارت کرنیوالون مین ف اور اسباب

سنہ ۱۲ نسخہ مین ہی جو اصل ہی
وضو تولا جاتا ہی

بن عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا گیا حدیث میں حضرت عمر کی جو زید بن حباب سے بسند مروی ہی روایت کیا عبداللہ بن صالح وغیرہ نے
معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمر رضی سے اور مروی ہی ابی عثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر
سے انہوں نے عمر سے اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور اسباب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحیح روایتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابو ادریس کو سماع نہیں عمر سے بالکل
ترجمہ کہتا ہی میں نے کسی روایت میں ابو ادریس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی ادریس اور ابی عثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ حضرت عمر سے روایت
دیتے ہیں اور کسی روایت میں ابو ادریس اور حضرت عمر کی درمیان کوئی راوی نہیں ہی ف ترمذی کے اس قول میں کہ اسباب میں حضرت سے بہت روایتیں صحیح نہیں
اشارہ ہی اس امر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اسمیں یہ لفظ نہیں ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ
المتطہرین چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اسکی تصریح کی ہی اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اسکو بیان کیا ہی اور باقی تحقیق اسکی مسک الختام شرح
بلوغ المرام میں موجود ہی من شاء فلیراجع الیہ باب الوضوء بالمد باب ایک مد پانی سے وضو کرنیکے بیان میں عن سفینۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع ترجمہ روایت ہے سفینہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مد سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے ف اور
ایسی عائشہ اور جابر اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہی صحیح ہی اور ابو ریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہی اور ایسا ہی کہا بعض
اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم و بیش جایز نہیں مراد یہ ہے کہ اسقدر کفایت
کرتا ہی باب کراھیۃ الاسراف فی الوضوء باب اس بیان میں کہ اسراف وضو میں مکروہ ہی عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے وضو کی لئی ایک شیطان ہی کہتی ہیں اسکو ولہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنی سے بسبب وسواس کے ف اور اسباب میں عبداللہ بن عمرو عبداللہ بن مغفل سے
بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کے غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہیں اہل حدیث کی نزدیک اسلئی کہ ہم کسیکو نہیں جانتی کہ اسنے مسند کیا ہو اسکو سوای خارجہ کی اور
مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اسباب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خارجہ ہماری لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف
کہا اسکو ابن مبارک نے باب الوضوء لکل صلوۃ باب ہر نماز کے لئی وضو کرنیکے بیان میں عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
یتوضأ لکل صلوۃ طاھرا او غیر طاھر قال قلت لانس فکیف کنتم تصنعون انتم قال کنا نتوضأ وضوءا واحدا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتی تھی ہر نماز کی واسطی باوضو ہون یا بی وضو کہا حمید نے سو پوچھا میں نے انس سے اور تم کیا کرتی تھی کہا انس نی ہم ایک ہی وضو کیا کرتی تھی بیچ
ایک وضو سی کئی نمازین پڑہ لیا کرتی تھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کی نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی ہی انس سے اور بعض اہل علم وضو ہر نماز
کی لئی مستحب جانتی تھی نہ واجب عن عمرو بن العامر الانصاری قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ عند
کل صلوۃ قلت فانتم کنتم تصنعون قال کنا نصلی الصلوات کلھا بوضوء واحد ما لم نحدث ترجمہ روایت ہے عمرو بن عامر سی کہا سنا میں نے انس
بن مالک سے کہتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتی تھی ہر نماز کی لئی سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے فرمایا ہم کئی نمازین پڑہ لیتی تھی ایک وضو سی جب تک
ہمکو حدث نہوتا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی وضو کیا وضو پر لکھتا ہی اللہ
تعالی اسکے لئی دس نیکیان روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلی نی ابی عطیف سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا ہمسے اسکو حسین بن حریث مروزی نے انسے محمد بن یزید واسطی نی انسی ابو یعلی نی اور یہ اسناد ضعیف ہی کہا علی نی کہا یحیی بن سعید القطان نی ذکر کیا گیا ہشام
بن عروہ سی اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہی ترجمہ کہتا ہی یعنی اسکو مدینہ کی لوگون نے نہیں بیان کیا مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ وغیرہ نی بیان کیا
ہی اور انکا اتنا اعتبار نہیں جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہی باب ما جاء انہ یصلی الصلوات بوضوء واحد باب اس بیان میں کہ مختصر
ایک وضو سی کئی نمازین بھی پڑہتی تھی عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوۃ فلما کان عام الفتح

صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ ترجمہ روایت ہے سلیمان ابن بریدہ سی وہ
روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تھی ہر نماز کی لئی پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپنی ایک وضو سی اور مسح کیا آپنی موزوں پر
پھر کہا عمر نی آپنے وہ کام کیا کہ کبھی نہیں کرتی تھی فرمایا حضرت نی قصداً کیا میں نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا اسکو علی ابن قادم نی انہوں نے
سفیان ثوری سی اور زیادہ کیا اسمین یہہ کہ وضو کیا آپنی ایک ایک مرتبہ اور روایت کی یہہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب ابن دثار سی انہوں نے سلیمان بن بریدہ سی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تھی ہر نماز کی لئی اور روایت کیا اسکو وکیع نی سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سی انہوں نے اپنی باپ سے اور روایت کیا
عبدالرحمن ابن مہدی وغیرہ نی سفیان سی انہوں نے محارب ابن دثار سی انہوں نے سلیمان ابن بریدہ سی انہوں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلاً اور یہہ زیادہ صحیح ہی
وکیع کی حدیث سی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھی ایک وضو سی جبتک حدث نہو اور بعضی وضو کرتی تھی ہر نماز کی لئی مستحب جانکر یہہ فضیلت کی اور
مروی ہے افریقی سی وہ روایت کرتی ہین ابی عطیف سی وہ ابن عمر سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا جبنی وضو کیا وضو پر لکھا ہی اللہ اسکی لئی دس نیکیان
اور یہہ اسناد ضعیف ہے یعنی افریقی اسمین ضعیف ہے اور اسباب مین جابر بن عبداللہ سی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سی **باب فی وضوء الرجل والمرأۃ من اناء واحد** باب مرد اور عورت کے ایک برتن سی وضو کرنیکی بیان مین **عن** ابن عباس قال حدثتنی میمونۃ
قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من الجنابۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سی کہا بیان کیا مجھسے میمونہ نی کہ نہاتی تھی
مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سی جنابت مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی تمام فقہا کا کہ کچھہ مضائقہ نہین اگر مرد اور
عورت ایک برتن سی نہاوین اور اسباب مین علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام حبیبہ اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابو الشعثاء کہ نام انکا جابر بن زید ہی ان سب سی
روایت ہے **باب کراھیۃ فضل طھور المرأۃ** باب کراہیت مین اُن پانی کی جو بچا ہو عورت کی طہارت سے **عن** رجل من بنی غفار قال
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن فضل طھور المرأۃ ترجمہ روایت ہے ایک مرد سی قبیلہ بنی غفار کی کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بچے
ہوی پانی سی عورت کی طہارت کے **ف** اور اسباب مین روایت ہے عبداللہ بن سرجس سی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مکروہ کہا بعض فقہا نی وضو کرنا بچی ہوے پانی سی
عورت کے اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق کا کہ جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اُس سے وضو مکروہ ہی اور اُسکی جھوٹی مین کچھہ مضائقہ نہین **عن** الحکم بن عمرو الغفاری
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتوضأ الرجل بفضل طھور المرأۃ او قال بسؤرھا ترجمہ روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع
فرمایا اس سے کہ وضو کری مرد اُس پانی سی کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اُسکے جھوٹی سی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور ابو صاحب کا نام سولدہ بن عاصم ہی اور
کہا محمد ابن بشار نی اپنی حدیث مین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ وضو کری مرد بچی ہوے پانی سی طہارت عورت کی اور یہہ مین شک کیا اسمین محمد بن
بشار نی یعنی جیسی شک کیا تھا محمود بن غیلان نی اوپر کی روایت مین **باب الرخصۃ فی ذلک** باب اسکی جائز ہونیکی بیان مین **عن** ابن عباس
قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ فقالت یا رسول اللہ انی
کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑی برتن سی سو ارادہ کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی اُس سے وضو کا تو کہا اُنہون نے یا رسول اللہ مین جنب تھی فرمایا آپنی پانی تو جنب نہین ہوتا یعنے نجس نہین ہوتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک اور شافعی کا **باب ما جاء ان الماء لا ینجسہ شیء** باب اس بیان مین کہ پانی کو نجس
نہین کرتی کوئی چیز **عن** ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ اتتوضأ من بئر بضاعۃ وھی بئر یلقی فیھا الحیض ولحوم الکلاب
والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طھور لا ینجسہ شیء ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سی کہا جا پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا وضو کرین
ہم کنوین سے بضاعہ کی اور وہ ایسا کنوان تھا کہ پڑتی تھی اسمین لتی حیض کے اور گوشت کتون کے اور چیرین بدبو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی تو پاک ہے
نہین نجس کرتی اسکو کوئی چیز **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہی ابو اسامہ نی اس حدیث کو نہین روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری سے

جیسا اچھا روایت کیا ابو اسامہ نے اور روایت کی گئی ہی ابو سعید سی یہ حدیث کئی سندون سے اور اسباہین ابن عباس اور عائشہ سی بہی روایت ہے **باب منہ آخر**
باب دوسرا اسی بیان مین **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسئل عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من السباع والدواب قال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور انسی پوچہتی تہی حکم اس پانی کا جو ہوتا ہی جنگلو مین آتی ہین اسپر درندی اور چارپای تو فرمایا آپنے جب ہووے پانی دو مٹکی تو نہین نجس ہوتا **ف** کہا محمد بن اسحق نی قلہ کہتی ہین مٹکی کو اور قلہ وہ بہی ہی جسمین پانی بہر لیجاتی ہین **کہا** ابو عیسی نے اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحق کا کہ جب ہووے پانی دو مٹکی تو نجس نہین کرتی اسکو کوئی چیز جبتک کہ نہ بدلجاوی بو اور مزہ اسکا اور کہا ہی کہ دو قلہ ہوتی ہین پانچ مشکون کے برابر **باب کراھیۃ البول فی الماء الراکد** باب اس بیان مین کہ پیشاب کرنا رکی ہوی پانی مین کروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یتوضأ منہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کری کوئی تم مین کا ٹہیری ہوی پانی مین پہر وضو کری اسی سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسباب مین جابر سی بہی روایت ہی **باب فی ماء البحر انہ طھور** باب بیان مین دریا کی پانی کی کہ وہ پاک ہے **عن** صفوان بن سلیم عن سعید بن سلمۃ من آل ابن الازرق ان المغیرۃ بن ابی بردۃ وھو من بنی عبد الدار اخبرہ انہ سمع ابا ھریرۃ یقول سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ من البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماؤہ الحل میتتہ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن سلیم سی وہ روایت کرتی ہین سعید بن سلمہ سے جو اولاد مین ہین ابن ازرق سے تحقیق کہ مغیرہ بن ابی بردہ نی کہ اولاد سی عبد الدار کی ہین خبر دی انکو کہ سنا انہون نے ابا ہریرہ سے فرماتی تہی پوچہا ایک مردنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہین دریای شور مین اور اٹہاتی ہین اپنی ساتہہ تہوڑا سا پانی سو اگر وضو کرین اس سے تو پیاسی رہین کیا وضو کیا کرین ہم دریا سی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وہی تو ہی کہ اسکا پانی پاک ہے اور مردہ حلال **ف** اور اسباب مین روایت ہے جابر اور فراسی ہی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہی اکثر فقہا کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی انہین مین ہین ابوبکر اور عمر اور ابن عباس کہ نہین جانتی ہین کچہہ مضائقہ دریا کی پانی مین اور مکروہ کہا ہی بعض صحابہ نی وضو کرنا دریا کے پانی سی جیسی ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور کہا عبد اللہ بن عمرو نی وہ تو آگ ہے یعنے ضرر پہنچانی والا ہی پیدا کرنی والا جلو کا **باب التشدید فی البول**
باب پیشاب سے بہت احتیاط کرنیکی بیان مین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی قبرین فقال انہما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما ھذا فکان لا یستتر من بولہ واما ھذا فکان یمشی بالنمیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری دو قبرون پر سو فرمایا ان دونون پر عذاب ہوتا ہی اور نہین عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سی مگر یہ سو نہین پردہ کرتا تہا پیشاب کے وقت اور یہ دوسرا پہرتا تہا ساتہ چغلخوری کے **ف** اور اس باب مین زید بن ثابت اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ اور ابو موسی اور عبد الرحمن بن حسنہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا منصور نی اسکو مجاہد سی انہون نے ابن عباس سے اور نہین ذکر کیا اسمین طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہی اور سنا مین نے ابا بکر محمد ابن ابان سے فرماتی تہی سنا مین نے وکیع سی کہتے تہی اعمش خوب یاد رکہنی والی ہین ابراہیم کی اسناد منصور سی **باب ما جاء فی نضح بول الغلام قبل ان یطعم** باب اس بیان مین کہ لڑکا جبتک کہانا نکہاوی اسکی پیشاب پر پانی چہڑکنا کافی ہی **عن** ام قیس بنت محصن قالت دخلت بابن لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یأکل الطعام فبال علیہ فدعا بماء فرشہ علیہ **ترجمہ** روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہین محصن کی کہا گئی مین اپنے لڑکی کو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ کہانا نہین کہاتا تہا یعنی دودہ پیتا تہا پہر موت دیا اسنی آپ پر پہر منگوایا آپنی پانی اور چہڑک دیا اسپر یعنی بہا دیا **ف** اور اس باب مین علی اور عائشہ اور زینب اور لبابہ بنت حارث سی کہ وہ ماہین فضل بن عباس بن عبد المطلب کی اور ابو السمح اور عبد اللہ بن عمرو اور ابو لیلی اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے اور یہی قول ہی اکثر لوگون کا اصحاب اور تابعین سے اور جو انکی بعد تہی مثل احمد اور اسحاق کی کہتی ہین پانی بہا دیوی لڑکے کی پیشاب پر اور خوب دہویا جاوی لڑکی کا پیشاب جبتک دونون کہانا نہ کہاتی ہون اور جب کہانی لگین تو دونو کا پیشاب ہویا جاوی **باب ما جاء فی بول ما یؤکل لحمہ** باب جس جانور کا گوشت

کہا یا جاتا ہی اُسکے پیشاب کے بیان مین **عَنْ** انس اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرَى اَحَدَهُمْ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدِمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰى مَاتُوْا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سی کہ چند لوگ آئی قبیلہ عرینہ سی مدینہ مین سو پانی لگا اُنکو مدینہ کا سو سیجد یا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوٰۃ کی اونٹونمین اور فرمایا پیو اُنکا دودھ اور پیشاب سو مارڈالا اُنہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہی کو اور ہانک لیگئے اونٹونکو اور مُرتد ہوگئی اسلام سے پس پکڑی آئی وہ حضرت کے پاس پہر کاٹ ڈالی آپنی ہاتھ اُنکے اور پیر اُنکی خلاف سے یعنے داہنا ہاتھ بائیان پیر یا بائیان ہاتھ داہنا پیر اور سلائیان پہیر دین اُنکی آنکھونمین اور ڈال دیا اُنکو جلتی زمین مین کہا انس نے مین نے دیکھا ایک ایک کو کہودتے ہوئی زمین اپنی مونہہ سی یہانتک کہ مرگئی اور کبھی کہا حمادنی اس روایت مین یَکْدِمُ الْاَرْضَ بجای یَکْدِمُ الْاَرْضَ کی اور معنی دونون کے ایک ہین **کہا** ابوعیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے انس سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتی ہین کچھہ نجاست نہین جانور حلال کے پیشاب مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہون نے کہ حضرت نے سلائیان اُنکی آنکھونمین پہیرین کہ اُنہون نے بھی حضرت کی چرواہی کی آنکھون مین سلائیان پہیری تہین **کہا** ابوعیسے یہ حدیث غریب ہے ہمنین جانتے ہم کسیکو سوا اس شیخ کی یعنی یحیی بن غیلان کی کہ روایت کی ہو اُسنی یزید بن زریع سی اور یہ فعل حضرت کا والی عُرَیْنَہ قصاص کی موافق تہا اور مروی ہے محمد ابن سیرین سی کہا اُنہون نی یہ فعل حضرت کا حدود اُترنیکے قبل تہا **باب ماجاء فی الوضوء من الریح** باب یہ بیانمین وضو کی ریح نکلنے سی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو نہین فرض ہوتا مگر جبتک آواز نہو یا ریح نہ نکلی **کہا** ابوعیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہووے کوئی تم مین کا مسجد مین اور پاوے کچھہ ہوا کا شبہ اپنی سُرین مین تو نہ نکلی جب تک نہ سُنی آواز یا پاوی بُو یعنی جب تک یقین نہو تو شک سی وضو نہین جاتا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہ قبول نہین کرتا کسیکی نماز کو جب حدث کری یہانتک کہ وضو کری **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسباب مین عبداللہ بن زید اور علی ابن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوسعید سی بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی علماء کا کہ وضو واجب نہین ہوتا ہی شبہ حدث سی جبتک آواز نہو یا بو اور کہا ابن مبارک نے جب شک کری حدث مین تو واجب نہین اُسپر وضو جبتک یقین نہو ایسا کہ قسم کہا سکی اُسپر اور کہا ہی کہ جب نکلے عورت کے قبل سی ریح واجب ہوتا ہی اُسپر وضو اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا **باب الوضوء من النوم** باب وضو فرض ہونیکا مانند سی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ دیکھا اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتی ہوئی سجدی مین یہانتک کہ خراٹے لینی لگے راوی کو شک ہی کہ غط کہا یا نفخ پہر کہڑی ہوکر نماز پڑہنی لگی سو کہا مین نے یارسول اللہ آپ سوگئی تہی فرمایا آپنی وضو واجب ہوتا ہی اُسی پر جو سوے لیٹا ہوا اسلیئے کہ لیٹ کر سونی مین ڈہیلی ہوجاتی ہین جوڑ اُسکے **کہا** ابوعیسی نے اور ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمن ہے اور اس باب مین عائشہ اور ابن مسعود اور ابوہریرہ سے بہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّاُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا تہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوجاتی تہی یعنی بیٹہی بیٹہی پہر اُٹہکر نماز پڑہنی لگتی اور وضو نکرتی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی سُنا مین نے صالح بن عبداللہ سی کہتی تہے یوحیا مین نے ابن مبارک سے جو سوجاوی بیٹہی بیٹہی تکیہ لگائی ہوے تو کہا اُنہون نے اُسکا وضو نہین جاتا کہا اور روایت کی حدیث ابن عباس کی سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ سی اُنہون نی ابن عباس سے قول اُنہین کا اور نہین ذکر کیا ابوالعالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اُسکو اور اختلاف ہے

علما کا وضو جاتا نہین نیند سی سو کہا اگر نی وضو واجب نہین ہوتا اگر سوے بیٹھے ہوی یا کھڑی ہوے جبتک لیٹ کر نہ سوے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اُسکی عقل پر نیند واجب ہے اُسپر وضو اور یہی کہا اسحاق نی اور کہا شافعی نی جب سوے بیٹھہ کر پہر دیکھے خواب یا سٹ جاوے اپنی جگہہ سی نیند کی غلبہ سی تو اُسپر وضو واجب ہے **باب الوضوء مما غیرت النار** باب وضو واجب ہونین اُس چیز سی کہ پکی ہو آگ مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء مما مست النار ولو من ثور اقط قال فقال له ابن عباس انتوضأ من الدهن انتوضأ من الحمیم فقال ابو هریرۃ یا ابن اخی اذا سمعت حدیثا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا تضرب له مثلا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو ٹوٹ جاتا ہی اُس چیز کی کہانی سی جو آگ مین پکی ہو اور اگرچہ ایک ٹکڑا اقط کا ہو سو کہا اُنسی ابن عباس نے کیا وضو کرین ہم گہی کہانی اور گرم پانی پینی کی بعد سو کہا ابو ہریرہ نی اے بھتیجے میرے جب سُنی تو حدیث رسول اللہ کی تو باتین نہ بنا **ف** اور اس باب مین ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابو ایوب اور ابی موسی سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے اور تجویز کیا ہی بعض علما نی وضو کرنا اُس چیز سی جو پکی ہو آگ مین یعنی اُسکی استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اکثر علما صحابہ اور تابعین اور جو بعد اُنکی تہی اسی پر ہین کہ وضو نہین ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سی آگ کے **باب فی ترک الوضوء مما غیرت النار** باب بیا ہین وضو نہ ٹوٹنی کے اُس سی جو آگ مین پکی ہو **عن** جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معه فدخل علی امرأۃ من الانصار فذبحت له شاۃ فاکل وانتہبته بقناع من رطب فاکل منه ثم توضأ للظهر وصلی ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاۃ فاکل ثم صلی العصر ولم یتوضأ ترجمہ روایت ہے جابر سی کہا نکلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مین اُنکے ساتہ تہا سو آئی ایک عورت انصار کی پاس پس ذبح کی اُسنی ایک بکری حضرت کے لیی سو کہا یا آپنی اور لائی ایک طباق تر کہجور و نکا سو کہا یا آپنی پہر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑہی پہر پہری سو لائی وہ کچہہ بچا ہوا گوشت اُسی بکر یکا سو کہا یا آپنے پہر نماز پڑہی عصر کی اور وضو نہین کیا **ف** اور اسبا بین ابو بکر صدیق سی بہی روایت ہے اور صحیح نہین حدیث ابو بکر کی بسبب ضعف اسناد کی روایت کیا ہی اُسکو حسام بن مصک سے اُنہون نے ابن سیرین سی اُنہون نے ابن عباس سی اُنہون نے ابو بکر صدیق سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایسا ہی روایت کیا ہی حافظان حدیث نے اور مروی ہے کئی سندون سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا اسکو عطا ابن یسار اور عکرمہ اور محمد ابن عمرو ابن عطا اور علی ابن عبد اللہ ابن عباس اور اکثر لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بواسطہ ابن عباس کے اور نہین ذکر کیا اُسمین ابو بکر صدیق کا اور یہی صحیح ہے اور اسبا بین ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابو رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ اور تابعین کا اور جو اُنکے بعد تہی مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کی کہتی ہین وضو نہین جاتا آگ کی پکی چیز سی اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ حدیث ناسخ ہی پہلی حدیث کی جسمین وضو ٹوٹنی کا ذکر ہی آگ کی پکی چیز سی **باب الوضوء من لحوم الابل** باب اس بیا ہین کہ وضو جاتا رہتا ہی اونٹ کی گوشت کہانی سی **عن** البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضأوا منها وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم فقال لا تتوضأوا منها ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی حال اونٹ کی گوشت کا سو فرمایا آپنے وضو کرو اُس سی اور پوچہا وضو کرنی کو بکری کی گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اُس سے **ف** اور اسبا بین روایت ہے جابر بن سمرہ اور اُسید بن حضیر سی **کہا** ابو عیسی نے روایت کی حجاج ابن ارطاۃ نی یہ حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ سی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے اُسید بن حضیر سی اور صحیح حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلی کی ہی براء بن عازب سے اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا عبید اللہ نے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے ذی الغرۃ سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ نی سو خطا کی اُسمین اور کہا عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ عن اُسید بن حضیر اور صحیح یہ ہی کہ روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ رازی نی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے براء بن عازب سے کہا اسحق نی سب سے زیادہ صحیح اسباب مین دو حدیثین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی **باب الوضوء من مس الذکر** باب اس بیا ہین کہ وضو ٹوٹ جاتا ہی ذکر کی چھونی سی **عن** ہشام بن

عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ فَلَا یُصَلِّ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ ترجمہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھوئی اپنی ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جبتک وضو نکرے ف اور اسباب میں ام حبیبہ اور ابو ایوب اور ابو ہریرہ اور ام سلمی اُمیس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہی کئی لوگوں نے مانند اسکے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بسرہ سے اور روایت کیا ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے یہ حدیث اسحاق ابن منصور نے انہوں نے ابو اسامہ سے اور روایت کی یہ حدیث ابو الزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے یہ حدیث علی ابن حجر نے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کی اور یہی قول ہی کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا محمد بخاری نے بہت صحیح اسباب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابو زرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہی اور وہ روایت کی ہے علا ابن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اُسنے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو **بَابُ تَرْکِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّکَرِ** باب ذکر کی جو نہ وضو نہ ٹوٹنے کی بیان میں **عَنْ** قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ الْحَنَفِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھَلْ ھُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْہُ اَوْ بَضْعَةٌ مِنْہُ ترجمہ روایت ہی قیس ابن طلق بن علی حنفی سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے وہ تو ایک ٹکڑا ہی اُسکے بدنکا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی ذکر کی چھونی سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدنکا ٹکڑا ہی ف اور اسباب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ٹوٹتا ہی ذکر کی چھونی سی اور یہی قول ہی اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اسباب میں روایت کیا اسکو ایوب بن عتبہ اور محمد ابن جابر نے قیس ابن طلق سی انہوں نے اپنی باپ سے اور کلام کیا ہی بعض محدثوں نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ میں اور حدیث ملازم بن عمرو کی عبد اللہ بن بدر سی بہت صحیح اور اچھی ہی **بَابُ تَرْکِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ** باب بوسی سے وضو نہ ٹوٹنے کی بیان میں **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِہٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھِیَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِکَتْ ترجمہ روایت ہے عروہ سی وہ روایت کرتی ہیں عائشہ سی کہ بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہو یکا پھر نکلی نماز کو اور وضو نکیا کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہ سی وہ کون ہیں مگر تم تو ہنسیں حضرت عائشہ کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہی اسکے مانند بہت صحابہ اور تابعین سی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینی سے اور کہا مالک ابن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینی سے وضو ٹوٹتا ہی اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا لوگوں نے حضرت عائشہ کی حدیث پر اسلئے کہ صحیح نہیں ہوئی بسبب ضعف اسناد کی اور سنا میں نے ابا بکر عطار بصری سی ذکر کرتی تھی کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحیی بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا وہ لاشئی کی مشابہ ہے یعنی ضعیف ہی اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ ضعیف کہتی تھی اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سی اور مروی ہے ابراہیم تیمی سی وہ روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا اوُنکو اور وضو نکیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہی اور نہیں جانتی ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہو انہوں نے عائشہ سی اور بروایت صحیح ثابت نہیں اسباب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی **بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَیْءِ وَالرُّعَافِ** باب بیان میں وضو ٹوٹنے کی قی اور نکسیر سے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَہٗ ترجمہ روایت ہے ابو درداء سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی اور وضو کیا پھر ملاقات کی میں نے ثوبان سی مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے اُسنے سو فرمایا اُنہوں نے سچ کہا ابو درداء نے میں نے ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہی اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قی اور نکسیر سے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے قی اور رُعاف سے وضو نہیں جاتا اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور بہت اچھا کیا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہی اسباب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحیی بن کثیر سی سو خطا کی ہی اُسمیں اور کہا عن

ف حنفیہ کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے حدیث طلق سے جو اس کے بعد ہوا اور اسی پر عمل ہے

یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں **باب الوضوء بالنبیذ** باب نبیذ سے وضو کرنے کی بیان میں **عن** عبداللہ بن مسعود قال سألنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی اداوتک فقلت نبیذ فقال تمرۃ طیبۃ وماء طہور قال فتوضأ منہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہاری چمڑے میں سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ نے کھجور ہے پاک اور پانی ہے پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے حضرت نے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتی ہیں عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوزید مرد مجہول ہے اہل حدیث کی نزدیک ہم انکی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نہ کرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی پانی نہ پاوے تو نبیذ سے وضو کرلے اور تیمم بھی کرلے یہ بہتر ہے میرے نزدیک **کہا** ابوعیسیٰ نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں انکا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اسلئے کہ فرمایا ہے قرآن میں فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا یعنی جب تمکو پانی نہ ملے تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں **باب المضمضۃ من اللبن** باب دودھ پیکر کلی کرنیکے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فدعا بماء فمضمض وقال ان لہ دسما **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اسمیں چکنائی ہوتی ہے **ف** اور اسبابمیں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پیکر کلی کرنا ضرور ہے اور ہماری نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب نہیں **باب فی کراھۃ رد السلام غیر متوضیء** باب اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے **عن** ابن عمر ان رجلا سلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فلم یرد علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپ نے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہماری نزدیک سلام کرنا جب ہے مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو اور بعضے عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کی اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اسبابمیں اور اسبابمیں مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الاسقع اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے **باب ما جاء فی سؤر الکلب** باب کتے کی جھوٹے کی بیان میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغسل الاناء اذا ولغ فیہ الکلب سبع مرات اولاھن او اخراھن بالتراب واذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن جاوی جب منہ ڈالدے اسمیں کتا سات مرتبہ اول مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سے ملکر اور جب بلی منہ ڈالدے تو ایکبار **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی سند وں سے یہ حدیث ابوہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اسمیں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اسبابمیں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے **باب ما جاء فی سؤر الھرۃ** باب بلی کے جھوٹی کی بیان میں **عن** کبشۃ ابنۃ کعب بن مالک وکانت عند ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل علیھا قالت فسکبت لہ وضوءا قالت فجاءت ھرۃ تشرب فاصغی لھا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات **ترجمہ** روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ بہتھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کی سو ابا قتادہ ان پاس آئی پھر کہا کبشہ نے بہرا میں نے انکے واسطے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی پس جھکا دیا اسکے آگے برتن کہ خوب پی لیا کہا کبشہ نے دیکھا مجھکو ابا قتادہ نے اپنی طرف دیکھتی ہوئی تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میری بھائی کی کہا میں نے ہاں کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی تو نجس نہیں ہے وہ تو تمہاری گرد پھرنے والی ہے یا طوافات فرمایا راوی کو شک ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اور اسبابمیں عائشہ اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد انکے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جھوٹی میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اسبابمیں اور بہت اچھی طرح روایت کیا مالک نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا **باب المسح علی الخفین** باب موزوں پر مسح کرنیکی بیان میں **عن** ھمام بن الحارث قال بال جریر بن عبداللہ ثم توضأ ومسح علی خفیہ فقیل لہ اتفعل ھذا قال وما یمنعنی وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بعضلة قال وكان يعجبهم حديث جرير لان اسلامه كان بعد نزول المائدة ترجمہ روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبد اللہ بجلی نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنی موزوں پر سو کہا گیا کیا کرتی ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتی ہوئی کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اسلئے کہ اسلام انکا بعد نزول سورۂ مائدہ کے تھا ف اور اسباب میں عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور سعد اور ابو ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابو امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح بھی اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبد اللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنی موزوں پر سو کہا شہر بن حوشب نے انسی کچھ ایسا میں سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی اور مسح کرتی سو کہا کیا سورۂ مائدہ کی قبل یا بعد تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد روایت کی ہمسے بات قتیبہ نے انسے خلی ابن یادتر مذی نے انسے مقاتل بن حیان نے انسے شہر بن حوشب نے انسے جریر نے اور روایت کیا قتیبہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسر ہے قرآنکی اسلئے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کی مسح کا تو یہی کہا ہے اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا موزوں پر سورۂ مائدہ کی مشتبہ تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتی ہوئی بعد نزول مائدہ کی **ترجمہ کہتا ہوں** کہ آیت قرآنیہ وضو سورۂ مائدہ میں اخیر کی ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شاید حضرت نے قبل نزول مائدہ کی مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے انکا مفہوم اور مذہب باطل ہوگیا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے مسح حضرت کے موزوں کا بعد نزول ہی تو اب یہ حدیث گویا آیہ وضو کی مفسر ہے

باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم

باب مسافر اور مقیم کی مدت مسح کی بیان میں عن خزيمة بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل عن المسح على الخفين فقال للمسافر ثلث وللمقيم يوما **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پوچھی آپ سے مدت مسح موزوں کی سو فرمایا آپ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن ف اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسباب میں علی اور ابو بکرۃ اور ابو ہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے ہی روایت ہے عن صفوان بن عسال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا اذا كنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثة ايام وليالهن الا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتی تھی جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزے اپنی تین دن اور رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب یا پیخانہ یا نیند کی سبب سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابو عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھی ابراہیم تیمی کی اور ہمارے ساتھ تھا ابراہیم نخعی بھی تھی سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے عمر بن میمون سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے باب میں کہا محمد نے سب سے اچھی اسباب میں حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکے تھے فقہا سے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایکدن اور ایک رات اور مسافر تین رات تین دن تک اور مروی ہے بعض علما سے کہ انہوں نے کچھ میعاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے

باب في المسح على الخفين اعلاه واسفله

باب موزے کے نیچے اور اوپر مسح کرنیکے بیان میں عن المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح اعلى الخف واسفله روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے بھی کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے نہیں روایت کیا اسکو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور وہ ہے بیسے مسلم کی ہیں اور پوچھا میں نے ابو زرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اسلئے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اسکو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پوچھی صحبی یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں مغیرہ کا

باب في المسح على الخفين ظاهرهما

باب بیان میں مسح کرنیکی موزوں کے اوپر عن المغيرة ابن شعبة قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين على ظاهرهما **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے

ہوی موزوں کے اوپر کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ کی حسن ہی اور مروی ہی عبد الرحمن بن ابی الزناد سی وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے وہ عروہ سی وہ مغیرہ سی اور ہم نہین جانتی کسیکو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سی موزون پر مسح کرنیکی باب مین سوا عبد الرحمن کے اور یہی قول ہی کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری اور احمد کا کہا محمد نی کہ نہی مالک اشارہ کرتی عبد الرحمن بن ابی الزناد کی طرف یعنی انکو ضعیف کہتی ہی **باب فی المسح علی الجوربین والنعلین** باب جوربین اور نعلین پر مسح کرنیکی بیانمین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بہتلوگونکا اہل علم سی اور اسی کے قایل ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری جوربین پر اور اگرچہ نعلین نہون جب جوربین ایسی سخت ہون کہ بی باندہی ٹہیری رہین اور اسباب بن ابو سے سی ہی روایت ہے **باب ما جاء فی المسح علی الجوربین والعمامۃ** باب جوربین اور عمامہ کے مسح کی بیانمین **عن** ابن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ قال توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الخفین والعمامۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا موزون اور عمامی پر **ف** کہا بکر نی سنا مین نے ابن مغیرہ سی اور ذکر کیا محمد بن بشار نی اس حدیث مین دوسری جگہہ کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نی پیشانی اور عمامی پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے مغیرہ بن شعبہ سی اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہین ذکر کیا بعضنے ناصیہ کہ سنا مین نے احمد بن حنبل سی کہتی تہے سنا مین نے احمد بن حنبل سی کہتی تہی نہین دیکہا مین نے مثل یحیی بن سعید قطان کے اپنی آنکہون سے اور سا بمین عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابو امامہ سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے کتنے لوگونکا صحابہ سی جیسے ابو بکر اور عمر اور انس ہین اور یہی کہتی ہین اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری عمامہ پر اور کہا سنا مین نے جارود بن معاذ سی کہتے سنا مین نے وکیع بن جراح سی کہتی ہے مسح عمامی کا کافی ہے اس حدیث کی روسی روایت کی ہمسے قتیبہ بن سعید نی انسے بشر بن مفضل نی انسی عبد الرحمن بن اسحاق نے انسی ابو بکیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچہا مین نے جابر بن عبد اللہ سے حکم مسح موزہ کا تو فرمایا وہ تو سنت ہے ہمارے اور پوچہا مین نے مسح عمامہ کا تو فرمایا نہین ہی بالونکو یعنی کچہہ سر کی بالون پر مسح کرلی باقی عمامہ پر اور کہا بہت علمائی صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نکری عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کری سر کا بہی اسکے ساتہ اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **عن** بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین والخمار **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی موزون اور عمامہ پر **باب ما جاء فی الغسل من الجنابۃ** باب غسل جنابت کیبیانمین **عن** ابن عباس عن خالتہ میمونۃ قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا فاغتسل من الجنابۃ فاکفأ الاناء بشمالہ علی یمینہ فغسل کفیہ ثم ادخل یدہ فی الاناء فافاض علی فرجہ ثم دلک بیدہ الحائط او الارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجہہ وذراعیہ فافاض علی راسہ ثلثا ثم افاض علی سائر جسدہ ثم تنحی فغسل رجلیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتی ہین اپنی خالہ میمونہ سی کہا کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی واسطی پانی غسل کا سو نہایئی آپ جنابت سے سو جہکایا آپ نے بائین ہاتہہ سے برتن دہنی ہاتہہ پر پہر دہوی دونون ہاتہہ پہر ہاتہہ ڈالا برتن مین اور پانی بہایا اپنی شرمگاہ پر پہر ملا اپنا ہاتہہ دیوار یا زمین سی پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور مونہہ اور کلائیان دہوئین اور بہایا سر پر پانی تین بار پہر بہایا ساری بدن پر پہر جدا ہو کر اس جگہہ سی پیر دہوئی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ سی روایت ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابۃ بدأ یغسل یدیہ قبل ان یدخلہما الاناء ثم یغسل فرجہ ویتوضأ وضوءہ للصلوۃ ثم یشرب شعرہ الماء ثم یحثی علی راسہ ثلث حثیات **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی اسکا کہ غسل کرین جنابت سے شروع کرتی اپنی دونون ہاتہہ دہونی سی قبل اسکی کہ ڈالین برتن مین پہر دہوتے ستر اپنا اور دہو کرتی مثل وضو اپنے کی نماز کی پہر بہر پانی اپنی بالونکو پانی پہر ڈالتی اپنے سر پر تین چلو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی علمانی غسل جنابت مین کہ وضو کری پہلی نماز کا سا پہر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پہر ساری بدن پر پہر پیر دہووے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتی ہین کہ اگر غوطہ ماری جنب پانی مین اور وضو نکری تو بہی کافی ہوتا ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب ہل تنقض المرأۃ شعرہا عند الغسل** باب اس بیانمین کہ عورت کہولے وقت

حاشیہ: جوربین اور نعلین پر مسح کرنیکی بیانمین ... اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا ... اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا

چوٹی کھولی یا نہیں عن ام سلمۃ قالت قلت یا رسول اللہ انی امرأۃ اشد ضفر رأسی افانقضہ لغسل الجنابۃ قال لا انما یکفیک ان تحثی علی رأسک ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سائر جسدک الماء فتطہرین او قال فاذا انت قد تطہرت ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنی سر کی کیا کھولا کروں اسکو غسل جنابت کے لئے فرمایا اپنی نہیں کافی ہی تجھ میں چلو ڈالنا سر پر پانی کی پھر بہائے تو ساری بدن پر پانی پس پاک ہو گئی تو یا فرمایا فاذا انت قد تطہرت راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ عورت جب نہاوے جنابت سے تو نکھولے اپنی چوٹی کافی ہی اسکو سر پر پانی بہانا **باب ما جاء ان تحت کل شعرۃ جنابۃ** باب اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشرۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کی نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو ف اور اس باب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے ہم نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر انکی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہی انسے کئی ایک ائمہ نے اور انہوں ہی نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں انکو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط **باب الوضوء بعد الغسل** باب بعد غسل وضو کی بیان میں عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتوضأ بعد الغسل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتی تھی غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ قول ہی بہت لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے کہ وضو نکری بعد غسل کے **باب ما جاء اذا التقی الختانان وجب الغسل** باب اس بیان میں کہ جب ملجاویں عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہی غسل اور روح جب ملتی ہیں کہ خشفہ قبل عورت میں داخل ہو عن عائشۃ قالت اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلتہ انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب بڑھ جاوے ختنے کا مقام ختنے کی مقام سے تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نہائے ہم دونوں ف اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور رافع بن خدیج سے عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بڑھ جاوے ختنہ کی جگہہ ختنی کی جگہہ سے تو واجب ہو چکا غسل کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جاوے اور ملجاوے مرد کی ختنہ کی جگہہ عورت کے ختنہ کی جگہہ سے تو واجب ہوتا ہی غسل اور یہی قول ہے اکثر علماء صحابہ کا جیسے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ اور یہی قول ہی فقہا کا تابعین سے اور جو بعد انکے تھے مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جب ملجاوے ختنہ کا مقام ختنے کی مقام سے تو واجب ہوتا ہی غسل **باب ما جاء ان الماء من الماء** باب اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہی کہ منی نکلی عن ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نہی عنہا ترجمہ روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ فرمایا انہوں نے کہ غسل جب ہی فرض ہوتا ہی کہ منی نکلے یہ ابتدا اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا ف روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہی کہ جب منی نکلی اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کری اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا یہ ابتدا اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے کئی ایک صحابیوں سے جیسے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کری اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا اوپر غسل اگرچہ انزال نہو روایت کی ہے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابی الجحاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہی یہ حکم احتلام کا ہی کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں ملی ہمکو یہہ حدیث مگر شریک کے پاس سے اور اسباب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابو سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہی اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہی سفیان ثوری سے کہا انہوں نے خبر دی ہمکو ابو الجحاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ **باب فیمن یستیقظ ویری بللا ولا یذکر احتلاما** باب اسکے بیان میں کہ جو نیند سے اٹھکر اپنی کپڑوں میں تری دیکھی اور احتلام کا خیال نہو عن عائشۃ قالت سئل النبی صلی

علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولم یجد بللا قال لا غسل علیہ قالت ام سلمۃ یا رسول اللہ ھل علی المراۃ تری ذلک غسل قال نعم ان النساء شقائق الرجال ترجمہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ پوچھا رسول اللہ علیہ وسلم سی کہ جو شخص پاوی تری یعنی سونی کے بعد اور یاد نہ کرتا ہو خواب فرمایا آپنے وہ نہاوی اور پوچھا جو شخص گمان کرتا ہی کہ مجھکو نہانیکی حاجت ہوئی ہی اور پھر نہاوی اپنے کپڑون مین تری یعنی نشان منی کا فرمایا اُسکو نہانا کچھ ضرور نہین اور کہا ام سلمہ نی یارسول اللہ اگر عورت ایسا دیکھی کیا وہ بھی نہاوی آپنی فرمایا ہان عورتین توماندہ مردون کے ہین یعنی اکثر شرع مین سب برابر ہین کہا ابوعیسی نے اور روایت کی ہی یہ حدیث عبداللہ بن عمر عمری یعنی عبیداللہ بن عمر نی حدیث حضرت عائشہ کی کہ جب پاوے آدمی تری اور یاد نہ کرتا ہو احتلام اور عبداللہ کو ضعیف کہا ہی یحیی بن سعید قطان نی اُنکی حافظہ کی سبب سے اور یہی قول ہی کتنی ایک علماء کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگی اور دیکھی تری تو غسل کری اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علمانی تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہی کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھی خواب اور نہ دیکھی تری تو غسل نہین ضرور اُسکو تمامی علماء کی نزدیک متصرح حکم کہتا ہی یعنے اگر بالکل تری نہ دیکھی اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہین ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہی اور جب تری دیکھی تو بعضون نے کہا ضرور نہانا چاہیے خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہو اور بعضون نے کہا جب یقین ہو کہ منی کی ہی نہین تو نہانا ضرور نہین **باب ما جاء فی المنی والمذی** باب بیان مین منی اور مذی کی **عن** علی قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل ترجمہ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مذی کا حال تو آپنی فرمایا مذی سی وضو واجب ہوتا ہی اور منی سی غسل **ف** اور اسباب مین مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی باواسطہ حضرت علی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندون سی کہ مذی سی وضو اور منی سی غسل واجب ہوتا ہی اور یہی قول ہی تمامی اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سی اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **باب فی المذی یصیب الثوب** باب بیان مین مذی کی جب کپڑی مین لگجاوی **عن** سعید بن عبید ھو ابن السباق عن ابیہ عن سہل بن حنیف قال کنت القی من المذی شدۃ وعناء فکنت اکثر منہ الغسل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالتہ عنہ فقال انما یجزئک من ذلک الوضوء قلت یا رسول اللہ کیف بما یصیب ثوبی منہ قال یکفیک ان تاخذ کفا من ماء فتنضح بہ ثوبک حیث تری انہ اصاب منہ ترجمہ روایت ہی سعید ابن عبید سی کہ وہ بیٹی سباق کی ہین وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ سہل بن حنیف سی کہا کہ پہنچتی تھی مجھکو سختی اور تکلیف مذی سی کہ مین نہاتا تھا اُس سے بار بار سو ذکر کیا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور پوچھا سو فرمایا آپنی کافی ہی تجھکو وضو کرنا یعنی مذی سی وضو ٹوٹتا ہی غسل واجب نہین ہوتا عرض کیا مین نے یارسول اللہ کیا کرون اگر لگجاوی کپڑی مین کہا کافی ہی تجھکو کہ ایک چلو پانی لیکر اُسپر چھڑک دی جہان لگی دیکھی **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور نہین جانتی ہم کسیکو کہ روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی مین سوای محمد بن اسحاق کی اور اختلاف ہے علماء کا مذی مین جب لگے کپڑے پر بعضی کہتی ہین غسل ضروری اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک کافی ہی پانی چھڑکنا اور کہا احمد نی امید ہے مجھکو کہ کافی ہو پانی چھڑکنا **باب فی المنی یصیب الثوب** باب بیان مین منی کے جب کپڑے مین لگجاوی **عن** ھمام بن الحارث قال ضاف عائشۃ ضیف فامرت لہ بملحفۃ صفراء فنام فیھا فاحتلم فاستحیی ان یرسل الیھا وبھا اثر الاحتلام فغمسھا فی الماء ثم ارسل بھا فقالت عائشۃ لم افسد علینا ثوبنا انما کان یکفیہ ان یفرکہ یا صابعیہ ورب ما فرکتہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصابعی ترجمہ روایت ہی ہمام بن حارث سے کہا کہ ایک مہمان آیا حضرت عائشہ کی پاس سو حکم کیا آپنے اُسکو زرد چادر دینی کا پھر سویا وہ اور احتلام ہوا اُسکو سو شرمایا کہ بھیجی چادر کو حضرت عائشہ کی پاس اور اُسمین منی بھری ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی مین پھر بھیجدیا تو فرمایا حضرت عائشہ نی کیون خراب کردی ہماری چادر کافی تھا اُسکو کہ جھاڑ انگلیون سی اور مین نے اکثر کھرچی ہے منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی سے اپنی انگلیون سے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی فقہا کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتی ہین منی جب لگی کپڑی مین تو کافی ہی کھرچ ڈالنا دھونا ضرور نہین اور ایسا ہی روایت کیا ہی منصور نی ابراہیم سی اُنہون نی ہمام بن حارث سے اُنہون نے حضرت عائشہ سی مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابومعشر سی یہ حدیث روایت کرتی ہین وہ ابراہیم سی وہ اسود سی وہ حضرت عائشہ سی اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہی **عن** عائشۃ انھا غسلت منیا من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے

انہوں نے دھوئی نہیں کپڑے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہ حدیث حضرت عائشہ کی نہی ہونے کی جانب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے مخالف نہیں ہی اس حدیث کی بیسمین کہ جنابہی کا فی ہی اگرچہ کہ جنابہی کا فی ہی اور ایسا لگتا ہی مرد کو کہ نہ کہا فی دی نا منی کا اپنی کپڑی پر اور ابن عباس نے کہا
منی مثل تھوک کی ہے پھینکدی اسکو اور دور کردی اگرچہ ٹکڑی سی ہو سکی **باب فی الجنب ینام قبل ان یغتسل** باب جنب کے بیانمین کہ
نہاسی سو رہی **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینام وھو جنب ولا یمس ماء ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم سو جایا کرتی تھی جنابت مین اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتی تھی **ف** روایت کی ہمسے ہناد نی انہون نے کہا سی انہون نے سفیان سے انہون نی ابی اسحاق سی مانند اوپر کی روایت
کی کہا ابو عیسیٰ نی یہی قول ہے ابن مسیب وغیرہ کا اور مروی ہی اکثر لوگون سے وہ روایت کرتی ہین اسود سی بواسطہ حضرت عائشہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیا کرتے
تھی سونی سی پہلی اور یہ زیادہ صحیح ہی ابی اسحاق کی حدیث سے جو مروی ہے اسود سی اور روایت کی ابی اسحاق سی یہ حدیث شعبی اور ثوری اور کتنی لوگون نے اور گمان ہے کہ
اسمین غلطی ہوئی ابی اسحاق سی **باب فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام** باب اس بیانمین کہ جنب جب نی لگی تو وضو کر لی **عن**
عمر انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایرقد احدنا وھو جنب قال نعم اذا توضأ ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سی پوچھا انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کیا سو رہی کوئی ہم مین کا جنابت مین آپنی فرمایا ہان مگر جب وضو کر لی **ف** اور اسبابمین عمار اور عائشہ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ سی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے
حدیث عمر کی اس باب مین بہت اچھی اور صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی صحابیون اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتی ہین جب ارادہ کری جنب سونیکا
تو وضو کر لی **باب ما جاء فی مصافحۃ الجنب** باب جنب سے مصافحہ کرنیکے بیانمین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم لقیہ وھو جنب قال فانخنست فاغتسلت ثم جئت فقال این کنت او این ذھبت قلت انی کنت جنبا قال ان المؤمن لا ینجس ترجمہ
روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ ملاقات کی انسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وہ جنب تھی کہا ابو ہریرہ نی مین آہستہ سے نکل گیا حضرت کے پاس سی اور نہایا اور پھر آیا سو فرمایا
آپنے کہان چلدئی تھی تم یا کہان تھی عرض کیا مینے مین جنب تھا فرمایا آپنے مومن کبھی ناپاک نہین ہوتا **ف** اور اسبابمین روایت ہے حذیفہ سی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث
ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور رخصت دی ہے بعضون نے اہل علم سی مصافحہ کرنیکی جنب سی اور کہا کچھہ مضائقہ نہین جنب اور حائض کے پسینی مین **باب فی المرأۃ**
تری فی المنام مثل ما یری الرجل باب اس عورت کی بیانمین جو خواب مین دیکھی ایسی چیز کو جو دیکھتا ہی مرد یعنی صحبت کرنا **عن** ام
سلمۃ قالت جاءت ام سلیم لبنۃ ملحان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق فھل علی المرأۃ تغتسل
اذا ھی رأت فی المنام مثل ما یری الرجل قال نعم اذا ھی رأت الماء فقلت ام سلمۃ قلت لھا فضحت النساء یا ام سلیم ترجمہ روایت ہی ام
سلمہ سی کہ آئین ام سلیم بیٹی ملحان کی حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تو شرماتا نہین حق سی سو کیا عورت پر بہی ہی یعنی غسل جب دیکھی خواب مین جیسا دیکھتا ہی مرد تو
فرمایا ہان اسپر بہی غسل ہے جب دیکھی وہ منی تو نہا وی کہا ام سلمہ نے کہا مینے تو فضیحت کیا عورتونکو ای ام سلیم کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی
تمامی فقہا کا کہ عورت جب دیکھی خواب مین جو دیکھتا ہی مرد اور نزال بہی ہو تو بیشک اسپر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور شافعی کا اور اسبابمین روایت ہے ام سلیم
اور خولہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس سے **باب فی الرجل یستدفئ بالمرأۃ بعد الغسل** باب اس بیان مین کہ مرد بعد نہانی کی اپنا
عورت کے بدن سے لگاوی گرمی لینی کو **عن** عائشۃ قالت ربما اغتسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ ثم جاء فاستدفأ بی فضممتہ الی و
لم اغتسل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سی فرمایا کہ اکثر نہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سی پھر آتی اور گرمی لیتی میرے بدن سی مین چمٹا لیتی انکو اپنی ساتھہ اور
مین نہائی نہین ہوتی تھی کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد مین کچھہ مضائقہ نہین ہے اور یہی قول ہی کتنی لوگونکا صحابہ اور تابعین سے کہ مرد جب نہا چکی تو گرمی لے
اپنی بیوی کے بدن سی اور سو رہی اسکے ساتھہ اسکے نہانی سی پیشتر اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب التیمم للجنب اذا لم یجد الماء**
باب جنب کے تیمم مین جب نہاوی پانی **عن** ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الصعید الطیب طھور المسلم وان لم یجد الماء عشر
سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرتہ فان ذلک خیر وقال محمود فی حدیثہ ان الصعید الطیب وضوء المسلم ترجمہ روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی پاک کرنیوالی ہے مسلمان کی اگرچہ پانی نہ پاوے دس برس تک پھر جب پاوے پانی تو لگاوے اپنی بدن پر پس بہتر ہی اسکو اور کہا محمود نے اپنی روایت میں ان الصعید الطیب وضوء المسلم اور مطلب دونوں کا ایک ہے ف اور اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے کہا ابوعیسےٰ نے ایسی ہی روایت کیا کئی راویوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ابی ذر سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابی قلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں انہوں نے ابی ذر سے اور نام نہیں لیا اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمامی فقہاء کا کہ جنب اور حائض جبتک پاوے میں پانی تیمم کرتی رہیں اور نماز پڑھتے اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمم جائز نہیں جانتی جنب کے لئے اگرچہ پاوے پانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا اپنی قول کو اور کہنے لگی جب پانی پاوے تو تیمم کرلی جنب اور حائض ہی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب ما جاء فی المستحاضۃ** باب مستحاضہ کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت جاءت فاطمۃ ابنۃ ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلوٰۃ قال لا انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی قال ابومعاویۃ فی حدیثہ وقال توضأی لکل صلوٰۃ حتی یجیئ ذلک الوقت ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز فرمایا آپ نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آوے حیض کے دن تو نماز چھوڑ دی اور جب جاتی رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابومعاویہ نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے جب جاچکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کی لئے یہانتک کہ پھر آوے وہی وقت یعنے دن حیض کے جب تک نہ آوے ہر نماز کی لئے وضو تازہ کرلیا کر ف اور اس باب میں ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنی علماء صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جاویں تو غسل کرے اور وضو کرلیا کرے ہر نماز کی لئے **باب ما جاء ان المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوٰۃ** باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز کی لئے **عن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی المستحاضۃ تدع الصلوٰۃ ایام اقرائہا التی کانت تحیض فیہا ثم تغتسل وتتوضأ عند کل صلوٰۃ وتصوم وتصلی ترجمہ روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کی حق میں کہ چھوڑ دیوے نماز جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کی اور وضو کرتی رہے ہر نماز کی لئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے ف روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث فقط شریک ہی بیان کی ہے ابی الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا میں نے عدی ابن ثابت روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے سو کیا نام ہے انکے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام انکے دادا کا اور ذکر کیا میں نے قول یحیی بن معین کا انسی کہ نام انکے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نکیا اسکا بخاری نے اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کی لئے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات ہے اور اگر وضو کرلیوے ہر نماز کی لئے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیوے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشا اور ایک میں صبح **باب فی المستحاضۃ انہا تجمع بین الصلوٰتین بغسل واحد** باب اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کرکے پڑھ لیا کرے **عن** ابراہیم بن محمد بن طلحۃ عن عمہ عمران بن طلحۃ عن امہ حمنۃ ابنۃ جحش قالت کنت استحاض حیضۃ کبیرۃ شدیدۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت جحش فقلت یا رسول اللہ انی استحاض حیضۃ کبیرۃ شدیدۃ فما تامرنی فیہا فقد منعتنی الصیام والصلوٰۃ قال انعت لک الکرسف فانہ یذہب الدم قالت ہو اکثر من ذلک قال فلجمی قالت ہو اکثر من ذلک قال فاتخذی ثوبا قالت ہو اکثر من ذلک انما اثج ثجا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سامرک بامرین ایہما صنعت اجزأ عنک فان قویت علیہما فانت اعلم فقال انما ہی رکضۃ من الشیطان فتحیضی ستۃ ایام او سبعۃ ایام فی علم اللہ ثم اغتسلی فاذا رأیت انک قد طہرت واستنقأت فصلی اربعۃ وعشرین لیلۃ او ثلثۃ وعشرین لیلۃ وایامہا وصومی وصلی فان ذلک یجزئک وکذلک فافعلی کما

تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ ترجمہ روایت ہے ابراہیم ابن محمد ابن طلحہ سے وہ روایت کرتی ہے اپنی چچا عمران ابن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ بنت جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زوری سے آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس فتوی پوچھنی اور خبر دینی کو سو پایا میں نے انکو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول اللہ استحاضہ آتا ہی مجھکو زور اور شدت سے سو کیا حکم کرتا ہی مجھکو اور باز رہی ہو نمیں روزہ اور نماز سی فرمایا آپ نے بیان کرتا ہو میں تجھہی روئی رکھنی کو کہ اُس سے بند ہو جاتا ہی خون عرض کیا اُنہوں نے وہ بہت ہی فرمایا آپ نے لنگوٹ باندہ عرض کیا اُنہوں نے وہ بہت زیادہ ہی فرمایا آپ نے رکھہ ایک کپڑا لنگوٹ کی اندر عرض کی وہ اس سی بھی زیادہ ہی میں تو خون بہاتی ہون زور سی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی میں بیان کرتا ہون تجھکو دو حکم جسپر چلے تو کافی ہو تجھکو پس اگر قابو پاوی تو دونون پر تو خوب جانتی ہی تو پھر فرمایا آپنی یہ ایک لات مارتا ہی شیطان کا کہ شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہی سو حیض کے دن مقرر کر تو چھہ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استحاضہ کی جو مدت حیض تیری مقرر ہوا ان دنون کو حیض قرار دی پھر جب گذر جاویں وہ دن تو نہا پھر جب دیکھی تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو چکی تو نماز پڑہتی رہ چوبیس رات دن تک یعنی اگر چھہ دن حیض کے ہون یا نماز پڑہتی رہ تیئیس رات اور دن تک یعنی اگر سات دن حیض کے ہون اور روزی بھی رکھہ اور نماز بھی پڑہ تو یہہ کافی ہی تجھکو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسی حائضہ ہوتی ہیں عورتین اور پاک ہوتی ہین مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا اور اگر تجھسے ہو سکی کہ تاخیر کری ظہر کی اور جلدی کری عصر میں پھر نہا وی جب پاک ہو تو حیض سی اور نماز پڑہی ظہر اور عصر کی پھر دیر کری مغرب میں اور جلدی کری عشا میں اور نہا کر اکہٹا پڑہ لی دونو نمازین اور ایک غسل کر لی تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزی رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دونو باتو نمین یہ بہت پسند ہی مجھکو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو عبید اللہ ابن عمر وقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ ابن محمد بن عقیل سی اُنہون نے ابراہیم ابن محمد ابن طلحہ سی اُنہون نی اپنی پھپھی زینب بنت جحش سی اُنہون نی اپنی ماں حمنہ سی مگر ابن جریج کہتی ہی عمر ابن طلحہ اور صحیح عمران ابن طلحہ ہی اور یوہی امام بخاری نی کہا ہی اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد ابن حنبل نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہی اور کہا احمد اور اسحاق نی مستحاضہ اگر پہچانتی ہو اپنی حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اسطرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہی اور بعد اُسکے زرد تو حکم اُسکا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کی موافق ہی جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کی ایام حیض مقرر اور معلوم ہون تو وہ نماز چھوڑ دی اُن دنو نمین پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہی ہر نماز پر اور نماز پڑہی اور جب استحاضہ ہمیشہ آنی لگی اور پہلی ہی اُسکے دن بھی مقرر نہون اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سی اور تمام ہونا زردی سی ہی نہ پہچان سکی تو اُسکا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کی موافق ہے اور کہا شافعی نی مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنی لگی اور قبل اسکے حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دی پندرہ دن تک اگر پاک ہو گئی پندرہ دنمین یا اس سے پہلے تو وہی اُسکے ایام حیض ہین اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضا کری چودہ دنکی نماز اور چھوڑ دی اکیدن اور رات کی نماز کہ کم سی کم مدت حیض کی ایک رات دن ہی کہا ابو عیسی نی اختلاف ہی علما کا مدت حیض مین بعضون نے کہا ہی کہ اقل مدت تین رات دن ہی اور اکثر دس ساتدن اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور اسی پر فتوی ہی ابن مبارک کا اور مروی ہے اُنسے اسکی خلاف ہی اور بعضون نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہی اور اکثر پندرہ دن یا رات ہی اور یہی قول ہی عطا ابن ابی رباح کا اور اوزاعی کا مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابی عبیدہ کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

باب یہ بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہی ہر نماز کی وقت

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتُفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مجھکو حیض آتا ہی اور پاک نہین ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کرو نمین نماز آپ نے فرمایا نہین یہہ تو ایک رگ ہی تم نہاؤ اور نماز پڑہو تو وہ نہایا کرتی تہین ہر نماز کی لیئی ف کہا قتیبہ نی کہا لیث نی ابن شہاب نے یہہ نہین ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا تہا غسل کرنیکا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت بگریہ کام اُنہون نے اپنی اجتہاد سی کیا کہا ابو عیسی نے اور روایت کی گئی ہی یہہ حدیث زہری سی ہی وہ روایت کرتی ہین عمرہ سی وہ حضرت عائشہ سی کہا حضرت عائشہ

نی کہ ام حبیبہ نی پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہی بعض علمانی مستحاضہ غسل کر لیا کری ہر نماز کی وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہون نی عمرہ اور عروہ سی
انہون نے عائشہ رضی سی **باب ماجاء فی الحائض انہا لا تقضی الصلوٰۃ** باب اس بیانمین کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑہی **عن** معاذۃ
ان امراۃ سالت عائشۃ قالت اتقضی احدنا صلوتہا ایام محیضہا فقالت حروریۃ انت قد کانت احدنا تحیض فلا تومر بقضاء **ترجمہ** روایت
ہی معاذہ سی کہ ایک عورت نی پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کیا قضا پڑہی حیض کی دنونکی نماز تو فرمایا حضرت عائشہ نی کیا تو حروریہ ہی ہم مین سی ہر ایک کو حیض آتا
تہا اور حکم نہوتا تہا قضا کا **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کئی سندون سی کہ حائضہ قضا کری نماز کی اور یہی قول ہی
تامی فقہا کا ہمین اختلاف نہین کسیکا کہ حائض قضا نکری نماز ایام حیض کی اور قضا کری روزہ کی **باب ماجاء فی الجنب والحائض انہما لا یقرءان**
القرآن باب اس بیانمین کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑہی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقرء الحائض ولا الجنب
شیئا من القرآن **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پڑہی حائض اور جنب قرآن مین سی کچہہ **ف** اور اسبابمین روایت ہی حضرت علی
سی **کہا** ابو عیسی نی ابن عمر کی حدیث کو نہین پہچانتی ہم مگر اسمٰعیل بن عیاش کی روایت سی کہ وہ روایت کرتی ہین موسی بن عقبہ سی وہ نافع سی وہ ابن عمر سی وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپ نی نہ پڑہی قرآن حائض اور جنب اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سی اور جو بعد انکی تہی مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور
احمد اور اسحاق کی کہ کہتی ہین نہ پڑہین حائض اور جنب قرآن سی کچہہ مگر ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہی جنب اور حائض کو سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑہنی
کی **کہا** ترمذی نی اور سنا مین نی محمد بن اسمٰعیل کو کہ اسمٰعیل بن عیاش روایت کرتی ہین اہل حجاز و عراق سی احادیث منکر گویا کہ انہون نی ضعیف جانا اسمٰعیل کی اسی روایت کو
کہ اہل عراق وغیرہ سی اکیلی انہون ہی نی روایت کی ہو اور کہا اسمٰعیل بن عیاش کی وہی حدیث معتبر ہی جو اہل شام سی روایت کرین اور کہا احمد بن حنبل نی اسمٰعیل بن عیاش اچہی ہین یعنی
سی اور قصہ بہت حدیثین منکر ثقہ لوگون سی روایت کرتی ہین **کہا** ابو عیسی نی روایت کی ہم سی یہ بات احمد بن حسن نی کہا سنا مین نی احمد بن حنبل سی وہ کہتی تہی یہی بات
باب ماجاء فی مباشرۃ الحائض باب بوس وکنار مین حائض کی ساتہہ **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا حضت یامرنی ان اتزر ثم یباشرنی **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ جب مین حائضہ ہوتی تو حکم کرتی مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت
باندہنی کا پہر بوس وکنار کرتی میری ساتہہ **ف** اور اسبابمین روایت ہی ام سلمہ اور میمونہ سی **کہا** ابو عیسی نی حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگون کا صحابہ اور
تابعین سی اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نی **باب ماجاء فی مواکلۃ الجنب والحائض وسورہما** باب جنب اور حائض کی ساتہہ
کہانی اور انکی جوٹہی کی بیانمین **عن** حرام بن معاویۃ عن عمہ عبد اللہ بن سعد قالت سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن مواکلۃ الحائض فقال
واکلہا **ترجمہ** روایت ہی حرام بن معاویہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی چچا عبد اللہ بن سعد سی کہا پوچہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہانا کہانی کو حائض کی ساتہہ فرمایا آپ نی
کہانا کہا اسکی ساتہہ **ف** اور اسبابمین حضرت عائشہ اور انس سی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث عبد اللہ بن سعد کی حسن ہی غریب ہی اور یہی قول ہی تامی علما کا کہ حائض کی
ساتہہ کہانا کہانا کچہہ مضائقہ نہین ہی اور اختلاف کیا ہی اسکی وضو کی بچی ہوئی پانی مین سو بعضون نی مکروہ کہا ہی اور بعضون نی رخصت دی ہی **باب ماجاء**
فی الحائض تناول الشیء من المسجد باب اس بیانمین کہ حائض کوئی چیز مسجد مین سی لیلی **عن** القاسم بن محمد قال قالت عائشۃ
قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد قالت قلت انی حائض قال ان حیضتک لیست فی یدک **ترجمہ** روایت ہی قاسم
بن محمد سی کہا انہون نی کہا عائشہ نی فرمایا مجہسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لیلی بوریا مسجد سی کہا عائشہ نی عرض کیا مین نی کہ حائضہ ہون فرمایا حیض تیرا نہین کچہہ تیری ہاتہہ مین
ف اور اسبابمین ابن عمر اور ابی ہریرہ سی یہی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی تامی اہل علم کا نہین جانتی ہم اسمین اختلاف کہ
کچہہ مضائقہ نہین اگر لیلی حائضہ کچہہ مسجد مین سی باہر پہینکر **باب ماجاء فی کراہیۃ اتیان الحائض** باب حائضہ سی صحبت حرام ہونیکی بیانمین
عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتی حائضا او امراۃ فی دبرہا او کاہنا فقد کفر بما انزل علی محمد **ترجمہ** روایت ہی ابو ہریرہ
سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو صحبت کرے حائضہ سی یا کسی عورت سی اسکی پیچہی سی یا آوی کاہن کی پاس یعنی غیب کی خبر پوچہی تو بیشک منکر ہوا اسکا جو اترا محمد پر یعنے

قرآن کا کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم ابن ثرم کی وہ روایت کرتی ہیں ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ ابوہریرہ سے اور یہ فرمانا حضرت کا علماء کی نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کی ہے اور روایت ہے حضرت سے کہ فرمایا جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا احمد نے اس حدیث کو از روی اسناد کے اور ابی تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذَلِكَ** باب اسکی کفارہ کی بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو آدمی جماع کر بیٹھے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دیوے آدھا دینار **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو وے خون اس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا ہی سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کی باب میں مروی ہے موقوف ہے یعنی انہیں کا کلام اور مرفوع بھی یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہی بعض علماء کا اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ ہی مغفرت مانگی اور کفارہ نہیں ہی اس پر اور مروی ہی بعض تابعین سے مثل قول ابن مبارک کے انہیں میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم **بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ** باب کپڑے سے خون حیض دھونے کی بیان میں **عَنْ** أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ **روایت** ہے اسماء ابی بکر صدیق کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے کھرچ اسکو پھر مل پانی ڈالکر اگلیوں سے پھر پانی بہاوے اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ام قیس بنت محصن سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث اسماء کی خون حیض کی باب میں حسن ہی صحیح ہی اور اختلاف ہے علماء کا کہ جتنی نماز پڑھ لی اس کپڑے سے سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار درہم سے کم ہی دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم ہی اور نماز پڑھی بغیر دھوئی تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو اعادہ ضرور ہی یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعین وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اسکا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ** باب اس بیان میں کہ عورت نفاس میں کب تک رہے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی میں چالیس روز تک اور ہم ملتی تھی اپنی منہ پر ورس کے سبب سے جھائیوں کے **کہا** ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابوسہل کے کہ وہ روایت کرتی ہیں شہر الازدیہ سے وہ ام سلمہ سے اور ابی سہل کا نام کثیر بن زیاد ہی کہا محمد بن اسمٰعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابی سہل کی روایت سے اور اجماع ہی علماء اور تابعین کا اور جو بعد انکی تھی کہ نفسا نماز چھوڑ دیں چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جاوے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری ہی چالیس دن کی بعد تو اکثر اہل علم کہتی ہیں کہ نماز چھوڑ دی اور یہی قول ہی اکثر فقہا کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطا بن ابی رباح اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ** باب اس بیان میں کہ مرد کئی بی بیوں سے صحبت کرکے اخیر میں ایک غسل کرے **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرتی تھی اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتی **ف** اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری کہتی ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنیکی اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی وہ روایت کرتی ہیں سفیان سے وہ ابی عروہ سے وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابوعروہ کا نام معمر بن راشد ہی اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے **بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ وَضَّأَ** باب اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبارہ صحبت کرنیکا وضو کرلے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے

وضو کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرلی اُن دونوں کے بیچمین ف اور اس باب مین روایت ہے عمر سی کہا ابوعیسی نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح ہے ہم ہی اور یہی قول ہی عمر بن خطاب
کا اور اہل علما کا کہتی ہین کہ جب اعادہ کری کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنیکا تو وضو کرلی اُس سے پہلی اور ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد ہی اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہی

باب ما جاء إذا أقيمت الصلوة ووجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء

باب اس بیان مین کہ جب اقامت ہو
نماز کی اور حاجت ہو پاخانیکی تو پہلی پاخانی جالیوی عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن الأرقم قال أقيمت الصلوة فأخذ بيد رجل فقعده
وكان إمام القوم وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا أقيمت الصلوة ووجد أحدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء ترجمہ روایت ہی ہشام
ابن عروہ سی انہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ عبد اللہ بن ارقم سی کہا عروہ نی تکبیر ہوتی نماز کی سو پکڑ لیا عبد اللہ بن ارقم نی ہاتھہ ایکمرد کا اور آگی بڑہا دیا اُسکو اور عبد اللہ امام تھا قوم کی اور کہا عبد اللہ نے سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جب تکبیر ہو نماز کی اور کسیکو حاجت ہو پاخانی کی تو پہلے پاخانی جائی ف اور اس باب مین عائشہ اور ابی امامہ اور ثوبان اور ابی امامہ سی بہی روایت ہے کہا ابوعیسی نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا مالک ابن انس اور یحیی بن سعید قطان اور کئی حافظان حدیث
نی ہشام ابن عروہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی وہ عبد اللہ بن ارقم سی اور روایت کیا وہیب وغیرہ نی ہشام ابن عروہ سی اُنہون نے اپنی باپ سی اُنہون نی ایکمرد سی اُنہون نی عبد اللہ
ابن الارقم سی اور یہی قول ہی کتنی صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق کہ کھڑا ہو نماز مین جب حاجت ہو پاخانی یا پیشاب کی اور کہتی ہین احمد و اسحاق اگر شروع کرچکا
نماز اور پیر معلوم ہوئی حاجت تو نماز توڑی جبتک کہ حاجت شدید نہو اور کہا بعض اہل علم نی کچھہ مضائقہ نہین نماز پڑہنی مین پیشاب اور پاخانی کی حاجت ہوتی ہو جبتک
تقاضای شدید نہو

باب ما جاء في الوضوء من الموطي

باب گرد لہ وہنیکی بیانمین عن أم ولد لعبد الرحمن بن عوف قالت قلت
لأم سلمة إني امرأة أطيل ذيلي وأمشي في المكان القذر فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهره ما بعده ترجمہ روایت ہی عبد الرحمن
بن عوف کی ام ولد سی کہا اُنہون نے کہا مین نی ام سلمہ سی مین ایسی عورت ہون کہ لٹکاتی ہون مین اور چلتی ہون ناپاک جہون مین سو فرمایا ام سلمہ نی کہ ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی پاک کردیتا ہی اُسکو اُسکے بعد کا رستہ ف اور روایت کیا عبد اللہ بن مبارک نی اس حدیث کو مالک ابن انس سی اُنہون نے محمد ابن عمارہ سی اُنہون نے محمد ابن ابراہیم
سی اُنہون نی ہود بن عبد الرحمن بن عوف کی اُم ولد سی اُنہون نے ام سلمہ سی اور وہ ایک وہم ہی حقیقت مین روایت ابراہیم ابن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سی ہی کہ وہ روایت
کرتی ہین ام سلمہ سی اور یہی صحیح ہی اور اس باب مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ ہم نماز پڑہتی تہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور سجدہ ہوتی تہی راہ کی گرد کو کہا ابوعیسے
نی اور یہی قول ہی کتنی عالمونکا کہ جب چلی آدمی ناپاک جگہہ مین تو نہین واجب اُسکو پیر دہونا مگر نجاست گیلی ہو تو دہو ڈالی

باب ما جاء في التيمم

باب تیمم کی بیان
من عن عمار بن ياسر أن النبي صلى الله عليه وسلم أمره بالتيمم للوجه والكفين ترجمہ روایت ہے عمار بن یاسر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اُنکو تیمم کا
منہ اور ہتیلیون پر ف اور اس باب مین عائشہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہی کہا ابوعیسی نے حدیث عمار کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی اُنہی کئی سندونسی اور یہی قول ہی کتنے
علما صحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس کے اور کتنی لوگونکا تابعین سی جیسی شعبی اور عطا اور مکحول کہتی ہین کہ تیمم ایکہی دفعہ ہاتہہ مارنا ہی منہ اور ہتیلیونکی لیی اور یہی قول ہی احمد اور اسحق کا اور
کہا بعض اہل علم نی اُنہین مین ہین ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کہ تیمم مین دوبار ہاتہہ مارنا ہی ایکبار منہ کے لئی اور دوسری بار دونون ہاتہون کے لئی کہنیون تک اور یہی قول ہی سفیان
ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہی یہی بات عمار سی تیمم مین کہ کہا اُنہون نی تیمم منہ اور ہتیلیون پر ہی کئی سندون ہی اور مروی ہی عمار سی کہ کہا اُنہون نی تیمم
کیا ہمنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ شانون اور بغلون تک اور ضعیف کہا ہی بعض علما نی حدیث عمار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جسمین منہ اور ہتیلیونکا ذکر ہی تیمکون کے درمیان مین ہین
اسیواسطی کہ روایت کی اُنہین نی حدیث شانون اور بغلونکی کہا اسحق ابن ابراہیم نی حدیث عمار کی تیمم کی باب مین جسمین منہ اور ہتیلیونکا ذکر ہی تعجب ہی اور فرمایا کہ وقت ان دونون کے جسمین ہی
کہ تیمم کیا ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ شانون اور بغلون تک کچھہ مخالف نہین منہ اور ہتیلیونکا

باب ما جاء في التغليس بالفجر

یہہ باب ہے اندہیری
رہنی کے حکم کیا بغلون اور شانون تک تیمم کرنیکا بلکہ یہ اُنکا فعل تہا پہر جب پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نماز صبح کی اندہیری مین پہر پہرتے تہے عورتین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد منہ اور ہتیلیون پر تیمم کرنیکا تو اس سی بہی معلوم ہوا کہ پہلی یہہ منسوخ ہوئی ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فرمایا اُنہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اپنی فعل کو چہوڑ دیا روایت کی ہمسی یحیی بن موسی نی اُنسی سعید بن سلیمان سی اُنہون نے کہ پہچان نہین پڑتی تہین اندہیری مین اور کہا ہی انصاری نی فتمر النساء متلففات اور کہا قتیبہ نی

سوال کیا گیا ابن عباس سے تیمم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بیں فرمایا ہی وضو کی کہ میں فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق یعنی دھوؤ تم اپنی منہ اور اپنے کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمم کی باب بیں فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ یعنی مسح کرو منہ پر اور ہاتھ پر اور یہاں مسح کی صدر کو نہیں جیسی وضو بیں کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کی باب بیں والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو اُسکے اور ثابت ہوا سنت سی یعنی حدیث سی کہ ہاتھ کاٹوں تک تو معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق گٹوں تک بھی آتا ہی تو تیمم بھی منہ اور گٹوں تک ہاتھ پر کرنا چاہئی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہی ہم یہ حدیث نہیں جانتے مگر قریبہ حدیث سے **ترجمہ کہتا ہی** اصل کتاب بیں اس باب کا ترجمہ مذکور نہیں مگر قریبہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ باب محدث کی قرآن پڑھنے کے باب بیں ہو گا واللہ اعلم **ترجمہ** جماع کرتا ہوں علی رضی اللہ عنہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال مالم یکن جنبا **ترجمہ** روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئنا القرآن علی کل حال مالم یکن جنبا **ترجمہ** پڑھاتی ہمیں ہر حال بیں سوائی جنابت کے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی صحابیوں اور تابعین کا کہتی ہیں نہیں وضو آدمی قرآن پڑھنے کی اور مرفوع نہیں ہی

ف اور اسی باب میں ابی ہریرہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے بھی روایت ہے **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امنی جبرئیل الخ ذکر نحو حدیث ابن عباس بمعناہ ولم یذکر فیہ لوقت العصر بالامس **ترجمہ** یعنی روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس کے اور نہیں ذکر کیا اسنے وقت عصر کا دوسرے دن

باب نماز کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر سے وہ روایت کرتی ہیں جابر بن عبد اللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے **ف** اور حدیث ابن عمرو سے بھی صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر کی ہے **کہا** امام ابو عیسیٰ نے جابر سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر کی ہے

باب ومنہ یہ باب بھی اسی بیان میں ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للصلوٰۃ اولا وآخرا وان اول وقت صلوٰۃ الظہر حین تزول الشمس واٰخر وقتہا حین یدخل وقت العصر وان اول وقت العصر حین یدخل وقتہا وان اٰخر وقتہا حین تصفر الشمس وان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس وان اٰخر وقتہا حین یغیب الشفق وان اول وقت العشاء الاٰخرۃ حین یغیب الافق وان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اٰخر وقتہا حین تطلع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ابن العربی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کی وقت کا ایک اول ہی اور ایک آخر اور اول ظہر کی وقت کا جب ہے کہ ڈھلی آفتاب اور آخر اسکا جب ہے کہ آجاوی عصر کا وقت اور وقت عصر نماز اور ہر کا شروع جیسی ہی کہ اسکا وقت آوی اور آخر وقت اسکا جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبی آفتاب اور آخر اسکا جب ڈوبی شفق اور اول وقت عشا کا جب ڈوبی شفق اور آخر اسکا جب آدھی رات ہو اور شروع صبح کی وقت کا جب کہ طلوع کری صبح صادق اور آخر اسکا جب سورج نکلی **ف** اور اسباب میں عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتا تھا حدیث اعمش کی مجاہد سے بہت صحیح ہی وقتوں کی باب میں محمد ابن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہی اعمش سے اور اسمیں ایک حظا ہوی ہی محمد ابن فضیل سے روایت کی ہسی ہناد نی انسی ابو اسامہ نے انسی ابی اسحٰق فزاری نی انسی اعمش نی انسی مجاہد نی کہا مجاہد نی کہا جاتا ہی کہ نماز کی وقت کا ایک اول ہی اور ایک آخری اور ذکر کیا مثل حدیث محمد ابن فضیل کے جو مروی ہی اعمش سے ہم معنی اسکی **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فسالہ عن مواقیت الصلوٰۃ فقال اقم معنا الخ فامر بلالا فاقام حین طلع الفجر ثم امرہ فاقام حین زالت الشمس فصلی الظہر ثم امرہ فاقام فصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ ثم امرہ بالمغرب حین وقع حاجب الشمس ثم امرہ بالعشاء فاقام حین غاب الشفق ثم امرہ من الغد فوبر بالفجر ثم امرہ بالظہر فابرد والانعام ان یبرد ثم امرہ بالعصر فاقام والشمس احیر وقتہا فوق ما کانت ثم امرہ فاخر المغرب الی قبیل ان یغیب الشفق ثم امرہ بالعشاء فاقام حین ذہب ثلث اللیل ثم قال این السائل عن مواقیت الصلوٰۃ فقال الرجل انا فقال مواقیت الصلوٰۃ کما بین ہذین **ترجمہ** روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے کہا انکی باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر پوچھا اسنی آپسی نمازونکا وقت سو فرمایا آپنے رہو ہمارے ساتھ پھر اگر اللہ چاہی پھر حکم کیا بلال کو سو تکبیر کہی جب پوپھٹی یعنی صبح کی پھر حکم کیا سو تکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سو تکبیر کہکر پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلندی پر پھر حکم کیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشا کا حکم کیا سو تکبیر کہی جب ڈوبا شفق پھر حکم کیا دوسرے دن سو خوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈی وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سو تکبیر کہی اور آخر وقت آفتاب کا زیادہ ہو گیا تھا پہلے دن سے یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر ہوئی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کرنیکا یہانتک کہ تہوڑی دیر رہی شفق ڈوبنی میں پھر حکم کیا عشا کا سو تکبیر کہی جب تہائی رات گذری پھر آپنے فرمایا کہاں ہی وہ پوچھنی والا نماز کی وقتونکا سو کہا اسنی میں حاضر ہوں فرمایا آپنے وقت نمازوں کے ان دونوں کے درمیان میں ہیں **ترجمہ** کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو شعبہ نی علقمہ بن مرثد سے ہی

باب ما جاء فی التغلیس بالفجر یہ باب ہے اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنی کی بیان میں **عن** عائشۃ قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء قال الانصاری فتمر النساء متلفعات بمروطہن ما یعرفن من الغلس وقال قتیبۃ متلفعات **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتی صبح کی تو پھرتی عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں کہ نہ پہچان پڑتی تھیں اندھیری میں اور کہا ہی انصاری نی فتمر النساء متلفعات اور کہا قتیبہ نی

مُتَلَفِّعَاتٍ یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اور اسباب میں ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر عالموں نے صحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے ابوبکر اور عمر نے اور جو بعد انکے تھے تابعین سے اور اسکی قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مستحب کہتے ہیں اندھیری میں نماز پڑھنا صبح کی **باب ما جاء فی الاسفار بالفجر** باب روشنی میں صبح کی نماز پڑھنے کا **عن** رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اسمیں بہت بڑا ثواب ہے **ف** اور اسباب میں ابی برزہ اور جابر اور بلال سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد ابن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے بھی عاصم ابن عمر و بن قتادہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحٰق نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جاوے صبح صادق کا اور شک نہ ہو اسمیں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ اخیر وقت پڑھے نماز **باب ما جاء فی التعجیل بالظہر** باب ظہر کی جلد شروع کرنیکا **عن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشد تعجیلا للظہر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا من ابی بکر ولا من عمر **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرنیوالا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے **ف** اور اسباب میں جابر بن عبد اللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید ابن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسکو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو بعد انکے تھے **کہا** علی نے کہا یحیٰی بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم ابن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کی جو بیان کی انہوں نے ابن مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نقط اسکی یہ ہیں **من سأل الناس ولہ ما یغنیہ الحدیث** یعنی جو مانگی آدمیوں سے اور اسکی پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اسکو آخر حدیث تک کہا یحیٰی نے اور روایت کی ہے اسکو سفیان اور زائدہ نے اور زیادہ کیا یحیٰی نے انکی روایت میں کچھ مضائقہ کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی شروع کرنا ظہر کا روایت کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے انکو خبر دی معمر نے انکو زہری نے کہا خبر دی ہمکو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب یہ حدیث صحیح ہے **باب ما جاء فی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر** باب اسکا کہ ظہر کی نماز دیر سے شروع کی جاوے جب گرمی زیادہ ہو **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ وفی شدۃ الحر من فیح جہنم **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کرو اسی نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کی جوش سے ہے **ف** اور اس باب میں ابو سعید اور ابو ذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب میں اور وہ صحیح نہیں **مترجم** کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہل علم سے تاخیر نماز ظہر کی گرمی کی دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا ہے اور کہا شافعی نے دیر کرنا نماز ظہر میں جب ہے کہ لوگ دور سے آتی ہوں اور جو نماز پڑھتا ہے اکیلا یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کی ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اسکو کہ تاخیر نکرے گرمی کے دنوں میں بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مذہب اُن لوگوں کا جو گئی ہیں تاخیر ظہر کی طرف شدت گرمی میں تابجاری کی لئے بہتری ہے اور یہ فرمایا شافعی کا کہ رخصت اس شخص کو جو دور سے آتا ہو مسجد میں اسلئے ہے کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابی ذر کی خلاف ہے کہا ابو ذر نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سفر میں سو اذان دی ظہر کی بلال نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بلال ٹھنڈا ہونے دو اور ٹھنڈا ہونے دو یہاں اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دور سے نہ آتی تھی **مترجم** کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنیوالوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابو ذر کی حدیث کے مخالف ہے اسلئے کہ ابو ذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دور سے آنیوالا نہ تھا سب ایک ہی جگہ تھے **عن**

اَنَّ ذَرَّانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِی الظُّھْرِ قَالَ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ ۔ ترجمہ روایت ابی ذر سے کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلال بھی اُنکی ساتھ تھی سو ارادہ کیا بلال نے بکہ ظہر کو تو فرمایا آپ نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا بکہ تکبیر کہے یعنی تھوڑی دیر کی بعد پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کی لئی کہا راوی نے یہانتک کہ دیکھا ہمنے سایہ ٹیلوں کا تب تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدۃ گرمی کی جہنم کے جوش سے ہی سو ٹھنڈا کرو وقت پڑھنے نماز ظہر کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء فی تعجیل العصر

باب عصر جلدی شروع کرنیکا عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر والشمس فی حجرتھا یظھر الفیء من حجرتھا ۔ ترجمہ روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور آفتاب اُنکی آنگن میں نہا نہیں چڑھا تھا سایہ اُنکی آنگن سے اوپر ف اور اس باب میں انس اور ابی ارویٰ اور جابر اور رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور مروی ہی رافع سے بھی تاخیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن نبی صحیح ہی اور اسیکو اختیار کیا ہی بعض اہل علم نی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس اور اکثر لوگ تابعین کے کہ انتیار کیا اُنہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور مکروہ کہا اسکی تاخیر کو اور یہی کہتی ہیں عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق +

عن العلاء ابن عبد الرحمٰن انہ دخل علی انس بن مالک فی دارہ بالبصرۃ حین انصرف من الظھر ودارہ بجنب المسجد فقال قوموا فصلوا العصر قال فقمنا فصلینا فلما انصرفنا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیھا الا قلیلا ۔ ترجمہ روایت سے علاء بن عبد الرحمن سے کہ وہ گئی انس بن مالک کے گھر بصرہ میں جب پڑھکر نماز ظہر کی اور گھر اُنکا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک نے کھڑی ہو عصر پڑھو کہا راوی نے کھڑی ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہمنی جب پڑھ چکی تو فرمایا انس نی ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی یہ تو نماز منافق کی ہی کہ بیٹھا دیکھتا رہی سورج کو جب ہو جاوے شیطان کے دو سینگوں کے بیچمیں تو اُٹھی اور چار چونچیں ماری نہ یاد کری اللہ کو اسمیں مگر تھوڑا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

باب ما جاء فی تاخیر صلوٰۃ العصر

باب تاخیر عصر کی عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد تعجیلا للظھر منکم وانتم اشد تعجیلا للعصر منہ ۔ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمسے زیادہ جلدی کرتی تھی ظہر میں اور تم اُنسے زیادہ جلدی کرتی ہو عصر میں کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہی یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتی ہیں ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ سے مانند اسکی

باب ما جاء فی وقت المغرب

باب مغرب کے وقت کا عن سلمۃ بن الاکوع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب ۔ ترجمہ روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ مغرب پڑھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈوبتا تھا آفتاب اور چھپ جاتا تھا پردہ میں ف اور اس باب میں جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی اور حدیث عباس کی موقوف بھی اُنسے مروی ہی اور یہی صحیح ہی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن الاکوع کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اصحاب سے اور جو بعد اُنکے ہے تابعین سے کہ اختیار کیا ہی اُنہوں نے تعجیل کو نماز مغرب میں اور مکروہ کہا اُنکی تاخیر کو یہانتک کہ کہا بعض اہل علم نی نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہتا ہی اور سند پکڑی ہے اُنہوں نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمیں مذکور ہی امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور یہی قول ہی ابن مبارک اور شافعی کا

باب ما جاء فی وقت صلوٰۃ العشاء الآخرۃ

باب عشا کی وقت کا عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت ھذہ الصلوٰۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھا لسقوط القمر لثالثۃ ۔ ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت نماز عشا کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھی عشا اتنی رات گئی کہ غروب ہو جاتا ہی چاند تیسری شب کا جو وقت میں ف روایت کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے اُنسے عبد الرحمن بن مہدی سے اُنسے ابی عوانہ سے اُسی اسناد سے مانند اسکے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے اُنہوں نے حبیب ابن سالم سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اس روایت میں ہشیم نے نام بشیر ابن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہی ہماری نزدیک اسلئے کہ یزید ابن ہارون نے بھی روایت کیا ہی شعبہ سے روایت ابی بشر

مثل روایت ابی عوانہ کی **باب ما جاء فی تاخیر العشاء الآخرۃ** باب بیانمین تاخیر عشا کی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہو مجھ کو یہ خیال کہ گران گزریگا میری امت پر تو حکم کرتا میں تاخیر کرنیکا عشا مین تہائی یا آدہی رات تک **ف** اور اسباب مین جابر بن سمرۃ اور جابر بن عبد اللہ اور ابی برزہ اور ابن عمر اور ابی سعید خدری اور زید ابن خالد اور ابن عمر سی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسکو اختیار کیا ہی اکثر اہل علم نی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تابعین سے تجویز کیا ہی تاخیر کو نماز عشا مین اور یہی کہتی ہین احمد و اسحق **باب ما جاء فی کراہیۃ النوم قبل العشاء والسمر بعدھا** باب اس بیانمین کہ نماز عشا کی پہلی سونا مکروہ ہی اور باتین کرنا بعد اسکے **عن** ابی برزۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا **ترجمہ** روایت ہے ابی برزہ سی کہا کہ برا جانتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی قبل سونا اور باتین کرنا بعد اسکی **ف** اور اسباب مین عائشہ اور عبد اللہ بن مسعود اور انس سی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابی برزہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ جانا ہی اکثر اہل علم نی سونا عشا کی پہلی اور جائز کہا بعضون نے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نی کراہت بہت حدیثون سے ثابت ہی اور رخصت دی بعضون نی سونیکے قبل عشا کی رمضان مین **باب ما جاء فی الرخصۃ فی السمر بعد العشاء** باب رخصت مین باتین کرنیکی عشا کی بعد **عن** عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمر مع ابی بکر فی الامر من امر المسلمین وانا معہما **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تہی ابو بکر کی ساتہ کسی کام مین کامون مسلمانون کے اور مین بہی انکی ساتہ تہا **ف** اور اسباب مین عبد اللہ بن عمر اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث عمر کی حسن ہی اور روایت کیا اس حدیث کو حسن بن عبید اللہ نی ابراہیم سی انہون نی علقمہ سی انہون نی ایک مرد جعفی سی یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سی تہا کہ نام اسکا قیس ہے یا ابن قیس انہون نی عمر سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک قصہ دراز مین اور اختلاف کیا ہی اہل علم نی اصحاب و تابعین سے اور جو بعد انکی تہی باتین کرنیمین عشا کی بعد سو بعضون نی مکروہ کہا اور رخصت دی بعضون نی علم کی یا ترمین ضروری حاجتون مین اور اکثر احادیث مین رخصت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپ نی باتین نکرنا چاہئی مگر جو منتظر ہو نماز کا یا مسافر ہو **باب ما جاء فی الوقت الاول من الفضل** باب اول وقت کی فضیلت مین **عن** القاسم بن غنام عن عمتہ ام فروۃ وکانت ممن بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لاول وقتہا **ترجمہ** روایت ہی قاسم بن غنام سی وہ روایت کرتی ہین اپنی پہپی ام فروہ سی اور انہون نی بیعت کی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ام فروہ نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسا عمل افضل ہے کہا نماز اول وقت پڑہنا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ والوقت الآخر عفو اللہ **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اول وقت نماز پڑہنی مین خوشی ہی اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی **ف** اور اسباب مین علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابن مسعود سی یہی روایت ہے **عن** علی ابن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی ثلث لا تؤخرہا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا **ترجمہ** روایت ہی علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی تین چیزون مین تاخیر نہین جایز نماز مین جب وقت آجاوی اور جنازہ مین جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کی نکاح مین جب اسکی کفات والا ملی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ام فروہ کی نہین مروی ہی مگر روایت سی عبد اللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچہہ ایسی قوی نہین اہل حدیث کی نزدیک اور اضطراب کیا انہون نی اس حدیث مین **عن** ابی عمرو الشیبانی ان رجلا قال لابن مسعود ای العمل افضل قال سالت عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الصلوٰۃ علی مواقیتہا قلت وماذا یا رسول اللہ قال وبر الوالدین قلت وماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی عمرو شیبانی سی کہ ایک مرد نی کہا ابن مسعود سی کونسا عمل افضل ہی کہا انہون نی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سو فرمایا آپ نی نماز پڑہنا مستحب وقتون مین یہ کہا مین نی اور کیا یا رسول اللہ کہا ماں باپ کی ساتہ نیکی کرنا کہا مین نی اور کیا فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اکثر لوگون نی ولید ابن عیزار سی اس حدیث کو **عن** عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ لوقتہا الآخر مرتین حتی قبضہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی فرمایا انہون نی کہ کبہی نہ پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز آخر وقت مین دو بار یہانتک کہ وفات پائی **کہا** ابو

یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں اور کہا شافعی نے اول وقت افضل ہی نماز کا اور ان چیزوں میں ہی کہ دلالت کرتی ہیں اسکی فضیلت پر مداومت کرنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکر اور عمر کا اول وقت پڑھنی پر اور نہیں اختیار کرتی تھی وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی چھوڑتی تھی اور ہمیشہ نماز پڑھتی تھی اول وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اسنی شافعی سے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ باب یا نہیں ہوں جانیکی نماز عصر کو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی قضا ہو جاوے نماز عصر کی تو گویا لوٹ گیا گھر اسکا اور مال اسکا **ف** اور اسباب میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کیا اسکو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ باب یا نہیں جلد نماز پڑھ لینے کی جب تاخیر کرتا ہو امام **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی امیر ہونگی بعد میری کہ مار ڈالینگے نماز کو یعنی اخیر وقت پڑھینگی تو پڑھ لی تو اپنے نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنی وقت پر تو امام کی ساتھ کی نماز ہو جاویگی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کی ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی **ف** اور اسباب میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت سے بھی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتی ہیں کہ نماز پڑھ لی آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کری امام پہر نماز پڑھ لی امام کی ساتھ اور پہلی فرض ہو جاویگی اکثر اہل علم کی نزدیک اور ابو عمران جونی نام انکا عبدالملک ابن حبیب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ باب سو جانی میں نماز کو چھوڑ کر **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ شکایت کی صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سو جانیکی نماز سے سو فرمایا آپ نے سونی والی پر قصور نہیں ہی قصور تو جاگنی میں ہی سو جب بھول جاوے کوئی تم میں کا اپنی نماز کو یا سو جاوے اس سے تو پڑھ لی اسکو جب یاد کری **ف** اور اسباب میں ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران ابن حصین اور جبیر ابن مطعم اور ابی جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبر سے بھی روایت ہے کہ وہ بھیجی ہیں نجاشی کی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے کہ جو سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اور جاگی یا یاد کری ایسی وقتیں کہ نماز اسوقت مکروہ ہی مثلاً نزدیک طلوع ہونی آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعضوں نے پڑھ لیوی جب جاگی یا یاد کری اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد و اسحٰق و شافعی و مالک کا اور بعضوں نے کہا کہ نہ پڑھی جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائی **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ باب اسکی یا نہیں جو بھول جاوے نماز **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لی جب یاد کری **ف** اور اسباب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت ہی علی ابن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لی جب یاد کری وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہی ابی بکرہ سے کہ وہ سو گئی عصر کی وقت پہر جاگے آفتاب ڈوبتی وقت سو نہ نماز پڑھی یہانتک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہی حضرت علی کی قول کو کہ پڑھ لیوی وقت ہو یا نہ ہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لی **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ باب اس بیان میں کہ جسکی بہت نمازیں فوت ہو گئی ریہ بالترویا سے شروع کری **عَنْ** أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى الْعِشَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبیدہ ابن عبداللہ ابن مسعود سے کہا عبداللہ نے مشغول کیا ہم کو مشرکین نے روز خندق میں چار نمازوں سے یہانتک کہ گذر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپنی بلال کو تو اذان دی پہر تکبیر کہی پہر پڑھی ظہر کو پہر تکبیر کہی پہر پڑھی عصر کو پہر تکبیر کہی پہر پڑھی مغرب کو پہر تکبیر کہی پہر پڑھی عشاء کو **کہا** ابو عیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث میں اپنی پاس اپنی چادر کھینچی ہوئی اور کہتے تھے ہی رسول اللہ کی قسم ہی اسکی جسنی بھیجا تمکو سچا دین دیکر نمازوں میں کہ تکبیر کہنا چاہیے ہر نماز کی لئی جب قضا پڑھی اور اگر مکہ آپ تعریف ہی اللہ کو یہی بات پکی ہے **ف** اور اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث

وجعل یسب کفارقریش قال یارسول اللہ ما کدت اصلی العصر حتی تغرب الشمس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ان صلیتھا فقال فنزل بطحان فتوضأ ثم توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوضأنا فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعدھا المغرب ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا عمر بن خطاب نے گالیاں دیتے ہوئے کفار قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑھ سکا میں عصر یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اتری ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے وضو کیا پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اسکے مغرب ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ الوسطی انھا العصر **باب** بیان میں نماز وسطی کی کہ وہ عصر ہے **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی عصر کی نماز ہے **عن** عبداللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اسی باب میں علی اور عائشہ اور حفصہ اور ابی ہریرہ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی ابن عبداللہ نے حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا ہے انہوں نے سمرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوٰۃ وسطی کی باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ نے نماز وسطی ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے نماز وسطی صبح کی نماز ہے روایت کی ہمسے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے سنی قریش ابن انس سے سنی حبیب ابن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھسے محمد ابن سیرین نے پوچھا حسن سے کہ کس سے سنی حدیث عقیقہ کی اور پوچھا میں نے کہا حسن نے سنی میں نے سمرہ بن جندب سے کہا ابوعیسیٰ نے اور خبر دی مجھکو محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی ابن عبداللہ سے انہوں نے قریش ابن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کی عقیقہ کے کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کو سمرہ بن جندب سے **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ بعد العصر وبعد الفجر اس باب میں بیان ہے کہ نماز پڑھنا بعد عصر کے غروب آفتاب تک اور بعد فجر کی طلوع تک مکروہ ہے **عن** ابن عباس قال لم یکن یصلی بعد العصر غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر بن الخطاب وکان من احبھم الی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس وعن الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان میں سے عمر بن الخطاب ہیں اور وہ مجھکو بہت پیارے ہیں ان سب سے کہا عمر بن خطاب نے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد فجر کے جبتک آفتاب نکلے اور نماز سے بعد عصر کے جبتک آفتاب ڈوبے ف اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور معاذ بن عفراء اور صنابحی کی ہیں روایتیں اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عائشہ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اصحابوں سے اور جو بعد انکے تابعی ہیں مکروہ کہا ہے انہوں نے نماز کو بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک اور عصر کی بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر نماز قضا میں کہ نہیں اگر پڑھی بعد عصر اور صبح کی اور کہا علی ابن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے نہیں سنا مگر تین حدیثیں حدیث عمر کی کہ نہی صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرمایا نماز سے بعد صبح کی آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس کی کہ فرمایا ہے ابی العالیہ سے کہ نہیں سنا میں نے کسی سے حدیث کی مگر اس سے کہا ابوعیسیٰ نے کہا میں نے سنا بشر بن معاذ سے کہا سنا میں نے یزید بن زریع سے کہا سنا میں نے سعید سے قتادہ سے کہا سنا میں نے ابی العالیہ سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عباس سے کہا سنا میں نے عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوعیسیٰ نے کہا سنا میں نے

ان یا عصر کی بعد مگر پڑھیں دو رکعتیں اور مروی ہے انسی بواسطہ ام سلمہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے عصر کی بعد جبتک آفتاب ڈوبی اور صبح کی بعد جبتک نکلی اور اسی
اجماع ہی اکثر علماء کا کہ مکروہ ہی نماز عصر کی بعد غروب آفتاب تک اور صبح کی بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہی اس سے مثل مکہ کی نماز کی غروب آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کے
بعد جو نماز پڑھی جاتی ہی بعد طواف کے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت اسکی اور قایل ہیں اسکی علماء صحابہ کے اور جو بعد انکے تھی اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور مکروہ کہا
ایک قوم نی علمائی صحابہ سی اور جو بعد انکی تھی مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور بعض اہل کوفہ **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ
قبل المغرب باب بیان میں نماز پڑھنے کے قبل مغرب کے **عن** عبداللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء **ترجمہ** روایت ہے
عبداللہ بن مغفل سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر اذان اور تکبیر کے بیچمین ایک نماز ہی جو چاہی پڑہی **ف** اور اسباب مین عبداللہ بن بریدہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نی حدیث
عبداللہ بن مغفل کی حسن ہی صحیح ہی اور اختلاف کیا ہے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مغرب کے قبل کی نماز مین سو بہتیں تجویز کیا بعضے لوگون نی اس نماز کو اور روایت ہی ہے اکثر صحابون سی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ پڑہتی تھی نماز مغرب کی پہلی دو رکعت اذان اور تکبیر کے درمیان مین اور کہا احمد و اسحق نی اگر پڑہی تو بہتر ہی اور یہ انکی نزدیک مستحب ہے **باب**
ماجاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس باب بیان میں اسکی جو پاوی ایک رکعت عصر کی پہلی آفتاب ڈوبنی سی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد
ادرک العصر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی پڑہ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنی سی پہلی سو پالی اسنی نماز صبح کی اور جسنی پڑہ لی عصر کی ایک
رکعت آفتاب ڈوبنی سی پہلی سو پالا ہو گئی نماز عصر کی **ف** اور اسباب مین عائشہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نی حدیث ابوہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی ہی مذہب ہم لوگون
شافعی کا اور احمد اور اسحق کا اور معنی اسحدیث کی یہ ہین کہ مراد اس سے صاحب عذر ہی مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگی یا یاد کری آفتاب نکلنی کے وقت یا ڈوبتی تو پڑہ لی اسوقت
باب ماجاء فی الجمع بین الصلوٰتین باب بیان میں دو نماز اکیوقت پڑہنی کے **عن** ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر و
المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر قال وفی لابن عباس ما اراد بذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہا
کہ پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مدینہ مین بی خوف کے اور مینہ کی سو کہا ابن عباس سے کیون ایسا کیا آپ نے فرمایا چاہا حضرت نے کہ تکلیف
ف اور اسباب مین ابوہریرہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نی حدیث ابن عباس کی مروی ہے کئی سند و لفظ سی روایت کیا اسکو جابر بن زید نی اور سعید بن جبیر نی اور عبداللہ
بن شقیق نی اور مروی ہی ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی خلاف بھی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جمع بین الصلوٰتین
من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی ملا کر پڑہین دو نمازین ایک وقت مین بی عذر سو داخل
ہوا دروازہ بڑی گناہ کی **کہا** ابوعیسیٰ نی اور حنش یہ وہی ابوعلی رحبی ہین اور وہ مطی قیس کے ہین اور وہ ضعیف ہین اہل حدیث کی نزدیک ضعیف کہا انکو احمد وغیرہ نی اور اسی حدیث
پر اہل علم کی کہ ملا کر پڑہی دو نمازین اکیوقت مگر سفر مین یا عرفات مین اور جائز کہا بعضی اہل علم نی تابعین سے ملا کر پڑہنا دو نمازین بیمار کی لئے اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق اور
بعض اہل علم نی ملا کر پڑہی دو نمازین بارش کے وقت اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحق اور نہین جائز کہا شافعی نی بیمار کو ملا کر پڑہنا دو نمازین **باب** ماجاء فی بدء
الاذان باب ابتدا اذان کی بیان میں **عن** محمد بن عبداللہ بن زید عن ابیہ قال لما اصبحنا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بالرؤیا
ان ہذہ لرؤیا حق فقم مع بلال فالقہ علیہ فلیؤذن فانہ اندی وامد صوتا منک فقلت علیہ ما القی علیہ قال فلما سمع عمر بن الخطاب بنداء بلال یجر
رداءہ یخرج الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لقد رایت مثل الذی قال فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد فذلک اثبت **ترجمہ** روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زید سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا صبحکو آئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس خبر دی انکو اس خواب کی سو فرمایا آپ نے یہ خواب تو سچ ہی تم ساتھ کھڑی ہو بلال کے کہ وہ بڑے بلند آواز کی ہین تم سی سو سکھاؤ انہین جو کہا گیا تمسی اور پکار کر بولین وہ کہا راوی نی
سنا عمر بن خطاب نی آواز بلال کی نماز کی لئی نکلکر آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ کے پاس اپنی چادر کھینچتی ہوئی اور کہتے تھی اسی رسول اللہ کی قسم ہی اسکی جسنی سچا تمکو دین دیکر
ہین بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سب تعریف ہی اللہ کو یہی بات پکی ہے **ف** اور اسباب مین ابن عمر سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نی حدیث

عبدربہ بن زید کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی یہ حدیث ابراہیم بن سعد ہی روایت کرتی ہیں محمد بن اسحٰق ہی اور وہ پوری ہی اس روایت ہی اور بڑی اور بیان کیا انہوں نے قصہ اذان کے دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار ولنی کا اور عبداللہ بن زید وہ بیٹی ہیں عبدربہ کے اور کہا جاتا ہی انکو بیٹی عبدربہ کے اور نہیں پہچانتے ہم کوئی روایت صحیح انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مگر یہی ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی انکی بہت حدیثیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور وہ چچا ہیں عباد بن تمیم کی **عن** ابن عمر قال کان المسلمون حین قدموا المدینۃ یجتمعون فیحینون الصلوٰۃ ولیس ینادی بہا احد فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضہم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاری وقال بعضہم اتخذوا قرنا مثل قرن الیہود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فنادِ بالصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کی وقتوں کا اور کوئی پکارتا تھا نماز کی لئی سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعضوں نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعضوں نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمرؓ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کی لئی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بلال کھڑی ہو اور پکار نماز کی لئی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ابن عمر کی روایت سے **باب** ماجاء فی الترجیع فی الاذان باب ہیا میں ترجیع کی اذان میں اور ترجیع کہتے ہیں شہادتین کی دو بار کہنی کو ایکبار آواز بلند اور دوسری بار چکی ہی **عن** ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقعدہ وألقی علیہ الاذان حرفا حرفا قال ابن ابی عمر قال ابراہیم مثل اذاننا قال بشر قلت لہ اعد علی فوصف الاذان بالترجیع **ترجمہ** روایت ہے ابی محذورہ سی کہ بٹھلایا انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سکھائی انکو اذان ایک ایک حرف کہا ابراہیم نے جیسی ہم اذان دیتی ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سی دو بار سکھا یا مجھکو تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کی ساتھ **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ کی اذان میں صحیح ہی اور مروی ہی انسی کئی سندوں سی اور اسی پر عمل ہی مکہ میں اور یہی قول ہی شافعی کا **عن** ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی محذورہ سی کہ سکھائی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان انیس ۱۹ کلمی اور تکبیر میں سترہ کلمی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابومحذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہی اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذانیں اور مروی ہی ابومحذورہ ہی کہ ایک ایک بار بولتی ہی تکبیر **باب** ماجاء فی افراد الاقامۃ باب تکبیر کے ایک ایکبار کہنی کے بیان میں **عن** انس ابن مالک قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ **ترجمہ** روایت ہے انس ابن مالک سی کہا کہ حکم ہوا بلال کو کہ دو بار کہی اذان کو اور ایک ایک کہی تکبیر کو **ف** اور اس باب میں ابن عمر سی بھی روایت ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض صحابہ کا اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** ماجاء ان الاقامۃ مثنی مثنی باب اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنا چاہی **عن** عبداللہ ابن زید قال کان اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفعا شفعا فی الاذان والاقامۃ **ترجمہ** روایت کرتی ہیں عبداللہ بن زید کہ حکم تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دو بار کہی جاوی اذان بھی اور اقامت بھی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے جسی وہ روایت کرتی ہیں عبش سے وہ عمرو بن مرہ سی وہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہ عبداللہ بن زید نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبی نے روایت ہے عمر بن مرہ سی وہ بیان کرتی ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہا ہمسی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہی ابن ابی لیلی کی حدیث سی اور عبدالرحمن بن ابی لیلی کو عبداللہ بن زید سی سماع نہیں کہا بعض علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** ماجاء فی الترسل فی الاذان باب اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہی **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال یا بلال اذا اذنت فترسل فی اذانک وان اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الآکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی **ترجمہ** روایت کرتی ہیں جابر کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال کو ای بلال جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمی اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جاوے کھانیوالا کھانی سی اور پینی والا پینی سی اور پاخانہ پھرنے والا جب داخل ہو قضای حاجت کو اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھی نہ دیکھو **ف** روایت کی ہمسی بدیل بن میسرہ نے اسی ابوالجوزاء سی اسی عبدالمنعم سی مانند روایت مذکور کی **کہا** ابوعیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سی یعنی روایت سے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہے **باب** ماجاء فی ادخال الاصبع الاذن عند الاذان باب اس بیان میں کہ کانوں میں انگلی ڈالنا چاہی اذان کے وقت **عن** عون ابن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال رایت بلالا یؤذن ویدور ویتبع فاہ ہہنا وہہنا واصبعاہ فی اذنیہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبۃ لہ حمراء اراہ قال من

اُدم مشرح بلال بین یدیہ بالعنزۃ فرکزھا بالبطحاء فصلی الیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمر بین یدیہ الکلب والحمار وعلیہ حلۃ حمراء کانی انظر الی بریق ساقیہ قال سفیان نراہ حبرۃ ترجمہ روایت ہے عون ابن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا ادھر اور ادھر اور انگلیاں انکی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال آگے نیزہ لیکر اور گاڑ دیا اُسکو میدان میں پھر نماز پڑھی اُسطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتی پھرتی تھے آگے اُس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپکی جسم مبارک پر حلہ سُرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک آپکی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے گمان کرتا ہوں میں کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن بھی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا مستحب کہتے ہیں انگلیاں رکھنا کانوں میں اذان میں اور کہا بعض علما نے تکبیر میں بھی انگلیاں کہی کانوں میں اور اذاعی کا بھی یہی قول ہے اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے **باب** ما جاء فی التثویب فی الفجر باب تثویب کا فجر کی اذان میں اور تثویب کا بیان اگلی آتا ہے **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوات الا فی صلوٰۃ الفجر ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلال سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں **ف** اور اس باب میں ابی محذورہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بلال کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی اسرائیل کی اور ابو اسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہی اُنہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتی ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابو اسرائیل کا اسمٰعیل بن ابی اسحاق ہے اور وہ کچھ ایسا قوی نہیں اہل حدیث کی نزدیک اور اختلاف کیا علما نے تفسیر میں تثویب کی بعضوں نے وہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہی صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور کہا اسحاق نے تثویب کے معنے اور ہیں کہ یہ نکالا ہی اُسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد قولوں نے اور وہ یہ ہی کہ جب اذان دی مؤذن نے اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہی اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ کہا اسحاق نے کہ تثویب مکروہ ہی اور نکالا ہی اُسکو بعد نبی کی اور ابن مبارک اور احمد نے کہا ہی تثویب وہی الصلوٰۃ خیر من النوم ہی صبح کی اذانوں میں اور یہی قول صحیح ہی اور اُسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہی علما نے اور مروی ہے عبد اللہ بن عمر سے یہی کہ کہتے تھے نماز فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم بلال اور مروی ہی مجاہد سے کہا گیا میں عبد اللہ بن عمر کی ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اُسمیں اور ہم نماز پڑھا چاہتے تھے اُسمیں سو تثویب کی موذن نے سو نکلے عبد اللہ بن عمر مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبد اللہ بن عمر نے اس تثویب کو جو نکالی ہی لوگوں نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی خیر من النوم **باب** ما جاء ان من اذن فھو یقیم باب اس بیان میں کہ جو اذان کہی وہی تکبیر بولی **عن** زیاد بن الحارث الصدائی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اؤذن فی صلوٰۃ الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فھو یقیم ترجمہ روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے ارادہ کیا بلال نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ صدائی نے اذان دی ہی اور جو اذان دی ہی تکبیر کہی **ف** اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زیاد کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے سوافریقی کے اور افریقی ضعیف ہی اہل حدیث کی نزدیک ضعیف کہا اُسکو یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ اُنکو قوی کرتے تھے اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ جو اذان دی ہی تکبیر کہی **باب** ما جاء فی کراھیۃ الاذان بغیر وضوء باب اس بیان میں کہ اذان دینا بی وضو مکروہ ہی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤذن الا متوضیء ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اذان دی مگر جسکو وضو ہو **ف** روایت کی ہم سے یحیی بن موسیٰ نے اُسنی عبد اللہ بن وہب سے اُسنی یونس سی اُسنی بن شہاب سے کہا کہ کہا ابو ہریرہ نے نہ اذان دیوی مگر جسکو وضو ہو کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث صحیح تر ہی پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابو ہریرہ کو اور یہی صحیح تر ہی روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابی ہریرہ سی اور اختلاف کیا اہل علم نے بی وضو اذان دینی میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہی شافعی کا اور اسحاق کا اور جائز کہا بعض نے جیسے سفیان اور ابن مبارک اور احمد بن **باب** ما جاء ان الامام احق بالاقامۃ باب اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنے جب وہ حاضر ہو تب بھی **عن** جابر ابن سمرۃ قال کان مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمھل فلا یقیم حتی اذا رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج اقام الصلوٰۃ حین یراہ جابر بن سمرہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے تکبیر کہتا نماز کی جب اُنکو دیکھ لیتا کہ وہ نکلے

بن سمرہ کی حسن ہی اور حدیث سماک کی ہمیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سی اور ایسا ہی کہا ہی بعض اہل علم نی کہ مؤذن کو اختیار ہی تہیں کا **باب** ما جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ باب ہے رات سی اذان دینی کی بیان میں **عن** سالم عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ **ترجمہ** روایت ہے سالم سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال تو رات سے اذان دیتی ہیں سو تم کہاتی پیتی رہو جب تک کہ سنو اذان ابن ام مکتوم کی **کہا** ابو عیسی نے اور اسباب ہیں ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سی ہی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابن عمر لی حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا اہل علم نی رات سے اذان دینی ہیں سو کہا بعضوں نے اگر رات سے دیدی تو کافی ہی اور دوبارہ دینا ضرور نہیں اور یہی قول ہی مالک اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے جب اذان دی رات سی تو دوبارہ کہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نی ایوب سے انہوں نے نافع سی انہوں نی ابن عمر سی کہ بلال نی اذان دی رات سے تو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکار دیویں کہ بندہ سو گیا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح وہی جو روایت کیا عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سی انہوں نے ابن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلال تو اذان دیتی ہیں رات سی سو کہاتی پیتی رہو جب تک اذان دیویں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبد العزیز بن ابی روّاد نے نافع سی انہوں نے ابن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلال تو اذان دیتی ہیں رات سی سو کہاتی پیتی رہو جب تک اذان دیویں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبد العزیز بن ابی روّاد نے نافع سی انہوں نے ابن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلال اذان دیتی ہیں رات سی سو کہاتی پیتی رہو جب تک اذان دیویں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبد العزیز بن ابی روّاد نے نافع سی انہوں نے ابن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلال تو

اور سیاہ کی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الائمۃ واغفر المؤذنین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ ہدایت پر کیجیو امیروں کو اور بخشدیو مؤذنوں کو کہا ابوعیسیٰ نے اور اسی باب میں روایت ہے عائشہ اور سہل ابن سعد اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابی ہریرہ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص ابن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھ کو ابی صالح سے انکو ابی ہریرہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی نافع ابن سلیمان نے محمد ابن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو کہا ابوعیسیٰ نے اور سنا میں نے ابوزرعہ سے کہ فرماتا تھا حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے زیادہ صحیح ہے حدیث سہیل ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہ سے کہا ابوعیسیٰ نے کہ سنا میں نے محمد سے حدیث ابی صالح کی عائشہ سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی ابن مدینی سے کہ انکے نزدیک ثابت نہیں حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہ سے اس باب میں **باب** ما یقول اذا اذن المؤذن باب بیان میں اس چیز کے کہ کہی جاوے جب اذان دیوے مؤذن **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اسکے جیسا کہتا ہے مؤذن **ف** اور اسی باب میں روایت ہے ابی رافع اور ابی ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہی صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمن بن اسحٰق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہی **باب** ما جاء فی الرخصۃ ان یاخذ المؤذن علی الاذان اجرا اس باب میں یہ بیان ہی کہ اذان پر مؤذن کو مزدوری لینا حرام ہی **عن** عثمان ابن ابی العاص قال ان اخر ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا ترجمہ روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہا انہوں نے اخیر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھکو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کو کہ جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی اذان پر کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کی لئی اذان دیوے **باب** ما یقول اذا اذن المؤذن من الدعاء باب ان دعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں جب اذان دیوے مؤذن **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن حین یؤذن وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا غفر اللہ ذنوبہ ترجمہ روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے وہ روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو کہی جب سنی اذان کو مؤذن کی جب اذان دیتا ہو وانا اشھد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کی اکیلا ہی وہ کوئی شریک نہیں اسکا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اسکی ہیں اور بھیجی ہوئی اسکے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے تو بخش دیتا ہی خدای تعالیٰ گناہ اسکے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسی مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم ابن عبداللہ بن قیس سے **باب** منہ ایضا دوسرا باب اسی سے یا اسی میں **عن** جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیامۃ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہی جب سنی اذان اللھم سے وعدتہ تک تو واجب ہو جاتی ہی اسکی لئی شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کی یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس پوری پکار کی اور مضبوط نماز کی دے محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اسکو مقام محمود میں جسکا وعدہ کیا تو نے اسکے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہی غریب ہے روایت سے محمد ابن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اسکو منکدر سے مگر شعیب ابن ابی حمزہ نے **باب** ما جاء فی ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ اس بیان میں کہ دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں **عن** انس ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کبھی پھیری نہیں جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی اور روایت کیا اسکو اسحٰق ہمدانی نے بسند ابن ابی مریم سے وہ روایت کرتی ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے

باب ماجاء کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوات باب اس بیان میں کہ کتنی نمازیں فرض کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی بندوں پر **عن** انس بن مالک قال فرضت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ الصلوٰۃ خمسین ثم نقصت حتی جعلت خمسا ثم نودی یا محمد انہ لا یبدل القول لدی و ان لک بھذا الخمس خمسین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہانتک کہ پانچ رکھیں پھر اواز دیگئی کہ اے محمد نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تمکو اس پانچ کا ثواب پچاس کی برابر ہی **ف** اور اسباب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے **باب** فی فضل الصلوات الخمس باب فضیلت نماز پنجگانہ کی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارات لما بینھن ما لم تغش الکبائر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں ہیچ کی گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا یعنی ایک نماز صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہی اور جمعہ بھی **ف** اور اسباب میں روایت ہے جابر اور انس اور حنظلہ اسیدی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی فضل الجماعۃ باب فضیلت میں جماعت کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل علی صلوٰۃ الرجل وحدہ بسبع وعشرین درجۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہی اکیلی مرد کی نماز سے ستائیس درجہ **ف** اور اسباب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے نافع نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کی اکیلی نماز پر ستائیس درجہ اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچیس درجہ مگر ابن عمر نے کہا ہی کہ پچیس درجہ کی ستائیس درجہ **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان صلوٰۃ الرجل فی الجماعۃ تزید علی صلوٰتہ وحدہ بخمس وعشرین جزءا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہی اپنی فضیلت میں اوپر اکیلی نماز اسکی کی پچیس درجہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فیمن سمع النداء فلا یجیب باب اسکی کہ برائی میں جو اذان سنی اور حاضر نہو جماعت میں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ھممت ان امر فتیتی ان یجمعوا حزم من الحطب ثم اٰمر بالصلوٰۃ فیقام ثم اٰمر رجلا فیؤم الناس ثم اخرق علی اقوام لا یشھدون الصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنی جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھی لکڑیوں کی پھر حکم کروں نماز کی پکاری جاوے پھر حکم کروں ایک مرد کو کہ امامت کرے لوگوں کی پھر جلا دوں گھر انکے جو حاضر نہیں ہوتے نماز میں **ف** اور اسباب میں ابن مسعود سے اور ابی الدرداء اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی کئی صحابیوں سے کہ جو اذان سنی اور جماعت میں نہ آوے اسکی نماز ہی درست نہیں اور کہا ہی بعضوں نے یہ بسبیل تغلیظ اور ڈرانیکی ہی اور کسی کو رخصت نہیں ترک جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا ابن عباس سے کہ جو شخص دنکو روزی رکھتا ہی اور رات بھر نماز پڑھتا ہی اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہی تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہی روایت کی ہمسی یہ بات ابن عباس کی ہنادنی اسی مجاہد سے اور ابن لیث نے اسی مجاہد سے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھکر اور سستی کر کے اسکے لئی یہ وعید ہی **باب** ماجاء فی الرجل یصلی وحدہ ثم یدرک الجماعۃ باب اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا اور پھر پاوی جماعت **عن** جابر بن یزید بن الاسود عن ابیہ قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ فصلیت معہ صلوٰۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلوٰتہ انحرف فاذا ھو برجلین فی اخری القوم لم یصلیا معہ فقال علی بھما فجیء بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم فانھا لکما نافلۃ **ترجمہ** روایت ہی جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حجہ میں سو پڑھی میں نے آپکے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہو گئی نماز پھری ہماری طرف آنحضرت سو دیکھا دو آدمیوں کو پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپکے ساتھ سو فرمایا آپ نے انکو میری پاس لاؤ سو لائی اونہیں حضرت کی پاس اور پھر کپتی تھیں انکی گردنیں انکی رگیں خوف سی سو فرمایا آپنی کسنی رہگا تمکو ہماری ساتھ نماز پڑھنی سی سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نماز پڑھ چکی تھی اپنی اپنی منزلوں میں اپنے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکی ہو تم اپنی

نماز پڑھ لیں اور پھر آؤ مسجد جماعت میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ کہ نفل ہو جاویگی تمہاری نماز ف اور اس باب میں روایت ہے محجن اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہو اکیلا اور پھر پاوے جماعت دوبارہ پڑھ لیوے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہو اور پھر پاوے جماعت سو تو ملا لی اسمیں ایک رکعت کہ جفت ہو جاوے اور جو نماز اسنے اکیلی پڑھی وہی فرض ہے کتنے کے نزدیک۔

باب ما جاء فی الجماعۃ فی مسجد قد صلی فیہ مرۃ باب دوسری جماعت کا جس مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہو **عن** ابی سعید قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ علیہ فقال ایکم یتجر علی ھذا فقام رجل وصلی معہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ یعنی اسکے ساتھ شریک ہوتا ہے تو جماعت کا ثواب دونوں پاوین سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اسکے ساتھ ف اور اس باب میں ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اصحاب سے اور جو انکے بعد تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اس مسجد میں جسمیں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضے علماء کہتے ہیں جب الجماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے انکے نزدیک کہ پھر جماعت نہ کریں اور الگ الگ پڑھ لیں **باب** ما جاء فی فضل العشاء والفجر فی جماعۃ باب میانہ فضیلت عشا اور فجر کی جماعت کے **عن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد العشاء فی جماعۃ کان لہ قیام نصف لیلۃ ومن صلی العشاء والفجر فی جماعۃ کان لہ کقیام لیلۃ ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشا کی جماعت میں اسکو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جسنے نماز پڑھی عشا اور فجر کی جماعت میں اسکو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور انس اور عمارہ ابن ابی رؤیبہ اور جندب اور ابی ابن کعب اور ابی موسیٰ اور بریدہ سے بھی روایت ہے **عن** جندب بن سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یخفرن اللہ فی ذمتہ ترجمہ روایت ہے جندب بن سفیان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ میں ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عثمان سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سند وں سے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی **عن** بریدۃ الاسلمی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دو چلنے والوں اندھیرے میں مسجدوں کی طرف پوری نور کی قیامت کے دن ف یہ حدیث غریب ہے **باب** ما جاء فی فضل الصف الاول باب پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا اخرھا وخیر صفوف النساء اخرھا وشرھا اولھا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف اور سب سے بہتر عورتوں کی صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ف اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اول کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایکبار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آدمی جانتی جو ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پا سکتی اسکو بغیر اسکی کہ قرعہ ڈالیں تو بیشک قرعہ ڈالتے اور روایت کی ہمسی یہ حدیث اسحٰق ابن موسیٰ الانصاری نے انسے معن نے انسی مالک نے اور روایت کی ہمسی قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابی صالح سمی سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے **باب** ما جاء فی اقامۃ الصفوف باب صفوں کے سیدھا کرنے کی میانہ **عن** النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا فخرج یوما فرأی رجلا خارجا صدرہ عن القوم فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ترجمہ روایت ہے نعمان ابن بشیر سے فرماتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی ہماری صفوں کو سو نکلی ایکدن تو دیکھا ایکمرد کو آگے بڑھا ہوا ہی سینہ اسکا قوم سے سو فرمایا آپنی برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈالدیگا اللہ تمہاری دلوں میں ف اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبد اللہ اور انس اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان ابن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی نماز کے پورا کرنی میں داخل ہے سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتی تھی ایک آدمی صفوں کے لئے سیدھا کرنیکے لئے اور تکبیر اولیٰ نہ کہتی جبتک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے

علی اور عثمان سی کہ دونوں یہی کام کرتا اور کہتی برابر ہو جاؤ اور علی رضی اللہ عنہ فرماتی آگی بڑا ای فلانی بیچی ہٹا ای فلانی **باب** مَا جَاءَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى باب اس بیان میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب رہا کرین مجھسے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب رہا کرین مجھسے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے پھر جو انکی قریب ہون مجھ میں پھر جو انسے قریب ہون اور تاگی بیچی ہو کہ پھوٹ پڑ جائیگی تمہاری دلونمیں اور بچو تم بک بک سے بازارونکی **ترجمہ** کہتا ہی یعنی عقلمند لوگ صف اول مین رہا کرین کہ حضرت کے حالات کو یاد رکھین اور وقت ضرورت کی نماز مین خلیفہ ہو سکین اور آگی بیچھے نہ ہو یعنی صفونکو برابر رکھو نہین تو بدنکا اختلاف دلکو مختلف کر دیتا ہی اور بازار کی بکبک یہ کہ زائد باتین مسجد مین نکرو **ف** اور اسباب مین ابی ابن کعب اور ابی سعود اور ابی عبد اللہ اور براء اور انس سی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ دوست رکھتی ہے آپ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تاکہ مسائل یاد رکھین آپسے اور خالد حذاء وہ خالد ابن مہران ہین کنیت انکی ابو المنازل ہے سنا مین نے بخاری ہی فرماتی تہی کہ خالد حذاء نی کبھی نہین بنائی کوئی جوتی مگر وہ ٹیڑھا کرتی تہی ایک جوتی بنا نیوالیکے پاس سو منسوب ہو گئی انکی طرف وہ حذاء کہتی ہین جوتی بنا نیوالیکو اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہی **باب** مَا جَاءَ كَمْ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي باب اس بیان میں کہ صف باندہنا دو ستونون کے بیچ مین مکروہ ہی **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد الحمید بن محمود سی کہا نماز پڑھی ہمنی پیچھے ایک حاکم کے حاکمون سے سو مجبور کیا ہمکو لوگون نے تو نماز پڑھی ہمنی دو ستونون کے بیچ مین پھر جب پڑھ چکی فرمایا انس بن مالک نے ہم پرہیز کیا کرتی تہی اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین **ف** اور اسباب مین روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سی **کہا** ابو عیسے نے حدیث انس کی حسن صحیح ہی اور مکروہ کہا ہی ایک قوم علماء نی صف باندہنا دو ستونون کے بیچ مین اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق اور جائز کہا ہی ایک قوم نی علماء سی **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ باب صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونیکے بیان مین **عَنْ** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِي عَلَى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ مِنْ زِيَادٍ حَدِّثْ بِنَا هٰذَا الشَّيْخَ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** روایت ہے ہلال ابن یساف سے کہا پکڑا زیاد ابن ابی الجعد نی ہاتھہ میرا اور مین رقہ مین تہا کہ نام ایک مقام کا ہی لگی مجھکو ایک شیخ کی پاس کہ کہتی تہی انکو وابصہ بن معبد اور تہی قبیلہ بنی اسد سی پس کہا زیاد نی روایت کی مجھسی اس شیخ نی کہ ایک شخص نی نماز پڑہی صف کی پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تہی سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو پھیر پڑھنے نماز **ف** اور اسباب مین علی ابن شیبان اور ابن عباس سے یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نی علماء سی اکیلی نماز پڑہنا پیچھے صف کی اور بولی دوبارہ پڑہی جسنی پڑہی ہو صف کے پیچھے اکیلے اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نی اہل علم سی کا فی ہے اسکو اگر پڑہ لی اسنی اکیلی صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سی اور حدیث وابصہ بن معبد کی کہ کہتی ہین جسنی اکیلی پڑہی صف کے پیچھے تو اعادہ کری انہین مین ہی حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلی اور وکیع اور روایت کی ہی حدیث حصین کی ہلال ابن یساف سی کئی لوگون نے مثل روایت ابی الاحوص کے زیاد ابن ابی الجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہی کہ ہلال نے پایا ہی وابصہ کو پس اختلاف کیا ہی اہل حدیث نے سو بعضون نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال ابن یساف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد سی وہ روایت کرتی ہین وابصہ سے صحیح تر ہی اور کہا بعضون نے حدیث حصین کی ہلال ابن یساف سے وہ روایت کرتی ہین زیاد ابن ابی الجعد سی وہ وابصہ بن معبد سی صحیح تر ہی **کہا** ابو عیسے نے اور نزدیک میرے زیادہ صحیح ہی روایت سے عمرو بن مرہ کی اسواسطے کہ مروی ہین بہت حدیثین ہلال ابن یساف سے وہ زیاد ابن ابی الجعد سی وہ وابصہ بن معبد سے روایت کی ہمسی محمد بن بشار نی انسی محمد بن جعفر نی انسی شعبہ نے انسی عمرو بن مرہ نی انسے زیاد بن ابی الجعد نے انسے وابصہ نے کہا وابصہ نے بیان کیا ہمسے محمد بن بشار نی انسے محمد بن جعفر نے انسی شعبہ نی انسی عمرو بن مرہ نی انسی ہلال بن یساف نے انسی عمرو بن راشد نی انسی وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑہی صف کے پیچھے اکیلی سو حکم کیا آنحضرت نے اسکو دوبارہ پڑہنی کا **کہا** ابو عیسے نے سنا مین نے جارود سی کہتی تہی سنا مین نی وکیع سی کہتی تہی جب کوئی نماز پڑہی صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑہی **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ باب اسکے بیان میں جو نماز پڑہی اور ایک آدمی اسکے ساتھ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ

فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَّرَائِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکرات سو کھڑا ہوا میں انکی بائیں طرف سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھکو داہنی طرف ف اور اسباب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے اور جو انکی بعد تابعی کہتی ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ مَعَ الرَّجُلَیْنِ باب اسکی بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے **عن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَۃً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں ہم تین شخص تو آگے بڑھ جاوے ایک ہم میں کا ف اور اسباب میں ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہی علماء کا کہ جب ہوویں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑی ہوں امام کے اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ انہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنی اور دوسری کو بائیں اور روایت کیا اسبات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسمٰعیل ابن مسلم میں کہ انکا حافظہ اچھا نہیں **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَہٗ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ باب بیان میں اسکے کہ امامت کری بہت مردوں اور عورتوں کی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَدَّتَہٗ مُلَیْکَۃَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْہُ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْاُصَلِّ لَکُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُہٗ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَیْہِ اَنَا وَالْیَتِیْمُ وَرَائَہٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ انکی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کھانیکی کہ پکایا تھا سو کھایا آپنے پھر فرمایا کھڑی ہو نماز پڑھیں ہم تمہاری ساتھ کہا انس نے لی کھڑا ہوا میں ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے ہی دھویا میں نے اسکو پانی ہی سو کھڑی ہوئی پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف بنا رہی اسپر میں نے اور یتیم نے حضرت کے پیچھے اور بڑھی بی بی ہماری پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہتی ہیں جب ہو امام کی ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑا ہو وے مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعضے لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہووے اکیلا صف کی پیچھے تو نماز اسکی جائز ہی اور کہتی ہیں کہ وہ لڑکا جو انس کے ساتھ تھا اسکی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس گویا اکیلی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے اور یہ کچھ بات نہیں اسلئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتی تو انس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے اور مروی ہی موسیٰ بن انس ہی سے کہ انکے باپ نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو کھڑا کیا آپنی انکو اپنی داہنی طرف اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے گھر میں پڑھی نفل تھی کہ برکت کی لئی پڑھی آپنی ف ترجمہ کہتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہی اور خصوصیت رمضان کی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہی اور حلبی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہی **باب** مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ باب اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت اسکی بہتر ہی **عن** اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَکْبَرُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ترجمہ روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابا مسعود انصاری سے کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کری قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قرأت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جنہی پہلی ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہو تو جسکا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جاوی مرد اپنی حکومت کی جگہہ میں یعنی جو شخص کہ ہیں حکومت رکھتا ہو یا اپنی گھر میں ہو تو دوسرا شخص اسکی امامت نکری اور بیٹھی کوئی کسیکی مسند اور عزت کی جگہہ میں اسکے گھر میں مگر اسکے حکم سے ف اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہی کہ ابن نمیر نے اگر وہم کے عوض اقدمھم سنا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اسباب میں ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک ابن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علماء کا کہتی ہیں کہ مستحق امامت کا وہی ہی جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتی ہیں صاحب خانہ مستحق ہی امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دی صاحبخانہ دوسرے کو امامت کی تو کچھہ مضائقہ نہیں اور بعضوں نے جب ہی مکروہ رکھا ہی اور کہا ہی کہ سنت یہی ہی کہ صاحبخانہ امامت کری اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقتدی نہ بنایا جاوی کوئی آدمی اپنی گھر میں اور نہ بیٹھی کوئی شخص اسکی مسند پر اسکی گھر میں مگر اسکی اجازت سے تو

یقین رکھتا ہو نہیں کہ جب اجازت دی اُسنی تو جائز ہوگئی دونو باتیں یعنی امامت اور بیٹھنا کسی میں مضائقہ نہیں **باب** وَاِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ باب اس بیان میں کہ جب امامت کرے کوئی تم میں کا تو تخفیف کرے قرأت میں **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ يَشَاءُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امامت کرے کوئی تم میں کا لوگوں کی تو تخفیف کرے قرأت میں کہ اُسمیں چھوٹا بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور ضعیف اور بیمار بھی اور جب پڑھے اکیلا تو جیسی چاہی پڑھے **ف** اور اس باب میں عدی ابن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک ابن عبداللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کو حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اختیار کیا ہے اُنہوں نے کہ دراز کرے امام نماز کو خوف مشقت سے منتظر ضعیف اور بوڑھے اور مریض کی اور ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز مدنی ہیں کنیت اُنکی ابوداؤد **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھنے والے تھے اور پوری یعنی حالت امامت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت تھوڑی کرتی مگر رکوع و سجدہ بخوبی تمام ہوتا **ف** اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ تَحْرِيْمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيْلِهَا باب بیان میں تحریم نماز اور تحلیل اُسکے **عن** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَةٍ فِیْ فَرِيْضَةٍ اَوْ غَيْرِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اُسکی تکبیر اور تحلیل اُسکی سلام پھیرنا ہی اور اُسکی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھی الحمد اور ایک سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اُسکے **ف** اور اس باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور حدیث علی ابن ابی طالب کی بہت عمدہ ہی اسناد کی ہو سی اور زیادہ صحیح ہی ابی سعید کی حدیث سی اور لکھ چکی ہم اس حدیث کو کتاب الوضوء میں اور اسی پر عمل ہی صحابہ کا اور جو اُنکی بعد رہتی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ تحریم نماز کی تکبیر ہی ہے اور آدمی داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر تکبیر سی **کہا** ابوعیسےٰ نے سنا میں نے ابوبکر محمد بن ابان سی فرماتی تھی سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے فرماتی تھی اگر شروع کرے آدمی نوی نماز موسی اللہ کی نماز کو اور تکبیر نکہی تو جائز نہوگی اور اگر حدث کرے سلام سی پہلی تو حکم کرتا ہوں نہیں کہ وضو کرے پھر پھیرے اپنی مکان کی طرف اور سلام پھیرے اور نماز اُسکی اپنی حال پر ہی یعنی اُسمیں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابونضرہ کا منذر بن مالک بن قطعہ ہی **ترجمہ** کہتا ہی تکبیر اولی کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اُس سی کہا نا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہو جاتی ہیں اور تحریم کی معنی ہیں حرام کرنا کسی چیز کا سلام کو تحلیل فرمایا کہ اُس سے وہ سب کام حلال ہو جاتی ہیں اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہی **باب** فِیْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ باب بیان میں انگلیاں کھولی رکھنی کے تکبیر اولی کی وقت **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولی کہتی نماز کی خوب کھولی رکھتے انگلیاں اپنی **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی روایت کی ہے کہتے کہ گوئی ابن ابی ذئب سی اُنہوں نے سعید بن سمعان سی اُنہوں نے ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے لگتی بلند کرتی دونو ہاتھ خوب کھینچکر اور یہہ روایت زیادہ صحیح ہی یحیی ابن یمان کی روایت سی اور حفاظ کہی ابن یمان نی اُس روایت میں **عن** سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے سعید ابن سمعان سے کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑی ہوتی نماز کو اُٹھاتی دونو ہاتھ خوب کھولکر **کہا** ابوعیسےٰ نے کہا عبداللہ نی اور یہ زیادہ صحیح ہی یحیی ابن یمان کی حدیث سے اور یحیی بن یمان کی حدیث میں حفاظ ہی **باب** فِیْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى باب تکبیر اولی کی فضیلت میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جس نماز پڑھی چالیس دن جماعت سی خالص اللہ تعالی کے واسطے کہ پاتا رہا تکبیر اولی لکھی جاوینگی اللہ کیطرف سے دو نجاتیں ایک نجات دوزخ سی دوسری نفاق سی **کہا** ابوعیسےٰ نے مروی ہی یہ حدیث انس سی موقوفاً بھی اور ہم نہیں جانتی کہ کسینی اُسی مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نی طعمہ بن عمر سی اور مروی ہی یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سی وہ روایت کرتی ہیں انس بن مالک سی اُنہیں کا قول روایت کیا اسکو ہمسے ہناد نی اُنہوں نے وکیع سی اُنہوں نے خالد طہان سے اُنہوں نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سی اُنہوں نے انس بن مالک سی قول انس بن مالک کا اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور روایت کیا اسمٰعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سی اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی عمر بن خطاب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اسکی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور مرسل ہے یعنی بیچ میں ایک آدمی چھوٹ گیا

کو عمارہ بن خزیمہ نے نہیں پایا انس بن مالک کو **باب** ما یقول عند افتتاح الصلوٰۃ باب افتتاح نماز کی دعا کے بیان کا **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ باللیل کبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من همزہ ونفخہ ونفثہ **ترجمہ** روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو رات کو تکبیر کہتے پھر کہتے سبحانک سے غیرک تک اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے تو ای اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہی تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیری پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا یعنے اللہ بہت بڑا ہی نہایت بڑائی والا پھر کہتی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والی جاننے والی کے ساتہ شیطان راندہ ہوئی سے اسکے وسواس اور تکبر اور سحر سے **شرح** اور اسباب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسے نے حدیث ابوسعید کی زیادہ مشہور ہی سے اسباب میں اور تمسک کیا ہی اکثر اہل علم کا اور معنی اس حدیث کے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑہی سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک اور معنی ان کلمات کے بہی اوپر گزری اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود سے اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابوسعید اور بحر بن سعید کلام کرتی تہی علی بن علی میں اور احمد کہتی تہے یہ حدیث صحیح نہیں **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتی نماز تو پڑہتی سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو ای اللہ اور سب تعریف تجھکو ہی اور بڑی برکت کا نام ہی تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیری **کہا** ابوعیسے نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتی مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہی حارثہ کی حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمن ہے **باب** ما جاء فی ترک الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم باب بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ترک جہر میں **عن** ابن عبداللہ بن مغفل قال سمعنی ابی وانا فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال ای بنی محدث ایاک والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابغض الیہ الحدث فی الاسلام یعنی منہ وقال قد صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منہم یقولہا فلا تقلہا اذا انت صلیت فقل الحمد للہ رب العالمین **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل کی بیٹے سے کہا سنا میرے باپ نے مجھکو نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑہتی سو فرمایا ای بیٹی یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچو تو نئی بات سے اور کہا ابن عبداللہ میں نے کسیکو نہیں دیکہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں انسے زیادہ نئی بات نکالنی کا اسلام میں انسے زیادہ اصحاب رسول میں اور کہا انکے باپ نے میں نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے ساتہ سو نہیں سنا میں نے انمیں سے کسیکو کہ پڑہتی ہوں بسم اللہ آواز سے سو تو بہی نہ پڑہ بلکہ جب نماز پڑہی تو شروع کر قرأت الحمد رب العالمین سے **کہا** ابوعیسے نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ اور جو بعد انکی تہی تابعین سے اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں کرتی زور سے پڑہنا بسم اللہ کا اور کہتی ہیں جہکی سے پڑہے یعنی اپنے دلمیں **باب** من رای الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم باب بسم اللہ کے جہر میں **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوٰتہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز کو یعنی قرأت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے **کہا** ابوعیسے نے نہیں اسناد اسکی خوب قوی اور قائل ہوی ہیں اسکے کئی علما صحابہ کے انہیں میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر اور جو بعد انکے تابعین سے تجویز کرتی ہیں پکار کر بسم اللہ پڑہنی کو اور یہی کہتی ہیں شافعی اور اسمٰعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہی اور وہ کوفی ہیں **باب** کیف کان افتتاح القراۃ باب قرأت شروع کرنیکا الحمد للہ رب العالمین سے **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان یفتتحون القراۃ بالحمد للہ رب العالمین **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان سب شروع کرتی قرأت الحمد للہ رب العالمین سے **کہا** ابوعیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل تہا علما صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے بعد تہی سب شروع کرتی تہی قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے کہا شافعی نے مطلب اس حدیث کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان شروع کرتی تہی قرأت الحمد للہ رب العالمین سے اسطرح پر ہی کہ قرأت سورۂ فاتحہ کی اور سورتوں سے پہلی ہوتی تہی نہ یہ کہ وہ لوگ زور سے پڑہتی ہوں بسم اللہ اور شافعی ہمیشہ شروع کرتی تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑہی بسم اللہ جب پکار کر کرے قرأت **باب** ما جاء انہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر فاتحۃ الکتاب کے **عن** عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھی سورۂ فاتحہ ف اور اسباب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہیں کہتی ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہی ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی التامین باب آمین کے بیان میں **عن** وائل بن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وقال آمین ومدّ بہا صوتہ ترجمہ روایت ہے وائل بن حجر سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہی آمین خوب لمبی کر کی اپنی آواز ف اور اسباب میں علی اور ابی ہریرہ سے بھی یہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وائل ابن حجر کی حسن ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگوں کا علمائے صحابہ اور تابعین سے اور جو انکی بعد تھی تجویز کرتی ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کی ساتھ اور مخفی بھی کہے اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنی باپ وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہا آمین اور مخفی رکھی آمین کو کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہی حدیث شعبہ سے اسباب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے ایک تو کہا عن حجر ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت انکی ابا السکن ہے اور زیادہ کی انمیں عن علقمہ بن وائل اور نہیں ہی انمیں عن علقمہ اور وہ تو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر ہی اور کہا وخفض بہا صوتہ اور وہاں مدّ بہا صوتہ ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہی اور کہا روایت کی علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہمسے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی حدیث سفیان کی ہی سلمہ بن کہیل سے **باب** ماجاء فی فضل التامین باب آمین کی فضیلت کی بیان میں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امّن الامام فامّنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہی تو تم بھی آمین کہو کہ جسکی آمین برابر ہو گی آمین ملائکہ کی آمین ہی بخشے جاوینگی اگلی گناہ اسکی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی السکتتین باب یا میں دو سکتوں کے لینے دو بار چپ رہنے کے **عن** سمرۃ قال سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکر ذلک عمران بن حصین قال حفظنا سکتۃ فکتبنا الی ابی بن کعب بالمدینۃ فکتب ابی ان حفظ سمرۃ قال سعید فقلنا لقتادۃ ما ہاتان السکتتان قال اذا دخل فی صلوٰتہ واذا فرغ من القراءۃ ثم قال بعد ذلک واذا فرغ ولا الضالین قال وکان یعجبہ اذا فرغ من القراءۃ ان یسکت حتی یتراد الیہ نفسہ ترجمہ روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتا ہے قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کئی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اعتراض کیا اسپر عمران بن حصین نے اور کہا ہمنے تو یاد کیا ہی ایک ہی سکتہ سو لکھا ہمنے ابی بن کعب کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی نے کہ یاد رکھا ہی سمرہ نے کہا ہمنے قتادہ سے کب ہوتی تھی وہ سکتی کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر احرام کی بعد اور جب فارغ ہوتی قرأت سے پھر کہا بعد اسکے اور جب کہتی ولا الضالین یعنی جب ہی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا انکو جب فارغ ہوتی قرأت سے جب تک کہ ٹھہر جاوے سانس ف اور اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی یہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہی اور یہی قول ہی کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتی ہیں امام کے لئے سکتہ کرنا بعد شروع کرنی نماز کی اور بعد فارغ قرأت کے اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق اور ہمارے اصحاب کا **باب** ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ باب نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں **عن** قبیصۃ بن ہلب عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا فیاخذ شمالہ بیمینہ ترجمہ روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتی تھی ہماری سو پکڑتے تھی اپنا بایاں ہاتھ داہنی ہاتھ سے ف اور اس باب میں روایت ہے وائل ابن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث باب کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد انکی تھی کہتی ہیں کہ کہی ہاتھ داہنا اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعضوں نے کہ بھی ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعضوں نے رکھی ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہی انکے نزدیک اور ہلب کا نام یزید ابن قنافہ طائی ہے **باب** ماجاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود باب اللہ اکبر کہنے کے بیان میں رکوع اور سجدہ کے وقت **عن**

بن اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی کل رفع وخفض ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جانے کے وقت اور اٹھنے کی وقت اور کھڑی ہوتی اور بیٹھتی اور ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتی تھی ف اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسیٰ اور عمران بن حصین اور وائل ابن حجر اور ابن عباس سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ ہیں اور جو بعد انکی تابعین سے اور عامۂ فقہا اور علما سے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر وھو یھوی ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھی وقت یعنی کہ رکوع سجدے کیطرف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علما صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکی تھے کہتے ہیں تکبیر کہی آدمی جھکتی وقت رکوع اور سجدے میں ++

باب رفع الیدین عند الرکوع باب دونوں ہاتھ اٹھانیکی بیان میں رکوع میں جاتی وقت اور رکوع سے اٹھتی وقت عن سالم عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع وزاد ابن ابی عمر فی حدیثہ وکان لا یرفع بین السجدتین ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتی نماز اٹھاتی دونوں ہاتھ یہانتک کہ برابر ہوجاتی دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتی اور جب رکوع سے سر اٹھاتی اور زیادہ کیا ابن عمر نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتی تھی درمیان دونوں سجدوں کے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہمسے فضل ابن صباح بغدادی نے انسے سفیان ابن عیینہ نے انسے زہری سے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن ابی عمر کی اور اسباب میں عمر اور علی اور وائل ابن حجر اور مالک ابن حویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل ابن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اشعری اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتی ہیں بعض علمائی صحابہ جیسے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطا اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید ابن جبیر وغیرہم اور یہی کہتی ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا عبداللہ ابن مبارک نے ثابت ہوئی ہی حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہی اور رد کرتا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنی باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتی تھی مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولی کی وقت روایت کی ہمسے یہ بات احمد ابن عبدہ آملی نے انسے وہب بن زمعہ انسے سفیان بن عبدالملک نے انسے عبدالدبن مبارک نے عن علقمۃ قال قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ ترجمہ روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا نہ پڑھوں میں تمہاری واسطی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائی انہی دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولی کی وقت ف اور اسباب میں روایت ہے براء ابن عازب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور یہی کہتی ہیں کئی اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور یہی قول ہی سفیان اور اہل کوفہ کا

باب ما جاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع باب دونوں ہاتھ گھٹنے پر رکھنے کی بیان میں وقت رکوع کے عن ابی عبدالرحمن السلمی قال قال لنا عمر بن الخطاب ان الرکب سنت لکم فخذوا بالرکب ترجمہ روایت ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہا انہوں نے کہا ہمکو عمر بن خطاب نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے واسطی تمہاری پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں ف اور اسباب میں روایت ہی سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل ابن سعد اور محمد ابن مسلمہ اور ابی مسعود سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہی علمائی صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکی تھے نہیں اسمیں اختلاف مگر جو مروی ہی ابن مسعود سے اور بعض انکی اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتی تھی اور وہ منسوخ ہی اہل علم کی نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتی تھی پھر منع ہوا ہمکو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنی باپ سعد سے اس بات کو مترجم کہتے ہیں تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر زانوؤں کے اندر دبا لینی کو اور یہ اول اسلام میں تھی اسکی بعد منسوخ ہوئی اب رکوع میں حکم ہی کہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھی

باب ما جاء انہ یجافی یدیہ عن جنبیہ فی الرکوع باب دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کی بیان میں رکوع کی وقت عن عباس بن سہل قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسہل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ فذکروا صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکع فوضع یدیہ علی رکبتیہ کانہ قابض علیہما ووتر یدیہ فنحاہما عن جنبیہ ترجمہ روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوی ابو حمید

الا بصلوٰۃ لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اسکو ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز نہیں اسکی جس میں نہ پڑھے آدمی فاتحہ کتاب کی یعنی زیادہ جانتا ہوں میں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمہیں سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سو رکھا دونو ہاتھوں کو زانوؤں پر گویا وہ پکڑی ہوئے ہیں انکو اور کمان کی زہ بنایا دونوں ہاتھوں کو اپنی اور دور رکھا دونو پہلوؤں سے ف اور اسباب میں اس امر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی دونو ہاتھوں کو پہلوؤں سے رکوع اور سجود میں **باب** ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود باب بیان میں رکوع وسجود کی تسبیح کی **عن** ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعہ وذلک ادناہ واذا سجد فقال فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقد تم سجودہ وذلک ادناہ ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں کا تو کہے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار سو تمام ہوگیا رکوع اسکا اور یہ ادنیٰ درجہ ہی اور جب سجدہ کرے تو کہے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ سو تمام ہوگیا سجدہ اسکا اور یہ ادنیٰ درجہ ہی ف اور اسباب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اسلیئے کہ عون بن عبداللہ بن عتبہ نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا دوست رکھتی ہیں میں کہ نہ کرے کوئی آدمی رکوع اور سجدہ میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا تاکہ پاویں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے **عن** حذیفۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلیٰ وما اتی علی آیۃ رحمۃ الا وقف وسأل وما اتی علی آیۃ عذاب الا وقف وتعوذ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو کہتے ہے حضرت اپنی رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھیرتے اور سوال کرتے اور جب آتے آیت عذاب پر تو ٹھیرتے اور پناہ مانگتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد ابن بشار نے انسی عبدالرحمٰن بن مہدی نے انسی شعبہ نے **باب** ما جاء فی النہی عن القراءۃ فی الرکوع والسجود باب بیان میں قرأت منع ہونیکی رکوع اور سجدے میں **عن** علی ابن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذہب وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع ترجمہ روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کی رنگی ہوئے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے ف اور اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی قول ہی علمائے صحابہ کا اور جو انکے بعد تابعی ہیں کہ مکروہ کہا ہی قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں **باب** ما جاء فی من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود باب بیان میں اس شخص کی جو پیٹھ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجدے میں یعنی بخوبی نہ سیدھی **عن** ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزیٔ صلوٰۃ لا یقیم الرجل فیہا صلبہ فی الرکوع والسجود ترجمہ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں آتی نماز اسکی جو سیدھا نہ کرے آدمی یعنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں ف اس باب میں علی ابن شیبان اور انس اور ابو ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علمائے صحابہ کا اور جو انکے بعد تابعی ہیں ضرور جانتی ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع وسجود میں اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو نہ سیدھا کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اسکی فاسد ہی اسی حدیث کی رو سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں درست نماز اسکی جو سیدھی نہ کرے اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہی اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہی **باب** ما یقول الرجل اذا رفع راسہ من الرکوع باب اس بیان میں کہ جب سر اٹھاوے رکوع سے تو کیا پڑھے **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما بینہما وملأ ما شئت من شیء بعد ترجمہ روایت ہے علی ابن ابی طالب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھاتے رکوع سے تو سمع اللہ سے بعد تک پڑھتے اور معنی اسکی یہ ہیں سنی اللہ نے اسکی بات جسنے تعریف کی اسکی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہی آسمان بھر کی اور جو ان دونوں کی بیچ میں ہی اور جتنی چاہی تو بعد اسکی ف اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور ابی جحیفہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھی فرض میں نہیں **باب** منہ آخر دوسرا باب اسی بیان میں **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ

ما تقدم من ذنبه ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی تو تم کہو ربنا ولک الحمد سو جسکا کہنا برابر ہو گیا فرشتون کے کہنے سی بخشی جاویگی اسکی اگلی گناہ کہا ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سی اور جو بعد انکی تہی کہ کہی امام سمع اللہ لمن حمدہ اور کہی جو پیچھی اسکے ہی ربنا ولک الحمد اور یہی کہتی ہین احمد اور کہا ابن سیرین وغیرہ نی کہی جو پیچھی امام کی ہی سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد جیسا کہتا ہی امام اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی وضع الیدین قبل الرکبتین فی السجود ترجمہ باب یا نہین زانو رکھنے کی ہاتھونسی پہلی سجدہ مین **عن** وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ ترجمہ روایت ہے وایل بن حجر سی کہا دیکھا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرتی تو رکھتی دونون زانو اپنی ہاتھون سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتی ہاتھ زانو سی پہلی ف اور زیادہ کیا حسن بن علی نی اپنی روایت مین کہا یزید بن ہارون نی اور نہین روایت کی شریک نی عاصم بن کلیب سی مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہی غریب ہی ہم نہین جانتی ہم کسیکو کہ روایت کی یہ حدیث اسنی سوا شریک کی اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ کہی آدمی زانو اپنی پہلی ہاتھ رکھنی سی اور جب اٹھی تو اٹھاوی ہاتھ اپنی پیشتر زانو سی اور روایت کیا ہمام نی عاصم سی اس حدیث کو مرسلا اور نہین ذکر کیا اسمین وایل بن حجر کا **باب** اخر منہ دوسرا باب اسی یا نہین **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعمد احدکم فیبرک فی صلوتہ برک البعیر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا قصد کرتا ہی ایک تم مین کا سو بیٹھ جاتا ہی اپنی نماز مین جیسی بیٹھتا ہی اونٹ یعنی ہاتھ زمین پر پہلی کہدنا سجدے کے وقت مین اسکو مشابہت دی اونٹ کی بیٹھنی سی کہ وہ بھی پہلے اگلی کی پیرون کو بیٹھنی کی لئی جھکاتا ہی کہا ابو عیسی نی ابی ہریرہ کی حدیث غریب ہے اور نہین پہچانتی ہم اسکو روایت سی ابی الزناد کی مگر اس سند سی اور مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن سعید مقبری سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ ابی ہریرہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہی یحیی بن سعید قطان وغیرہ نی **باب** ما جاء فی السجود علی الجبھۃ والانف باب پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنیکی یا نہین **عن** ابی حمید الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد امکن انفہ وجبھتہ الارض ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ حذو منکبیہ ترجمہ روایت ہے ابی حمید ساعدی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتی خوب جماتی اپنی ناک اور پیشانی کو زمین مین اور دور رکھتی ہاتھونکو پسلیون سے اور رکھتی ہتیلیان برابر دونون شانون کے مقابل ف اور اسباب مین ابن عباس اور وائل ابن حجر اور ابی سعید سی روایت ہے کہا ابو عیسی نی حدیث ابی حمید کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا کہ سجدہ کری آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائی تو کہا ایک قوم نی علما سی کافی ہی اسکو اور کہا اور لوگون نی کہ کافی نہین ہوتا جبتک سجدہ نکری پیشانی اور ناک دونو پر **باب** ما جاء این یضع الرجل وجھہ اذا سجد باب اس یا نہین کہ جب سجدہ کری آدمی تو منہہ کہان رکھی **عن** ابی اسحق قال قلت للبراء بن عازب این کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع وجھہ اذا سجد فقال بین کفیہ ترجمہ روایت ہے ابی اسحق سی کہا پوچھا مین نی براء بن عازب سے کہان رکھتے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہہ جب سجدہ کرتی تو جواب دیا اونہون نی کہ دونون ہتیلیون کے بیچمین ف اور اسباب مین روایت ہی وائل ابن حجر اور ابی حمید سی اور روایت براء کی حسن ہی غریب ہے اور اسکو اختیار کیا ہی بعض علمانی کہ ہاتھ کانونکی پاس رہین یعنی سجدی مین **باب** ما جاء فی السجود علی سبعۃ اعضاء باب اس یا نہین کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہی **عن** عباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ اراب وجھہ وکفاہ وورکبتاہ وقدماہ ترجمہ روایت ہے عباس ابن عبد المطلب سے کہ سنا اونہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جب سجدہ کرتا ہی بندہ سجدہ کرتی ہین اسکے ساتھ سات ٹھور یعنی سات عضو منہ اسکا اور دونون ہتیلیان اور دونو گھٹنی اور دونو قدم اسکی ف اور اسباب مین ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابو سعید سی روایت ہے کہا ابو عیسی نی حدیث عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا **عن** ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعضاء ولا یکف شعرہ ولا ثیابہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سی کہا حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنیکا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑی نہ اٹھاوین یعنی سجدی کے وقت کہا ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ما جاء فی التجافی فی السجود باب سجدے مین اعضا الگ الگ رکھنی کے یا نہین **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم الخزاعی عن ابیہ قال کنت مع ابی بالقاع من نمرۃ فمرت رکبۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلی قال فکنت انظر الی عفرتی ابطیہ اذا سجد وادری بیاضہ ترجمہ روایت ہے عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن اقرم الخزاعی سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا مین تہا اپنی باپ کے ساتھ قاع مین کہ گذری زمین کو

ان وضع الرکبتین قبل الیدین

بولتی ہین مقام کہ زمین پس گردی کچھ سوا رسو گا یک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی غار پڑھتی تہی اور مین نظر کرتا تہا اُنکی بغلونکی سفیدی کو جب سجدہ کرتی تہی اور دیکھتا تہا
چل اُسکی ف اور اسباب مین ابن عباس اور ابن بحینہ اور جابر اور احمر بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اُسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور
عدی بن عمیرہ اور عائشہ سی روایت ہے کہا ابوعیسے نی حدیث عبداللہ بن ارقم کی حسن ہی ہمین پہچانتی ہم اسکو مگر داؤد بن قیس کے روایت سے اور نہین جانتی عبداللہ ابن ارقم سے
لوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سوای اس حدیث کی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور احمد بن جزء ایک مرد ہین صحابی سی کہ اُنکی ایک ہی حدیث ہی اور عبداللہ ابن ارقم زہری کا
ہین ابوبکر صدیق کے اور عبداللہ ابن ارقم خزاعی کی نہین معلوم ہوتی مگر یہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** ماجاء فی الاعتدال فی السجود باب سجدی مین
اعتدال کے بیان مین **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلیعتدل ولا یفترش ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** روایت ہے
جابر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرے کوئی تم مین کا تو اعتدال کرے اور نہ بچھاوے اپنی باہین کتی کیطرح ف اور اسباب مین عبدالرحمن ابن شبل اور براء اور انس
اور ابی حمید اور عائشہ سی یہی روایت ہے کہا ابوعیسے نی حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا اختیار کرتے ہین اعتدال سجدی مین اور مکروہ کہتی ہین بچھانا
کتی یا درندی کی مانند **عن** قتادۃ قال سمعت انسا یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ
فی الصلوۃ بسط الکلب **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہا سنا مین نے انس کو کہتی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اعتدال کرو سجدی مین اور نہ بچھاوے کوئی تم مین کا اپنی
باہین نماز مین کتی کیطرح کہا ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی وضع الیدین ونصب القدمین فی السجود باب اس بیان مین کہ سجدی مین
دونون ہاتہ زمین پر رکہنا اور قدم کہڑی رہنا چاہیے **عن** عامر بن سعد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین
ترجمہ روایت ہے عامر بن سعد سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا سجدے مین دونون ہاتہ زمین پر رکہنی کا اور دونون پیر کہڑی رکہنی کا ف کہا عبداللہ نی
ہا مؤملی نی روایت کی ہم سی حماد بن سعد نی اُنسی محمد بن عجلان نی اُنسے محمد بن ابراہیم نی اُنسی عامر بن سعد نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا دونون ہاتہہ زمین پر رکہنی کا مانند
وپر کی حدیث کی اور نہین ذکر کیا اُسمین عامر بن سعد کی باپ کا کہا ابوعیسے نی اور روایت کی یحیی بن سعید قطان اور کئی لوگون نی محمد بن عجلان سی اُنہون نی محمد بن ابراہیم
ہون نی عامر بن سعد سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا دونون ہاتہ زمین پر رکہنی کا اور قدم کہڑی رکہنی کا اور یہ روایت مرسل ہی اور یہ زیادہ صحیح ہی وہیب کی حدیث سی اور اسپر بعض
ی اہل علم کا اور مختار ہی سبکی نزدیک **باب** ماجاء فی اقامۃ الصلب اذا رفع راسہ من السجود والرکوع باب اس بیان مین بیٹہہ سیدہا کرنیکی جب سر اُٹہاوی سجدے اور
کوع سی **عن** البراء بن عازب قال کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع واذا سجد واذا رفع راسہ من
السجود قریبا من السواء **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سی کہ کہا تہی غاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کہ جب رکوع کرتی اور جب اُٹہاتی سر کو رکوع سی اور جب سجدہ کرتی اور جب
اُٹہاتی سر سجدہ سی تو ان سب مین دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ سب مین حضرت برابر ٹہیرتی ف اور اسباب مین روایت ہے انس سے اور روایت کی ہمسی محمد بن بشار
نی اُنہون نی محمد بن جعفر سی اُنہون نی شعبہ سے اُنہون نی حکم سی مانند اوپر کی روایت کی کہا ابوعیسے نی حدیث براء کی حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی کراہیۃ ان یبادر
الامام فی الرکوع والسجود باب اس بیان مین کہ رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا حرام ہی **عن** عبداللہ بن یزید قال حدثنا البراء وھو غیر کذوب قال کنا اذا صلینا
خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفع راسہ من الرکوع لم یحن رجل منا ظہرہ حتی یسجد رسول اللہ علیہ وسلم فنسجد **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ
بن یزید سی کہا روایت کی ہمسی براء نی اور وہ کچھہ جہوٹی نہین کہا براء نی جب نماز پڑہتی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہے اور اُٹہاتی حضرت اپنا سر رکوع سی تو نہ جہکتا کوئی ہم مین
سی اپنی پیٹہہ جبتلک سجدی مین نہ جاچکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر سجدہ کرتی ہم ف اور اسباب مین روایت ہے انس اور سعاویہ اور ابن مسعدۃ صاحب جیوش اور ابوہریرہ سی کہا
ابوعیسے نی حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی کہتی ہین اہل علم کہ جو مقتدی ہو امام کا تابعداری کرے امام کی ہر کام مین اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع مین جاچکے اور نہ اُٹہاوے
سر مگر جب امام اُٹہا چکے اور حکم معلوم نہین کہ اسمین کسیکا اختلاف ہو **باب** ماجاء فی کراہیۃ الاقعاء بین السجدتین باب کراہیت اقعا کی دونو سجدون کی بیچمین اور اقعا
کی معنی آگے آتی ہین **عن** علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی احب لک ما احب لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی لا تقع بین السجدتین
ترجمہ روایت ہے حضرت علی سی کہا اُنہون نی فرمایا مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اے علی مین دوست رکہتا ہون تیرا ہی جو دوست رکہتا ہون اپنی کی اور بُرا جانتا ہون تیرا لئی جو بُرا جانتا ہون اپنی لئی اقعا

کہ دونوں سجدہ کی جبین کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو کہ روایت کی ہو علی سی مگر ابی اسحٰق نی انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سی اور ضعیف کہا ہی بعض اہل علم نی حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتی ہیں اقعا کو اور اسباب ہیں روایت ہے عائشہ اور انس اور ابی ہریرہ سے ترجمہ کہتا ہی کہ اقعا ایسی کہتی ہیں کہ دونو سرین زمین پر رکھی اور دونو پیر کھڑی کری اور ہاتہ زمین پر رکھی باب فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْعَاءِ باب رخصت اقعا کی بیانمیں عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ترجمہ روایت ہی ابن جریج سی کہا خبر دی مجہکو ابو الزبیر نی کہ سنا انہوں نے طاؤس سی کہتی تہے کہا ہمنی ابن عباس سی کیا فرماتی ہیں آپ اقعا کرنیمیں دونو قدمون پر کہا یہ سنت ہی کہا ہمنے ہم اسی ظلم جانتی ہیں ساتہ آدمی کی فرمایا ابن عباس نے بلکہ وہ سنت ہی تمہاری نبی کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور گئی ہیں بعضے اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی حدیث کی طرف کہ نہیں جانتی ہیں اقعا میں کچہہ مضائقہ اور یہی قول ہی بعض علماء اور فقہای اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتی ہیں اقعا کو درمیان دونوں سجدون کے ترجمہ کہتا ہی بیان اقعا سی مراد دونوں نیچہ کو پیر کی کہڑی رکہہ کر اسپر بیٹہنا ہی جلسہ میں باب مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ باب دونو سجدون کی بیچ کی دعا کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی دونو سجدون کے بیچ میں اللّٰہم سی اخیر تک اور معنی اسکی یہ ہیں یا اللہ بخش مجہکو اور رحم کر مجہپر اور پورا کر میری نقصان کو اور ہدایت کر مجہکو اور رزق دی مجہکو ف روایت کی ہمسی حسن بن علی خلال نے انسی یزید بن ہارون نی انسی زید بن جناب نے انسی کامل ابو العلاء نی اوپر کی حدیث کی مانند کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی اور ایسی ہی مروی ہی علی سی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ یہ جایز ہی فرض اور نفل میں اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث کامل ابی العلاء سی مرسلاً باب جَاءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ باب ٹیکنا کرنیکا سجدہ میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تکلیف سجدہ کی جب جدا رکہی اعضا یعنی کہنیان گہٹنون سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لو گہٹنون سے یعنے کہنیان گہٹنون پر رکہہ لو کہ تکلیف کم ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہسکو ہم نہیں جانتی کہ روایت کی ہو ابو صالح سی انہوں نے ابو ہریرہ سی انہوں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مگر اسی سند سی کہ لیث نی روایت کی ابی النجاد سی اور روایت کی ہی یہ حدیث سفیان بن عیینہ نی اور کئی لوگون نی سمی سی انہوں نے نعمان سی جو بیٹی ہیں ابی عیاش کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی اور روایت انکی زیادہ صحیح ہی لیث کی روایت سے باب كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ یہ باب ہے اس بیانمیں کہ سجدہ سی کیونکر اٹہنا چاہیئی عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَكَانَ اِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا ترجمہ روایت ہی مالک بن حویرث سی کہ انہوں نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی تو جب ہوتی طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسرے میں تو نہ اٹہتی جب تلک سیدہی بیٹہہ نہ لیتی یہ جلسہ استراحت تہا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہی عمل بعض علماء کا اور یہی کہتی ہیں اصحاب ہمارے باب وَمِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیانمیں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹہتی تہے نماز میں دونون قدم کی سرون پر یعنی پیر ونکی انگلیون پر زور دیکر اٹہہ کہڑی ہوتی اور بعد سجدہ کی بیٹہتی نہ تہی کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتی ہیں کہ آدمی اٹہہ کہڑا ہو انگلیون پر زور دیکر یعنی بغیر بیٹہنی کے اور خالد بن الیاس ضعیف ہیں اہل حدیث کی نزدیک اور انکو خالد بن الیاس بہی کہتی ہیں اور صالح مولی التوأمہ وہ صالح بیٹی ابی صالح کی ہیں اور ابو صالح کا نام نبہان ہی باب مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ باب تشہد کے بیانمیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہا سکہلایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب بیٹہیں ہم دو رکعت کی بعد تو کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اسکی یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبانکی اللہ کیواسطی ہیں اور عبادتیں بدنکی اور مالکی بہی سلام ہی تجہپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہی ہمپر اور تمام اللہ کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کی اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اسکی اور رسول اسکی ہیں ف اور اسباب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور ابو موسیٰ اور عائشہ سی کہا ابو عیسیٰ نے

حدیث ابن مسعود کی مروی ہی اُسنی کئی اسناد سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہی جو مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی باب مین اور اسی پر عمل ہی اکثر علماء کا اور جو اُنکے بعد ہی تابعین سے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْهُ اَیْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عن** ابن عباسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن فکان یقول التحیات المبارکات الصلوٰت الطیبات للہ سلام علیک ایہا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتی تہی تشہد جیسا سکھاتی تہی ہمکو قرآن اور فرماتی تہی یہ دعا آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین سب عبادتین بانکی برکت والیان سب عبادتین بانکی پاکیزہ اللہ کی لئی ہین سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور سب نیک بندون پر اللہ کی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوائے خدا کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کی ہین **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور روایت کیا عبد الرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کی اور روایت کی امین بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سی اُنہون نے جابر سی اور وہ غیر محفوظ ہی اور شافعی کہتے ہین ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد مین **باب** ماجاء انہ یحکی التشہد باب جیکی سی تشہد پڑہنا مذہبی کے بیان مین **عن** ابن مسعودؓ قال من السنۃ ان یخفی التشہد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کی کہ سنت سے ہے جیکی سی تشہد پڑہنا **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہی علماء کا **باب** کیف الجلوس فی التشہد باب تشہد کی بیٹہنے کی ترکیب مین **عن** وائل بن حجرؓ قال قدمت المدینۃ قلت لاَنظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما جلس یعنی للتشہد افترش رجلہ الیسریٰ ووضع یدہ الیسریٰ یعنی علی فخذہ الیسریٰ ونصب رجلہ الیمنی **ترجمہ** روایت ہے وائل ابن حجر سی کہا آیا مین مدینی مین کہ دیکہون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جب بیٹہے یعنے تشہد مین بچہا بایان پیر اور رکہا بایان ہاتہ یعنی بائین ران پر اور کہڑا رکہا داہنا پیر **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علماء کا اور یہی قول ہی سفیان اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** مِنْهُ اَیْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عن** عباس بن سہل الساعدیؓ قال اجتمع ابو حمید وابو اسید وسہل ابن سعد ومحمد بن مسلمۃ فذکروا صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس یعنی للتشہد فافترش رجلہ الیسریٰ واقبل بصدر الیمنیٰ علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنیٰ علی رکبتہ الیمنیٰ وکفہ علی رکبتہ الیسریٰ واشار باصبعہ یعنی السبابۃ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولی مین خوب جانتا ہون نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹہتی یعنی تشہد مین بچہاتی بایان پیر اور رکہتی سیدہی پیر کی انگلیان قبلی کیطرف اور ہتیلی سیدہی زانو پر اور بائین ہتیلی بائین زانو پر اور اشارہ کرتی اپنی سبابہ یعنی کلمی کی انگلی سی **کہا** ابو عیسےٰ نے اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض علماء کا اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتی ہین بیٹہی اخیر تشہد مین سُرین پر اور سند لائی ابی حمید کی حدیث کو اور کہتی ہین بائین پیر پر اور کہڑا رکہی داہنا **باب** ماجاء فی الاشارۃ باب تشہد مین اشارہ کرنیکی بیان مین **عن** عمر بن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع یدہ الیمنیٰ علی رکبتہ ورفع اصبعہ التی تلی الابہام یدعو بہا ویدہ الیسریٰ علی رکبتہ باسطہا علیہا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی نماز مین رکہتی سیدہا ہاتہ سیدہی زانو پر اور اُٹہاتی وہ انگلی جو انگوٹہی پاس ہے دعا کرتی اُس سے اور بایان ہاتہ بائین زانو پر کہولی ہوی انگلیان اسکی زانو پر **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن زبیر اور ثمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور وائل بن حجر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے ہنمین جانتی ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سی مگر اسی سند سی اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ اختیار کرتی ہین اشارہ کرنا تشہد مین اور یہی قول ہی ہمارے اصحاب کا **باب** ماجاء فی التسلیم فی الصلوٰۃ باب نماز مین سلام پہیرنیکے بیان مین **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتی تہے سیدہی طرف اور بائین طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور اس باب مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیر اور جابر بن عبد اللہ سی **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد اُنکے تہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْهُ اَیْضًا دوسرا باب اس بیان مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھیرتے داہنی طرف تھوڑا سا **ف** اور اسباب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے اہل شام سہیل بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی اُنسے اچھی ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شامیوں کے سہیل بن محمد جو شام کو گئی وہ یہ نہیں ہیں جنسے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ اُنکا نام بدلدیا ہے اور قابل ہوئی اسکی بعضے اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنیکی اور صحیح زیادہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنیکی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد اُنکے ہیں اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور کہا شافعی نے چاہیے ایک سلام پھیرے چاہے دو **باب** مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي لَا تَمُدُّهُ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی منکر تو اُسمیں **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ اُنہوں نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مد نہ ہو بلکہ وقف کرے اور ثقل کا تب ہے اور اعرابی کی **باب** مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللّٰھم سے آخر تک اور معنی اُسکی یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہمسی ہمنے اُنہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے اُنہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اُسمیں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ف** اور اسباب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہے اور مروی ہے سوا اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتی تھی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ شریک نہیں اُسکا ملک اُسیکا ہی تعریف چلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنیوالی کی تیری آگے اور یہ بھی پڑھتی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور معنی اُسکی یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اُس شرک سے جو وہ بتاتی ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہے عالموں کا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ف** روایت ہے ثوبان سے جو مولی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی نماز سے پھرنیکا مغفرت مانگتی تین بار پھر کہتی اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اُسکی اسی باب میں گزری **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الِانْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ باب نماز سے پھرنیکے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف **عن** قَبِيصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى أَحَدِ شِقَّيْهِ جَمِيعًا عَلٰى يَمِينِهِ وَعَلٰى شِمَالِهِ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتی تو پھر کر بیٹھتی دونوں طرف کبھی بائیں طرف اور کبھی بائیں طرف **ف** اور اسباب میں عبداللہ بن مسعود و انس اور عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ہُلب کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ جسطرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونو امر صحیح ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر اُنہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پھر بیٹھتی اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف **باب** مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب میں **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَأَخَفَّ صَلٰوتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

وسلم فيقول النبي صلى الله عليه وسلم ارجع فصل فانك لم تصل فعاف الناس وكبر عليهم ان يكون من اخف صلوته ولم يصل فقال
الرجل في اخر ذلك فاريني وعلمني فانما انا بشر اصيب واخطئ فقال اجل اذا قمت الى الصلوة فتوضأ كما امرك الله به ثم تشهد فاقم ايضا فان كان معك
قرآن فاقرأ والا فاحمد الله وكبره وهلله ثم اركع فاطمئن راكعا ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا ثم قم فاذا فعلت
ذلك فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شيئا انتقصت عن صلوتك قال وكان هذا اهون عليهم من انه ولي ان من انتقص من ذلك شيئا
انتقص من صلوته ولم تذهب كلها ترجمہ روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے مسجد میں ایکدن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی انکی پاس تھے اتنی میں
آیا ایک مرد دیہاتی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پھرا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہو یعنی تجھ پر بھی سلام ہو پھر جا اور نماز پڑھ تو نی نماز نہیں
پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپنے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نی نماز نہیں پڑھی دو بار ہوا ایسا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور آپ جواب دیکر فرماتی تھی پھر جا اور نماز پڑھ تو نی نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئی لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی انکو یہ بات کہ جسنی ہلکی پڑھی نماز اُسنی پڑھی ہی نہیں سو عرض
کیا اُس مرد نی آخر میں تا ہمکی اور سکھائی مجھکو میں تو آدمی ہوں بات سمجھتا ہی ہوں اور چوک ہی جاتا ہوں سو فرمایا آپنی اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو کر جیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادت
پڑھ یعنی اذان دی پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھکو کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع میں پھر خوب ٹھیر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ
کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھیر بیٹھنی میں پھر کھڑا ہو تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہو گئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اسمیں سی تو اتنا ہی گھٹایا تو نی اپنی نماز میں سی اور اسبات سی بڑی
آسانی ہوئی اُنپر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کی کہ جسنی کچھ گھٹایا نماز میں سی تو اُتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی یعنی پہلی بات سے صحابہ گھبرائی دوسری
بات سے تسکین ہو گئی ف اور اسباب میں ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر سی بھی یہ روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث رفاعہ کی حسن ہی اور مردی ہی یہ کئی سند و سی نہیں سی عن ابی
هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه السلام فقال
ارجع فصل فانك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه فقال له ارجع فصل
فانك لم تصل حتى فعل ذلك ثلث مرات فقال له الرجل والذي بعثك بالحق ما احسن غير هذا فعلمني فقال اذا قمت الى الصلوة فكبر
ثم اقرأ بما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن
جالسا وافعل ذلك في صلوتك كلها ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئی اور ایک مرد بھی آیا سو اسنی نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو سو جواب دیا آپنی اسکو سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نی نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلی پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپنے جواب دیا اور
فرمایا جا نماز پڑھ تو نی نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اُس مرد نی قسم ہی اُسکی جسنی بھیجا اُسکو حق کی ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھکو سکھائی تو فرمایا آپنے جب
کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن جو ہو سکی پھر رکوع کر اور ٹھیر رکوع میں پھر اُٹھ کھڑا ہو یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کر کہ خوب ٹھیری سجدے میں پھر اُٹھ یہانتک کہ خوب بیٹھے
اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی یہ ایک کعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث
ابن مُثنی نی عبید اللہ بن عمر سی انہوں نی سعید مقبری سی انہوں نی ابو ہریرہ سی اور نہیں ذکر کیا اُسمیں سعید مقبری کی بایکا کہ وہ روایت کرتی ہیں ابی ہریرہ سی اور روایت یحیی بن
سعید کی عبید اللہ بن عمر سی زیادہ صحیح ہی اور سعید مقبری کو سماع ہی ابو ہریرہ سی اور روایت کی اُنہوں نی اپنی باپ سے اور اُنکی باپنے ابو ہریرہ سی اور نام سعید مقبری کا کیسان ہی اور کُنیت اُنکی
ابو سعید ہی عن محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حميد الساعدي قال سمعته وهو في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة
بن ربعي يقول انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا ما كنت اقدم منا له صحبة ولا اكثر نا له اتيانا قال بلى قالوا فاعرض
فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة اعتدل قائما ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه واذا اراد ان يركع رفع
يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم قال الله اكبر وركع ثم اعتدل فلم يصوب راسه ولم يقنع ووضع يديه على ركبتيه ثم قال سمع الله لمن
حمده ورفع يديه واعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه مُعتدلا ثم هوى الى الارض ساجدا ثم قال الله اكبر ثم جافى عضديه عن ابطيه

وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الَّتِي تَنْقَضِي فِيْهَا صَلٰوتُهُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى اِسْتِهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن عمرو بن عطا سے وہ روایت کرتی ہیں ابی حمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابی حمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انمیں ابو قتادہ بھی تھے کہتی تھی ابو حمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئی تھی حضرت کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمد و رفت رکھتی تھی بولی ابو حمید یہ تو سچ ہی سو کہا سب صحابہ نے بیان کرو تو کہا ابو حمید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو تو سیدھے ہی کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں کی برابر پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے اور دونوں ہاتھ رکھتے اپنے زانوؤں پر کہتے پھر کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یعنی سنا اللہ نے اسکی بات کو جس نے اسکی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنے جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے ہی کھڑے ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ پر آجاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے اللہ اکبر اور جدا رکھتے اپنی باہیں پہلوؤں سے اور کہنیاں رکھتے انگلیاں اپنی پیروں کی پھر موڑ کر اسپر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہہ میں پھر جھکتے سجدے کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے ہی بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہہ میں پہونچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہانتک کہ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کرتے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہانتک کہ جب وہ رکعت ہوتی کہ جسمیں پوری ہوگی نماز اگلے یعنے آخر رکعت میں پیچھی کر دیتے بایاں پیر یعنی داہنی نکال دیتے اور بیٹھ جاتی سرین پر پھر سلام پھیر دیتے **کہا** ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ سے مراد یہ ہی کہ جب کھڑی ہوتی دو رکعت پڑھکر تو رفع یدین کرتی روایت کی ہمسے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبد الحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے کہا محمد نے سنا میں نے ابا حمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انمیں ابو قتادہ بھی تھے سو ذکر کی یحیی بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابو عاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبد الحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابو حمید کو سچ کہا تمنے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے **باب** مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ باب نماز صبح کی قراءت کی بیانمیں **عن** زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّحْلِ بِاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن علاقہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں والنحل باسقات یعنی سورۂ ق پہلی رکعت میں **ف** اور اس باب میں عمر بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبد اللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپنے صبح میں سورۂ واقعہ اور مروی ہی کہ پڑھتے تھے صبح میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہی اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ بھی اور مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابی موسیٰ کو کہ صبح میں طوال مفصل پڑھو **کہا** ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی **مفصل** کہتا ہی سورہ حجرات سے آخر تک مفصل ہی اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے آخر تک قصار مفصل ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ باب ظہر اور عصر کی قراءت کے بیانمیں **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور مانند اسکے **ف** اور اس باب میں خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپنے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہی کہ ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کی برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کی برابر اور مروی ہے حضرت عمر سے کہ انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساط مفصل اور مروی ہی بعض اہل علم سے قراءت نماز عصر کی برابر ہی نماز مغرب کی قراءت کے اور پڑھی عصر میں قصار مفصل اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نماز عصر اور مغرب میں قراءت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قراءت عصر کی قراءت سے ہو گئی ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ باب مغرب کی قراءت کی بیانمیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ الْيَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ

وسلم يقول للنبي صلى الله
الرجل في آخر ذلك فأدري
قرأ أو لا؟ من الله صلى الله عليه وسلم اور وہ سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی ہماری میں سوڑھی مغرب کی نماز اور پڑھی والمرسلات پھر نہ پڑھا اُسکو یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار تعالیٰ شانہ سے ف
ذلك فقد تابعه بن مطعم اور ابن عمرو ابی ایوب اور زید بن ثابت سے بھی یہی روایت ہے کہا حدیث اُم فضل کی حسن بھی صحیح بھی اور مروی بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپنی سورہ اعراف مغرب کی اور
إسناده وہ میں اور سورہ طور بھی حضرت سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمر سے کہ اُنہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو مغرب میں قصار مفصل اور مروی ہے ابی بکر سے کہ اُنہوں نے پڑھے
مغرب میں قصار مفصل کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے تھے لمبی سورتیں پڑھنا
مغرب میں جیسی والطور اور والمرسلات ہے اور کہا شافعی نے میں اسی مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ انکا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں **باب** ما جاء في القراءة في صلوة العشا
باب عشا کی قراءت کے بیان میں **عن** عبد الله بن بريدة عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في العشاء الآخرة بالشمس وضحاها ونحوها
من السور **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں والشمس وضحاہا اور مانند انکی اور سورتیں پڑھتے تھے ف
اور اسباب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عشا میں آپنی سورہ والتین پڑھی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ
نے نماز عشا میں اوساط مفصل پڑھتے تھے مثل سورہ منافقون وغیرہ کی اور مروی ہے صحابہ اور تابعین سے اس سے کم بھی پڑھنا اور زیادہ بھی گویا اُنکی نزدیک اسمیں اختیار ہے پڑھنے والے کا اور
سب سے اچھی اسباب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس وضحاہا اور والتین والزیتون نماز عشا میں **عن** البراء بن عازب أن النبي صلى الله عليه
وسلم قرأ في العشاء الآخرة بالتين والزيتون **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا میں والتین والزیتون پڑھی ف اور یہ حدیث حسن ہے
صحیح بھی **باب** ما جاء في القراءة خلف الإمام باب امام کی پیچھے قرآن پڑھنے کی بیان میں **عن** عبادة بن الصامت قال صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم الصبح فثقلت عليه القراءة فلما انصرف قال إني أراكم تقرؤون وراء إمامكم قال قلنا يا رسول الله إي والله قال لا تفعلوا إلا بأم القرآن
فإنه لا صلوة لمن لم يقرأ بها **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز تو مشکل ہوا اُنکو قرآن پڑھنا پھر جب پڑھ چکی تو فرمایا شاید تم قرأت
کرتے ہو امام کی پیچھے کہا راوی نے ہاں یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورہ فاتحہ کہ جسنے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اُسکی تو نماز ہی نہ ہوئی ف اور اس باب میں ابو ہریرہ اور
عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی حدیث زہری نے محمود بن ربیع سے اُنہوں نے عبادہ بن صامت سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپنی اُسکی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھی سورہ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام کی پیچھے قرآن پڑھنے کے باب میں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین کے اور یہی قول ہے مالک
بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں پڑھ لی امام کی پیچھے **باب** ما جاء في ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر بالقراءة
باب قراءت نہ کرنیکی بیان میں جب امام جہر کرتا ہو **عن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ
معي أحد منكم آنفا فقال رجل نعم يا رسول الله قال إني أقول مالي أنازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيما يجهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوات بالقراءة حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھرے بیٹھے ایسی نماز کی بعد کہ جسمیں قرأت زور سے پڑھی تھی اور فرمایا کیا کسیننے تم میں سے میری ساتھ قرأت کی ابھی تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں یا رسول اللہ
فرمایا آپنی میں ہی کہتا تھا کیا ہوا مجھکو کہ چھینا جاتا ہے مجھ سے قرآن کہا راوی نے باز آئی لوگ قرأت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اون نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم زور سے پڑھتے تھے جب یہ بات سُنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اور اسباب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ
حدیث حسن ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمر بن اکیمہ بھی کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور روایت کیا اُنمیں قال قال الزهري فانتهى
الناس عن القراءة حين سمعوا ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم یعنے کہا زہری نے پھر باز رہی لوگ قرأت سے جب سُنی حضرت سے یہ بات اور اس حدیث
سے کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا اُسپر جو کہتا ہے کہ قرأت درست ہے امام کی پیچھے اسلئے کہ ابو ہریرہ جو اس حدیث کی راوی ہیں وہی روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو پڑھی نہیں
سے نماز اور نہ پڑھی اُسمیں سورہ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہی کامل نہیں سو کہا اُسنے جو حدیث لیتا تھا ابو ہریرہ سے میں کبھی ہوتا ہوں امام کے پیچھے تو کہا ابو ہریرہ نے اپنی دلمیں پڑھ لی

سورۂ فاتحہ اور روایت کی ابوعثمان نہدی نے وہ روایت کرتی ہیں ابوہریرہ سے کہ حکم دیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب پکار دوں میں کہ نماز نہیں ہوتی ہی سورۂ فاتحہ کی اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہی کہ نہ پڑھی امام کی ساتھ جب امام زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگکر ہی سکتوں کے یعنے امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی ہی وہ کلمہ پڑھ لیوے اور اختلاف ہی علما کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سو دیکھا ہی اور تجویز کیا ہی اکثر علمائی صحابہ اور تابعین نی اور جو انکے بعد ہوئے امام کی پیچھے پڑھنی کو اور یہی قول ہی مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہی عبداللہ بن مبارک سی کہ کہا انہون نی میں پڑھتا ہون امام کی پیچھے اور اور آدمی بھی پڑھتی ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سی اور جاتا ہوئیں کہ جو نہ پڑھی اسکی بھی نماز جائز ہو جاتی ہی اور تشدد کیا ہی بعض لوگون نے فاتحہ کی نہ پڑھنی پر اور کہا ہی کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھی امام کی پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور انکا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کی موافق ہی کہ جہری ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور وہ لسبا کی آگے کی باہمین گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتی رہی سورۂ فاتحہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امام کی پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورۂ فاتحہ کی اور یہی قول ہی شافعی اور اسحٰق کا اور جو انکی سوا ہین اور احمد بن حنبل کہتی ہین کہ یہ جو حضرت نی فرمایا لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اس سی مراد یہ ہی کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائی جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جسنی پڑھی ایک رکعت اور نہ پڑھی اسمین فاتحہ تو اسکی نماز نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کی پیچھے کہا احمد بن حنبل نی جابر صحابی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تاویل کرتی ہین حضرتکی اس حدیث کو لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب یعنی جو فاتحہ نہ پڑھی اسکی نماز ہی نہیں اور کہتی ہین جابر کہ مراد اس سی وہ ہی جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اسکی بھی فاتحہ پیچھے امام کی پڑھنی کو روایت کی ہمسی اسحٰق بن منصور انصاری نی انہون نے ابی نعیم وہب بن کیسان سی کہ سنا انہون نی جابر بن عبداللہ کو کہ کہتی تھی جسنی پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھی اسمین سورۂ فاتحہ تو اسنی نماز ہی نہین پڑھی مگر جب ہو امام کی پیچھے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ما جاء ما یقول عند دخول المسجد باب دخول مسجد کی دعا کا **عن** عبداللہ ابن الحسن عن امہ فاطمۃ بنت الحسین عن جدتہا فاطمۃ الکبریٰ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حسن سی وہ روایت کرتی ہین اپنی ماسی جو فاطمہ بنت حسین ہین وہ روایت کرتی ہین اپنی دادی سی جو فاطمہ کبریٰ ہین کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد مین جاتی تو درود بھیجتی اوپر محمد کی اور سلام یعنی اپنی اوپر اور کہتی یارب بخش گناہ میری اور کھولدی میری لئی دروازی رحمت کے اور جب باہر نکلتی تو رحمت مانگتی اپنی لئی اور سلامتی اور کہتی ای رب بخش گناہ میرے اور کھولدی میری لئی دروازی اپنی فضل کی **ف** کہا علی بن حجر نی کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نی یہ ملاقات کی یعنی عبداللہ بن حسن سی مکہ مین اور پوچھا مین نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتی حضرت مسجد مین تو کہتی رب افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلتی تو کہتی رب افتح لی ابواب فضلک اور اسباب مین ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہ سی یہی روایت ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث فاطمہ حسن ہی اور اسناد اسکی متصل نہین اور فاطمہ بنت حسین نی نہین پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد حضرت کے تھوڑی مہینی زندہ رہین **باب** ما جاء اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین باب اس بیانمین کہ جب کوئی مسجد مین جاوی تو دو رکعت نماز پڑھی **عن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس **ترجمہ** روایت ہے ابوقتادہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی کوئی تم مین کا مسجد مین تو دو رکعت پڑھی بیٹھنی سی پہلی **ف** اسباب مین جابر اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سی یہی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگون نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سی مالک بن انس کی روایت کے مانند اور روایت کی سہیل ابن ابی صالح نی یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سی انہون نے عمرو بن سلیم سی انہون نی جابر بن عبداللہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح ابوقتادہ کی حدیث ہی اور اسی پر عمل ہی ہماری اصحاب کا مستحب کہتی ہین کہ جب داخل ہو مسجد مین تو نہ بیٹھی جب تک پڑھ نہ لی دو رکعت مگر یہ کہ اسی عذر ہو کہا علی بن مدینی نی حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہی خبر دی ہمکو سفیان کی اسحٰق بن ابراہیم نی انکو علی بن مدینی نی **باب** ما جاء ان الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام باب اس بیانمین کہ زمین ساری مسجد ہی مگر قبرستان اور حمام **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی زمین ساری مسجد ہی مگر قبرستان اور حمام **ف** اور اس باب مین علی اور عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر سی روایت ہے کہا سب نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کی گئی میرے لئی زمین ساری مسجد اور پاک کرنیوالی یعنی ہر جگہہ نماز درست ہے اور تیمم ہو سکتا ہی اگر نجاست نہو **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی مروی ہی عبدالعزیز بن محمد سی دو طرح پر جنہون نے

ذکر کیا ابی سعید کا اور بعضوں نے ان کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روایتیں یحییٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں ابی سعید کا اور یہی روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے یہی روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تر اور صحیح تر **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ باب مسجد بنانے کی فضیلت کا **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس بنائی اللہ کی واسطے ایک مسجد بنا چکا اللہ اسکے لئے برابر اسکے مکان جنت میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور علی اور عبداللہ بن عمر اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن الاسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی جس بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بنائیگا اللہ اسکی لئے ایک گھر جنت میں روایت کی ہے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے انسی نوح ابن قیس نے انسی عبدالرحمٰن قیس کے مولیٰ نے انسی زیاد نمیری نے انسی انس نے انسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور محمود بن لبید نے یا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود ابن ربیع نے دیکھا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو در انحالیکہ وہ دونوں چھوٹی تھی اور دونوں مدنی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُتَّخَذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا باب اس بیان میں کہ مسجد بنانا قبروں کے پاس حرام ہی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ [illegible] وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنیوالی عورتوں کو اور اوپر مسجد بنانیوالوں کو **ف** اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابوہریرہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی **باب** مَا جَاءَ فِي التَّوَقِّي فِي الْمَسْجِدِ باب مسجد میں سونے کی بیان میں **عن** عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی میں مسجد کی اندر اور ہم جوان تھے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء سے سونے کی مسجد میں کہا ابن عباس نے نہ بناؤ میں مسجد کو سونے کی اور قیلولہ کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہی **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ باب اس بیان میں کہ مکروہ ہی خرید فروخت اور ڈھونڈھنا کھوئی چیز کا اور شعر پڑھنا مسجد میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيهِ وَأَنْ تَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپنی مسجد میں شعر پڑھنی سے اور خرید و فروخت کرنی سے اور حلقہ باندھکر بیٹھنی سے جمعے کی دن نماز جمعہ سے پہلی **ف** اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور جابر اور انس سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہی اور عمرو بن شعیب وہ بیٹی ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کے کہا محمد بن اسمٰعیل نے دیکھا میں نے احمد و اسحٰق وغیرہ کو کہ سند پکڑتی تھی حدیث عمرو ابن شعیب کی کہا مکی نے اور سنا ہی شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمرو سے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور جنہی کلام کیا ہی عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اسی لئے ضعیف کہا انکو کہ وہ روایت کرتی تھی اپنی دادا کی کتاب سے گویا انہوں نے سنا تھا ان حدیثوں کو اپنی دادا سے کہا علی ابن عبداللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور مروی ہے بعض علماء تابعین سے اجازت بیع و شرا کی مسجد میں اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر پڑھنی کی مسجد میں **ترجمہ** کہتا ہی کہ مراد اس سے اشعار دنیہ ہیں نہ ابیات عشقیہ کہ جسمیں خال و خد کی تعریف ہو **باب** مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى باب اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے اور دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اسمیں کہ وہ مسجد کون سی ہے جو بنی ہی تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہی پس دونوں آئے حضرت کے پاس سو فرمایا آپنی وہ یہی مسجد ہی یعنی مسجد حضرت کی اور اسی میں بڑی خیر ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی روایت کی ہے اسی کو ابوبکر نے انسی علی ابن عبداللہ نے

کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کا سو کہا انمیں کچھ مضائقہ نہیں اور انکی بہائی انیس بن ابی یحییٰ ثبت ہیں **باب** مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ قُبَا باب مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** اَبِي الْاَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِي خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصَّلٰوةُ فِي مَسْجِدِ قُبَا كَعُمْرَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابوالابرد سے جو مولی ہیں بنی خطمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری کو اور وہ ہیں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی تھی اسید کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بحالانا **ف** اور اس باب میں سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتی ہم کہ اسید بن ظہیر کے کچھ صحبت ہوئی سوائے اس حدیث کی اور نہیں جانتی ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابواسامہ کے کہ وہ روایت کرتی ہیں عبدالحمید بن جعفر سے اور ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے **باب** مَاجَاءَ فِي اَيُّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ باب اس بیان میں کہ کونسی مسجد افضل ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد الحرام کے یعنی بیت اللہ کی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہی زید بن رباح سے وہ روایت کرتی ہیں ابوعبداللہ الاغر سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور ابوعبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سند دوسری اور اسباب میں علی اور میمونہ اور ابوسعید اور جبیر بن مطعم اور عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر سے بھی روایت ہے **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى **ترجمہ** روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے اور زین باندھے نجاویں یعنی سفر کیا جاوے مگر تین مسجدوں کی واسطے ایک مسجد الحرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے **باب** مَاجَاءَ فِي الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ باب مسجد کی طرف جانیکی بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰكِنْ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتی ہوئی بلکہ آؤ چلتے ہوئی اور تم پر تسکین ہو سو جو ملی پڑھ لو اور جو فوت ہو جاوے پوری کر لو **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس سے **کہا** ابوعیسیٰ نے اختلاف ہی علما کا مسجد کے جانمیں بعضی کہتی ہیں دوڑی جب خوف ہو تکبیر اولیٰ کی جانیکا یہانتک کہ بعضوں سے مذکور ہی کہ وہ دوڑتی جاتی تھی نماز کو اور بعضوں نے اختیار کیا کہ مکروہ ہی دوڑنا اور چاہیئی کہ آہستہ جاوی آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتی ہیں کہ عمل ہے حدیث ابی ہریرہ پر اور اسحاق نے کہا اگر دوڑتی تکبیر اولیٰ کے فوت سے تو مضائقہ نہیں دوڑنی میں روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی ہریرہ کی جو روایت کرتی ہیں ابوسلمہ بعینہٖ ہم معنی اسکے اور ایسا ہی کہا عبدالرزاق نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کی **باب** مَاجَاءَ فِي الْقُعُوْدِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ باب مسجد کی بیٹھنی اور انتظار نماز کی فضیلت میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہی ہے جب تک نماز اسکا انتظار کرتی ہے اسکو اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتے ہیں اسکی لئے جبتک بیٹھا رہے مسجد میں اور کہتے ہیں یا اللہ بخش اسکو یا اللہ رحم کر اسپر جبتک وہ حدث نکرے پھر کہا ایک مرد حضرموت کی نے حدث کیا ہے ہی یا ابوہریرہ کہا پھسکی ہے یا زور سے پادنا **ف** اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابوسعید اور انس اور عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہے **باب** مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ باب چھوٹی بوریے پر نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھے بوریے پر **ف** اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم

حدیث ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے اور حدیث ابی سلمہ کو حضرت سے سماع نہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض اہل علم کا اور کہا امام اسحٰق نے ثابت ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی نماز پڑھنا ہر بچھونے پر کہا ابوعیسیٰ نے اور خمرہ چھوٹی بوریی کو کہتی ہین **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ علی الحصیر باب ہر بچھونے بوریی پر نماز پڑھنے کی بیان مین **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی حصیر **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑھی بوریی پر **ف** اور باب مین روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نی اختیار کیا ہی زمین پر نماز پڑھنا مستحب جانکر

باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی الخمرۃ باب بچھونون پر نماز پڑھنے کی بیان مین **عن** انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حتی کان یقول لجاریۃ لی صغیرۃ یا عمیر ما فعل النغیر قال ونضح بساط لنا فصلی علیہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہتے تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی کرتی ہم سی یہانتک کہ فرماتی میری چھوٹی بہائی سی ای ابا عمیر کیا کیا نغیر نی کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پھر نماز پڑھی اوسپر **ف** اور اسباب مین روایت ہے ابن عباس سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ کا اور جو بعد انکے تابعی کہتی ہین کچھ مضائقہ نہین نماز پڑھنی مین بچھونی اور قالین پر اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق کا اور نام ابوالتیاح کا یزید بن حمید ہے **باب** ماجاء فی الحیطان باب باغونمین نماز پڑھنے کی بیان مین **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الصلوٰۃ فی الحیطان قال ابوداؤد ویعنی البساتین **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی نماز پڑھنے کو حیطان مین کہا ابوداؤد نی یعنے باغونمین کہا ابوعیسیٰ نے حدیث معاذ کی غریب ہے ہمین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر کے اور حسن بن ابی جعفر کو ضعیف کہا ہی یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نی اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہی **باب** ماجاء فی سترۃ المصلی باب ستر و مصلی کے بیانمین **عن** موسیٰ بن طلحۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبالی من مر من وراء ذلک **ترجمہ** روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب کہ رکھے ایک تم مین کا اپنی آگی کوئی چیز کجاوی کی پچھی کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا ہی اور پرواہ نہین جو گزر جاوی اسکے آگی سی **ف** اور اسباب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ سی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہین کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہی مقتدیونکو بھی **باب** ماجاء فی کراھیۃ المرور بین یدی المصلی باب مصلی کی سامنی ہی گزرنیکی کراہیت مین **عن** بسر بن سعید ان زید بن خالد الجہنی ارسل الی ابی جہیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی المصلی فقال ابوجہیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابوالنضر لا ادری قال اربعین یوما او اربعین شہرا او اربعین سنۃ **ترجمہ** روایت ہے بسر بن سعید سی کہ زید بن خالد جہنی نی پوچھا بھیجا ابوجہیم سی کہ کیا سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی حق مین جو چلا جاوی نماز کی آگی ہی سو کہا ابوجہیم نی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانتی چلا جانی والا نماز کے آگے سی کیا ہی اوسپر یعنی گناہ یا عذاب تو کھڑا رہنا اسکو چالیس تک بہتر ہو چلی جانی سی کہا ابوالنضر نی نہین جانتا مین کہ چالیس دن کہی یا چالیس مہینے یا چالیس برس **ف** اور اسباب مین ابوسعید خدری اور ابوہریرہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سی بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی جہیم کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر کھڑا رہی کوئی سو برس تک تو بہتر ہی اسکی چلی جانی ہی اپنی بہائی کی کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتی ہین نماز کے آگے سی چلی جانی کو اور یہ کہتے کہ اس سے نماز جاتی رہتی ہے **باب** ماجاء انہ لا یقطع الصلوٰۃ شیء باب اس بیانمین کہ کسی چیز کی آگی سی نماز ٹوٹتی نہین **عن** ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ الی غیر جدار فمررت بین ایدیہم فاجریتہا فلم یفعل ذلک احد **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہ مین ایک گدہی پر فضل کے پیچھے سوار ہوا پھرا تی ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تہی اپنی اصحاب کے ساتھ منی مین سو اتری ہم اور مانگنی مین سو پھرنی لگی گدہی انکے آگی اور نہ توڑی اسنے نماز انکی **ف** اور اسباب مین عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اوسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا صحابہ ہی اور جو بعد انکی تابعین تہی کہتی ہین نماز کو کوئی چیز نہین توڑتی اور یہی کہتی ہین سفیان اور شافعی بھی **باب** ما یقطع الصلوٰۃ الا الکلب والحمار والمرأۃ باب اس بیان مین کہ نماز نہین ٹوٹتی مگر کتی اور گدہی اور عورت کے آگی چلی جانی سی **عن** عبداللہ بن

الصامت قال سمعت اباذر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الرجل ولیس بین یدیہ کاخرۃ الرحل او کوسطۃ الرحل قطع صلوٰتہ الکلب الاسود والمرأۃ والحمار فقلت لابی ذر فما بال الاسود من الاحمر ومن الابیض فقال یا ابن اخی سالتنی کما سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الکلب الاسود شیطان ترجمہ روایت ہے عبداللہ ابن صامت سے کہا سنا میں نے ابوذر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کوسطۃ الرحل توڑ دیتا ہے اسکی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابی ذر سے کالی اور سفید کی کیا قید ہے کہا ابوذر نے پوچھا تو نے مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے کالا کتا شیطان ہے ف اور اسباب میں ابی سعید و حکم غفاری اور ابوہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالی کتی سے کہا احمد نے اسمیں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو اور گدھے اور عورت میں مجھے کچھ کلام ہے کہا اسحاق نے نہیں ٹوٹتی نماز مگر کالی کتی سے **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ فی الثوب الواحد باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** عمر بن ابی سلمۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی بیت ام سلمۃ متشملا فی ثوب واحد ترجمہ روایت ہے عمر ابن ابی سلمہ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ام سلمہ کی گھر میں ایک کپڑے میں لپٹی ہوئی ف اور اسباب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور انس اور عمر بن ابی اسید اور ابی سعید اور کیسان اور ابن عباس اور عائشہ اور ام ہانی اور عمار بن یاسر اور طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر ابن ابی سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ و تابعین وغیرہ کا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے ایک کپڑے سی نماز پڑھنے میں اور کہا بعض علمائے دو کپڑوں سے نماز پڑھنا چاہئے **باب** ما جاء فی ابتداء القبلۃ باب ابتداء قبلہ کی بیان میں **عن** البراء بن عازب قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صلی نحو بیت المقدس ستۃ او سبعۃ عشر شھرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ فانزل اللہ تعالیٰ قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاھا فول وجھک شطر المسجد الحرام فوجہ الی الکعبۃ وکان یحب ذلک فصلی رجل معہ العصر ثم مر علی قوم من الانصار وھم رکوع فی صلوٰۃ العصر نحو بیت المقدس فقال ھو یشھد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد وجہ الی الکعبۃ قال فانحرفوا وھم رکوع ترجمہ روایت ہے براء ابن عازب سے کہا جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نماز پڑھی بیت المقدس کیطرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کیطرف سو اتارا اللہ کیطرف سے یہ حکم ہم دیکھتے ہیں تیرا مونہہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیر دینگے ہم تجھکو اس قبلہ کیطرف جسی تو چاہتا ہے سو پھیر اپنا مونہہ مسجد حرام کیطرف اور یہی چاہتے تھے حضرت سو نماز پڑھی ایک شخص نے حضرت کی ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کی بیت المقدس کی طرف سو کہا اسنے وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اسنے نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور آپنے منہ کیا کعبہ کیطرف کہا راوی نے تبھی پھرے وہ رکوع ہی میں ف اور اسباب میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحاق سے روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کہا تھا لوگ رکوع میں نماز صبح کی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے **باب** ما جاء ان ما بین المشرق والمغرب قبلۃ باب اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے بیچمیں سب قبلہ ہے اور یہ ان لوگوں میں ہے جو واقع ہیں قبلہ کی اتر یا دکھن کی جانب میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین المشرق والمغرب قبلۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کی بیچمیں سب قبلہ ہے ف روایت کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابی مخشری سے مثل اوپر کی روایت کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی مروی ہے اسی سند و لفظ اور کلام کیا ہے بعض علمائے ابی مخشر میں انکی حافظہ کیطرف سے اور نام انکا نجیح ہے اور وہ مولی ہیں بنی ہاشم کی کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں انسی کی پہ اور روایت کرتی ہیں انسی اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کے عثمان بن محمد اخنسی سی جو روایت کرتی ہیں وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ سے قوی تر ہے اور صحیح زیادہ ابی مخشر کی حدیث سی روایت کی ہمسے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلی بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مشرق اور مغرب کے بیچمیں قبلہ ہے اور کہا ایک ہی عبداللہ بن جعفر المخرمی اسلئے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابہ سے کہ مابین مشرق و مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور علی بن ابیطالب اور

اور ابن عباس اور کہا ابن عمر نے جب تو کرے مغرب کو داہنی طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اسکے جسمین سب قبلہ ہی جب قبلہ کیطرف موہنہ کرنا چاہی اور کہا ابن مبارک نی مشرق اور مغرب کے بیچمین قبلہ ہونا اہل مشرق کی لئی ہی اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نی بائیں طرف جھکنا اہل مرو کی لئی کہ وہ ایک شہر ہی **باب** مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّی لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ فِی الْغَیْمِ باب اسکی بیانمین جو نہ پہچانی مین غیر قبلہ کیطرف نماز پڑہ لی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَیْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰی کُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰی حِیَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَکَرْنَا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا اُنکی باپ نے ہم تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سفر مین ایک اندہیری رات مین اور نہین جانتی تہی ہم کدہر ہے قبلہ سو پڑہی ہر ایک نے نماز اپنی موہنہ کی سامنی پہر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہمنی اُسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی تو اوتری یہ آیت کہ جدہر موہنہ کرو تم اُدہر موہنہ ہی اللہ کا **کہا** ابوعیسی نی اس حدیث کی اسناد کچہہ خوب نہین اور نہین جانتی ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی اور اشعث بن سعید ابو ربیع السمان ضعیف ہین حدیث مین اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب نماز پڑہی کسی نے غیر قبلہ کیطرف اندہیری مین اور بعد معلوم ہوا کہ قبلہ کیطرف تہا تو نماز اُسکی جائز ہی اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق **باب** مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ مَا یُصَلّٰی اِلَیْهِ وَفِیْهِ باب بیانمین اُس چیز کی کہ جسکی طرف یا جسمین نماز پڑہنا مکروہ ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَیْتِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز پڑہنی سی سات مقاموں مین پیخانی مین اور جہان اونٹ ذبح ہوتی ہون اور قبرستان مین اور راستی کے بیچمین اور غسلخانی مین اور اونٹ باندہنی کی جگہہ مین اور چہت پر بیت اللہ کی **ف** روایت کی ہمسی علی بن حجر نی اُنہون نے سوید بن عبدالعزیز سی اُنہون نے زید بن جبیرہ سی اُنہون نی داؤد بن حصین سی اُنہون نے نافع سی اُنہون نے ابن عمر سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر کی حدیث کی ہم معنی اور مانند اُسکی اور اسباب مین ابی مرثد اور جابر اور انس سی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن عمر کی ازروی اسناد کی قوی نہین اور کلام کیا زید بن جبیرہ مین اُنکی حافظہ کی سبب سے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو لیث بن سعد نی عبداللہ بن عمر العمری سی اُنہون نی نافع سی اُنہون نی ابن عمر سی اُنہون نی عمر رضی اللہ عنہ سے اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کی اور حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اشبہ اور صحیح تر ہی لیث بن سعید کی حدیث سی اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہی بعض اہل حدیث نے ازروی حافظہ کی اُنمین سی ہین یحیی بن سعید قطان **باب** مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ باب بیانمین نماز پڑہنے کی بکریون اور اونٹونکی رہنی کی جگہہ مین **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو بکریونکی بیٹہنی کی جگہہ مین اور نہ پڑہو اونٹونکی بیٹہنی کی جگہہ مین **ف** روایت کی ہمسی ابوبکر بن ابی نضر نی اُنہون نی یحیی بن آدم سی اُنہون نے ابی بکر بن عیاش سی اُنہون نے ابی حصین سی اُنہون نے ابی صالح سی اُنہون نی ابی ہریرہ سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کی اور مانند اُسکے اور اسباب مین روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سُبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے **کہا** ابوعیسی نی اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے ہم لوگونکا اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سی کہ وہ روایت کرتی ہین ابی ہریرہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی غریب ہے اور روایت کیا اسکو اسرائیل نی ابی حصین سے اُنہون نی ابی صالح سی اُنہون نے ابی ہریرہ سی موقوفاً اور مرفوع نہین کیا اُسکو اور نام ابی حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہی روایت کی ہمسی محمد بن بشار نی اُنہون نے یحیی بن سعید سی اُنہون نے شعبہ سی اُنہون نے ابی التیاح ضبعی سی اُنہون نے انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی بکریونکی بیٹہنی کی جگہہ مین **کہا** ابوعیسی نی یہ حدیث صحیح ہی اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے **باب** مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الدَّآبَّةِ حَیْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ باب چوپایہ پر نماز پڑہنی کے بیانمین جدہر پہر تا ہی

عن جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَجِئْتُهٗ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّکُوْعِ **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سی کہا بہیجا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی کام کو تو لوٹ کر آیا مین اور حضرت نماز پڑہ رہی تہی اپنی سواری پر مشرق کیطرف اور سجدہ مین زیادہ جہکنا تہا رکوع سے **ف** اسباب مین روایت ہے انس اور ابن عمر اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ سی **کہا** ابوعیسی نی حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی کئی سند ونسی جابر سی اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہین جانتی ہم اسمین اختلاف اُنکی درمیانمین کہ کچہہ مضائقہ نہین اگر آدمی نماز پڑہی نفل کی جانور پر اور وہ پہرا رہی قبلی یا غیر قبلی کی طرف **باب** فِی الصَّلٰوةِ اِلَی الرَّاحِلَةِ باب سواری کی طرف نماز پڑہنے کی بیانمین **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِلٰی بَعِیْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ

حیث کانت وجھت بہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہی اپنی اونٹنی کیطرف یا کہا راحلتہ اور معنی اُسکی اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کی اوپر جسی جہ ہو منہ پھیرتی وہ لیکر لیکن کہا ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہین اونٹ کیطرف نماز پڑھنی مین اُسکو سترہ بناکر **باب** ماجاء اذا حضر العشاء واقیمت الصلوٰۃ فابدأ بالعشاء باب اس بیانمین کہ جب کھل چکی کہانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کہانا سی فارغ ہولی **عن** انس یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حضر العشاء واقیمت الصلوٰۃ فابدأ بالعشاء ترجمہ روایت ہے حضرت انس سی وہ پہنچاتی ہی اس حدیث کو حضرت تک کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آگی کہانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کہانا کہا **ف** اور اسباب مین عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور اُم سلمہ سی بہی روایت ہے کہا ابوعیسی نی حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اوسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جیسی ابوبکر اور عمر اور ابن عمر مین اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق بی دونون کہتی ہین کہ پہلی کہانا کہالی اگرچہ فوت ہو جاوے جماعت سُنامین نے جارودی کہتی تہی سُنامین نے وکیع سی کہتی تہی معنی اس حدیث کی یہ ہین کہ جب ڈرتا ہو اُسکے مرنی سی تو پہلی کہالی اور جسطرف گئی ہے بعض صحابہ وغیرہ اُسکی پیروی خوب ہے اور مقصود اُنکا یہی ہے کہ نماز مین قلب مصلی کا کسیطرف مشغول نہو اور مروی ہے ابن عباس سی کہ کہتی تہی ہم کہڑے تہی نماز کو جبتک دل ہمارا لگا ہوتا تہا کسی چیز مین اور مروی ہی ابن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آگی آدمی کہانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلی کہانا کہالو کہا راوی نی کہ کہانا کہایا ابن عمر نی شام کا اور وہ سُنتی تہی آواز امام کی قرآن پڑہنی کی روایت کی ہمسے یہ حدیث ہناد نی اُنہون نے عبدہ سی اُنہون نے عبیداللہ سی اُنہون نی نافع سی اُنہون نے ابن عمر سی **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ عند التعاس باب اس بیان مین کہ نماز پڑہنی وقت نماز پڑہنی کی بیان مین **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس فلعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب اونگہنے لگی کوئی تم مین کا اور وہ نماز پڑہتا ہو تو سو رہی یہانتک کہ جاتی رہی نیند اسلئے کہ ایک تم مین کا جب نماز پڑہنی لگی درآنحالیکہ وہ اونگہتا ہی پس گمان ہے کہ وہ قصد کریگا استغفار کا اور گالیان دینی لگی اپنی جانکو **ف** اور اسباب مین روایت ہے انس اور ابوہریرہ سی کہا ابوعیسے نی حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء من زار قوما فلا یصلی بھم باب اس بیانمین کہ جو ملاقات کو جاوی کسی قوم کی تو اُنکی امامت نکری **عن** بدیل بن میسرۃ العقیلی عن ابی عطیۃ رجل منھم قال کان مالک بن الحویرث یاتینا فی مصلانا یتحدث فحضرت الصلوٰۃ یوما فقلنا لہ تقدم فقال لیتقدم بعضکم حتی احدثکم لم اتقدمکم وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمھم ولیؤمھم رجل منھم ترجمہ روایت ہے بدیل ابن میسرہ عقیلی سی وہ روایت کرتی ہین ابی عطیہ عقیلی سے کہا اُنہون نی کہ تہی مالک ابن حویرث آتی تہی ہماری نماز کی جگہہ مین حدیث بولتی کہیں آگیا وقت نماز کا ایکدن سو کہا ہمنے اُنکو اماما کرو کہا امامت کری کوئی تم مین کا تاکہ بیان کرونگین کیون نہین امامت کرتا سُنامین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو ملاقات کو جاوی کسی قوم کی تو امامت نکری اُنکی بلکہ امامت کری اُنمی قوم کا کوئی آدمی کہا ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اوسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سی کہتی ہین صاحبخانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیونکی اور کہا بعض علمانی جب اجازت دی صاحبخانہ تو مضائقہ نہین امامت مین اور کہا احمد نے میرا عمل مالک ابن حویرث کی حدیث پر ہی اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نکری صاحبخانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بہی دی اور ایسا ہی حکم ہی مسجد کا کہ نہ امامت کری مسجد مین کسی قوم کی جب اُنمی ملنی جاوی بلکہ مسجد والونمین سے کوئی امامت کری **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یخص الامام نفسہ بالدعاء باب اس بیانمین کہ مکروہ ہے امام کو نکری اپنی ہی لئی دعا کرنا **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأ ان ینظر فی جوف بیت امرأ حتی یستأذن فان نظر فقد دخل ولا یؤمھم فیخص نفسہ بالدعوۃ دونھم فان فعل فقد خانھم ولا یقوم الی الصلوٰۃ وھو حقن ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال نہین کسیکو کہ جہانکی کسیکی گہر مین جبتک اذن نہ لی پس اگر نظر کی اُسنی تو داخل ہو چکا یعنی جیسا داخل ہونا بی اذن حرام ہی ویسا ہی نظر کرنا بہی حرام ہی اور نہ امامت کری کوئی کسی قوم کی پہر خاص کری اپنی ہی لئی دعا کو اُنہین چہوڑکر جسنی ایسا کیا اُسنی خیانت کی اُن لوگونکی اور نہ کہڑا ہو نماز مین پاخانی پیشاب کو روک کر **ف** اور اسباب مین ابی ہریرہ اور ابی اُمامہ سی بہی روایت ہے کہا ابوعیسے نی حدیث ثوبان کی حسن ہی اور مروی ہے یہ حدیث معلوبہ ابن صالح سی وہ روایت کرتی ہین مُطرف بن طریف سی وہ یزید بن شریح سی وہ ابی اُمامہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کی گئی ہی یہ حدیث یزید بن شریح سی وہ روایت کرتی ہین ابی ہریرہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان سی بواسطہ ابی حی مؤذن کے اُسکی اسناد بہت اچہی ہی اور بہت مشہور **باب**

مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ باب اُس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ ترجمہ روایت ہے حسن سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر ایک اُس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اُس سے بیزار ہوں دوسری اُس عورت پر کہ رات کاٹی اور خاوند اُسکا اُسپر غصہ ہو تیسرے اُس مرد پر جو سنے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور جماعت میں حاضر نہ ہو ف اور اسباب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی اُمامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح نہیں اسواسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مُرسلاً کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ہے اُنکو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علما سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اُس سے بیزار ہوں سو اگر امام ظالم نہیں تو گناہ اُسی پر ہے جو اُس سے بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحاق نے اسباب میں کہ جب بُرائی ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہیں امامت میں جبتک کہ بیزار نہ ہو اکثر قوم روایت کی ہمسے ہنادنی اُنہوں نے جریر سے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ہلال ابن یساف سے اُنہوں نے زیاد بن ابی الجعد سے اُنہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ غلاب دو شخص ہیں ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے اپنے خاوند کی دوسرا امام کہ لوگ اُس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا میں نے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سُنت کو تو گناہ اُسی پر ہے اُس سے بیزار ہو عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ترجمہ روایت ہے ابوغالب سے کہا سنا میں نے ابا اُمامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی نماز اُنکی کانوں کے اوپر نہیں جاتی یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جبتک لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹی اور خاوند اُسکا اُسپر غصہ ہو تیسرے امام کہ مقتدی اُس سے بیزار ہوں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اِس سند سے اور ابوغالب کا نام خرد ہی ہے باب مَا جَاءَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا باب اِس بیان میں کہ جب امام بیٹھکر پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ شِقِّ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑی پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہمکو بیٹھکر سو پڑھی ہمنے ساتھ اُنکی بیٹھکر سو جب فراغت ہوئی اور فرمایا امام اسی لئے ہی یا فرمایا اِنّما جُعِلَ الْاِمَامُ الخ امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اُسکی سو جب اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اُٹھے تم بھی اُٹھو اور جب کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تم کہو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھکر نماز پڑھو ف اسباب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عمر اور معاویہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گری گھوڑی سے اور چوٹ آئی حسن ہی صحیح ہی اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُنہیں میں ہیں جابر بن عبداللہ اور اُسید بن حضیر اور ابوہریرہ وغیرہم اور اسی حدیث کے قایل ہیں احمد اور اسحاق کہا بعض علما نے جب نماز پڑھے امام بیٹھکر نہ پڑھیں اُسکی پیچھے لوگ مگر کھڑی ہو کر اور اگر بیٹھکر پڑھینگے تو درست نہ ہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا باب مِنْهُ دوسرا باب اسی بیان میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے ابی بکر کی بیٹھکر اپنی مرض میں کہ وفات ہوئی اُسمیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے امام بیٹھکر تو تم بھی پڑھو بیٹھکر اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اپنی مرض میں اور ابوبکر امامت کرتی تھی آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپنی ابوبکر کی پہلو میں اور آدمی اقتدا کرتی تھی ابوبکر کی اور ابوبکر اقتدا کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے اُنہیں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پیچھے ابی بکر کی بیٹھکر اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابی بکر کی پیچھے بیٹھکر روایت کی ہمسے یہ حدیث عبداللہ بن ابی زیاد نے انسی شبابہ بن سوّار نے انسی محمد بن طلحہ نے انسی حمید نے انسی ثابت نے انسی انس نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ابی بکر کی پیچھے بیٹھکر ایک کپڑی میں لپٹی ہوئی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا اسکو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے اُنہوں نے انس سے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے حمید سے اُنہوں نے انس سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں ثابت کا اور جسنے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ صحیح زیادہ ہی باب مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ

ینھض فی الرکعتین ناسیا باب رکعت کی بعد امام کے سہو اکھڑے ہوجانیکی بیان میں عن الشعبی قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنھض فی الرکعتین فسبح بہ القوم وسبح بھم فلما قضی صلوٰتہ سلم ثم سجد سجدتی السھو وھو جالس ثم حدثھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بھم مثل الذی فعل ترجمہ روایت ہے شعبی سی کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نی سو اٹھہ کھڑی ہوئے دو رکعت کی بعد یعنی قبل تشہد کی سو تسبیح کی اُنھون نے پھر جب پوری کرچکی نماز سلام پھیرا اور دو سجدی کئی سہو کی بیٹھی ہوئی پھر بیان کیا اُنسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا اُنھون نے کیا ف اور اسباب مین روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بُحینہ سی کہا ابوعیسی نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی مروی ہے کئی سند و نسی مغیرہ بن شعبہ سی اور کلام کیا ہی بعض علمانی ابن ابی لیلی مین اُنکی حافظہ کیطرف سے کہا احمد نی صحبت کے قابل نہین حدیث ابن ابی لیلی کی اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلی تو صدوق یعنی سچی ہین اور مین روایت نہین کرتا ہون اُنسی ایسلئے کہ اُنکی صحیح حدیث سقیم سی پہچان نہین پڑتی اور جو ایسا ہو اُس سی مین روایت نہین لیتا اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند و نسی مغیرہ بن شعبہ سی اور روایت کی سفیان نے جابر سے اُنھون نے مغیرہ بن شبیل سے اُنھون نے قیس بن ابی حازم سے اُنھون نے مغیرہ بن شعبہ سی اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہی بعض اہل علم نی اور چھوڑ دیا اُس سے روایت لینا یحیی بن سعید نی اور عبدالرحمن بن مہدی و غیرہ نی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ جب بھولی سی اُٹھہ کھڑا ہو کوئی دو رکعت مین تو اپنی نماز پوری کرلی اور بعد نماز و سجدۂ سہو کرنی سو بعضون نے کہا ہی کہ بعد سلام کی کرنی اور بعضون نے کہا قبل سلام کی اور جسنی کہا ہی قبل سلام کی اُسکی حدیث زیادہ صحیح ہی کہ روایت کی ہی ہری نے اور یحیی بن سعید انصاری نے عبدالرحمن اعرج سی اُنھون نے عبداللہ بن بُحینہ سی کہا اور روایت کی ہمسی عبداللہ بن عبدالرحمن نی اُنھون نے یزید بن ہارون سے اُنھون نے مسعودی سی اُنھون نی زیاد بن علاقہ سی کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نی پھر جب پڑھ چکی دو رکعت کھڑی ہوگئی اور نہ بیٹھی سو سبحان اللہ کہا مقتدیون نے سو اشارہ کیا اُنکی طرف کہ کھڑی ہوجاؤ پھر جب فارغ ہوی نماز سی سلام پھیرا اور دو سجدے کئی سہو کی اور سلام پھیرا اور کہا اسیطرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند و نسی مغیرہ بن شعبہ سی وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** ماجاء فی مقدار القعود فی الرکعتین الاولیین باب مقدار مین قعدۂ اولیٰ کی عن عبداللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف قال شعبۃ ثم حرک لی سعد شقیہ بشیء فاقول حتی یقوم وفقول حتی یقوم ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعودی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتی تہی دو رکعتون کی بعد تو گویا وہ بیٹھی ہون گرم پتھرون پر یعنی بہت جلد اُٹھتی کہا شعبہ نے پھر ہلائی سعد نے اپنی ہونٹ کچھ کہکر یعنی حضرت کچھ پڑھتی تہی کہا شعبہ نے مین کہتا تہا جب تک کہ اُٹھتی رہ کہتی جب تک کہ اُٹھتی کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی لیکن ابا عبیدہ کو سماع نہین اپنی باپ سے اور عمل اسی پر ہی اہل علم کا اختیار کرتی ہین کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھی قعدۂ اولیٰ مین اور قعدۂ اولیٰ مین تشہد سی زیادہ کچھ نہ پڑہی اور کہتی ہین اگر زیادہ کیا اُسنی تشہد سی کچھ بھی تو اُسپر سجدۂ سہو ہی ایسا ہی مروی ہی حسن و غیرہ سی **باب** ماجاء فی الاشارۃ فی الصلوٰۃ باب نماز مین اشارہ کرنیکی بیان مین عن صہیب قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فرد الی اشارۃ وقال لا اعلم الا انہ قال اشارۃ باصبعہ ترجمہ روایت ہے صہیب سے کہا گزرا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی اور وہ نماز پڑہتی تہی سو سلام کیا مین نے اُنکو اور جواب دیا مجھکو اشارہ سی کہا راوی نے نہین جانتا مین مگر شاید صہیب نے یہ بھی کہا ہوگا کہ جواب دیا اُنگلی سی اشارہ کرکی ف اور اسباب مین روایت ہے بلال اور ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سی عن ابن عمر قال قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو فی الصلوٰۃ قال کان یشیر بیدہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہ پوچھا مین نے بلال سی کیونکر جواب دیتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتی تہی اصحاب اُنکو اور وہ نماز مین ہوتی تہی کہا بلال نے اشارہ کرتی تہی اپنی ہاتہ سی کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور حدیث صہیب کے حسن ہی نہین پہچانتی ہم اوسی مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتی ہین بکیر سی اور روایت کی زید بن اسلم سی اُنھون نے ابن عمر سی کہ کہا مین نے بلال سے کیونکر جواب دیتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتی تہی اُنپر مسجد بنی عمرو بن عوف مین کہا بلال نے اشارہ کرتی تہی ہاتہ سی اور دونو حدیثین ہمیرے نزدیک صحیح ہین ایسلئے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہی اور قصہ حدیث بلال کا اور اگر ابن عمر نی اُن دونو نسی روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونون سے سُنا ہو **باب** ماجاء ان التسبیح للرجال والتصفیق للنساء باب اس بیان مین کہ جب امام بہولے تو مردونکو سبحان اللہ کہنا اور عورتونکو تصفیق چاہیئی اور تصفیق یہ ہے ہاتہ کی پشت بائین ہتیلی پر مارنا ہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تسبیح مردونکو ہی اور تصفیق عورتونکو ف اور اسباب مین علی اور سہل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سی بہی روایت ہے اور کہا حضرت علی نی کہ جب مین اذن مانگتا حضرت سے اندر آنی کا اور آپ نماز پڑہتی ہوتے تو سبحان اللہ کہتی کہا ابوعیسی نے

حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق **باب** ماجاء فی کراھیۃ التثاؤب فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ جماہی لینا نماز میں مکروہ ہی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب فی الصلوٰۃ من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم ما استطاع **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماہی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہی سو جب کسی کو جماہی آوے تو روکے اور مہ بند کرے جہانتک ہو سکے **ف** اور اسباب میں ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماہی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہی سو جب کسی کو جماہی آوے تو روکے اور مہ بند کرے جہانتک ہو سکے **ف** اور اسباب میں ابی سعید خدری اور عبد اللہ بن ثابت سے بھی یہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ کہا بعضے علماء نے جماہی لینا نماز میں ابراہیم نخعی نے کہا میں تو جماہی کو پسند نہیں کرتا ہوں گنہگار سی **باب** ماجاء ان صلوٰۃ القاعد علی النصف من صلوٰۃ القائم باب اس بیان میں کہ بیٹھکر نماز پڑھنی میں آدھا ثواب ہے کھڑی ہو کر پڑھنی سی **عن** عمران بن حصین قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ الرجل وھو قاعد فقال من صلی قائما فھو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا اپنی جو کھڑی ہو کر پڑھی تو افضل ہی اور جو بیٹھ کر پڑھی تو اسکو آدھا ثواب ہے کھڑی پڑھنی والی سی اور جو لیٹ کر پڑھی تو اسکو بیٹھنے والیکا آدھا ثواب ہے **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو انس اور سائب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سی اسی اسناد سی مگر وہ یہ کہتی ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پڑھے اگر نہ ہو سکی تو بیٹھ کر پڑھے اگر نہ ہو سکی تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھے کی ہمسی یہ زیادتی انہوں نے وکیع سی انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سی اسی اسناد سی **کہا** ابو عیسے نے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اشعثی حسین معلم سی ابراہیم بن طہمان کی روایت کے مانند اور روایت کیا ہی ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سی مثل روایت عیسی بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہی روایت کی ہمسی محمد بن بشار انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے اشعث بن عبد الملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہی کھڑی ہو کر پڑھی چاہی بیٹھکر چاہی لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھکر نہ پڑھ سکی سو کہا بعض نے پڑھی داہنی کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کیطرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اسحدیث کی معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھکر پڑھی اسکو آدھا اجر ہی ہے تندرستی کے اور جسکو کچھ عذر نہو اور جسی کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھکر پڑھی تو اسکو پورا ثواب ہے مثل کھڑی ہو کر پڑھنی والیکی اور بعض حدیثوں میں یہ مضمون بھی آیا ہی یعنی مثل قول سفیان ثوری کے **باب** فیمن یتطوع جالسا باب اس کی بیان میں جو بیٹھکر نماز نفل پڑھی **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی سبحتہ قاعدا حتی کان قبل وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعام فانہ کان یصلی فی سبحتہ قاعدا ویقرأ بالسورۃ فیرتلھا حتی تکون اطول من اطول منھا **ترجمہ** روایت ہے حفصہ ام المومنین سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نفل پڑھتی بیٹھکر یہانتک کہ جب رہگیا آپ کی وفات میں ایکسال پڑھنے لگے آپ نفل بیٹھکر اور پڑھتی تھی کوئی سورت تو اسقدر ترتیل کرتے یعنے ٹھہر ٹھہر کر مزا لیکر کہ پڑھتی کہ وہ لمبی سی لمبی ہو جاتی **ف** باب میں ام سلمہ اور انس مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ نماز پڑھتی تھی بیٹھکر جب باقی رہتی قرارت تیس یا چالیس آیتوں کی موافق تو کھڑی ہو جاتی پھر رکوع کرتی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتی اور مروی ہی اسسی کہ نماز پڑھتی بیٹھکر پھر جب قرارت کرتی کھڑی کھڑے رکوع و سجدہ بھی کرتی کھڑے کھڑی اور جب قرارت کرتی بیٹھی بیٹھی تو رکوع و سجدہ بھی کرتی بیٹھی بیٹھی کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہی گویا انکی نزدیک دونو حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین آیۃ قام وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھکر نماز پڑھتی تو قرارت بھی بیٹھکر کرتی پھر جب باقی رہتی تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑی ہو کر پڑھتی پھر رکوع اور سجدہ کرتی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ قال سألتھا عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ قالت کان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرأ وھو جالس رکع وسجد وھو جالس **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ ابن شقیق سی کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ سی نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہ نے نماز پڑھتی تھی آنحضرت بڑی رات تک کھڑی کھڑی اور بڑی رات تک بیٹھی بیٹھی پھر جب قرارت کرتی کھڑی ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتی اسی حالت میں اور جب قرارت کرتی بیٹھکر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتی بیٹھکر **کہا** ابو عیسے نے

یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاُخَفِّفُ باب اِس بیان مین کہ فرمایا حضرت نے جب سنتا ہون مین رکعیکی رونیکی آواز تو ہلکی کرتا ہون نماز **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَۃَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی مین جب سنتا ہون رونا رکعیکا نماز مین تو ہلکی کرتا ہون نماز اِس خیال سی کہ گھبرا نجاوی اُسکی مان **ف** اسباب مین ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سبھی سی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی **باب** مَاجَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ باب اِس بیان مین کہ جوان عورتکی نماز قبول نہین ہوتی بغیر چادر کی **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہین ہوتی نماز جوان عورتکی مگر اوڑھنی اوڑھ کر **ف** اسباب مین روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی بھی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر اوڑھنی پانی بالون کے درست نہین اور یہی قول ہی شافعی کا کہ نماز عورت کی درست نہین اگر ذرا بھی بدن اُسکا کھلا ہو اور کہا ہی شافعی نے کہ کہا گیا ہی اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے **باب** مَاجَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اِس بیان مین کہ سدل مکروہ ہی نماز مین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل سی نماز مین **ف** اسباب مین ابی جحیفہ سی بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کو نہین جانتی ہم روایت سے مگر اس حدیث کے وہ روایت کرتی ہین ابوہریرہ سی مرفوعاً مگر اسناد سی عمل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل مین نماز کی اندر سو کہا بعضون نے مکروہ ہی نماز مین اور کہا فعیل نے یہ ہے کہ کہا اور کہا بعضون نے مکروہ ہے سدل نماز مین جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب کپڑا دو ہو تو مضائقہ نہین اور یہی قول ہی احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز مین **ترجمہ** کہتا ہی سَدْل کی دو معنی ہین ایک یہ کہ کرتا یا جبہ کندہی پر ڈال لینا اور باندہین اُسکی نہ پہنا اور اِس لپیٹ لینا کر دونون ہاتہ ڈکہ جاوین اور سیطرح رکوع و سجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تہی اور دوسرے یہ کہ چادر پر ڈالکی دونون کنارے اُسکی داہنی بائین لٹکا دینا اور اُنکو کندہون پر ڈالنا یہ بھی مکروہ ہی اور اسی کو بعض نے کہا ہی کہ کرتی پر کرے تو مضائقہ نہین **باب** مَاجَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ باب اِس بیان مین کہ کنکریان ہٹانا نماز مین مکروہ ہی **عن** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہڑا ہو کوئی تم مین کا نماز کو تو نہ چھوئی کنکریان نماز مین اسلئے کہ رحمت اُسکی سامنے ہے **عن** مُعَیْقِیْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّۃً وَاحِدَۃً **ترجمہ** روایت ہے معیقیب سے کہا پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کنکریان ہٹانی کو نماز مین تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھکو تو ایکبار ہٹا **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسباب مین علی ابن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مکروہ کہا آپنی کنکریان ہٹانی کو نماز مین اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایکبار ہٹا دی گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی حضرت نے اور اسی پر عمل ہی علماء کا **باب** مَاجَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اِس بیان مین کہ نماز مین نہین کا پھونکنا مکروہ ہی **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْہَکَ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سی کہ دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو کہ ہم اُسکو افلح کہتی ہی جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپنی خاک آلودہ ہو تو ہی اپنی موہنہ کو **ف** کہا احمد بن منیع نے مکروہ کہا ہی عبادتی پھونکنا نماز مین اور کہتا ہو کوئی سی نماز نہین جانتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بہی مختار ہی **کہا** ابوعیسیٰ نے کہ روایت کی ہی بعض لوگون نے یہ حدیث ابی حمزہ سی اور کہا کہ وہ لڑکا مولا تہا ہمارا رباح اسکا نام تہا روایت کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے انہون نے حماد بن زید سی انہون نے میمون ابی حمزہ سی اسی اسناد سی مانند اوپر کی روایت کے اور اُسمین کہا ایک لڑکا ہمارا کہ جسکو رباح کہتی تہی **کہا** ابوعیسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ اِسمین نہین اور میمون ابوحمزہ کو ضعیف کہا ہی بعض علمانی اور اختلاف ہے علما کا نماز مین پھونکنی مین سو بعضون نے کہا اگر پھونکا کسینی نماز مین تو پھر پڑہی نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضون نے مکروہ ہی پھونکنا نماز مین اور اگر پھونکا کسینی تو ٹوٹتی نہین نماز اُسکی اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا **باب** مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ باب اِس بیان مین کہ نماز مین کہ کہہ پر ہاتہہ رکہہ کے کہڑا ہونا منع ہی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے کہ نماز پڑہی آدمی کو کہہ پر ہاتہ رکہکر **ف** اِس باب مین روایت ہے ابن عمر سی بھی **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ کہا ہی بہت سی اہل علم نے اور اختصار یہ کہ آدمی اپنی ہاتہ کو کہہ پر رکہی اور مکروہ کہا ہی بعضون نے چلتا بہی کو کہہ پر ہاتہہ رکہکر

جدہ سہو کی دو سجدہ سہو کی کئی بعد کلام کے ف اسی معنی میں روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بَعْدَ السَّلَامِ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کئے سہو کے بعد سلام کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لیوے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اسکی جائز ہے اور دو سجدے کر لیوے سہو کے اگرچہ بیٹھا ہو قعدہ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھی اور قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اسکی درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا **باب** مَا جَاءَ فِی التَّشَهُّدِ فِی سَجْدَتَیِ السَّهْوِ باب سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کی بیان میں عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کئے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہیں ابی قلابہ کے سوا اس حدیث کی اور روایت کی یہ حدیث محمد بن خالد حذاء سی انہوں نے ابی قلابہ سی انہوں نے ابی المہلب سے اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہی اور معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور خالد حذاء اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء سی انہوں نے ابی قلابہ سی بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تین رکعت عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اسکو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہیں کو کہتے ہیں الخ اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے اور اختلاف ہے علما کا سجدۂ سہو کے تشہد میں سو کہا بعضوں نے تشہد پڑھیں اور سلام پھیرے اور کہا انہوں نے نہ سجدہ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کر لی قبل سلام کی تو تشہد نہ پڑھی اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کر لی قبل سلام کی تو تشہد نہ پڑھی **باب** مِنْهُ شَكٌّ فِی الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ باب زیادت و نقصان نماز میں شبہ کرنے کی بیان میں عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ اَحَدُنَا یُصَلِّیْ فَلَا یَدْرِیْ كَیْفَ صَلّٰی فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلَمْ یَدْرِ كَیْفَ صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سی وہ روایت کرتی ہیں عیاض بن ہلال سے کہا میں نے ابی سعید سی کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہی اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز اور نہ جانی کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کری بیٹھکر ف اور اسی معنی میں روایت ہی عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ سی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سی کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی کہ جب شک پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہرا وی اسکو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھہرا وی اسکو دو اور سجدے کری قبل سلام پھیرنے کی یعنی سہو کی اور اسی پر عمل ہے ہماری اصحاب کا اور کہا بعض علما نی جب شک کری نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَیُلْبِسُ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیَ كَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک شیطان آتا ہی تم میں سی ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہی اوپر اسکے یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی جب پاوے کوئی تم میں سی یہ تو چاہی دو سجدے کری بیٹھی ہوئی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰی اَوْ ثِنْتَیْنِ فَلْیَبْنِ عَلٰی وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثِنْتَیْنِ صَلّٰی اَوْ ثَلَاثًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثِنْتَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثَلَاثٍ وَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جب بھولجاوی کوئی شخص نماز میں اور نہ جانی کہ دو پڑھیں یا ایک یعنے رکعتیں تو ایک قرار دی اور اگر نہ جانی کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دی اور اگر نہ جانی تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دی اور جو باقی رہا سو پڑھکر آخر میں دو سجدے کری قبل سلام کی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اسکو زہری نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُسَلِّمُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ باب اسکی بیان میں جو سلام پھیرے دو رکعت پر ظہر یا عصر میں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنْ اِثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْیَدَیْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر پھیرے دو رکعت پڑھکر سو کہا انسی ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنے بحکم خدا یا آپ بھول گئی یا رسول اللہ سو پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ذوالیدین نے سو عرض کیا لوگوں نے ہاں یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھی ہیں دو رکعتیں پہلی اور پڑھ سلام کیا پھر تکبیر کہی پھر سجدہ کیا مانند پہلی سجدوں کے یا اُس سے لمبا پھر تکبیر کہی اور سر اُٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدہ کی برابر یا اُس سے لمبا **ف** اسی باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعضی کوفی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھولکر یا انجان ہوکر کسیطرح ہو نماز دوبارہ پڑھے اور تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اسکی تھا کہ نماز میں کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور اُسکے قایل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اُس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کی حق میں کہ قضا کرے اگر بھولا ہے کھایا پیا ہے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اُسکو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہا نے قصداً کھانے میں اور بھول جانے میں ابی ہریرہ کی حدیث کی روسے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابی ہریرہ کی حدیث میں اگر کلام کیا امام نے نماز میں اور اُسکو گمان تھا کہ میں نماز پوری کرچکا ہوں اور بعد اسکے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرلی اور نماز اُسکی فاسد نہیں اور جسنے کلام کیا مقتدیوں میں سے اور اُسکو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر پڑھے اور دلیل انکی یہ ہے کہ فرائض گھٹتے بڑھتے رہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کی دن یہ بات کسیکے لئے جائز نہیں ہوسکتی جسنے ذوالیدین کو ہوگئی کہ آج کل فرض کم و بیش نہیں ہوتے احمد کا قول کچھ اسکے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب میں موافق ہیں احمد کی **باب** مَا جَآءَ فِي التَّعَالِ باب جوتیاں پہنکر نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت اُنکی ابی سلمہ ہے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہنکر تو کہا انس نے ہاں **ف** اور اسی باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن حُرَیث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ اور عطا سے کہ ایک مرد ہیں بنی شیبہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **باب** مَا جَآءَ فِي الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ باب نماز صبح میں قنوت پڑھنے کے بیان میں **عن** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں **ف** اسی باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضہ الغفاری سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعضوں نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحاق نے قنوت نہ پڑھی مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی پھر جب مصیبت آوے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے ساتھ دعا کرے **باب** فِيْ تَرْكِ الْقُنُوْتِ باب ترک قنوت کے بیان میں **عن** احمد بن منیع قال اخبرنا یزید بن هارون عن ابی مالك الاشجعی قال قلت لابی یا ابت انك قد صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی بن ابی طالب ههنا بالکوفة نحوا من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث **ترجمہ** روایت ہے احمد بن منیع سے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہ مالک اشجعی نے کہا اپنی باپ سے اے میرے باپ تنے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچھے اور حضرت علیؓ کے ساتھ تو یہیں کوفی میں قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے کہا اُنکے باپ نے اے میرے بیٹے یہ نئی بات نکلی ہوئی ہے **ف** روایت کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی یہی تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابوعیسیٰ نے ابومالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُعَطِّسُ فِي الصَّلٰوةِ باب اسکے بیان میں جو چھینکے نماز میں **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا

روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو چھینک آئی مجھکو سو کہا میں نے الحمد للہ سے بہت حمد اور بہتی اسکی یہ میں مبارک تعریف اللہ کے لئے ہی بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اسکی اندر اور اوپر جیسی دوست رکھتا ہی ہمارا رب اور پسند کرتا ہی پھر جب نماز پڑھ چکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنیوالا تھا نماز میں سو نہ بولا کوئی پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنیوالا تھا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بارہ کون بات کرنیوالا تھا نماز میں تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفرا نے میں تھا یا رسول اللہ فرمایا آپنی کیونکر کہا تھا تمنی کہا میں نے کہا تھا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ تک فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اسکی کہ میری جان جسکی ہاتھ میں ہے کوئی پچیس اوپر فرشتے اسکی طرف دوڑے کہ کون چڑھ جاتا ہی اس کلمہ کو لیکر یعنی آسمان کیطرف ف اسباب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ سے کہا ابو عیسے نے حدیث رفاعہ کی حسن ہی اور بعض علما کی نزدیک یہہ واقعہ نماز نفل میں تھا اسلئے کہ کہتے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نماز فرض میں تو حمد کرے اللہ تعالی کی اپنی دلمیں اس سے زیادہ اجازت نہ دی **باب** فی نسخ الکلام فی الصلوۃ باب نماز میں کلام منسوخ ہونیکی بیان میں **عن** زید بن ارقم قال کنا نتکلم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ یکلم الرجل منا صاحبہ الی جنبہ حتی نزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے باتیں کرتی تھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے نماز میں بولتا تھا آدمی اپنی ساتھی سے جو بازو پر ہوتا تھا یہانتک کہ اتری آیت وقوموا للہ قانتین سو حکم ہوا ہمکو چپ رہنی کا اور منع ہوا بات کرنا ف اسباب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے کہا ابو عیسے نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عمدا یا سہوا تو دوبارہ پڑھی نماز اور یہی قول ہی ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا ہی اگر کلام کرے قصدا تو دوبارہ پڑھی نماز اور اگر کلام کرے بھولی سی یا مسئلہ نجانتا ہو کافی ہی اسکو وہی نماز اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** ما جاء فی الصلوۃ عند التوبۃ باب توبہ کی نماز کے بیان میں **عن** اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی بہ واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرا ہذہ الآیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ الی آخر الآیۃ **ترجمہ** روایت ہی اسمار بن الحکم فزاری سی کہا سنا میں نے حضرت علی سی کہ فرماتے تھی میں جب سنتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کی حکم سی مجھکو جتنا وہ چاہتا تھا اور جب سنتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سی تو قسم لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کہاتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اسکو اور بیان کیا مجھ سے ابو بکر نی اور سچ کہا ابو بکر نی کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھی کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کری پھر کھڑا ہو اور طہارت کری پھر نماز پڑھی پھر مغفرت مانگی اللہ سی مگر بخشدیتا ہی اللہ اسکے گناہ کو پھر پڑھی حضرت نے اپنی قول کی تائید کی لئی یہ آیت والذین اذا الآیۃ یعنے متقی وہ ہیں کہ جب ہو جاتی ہی انسے کچھ بیحیائی یا ظلم کرتی ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتی ہیں اللہ کو آخر آیت تک ف اسباب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہی کہا ابو عیسے نے حدیث علی کی حسن ہی ہمیں جانتے ہم اسی مگر سند سی عثمان بن مغیرہ کی اور روایت کی اسی شعبہ اور کئی لوگوں نے سو مرفوع کیا ہیں نے مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور منصور نی یہ حدیث موقوفا اور مرفوع نکیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مروی ہے منصور سے مرفوعا بھی **باب** ما جاء متی یومر الصبی بالصلوۃ باب اس بیان میں کہ لڑکی کو کب سے حکم کریں نماز کا **عن** سبرۃ الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علموا الصبی الصلوۃ ابن سبع سنین واضربوہ علیہا ابن عشر **ترجمہ** روایت ہے سبرہ جہنی سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز سکھلاؤ لڑکو کو جب سات برس کے ہوں اور مارو انکو نماز کی لئی جب دس برس کی ہوں ف اسباب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی بھی کہا ابو عیسے نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دیوی اوسکا بعد دس برس کی اسکی قضا پڑھے کہا ابو عیسے نے سبرہ بیٹی ہیں معبد جہنی کے اور انکو ابن عوسجہ بھی کہتی ہیں **باب** ما جاء فی الرجل یحدث بعد التشہد باب اسکے بیان میں جو حدث کری بعد تشہد کی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث یعنی الرجل وقد جلس فی اخر صلوتہ قبل ان یسلم فقد جازت صلوتہ **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کی اور بیٹھہ چکا اپنی نماز کی آخر مین یعنی قعدۂ اخیرہ مین تو جائز ہوگئی نماز اسکی **کہا** ابوعیسے نی یہ حدیث ازروی اسناد کی قوی نہین اور اضطراب ہے اسکی اسناد مین اور بعضی لوگ قایل ہین اسکی کہ جب بیٹھہ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز مین اور حدث کیا قبل سلام کی تو نماز اسکی پوری ہوگئی اور بعضون نے کہا جب حدث کری قبل تشہد یا قبل سلام کی تو اعادہ کری نماز کا اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا احمد نی جب تشہد نہ پڑہی اور سلام پھیر دی تو نماز کی جایز ہی کہ فرمایا حضرت نی وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ یعنے تمام ہونا نماز کا سلام ہی اور تشہد کچھہ ایسا فرض نہین کہ اُسکے ترک سے نماز درست نہو اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد کھڑے ہوگئے اور تشہد نہ پڑہا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نی جبکہ تشہد پڑہ لیا اگر سلام نہ پھیری تو بھی نماز جایز ہی اور سند پکڑی اُس حدیث سی کہ سکھایا ہی عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی تشہد ابن مسعود کو اور اُسکی اخیر مین فرمایا فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ یعنے جب فارغ ہوچکا تو تشہد سی تو ادا کردیا جو تجھہ پر لازم تہا **کہا** ابوعیسے نی عبدالرحمن بن زیاد وہ افریقی ہین کہ بعض اہل حدیث نے اُنکو ضعیف کہا ہی اُنہی مین سی ہین یحیی بن سعید قطان اور احمد بن حنبل

باب مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ باب اس بیان مین کہ جب مینہہ برستا ہو تو نماز اپنی اپنی منزلون مین پڑہ لینا درست ہے **عن** جابر قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا تہی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سفر مین اور برسا مینہہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چاہی نماز پڑہ لی اپنی فرودگاہ مین **ف** اسبابین روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سی کہ وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے اور روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سی بہی **کہا** ابوعیسے نی حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور رخصت دی ہے اہل علم نی جمعہ اور جماعت مین حاضر نہونی کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق کہا سامین نے ابازرعہ سی کہتے تہی روایت کی عفان بن مسلم نی عمر بن علی سی ایک حدیث اور کہا ابازرعہ نی نہین دیکہا مین نے بصرہ مین کوئی حافظ تین شخصون سے بڑہکر علی ابن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمر بن علی اور ابوالملیح کا نام حامر ہی ہے وہ ابن اسامہ ہین اور کہتی ہین اُنہین زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی

باب مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلٰوةِ باب نماز کی بعد کی تسبیح کی بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا حاضر ہوئے فقرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیے یا رسول اللہ امیر لوگ نماز پڑہتے ہین جیسے ہم نماز پڑہتے ہین اور روزہ رکہتی ہین جیسی ہم روزہ رکہتے ہین اور سوا اسکے اُنکے پاس مال ہین کہ اُس سے غلام آزاد کرتے ہین اور صدقہ دیتی ہین تو فرمایا حضرت نی جب تم نماز پڑہ چکا کرو تو کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ تینتیس بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ چونتیس بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دس بار سو تم پالوگے اسکی برکت سے درجی اُنکی جو تمسے آگے بڑہ گئی ہونگی اور نہ آگی بڑہ سکیگا کوئی تمسی جو پیچہی تمہاری ہے

ف اسبابین روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمر اور ابی ذر سے **کہا** ابوعیسے نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی دو خصلتین ہین کہ نہین بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہی جنت مین اول یہ تسبیح کری یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ کہی ہر نماز کی بعد تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہی تینتیس ۳۳ بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہی چونتیس ۳۴ بار دوسرے یہ کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہی سوتی وقت دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ باب سواری پر نماز پڑہنے کی بیان مین کیچڑ اور پانی کی وقت **عن** عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيقٍ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوا وَالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبَلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَأَذَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ يُومِئُ إِيمَاءً يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن عثمان سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سی وہ اپنی دادا سی کہ وہ تہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سفر مین سو پہونچی ایک تنگ جگہہ مین اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سی مینہہ برسا اور نیچی کیچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پہر آگے بڑہی اپنی سواری سی پر اور امامت کی اُنکی اشارہ کرتی تہی اور جہکتے تہی سجدہ مین رکوع سی زیادہ **کہا** ابوعیسے نی یہ حدیث غریب ہے فقط عمر بن رماح مجنی نی اسکو روایت کیا ہی اور کسکی روایت سے معلوم نہین ہوتے اور روایت کی ہی اُنسی کسی عالمون نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک سے کہ اُنہون نے نماز پڑہی کیچڑ پانی مین سواری پر اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق

باب ماجاء فی الاجتہاد فی الصلوٰۃ باب نماز میں بہت کوشش اور محنت اٹھانے کی بیان میں **عن** المغیرۃ ابن شعبۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتفخت قدماہ فیل لہ اتتکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ پائی مبارک آپکی پھول گئی سو عرض کیا گیا کہ آپ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخشدی گئی آپکی اگلی اور پچھلی گناہ سو فرمایا آپنے کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار **ف** اور اسبابین ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ الصلوٰۃ باب اس بیانمیں کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلے جسکی پرسش ہوگی وہ نماز ہے **عن** حریث بن قبیصۃ قال قدمت المدینۃ فقلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا قال فجلست الی ابی ھریرۃ فقلت انی سالت اللہ ان یرزقنی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل اللہ ان ینفعنی بہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ صلوتہ فان صلحت فقد افلح وانجح فان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضتہ شیئا قال الرب تبارک تعالیٰ انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بھا ما انتقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذلک **ترجمہ** روایت ہے حریث ابن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینہ میں تو دعا کی میں یا اللہ نصیب مجھ کو ہمنشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابی ہریرہ کی پاس اور کہا دعا کی تھی میں کہ نصیب ہو مجھکو نیک ہمنشین سو بیان کر مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاید اللہ فائدہ دی مجھکو اس سے سو کہا انہوں نے سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلی جسکا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اسکی عملوں سے نماز ہے پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہونچا اور اگر خراب ہوئی تو خراب ہوا اور نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرماوے گا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کیا بندے میرے کی تو پوری ہوگی اس سے نقصان فرضوں کی پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا یعنی نفلوں سے فرض پورے کئے جاوینگے **ف** اسبابین روایت ہے تمیم داری سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابی ہریرہ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ ابن ذویب سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **باب** ماجاء فیمن صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ ما لہ من الفضل باب اس بیانمیں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سنت دن رات میں اسکو کیا ثواب ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اربع رکعات قبل الظھر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سنت بناوے اللہ تعالیٰ اسکے لئے ایک مکان جنت میں چار رکعت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد اسکی اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کی اور دو رکعت قبل فجر کی **ف** اسبابین روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہی حافظے میں عمیرہ بن زیاد کی **عن** ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا قبل الظھر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر صلوۃ الغداۃ **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اسکے لئے ایک گھر جنت میں چار قبل ظہر کے اور دو بعد اسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور دو قبل فجر کی جو نماز ہے اول روز کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اسی باب میں حسن ہی صحیح ہے اور مروی ہے انہی کئی سند و نسی **باب** ماجاء فی رکعتی الفجر من الفضل باب صبح کی سنتوں کی فضیلت کی بیانمیں **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اسمیں ہے **ف** اسبابین علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن صحیح ہے ہم کو روایت کی احمد بن منیع نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے ہی ایک حدیث **باب** ماجاء فی تخفیف رکعتی الفجر والقراۃ فیھما باب تخفیف سنت فجر اور قرأت میں **عن** ابن عمر قال رمقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شھرا فکان یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر قل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی

فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنیکا اور بعد طلوع سوا فجر کی دو سنتوں کی اور نماز نہ پڑھنے کا اور بعد سنتوں کے ۷ فجر کی داہنی کروٹ پر لیٹنے کا اور تکبیر کے بعد سوا فرض کے اور نماز نہ پڑھنے کا اور فوت شدہ سنتوں کا بعد فرض کے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ف اسباب میں ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتی ہوں ابی اسحٰق سے مگر سند سے ابی احمد کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابی اسحٰق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کی بھی اور ابو احمد زبیری ثقہ ہیں حافظ ہیں کہا سنا میں نے بندار سے کہتے تھے کسیکا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابی احمد زبیری کا تھا اور نام ابی احمد کا محمد بن عبداللہ بن زبیر زبیری اسدی کوفی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب باتیں کرنیکے بیان میں صبح کی سنت کی بعد **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتیں پڑھ چکتی فجر کی تو اگر مجھ سے کچھ کام ہوتا اپکو تو باتیں کرتی اور نہیں تو تشریف لیجاتی نماز کو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کی جبتک نماز نہ پڑھ لی مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق کا **باب** مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ باب اس بیان میں کہ بعد طلوع فجر کی سوا دو سنتوں کی اور نماز نہ پڑھنا چاہیے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ہے بعد طلوع فجر کی سوا دو رکعت سنتوں کے ف اور اسباب میں عبداللہ بن عمرو اور حفصہ سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر قدامہ بن موسی کی روایت سے کہ روایت کی ہے انسی کئی لوگوں نے اور اسپر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنا بعد طلوع فجر کی سوا دو رکعت سنت کی اور معنی اس حدیث کی یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے بعد طلوع فجر کی مگر دو رکعت فجر کی **باب** مَا جَاءَ فِي الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب صبح کی سنت کی بعد لیٹنے کے بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھ چکے ایک تم میں کا سنت فجر کی تو لیٹ جاوے سیدھی کروٹ پر ف اسباب میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتی سنت فجر کی اپنی گھر میں لیٹ جاتے سیدھی کروٹ پر اور کہا ہی بعض علماء نے کہ ایسا کرنا ہی مستحب ہے بکر **باب** مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ باب اس بیان میں کہ جب تکبیر ہو جاوے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے سوا فرض کے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جاوے نماز فرض کی تو اور نماز پڑھنی نہیں سوا اسی فرض کے ف اسباب میں ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمر و اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقا بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسمٰعیل بن مسلم اور محمد بن عجلان نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور حدیث مرفوع صحیح زیادہ ہی ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے روایت کیا اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو سوائے فرض کی اور کچھ نہ پڑھے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَاءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ باب اس بیان میں کہ جب فوت ہو جاوے سنت صبح کی تو بعد فرض کی پڑھ لی **عن** مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ ترجمہ روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی دادا سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز انکی ساتھ پھر پھری آنحضرت اور پایا مجھکو نماز پڑھتی سو فرمایا ٹھہر جا اے قیس کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہی عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھیں میں نے دو سنتیں فجر کی فرمایا آپ نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں کہا ابو عیسے نے محمد ابن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتے ہم مثل اسکی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہی عطاء بن ابی رباح نے سعد ابن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلاً اور کہا ہی ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کی کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھ لیوے دو سنتیں بعد فرض کے

قیس خادم آفتاب کے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کی اور قیس والد ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں انکو قیس بن عمرو اور قیس بن قہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اور دیکھا قیس کو یعنے نماز پڑھتے آخر حدیث تک **باب** ماجاء فی اعادتھا بعد طلوع الشمس باب اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہو تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھی جاوے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں دو سنتیں فجر کی تو پڑھ لی بعد طلوع آفتاب کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی مثل اسکا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک **کہا** ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کی مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہی نضر ابن انس سے وہ روایت کرتی ہیں بشیر بن نہیک سے وہ ابی ہریرہ سے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اسنے نماز صبح کی **باب** ماجاء فی الاربع قبل الظھر باب ظہر کی قبل چار رکعت سنت کے بیان میں

عن علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الظھر اربعا وبعدھا رکعتین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں **ف** اسباب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہی روایت کی ہم نے ابو بکر عطار نے کہا مجھ کو علی بن عبد اللہ نے کہ روایت کرتی ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے ہم پہچانتے نہیں عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکی تابعی اختیار کرتی ہیں کہ پڑھی جاوے قبل ظہر کی چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا اور کہا بعض علمار نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتی ہیں جدا جدا پڑھی جاوے ایک ایک دو گانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد الظھر باب ظہر کے بعد دو رکعتوں کی بیان میں

عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظھر رکعتین بعدھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد ظہر کی **ف** اسباب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی **باب** آخر دوسرا باب **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل اربعا قبل الظھر صلاھن بعدھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کی تو پڑھ لیتے انکو بعد ظہر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن مبارک کے اسی سند سے اور روایت کیا اسکو قیس ابن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اسکی اور نہیں جانتی ہم کسیکو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس ابن ربیع کی اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی قبل الظھر اربعا وبعدھا اربعا حرمہ اللہ تعالیٰ علی النار **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی قبل ظہر کی چار رکعت اور بعد اسکی چار رکعت سنت حرام کریگا اسکو اللہ دوزخ پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور مروی ہی اور سند سے بھی **عن** عنبسۃ بن ابی سفیان قال سمعت اختی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار **ترجمہ** روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بیبی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتی تھی جو حفاظت کریگی چار رکعت پر قبل ظہر کی اور چار بعد ظہر کی حرام کردیگا اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر دوزخ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹی عبد الرحمن کے ہیں انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ مولی ہیں عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابی امامہ کے **باب** ماجاء فی الاربع قبل العصر باب عصر کی قبل چار سنتوں کی بیان میں **عن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینھن بالتسلیم علی الملائکۃ المقربین ومن تبعھم من المسلمین والمومنین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھی عصر کی پہلی چار رکعت فرق کردیتی تھی یعنی دو دو گانہ مومنین سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو بعد انکی ہے مسلمانوں اور مومنوں سے **ف** اور اسباب میں روایت ہے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اختیار کیا ہی اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل

کی چار رکعت سنت ہیں عصر کی یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند بکری اسحدیث سے اور کہا کہ معنی اسحدیث کی یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ یعنے نمازات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں فضل کرے انہیں یعنی درود سلام میں پڑھی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءۃ فیہما باب مغرب کے بعد دو رکعتیں اور اسکی قرأت کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن مسعود انہ قال ما احصی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلوٰۃ الفجر بقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نہیں شمار کر سکتا کتنی بار سنا ہی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کی اور قبل صبح کی **ف** اسباب میں ابن عمر کی بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے روایت سے ابن مسعود کی نہیں جانتے ہم کہ کسی روایت کی ہو انسی مگر عبد الملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے **باب** ماجاء انہ یصلیہما فی البیت باب مغرب کی دو سنتیں گھر میں پڑھنے کی بیان میں **عن** ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد المغرب فی بیتہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حضرت کے گھر میں **ف** اسباب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ کی بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی **عن** ابن عمر قال حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر رکعات کان یصلیہا باللیل والنہار رکعتین قبل الظہر ورکعتین بعدہا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء الآخرۃ قال وحدثتنی حفصۃ انہ کان یصلی قبل الفجر رکعتین ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے یاد کی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ رات دن میں دو قبل ظہر کی اور دو بعد اسکے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کی کہا ابن عمر نے اور روایت کی مجھ سے حفصہ نے کہ پڑھتے تھے حضرت دو رکعت قبل فجر کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے حسن بن علی نے انسی عبد الرزاق نے انسی معمر نے انسے زہری نے انسے سالم نے انسے ابن عمر نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب باب مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینہن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھی بعد مغرب کے چھ رکعت بری بات نکری بیچ میں برابر ہوگا اسکا ثواب بارہ برس کی عبادت کے کہا ابو عیسے نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھی مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنا دیگا اللہ اسکے لئے ایک گھر جنت میں کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن حباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی خثعم سے کہا اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنیوالے ہیں اور بہت ضعیف کہا انکو **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد العشاء باب عشا کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدہا رکعتین وبعد المغرب ثنتین وبعد العشاء رکعتین وقبل الفجر ثنتین ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کی دو رکعت اور بعد اسکے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کی دو اور قبل فجر کے دو **ف** اسباب میں علی اور ابن عمر کی بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث عبد اللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء ان صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ باب اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ واجعل آخر صلوتک وترا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہئے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو وتر کر اسکو ایک رکعت سے اور کر آخر نماز اپنی کو وتر **ف** اسباب میں عمرو بن عنبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نمازات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب**

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ باب نماز شب کے ثواب کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے رمضان کے روزے ہیں محرم کی جو مہینا ہے اللہ کا اور سب سے افضل بعد فرض کے نماز رات کی ہے **ف** اس باب میں جابر اور بلال اور ابی امامہ سے بھی روایتیں ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابی وحشیہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت میں **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابوسلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابی سعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھاتی ہوں رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر کچھ پڑھتی تھی چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو انکے حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھ انکے حسن اور طول سے پھر پڑھتی تھی تین رکعت یعنی وتر کی سو کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آپ سو جاتی ہیں قبل وتر کی سو فرمایا آپنی اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھی کروٹ پر **ف** روایت کی ہے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ مِنْهُ** دوسرا باب اسی سے یا میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ مِنْهُ** باب دوسرا اسی سے یا میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نو رکعت رات کو **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کی مانند روایت کی ہے یہ بات محمود بن غیلان نے انہی یحییٰ بن آدم نے انہی سفیان نے انہی اعمش نے کہا ابوعیسیٰ نے اکثر روایتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کی اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا انکو اس سے خواب یا لگجاتی آپکی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے عبدالعظیم عنبری کی ہیں کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن مسنی نے وہ روایت کرتی ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفی قاضی تھی بصرہ کی اور امامت کرتی تھی قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ یعنے جب پھونکا جاوے صور تو وہ دن سخت ہی پس گر پڑی بیہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا انکے اٹھانیوالوں میں انکے گھر تک کہا ابوعیسیٰ نے اور سعد بن ہشام بیٹی ہیں عامر انصاری کی اور ہشام بن عامر صحابی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی **باب** فِي نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ اس باب میں یہ بیان ہے کہ پروردگار تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى سَمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

فَلَا يَزَالُ كَذَالِكَ حَتّٰى يُضِيءَ الْفَجْرُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اترتا ہی اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات مین جب گزر جاتی ہی تہائی رات پہلی اور فرماتا ہی مین ہون بادشاہ کون ہی ایسا کہ پکاری مجھکو کہ مین جواب دون اور قبول کرون اسکی پکار کو کون ہی کہ سوال کری مجھسے کہ مین دون اسکو جو مانگی کون ہی کہ مغفرت مانگی مجھسی کہ بخش دون گناہ اسکی ہیر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہی یہانتک کہ روشن ہو جاتی ہی فجر ف اور اسباب مین علی ابن ابی طالب اور ابی سعید اور رفاعہ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی بہت سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی اترتا ہی اللہ تبارک و تعالی برسی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور یہ صحیح تر ہی سب روایتون سے یعنی جسمین آخر شب مذکور ہی باب ما جاء فی القراءۃ باللیل باب راتکو قرآن پڑھنی کی بیانمین عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر مررت بک وانت تقرأ وانت تخفض من صوتک فقال انی اسمعت من ناجیت قال ارفع قلیلا وقال لعمر مررت بک وانت تقرأ وانت ترفع صوتک فقال انی اوقظ الوسنان واطرد الشیطان قال اخفض قلیلا ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابی بکر سی مین گزرا تم پر سی یعنی رات کو تو تم پڑھتے تہی بہت چپکی سی سو عرض کیا ابو بکر نی مین سنتا تہا اسکو جس سے مناجات کرتا تہا یعنی خدا کو فرمایا آپنی بلند کر تو ذرا سی آواز اور فرمایا حضرت عمر سی مین گزرا تم پر سی اور تم قرآن پڑھتے تہی بہت بلند آواز سی سو عرض کیا انہون نے مین جگاتا ہون سوتون کو اور بہگاتا ہون شیطان کو فرمایا آپنے ذرا چپکی سی پڑھو ف اسباب مین عائشہ و ام ہانی اور انس و ام سلمہ اور ابن عباس سی بہی روایت ہے عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ کیف کان قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اسر بالقراءۃ وربما جہر فقلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ ترجمہ ہی عبد اللہ بن ابی قیس سی کہا پوچہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کیسی تہی قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو فرمایا ہر طرح سی قرارت کرتی تہی کبہی چپکی سی پڑہتی تہی اور کبہی زور سی کہا مین نے سب تعریف ہی اس اللہ کو جس نے دین کے کام مین وسعت رکہی کہا ابو عیسے نی یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے کہا ابو عیسے نی حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہی اسکا یحیی بن اسحاق نی حماد بن سلمہ سی اور اکثر راویون نے روایت کیا ہی اسکو ثابت سے انہون نے عبد اللہ بن رباح سی مرسلا عن عائشۃ قالت قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایۃ من القرآن لیلۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ ساری رات پڑہتی رہی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت قرآن کی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اس سند سے باب ما جاء فی فضل صلوۃ التطوع فی البیت باب نفل گہر مین پڑہنی کی فضیلت کی بیانمین عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلوتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سب سے افضل نماز تمہاری وہ ہی جو گہر مین پڑہی جاوے مگر فرض یعنے اسکا جماعت سے اور مسجد ہی مین پڑہنا افضل ہے ف اسباب مین عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نی حدیث زید بن ثابت کی حسن ہی اور اختلاف کئی ہین روایت مین اس حدیث کی سو روایت کیا اسکو موسی بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نی مرفوعا اور موقوف کیا اسکو بعض نی اور روایت کیا اسکو مالک نی ابی النضر سی اور مرفوع نہین کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوہا قبورا ترجمہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اپنی گہرون مین اور نہ بناؤ اسکو قبرین یعنی قبرستان کی طرح گہرونکو نماز سی خالی نرکہو کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے

ابواب الوتر ہیسب باب وتر کی بیانمین ہین

باب ما جاء فی فضل الوتر باب بیانمین فضیلت وتر کی عن خارجۃ بن حذافۃ انہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ امدکم بصلوۃ ہی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلوۃ العشاء الی ان یطلع الفجر ترجمہ روایت ہے خارجہ بن حذافہ سی کہا نکلی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اللہ نے مدد کی ہی تمہاری ایک نماز سی کہ بہتر ہی تمہارے لیے سرخ اونٹون سے وہ وتر ہی مقرر کیا ہی اسکو اللہ تعالی نی تمہاری لیی نماز عشا کی بعد سے طلوع فجر تک یعنی یہ اسکا وقت ہی ف اسباب مین ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور بریدہ اور ابی بصرہ صحابی سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو عیسے نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہی بعض محدثین نے اس حدیث مین اور کہا عبد اللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہی یعنی حقیقت مین لفظ زرقی ہی باب ما جاء ان

ترسی میں سرو بانی کی کراہت اور آخر شب میں وتر پڑھنے کی اور سات یا پانچ یا تین رکعت

الوتر لیس بحتم کباب میں یہ میں کہ وتر فرض نہیں ہیں عن علی قال الوتر لیس بحتم کصلوتکم المکتوبۃ ولکن سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان اللہ وتر یحب الوتر فاوتروا یا اہل القرآن ترجمہ روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے ولیکن سنت ہیرا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ وتر ہی یعنی طاق ہی دوست رکھتا ہی وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو ف اسباب ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث علی کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحٰق سی انہوں نے عاصم بن ضمرہ سی انہوں نے حضرت علی سی کہ فرمایا حضرت علی نے وتر ایسا ضروری نہیں جیسا نماز فرض ہو ولیکن سنت ہی کہ مقرر کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہم سی بندار نی انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سی انہوں نے سفیان سی یہ حدیث اور صحیح ہی ابی بکر بن عیاش کی حدیث سی اور روایت کی منصور بن معتمر نی ابی اسحٰق سی مانند روایت ابی بکر بن عیاش کے باب ماجاء فی کراہیۃ النوم قبل الوتر وبعدہ اس میں کہ وتر سی پہلی سونا مکروہ ہی عن ابی ہریرۃ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوتر قبل ان انام ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونی سی پہلی ف کہا عیسے بن ابی عمرہ نے کہ تہی شیبی وتر پڑھ لیا کرتی تہی اول شب میں پھر سوتی تہی اور اس باب میں ابی ذر سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور ابو ثور دزدی کنیت حبیب بن ابی ثابت ہے اور اختیار کیا ایک قوم نی علماء صحابہ سی اور جو بعد انکے تہی یہ کہ نہ سوئے آدمی جبتک وتر نہ پڑھ لی اور مروی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی حدیث دوسری میں سی کہ نہ تہی سکے آخر شب سے وتر پڑھنی اول شب میں اور جو طمع کری رات کے اٹھنے کی تو وتر پڑھی آخر شب میں اسلئے کہ آخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہی اسمیں فرشتی حاضر ہوتی ہیں اور یہی افضل ہی روایت کی ہمسے یہ حدیث ہناد نی کہا روایت کی ہم سی ابو معاویہ نی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی باب ما جاء فی الوتر من اول اللیل واخرہ باب اس بیان میں کہ وتر اول شب اور آخر شب دونوں میں پڑھنا درست ہے عن مسروق انہ سال عائشۃ عن وتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت من کل اللیل قد اوتر اولہ واوسطہ واخرہ فانتہی وترہ حین مات فی وجہ السحر ترجمہ روایت ہے مسروق سی کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کا سو فرمایا حضرت عائشہ نی ساری تین چیستی وتر پڑھ لیتی اول شب سی اور وسط شب اور آخر شب میں یہانتک کہ مقرر ہو گیا حضر کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی چھٹے حصہ میں آخر شب کے کہا ابو عیسے نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہی اسباب میں علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سی روایت ہے کہا ابو عیسے نی حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی بعض اہل علم نی وتر پڑھنا آخر شب میں باب ماجاء فی الوتر بتسع باب وتر کی سات رکعتوں کی یا میں عن ام سلمۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بسبع او بتسع او بثلاث عشرۃ فلما کبر وضعف اوتر بسبع ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتی تہی تیرہ رکعت پھر جب بوڑھی ہوئے اور ضعف آیا وتر کی سات رکعت ف اسباب میں حضرت عائشہ سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نی معنی اس حدیث کے کہ پڑھتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر کی یہ میں کہ پڑھتی شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سنت منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور تہجد اور وتر کو راوی نی وتر کہا اور روایت کی اسباب میں ایک حدیث بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی اور سند لائی اسکو جو مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی اوتروا یا اہل القرآن یعنی تہجد پڑھو ای اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو وتر کہتی ہیں اسلئے آپنے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا باب لما جاء فی الوتر بخمس باب پانچ رکعت وتر کی یا میں عن عائشۃ قالت کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء منہن الا فی اخرہن فاذا اذن المؤذن وقام رکعتین خفیفتین ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سی کہا انہوں نی تہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ رکعت رات میں وتر پڑھتی انمیں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتی انمیں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کہڑی ہوکر دو رکعت پڑھتی بہت ہلکی یعنی قرأت انمیں کم ہوتی ف اسباب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی اور کہا ہی بعض اہل علم نی صحابہ وغیرہم سی کہ وتر پانچ ہی رکعت ہی اور کہتی ہیں نہ بیٹھی انمیں مگر اخیر میں باب ماجاء فی الوتر بثلث باب وتر کی تین رکعتوں کے یا میں عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث یقرأ فیہن بتسع سور من المفصل

یقرأ فی کل رکعۃ بثلث سور اخرھن قل ھو اللہ احد ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی فرمایا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی وتر کی تین رکعت اور پڑہتی انمین تو سورتین مفصل سے پڑہتی ہر رکعت مین تین سورتین کہ اخیر انکی قل ھو اللہ احد ہوتی ۵ اسباب مین روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابو ایوب اور عبد الرحمن بن ابزی سی کہ وہ روایت کرتی ہین ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابزی سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی انہین ذکر کیا بعضون نے ابی بن کعب اور بعضون نے کہا عبد الرحمن بن ابزی روایت کرتی ہین ابی سی کہا ابو عیسے نے گئی ہین ایک قوم علما صحابہ و غیرہم سی اسطرف کہ وتر پڑہی آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیراجی چاہے وتر پڑہ پانچ رکعت چاہی تین رکعت چاہی ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہی تین رکعت اور یہی قول ہی ابن مبارک اور اہل کوفہ کا روایت کی ہمسی سعید بن یعقوب طالقانی نی انہون نے حماد بن زید سی انہون نے ہشام سے انہون نی محمد بن سیرین سی کہا محمد بن سیرین نی وتر پڑہتی ہین پانچ بہی اور تین بہی اور ایک رکعت بہی اور جانتی ہین ان سب کو بہتر **باب** ماجاء فی الوتر برکعۃ باب وتر کی ایک رکعت کی بیان مین **عن** انس بن سیرین قال سألت ابن عمر فقلت اطیل فی رکعتی الفجر فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل مثنی مثنی ویوتر برکعۃ وکان یصلی الرکعتین والاذان فی اذنہ ترجمہ روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچہا مین نے ابن عمر سی کیا دراز کرون مین قرأت کو فجر کی سنتو مین سو فرمایا انہون نے تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑہتی ایک رکعت اور دو رکعت پڑہتی اسوقت کہ اذان کی آواز انکی کانمین آتی یعنی قرأت نہایت کم ہوتی ۵ اسباب مین عائشہ اور جابر اور فضل ابن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم صحابہ تابعین سے کہ کہتی ہین کہ جدا کردی آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتون سے اور وتر پڑہی ایک رکعت کے ساتہ اور یہی قول ہی مالک و شافعی و احمد و اسحق کا **باب** ماجاء ما یقرأ فی الوتر باب قرأت کا وتر مین **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد فی رکعۃ رکعۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی وتر مین سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد ایک ایک سورت ایک ایک رکعت مین ۵ اسباب مین علی اور عائشہ اور عبد الرحمن بن ابزی سی روایت ہے کہ وہ روایت کرتی ہین ابی بن کعب سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ابو عیسے نی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ پڑہتی تہی وتر کی تیسری رکعت مین معوذتین اور قل ھو اللہ احد اور اختیار کیا ہی اکثر علمائی صحابہ نی اور جو بعد انکی تہی پڑہنا سبح اسم ربک الاعلی کا پہلی رکعت مین اور قل یا ایہا الکافرون دوسری مین اور قل ھو اللہ احد تیسری مین **عن** عبد العزیز بن جریج قال سألت عائشۃ بای شیء کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایھا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد والمعوذتین ترجمہ روایت ہے عبد العزیز بن جریج سی کہا پوچہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کیا پڑہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر مین فرمایا انہون نے پڑہتی تہی پہلے رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ھو اللہ احد اور معوذتین یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور عبد العزیز یہ بیٹی ہین ابن جریج کی اور دوست ہین عطار کی اور ابن جریج کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہی اور سنی ہی یہ حدیث یحیی بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتی ہین عمرہ سی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** ماجاء فی القنوت فی الوتر باب وتر مین قنوت پڑہنی کے بیان مین **عن** ابی الحوراء قال قال الحسن بن علی علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولھن فی الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت ترجمہ روایت ہے ابی الحوراء سی کہا انہون نی کہا حسن بن علی نی سکہائی مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہہ کلمات کہ کہا کرون مین وتر مین اللھم سے آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین یا اللہ ہدایت کر مجہکو انمین جنکو ہدایت کی تو نی اور عافیت دے مجہکو انمین جنکو عافیت دی تو نی اور ضامن ہو جا میرا انمین جنکی ضمانت کی تو نی اور برکت دی مجہکو اسمین جو دیا تو نی مجہکو اور بچا مجہکو اسکے شر سی جو تقدیر مین لکہا ہی تو نی اسلیئے کہ تو حکم کرتا ہی اور تجہپر کوئی حکم نہین کر سکتا اور نہین ذلیل ہوتا جسکا تو متکفل ہو تبارکت تو رب ہمارا اور بلندی والا ہی ۵ اسباب مین حضرت علی سی ہے

روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی ہم نہیں پہچانتی ہم اسکو اس سند سی مگر روایت ہے ابی الحوراء سعدی کی اور نام انکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتی ہم کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی قنوت کے باب میں اس سی اچھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سو عبداللہ بن مسعودؓ تو کہا ہی قنوت وتر میں پڑھی تمامی سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کی اور یہی قول ہی بعض اہل علم کا اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ وہ نہ پڑھتی تھی قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع کی اور بعضی اہل علم بھی اسطرف گئی ہیں اور یہی قول ہی شافعی اور احمد کا **باب** ماجاء فی الرجل ینام عن الوتر او ینسی باب اسکی بیان میں جو سو جاوی وتر پڑھی یا بھول جاوی **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکر و اذا استیقظ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو سو جاوی اور وتر نہ پڑھی ہوں یا بھول جاوی تو پڑھ لی جب یاد آوے یا نیند سی بیدار ہووی **عن** زید بن اسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح **ترجمہ** روایت ہے زید بن اسلم سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو سو جاوی یا پڑھی اور وقت جاتا رہی تو پڑھ لی جب صبح کو اٹھی **ف** اور یہ زیادہ صحیح ہی پہلی حدیث سی سنا ہی میں ابو داؤد سجستانی ہی یعنی سلیمان بن اشعث سی کہتی ہی یوچھا میں نے احمد بن حنبل سی حال عبدالرحمن بن زید کا جو بیٹی ہیں اسلم کی سو کہا احمد نی بھائی انکی عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو کہ ذکر کرتی تھی علی بن عبداللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھی عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو اور کہا عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سی اس حدیث کیطرف اور کہتی ہیں وتر پڑھ لی آدمی جب یاد کری اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا **باب** ماجاء فی مبادرۃ الوتر بالصبح باب اس بیان میں کہ صبح سی پہلی وتر پڑھ لینا چاہیی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالوتر قبل الصبح **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح سی پہلی پڑھ لیا کرو وتر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی وتر پڑھ لیا کرو صبح سی پہلی **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذہب کل صلوۃ اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب نفلی نمازوں کا وقت اور وتر کا سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سی پہلی کہا ابو عیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہیں اس لفظ کی بیان کرنی میں یا اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی لا وتر بعد صلوۃ الصبح یعنی وتر نہیں ہے نماز صبح کی بعد اور یہی قول ہی اکثر اہل علم سی اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑھنا ضرور نہیں صبح کی نماز کی بعد **باب** ماجاء لا وتران فی لیلۃ باب اس بیان میں کہ دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں **عن** قیس طلق بن علی عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ **ترجمہ** روایت ہے قیس طلق بن علی سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا انکی باپ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں کہا ابو عیسیٰ نی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر اٹھی آخر شب میں تو کہا بعض نے علماء صحابہ سی اور جو اسکی بعد تھی کہ توڑ ڈالی اور ایک رکعت اسمیں ملا دی پھر پڑھتا رہی جو چاہی پھر وتر پڑھ لیوی آخر میں نماز کی اسلیئے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئی ہیں اسحاق اور کہا بعض علماء صحابہ وغیرہ نی جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھی جتنی چاہی اور چھوڑ دی وتر کو اپنی حال پر یعنی پھر دوبارہ وتر نہ کرے ایک رکعت ملانیکے حاجت نہیں اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہی کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی حدیثوں میں کہ آپنی نماز پڑھی ہی بعد وتر کی بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضرور ہی **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتی تھی بعد وتر کی دو رکعت **ف** اور مروی ہے اسکی مانند ابی امامہ اور عائشہ اور کتنی لوگونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا **باب** ماجاء فی الوتر علی الراحلۃ باب سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں **عن** سعید بن یسار قال کنت مع ابن عمر فی سفر فتخلفت عنہ فقال این کنت فقلت اوترت فقال الیس لک فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر علی راحلتہ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یسار سی کہا تھا میں سفر میں عبداللہ بن عمر کی ساتھ سو پیچھے رہ گیا میں انسی پوچھا کہاں تھا تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبداللہ بن عمر نی کیا نہیں ہے تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیروی اچھی میں نے دیکھا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتی ہوئے اپنی سواری پر **ف** اسی باب میں ابن عباس سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح

اور کوئی ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا اسکے اور مفسر اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لینے کی سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضی کہتے ہیں وتر نہ پڑھی سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اتری اور زمین پر پڑھی اور یہی قول ہی بعض اہل کوفہ کا **باب** ماجاء فی صلوٰۃ الضحیٰ باب نماز چاشت کے بیان میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الضحیٰ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من ذھب ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھی ہمیشہ دن چڑھی بارہ رکعت بنا دیگا اللہ تعالیٰ اسکی لئی ایک محل جنت میں سونے کی **ف** اسبابمین ام ہانی اور ابی ہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عقبہ بن عبد سلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ما اخبرنی احد انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحیٰ الا ام ھانی فانھا حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیتھا یوم فتح مکۃ فاغتسل فبدء بثمان رکعات ما رایتہ صلی صلوٰۃ قط اخف منھا غیر انہ کان یتم الرکوع والسجود ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا کسیسے خبر نہیں دی مجھکو کہ اسنے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی نے کہ بیان کیا اسنہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی انکی گھر میں فتح مکہ کی دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی مگر اتنا کہ پورا کرتی تھی آپ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن حفظ قرأت کی کمی سی تنہا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ برابر نہ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور گویا احمد نی یقین کیا ہی اسبابمین کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہی نعیم میں سو بعضوں نے کہا نعیم بن حمار ہیں اور بعضوں نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہی اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہی اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اسمیں سو کہا ابن حمار اور خطا کی اسمیں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہمکو اسحاق بن عبد حمید نے انہوں نی ابی نعیم سے **عن** ابی ذر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ تبارک وتعالیٰ انہ قال ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النھار اکفک اخرہ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے وہ روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار تعالیٰ نی اے بیٹی آدم کے پڑھ میرے لئے چار رکعت دنکی شروع میں کفایت کرونگا تیری کام دنکو آخر دن تک کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنی لوگون نی حدیث اعمش سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے ہناس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم ہناس کو مگر اسی روایت سے **عن** ہناس ابن قہم عن شداد بن ابی عمار عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی شفعۃ الضحیٰ غفر لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر ترجمہ روایت ہے ہناس بن قہم سے وہ روایت کرتی ہیں شداد بن ابی عمار سے وہ ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھا کریگا دو رکعت ضحیٰ کی بخشی جائیگی گناہ اسکی اگرچہ ہون دریا کی جھاگ اور ہمیں برابر **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحیٰ حتی نقول لا یدع ویدعھا حتی نقول لا یصلی ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھی ضحیٰ کی یہانتک کہ کہتی کہ اب کبھی نہ چھوڑینگے اور چھوڑدیتی یہانتک کہ ہم کہتی اب کبھی نہ پڑھینگی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہی **باب** ماجاء فی الصلوٰۃ عند الزوال باب زوال کی وقت کی نماز میں **عن** عبد اللہ بن السائب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظھر فقال انھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب السماء واحب ان یصعد لی فیھا عمل صالح ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھی چار رکعت آفتاب ڈھلنی کی بعد اور ظہر کے پہلی اور فرماتی یہ ایسی گھڑی ہی کہ کھلتی ہین اسوقت دروازی آسمان کے سو چاہتا ہو نہین کہ چڑھین میرے لئے عمل نیک **ف** اسبابمین علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن ہی غریب ہے اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتی تھی چار رکعت بعد زوال کی سلام نہ پھیرتی اسمیں مگر اخیر میں **باب** ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ باب نماز حاجت کے بیان میں **عن** عبد اللہ ابن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا فرمایا رسول اللہ

ف یہ سب راوی اور سب جگہ ہیں

صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہئے کہ وضو کرے جیسی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اسکی یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کی بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑی عرش کا سب تعریف ہی اللہ کو جو پالنے والا ہی ساری جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جنسے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ نیکی کی اور سلامتی ہر گناہ کی نہ چھوڑ میرے کوئی گناہ مگر بخش دی اسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ اسکو یعنی دور کر دی اسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھکو مگر پورا کر دی اسکو ای بڑی رحم کرنیوالی سب رحم کرنیوالوں سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہی یعنی ضعیف ہے فائد بن عبد الرحمن ضعیف ہیں حدیث میں اور وائد ابو الورقاء ہیں **باب** ما جاء فی صلوٰۃ الاستخارۃ باب نماز استخارہ کی بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ سکھاتے تھے ہمکو ہر کام میں جیسی سکھاتے تھے ہمکو سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کا تو جا پڑھے دو رکعت سوائے فرض کی پھر کہے اللہم سے ثم ارضنی تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھسے تیری علم کی ساتھ اور طلب قدرت کرتا ہوں تیری قدرت کی ساتھ اور مانگتا ہوں تجھسے تیری بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری وآجلہ اور معنی اسکی بھی یہی ہیں پس آسان کر تجھپر یہ کام پھر برکت دے مجھکو اسمیں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری وآجلہ اور معنی اسکی بھی یہی ہیں تو دور کر دے اسکو مجھسے اور دور کرے مجھکو اوس سے اور قدرت دے مجھکو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھکو اسکی ساتھ اور کہا نام لیوے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہہ پر جیسے بیوپار سفر وغیرہ جو کام ہو **ق** اسماعیل عبد اللہ بن مسعود اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح بھی غریب ہے ہم نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے عبد الرحمن بن ابی الموالی کے وہ ایک شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں روایت کی انسے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبد الرحمن سے روایت کی ہی بہت اماموں نے حدیث کے **باب** ما جاء فی صلوٰۃ التسبیح صلوٰۃ تسبیح کی بیان میں **عن** ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس بن عمہ الا اصلک الا احبوک الا افعل بک قال بلی یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا انقضت القراءۃ فقل اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ وخمس عشرۃ مرۃ قبل ان تزکع ثم ارکع فقلہا عشرا ثم ارفع راسک فقلہا عشرا ثم اسجد فقلہا عشرا ثم ارفع راسک فقلہا عشرا ثم اسجد فقلہا عشرا ثم ارفع راسک فقلہا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ وہی ثلثمائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرہا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن یستطیع ان یقولہا فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولہا فی یوم فقلہا فی جمعۃ فان لم تستطع ان تقولہا فی جمعۃ فقلہا فی شہر فلم یزل یقول لہ حتی قال فقلہا فی سنۃ ترجمہ روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ سلوک کروں تمہاری ساتھ کیا نہ دوں تمکو کیا نفع نہ پہونچاؤں تمکو کہا حضرت عباس نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا اے چچا میرے پڑھو چار رکعتا اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری کی قرأت تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کی پھر رکوع کرو پھر کہو وہی کلمہ دس بار پھر اٹھا اپنا سر پھر کہہ دس بار پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار پھر سجدہ کر دوسرا اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار قبل اٹھنے رہنے کی یعنی جلسہ استراحت میں سو پچہتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں اگر ہونگی گناہ تیری مثل ریگ دہم پر ہم کی تو بہی بخشیگا اسکو اللہ تعالیٰ کہا حضرت عباس نے یا رسول اللہ کون کہہ سکتا ہی اسکو ہر روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتی تم ہر روز میں تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینہ میں پھر یوں ہی فرماتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سالمین کیا رکھا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابی رافع کی حدیث سے **عن** انس بن مالک ان ام سلیم غلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت علمنی کلمات اقولھن فی صلوتی فقال کبری اللہ عشرا وسبحی اللہ عشرا واحمدیہ عشرا ثم سلی ما شئت یقول نعم ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ام سلیم جا پہنچیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر کہا اور عرض کیا سکھلا دیجئے مجھکو ایسے کلمات کہ کہوں میں انکو نماز میں سو فرمایا نبی اللہ اکبر کہو دس بار اور سبحان اللہ کہو دس بار اور الحمد للہ کہو دس بار پھر مانگ جو چاہے مانگ پھر فرمایا ہی اللہ تعالیٰ ہاں ہاں یعنی قبول کرتا ہی تیرے دعا کو ف اسا بین ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں صلوٰۃ التسبیح کی باب میں ولیکن کچھ ثابت نہیں اور صحیح نہیں اور روایت کیا ہی ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اسکی روایت کی ہی احمد بن عبدہ ضبی نے بیان کیا ہمیں ابو وہب نے کہا ہم سے کہا عبد اللہ بن مبارک ہی اس نماز کو کہ تسبیح کہی جاتی ہی اسمیں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہی پھر پڑھی ہی سبحانک اللھم الخ پھر کہی پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر کہی اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھی پھر پڑھی دس بار سبحان اللہ سی آخر تک پھر رکوع کر کے اور پڑھی ہی کلمے دس بار پھر سر اٹھاوی اور کہی دس بار پھر سجدہ کری اور کہی دس بار پھر اٹھاوی سر اور کہی دس بار پھر سجدہ کری دوسرا اور کہی دس بار پڑھی اسیطرح چار رکعت سو پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں تین تسبیح ہیں ہر رکعت کے پڑھی ہیں پندرہ بار پھر قرأت کرے پھر تسبیح پڑھی دس بار سو اگر پڑھی یہ نماز انکو تو بہتر ہی ہے نزدیک کہ سلام پھیرے دو دو رکعت پر اور اگر دن کو پڑھی تو اختیار ہی کہ دو سلام میں پڑھی یا ایک سلام میں کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھکو عبد العزیز ابن ابی رزمہ نے کہ کہا عبد اللہ نے رکوع میں پہلی سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں پہلی سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہہ لی بعد اسکی یہ تسبیحات پڑھی کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھکو عبد العزیز نے اور وہ ابی ابی رزمہ کی ہیں کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے اگر سہو کری کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھی سجدہ سہو میں بھی دس دس بار کہا نہیں وہ تو وقت میں سنی ہیں **باب** ما جاء فی صفۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب درود بھیجنی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر **عن** کعب بن عجرۃ قال قلت یا رسول اللہ ھذا السلام علیک قد علمنا فکیف الصلوٰۃ علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید قال محمود قال ابو اسامۃ ورادنی زائدۃ عن الاعمش عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال ونحن نقول وعلینا معھم ترجمہ روایت ہے کعب بن عجرہ سی کہا انہوں نے عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ سلام بھیجنا آپ پر تو ہم جان چکی اب درود کیونکر بھیجنا ہی آپ پر فرمایا آپنے کہو تم اللھم سے دوسری حمید مجید تک ف اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسی رحمت بھیجی تو نی ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہی اور برکت بھیج اوپر محمد کی اور آل محمد کی جیسی برکت بھیجی تو نی ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہی کہا ابو اسامہ نی اور زیادہ بتایا مجھکو زائدہ نی ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتی ہیں حکم سی وہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہا عبد الرحمن نے اور کہتی تھی ہم درود میں وعلینا معھم یعنے رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان سب کے ساتھ ف اسا بین علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابی حمزہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتی ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہی صحیح اور عبد الرحمن بن ابی لیلی کی کنیت ابو عیسیٰ ہی اور ابو لیلی کا نام یسار ہی **باب** ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب درود کی فضیلت میں **عن** عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوٰۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میری نزدیک قیامت کے دن وہی ہیں جنکی بہت درود بھیجا مجھپر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی کہ جنکی پڑھا ایک مجھپر دس بار درود اور لکھی جاتی ہیں اسکے لیئے دس نیکیاں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ عشرا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو درود بھیجے مجھپر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر دس بار ف اسا بین عبد الرحمن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے سفیان ثوری سی اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار **عن** عمر بن الخطاب قال

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا دعا کی
ہوتی ہی آسمان اور زمین کے بیچمین نہیں چڑھتی جبتک درود نہ بھیجی تو اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا ابو عیسےٰ نے علاء ابن عبد الرحمن وہ بصری ہین یعقوب کے وہ مولی ہین حرقہ
کی اور علاء تابعین سے ہین کہ سماع رکھتی ہین انس بن مالک وغیرہ سی اور عبد الرحمن بن یعقوب والد ہین علاء کی وہ بھی تابعین سے ہین کہ سماع رکھتی ہین ابو ہریرہ اور ابی سعید
خدری سی اور یعقوب کبار تابعین سے ہین کہ ملاقات کی ہی انہون نی عمر بن خطاب سے اور روایت بھی کی انس سی حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِيْعُ فِيْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ
فِي الدِّيْنِ ترجمہ روایت کی ہے ہمسی عباس بن عبد العظیم عنبری نے انہون نی عبد الرحمن بن مہدی سے انہون نے مالک بن انس سی انہون نے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب سے
انہون نے اپنی باپ عبد الرحمن سے انہون نے علاء کی دادا یعقوب سے کہا یعقوب نے فرمایا حضرت عمر خطاب نے نہ خرید و فروخت کری کوئی ہماری بازار مین جبتک نوب سمجھ نہ پیدا کری
دین مین یعنی مسائل معاملات سے خوب آگاہ نہو ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہین کہتا ہی اس حدیث کو کچھ اسناد سے تعلق نہین فقط یہ حدیث ہماری شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
نی اسواسطے لکھی کہ اس سی یعقوب کی سماعت حضرت عمر خطاب سے اور ملاقات انکی ثابت ہوے جیسا اوپر مذکور ہوا تہا +

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ یہ باب جمعہ کی بیانمین ہین

بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ باب روز جمعہ کی فضیلت کی بیانمین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی سب دنون سی بہتر کہ جسمین آفتاب نکلتا ہی دن جمعہ کا ہی اسی مین پیدا ہوی آدم اسی مین داخل ہوے جنت مین اسیدن نکلی جنت سی اور قایم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے
دن ف اسباب ابی لبابہ اور سلیمان اور ابی ذر اور سعید بن عبادہ اور اوس بن اوس سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی **بَابُ** فِي
السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ باب اس گھڑی کی بیانمین جو ہر جمعہ مین ہوتی ہی اور اسمین امید ہے اجابت دعا کی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
ڈھونڈھو وہ گھڑی جسکی امید ہے جمعہ کی دنمین بعد عصر کے آفتاب ڈوبی تک کہا ابو عیسےٰ نی یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کئی
اس سند کی اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہین ضعیف کہا ہی انکو بعض اہل علم نی انکی حافظہ کی سبب سے اور انکو حماد بن ابی حمید بھی کہتی ہین اور کہتی ہین کہ وہ ابو ابراہیم انصاری
ہین اور وہ منکر الحدیث ہین اور تجویز کیا ہی بعض علمای صحابہ وغیرہم نی کہ وہ گھڑی جسکی امید ہے جمعہ کی دنمین بعد عصر کے ہی غروب آفتاب تک اور یہی کہتی ہین احمد اور
اسحاق اور کہا احمد بن حنبل نی اکثر حدیثون مین یہی ہے کہ وہ گھڑی جسمین امید ہے دعا قبول ہونکی وہ بعد نماز عصر کی ہی اور امید ہے بعد زوال آفتاب کے بھی **حَدَّثَنَا**
زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَبُو الْعَامِرِ الْعَقَدِيُّ نَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى
الْاِنْصِرَافِ مِنْهَا ترجمہ روایت کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نی انہون نی ابو عامر عقدی سی انہون نی کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی سی انہون نی اپنی
باپ سے انہون نی انکے دادا سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے بیشک جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا ہی اللہ سی کوئی بندہ کوئی چیز مگر دیتا ہی
اسکو اللہ تعالی وہ چیز پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ کونسی گھڑی ہی فرمایا جسوقت سے تکبیر ہوتی ہی نماز کی یعنی نماز جمعہ وغیرہ کی اسوقت سی لوگون کے پھرنی تک ف اسباب
مین ابی موسی اور ابی ذر اور سلمان اور عبد اللہ بن سلام اور ابی لبابہ اور سعید بن عبادہ سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن ہی غریب ہے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ
مِنْهَا وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيْ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ
هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضَنَّ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ كَيْفَ تَكُوْنُ

وقت اجابت دعا جمعہ کا بعد عصر تا غروب آفتاب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَتِلْکَ السَّاعَۃُ لَا یُصَلِّیْ فِیْھَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ فَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَھُوَ ذَاکَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ

ترجمہ روایت ہے ابی سریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر سب دنون مین کہ نکلتا ہی اُسمین آفتاب جمعہ کا دنون سے کہ اُسمین پیدا ہوی آدم اور اُسمین گئی جنت مین اور اُسمین اُتارا گئی جنت سے اور اُسمین ایک گھڑی ہی کہ نہین پاتا اُسکو کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑہتا ہو پھر مانگی اللہ تعالی سی کوئی چیز مگر دیتا ہی اُسکو اللہ تعالی کہا ابوہریرہ نی پھر ملا مین عبداللہ بن سلام سی اور میان کی یہ حدیث سو کہا اُنہون نی مین خوب جانتا ہون اُس گھڑی کو سو کہا مین نی خبر دو مجھکو اور بخیلی نکرو فرمایا اُنہون نی وہ بعد عصر کے ہی غروب آفتاب تک کہا مین نی کیونکر ہو سکتی ہی بعد عصر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تو فرمایا ہی کہ نہین پاتا اُسکو کوئی بندہ مسلم حالت نماز مین اور بعد عصر کی تو کوئی نماز نہین پڑہتا کہا عبداللہ بن سلام نی کیا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو بیٹہی رہی نماز کی تو وہ گویا نماز ہی مین ہے کہا مین نی ہان یہ تو فرمایا ہی کہا عبداللہ نی یہی مراد ہی حضرت کی یعنی بعد عصر کی جو منتظر بیٹہتا ہی مغرب کا وہ بھی نماز مین ہے اور وہ گھڑی بھی اُسی وقت مین ہے اور اس حدیث مین ایک قصہ دراز ہے کہا ابوعیسی یہ حدیث صحیح ہے کہا معنی اَخَذَ فِیْ بِہَا وَلَا تَضِنَّ بِہَا عَلَیَّ کے یہ ہین کہ بخیلی نکرو اور تنگین نخیل کو تہجی اور ظلین جس سے بدلین ہون اور لوگ تہمت کرین **باب** مَا جَاءَ فِی الْاِغْتِسَالِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ باب جمعہ کی روز غسل کرنیکی بیان مین **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ ترجمہ روایت ہے سالم کے اپنی باپ سے کہ سنا اُسنے کہ سنا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی کہ جو آوے جمعہ کی نماز کو تو چاہیی کہ نہالی **ف** اس باب مین ابی سعید اور عمار بن یاسر اور عائشہ اور ابوالدرداء سی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نی حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے زہری سی وہ روایت کرتی ہین عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سی وہ اپنی باپ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہی حدیث اور روایت کی ہمسے یہ حدیث قتیبہ نی اُنہون نی لیث بن سعد سی اُنہون نی ابن شہاب سے اُنہون نی عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سی اُنہون نی عبداللہ بن عمر سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کی اور کہا محمد نی حدیث زہری کی سالم سی کہ وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ کی اپنی باپ سے دونون صحیح ہین اور کہا بعض اصحاب زہری نی زہری سی کی کہا زہری نی روایت کی مجھسے آل نی عبداللہ بن عمر کی اُنہون نی ابن عمر سی کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑہتے تہے روز جمعہ مین کہ اتنی مین داخل ہوی ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو پوچہا حضرت عمر نی کونسی گھڑی ہے یہ یعنی اتنی دیر کیون لگائی تو کہا اُنہون نی کچھ دیر نکی مین نی کہ اتنی کہ سُنی مین نی اذان اور وضو کیا اور حاضر ہوا فرمایا حضرت عمر نی کفایت نکی تُمنے وقت کی تاخیر پر اور اوّل وقت کی فوت ہونے پر یہانتک کہ وضو کیا بجائے غسل کے اور معلوم ہے تمکو کہ حضرت نی حکم فرمایا ہی غسل کا روایت کی ہمسے محمد بن ابان نی اُنہون نی عبدالرزاق سی اُنہون نی معمر سی اُنہون نی زہری سی ح اور روایت کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نی بہر اُنہون نی عبداللہ بن صالح سی اُنہون نی لیث سے اُنہون نی یونس سے اُنہون نی زہری سی یہی حدیث اور روایت کی مالک نی یہ حدیث زہری سی اُنہون نی سالم سی کہا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑہتے تہے جمعہ کی دن آخر حدیث تک **کہا** ابوعیسی نی پوچہا مین نی محمد سی حال اُن روایتونکا تو کہا صحیح حدیث زہری کی ہی سالم سی کہ وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے اور کہا محمد نی مروی ہوئی یہ حدیث مالک سے بہی کہ وہ روایت کرتی ہین زہری سی وہ سالم سی وہ اپنی باپ سے یہی حدیث **باب** فِیْ فَضْلِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ باب غسل جمعہ کی فضیلت کے بیان مین **عن** اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَغَسَّلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا اَجْرُ سَنَۃٍ صِیَامُھَا وَقِیَامُھَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ وَکِیْعٌ اِغْتَسَلَ ھُوَ وَغَسَّلَ اِمْرَاَتَہٗ وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ یَعْنِیْ غَسَّلَ رَاْسَہٗ وَاغْتَسَلَ ترجمہ روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی غسل کیا جمعہ کے دن اور غسل کرایا اور سویرے چلا مسجد کو اور پایا ابتدای خطبہ کو اور نزدیک ہوا امام سے اور سُنا خطبہ کو اور چُپ رہا ہوگا اُسکو ہر ہر قدم کہ رکہی اُسنی راہ مین ثواب ایک برس کی عبادت کا کہ دنکو روزہ رکہا ہو اُسمین اور رات بہر نماز پڑہی ہو کہا محمود نی اس حدیث کی معنی مین وکیع نی کہا کہ اِغْتَسَلَ یعنے آپ نہایا اور غَسَّلَ یعنے اپنی جوی کو نہلایا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا اُنہون نی معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ غَسَّلَ یعنے آپ نہایا اور غَسَّلَ یعنے اپنا سر دہویا **ف** اسبابمین روایت ہے ابی بکرہ اور عمران بن حصین اور ابوذر اور سلمان اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابوایوب سے **کہا** ابوعیسی نی حدیث اَوس بن اوس کی حسن ہی اور ابوالاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہی + + + + **باب** فِی الْوُضُوْءِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ باب وضو مین دن جمعہ کے **عن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِھَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی وضو کیا جمعہ کے دن تو خیر اور اچہا کیا اور جسنی غسل کیا

ترجمہ جمعہ کے دن وقت جانے کا اور جمعہ کے دن غسل کرنے کے بیان اور اسکی تاکید کے اور جمعہ کو آنا چاہیے ۹۰

سو سل افضل ہے ف اس باب میں ابوہریرہ اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہی اور روایت کی بعضے اصحاب نبی
نے روایت قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور روایت کیا بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل
ہی علمائے صحابہ کا اور جو بعد انکے تابعی ہیں افضل جانتے ہیں غسل کو اگرچہ وضو بھی انکے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے فضیلت غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے حضرت عمرؓ کی قول سے بھی کہ عثمان سے فرمایا وضو بھی کفایت
ہی اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی غسل کا جمعہ کے دن ہیں اور اگر یہ دونوں جانتی ہوتی کہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق وجوب کے ہی تو ہرگز
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کو بے ہنلائی اور نہ جیسی ہتی اسکی واجب ہونے کی حقیقت حضرت عثمان پر باوصف انکی حلم کی ولیکن صاف دلالت ہی اسمیں
غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فدنی واستمع
وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسنے وضو کیا اور جیسی طرح وضو کیا پھر آیا جمعہ کی نماز کی واسطے اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب سنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتی وقت بخشی جاویگی اسکے گناہ اس جمعہ سے اور دوسرے
جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ اور جو کھیلتا ہتا رہا کنکریوں کو تو اسنے بی فائدہ کام کیا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب ماجاء فی التبکیر الی الجمعۃ
اول وقت جانے کی فضیلت میں جمعہ کی نماز کو عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح
فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ
فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتی ہیں جنابت سے یعنی بخوبی احتیاط سے نہاوے اور اول گھڑی میں مسجد کو جاوے گویا قربانی کی ایک اونٹ
کی یعنی ایسا ثواب پاوے اور جو جاوے دوسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک گائی اور جو جاوے تیسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈھی کی اور جو آیا چوتھی گھڑی میں تو
گویا مرغی کی ایک مرغی اور جو آیا پانچویں گھڑی میں تو گویا خدا کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب نکلی امام خطبہ پڑھنے کو تو آجاتی ہیں فرشتی خطبہ سننے کو یعنی پھر فرشتی اس نیو الیکا نام نہیں لکھتے
اور خود خطبہ سننے میں مشغول رہتی ہیں ف اسباہیں عبداللہ بن عمر اور سمرہ سے بھی یہی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی باب ماجاء فی
ترک الجمعۃ من غیر عذر باب بغیر عذر نماز جمعہ ترک کرنیکی بیان میں عن عبیدۃ بن سفیان عن ابی الجعد یعنی الضمری وکانت لہ صحبۃ فیما ترجم
علیہ ابن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ ثلث مرات تھاونا بھا طبع اللہ علی قلبہ ترجمہ روایت ہے عبیدہ بن سفیان سے
روایت کرتی ہیں ابی الجعد سے کہ مراد لیتی ہیں اسنے ضمری کو اور محمد بن عمر کی قول میں انکو صحبت بھی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابی الجعد نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسنے چھوڑ دیا جمعے کی نماز کو تین بار سستی سے بالہکو حقیر سمجھکر تو مہر کر دیتا ہی اللہ اسکے دل پر ف اور اسباب میں ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سے روایت ہے کہا
ابوعیسیٰ نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہی اور کہا پوچھا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نام ابی الجعد ضمری کا سو نہ سچا پایا اور نہ بتایا انہوں نے نام انکا اور کہا میں نہیں جانتا انکی کوئی
روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کی کہا ابوعیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمر کی باب ماجاء من کم یوتی الی
الجمعۃ باب اس بیان میں کہ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو عن ثویر عن رجل من اھل قباء عن ابیہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرنا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نشھد الجمعۃ من قبا ترجمہ روایت ہے ثویر سے اور وہ روایت کرتی ہیں ایک مرد سے اہل قبا کی وہ اپنی باپ سے کہ تھا صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہا اسکے باپ نے حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا کریں ہم جمعے کے واسطے قبا سے کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور نہیں ثابت
ہوا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں حاضر ہوتا اسکو ضرور ہے جو رات کو سویرے جاوے اپنے
گھر میں یعنے بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکے اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ مروی ہیں مبارک بن عباد سے وہ روایت کرتی ہیں عبداللہ بن سعید مقبری سے
اور ضعیف کہا ہے یحیی بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کو حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ کسیکو واجب ہوتا ہی جمعہ سو بعضوں نے کہا جو رات کو سویرے اپنے

اپنی مکان کو اُسپر واجب ہے حاضر ہونا اور بعضوں نے کہا جمعہ واجب نہین ہوتا مگر اُسی پر جو سُنی اذانکو اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا سُنا مین نے احمد بن حسن سی کہ فرماتی تہی تہا مین احمد بن حنبل کے پاس سو ذکر ایکہ جسپر واجب ہوتا ہی جمعہ سو محمد بن حنبل نے اسبا بمین کوئی روایت نکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا احمد بن حسن نے کہا مین نے احمد بن حنبل سی اسبا بمین کوئی روایت ہی ابی ہریرہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا احمد بن حنبل نی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ہے کہا مین نے ہان **حدثنا** الحجاج بن نصیر نا معارک بن عبّاد عن عبد اللہ بن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی من اٰواہ اللیل الی اھلہ **ترجمہ** روایت کی ہمسے حجاج بن نصیر نی کہا روایت کی ہمسی معارک بن عباد نی انہون نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے ابی ہریرہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اپنی جمعہ واجب ہوتا ہی اُسپر جو رات کو پہونچ سکی اپنے گہر تک کہا احمد بن حسن نی جب سُنا احمد بن حنبل نے غصہ ہوگئی مجہہ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے مغفرت مانگ تو اپنے رب سی اور وہ اسی لیے غصہ ہوئی کہ انہون نے اسحدیث کو حدیث نہ سمجہا بلکہ کمال ضعیف جانا اُسکو بسبب ضعف اسناد کی **باب** ما جاء فی وقت الجمعۃ باب وقت جمعہ کے بیان مین **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی نماز جمعہ کی جب ڈہلتا آفتاب **ف** روایت کی ہمسی یحیی بن موسی نی انہون نے ابی داؤد طیالسی سی انہون نے فلیح بن سلیمان سے انہون نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سی انہون نے انس سی مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب مین سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر ابن عوام سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر اجماع اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعہ کا جب ہے کہ آفتاب ڈہل جاوے مانند وقت ظہر کی اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور تجویز کیا بعضون نے کہ اگر نماز جمعہ قبل زوال کی پڑہی جاویگی ای کہا احمد بن حنبل نی جسنی پڑہی قبل زوال کے اُسپر اعادہ کچہہ ضرور نہین **باب** ما جاء فی الخطبۃ علی المنبر باب منبر پر خطبہ پڑہنی کی بیان مین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب الی جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع حتی اتاہ فالتزمہ فسکن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی ایک کھجور کی ڈنڈہ پاس پہر جب بنایا منبر رونی لگا ڈنڈہ کھجور کا یہانتک کہ آئی حضرت اُسکی پاس اور لپٹ گئی اُس سی پس چپ ہورہا **ف** اسبا بمین روایت ہی انس اور جابر اور سہل بن سعد اور اُبی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سی کہا ابو عیسی نی حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور معاذ بن علاء وہ بصری ہین بہائی ہین ابی عمرو بن علاء کی **باب** ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین باب دونون خطبون کے بیچ مین بیٹہنی کے بیان مین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب یوم الجمعۃ ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قال مثل ما یفعلون الیوم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی جمعہ کی دن پہر بیٹہہ جاتے تہی یعنی ایک خطبی کے بعد پہر کہڑی ہوتے اور خطبہ پڑہتی یعنے دوسرا کہارا دیتے جیسا آجکی دن لوگ کرتی ہین **ف** اسبا بمین ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ سی روایت ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی ہے علماء کی نزدیک کہ فرق کردی دو خطبون مین ایک جلسے کے ساتہ **باب** ما جاء فی قصر الخطبۃ باب خطبہ چہوٹا پڑہنی کے بیان مین **عن** جابر بن سمرۃ قال کنت اصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانت صلاتہ قصدا وخطبتہ قصدا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی فرمایا تہا مین نماز پڑہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سو ہوتی تہی نماز اُنکی متوسط اور خطبہ اُنکا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم **ف** اسبا بمین عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی اسی بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی ہے **باب** ما جاء فی القراءۃ علی المنبر باب منبر پر قرآن پڑہنی کے بیان مین **عن** صفوان بن یعلی بن امیۃ عن ابیہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن یعلی بن امیہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑہتی ہوئی ونادوا یا مالک **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور جابر بن سمرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث یعلی بن امیہ کی حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور یہ حدیث ہی ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہی ایک قوم نی علماء سی کہ امام پڑہی خطبے مین کچہہ آیتین قرآن کی کہا امام شافعی نی جب خطبہ پڑہی امام اور نہ پڑہی خطبہ مین کچہہ قرآن تو دوبارہ پڑہی خطبہ **مترجم** کہتا ہی کہ پوری آیت جو حدیث مین مذکور ہوئی یہ ہی ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک قال انکم ماکثون **یعنی** اور پکارا اہل دوزخ نی ای مالک حکم کردی ہمپر رب تیرا کہا مالک نی تم ہمیشہ رہنے والی ہو + اور یہ حال اہل دوزخ کا ہی کہ وہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہی خازن دوزخ کا پکارینگے اور فریاد کرینگے اور مالک انکو ہزار برسکی بعد جواب دیگا اور یہ کہیگا کہ تم ہمیشہ رہنی والی ہو کبہی دوزخ سی تمکو نکلنا اور عذاب سے نجات نہین **باب** فی استقبال الامام اذا خطب باب امام کی طرف منہ کرلینی جب خطبہ پڑہی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناہ بوجوہنا +

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چڑھتی منبر پر یعنی خطبہ پڑھنی کو تو ہم ساتھی کر لیتی آکی اپنی مُنہ ف اسباہین ابن عمری ہی روایت اور منصور کی حدیث ہم نہین پہچانتی مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کی اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہین ذاہب الحدیث ہین ہماری لوگونکے نزدیک یعنی حدیثونکو یاد نہین رکھتے بہلا دیتی ہین ایسی شخص کو ذاہب الحدیث کہتی ہین اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سی کہ مستحب جانتی ہین امام کیطرف مُنہہ کر لینے کو جب خطبہ پڑہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہا ابو عیسے نی اور صحیح روایت اس باہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کوئی ثابت نہین **باب** فِی الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ باب اس بیانمین کہ جب آدمی آدمی مسجد مین اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو بہی دو رکعت پڑہ لی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْکَعْ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہی تہی جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نماز پڑہی تو نی یعنی تحیت المسجد یا سُنت جمعہ عرض کیا اُسنی نہین فرمایا آپکی کہڑا ہو اور پڑہ لی کہ ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** عَیَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ دَخَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَرْوَانُ یَخْطُبُ فَقَامَ یُصَلِّیْ فَجَاءَ الْحَرَسُ لِیُجْلِسُوْہُ فَاَبٰی حَتّٰی صَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کَادُوْا لَیَقَعُوْا بِکَ فَقَالَ مَا کُنْتُ لَاَتْرُکُہُمَا بَعْدَ شَیْءٍ رَاَیْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْ ہَیْئَۃٍ بَذَّۃٍ وَالنَّبِیُّ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَمَرَہٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ ترجمہ روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سی کہ ابو سعید خدری آئی مسجد مین اور مروان خطبہ پڑہتا تہا سو کہڑی ہو کر نماز پڑہنی لگی پس آئے چوکیدار کہ بیٹہا دیوین اُنکو پس نماز اُنہون نے یہانتک کہ پڑہ چکی پہر جب فارغ ہوی نماز جمعہ سے آئی ہم اُنکے پاس اور کہا ہمنی اللہ رحم کری تُمپر یہ تو گری پڑتی تہی تمہاری اوپر سو فرمایا اُنہون نے مین کبہی نہ چہوڑونگا اُس چیز کو جسکو دیکہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی پہر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کی دن میلی کچیلی صورتمین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی جمعہ کا پہر حکم کیا آپنے سو پڑہی اُسنی دو رکعتین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی ہے ف کہا ابن ابی عمر نی ابن عُیَینہ پڑہ لیتی تہی دو رکعت جب آتی تہی اور امام خطبہ پڑہتا ہوتا تہا اور حکم بہی کرتی تہی اسکا اور تہی ابو عبدالرحمٰن مقری وہ بہی ایسا ہی کہتی کہا ابو عیسے نے اور سُنا مین نے ابن عمر سی کہتی تہی کہا ابن عُیَینہ نی محمد بن عجلان ثقہ ہین مدنی ہین حدیث مین اور اسباہین جابر اور ابی ہریرہ اور سہل ابن سعد سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا بعضون نے جب آوی مسجد مین اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو بیٹہہ جاوے اور نماز نہ پڑہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اوّل صحیح ہے روایت کی ہمسی قتیبہ نی اُنہون نے علاء ابن خالد قرشی سی کہا دیکہا مین نے حسن بصری آئی مسجد مین جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا تہا سو پڑہی دو رکعتین پہر بیٹہہ گئی بنظر تا بعداری حدیث کی اور انہین نے روایت کی جابر سی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی یہ حدیث **باب** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاہِیَۃِ الْکَلَامِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ باب اس بیانمین کہ کلام مکروہ ہی جب امام خطبہ پڑہتا ہو **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہی جمعہ کی دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو چُپ رہ تو اُسنی بہی لغو بات کی یعنی کسیکو چُپکا بہی کری تو اشارہ سی ف اسباہین ابن ابی اوفی اور جابر بن عبداللہ سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہی آدمی کو کلام کرنا خطبے کی وقت اور کہتی ہین جب دوسرا شخص کلام کری تو اُسکو اشارہ سی چُپ کری اور اختلاف کیا ہی سلام اور جہنیکے جواب دینی مین سو بعض علمانی دونون کی رخصت دی ہے خطبے کی وقت مین اور یہی قول ہی احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ کہا ہی بعض علما تابعین وغیرہم نی ان دونونکو اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** فِی کَرَاہِیَۃِ التَّخَطِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ باب اس بیانمین کہ جمعہ کی دن لوگون کے اوپر سی پہاند کر صفین چیر کر جانا مکروہ ہی **عن** سَہْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُہَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَہَنَّمَ ترجمہ روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پہاندی گردنین لوگونکی جمعے کے دن بنایا جاویگا پُل جہنم کا یعنی اُسپر سی چڑہ کر لوگ جہنم سی عبور کرینگے ف اسباہین جابر سی ہر روایت ہی کہا ابو عیسے نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہین جانتی ہم اُسکو مگر روایت سے رشدین بن سعد کی اور اسپر عمل ہی اہل علم کا کہ مکروہ جانتی ہین پہاندکر جانیکو جمعے کے دن اور بہت بُرا کہا ہی اُسکو لوگون نے اور کلام کیا ہی بعض اہل علم نی رشدین بن سعد مین اور ضعیف کہا ہی اُنکو بسبب کمی حافظہ کی **باب** مَا جَاءَ

فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ باب کراہیت احتبا میں خطبی کے وقت عَنْ مَعْقِلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ ترجمہ روایت ہے سہل بن معاذ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی حبوہ سی جمعی کی دن جب امام خطبہ پڑہتا ہو کہا ابو عیسی نی یہہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے اور مکحول کہا ہی علمارنی حبوہ کو جمعی کی دن مین جب امام خطبہ پڑہتا ہو اور رخصت دی ہی بعضون نے انمین سی ہین عبد اللہ بن عمرو وغیرہ اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق کہ خطبی کے وقت اگر کسی نے احتبار کیا تو مضائقہ نہین ترجمہ کہتا ہی حبوہ اسی کہتی ہین کہ آدمی اگڑوں بیٹہکر دونو کہڑی کر کر ہاتہون سے اوپر حلقہ کرلی یا کسی کپڑی کو پیچہی ڈالکر انو اور کمر ملاکر حلقہ کرلی اور اسمین اکثر نیند آجاتی ہی اس لئی مکروہ ہی اور اسکو احتبار بہی کہتی ہین بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ باب اس بیانمین کہ منبر پر دعا مین ہاتہ اٹہانا مکروہ ہی حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ الْقَصِيْرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ ترجمہ روایت کرتی ہی ہمسی احمد بن منیع نی کہا انہون نے روایت کیہم سی ہشیم نی کہا انہون نے روایت کیہمسے حصین نے کہا سنا مین نے عمارہ بن رویبہ کو اسوقت مین کہ بشر بن مروان خطبہ پڑہتا تہا اور اٹہاتہا اپنی ہاتہونکو دعا مین تو کہا عمارہ نی خراب کری اللہ تعالی اس دونو ہاتہون کمبخت چہوٹون کو میشک دیکہا ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین زیادہ کرتی تہی اتنی پر اور اشارہ کیا ہشیم نی کلمی کی انگلی سی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی بَابُ مَا جَاءَ فِي اَذَانِ الْجُمُعَةِ باب جمعہ کی اذان کے بیانمین عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ ترجمہ روایت ہے سائب بن یزید سی کہا اذان تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی وقت مین جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پہر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان مناره پر یعنی حتکہ کہر کہا ابو عیسی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ باب کلام کرنیکی بیانمین بعد اترنی امام کی منبر پر سی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ ترجمہ روایت ہے حضرت انس سی کہ باتین کرتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ضرورت کی جب اترتی منبر پر سی کہا ابو عیسی نے اس حدیث کو نہین جانتی ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا مین نے محمد سی کہتی تہی وہم کیا جریر بن حازم نی اس حدیث مین اور صحیح وہ ہی جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتی ہین انس سی کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پہر پکڑ لیا ایک مرد نی ہاتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر باتین کرتی رہی آپ اس سی یہانتک کہ بعضے لوگ اونگہنی لگے کہا محمد نی حدیث تو یہی اور جریر بن حازم وہم کرجاتی ہین کتنی چیزونمین اور وہ سچی ہین کہا محمد نی اور وہم کیا جریر نی ثابت کی حدیث مین اور کہا روایت کرتی ہین انس سی وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی جب تکبیر ہو نماز کی تو کہڑی نہو جبتک مجہی نہ دیکہہ لو یعنی نکلتی ہوئی کہا محمد نی مروی ہے حماد بن زید سی کہا تہی ہم ثابت بنانی کی پاس سو روایت کی حجاج صواف نی یحیی بن ابی کثیر سی انہون نی عبد اللہ بن ابی قتادہ سی انہون نے اپنی باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی جب تکبیر ہو نماز کی تو کہڑی نہو جبتک مجہی نہ دیکہہ لو سو وہم کیا جریر نی اور گمان کیا کہ یہہ حدیث بیان کی ثابت نے انس سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ فَيَقُوْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا يَزَالُ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے حضرت انس سی کہتا ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد تکبیر نماز کی باتین کرتی ہوئی ایک آدمی سی کہ کہڑا تہا آنحضرت اور قبلی کی بیچمین پہر باتین کرتا رہا وہ حضرت سے یہانتک کہ دیکہا مینے بعضونکو اونگہتی ہوئی بہت دیر تک کہڑی رہنی سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ باب نماز جمعی کی قرأت کی بیانمین عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَاُ بِهِمَا بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا ترجمہ روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سی جو مولی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انہون نے خلیفہ کیا مروان نی ابو ہریرہ کو مدینی مین اور آپ گیا مکی کو سو نماز پڑہائی ہمکو ابو ہریرہ نی جمعہ کی سو پڑہی سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین جب آوے تجہکو منافقون کہا عبید اللہ نے پہر ملا مین ابو ہریرہ سی اور کہا مینے پڑہتی تہی دو سورتین کہ حضرت علی پڑہتی تہی کوفہ مین سو فرمایا ابو ہریرہ نی مینے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونون سورتین

جمعہ کے دن نماز فجر کی قرأت کا نماز جمعہ سے پہلی اور پیچھے نہ پڑھنے کا اور نماز جمعہ کی ایک رکعت پانیوالے کا بیان ۹ کا بیان اور اسکا بیان کہ اونگھنے والا اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھے اور جمعہ کے روز سفر کرنیکا بیان

پڑھتا ہوں ف اسباب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبہ خولانی سے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے ہی جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ **باب** ماجاء ما یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ باب اس بیان میں کہ جمعہ کے دن نماز صبح میں کیا پڑھنا چاہیئے **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یوم الجمعۃ فی صلوۃ الفجر الم تنزیل السجدۃ وھل اتی علی الانسان ف وھل اتی علی الانسان ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے دن نماز صبح میں تنزیل سجدہ اور ھل اتی علی الانسان ف اور اسباب میں سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری اور کتنی لوگوں نے محول سے **باب** فی الصلوۃ قبل الجمعۃ وبعدھا باب جمعہ کے قبل اور بعد کی نماز کی بیان میں **عن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے بعد دو رکعتیں ف اسباب میں روایت ہے جابر سے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابن عمر سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **عن** نافع عن ابن عمر انہ کان اذا صلی الجمعۃ انصرف فصلی سجدتین فی بیتہ ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک ترجمہ روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر سے کہ تھے ابن عمر جب پڑھ چکتے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسیطرح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان منکم مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعہ کے تو پڑھے چار رکعت ف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی روایت کی ہمسے حسن بن علی نے کہا خبر دی ہمکو علی ابن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جاتا تھا ہم سہیل بن ابی صالح کو ثابت تر حدیث میں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعہ کے اور چار بعد جمعہ کے اور مروی ہے علی بن ابیطالب سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعہ کے دو رکعت کا پھر اسکے بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کی قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر پڑھی مسجد میں جمعہ کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھی گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بعد جمعہ کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھنی والا ہو تم میں سے بعد جمعہ کے تو پڑھے چار رکعت کہا ابو عیسے نے اور ابن عمر ہی نے روایت کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے بعد جمعہ کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر انہی نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھیں مسجد میں بعد جمعہ کی دو رکعت اور دو رکعت کی بعد چار رکعت روایت کی ہمسے یہ باب ابن ابی عمر نے انہوں سفیان سے انہوں ابن جریج نے انہوں عطاء نے کہا دیکھا میں نے ابن عمر کو پڑھتے ہوئے بعد جمعہ کے دو رکعتیں اور اسکی بعد چار رکعت روایت کی ہمسے سعید ابن عبدالرحمن مخزومی نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو ابن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسیکو اچھا بیان کرنیوالا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسیکو کہ روپیہ پیسے ذلیل ہوں اسکے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بیشک اسکی سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی مینگنی کہا ابو عیسے نے سنا میں نے ابن عمر کو کہتے تھے سنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑی تھے زہری سے **باب** فی من یدرک من الجمعۃ رکعۃ باب اسکی بیان میں جو جمعہ کی ایک رکعت پاوے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصلوۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پائی ایک رکعت نماز سے اسنے پائی وہ نماز کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جسنے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھی دوسری اور جو ملی امام سے قعدہ میں وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق **باب** فی القائلۃ یوم الجمعۃ باب قیلولہ کی بیان میں جمعہ کے دن **عن** سھل بن سعد قال ما کنا نتغدی ولا نقیل الا بعد الجمعۃ ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہا نہ ہم کھانا کھاتے تھے صحیح کا کہا نا کہاتی تھے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ قیلولہ کرتی تھے مگر بعد جمعہ کی ف اسباب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہی صحیح ہی **باب** من یتخطی یوم الجمعۃ انہ یتحول من مجلسہ باب اس بیان میں کہ جو اونگھی جمعہ میں وہ اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول عن مجلسہ ذلک ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنی لگے کوئی تم میں سے دن جمعہ کے تو اٹھ بیٹھے اپنی جگہ سے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی السفر یوم الجمعۃ باب جمعہ کے دن سفر کرنی کی بیان میں **عن** ابن عباس قال

بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحۃ فی سریۃ فوافق ذلک یوم الجمعۃ فغدا اصحابہ فقال اتخلف فاصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقہم فلما صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رآہ فقال لہ ما منعک ان تغدو مع اصحابک قال اردت ان اصلی معک ثم الحقہم فقال لو انفقت ما فی الارض ما ادرکت فضل غدوتہم ترجمہ روایت ہی ابن عباس سی کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کی ساتھہ اور اتفاق سی وہ دن جمعہ کا تہا پس صبحکو روانہ ہوگئی رفیق عبد اللہ کے اور کہا عبد اللہ نی پیچھے رہتا ہون اور نماز پڑہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ پہر ملجاتا ہون رفیقون سے پہر جب پڑہ چکی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ دیکہا آپنی نانکو اور فرمایا کسنی باز کہا تجھکو صبح کی جانے سی رفیقونکی ساتھہ عرض کیا اُنہون نی چاہا مین نی کہ نماز پڑہ لون آپکی ساتھہ پہر ملجاؤنگا اُنسی سو فرمایا آپنی اگر خرچ کری تو ساری چیز ین زمین کی نہ پاویگا تو اُنکی سویرے چلنی کی ثواب کو کہا ابو عیسی نے اسحدیث کو نہین پہچانتی ہم مگر اسی سند سی کہا علی ابن مدینی نی کہا یحیی بن سعید نی کہا شعبہ نے نہین سُنی حکم نی مقسم سے مگر پانچ حدیثین اور گنائی شعبہ نی اور نہین ہی یہ حدیث اُن پانچون سے اور ہی یہ حدیث ایسی کہ نہین سُنی حکم نی مقسم سی اور اختلاف کیا ہی علمانی جمعہ کے دن سفر کرنین سو بعضون نے کہا کچھہ مضائقہ نہین ہے روانگی مین جمعہ کے دن جبتک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضون نے کہ جب صبح ہو جاوے جمعہ کی تو نماز پڑہے کی ہی علمانی جمعہ کے دن سفر کرنین سو بعضون نے کہا کچھہ مضائقہ نہین ہے روانگی مین جمعہ کے دن جبتک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضون نے کہ جب صبح ہو جاوے جمعہ کی تو نماز پڑہے

باب فی السواک والطیب یوم الجمعۃ

باب جمعہ کے دن مسواک کرنی اور خوشبو لگانی کی بیانمین **عن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقا علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمعۃ ولیمس احدہم من طیب اہلہ فان لم یجد فالماء لہ طیب ترجمہ روایت ہے براء ابن عازب سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی مسلمانونکو کہ نہاوین جمعہ کے دن اور لگاوی ہر ایک تم مین سے خوشبو اپنی گہر کی پہر اگر نپاوی تو پانی اُسکے لیی خوشبو ہی ف اسباب مین ابی سعید اور ایک شیخ انصاری سی روایت ہے کہا روایت کی ہمسی احمد بن منیع نی اُنسی ہشیم نی اُنسی یزید بن ابی زیاد نی مانند اوپر کی حدیث کی معنی مین کہا ابو عیسی نے حدیث براء کی حسن ہی اور روایت ہشیم کی اچھی ہی اسحدیث مین اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سی اور اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہین حدیث مین

ابواب العیدین

یہہ باب عیدین کی بیانمین ہین

باب فی المشی یوم العیدین

باب عید دونمین جانیکی بیانمین **عن** علی قال من السنۃ ان تخرج الی العید ماشیا وان تاکل شیئا قبل ان تخرج ترجمہ روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی نی سُنت ہی پیدل نکلنا عید کو اور کچھہ کہانا قبل نکلنی کے یعنی عید فطر مین کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہتے ہین کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہونا بی عذر کی

باب فی صلوۃ العیدین قبل الخطبۃ

باب اس بیانمین کہ نماز عیدین قبل خطبی کے پڑہنی چاہیی **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یصلون فی العیدین قبل الخطبۃ ثم یخطبون ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر نماز پڑہتی عیدونکی قبل خطبی کے پہر خطبہ پڑہتی ف اسبابمین جابر اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سی کہ نماز عید دونکی قبل خطبی کے پڑہنا چاہیی اور کہتی ہین بہلی جمعی خطبہ پڑہا نماز سی مشیر مروان بن حکم ہی

باب ان صلوۃ العیدین بغیر اذان ولا اقامۃ

باب اس بیانمین کہ نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کے ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا پڑہی مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ نمازین عید کی بغیر اذان اور اقامت کے ایک مرتبی نہ دو مرتبی یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے ف اسبابمین جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سی ہی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہی صحیح ہی اسی پر عمل ہی علما صحابہ وغیرہم کا اذان نہ دیجاوے نماز عید کے لیی اور نہ کسی نفل کے واسطے

باب القراءۃ فی العیدین

باب نماز عیدین کی قرارت کے بیانمین **عن** النعمان بن بشیر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وہل اتاک حدیث الغاشیۃ وربما اجتمعا فی یوم واحد فیقرأ بہما ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہی عیدون اور جمعی مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ اور کبھی ایکہی دن ہوتی جمعہ اور عید تو پڑہتی آپ ہی سورتین دونونمین ف اسبابمین ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث نعمان ابن بشیر کی حسن ہے صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نی ابراہیم بن محمد بن منتشر سی مثل حدیث ابی عوانہ کی اور اختلاف کیا ہی ابن عیینہ کی شاگردونے کہ کسی نی روایت کی ابن عیینہ سی اُنہون نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے حبیب ابن سالم سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نی نعمان بن بشیر سی اور حبیب ابن سالم کی کوئی روایت

اپنی باپ سے سماع نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولی ہیں نعمان بن بشیر کی اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عیینہ سے وہ روایت کرتی ہیں ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ اور یہی کہتی ہیں شافعی **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهٖ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِقَافَ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ترجمہ روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید اضحی میں تو کہا ابو واقد نے پڑھتے تھے قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** کی ہی ہشام دستوائی اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہی **باب** فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ باب تکبیر عیدین کی بیان میں **عن** كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ترجمہ روایت ہے کثیر ابن عبد اللہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ کثیر کی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں عید کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پانچ قرأت سے پہلے ف اسی میں عائشہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کثیر کی دادا کی حسن ہی اور اس میں سب روایتوں سے اچھی ہی اور نام کثیر کی دادا کا عمرو بن عوف مزنی ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور ایسا ہی مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینہ میں اسطرح اور یہی قول ہی اہل مدینہ کا اور یہی کہتی ہیں مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری میں چار بعد قرأت کی مع تکبیر رکوع کی اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا ہی اور یہی قول ہی اہل کوفہ کا اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری **باب** لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا باب اس بیان میں کہ عیدین کی قبل اور بعد کوئی نماز نہیں **عن** عَبَّاسِ بْنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلی اسکی اور بعد اسکی کوئی نماز نہ پڑھی ف اسی میں عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید سے بھی یہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض علما صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا ہی ایک گروہ نے صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنی کو بعد صلوٰۃ عیدین کی اور قبل اسکی اور قول اول زیادہ صحیح ہی **عن** عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ نکلی عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کی قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** فِي خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ باب عیدین میں عورتوں کی نکلنی کی بیان میں **عن** اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدٰىهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ترجمہ روایت ہے ام عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتی تھی کواری لڑکیوں کو اور جوانوں کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں مگر حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعا میں مسلمانوں کی عرض کیا ایک نے انمیں سے یا رسول اللہ اگر نہ ہو کسیکے پاس چادر فرمایا اپنی بانگی دیوی اسکو بہن اسکی اپنی چادر ف روایت کی ہی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اسکی اور اسمیں ہے ابن عباس اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام عطیہ کی حسن ہی صحیح ہی اور گئی ہیں بعض علما اس حدیث کیطرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنی کی اور مکروہ کہا ہی اسکو بعضوں نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں آجکل دن نکلنا عورتوں کا عیدین میں پھر اگر آئے عورت تو اذن دیوے خاوند اسکا میلی کچیلی میں نکلنی کا اور زینت نکری اور اگر زینت کری تو شوہر کو جائز ہی کہ منع کری اسکو نکلنی سے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن چیزوں کو جو نئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتی مسجد میں آنے سے جیسی منع کی گئی ہیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان اور سے کہ انہوں نے بھی برا کہا آجکل دن عورتوں کی نکلنی کو عیدین میں **باب** مَا جَاءَ فِي خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ فِي طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستہ سے جاتی اور دوسرے سے آتی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کو تو جاتے ایک راستہ سے اور لوٹتے دوسرے سے ف اسباب میں عبداللہ بن عمر اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی غریب ہے اور روایت کی ابوبکیشہ اور یونس ابن محمد نے یہ حدیث فلیح ابن سلیمان سے انہوں نے سعید ابن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے اور مستحب کہا ہی بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے لوٹے دوسری راہ سے بظر اس حدیث کی اور یہی قول ہی شافعی کا اور حدیث جابر کی گو زیادہ صحیح ہی **باب** فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ باب اس بیان میں کہ عید فطر میں کچھ کھا کر جانا چاہئے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تھے عید فطر میں جبتک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید اضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے ف اسباب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اسکی اور مستحب کہا ہی ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے عید فطر میں جبتک کچھ کھائی اور مستحب کہا ہی کہ افطار کرے کھجور پر اور عید اضحیٰ میں کچھ نہ کھاوے جبتک پھر ہی نماز پڑھ کر **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی تھے دن فطر کی کئی کھجوروں سے قبل عیدگاہ جانیکی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہے **أَبْوَابُ السَّفَرِ** یہ سب باب ہیں سفر کی بیانمیں **بَابُ** الْقَصْرِ فِي الصَّلَاةِ باب نماز کی قصر میں سفر کی درمیان **عن** عُمَرَ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا ترجمہ روایت ہے کہ کہا ابن عمر نے سفر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کی ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتی تھی اور کچھ نہیں پڑھتی تھی قبل اسکی اور نہ بعد اسکی یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبداللہ بن عمر نے اگر میں بھی پڑھتا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے اور بعد اسکی تو فرض ہی کو تمام کرتا ف اسباب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے نہیں جانتی ہم کسیکی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کی مانند اس مضمون کے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے اور مروی ہی یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتی ہیں ایک مرد سے جو اولاد میں ہیں سراقہ کی وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہی حنظلہ عوفی سے وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتی تھی سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صحیح طرح ثابت ہوا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرتی تھی نماز میں سفر کی مانند اور ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی اپنی شروع خلافت میں اور عمل اسی پر ہی اکثر علماء اصحاب وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہی جو مروی ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہی قول ہی مجمع اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتی ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھی تو بھی کافی ہی **عن** أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ خِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے ابی نضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تو پڑھی حضرت نے دو رکعتیں یعنی چار کی پوری پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کی ساتھ چھ برس تک انکی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو پڑھیں دو رکعتیں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے پڑھی ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذی الحلیفہ میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتی نہ تھی مگر پروردگار سارے عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلَاةُ باب اس بیان میں کہ کتنی مدت تک قصر کیا جاوے نماز میں **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ سے مکہ کو تو پڑھیں دو رکعتیں کہا راوی نے پوچھا میں نے انس سے کتنی دن ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کہا دس دن ف اسباب میں ابن عباس اور

سفر مین نفل پڑہنے کا اور دو نمازون کے جمع کرنیکا بیان

مارسی بہی روایت ہے کہا ابو عیسےنے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹہہرے رہی بعضی سفر مین اُنیس ۱۹ دن تک پڑہتی رہی دو رکعتین کہا ابن عباس نے سو ہم جب ٹہہرتی ہین اُنیس دن یا اُسکی اندر پڑہتی ہین دو رکعتین اور اگر اس سے زیادہ رہین تو پوری کرتی ہین نماز کو اور مروی ہی حضرت علی ہی کہ اُنہون نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑہی اور مروی ہے ابن عمر سی کہ جو ٹہہرے پندرہ دن وہ پوری کری نماز اور مروی ہین اُنسی بارہ دن ہی اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ اُنہون نی کہا جب چار دن ٹہہرے تو چار پڑہی اور روایت کیا اسبات کو اُنسی قتادہ اور عطا خراسانی نی اور روایت کیا اُنہی داود بن ابی ہند نی اسکی خلاف اور اختلاف کیا علما نی بعد اسکی اس امر مین تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نی وقت مقرر کیا پندرہ دن کو اور کہا جب نیت کرچکی پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑہی اور کہا اوزاعی نی جب نیت کری بارہ دن کے اقامت کی تو پوری پڑہے اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نی جب نیت کری چار دن کی تو پوری پڑہے اور اسحاق نی کہا اس باب مین سب سی زیادہ قوی حدیث ابن عباس کی ہی کہ ایک تو اُنہون نی روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور دوسری عمل کیا اُسپر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب اقامت کری اُنیس ۱۹ دن تو پوری نماز پڑہی اور اسپر اجماع ہے تمام علما کا کہ پوری پڑہنا جب ہی کہ نیت اقامت ہو اور اگر نیت اقامت نہو تو پوری نہ پڑہے اگرچہ برسون گزر جاوین عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰی تِسْعَۃَ عَشَرَ یَوْمًا رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تِسْعَ عَشَرَ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّیْنَا اَرْبَعًا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تو پڑہی اُنیس ۱۹ دن تک دو دو رکعت کہا ابن عباس نی ہم بہی پڑہتی ہین اُنیس ۱۹ دن تک دو رکعت پہر جب اس سے زیادہ ٹہہرینگے تو چار پڑہینگے کہا ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِی التَّطَوُّعِ فِی السَّفَرِ باب سفر مین نفل پڑہنے کے بیان مین عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَیْتُہٗ تَرَکَ الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّہْرِ ترجمہ روایت ہے براء ابن عازب سے کہا ساتہ رہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ ۱۸ سفر مین سو کبہی نہین مین نے کہ چہوڑی ہون اُنہی دو رکعتین جب ڈہلتا ہی آفتاب قبل ظہر کی ف اسبا مین ابن عمر سی ہی روایت ہے کہا ابو عیسےنے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچہا مین نے اس حدیث کو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سو نجانا اُسکو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور نجانا نام ابو بسرہ غفاری کا اور گمان کیا اُنکو اچہا اور مروی ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نہ پڑہتی ہی سفر مین قبل فرض کے بہی اور بعد فرض کے بہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نفل پڑہتی تہی سفر مین سو مختلف ہوے علما بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو کہا بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل پڑہی آدمی سفر مین اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحٰق اور بعضون نے کہا نفل نہ پڑہی بعد فرض کے اور نہ قبل اُسکی اور جنہی نہین پڑہے اُسنی قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اُسپر اور جنہی پڑہی اُسکو پڑہی فضیلت ہی اور یہی قول ہی اکثر علما کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے اُنکی نزدیک پڑہنا نفلونکا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ فِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَہَا رَکْعَتَیْنِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہ پڑہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ فرض ظہر کی دو رکعت اور بعد اُسکی دو رکعت یعنی سنت کہا ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہی اور روایت کی یہی حدیث ابن ابی لیلی نی عطیہ سی اور نافع سی اُنہون نے ابن عمر سی عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطِیَّۃَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ فِی الْحَضَرِ الظُّہْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَہَا رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَہٗ فِی السَّفَرِ الظُّہْرَ رَکْعَتَیْنِ وَبَعْدَہَا رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ وَلَمْ یُصَلِّ بَعْدَہَا شَیْئًا وَالْمَغْرِبَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَکْعَاتٍ لَا یَنْقُصُ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَہِیَ وِتْرُ النَّہَارِ وَبَعْدَہَا رَکْعَتَیْنِ ترجمہ روایت ہے ابن ابی لیلی سی وہ روایت کرتی ہین عطیہ اور نافع سی وہ ابن عمر سی کہا کہ نماز پڑہی مین نے آنحضرت کے ساتہ حضر مین اور سفر مین تو پڑہی حضر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد اُسکی دو رکعتین اور پڑہی سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور بعد اُسکی دو رکعتین اور عصر کی دو رکعتین اور بعد اُسکی کچہہ نہین پڑہی نماز اور مغرب حضر اور سفر مین برابر تین رکعت سے کچہہ کم نہین ہوتی نہ سفر مین نہ حضر مین اور یہ وتر ہین دنکی اور بعد اُسکی پڑہین دو رکعتین کہا ابو عیسےنے یہ حدیث حسن ہی سنا مین نے محمد بخاری کو کہتی تہی نہین روایت کی ابن ابی لیلی نی کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سی **باب** مَا جَاءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ باب دو نمازونکی جمع کرنیکی بیان مین عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَیْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّہْرَ اِلَی اَنْ یَّجْمَعَہَا اِلَی الْعَصْرِ فَیُصَلِّیَہُمَا جَمِیْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَیْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَی الظُّہْرِ وَصَلَّی الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا ثُمَّ سَارَ وَکَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یُصَلِّیَہَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاہَا مَعَ الْمَغْرِبِ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جب کوچ کرتی قبل

ف الوقت اقامت کی نیز قرآن مجید سے بہی پوری

ڈھلی کے تو تاخیر کرتی ظہر میں یہانتک کہ ملا کر پڑھتی عصر کی ساتھ اور جب کوچ کرتی آفتاب ڈھلی کے بعد تو جلدی کرتی عصر میں ظہر کیطرف اور ملا کر پڑھتی ظہر اور عصر دونوں کو چلتی اور جب کوچ کرتی مغرب کے قبل تو تاخیر کرتی مغرب میں یہانتک کہ پڑھتی عشا کی ساتھ اور جب کوچ کرتی بعد مغرب کے تو جلدی کرتی عشا میں اور پڑھتی مغرب کے ساتھ ف اسباب میں علی اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتی ہیں احمد بن حنبل سے قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہی غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہی نہیں جانتی ہم کسیکو کہ روایت کی ہو حدیث سی ہوا کی اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتی ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سی حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کی نزدیک حدیث معاذ کی ہی کہ مروی ہے ابی الزبیر سی وہ روایت کرتی ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو روایت کیا اسکو قتیبہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر مکی سی اور اسی حدیث کی قایل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتی ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کی وقت جمع کرنیمیں سفر میں عن نافع عن ابن عمر انہ استغیث علی بعض اھلہ فجد بہ السیر واخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینھما ثم اخبرھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذا جد بہ السیر ترجمہ روایت ہے نافع سی کہ خبر دی گئی ابن عمر کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا انکو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ڈوب گئی شفق پھر اتری اور اکھٹا پڑھا مغرب اور عشا کو پھر خبر دی انکو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتی تھی جب منظور ہوتا تھا انکو جلدی چلنا کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی باب ماجاء فی صلوٰۃ الاستسقاء باب نماز استسقا کی بیانمیں عن عباد بن تمیم عن عمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی فصلی بھم رکعتین جھر بالقراءۃ فیھما وحول رداءہ وشرب منہ ویاہ واستسقی واستقبل القبلۃ ترجمہ روایت ہے عباد بن تمیم سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی چچا سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلی آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنی کو تو پڑھیں انکی ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اسمیں قراءت اور پھیر کر اوڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونو ہاتھونکو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلے کیطرف ف اسباب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور انس اور ام سلمہ سی کہا ابوعیسےٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نام عباد بن تمیم کی چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہی عن ابی اللحم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احجار الزیت یستسقی وھو مقنع بکفیہ یدعو ترجمہ روایت ہے ابی اللحم سی کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کی نزدیک پانی مانگتے تھی اور وہ اٹھائی ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنی دعا کرتی تھی کہا ابوعیسےٰ نے ایسا ہی کہا قتیبہ نے اس حدیث میں ابی اللحم کی روایت سے اور نہیں جانتی ہم ابی اللحم کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولی ابی اللحم کی ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور انکو صحبت بھی ہے آنحضرت کی عن قتیبۃ ناحاتم بن اسمعیل عن ھشام ابن اسحٰق وھو ابن عبداللہ بن کنانۃ عن ابیہ قال ارسلنی الولید بن عقبۃ وھو امیر المدینۃ الی ابن عباس اسالہ عن استسقاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج متبذلا متواضعا متضرعا حتی اتی المصلی فرقی المنبر ولم یخطب خطبتکم ھذہ ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین کما کان یصلی فی العید ترجمہ روایت ہے قتیبہ سی وہ روایت کرتی ہیں حاتم بن اسمعیل سی وہ ہشام ابن اسحٰق سی وہ ابن عبداللہ بن کنانہ سی وہ اپنی باپ سے کہا بھیجا مجھکو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کی ابن عباس کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی استسقا کی انسی پہر آیا میں انکے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی زینت کے عاجزی سی اور گڑگڑاتی ہوئے یہانتک کہ آئی نماز کی جگہ میں سو نہیں خطبہ پڑھا تمہاری خطبو میں سی ولیکن دعا اور عاجزی ہی کرتی رہی اور تکبیر بولتی اور پڑھی دو رکعت جیسی پڑھتی تھی عید میں کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے روایت کی ہم سی محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سی وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سی انہوں نے اپنی باپ سے سو ذکر کی حدیث مذکور کی اور زیادہ کیا اسمیں لفظ متخشعا کا یعنی ڈرتی ہوئی کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی شافعی کا کہتی ہیں پڑھی نماز استسقی کی عید کی نماز کی مانند اور تکبیر کہی پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباس کی حدیث کو کہا ابوعیسےٰ نے اور مروی ہے مالک بن انس سی کہ کہا انہوں نے تکبیر نکلی صلوٰۃ استسقا میں جیسے تکبیر کہتی ہیں عید میں باب فی صلوٰۃ الکسوف باب سورج گہن کے نماز کے بیان میں عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد سجدتین والاخری مثلھا ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ

حدیث نبی کسوف کی سو قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور اسیطرح دوسری رکعت پڑھی ف اسباب میں علی اور براء اور ابو قتادہ اور عبداللہ بن عمر اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبداللہ اور ابی بن کعب سے روایت کہا ابوعیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ابن عباس کے نماز کسوف میں چار رکوع دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہا اور اختلاف کیا ہی اہل علم نی قراءت میں نماز کسوف کے سو بعضوں نے کہا کہ چپکی سی پڑھی قراءت دنکو اور کہا ابن نی جہر کری جیسا جہر کرتی ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق کہ جہر کری اُسمیں اور کہا شافعی نی جہر نکری اور صحیح ہوئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی دونوں روایتیں ایک یہ کہ کئی آپنے چار رکوع اور چار سجدی دوسرے یہ کہ کئی آپنے چھ رکوع اور چار سجدی اور یہ جائز ہی علما کی نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھی اگر کسوف دیر تک رہا تو کری چھ رکوع اور چار سجدہ یا کری چار رکوع چار سجدہ اور طول کری قراءت میں یہ بھی جایز ہی اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونو میں نماز جماعت سے پڑھی

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ترجمہ روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا انہون نے کہ خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین سو نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کی ساتھ اور لمبا کیا قراءت کو پھر رکوع کیا اور پھر لمبا کیا رکوع کو پھر اُٹھایا سر اپنا پھر دراز کی قراءت کو اور یہ قراءت کم تھی پہلی قراءت سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلی رکوع سے کم تھا پھر اُٹھایا اپنی سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی حدیث کی قایل ہین شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت مین چار رکوع کری اور دو رکعت کے چار ہی سجدے ہوتی ہین کہتی ہین شافعی کہ پڑھی پہلی بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقر کے برابر قراءت کری چپکی چپکی اگر دنکو پڑتا ہی یعنی سورج گہن مین پھر رکوع کری بہت دراز قراءت کے برابر پھر اللہ اکبر کہکے سر اُٹھاوی اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر سورۂ فاتحہ پڑھکر آل عمران کے برابر قراءت کرے پھر رکوع کری اسی قراءت کے برابر پھر اُٹھاوی سر اور کہی سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدہ کری اچھی طرح اور ٹھیرے ہر ایک سجدہ مین جتنا ٹھیرا تھا رکوع مین پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھی اور سورۂ نساء کی برابر قراءت کری پھر اسیقدر رکوع مین ٹھیرے پھر اللہ اکبر کہکی سر اُٹھاوی اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قراءت کری سورۂ مائدہ کی برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کری اسیقدر پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سر اُٹھاوی اور دو سجدہ کری پھر التحیات پڑھکر سلام پھیرے **باب** کَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوْفِ باب صلوٰۃ کسوف کی قراءت کی بیان مین

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ترجمہ روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہین سنتی تھی پہلا اور ف اسباب مین عائشہ سی ہی روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور بعضی لوگون نے اہل علم سی اسی کو اختیار کیا ہی یعنی قراءت سری کو اور یہی قول ہی شافعی کا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قراءت مین کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور روایت کی ابواسحٰق قزاری نی سفیان بن حسین ہی اسی کے مانند اور اسی حدیث کے قایل ہین مالک اور احمد اور اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ باب خوف کے وقت نماز پڑھی کے بیان مین

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ ترجمہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کی ساتھ اور دوسرا گروہ سامنی ہا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جسی ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا اُنکی جگہہ یعنے دشمن کے مقابلہ مین اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپنی اُنکی ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیرا حضرت نے اُنپر اور کھڑے ہوئی یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی اُنہون نی بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی حضرت کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا ف اسباب مین جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی سی بھی روایت ہے اور نام ابوعیاش کا زید بن صامت ہے کہا ابوعیسےٰ نے اور گئی ہین مالک بن انس صلوٰۃ خوف مین سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کیطرف اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا احمد نی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی صلوٰۃ خوف کئی طرح پر اور نہین جانتا مین اسباب مین

صحیح ہے اور کہا وہ حدیث سہل بن ابی حثمہ کی ہی اور ایسا ہی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے کہ نماز خوف مین بہت روایتین ثابت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تجویز کیا اہون نے کہ جو مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب طرح جایز ہی اور یہ خوف کے موافق ہی یعنی جیسا موقع ہو ویسا کیا جاوے اور کہا اسحاق نے ہم فضیلت نہین دیتے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور حدیثون پر اور حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کیا ہی موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اہون نے ابن عمر سے اہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے **عن** سہل بن ابی حثمۃ انہ قال فی صلوٰۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ وتقوم طائفۃ منہم معہ وطائفۃ من قبل العدو وجوہہم الی العدو فیرکع بہم رکعۃ ویرکعون لانفسہم رکعۃ ویسجدون لانفسہم سجدتین فی مکانہم ثم یذہبون الی مقام اولئک ویجیٔ اولئک فیرکع بہم رکعۃ ویسجد بہم سجدتین فہی لہ ثنتان ولہم واحدۃ ثم یرکعون رکعۃ ویسجدون سجدتین قال محمد بن بشار سألت یحیی بن سعید عن ہذا الحدیث فحدثنی عن شعبۃ عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن صالح بن خوات عن سہل بن ابی حثمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری وقال لی اکتبہ الی جنبہ ولست احفظ الحدیث ولکنہ مثل حدیث یحیی بن سعید الانصاری **ترجمہ** روایت ہے کہ کہا سہل بن ابی حثمہ نے کہ کھڑا ہووے امام سامنے قبلی کی نماز خوف مین اور ایک جماعت کھڑی ہو اسکی ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کیطرف رہی کہ منہ انکی دشمن کیطرف ہو اور پڑہی امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑہ لی اور دو سجدے بھی کرلین اسی جگہ مین پھر جاوین اس جماعت کی جگہ مین اور آوین وہ لوگ اور پڑہی امام انکے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کری تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑہ لین یہ ایک رکعت اور دو سجدے کرلین کہا محمد بن بشار نے پوچھا مین نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو تو روایت کی انہون نے شعبہ سے انہون نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے صالح ابن خوات سے انہون نے سہل بن ابی حثمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث یحیی بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند اوہ کہا مجھ سے یحیی بن سعید نے لکھ دو اس حدیث کو اسکے بازو مین اور مین نہین یاد رکہتا ہون اس حدیث کو ولیکن وہ مثل حدیث یحیی بن سعید انصاری کے ہی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی لوگون سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی ہی ایک ایک رکعت ایکایک گروہ کی ساتھ تو ہوئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین اور انکی ایک ایک رکعت **باب** ما جاء فی سجود القرآن باب قرآن کے سجدونکی بیانمین **عن** ابی الدرداء قال سجدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرۃ سجدۃ منہا التی فی النجم **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا سجدی کئی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ کہ سورۂ نجم کا سجدہ بھی اسی مین تہا **ف** اسی باب مین علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور عمرو بن العاص سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی درداء کی غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے سعید ابن ابی ہلال کی کہ وہ روایت کرتی ہین عمر دمشقی سے **روایت** کی ہی عبد اللہ ابن عبد الرحمن نے انسی عبد اللہ بن صالح نے انسی لیث ابن سعد نے انسی خالد بن یزید نے انسی سعید بن ابی ہلال نے انسی عمر نے انسی ابن حیان دمشقی نے کہا ابن حیان دمشقی نے سنا مین نے ایک خبر دینے والی سے کہ خبر دی انسی مجھکو ابو الدرداء نے کہ کہا ابو الدرداء نے کئی گیارہ سجدی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ انسی مین تہا وہ جو سورۂ نجم مین ہی اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہی سفیان ابن وکیع کی روایت سے جو مروی ہی عبد اللہ ابن وہب سے **باب** فی خروج النساء الی المساجد باب عورتون کی مسجدونمین جانیکی بیانمین **عن** مجاہد قال کنا عند ابن عمر فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایذنوا للنساء باللیل الی المساجد فقال ابنہ واللہ لانأذن لہن یتخذنہ دغلا فقال فعل اللہ بک وفعل فقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول لانأذن **ترجمہ** روایت ہے مجاہد سے کہا ہم تھے ابن عمر کی پاس کہ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دو عورتونکو رات کے وقت مسجدونمین جانیکی سو کہا عبد اللہ بن عمر کی بیٹی نے قسم ہی اللہ کی ہم اجازت نہ دینگی انکو حیلہ بنا ینگی وہ فساد کا یعنی مسجدونمین جانی کو فساد کا بہانہ ٹہیرا دینگی تو کہا عبد اللہ بن عمر نے ایسا کری اللہ تجھکو اور ویسا یعنی بددعا دی کہتا ہوئین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہی مین اجازت نہ دونگا **ف** اسی باب مین ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور زینب سے روایت ہی جو بیوی ہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی **باب** فی کراہیۃ

الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ باب مسجد میں تھوکنی کی برائی کی بیان **عَنْ** طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَآءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى **ترجمہ** روایت ہے طارق بن عبداللہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تو نماز مین تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھی یا بائین طرف یا نیچی بائین پیر کی **ف** اسبا بین ابی سعید اور ابن عمر اور انس اور ابی ہریرہ سی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث طارق حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا سنا مین نے جارود سی کہتی تہی سنا مین نے وکیع سی کہتی تہی جھوٹ نہین بولا ربعی بن حراش نی اسلام مین کبھی اور کہا عبد الرحمن بن مہدی نی سب سی زیادہ ثابت کوفی مین منصور بن معتمر ہی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا **ترجمہ** روایت ہی انس بن مالک سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تھوکنا مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اسکا دفن کرنا ہی یعنی تھوک کو دبا دینا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **بَابُ** وَالسَّجْدَةِ فِي اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ باب اذا السماء انشقت اور سورہ اقرا کی سجدون کی بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا سجدہ کیا ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سورہ اقرا اور اذا السماء انشقت مین **روایت** کی ہمسی قتیبہ نے انہون نے سفیان سی انہون نے یحیی بن سعید سی انہون نی ابی بکر بن محمد بن عمر بن حزم سی انہون نی عمر بن عبد العزیز سی انہون نی ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سی انہون نی ابی ہریرہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر کی حدیث کی مانند اور اس حدیث مین چار تابعین ہین کہ روایت کرتی ہین ایک دوسرے سی کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہتی ہین کہ سجدہ ہی اذا السماء انشقت اور اقرا مین **بَابُ** مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ باب والنجم کی سجدہ کی بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا يَعْنِي وَالنَّجْمِ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسمین یعنی سورہ والنجم مین اور سجدہ کیا مسلمانون اور مشرکون اور جنون اور آدمیون نی **ف** اسبا بین ابی ہریرہ اور ابن مسعود سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہئی سورہ والنجم مین اور کہا بعض علما صحابہ وغیرہم نی کہ مفصل مین کوئی سجدہ ہی نہین اور یہی قول ہی مالک بن انس کا اور قول اول صحیح ہی اور اسی کے قایل ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيْهِ باب اسکی بیان مین جو سورہ والنجم مین سجدہ نکری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہا پڑہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی سورہ والنجم سو سجدہ نہین کیا آپ نے اسمین **کہا** ابو عیسے نی حدیث زید بن ثابت کی حسن ہی صحیح ہی اور تاویل کی ہی بعضون نے اہل علم سی اس حدیث مین کہ سجدہ نکیا اسواسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب زید بن ثابت نی پڑہی سورہ والنجم تو انہون نی بھی سجدہ نکیا اسلئی کہ جب قاری سجدہ نکری تو سامع پر واجب نہین اور بعضون نی کہا ہی سجدہ واجب ہے اسپر جو سنی اور کبھی رخصت نہین سی ہی اسکی ترک کی اور کہا ہی کہ جب سنا آدمی نی اور اسکو وضو نہین تو جب وضو کری جب سجدہ کرلی اور یہی قول ہی سفیان اور اہل کوفی کا اور یہی کہتی ہین اسحاق اور کہا بعضون نی سجدہ اسکی لئی ہی کہ جو تلاوت کا ارادہ کری یعنی ترک سجدہ کا جایز ہی اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہون نی یہ حدیث کہ زید بن ثابت نی کہا پڑہی مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی سورہ والنجم اور سجدہ نکیا پس کہتی ہین وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو حضرت نچھوڑتی زید کو بی سجدہ کروائی اور سند لائی ہین اس حدیث کو بھی کہ پڑہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی سجدہ کی آیت پہر اتری منبر سی اور سجدہ کیا پہر پڑہی دوسرے جمعے مین وہی آیت سو مستعد ہوی لوگ سجدہ کو سو فرمایا حضرت عمر نی یہ سجدہ فرض نہین ہمپر مگر ہم جب چاہین تو کرلین تو سجدہ نکیا اور بعض اسی طرف گئی ہین یعنی یہ واجب نہین اور یہی قول ہی شافعی اور احمد کا **بَابُ** مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِيْ صٓ باب سورہ صاد کی سجدے کے بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہا انہون نے دیکھا ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتی ہوی سورہ صاد پڑہکر کہا ابن عباس نی اور یہ کچھ واجب سجدون مین نہین ہی **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اختلاف ہے علمائی صحابہ وغیرہم کا اسمین سو کہا بعضون نے سجدہ کری اور یہی قول ہی سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضون نی وہ توبہ ہی نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہین واجب وہان سجدہ **بَابُ** وَالسَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ باب سورہ حج کی سجدہ کی بیان **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهُمَا **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سی کہا انہون نی عرض کیا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فضیلت دی گئی سورہ حج اور سورتون پر اسلئی کہ اسمین دو سجدی ہین فرمایا

سجدہ تلاوت کو جاوے اور اسکا بیان جسکا وظیفہ رات کو فوت ہوجاوے تو دن کو پڑھ لیوے اور امام سے پہلے سر سجدہ سے اٹھانیوالے کی مذمت کا بیان اور اسکا بیان جو نماز فرض جماعت سے پڑھی اور پھر لوگوں کو لیکر امامت کی ۔ ابواب

اپنی بیان اور جسکو سجدہ نکرنا ہو وہ اسکو نہ پڑھے کہا ابوعیسےٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علما کا آمین اور صدوی ہی حضرت عمر بن خطاب اور انکی بیٹی سی کہ کہا نفیلت دی گئی ہی سورہ حج اسلئے کہ اسمین دو سجدی ہین اور یہی کہتی ہین ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضون نے اسمین ایک ہی سجدہ کہا ہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفی کا **باب** مَاجَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ باب اُن دعاؤن کے بیان مین جو سجدہ قرآن مین پڑہی جاتی ہین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ آیا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سو کہا اُسنی یا رسول اللہ مین نے اپنی تئین خواب مین دیکھا اور مین سوتا تھا گویا کہ مین نماز پڑہ رہا ہون ایک درخت کے پیچھے سو مین نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدہ کی ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا مین نے وُہ کہتا ہی اَللّٰھُمَّ سی عَبْدِكَ دَاوُدَ تک اور معنی اس دعا کی یہ ہین یا اللہ لکھ میرے لئی اس سجدی کا ثواب اور گھٹا دی اُسکی سبب سے میرے گناہ اور رکھ اس سجدی کو میرے لئی ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نی اپنی غلام داؤد علیہ السلام سی کہا حسن نے کہا ابن جریج نی کہ کہا مجھسے تمہاری دادا نی کہ کہا ابن عباس نے پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیت سجدی کی پھر سجدہ کیا اور سنا مین نی کہ کہتے تھی اُسکی مثل جو خبر دی تھی اُس شخص نی درخت کی دعا کی یعنی وہ ہی دعا پڑہتی تھی جو اوپر مذکور ہوئی **ف** اسباب ابی سعید سی بھی روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابن عباس کی روایت سے اور انکی روایت سے ہم نہین جانتی مگر اسی سند سی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے قرآن کے سجدہ مین رات کو یہ دعا سَجَدَ وَجْهِيَ سی آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین کہ سجدہ کیا میرے منہ نے اُسکو جسنی پیدا کیا منہ کو اور چیرا کان اُسکا اور آنکھ اُسکی سجدہ کیا اُسکی قوت اور تو فیق سی کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَاذُكِرَ فِي مَنْ فَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ باب اس بیان مین کہ جسکا وظیفہ رات کا قضا ہو جاوی تو دن کو پڑہ لی **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ روایت ہی عبدالرحمن بن عبد القاری سی کہا اُنہون نی سنا مین نے عمر بن خطاب سے کہتی تھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑہا رات کا یا کچھہ اُسمین سی باقی رہگیا پھر پڑہ لیا اُسکو صبح اور ظہر کی بیچمین تو لکھا جاویگا اُسکی لئی کہ گویا رات ہی کو پڑہا کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہی اور روایت کی اُنسی حمیدی اور بڑی لوگون نی **باب** مَاجَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ باب اُسکی برائی مین جو امام سی پہلی سر اُٹھالی یعنی رکوع یا سجدہ مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ نَعَمْ قَالَ أَمَا يَخْشَى ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ڈرتا نہین وہ شخص جو اُٹھا لیتا ہی سر اپنا امام کی پہلی یعنی رکوع مین یا سجدی مین اسبات سی کہ کردیوی اللہ تعالےٰ اُسکی سر کو گدہی کا سر کہا قتیبہ نے کہا حماد نی کہا مجھہ سی محمد بن زیاد نی کہ ابی ہریرہ نی کہا لفظ اَمَا يَخْشَى کا کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور محمد بن زیاد بصری ہین اور ثقہ ہین اور کُنیت اُنکی ابوالحارث ہی **باب** مَاجَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ باب اُسکی بیان مین جو فرض پڑہ چکا ہو اور پھر امامت کری لوگون کی بعد اُسکی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سی کہ معاذ بن جبل مغرب کی نماز پڑہا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ پھر جاتی اور امامت کرتی اپنی قوم کی کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی ہم لوگون کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتی ہین جب امامت کری آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑہ چکا ہو وہ اُس سی پہلی تو جو اُسکی پیچھی پڑہی اُسکی نماز جائز ہی اور سند ائی مین اسی حدیث کو جابر کی جسمین قصہ مذکور ہوا معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہی اور مروی ہے کئی سند و سی اُنہین جابر سی اور مروی ہی ابی الدرداء سی کہ پوچھا اُسنی کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد مین اور لوگ عصر پڑہتی تھے اور اُسنی جانا ظہر ہی اور ملیگیا وہ جماعت مین تو کہا ابی الدرداء نی نماز اُسکی جائز ہی **مترجم** کہتا ہی یہ قول یہان اُس اُسطی

ف [illegible]

بیٹھے ذکر الٰہی پر مشغول رہنا اور نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا اور گوشہ چشم سے نماز میں دیکھنا | باب ترجمہ باب امام کی سامنے طرف کی بیان اور اس کا بیان کہ جب تک امام کو نہ دیکھے کی نماز نہیں ہوتی

اور نہیں کہ جب اس صورت میں جو ابو الدرداء نے مذکور ہوئی نماز جائز ہی حالانکہ اس میں امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہی اور امام عصر تو پہلی صورت میں مدرجہ اولیٰ جائز ہوگی کہ اس میں مقتدی امام کی نماز کا تو ہی اگرچہ امام کی نماز پڑھ چکا تو کیا ہوا انتہیٰ اور کہا ہی ایک قوم نی اہل کوفہ سی جب اقتدا کری قوم ایسی امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور قوم گمان کری کہ ظہر پڑھتا ہی تو نماز انکی جائز نہین اسلئی کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز مین **باب** ماجاء من الرخصۃ فی السجود علی الثوب فی الحر والبرد باب اس بیان مین کہ گرمی اور جاڑی کے سبب کپڑی پر سجدہ جائز ہی **عن** انس بن مالک قال کنا اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالظہائر سجدنا علی ثیابنا اتقاء الحر ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سی کہا انہون نے جب ہم نماز پڑہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچی دوپہر کی وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتی تہی اپنی کپڑون پر گرمی سی بچنی کو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی مین جابر ابن عبد اللہ اور ابن عباس سی بہی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نی بہی خالد بن عبد الرحمن سی **باب** ماذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلوٰۃ الصبح حتی تطلع الشمس باب اس بیان مین کہ بعد نماز صبح کی مسجد مین طلوع آفتاب تک بیٹہنا مستحب ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر قعد فی مصلاہ حتی تطلع الشمس ترجمہ روایت ہے جابر بن سمری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی صبح کی تو بیٹہی رہتی اپنی نماز کی جگہہ مین طلوع آفتاب تک کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ وعمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نماز پڑہی صبح کی جماعت سے پہر بیٹہا ذکر کرتا رہی اللہ کا یہانتک کہ نکلی آفتاب پہر پڑہی دو رکعت ہوگا اسکو ثواب مانند ایک حج اور ایک عمری کے کہا ابو ہریرہ نی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا پورا پورا یعنی ثواب کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اور پوچہا مین نی محمد بن اسمٰعیل بخاری سی حال ابی ظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہین یعنی انکی حدیثین صحت کے قریب ہین کہا محمد نی اور نام انکا ہلال ہی **باب** ماذکر فی الالتفات فی الصلوٰۃ باب نماز مین کنکہیوں سی دیکہنی کے بیان مین **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلوٰۃ یمینا وشمالا ولا یلوی عنقہ خلف ظہرہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سی دیکہتے تہی نماز مین داہنی اور بائین اور نہین پہیرتے تہے گردن اپنی پیٹہہ کے پیچہے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا وکیع نی فضل ابن موسی کا اس روایت مین **روایت** کی ہمسی محمود ابن غیلان نے کہا روایت کی ہم سی وکیع نی انسے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نی انسے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سی دیکہتے تہی نماز مین پہر ذکر کی حدیث اوپر کی مانند اور اس باب مین انس اور عائشہ سی بہی روایت ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ایاک والالتفات فی الصلوٰۃ فان الالتفات فی الصلوٰۃ ہلکۃ فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضۃ ترجمہ روایت ہے انس سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی سیر بیٹے بچ تو گوشہ چشم سی دیکہنی سے نماز مین اسواسطے کہ گوشہ چشم سی دیکہنا نماز مین ہلاکت ہے پہر اگر ضرور ہو تو نفل مین نہ فرض مین کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی **عن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الالتفات فی الصلوٰۃ قال ہو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلوٰۃ الرجل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ادہر اودہر دیکہنی کو نماز مین فرمایا آپنی یہ تو ایک اچک لینا ہی کہ اچک لیتا ہی شیطان آدمی کی نماز سی کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** ماذکر فی الرجل یدرک الامام ساجدا کیف یصنع باب اس بیان مین کہ جو شخص امام کو دیکہی سجدے مین تو کیا کری **عن** علی وعن عمرو بن مرۃ عن ابن ابی لیلی عن معاذ بن جبل قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الصلوٰۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام ترجمہ روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سی وہ روایت کرتی ہین ابن ابی لیلی سی وہ معاذ بن جبل سے کہا علی اور معاذ نی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی کوئی تم مین سے نماز کو اور امام ہو کسی حال مین تو کری جو کرتا ہی امام یعنی امام جس رکن مین ہو اسی رکن مین شامل ہو جاوے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب آوی آدمی اور امام سجدے مین ہو تو سجدہ کری اور نہین ملی اسکو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتہ اور اختیار کیا عبد اللہ مبارک نے کہ سجدہ کری امام کی ساتہ اور مروی ہے بعضون سے کہ کہا انہون نے اسیکے کہ بیٹہ جاوے آدمی اس سجدے مین کہ سر اٹہاوے اس سجدے سی **باب** کراہیۃ ان ینتظر الناس الامام وہم قیام عند افتتاح الصلوٰۃ باب اس بیان مین کہ مکروہ ہی کہڑی کہڑی انتظار کرنا لوگون کا امام کے لیے نماز کی شروع مین **عن** عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ خَرَجْتُ ترجمہ روایت ہے عبداللہ ابن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کی تکبیر ہو نماز کی تو کھڑی ہو تم لوگ جبتک کہ دیکھ لو مجھکو کہ میں نکلا **ف** اسیطرح انس سے بھی روایت ہے اور روایت انس کی غیر محفوظ ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہی صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء میں سے صحابہ وغیرہم سے کھڑی کھڑی انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لئے اور کہا ہے بعضوں نے جب ہو دے امام مسجد میں اور نکسر ہو نماز کی تو کھڑی ہوں لوگ جب کہے مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا **باب** مَا یُذْکَرُ فِی الثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ باب اس بیان میں کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچنا چاہئے قبل دعا کے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے ابوبکر اور عمر ہر جب بیٹھا میں یعنی قعدۂ اخیرہ میں پہلی تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے اپنی لئے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر دیا جاویگا سوال کر دیا جاویگا یعنی دعا قبول ہوگی تیری **ف** اسیطرح فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی حسن ہی صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتی ہیں یحییٰ بن آدم سے یہی حدیث اختصار کی ساتھ **باب** مَا ذُکِرَ فِیْ تَطْیِیْبِ الْمَسَاجِدِ باب مسجدوں میں خوشبو کرنی کے بیان میں **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ یُّنَظَّفَ وَیُطَیَّبَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جاویں اور خوشبو دیجاویں **روایت** کی ہے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہے سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے **روایت** کی ہے سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانی کا دور میں یعنی قبیلوں میں اور وہ جمع ہی دار کی **باب** مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی باب اس بیان میں کہ نمازات اور دن کی دو دو رکعت ہی یعنی نفل **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازات کی اور دن کی دو دو رکعت ہی کہا ابو عیسیٰ نے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعضوں نے مرفوع کیا اسکو یعنی یہ کہا کہ قول ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعضوں نے موقوف کہا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہی عبداللہ عمری سے وہ روایت کرتی ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازات کی دو دو رکعت ہی اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے رات کی نماز کا اور مروی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتی ہیں نافع سے کہ ابن عمر پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اسمیں سو بعضوں کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑھنا چاہئے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے رات کو دو دو رکعت ہی نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کی یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا **باب** کَیْفَ کَانَ یَتَطَوَّعُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّہَارِ باب اس بیان میں کہ کیونکر نفل پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں **عن** عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِیًّا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تُطِیْقُوْنَ ذٰلِکَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِکَ مِنَّا فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا کَھَیْئَتِھَا مِنْ ھٰھُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا کَھَیْئَتِھَا مِنْ ھٰھُنَا عِنْدَ الظُّھْرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا یَفْصِلُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا ہم نے حضرت علی سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن میں تو فرمایا تم طاقت نہیں رکھ سکتے اسکی کہا ہم میں سے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا سورج اسطرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا اسکے اسطرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہ یعنی مشرق کیطرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کی وقت تو پڑھتے چار رکعت یعنی جو وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ہے ویسی اول روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اسکی دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کی ملائکہ مقربین پر اور نبیوں اور مرسلین پر اور جو تابعدار انکی مومنین اور مسلمین سے **روایت**

سے محمد بن مثنی نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہمسے شعبہ نے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہیں اور کہا نفلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے تھے اس روایت کو اور ضعفا اسکا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسا مروی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم لے

روایت سے عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم نہیں جانتے تھے عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے **باب** ما جاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ فی مُحُفِ النِّساء باب اس بیان میں کہ عورتوں کی جماعت اور نماز پڑھنا مکروہ ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی مُحُفِ نسائہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی عورتوں کی جماعت میں **باب** ما یجوز من المشی فی الصلوٰۃ والعمل فی صلوٰۃ التطوع باب اس بیان میں کہ نماز نفل میں جانا درست ہے اور اسکی اجازت ہے **عن** عائشۃ قالت جئت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی البیت والباب علیہ مغلق فمشی حتی فتح لی ثم رجع الی مکانہ ووصفت الباب فی القبلۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھولدیا آپنے دروازہ میرے لیے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں یعنی جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دروازہ قبلے کیطرف تھا کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ما ذکر فی قراءۃ سورتین فی رکعۃ باب ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں **عن** الاعمش قال سمعت ابا وائل قال سُئل رجل عبداللہ عن ھذا الحرف غیر اٰسِن او یاسِن قال کل القرآن قرأت غیر ھذا قال نعم قال ان قوما یقرأونہ یلتمرونہ لا تمر الدقل لا یجاوز تراقیھم انی لاعرف النظائر التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینھن قال فامر لنا علقمۃ فسألہ فقال عشرون من سورۃ من المفصل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بین کل سورتین فی کل رکعۃ ترجمہ روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابووائل سے کہتا تھا ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود سے یہ لفظ کہ غیر اٰسِن ہے یا غیر یاسِن ہے تو کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اسکی سوا کہا اسنے ہاں کہا عبداللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑھتی ہیں قرآن کو جھاڑتی ہیں جیسے کوئی جھاڑتا ہو خراب کھجور کو نہیں آگے اترتا انکی گھی سے میں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتی تھی کہا راوی نے حکم کیا ہمنے علقمہ کو کہ پوچھے عبداللہ سے تو پوچھا اسنے بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتی تھی دو سورتیں ایک ایک رکعت میں کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما ذکر فی فضل المشی الی المسجد وما یکتب لہ من الاجر فی خطاہ باب مسجد میں جانیکی ثواب میں اور جو لکھا جاتا ہے ثواب اسکی قدموں میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ الرجل فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوٰۃ ولا یخرجہ او قال لا ینھزہ الا ایاھا لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ بھا درجۃ او حط عنہ بھا خطیئۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے آدمی اور اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالتی ہو اسکو یا فرماتا نہ اٹھاتی ہو اسکو مگر نماز تو رکھیگا کوئی قدم مگر بلند کریگا اللہ تعالیٰ اسکا ایک درجہ اور گھٹاویگا ایک گناہ کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے **باب** ما ذکر فی الصلوٰۃ بعد المغرب انہ فی البیت افضل باب اس بیان میں کہ مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے **عن** سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد بنی عبد الاشھل المغرب فقام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذہ الصلوٰۃ فی البیوت ترجمہ روایت ہے سعد بن اسحٰق سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبیلہ بنی عبد اشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنی کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم جانو اس نماز کی گھر میں پڑھنی کو کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہی ہے جو مروی ہے عبداللہ بن عمر سے کہا پڑھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشا تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں **باب** فی الاغتسال عند ما یسلم الرجل باب نہانے کا جب آدمی مسلمان ہو **عن** قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر ترجمہ روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا پانی اور بیری کی پتیوں سے **ف** ابوہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علما کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لاوے تو نہاوے اور اپنی کپڑے دھوئے

باب ماذکر من التسمیۃ فی دخول الخلاء باب اس بیان میں کہ پیخانہ جاتی وقت بسم اللہ کہنا چاہیئے **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدکم الخلاء ان یقول بسم اللہ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ آنکھوں جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہ ہونسی ہے کہ بسم اللہ کہی جب داخل ہو پیخانہ میں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتی ہم اسی مگر اسی روایت سے اور اسناد اسکی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب نہیں اور مروی ہے انس سے بھی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ ایسا بیان **باب** ماذکر من سیماء ھذہ الامۃ من اثار السجود والطھور یوم القیمۃ باب اس امت کی نشانی کے بیان میں جو اثر سجدہ اور وضو سے ہوگی قیامت کے روز **عن** عبد اللہ بن بسر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امتی یوم القیمۃ غر من السجود محجلون من الوضوء ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت قیامت کے دن ہوگی چمکتی منہ سجدے سے اور چمکتی ہاتھ پیر وضو سے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے عبد اللہ بن بسر سے **باب** ما یستحب من التیمن فی الطھور باب اس بیان میں کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو **عن** عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن فی طھورہ اذا تطھر وفی ترجلہ اذا ترجل وفی انتعالہ اذا انتعل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتے پہننے میں جب پہنتے ف ابو الاشعث کا نام سلیم بن اسود محاربی ہی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ذکر قدر ما یجزئ من الماء فی الوضوء باب اس بیان میں کہ کتنا پانی وضو میں کفایت کرتا ہی **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجزئ فی الوضوء رطلان من الماء ترجمہ روایت ہی انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہی وضو میں دو رطل پانی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتی ہم اسکو اس لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبری وہ روایت کرتی ہیں انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تھی ایک مکوک یعنی تہائی اور غسل کرتی تھی پانچ مد سے **باب** ماذکر فی نضح بول الغلام الرضیع باب اس بیان میں کہ دودھ پیتی لڑکی کی پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہی **عن** علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی بول الغلام الرضیع ینضح بول الغلام ویغسل بول الجاریۃ قال قتادۃ وھذا ما لم یطعما فاذا طعما غسلا جمیعا ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتی لڑکی کے پیشاب میں کہ چھڑکا جاوے پانی لڑکے کی پیشاب میں اور دھویا جاوے پیشاب لڑکی کا کہا قتادہ نے اور یہ حکم جبتک ہے کہ کھانا نہ کھاتی ہوں پھر جب کھانا کھانی لگیں تو دھویا جاوے پیشاب دونوں کا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے مرفوع بیان کیا اسکو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور مرفوع نہیں کیا **باب** ماذکر فی الرخصۃ للجنب فی الاکل والنوم اذا توضأ باب اس بیان میں کہ جنب کو کھانا اور سونا جائز ہی جب وضو کرلی **عن** عمار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اراد ان یأکل او ینام ان یتوضأ وضوءہ للصلوۃ ترجمہ روایت ہے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرلی وضو نماز کا سا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماذکر فی فضل الصلوۃ باب نماز کی فضیلت کے بیان میں **عن** کعب بن عجرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیذک باللہ یا کعب بن عجرۃ من امراء یکونون من بعدی فمن غشی ابوابھم فصدقھم فی کذبھم واعانھم علی ظلمھم فلیس منی ولست منہ ولا یرد علی الحوض ومن غشی ابوابھم او لم یغش ولم یصدقھم فی کذبھم ولم یعنھم علی ظلمھم فھو منی وانا منہ وسیرد علی الحوض یا کعب بن عجرۃ الصلوۃ برھان والصوم جنۃ حصینۃ والصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفئ الماء النار یا کعب بن عجرۃ انہ لا یربو لحم نبت من سحت الا کانت النار اولی بہ ترجمہ روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں میں تجھکو اللہ تعالی کی اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہونگے بعد میرے سو جو گیا انکی دروازہ پر اور سچا کہا انکی جھوٹ کو اور مدد کی انکی ظلم کی سو وہ مجھ سے نہیں اور میں اسکا نہیں اور کبھی نہ آسکیگا میرے حوض پر اور جو آیا انکی دروازہ پر یا نہ آیا اور سچا کہا انکی جھوٹ کو اور مدد کی انکی ظلم میں پس وہ میرا ہی اور میں اسکا اور قریب ہے کہ آئیگا میری حوض پر اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہی یعنی ایمان کی اور روزہ سپر مضبوط ہی اور صدقہ بجھاتا ہی گناہوں کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہی کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سے مگر آگ اسکی حق میں لائق تر ہی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور یہ جو ہمارے نسخے میں محمد بن اسحاق اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبید اللہ بن موسی کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اسکو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے

فصاحت وقت ہے

بن نمیر نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے **باب** منہ دوسرا باب اسی سیاق میں **عن** ابی امامۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال اتقوا اللہ ربکم وصلوا خمسکم وادوا زکوٰۃ اموالکم واطیعوا ذا امرکم تدخلوا جنۃ ربکم قال قلت لابی امامۃ منذ کم سمعت ھذا منہ قال سمعت وانا ابن ثلثین سنۃ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہتے ہیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنی مالوں کی اور اطاعت کرو اپنی صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ بہشت میں اپنی پروردگار کے کہا راوی نے کہا میں نے ابی امامہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث کہا انہوں نے سنی ہے تیس برس کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **اخر ابواب الصلوٰۃ** یہ آخری باب ہے نماز کے

ابواب الزکوٰۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باب ہیں زکوٰۃ کی جو وارد ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منع الزکوٰۃ من التشدید یعنی باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ نہ دینے کی جو سزا میں وارد ہوئی ہیں اسکے سیاق میں **عن** ابی ذر قال جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ قال فرانی مقبلا فقال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ ثم رمقنی بصرہ فقلت مالی لعلہ انزل فی شیء قال قلت من ھم فداک ابی وامی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم الاکثرون الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا وحثی بین یدیہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یموت رجل فیدع ابلا او بقرا لم یؤد زکوتھا الا جاءتہ یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تطاہ بخفافھا وتنطحہ بقرونھا کلما نفدت اخراھا عادت علیہ اولاھا حتی یقضی بین الناس ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا اپنی مجھکو سامنی آتی ہوئی سو فرمایا وہ ٹوٹا پانیوالی ہیں قسم ہی رب کعبہ کی قیامت کی دن کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہی مجھکو شاید کچھ اترا ہی میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے باپ فدا ہوں آپ پر سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بہت مال والے ہیں مگر جسنے دیا ادھر ادھر اور ادھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپنی سامنی اور داہنی طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہی اس خدا کی کہ میری جان جسکی ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہی کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہو اونٹ یا گائی کہ ادا نکی ہو زکوٰۃ اسکی مگر وہ جانور آویگا قیامت کے دن بڑے جسی بڑا اور موٹی سی موٹا ہو کر روندتا ہوگا اسکو اپنی کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنی سینگوں سے جب گزر جائے اسپر پہلا جانور لوٹیگا پہلا جانور اور اوپر اسکی یہی عذاب ہوتا رہیگا جب تک فیصلہ ہو لوگوں میں **ف** اسی باب میں ابی ہریرہ سی روایت ہے اسکی مانند اور روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہا انہوں نے منع کیا گیا ہی مانع زکوٰۃ کا اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود سی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن صحیح ہی اور نام ابی ذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں **روایت** کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے انہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سی وہ ضحاک بن مزاحم سی کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہی اس سے دس ہزار والی مراد ہیں یعنی درہم یا دینار **باب** ماجاء اذا ادیت الزکوٰۃ فقد قضیت ما علیک باب اس بیان میں کہ جب زکوٰۃ دی چکا تو ادا کر چکا جو تجھپر ضرور تھا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادیت زکوٰۃ مالک فقد قضیت ما علیک ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دی چکا تو زکوٰۃ اپنی مال کی تو ادا کر چکا جو تجھپر لازم تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سند وسی کہ آپ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر تو فرمایا آپنی نہیں مگر جو خوشی سے دی تو اور ابن مجزرہ وہ عبد الرحمن بن مجزرہ بصری کی ہیں **عن** انس قال کنا نتمنی ان یبتدی الاعرابی العاقل فیسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فجاءنا اعرابی فجثا بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد انا رسولک اتانا فزعم لنا انک تزعم ان اللہ ارسلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فمن رفع السماء وبسط الارض ونصب الجبال اللہ ارسلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا قال نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا صوم شھر فی السنۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال فان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا فی اموالنا الزکوٰۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بھذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال ان رسولک زعم لنا انک تزعم ان علینا الحج الی بیت اللہ من استطاع الیہ سبیلا فقال النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اٰمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَیْئًا وَلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ رَوٰى فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِیُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا ہم آرزو کرتی تھی کہ آجاوی کوئی اعرابی عاقل اور پوچھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ہم بھی حضر کے پاس ہون پس ہم اسی خیال مین تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دوزانو بیٹھا آگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا محمد آپکی قاصد نے کہا ہمسے کہ آپ کہتی ہین کہ اللہ نی بھیجا ہی تمکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی قسم ہی اُس خدا کی جسنی بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑی پہاڑ کیا اللہ نی بھیجا ہی تمکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی تمہارے قاصد نے کہا ہمسے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازین فرض ہین رات دنمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بھیجا ہی آپکو کیا اللہ نے حکم کیا آپکو اسکا فرمایا آپنی ہان کہا اعرابی نی اور تمہارے قاصد نے کہا ہمسے کہ آپ فرماتی ہین کہ ہمپر فرض ہین روزے ایک مہینی کی ہر سال مین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سچ کہا اُسنی کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بھیجا آپکو کیا اللہ تعالیٰ نی حکم کیا اسکا آپکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی آپکی قاصد نے کہا ہمسے کہ آپ فرماتی ہین کہ ہمپر ہمارے مالونکی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا اُسنی کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بھیجا آپکو کیا اللہ نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی تمہاری رسول نی کہا ہمسے کہ آپ فرماتی ہین کہ حج فرض ہی بیت اللہ کا جسکو طاقت ہو راہ کی ہم مین سی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بھیجا آپکو کیا اللہ نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا آپنی ہان پھر کہا اعرابی نی قسم ہی اُسکی جسنی بھیجا آپکو حق کے ساتھ نہ بچھوڑونگا مین اسمین سے کچھ اور نہ زیادہ کرونگا پھر چلدیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر سچ کہا اعرابی نی تو داخل ہوا جنت مین کہا ابوعیسےٰ نی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سی اور مروی ہے اور سند سی اُنکے واسطہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سی فرماتی تھی کہا سی بعض محدثون نی اِس حدیث سی یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑہنا اوراُستاد کا سننا مثل سماع کی جائز ہی اور حجت لائی ہین کہ اِس حدیث مین اعرابی نی سامنی پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپنی اقرار کیا تمہم کہتا ہی یہان ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑہنا دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ اُستاد پڑہتا جاوی اور شاگرد چپ سُنتی جاوین اور سلف مین اکثر یہی طریقہ جاری تہا چنانچہ مولانا بالفضل اولینا افضل المحدثین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر یہی طرز تہا کہ صحیح بخاری اُنکی زبان مبارک سی قریب ۷ کہہ آدمیونکی سُن چکی ہین اور دوسرا طرز یہ تہا کہ شاگرد آپنی حدیثین یا لکہی ہوئی حدیثین اُستاد کو سُناوی اور اُستاد کہی کہ برابر ہی تیرا پڑہنا یا لکہنا یہ دوسرا طریقہ بہی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اُسمین بمنزلہ شاگرد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُستاد ہین اور حدیث مین جو لفظ نعم جا بجا وارد ہی یہ برابر کہنا ہی **باب** مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ اس باب مین سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان **عن** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ لَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ معاف کی مین نے زکوٰۃ گہوڑون اور غلامونکی سو لاؤ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سی ایک درہم اور نہین زکوٰۃ لینا مجہکو ایک سو نوے درہم مین کچہہ بہی پھر جب ہوجاوین دو سو تو اُسمین پانچ درہم ہین **ف** اسباب مین روایت ہے ابی بکر الصدیق اور عمرو بن حزم سی بہی کہا ابوعیسےٰ نی روایت کی ہم سی یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہمانی ابی اسحٰق سی وہ روایت کرتی ہین حاصم بن ضمرہ سی وہ حضرت علی سی اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگون نے ابی اسحٰق سی وہ روایت کرتی ہین حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سی کہا ابوعیسےٰ نی پوچہا مین نے محمد ابن اسمٰعیل سی حال اِس حدیث کا تو فرمایا اُنہون نی دونون سے نزدیک صحیح ہین جو مروی ہین ابی اسحٰق سی احتمال ہے کہ ابی اسحٰق دونون سی روایت کرتی ہون یعنی حارث اور حاصم سی **باب** مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ باب اونٹ اور بکریونکی زکوٰۃ کی بیان مین **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ یُخْرِجْهُ اِلٰى عُمَّالِهٖ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهٗ بِسَیْفِهٖ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهَا اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ فِیْهِ فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَفِیْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِیَاهٍ وَفِیْ عِشْرِیْنَ اَرْبَعُ شِیَاهٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلٰثِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِی الشَّاءِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةٌ شَاةٌ اِلٰى عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَیْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِیَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ شَاةٍ فَفِیْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ شَاةٌ ثُمَّ لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَةً وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَهُمَا بِالسَّوِیَّةِ وَلَا یُؤْخَذُ فِی

الصدقۃ مرمۃ ولا ذات عیب قال الزھری اذا جاء المصدق قسم الشاۃ اثلاثا ثلث خیار وثلث اوساط وثلث شرار واخذ المصدق من الوسط ولم یذکر الزھری البقر ترجمہ روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اس کو اپنے عاملوں کے پاس وفات پائی آپ نے اور نہ لکھنے کی رکھ دیا تھا اسی تلوار کی پاس پھر جب وفات پائی آپ نے عمل کیا اس پر ابوبکر صدیق نے یہانتک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہانتک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اسمیں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہئے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹ میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سالکی اونٹنی پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے سو اسمیں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اسمیں ایک حقہ یعنی تین سالکی اونٹنی ساٹھ اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اسمیں چار سالکی اونٹنی پچہتر اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہو تو اسمیں دو سالکی دو اونٹنیاں نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اسمیں تین تین سالکی دو اونٹنیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سالکی اور ہر چالیس میں دو سالکی اور بکریوں میں چالیس بکری میں ایک بکری ایکسو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سو بکری میں ایک بکری پھر اسمیں کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک پورا سیکڑا نہ ہو اور جمع کیجاویں متفرق یعنی دو یا تین شخصوں کی بکریاں یا اونٹ اور جدا جدا کیجاویں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوٰۃ کی خوف سے اور جو ہوویں دو شریکوں یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیویں برابر برابر زکوٰۃ میں لیجاوے بڈھی اور نہ عیب والی اور کہا زہری نے جب آوے ساعی زکوٰۃ لینے والا تو تین قسم کری بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا بیچ کے مال سے لیوے اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا **ف** اسباب میں ابی بکر صدیق اور ابی ذر اور انس اور ابن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے کہا انہوں نے سالم سے اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور مرفوع کیا اسکو سفیان بن حسین نے **ترجمہ** کہا ہے جمع کیجاویں متفرق مثلاً ایک شخص کی دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کر کے پانچ اونٹ ہیں ایک بکری لیویگے یہ زکوٰۃ تحصیل لینے والی کو جائز نہیں اور جدا کیجاویں ملی ہوئیں یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی بکری ہیں تو اسمیں ایک بکری ہوتی ہے اسلئے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایکہی بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تحصیل لینے والے کو یہ جائز نہیں کہ اسکے دو حصے کر کے دو بکریاں لیویگے **باب** ماجاء فی زکوٰۃ البقر باب گائے بیل کی زکوٰۃ کی بیان میں **عن** عبداللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ثلاثین من البقر تبیع او تبیعۃ وفی کل اربعین مسنۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس گایوں میں ایک سالکی ایک گائے ہی یا بیل اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک گائے **ف** اسباب میں معاذ بن جبل ہی سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اور عبدالسلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے **عن** معاذ بن جبل قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فامرنی ان اخذ من کل ثلاثین بقرۃ تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ ومن کل حالم دینارا او عدلہ معافر **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوں میں ہر تیس گایوں سے ایک گائے ایکسال کی یا ایک بیل اور ہر چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اسکی کپڑے کی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضے نے سفیان سے انہوں نے عمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور حکم کیا کہ لیوے آخر حدیث تک اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی **روایت** ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرۃ سے کہا پوچھا میں نے ابا عبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابا عبیدہ کو عبداللہ سے سماع نہیں **باب** ماجاء فی کراھیۃ اخذ خیار المال فی الصدقۃ باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا برا ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم صدقۃ اموالھم تؤخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانھا لیس بینھا وبین اللہ حجاب **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور فرمایا تو گزریگا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلانا انکو پہر کہ گواہی دیں کہ معبود نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں

اسکو تو خبر دی انکو فرض کیا ہی اللہ نے پانچ نمازو نکو دن اور رات مین پھر اگر قبول کرین وہ اسکو تو خبر دی انکو کہ اللہ نے فرض کی ہی انپر زکوٰۃ انکی مالدارونکی کہ لیجاوی انکی پھیرون سے اور دی جاوے انکی فقیرونکو پھر اگر وہ قبول کرین اسکو تو پرہیز کر انکے عمدہ مالون سے یعنی زکوٰۃ مین عمدہ عمدہ مال چھانٹ کر نلی اور بچہ بڑھ اسی مظلوم کی اسلئے کہ اسمین اور اللہ مین کچھ پردہ نہین ہے جو جلد قبول ہوتی ہے ف اسباب مین صنابحی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو معبد مولی ابن عباس کے اور نام انکا نافذ ہی **باب** مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوبِ باب یا مین کھیت اور پھلون اور غلی کی زکوٰۃ کی **عن** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ اور نہین ہے پانچ اُوقیہ چاندی سے کم مین زکوٰۃ اور نہین ہے پانچ گونی یا ٹوکری سے کم مین زکوٰۃ یعنی غلی یا تمر مین ف اسباب مین ابی ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے **وليث** کی ہم سے محمد ابن بشار نی انہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہون نے سفیان اور شعبہ اور مالک ابن انس سے انہون نے عمرو بن یحیی سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی سعید خدری سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کی جو روایت کی عبد العزیز نی عمر و ابن یحیی سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند و نسے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گونی یعنی وسق سے کم مین زکوٰۃ نہین اور وسق ساٹھ صاع ہوتا ہی اور پانچ وسق کے تین سو صاع ہوے اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تہائی حصہ ایک رطل کا ہی اور صاع اہل کوفی کا اسّی رطل ہے اور نہین ہے پانچ اوقیہ چاندی مین زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور پانچ وقیون کے دو سو درہم ہوتی ہین اور نہین ہے پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ پھر جب ہوویں پچیس ۲۵ اونٹ تو اُسمین ایک سال کی ایک اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہون تو ہر پانچ مین ایک بکری **باب** مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ باب اس بیان مین کہ گھوڑون اور غلامون مین زکوٰۃ نہین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے مسلمان پر اُسکے گھوڑی اور غلام مین زکوٰۃ ف اسباب مین عبد اللہ ابن عمر اور علی سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علماء کا کہ پلی ہوے گھوڑے پر یعنی جنکو دانہ گھاس باندھکر کھلاتے ہین اُسمین زکوٰۃ نہین اور جو غلام خدمت کے لئے ہون اُنمین بھی زکوٰۃ نہین اور اگر تجارت کی لئے ہون تو دونو کی قیمتون سے زکوٰۃ لیجاوے جبکہ ایکسال گزرے **باب** مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ باب شہد کی زکوٰۃ کی یا مین **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ اَزْقٍ زِقٌّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی شہد مین ہر دس مشکو مین ایک مشک ہے ف اسباب مین ابی ہریرہ اور ابی سعید المثنی اور عبد اللہ بن عمر سی بھی روایت ہی کہا ابو عیسےٰ نے ابن عمر کی حدیث کے اسناد مین گفتگو ہی یعنی ضعف ہے اور نہین صحیح ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علما کی یہی کہتی ہین احمد اور اسحٰق اور کہا بعض علماء نے شہد مین کچھ زکوٰۃ نہین **باب** مَا جَاءَ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ باب اس بیان مین کہ زکوٰۃ نہین مال مستفاد مین جبتک گزری اُسپر سال **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی مال مستفاد پایا تو اُسپر زکوٰۃ نہین جبتک سال نگزری ف اسباب مین سمرۃ بن جندب سے بھی روایت ہے روایت کی ہمسے محمد ابن بشار نی انہون نے عبد الوہاب ثقفی سی انہون نے ایوب سے انہون نے نافع سی انہون نے ابن عمر سی کہا ابن عمر نی جسنی پایا مال مستفاد اُسپر زکوٰۃ نہین جبتک سال نگزری اُسکی مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہی عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کیا اُسکو ایوب اور عبید اللہ اور کئی لوگون نے نافع سی انہون نے ابن عمر سی موقوفاً یعنی انہین نے کہا قول اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہین حدیث مین ضعیف کہا انکو احمد بن حنبل اور علی ابن مدینی وغیرہما نی اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہین اور مروی ہے کئی صحابیونسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ مال مستفاد مین زکوٰۃ نہین ہے جبتک سال نگزری اور یہی کہتی ہین مالک ابن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحٰق اور کہا بعض علماء نی اگر اُس پاس پہلی ہی ایسا مال ہے واجب ہوتی ہی اُسپر زکوٰۃ تو اس مال مین بھی زکوٰۃ ہی یعنی مستفاد مین اور اگر اُس پاس سوا ے مال مستفاد کی کوئی مال ایسا نہین کہ جسمین واجب ہووے زکوٰۃ تو مال مستفاد مین بھی زکوٰۃ واجب نہین جبتک سال نگزری سوا گر پایا اُسنی مال مستفاد قبل گزرنی سال کے تو اُسکو چاہیئی کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دی جبکہ زکوٰۃ دیوے پہلے مالکی جسکی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفی کا **مسرحم** کہتا ہی مال مستفاد اُس مال کو کہتی ہین جو سال کے اندر خود بخود ہاتہ آوی جیسی ہبہ یا میراث کے طور سی اور اپنی مال سابق سی کمایا ہوا نہو وہ بعضے کہتی ہین کہ جب وہ مال ہاتہ لگا ہی اُسنے جب پورا سال ہووے تو اُسکی زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور یہی مذہب ہے شافعی رح کا اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ پہلے مال کے ساتہ اُسکی بھی زکوٰۃ دی کچھ سال کا گزرنا اُسپر

شر نہیں **باب** ماجاء لیس علی المسلمین جزیۃ باب اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلح قبلتان فی ارض واحدۃ ولیس علی المسلمین جزیۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہو دو قبلے والو کو رہنا ایک زمین میں یعنی اہل کتاب مسلمانو کو دونو کا رہنا جزیرہ عرب میں لائق نہیں اور نہیں مسلمانو پر جزیہ **روایت** کی ہمسے ابوکریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کی اور اسی بیان میں سعید بن یزید و حرب بن عبید اللہ ثقفی کی دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمامی علما کا کہ نصرانی جب اسلام لاوی تو معاف کر دیا جاوے جزیہ اسکی ذات کا اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں اس سے جزیہ بعشری مراد ہی جو کافروں سے تحصیل جاتا ہی اور ہر سر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہی اور دوسری حدیث میں اسکی تفسیر آئی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عشور ہمو دو نصاریٰ پر ہی اور مسلمانو پر عشور نہیں **باب** ماجاء فی زکوٰۃ الحلی باب زیور کی زکوٰۃ کی بیان میں **عن** زینب امرأۃ عبد اللہ قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معشر النساء تصدقن ولو من حلیکن فانکن اکثر اھل جھنم یوم القیامۃ ترجمہ روایت ہے زینب سے جو بیوی ہیں عبد اللہ کی کہا انہوں نے خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ ہو وے تمہارے زیور میں سے اسلئے کہ تم میں اکثر اہل جہنم ہیں قیامت کے دن **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا ہمسے ابو داود نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابو وایل سے کہ روایت کرتی تھی عمیر بن حارث سے جو بیتھجی ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبد اللہ کی وہ انہوں نے ابو داود نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابو وایل سے کہ روایت کرتی تھی عمیر بن حارث سے جو بیتھجی ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبد اللہ کی وہ روایت کرتی ہیں زینب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کی مانند اور یہ ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور ابو معاویہ نے وہم کیا ہی اپنی حدیث میں سو کہا عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یوں ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہی اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تجویز کی آپنی زیور میں زکوٰۃ دینا اور اسکی اسناد میں کچھ گفتگو ہی اور اختلاف ہے علما کا اسمیں سو کہا بعض علما نے صحابہ اور تابعین سے کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں ہی جو سونی یا چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ ہی اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائی تابعین سے اور یہی کہتی ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأتین اتتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ایدیھما سواران من ذھب فقال لھما اتؤدیان زکوٰتہ قالتا لا قال لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحبان ان یسورکما اللہ بسوارین من نار قالتا لا قال فادیا زکوٰتہ ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ دادا سے کہ دو عورتیں آئیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکی ہاتھ میں دو کنگن تھے سونے کی سو فرمایا آپنی کیا ادا کرتی ہو تم زکوٰۃ اسکی تو کہا انہوں نے نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہنا وے تمکو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا انہوں نے نہیں فرمایا آپنی تو ادا کرتی رہو زکوٰۃ اسکی کہا ابو عیسے نے اس حدیث کو روایت کیا ہی مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسکی مانند اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسبابمیں کوئی روایت صحیح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں **باب** ماجاء فی زکوٰۃ الخضراوات باب سبزی اور ترکاری کی زکوٰۃ کی بیان میں **عن** معاذ انہ کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن الخضراوات وھی البقول فقال لیس فیھا شیء ترجمہ روایت ہے معاذ سے کہ انہوں نے لکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوچھا حال خضراوات یعنی ساگ پات کی زکوٰۃ کا سو فرمایا آپنی اسمیں کچھ زکوٰۃ نہیں کہا ابو عیسے نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہیں اور باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح ثابت نہیں اور یہ روایت مروی ہے موسی بن طلحہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ ساگ پات میں کچھ صدقہ نہیں کہا ابو عیسے نے حسن ہے میں عمارہ کی اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا انکو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا انسے وکیع نے اور عبد اللہ ابن مبارک نے **باب** ماجاء فی الصدقۃ فیما یسقی بالأنھار وغیرھا باب اسکی زکوٰۃ کی بیان میں جسمیں پانی دین نہر وغیرہ سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو پانی دیوے آسمان یعنے مینہہ کے پانی سے پیدا ہوا پانی دیوین نہرین اسمیں دسوان حصہ زکوٰۃ ہی اور جسمیں پانی دیا جاوے کہینچکر یعنی اونٹ سے یا بیل سے تو اسمیں بیسوان حصہ زکوٰۃ ہی **و** اسبابمیں انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے اور مروی ہے یہ حدیث بشیر بن عبد اللہ بن یسار سے اور سلیمان بن یسار اور بشیر بن سعد سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہی اور صحیح ہوئی حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبابمیں اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا **عن** سالم عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ

سَنَۃٍ فِیمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُیُونُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَفِیمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کردیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسمیں کہ پانی دیوی اسکی آسمان یا نہرین یا وہ زمین عثری ہو دسوان حصہ اور جسمیں پانی دیا جاوے کھینچکر یعنی ڈول وغیرہ سے اسمیں آدھا عشر یعنی بیسوان حصہ کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** کہتا ہی زمین عثری وہ ہی کہ جسمیں عثور سے پانی دیا جاوے اور عاثور چھوٹی نہر ہی کہ جس سے بقول اور کھجور وغیرہ سینچی جاویں یا عثری وہ کھجور وغیرہ ہی جسمیں پانی دینے کی ضرورت نہو **باب** ماجاء فی زکوٰۃ مال الیتیم باب زکوٰۃ مال یتیم کے بیان میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِیَ یَتِیمًا لَہٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیہِ وَلَا یَتْرُکْہُ حَتّٰی تَاْکُلَہُ الصَّدَقَۃُ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپسے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا آدمیون پر سو فرمایا آگاہ رہو جو متولی ہو کسی یتیم کہ اسکا مال ہی ہو تو تجارت کرے اسے یتیم کے مال مین اور یون ہی چھوڑ رہندی کہ کہا جاوے اسکو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتی دیتی کچھ باقی نرہی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اسکی اسناد مین مقال ہی اسلئے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہین حدیث مین اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث عمرو بن شعیب کہ عمر بن خطاب نے خطبہ پڑہا پھر ذکر کی یہی حدیث اور اسمین اختلاف ہے سو بعضون نے کہا مال یتیم مین زکوٰۃ ہی انہین مین ہین عمر اور علی اور عائشہ اور ابن عمر اور یہی کہتی ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علمانی مال یتیم مین زکوٰۃ نہین اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمرو بن شعیب وہ بیٹی ہین محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثین سنی ہین اپنی دادا سی جو عبد اللہ بن عمرو ہین اور کلام کیا ہی یحیی بن سعید نے عمرو بن شعیب کے حدیث مین اور کہا وہ ہمارے نزدیک کاہی یعنی ضعیف ہے اور جسنی انکی روایت کو ضعیف کہا ہی تو اسلئے ضعیف کہا ہی کہ عمرو بن شعیب روایت کرتی ہی اپنی دادا کی کتاب دیکھکر یعنی عبد اللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتی ہین انکی حدیث سے اور روایت کرتی ہین اسکو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما **باب** ماجاء ان العجماء جرحہا جبار وفی الرکاز الخمس باب یہ بیان مین کہ جانور کی مار کا بدلا نہین اور کانکن کی گڑی خزانہ مین پانچوان حصہ **عن** اَبِی ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُہَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے مار کا بدلا نہین اور کنوان کہودنے مین کوئی مرجاوے تو اسکا بدلا نہین اور کہان کے کہودنے مین کوئی مرجاوے تو اسکا بدلا نہین اور کافرون کے گڑی خزانہ مین پانچوان حصہ ہے **ف** اسباب مین انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر ہی یہی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی الخرص باب قدر وغیرہ کو نتی اور اندازہ کرنیکی بیان مین **عن** حَبِیبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ نِیَارٍ یَقُولُ جَاءَ سَہْلُ بْنُ اَبِی حَثْمَۃَ اِلٰی مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ **ترجمہ** روایت ہے حبیب بن عبد الرحمن سے کہا سنا مینے عبد الرحمن بن مسعود کو کہتی تہی آئی سہل بن ابی حثمہ ہمارے مجلس مین سو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ جب کو تو تم پہلون اور میوون کو تو لو یعنی عشر وغیرہ جو حق زکوٰۃ ہی اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نا و پہر اگر ثلث نچھوڑو تو چوتہائی چھوڑ دو یعنی کسی محتاج آنی جانی والا کہا لے **ف** اسباب مین عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور عمل اکثر علما کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہی یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق اور خرص اسی کہتی ہین کہ جب پہل قریب تیاری کے ہوتا ہی جیسی کھجور یا انگور جسکی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بہیجتا ہی کہ وہ درخت کو دیکھکر اندازہ کردیتا ہی کہ اسمین اتنی انگور ہونگی یا اتنی رطب اور اسکا عشر مقرر کرکے ان مالکون پر باندہ دیتا ہی کہ اتنا بروقت پہل ٹوٹنے کی دینا اسی کو خرص کہتی ہین اور اس شخص کو خارص پہر بعد خرص کے ان مالکو نکو اختیار دیتا ہی کہ جو چاہین کرین پہر جب وقت اسکے ٹوٹنے کا آتا ہی تو اتنی وہی عشر لیتا ہی یہی تفسیر ہے خرص کی بعض عالمون کے نزدیک اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **عن** عَتَّابِ بْنِ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَبْعَثُ عَلَی النَّاسِ مَنْ یَخْرُصُ عَلَیْہِمْ کُرُومَہُمْ وَثِمَارَہُمْ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی زَکٰوۃِ الْکُرُومِ اِنَّہَا تُخْرَصُ کَمَا یُخْرَصُ النَّخْلُ فَتُؤَدِّی زَکٰوتَہَا زَبِیبًا کَمَا تُؤَدِّی زَکٰوۃَ النَّخْلِ تَمْرًا **ترجمہ** روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہیجتے تہی اسکو اندازہ کرا آدمی اور کروت آدمی لوگون کے انگور و نکو اور پہلو نکو اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تر انگور کی زکوٰۃ کی بات مین کہ وہ بہی کرتا جاوے جیسا کو تا جاتا ہی کہجور پہر زکوٰۃ مین دیا جاوے انگور خشک جیسا زکوٰۃ مین تر کہجور کے دیجاتی ہی سو کہی کہجور کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور یہ حدیث مین نے حال اس حدیث کا محمد بن اسمٰعیل بخاری سے تو کہا انہون نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہی اور حدیث سعید بن مسیب کے جو مروی ہے عتاب بن اسید سے صحیح زیادہ ہے **باب** ماجاء فی العامل علی الصدقۃ بالحق باب حق کے ساتھ زکوٰۃ تحصیلنے والیکی ثواب کے بیان مین **عن** رَافِعِ

ابن ہدیج قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَی الصَّدَقَۃِ بِالْحَقِّ کَالْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِہٖ ترجمہ روایت ہے رافع ابن خدیج سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے زکوٰۃ کا تحصیلنے والا انصاف سے لینے جو زیادتی نکری اور زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لی تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا اپنے گھر کو پھرا ابو عیسےٰ نے کہا حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحاق کی زیادہ صحیح ہے **باب** فِی الْمُعْتَدِّ فِی الصَّدَقَۃِ باب اس بیان میں جو زیادتی کرے زکوٰۃ تحصیلنے میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدُّ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِہَا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوٰۃ تحصیلنے میں ایسا ہی جیسا زکوٰۃ نہ دینے والا **ف** اسماعیل بن عمر اور ہشیم سے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کے غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہی احمد بن حنبل نے سعد بن سنان میں اور ایسی ہی ہر روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتی ہیں زید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے کہا ابو عیسےٰ نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور حضرت نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنیوالا زکوٰۃ نہ دینے والے کی مانند ہے اسکا یہ معنی ہے کہ گناہ میں دونو برابر ہیں **باب** مَاجَاءَ فِیْ رِضَی الْمُصَدِّقِ باب تحصیلنے والا زکوٰۃ کا راضی کر دینے کے بیان میں **عن** جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ وَہُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ ترجمہ روایت ہے جریر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے والا تو اسکو چاہیئے کہ خوشدل ہو روانہ ہے جبتک کہ تم سے خوشدل ہو **روایت** کی ہمسے ابو عمار نی انہوں نے سفیان سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سا مانند اوپر کی حدیث کی کہا ابو عیسےٰ نے حدیث داؤد کی شعبی سے زیادہ صحیح ہے مجالد کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مجالد کو بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتی ہیں **باب** مَاجَاءَ اَنَّ الصَّدَقَۃَ تُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ وَتُرَدُّ عَلَی الْفُقَرَاءِ باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ لیجاوے امیروں سے دیجاوے فقیروں کو **عن** عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا مُصَدِّقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الصَّدَقَۃَ مِنْ اَغْنِیَائِنَا فَجَعَلَہَا فِیْ فُقَرَائِنَا وَکُنْتُ غُلَامًا یَتِیْمًا فَاَعْطَانِیْ مِنْہَا قَلُوْصًا ترجمہ روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا اونکی باپ نے کہ آیا ہمارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو تحصیلا زکوٰۃ کو ہماری امیر سے اور دیا ہمارے فقیروں کو اور میں ایک لڑکا یتیم تھا سو مجھکو بھی ایک اونٹنی دی اسمیں سے **ف** اسماعیل ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن ہے غریب ہے **باب** مَنْ تَحِلُّ لَہُ الزَّکٰوۃُ باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ لینا کسکو جائز ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَہُ مَا یُغْنِیْہِ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَسْئَلَتُہٗ فِیْ وَجْہِہٖ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ کُدُوْحٌ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا یُغْنِیْہِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْہَمًا اَوْ قِیْمَتُہَا مِنَ الذَّہَبِ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوال کرے آدمیوں سے اور اسکی پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو قیامت کے دن آویگا اور اسکی سوال کے سبب سے اسکا مونہہ چھلا ہوگا راوی کو شک ہے کہ حضرت نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پوچھ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کتنا مال کفایت کرتا ہے اسکے ہوتے ہوئے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا **ف** اسماعیل بن عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور کلام کیا ہی شعبہ نے حکیم بن جبیر میں اس حدیث کے سبب سے **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے سو حدیث سو کہا سفیان سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے جو ہمنشین ہیں شعبہ کے کہ شکی حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہی حکیم کو نہیں روایت کرتی اس سے شعبہ کہا عبد الرحمٰن نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے اسبات کو زبید سے کہ وہ روایت کرتی تھی محمد بن عبد الرحمٰن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعضوں کا ہم لوگوں سے یعنی شافعیوں سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہتی ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم ہوں تو زکوٰۃ لینا اسکو درست نہیں اور بعضی لوگ اہل علم سے حکیم بن جبیر کی حدیث کیطرف نہیں گئے اور گنجائش سمجھی اسمیں اور کہا جب ہوں آدمی کے پاس پچاس درہم یا زیادہ اور پھر حاجت ہو اسکو تو زکوٰۃ لیوے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا جو اہل فقہ اہل علم میں **باب** مَاجَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَہُ الصَّدَقَۃُ باب اسکی بیان میں جسکو زکوٰۃ لینا درست نہیں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو **ف** اسماعیل ابی ہریرہ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کیا شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی سے اور مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اسکی پاس

کچھ نہ ہو اور کوئی اسکو زکوۃ دیدے تو زکوۃ اسکی ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کی نزدیک یہی ہے کہ اسکو سوال جایز نہیں **عن** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَاَلَهُ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حُرِّمَتِ الْمَسْاَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ ترجمہ روایت حبشی بن جنادہ سلولی کہتے ہیں کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں کہ آپ ٹھہرے تھے عرفات میں کہ آیا آپ کے پاس ایک اعرابی اور پکڑ لیا آپکی چادر کا کونا پھر سوال کیا آپ سے پھر دیا آپ نے اور چلا گیا وہ اور اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سوال جایز نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو مگر فقیر فاقہ کش کو یا سخت حاجت والی کو اور جو سوال کرے لوگوں سے اسلئے کہ بڑھاوے اپنا مال ہوگا سوال اسکا چھیلا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت سے نوچا ہوا جہنم سے کہ کھاتا ہے اسکو پھر چاہے کم کرے چاہے زیادہ کرے **روایت** کی ہمسے محمود بن خیلان نے انہوں نے یحییٰ ابن آدم سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے

باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِينَ وَغَيْرِهِمْ باب اسکی بیان میں جسکو زکوۃ لینا جایز ہے قرضداروں وغیرہ سے **عن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ ترجمہ روایت ابی سعید خدری کہتے ہیں کہا نقصان آیا ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں پھلوں میں جو خریدے تھے اور بہت قرضدار ہو گیا وہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اسکو پھر صدقہ دیا لوگوں نے اسکو سو نہ پورا ہوا اسکا قرض فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قرضخواہوں سے لو جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اسکی سوا **ف** اس باب میں عائشہ اور جویریہ اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَمَوَالِيهِ باب اس بیان میں کہ زکوۃ کا مال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکی اہلبیت اور غلاموں کو لینا درست نہیں **عن** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِيَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ اَكَلَ ترجمہ روایت بہز ابن حکیم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ بہز کی دادا سے کہا انکی دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ کہ یہ صدقہ ہی یا ہدیہ ہی پھر اگر کہتی صدقہ ہے تو آپ نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو کھاتے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور سلمان اور انس اور حسن ابن علی اور ابی عمیر معرف بن واصل کے دادا سے روایت ہے اور نام انکا رشید بن مالک ہے اور میمون اور مہران اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو اور ابی رافع اور عبدالرحمن بن علقمہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن علقمہ سے وہ روایت کرتی ہیں عبدالحمید بن ابی عتیق سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہز ابن حکیم کی دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابو عیسےٰ نے بہز ابن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اَبِي رَافِعٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ فَاَنْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ترجمہ روایت ابی رافع سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک مرد کو بنی مخزوم سے زکوۃ تحصیلنے کو تو اسنے کہا ابو رافع سے کہ جسہ دونگا میں تجھکو بھی اسمیں سے سو کہا ابو رافع نے نہیں جبتک نہ جاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پوچھہ لوں اسنے اور گئی آنحضرت کے پاس اور پوچھا اور فرمایا حضرت نے صدقہ نہیں حلال ہے ہمکو اور موالی یعنی غلام قوم کی انہیں میں داخل ہیں کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو رافع جو غلام آزاد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انکا نام اسلم ہے اور ابن رافع عبید اللہ بن ابی رافع ہیں اور وہ کاتب ہیں علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے

باب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ باب اسبارہ میں کہ زکوۃ دینی کے بیان میں **عن** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهٗ طَهُورٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ترجمہ روایت سلمان بن عامر سے سلمان پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے جب کوئی روزہ کھولے تو کھولے کھجور پر اسلئے کہ اسمیں برکت ہے پھر اگر کھجور نہ پاوے تو پانی کہ وہ پاک کرنیوالا ہی اور فرمایا آپنے کہ صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے ہی یعنی ایکہی ثواب ہے اور صدقہ قرابتی والونکو دینا دو ثواب کہتا ہی ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا **ف** اس باب میں جابر ابو ابی ہریرہ

اور زینب سے روایت ہے اسکو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں ابیح کی اور بھی ہیں مسلیح کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے بھی سلمان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنی چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے بھی عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہیں کیا اسمیں رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ابن عون اور ہشام بن حسان نے بھی حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے **باب** ماجاء ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ باب اس بیان میں کہ مال سے سوائے زکوٰۃ کے اور بھی کچھ دینا چاہیئے

عن فاطمۃ بنت قیس قالت سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الزکوٰۃ فقال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ثم تلا ھذہ الآیۃ التی فی البقرۃ لیس البر ان تولوا وجوھکم الآیۃ ترجمہ روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کی یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیئے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت سورۂ بقر کی لیس البر سے آخر تک **عن** عامر عن فاطمۃ بنت قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ترجمہ روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتی ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کی کہا ابوعیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابوحمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسمٰعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے **باب** ماجاء فی فضل الصدقۃ باب زکوٰۃ کے ثواب کے بیان میں **عن** سعید بن یسار انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تصدق احد بصدقۃ من طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب الا اخذھا الرحمٰن بیمینہ وان کانت تمرۃ تربو فی کف الرحمٰن حتی تکون اعظم من الجبل کما یربی احدکم فلوہ او فصیلہ ترجمہ روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسیطرح کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنی سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور ہی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہانتک کہ ہوجاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھیرے کو **وف** اسامہ بن عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن غوف اور بریدہ سے بھی یہی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظیم رمضان قال فای الصدقۃ افضل قال صدقۃ فی رمضان ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہا پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے فرمایا روزہ شعبان کے رمضان کے تعظیم کی لئے پھر پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا صدقہ دینا رمضان میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ کچھ قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفیء غضب الرب وتدفع میتۃ السوء ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کی غضب کو اور دور کردیتا ہے بری حالت میں مرنی کو کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقبل الصدقۃ ویاخذھا بیمینہ فیربیھا لاحدکم کما یربی احدکم فلوہ او فصیلہ حتی ان اللقمۃ لتصیر مثل احد وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ عز وجل وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات ویمحق اللہ الربوٰ ویربی الصدقات ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اسکو اپنی دہنی ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اسکو اس صدقہ دینے والے کی لئے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے گھوڑے کی بچی کو یہانتک کہ ایک لقمہ بڑھکر ہوجاتا ہے کوہ احد کی برابر اور اسکی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وھو الذی یقبل التوبۃ اور معنی اسکی یہ ہیں بیشک اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنی غلام موسیٰ اور لیتا ہے صدقات کو اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور کہا ہے کئی علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اسکی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اسمیں ایسی صفتیں جیسی اترتا پروردگار تعالیٰ شانہ کا ہر رات میں آسمان دنیا کیطرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں اس روایتوں کو ایمان لاتی ہیں اسپر اور نہیں ہم دور لاتی اسمیں اور نہیں کہتی ہم کہ کیفیت اسکی ایسی ہے اور مروی ہے مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کردو بلا کیفیت یعنی اسپر اعتقاد رکھو اور کیفیت میں اسکے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علماء اہل سنت وجماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتی ہیں کہ یہ تشبیہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتی ہیں اسکی علماء کی خلاف اور کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام

صفات خبریہ کے بیان

فرقہ جہمیہ صفات کا منکر

اپنی ہاتھ سی اور کہتی ہین جہمیہ مراد ہاتھ سی قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ قابل ہونا اسکا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہین اسمین کچھہ تشبیہ لازم نہین آتی تشبیہ جب لازم آوے کہ یہی ید کیدٍ اَوْ مِثْلُ یَدٍ یعنے اللہ تعالیٰ کا ہاتھہ اس ہاتھہ کی مثل ہے یا اُس ہاتھہ کا سا ہی یا اسکی سماعت اس سماعت کی مانند ہی یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہی یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہاتھہ ہین اور سمع اور بصر اور یہ نہ کہی کہ کیسے ہین اور کیا کیفیت ہی نہ کہی اور یہ بھی نہ کہی کہ اللہ کی سمع مثل اس سمع کی ہی یا اسکی ہی ہی سے تشبیہ نہوگی

اور وہ پروردگار خود فرماتا ہی اپنی کتاب مقدس مین لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنے نہین ہے مانند اُسکی کوئی چیز اور وہ سنتا ہی ہے دیکھتا ہی ہے مصنف رحمہ کہتا ہی اس تقریر کا مآل یہی ہی کہ اللہ تعالیٰ کی سمع و بصر اور ید و وجہ اور اُترنا اسکا آسمان اول کیطرف اسپر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اُسکی پروردگار تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کیفیت مین بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹھیرا اہل سنت و جماعت کا اور اسمین کچھہ تشبیہ لازم نہین آتی اسلیے کہ جب کہا اللہ تعالیٰ کی سمع اور بصر بھی مثل دی مانند ہین اور اُسکی مشابہ کوئی چیز نہین تو اسمین تشبیہ کیون لازم آویگی تو اس اعتقاد مین انکار یہی ان صفات آہی کا نہین ہوتا اور تشبیہ یہی لازم نہین آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھیرا افراط و تفریط سی دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہی ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہی اسیطرح استوا علی العرش کو بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالیٰ کی ہی اور آیات متواترات سے ثابت ہے اُسپر بھی ایمان کہنا اور کیفیت اُسکی پروردگار تعالیٰ کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہی اس صفت کا انکار کرنا مذہب اہلسنت و جماعت سے اور بخوف تشبیہ اسکا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

باب ما جاء فی حق السائل

باب سائل کے حق کی بیان مین عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَیْدٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسَاکِیْنَ لَیَقُوْمُوْنَ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْنَہٗ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُّحْرَقًا فَادْفَعِیْہِ اِلَیْہِ فِیْ یَدِہٖ ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن بجید سی روایت کرتی ہین اپنی دادی سے جو ان مین بجید کی اور وہ انمین ہین جنہون نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فقیر آن کھڑا ہوتا ہی میرے دروازہ پر اور مین کچھہ نہین پاتی کہ اُسکو دون سو فرمایا انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کچھہ نہ پاؤ تم اُسکی دینی کو مگر ایک کُھر جلا ہوا سو وہی کہدو اُسکے ہاتھہ مین ف اسباب مین علی اور حسین بن علی اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ کی بھی روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی اعطاء المؤلفۃ قلوبھم

باب جنکا دل رجھانا منظور ہی انکی دینی کی بیان مین عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَیَّ فَمَا زَالَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ ترجمہ روایت ہے صفوان بن امیہ سی کہا دیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن یعنی مال زکوٰۃ مین سے کچھہ اور وہ ساری خلق سی بُری تھی میرے نزدیک پھر ہمیشہ مجھے دیتے رہے یہانتک کہ ہوگئی وہ ساری خلق سی زیادہ میرے پیارے کہا ابوعیسےٰ نے روایت کی ہمی حسن بن علی نے اسیطرح ایما شابہ اسکی اور اسباب مین ابی سعید سی بھی روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے حدیث صفوان کی روایت کی ہی معمر وغیرہ نے زہری سے انہون نے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ دیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور گویا کہ یہ حدیث صحیح زیادہ ہی اشبہ اور وہ مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا اور اختلاف ہے اُن لوگون کے دینی مین جنکا دل رجھانے کے تو قدما مہدی کہا کثر اہل علم نے کچھہ ضرور نہین انکا دینا اور کہا یہ قوم تھی خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین کہ حضرت تالیف قلوب کرتے تھی انکی مسلمان ہونیکے لیے یہانتک کہ وہ مسلمان ہوگئی اور اب جائز نہین اسطور پر دینا کیونکر کہ کامل اسکی مسلمان ہونیکی توقع ہو اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق اور کہا ہی بعضون نے کہ اب بھی اگر کچھہ لوگ ایسے ہون اور امام انکی تالیف قلوب مسلمان ہونیکے لئے مناسب دیکھے تو دینا جائز ہی اور یہی قول ہی شافعی کا

باب ما جاء فی المتصدق یرث صدقتہ

باب اسکی بیان مین جسکو وارثہ پہنچی وہ مال جو زکوٰۃ مین دیا تھا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْہُ اِمْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ عَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْھَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا انکی باپ نے کہ مین بیٹھا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اُسنی یا رسول اللہ مینے زکوٰۃ مین دی تھی ایک لونڈی اپنی ماکو اور ماگئی فرمایا آپنے ثابت ہوچکا تیرا ثواب اور پھیر دیا میراث نے اُسکو تیری طرف یعنی اب تو اُسکی مالک ہے پھر کہا اُس عورت نے یا رسول اللہ میری ماں پر روزے تھے ایک مہینے کے کیا مین رکھون اُسکی طرف سے فرمایا آپنی روزے رکھہ اُسکی طرف سے پھر عرض کیا اُسنی یا رسول اللہ اُسنی کبھی حج نہین کیا تھا کیا مین حج کرون اُسکی طرف سے آپنی فرمایا ہان تو حج کر اُسکی طرف سے کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہین پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سی اور عبداللہ بن عطا ثقہ ہین بیان اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دی اور پھر ارث مین آئی اُسکی تو حلال ہی اُسکو اور کہا بعضون نے

صدقہ ایسی شے ہی کو خاص کر دیا ہی اسکو اللہ تعالیٰ کی واسطے ہر حلال ثابت ہوا اسکا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کر دی اسی واسطے خدا مین اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبد الملک بن عطاسی **باب** ما جاء فی کراھیۃ الھبۃ فی الصدقۃ باب خیرات دیکی پھر لینے کی برائی کی بیان مین **عن** عمر انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ فرآھا تباع فاراد ان یشتریھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سی کہ انہون نے کسیکو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین پھر دیکھا اسکو کہ بکتا ہوا پس اسکا خریدنا چاہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پھیرلے صدقے کی چیز کو کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا **باب** ما جاء فی الصدقۃ عن المیت باب مرد کی طرف سے صدقہ دینی کے بیان مین **عن** ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان امی توفیت افینفعھا ان تصدقت عنھا قال نعم قال فان لی مخرفا فانی اشھدک انی قد تصدقت بہ عنھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد نی کہا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی ہی کیا فائدہ دیگا اسکو اگر مین صدقہ دون اسکی طرف سے تو فرمایا ہان سو عرض کیا اسنی کہ میرا ایک باغ ہی سو مین گواہ کرتا ہون آپکو کہ مین نے صدقہ دیا اسکی طرف سے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی اور یہی کہتی ہین علما کہ کوئی چیز میت کو نہین پہونچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہی بعضون نے یہ حدیث عمرو بن دینار سی انہون نے عکرمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا اور معنی مخرف کے باغ ہی **باب** ما جاء فی نفقۃ المرأۃ من بیت زوجھا باب اس بیان مین کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گھر سے جائز ہی یا نہین **عن** ابی امامۃ الباھلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع لا تنفق امرأۃ شیئا من بیت زوجھا الا باذن زوجھا قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذاک افضل اموالنا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ باہلی سی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی اپنی خطبی مین حجۃ الوداع کی سال کہ خرچ کری کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنی شوہر کی عرض کیا یا رسول اللہ اور کہا نا بھی کسیکو مدی آپنی فرمایا وہ تو ہماری سب مالون سے بہتری ہی **ف** اسی باب مین سعد بن وقاص اور اسماء بنت ابی بکر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نی حدیث ابی امامہ کی حسن ہے **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا تصدقت المرأۃ من بیت زوجھا کان لھا اجرھا ولزوجھا مثل ذلک وللخازن مثل ذلک ولا ینقص کل واحد منھم من اجر صاحبہ شیئا لہ بما کسب ولھا بما انفقت **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب خیرات کری عورت اپنی شوہر کی گھر سی تو موتا ہی اسکو بھی اجر اور اسکی خاوند کو بھی اسکی برابر اور مالکی کہ نی والیکو بھی اسکی برابر اور کسی کی اجر ملنی سے دوسرے کا اجر کچھ گھٹتا نہین شوہر کو کمانی کا اجر ہی اور عورت کو خرچ کرنیکا اجر کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطت المرأۃ من بیت زوجھا طیبا بنفس غیر مفسدۃ فان لھا مثل اجرہ لھا ما نوت حسنا وللخازن مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب خیرات دیتی ہی کوئی عورت اپنی شوہر کے گھر سی دلکی خوشی سی نہ فساد کی نیت سے تو اسکو ثواب ہے مرد کی ثواب کے برابر اسکو اپنی کمائی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اسکے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور زیادہ صحیح ہی عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابو وائل سی اور عمرو بن مرہ نہین ذکر کرتی اپنی روایت مین مسروق کا **باب** ما جاء فی صدقۃ الفطر باب صدقہ فطر کے بیان مین **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ المدینۃ فتکلم فکان فیما کلم بہ الناس انی لا اری مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر قال فاخذ الناس بذلک قال ابو سعید فلا ازال اخرجہ کما کنت اخرجہ **ترجمہ** روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ہم صدقہ فطر دیا کرتی تھی جب ہم مین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع غلی سی یا ایک صاع جو سی یا ایک صاع کھجور سی یا ایک صاع انگور خشک سی یا ایک صاع اقط سی ہر ہم ایسی ہی ہم صدقہ فطر دیتی تھی یہانتک کہ معاویہ آئی مدینی مین اور وعظ بیان کیا پس کہا انمین جو بیان کیا تھا انمیون سے کہ کہا انہون نی مین گمان کرتا ہون کہ دو مد گیہون شام کی برابر ہین قیمت مین ایک صاع تمر کے کہا اوسی نے پھر لوگون نے اسی کو اختیار کر لیا یعنی دو مد گیہون دینی لگی کہا ابو سعید نے مین تو ہمیشہ وہی دیتا ہون جو پہلے دیتا تھا کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہین ہر چیز سی ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا ہی بعض علمای صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سی ایک صاع دینا چاہی مگر گیہون سے کہ اسمین نصف صاع کا فی ہے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا کہا آدہا صاع دینا چاہی گیہون سے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ الفطر واجبۃ علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ صاع من طعام **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتا ہے

ف ۱ اور فطر کی تفصیل باب الوصیۃ بالثلث مین گذری اور صاع کا بیان باب الوضوء بالمد مین گذرا

اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک منادی کو مکی کی راہ میں کہ پکار دی آگاہ ہو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد ہیں گیہوں سے یا سوا سیر کا ایک صاع کسی غلہ سے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عن** ابن عمرؓ قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر علی الذکر والانثی والحر والمملوک صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس الی نصف صاع من بر ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مرد اور عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع تمر سے یا ایک صاع جو سے کہا عبد اللہ بن عمر نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کا کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہیں ابی سعید اور ابن عباس اور حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب کے دادا ہی اور ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبد اللہ بن عمر وہی ہی روایت ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور ہی یا ایک صاع جو سی ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیا اسکو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اسمیں لفظ من المسلمین کا اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں من المسلمین کا اور اختلاف ہے علما کا اسمیں سو کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے انکی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہی مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے صدقہ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا **باب** ما جاء فی تقدیمھا قبل الصلوٰۃ باب صدقہ فطر نماز عید کے قبل دینی کی بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر باخراج الزکوٰۃ قبل الغدو للصلوٰۃ یوم الفطر ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینی کا نماز کو جانے سے پہلی عید فطر کی دن کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور اسی کو مستحب کہا ہی علمائی کہ دیوی صدقہ فطر نماز کو جانی سے پیشتر +

باب ما جاء فی تعجیل الزکوٰۃ باب قبل وقت کے زکوٰۃ ادا کرنیکے بیان میں **عن** علی ان العباس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پوچھا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دیوے زکوٰۃ دینی کو قبل وقت آنیکی پس اجازت دی حضرت نے اسبات کی **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر انا قد اخذنا زکوٰۃ العباس عام الاول للعام ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لے چکی ہیں زکوٰۃ عباس سے اس سال کی سال گذشتہ میں **ف** اسباب ابن عباس سے بھی روایت ہے ہمیں پہنچا ہی ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسمٰعیل بن زکریا کی حجاج سے ہمیں نزدیک صحیح ہی اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے مرسلاً اور اختلاف ہے علماء کا زکوٰۃ پیشگی دینی میں قبل وقت کے سو ایک گروہ دینی علما کی کہا ہی کہ پیشگی دینی یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی دیدی اور کہا اکثر علما نے اگر پیشگی دی قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نی **باب** ما جاء فی النہی عن المسئلۃ باب اس بیان میں کہ سوال منع ہی **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لان یغدو احدکم فیحتطب علی ظہرہ فیتصدق منہ ویستغنی بہ عن الناس خیر لہ من ان یسئل رجلا اعطاہ او منعہ ذلک فان الید العلیا خیر من الید السفلی وابدا بمن تعول ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر کوئی لے جاوے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لی آدمی اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دیوے اسکی قیمت سے اور بے پروا ہی لوگوں سے یعنی اسی میں کہا ہے بہتری لوگوں سے یعنی سوال نکرنی سے سوال کرنی کسی سے اور سو

شروع کرا ہون مین نام اسکے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شہر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النیران فلم یفتح منہا باب وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منہا باب وینادی منادی یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوتی ہی پہلی رات رمضان کی بیڑی جاتی ہین شیاطین اور سرکش جن یعنی بھیجے جاتے ہین اور بند کئی جاتی ہین دروازے دوزخ کی سو کھلا نہین رہتا اُنمین سے کوئی دروازہ اور کھولی جاتی ہین دروازے جنت کے سو بند نہین رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہی پکارنیوالا اے تو جو طالب ہے بھلائی کی آگے بڑھ اور اے تو جو طالب ہے شر کی باز رہ اور اللہ کے آزاد کئی ہوئے بندی ہین یعنی جو آزاد ہوتی ہین آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات مین ہے ف اسی باب مین عبد الرحمن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بہی روایت ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان وقامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جس روزے رکہی رمضان کے اور اوٹہکر نماز پڑہی ایمان کے ساتہ اور ثواب کے لیے بخشے جاوینگی اسکی اگلی گناہ اور جس نماز پڑہی شب قدر مین ایمان کے ساتہ اور ثواب کے لیے بخشے جاوینگے اسکی اگلی گناہ ف یہ حدیث صحیح ہی کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی جو روایت کی ابو بکر ابن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم روایت ابی بکر ابن عیاش کے کہ وہ روایت کرتی ہین عمش سے وہ ابی صالح سی وہ ابی ہریرہ سی مگر اسناد سی ابی بکر کی اور پوچہا مین نے محمد ابن اسمٰعیل سی اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہمکو حسن بن ربیع نی انکو ابو الاحوص نی انہون نے روایت کی عمش سی انہون نے مجاہد سے قول انہی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہی پہلی رات رمضان کے پہر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نی یہ زیادہ صحیح ہی میرے نزدیک ابی بکر ابن عیاش کی روایت سے باب ما جاء لا تقدموا الشہر بصوم باب اس بیانمین کہ رمضان کی استقبال کی نیت سے روزے نرکہی عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشہر بیوم ولا بیومین الا ان یوافق ذلک صوما کان یصوم احدکم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فعدوا ثلثین ثم افطروا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نرکہو روزہ ایکدن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جاوین وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکہتا تہا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکہتا تہا اور آخر شعبان مین وہی دن واقع ہو تو کچہ مضائقہ نہین اور روزہ رکہو چاند رمضان کا دیکہکر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکہکر سو اگر بدلی ہو جاوے تو پوری تیس دن گن لو پہر روزہ موقوف کرو ف اسی باب مین بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہی روایت ہے خبر دی ہمکو منصور بن معتمر نی انکو ربعی بن حراش نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی انہون نے آنحضرت سی مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر ہے عمل اہل علم کا مکروہ کہتے ہین ایک دو دن رمضان سے پہلے رمضان کے تعظیم اور استقبال کی نیت سی روزہ کہنی کو اور اگر کوئی دن ایسا آجاوے کہ اُسمین ہمیشہ روزہ رکہتا ہو تو مضائقہ نہین اُنکے نزدیک عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا شہر رمضان بصیام قبلہ بیوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصمہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلی روزہ رکہکر مگر یہ کہ ہووے کوئی شخص کہ روزہ رکہتا ہی ایک دن مقرر مین اور وہ دن ہو آخر شعبان مین تو روزہ رکہلی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب ما جاء فی کراہیۃ صوم یوم الشک باب اس بیانمین کہ شک کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہی عن صلۃ بن زفر قال کنا عند عمار بن یاسر فاتی بشاۃ مصلیۃ فقال کلوا فتنحی بعض القوم فقال انی صائم فقال عمار من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم ترجمہ روایت ہے صلۃ بن زفر سی کہا ہم تہے عمار بن یاسر کے پاس تو لائی ایک بکری بھنی ہوئی سو کہا عمار نی کہاؤ سو کوئی سے ہو گئی بعضے لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہین تو کہا عمار نی جس روزہ رکہا شک کے دن مین یعنی انتیسوین تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دیکہا دیا تو بعد اُسکی یوم الشک ہے تو جس روزہ رکہا اُسنے بیشک نافرمانی کی اُسنی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابو القاسم آنحضرت کی کنیت ہی ف اسی باب مین ابی ہریرہ اور انس سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث عمار کی حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سی اور جو انکی بعد تابعین تہی اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مکروہ ہی روزہ رکہنا شک کے دن مین اور بعضونے کہا اگر کہا بہی کسی نے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تہا تو پہر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہین کرتا باب ما جاء فی احصاء ہلال شعبان لرمضان باب اس بیانمین کہ رمضان کے لئی ہلال شعبان کا خیال رکہنا چاہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ہلال شعبان لرمضان ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی خیال کرو اور گنتی رہو عمر شعبان کو رمضان کے واسطی کہا ابو عیسے نے ابو ہریرہ کی حدیث کو ہم نہین پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمر سی وہ روایت کرتی ہین ابی سلمہ سی وہ ابو ہریرہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگی رمضان کے ایک یا دو دن روزے

روزہ رکہنا شک کے دن رمضان کے مکروہ ہی

نہ کہو اور ایسا ہی مروی ہے زہری عن ابن المسیب سے روایت کرتی ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے محمد بن عمر بشتی کے حدیث کے **ابواب** ماجاء ان الصوم لرؤیۃ الہلال والافطار لہ باب اس بیان میں کہ روزہ رکھو بھی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کرو چاند دیکھ کر **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حالت دونہ غیابۃ فاکملوا ثلثین یوما ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہ رکھو رمضان کی پہلی بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور موقوف کرو چاند دیکھ کر پھر اگر حایل ہو جاوے چاند بدلی تو پوری کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے **و** اسی باب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی یہ روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے انس کی بھی سند دوسری **باب** ماجاء ان الشہر یکون تسعا وعشرین باب اس بیان میں کہ مہینا کبھی اُنتیس کا بھی ہوتا ہی **عن** ابن مسعود قال ما صمت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا ثلثین ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہا اُنہوں نے نہیں روزہ رکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اُنتیس کے اکثر تیس سے رکھی یعنے اُنتیس کا اتفاق کم ہوا **و** اسی باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور ام سلمہ اور ابی بکرہ سے بھی یہی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا کبھی اُنتیس کا بھی ہوتا ہی **عن** انس انہ قال الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ شہرا فاقام فی مشربتہ تسعا وعشرین یوما قالوا یا رسول اللہ انک الیت شہرا قال الشہر تسع وعشرون ترجمہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنی کی ایک مہینے تک سو بیٹھے ہی ایک حجرہ کی میں اُنتیس دن تک اور بعد اُنتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپنی تو قسم کہائی ہے ایک مہینے کی تو فرمایا آپنے مہینا اُنتیس کا بھی ہوتا ہی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** ماجاء فی الصوم بالشہادۃ باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الہلال فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ اتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپنی کیا تو گواہی دیتا ہی اسکی کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کی اور کیا گواہی دیتا ہی کہ محمد پیغام لانیوالی ہیں اللہ کے کہا اُس اعرابی نے ہاں فرمایا آپنی اے بلال پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں **روایت** کی ہی ابوبکر نے انسی حسین جعفی نے وہ روایت کرتی ہیں زائدہ سی وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کی کہا ابو عیسے رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نی سماک بن حرب سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی اکثر اصحاب سماک نے سماک سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہیے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علما کا اسمیں نہیں ہے کہ قبول نہ چاہیے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی **باب** ماجاء شہرا عید لا ینقصان باب اس بیان میں کہ دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں **عن** عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونو مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذوالحجہ کہا ابو عیسے نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونو مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایکسا لمیں رمضان اور ذوالحجہ دونو اُنتیس کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک اُنتیس کا ہوتا ہی تو دوسرا تیس کا اور اسحاق نے کہا کہ دونو مہینے نہیں گھٹتے یعنے اگر اُنتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنے ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی طرف رہی ہے کہ دونو مہینے ایک سال میں اُنتیس کے ہوں **باب** ماجاء لکل اہل بلد رؤیتہم باب اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لئے اُنہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر نا محمد بن ابی حرملۃ اخبرنی کریب ان ام الفضل بنت الحارث بعثتہ الی معاویۃ بالشام قال فقدمت الشام فقضیت حاجتہا واستہل علی رمضان وانا بالشام فرأینا الہلال لیلۃ الجمعۃ ثم قدمت المدینۃ فی آخر الشہر فسألنی ابن عباس ثم ذکر الہلال فقال متی رأیتم الہلال فقلت رأیناہ لیلۃ الجمعۃ فقال انت رأیتہ لیلۃ الجمعۃ فقلت رآہ الناس وصاموا وصام معاویۃ فقال لکن رأیناہ لیلۃ السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلثین یوما او نراہ فقلت لا تکتفی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ قال لا ہکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت کی ہی علی ابن حجر نی انسی اسمعیل ابن جعفر نی انسی محمد بن ابی حرملہ نی کہا محمد نے کہا خبر دی مجھکو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہیں حارث کی اُنہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام اُنکا یعنی جسکی لئی بھیجا تھا اور اُگیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہمنے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے

نہ مہینہ اُنتیس کا ہوتا ہے

عید فطر اور اضحی جب ہی ہے کہ سب ملکر عید کریں جب لوگ افطار کریں اور اضحی جب لوگ قربانی کریں ۱۲ تو افطار کرنا چاہئے جلد روزہ کھولنے کے بیان میں

بن آخر مضان میں اور پوچھا جب ابن عباس سے سوال اسکا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تم نے چاند کو تو کہا میں نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباس نے کیا تم ہی نے دیکھا اور لوگوں نے نہیں دیکھا تو کہا ہاں دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا پس روزہ رکھا لوگوں نے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباس نے ہمنے تو جمعہ کی شب کو چاند دیکھا ہمنے کی شب کو پس ہم روزہ رکھتے رہینگے جبتک پورے نہ ہون تیس روزے یا چاند دیکھ لیں تو کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتی معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کو اور انکے روزہ رکھنے کو تو کہا ابن عباس نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب فی بیان انکا دیکھنا ہمکو کفایت نہیں کرتا کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ ہر شہر والونکا چاند دیکھنا انہی کے حق مین معتبر ہے

باب ماجاء ما یستحب علیہ الافطار باب اس بیان مین کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد تمرا فلیفطر علیہ ومن لا فلیفطر علی ماء فانہ طہور ترجمہ روایت ہے انس ابن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے کھجور تو اسی سے روزہ کھولے اور جو نہ پاوے تو پانی سے کہ پانی پاک کرنیوالا ہی **ف** اس باب مین سلمان بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے انس کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر کسی کی روایت سے کیا شعبہ سے اس طرح روایت کیا ہو شعبہ سے اس طرح روایت کیا سعید بن عامر سے اور سعید بن عامر کی حدیث غیر محفوظ ہی اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر از حدیث عبد العزیز بن صہیب کے روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہین انس سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہون نے عاصم احول سے انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے رباب سے انہون نے سلمان بن عامر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہی سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ سے انہون نے عاصم سے انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے سلمان بن عامر سے اور نہیں ذکر کیا انمین شعبہ نے رباب کا اور صحیح وہی ہے جو روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگون نے عاصم احول سے انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے رباب سے انہون نے سلمان بن عامر سے اور رباب ام ایمہ کا نام ہی **عن** سلمان بن عامر الضبی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طہور ترجمہ روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ کھولے کوئی تو کھولے کھجور سے اگر نہ پاوے تو پانی سے کہ وہ بھی پاک کرنیوالا ہی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تھے نماز کی پہلی کئی تر کھجورون پر پھر اگر نہ ہوتے تر کھجورین تو خشک کھجورین پھر اگر نہ ہوتی وہ بھی تو پیتے کئی چلو پانی کے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ماجاء ان الفطر یوم تفطرون والاضحی یوم تضحون باب اس بیان مین کہ عید فطر اور اضحی جب ہی ہے کہ سب ملکر عید کرین **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصوم یوم تصومون والفطر یوم تفطرون والاضحی یوم تضحون ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رمضان اسی دن ہی کہ جسدن تم سب مقرر کرو اور عید فطر اسی دن ہی کہ جسدن تم سب عید کرو اور عید اضحی اسی دن ہی کہ جسدن تم سب عید اضحی کرو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور تفسیر اسکی بعض علما کی نزدیک یہ ہے کہ روزہ اور عید بعنین جماعت شرط ہے اور سب لوگون کا اہتمام اسمین ضرور ہے

باب ماجاء اذا اقبل اللیل وادبر النہار فقد افطر الصائم باب اس بیان مین کہ جب رات سامنے آوی اور دن گزری تو افطار کرنا چاہئے یعنی تاخیر درست نہیں **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل وادبر النہار وغابت الشمس فقد افطر الصائم ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سامنے آوی رات کی مشرق سے اور پیٹھ موڑے دن اور غروب ہو جاوے آفتاب تو تحقیق روزہ کھولنا چاہئے **ف** اس باب مین ابن ابی اوفی اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ماجاء فی تعجیل الافطار باب جلد روزہ کھولنے کے بیان مین **عن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر ترجمہ روایت ہے سہل ابن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جبتک جلد روزہ کھولا کرینگے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے سہل ابن سعد کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسیکو اختیار کیا ہی علما نے اور غیر ہم نے کہ مستحب کہتے ہین جلد روزہ کھولنی کو اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحق **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل ان احب عبادی الی اعجلہم فطرا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ارشاد فرمایا اللہ عز وجل نے میرے سب بندون مین پیارا میرا وہی بندہ ہی جو بہت جلد روزہ کھولتا ہو **روایت** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انسے ابو عاصم اور ابو المغیرہ نے انہون نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب

عن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدہما یعجل الافطار

وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى ترجمہ روایت ہے ابی عطیہ سے کہا آئی ہم اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس سو کہا ہمنے ای مومنوں کی ماں دو مرد ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون سے ایک تو جلدی روزہ کہولتا ہی اور نماز بہی اول وقت پڑہتا ہی اور دوسرا تاخیر کرتا ہی افطار اور نماز مین پوچہا حضرت عائشہ نے کون روزہ جلدی کہولتا ہی اور اول وقت نماز پڑہتا ہی کہا ہمنے عبداللہ بن مسعود فرمایا حضرت عائشہ نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہی ایسا ہی کرتی تہی اور دوسرے جو تاخیر کرتی ہین وہ ابوموسی ہین کہا ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوعطیہ کا نام مالک ابن عامر ہمدانی ہی اور مالک بن عامر ہمدانی ہی کہتے ہین اور صحیح یہی ہی **باب** مَاجَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ باب اس بیان مین کہ سحر آخر وقت کہانا مستحب ہے **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ترجمہ روایت ہے زید ابن ثابت سے کہا سحری کہائی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ پہر کہڑی ہوگئی صبح کی نماز پر پوچہا راوی نے کہ کتنی دیر گزری کہانی اور نماز کے بیچمین کہا پچاس آیتون کے برابر روایت کی ہمسے ہناد نی اُنسے وکیع نی اُنہون نے ہشام سی مانند حدیث مذکور کی مگر اُسمین کہا راوی نے قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ اٰيَةً یعنے قرأت کا لفظ زیادہ ہی اور مطلب وہی ہے اس باب مین حذیفہ سے بہی روایت ہے کہا ابوعیسے نی حدیث زید ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہی اور شافعی و احمد و اسحٰق بہی یہی کہتے ہین کہ تاخیر کرنا سحری مین مستحب ہے

باب مَاجَاءَ فِيْ بَيَانِ الْفَجْرِ باب صبح صادق کی تحقیق کے بیان مین **عن** قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ ترجمہ روایت ہے قیس ابن طلق بن علی سی کہا انہون نے روایت کی مجہسے میری باپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہاتی پیتے رہو یعنی شب رمضان مین اور نا ٹہادی تمکو کہانی پر سی جگتی اور چڑہتی ہوئی صبح یعنی جو شمال نیزی کی سیدہی سفیدی زمین مشرق سی اوپر چڑہتے ہی وہ صبح کاذب ہے اُسکو دیکہکر کہانا نچہوڑو اور کہاتی پیتے رہو یہانتک کہ سامنی آوی تمہاری چوڑی روشنی صبح کی کہ جسمین سُرخی ہوتی ہے **فی الباب** عدی ابن حاتم اور ابی ذر اور سمرہ سی بہی روایت ہے کہا ابوعیسے نے طلق ابن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام نہین روزہ دار پر کہانا پینا جبتک ظاہر نہو چوڑی روشنی صبح کی یعنے جو کنارہ مین مشرق کے پہیلتی ہوئی ہے اور سُرخی مائل اور یہی کہتی ہین تمامی علما **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سحر کہانی سی نہ روکی تمکو بلال کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنے صبح کاذب ولیکن باز رکہے تمکو کہانی سے کنارہ مین پہیلتی ہوئی فجر کہا ابوعیسے نی یہ حدیث حسن ہے **باب** مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْعِيْبَةِ لِلصَّائِمِ باب روزہ دار غیبت کرنی اُسکی برائی کے بیان مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزی مین بہتان کرنا اور جہوٹی واہی باتین اور بُرے عمل نچہوڑے تو اللہ کو کچہہ پروا نہین اُسکے کہانا پینا چہوڑنی کی **ف** اسبابمین انس سے بہی روایت ہے کہا ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ السُّحُوْرِ باب سحر کہانی کی فصیلت کے بیان مین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سحر کہاؤ اسلئی کہ سحر کہانی مین برکت ہے **ف** اسبابمین ابی ہریرہ اور عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض ابن ساریہ اور عتبہ بن عبداللہ اور ابی الدرداء سی روایت ہے کہا ابوعیسے نے انس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ مین فقط سحر کہانی کا فرق ہے روایت کی ہمسے یہ حدیث قتیبہ نی اُنسے لیث نے اُنہون نے موسی بن علی سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے ابی قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولی ہین اُنہون نے عمرو بن عاص سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مصر کی لوگ کہتی ہین کہ موسی بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والی کہتے ہین موسی بن عُلَیّ اور موسی بیٹی ہین علی بن رباح لخمی کے

باب مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ باب اس بیان مین کہ سفر مین روزہ رکہنا خوب نہین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلی مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پہر آپ نے روزہ رکہا یہانتک کہ پہونچی کُراع غمیم مین کہ ایک مقام ہے مکے اور مدینی کی بیچ مین اور روزی کہی لوگون نی بہی آپکے ساتہ سو

سفر میں روزہ رکھنا مجاہد کو اور حاملہ اور دودھ پلانیوالی کو روزہ نہ رکھنا

سفر میں کیا حضرت سے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپکے کام کو یعنی آپ اگر افطار کریں تو اور لوگ بھی افطار کریں سو آپ نے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کی بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپکی طرف سو بعضوں نے روزہ کھول ڈالا اور بعضوں نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بعضے لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا وہ نافرمان ہیں ف اسباب میں کعب ابن عاصم اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ یعنے روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علما کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہانتک کہ بعضوں نے کہا کہ اگر رکھی تو پھر دوبارہ رکھنا چاہیے اور احمد اور اسحٰق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض صحابی صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھی اور یہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کری تو یہی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور عبد اللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہ جو فرمایا حضرت نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپکو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنی کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہ برائی اسکے حق میں ہی جسکا دل اللہ کی رخصت اور اجازت کو قبول نکری اور وہ شخص کہ جو روزہ رکھنی کو بھی مباح سمجھے اور قوت رکھتا ہو روزی کی تو روزہ رکھنا اسکا مجھے بہت پسند ہی **باب** فِی الرُّخْصَةِ فِی الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ باب اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جایز ہی **عن** عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَکَانَ یَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ رَوَاہُ الْجَمَاعَةُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنی کو سفر میں اور حمزہ بڑی درپی روزی رکھا کرتی تھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہو تم روزہ رکھو اور چاہو افطار کرو ف اسباب میں انس بن مالک اور ابی سعید اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور ابی الدرداء اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی یہ حدیث ہی کہا ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہ کی حدیث کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہی صحیح ہی **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ فَمَا یَعِیْبُ عَلَی الصَّائِمِ صَوْمُہٗ وَلَا عَلَی الْمُفْطِرِ فِطْرُہٗ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ سفر کرتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برا نہ کہتا تھا کوئی روزہ رکھنی والے کی روزی کو اور نہ افطار کرنیوالی کے افطار کو **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ کَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّہٗ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ رَوَاہُ الْجَمَاعَةُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی ہوتا تھا اور بی روزہ بھی سو حصہ نہ ہوتا بی روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بی روزہ پر اور سب جانتے تھے کہ جسکو طاقت ہو اور روزہ رکھی تو خوب ہے اور جسکو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھی تو وہی خوب ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ لِلْحَامِلِ فِی الْاِفْطَارِ باب اس بیان میں کہ اجازت ہی حاملہ کو روزہ نہ رکھنا کی **عن** مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ سَاَلَہٗ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ عَزَّوَیْنِ بَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحَ فَاَفْطَرْنَا فِیْہِمَا رَوَاہُ الْجَمَاعَةُ ترجمہ روایت ہے معمر ابی حبیبہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیب سے روزہ رکھنی کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جہاد کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں دو بار ایک جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہمنے ان دونوں لڑائیوں میں ف اسباب میں ابی سعید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابی سعید خدری سے کہ حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑی تھی اور مروی ہے حضرت عمر خطاب سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علما بھی یہی کہتی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْاِفْطَارِ لِلْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ باب اس بیان میں کہ حاملہ اور دودھ پلانیوالی کو افطار جایز ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَیْنَا خَیْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُّہٗ یَتَغَدّٰی فَقَالَ اُدْنُ فَکُلْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُحَدِّثْکَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّیَامِ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّیَامَ وَاللّٰہِ لَقَدْ قَالَہُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِلَیْہِمَا اَوْ اَحَدَہُمَا فَیَا لَہْفَ نَفْسِیْ اَنْ لَا اَکُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْخَمْسَةُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے جو ایک مرد صحابی ہیں بنی عبد اللہ بن کعب کی قبیلے سے اور یہ وہ انس نہیں ہیں جو خادم ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے

پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سو پایا میں نے اُنکو صبح کا کھانا کھاتی ہوئے سو فرمایا آپنی نزدیک آؤ اور کھاؤ سو عرض کیا میں نے میں روزہ سے ہوں فرمایا آپنی قریب آؤ
میں روزہ کا حال بیان کروں راوی کو شبہ ہے کہ حضرت نے صوم فرمایا یا صیام یعنی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے آدھی نماز کو مسافر سے اور حاملہ یا دودھ پلانیوالی عورت سے
روزہ کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا ذکر کیا یعنی حاملہ اور مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ
کہا یا کہا نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ف اسباب میں ابی شیبہ کے بہ ایسے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس
ایک حدیث کے اور اسپر عمل ہے بعض علما کا اور بعضوں نے کہا حاملہ اور دودھ پلانیوالی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر ہر روزے کے بدلی صدقہ فطر کی برابر کہا بھی کسی فقیر کو کھلا دیں اور یہ سفیان
ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی یہی کہتی ہیں اور بعضے کہتی ہیں کہ افطار کریں اور کہا نا کھلا دیں پھر قضا نہ واجب نہیں اور اگر چاہیں تو قضا رکھ لیں پھر کہا نا کھلانا ضرور نہیں اور
اسحاق بھی یہی کہتی ہیں باب ما جاء فی الصوم عن المیت باب مرنے کی طرف سے روزہ رکھنے کے بیان میں عن ابن عباس قال جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقالت ان اختی ماتت وعلیھا صوم شھرین متتابعین قال ارأیت لو کان علی اختک دین اکنت تقضینہ قالت نعم قال فحق
اللہ احق ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے ایک عورت حاضر ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مر گئی ہے اور اسپر دو مہینے کی پی در پی
روزے ہیں یعنی کفارہ کی فرمایا آپ نے بھلا دیکھ تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی عرض کیا انہی ہاں فرمایا آپنی تو اللہ تعالیٰ کا حق بھلی ادا کرنا چاہئے ف اسباب میں بریدہ
اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہے ابو کریب نے انبی ابو خالد احمری انہوں نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد
سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور لوگوں نے بھی ابی اعمش سے مثل روایت ابو خالد کی روایت کی ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کی ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے
مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہیں سلمہ بن کہیل اور نہ مجاہد سے روایت ہوئی باب
ما جاء فی الکفارۃ باب کفارہ صوم کے بیان میں عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل
یوم مسکینا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مر جاوی اور اسپر روزے ہوویں رمضان کے مہینے کی تو کھلاوے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو
یعنی اُسکا وارث کھلاوے کہا ابو عیسےٰ نے عبد اللہ بن عمر کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتی مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمر سے اسکا موقوف ہونا ہے یعنے انہیں کا قول ہے نہ آنحضرت
کا اور اختلاف ہے علما کا اسمیں تو بعضوں نے کہا میت کیطرف سے روزہ رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتی ہیں کہ اگر اُس میت پر نذر کی روزے ہیں تو اُسکی طرف سے روزہ رکھیں اور
اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلاوے میں اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کیطرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث سوار کی بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلی کے باب
ما جاء فی الصائمۃ یذرعھا القیء باب اُس صائم کے بیان میں جسکو قی آجاوے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یفطرن الصائم الحجامۃ والقیء والاحتلام ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا ایک محجمہ
دوسرے قی تیسرے احتلام کہا ابو عیسےٰ نے ابی سعید خدری کی حدیث غیر محفوظ ہی اس روایت کی ہے عبد اللہ بن زید بن اسلم اور عبد العزیز بن محمد اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے بھی مرسلاً اور
ذکر کیا انمیں ابی سعید کا اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سنا میں نے ابو داؤد سجستانی سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن اسلم کو تو کہا انہوں نے انکی
بھائی عبد اللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ اُنسے غنیمت ہیں اور سنا میں نے محمد بخاری سے ذکر کرتے تھے علی بن عبد اللہ سے کہ کہا علی نے عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبد الرحمن
بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبد الرحمن سے کچھ روایت نہیں کرتا باب ما جاء فیمن استقاء عمدا باب اسکے بیان میں جو روزہ میں قصداً قی کرے عن
ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ذرعہ القیء فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسکو خود بخود قی آجاوے روزے میں تو اُسکے اوپر قضا واجب نہیں اور جس نے قصداً قی کی تو وہ روزے کی قضا کرے ف اسباب میں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے
روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی کو مروی ہوشیم سے انہوں نے روایت کی ہوابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مگر عیسےٰ بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا میں اس روایت کو محفوظ نہیں جانتا کہا ابو عیسےٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند وں سے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسناد اسکی صحیح نہیں اور مروی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنے اسکے یہ ہیں کہ رسول اللہ

سے اللہ علیہ وسلم کو روزہ بفعل تہا سوتی کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آئی سی ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعضی والیتوں میں اسی تفسیر سے اور عمار کی روایت کی ابی ہریرہ کی حدیث عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود بخود قے آجاوے تو اُسپر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہی ہے کہتی ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق **باب ما جاء فی الصائم یاکل و یشرب ناسیا** باب اُس روزہ دار کی بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا پی لی **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل او شرب ناسیا فلا یفطر فانما ھو رزق رزقہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھا لی یا پی لی بھولے سے روزہ میں تو روزہ نہ توڑے یعنی سلسلی کہ جو کھایا یا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا ولیت کی ہے سے ابو سعید نے اُنسے ابو اُسامہ نے اُنہوں نے عوف سے اُنہوں نے ابن سیرین اور خلاس سے اِن دونوں نے ابو ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس حدیث کی یا مانند اُسکے اور اسباب میں ابی سعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح بھی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد و اسحاق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزہ میں کچھ بھولے سے کھا لیوے تو قضا نہ کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا **باب ما جاء فی الافطار متعمدا** باب اُسکے بیان میں جو رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالے **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ وان صامہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ توڑ ڈالے بیمار کہی یا کہ بھی رمضان سے عذر اور سوا بیماری کے تو اُسکے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھی کہا ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا ہم نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابو المطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور اُنکی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے **باب ما جاء فی کفارۃ الفطر فی رمضان** باب رمضان کا روزہ توڑنے کی کفاری میں **عن ابی ھریرۃ** قال اتاہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال وما اھلکک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان قال ھل تستطیع ان تعتق رقبۃ قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس فجلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال فتصدق بہ فقال ما بین لابتیھا احد افقر منا قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ قال خذہ فاطعمہ اھلک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا آپنے فرمایا کسنے ہلاک کیا تجھکو عرض کیا اُسنے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپنے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہی اُسنی کہا نہیں فرمایا کیا دو مہینے روزہ کے پے در پے رکھ سکتا ہی کہا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہی کہا نہیں آپنے فرمایا بیٹھ پہر بیٹھا وہ اور آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ٹوکرا کھجور کا کہ اُسکو عرب میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپنے صدقہ دے اُسکو تو اُسنے عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالی پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں کہا راوی نے پہر ہنس پڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کہ کھل گئے کچلیاں مبارک آپکی اور فرمایا آپنے لیجا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو **ف** اسباب میں ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اُس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالی جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اسمیں علما کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا اُسپر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی ہے اور اُنکے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحاق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا اُسپر قضا ہے کفارہ نہیں اسواسطے کہ کفارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرت سے مروی نہیں اور کہتی ہیں کہ کھانا پینا اور جماع کو کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہو سکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد سے جسنی روزہ کھول ڈالا تھا ان کھجوروں کو لیجا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اسمیں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہی جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پہر جب وہ ٹوکرا صدقہ کا اُسکو دیا اور اُسنے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرت نے یہی فرمایا کہ لیجا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اسلئے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہی کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہی شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اُسپر بمنزلہ دَین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے **باب ما جاء فی السواک للصائم** باب روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں **عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ** عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک وھو صائم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے **ف** اسباب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مسواک کرنے میں کچھ ہرج نہیں جب روزہ ہو لیکن بعضے علمائی روزہ دار کو مسواک کرنے کے

مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اُسمیں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہے **باب** ما جاء فی الکحل للصائم آنوری میں سرمہ لگانیکی بیان میں **عن** انس بن مالک قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشتکت عینی افاکتحل وانا صائم قال نعم ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا ایک مرد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دُکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں میں روزی میں آپنے فرمایا ہاں **ف** اسباب میں ابو زرعہ سے بھی یہی روایت ہے کہا ہے کہا ہے اور اسباب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علما کا روز میں سرمہ لگانے میں کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعضوں نے اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** ما جاء فی القبلۃ للصائم **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل فی شہر الصوم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں **ف** اسباب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعد اور ام سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابو ہریرہ یہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن صحیح ہے اور اختلاف ہے علما صحابہ وغیرہم کا بوسہ لینے میں روزی کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھی کو بوسہ لینے کی اور جوانکو نہیں اس خیال سے کہیں بیقرار ہو کر صحبت نکر بیٹھے اور مباشرت یعنے ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار تو انکے نزدیک بہت بُرا ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ بوسہ لینے سے ثواب روزیکا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور انکے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس سے اطمینان ہے کہ بیقرار ہو کر صحبت نکر بیٹھیگا تو بوسہ لینا جایز ہے اور جب اطمینان نہ ہو تو نہ لینا چاہئے تا نجوبی حفاظت ہو روزیکی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا **باب** ما جاء فی مباشرۃ الصائم باب روزی میں بوس و کنار کی بیان میں **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشرنی وھو صائم وکان املککم لاربہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بوس و کنار کرتی تھی اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والی تھی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویباشر وھو صائم وکان املککم لاربہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور لیٹتی تھی روز میں اور تم سب سے قابو میں رکھنے والی تھی اپنی شہوت کو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لاربہ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والی تھی اپنی نفس کو **باب** ما جاء لا صیام لمن لم یعزم من اللیل باب اس بیان میں کہ اُسکا روزہ درست نہیں جو نیت نکری رات **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ ترجمہ روایت ہے حفصہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت نکری روزی کی صبح صادق کے پہلے سے تو اُسکا روزہ ہی نہیں کہا ابو عیسے نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بطریق نافع کی ابن عمر سے اُنہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو نیت نکری روزی کی رات سے اُسکا روزہ ہی نہیں تو بعضوں کی نزدیک مراد اُس سے رمضان کے یا قضائی رمضان کے یا نذر معین کے روزی ہیں کہ اُنمیں اگر رات ہی سے نیت نکری تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزی میں تو بعد صبح کی بھی نیت کرنا جایز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی افطار الصائم المتطوع باب نفل روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں **عن** امہا نی قالت کنت قاعدۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بشراب فشرب منہ ثم ناولنی فشربت منہ فقلت انی اذنبت فاستغفر لی قال وما ذاک قالت کنت صائمۃ فافطرت فقال امن قضاء کنت تقضینہ قالت لا قال فلا یضرک ترجمہ روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ میں بیٹھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لائی کوئی چیز پینے کی پس آپنے پی پھر دی مجھکو اور میں نے پی میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگئی میرے لئے سو فرمایا حضرت نے کیا گناہ کیا تمنی تو کہا میں نے میں روزی تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے تو پوچھا آپنے کیا روزہ قضا کا تھا کہا میں نے نہیں فرمایا آپنی تو کچھ مضائقہ نہیں **ف** اسباب میں ابی سعید اور عائشہ سے بھی یہی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اُسپر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق اور شافعی کا **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود نا شعبۃ قال کنت اسمع سماک بن حرب یقول احدثنی امہا نی حدثنی فلقیت انا افضلہم وکان اسمہ جعدۃ وکانت امہا نی جعدتہ فحدثنی عن جدتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فدعا بشراب فشرب ثم ناولہا فشربت فقالت یا رسول اللہ اما انی کنت صائمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصائم المتطوع امین نفسہ ان شاء صام وان شاء افطر قال شعبۃ انت سمعت ھذا من امہا نی قال لا اخبرنی ابو

سی روزہ کی قضا اور شعبان میں استقبال روزی کے لئے جو رمضان سے متصل ہے

واھلنا عن ام ھانی ترجمہ روایت کی ہم سے محمود ابن غیلان نے انسی ابوداؤد نے انسی شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک ابن حرب سے کہتے تھے ہی مجھے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے پہلا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا انکی اولاد میں اور نام انکا جعدہ تھا اور ام ہانی انکی دادی تھیں سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی پاس آئی اور کچھ پینے کو مانگا پھر پیا آپ نے اور دیا انکو سو پی لیا ام ہانی نے اور کہا یا رسول اللہ میں روزہ سے تھی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکھنے والا امانت دار ہی اپنی ذات کا چاہی روزہ رکھے چاہی افطار کرے جیسا موقع دیکھی کہا شعبہ نے کہا میں نے سماک ابن حرب سے کیا تمنے سنا ہی ام ہانی سے کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھکو ابوصالح نے اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے ف اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت کیے ہارون ہی جو نواسی ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سی اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور زیادہ روایت کی ہمسے محمود ابن غیلان نے ابوداؤد سی اوکہا امین نفسہ جیسا اوپر مذکور ہوا اور محمود کے سوا اور لوگوں نے روایت کی ابوداؤد سی اور کہا اسمیں امین امین نفسہ یا امین نفسہ لیتے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سند دلنسی شعبہ سی کہ حضرت نے امین نفسہ فرمایا امین نفسہ راوی کو شک ہے عن عائشۃ ام المؤمنین قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ھل عندکم شیئ قالت قلت لا قال فانی صائم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی جو ان میں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیدن اور فرمایا کچھ کھانا ہی تمہاری پاس کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا میں نے نہیں فرمایا آپ نے میں روزہ سی ہون عن عائشۃ ام المؤمنین قالت ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فیقول اعندک غداء فاقول لا فیقول انی صائم فاصوم فاتانی یوما فقلت یا رسول اللہ انہ قد اھدیت لنا ھدیۃ قال وما ھی قلت حیس قال اما انی اصبحت صائما قالت ثم اکل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی جو ان میں سب مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے میرے پاس تو کہتے اور فرماتی کہ تمہاری پاس کچھ کھانا ہی اور کہتی میں کہ نہیں تو آپ فرماتی کہ میں روزہ سے ہون کہا حضرت عائشہ نی سو اکیدن آئی حضرت میرے پاس اور پوچھا اسیطرح سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آیا ہی ہمارے پاس ہدیہ کھانی کا سو فرمایا آپ نے کیا چیز ہی عرض کیا میں نے حیس ہے فرمایا آپنی صبح سی تو میں نے نیت کی تھی روزی کی کہا حضرت عائشہ نی پھر کھایا آپنے اسکو کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے ترجمہ حیس کہتا ہے حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی ملا کر بناتی ہین باب ما جاء فی ایجاب القضاء علیہ باب اس بیان میں کہ جو نفل روزہ توڑ ڈالی اسپر قضا واجب ہے عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین فعرض لنا طعام فاشتھیناہ فاکلنا منہ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبدرتنی الیہ حفصۃ وکانت ابنۃ ابیھا فقالت یا رسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام فاشتھیناہ فاکلنا منہ قال اقضیا یوما اخر مکانہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہا انہوں نے میں اور حفصہ دونون روزہ سی تھین اور آیا ہمارے یہان کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کہا لیا ہمنے اسمین سے پھر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھ سے پہلے کہہ مٹھین حفصہ کہ وہ تو اپنے باپ کے بیٹی تھی یعنی جیسے انکے باپ حضرت عمر خطاب ہوشیار اور تیز تھے ویسی ہی یہ ہوشیار تھین کہ مجھ سے پہلی حضرت سے پوچھنی لگین اور کہا یا رسول اللہ ہم دونو روزی سے تھے اور سامنے آگیا ہمارے کھانا کہ جی چاہنے لگا اسکو پس کہا ہمنے اسمین سے سو فرمایا آپ نے روزہ رکھو اسکے عوض میں اکیدن کہا ابوعیسی نے روایت کی صالح ابن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سی انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی اسکے مثل اور روایت کی مالک ابن انس اور معمر اور عبید اللہ بن عمر اور زیاد ابن سعد اور کئی حافظان حدیث نی زہری سی انہون نے حضرت عائشہ سی مرسلا اور ذکر نکیا اسمین عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہی اسلئی کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی ہی تمسی عروہ نی حضرت عائشہ سی کہا انہوں نے نہین سنا میں نے عروہ سی اسبابمین کچھ ولیکن سنی ہی میں نے سلیمان بن عبدالملک کے عہد خلافت مین کئی لوگون سے جو روایت کرتے ہین ایسون سے جنہون نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہمسے یہ حدیث علی بن عیسے بن یزیدنی جو بغداد مین اسنے روح بن عبادہ نی اسنے ابن جریج نی اور گئی ہے ایک قوم علمائی صحابہ و غیرہم سی اس حدیث کیطرف اور کہتی ہین روزہ نفل جو توڑ ڈالی اسپر قضا ہی اور یہی قول ہی ایک بن انس کا باب ما جاء فی وصال شعبان برمضان باب شعبان مین لگاتے روزی کہی کے بیان میں کہ رمضان سے ملحاوے عن ام سلمۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرین متتابعین الا شعبان ورمضان ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سی کہا انہوں نے نہین دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پی در پی دو مہینے کے روزی کے رکھتے ہون مگر شعبان اور رمضان مین یعنی شعبان مین بہت روزی رکھتی تھی ف اسبابمین حضرت عائشہ ہی روایت ہے کہا ابوعیسی نے ام سلمہ کے حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سی بھی وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سی کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں

پچھلا آدھی شعبان کے روزے کی ممانعت میں جو حدیثیں ہیں ان کا بیان

شعبان کی زیادہ روزے رکھتے تھے سو اس سے یہی کہتی ہیں شعبان میں کبھی وہ تیس دن بلکہ پورے مہینے روزے رکھتے تھے **وعلیت** کہتے ہیں ہمارے استاد نے کہا ہمیں یہ حدیث عبدالعزیز سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو یہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنضر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے محمد بن عمر کے سوا کسی نے روایت اور مروزی جی ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کی روزے رکھتا ہے تو یہ کہتے ہیں سارے مہینے کی روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلانی شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے کہا نہ سہی کہا اور یہی کلام کرے ہیں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں اور مطلب اسکا یہی ہے کہ شعبان کی اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینا روزے رکھتے ہیں **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصوم فی النصف الباقی من شعبان لحال رمضان باب اس بیان میں کہ نصف آخر شعبان میں رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان فلا تصوموا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہ جاوے آدھا مہینا شعبان کا تو روزہ نہ رکھو **کہا** ابوعیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہی صحیح ہے اور اسکو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پہر جب باقی رہی آدھا مہینا تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے یہی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مشابہ ہی انکے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ **لا تقدموا** شہر رمضان **بصیام** الا ان یوافق ذلک صوما کان یصومہ احدکم یعنے نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھکر مگر یہ کہ اتفاق ہو اس روز کی کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں کا اس سے یہی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جاوے **باب** ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان باب شعبان کی پندرھویں شب کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فخرجت فاذا ھو بالبقیع فقال کنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قلت یا رسول اللہ انی ظننت انک اتیت بعض نسائک فقال ان اللہ تبارک وتعالی ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ایک شب گم کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہر نکلی میں یعنی حضرت کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے سو فرمایا آپنے تو ڈرتی تھی کہ ظلم کریگی اللہ اور رسول اسکا تجھ پر کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے جانا کہ آپ گئے ہیں کسی بیوی پاس سو فرمایا آپنی اللہ تبارک وتعالی اترتا ہی پندرھویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف پس بخشتا ہی بیشمار بندوں کو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ **وفی** الباب عن ابی بکر صدیق سے ہی روایت سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حضرت عائشہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے ضعیف کہتے ہے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحیی بن کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاری نے صحیح کو بھی سماع نہیں یحیی بن کثیر کا ابی سلمہ سے **باب** ماجاء فی صوم المحرم باب محرم میں روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد صیام رمضان شھر اللہ المحرم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے مہینے کی روزے ہیں جو اللہ کا مہینا ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **عن** النعمان بن سعد عن علی قال سألہ رجل ای شھر تأمرنی ان اصوم بعد شھر رمضان فقال لہ ما سمعت احدا یسأل عن ھذا الا رجلا سمعتہ یسأل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا قاعد عندہ فقال یا رسول اللہ ای شھر تأمرنی ان اصوم بعد شھر رمضان یعنی بعد رمضان کس مہینے کے روزے افضل ہیں فرمایا آپنے اگر تجھکو بعد رمضان کے روزہ رکھنا ہی تو روزے رکھ محرم میں اسلئے کہ وہ مہینا اللہ کا ہی اسمیں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہووے گا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی صوم یوم الجمعۃ باب جمعے کی دن روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من غرۃ کل شھر ثلثۃ ایام وقل ما کان یفطر یوم الجمعۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخ میں اور کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ کے روزے سے نہوں **وفی** الباب ابن عمر و ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ علماء نے

جمعہ کے دن خاص اسکو روزہ رکھنا مکروہ ہے ہفتے کا روز دو شنبہ اور پنجشنبہ کے روز چہارشنبہ اور پنجشنبہ ۱۲ اور روز عرفہ کا روزہ عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

جمعے کے دن خاص اسکو روزہ رکھنا اور مکروہ ہی فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اُسکے ایکدن پیشتر اور نہ ایکدن بعد روزہ رکھے کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور مرفوع نہیں کی **باب** ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم الجمعۃ وحدہ باب اس بیان میں کہ فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے کوئی فقط جمعہ کے دن بلکہ ملالیوے ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے **ف** اسی باب میں علی اور جابر اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انس اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جبتک کہ ایکدن پہلا یا پچھلا اُسکے ساتھ نہ ملاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق **باب** ماجاء فی صوم یوم السبت باب ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** عبداللہ بن بسر عن اختہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبۃ او عود شجرۃ فلیمضغہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بسر سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تمپر پھر اگر نہ پاوے کوئی شخص کچھ کھانیکو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اُسیکو چبالی یعنے ادنی چیز ہو تو کھالی اور روزہ نہ رکھی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ خاص مقرر کرلیوے ہفتے کے دن روزہ رکھنی کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دنکی **باب** ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس باب دوشنبے اور پنجشنبی کے دن روزہ رکھنی کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحرّی صوم الاثنین والخمیس ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر روزہ رکھتی تھے دوشنبے اور پنجشنبے کو **ف** اسی باب میں حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حضرت عائشہ کی حدیث حسن ہے اور اس سند سے غریب ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من الشھر السبت والاحد والاثنین ومن الشھر الآخر الثلاثاء والاربعاء والخمیس ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مہینے میں روزہ رکھتے ہفتے اور یکشنبی اور دوشنبی کو اور دوسرے مہینے میں سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش ہوتی ہیں اعمال بندوں کے درگاہ الٰہی میں دوشنبی اور پنجشنبے کی دن سو دوست رکھتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں کہا ابو عیسےٰ نے ابوہریرہ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی صوم الاربعاء والخمیس باب چارشنبی اور پنجشنبے کی دن روزہ رکھنی کے بیان میں **عن** عبید اللہ المسلم القرشی عن ابیہ قال سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدھر فقال ان لاھلک علیک حقا ثم قال صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدھر واطرت ترجمہ روایت ہی عبید اللہ مسلم قرشی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا اُسکے باپ نے میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صوم دہر یعنی تمام سال روزہ رکھنی کو سو فرمایا آپنے تیرے گھر کی لوگوں کا بھی حق ہے تجھپر یعنے ہمیشہ روزہ رکھنی سے بسبب ضعف کی اُنکا حق ادا نہو سکیگا پھر فرمایا روزہ رکھ رمضان کا اور جو اُسکی نزدیک ہے یعنی ششہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھ ہر چہارشنبی اور پنجشنبے کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال کا اور افطار بھی کیا یعنے ثواب پوری سال کے روزہ کا ملا اور افطار بھی ہوا **ف** اسی باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہارون ابن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے **باب** ماجاء فی فضل الصوم یوم عرفۃ باب عرفی کے دن روزہ رکھنی کے ثواب کے بیان میں **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام یوم عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ والسنۃ التی بعدہ ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرفی کے دن روزہ رکھی تو مجھے اُمید ہے اللہ سے کہ بخشدیوی گناہ اُسکے ایک سال پہلے کے اور ایکسال بعد کے **ف** اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابی قتادہ کی حدیث حسن ہے اور مستحب کہا ہی علما نے عرفی کا روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں **باب** ماجاء فی کراھیۃ صوم یوم عرفۃ بعرفۃ باب اس بیان میں کہ عرفی کے دن روزہ مکروہ ہی جب عرفات میں ہووے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر بعرفۃ وارسلت الیہ ام الفضل بلبن فشربہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا عرفات میں کہ عرفی کا دن تھا اور بھیجا اُنکے پاس اُم فضل نے دودھ تو پی لیا **ف** اسی باب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور اُم فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباس کی

حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابوبکر کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمر کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تاکہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علما نے روزہ رکھا ہے عرفات میں **عن** ابن ابی نجیح عن ابیہ قال سئل ابن عمر عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ قال حججت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمہ ومع ابی بکر فلم یصمہ ومع عمر فلم یصمہ ومع عثمان فلم یصمہ وانا لا اصومہ ولا آمر بہ ولا انہی عنہ ترجمہ روایت ہے ابن نجیح سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا پوچھا ابن عمر سے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا انہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنے عرفے کے دن اور حج کیا میں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عمر کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عثمان کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور میں نہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ حکم کرتا ہوں روزے کا نہ منع کرتا ہوں اس سے کہا ابوعیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہی اور سنا ہی انہوں نے ابن عمر سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ ایک مرد ہے ابن عمر سے **باب** ما جاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء باب عاشورے کے دن روزہ رکھنے کی رغبت دلانے کے **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام یوم عاشوراء انی لاحتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھنا عاشورے کے دن ایسا گمان کرتا ہوں میں اللہ سے کہ کفارہ کردے اگلے سال کے گناہوں کا **باب** اسباب میں علی اور محمد ابن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسما اور ابن عباس اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی سے روایت ہے اور عبدالرحمن بن سلمہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی کہا ابوعیسے نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ عاشورے کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابی قتادہ کے اور اسی پر روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحاق **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی ترک صوم یوم عاشوراء باب اس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے **عن** عائشۃ قالت کان عاشوراء یوم تصومہ قریش فی الجاھلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فلما قدم المدینۃ صامہ وامر الناس بصیامہ فلما افترض رمضان کان رمضان ھو الفریضۃ وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتی تھے قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی اور آنحضرت بھی روزہ رکھتی تھے پھر جب آئی مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو کہ اس روز رکھیں پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہی اور عاشورے کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہی روزہ رکھی اور جو چاہی نہ رکھی **ف** اسباب میں ابن مسعود اور قیس ابن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسے نے اسی حدیث پر حضرت عائشہ کی عمل ہے علما کا اور یہی حدیث صحیح ہی کہتی ہیں کہ روزہ عاشورے واجب نہیں جس کا جی چاہی رکھی اسلئے کہ فضیلت اسکی مذکور ہوئی **باب** ما جاء فی عاشوراء ای یوم ھو باب اس بیان میں کہ عاشورا کب ہے **عن** الحکم بن الاعرج قال انتھیت الی ابن عباس وھو متوسد ردآءہ فی زمزم فقلت اخبرنی عن یوم عاشوراء ای یوم اصومہ فقال اذا رأیت ھلال المحرم فاعدد ثم اصبح من التاسع صائما قال قلت اھکذا کان یصومہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ترجمہ روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئی ہم ابن عباس کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھی اپنی چادر سے زمزم کی پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں کس دن کا سو فرمایا انہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گنتا رہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا انہوں نے ہاں **عن** ابن عباس قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصوم عاشوراء یوم العاشر ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ روزہ رکھنے کا یعنے عاشورا دسویں تاریخ ہی کہا ابوعیسے نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح بھی اور اختلاف ہے علما کا عاشورے کے دن میں بعضوں نے کہا نویں تاریخ ہی اور بعضوں نے دسویں اور مروی ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** ما جاء فی صیام العشر باب ذی الحجہ کی عشرہ اول میں روزہ رکھنے کی بیان میں **عن** عائشۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر قط ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا انہوں نے مذکور ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھتی ہوئی پہلی دہی میں ذی الحجہ کی کبھی کہا ابوعیسے نے ایسا ہی روایت کیا ہی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے مذکور کہا روزہ رکھتی ہو ذی الحجہ کے پہلے دہی میں اور روایت کی ابوالاحوص نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہ سے امور

ذی الحجہ کی پہلی دس تاریخوں میں عمل کرنا مشکل ہے روزہ رکھنے مہینے میں تین روزے رکھنا

نہیں ذکر کیا انہیں اسنادوں کا اور اختلاف کیا ہے منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کے زیادہ صحیح ہے اور متصل الاسناد کہا یعنی ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابابکر محمد ابن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی روایت کو **باب** ما جاء فی العمل فی الایام العشر باب نیک عملوں کے بیان میں جو عشرۂ ذی الحجہ میں ہوویں **عن** عبداللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر فقالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیء ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسی پیاری نہیں جیسے ذی الحجہ کی عشرۂ اول میں پیارے ہیں سو عرض کیا یا رسول اللہ اور جہاد بھی اللہ کے راہ میں یعنے اگر جہاد بھی اور دنوں میں کرے تو ایسا پیارا نہوگا جیسے عشرۂ ذی الحجہ کی عمل پیارے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد بھی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان مال سے اور کچھ پھیر لیکر نہ پھرے یعنے سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دی ۞ اسباب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور جابر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے عبادت کیجاوے اسکی انمیں عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ برابر ہوتا ہے روزہ ہر دن کا اسکے دنوں سے ساتھ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے مسعود بن واصل کے کہ وہ روایت کرتی ہیں نہاس سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ پہچانا اسکو طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہ سے مرسلاً اور مروی ہے ابن سعید بن مسیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کچھ اسمیں کا مضمون **باب** ما جاء فی صیام ستۃ ایام من شوال باب شوال کے چھ روزوں کے بیان میں **عن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فذلک صیام الدھر ترجمہ روایت ہے ابوایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزے رکھی رمضان کے پھر بعد اسکے چھ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کی روزے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے ۞ اسباب میں جابر اور ابوہریرہ اور ثوبان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوایوب کے حسن ہے صحیح ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے ان چھ روزوں کو شوال کی اسی حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین روزے اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعضے روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان سے ملا کر رکھے یعنی عید کے بعد پے در پے رکھہ لیوے اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے مہینے کے سر پر ہوں اور یہ بھی مروی ہے انسے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکھہ لے تو بھی جائز ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کے شعبہ نے اور قارن عمر سے انہوں نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے انکی قلت حافظہ کے سبب **باب** ما جاء فی صوم ثلثۃ من کل شہر باب ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ان لا انام الا علی وتر وصوم ثلثۃ ایام من کل شہر وان اصلی الضحی ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہوں نے اقرار لیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر وتر پڑھے دوسرے روزے رکھوں ہر مہینے میں تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑھا کروں چاشت کی **عن** موسیٰ بن طلحۃ قال سمعت ابا ذر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اذا صمت من الشہر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوذر سے کہتے تھے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اے ابوذر جب روزہ رکھی تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکھہ تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں تاریخ میں ۞ اسباب میں ابوقتادہ اور عبداللہ بن عمرو اور قرۃ بن ایاس مزنی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور بعضی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جسنے تین روزے رکھے ہر مہینے میں تو اسنے سال بھر روزے رکھے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام من کل شہر ثلثۃ ایام فذلک صیام الدھر فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ تصدیق ذلک فی کتابہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا الیوم بعشرۃ ایام ترجمہ روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزے رکھے ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بھر کے روزے ہیں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق اپنی سچی کتاب میں من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا یعنے جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پاوے تو ہر دن برابر ہے دس دن کے

یعنی تین دن برابر ہو ایک مہینے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی عثمان سے اور ابی التیاح سے اُن دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن یزید الرشک قال سمعت معاذۃ قال قلت لعائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر قالت نعم قلت من ایہ کان یصوم قالت کان لا یبالی من ایہ صام ترجمہ روایت ہے یزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں فرمایا اُنہوں نے ہاں کہا میں نے کونسی تاریخوں میں فرمایا اُنہوں نے کچھ پرواہ نہ کرتے تھے یعنے جب چاہتے رکھ لیتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یزید رشک وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام میں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زاہدین **باب** ماجاء فی فضل الصوم باب روزے کی فضیلت میں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم یقول کل حسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف والصوم لی وانا اجزی بہ والصوم جنۃ من النار ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک وان جہل علی احدکم جاہل وہو صائم فلیقل انی صائم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنی ہے یعنے ثواب میں سات سو تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں خود اُسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہے یعنے دوزخ سے اور روزہ دار کی مونہہ کی بو اللہ کے نزدیک اچھی ہے مشک سے زیادہ اور اگر کوئی تم میں سے جہالت سے بہکڑا نکالی اور یہ روزہ سے ہو تو کہدے میں روزے سے ہوں **ف** اسبا بیں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام اُنکا بشیر ہی ہے میں معبد کے اور خصاصیہ اُنکی ماں ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ باب یدعی الریان یدعی لہ الصائمون فمن کان من الصائمین دخلہ ومن دخلہ لم یظمأ ابدا ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ایک دروازہ ہے اُسکو ریان کہتے ہیں بلائی جاوینگے اُسمیں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اُسی سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کی اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہوگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصائم فرحتان فرحۃ حین یفطر وفرحۃ حین یلقی ربہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملیگا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی صوم الدہر باب ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں عن ابی قتادۃ قال قیل یا رسول اللہ کیف بمن صام الدہر قال لا صام ولا افطر او لم یصم ولم یفطر ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہا پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کیسا ہی اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے تو فرمایا اُسنے نہ روزہ رکھا اُسنے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نپایا اور افطار کا مزہ نہ اُٹھایا راوی کو شک ہے لا صام ولا افطر فرمایا یا لم یصم ولم یفطر معنے دونوں کے ایک ہیں **ف** اسبا بیں عبد اللہ بن عمرو عبد اللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر وہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحی اور ایام تشریق میں روزہ رکھے اور اگر اندلو میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں اور اُسکو صوم دہر نہ کہینگے ایسا ہی مروی ہے مالک ابن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق بھی ایسا ہی کہتے ہیں اور وہ دونوں کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے افطار کرنا واجب نہیں کہ اسمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے **باب** ماجاء فی سرد الصوم باب لگاتار روزہ رکھنے کے بیان میں عن عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر وما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا کاملا الا رمضان ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کو سو فرمایا اُنہوں نے آپ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے خوب روزے رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر روزہ موقوف کرتی یہانتک کہ ہم کہتے بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کبھی آپ نے کسی پوری مہینے کے روزے نہیں رکھے مگر رمضان کے **ف** اسبا بیں ابن عباس اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے عن انس بن مالک انہ سئل عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یصوم من الشہر حتی یری انہ لا یرید ان یفطر منہ ویفطر حتی یری انہ لا یرید ان یصوم منہ شیئا فکنت لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رأیتہ مصلیا ولا نائما الا رأیتہ نائما ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ پوچھا اُنسے کسی نے روزے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کہا اُنہوں نے روزے

عید بن ہیں روزہ نہ رکھنا اور ایام تشریق ہیں بھی روزہ دار کو پسند نہ تھا اور رہی ہے حضرت عائشہ سے ہیں ایسی معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہ کرینگی اور افطار کرتی ہی ایسا کہ معلوم ہوتا تھا کہ کبھی آپ نے روزہ نہ رکھا ہے اس واسطے ہیں اور تو جب چاہتا انکو دیکھتا کہ سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے لیتے ہر مہینے ہیں روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے ہر رات ہیں نماز بھی پڑھتی آرام بھی کرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِيْ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کی ہیں کہ روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو العباس شاعر عمی ہیں اور نام انکا سائب بن فروخ ہی اور کہا بعض علماء نے کہ افضل روزہ ہی ہے کہ ایکدن روزہ رہی اور ایکدن افطار کری اور کہتی ہیں یہ سب روزوں سے مشکل ہی ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ باب اس بیان میں کہ عید فطر اور عید اضحی کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

عن اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ ترجمہ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید اضحی اور دوسرے عید فطر کے دن **ف** اس باب میں عمر اور عائشہ اور علی اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید خدری کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک علما کی کہا ابو عیسیٰ نے اور عمر بن یحیی اوہ مٹی ہیں عامر بن ابی الحسن نہ رتی مدینی کے اور وہ ثقہ ہیں انسے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے

عن اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَعِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ ترجمہ روایت ہے ابی عبید سے جو مولی ہیں عبدالرحمن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب کے پاس عید اضحے کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلی پھر فرمانے لگے یعنے بعد نماز کی سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے اس دو دن کے روزہ سے روزہ فطر کے اسلئے منع کرتی تھے کہ وہ روز کھانے پینے کا دن ہے اور عید ہے مسلمانوں کی اور عید اضحی یعنی اسلئے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہی اور ابو عبید جو مولی ہیں عبدالرحمن بن عوف کے انکا نام سعد ہے اور انکو مولی عبدالرحمن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمن بن ازہر وہ عبدالرحمن بن عوف کے چچا کی بیٹی ہیں

باب مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ باب اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفی کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے **ف** اس باب میں علی اور سعد اور ابو ہریرہ اور جابر اور بسیسہ اور بشر بن سحیم اور عبداللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتی ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا انکی رخصت دی ہے متمتع کی اس کی کہ جب قربانی نہ پاوی اور ذی الحجہ کے عشرہ اول میں بھی نذری نہ رکھی ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتی ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہا ابو عیسیٰ نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں انکو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتی ہیں اور کہا یعنی مولف رحمۃ اللہ علیہ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتی تھی سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتی تھے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کہ میں حلف نکروں گا اسکو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنے موسیٰ بن عُلَیّ بضم عین و بفتح لام کے

باب مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ باب اس بیان میں کہ روزہ دار کو پچھنی لگانا مکروہ ہی

عن رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھل گیا پچھنی لگانیوالے کا اور جسنے پچھنی لگوائی **ف** اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید اور عائشہ اور معقل ابن یسار کہ جسکو معقل ابن سنان بھی کہتی ہیں اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ اور بلال سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مذکور ہی احمد ابن حنبل نے کہا صحیح زیادہ اس باب میں رافع ابن خدیج کی حدیث سے اور مذکور ہے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اسلئے کہ یحیی بن کثیر نے روایت کی ہیں دونو حدیثیں ابی قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہی ایک قوم نے علما صحابہ و غیرہم سے پچھنی لگانی روزہ دار کو یہانتک کہ بعض صحابہ نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہی میں ہیں ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر اور یہی کہتی ہیں ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے

کہا عبدالرحمن بن مہدی نے جسنے پچھنے لگائی روزہ میں اُسپر قضا واجب ہے کہا اسحٰق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحٰق ابن ابراہیم نے کہا ابو عیسےٰ نے خبر دی مجھکو حسن بن محمد بن صباح نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے پچھنے لگائی روزہ میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ بھی کہ آپنے فرمایا اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ پچھنے لگانیوالی نے اور جسنے لگوائی انتہی سو میں نہیں جانتا ان دونوحدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پچھنے لگانے سے روزہ میں تو بہت ہی تھوڑی سی آدمی پچھنے لگائے روزہ میں تو بہت ہی تھوڑی ہے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائی تو اُسکا روزہ بھی نہیں جاتا کہا ابو عیسےٰ نے یہی تھا قول شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا اُنہوں نے پچھنوں کے جواز کیطرف کہا اُنہوں نے کچھ مضائقہ نہیں اور سند اُسکے واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی حجۃ الوداع میں روزہ میں اور حالت احرام میں **باب** مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ باب روزہ میں پچھنے لگانیکی اجازت میں

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا پچھنے لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام میں اور وہ روزہ سے تھے کہا ابو عیسےٰ نے یہہ حدیث صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا وُہیب نے عبدالوارث کی روایت کے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہوں نے عکرمہ سے مرسلاً اور ذکر نکیا اُنہوں نے ابن عباس کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی اور وہ روزہ سے تھے کہا ابو عیسےٰ نے یہہ حدیث حسن ہے اور عبدالرزاق نے اس سند سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ پچھنے لگائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی اور مدینی کے بیچ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے روزہ سے تھے **ف** اسی باب میں ابی سعید اور جابر اور انس سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کیطرف کہ پچھنے لگانی میں روزہ دار کی کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ باب کراہیت وصال صوم کی بیان میں **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّي لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ اِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي ترجمہ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ پر روزہ اسطرح نہ رکھو کہا بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا انہوں نے آپ تو ایسا ہی کرتی ہیں ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے میں تمہاری مانند نہیں میرا رب تو مجھی کھلاتا ہی اور پلاتا ہی **ف** اسی باب میں علی اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابی سعید اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے ابن زبیر سے کہ وہ وصال کرتے تھے اور سچمچ افطار نہیں کرتے تھے **باب** مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ باب اس بیان میں کہ

عن عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ ترجمہ روایت ہے عائشہ اور اُم سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال تھا کہ آپکو صبح ہوجاتی تھی جنابت کی حالت میں صحبت کرنے سے اپنی بیبی سے پھر غسل کرتے تھے اور روزہ رکھتے تھے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ اور اُم سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضی لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہوجاوے تو روزہ نہ رکھے **باب** مَا جَاءَ فِي اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنیکے بیان میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت ہو کسیکی اور وہ روزہ سے ہو تو بولے کہ میں روزہ سے ہوں کہا ابو عیسےٰ نے دونو حدیثیں اس باب میں جو ابی ہریرہ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا باب اس بیان میں کہ عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کی رکھنا مکروہ ہی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھی کوئی عورت کہ خاوند اُسکا حاضر ہو یعنے گھر میں ہو کسی دن سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنے سوائے رمضان کے اور روزہ میں اجازت شوہر کی ضرور ہی **ف** اس باب میں ابن عباس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہہ حدیث ابی الزناد سے وہ روایت کرتی ہیں اسکو عثمان بن ابی عثمان سے وہ اپنی باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** وَمِنْ اَبْوَابِ

قضاء رمضان باب اس بیان میں کہ قضائی رمضان میں تاخیر درست ہے **عن** عائشة قالت ما كنت اقضي ما يكون علي من رمضان الا في شعبان حتى توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا کرتی تھی روزی جو رمضان کے مجھ پر ہوتے تھی شعبان میں یہانتک کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے حضرت کے ذمہ سے قضائے رمضان کی مہلت ملتی مگر شعبان میں کہ حضرت بھی اس میں بہت روزی رکھتے تو حضرت عائشہ بھی اپنی قضائی رمضان ادا کرلیتی تھیں **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث یحیی بن سعید انصاری نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے ایسی حدیث کی مانند **باب** ما جاء في فضل الصائم اذا اكل عنده الصائم اذا اكل عنده المفاطير صلت عليه الملائكة **ترجمہ** روایت ہے ابی لیلی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی مولاۃ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزی سے ہو اور اسکی پاس افطار کی چیزیں ہیں یعنے کھانا وغیرہ کھایا جاوے تو مغفرت مانگتی ہیں اسکے لئے فرشتے **کہا** ابو عیسے نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی دادی سے جو ام عمارہ ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی مانند **عن** ام عمارة ابنة كعب الانصارية ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها فقدمت اليه طعاما فقال كلي فقالت اني صائمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصائم تصلي عليه الملائكة اذا اكل عنده حتى يفرغوا او قال حتى يشبعوا **ترجمہ** روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپ کے آگے سو فرمایا آپنے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزی سے ہوں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صائم کے لئے مغفرت مانگتی ہیں فرشتے جب لوگ کھاویں اسکے پاس یہانتک کہ فراغت ہوں اور کبھی کہا راوی نے یہانتک کہ سیر ہو جاویں **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انسے محمد بن جعفر نے انسے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاۃ سے جنکو لیلی کہتے تھی وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر کیا اسمیں لفظ حتی یفرغوا او یشبعوا کا **کہا** ابو عیسے نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی **باب** ما جاء في قضاء الحائض الصيام دون الصلوة **ترجمہ** باب اس بیان میں کہ حائض کو روزی کی قضا چاہیئے نہ نماز کی **عن** عائشة قالت كنا نحيض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نطهر فيأمرنا بقضاء الصيام ولا يأمرنا بقضاء الصلوة **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھی تو حضرت حکم کرتے تھے ہمکو روزی کی قضا کا نہ نماز کی قضا کا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاذہ سے بھی کہ وہ روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے علما کا نہیں پاتے ہم اسمیں انکا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزی کی نہ نماز کی **کہا** ابو عیسے نے اور عبیدہ بیٹی معتب ضبی کوفی کے ہیں اور کنیت انکی ابو عبد الکریم ہے **باب** ما جاء في كراهية المبالغة الاستنشاق للصائم باب اس بیان میں کہ صایم کو مبالغہ استنشاق میں مکروہ ہی **عن** عاصم بن لقيط بن صبرة عن ابيه قال قلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما **ترجمہ** روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو وضو کی فرمایا آپنے پورا وضو کرو یعنی فرائض سنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کرو ناک میں پانی دینے میں مگر جب تو روزی سے ہو **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور کروہ کہا ہی علما نے ناک میں دوا ڈالنی کو روزی دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہی اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے **باب** ما جاء في من نزل بقوم فلا يصوم الا باذنهم **ترجمہ** باب اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم میں اترے تو بی پوچھے انکی روزہ رکھے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزل على قوم فلا يصوم تطوعا الا باذنهم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہمان ہو کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نفل نہ رکھے بے انکی اجازت کے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث منکر ہی ہیں جانتے ہم اسکو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسے بن داود نے ابی بکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے اپنے باپ سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اسکی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابو بکر مدینی ضعیف ہیں اہل حدیث کی نزدیک اور ابو بکر مدینی وہ جو روایت کرتی ہیں جابر بن عبد اللہ سے انکا نام فضل بن بشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں **باب** ما جاء في الاعتكاف **باب** اعتکاف کے بیان میں **عن** ابي هريرة وعروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من

رَمَضَانَ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہانتک کہ قبض کرلیا انکو اللہ تعالیٰ نے ف اسباب ابن کعب اور ابی لیلی اور ابی سعید اور انس اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ اور عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہوجاتے اپنے اعتکاف گاہ میں کہا ابو عیسےٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث یحیی بن سعید سے وہ روایت کرتی ہیں عمرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحیی بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھکر داخل ہو اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعضوں نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبی اسکو حالت اعتکاف میں اُسدن کی شب کا کہ جسدن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعے کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کی معتکف میں داخل ہوجاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا **باب** مَا جَآءَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ باب شب قدر کی بیان میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتی ڈھونڈھو شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں ف اسباب عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر اور فتیان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور بلال اور عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا انکا یُجَاوِرُ یعنی اعتکاف کرتے تھی اور اکثر روایتوں میں آیا ہی کہ حضرت نبی فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ میں ڈھونڈھو ہر طاق راتمیں اور مروی ہے انسی کہ فرمایا آپنے شب قدر کی باب میں کہ وہ اکیسویں رات اور تیئیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں اور آخر شب میں رمضان کے یہی کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننی والا ہی مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو جیسا پوچھتا تھا آپ ویسا ہی اُسی جواب دیتی تھی جسنی کہا ہم اس رات میں ڈھونڈھیں تو آپنے فرمایا ایسا اسی رات میں ڈھونڈھو اور جسنے کہا اس راتمیں تو آپنی فرمایا اُسی راتمیں ڈھونڈھو کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک روایت اکیسویں شب کی ہی کہا ابو عیسےٰ نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کہاتی تھی کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتی تھے تیا دی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی نشانی اُسکی سو گن کہا ہنسی اور یاد کرکہا اُسکو اور مروی ہے ابی قلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر رہی میں رمضان کے خبر دی ہمکو اسباتکی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے اور مروی قول ابو قلابہ کا عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ عَبْدَكَ ابَا الْمُنْذِرِ يَزْعُمُ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اُخْبِرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا ترجمہ روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے اُبی بن کعب سے کیونکر تیرا یا ابو المنذر کو کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں نے بیشک ہمکو خبر دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ شب ایسی ہے کہ اُسکی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہی تو اُسمیں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہمنی گنا اور یاد کرلیا یعنے ہمنے ستائیسویں شب کی صبحکو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعود جانتی تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نجانا انہوں نے تمکو بتلانا کہ تم تکیہ کرلوگے یعنے اُسی شب فقط جاگوگے اور اور راتوں میں عبادت کم کروگی کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسِهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهٖ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ ترجمہ روایت ہے عیینہ بن عبدالرحمن سے کہا ذکر کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ میان آیا شب قدر کا ابی بکرہ کی پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اُسکی تلاش میں نہیں جب سنی ہے ایک چیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اخیر عشرہ میں یعنے رمضان کے کہ میں سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی ڈھونڈھو اُسی جب نو راتیں باقی رہجاویں یعنے اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہجاویں یعنی تیئیسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہجاویں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین باقی رہجاویں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنے انتیسویں کہا راوی نے اور ابوبکرہ نماز پڑھتی تھے بیس دنمیں رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتی تھی یعنی کچھ بڑھاتی نہیں پھر جب اخیر دہا آتا تو خوب کوشش کرتی عبادت میں کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث

جاری رکھے وہ لوگ الذین یطیقونہ کا بیان رمضان میں کہانا کھلا کر سفر میں نکلنا روزہ دار کو افطار کرنا عید فطر و عید قربان کب ہوتی ہیں اعتکاف سے نکلنے کا بیان

حسن ہے صحیح ہی **باب** ۔ منہ دوسرا باب اسی بیان میں **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقظ اھلہ فی العشر الاواخر من رمضان ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دہے میں رمضان کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرھا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشر اخیر میں یعنے رمضان کے ایسی کوشش کرتے تھے اور دنوں میں اسکے سوا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الصوم فی الشتاء باب جاڑے کے روزے کے بیان میں **عن** عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء ترجمہ روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں وہ والد ہیں ابراہیم بن عامر قرشی کے جنسے روایت کی شعبہ اور ثوری نے **باب** ماجاء علی الذین یطیقونہ باب ان لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الآیۃ التی بعدھا فنسختھا ترجمہ روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ یعنے جسکو طاقت ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلادے ایک مسکین کو پس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دیدیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہوگئی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور یزید شیخ ہیں ابو عبید کی اور مولی ہیں سلمہ بن اکوع کی **باب** ماجاء فی من اکل ثم خرج یرید سفرا باب اسکی بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کو نکلے **عن** محمد بن کعب انہ قال اتیت انس بن مالک فی رمضان وھو یرید سفرا وقد رحلت لہ راحلتہ ولبس ثیاب السفر فدعا بطعام فاکل فقلت لہ سنۃ فقال سنۃ ثم رکب ترجمہ روایت ہے محمد بن کعب سے کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری انکی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کہا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنے قبل نکلنے کی افطار کرنا کہا انس نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہوگئے **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھسے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھسے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابی کثیر مدینی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسمٰعیل بن جعفر کے اور عبداللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحیی بن معین انکو ضعیف کہتے تھے اور گئے ہیں بعض علما اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اسکے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گانو یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحق بن ابراہیم کا **باب** ماجاء فی تعجیل الصائم باب روزہ دار کے تحفہ کے بیان میں **عن** الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ الصائم الدھن والمجمر ترجمہ روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دی تو تیل دی یا خوشبو یعنے عود وغیرہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر بعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور انکو عمیر بن ماموم بھی کہتے ہیں **باب** ماجاء فی الفطر والاضحی متی یکون باب اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحے کب ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اسی دن ہے جسدن روزے رمضان کے تمام کریں سب لوگ اور عید اضحی اسدن ہے کہ جسدن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں **کہا** ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہ سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہی اسلئے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ماجاء فی الاعتکاف اذا خرج منہ باب ایام اعتکاف گزر جانیکی بیان میں **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان فی العام المقبل اعتکف عشرین ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو امیسال اتفاق اعتکاف کا نہوا سو دوسرے سال میں بیس دن اعتکاف کیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی انس کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دیوے قبل پورا کرنیکے جسکی نیت اسنے کی تھی سو کہا ہی بعضوں نے واجب ہے اسپر قضا جتنے دن باقی رہی اسکی نیت سے اور حجت لائی ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر

معتکف حاجت ضروری کو مسجد سے نکلے یا نہ رمضان کی نماز شب میں روزہ کھلوانے کی

اعتکاف کیا عشر شوال میں اور یہی قول ہے مالک کا اور بعضوں نے کہا اگر اعتکاف نذر نہ ہو یا اپنی اوپر واجب کر لیا ہو ایسا ہی ہو اور نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہے تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا اور شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تھا پھر واجب نہیں کہ بجا لاوے اور نوتی اسکو شروع کیا اور پھر پورا کیا تو واجب نہیں تجھ پر قضا اسکی مگر حج اور عمرہ اور اسی میں ابی ہریرہ سے بھی یہی روایت ہے **باب المعتکف یخرج لحاجۃ** اگر کہا باب اس بیان میں کہ معتکف اپنی حاجت ضروری کو نکلے یا نہیں **عن** عائشۃ انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ادنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے جھکا دیتے میری طرف اپنا سر تو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت انسانی یعنے پیشاب پاخانے وغیرہ کو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک ابن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ رضی ایسی ہی روایت کرتا ہے یحیی بن سعید ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہ سے **روایت** کی ہمسے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہی اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علما کا عیادت مریض اور حضور جنازہ کی ساتھ جانے اور جمعہ میں حاضر ہونے اگر اعتکاف کی نیت کی وقت ان باتوں کی شرط کر لی **باب** جو عورت معتکف سے ملنے آوے ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا کہ اسمیں سے کچھ جائز نہیں معتکف کو اور کہا ہی کہ جب اعتکاف کرے ایسی شہر میں کہ جہاں جمعہ ہوتا ہی تو جامع مسجد میں اعتکاف کرے اسلئے کہ مکروہ ہی اسکو جمعہ کی لئے جانا اور جمعہ کا ترک بھی نہ چاہئے اسلئے ایسی جگہ پہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنے کے سوا حاجت بشری کی ہی کتنی ہیں اور واجبات اسکے سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہی اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نے عیادت مریض کی نکرے اور جنازہ کے ساتھ نجاوے حضور درجس چیز کے ترک سے جائز ہو جا بھی گذرے ہا ہوا اور سوائے نسبت اعتکاف شرط کر لی ہو یعنے نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازہ کے ساتھ جانا بھی **باب** ما جاء فی قیام شہر رمضان **عن** ابی ذر قال الترمذی والد وزہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہا ہم صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبع من الشہر وقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا وقام بنا حتی ذہب شطر اللیل فقلنا یا رسول اللہ لو نفلتنا بقیۃ لیلتنا ہذہ فقال انہ من قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ قیام لیلۃ فلما کانت الخامسۃ حتی ذہب ثلث اللیل فقلنا یا رسول اللہ لو نفلتنا بقیۃ لیلتنا ہذہ فقال انہ من قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ قیام لیلۃ فلما کانت الرابعۃ لم یقم حتی بقی ثلث من الشہر وصلی بنا فی الثالثۃ ودعا اہلہ ونساءہ فقام بنا حتی تخوفنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ روزہ رکھا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سو نماز شب نہ پڑھی ہمارے ساتھ یعنی سوا ہی عشا کی یہانتک کہ باقی رہیں سات راتیں ہو کھڑے ہوئے ہمکو لیکر نماز تراویح پر یہانتک کہ تہائی رات گذر گئی پھر نہ پڑھی جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چھبیسویں شب کو پھر کھڑے ہوئی ہمکو لیکر نماز میں یہانتک کہ گذر گئی اور عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ اگر زیادہ کرتے آپ اور نفل پڑھتی ہمارے ساتھ اس باقی رات میں سو فرمایا آپنے جو نماز پڑھ چکا امام کے ساتھ یہانتک کہ امام فارغ ہو تو لکھا جاتا ہی رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز نہ پڑھی یہانتک کہ باقی رہیں تین راتیں مہینے سی پھر نماز پڑھی ستائیسویں کو ہمارے ساتھ اور بلایا اپنے گھر والونکو اور عورتونکو اور کھڑی رہی ہمکو لیکر نماز میں خوف ہوا ہمکو فلاح فوت ہونیکا کہا راوی نے پوچھا میں نے ابوذر سی فلاح کیا ہی کہا انہوں نے سحر کا کہا مانے خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اختلاف ہی علما کا قیام رمضان میں سو بعضوں نے کہا چالیس رکعتیں پڑھی وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینے کا اور اسی پر عمل ہی مدینے والونکا اور اکثر اہل علم اسپر ہیں جو بعد عمر وغیرہما صحابہ کے کہ بیس رکعتیں پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہمنے اپنی شہر مکے میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعتیں احمد نے مروی ہیں اسمیں کئی قسم کے روایتیں اور کچھ حکم نکیا اسمیں اور کہا اسحق نے ہم اختیار کرتی ہیں الچالیس رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور ابن مبارک نے پڑھنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑھے **باب** ما جاء فی فضل من فطر صائما **عن** زید بن خالد الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما کان لہ مثل اجرہ غیر انہ لا ینقص من اجر الصائم شیئا **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھلاوے کسیکا روزہ ہو گا اسکو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اسکے کہ گھٹے ثواب اس روزہ رکھنے والی کا کچھ یعنے دونوں کو ثواب کامل ملیگا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** الترغیب فی قیام شہر رمضان وما جاء فیہ من الفضل باب بیان میں رغبت دلانے کی

رمضان کی تراویح پڑھنے اور اسکے ثواب میں **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ ویقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر علی ذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب علی ذلک ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں اسکو نماز پڑھنے کی بغیر اسکے کہ حکم کریں اسکا فرض وواجب ٹھہراکر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لئے بخشے جاوینگی اسکے اگلی گناہ پھر وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طریقہ ایسا ہی تھا یعنے جو چاہتا تھا جتنی دیر تک پڑھ لیتا پھر ایسا ہی تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کی شروع میں **ف** اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتی ہیں عروہ سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **اخر ابواب الصوم** یہ آخر ہوئی روزے کی بابوں کا **واول ابواب الحج** اور یہ اول ہے حج کی بابوں کا

ابواب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں حج کی حدیثوں جو مروی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بہوں کی

باب ماجاء فی حرمۃ مکۃ باب مکے کی حرم ہونے کی بیان میں **عن** ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناي حین تکلم بہ انہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس فلا یحل لامرئ یومن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا دما او یعضد بھا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقولوا ان اللہ اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو بن سعید قال قال لی انا اعلم بذلک منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ ترجمہ روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہا انہوں نے عمرو بن سعید سے جب وہ بھیجتا تھا لشکر کو مکے پر کہ لڑے عبداللہ بن زبیر سے کہ میں بیان کروں تجھ سے ایک حدیث کہ کہی تھی فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح کو کسی گئی تھی اور سنکر یاد رکھی تھی کانوں نے میرے اور سمجھ لیا تھا دل نے میرے اور دیکھا تھا آنکھوں نے میری جب فرمائی حضرت نے وہ حدیث پہلی حمد کی آپنے اللہ تعالیٰ کی اور تعریف کی اسکی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی اللہ نے نہ لوگوں نے سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہاوے یعنی قتل ملحق کرے کسی پر یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر کوئی جائز ہے افطار کرنا قبل اسکے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی تو لڑی ہیں مکے میں تو اس سے کہو بیشک خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تجھکو حکم نہیں دیا اور مجھکو دن کی ساعت میں حلال کرکے پھر اسکی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور چاہیئے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سناوے سو پوچھا ابی شریح سے لوگوں نے کہ کیا جواب دیا تجھکو عمرو نے کہا میں تجھسے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اے ابا شریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنے باغی کو اور نہ اسکو جو خون کرکے بھاگا ہو یا چوری کرکے **باب** ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ باب ثواب میں حج وعمرہ کی **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذھب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پئے در پئے بجالاؤ حج اور عمرہ اسلئے کہ وہ دونوں مٹاتی ہیں فقر اور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا

بلا کچھ نہیں ہو احتجت کیے ف اس باب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن جشی اور ام سلمہ اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے
عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج فلم یرفث ولم یفسق غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کی حج تو بے اور نہ فسق کیا تو بخشے جاوینگے اسکے اگلے سب گناہ یعنی گزری ہوئے کہا
ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو حاصم کوفی وہ اشجعی ہیں انکا نام سلمان ہے اور سول ہیں عزہ اشجعیہ کے باب ما جاء من التغليظ في ترك الحج باب ترک حج کی
مذمت میں عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا
او نصرانیا وذلک ان اللہ یقول فی کتابہ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو مالک ہوا توشہ اور سواری کا پہنچا دیوے اسکو بیت اللہ تک اور پھر حج نکیا تو کچھ فرق نہیں اسپر کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہ
کے واسطے اُن لوگوں پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں سامان راہ کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہی اور
ہلال بن عبد اللہ مجہول ہیں یعنے انکا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں باب ما جاء في ايجاب الحج بالزاد والراحلة باب اس بیان میں کہ
جب زاد و راحلہ ہو تو حج فرض ہے ترجمہ فقہا کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں اسلام آزاد ہونا عقل بلوغ صحت قدرت زاد و راحلہ امن راہ عورت کے لئے محرم ہونا اور فرائض
اسکے احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارت ہے جسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اُسکے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے
کہ جسکو طواف الصدر بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کے لئے ہی یعنی جو مکی نہو اور حلق یا بال کتروانی اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہوا اور سوا انکے سب سنتیں ہیں عن ابن
عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما یوجب الحج قال الزاد والراحلۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہی تو آپنے فرمایا توشہ اور سواری کے مقدور ہونی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ
آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اُسپر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعضوں نے انمیں گفتگو کی ہے یعنے ضعیف کہا ہی انکے حافظے کیطرف سے باب ما جاء کم
فرض الحج باب اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں عن علی بن ابیطالب قال لما نزلت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا قالوا یا رسول اللہ
افی کل عام فسکت فقالوا یا رسول اللہ افی کل عام قال لا ولو قلت نعم لوجبت فانزل اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن
اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ترجمہ روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ جب اتری یہ آیت وللہ الخ یعنے آدمیوں میں جسکو راہ کی طاقت ہوا اسپر حج فرض ہے تو جہا
لوگوں نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ تو حضرت چپ ہو رہی پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے نہیں اور اگر میں ہاں کہدیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا سو اتاری اللہ تعالیٰ
نے یہہ آیت یا ایھا الذین الخ یعنے اے ایمان والو نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تمپر تو بری لگیں تمکو یعنی شاق گذریں تمپر ف اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ سے
روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں باب ما جاء کم حج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم باب اس بیان میں کہ آنحضرت نے کتنے حج کئے عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حج ثلث حجج حجتین قبل ان یھاجر وحجۃ بعد
ما ھاجر معھا عمرۃ فساق ثلثۃ وستین بدنۃ وجاء علی من الیمن ببقیتھا فیھا جمل لابی جھل فی انفہ برۃ من فضۃ فنحرھا فامر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من کل بدنۃ ببضعۃ فطبخت فشرب من مرقھا ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئی دو قبل ہجرت کے اور ایک بعد
ہجرت کے کہ اُسکے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساٹھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اسمیں کے حضرت علی یمن سے لائی یعنے سب پورے سو ہوگئے اسمیں ابو جہل کا بھی اونٹ تھا کہ اُسکی
ناکمیں حلقہ تھا چاندی کا سو ذبح کیا اُنکو پھر حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سبکو پکایا پھر آپنے اُسکا شوربا پی لیا کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو کہ روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں
عبد اللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اُسکو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنی باپ سے وہ جابر سے
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھا میں نے اُن کو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ سمجھتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتی ہیں ابی اسحٰق سے وہ مجاہد سے مرسلا عن

ف یہ چھٹی والی فائدہ ابن عباس صحابی ہے ۱۲

قتادة قال قلت لأنس بن مالك كم حج النبي صلى الله عليه وسلم قال حجة واحدة واعتمر اربع عمر عمرة في ذي القعدة وعمرة الحديبية وعمرة من العام المقبل وعمرة مع حجته وعمرة الجعرانة اذ قسم غنائم حنين ترجمہ روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کتنے حج کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بعد فرض ہونے کے تو کہا انہوں نے حج کیا اور عمرے ایک عمرہ ذیقعدہ میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابو حبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہی انکو یحیی بن سعید قطان نے **باب** ماجاء کم اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم اس بیان میں کہ کتنے عمرے کئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمر عمرة الحديبية وعمرة القضاص في ذي القعدة وعمرة الثالثة من الجعرانة والرابعة التي مع حجته ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ اور دوسرا عمرہ سال آئندہ اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ **ف** اسیطرح انس اور عبداللہ بن عمر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس کی روایت کی ہمسے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ذکر کی حدیث پہلے حدیث کی مانند **باب** ماجاء في اي موضع احرم النبي صلى الله عليه وسلم باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانسے احرام باندہا **عن** جابر بن عبد الله قال لما اراد النبي صلى الله عليه وسلم الحج اذن في الناس فاجتمعوا فلما اتى البيداء احرم ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا آگاہ کردیا لوگوں کو سو جمع ہوگئے پہر جب پہونچی حضرت بیداء میں کہ ایک مقام ہے مکے مدینے کی بیچ میں احرام باندہا حضرت نے **ف** اسیطرح ابن عمر اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال البيداء التي تلذبون فيها على رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد من عند الشجرة ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ یہ بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء متى احرم النبي صلى الله عليه وسلم باب اس بیان میں کہ حضرت نے کب احرام باندہا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اهل في دبر الصلوة ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری نماز کے بعد کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سوا اور اسیکو مستحب کہا ہے علما نے کہ احرام باندہی آدمی یعنے لبیک پکارے نماز کے بعد **باب** ماجاء في افراد الحج باب افراد حج کے بیان میں **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد الحج ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنے فقط حج کا احرام باندہا **مترجم** کہتا ہے کہ حاجی تین قسم ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندہے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندہے میقات سے حج کے مہینوں میں اور اثنال عمرے کی بجالاوے پہر اگر مدینے سے نہ لایا ہو تو احرام باندہی ہے نہیں تو احرام کھولڈالے اور مکے میں رہے جب حج کی دن آویں تو حج کا احرام حرم سے باندہی اور حج کرے **ف** اسیطرح جابر اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی افراد کیا ہے **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نافع مدنی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث **کہا** ابو عیسے نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہی اور کہا ہی کہ سب سے بہتر ہماری نزدیک افراد ہے پہر تمتع پہر قران **باب** ماجاء في الجمع بين الحج والعمرة باب ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجالانیکے بیان میں **عن** انس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لبيك بعمرة وحجة ترجمہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کیساتھ **ف** اسیطرح عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علما اسکی طرف اور اسیکو اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنے قران افضل ہے اور یہ صورت حج حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے **باب** ماجاء في التمتع باب تمتع کے بیان میں **عن** محمد بن عبيدالله بن حارث ابن نوفل انه سمع سعد بن ابي وقاص والضحاك بن قيس وهما يذكران التمتع بالعمرة الى الحج فقال الضحاك بن قيس لا يصنع ذلك الا من جهل امر الله تعالى فقال سعد بئس ما

قُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهُمَا مَعَهُ ترجمہ روایت ہے محمد ابن عبد الرحمن سے کہا انہوں نے سنا سعد ابن ابی وقاص اور ضحاک ابن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتی تھی عمرہ ملانی کا حج کی ساتھ کہ جسکو تمتع کہتی ہیں سو کہا ضحاک ابن قیس نے یوں نہیں ہے جو اللہ کا حکم بخاتی سو سعد نے کہا بُرا کہا تو نے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا عمر ابن خطاب نے منع کیا ہی تمتع سی تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہمنی ہی آپ کے ساتھ ف یہ حدیث صحیح ہی عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَمْرُ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم ابن عبد اللہ نے بیان کیا اُنکی سُنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبد اللہ ابن عمر سی عمرہ حج میں ملانی کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبد اللہ بن عمر نے وہ جایز ہے یہ کہا شامی نے تمہارے باپ نے تو منع کرتے تھے تمتع کو سو فرمایا عبد اللہ بن عمر نے بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہی کام کریں تو میرے باپکی تابعداری کیجائیگی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کام کی تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کیجائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کام کی تو کہا عبد اللہ نے البتہ تمتع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے اور پہلی جنہی منع کیا تمتع سی معاویہ نے ف اسباب ہیں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر سی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نی علماء صحابہ وغیرہم سی تمتع کو اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کی مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھکر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کی احرام کھولڈالی اور مکے میں ہی پھر حج کری اور اُس شخصکو متمتع کہتے ہیں اور اُسکو ذبح کرنا قربانی کا جو میسّر ہو واجب ہے اور جو قربانی نپاوی تو تین دن روزے رکھی حج میں اور سات دن جب اپنے گھر کو لوٹے اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزی رکھے تین دن حج میں تو روزی رکھے پہلے ذی الحجہ کے عشرۂ اول میں اور آخر اُسکا عرفی کا دن ہو پھر اگر نہ کہی عشرے میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھے انہی بعض میں ہیں ابن عمر اور عائشہ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا بعضوں نے روزہ نہ رکھی ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہا ابو عیسے نے اور اہل حدیث اختیار کرتی ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانی کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ

باب لبیک کہنے کا بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا تھا لبیک پکارنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح یعنی لَبَّيْكَ سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں حاضر ہوں میں تیرے خدا میں ای خدا حاضر ہوں میں تیری خدمت میں ای خدا تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت بھی کوئی شریک نہیں تیرا روایت کی ہی سی قتیبہ نی اُنہوں نے لیث سے اُنہوں نے نافع سی اُنہوں نے ابن عمر سی کہ اُنہوں نے لبیک پکاری تو اسطرح کہنی لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا راوی نے ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور زیادہ کرتے تھے عبد اللہ بن عمر اپنی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کے بعد یہ الفاظ بھی لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ یعنے حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں تیری تابعداری میں اور خیر ہے دونوں ہاتھوں میں تیرے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے ف یہ حدیث صحیح ہی کہا ابو عیسے نے اسباب ہیں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علمائی صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے اگر کچھ بڑھا اللہ کی تعظیم کی کلمات زیادہ کری لبیک میں تو انشاء اللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اقتصار کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اُس سے کچھ بڑھاوے نہیں کہا شافعی نے اور نہیں چھنے کہا کہ اللہ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو میرا اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمر سی کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کو پھر بڑھایا اُسمیں اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

باب لبیک اور قربانی کی فضیلت میں عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ یہ چار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسا حج افضل ہے تو فرمایا جسمیں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى عَنْ يَمِينِهِ

وشمالہ من حجر او شجر او مدر حتی ینقطع الارض من ھھنا وھھنا ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ لبیک پکارتا ہو
لبیک پکارتی ہیں اسکے داہنی بائیں پتھر اور درخت اور ڈھیلیاں یہانتک کہ تمام ہوجاتی ہی زمین ادھر اور ادھر یعنی مغرب سی مشرق تک جہانتک زمین ہے وہانتک سب لبیک پکارتے
ہیں روایت کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی اور عبدالرحمن بن اسود ابو عمر البصری نی دونوں نے کہا روایت کی ہمسی عُبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سی اُنہوں نی ابی حازم سی اُنہوں
نی سہل بن سعد سی اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اسباہیں ابن عمر اور جابر سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نی ابو بکر کی حدیث غریب ہے
نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمن بن یربوع سی اور روایت کی ہے محمد بن منکدر
نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سی اُنہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے اور روایت کی ابو نُعیم طحان ضرار بن صُرد نی یہ حدیث ابن ابی فدیک سے اُنہوں نے ضحاک
بن عثمان سے اُنہوں نے محمد بن منکدر سی اُنہوں نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سی اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نی ابی بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور خطا کی اُسمیں
ضرار نی کہا ابو عیسٰے نی سُنا میں نے احمد بن حسن سی کہتے تھی کہا احمد بن حنبل نے جسنی کہا اسحٰق میں کہ روایت ہے محمد بن مُنکدر سی اُنہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمن بن یربوع سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اُسنی اور ترمذی فرماتی ہیں سُنا میں نے محمد سی جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صُرد کی کہ وہ روایت کرتی ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہی پس کہا میں نے
اور دوسرے نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند سو کہا محمد نے کچھ نہیں ہے وہ اور روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں سعید بن عبدالرحمن
کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صُرد کو اور ضعیف کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنے لبیک پکارنے کو اور ترجیح کہتے ہیں اونٹ ذبح کرنیکو **باب** ما جاء فی رفع الصوت
بالتلبیۃ باب بلند آواز سے لبیک پکارنیکے بیانمیں **عن** خلاد بن السائب عن ابیہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل فامرنی ان امر
اصحابی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال او بالتلبیۃ ترجمہ روایت ہے خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میرے
پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھکو کہ حکم کروں میں اپنے صحابیونکو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنیکی ساتھ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں کہا ابو عیسٰے نی
حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہی اور بعضوں نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتی ہیں زید بن خالد سی وہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹی خلاد کی اور وُہ بیٹی سوید انصاری کے ہیں ف
اسباہیں زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی الاغتسال عند الاحرام باب احرام کے وقت نہانیکی بیانمیں **عن**
خارجۃ بن زید بن ثابت عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل ترجمہ روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سی وہ روایت کرتی ہیں
اپنی باپ سے کہ دیکھا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کپڑے اُتاری آپنے اپنے احرام باندھنے کو یعنی پہنے ہوئی اور نہائی کہا ابو عیسٰے نی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا
ہے بعض حلمانی نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** ما جاء فی مواقیت الاحرام لاھل الآفاق باب آفاقی کے احرام کے مقاموں کے بیانمیں
عن ابن عمر ان رجلا قال من این نصلی یا رسول اللہ فقال یصلی اھل المدینۃ من ذی الحلیفۃ واھل الشام من الجحفۃ واھل نجد من قرن
قال واھل الیمن من یلملم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہ پوچھا ایک مرد نی کہا سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا احرام باندھیں مدینی والی ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے
مدینی سے اور دسں منزل ہے مکّے سے اور شام والی جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر ہی مکّے مدینی کے بیچ میں شام کیجانب ہیں اور نجد کے لوگ قرن سی کہ قریب طائف کے ہے اور اُسکو قرن
منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکّے سے دو منزل ف اسباہیں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور
عبداللہ بن عمر وسی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نی حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی پر عمل ہے علماء کا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاھل
المشرق العقیق ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میقات مقرر کی پورب کے لوگوں کے لئے عقیق کو کہا ابو عیسٰے نی یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء فی ما
لا یجوز للمحرم لبسہ باب اسکے بیانمیں جو محرم کو پہننا درست نہیں **عن** ابن عمر انہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس من الثیاب
فی الحرم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبس القمیص ولا السراویلات ولا البرانس والعمائم ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست لہ
نعلان فلیلبس الخفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا من الثیاب مسہ الزعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ

وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ ٹھہرا ہوا ایک مرد اور کہا اُسنے یا رسول اللہ کونسی کپڑوں کے پہننے کا حکم کرتی ہیں آپ ہمکو حالت احرام میں تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو احرام باندھی تو کرتا اور پائجامہ اور باران کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزی نہ پہن مگر جسکی پاس جوتی نہ ہو تو پہنے موزی اور کاٹ دی کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو یعنی اسمیں رنگا ہوا وہ بھی نہ پہنی اور موبہنہ ڈھانپی یعنی گھونگٹ نہ لگا دی عورت جو احرام باندھی اور دستانی ہاتھ میں نہ پہنی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ باب محرم کے پائجامہ اور موزی پہننے کے بیان میں جب تہمت اور جوتی نہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب کوئی محرم تہمت نہ پاوے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہوں تو موزی پہن لی **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے حماد سے جو بیٹی ہیں زید کی اُنہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند **ف** اسیطرح ابن عمر اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح بھی ہے اور اسی پر عمل ہی بعض علما کا کہ محرم جب تہمت نہ لی تو پائجامہ پہن لی اور جب جوتی نہ لی تو موزہ اور یہی قول ہی احمد کا اور بعضوں کا عمل ابن عمر کی روایت پر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ پاوی جوتی تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالی ٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ باب اسکی بیان میں جو کرتا یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھی **عن** عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَ **ترجمہ** روایت ہے عطا سے وہ روایت کرتی ہیں یعلی بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو کہ احرام باندھی ہوئے اور اُسکے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا اُتار ڈال اسکو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عطا سے اُنہوں نے صفوان بن یعلی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی ہم معنی حدیث کہا ابو عیسے نے اور یہ زیادہ صحیح ہی اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے اور ایسی ہی روایت کی قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ نے اور کہتے لوگوں نے عطا سے اُنہوں نے یعلی بن اُمیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطا سے اُنہوں نے صفوان سے اُنہوں نے اپنے باپ یعلی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ باب اُن جانوروں کے بیان میں جنکا مارنا محرم کو درست ہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق ماری جاتی ہیں احرام میں ایک چوہا دوسرا بچھو تیسرا کوا چوتھے چیل پانچویں کاٹنے والا کتا **ف** اسیطرح ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح بھی ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو درست ہے ہر درندی کاٹنے والی کو مارنا اور کتی کاٹنے والی کو اور بچھو اور چیل اور کوے کو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کہتے ہیں محرم کو درست ہے کہ کاٹنے والی درندی کو اور کتی کو مارے اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہو آدمیوں یا جانوروں پر تو محرم کو اُسکا مارنا جایز ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ باب محرم کی پچھنے لگانے کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی احرام میں **ف** اسیطرح انس اور عبداللہ بن بحینہ اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح بھی اور رخصت دی ہے تھوڑی علما نے پچھنے لگانی کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈی اور مالک نے کہا ہی کہ پچھنے نہ لگاوے مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پچھنے لگانے میں مگر بال نہ اکھاڑے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ باب اس بیان میں کہ احرام میں نکاح کرنا مکروہ ہے **عن** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَأَحَبَّ أَنْ تَشْهَدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يُنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ وَكَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ **ترجمہ** روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنی بیٹی کا سو بھیجا مجھکو اان ابن عثمان کی پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیوں کے سو گیا میں اُنکے پاس اور کہا میں نے اُنسے کہ بھائی تمہارے نکاح کیا چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تمکو اس بات پر تو فرمایا اُنہوں نے میں اُسکو ایک گنوار بیقل

جاتا ہوں اسلئے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرادے یعنی وکالۃً یا ولایۃً یا ایسا ہی کچھ کہا پھر حدیث بیان کی عثمان سے اسکے مثل اور مرفوع کی اسکو ف اسباہین ابی رافع اور میمونہ سے روایت سے کہا ابو عیسے نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ کا انہیں میں ہیں عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب اور ابن عمر اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق جایز نہیں کہتے نکاح کرنا محرم کا اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اسکا باطل ہے ۔

عن ابی رافع قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونۃ وھو حلال وبنی بھا وھو حلال وکنت انا الرسول فیما بینھما

ترجمہ روایت ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی میمونہ سے اور وہ بی حلال تھے اور میں بیچ میں پیغام پہنچانیوالا تھا ان دونوں کے بیچ میں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اسنی مرفوعاً سوای حماد بن زید کی کہ وہ روایت کرتی ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے اور روایت کی مالک ابن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلیمان ابن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور انکو احرام تھا اور روایت کیا اسکو مالک نے مرسلاً اور سلیمان ابن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسلاً کہا ابو عیسے نے مروی ہے یزید ابن اصم سے کہ میمونہ نے کہا نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکو احرام تھا اور روایت کی بعضوں نے یزید بن اصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور انکو احرام تھا کہا ابو عیسے نے یزید ابن اصم میمونہ کے بھانجے ہیں **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی ذلک باب محرم کو نکاح جائز ہونیکے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہی **ف** اسباہین حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے بعض علما کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ **عن** ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ اسکا اوپر گزرا **روایت** کی ہمسے اسنے داؤد بن عبد الرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو ابن دینار سے کہا عمرو نے سنا میں نے ابا الشعثاء سے روایت کرتے تھے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اسنی سے کی کی راوی سو بعضوں نے کہا نکاح کیا اسنے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح انکا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی اسنی اور وہ احرام کھول چکے تھی سرف میں کہ ایک مقام ہے مکہ سے دس میل اور وفات پائی میمونہ نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدفن بھی انکا وہیں ہے **عن** میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھو حلال وبنی بھا حلالا وماتت بسرف ودفنا ھا فی الظلۃ التی بنا بھا فیھا ترجمہ روایت ہے میمونہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسنے نکاح کیا جب احرام نہ تھا اور صحبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی میمونہ نے سرف میں اور دفن کیا ہمنے انکو اسی والا میں کہ جہاں صحبت کی تھی اسنے حضرت نے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید ابن اصم سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے جب وہ احرام میں نہ تھی **باب** ماجاء فی اکل الصید للمحرم باب محرم کو شکار کا گوشت کھانیکے بیان میں **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صید البر لکم حلال وانتم حرم مالم تصیدوہ او یصد لکم ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تمکو حلال ہے حالت احرام میں جبتک تمنے خود شکار نکیا ہو یا تمہاری حکم سے شکار نکیا گیا ہو یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہاری حکم سے ہو تو اسکا کھانا حلال نہیں **ف** اسباہین ابی قتادہ اور طلحہ سے ہی کہا ابو عیسے نے حدیث جابر کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانیمیں اگرچہ خود شکار نکیا ہو یا اسکے کہانیکے لئے شکار نکیا گیا ہو کہا شافعی نے اس باب میں یہہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا **عن** ابی قتادۃ انہ کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ فسال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالھم رمحہ فابوا علیہ فاخذہ ثم حمل علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بعضھم فادرکوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ ترجمہ روایت ابی قتادہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر کہیں راہ مکہ کی کے پیچھے رہ گئے اپنی کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور انکو احرام نہ تھا سو دیکھا قتادہ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنی گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دیویں سو انکار کیا ان لوگوں نے پھر نیزہ مانگا ان سے

تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لی لیا انہوں نے یعنی کودا اور پیر پر دوڑی اس گدھی پر اور اسکو مارا اور کہا ہم میں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پھر ملی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تمکو کھلا دیا یعنی وہ تمکو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید ابن اسلم سے انہوں نے عطا ابن یسار سے انہوں نے ابی قتادہ سے حمار وحشی کے باب میں ابی نضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھل معکم من لحمہ شئی یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اسکا یعنی اگر ہوتا تو حضرت بھی کھاتی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ لحم الصید للمحرم باب اس بیان میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست نہیں **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ ان ابن عباس اخبرہ ان الصعب بن جثامۃ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ بالابواء او بودان فاھدی لہ حمارا وحشیا فردہ علیہ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجھہ الکراھیۃ قال انہ لیس بنا رد علیک ولکنا حرم **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ابن عباس نے خبر دی اسکو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی اسکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعب کو لگے اپنے ساتھ ابواء میں یا ودان میں کہ وہ دونوں دو مقام ہیں مکہ اور مدینہ کے بیچ میں سو ہدیہ لائی صعب ایک حمار وحشی حضرت کے پاس سو حضرت نے اسکو پھیر دیا پھر جب دیکھا ملال انکے چہرے میں تو کہا ہمنے اسی لئے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء صحابہ وغیرہم کا اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت محرم کو اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس گدھی کا پھیر دینا اسی لئے تھا کہ گمان ہوا حضرت کو کہ صعب نے انہی کے لئے شکار کیا ہے اور چھوڑ دیا آپکا تنزہ ہی تھا اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اھدی لہ لحم حمار وحش یعنی ہدیہ لائی آپکے سامنے وحشی گدھی کا گوشت اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اسباب میں علی اور زید بن اسلم سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی صید البحر للمحرم باب اس بیان میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے **عن** ابی ھریرۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حج او عمرۃ فاستقبلنا رجل من جراد فجعلنا نضربہ باسیاطنا وعصینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوہ فانہ من صید البحر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ نکلی ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آگئی ایک ٹکڑی ٹڈی یعنی ملخ کی سو ہم مارنی لگی اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا دانسی تو دریا کا شکار ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابو ہریرہ سے اور ابی المہزم کا نام یزید ابن سفیان ہے اور کلام کیا ہے انمیں شعبہ نی اور رخصت دی ہے ایک قوم نی علماء سے محرم کو ٹڈی کھانیکی اور اسکے شکار کرنیکی اور بعضوں نے کہا اسپر صدقہ واجب ہے اگر شکار کری یا کھا وی ٹڈی کو **باب** ماجاء فی الضبع یصیبھا المحرم باب گورہ یعنی گھوڑ بیھوڑ کے شکار کے بیان میں محرم کی لئے **عن** ابن ابی عمار قال قلت لجابر بن عبد اللہ الضبع اصیدھی قال نعم قال قلت اآکلھا قال نعم قال قلت اقالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبد اللہ سے کیا گورہ شکار میں داخل ہے کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا کہا تو نے اسکو یعنی جب احرام ہو تو کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جابر نے کہا ہاں کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور کہا علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے روایت کی جریر ابن حازم نی یہ حدیث تو کہا اسمیں روایت ہے جابر سے وہ روایت کرتی ہیں عمرو سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علما کا کہ محرم اگر کھا وے یا شکار کری گدھ کو تو اسپر جزا ہی **باب** ماجاء فی الاغتسال لدخول مکۃ باب مکہ میں جانیکے لئے غسل کرنیکے بیان میں **عن** نافع عن ابن عمر قال اغتسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدخولہ مکۃ بفخ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا غسل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مکہ میں جانیکے لئے فخ میں کہ ایک موضع ہی قریب مکہ کے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نہایا کرتے تھے مکے میں جانیکے لئی اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے کے جانیکے لئے اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا انکو احمد بن حنبل نے اور علی ابن مدینی وغیرہما نی نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ من اعلاھا وخروجہ من اسفلھا باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کیطرف سے مکی میں آئی اور پستی کیطرف سے باہر گئے **عن** عائشۃ قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ دخلھا من اعلاھا وخرج من اسفلھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ جب پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی کو تو اندر مکی کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچی کی جانب سے **ف** اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی دخول النبی صلی

ہیت اللہ کو دیکھکر ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے کیفیت طواف حجر اسود سے شروع کرنا اور اسی پر ختم کرنا حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو چھونا حالت اضطباع میں طواف کرنا حجر اسود کو بوسہ دینا ابواب الحج

اللہ علیہ وسلم مکہ تمہارا باب اس بیان میں کہ آنحضرت نے مکہ کی میں کیسے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی میں داخل ہوئے

کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے **باب** ما جاء فی الرفع الیدین عند رؤیۃ البیت باب اس بیان میں کہ بیت اللہ کی دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے **عن** المہاجر المکی قال سئل جابر بن عبداللہ

ایرفع الرجل یدیہ اذا رای البیت قال حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افکنا نفعلہ ترجمہ روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہ سے کیا ہاتھ اٹھاوے آدمی جب دیکھے

بیت اللہ کو تو فرمایا انہوں نے ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے تو کہا ابوعیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کی دیکھنے کے

وقت یعنے کراہت اسکی نہیں پہچانتے ہم مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید ہے اور مجہول ہے **باب** ما جاء کیف الطواف باب طواف

کی کیفیت کے بیان میں **عن** جابر قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مشی علی یمینہ فرمل ثلثا ومشی اربعا ثم

اتی المقام فقال واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فصلی رکعتین والمقام بینہ وبین البیت ثم اتی الحجر بعد الرکعتین فاستلمہ ثم خرج الی

الصفا فاظنہ قال ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو پھر

دیا پھر چلی اسکی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کر چلے شانی اچھالتی ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی مٹھی چال پر چلی چار بار پھر آئی مقام ابراہیم پاس اور فرمایا واتخذوا

الی آخرہ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپکے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اسکو پھر چلے صفا کیطرف

کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ پڑھی آپنے یہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** ما جاء فی الرمل من الحجر الی الحجر باب حجر اسود سے حجر اسود تک رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام کرنے کے بیان میں

عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر ثلثا ومشی اربعا ترجمہ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کود کر شانی اچھالی چلے

حجر اسود سے حجر اسود تک یعنے طواف کئی تین بار اور مٹھی چال چلے چار بار **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا

کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور کچھ اسپر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنے تین پھیرے میں رمل نکیا تو پھر اسکے بعد نکرے اور بعضوں نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں

اور نہ اسپر کہ جنبی کعبے سے احرام باندھا ہو **باب** ما جاء فی استلام الحجر والرکن الیمانی دون ما سواھما باب اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیں اور کسیکو نہیں

عن ابی الطفیل قال کنا مع ابن عباس ومعاویۃ لا یمر برکن الا استلمہ فقال لہ ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یستلم الا

الحجر الاسود والرکن الیمانی فقال معاویۃ لیس شیء من البیت مھجورا ترجمہ روایت ہے ابوالطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباس کے ساتھ حجر میں اور معاویہ طواف

میں نہیں گزرتی تھے کسی رکن پر مگر اسکو چھو لیتی تھے تو کہا اسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتی تھے تو معاویہ نے کہا بیت اللہ میں سے کوئی چیز

چھوڑنا نچاہئے **ف** اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دی مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو

باب ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعا باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا مضطبعا **عن** یعلی بن امیۃ عن ابیہ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعا وعلیہ برد ترجمہ روایت ہے ابن یعلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف

کیا حالت اضطباع میں اور آپکی بدن مبارک پر ایک چادر تھی مترجم کہتا ہی اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کرکے دونوں کنارے اسکے سینے اور بیٹھ کیطرف سے بائیں کندھی پر

ڈالدے اور یہ بانک پنے کے واسطے اپنے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اسمیں کمال جرأت اور جلادت پر دلالت ہوتی ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث توری کی جھروی ہے ابن جریج سے نہیں

جانتے ہم اسکو مگر انہیں کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عبدالحمید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلی بیٹی ہیں امیہ کے **باب** ما جاء فی تقبیل الحجر باب حجر اسود کے

بوسہ دینے کے بیان میں **عن** عابس بن ربیعۃ قال رایت عمر بن الخطاب یقبل الحجر ویقول انی اقبلک واعلم انک حجر ولولا انی رایت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک ترجمہ روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتی تھے کہ میں تجھکو بوسہ لیتا ہوں

اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنے کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ لیتے تھے تجھکو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا **ف** اس باب میں

ابی بکر اور عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن ہو اس تک پہونچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم

اور اگر گرد تہہ ہی پہنچ سکی تو اسکی سامنی ہو کر تکبیر کہی اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** مَاجَاءَ اَنَّهٗ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ باب اس بیان میں کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہئی جانا چاہئی کہ سعی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کی سات بار واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور بطن مسیل یعنی بیچ نالی کا وہ ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کی درمیان جسمیں نشان بنے ہیں پہچاننے کے لئے اس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَاَتَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت وَاتَّخِذُوْا سے مُصَلًّى تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنے مقام حضرت کی اور قبلے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود پاس آئے اور اسکو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اسیچیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت اِنَّ الصَّفَا سے آخر تک یعنے صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کے نشانیوں سے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جایز نہیں اور پھر صفا سے شروع کرنا چاہئی اور اختلاف ہے علما کا اسکی حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نکرے صفا اور مروہ کی یہانتک کہ لوٹے تو بعضوں نے کہا کہ اگر مکے کی قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے تو لوٹ آوے اور سعی کرلے اور اگر اسکو یاد نہ آیا یہانتک کہ اپنے وطن کو پہونچ گیا تو کافی ہی اسکو فقط ایک قربانی کر دینا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا بعضوں نے اگر سعی نکی اور اپنے وطن کو چلا گیا تو اسکا حج درست نہوا اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی البتہ جب ہے کہ بے اسکی حج درست نہیں **باب** مَاجَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ باب صفا اور مروہ کی درمیان سعی کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ سعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اسلیئے کہ دکھلاوے مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ **ف** اسبابمیں عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کے حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علما نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروے میں پھر اگر دوڑ کر نچلا اور اپنی میٹھی چال چلا تو بھی جایز ہے **عن** كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَلَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ترجمہ روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر کو میٹھی چال چلتے صفا اور مروے کے بیچ میں تو کہا میں نے اے تم رسان سان چلتے ہو یہان پر تو جواب دیا انہوں نے کہ اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہی کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتی ہوی اور اگر رسان رسان چلوں تو بھی جایز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسان رسان چلتی اور میں بہت بڈھا ہوں کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہی سعید بن جبیر نے بھی عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی **باب** مَاجَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا باب سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنیکے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتی طرف اسکی **ف** اسبابمیں جابر اور ابی الطفیل اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور بعض علما نے مکروہ کہا ہی طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا اور مروہ کی سوار ہو کر مگر کچھ عذر سے اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ باب طواف کی فضیلت میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کی نکلا اپنی گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اسکی ماں نے **ف** اسبابمیں انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے محمد سے تو کہا انہوں نے محمد سے مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو ایوب سے کہا ایوب نے محمد بن عبداللہ بن سعید بن جبیر کو انکے باپ سے اچھا جانتے تھے اور انکے ایک بھائی بھی ہیں انکو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور انسے بھی روایت ہے **باب** مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَطُوْفُ باب صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں طواف کے پڑھنے کی بیان میں **عن** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ ترجمہ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرو کسی کو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنے اوقات مکروہہ میں بھی منع نکرو **ف** اسبابمیں ابن عباس اور ابی در سے

بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جبیر ابن مطعم کی حسن ہے صحیح بھی اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علما کا نماز میں بعد عصر اور صبح کی مکے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائی ہیں اسی حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جبتک آفتاب نہ ڈوبے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہی تو جبتک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائی حضرت عمر کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہانتک کہ ذی طوی میں اتری تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا **باب** ماجاء ما یقرأ فی رکعتی الطواف باب اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی رکعتی الطواف بسورتی الاخلاص قل یا ایھا الکفرون و قل ھو اللہ احد **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل ھو اللہ **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ بھی مستحب کہتے ہیں اسی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں **باب** ماجاء فی کراھیۃ الطواف عریانا باب اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے **عن** زید بن اثیع قال سألت علیا بای شیء بعثت قال بعثت باربع لا یدخل الجنۃ الا نفس مسلمۃ و لا یطوف بالبیت عریان و لا یجتمع المسلمون و المشرکون بعد عامھم ھذا و من کان بینہ و بین النبی عھد فعھدہ الی مدتہ و من لا مدۃ لہ فاربعۃ اشھر **ترجمہ** روایت ہے زید بن اثیع سے کہ پوچھا میں نے حضرت علی سے کیا حکم دیکر تم بھیجے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے تو کہا بھیجا گیا تھا میں چار حکم دیکر ایک تو یہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوویں اس سال کے بعد اور جو تھے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جسکے بیچ میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اسکی صلح اسی مدت تک رہیگی اور جسکی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اسکو چار مہینے تک مہلت ہے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابی اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن یثیع سے روایت ہے اور یہ صحیح ہے یعنی یثیع یا می مضموم کے ساتھ کہ بعد اسکی ثا مثلثہ اور بعد اسکی یا ساکن ہے صحیح زیادہ ہے اثیع سی کہ جسکے سر پر ہمزہ ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اثیل **باب** ماجاء فی دخول الکعبۃ باب کعبے کے اندر جانے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عندی و ھو قریر العین طیب النفس و رجع الی و ھو حزین فقلت لہ فقال انی دخلت الکعبۃ و وددت انی لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون اتعبت امتی من بعدی **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے اور آنکی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزاج خوش تھا پھر جب لوٹکر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپنے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں نہیں کہ نگیا ہوتا میں اور مجھکو خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے یعنے حضرت جب اندر تشریف لیگئے تو ساری امت کو ادای سنت کی لئے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو تھی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح بھی ہے **باب** ماجاء فی صلوٰۃ الکعبۃ باب کعبے کے اندر نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** بلال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبۃ قال ابن عباس لم یصل و لکنہ کبر **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا ابن عباس نے حضرت نے نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی یعنے اللہ اکبر کہا **ف** اسباب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بلال کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں **باب** ماجاء فی کسر الکعبۃ باب کعبہ توڑ کر بنانے کے بیان میں **عن** الاسود بن یزید ان ابن الزبیر قال لہ حدثتنی بما کانت تقضی الیک ام المؤمنین یعنی عائشۃ فقال حدثتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا لولا ان قومک حدیث عھد بالجاھلیۃ لھدمت الکعبۃ و جعلت لھا بابین فلما ملک ابن الزبیر ھدمھا و جعل لھا بابین **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا اسکے کہ بیان کر مجھسے جو کہتی تھیں تمکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا

مجھ سے حضرت عائشہ رضی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہ ہوتی تو میں کعبے کو توڑتا اور پھر بناتا اسمیں دو دروازے پھر جب اختیار ملا ابن زبیر کا یعنے حاکم ہوکے مکے کی تو توڑ کر کعبے شریف کو پھر بنایا اور اسمیں دو دروازے کر دی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِجْرِ باب حجر میں نماز پڑھنے کے بیان میں ۔ جاننا چاہیئے کہ حجر بکسر حاء حطی کچھ جگہہ گھیری ہوئی ہے کعبے کے سمت مغرب کیطرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے چھ ہاتھہ یا سات ہاتھہ اور اسکو حطیم بھی کہتے ہیں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ فرمایا انہوں نے میں چاہتی تہی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اسمیں نماز پڑھوں سو پکڑ لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھہ اور داخل کیا مجھکو حجر میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہی تو بیت اللہ کی اندر اسلئے کہ وہ بھی ایک ٹکڑا ہے بیت اللہ کا ولیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا کعبے کو بناتی وقت اور باہر رہنے دیا اسکو یعنے حجر کو بیت اللہ سے یعنے خرچہ کم ہونیکے سبب سے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹی ہیں بلال کے **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ باب حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اترا تہا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تہا پھر کالا کر دیا اسکو بنی آدم کے گناہوں نے **ف** اسماعیل بن عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی **حدثنا** قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے یزید ابن زریع سے انہوں نے رجا سے کہ جنکی کنیت ابی یحیی ہے کہا سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتے تہے سنا میں نے عبد اللہ بن عمر سے کہتے تہے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے کہ مٹا دیا اللہ نے انکا نور اور اگر نہ مٹاتا نور انکا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک کہا ابو عیسے نے یہ حدیث مروی ہے عبد اللہ بن عمر سے موقوفاً انہی کا قول اور اسماعیل سے ایک روایت انس سے بھی ہے اور وہ غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى وَالْمَقَامِ بِهَا باب منا میں جانے اور وہاں ٹھیرنے کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدٰى اِلٰى عَرَفَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز کے پھر سویرے چلے عرفات کو کہا ابو عیسے نے اور اسمٰعیل بن مسلم میں کچھہ کلام ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدٰى اِلٰى عَرَفَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز ظہر کی اور فجر کی منا میں پھر عرفات کو چلے **ف** اسماعیل بن عبد اللہ بن زبیر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث مقسم کی ابن عباس سے ایسی ہے کہ علی ابن مدینی نے کہا کہ کہا یحیی نے کہا شعبہ نے نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا اسکو شعبہ نے اور یہ حدیث اُن پانچ میں نہیں ہے **باب** مَا جَاءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ باب اس بیان میں کہ منا اسکی اترنیکی جگہہ ہے جو پہلے آوے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً اَوْ اَظُلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یا رسول اللہ کیا بنا دیویں ہم ایک مکان آپکے اترنیکے لئے منا میں تو فرمایا آپ نے کچھہ ضرور نہیں منا اسکیلئے مکان ہے جو پہلے آوے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى باب منا میں نماز قصر پڑہنے کے بیان میں **عن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑہی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بمیت بہت لوگوں کے بیخوف و خطر دو رکعتیں یعنے چار رکعت کی دو رکعتیں جیسے سفر میں پڑہتے ہیں **ف** اسماعیل ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود نے کہ پڑہیں انہوں نے حضرت کے ساتھہ دو رکعتیں ابو بکر اور عمر کے ساتھہ دو رکعتیں اول شروع خلافت میں حضرت عثمان کے ساتھہ دو رکعتیں اور اختلاف ہے علما کا منی میں قصر کرنیمیں مکی والوں کے لئے سو بعضوں نے کہا کہ مکے والوں کے لئے منا میں قصر نہیں ہے مگر جو مسافر ہو یعنے مکی نہ ہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحیی بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا کچھہ مضائقہ نہیں اگر مکے والی قصر کریں منا میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی کا **باب**

ماجاء فی الوقوف بعرفات والدعاء فیھا باب عرفات میں کھڑے ہونے اور وہاں کی دعا کے بیان میں **عن** یزید بن شیبان قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن وقوف بالموقف مکاناً بباعدہ عمرو فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول کونوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابراھیم

ترجمہ روایت ہے یزید ابن شیبان سے کہا آئی ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے کھڑے ہونے کی جگہ میں یعنی عرفات میں ایسی جگہ میں کہ دور کہتی ہے اسکو عمرو یعنے امام کی جگہ سے بہت دور تھی تو کہا ابن مربع نے میں پیغام لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے پاس کہ فرماتے ہیں حضرت کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہ میں کہ تم پانیوالی ہو ورثہ ابراہیم علیہ السلام کا **ف** اسباب میں علی اور عائشہ اور جبیر ابن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن مربع کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن عیینہ کے کہ وہ روایت کرتی ہیں عمرو ابن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید ہے اور انکی بھی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں **عن** عائشۃ قالت کانت قریش ومن کان علی دینھا وھم الحمس یقفون بالمزدلفۃ یقولون نحن فطین اللہ وکان من سواھم یقفون بعرفۃ فانزل اللہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھی انکے دین کے کہ انکو حمس کہتے تھے یعنی شجاع اور مضبوط سب کھڑی ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو سمجھتی اور کہتی کہ ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کی ہیں یعنے براہ تکبر اور فخر عرفات کو نہ جاتی مزدلفہ سے پہرا تی اور سوا انکے جو لوگ تھے کھڑی ہوتے تھے عرفات میں تو اتاری اللہ عزوجل نے یہہ آیت ثم افیضوا الخ تک یعنے پہرو تم اسی قریش جہانسے پہرتی ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ مکے کے لوگ باہر نہ جاتی حرم سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتی مزدلفہ میں اور کہتے ہم اللہ کی گھر والی ہیں یعنی رہنی والی اللہ کے نزدیک اور جو لوگ انکے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پہر اتاری اللہ جل جلالہ نے یہ آیت ثم افیضوا اسی آخر تک اور حمس حرم والوں کو کہتے ہیں **باب** ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف باب اس بیان میں کہ عرفہ سارا کھڑا ہونیکی جگہ ہے **عن** علی بن ابی طالب قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فقال ھذا عرفۃ وھو الموقف وعرفۃ کلھا موقف ثم افاض حین غربت الشمس واردف اسامۃ بن زید وجعل یشیر بیدیہ علی ھیئتہ والناس یضربون یمینا وشمالا یلتفت الیھم ویقول یا ایھا الناس علیکم السکینۃ ثم اتی جمعا فصلی بھم الصلوتین جمیعا فلما اصبح اتی قزح ووقف علیہ وقال ھذا قزح وھو الموقف وجمع کلھا موقف ثم افاض حتی اتی محسرا وادی محسر فحرک ناقتہ فخبت حتی جاوز الوادی ثم وقف وارد الفضل ثم اتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی المنحر فقال ھذا المنحر ومنی کلھا منحر واستفتتہ جاریۃ شابۃ من خثعم فقالت ان ابی شیخ کبیر قد ادرکتہ فریضۃ اللہ فی الحج افیجزیء ان احج عنہ قال حجی عن ابیک قال ولوی عنق الفضل فقال العباس یا رسول اللہ لم لویت عنق ابن عمک قال رایت شابا وشابۃ فلم امن الشیطان علیھما فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ انی افضت قبل ان احلق قال احلق ولا حرج او قصر ولا حرج قال وجاء اخر فقال یا رسول اللہ انی ذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال ثم اتی البیت فطاف بہ ثم اتی زمزم فقال یا بنی عبد المطلب لولا ان تغلبکم علیہ الناس لنزعت **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہا کھڑے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اور فرمایا یہہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنی کی جگہ ہے اور عرفہ سب کے سب کھڑی رہنی کی جگہ ہے پہر لوٹی جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھایا اسامہ بن زید کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنی حال پر تھی اور آدمی اونٹنیوں کو مارتے چلے آتی تھے داہنی اور بائیں اور حضرت پہر پہر کے دیکھتے تھے انکی طرف اور فرماتی تھے اے آدمیو آہستہ آہستہ چلو پہر پہنچے جمع میں جسکو مزدلفہ کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں پہر دو نمازیں ملا کر یعنے مغرب اور عشا پہر جب صبح ہوئی تو تشریف لائی قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفہ میں اور کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہہ قزح ہی اور کھڑے رہنی کی جگہ ہے اور مزدلفہ سبکا سب کھڑے رہنی کی جگہ ہے پہر پہر کے پہنچی وادی محسر کو کہ وہ ایک نالہ ہی منی اور مزدلفہ کے بیچمیں جہاں اصحاب الفیل ہلاک ہوئے پہر ہارا آپنی اپنی اونٹنی کو کوڑا سو دوڑی یہانتک کہ نکلگئے اس نالی سے پہر پہنچے اور کھڑی ہوئی یہانتک کہ آپنی فضل ابن عباس کو یعنے اسامہ کے بدلی پہر آئی جمرے پر اور پہر ہاری اسکو پہر آئی منحر میں یعنی قربانی کی جگہ میں اور فرمایا آپنے یہہ منحر ہی اور منا سبکا سب بھر کر نیکی جگہ ہے پہر مسئلہ پوچھا آپسے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ یعنی خثعم سے تھی کہا میرا باپ بہت بوڑھا ہی اور پایا اللہ کے فریضہ حج نے اسکو یعنے اوپر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اسکی طرف سے حج کروں فرمایا آپنے حج کر اپنی باپ کی طرف سے کہا راوی نے اور پہر دیکھی میں حضرت نے گردن فضل ابن عباس کی یعنے لڑکی کیطرف سے سو عرض کیا عباس نے یا رسول اللہ کیوں پہیری آپنے گردن اپنی چچا کے بیٹے کی فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سو نہ امن ہوا میں شیطان سے آپنے پہر ایک مرد آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے طواف افاضہ کر لیا سر منڈانے سے پہلی فرمایا آپنی اب منڈا لو کچھ حرج نہیں یا بال کتروا لو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے

اور دوسرا آیا اور پوچھا یا رسول اللہ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں پھینکنے کے فرمایا اب کنکریاں مار کچھ حرج نہیں کہا اور ایک نے پہلا کہ میں نے بیت اللہ میں اور طواف کیا یعنی طواف افاضہ اور افاضہ کہتے ہیں لوٹنے کو پہلی زمزم پر اور فرمایا ای عبدالمطلب کے اولاد اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ پیر تمکو پھیرنے نہ دینگے تو میں بھی زمزم کے ڈول نکالتا یعنے اگر میں نکالوں لوگ تو لوگ سنت سمجھکر پھیرنے لگینگے اور پیر تمکو پھیرنے نہ دینگے ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حضرت علی کی روایت سے اور اسی سند سے یعنے عبدالرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگوں نے روایت کیے ہی اسکی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والونکا کہتے ہیں ظہر عصر ملا کر پڑھے عرفات میں ظہر کے وقت اور بعض علم والونے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنی اُترنے کی جگہہ میں اور حاضر نہو امام کے ساتھ جماعت میں تو بھی جائیگے تو دونو نمازیں ملا کر پڑھ لے جیسے امام پڑھتا ہی اور زید ابن علی پوتی ہیں حسین ابن علی بن ابی طالب کے **باب** ماجاء فی الافاضۃ من عرفات باب عرفات سے لوٹنے کے بیان میں **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرع فی وادی محسر وزاد فیہ بشر واقاض من جمع وعلیہ السکینۃ وامرھم بالسکینۃ وزاد فیہ ابو نعیم وامرھم ان یرموا بمثل حصا الخذف وقال لعلی لا ادری لکم بعد عامی ھذا ترجمہ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے وادی محسر میں اور اسکی تحقیق اوپر کی حدیث میں گذری اور زیادہ کیا اس روایت میں بشر نے کہ لوٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفی سے تسکین کے ساتھہ اور حکم کیا لوگوں کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا اپنے ایسی کنکریاں مارنیکا جو دو انگلیوں میں پکڑی جاویں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپنے شاید کہ میں تمکو اس جگہ کے بعد یہہ اشارہ ہے اپنے وفات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں ف اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفۃ باب مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر پڑھنے کے بیان میں **عن** عبداللہ بن مالک ان ابن عمر صلی بجمع فجمع بین الصلوتین باقامۃ وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل مثل ھذا فی ھذا المکان ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مالک سے کہ البتہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفہ میں اور ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایکہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتی ہے اس مکان میں روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انکو یحیے بن سعید نے انہوں نے اسمٰعیل ابن خالد سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحیے نے کہ اچھی حدیث سفیان کی ہے ف اسامہ بن علی اور ابی ایوب اور عبدالرحمن بن مسعود اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی جو سفیان نے روایت کی زیادہ صحیح ہی اسمٰعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا یعنے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ سے اور خالد سے کہ دونوں بیٹے ہیں مالک کے ان دونوں نے ابن عمر سے اور حدیث سعید بن جبیر کے ابن عمر سے بھی حسن ہے صحیح ہی روایت کی سلمہ بن کہیل نے سعید بن جبیر سے اور ابو اسحٰق نے تو عبداللہ اور خالد سے کہ دونو بیٹے ہیں مالک کے انہوں نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ میں نہ پہونچے پہر جب مزدلفہ میں پہونچے تو دونو نمازیں ایک تکبیر سے پڑھے اور انکے بیچ میں کچھہ نفل بھی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علما نے اور یہی مذہب ہے احمد کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا سفیان نے اگر جا رہے تو مغرب پڑھ کر کنکریاں اُتاری کہا نافع نے کہا ابن عمر نے پھر تکبیر کہہ کر عشا پڑھ لی اور بعض علما نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ میں مغرب اور عشا دو تکبیروں اور ایک اذان سے پہلے اذان دے مغرب کے لئے پھر تکبیر کہکے مغرب پڑھے پھر تکبیر کہہ کے عشا پڑھ لیوے اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** ماجاء من ادرک الامام بجمع فقد ادرک الحج باب اس بیان میں کہ جسنے پایا امام کو مزدلفی میں شب کو اور وقوف عرفہ کر چکا اس سے پہلے اسکو حج ملگیا **عن** عبدالرحمن بن یعمر ان ناسا من اھل نجد اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بعرفۃ فسئلوہ فامر منادیا فنادی الحج عرفۃ من جاء لیلۃ جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرک الحج ایام منی ثلثۃ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ قال محمد وزاد یحیی واردف رجلا فنادی بہ ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر سے کہ کچھہ لوگ نجد سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ عرفات پر تھے سوال کیا آپ سے یعنے حج کے وقت کا اور فوت ہونیکا تو حکم کیا آپنے ایک پکارنیوالے کو کہ پکارے کہ حج عرفات میں ہر برس ہونیکا نام ہے یعنے جو نویں تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں کہڑا ہو جاوے اُسنے حج پالیا اور دن منی میں ٹھہرنیکے تین ہیں جو جلدی چلا گیا دو دن میں تو اُسپر بھی کچھہ گناہ نہیں اور جو دیر کرے گیا یعنے تیسرے دن تو اُسپر بھی کچھہ گناہ نہیں کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحیے نے اس روایت میں کہ حضرت نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا تھا وہ بھی پکارتا تھا **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے بکیر بن عطا سے انہوں نے عبدالرحمن بن یعمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مثل اور ہم معنی کہا یعنے مؤلف نے کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہہ سب حدیثوں سے عمدہ ہی جو سفیان ثوری نے روایت کیں کہا ابو عیسے نے عبدالرحمن

بن عمیر کی حدیث پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ جو ٹھہرا ہو عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنے دسویں تاریخ کی فجر تک اُسکا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوع فجر کے وقوف عرفات ہو بلکہ اسکو ضرور ہے کہ عمرہ کرکے احرام کھولڈالی اور سال آیندہ اُسپر قضا ضرور ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ہی شعبہ نے یہی میں عطار سے حدیث ثوری کی کہا سُنا میں نے حاجہ سے کہتے تھے سُنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کی یہ حدیث اُم المناسک ہے لیے جڑ ہے سب افعال حج کی **عن** عروۃ بن مضرس بن اوس بن حارثۃ بن لام الطائی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمزدلفۃ حین خرج الی الصلوۃ فقلت یا رسول اللہ انی جئت من جبلی طی اکللت راحلتی و انعبت نفسی واللہ ما ترکت من جبل الا وقفت علیہ فھل لی من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شھد صلوتنا ھذہ ووقف معنا حتی ندفع وقد وقف بعرفۃ قبل ذلک لیلا او نھارا فقد تم حجہ وقضی تفثہ ترجمہ روایت ہے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے حضرت نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کرکے جو ایک قبیلہ ہے طی اور میں نے جو اونٹنی پر تھکا یا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانی سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی جلدی سے اور کوئی پہاڑ یا ٹیلا ریت کا نہیں چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کی خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیا ہمارے اس نماز میں یعنے مزدلفہ میں اور وقوف کیا ہمارے ساتھ اور عرفات میں کھڑا ہو چکا ہو اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو اُسکا حج پورا ہو چکا اور اُتار ڈالی وہ اپنا میل کچیل یعنے احرام کھولے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی تقدیم الضعفۃ من جمع بلیل باب عورتوں اور اوروں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کردینے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقل من جمع بلیل ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو **و** اسباب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسماء اور فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کے بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب اور بردباری کے ساتھ مزدلفہ سے رانکر صحیح ہی مروی ہے ارنسی کئی سند و نسی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث شاش سی انہوں نے عطار سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فضل ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کی ضعیفوں کو مزدلفہ سے روانہ کردیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطا ہی کہ خطا کی ہے شاش نے اور زیادہ کیا اسمیں **عن** الفضل بن عباس اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطار سے انہوں نے ابن عباس سے اور ذکر نہیں کیا اوسمیں فضل بن عباس کا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم ضعفۃ اھلہ وقال لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلی روانہ کردیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنے اڑکے بالونکو یعنے مزدلفہ سے رہنا کو اور فرمایا کنکریان نہ مارنا جبتک آفتاب نکلے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کردیوے اڑکے بالونکو مزدلفہ سے رہنا کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علما اس حدیث کی ہر دے کہ وہ لوگ جا کر کنکریان نہ ماریں جبتک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعضے علمانی کہ کنکریان مار لیویں رات سے اور عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی پر ہی اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا **باب** اس باب میں مولف رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ نہیں لکھا ظاہر یہ باب رمی کے بیان میں ہے انتہی قول المترجم **عن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی یوم النحر ضحی وامّا بعد ذلک فبعد زوال الشمس ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنکریان پھینکتے تھے نحر کے روز یعنے دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت پر یعنے پہر دن چڑھے اور بعد اسکے اور دنوں میں بعد زوال آفتاب کے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ کنکریان مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے **باب** ما جاء ان الافاضۃ من جمع قبل طلوع الشمس باب اس بیان میں کہ مزدلفہ سے آفتاب نکلنے کے پہلے لوٹنا چاہیے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض قبل طلوع الشمس ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے یعنے مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے **و** اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے **عن** ابی اسحٰق قال سمعت عمرو بن میمون یقول کنا وقوفا فقال عمر بن الخطاب ان المشرکین کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس فکانوا یقولون اشرق ثبیر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفھم فافاض قبل طلوع الشمس ترجمہ روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا سُنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جبتک آفتاب نکلے اور کہتے تھے چمک جا ای ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اُسپر چمکتی جب روانہ ہوتے تھے اور البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمر آفتاب نکلنے سے پہلے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء ان الحمار لا ترمی مثل حصی الخذف باب چھوٹی کنکریان

مارنی میں **عن** جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار بمثل حصی الخذف **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے جمرہ کو مثل خذف کے اور خذف انگلیوں میں کنکری کے کہکر مارنیکو کہتے ہیں مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے **ف** اسی باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں حبیبہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علما نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے **باب** ماجاء فی الرمی بعد زوال الشمس باب بعد زوال شمس رمی کرنیکے بیان میں **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار اذا زالت الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارتی جمرہ کو بعد زوال شمس کے کہا ابوعیسیٰ یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی رمی الجمار راکبا باب سوار ہو کر رمی کرنیکے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمی الجمرۃ یوم النحر راکبا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر **ف** اسی باب میں جابر اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور اختیار کیا بعضوں نے کہ پیدل بھی جایا کرے طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کسی نے میں اپنی سوار ہو کر رمی کی ہوگی تاکہ لوگ اپکو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علما کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جواب آتی ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رمی الجمرۃ مشی الیہ ذاہبا وراجعا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کنکریاں مارتی جمرہ کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتی بھی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی بعضوں نے عبیداللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور بعضوں نے کہا سوار ہو کر جائے نحر کی روز اول پیدل جاوے بعد اسکے کہا ابوعیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہی منظور ہے اسی فرمان برداری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اسلئے کہ مروی ہے آپسے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رمی کی اور اسلئے کہ فقط جمرہ عقبہ کی رمی ہوتی ہے **باب** کیف ترمی الجمار باب کیفیت میں رمی کے **عن** عبدالرحمن بن یزید قال لما اتی عبداللہ جمرۃ العقبۃ استبطن الوادی واستقبل الکعبۃ وجعل یرمی الجمرۃ علی حاجبہ الایمن ثم رمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال واللہ الذی لا الہ غیرہ من ھھنا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرہ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنی لگے داہنی ابرو کے مقابل پھر مارین سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند تعالیٰ کی کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں مارین تھیں انہوں نے جس پر سورہ بقر اتری تھی یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تخصیص سورہ بقر کی شاید اسواسطے فرمائی کہ اسمیں احکام حج بہت مذکور ہیں **حکایت** کی ہے ہمارے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اسکے **ف** اسی باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور اختیار کیا ہے انہوں نے کہ کنکریاں مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علما نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکی مارلی اگرچہ میدان کا بیچ نہ ہو **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنیکے لئے مقرر ہوا ہے یعنی تاکہ ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کا ہجرت کرنا اور خدا کی راہ میں جان فدا کرنا یاد آوے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی کراہیۃ طرح الناس عند رمی الجمار باب رمی کے وقت لوگوں کے ڈھیلنے کی کراہت میں **عن** قدامۃ بن عبداللہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار علی ناقتہ لیس ضرب ولا طرد ولا الیک الیک **ترجمہ** روایت ہے قدامہ بن عبداللہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے نہ ہانکنا دیکھا نہ تھا لوگوں کا اور نہ ہٹو بچو تھی **ف** اسی باب میں عبداللہ بن حنطلی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث قدامہ بن عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہی اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ سند حسن ہے صحیح ہی اور امین بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک **باب** ماجاء فی الاشتراک فی البدنۃ والبقرۃ باب اونٹ گائی میں شرکت کے بیان میں **عن** جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البقرۃ عن سبعۃ والبدنۃ عن سبعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا ذبح کی ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائی اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائی میں سات آدمی شریک ہو گئے **ف** اسی باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائی سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قربانی میں ایک گائی

بقرہ سات آدمی شریک ہوں اور اونٹ کا بھی دس کو اور یہی قول ہے اکثر کا اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور ابن عباس کی حدیث ہم اسی باب میں ایک سند سے بیچ اتی ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے

حدثنا الحسین بن حریث وغیر واحد قالوا انا الفضل بن موسی عن حسین بن واقد عن علباء بن احمر عن عکرمة عن ابن عباس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر وحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة وفی البدنة عشرة ترجمہ روایت کی ہم سے حسین ابن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہمسے فضل بن موسی نے انہوں نے حسین ابن واقد سے انہوں نے علباء بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا تھا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سوا گئی عید اضحی اور شریک ہو گئی ہم ایک گائی میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہی جو مروی ہے حسین ابن واقد سی

باب ما جاء فی اشعار البدن باب قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں ترجمہ کہتا ہے اشعار سی کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے کو زخمی کر دیویں اور حضرت نبی کی اونٹنی کا اشعار کیا ہی اور عرب میں واسطے قربانی کے اونٹوں میں اشعار کیا کرتے ہے تاکہ کوئی قزاق وغیرہ اسکو نہ لوٹی اور اگر وہ راہ بھولجاویں تو پہنچا دیویں

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الھدی فی الشق الایمن بذی الحلیفة واماط عنہ الدم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اونٹنیوں کی گلو میں ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذی الحلیفہ میں اور پونچھ دیا خون اسکا

کلف اس باب میں مسور ابن مخرمہ سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور نام ابو حسان اعرج کا مسلم ہی اور اسی حدیث پر ہے عمل علما کا صحابہ غیرہم سی کہ اشعار کرنا چاہئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہا سنا میں نے یوسف ابن عیسے سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث پھر فرمایا کبھی نہ دیکھا میں نے عقل پر چلنے والوں کی بات اسکے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا انکا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابو سائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چلتا تھا ہمارا ہی یہ کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منہی ہی تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے کہا راوی نے سو دیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آگئے اور لال پیلی ہو گئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لایق ہے کہ قید کیا جاوے اور پھر نہ چھوٹے جبتک باز نہ آوے اپنی قول سے مصنف کہتا ہے کہ یہ تو وکیع تھی کہ غصہ ہو کر فقط اقتدا کے بیان پر کفایت کرے اگر حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے تو اسبات پر اسکو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سندانی سفاہت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا انکے غیر معصوم حقیقت میں جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث کے پاکر پھر اسکو قبول کرتے ہیں اور حدیث سی اکڑتی ہیں اور مذہب کے سند پکڑتی ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہونگے وہ تو بآواز صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود حضرت نے بھی فرمایا اَلْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب

باب عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتری ھدیہ من قدید ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدے ہدی اپنی قدید سی کہ وہ ایک موضع ہی مکے اور مدینے کے بیچ میں مصنف کہتا ہے کہ ہدی ساتھ زبر ہے کی اور سکون دال کے ان چار پایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لئے حرم میں ذبح کئے جاویں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل گائی یہ سب اونٹ ہدایا وغیرہ جو قربانی ہیں شرط ہی سو اسمیں بھی ضرور ہی اور ہدی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنے نفل ہے واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قرآن اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور ہدی اسلی کہتے ہیں کہ وہ ہدیہ ہے بندے کا خدای تعالی کی درگاہ میں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر تورزی کی روایت سے یحیی ابن یمان کی سند سی اور مروی ہے نافع سی کہ ابن عمر نی خریدی ہدی اپنی قدید سی کہا ابو عیسے نے یہ زیادہ صحیح ہے

باب ما جاء فی تقلید الھدی المقیم باب مقیم کی تقلید ہدی کے بیان میں

عن عائشة انھا قالت فتلت قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قلدھا ولم یترک شیئا من الثیاب ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپنے یا نہ حرام کیا آپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور اسکا ارادہ حج کا ہی تو اسپر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جبتک احرام نہ باندھے اور بعض عالموں نے کہا جب ہار ڈالی آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہو گئی اسپر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر

باب ما جاء فی تقلید الغنم باب بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کی یا نہیں

عن عائشة قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھا غنما ثم لا یحرم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ

ہاہی یا جانور مرنے لگی تو کیا کرنا چاہیئے فرمایا نحر کی اونٹ پر سوار ہونا ناچار ہے ۱۲ اشارہ کرکے سر منڈانا اور بال کترانا حوالہ تو نکو سر منڈانا حرام ہی

سے کہا کہ میں بنا کرتی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ محرم نہیں ہوتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیئے **باب** ما جاء اذا عطب الھدی ما یصنع بہ باب اس بیان میں کہ ہدی کی جانور اگر راہ میں مرنے لگے تو کیا کرے **عن** ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من الھدی قال انحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم خل بین الناس وبینھا فیاکلوھا

ترجمہ روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے فرمایا آپ ذبح کر اسکو اور ڈبو دے اسکی جوتی یعنے جوگلی میں ہتھی اسکی خون میں پھر چھوڑ دی کہ لوگ کھالیویں اسکو **ف** اسباب میں ذویب ابو قبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنے نفل کے قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اسکا اور رفیق اسکے کوئی نہ کھاویں اس میں سے اور چھوڑ دی اور آدمیوں کے لئے کہ کھالیویں اور یہی کفایہ ہے اسکو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں اگر کھالی اس میں سے کچھ تو اوان دے جتنا کہا یا ہو اور کہا بعض علما نے جنہے کہا نفل کی ہدی تو ضامن ہو اپنے اتنی قیمت کا **باب** ما جاء فی رکوب البدنۃ باب قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکے بیان میں **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال لہ ارکبھا فقال یا رسول اللہ انھا بدنۃ فقال لہ فی الثالثۃ او فی الرابعۃ ارکبھا ویحک او ویلک

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ قربانی کا اونٹ ہانک ہی فرمایا آپنے سوار ہو اسپر کہا اسنے یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا آپنی تیسری بار یا چوتھی بار یعنے راویکو شک ہے کہ تین بار سوار ہونیکو فرمایا یا چار بار اور اخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری راوی کو شک ہے کہ ویحک فرمایا یا ویلک **ف** اسباب میں علی اور ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علما صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکی اگر ضرورت ہو اسپر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا نہ چڑھے جبتک ایسا ہی بیقرار نہ ہو **باب** ما جاء فی جانب الرأس یبدأ فی الحلق باب اس بیان میں کہ سر منڈانا کدھر سے شروع کرے **عن** انس بن مالک قال لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ نحر نسکہ ثم ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ فاعطی ابا طلحۃ ثم ناولہ شقہ الایسر فحلقہ فقال اقسمہ بین الناس

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھیر دی حجام کو داہنی جانب سر کی سو مونڈی اسنے پھر دی آپنے وہ بال ابا طلحہ کو پھر کی حجام کو بائیں جانب سر کی سو مونڈی اسنے سو فرمایا آپنی تقسیم کر دو ان بالوں کو سب آدمیوں میں **مترجم** یہاں سے کوئی موئے پرست موئے پرستی کی دلیل نہ نکالی کہ حضرت نے تو وہ بال عنایت کیے پھر نہیں فرمایا کہ اسکو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھکر اسکے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کسلئے کہ یہ باتیں تو حضرت کے حیات دنیا میں بھی خود حضرت کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی انکا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب موئے مبارک کو کیونکر جایز ہونگے جب کوئی شئی کل کو جایز نہو تو جزو کو کیونکر جایز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھنے کے رکھنا یہ خاصہ حضرت ہی کی ذات مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اسکے بال تبرک سمجھے جاویں اور بیشک یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے انتقال فرمانیکے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا سوی مبارکین بھی ایک نوع کی حیوٰۃ ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہو اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اسلئے کہ فقہ کا قاعدہ ہے ما قطع عن الحی فھو میت یعنے جو چیز جدا ہو یا کاٹی جاوے زندہ سے وہ مردہ ہی واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب **روایت** کی ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند اور یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء فی الحلق والتقصیر باب سر منڈانے اور بال کتروانیکے بیان میں **عن** ابن عمر قال حلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحلق طائفۃ من اصحابہ وقصر بعضھم قال ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین مرۃ او مرتین ثم قال والمقصرین

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سر منڈایا ایک گروہ نے صحابہ کرام سے اور بال کتروائے بعضوں نے کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ رحم کرے سر منڈانیوالوں پر ایکبار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا بال کتروانیوالوں پر بھی **ف** اسباب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابی سعید اور ابو مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈانا مرد اور اگر بال کتروائے تو بھی جایز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی کراھیۃ الحلق للنساء باب اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے **عن** علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ رأسھا

ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے **روایت** کی ہمیں محمد بن بشار نے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی غلاس سے انہوں نے حضرت علی کا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت علی کی اسمیں اضطراب ہے روایت کرتے ہیں یہ حدیث

حکم بن سلمہ ثقفی سے انہوں نے حضرت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اسکو بال کترانا واجب ہے

باب ما جاء فی من حلق قبل ان یذبح او نحر قبل ان یرمی باب اسکے بیان میں جو سر منڈاوے قبل ذبح کی یا ذبح کرے قبل کنکر مارنے کے **عن** عبداللہ بن عمرو ان رجلا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج وسأله اخر فقال نحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سر منڈا لیا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپ نے فرمایا اب ذبح کر کوئی حرج نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکر مارنے کے فرمایا اب کنکر مار کوئی حرج نہیں **ف** اسباب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے کہ جب کسی شخص کو چھ چیزوں میں سے کسی کو مقدم کر دی یا ذبح وغیرہ میں کسی کو کسی پر مقدم کر دی تو اسپر قربانی واجب ہے ترجمہ یہ ہے کہ کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہئے پہلے منا میں پہنچکر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اسکا اوپر گذرا ذبح کرے پھر سر منڈائی یا بال کتروا دے پھر مکہ میں جا کر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے کہ امام شافعی اور امام احمد بھی کہتے ہیں یعنی اگر انمیں کچھ آگے پیچھے ہو جاوے تو دم لازم نہیں ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں مراد رفع حرج نہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا بھول چوک معاف ہو جاتی ہے یہ مراد نہیں کہ قربانی واجب نہو چنانچہ امام اعظم اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنے قربانی لازم آتی ہے اور چاہئے کہ ایک بکری یا مانند اسکے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا انتہا شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی

باب ما جاء فی الطیب عند الاحلال قبل الزیارۃ باب اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جائز ہے **عن** عائشۃ قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحرم ولحله قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیه مسک ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اسمیں مشک بھی تھا **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کے نحر کے دن اور ذبح کر چکے قربانی اور سر منڈا یا بال کتروائی تو حلال ہو گئی اسکو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا

باب ما جاء متی یقطع التلبیۃ فی الحج باب اس بیان میں کہ لبیک پکارنا حجمیں کب موقوف کرے **عن** الفضل بن عباس قال ارد فنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جمع الی منی فلم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ ترجمہ روایت ہے فضل بن عباس سے کہا پیچھے بٹھایا مجھکو سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منی تک پھر برابر آپ لبیک پکارتی رہے یہانتک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو **ف** اسباب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک پکارنا چھوڑے جبتک رمی جمرہ نہ کرلے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء متی یقطع التلبیۃ فی العمرۃ باب اس بیان میں کہ عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے **عن** ابن عباس قال یرفع الحدیث کان یمسک عن التلبیۃ فی العمرۃ اذا استلم الحجر ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنے کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو **ف** اسباب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نکرے جبتک حجر اسود کو بوسہ نہ دی اور بعضوں نے کہا جب بیک کے مکانوں کے متصل پہونچ جاوے تو لبیک موقوف کر دے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء فی طواف الزیارۃ باللیل باب آنے کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس وعائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف الزیارۃ الی اللیل ترجمہ روایت ہے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت کی رات تک کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی ہے بعض علمائے تاخیر کرنے میں طواف زیارت کے رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طواف زیارت کرے نحر کے دن یعنے رات نہ ہونے دی اور بعضوں نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منیٰ تک تاخیر کرے

باب ما جاء فی نزول الابطح باب ابطح میں اترنے کے بیان میں **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان ینزلون الابطح ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اترتے تھے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منا کے درمیان اور محصب بھی اسکو کہتے ہیں **ف** اسباب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابو رافع سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث

ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمر سے اور مستحب کہا ہے بعض علما نے اُترنا ابطح میں اگر واجب نہیں جو چاہے اُترے کہا شافعی نے اُترنا ابطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اُترے ہیں **عن** ابن عباس قال لیس التحصیب بشیء انما هو منزل نزله رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ روایت ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ابطح میں اُترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے تھے کہا ابوعیسیٰ تحصیب کے معنے محصب میں اُترنا ہی اور محصب ابطح کو کہتی ہیں کہا ابوعیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب عن** عائشة قالت انما نزل رسول الله صلی الله علیه وسلم الابطح لانه کان اسمح لخروجه ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینہ کو آسان تھا کہا ابوعیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے ہشام سے جیسے یہ حدیث مذکور ہے **باب** ما جاء فی حج الصبی باپ کے حج کے بیان میں **عن** جابر بن عبدالله قال رفعت امرأة صبیا لها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله الهذا حج قال نعم ولک اجر ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا اُنہوں نے اُٹھایا ایک عورت نے اپنی لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اسکا بھی حج صحیح ہوگا اپنے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملیگا **ف** اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی غریب ہے روایت کی ہے قتیبہ نے اُنہوں نے قرعہ بن سوید باہلی سے اُنہوں نے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مرسلاً بھی **عن** السائب ابن یزید قال حج بی ابی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع وانا ابن سبع سنین ترجمہ روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اُنہوں نے مجھکو لیکر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اجماع ہی علما کا کہ لڑکا اگر صغر سنی میں حج کر چکا ہو تو اُسکا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اُسنے حج کیا وہ حالت غلامی میں تو وہ کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی احمد اور اسحاق کا **عن** جابر قال کنا اذا حججنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فکنا نلبی عن النساء وندمی عن الصبیان ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا جب ہم نے حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تو لبیک پکارتے تھے عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینکدیتے تھے لڑکوں کی طرف سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اجماع ہی علما کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لبیک پکارے بلکہ وہ خود لبیک پکارے مگر مکروہ ہی اونچی آواز بلند کرنا لبیک میں **باب** ما جاء فی الحج عن الشیخ الکبیر والمیت باپ بیمار اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں **عن** الفضل بن عباس ان امرأة من خثعم قالت یا رسول الله ان ابی ادرکته فریضة الله فی الحج وهو شیخ کبیر لا یستطیع ان یستوی علی ظهر البعیر قال حجی عنه ترجمہ روایت ہے فضل بن عباس سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم کے کہا یا رسول اللہ بیشک باپ کو پایا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہی کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا تو فرمایا آپنی تو حج کر اُسکی طرف سے **ف** اسباب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جنہی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی پھوپی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہیں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری سے تو فرمایا اُنہوں نے کہ سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا احمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سنی ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہوں اور سو فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر پیچھا نہیں کہ اُسکو ابن عباس نے اور نہ ذکر کیا اسکا جس سے سنی تھی کہا ابوعیسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں اور اسی پر عمل ہے علما کے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اُسکی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علما نے کہ حج کرے زندہ کی طرف سے جب کہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج کی نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا **باب** ومنه باب دوسرا اسی باب میں **عن** ابی رزین العقیلی انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان ابی شیخ کبیر فما یستطیع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حجی عن ابیک واعتمری ترجمہ روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپنے تو حج کر اپنی باپ کی طرف سے اور عمرہ بجا لا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عمرہ مذکور ہوا ہے اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے **عن** عبدالله بن بریدة عن ابیه قال جاءت امرأة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان امی ماتت ولم تحج افاحج عنها قال نعم حجی عنها ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ

ترجمہ واجب ہے یا نہیں عمرہ کی فضیلت تنعیم سے عمرہ کرنا ذی قعدہ ۱۶ عمرہ کرنا رمضان میں عمرہ کرنا

پیغمبر کے پاس اور کہا میری ماں مرگئی ہے اور حج نہیں کیا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا باب اس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں **عن** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرُوا هُوَ أَفْضَلُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا عمرہ واجب ہے فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض عالموں کا کہ عمرہ واجب نہیں اور کہتے ہیں کہ حج واجب نہیں ہے مگر ایک دن کہ نحر کے دن ہوتا ہے دوسرا وہ جسے عمرہ کہتے ہیں یعنی حج چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو تم سے عمرہ کے ترک کرنے کی اور اس باب میں کوئی روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں اور حکم ہمارے نزدیک ابن عباس سے کہ وہ اسکو واجب کہتے ہیں **باب** مَنْهُ باب ہے مراد اسی بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوگیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک **ف** اسباب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہوگیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر اسی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہے اسیطرح روایت کی کتنے اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے **باب** جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ باب عمرے کی فضیلت میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلا نہیں ہے مگر جنت کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ باب تنعیم سے عمرہ لانے کے بیان میں **عن** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ تُعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا عبدالرحمن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوا دو حضرت عائشہ کو تنعیم سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ باب جعرانہ سے عمرہ لانے کے بیان میں **عن** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ فِي بَطْنِ سَرِفَ حَتَّى جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ **ترجمہ** روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے رات کو عمرہ کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکے سے اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کاٹنے والا ہو پھر جب دن چڑھا تو چلے سرف کے میدان میں جہاں دو راستے جمع ہوتے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا انکا عمرہ لوگوں پر کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پاتے سوا اسی حدیث کے **باب** جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ باب رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں **عن** عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا انہوں نے عمرہ کیا حضرت نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہ نے کوئی عمرہ نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابن عمر انکے ساتھ نہ تھے اور کبھی عمرہ نہ کیا حضرت نے رجب میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث مگر تین حدیثیں احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک اسمیں سے رجب میں تھا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ باب ذی قعدہ میں عمرہ کرنے کے بیان میں **عن** الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذیقعدہ کے مہینے میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے اور اسی بات کی ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ باب رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں **عن** أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً **ترجمہ** روایت ہے ام معقل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے **ف** اسباب میں ابن عباس اور جابر اور ابوہریرہ اور انس سے اور وہب ابن خنبش سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور انکو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان اور جابر نے روایت کی ہے شعبی سے وہ روایت کرتی ہیں وہب بن

خشب سے اور کہا داود نبی روایت کرتے ہیں اوسی سے وہ روایت کرتی ہیں تجی سے وہ وہرم بن جنش سے اور وہب بن جنش زیادہ صحیح ہے اور حدیث سالم مقبل کے حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ حج کے مضاعفین برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں کہا اسحٰق نے معنی اس حدیث کی ایسی ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبل ہو اللہ پر سی ایکبار اُسنے ثلث قرآن پڑھا یعنے ثواب میں دونوں برابر ہیں **باب** جَاءَ فِي الَّذِي يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ أَوْ يَعْرَجُ باب اُسکی بیانمیں کہ لبیک پکاری حج کی پھر زخمی یا لنگڑا ہو جاوے **عن** عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ ترجمہ روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھسے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اُسکا احرام کھل گیا اور اُسپر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابوہریرہ اور ابن عباس سے تو کہا اُن دونوں نے کہ سچ کہا **روایت** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُنہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے اُنہوں نے حجاج سے شل اسکی کہا اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے سلام کے ہیں یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن رافع سے اُنہوں نے حجاج بن عمرو سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہے حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہوں نے عبدالرزاق سے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن رافع سے اُنہوں نے حجاج بن عمرو سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند **باب** مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ باب اُسکی بیانمیں کہ حج میں شرط کرنیکے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَفَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شاید رکنا ہو تو اُسکی شرط اول ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپنے ہاں شرط لگاؤ کہا اُنہوں نے کیونکر کہوں میں فرمایا آپنے کہہ تو لبیک سے تحبسنی تک یعنے حاضر ہوں میں یا اللہ حاضر ہوں میں جگہہ میرے احرام کھولنے کی وہی ہے زمین سے جہاں تو مجھکو روکدے

ف اسی باب میں جابر اور عائشہ اور اسما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ جایز رکھتے ہیں شرط لگانا حج میں اور کہتے ہیں کہ اگر شرط لگاوے اور پھر بیمار ہو جاوے یا معذور ہو تو جایز ہے اُسکو احرام کھولڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ شرط لگانا حج میں جایز نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط بھی لگاوے تو بھی اُسکو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور اُن کے نزدیک شرط لگانا دونوں برابر ہے **باب** مِنْهُ باب دوسرا اسی بیانمیں **عن** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانی حج میں اور فرماتی تھی کافی نہیں تمکو سنت اپنی نبی کی یعنی آپنے شرط نہیں لگائی اور حدیبیہ میں جب روکے گئے احرام کھولڈالا پھر سال آیندہ قضا کیا عمرہ کو کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ باب اُس عورت کے بیانمیں جسی بعد طواف افاضہ کے حیض آجاوی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِي أَيَّامِ مِنًى فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذًا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہو گئی ہیں ایام منی میں سو فرمایا اپنے کیا ہمکو روکنی والی ہے سو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا آپنے اب کہنی کی ضرورت نہیں **ف** اسی باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی ہو اور پھر حائضہ ہو جاوے اور اُسپر واجب نہیں کہ طواف وداع کی لئے پھیرے اور ٹھہرے انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے موکر جاوے یعنے طواف وداع کرلی مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** مَا جَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ باب اس بیانمیں کہ حائضہ کون کونسی مناسک حج کے ادا کرے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا

میں حائضہ ہوئی یعنی جب مکہ پہونچی تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اور کہ وہ تمام مناسک حج کی سوا طواف خانہ کعبہ کے کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے علما کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک حج کے سوا طواف خانہ کعبہ کے اور روی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی **عن** ابن عباس رفعہ الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النفساء والحائض تغتسل وتحرم وتقضی المناسک کلها غیر ان لا تطوف بالبیت حتی تطهر ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے وہ مرفوع کرتی ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے کہ نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اسکے کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو +

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** ما جاء من حج او اعتمر فلیکن آخر عهده بالبیت باب اس بیان میں کہ حاجی اور معتمر اخیر میں خانہ کعبہ سے ہو کر روانہ ہووے

عن الحارث بن عبد الله بن اوس قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من حج هذا البیت او اعتمر فلیکن آخر عهده بالبیت فقال له عمر خرجت من بیتک سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم تخبرنا به ترجمہ روایت ہے حارث بن عبد اللہ سے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ ادا کرے تو اخیر میں اس گھر سے ہو کر جاوے یعنی آخر میں طواف وداع کرلے تو فرمایا اُسے حضرت عمر نے زمین پر گرا تو اپنی ہاتھ سے یعنی تو نے کیا سنی تو نے ہم کو یہ حدیث کہ جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ ادا کرے تو اخیر میں اس گھر سے ہو کر جاوے یعنی آخر میں طواف وداع کرلے تو فرمایا اُسنے حضرت عمر نے زمین پر گرا تو اپنی ہاتھ سے یعنی تو نے کیا سنی تو نے

شک ہے کہ حضرت نے یوم فرمایا یا لیلۃ منحر دونوں کے ایک ہیں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضی علما نے کہا کہ جب محرم مر گیا تو اسکا احرام ٹوٹ گیا اور اسکے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہئے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں **باب** جَاءَ أَنَّ الْمُحْرِمَ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَيَضَعُ هَا بِالصَّبِرِ باب اس بیان میں کہ محرم کی اگر آنکھ دکھے تو ایلوے کا ضماد کرے **عن** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ ترجمہ روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کر دو اوپر ایلوے کا کہ میں نے سنا ہی عثمان بن عفان سے وہ ذکر کرتی تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیپ کر دو دکھتی آنکھ پر ایلوے کا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگا دی مگر اسمیں خوشبو نہ ہو **باب** مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ باب اس بیان میں کہ احرام میں سر منڈا دی تو اوپر کیا چیز واجب ہے **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هَذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نُجَيْحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً ترجمہ روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سے گذرے حدیبیہ میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں انکے منہ پر چلی آتی تھیں سو فرمایا آپنے کیا اذیت دیتی ہیں تجھکو یہ جوئیں تیری عرض کیا انہوں نے ہاں سو فرمایا اپنے سر منڈا ڈال اور کہا ہلا ایک فرق چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں انسک نسیکۃ کی عوض اذبح شاۃ یعنے ذبح کر ایک بکری کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اسکو جایز نہیں احرام میں پہننا یا خوشبو لگاوے تو اوپر کفارہ واجب ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا باب اس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن رمی کریں ایک دن چھوڑ دیں **عن** أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا ترجمہ روایت ہے ابی البداح سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ عدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہوں کو کنکریاں مارلیویں ایکدن اور چھوڑ دیویں ایکدن کہا ابو عیسے نے ایسا ہی روایت کیا ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی البداح بن عاصم عدی سے انہوں نے اپنی باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہی اور رخصت دی ہی بعض علما نے چرواہوں کو کہ رمی کریں ایکدن اور چھوڑ دیویں ایکدن اور یہی قول ہے شافعی کا **عن** أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ ترجمہ روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کی چرانیوالوں کو راتکو نہ رہنے میں منا میں اسطرح کہ رمی کرلیں نحر کے دن پھر اکٹھا کرلیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کرلیں ایکدن ان دونوں دنوں کی کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا راوی نے کہ پہلے دن رمی کرلے پھر رمی کرلی دن کو پیچھے کی ۹ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور زیادہ صحیح ہی ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبد اللہ بن ابی بکر سے ترجمہ کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رانکو نہ رہنیوالی منا میں تشریق کی راتو نمیں اور اجازت دی کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر فقط پھر اسکے بعد دو دن کی رمی ایکدن میں کرلیں یعنی گیارہویں بارہویں کی رمی گیارہویں کو کرلیں اور امام مالک کا گمان ہے ہی کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارہویں بارہویں کی رمی بارہویں کو کرلے باقی رہی چھوٹی رمی وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کرلیں یا چھوڑ دیں کہ اسکا چھوڑنا بھی جایز ہی **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ هَدْيًا لَأَحْلَلْتُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ علی رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپنے تونے کیونکر لبیک پکاری یعنی قران یا افراد یا تمتع کی کہا حضرت علی نے لبیک پکاری جیسے لبیک کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا آپنے اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو میں احرام کھولڈالتا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** **عن** عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دن حج اکبر

کا کون ہے آپ نے فرمایا دن نحر کا **ترجمہ** یہاں سے یہ موقوفی اُن عوام کالانعام کی ظاہر ہوگئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہی ہے جسکا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو **عن** علی قال یوم الحج الاکبر یوم النحر **وکم یرفعہ** ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا اُنہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اسکو مرفوع نہیں کیا **ف** یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہے **کہا** ابو عیسے نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی حافظان حدیث نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے علی سے موقوفاً **عن** ابی عبید بن عمیر عن ابیہ ان ابن عمر کان یزاحم علی الرکنین فقلت یا ابا عبد الرحمن انک تزاحم علی الرکنین زحاما ما رایت احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزاحم علیہ فقال ان افعل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ مسحہما کفارۃ للخطایا وسمعتہ یقول من طاف بہذا البیت سبوعا فاحصاہ کان کعتق رقبۃ وسمعتہ یقول لا یضع قدما ولا یرفع اخری الا حط اللہ عنہ بہا خطیئۃ وکتب لہ بہا حسنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عبید ابن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمر بہت تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی سو کہا میں نے اُنسے اے ابا عبد الرحمن تم بہت ٹھہرتے ہو دو رکنوں پر ایسا ٹھہرنا کر میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ٹھہرتا ہو دونوں رکنوں پر سو فرمایا اُنہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سُنا میں نے حضرت کو فرماتے تھے جسنے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور گنا اُسکو اور یہی ایک غلام آزاد کرنے کے اور سُنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں کہتا ہی آدمی کوئی قدم یعنے طواف میں اور نہ اُٹھاتا ہی دوسرا قدم مگر مٹاتا ہی اللہ تعالے اُسکی سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہی ایک نیکی کہا ابو عیسے نے اور روایت کی حماد ابن زید نے عطا ابن سائب سے اُنہوں نے عبید بن عمیر سے اُنہوں نے ابن عمر سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے کہ روایت ہی ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے

باب عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فلا یتکلم الا بخیر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کی ہے مگر یہ اُسمیں کلام کرتی ہو تم سو جسکو کوئی کلام کرنی ہو تو نہ بولی مگر اچھی بات کہا ابو عیسے نے اور مروی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے وہ روایت کرتی ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس سے موقوفاً یعنے اُنہیں کا قول اور ہم مرفوع نہیں جانتے اسکو مگر عطاء ابن سائب کے روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کہ کلام نکرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر خدا تعالی ہو یا علم کی بات

باب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثنہ اللہ یوم القیمۃ لہ عینان یبصر بہما ولسان ینطق بہ یشہد علی من استلمہ بحق **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہی اللہ تعالے کی اللہ تعالی اُسکو اُٹھاویگا قیامت کے دن اور اُسکی دو آنکھیں ہونگی کہ دیکھیگا اُنسے اور ایک زبان ہوگی کہ بولیگا اُس سے گواہی دیگا اُسکی ایمان کی جسنے بوسہ دیا ہی اُسکو اللہ کے واسطے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدہن بالزیت وہو محرم غیر المقتت **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیل لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا کہا ابو عیسے نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بی خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر فرقد سبخی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید ابن جبیر سے اور کلام کیا ہی یحیی بن سعید نے فرقد سبخی میں اور روایت کی ہے اُنسے لوگوں نے

باب عن عائشۃ انہا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کہ وہ اُٹھاتی تھیں آب زمزم کو یعنے اپنے ساتھ لیجاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُٹھاتے تھے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

باب عن عبد العزیز بن رفیع قال قلت لانس حدثنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظہر یوم التروۃ قال بمنی قال قلت وابن صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال افعل کما یفعل امراؤک **ترجمہ** روایت ہے عبد العزیز بن رفیع سے کہا اُنہوں نے کہا میں نے انس سے بیان کر دو مجھ سے جو یاد کیا ہو تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو کہ ظہر کہاں پڑہی حضرت نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا اُنس نے منی میں پھر کہا میں نے عصر کہاں پڑہی اپنے حبدن کو نیچے کیا مکے سے کہا اُنس نے ابطح میں اور تحقیق اُسکی اوپر گذری پھر کہا اُنس نے تم وہاں نماز پڑہو جہاں پڑہیں تمہارے امیر الحاج یعنے سیدونوں نمازیں دونوں مقاموں پر پڑہنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہی اسحق ازرق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے

آخر ابواب الحج — یہ آخر ہے حج کے بابوں کا

ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — یہ باب ہیں جنازہ کی جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ماجاء فی ثواب المرض باب بیماری کے ثواب کے بیان مین **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصیب المؤمن من شوکۃ فما فوقہا الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پہونچتی ہے مؤمن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھکر مگر بلند کرتا ہے اللہ اسکا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ **ف** اسامین سعد ابن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابو ہریرہ اور ابی امامہ اور ابی سعید اور انس اور عبداللہ بن عمر اور اسامہ بن زید اور جابر اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی موسے سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من شیء یصیب المؤمن من نصب ولا حزن ولا وصب حتی الہم یہمہ الا یکفر اللہ بہ عنہ سیاتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہین پہونچتا مؤمن کو درد یا غم یا ڈکھ یہانتک کہ اسکو پریشان کرنی مگر کفارہ دیتا ہے اللہ تعالے اسکی سبب سے گناہ اسکے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اسامین کہا اور سامین نے جارود سے کہتے تھے سنا مین نے وکیع سے کہتے تھے مین نے نہین سنا کسی روایت مین کہ فکر سے گناہ اترتے ہون مگر اسی روایت مین اور روایت کی ہے بعضون نے یہ حدیث عطا ابن یسار سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء فی عیادۃ المریض باب بیمار پرسی کے بیان مین **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مسلمان جبتک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہتا ہے کھجور بن جنت کی **ف** اسامین علی اور ابی موسے اور براء اور ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابو غفار اور عاصم حول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے انہون نے ابی الاشعث سی انہون نے ابی اسما سی انہون نے ثوبان سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی مانند اور سامین نے محمد سی کہ کہتے تھے جس روایت کی یہ حدیث ابی الاشعث سی انہون نے ابی اسما سے تو وہ زیادہ صحیح ہی اور کہا محمد نے حدیثین ابی قلابہ کے مروی ہین اسما سے مگر یہ حدیث کہ وہ مروی ہے ابی الاشعث سی وہ روایت کرتی ہین ابی اسما سے روایت کی ہے محمد بن وزیر واسطی نے انہون نے یزید ہارون سے انہون نے عاصم احول سے انہون نے ابی قلابہ سے انہون نے ابی الاشعث سے انہون نے ابی اسما سی انہون نے ثوبان سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اسمین یہ لفظ قیل یا خرفۃ الجنۃ قال جناہا یعنے پوچھا صحابیون نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپنے اسکا میوہ چننا ہے روایت کی ہے احمد بن عبدہ ضبی نے انہون نے حماد ابن زید سے انہون نے ایوب سے انہون نے ابی قلابہ سی انہون نے ابی اسما سی انہون نے ثوبان سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی خالد کی حدیث کی مانند اور نہین ذکر کیا اسمین ابی الاشعث کا اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث حماد ابن زید سے اور مرفوع نہ کی **عن** ثویر عن ابیہ قال اخذ علی بید ابی موسی فقال انطلق بنا الی الحسین نعودہ فوجدنا عندہ ابا موسی فقال علی اعائدا جئت یا ابا موسی او زائرا فقال لا بل عائدا فقال علی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا پکڑا علی نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسین کی عیادت کرین سو پایا ہمنے اسکے پاس ابو موسی کو اور کہا علی نے کیا تم عیادت کو آئی ہو ابو موسی یا زیارت کو کہا انہون نے مین عیادت کو آیا ہون تو کہا علی نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہین کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی دنکے شروع مین مگر مغفرت مانگتے رہتی ہین اسکے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کری اول شب مین تو مغفرت مانگتے رہتے ہین اسکے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اسکے لئے ایک باغ جنت مین کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی سے یہ حدیث کئی سندون سے اور بعضون نے اسکو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہین کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید ابن علاقہ ہے **باب** ماجاء فی النہی عن التمنی للموت باب اس بیان مین کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** حارثۃ بن مضرب قال دخلت علی خباب وقد اکتوی فی بطنہ فقال ما اعلم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی من البلاء ما لقیت لقد کنت وما اجد درہما علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ناحیۃ بیتی اربعون الفا ولولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہانا او نہی ان یتمنی الموت لتمنیت **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا گیا مین خباب کے پاس اور انہون نے داغ لی تھی اپنے پیٹ مین یعنے کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے مین کسی کو نہین جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون سے کہ مصیبت آئی ہون بلائین جیسی مجھپر آئین اور مین تہا زمانی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہین پاتا تہا ایک درہم اور اب میرے گہر کے کونی مین چالیس ہزار درہم ہین اور اگر منع نکیا ہوتا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ مین آرزو کرتا یعنے روئی پیٹی کے بہت ہونیکی ڈر سی آرزو موت کی کرتا اور یہ انکا کمال زہد تہا **ف** اسامین ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث

ثبات کے ساتھ صحیح ہی ہے روایت کی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اسپر آیا ہو ملکہ چاہیئے ایسا کہنا لا یتمنین احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ اللہم احینی اذا کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی یعنے یا اللہ جیتا رکھ مجھکو جبتک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھکو جب میری وفات بہتر ہو روایت کی ہے مسلم نے

باب ما جاء فی التعوذ للمریض باب مریض کے تعویذ کے بیان میں **عن** ابی سعید ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتکیت قال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس وعین حاسدۃ بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک ترجمہ روایت ہے ابی سعید کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا محمد کیا تم بیمار ہوگئے تو فرمایا آپنے ہاں اوپر پڑھی جبرئیل نے یہہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنے اسکی یہ ہین اللہ کے نام سے جھاڑتا ہون مین تجھے جو چیز تجھے تکلیف دی اور جھاڑتا ہون تجھ کو ہر شر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر لینے والے کی اللہ کے نام سے جھاڑتا ہون مین تجھکو اور اللہ شفا دی تجھکو **عن** عبد العزیز بن صہیب قال دخلت انا وثابت البنانی علی انس بن مالک فقال ثابت یا ابا حمزۃ اشتکیت فقال انس الا ارقیک برقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی قال اللہم رب الناس مذہب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا یغادر سقما ترجمہ روایت ہے عبد العزیز ابن صہیب سے کہا داخل ہوا مین اور ثابت بنانی انس ابن مالک کے پاس تو کہا ثابت نے اے ابا حمزہ مین بیمار ہوا سو کہا انس نے کیا نہ پہونکون مین تجھپر دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انہون نے ضرور پہونکیئے تو پڑہا انس نے اللہم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہین کہ اے اللہ آدمیون کے پالنے والے بیماریون کے دور کرنیوالی شفا دی تو ہی ہے شفا دینی والا کوئی شفا نہین مگر تو ایسی شفا دی کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری **ف** اسباب ہین انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے ابی سعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور پوچھی مین نے ابو ذرعہ سے یہہ حدیث اور کہا مین نے اسی روایت عبد العزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہین ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبد العزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابو زرعہ نے دونون صحیح ہین کہ خبر دی مجکو عبد الصمد بن عبد الوارث نے انہون نے روایت کی اپنی باپ سے انہون نے عبد العزیز بن صہیب سے انہون نے ابی نضرہ سے انہون نے ابی سعید اور عبد العزیز بن صہیب سے انہون نے انس سے

باب ما جاء فی الحث علی الوصیۃ باب وصیت کی ترغیب مین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرء مسلم یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضروری ہی ہر مسلمان کو کہ نہ گزرین اسپر دو راتین اور اسکو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض امانت وغیرہ کی مگر وصیت اسکی لکھی ہوئی ہے اسکی پاس یہ **ف** اسباب ہین ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء فی الوصیۃ بالثلث والربع باب تہائی یا جو تہائی مال مین وصیت کرنیکے بیان مین **عن** سعد بن مالک قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال فما ترکت لولدک قلت ہم اغنیاء بخیر فقال اوص بالعشر قال فما زلت اناقصہ حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر قال ابو عبد الرحمن فنحن نستحب ان ینقص من الثلث لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والثلث کثیر ترجمہ روایت ہے سعد بن مالک سے کہا بیمار پرسی کو آئی میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مین بیمار تہا سو فرمایا آپنے کیا تم نے وصیت کی مینے کہا ہان پوچھا آپنے کتنے مال کی وصیت کی کہا مینے سب مالکی کہ خرچ کیا جاوے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین پوچھا آپنے کیا چھوڑا تمنے اپنی اولاد کے لئے مینے کہا وہ میرے مین مال والی تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسوین حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لئے چھوڑ دو کہا انہون نے مین حضرت کے فرمانی کو تھوڑا سمجھتا رہا کہتا رہا کہ اللہ کی راہ مین اور مال بھی دینا چاہے اتنی مین کیا ہوگا یہانتک کہ آپنے فرمایا وصیت کر تو تہائی مالکی یعنے دو حصے اپنی اولاد کے لئے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے ابو عبد الرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہین کہ تہائی مال مین سے بھی کچھ کم مین وصیت کرے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہت ہے یعنے ثلث سے کچھ کم ہی وصیت مین دینا چاہیئے **ف** اسباب ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے اور مروی ہے انہے کئی سندون سے اور مروی ہے انہے کئی سندون سے اور روایت مین کثیر کا لفظ بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہین وصیت کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال مین بلکہ مستحب ہے کہ ثلث ہی پر انکرے کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہین وصیت مین پانچوان حصہ کو چوتھے حصے سے کم ہے اور حسن تہائی حصے کی وصیت کی اسنے کچھ نہ چھوڑا اور اسکو جائز نہین ثلث سے زیادہ دینا

باب ما جاء فی تلقین المریض عند الموت والدعاء لہ باب جو حالت نزع مین ہو اسکی تلقین اور اسکے لئے دعا کرنیکے بیان مین **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگون کو جو نزع مین ہون لا الہ الا اللہ یعنے کوئی معبود نہین سوا خدای تعالے کے **ف** اسباب ہین ابو ہریرہ اور ام سلمہ اور عائشہ اور

باب بواسطہ ام المومنین ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے اور سعدی المرثیہ بیوی ہیں طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہی **عن** ام سلمۃ قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون قالت فلما مات ابو سلمۃ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان ابا سلمۃ مات قال فقولی اللھم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ قالت فقلت فاعقبنی اللہ رسول اللہ منہ من ھو خیر منہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اسلئے کہ فرشتے اسوقت آمین کہتے ہیں تمہاری دعا پر کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابو سلمہ نے یعنے انکے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ ابا سلمہ نے انتقال کیا تو فرمایا آپنے یہ دعا پڑھ اللھم سے حسنۃ تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخش دے مجھکو اور اسکو اور بدلے دے مجھکو اور اسکے شوہر کو اور اسکے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہ نے پھر جب میں نے یہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سا شوہر ملا کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی کہا ابو عیسیٰ نے شقیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابو وائل انکی کنیت ہی قبیلہ بنی اسد سے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع میں لا الہ الا اللہ کہا دیں اور بعضوں نے کہا کہ جب ایکبار اسنے یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اسکی سامنے نہ پڑھیں جبتک کہ وہ کچھ کلام نہ کرے شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب انکے وفات ہونے لگی ایک شخص انکو بار بار تلقین کرنی لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں ایکبار یہ کلمہ پڑھا اور بعد اسکے کچھ کلام نکیا تو میں اسی کلمہ پر ہوں یعنے غرض یہ ہے کہ جب ایکبار کلمہ پڑھ لی پھر اسکو تلقین ضرور نہیں ہاں اگر پھر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہی غرضکہ کلمہ آخر کلام ہو میت کا اور عبد اللہ بن مبارک کا کہنا ویسا ہی جیسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت میں **باب** ما جاء فی التشدید عند الموت باب سکرات موت کے بیان میں **عن** عائشۃ انھا قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجھہ بالماء ثم یقول اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریب وفات کے کہ انکے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور وہ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالی میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیوں پر موت کے اور تکلیفوں پر موت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے **عن** عائشۃ قالت ما اغبط احدا بھون موت بعد الذی رایت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا میں کسیکی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھکر آرزو نہیں کرتی جیسے دیکھی ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت کہا یعنے ابو عیسیٰ نے پوچھی میں نے ابا زرعہ سے یہ حدیث کہ عبد الرحمن بن علا کون ہیں کہا انہوں نے وہ بیٹے ہیں علا بن لجلاج کے اور میں جانتا ہوں اس حدیث کو اسی سند سے **باب** **عن** عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یموت بعرق الجبین ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کی ساتھ یعنی جب تا ہے تو شدت سکرات سے پسینا آجاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سکرات ہی خواہ پسینا آوے یا نہ آوے **و** اسی باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو **باب** **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی شاب وھو بالموت فقال کیف تجدک قال واللہ یا رسول اللہ انی ارجو اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجو وامنہ مما یخاف ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکرات موت میں تھا تو فرمایا آپنے کیا حال ہے تیرا اسنے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنے رحمت و مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جمع ہوتین کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں یعنے امید اور خوف ایسے وقت موت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اسکو جسکی امید رکھتا ہی یعنے رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اسکو جس سے ڈرتا ہی یعنے عذاب سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا یعنے انس کا ذکر نہیں کیا **باب** ما جاء فی کراھیۃ التمنی باب اس بیان میں کہ کسیکی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے **عن** حذیفۃ قال اذا مت فلا تؤذنوا بی احدا فانی اخاف ان یکون نعیا وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النعی ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے جب مروں میں تو نہ خبر کیجو کسیکو اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے اور نعی کہتے ہیں کسیکے موت کے پکارنیکو کہ اسمیں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے **و** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد اللہ عن النبی صلی

صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والنعی فان النعی من عمل الجاھلیۃ قال عبد اللہ والنعی اذان بالمیت ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نعی سے اور نعی کہتے ہیں کفر کے کام مرنے سے کہا عبد اللہ نے نعی پکارنا ہی میت کی موت کا یعنی فلانا شخص مر گیا اسکو آواز بلند پکارنا **ف** اسباب میں حذیفہ ہی سے روایت ہے روایت کی ہے سعید ابن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے عبد اللہ ابن ولید عدنی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے اسی حدیث کی مانند اور فرق نہیں کیا اسکو اور نہیں ذکر کیا اسمیں یہ لفظ والنعی اذان بالمیت اور یہ زیادہ صحیح ہے عنبسہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابی حمزہ سے اور ابی حمزہ کنیت ہے میمون اعور کی اور وہ اہل حدیث کی نزدیک کچھ قوی نہیں ہیں کہا ابو عیسے نے حدیث عبد اللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہی بعض علمائ نے نعی اور نعی انکے نزدیک یہی ہے کہ پکاری آدمیوں کو کہ فلانا مر گیا تاکہ لوگ اسکی جنازہ میں حاضر ہوں اور کہا بعض علمائ نے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے قرابت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنی قرابت والوں کو **باب** ما جاء ان الصبر فی الصدمۃ الاولی باب ہیں یہ حدیثیں کہ صبر ہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصبر فی الصدمۃ الاولی ترجمہ روایت ہے انس رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر ہی ہے جو مصیبت کی شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہی آخر تو سکو صبر آجاتا ہی کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصبر عند صدمۃ الاولی ترجمہ اسکا ابھی گذر چکا کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی تقبیل المیت باب میت کو بوسہ دینی کے بیان میں **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی او قال عیناہ تذرفان ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ وفات پا چکے تھے اور حضرت روتے تھے یا کہا راوی نے کہ آنکھیں حضرت کی آنسو بہاتی تھیں **ف** اسباب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابو بکر نے بوسہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب حضرت وفات پا چکے تھے کہا ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی غسل المیت باب میت کے غسل کے بیان میں **عن** ام عطیۃ قالت توفیت احدی بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلنھا وترا ثلاثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رایتن واغسلنھا بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنی فلما فرغنا اذنا ہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا ایاہ قال ھشیم ویقال ایضا ھذا ولا ادری ولعل ھشاما منھم قالت وضفرنا شعرھا ثلثۃ قرون قال ھشیم اضفنا ہ قال فالقیناہ خلفھا قال ھشیم فحدثنا خالد من بین القوم عن حفصۃ ومحمد عن ام عطیۃ قالت وقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدان بمیامنھا ومواضع الوضوء ترجمہ روایت ہے ام عطیہ سی کہا انہوں نے وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادی نے یعنے زینب نے سو فرمایا آپنی غسل دو انکو طاق مرتبہ تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو اور غسل دو انکو پانی اور بیر کے پتوں سے اور ڈالو آخیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور راوی کو شک ہے کہ کافور فرمایا یا شیئا من کافور فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہے پھر جب فارغ ہو جاؤ تم یعنے غسل سے تو مجھکو خبر دو کہا ام عطیہ نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہمنے انکو سو ڈالدیا انہوں نے ہماری طرف اپنی تہبند کو اور فرمایا اسکے بدن سے لگا دو اسکو کہا ہشیم نے اور روایت میں اور لوگوں نے اور شاید یہ بھی معلوم نہیں ہشام نے بھی یا نہیں میں ہوں یہ بھی ہے کہ کہا ام عطیہ نے اور گوندھا ہمنے انکے بالوں کو تین چوٹیاں کر کے کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہا راوی نے کہ ڈالدیا ہمنے انکے بالوں کو انکے پیچھے کہا ہشیم نے پھر روایت کی ہمسے خالد نے لوگوں کے سامنے حفصہ سے اور محمد نے ام عطیہ سے کہ کہا ام عطیہ نے کہ فرمایا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے انکے داہنے حصے اور وضو کے اعضاء سے **ف** اسباب میں ام سلمہ ہی سے روایت ہے کہا ابو عیسے نے ام عطیہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت ایسا ہے جیسا غسل جنابت اور مالک ابن انس نے کہا غسل میت کی ہمارے نزدیک کچھ گنتی مقرر نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں ولیکن میت کو پاک کر دیویں کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا مجمل ہے کہ میت نہلایا جاوے اور صاف کیا جاوے پھر جب پاک صاف ہو جاوے میت تری پانی سے یا کسی اور کے پانی سے جسمیں بیری کے پتے وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اسکو ولیکن امیر نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلاویں اور تین بار سے کم نہ کریں اسلئے کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہلاؤ اسکو تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کو تو تین بار ہی کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے یہ کہ زیادہ نہ مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہی فقہائے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیثکے اور کہا اصحاب اور اسحاق نے کہ نہلایا جاوے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور آخیر میں کافور ہو **باب** ما جاء فی المسک للمیت باب میت کے مشک لگانیکے بیان میں **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن المسک فقال ھو اطیب طیبکم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشک لگانیکو اور اسکے استعمال کو فرمایا آپنے وہ تمہارے سب خوشبوؤں سے بہتر ہے **روایت** کی ہمسے محمود ابن غیلان نے انہوں نے

ابوداؤد اور شافعی دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی میت کی مانند **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے اصحاب رحمہم اللہ کا اور مکروہ کہا ہے بعض علما نے میت کے مس کرنے کا اور روایت کی یہ حدیث مسکر بن ریان نے بھی انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا علی بن سعید نے مسکر بن ریان ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر ثقہ ہیں **باب** ماجاء فی الغسل من غسل المیت باب میت کو نہلانے والے کے نہانے کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من غسلہ الغسل ومن حملہ الوضوء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہانا چاہئے اس کو جو غسل دیوے اور وضو کرنا چاہئے جو اٹھاوے اس کو یعنے میت کو **ف** اسی باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور مرفوع ہے ابی ہریرہ سے موقوف یعنے انہی کا قول اور اختلاف ہے علما کا اس میں جو میت کو نہلاوے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلاوے میت کو اس کو بھی نہانا چاہئے اور بعضوں نے کہا وضو کرنا چاہئے اور مالک ابن انس نے کہا مستحب ہے نہانا غسل میت کے بعد اگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جسنے میت کو نہلایا امید ہے کہ غسل اس پر واجب نہ ہو لیکن وضو میں کہ روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحٰق نے وضو ضرور ہے اور ضرور ہی عبداللہ ابن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل کرے نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد **باب** ماجاء ما یستحب من الکفن باب اس بیان میں کہ کفن کس رنگ کا دینا مستحب ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو اپنی کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اسلئے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دو اسی میں اپنے مردوں کو **ف** اسی باب میں ابوذر اور ابن عمر اور عائشہ سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علمائی اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جسمیں وہ نماز پڑھتا تھا اور کہا احمد اور اسحٰق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا **باب** عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولی احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ولی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن دیوے اسکو **ف** اسی باب میں جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن ابی مطیع نے حضرت کے اس قول میں ولیحسن احدکم کفن اخیہ یعنے مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو **باب** ماجاء فی کم کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب اس بیان میں کہ آنحضرت کے کفن میں کتنے کپڑے تھے **عن** عائشۃ قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب یمانیۃ لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ قال فذکروا لعائشۃ قولہم فی ثوبین وبرد حبرۃ فقالت قد اتی بالبرد ولکنہم ردوہ ولم یکفنوہ فیہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کفن دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کہ سفید تھے یمن کے نہ اسمیں کرتا تھا نہ عمامہ کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن حضرت کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جسمیں خط کا بھی ہوتے تھے تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چادر لائے تھے ولیکن پھیری گئی اور کفن نہ پایا حضرت کو اسمیں **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن حمزۃ بن عبدالمطلب فی نمرۃ فی ثوب واحد **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن دیا حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے کو انکی چادر میں ایک کپڑی میں **ف** اسی باب میں علی اور ابن عباس اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کفن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایتیں مختلف ہیں اور حضرت عائشہ کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہئے تین کپڑے میں کفن دیوے ایک قمیص اور دو لفافے اور چاہئے تین لفافے میں کفن دیوے اور کافی ہے ایک کپڑا بھی اگر دو نہ ملیں اور دو بھی اگر تین نہ ملیں اور تین بھی ہیں کہ میسر ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورت کو پانچ کپڑوں میں **باب** ماجاء فی الطعام یصنع لاہل المیت باب اہل میت کے گھر کھانا بھیجنے کے بیان میں **عن** عبداللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فانہ قد جاءہم ما یشغلہم **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لئے کہا اسلئے کہ آئیر ایسی چیز آئی ہے کہ جسمیں وہ مشغول ہیں یعنے رنج و ملال **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علما نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ انکی مصیبت کم ہو اسے یہی قول ہے شافعی کا اور جعفر بن خالد یوتی بن سمار کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی اسنے ابن جریج نے **تبرجم** کہتا ہے یہ جو ہمارے شہر میں مشہور ہے جو میت کے ہاں کسی شہر میں کھچڑی اور مٹنی اور کہیں بازار کی روٹی اور کباب مولی اور پنیر بھیجتے ہیں اور اسکا حاضری نام رکھتی ہیں اسمیں تعین طعام مدعت ہے اگر کہا مقرر کریں جو میسر ہو بھیجیں تو سنت ہے **باب** ماجاء فی النہی عن ضرب الخدود وشق الجیوب عند المصیبۃ باب اس بیان میں کہ منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا مصیبت کے وقت حرام ہے **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا

توسکنا مراد ہے موتی پر آواز سے رونیکی ممانعت بغیر چیخنے رونا جائز ہے

من شق الجیوب وضرب الخدود ودعا بدعوی الجاهلیة ترجمہ حدیث حضرت عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری اُمت میں نہیں وہ شخص کہ پیٹے گریبان اور چیخے کال اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنے ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی کراهیة النوح باب اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے **عن** هلال بن یساف قال کان رجل من الانصار یقال له قرظة بن کعب فنیح علیه فجاء المغیرة بن شعبة فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه وقال ما بال النوح فی الاسلام اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من نیح علیه عذب بما نیح علیه ترجمہ روایت ہے ہلال بن یساف سے کہا مر گیا ایک شخص انصار سے کہ اُسکو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگی اوپر اُسکی مغیرہ بن شعبہ اور چڑھ گئی منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسکی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام سے کہا مر گیا ایک شخص انصار سے کہ اُسکو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگی اوپر اُسکی مغیرہ بن شعبہ اور چڑھ گئی منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسکی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں

جھوٹ نہیں بنائی یہ بات ولیکن وہم ہوگیا انکو یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مرگیا تھا پھر آپنے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والی اُسکے رو رہی ہیں ۔

ف اسما بین ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید سے یہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے اور بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالے قرآن میں یہی فرماتا ہی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنے کوئی کسیکے گناہ کی بوجھ نہیں اُٹھاتا یعنے زندہ کے رونے سے مُردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اُسکا کیا قصور ہی اور یہی مذہب ہے شافعی کا **عن** جابر بن عبد اللہ قَالَ اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ فَوَجَدَہٗ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ فَبَکٰی فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْکِیْ اَوَلَمْ تَکُنْ نَھَیْتَ عَنِ الْبُکَاءِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ نُھِیْتُ عَنْ صَوْتَیْنِ اَحْمَقَیْنِ فَاجِرَیْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِیْبَۃٍ خَمْشِ وُجُوْہٍ وَشَقِّ جُیُوْبٍ وَرَنَّۃِ شَیْطَانٍ وَفِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ ھٰذَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ پکڑ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کا ہاتھ سو لیگئے انکو اپنے صاحبزادے ابراہیم علیہ السلام کے پاس سو پایا انکو کہ وہ اپنی جان دیتی ہی ہیں یعنی نزع روح میں ہیں سو لے لیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونی لگے سو عبد الرحمن نے عرض کیا کہ آپ روتے ہیں اور آپ ہی منع کرتے تھے رونی سے فرمایا میں نہیں رونی سے منع کرتا تھا ولیکن دو احمق فاجر کی آواز رونی سے منع کرتا تھا ایک آواز رونی کی کسی مصیبت کی وقت اور نوچنا پیٹنا مونہہ کا اور پھاڑنا چیرنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے

باب ماجاء فی المشی امام الجنازۃ

جنازہ کے آگے چلنے کی بیان میں **عن** سالم عن ابیہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کو کہ چلتے تھے آگے جنازے کی **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے عمر و بن عاصم سے اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے منصور اور بکر کوفی اور زیاد سی اور سفیان سے یہ سب روایت کرتی ہیں کہ اُنہوں نے سُنا زہری سے اُنہوں نے سالم بن عبد اللہ سی اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر کو کہ آگے چلتے تھے جنازہ کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہوں نے عبد الرزاق سے اُنہوں نے معمر سی اُنہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھکو سالم نے کہ اُنکے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے اسما بین انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے ابن عمر کی حدیث کے مانند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اسمیں زیادہ صحیح ہی کہا ابو عیسے نے سُنا میں نے یحیی بن موسی سے کہتے تھے سُنا میں نے عبد الرزاق سے کہتے تھے کہا ابن مبارک نے حدیث زہری کے جو مرسل ہے اسمیں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھکو کہ ابن جریج نے لیلی ہو یہ روایت ابن عیینہ سی کہا ابو عیسے نے اور روایت کی ہمام بن یحیی نے یہ حدیث زیاد سی جو بیٹے ہیں سعد کی اور منصور اور ابو بکر اور سفیان نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی اُنسی ہمام نے اور اختلاف کیا علما نے جنازے کے آگے چلنے میں سو بعضوں نے علما صحابہ وغیرہم سے کہا آگے ہی چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور عمر اور عثمان بھی **ف** یعنے مؤلف نے یہ حدیث محمد سی سو کہا اُنہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے اُنہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھکو سالم نے کہ باپ اُنکے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہی

باب ماجاء فی المشی خلف الجنازۃ

باب جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْیِ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ فَقَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ کَانَ خَیْرًا عَجَّلْتُمُوْہُ وَاِنْ کَانَ شَرًّا فَبُعْدًا لِّاَھْلِ النَّارِ الْجَنَازَۃُ مَتْبُوْعَۃٌ وَّلَا تَتْبَعُ لَیْسَ مِنْھَا مَنْ تَقَدَّمَھَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے پوچھا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپنے دوڑنی سے ذرا کم چلنا چاہیے سو اگر نیک ہے جلدی پہونچاؤ گی تم اُسکو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو نہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازے کے پیچھے چلیا جاتا ہے نہ اُسکو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور نہیں ہے اُسکے ساتھ والوں میں جو اُس سے آگے چلے کہا ابو عیسے نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سی اور سُنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے ابی ماجد کی اس حدیث کو اور کہا محمد نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحیی سے ابو ماجد کون ہے کہا اُنہوں نے ایک اُڑتی چڑیا ہی کہ ہم سی روایت کی اُسنی یعنے ایک مرد ہے مجہول الحال اُسکا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائی صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور انکی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحیی امام بنی تیم اللہ کے ثقہ ہیں کُنیت اُنکی ابو الحارث ہے اور اُنکو یحیی الحابر بھی کہتے ہیں اور یحیی الحُمر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی اُنسے شعبہ نے اور سفیان ثوری

اور ابو احوص اور سفیان بن عیینہ نے **باب** ماجاء فی کراھیۃ الرکوب خلف الجنازۃ باب اس بیان میں کہ جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے **عن** ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرای ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکۃ اللہ علی اقدامھم وانتم علی ظھور الدواب ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپنے کچھ لوگوں کو سوار فرمایا تمکو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو **ف** اسی باب میں مغیرہ بن شعبہ اور زید بن ثابت سے بھی یہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث ثوبان کی موقوف بھی مروی ہے اسنے موقوفاً بھی **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی ذلک باب اس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے **عن** سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرۃ یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ ابن الدحداح وھو علی فرس لہ یعنی ونحن حولہ وھو یتوقص بہ ترجمہ روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کی اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے وہ کودتا تھا اور ہم حضرت کے گرد تھے اور آپ اسکو چھوٹی چھوٹی قدموں سے لئے جاتی تھے **عن** جابر بن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای جنازۃ ابن الدحداح ماشیا ورجع علی فرس ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر آئے کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی الاسراع بالجنازۃ باب جنازہ جلد لیجانے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک خیرا تقدموھا الیہ وان تک شرا تضعونہ عن رقابکم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہنچاتی ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک آپنے فرمایا جلدی لیچلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھکر چلو اسلئے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اسکو نیکی کیطرف اور اگر بری شخص کا ہے تو اتارو اسکو اپنی گردنوں سے **ف** اسی باب میں ابی بکرہ سے بھی یہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی قتلی احد وذکر حمزۃ باب شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی ذکر میں **عن** انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمزۃ یوم احد فوقف علیہ ورآہ قد مثل بہ فقال لولا ان تجد صفیۃ فی نفسھا لترکتہ حتی تاکلہ العافیۃ حتی یحشر من بطونھا قال ثم دعا ببمرۃ فکفنہ فیھا فکانت اذا مدت علی راسہ بدت رجلاہ واذا مدت علی رجلیہ بدا راسہ قال فکثر القتلی وقلت الثیاب قال فکفن الرجل والرجلان والثلثۃ فی الثوب الواحد ثم یدفنون فی قبر واحد قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عنھم ایھم اکثر قرانا فیقدمہ الی القبلۃ قال فدفنھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصل علیھم ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی سید حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ احد کے دن یعنے انکی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے انکے پاس سو دیکھا انہیں کہ انکے ہاتھ پیر کاٹے گئی ہیں تو آپنے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنی دلمیں تو میں انکو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتی انکو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتی جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپنے ایک چادر اور کفن دیا اسکو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تو سر کھلجاتی انکے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر تو کھلجاتا انکا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اسکو آگے رکھتے قبلے کیطرف یعنی قبر میں کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سبکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکی نماز جنازہ نہ پڑھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو کہ انس سے مروی ہو مگر اسی سند سے **باب** اخر دوسرا باب **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض ویشھد الجنازۃ ویرکب الحمار ویجیب دعوۃ العبد وکان یوم بنی قریظۃ علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیہ اکاف لیف ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اسکی لڑائی کے دن آپ سوار تھے گدھی پر کہ اسکی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور اسپر زین بھی اسی چھال کا تھا کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں انس سے اور مسلم عمر ضعیف ہیں اور یہ مسئلہ بیشے ہیں کسان علائی کے **باب** **عن** عائشۃ قالت لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفنہ فقال ابو بکر سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ما نسیتہ قال ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ فدفنوہ فی موضع فراشہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ انکے دفن میں سو کہا ابو بکر نے میں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اسکو فرمایا حضرت نے نہیں قبض روح کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہی پھر دفن کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی بستر مبارک کی جگہ کہا

ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمن بن ابی بکر ملیکی کی طرف سے ضعیف ہیں حافظ کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب آخر دوسرا باب **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو اپنے مُردوں کی بھلائیاں اور باز رہو انکی برائیوں سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران ابن انس کی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی ہیں ان نے عطاء سے انہوں نے عائشہ سے اور عمران ابن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہیں عمران ابن انس کی سے **باب** ماجاء فی الجلوس قبل ان توضع باب ہیں جنازہ اتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں **عن** عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبع الجنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فمر حبر فقال ھکذا نصنع یا محمد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوھم ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جبتک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے آگیا ایک عالم یہود کا اور کہا اسنے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمد سو بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا انکی مخالفت کرو یعنی یہود کی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر ابن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں **باب** فضل المصیبۃ اذا احتسب باب مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے **عن** ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابو طلحۃ الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما ارادت الخروج اخذ بیدی فقال الا ابشرک یا ابا سنان قلت بلی قال حدثنی الضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب عن ابی موسیٰ الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات ولد العبد قال اللہ لملائکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد ترجمہ روایت ہے ابی سنان سے کہا دفن کیا میں نے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھا تھا قبر کے کنارے پر پھر جب چلا میں قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں تجھ کو ای ابا سنان کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک ابن عبدالرحمن بن عرزب نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالے اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ لی لیا تم نے پھل اسکے دل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ تعالے جلشانہ بناؤ میرے بندے کے لئے ایک گھر جنت میں اور اسکا نام رکھو بیت الحمد یعنے تعریف کا گھر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی التکبیر علی الجنازۃ باب نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکبر اربعا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے نماز جنازہ پڑھی اور تکبیر کہے اللہ اکبر کہا چار بار **ف** اسباب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور زید ابن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور زید ابن ثابت زید ابن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں مدینہ میں ثابت سے حاضر ہوئے ہیں جنگ بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوئے بدر میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی قال کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسالناہ عن ذلک فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبرھا ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہا زید ابن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایکبار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اسکی وجہ تو کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی ایسا ہی کہتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید ابن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کریں **باب** ماجاء فی الصلوۃ علی المیت باب نماز جنازہ کی دعا کے بیان میں **عن** یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو ابراھیم الاشھلی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللھم اغفر لحینا وسیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا قال یحیی وحدثنی ابو سلمۃ بن عبدالرحمن عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک وزاد فیہ اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان ترجمہ روایت ہے یحیی بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابو ابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو دعا پڑھتے اللھم سے انثانا تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخش ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضر اور غائب اور چھوٹوں اور بڑوں اور مرد اور عورت کو کہا یحیی نے اور روایت کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور زیادہ کیا اسمیں یعنے بعد انثانا کے ان لفظوں کو اللھم من احییتہ منا سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ جسکو تو زندہ رکھے ہم میں

تو زندہ رکھ اسلام کے کام پر یعنی نیک عمل پر اور جسکو تو ماری تو ہم میں سے تو اسکو ایمان یعنی توحید پر ف اسباب عبدالرحمن بن عوف اور عائشہ اور ابی قتادہ اور جابر اور عوف بن مالک سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوابراہیم کی باپ کے حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی ابن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہ رضی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہی اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور موسیٰ سمجھتی ہیں ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتی ہیں عبدالحمید بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت سے جو موسیٰ سے ابی ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے اور پوچھا میں نے نام ابی ابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے **عن** عوف بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی میت فحفظت من صلوتہ اللھم اغفرلہ وارحمہ واعفہ واغسلہ بالبرد کما یغسل الثوب رجمہ روایت ہے عوف ابن مالک سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے انکی نماز میں سے ان کلمات کو اللھم سے آخر تک کہا اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخشدی اسکو اور رحم کر اسپر اور دھو دے اسکے گناہوں کو رحمت کے اولوں کے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ہم سے صحیح ہی اور محمد ابن اسمٰعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اسباب میں یہی حدیث ہی **باب** ماجاء فی القراءۃ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب باب نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب رجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی **ف** اسباب ام شریک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابوشیبہ واسطی ہی اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباس سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا **عن** طلحۃ بن عبداللہ بن عوف ان ابن عباس صلی علی جنازۃ فقرأ بفاتحۃ الکتاب فقلت لہ فقال انہ من السنۃ او من تمام السنۃ رجمہ روایت ہے طلحہ بن عبداللہ ابن عوف سے کہ ابن عباس نے جنازے کی نماز پڑھی اور انمیں سورۂ فاتحہ پڑھی سو میں نے اُنسے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت سے راوی کو شک ہے کہ من السنۃ کہا یا من تمام السنۃ مطلب دونوں کا ایک ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورۂ فاتحہ پڑھنا بعد تکبیر اولے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے پڑھے سو فاتحہ نماز جنازہ میں نماز جنازہ قوالدہ کی تصریف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور دعا کرنا میت کے لئے ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے **باب** کیف الصلوٰۃ علی المیت والشفاعۃ لہ باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے شفاعت کرنیکے بیان میں **عن** مرثد بن عبداللہ الیزنی قال کان مالک بن ہبیرۃ اذا صلی علی جنازۃ فتقال الناس علیھا جزم ثلثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثۃ صفوف فقد اوجب رجمہ روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا مالک ابن ہبیرہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو انکی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اسکے لئے واجب ہو گئی **ف** اسباب عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور میمونہ سے روایت ہے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک ابن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی گئی لوگوں نے محمد اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم ابن سعد نے محمد ابن اسحٰق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہوں نے مرثد اور مالک ابن ہبیرہ کی بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان لوگوں کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئے زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من میت احد من المسلمین فیصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون ان یکونوا مائۃ فیشفعوا لہ الا شفعوا فیہ وقال علی فی حدیثہ مائۃ فما فوقھا رجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ مرے اور اسپر نماز جنازہ پڑھیں ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اسکے لئے مگر شفاعت قبول کیجاتی ہے اُن مسلمانوں کی اُس میت کے لئے اور علی ابن مدینی نے اپنی روایت میں کہا مائۃ فما فوقھا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں یا اس سے زیادہ کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اسکو بعضوں نے اور مرفوع کیا **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصلوٰۃ علی الجنازۃ عند طلوع الشمس وعند غروبھا باب اس بیان میں کہ طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ مکروہ ہے **عن** عقبۃ بن عامر الجھنی قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین تقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل وحین تضیف للغروب حتی تغرب رجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے اور مردوں کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہو جب تک بلند ہو جاوے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر

جبتک کہ زوال نہ ہو تیسرے جب آفتاب چمکے ڈوبنے کو جبتک غروب نہ ہو کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ وہ نہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو حضرت کی حدیث میں وارد ہوا ان نقبر فیھن موتانا مراد اس سے نماز جنازہ ہی کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جبتک آفتاب ڈھل نہ جاوے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں **باب** فی الصلوٰۃ علی الاطفال باب لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء منھا والطفل یصلی علیہ ترجمہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جاوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جاوے لڑکے پر اگرچہ وہ بعد پیدا ہونے کے رویا ہی نہو فقط صورت اسکی بنگئی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی ترک الصلوٰۃ علی الطفل حتی یستھل باب اس بیان میں کہ لڑکا جبتک پیدا ہونے کے بعد رویا نہو اسکی نماز نہ پڑھیں **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا یرث ولا یورث حتی یستھل ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا کوئی وارث ہوتا ہے جبتک وہ بعد پیدا ہونے کے رویا نہ چلاوے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو بعضوں نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً اور روایت کی شعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے موقوفاً یعنے انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جاوی جبتک وہ رویا نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ علی المیت فی المسجد باب نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن البیضاء فی المسجد ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہا شافعی نے کہا امام مالک نے نماز جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھا اور حجت پکڑا اسی حدیث کا **باب** ما جاء این یقوم الامام من الرجل والمرأۃ باب اس بیان میں کہ نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو **عن** ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام حیال رأسہ ثم جاؤا بجنازۃ امرأۃ من قریش فقالوا یا ابا حمزۃ صل علیھا فقام حیال وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنازۃ مقامک منھا ومن الرجل مقامک منہ قال نعم فلما فرغ قال احفظوا ترجمہ روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالک کے ساتھ جنازی کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالک اس جنازہ کی سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائی اور وہ قریش میں سے تھے اور کہا لوگوں نے یا ابا حمزہ اسکی بھی نماز پڑھ سو کھڑے ہوئے انس اس جنازہ کے بیچ میں یعنے عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا ہے تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے عورت کے جنازہ پر جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کی جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے تو انس نے کہا ہاں پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو **ف** اسی باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کے مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تم اسمیں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتی ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبد الوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابی غالب سے روایت ہمام کی مثل اور اختلاف ہے ابی غالب کے نام میں سو بعضوں نے کہا نافع ہی اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عن** سمرۃ بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی امرأۃ فقام وسطھا ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کی بیچ میں یعنے کمر کے مقابل کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی اور روایت کی شعبہ نے بھی ہمین سے اور روایت کی شعبہ نے بھی ہمین سے **باب** ما جاء فی ترک الصلوٰۃ علی الشھید باب شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں **عن** عبد الرحمن بن کعب بن مالک ان جابر بن عبد اللہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی الثوب الواحد ثم یقول ایھما اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر لہ الی احدھما قدمہ فی اللحد فقال انا شھید علی ھؤلاء یوم القیمۃ وامر بدفنھم فی دمائھم ولم یصل علیھم ولم یغسلوا ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی انکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوئے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنے کفن کے پھر فرماتے تھے کون اسمیں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب لوگ اشارہ سے بتاتی کہ اسکو قرآن زیادہ یاد تھا تو اسکو آپ قبر میں آگے رکھتے یعنے قبلے کیطرف اور فرماتے میں گواہ ہوں انکا قیامت کے دن یعنی انکے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپنے انکے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی اوپر ان

فصل دیا ف اسبابمین انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی اور مرفوع بھی یہ حدیث زہری بھی دو روایت کرتی ہین انس بھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر بھی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی راوی نے روایت کی ہے جابر سے اور اختلاف ہے علما کا شہید کے نماز جنازہ مین سو بعضون نے کہا اسکی نماز نہ پڑھی جاوے یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتی ہین امام شافعی اور احمد اور کہا بعضون نے کہ نماز پڑھے شہیدون پر اور دلیل لائی ہین اس حدیث کو کہ حمزہ پر نماز جنازہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتی ہین اسحاق **باب** جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان مین **عن** الشعبي قال اخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم ورأى قبرا منتبذا فصف اصحابه فصلى عليه فقيل له من اخبرك فقال ابن عباس ترجمہ روایت ہے شعبی سے کہا خبر دی مجھکو اسنے جسنے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے دیکھا ایک قبر کو دور تو صف باندھی آپکے اصحاب نے اور نماز پڑھی حضرت نے اس قبر کے جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کسنے خبر دی تمکو کہا ابن عباس نے ف اسبابمین انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے قبر پر نماز نہ پڑھی اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور کہا ابن مبارک نے جو میت بی نماز پڑھے دفن ہوگئی ہو اسکی قبر پر نماز پڑھ لیوین اور جایز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کی اندر تک نماز جنازہ قبر پر جایز ہے اور اُن دونون نے کہا کہ اکثر ہمنے سنا ہی ابن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد **عن** سعد بن المسيب ان ام سعد ماتت والنبي صلى الله عليه وسلم غائب فلما قدم صلى عليها وقد مضى لذلك شهر ترجمہ روایت ہے سعد بن مسیب سے کہ ام سعد وفات کر چکی تھین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہین تشریف لیگئی تھے پھر جب آئے تو پھر نماز پڑھی اُنکے مرنیکے مہینا بھر ہو چکا تھا **باب** جَاءَ فِي صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے کے بیان مین **عن** عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا كما يصف على الميت وصلينا عليه كما يصلى على الميت ترجمہ روایت ہے عمران حصین سے کہا انہون نے فرمایا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بھائی نجاشی مرگئی سو کھڑے ہو اور نماز پڑھو انکی کہا راوی نے سو کھڑے ہوگئے ہم اور صف باندھی ہمنے جیسی صف باندھتے ہین میت کے پاس اور نماز پڑھی ہمنے انکی جیسے نماز پڑھتے ہین جنازہ کی ف اسبابمین ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور حذیفہ اسید اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہون نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور انکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہین **باب** جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ باب نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان مین **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط ومن تبعها حتى تقضى دفنها فله قيراطان احدهما او اصغرهما مثل احد فذكرت ذلك لابن عمر فارسل الى عائشة فسألها عن ذلك فقالت صدق ابو هريرة فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ پڑھے اُسکے لئی ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول مین پانچ جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلی یہانتک کہ اُسکے دفن سے فراغت ہو جاوے تو اُسکے لئے دو قیراط ہر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ اُحد کے ہے یا چھوٹا انمین کا راوی کو شک ہے کہ احد ہما فرمایا یا اصغر ہما پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی مین نے یہ حدیث ابن عمر سے تو انہون نے بوجہ ایسا جانا حضرت عائشہ سے تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ابو ہریرہ سچ کہتے ہین تو کہا ابن عمر نے ہمنے تو بہت سے قیراطون کا نقصان کیا ف اسبابمین براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبان سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی بھی انسے کئی سندون سے **باب** دوسرا باب **عن** ابي المهزم يقول صحبت ابا هريرة عشرة سنين فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تبع جنازة فحملها ثلث مرات فقد قضى ما عليه من حقها ترجمہ روایت ہے ابو المہزم سے کہتے تھے ابو ہریرہ کے ساتھ مین رہا دس برس تک تو سنا مین نے انسے کہ فرماتے تھے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کی اور اٹھاوے اُسکو تین بار یعنی تین بار کندھا دیوے تو پورا کر چکا اُسکا حق جو اُسپر تھا کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضون نے اسی سند سے اور مرفوع نہین کی اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے اُنکو شعبہ نے **باب** جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ باب جنازہ دیکھکر اُٹھ کھڑا ہونے کے بیان مین **عن** عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رأيتم الجنازة فقوموا لها حتى تخلفكم او توضع ترجمہ روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ

کرتی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جائے وہ تکھو یا آ اور جائے کندھوں سے ف اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعھا فلا یقعدن حتی توضع ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جائے کندھوں سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کی وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ اتارا جائے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علما کے صحابہ و غیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے سے اور بیٹھے رہتے تھے جب تک جنازہ انکے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا باب فی الرخصۃ فی ترک القیام لاب جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کے بیان میں عن علی ابن ابی طالب انہ ذکر القیام فی الجنائز حتی توضع فقال علی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قعد ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تو فرمایا حضرت علی نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھنے لگے ف اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض انکے بعض سے روایت کرتی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح روایت ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اول کی کہ جسکے لفظ یہ ہیں اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا الخ حضرت نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا چاہیے کھڑا ہو جائے نہیں اور سند لائی اسی حدیث کو کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے اور حضرت علی کا قول جو اوپر مروی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتی تھی پھر بیٹھنے لگے اسکا یہی مطلب ہے کہ اول اول آنحضرت جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے باب ما جاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا باب اس بیان میں کہ حضرت نے فرمایا کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق اوروں کے لئے عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لئے یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے اور شق اوروں کے واسطے ہے ف اس باب میں جریر بن عبداللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی یہی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کے غریب ہے اس سند سے باب ما جاء ما یقول اذا ادخل المیت قبرہ باب اس دعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادخل المیت القبر قال وقال ابو خالد اذا وضع المیت فی لحدہ قال مرۃ بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وقال مرۃ بسم اللہ وباللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکھتے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد اودی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ یعنے قبر میں رکھتا ہوں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد اور مغفرت کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بسم اللہ وباللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سند دوسری بھی ابن عمر سے کہ وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ ابوالصدیق ناجی نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابی بکر الصدیق کے ابن عمر سے موقوفاً بھی باب ما جاء فی الثوب الواحد یلقی تحت المیت فی القبر باب میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں عن محمد قال الذی الحد قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحۃ والذی القی القطیفۃ تحتہ شقران مولی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر واخبرنی ابن ابی رافع قال سمعت شقران یقول انا واللہ طرحت القطیفۃ تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر ترجمہ روایت ہے محمد سے کہا جسنے لحد کھودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ ابو طلحہ تھے اور جسنے بچھادی چادر مبارک انکی قبر میں حضرت کی نیچے وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھکو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں ہی نے بچھادی چادر مبارک نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر میں اور یہ شاید اسلئے بچھادی ہو کہ آپکے بعد کوئی دوسرا نہ بچھاوے کہ وہ آپکا بستر خاص تھا ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی ابن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہی حدیث عن ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا بچھادی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چادر سرخ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے شعبہ سے دو روایت کرتی ہیں ابی حمزہ قصاب سے جسکا نام عمران ابن ابی عطا ہے اور مروی ہے ابی جمرہ ضبعی سے کہ نام اسکا نصر ابن عمران ہے اور دونوں ابن عباس کے یار و نمیں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباس

سی کہ مکروہ ہی میت کے نیچے قبر مین کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور اور مقام مین محمد ابن بشار کہتی ہین کہ روایت کی ہمسے محمد ابن جعفر اور یحیی نی شعبہ سی اُنہون نی ابی جمرہ سی اُنہون نی ابن عباس سے اور یہ زیادہ صحیح ہی **باب** ماجاء فی تسویۃ القبر باب قبر فکو زمین کے برابر کردینے کی بیانمین **عن** ابی وائل ان علیا قال لابی الھیاج الاسدی ابعثک علی ما بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع قبرا ممثرا الا سویتہ ولا تمثالا الا طمستہ **ترجمہ** روایت ہے ابی وایل سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نی ابی الہیاج اسدی سے فرمایا مین تمکو بھیجتا ہون اس کام کے لئے جسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مجھکو بھیجا تہا کہ نہ چھوڑی تو کوئی قبر بلند مگر اسکو برابر کردے یعنے زمین کے اور نہ چھوڑی کسی تصویر کو بغیر مٹائی **ف** اسباب مین جابر سی بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ حرام کہتے ہین قبر کے بلند کرنیکو زمین سی شافعی نے کہا مین حرام کہتا ہون قبر کے بلند کرنیکو مگر زمین سی ایسی ہے کہ پہچانی جائی تاکہ اُسپر کوئی چلے اور بیٹھے نہین **باب** ماجاء فی کراھیۃ الوطی علی القبور والجلوس علیھا باب اس بیانمین کہ قبرون پر چلنا اور بیٹھنا منع ہی **عن** ابی مرثد الغنوی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا **ترجمہ** روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قبرون پر نہ بیٹھو اور اُنکی طرف نماز نہ پڑھو **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور عمرو ابن حزم اور بشیر ابن خصاصیہ سے بھی روایت ہے **روایت** کی ہمسے محمد ابن بشار نی اُنہون نی عبد الرحمن بن مہدی سی اُنہون نی عبد اللہ بن مبارک سے اسی سناد سی مانند حدیث مذکور کی **روایت** کی ہمسے علی ابن حجر اور ابو عمار نی ان دونون نے ولید ابن مسلم سی اُنہون نی عبد الرحمن بن یزید بن جابر سی اُنہون نی بسر ابن عبید اللہ سی اُنہون نی واثلہ بن اسقع سی اُنہون نی ابی مرثد سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی کی مانند اور اسمین ابی ادریس کا نام نہین اور یہی صحیح ہی **کہا** ابو عیسے نے کہا محمد نی ابن مبارک کی حدیث مین خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اسمین ابی ادریس خولانی کا نام اور حقیقت مین روایت بسر ابن عبید اللہ سی ہے وہ روایت کرتی ہین واثلہ بن اسقع سی ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نی عبد الرحمن بن یزید جابر سی کہ ابی ادریس خولانی کا نام اسمین نہین اور بسر ابن عبید اللہ سنا ہی واثلہ بن اسقع سی **باب** ماجاء فی کراھیۃ تجصیص القبور والکتابۃ علیھا باب اس بیانمین کہ قبرون کو پختہ کرنا اور اُنکے آس پاس اور اُنکے اوپر لکہنا حرام ہی **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تجصص القبور وان یکتب علیھا وان توطا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قبرون کے پختہ بنانے سی اور اُسکے اوپر یا آس پاس لکہنے سے اور اُسکے اوپر مکان یا گنبد بنانے سی اور اُسپر چلنے سے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سند ون سی جابر سے اور بعض علما کی کہ انہین مین حسن بصری بھی ہین قبر کے لیپنے کو جایز کہا ہی اور شافعی نے کہا اگر لیپین تو کچھ مضائقہ نہین **باب** مایقول الرجل اذا دخل المقابر باب مقبرہ مین جانیکی دعاؤنکی بیانمین **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبرون پر سو اُنکے سامنے کیا اپنا مونہہ اور کہا السلام سی آخر تک اور معنی اُسکے یہ ہین سلام ہی تمپر اے قبر والون اللہ بخشے ہمکو اور تمکو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہین **ف** اسباب مین بریدہ اور عائشہ سے روایت ہے اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابو بکر ثنیہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی زیارۃ القبور باب مارت قبور کے جایز ہونیکے بیانمین **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فقد اذن لمحمد فی زیارۃ قبر امہ فزوروھا فانھا تذکر الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے سلمان بن بریدہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی مین تمکو منع کرچکا تہا قبرونکی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد کو اُسکے ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبرونکی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے **ف** اسباب مین کئی باتین سمجھنا اور بخوبی یاد رکہنا چاہیے اول یہ کہ ابتدائی اسلام مین زیارت قبور حرام تہی اور وجہ اُسکی یہ تہی کہ لوگ شرک مین گرفتار تہے یہود و نصاری قبرونکو مسجدین بناکر نماز پڑہتے تہی سجدہ کرتے تہے دعائین مانگتے تہی ناک رگڑتے تہی اوندہے پڑے رہتے تہے جہاڑو دیتی ہے اعتکاف بیٹہتی تہے انکی شانمین حضرت نے فرمایا لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد یعنے لعنت اور پھٹکار کری اللہ تعالے یہود اور نصاری کو کہ جنہون نے سچے معبود کو چھوڑکر انبیاؤنکی قبرونکو مسجود بنایا اور مسجدین قرار دیا تو جب کتب الونکا یہ حال تہا تو اُمتی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اُسوقت مین حضرت نے نئے مسلمانون کو بالکل قبرستانمین جانا حرام کردیا کہ اپنی عادت معہود کے موافق بعضے لوگ زیارت کے بہانی کہلی خرافی گورپرستی نکرنے لگین یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس بانی مین یہ حالت موجود نہو اور ایسی قوم پیدا اور ظاہر ہو کہ عوام گورپرستی کرنے لگین تو اُسوقت مین خواص پر بھی زیارت قبر حرام ہوجاتی ہے چنانچہ آج کل ہمارے زمانہ مین کہ ہر ہر قبر پر ہزارون ساجد جمع ہین کہ مساجد مین بھی اتنے نہین تو حکم حرمت کا

اس علت کے ساتھ ہی جیسی شراب کی حرمت لعلت نشہ ہی ہر جسمین نشہ پایا جاویگا وہ حرام ہی اگرچہ نام اسکا شربت روح افزا لذت دربار کہین اسی طرح گور پرستی حرام ہی اگرچہ اسکا نام زیارت قبور رکہین دوسری روایت یہ کہ علت حلال ہونیکی زیارت قبور کی خود حضرت نے اسی حدیث مین ارشاد فرمادی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہی تو ٹوٹی قبرین شکستہ دل مرمت دیرانہ مین جو واقع ہین وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہین حسرت وندامت کا سبب ہوتی ہین اور جن قبرون پر عمدہ عمدہ غلاف ہزارون روپے کی پڑے ہین لاکہون روپئے کے جواہرات جڑی ہین گنبد فیروزی بناہی لباس زردوزی پڑا ہی جب ایسا سامان شاہانہ ہی وہان کیسکو دنیا سی بیزاری ہوتو عجب دیوانہ ہی اُسکے دیکہنے سے تو اور ہوس بڑہتی ہے حرص دنیا دوچند ہوتی ہی تو وہان علت حلت مفقود ہی بلکہ سامان حرمت سب موجود ہی کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہی کوئی کہتا ہی پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ کوئی صبح کوئی شام کو پہلی چلی آتی ہے ہاتہ مین ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤن تو دروازہ رزق کہلی الاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسی زیارت کو حضرت ملاحظہ فرماتی تو کفر کا حکم دیتی حلال وحلوہ کدہر کا اللہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین انتہی ف اسبابمین ابی سعید اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ کی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ زیارت قبورمین کچہ مضائقہ نہین یعنے اگر وہ مضائقہ نہ پائی جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی کراہیۃ زیارۃ القبور للنساء باب عورتونکو زیارت قبور حرام ہونیکے بیانمین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی عورتونکو جو قبرونکی زیارت کو جاوین ف اسبابمین ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بعض علما نے کہا ہی یہ حکم قبل رخصت دینے کی تہا جب حضرت نے رخصت دیدی تو عورتونکو بہی رخصت ہوگئی مردونکی مانند اور بعضون نے کہا نہین بلکہ عورتونکو زیارت قبور مطلق حرام ہی کہ اُنکو صبر کم ہوتا ہی اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت **باب** ماجاء فی الرخصۃ للنساء باب عورتون کے زیارت قبور کے بیانمین **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی قال فحمل الی مکۃ فدفن فیہا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت + وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ + من الدہر حتی قیل لن یتصدعا + فلما تفرقنا کانی ومالکا + لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا + ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدتک ما زرتک **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سی کہا انہون نے جب وفات پائی عبد الرحمن نے جو بیٹے ہین ابو بکر کے بہائی ہین حضرت عائشہ کے موضع حبشی مین کہ مکی کے قریب ہے کہا راوی نے پہر اُٹہا لائی اُنکو مکے مین اور دفن کیا اُسی مین پہر جب آئین حضرت عائشہ تو گئین عبد الرحمن کی قبر پر اور پڑہین یہ دو بیتین اور معنی اُسکے یہ ہین کہ ہم دونون ایسی تہے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جزیمہ کے کہ ایک ساتہ رہی برسون + زمانی مین یہانتک کہ لوگ کہتے تہے کبہی جدا نہونگی + پہر جب ہم جدا جدا ہوگئی تو گویا کہ مین اور مالک + باوصف مدتون ساتہ رہنے کی ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بہی ساتہ نہین رہے + پہر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالی کی اگر مین ہوتی تو تمکو وہین دفن کرواتی جہان تم مرے تہے اور اگر وقت موت مین تمہین دیکہہ لیتی تو اب کبہی قبر پر نہ آتی **باب** ماجاء فی الدفن باللیل باب راتکو دفن کرنیکے بیانمین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواہا تلاء القرآن وکبر علیہ اربعا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُتری ایک قبر مین راتکو اور چراغ جلایا آپکے لیے سو لیا اُس میت کو قبلی کیطرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجہپر تو بہت روتا تہا دل ہو تو اللہ تہا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنیوالا اور چار تکبیرین کہکر نماز جنازہ پڑہی ف اسبابمین جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے اور وہ بڑے بہائی ہین زید بن ثابت کے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کیطرف سے قبر مین رکہین اور بعضون نے کہا سرہانی کیطرف سے کہکر قبر مین کہینچ لین اور رخصت دی بعض علماون نے راتکو دفن کرنیکی **باب** ماجاء فی الثناء الحسن علی المیت باب میت کی اچہی طرح یاد کرنیکے بیانمین **عن** انس بن مالک قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فاثنوا علیہا خیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثم قال انتم شہداء اللہ فی الارض **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گزرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہ نے اُسکی بہلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے جنت واجب ہوگئی یعنے میت کے لئے پہر فرمایا صحابہ سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین مین یعنی جسنے تم سب ملکر اچہا کہا وہ اچہا ہے اللہ کے نزدیک جسنے بُرا کہا وہ بُرا ہی ف اسباب مین عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی اسود الدیلی قال قدمت المدینۃ فجلست الی عمر بن الخطاب فمر بجنازۃ فاثنوا علیہا خیرا فقال عمر وجبت فقلت لعمر ما وجبت قال اقول کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یشہد لہ ثلثۃ الا وجبت لہ الجنۃ قال قلنا

وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الاسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینہ میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب کے پاس سو گذرے لوگ ایک جنازہ لیکر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمر نے واجب ہو گئی جنت سو کہا میں نے حضرت عمر سے کیا چیز واجب ہوئی کہا انہوں نے میں نے جو کہا تم سے کہ

بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا ترجمہ روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک ٹکڑا ہے عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر یا جب کسی زمین میں طاعون ہو اور تم بھی اسمیں ہو تو اسمیں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اسمیں نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو اور راوی کو شک ہے کہ حضرت نے رجز فرمایا یا عذاب اور حنبی دونوں کے ایک ہیں ف اسباب میں معاذ اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمن بن عوف اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ حدیث اسامہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے **باب** جَاءَ فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ باب اس بیان میں جو اللہ کا ملنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اسکا ملنا چاہتا ہے **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا ملنا چاہے اللہ بھی اسکا ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اسکی ملنی کو برا جانتا ہے ف اسباب میں ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا ملنا چاہے اللہ بھی اسکا ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اسکے ملنے سے ناخوش ہوتا ہے کہا عائشہ نے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم سب برا جانتے ہیں موت کو یعنی کسیکا دل موت کا راغب نہیں آپنے فرمایا اسکا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مومن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی تو چاہتا ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اسکے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کی عذاب کی اور غصہ کی تو برا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اسکے ملنے کو کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** جَاءَ فِيْ مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهٗ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ باب اس بیان میں کہ جو اپنے آپ کو مار ڈالے اسپر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہیئے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا اپنی آپکو تو اسپر نماز نہ پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں سو بعضوں نے کہا نماز پڑھنی ہی چاہیئے ہر شخص پر کہ جسنی نماز پڑھی ہو قبلی کہ بیشک اگرچہ اپنی آپکو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحٰق کا اور احمد نے کہا امام نماز نہ پڑھے اسکی جسنے اپنے آپکو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں **باب** جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَدْيُوْنِ باب قرضدار کے نماز جنازہ کے بیان میں **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ غَارَتْ عَلَيْهِ دُيُوْنٌ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ بِالْوَفَاءِ فَقَالَ بِالْوَفَاءِ صَلّٰى عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا میں نے عبداللہ ابن ابی قتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائی کہ نماز پڑھیں اسپر سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنی ساتھی پر اسلئے کہ وہ قرضدار ہے یعنے میں نہ پڑھونگا کہا ابو قتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کردونگا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا قرض ادا ہے تمنے اپنے ذمہ پر انہوں نے عرض کیا کہ پورا ہے نماز پڑھی اسپر ف اسباب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُوْلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے تھے کہ اسپر قرض ہو تو آپ فرماتے تھے کیا چھوڑ گیا ہے اپنی قرض کے برابر کچھ مال متاع پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جاویگا تو اسپر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے یار پر پھر جب اللہ نے بہت فتحیں عنایت کیں اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا میں بہتر ہوں مومنوں کے حقمیں انکی ذات سے بھی زیادہ سو جو مومن مرجاوے اور قرض چھوڑ جاوے تو میرے ذمے پر ہے اسکا ادا کرنا اور جو چھوڑ جاوے مال متاع تو وہ اسکے وارث لینگے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے لیث ابن سعد سے **باب** مَا جَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ باب عذاب قبر کے بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ

هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُمْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتی ہیں اسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والی کہتی ہیں ایک کو انمیں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی پیغمبر خدا کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندہ ہیں اللہ کی اور اسکے رسول گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور البتہ محمد بندہ اسکا اور رسول اسکے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا کہیگا پھر کشادہ کیجاتی ہے اسکی قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑائی میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اسمیں اور کہا جاتا ہے سو تا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے میں اپنی گھر والوں کے پاس جاؤں اور انکو بھی جنبر دوں میں یعنے ایسے عملوں کی جو میں نے کئے تھے تو کہ وہ بھی اس نعمت کو پاویں سو فرشتے کہتے ہیں سو تا رہ بیٹے دولہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا اسکو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اسکا یہانتک کہ اٹھاوے تجھکو اللہ تیری اس خوابگاہ سے یہ حال مومن کا ہے اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہمکو معلوم تھا تو ایسا ہی کہیگا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اسکو اور وہ دبوچ لیتی ہے اسکو سو ادھر کی پسلیاں اُدھر جاتی ہیں اسکی اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہے جبتک اٹھاوے اسکو اللہ اسکی قبر سے رہنے کی جگہ سے **ف** اسباب میں علی اور زید ابن ثابت اور ابن عباس اور براء ابن عازب اور ابو ایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کرکے **کہا** ابو عیسے نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات المیت عرض علیہ مقعدہ فان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار ثم یقال ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اسکو اسکی رہنے کی جگہ بہشت کی اگر وہ بہشت والوں سے ہے تو بہشت کی جگہ دیکھتا ہے اور اگر دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ کی کہ یہ کہا جاتا ہے پھر اس سے کہ یہ تیری جگہ ہے جب اٹھا دیگا تجھکو اللہ قیامت کے دن **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی اجر من عزی مصابا باب مصیبت زدہ کی تسلی دینے کی بیان میں **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عزی مصابا فلہ اجر مثلہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تسلی دیگا تسکین اور دلاسا دیگا کسی مصیبت زدہ کو کیا جسکا کوئی مر گیا ہو تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو ہی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر علی ابن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے محمد ابن سوقہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل موقوف اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور کہتی ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی ابن عاصم پر تو اسی حدیث کی سبب لوگ غصہ ہوئے اسپر **باب** ماجاء فی من یموت یوم الجمعۃ باب اس شخص کی فضیلت میں جو جمعہ کے دن مرے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ اسکو قبر کے عذاب اور حساب اور امتحان سے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کی ساتھ مگر مروی ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے وہ روایت کرتی ہیں عبد اللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف کی کچھ سنا ہو عبد اللہ بن عمرو سے **باب** ماجاء فی تعجیل الجنازۃ باب میت کے جلد تجہیز وتکفین کرنیکے بیان میں **عن** علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ثلاث لا تؤخرھا الصلوۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا ترجمہ روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کیجیو ایک تو نماز میں جب وقت آجاوے دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو جاوے یعنے موت اور تیسرے عورت کے نکاح میں جب کوئی اسکی ذات کا لائق تجھکو کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں متصل نہیں جانتا **باب** اخر فی فضل التعزیۃ باب ماتم پرسی کی فضیلت میں **عن** ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنۃ ترجمہ روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جسکا لڑکا مر گیا ہو اڑھائی جاویگی اسکو چادر جنت کی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد کچھ قوی نہیں **باب** ماجاء فی رفع الیدین علی الجنازۃ باب جنازہ پر دونوں ہاتھ اٹھانیکے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ کبر علی جنازۃ فرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ووضع الیمنی علی الیسری ترجمہ روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا ایک جنازہ پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اللہ اکبر کہنے میں اور پھر کہہ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہتی ہیں اکثر علما صحابہ وغیرہم کہ آدمی تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ نہ اٹھاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے کہا ہے ہاتھ اٹھاوے مگر پہلی اللہ اکبر کہنے میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور مذکور ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے کہ نماز جنازہ میں داہنی ہاتھ سی بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نمازمیں باندھتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے **باب ما جاء** اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ باب اس بیان میں کہ مومن کا جی لگا رہتا ہے قرض میں جب تک کوئی اسکی طرف سے ادا نہ کر دے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل و جان مومن کا لگا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اوپر ہے جبتک کوئی اسکی طرف سے ادا نہ کر دے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم جو بنی سعد کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث

حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلے حدیث سے +

ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب نکاح کی ہیں جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی +

عن اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح **ف** اسناد ہیں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور عکاف سے روایت ہے + حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے **روایت** کی ہمسے محمود ابن خداش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی الشمال سی انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حضص کی حدیث کی مانند اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی ایوب سے اور ذکر نکیا انہوں نے ابی الشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے ہم نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھی قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو حضرت نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم ضرور نکاح کرو اسلئے کہ وہ آنکھ کو نیچا رکھتا ہے یعنی جہانتک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سی بچاتا ہے سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اسکے حق میں گویا خصی کرنا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرحمن بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسکی اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی اسناد سی اسی حدیث کی مثل اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سی انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **باب ما جاء** فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ باب عورتوں سے الگ رہنے کی ممانعت کے بیان میں **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سی کہ نہیں اجازت دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے جدا اور بی تعلق رہنے کی کو عثمان بن مظعون پر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو اجازت دیتی عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کی کو تو ہم تو خصی ہو جاتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں سے ترک صحبت اور ترک علاقہ کرنیکو اور زیادہ کیا زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ بھی کہ پڑھی قتادہ نے یہ آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً یعنے اللہ جل جلالہ و جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہمنے بھیجے بہت رسول تجھ سے پہلے اور کیں انکے لئے بیبیاں اور اولاد **ف** اسناد ہیں سعد اور انس بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی مانند اور کہتی ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تُرْضَوْنَ دِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ باب اس بیان میں کہ جسکی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کر دو **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ ترجمہ ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جسکی دینداری تم پسند کرتی ہو اور خلق بھی اُسکے تو نکاح کر دو اُسکو اور اگر ایسا نہ کرو گی تو برا فتنہ زمین میں ہوگا اور بہت بڑا فساد یعنے دینداری کم ہو جائیگی اور بیدینی پھیلی گی ف اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے ابو ہریرہ کی حدیث عبد الحمید بن سلیمان کے ضعف کی وجہ سے مروی ہوئی ہے سلیمان بن معاذ روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبد الحمید کے حدیث کے ضعف کی وجہ سے مروی ہوئی ہے سلیمان بن معاذ روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبد الحمید کے حدیث

وَخُلُقَهٗ فَانْكِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَنْ اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَانْكِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَانْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ

وخوبو تو نکاح کر دو اُس سے اگر ایسا نہ کرو گی تو برا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر اُسمیں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگدستی کہ بیوی کو اپنی روٹی نہ دی سکے تو فرمایا آپ نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اُسکا دین اور عادات تو نکاح کر دو اُس سے تین بار یہی فرمایا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مگر سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے باب مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ باب اس بیان میں کہ لوگ تین چیزوں کو دیکھکر نکاح کرتے ہیں عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لئے سو دین کے لئے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دیندار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ ف اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ باب اس بیان میں کہ عورت سے پیغام نکاح کرے اُسکو دیکھ لینے کی بیان میں عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا ترجمہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لے اُسکو دیکھنے میں امید ہے کہ بہت الفت ہو تم دونوں میں ف

اسی باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا اگرچہ اُسکا کوئی ایسا عضو دیکھے جسکا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور یہ جو حضرت نے فرمایا اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا اُسکے معنے یہی ہیں کہ امید ہے اللہ تعالیٰ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ کر دیگا باب مَا جَاءَ فِيْ اِعْلَانِ النِّكَاحِ باب نکاح کے مشہور کرنے کے بیان میں عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَصْلٌ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ ترجمہ روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانا اور آواز نکاح کا یعنے حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے ف اس باب میں عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفرا سے اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہے اور اُنکو ابن سلیم بھی کہتے ہیں اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنی لڑکپن میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد نکاح باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ بعد نکاح ہو جانے کے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر کرتی ہیں وہ ثقہ ہیں عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدٰاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا ترجمہ روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے کہا آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں صبح کو اُس شب کی کہ رخصت کیا گیا میرے ساتھ اور بیٹھے گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھا ہی میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں اُن لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادے اور بیچ سے جنگ بدر کی دن بیتا تک کہا ایک انہیں سے یہ مرثیہ گانے لگی وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنے ہمارے درمیان ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے سو حضرت نے فرمایا خبردار چپ رہو اسکا کہنا چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہتی تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ باب اس بیان میں کہ جسنے نکاح کیا ہو اُسکو کیا دعا دینا چاہیے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسیکو مبارکباد دیتے اور اُسنے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک سے آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین برکت دے اللہ تجھکو اور برکت دے تیری تئین اور جمع کرے تم دونوکو خیر خوبی کے ساتھ ف اس ہمین عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب** ماجاء فی ما یقول اذا دخل علی اھلہ باب جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فان قضی اللہ بینھما ولدا لم یضرہ الشیطان ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم مین سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ سے رزقتنا تک اگر اللہ تعالیٰ نے اُنکی درمیان مین کوئی اولاد مقدر کی ہوگی تو اُسکو شیطان کچھہ ضرر نہ پہونچاویگا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الاوقات التی یستحب فیھا النکاح باب اُن وقتون کے بیان مین کہ نکاح اُنمین مستحب ہے **عن** عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وبنی بی فی شوال وکانت عائشۃ تستحب ان تبنی بنسائھا فی شوال ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے نکاح کیا مجھہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شوال مین اور صحبت کی مجھہ سے شوال مین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تہین کہ زفاف کیا جاؤ اُنکی قرابت کی عورتون سے شوال مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہمین ہمکو اسکو مگر زوری کی روایت سے کہ وہ اسمٰعیل سے روایت کرتی ہین **باب** ماجاء فی الولیمۃ باب ولیمہ کے بیان مین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی عبد الرحمن بن عوف اثر صفرۃ فقال ما ھذا فقال انی تزوجت امرأۃ علی وزن نواۃ من ذھب فقال بارک اللہ لک اولم ولو بشاۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمن بن عوف پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا اُنہون نے مینے نکاح کیا ہی ایک عورت سے چھوارے کی ایک گٹھلی بھر سونیکی مہر پر سو فرمایا اللہ نے برکت دی تجھکو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکریکا ہو ف اسبابمین ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زبیر بن عثمان سے روایت ہے + حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درہم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بنت حیی بسویق وتمر ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہے حیی کی ستو اور کھجور سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ولید کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُنہون نے حمید سی اُنہون نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ابن عیینہ سے اُنہون نے زہری سی اُنہون نے انس سے اور نہین ذکر کیا اُنمین کہ روایت کرتی ہین اپنے بیٹی نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تہے اس حدیث مین کہ کبھی ذکر کرتی واسطہ اور نوف کا اور کبھی نکرتی **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہی اور جو لوگون کی سُنانے کے لئی کوئی کام کرے اللہ اُسکے کام سُنا دیگا یعنے آخرت مین کچھہ ثواب نہوگا ف ابن مسعود رضہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر زیاد بن عبد اللہ کی سند سی اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب احادیث منکر روایتین کرتا ہی ہمین سُنا مین نے محمد ابن اسمٰعیل بخاری کو ذکر کرتے تہے کہ محمد بن عقبہ کہتے تہے کہا وکیع نے زیاد بن عبد اللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہدیتے تہے اپنی حدیث مین **باب** ماجاء فی اجابۃ الداعی باب دعوت قبول کرنیکے بیان مین **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایتوا الدعوۃ اذا دعیتم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت مین جاؤ جب بلائی جاؤ ف اسبابمین علی اور ابی ہریرہ اور براء اور انس اور ابو ایوب سے روایت ہے + حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی من یجیئ الی الولیمۃ بغیر دعوۃ باب ولیمہ مین جو بغیر بلائی آوے اُسکے بیانمین **عن** ابی مسعود قال جاء رجل یقال لہ ابو شعیب الی غلام لہ لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ فانی اریت فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع فصنع طعاما ثم ارسل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ وجاء ہ الذین معہ فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبعھم رجل لم یکن مدعوا حین دعوتنا فان ائذنت لہ دخل قال فقد اذنت لہ فلیدخل ترجمہ روایت ہے ابی مسعود سے کہا اُنہون نے آئے ایک شخص کہ اُنکو ابو شعیب کہتے تہے اپنے غلام کے پاس کہ اُسے لحام کہتے تہے اور کہا اُس سے پکاؤ ہمارے لئے اتنا کہ کفایت کرے پانچ آدمیونکو اسلئے کہ مینے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مین اثر بہوک کا سو پکایا اُس غلام نے کہا

پہر بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نشینوں سمیت جو آپکے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانیکو تو ساتھ ہو لیا آپکے ایک مرد کہ وہ دعوت دینی کے وقت تنہا پہر جب حضرت دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی ہے کہ دعوت دینی کے وقت تنہا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آوے تو صاحب خانہ نے کہا ہمنے اجازت دی وہ بھی آوے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی تزویج الابکار ارباب باکر سے نکاح کرنیکے بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال تزوجت امرأة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال أتزوجت يا جابر قلت نعم قال بكرا أم ثيبا قلت لا بل ثيبا قال هلا جارية تلاعبها وتلاعبك قلت يا رسول الله إن عبد الله مات وترك بنات أو تسعا فجئت بمن يقوم عليهن فدعا لي

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپنے کیا نکاح کیا تمنے اے جابر سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپنے کنواری عورت سے یا بیوہ سے کہا میں نے بیوہ سے آپنے فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھسے کھیلتی اور تو اوس سے سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ تحقیق کہ عبد اللہ نے وفات پائی یعنے جابر کے والد نے اور چھوڑ گئے سات کہ یا نو لڑکی یا نو لڑکی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے انکی اور پرورش کرے انکی تو آپنے دعا کی میرے لئے **ف** اسباب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء لا نكاح إلا بولي باب اس میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے **حدثنا** علي بن حجر أنا شريك بن عبد الله عن أبي إسحق ح وثنا قتيبة ثنا أبو عوانة عن أبي إسحق ح وثنا بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن إسرائيل عن أبي إسحق ح وثنا عبد الله بن أبي زياد ثنا زيد بن حباب عن يونس بن أبي إسحق عن أبي إسحق عن أبي بردة عن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكاح إلا

ترجمہ روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے شریک بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی اسحق سے + اور کہا مولف نے کہ روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابی اسحق سے + پہر کہا مولف نے روایت کی ہمسے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحق سے + پہر کہا مولف نے روایت کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے یونس بن ابی اسحق سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسے سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے **ف** اسباب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس سے بھی روایت ہے **عن** عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما امرأة نكحت بغير إذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل فإن دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فإن اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت نکاح کریگی اپنا ولی کے بغیر اجازت کے تو نکاح اسکا باطل ہے نکاح اسکا باطل ہے نکاح اسکا باطل ہے پہر اگر خاوند نے اوس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اوپر کامل مہر کے عوض میں اوسکے جو حلال کیا اوسنے اسکی فرج کو یعنی اوسکے صحبت کے عوض میں پہر اگر تنازع اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اوسکا ولی ہے جسکا کوئی ولی نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحیی بن سعید انصاری نے اور یحیی بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کی ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسی کی حدیث سے جو اس حدیث کے اوپر گذری اوسمیں اختلاف ہے روایت کیا اوسکو اسرائیل اور شریک بن عبد اللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو اسباط بن محمد اور زید ابن حباب نے یونس ابن ابی اسحق سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابو عبیدہ حدادنی یونس بن ابی اسحق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکے مانند اور نہیں ذکر کیا اوسمیں ابی اسحق کا اور مردی ہے یونس ابن ابی اسحق سے وہ روایت کرتی ہیں ابی بردہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحق سے انہوں نے ابی موسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لا نکاح الا بولی یعنے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان ثوری سے روایت کی انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسے سے اور یہ صحیح نہیں یعنے ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند میں اور روایت ان لوگوں کی کہ روایت کرتی ہیں ابی اسحق سے وہ ابی بردہ سے وہ ابی موسی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہی اسلئے کہ سنا ان لوگوں کا ابی اسحق سے اوقات مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں ان لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتی ہیں ابی اسحق سے اس حدیث کو اور روایت انہی لوگوں کی ہمارے نزدیک شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگوں کی روایت جو ابو اسحق سے روایت کرتی ہیں بہتر ہی اسلئے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا ہی اس حدیث کو ابی اسحق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہی ابی اسحق سے کئی مجلسوں میں اور اسکی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہی ہے کہ روایت کی ہمسے محمود ابن غیلان نے انہوں نے ابو داؤد سے کہا انہوں نے

ہمکو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحٰق سے کہا سنی ہے تمنی ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح الا بولی سو کہا ابو اسحٰق نے ہاں اس پر معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سنا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہی اور اسرائیل بہت ثابت یعنی خوب روایت کرنیوالی ہیں ابی اسحٰق کی روایتو نکو سنا میں نے محمد ابن مثنی سے کہتے تھے سنا میں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابی اسحٰق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحٰق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ کی حدیث اس باب میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج ابن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کے حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج سے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تمنی یہ حدیث روایت کیے ہی یعنی سماع سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوائے اسمٰعیل بن ابراہیم کے کہا یحییٰ بن معین نے اور سنا اسمٰعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اسلئے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتاب میں عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسمٰعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے علماء صحابہ کا جیسے عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہم میں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائے تابعین سے کہ انہوں نے کہا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید ابن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق

باب ما جاء لا نکاح الا ببینۃ باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ قال یوسف بن حماد رفعہ عبد الاعلی ھذا الحدیث فی التفسیر واوقفہ فی کتاب الطلاق ولم یرفعہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنیوالی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبد الاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نکیا روایت کی ہے قتیبہ نے انہوں نے خندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسی کے اور مرفوع نکیا اسکو اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسیکو کہ اسنی مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبد الاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبد الاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول کہ لا نکاح الا ببینۃ یعنے نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید ابن ابی عروبہ سے اسی کے مانند موقوفاً + اسی باب میں عمران ابن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ کا اور جو بعد انکے تھے تابعین وغیرہم سے کہ کہتے ہیں نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اسمیں اختلاف نہیں سانے کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اسمیں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہ جب گواہی دیوے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنے دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہ ہو اور دونوں ایک وقت میں حاضر نہ ہوں تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا کہ نکاح جایز نہیں جبتلک دونوں گواہ ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہ ہوں اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہو ایک گواہ دوسرے کی بعد تو نکاح جایز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنے اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جایز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء فی خطبۃ النکاح باب خطبہ نکاح میں

عن عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشھد فی الصلوٰۃ والتشھد فی الحاجۃ قال التشھد فی الصلوٰۃ التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ والتشھد فی الحاجۃ ان الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ قال ویقرأ ثلاث آیات قال عثر فسرھا سفیان الثوری اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا الآیۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہا سکھایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت یعنے نکاح وغیرہ کا یہ الحمد للہ سے ورسولہ تک

اور معنی اسکی یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے میں اُس سے اور مغفرت چاہتی اور پناہ مانگتی ہوں اللہ کے ساتھ اپنی نفسوں کی شرارت سے اور بُری عملوں سے جسکو راہ بتاوی اللہ اُسکا بہکانے والا کوئی نہیں اور جسکو وہ بہکاوے اُسکا راہ دکھلانیوالا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اُسکا اور رسول ہے اُسکی اور تشہد اور دعا کوئی نہیں جسکو وہ سکھاوے اُسکا راہ دکھلانیوالا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اُسکا اور رسول ہے اُسکی اور تشہد اور دعا کے بعد کتاب الصلوٰۃ میں گزری کہا راوی نے اور پڑھیں میں تین آیتیں یعنے اس تشہد نکاح کی بعد کہا عشرتی نے تفسیر کی اسکی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں اِتَّقُوا اللّٰہَ سے تیسری آیت کے آخیر تک جسکی یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنیکا اور نہ مرو مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے جسکا نام لیکر تم سوال کرتی ہو اور اُسکے نام سے ناتی جوڑتی ہو بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات سچی آخر آیت تک اور تیسری آیت تک اُسکے بعد یہ ہے یُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا یعنے کہو تم بات سچی کہ بناوی اللہ تمہارے کام اور بخشدے تمہارے گناہ اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول کی وہ پہونچا بڑی مراد کو ف اسباب میں حدیث ابن حاتم سے بھی روایت ہے + حدیث عبداللہ کی حسن ہے روایت کی ابی اسحٰق سے ابی الاحوص سے اُنہوں نے عبداللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی عُبیدہ سے اُنہوں نے عبداللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اسلئے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے روایت کی ابی الاحوص اور ابی عبیدہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا بعض علماء نے کہ نکاح جایز ہے بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ عالموں کا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خطبہ میں تشہد نہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي اِسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ باب کنواری اور بیوہ عورت سے نکاح کا اذن لینے کے بیان میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اُس سے اجازت نہ لیجاوے اور باکرہ کا بھی نکاح نکیا جاوے جبتک اسکا اذن نہ لیا جاوے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اُس سے کہی جاوے تو چپ رہے تو وہ چپ رہی ف اسباب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عمرس ابن عمیر سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نکیا جبتک اُس سے حکم نہ لیں اگرچہ اُسکا باپ ہی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اُسکے حکم کے نکاح کر دیا اور اُسنے پسند نہ کیا تو نکاح درست نہوا تمام علماء کے نزدیک اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اُسکا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہی کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اُسکے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اُسکے حکم کے اور وہ راضی نہیں اُس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جایز ہے اگرچہ لڑکی اُس سے راضی نہو اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنے ذات کی مختار ہی بہ نسبت اپنی ولی کے یعنے ولی کا اُسپر جبر نہیں ہو سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہئے اور چپ رہنا اُسکی یہی اجازت ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتی ہیں مالک ابن انس سے اور بعضی لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہی کہ نکاح بغیر ولی کے جایز ہے اور اس حدیث سے انکا دعوٰی ثابت نہیں ہوتا اسلئے کہ مروی ہے کئی سند و نسبی بواسطہ ابن عباس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح جایز نہیں بغیر ولی کے اور اسی پر فتوٰی دیا ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نکاح جایز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنے ذات کی مختار ہی بہ نسبت اپنی ولی کے اُسکے معنی اکثر علماء کی نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اُسکے حکم اور خوشی کے نکاح نکرے اور اگر کیا بھی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جایز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہی خنساء بنت خذام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا اُنکا اُنکی باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اُس نکاح سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نکاح توڑ دیا **باب** مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ باب اس میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کی لئے جبر درست نہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اُسکے نکاح کے لئے حکم لیا جاوے پھر اگر وہ چپ ہو رہی تو یہی اُسکا حکم ہی اور اگر انکار کیا اُسنے تو پھر زبردستی نہیں لے جانی ف اسباب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہی علمانی یتیم لڑکی کے نکاح میں بعض علماء نے کہا کہ اگر اُسکا نکاح کر دیا بغیر اُسکی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جبتک وہ بالغہ نہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اُسی اختیار ہے چاہی نکاح کو قبول کرے اور چاہی باطل کر دی اور یہی قول ہی بعض تابعین وغیرہم کا اور بعضوں نے کہا نکاح جایز نہیں یتیمہ کا جبتک بالغہ نہو اور خیار نکاح میں جایز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما عالموں کا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب یتیمہ

لڑکی تمیز پوری کی اور پھر نکاح کیا اسکا اور راضی ہو گئی وہ تو نکاح جایز ہے اور اسکو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائی اسپر حضرت عائشہ کی حدیث کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رفاعہ کی لڑکی سے جب وہ نوبر سکی تھیں اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب لڑکی نوبر سکی ہو گئی تو وہ پھر عورت یعنی جوان ہے **باب** ماجاء فی الولیین یزوجان باب اس لڑکی کی بابت جسکی دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجہا ولیان فہی للاول منہما وایما رجل باع بیعا من رجلین فہو للاول منہما ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اول شخص کے بیوی ہو گئی اور جسنے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسکے لئی ہے جسنے پہلے خریدی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا نہیں دیکھتے ہم اسمیں کسیکا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اسکا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو خبر نہ تھی اسنی بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایکہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری اور احمد اور اسحق کا **باب** ماجاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ باب اس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولی کے درست نہیں **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فہو عاہر ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنی مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عبد اللہ بن محمد بن عقیل جو پوتی ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائی صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا **عن** عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فہو عاہر ترجمہ اسکا اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح یہی ہے **باب** ماجاء فی مہور النساء باب عورتوں کے مہر کے بیان میں **عن** عاصم بن عبید اللہ قال سمعت عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن ابیہ ان امرأۃ من بنی فزارۃ تزوجت علی نعلین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضیت من نفسک ومالک بنعلین قالت نعم قال فاجازہ ترجمہ روایت ہے عاصم بن عبید اللہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہے تو اپنے جان اور مال سے دو جوتیوں پر اسنے کہا ہاں تو آپنے اس نکاح کو جایز رکھا **ف** اسی باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد الاسلمی سے روایت ہے یہ حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا مہر میں بعضوں نے کہا مہر وہی ہے جسپر دونوں راضی ہو جاویں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر جو حالی دنیا سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا **عن** سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت انی وہبت نفسی لک فقامت طویلا فقال رجل یا رسول اللہ زوجنیہا ان لم یکن لک بہا حاجۃ فقال ہل عندک من شیء تصدقہا فقال ما عندی الا ازاری ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعطیتہا جلست ولا ازار لک فالتمس شیئا فقال ما اجد قال التمس ولو خاتما من حدید قال فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسورا سماہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجتکہا بما معک من القرآن ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اسنی میں نے اپنے تئیں بخشدیا آپکو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مجھسے نکاح کر دیجئی اسکا اگر آپکو اسکی حاجت نہیں سو آپنے فرمایا کچھہ تیری پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اسنے میرے پاس تو کچھہ نہیں مگر میرا تہبند سو فرمایا آپنے اگر تو اپنا تہبند اسے دیدیگا تو تو بے تہبند بیٹھا رہیگا سو فرمایا آپنی ڈھونڈ کوئی چیز کہا اسنے مجھی کچھہ نہیں ملتا فرمایا آپنے کچھہ تو ڈھونڈ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہی کی کہا راوی نے پھر ڈھونڈا آیا وہ اور کچھہ بنا یا پھر فرمایا آپنی تجھی کچھہ قرآن یاد ہی اسنے کہا ہاں فلانی فلانی سورتیں کئی سورتوں کے نام لئی سو فرمایا آپنے میں تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے جو تجھی یاد ہے یعنے وہ قرآن اس عورت کو پڑھا دیجیو یہی اسکا مہر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کی موافق ہے کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھہ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اسکے پاس نہو تو نکاح جایز ہے اور اسکو کچھہ سورتیں قرآن کی سکھا دیوے اور بعضوں نے کہا نکاح تو جایز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور احمد اور اسحاق کا **عن** ابی العجفاء قال قال عمر ابن الخطاب الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولاکم بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئا من نسائہ ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من ثنتی عشرۃ اوقیۃ ترجمہ روایت ہے

لونڈی سے ازاد کرنے اور اُس سے نکاح کرنے کی فضیلت میں، بیوی کو جماع کرنے سے پہلے طلاق دینے اور پھر اسکی بیٹی سے نکاح کرنا

ابی العجفاء سلمی کہا فرایا عمر بن خطاب نے بہت نہ بڑھاؤ مہر عورتوں کا اسلئے کہ اگر مہر بڑھانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا میں یا تقوی کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولی اور بہتر اسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے اور مرد میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی کا نہ نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ ف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابو العجفاء سلمی کا نام ہرم ہے اور وقیہ علما کی نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہی اور بارہ وقیوں کے چار سو اسی درہم ہوتی ہیں **باب** ماجاء فی الرجل یعتق الامۃ ثم یتزوجھا

باب اُس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اُس سے نکاح کرلے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ وجعل عتقھا صداقھا

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا اُنکا مہر ٹھہرایا ف اور اسی معنی صفیہ سے بھی روایت ہے ف حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اُسکو کہ عتق کو مہر ٹھہرائے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اُسکا سوا عتق مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہی **باب** ماجاء فی الفضل فی ذلک

باب اسکی فضیلت میں **عن** ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یؤتون اجرھم مرتین عبد ادی حق اللہ وحق موالیہ فذلک یؤتی اجرہ مرتین ورجل کانت عندہ جاریۃ وضیئۃ فادبھا فاحسن ادبھا ثم اعتقھا وتزوجھا فذلک یؤتی اجرہ مرتین ورجل امن بالکتاب الاول ثم جاء الکتاب الاخر فامن بہ فذلک یؤتی اجرہ مرتین

ترجمہ روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ اُنکی نیکیوں کا ثواب دونا ملیگا ایک وہ بندہ کہ جسنے حق ادا کیا اللہ کا اور اپنے آقاؤں کا تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا دوسرے وہ شخص جسکی پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اُسکو دینداری سکھادی اور خوب دینداری سکھادی پھر آزاد کر کے نکاح کرلی اُس سے اور یہ سب اللہ تعالی کی رضامندی کے واسطے کرے یعنی دکھانی سُنانی نیکنامی کے خیال سے نکرے تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنے تورات و انجیل پر یا ایک پیغمبر ان دونوں سے پھر آئی دوسری کتاب یعنے قرآن یا توریت کے بعد انجیل تو اُسپر بھی ایمان لایا تو اُسکو بھی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا **روایت** کی ہے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹی حی کے ہیں روایت کیے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسی حدیث کے معنے میں ف حدیث ابی موسی کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو بردہ بن ابی موسی کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس ہے اور روایت کیے ہی شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن حی سے **باب** ماجاء فیمن یتزوج المرأۃ ثم یریبھا قبل ان یدخل بھا

باب اُس شخص کے بیان میں جو ایک عورت سے نکاح کر کے قبل صحبت کے طلاق دے تو اُسکی بیٹی سے بھی اُسکا نکاح جایز ہے یا نہیں **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل نکح امرأۃ فدخل بھا او لم یدخل بھا فلینکح ابنتھا وایما رجل نکح امرأۃ فدخل بھا او لم یدخل بھا فلا یحل لہ نکاح امھاتھا

ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت بھی کی اُس سے تو اُسکو حلال ہے اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اُس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دیدیا اُسکو تو جایز ہے اسکی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اُس سے یا نکی نہیں اُسکو اُس عورت کی ماں سے نکاح کرنا کہا ابو عیسے نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ نے اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی نے کسی عورت سے اور طلاق دیدیا اُسکو قبل صحبت کے حلال ہے اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرلے کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دیدی اُسکو قبل صحبت کے بھی تو بھی اُسکی ماں سے نکاح درست نہیں یعنے بعد صحبت کے تو بدرجہ اولی درست نہ ہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ یعنے حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی مائیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی من یطلق امرأتہ ثلاثا فیزوجھا آخر فیطلقھا قبل ان یدخل بھا

باب اُسکے بیان میں جو اپنی عورت کو تین طلاق دی اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور یہ شخص اسکو صحبت سے پہلے طلاق دیدے **عن** عایشۃ قالت جاءت امرأۃ رفاعۃ القرظی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی کنت عند رفاعۃ فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر وما معہ الا مثل ھدبۃ الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک

ترجمہ روایت ہے حضرت عایشہ سے کہا آئی زن رفاعہ کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سو طلاق دیا اُنہوں نے مجھکو اور تین طلاق دے سو نکاح کرلیا میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے اور اُنکے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا کنارہ ہوتا ہی کپڑے کا یعنے رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپنے تو کیا چاہتی ہے تو پھر رفاعہ سے نکاح کرنا کیونکہ کبھی نہیں ہو سکتا جبتک تو اُسکی اور اُنکے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا کنارہ ہوتا ہی کپڑے کا یعنے رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپنے تو کیا چاہتی ہے تو پھر رفاعہ سے نکاح کرنا کیونکہ کبھی نہیں ہو سکتا جبتک تو اُسکی

عبدالرحمن کی لذت جماع چکھی اور وہ تیری لذت نچکھی ف اسباب ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ کی روایت ہی حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا صحابہ وغیرہم کہ جب عورت کو اُسکے شوہر نے تین طلاق دی اور اُسنے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اُسنے طلاق دیدیا قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جبتک دوسرا شوہر صحبت نکر چکا ہو **باب** ماجاء فی المحلل والمحلل لہ باب محلل اور محلل لہ کے بیانمیں **عن** جابر و علی قالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن المحل والمحلل لہ **ترجمہ** روایت ہے جابر اور حضرت علی سے کہا اُن دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی محلل اور محلل لہ کو **ترجمہ** جسنے اپنی عورت کو تین طلاق دیے ہوں اور ایک مرد اُس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اُسکو طلاق دیدونگا تاکہ یہ اپنے شوہر اول کے پاس پھر چلی جاوے تو اس مرد کو محلل اور محلل لہ بھی کہتی ہیں یعنی حلال کرنیوالا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جسنے طلاق دی تھی اُسکو محلل لہ کہتے ہیں یعنے حلال کی گئی اُسکے لئے عورت مگر یہ لونڈی باعتبار اُنکی نیت کے ہے اسلئے کہ عورت کی حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آیا گئے مولانا ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام مبارک میں آیا ہے اور یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک میں محلل لہ اور ایک میں محل و المحل لہ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اسمیں بی مروتی اور بی حمیتی اور خست نفس ہے اور یہ شوہر اول میں تو ظاہر ہے باقی شوہر ثانی میں موجب لعن یہ ہے گویا اُسنے اپنے جماع کو وجہ معاش اور سند اُجرت لینے کا ٹھیرایا گویا کرایہ کا مکان ہے کہ جماع کی لئے مقرر کر گیا ہی **ف** اسباب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث علی اور جابر کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمن نے مجالد انہوں نے عامر انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور عامر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد کچھ قایم نہیں اسلئے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہی بعض علمانی اُنہیں میں سے احمد بن حنبل ہی ہیں اور روایت کیے عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر ہی سے انہوں نے علی ہی سے اور اس روایت میں وہم کیا ہی ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہی اور کہتے ہی مغیرہ اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے **روایت** کی ہے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی قیس سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ کا انہیں میں سے عمر بن خطاب و عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر اور سوا اُنکے اور یہی قول ہے فقہا تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سُنا میں نے جارود سے ذکر کرتی تھی کہ وکیع یہی اسکی قایل تھی اور کہتے تھی کہ پہنچ دینا چاہیئے بات اُن لوگوں کی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اسباب میں کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اُسے حلال کر دے شوہر اول کے لئے اور پھر اُسکا جی چاہے کہ اُس عورت کو اپنی ہی پاس رکھے اور جُدا نکرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں **باب** ماجاء فی نکاح المتعۃ باب متعہ کے نکاح کے بیانمیں **عن** علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء وعن لحوم الحمر الاھلیۃ زمن خیبر **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے سی عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے جس سال فتح خیبر ہوا **ف** اسباب میں سبرہ جہنی اور ابوہریرہ سی روایت ہے یہ حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس سے کسیقدر رخصت متعہ کی اور پھر اُنہوں نے چھوڑ دیا اپنی قول کو جب خبر کی اُنکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علما نے متعہ کے حرام ہونیکا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **روایت** کی ہے محمود بن غیلان نی اُنہوں نے سفیان بن عیینہ سی کہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے موسی بن عبیدہ سی اُنہوں نے محمد بن کعب سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا ابن عباس نے کہ اول اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اُسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کی نکاح کر لیتا تو وہ عورت اُسکی خدمت کرتی اور مال و اسباب کی حفاظت کرتی رہتی اور اُسکا کہانا پکاتی یہانتک کہ یہ آیت اُتری الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم یعنے مومن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کھولتی ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جنکی مالک ہوئے ہیں ہاتھ اُنکے یعنے لونڈیوں پر تو کہا ابن عباس نے جو فرج ہو سوا ان دونوں کے وہ حرام ہے **باب** ماجاء فی النھی عن نکاح الشغار باب ان باتوں میں کہ نکاح شغار حرام ہے **عن** عمران ابن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتھب نھبۃ فلیس منا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جلب اور نہ جنب اور نہ شغار کرنا چاہیئے مسلمانوں کو اور جو اُچک لیوے کسی کا مال کوئی طرح سے وہ ہماری امت سے نہیں **ترجمہ** کہتا ہی جلب زکوۃ میں یہ ہے کہ زکوۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والی لوگوں سے بہت دور اُترے اور حکم کری کہ سب اپنی اپنی جانور اُسکے پاس لاویں تو کہ اُسمیں سے زکوۃ لیلوی اُسکو حضرت نے منع فرمایا کہ اسمیں مال والوں اور مواشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوۃ لینی والا خود جاکر جہاں جہاں اُنکی چراگاہ اور پانی

پھوپھی خالہ اور بھتیجی اور بہو یہ سب ایک شخص کے نکاح میں جمع ہو سکتی ہیں شرط وقت نکاح اور ۱۹۲ اس شخص کے بیان جو مسلمان ہوا اور اسکی بیس جیالہ بیسیوں سے زیادہ ہوں

پانچ مقامات ہیں وہیں زکوٰۃ لیتے ہیں اور جب گھوڑا دوڑ میں بیچتے ہیں کہ ایک گھوڑے پر آدمی سوار ہوتا ہے اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھتے ہیں جب یہ تھک جاتا ہے تو اس کو قتل کر کے اس پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کرتے ہیں یہ بھی منع فرمایا اسلئے کہ اسمیں نا انصافی ہے کہ ایک شخص ایک ہی گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑے بدلے اور پھر اس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہیں مگر بعضوں نے جنب کی معنی یہ بھی کہے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والی اپنی مواشی اور جانور لیکر نہایت دور چلی جاویں کہ مصدق یعنے زکوٰۃ تحصیلنے والا غریب انکے ساتھ دور تک پھرے اور شغار کے معنی خود مولف رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک میں آتے ہیں ف اسامیں انس اور ابی ہریرہ اور ابی رسیحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر سے روایت ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا کہ جایز نہیں ہے نکاح شغار اور نکاح شغار اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اسکو بیاہ دے اور مہر درمیان میں کچھ نہ ٹھہرے لیکن گویا یہ عورتوں کی ادلا بدلی ہی مہر ہوئے اور بعض علما نے کہا کہ نکاح شغار فسخ ہی اور حلال نہیں اگرچہ انمیں مہر بھی مقرر کریں اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہی عطا بن ابی رباح سے کہ انہوں نے کہا نکاح انکا برقرار رکھا جاوے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہی اور یہی قول ہی اہل کوفہ کا باب ما جاء لا تنکح المرأۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا باب اس بیان میں کہ بھانجی اور خالہ اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہوں عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تزوج المرأۃ علی عمتھا او علی خالتھا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنے جب پھوپھی یا خالہ کسیکے نکاح میں ہوں تو اسکو اپنی بھتیجی یا بھانجی بھی نکاح درست نہیں روایت کی ہمسی نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلی سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند ف اسامیں علی اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسی اور سمرہ بن جندب سے روایت ہی عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تنکح المرأۃ علی عمتھا او العمۃ علی بنت اخیھا او المرأۃ علی خالتھا او الخالۃ علی بنت اختھا ولا تنکح الصغری علی الکبری ولا الکبری علی الصغری ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جسکے نکاح میں ہو وہ بھتیجی سے نکاح نکرے اور منع کیا کہ نکاح کیجاوے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کیجاوے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نکیا جاوے چھوٹی سے بڑی بھتیجی یا بھانجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی جب خالہ یا پھوپھی نکاح میں ہو اور اسیطرح بڑے سے نکاح نکرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ حضرت نے اسکی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا ف حدیث ابن عباس اور ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا ہم نہیں جانتے کہ اسمیں کسیکا اختلاف ہو کہتے ہیں کہ جایز نہیں کہ آدمی اپنے نکاح میں جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اسکی پھوپھی اپنے پاس رکھتے ہیں اسکے نکاح میں ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر میں کہا تھا یا خالہ اسکے پاس ہے تو یہی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اسکی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو یہی نکاح جو پہلے ہوا ہے باطل ہے اور یہی کہتی ہیں تمام علما کہا ابو عیسے نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے انسی اور یوچھی ہیں نے محمد سے یہہ بات تو انہوں نے بھی کہا صحیح ہی کہا ابو عیسے نے اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کی بھی ابو ہریرہ سے باب ما جاء فی الشرط عند عقدۃ النکاح باب عقد نکاح کے وقت شرط کرنیکے بیان میں عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق الشروط ان یوفی بھا ما استحللتم بہ الفروج ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وہ فاضر وہی کہ جس سے تمنے حلال کیا ہو فرجو نکو روایت کی ہمسے ابو موسی محمد ابن مثنی نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے اسیکی مانند ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ کا کہ انہیں میں ہیں عمر بن خطاب کہا انہوں نے جب نکاح کرے آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کرے کہ نہ لیجاویگا اسکو اسکی شہر سے تو اسکو جایز نہیں وہاں سے لیجانا اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے علی ابن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گو یا انکے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لیجاوے اپنی بیوی کو جہاں چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شہر سے نہ لیجانیکی اور بعض علما کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا باب ما جاء فی الرجل یسلم وعندہ عشر نسوۃ باب اسکے بیان میں جو مسلمان ہوا اور اسکے پاس چار سے زیادہ بیویاں ہوں عن ابن عمر ان غیلان بن سلمۃ الثقفی اسلم وکان لہ عشر نسوۃ فی الجاھلیۃ فاسلمن معہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخیر منھن اربعا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائی تو انکے پاس دس بیبیاں تھیں ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئیں انکے ساتھ ہی حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انمیں سے

چار حیض (یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو) ف ایسا ہی روایت کی معمر نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اور سُنا میں نے محمد ابن اسمٰعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا شعیب ابن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھکو محمد ابن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لایا اور اُنکے پاس دس عورتیں تھیں کہا محمد نے اور حدیث زہری کی یہی ہے کہ مرد ہی سے سالم وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایکدن نبی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اُس سے عمر رضی اللہ عنہ نے تو رجعت کر اُنسی نہیں تو میں تجھپر ماروں گا تیری قبر کو جیسا کہ تیر مارتی گئی ابی رغال کی قبر کو اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اُنہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق **باب** ما جاء فی الرجل یسلم وعندہ اختان الخ

اُسکے بیاہ میں جو مسلمان ہوا اور اُسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں **عن** ابی وھب الجیشانی انہ سمع ابن فیروز الدیلمی یحدث عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختر ایتھما شئت ترجمہ روایت ہے ابی وہب جیشانی سے کہ اُنہوں نے سُنا فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کرلے تو ایک کو اُنمیں سے جسکو چاہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام مُوشع ہے **باب** الرجل یشتری الجاریۃ وھی حامل

باب اُسکی بیاہ میں جو حاملہ لونڈی خریدے **عن** رویفع ابن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلا یسقی ماءہ ولد غیرہ ترجمہ روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آب منی اپنا نہ پہنچاوے کھیتر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور کی حاملہ ہو اُسکو آخر خریدا تو اُس سے صحبت نکرے ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ تو اُس سے جماع نکرے جبتک وضع حمل نہو اور اسماء بن عبید اللہ ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی عبید سے روایت ہے **باب** ما جاء فی سبی الامۃ ولھا زوج ھل یحل لہ وطیھا باب اُسکی بیاہ میں جو جہاد میں قید کرے کسی عورت کو کہ اُسکا شوہر بھی ہو تو قید کرنیوالا اُس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں **عن** ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس ولھن ازواج فی قومھن فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا ہم نے لڑائی میں کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دریا ہوازن میں کہ وہاں پر تقسیم کی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمتیں جنگ حنین کی اور اُن عورتوں کے خاوند بھی تھے اُنکی قوم میں سو ذکر کیا صحابیوں نے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسی وقت اُتری یہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنے حرام ہی تم پر نکاح اور صحبت کرنا خاوند والی عورتوں سے مگر جبکے مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ ف یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو ثوری نے عثمان بنی سے اُنہوں نے ابی الخلیل سے اُنہوں نے ابی سعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح ابن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے اُنہوں نے صالح ابی خلیل سے اُنہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے اُنہوں نے ابی سعید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کی ہے یہ عبد ابن حمید نے اُنہوں نے حبان ابن ہلال سے اُنہوں نے ہمام سے **باب** ما جاء فی کراھیۃ مھر البغی باب زناکی اُجرت حرام ہونیکی بیاہ میں **عن** ابی مسعود الانصاری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن ترجمہ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا اُنہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُتی کی قیمت سے اور زناکی اجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے ف اسما بیمن رافع ابن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ باب اُس بیاہ میں کہ ایک شخص کے پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام دے **عن** ابی ھریرۃ قال قتیبۃ یبلغ بہ وقال احمد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے حضرت تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنے مثلاً ایک شخص دس روپیہ کو کوئی چیز بیچ گیا ہی کسیکے ہاتھ تو دوسرا یہی چیز اُتھہ روپیہ کو اُسکے ہاتھ بیچکر پہلے شخص کی چیز کو پھیر دانی اور نہ پیغام دیوے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جسکو پہلی کوئی پیغام دی گیا ہے اور وہ اُس سے راضی ہو چکی ہے ف اسما بیمن ثمرہ اور ابن عمر کی یہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک ابن انس نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جبھی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اُس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اسکے کسیکو جایز نہیں ہے کہ اُسکو پیغام دیوے اور کہا شافعی نے معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دیوے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنے ہمارے نزدیک یہ مراد ہے جب ایک آدمی پیغام دی چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہو گئی اُس سے تو پھر کسیکو نہیں پہونچتا کہ اسکو پیغام دیوے ہاں البتہ اسکی رضامندی اور رغبت معلوم ہونیکی پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں کہتا اور دلیل اسکی فاطمہ بنت قیس کے حدیث ہے کہ آئمین وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اُنہوں نے ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے مجھسے پیغام

نکلی ہے یا ہو فرمایا اپنی اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھاتا نہیں یعنے مارپیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اسکے پاس کچھ مال نہیں سو نکاح کرلی اسامہ سی سو معنی اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہی ہیں کہ جبتک فاطمہ کے خبر مذکور نہی اپنی رضامندی کی کسی دونوں کے ساتھ اس سے پہلے حضرت نے یہ فرمایا اور اگر وہ خبر دے چکیں حضرت کو اپنی رضامندی سے تو حضرت کسی دوسرے طرف اشارہ کرتے اور اللہ خوب جاننے والا ہی اپنے رسول کی مراد کو **حدثنا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ وَاَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ شَعِيْرٍ وَعِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةَ شَعِيْرٍ وَخَمْسَةَ بُرٍّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ اَعْمٰى تَضَعُ ثِيَابَكِ فَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَاٰذِنِيْنِيْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ خَطَبَنِيْ اَبُوْجَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ فَقَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجْتُهٗ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِيْ فِيْ اُسَامَةَ ترجمہ روایت کیے ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سی کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو ابوبکر بن ابی الجہم نے کہا ابوبکر نے میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیے انکو انکے شوہر نے اور انکے لئے نفقہ اور مکان نہی امام عدت کے لئی مقرر کیا اور رکھدیے میرے لئی دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کی اور پانچ قفیز گیہوں کے کہا فاطمہ نے پہر آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپکی آگے سو فرمایا آپ نے سچا کام کیا انہوں نے یعنے تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر کیا سو موافق شرع کے ہے پہر حکم دیا مجھکو کہ میں عدت بیٹھوں ام شریک کے گہر میں بعد اسکے فرمایا کہ ام شریک کے گہر میں تو مہاجرین جمع ہوتی ہیں تو عدت بیٹھ ام مکتوم کی گہر میں سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے اتارے تو مجھکو کوئی نہ دیکھیگا پہر جب تیری عدت پوری ہو جاوے اور تیرے پاس کوئی پیغام نکاح لاوے تو میرے پاس آنیسے شوری کو پہر جب تیری عدت تمام ہو گئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھکو ابوجہم اور معاویہ نے کہتے ہیں فاطمہ کہ پہر آئی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور آپسے ذکر کیا سو فرمایا آپنے معاویہ تو مالدار نہیں اور ابوجہم سختی کرنیوالا ہے عورتوں پر سو بہتر کہا فاطمہ نے پہر بھیجی پیغام دیا اسامہ نے جو بیٹی زید کی ہیں سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھسے سو برکت دی مجھی اللہ تعالیٰ نے انکے ساتھ کرنی میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہی سفیان ثوری نے ابی بکر ابن ابی جہم سی اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اسمیں یہ قول فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکحی اسامۃ یعنے فاطمہ نے یہ بھی کہا کہ مجھسے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ نکاح کر لی تو اسامہ سے روایت کی ہمسے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سی انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی الجہم سی ہی روایت **باب** وَجَاءَ فِي الْعَزْلِ باب عزل کے بیان میں **عن** جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ وَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهَا الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَهٗ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ ترجمہ روایت ہے جابر سی کہا انہوں نے عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ ہم عزل کرتی ہیں اور عزل اسی کہتی ہیں کہ آدمی صحبت کری عورت سے پہر جب انزال قریب ہو تو ذکر کو باہر نکالکے باہر ہی انزال کری نوکہ عورت حاملہ نہو اور یہود کہتی ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موؤدہ ہی یعنی زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کنارکا دستور تہا تو یہود سمجھتے تہی کہ عزل بہی اسمیں داخل ہے تو فرمایا حضرت نے غلط کہا یہود نی بیشک اللہ تعالیٰ جب کسیکو پیدا کیا چاہتا ہی تو کوئی اسکو روک نہیں سکتا **ف** اسباب میں عمر اور برادر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سی ہی روایت ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم عزل کرتی رہتی تہے اور قرآن اترتا تہا نیز اگر عزل میں کچھ برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہو جاتی **ف** حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے انسی کئی سند دوسری اور رخصت دی ہے ایک قوم نی علما صحابہ وغیرہم سی عزل میں اور مالک بن انس نے کہا حرہ سی اجازت لیوی عزل کی اور لونڈی سے کچھہ ضرور نہیں **باب** وَجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ باب عزل کی کراہت کے بیان میں **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سی جو عزل کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے زیادہ کیا ابن عمر نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا حضرت نی کہ عزل نکرو پہر دونوں راویوں نے کہا فرمایا حضرت نی کوئی جان اللہ کو پیدا کرنی ہوگی اگر اللہ کو پیدا کرنی ہوگی یعنے عزل سے کیا فائدہ اگر اللہ کو اولاد منظور ہوگی ہزار عزل کرو کچھہ نہوگا **ف** اسباب میں جابر سے بہی روایت ہے + حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے انسی کئی سند سے اور مکروہ کہا ہی ایک قوم نے علما صحابہ وغیرہم سے عزل کو **باب** مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ باکرہ اور بیوہ کی شب باشی کے تقسیم میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا اُنہوں نے اگر تو چاہے تو میں یہی کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ولیکن انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب بکر کرے کوئی مرد باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو وہی نئی عورت پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو وہی اُسکے پاس تین دن یعنے بعد سات دن یا تین دن کے باری مقرر کرے **ف** اس باب مین امام مسلم بھی روایت کیا ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اُسکو محمد ابن یحیٰی نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے انس سے اور بعضون نے اسکو مرفوع نہین کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہین جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اُس باکرہ کے پاس رہی پھر برابر ایک ایک شب دونون کے پاس رہنا شروع کرے اور اگر اُسنی کسی بیوہ عورت سے نکاح کیا تو تین دن برابر روز شب اُسکی پاس رہے پھر ایک ایک شب سب بیبیون کے پاس رہنا شروع کرے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ باب سوتون کو برابر رکھنے کے بیان مین **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شب باشی مین تقسیم کرتے تھے اپنی عورتون کے درمیان اور عدل کرتے اور پھر کہتے یا اللہ یہ میری تقسیم ہے اُسچیز مین جسکا مین اختیار رکھتا ہون سو تو ملامت مت کر مجھکو اُسمین جسکا مین اختیار نہین رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنے محبت وغیرہ مین **ف** حضرت عائشہ کی حدیث ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے حماد بن سلمہ سے اُنہون نے ایوب سے اُنہون نے ابی قلابہ سے اُنہون نے عبد اللہ بن یزید سے اُنہون نے حضرت عائشہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت تقسیم کرتے تھے اپنی عورتون مین آخر حدیث تک اور روایت کے ہی حماد بن زید اور کئی لوگون نے ایوب سے اُنہون نے ابی قلابہ سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھکو اُسمین جسکا تو اختیار رکھتا ہی اور مین اختیار نہین رکھتا اُس سے محبت قلبی اور مودت دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہون کسیکے پاس دو عورتین اور عدل نکرے اُنمین یعنی شب باشی وغیرہ مین جسمین آدمی اختیار رکھتا ہو سو وہ قیامت کے دن آویگا یعنی میدان حشر مین کہ ایکطرف کا آدھا بدن اُسکا جھولا مارا ہوا ہوگا **ف** مرفوع کیا ہے اس حدیث کو ہمام بن یحیی نے روایت کی ہے اُنہون نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنے یہ بات لوگون مین مشہور تھی معلوم نہین کہ حضرت کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہین جانتے مگر ہمام کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا اب جن مشرکین مین سے ایک کی مسلمان ہونیکی بابت مین **عن** ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبکو ابی العاص بن ربیع پر نیا مہر باندھکر اور نیا نکاح کرکے **ف** یہ حدیث ایسی ہی کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ عورت جب اسلام لاوی اپنے شوہر کے قبل اور بعد اُسکی پھر شوہر بھی مسلمان ہوا اور عورت اُسکی عدت مین ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اُنہون نے پھیر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو ابی العاص بن ربیع کی پاس چھہ برس کی بعد پہلی نکاح سی اور دوسرا نکاح نکیا **ف** اس حدیث کی اسناد مین کچھ مضائقہ نہین ولیکن نہین جانتے ہم وجہ اس حدیث کی اور شاید کہ یہ مروی ہے داود بن حصین سے اُنکی باد سی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرُدَّهَا عَلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس مسلمان ہو کر حضرت کے زمانہ مبارک مین پھر آئی اُسکی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس مرد نی یا رسول اللہ وہ میرے ہی ساتھ اسلام لائی تھی سو پھیر دیا آپنے اُسکو اُسکی شوہر پر **ف** یہ حدیث صحیح ہی سنا مین نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سنا مین نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحٰق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر سات نئی مہر اور نئی نکاح کی سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس کی بہتر ہی از روی اسناد کی اور عمل عمرو بن شعیب کے حدیث پر ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ لَهَا باب اُس نکاح کی بیان مین جو قبل تقرر مہر کیا ہو **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ

جو ماں نسب سے حرام ہوتی ہیں وہی دودھ سے بھی ہوتی ہیں یہ دودھ مرد کیطرف منسوب ہی۔

قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع بنت واشق امراۃ منا مثل ما قضیت فقرح بھا ابن مسعود ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ پوچھا گیا اُنسے حکم اُس شخص کا کہ نکاح کیا اُسنے ایک عورت سے اور مقرر نکیا تھا اُسکے لئے کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا اور اُسپر کہ مر گیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اُس عورت کا مہر ہے اُسکی مثل کی عورتوں کے برابر کسی سے اُسمیں زیادتی اور اُسپر عدت ہے پورے چار مہینے دس دن اور اُسکو اپنے خاوند کی مال سے میراث ہی ہے سو کھڑے ہو گئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کو یہی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تُنے حکم دیا اس سائل کو سو خوش ہو گئی اس بشارت کی سُنی سی عبداللہ بن مسعود ف اسا بمین حراح سی بھی روایت ہے روایت کی ہے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے اُنہوں نے منصور سے ایسی مانند حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہی اور شعبی ہی اُنسی کی سند و نسی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ و غیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض جماعتی کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جب کسی عورت سی کسی نے نکاح کیا اور اُس سی نہ صحبت کرنیکے اور نہ مہر کے قبل پر مر گیا تو اُسکو میراث ہے اور مہر نہیں اور اُسپر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابیطالب کا اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر کا اور یہی کہتے ہیں شعبی اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک حجت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور مروی ہے ہاشم شافعی سے کہ وہ مصر میں جو گئے تو اس قول سے اور قایل ہوئی بروع بنت واشق کی حدیث کے

ابواب الرضاع یہ باب میں دودھ پلانیکے بیانمیں باب ما جاء یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب باب اس بیان میں کہ جو نسب سے حرام ہوتی ہیں وہ سب دودھ سے بھی حرام ہوتی ہیں عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہی نسب سے ف اسا بمین عائشہ اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم من الرضاعۃ ما حرم من الولادۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے حرام کیا ہی دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سی یعنے نسب سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ و غیرہم کا نہیں جانتے ہم کسیکا اسمیں اختلاف ہے مختصر کہتا ہے کہ جیسے نسب سے سات ناتی حرام ہوتے ہیں ویسی ہی دودھ سی ہی اور وہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں انسی نکاح بھی حرام ہی اور مقدمہ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ان میں داخلی ناتی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پڑوتی نواسی اور بہنیں تین طرح ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح پھوپھی اور بھانجی اگر صبے کے درجی کی ہو اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور نانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علی ہذا القیاس باب ما جاء فی لبن الفحل باب اس بیان میں کہ دودھ مرد کیطرف منسوب ہے عن عائشۃ قالت جاء عمی من الرضاعۃ یستاذن علی فابیت ان اذن لہ حتی استامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلیلج علیک فانہ عمک قالت انما ارضعتنی المراۃ ولم یرضعنی الرجل قال فانہ عمک فلیلج علیک ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا اُنہوں نے آئے میرے پاس چچا میرے دودھ کے اور اجازت چاہی اُنہوں نے میرے پاس آنیکی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دونگی جبتک پوچھ نہ لونگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ داخل ہووے تیرے پاس وہ تو چچا ہی تیرا اسکو کہا حضرت عائشہ نے مجھکو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا مرد نے پھر فرمایا آپنی وہ چچا ہی تیرا جایئے کہ آوے تیری پاس ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ و غیرہم سے کہ محرم کہا ہی اُنہوں نے لبن فحل یعنے مرد کی دودھ کو اور اصل اسا بمین حدیث ہے حضرت عائشہ کی اور رخصت دی ہے بعض علما نی مرد کی دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے عن ابن عباس انہ سئل عن رجل لہ جاریتان ارضعت احداہما جاریۃ والاخری غلاما ایحل للغلام ان یتزوج الجاریۃ قال لا اللقاح واحد ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنسی پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اُسکے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اُسکی موطوءہ ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نی ایک لڑکی کو کیا درست ہے اُس لڑکے کو کہ نکاح کرے اُس لڑکی سے کہا ابن عباس نے نہیں درست ہے اسلئے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوا ہے نہیں ف اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کے اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا باب ما جاء لا یحرم المصۃ ولا المصتان باب اس بیان میں کہ ایک دو بار کا مونہہ میں دودھ دینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحرم المصۃ ولا المصتان ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں ثابت ہوتی ہے حرمت رضاعت کی ایکبار یا دوبار دودھ چوسنے سی ف اسا بمین ام فضل اور ابی ہریرہ اور زبیر اور ابن الزبیر سے روایت ہے اور ابن الزبیر روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دوبار دودھ چوسنی سی اور روایت کی محمد بن دینار نی ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنی باپ سے اُنہوں نی عبداللہ

جو بیٹی زبیر کی ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ کیا انمیں محمد بن دینار نے بلفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ غیر محفوظ ہی اور صحیح اہل حدیث کی نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہی کہ وہ روایت کرتی ہیں عبداللہ بن زبیر سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۲ حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہ نے اُترتی قرآنمیں یہ آیت عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یعنی دس بار دودھ چوسنی سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوتی ہی پھر منسوخ ہوگئی انمیں پانچ بار اور رہگئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہی پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی حکم رہا روایت کیا ہمسے یہ قول حضرت عائشہ کا اسحاق بن موسی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے حمرہ سی انہوں نے عائشہ سی اور حضرت عائشہ بھی فتوی دیتی تھیں اور بعض صحابیان اور یہی اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا اور احمد دلیل میں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی مگر کبار دودھ پانچ چوسنی سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ کی قول کیطرف جاوے تو وہ بھی مذہب قوی ہے لینے دو سی کہ پانچ بار دودھ چوسنی سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے انمیں حکم دینے سی اور بعض علمائی صحابہ وغیرہم سی کہا ہی کہ قلیل و کثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے جب کہ دودھ پیٹ میں جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا **باب** جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ باب اس بیانمیں کہ ثبوت رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سی کہا روایت کی مجھہ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے کہا عبداللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سی بھی ولیکن روایت عبید کی مجھی خوب یاد ہے کہا عقبہ نے تبکہ کیا میں نے ایک عورت سے سوائی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سوائی میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ نکاح کیا میں نے فلانی عورت فلانی کی بیٹی سے سوائی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا اسنی میں تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے کہا راوی نے سو موہنہ پھیر لیا مجھہ سے حضرت نے کہا پھر آیا میں اُنکے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ نے کیا ہوا تو سنے کہا کہ منی دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑدی تو اُس عورت کو ف حدیث عقبہ بن حارث کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اُنہوں نے عقبہ سے جو بیٹی ہیں حارث کی اور اُنمیں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا دعها عنك اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہی ایک عورت کی گواہی کو ثبوت رضاعت کے لئی اور ابن عباس نے بھی کہا ہی کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اُس سے قسم لیجاوے اور یہی کہتی ہیں مالک احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاع میں کافی نہیں جبتک زیادہ نہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بیٹی ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور کُنیت اُنکی ابو محمد ہے اور عبداللہ بن زبیر نے اُنکو قاضی کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس صحابیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے جاروں سے جو بیٹی ہیں معاذ کے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانیمیں مگر ایک عورت کی گواہی ہے اگر اپنی بیوی کو چھوڑدیوے تو امین پرہیزگاری ہے **باب** جَاءَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ باب اس بیانمیں کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیئی **عن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جبتک کہ دودھ اُترے پستانمیں نہیں کہ بجائے غذا قایم نہو اور قبل دودھ چھڑانیکے یعنی جو مدت شرع میں دودھ چھڑانیکی ہے اُسکے اندر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کی اندر دودھ پیوے اور جو دو برس کامل کے بعد پیوی تو اُسکا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹی ہیں زبیر کی اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہیں ہشام بن عروہ کی **باب** مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ باب شیر دہ کے ادائی حق کے بیانمیں **عن** حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ترجمہ روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ کیونکر ادا ہو مجھہ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینی کا سو فرمایا آپنے ایک بردہ یعنی غلام یا لونڈی ایک بردہ دودھ پلانیوالیکو دیدیا تو اُسکا حق ادا ہوگیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ایسی ہی روایت کی یحیی ابن سعید قطان نے اور حاتم بن اسمعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سی جو بیٹی

اس باب میں کہ جو آزاد ہو اور اسکا شوہر بھی ہو اولاد عورت کی شوہر یا مالک کی ہے اور اگر ۱۶۹ باب ہے جو لونڈی اپنی عورت تھی اس کو تو بیچی ہے تو بیچنے والی سے صحبت کرے

عروہ کہ میں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حبیب بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ابن لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبد اللہ کی اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت سے پوچھا یذهب حیضتی ومذمة المصباح اسکے معنے ہیں کہ کونسی چیز ادا کر دیتی ہے مجھ سے فرائض حیض یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب بدیا تو نے دودھ پلانیوالی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اسکا اور مروی ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا وہی نے اپنے لئے اپنی چادر مبارک کہ وہ میں اسپر بیٹھ گئیں تو لوگ کہنے لگے کہ انہوں نے دودھ پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو **باب** ما جاء في الأمة تعتق وله زوج أو لا زوج لها اس بیان میں کہ لونڈی کے جو آزاد ہو اور اسکا شوہر بھی ہو **عن** عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا يقال له مغيث كأني أنظر إليه يطوف خلفها يبكي ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعباس يا عباس ألا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعته فإنه أبو ولدك قالت يا رسول الله تأمرني قال إنما أنا أشفع قالت فلا حاجة لي فيه **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کو شوہر غلام تھا مغیث نام اسکو کہ گویا میں دیکھتا ہوں اسکو کہ پھرتا ہے پیچھے بریرہ کے روتا ہے اور بہتے ہیں آنسو اسکے اوپر داڑھی پر اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے کہ اے عباس نہیں تعجب کرتا تو محبت مغیث کی بریرہ سے اور بغض بریرہ کا مغیث سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر رجوع کرتا تو مغیث کی طرف کہ وہ باپ ہے اولاد کا تیری پس کہا بریرہ نے یا رسول اللہ حکم کرتے ہیں آپ مجھ کو کہا نہیں میں شفاعت کرتا ہوں کہا بریرہ نے پس نہیں حاجت ہے مجھ کو اسکی **ف** حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اسی طرح روایت کی ہشام بن عروہ کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہ گویا حضرت عائشہ نے بریرہ کا خاوند غلام تھا اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اسکو مغیث کہتے تھے اور اسیطرح مروی ہے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے کہتے ہیں اگر ہو لونڈی نکاح میں آزاد کی اور پھر آزاد ہو تو اسکو اختیار نہیں اختیار جبھی ہے کہ جب وہ غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ سے کہا حضرت عائشہ نے شوہر بریرہ کا حر تھا سو اختیار دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بریرہ کی قصہ کی کہا اسود نے اور زوج اسکا حر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء تابعین کا اور جو بعد انکے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **عن** ابن عباس ان زوج بريرة كان عبدا اسود يسمى مغيثا كأني أنظر إليه يطوف خلفها يبكي ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعباس يا عباس ألا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعته فإنه أبو ولدك قالت يا رسول الله تأمرني قال إنما أنا أشفع قالت فلا حاجة لي فيه **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا نام مغیث کہ جیسے کہ آزاد ہو میں بریرہ قسم ہے خدا کی گویا دیکھ رہا ہوں میں اسکو کہ پھرتا ہے پیچھے بریرہ کے راستوں اور کناروں میں روتا پھرتا ہے اور آنسو اسکے بہتے ہیں اسکی ڈاڑھی پر پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے اے عباس نہیں تعجب کرتا تو محبت مغیث کی بریرہ سے اور بغض بریرہ کا مغیث سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے کاش رجوع کرتی تو مغیث کی طرف کہ وہ باپ ہے اولاد کا تیری پس کہا بریرہ نے یا رسول اللہ حکم کرتے ہیں آپ مجھ کو کہا نہیں میں شفاعت کرتا ہوں کہا بریرہ نے پس نہیں حاجت ہے مجھ کو اسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ابن لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبد اللہ کی اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت سے پوچھا یذهب حیضتی ومذمة المصباح اسکے معنے ہیں کہ کونسی چیز ادا کر دیتی ہے مجھ سے فرائض حیض یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب بدیا تو نے دودھ پلانیوالی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اسکا اور مروی ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا وہی نے اپنے لئے اپنی چادر مبارک کہ وہ میں اسپر بیٹھ گئیں تو لوگ کہنے لگے کہ انہوں نے دودھ پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو **باب** ما جاء في الأمة تعتق وله زوج أو لا زوج لها اس بیان میں کہ لونڈی کے جو آزاد ہو اور اسکا شوہر بھی ہو **عن** عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا يقال له مغيث كأني أنظر إليه يطوف خلفها يبكي ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعباس يا عباس ألا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعته فإنه أبو ولدك قالت يا رسول الله تأمرني قال إنما أنا أشفع قالت فلا حاجة لي فيه **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کو شوہر غلام تھا مغیث نام اسکو کہ گویا میں دیکھتا ہوں اسکو کہ پھرتا ہے پیچھے بریرہ کے روتا ہے اور بہتے ہیں آنسو اسکے اوپر داڑھی پر اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے اے عباس نہیں تعجب کرتا تو محبت مغیث کی بریرہ سے اور بغض بریرہ کا مغیث سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے کاش رجوع کرتی تو مغیث کی طرف کہ وہ باپ ہے اولاد کا تیری پس کہا بریرہ نے یا رسول اللہ حکم کرتے ہیں آپ مجھ کو کہا نہیں میں شفاعت کرتا ہوں کہا بریرہ نے پس نہیں حاجت ہے مجھ کو اسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ابن لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبد اللہ کی اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت سے پوچھا یذهب حیضتی ومذمة المصباح اسکے معنے ہیں کہ کونسی چیز ادا کر دیتی ہے مجھ سے فرائض حیض یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب بدیا تو نے دودھ پلانیوالی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اسکا اور مروی ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا وہی نے اپنے لئے اپنی چادر مبارک کہ وہ میں اسپر بیٹھ گئیں تو لوگ کہنے لگے کہ انہوں نے دودھ پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو **باب** ما جاء في الأمة تعتق وله زوج أو لا زوج لها اس بیان میں کہ لونڈی کے جو آزاد ہو اور اسکا شوہر بھی ہو **عن** عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا يقال له مغيث كأني أنظر إليه يطوف خلفها يبكي ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعباس يا عباس ألا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعته فإنه أبو ولدك قالت يا رسول الله تأمرني قال إنما أنا أشفع قالت فلا حاجة لي فيه **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کو شوہر غلام تھا مغیث نام اسکو کہ گویا میں دیکھتا ہوں اسکو کہ پھرتا ہے پیچھے بریرہ کے روتا ہے اور بہتے ہیں آنسو اسکے اوپر داڑھی پر اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے اے عباس نہیں تعجب کرتا تو محبت مغیث کی بریرہ سے اور بغض بریرہ کا مغیث سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے کاش رجوع کرتی تو مغیث کی طرف کہ وہ باپ ہے اولاد کا تیری پس کہا بریرہ نے یا رسول اللہ حکم کرتے ہیں آپ مجھ کو کہا نہیں میں شفاعت کرتا ہوں کہا بریرہ نے پس نہیں حاجت ہے مجھ کو اسکی **ف** اسی طرح ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مختار ہیں ابو عبد اللہ احمد اور اسحاق اور عبد اللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور اسی پر عمل ہے عامہ علماء کا **باب** ما جاء في الرجل يرى المرأة فتعجبه اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور اسکو خوش آوے **عن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى امرأة فدخل على زينب فقضى حاجته وخرج وقال إن المرأة إذا أقبلت أقبلت في صورة شيطان فإذا رأى أحدكم امرأة وعجبته فليأت أهله فإن معها مثل الذي معها **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنے بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنے یعنی صحبت کی اور باہر نکلکر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کسی عورت کو اور اسکو اچھی معلوم ہو تو چاہیے صحبت کرے اپنے بی بی سے کہ اسکی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اسکے پاس تھا یعنی فرج **ف** اسی طرح ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مختار ہیں ابو عبد اللہ احمد اور اسحاق اور عبد اللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور اسی پر عمل ہے عامہ علماء کا **باب** ما جاء في الرجل يرى المرأة فتعجبه اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور اسکو خوش آوے **عن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى امرأة فدخل على زينب فقضى حاجته وخرج وقال إن المرأة إذا أقبلت أقبلت في صورة شيطان فإذا رأى أحدكم امرأة وعجبته فليأت أهله فإن معها مثل الذي معها **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنے بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنے یعنی صحبت کی اور باہر نکلکر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کسی عورت کو اور اسکو اچھی معلوم ہو تو چاہیے صحبت کرے اپنے بی بی سے کہ اسکی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اسکے پاس تھا یعنی فرج **ف** اسی طرح ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مختار ہیں ابو عبد اللہ احمد اور اسحاق اور عبد اللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور اسی پر عمل ہے عامہ علماء کا

دستدرائی کے اور میں ہیں ہنر کی **باب** مَاجَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ باب شوہر کے حق کے بیان میں عورت پر **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسیکو کسیکے سجدہ کرنیکا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے **ف** اسبا بمین معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبداللہ ابن ابی اوفی اور طلق ابن علی اور ام سلمہ اور انس اور ابن عمر سے روایت ہی ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے محمد ابن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے **عن** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ **ترجمہ** روایت ہے طلق ابن علی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت بلاوے کوئی آدمی اپنی بیوی کو واسطے حاجت کی تو فوراً حاضر ہو اور اگرچہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خصم راضی ہی اوسپر سے وہ رات کاٹی تو داخل ہوگی جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَاجَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْاَةِ عَلٰى زَوْجِهَا باب عورت کے حق کی بیان میں جو مرد پر ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمانوں سے کامل تر ایمان میں وہ ہیں جنکی اخلاق اچھی ہوں اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں **ف** اس بابمیں عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ نَبَّئَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ **ترجمہ** روایت ہے سلمان ابن عمرو ابن احوص سے کہا انہوں نے روایت کی مجھسے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ بیس تعریف الہی کی آپنے اور ثنا کی اسپر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے اس حدیث میں ایک قصہ اسمیں یہ بھی ہے کہ فرمایا حضرت نے خبردار ہو بھی طرح خیرخواہی کرو عورتوں کی اسلئے کہ وہ قید میں تمہارے نزدیک تم اُنپر کچھ اختیار نہیں رکھتی سوای اسکی یعنی صحبت وغیرہ کے مگر یہ کہ وہ کچھ بیحیائی کریں کھلی ہوئی یعنے شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کردو انکا بستر اور ایسا مارو انکو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنے بہت مارنا مارو سو اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈھو اُنپر تکلیف دینی کی راہ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تمپر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہاری چھونپی بات چیت کریں نہ بیٹھاویں اسپر کو تم راضی نہیں اُنسی اور گھر میں نہ آنے دیویں اُنکو جنسے تم راضی نہیں آگاہ ہو اور اُنکا حق تمپر یہ ہے کہ بخوبی پہنچاؤ اُنکو روٹی کپڑا اُنکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا اَعْوَانٌ عِنْدَكُمْ یعنے وہ قید میں تمہارے رہا تو بمعنی اسیر کے ہیں **باب** مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ باب اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہی **عن** عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرَّوْجَةُ وَتَكُوْنُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ **ترجمہ** روایت ہے علی بن طلق سے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بعضا آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہی اور اُنسے ایک بیبی کی ملاقات ہوتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پاوے کوئی تم میں کا تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دُبر سے صحبت نکرو کہ اللہ تعالیٰ حیا نہیں کرتا حق بات سے کچھ شرماتا نہیں **ف** اسبا بمین عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے ۔ حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سوا اسکی اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سمجھی کہ ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں حضرت کے الگ سے اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث **عن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ **ترجمہ** روایت ہے علی بن طلق سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاوے کوئی تم میں سے تو وضو کرے اور صحبت نکرو عورتوں کے پیچھے سے **ف** یہ علی جو اس حدیث کی راوی ہیں طلق ہی کے بیٹے ہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ

زینت کی ہو ساتھ عورتوں کے جانا۔ اور مرد کو اُس پر غیرت کرنا۔ اور عورت کو تنہا سفر کرنا۔ اور مرد کو اکیلے عورت پر داخل ہونا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوْ امْرَاَةً فِى الدُّبُرِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھیگا اللہ تعالیٰ رحمت کے نگاہ سے اُس مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے ف یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِى الزِّيْنَةِ باب اس بیان میں کہ عورتوں کو سنگھار کر کے نکلنا منع ہے **عن** مَيْمُوْنَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ كَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِىْ لَا تَزَالُ فِى الزِّيْنَةِ فِى غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَ لَهَا ترجمہ روایت ہے میمونہ سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنیوالی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اترانیوالی کی سنگار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لئے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اُسمیں روشنی بالکل نہ ہو ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ازروی حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچی ہیں اور روایت کی اُنسی شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعضوں نے موسیٰ بن عبید سے اور مرفوع نہ کیا اُسکو **باب** مَا جَاءَ فِى الْغَيْرَةِ باب غیرت کے بیان میں **عن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِىَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ بہت غیرت رکھتا ہے اور مومن بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو حرام ہے اُسپر ف اسی بیان میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتی ہیں ابی سلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف بیٹی ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ اور حجاج کی کنیت ابو الصلت ہے ثقہ کہا ہے اُنکو یحییٰ بن سعید قطان نے **روایت** کی ہم سے ابو عیسیٰ کہا انہوں نے ابو بکر عطار نے انہوں نے ابو عمار نے انہوں نے عبدالصمد نے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں **باب** مَا جَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا باب اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں **عن** اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسی سفر میں جاوے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اُسکے ساتھ اُسکا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا اور کوئی محرم ف اسی بیان میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ سفر کرے کوئی عورت رکابات اور درندگا مگر اُسکے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنیکو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اُس عورت میں جو طاقت رکھتی ہے حج کی اور اُسکا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں تو کہا ہے بعض علماء نے اُسپر حج واجب نہیں اسلئے کہ محرم بھی راستی کے ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اُسی پر واجب ہے کہ جسکو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا کا مضمون یہی ہے سو علماء کہتے ہیں کہ جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اُسکو راہ کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے کہ اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلی حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی کا **عن** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سفر کرے ایک رات اور دن کے راستے تک مگر اُسکے ساتھ محرم ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ باب اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتی ہیں آپ حمو میں فرمایا آپنے حمو تو موت ہے ترجمہ کہتا ہے حمو شوہر کے غیر رشتہ کو بولتی ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا اور غیر رشتہ دار اسکے ہیں کہ اُنسے پردہ ضرور ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ حمو موت ہے اس تشبیہ ہے یعنے جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسے ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں غیر رشتوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہے ف اسی بیان میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا ہے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اُنمیں شیطان ہوتا ہے یعنے جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو اُنکے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنیکو موجود رہتا ہے اور حمو اور دیور کے بھائیوں کو بولتی ہیں گویا آپنے حرام کہا اسکو کہ زوج کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرضکہ اُنسے پردہ ضرور ہے **باب** **عن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَرُبَّمَا قَالَ لَا يَلْجَى عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو اُن عورتوں کے گھر وں میں جنکے شوہر نہیں ہیں گھر میں اسلئے کہ شیطان رواں ہوتا ہے تمہارے ایک ایک کے بدن میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہمنے اور آپکے بدن میں بھی فرمایا آپنے ہاں میرے بدن میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی ہے میرے اوپر کہ وہ اسلام لایا ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعضوں نے محمد ابن سعید میں اُنکے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی ابن خشرم سے کہتے تھے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو حضرت نے فرمایا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ یعنے اللہ نے میری مدد کی اسپر کہ میں اُسکی شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اسلئے کہ شیطان اسلام نہیں لاتا ہے یعنے غرض یہ ہے کہ فَأَسْلَمَ جسنے بفتح میم روایت کیا ہے اُسنے تو یہ معنی لئے کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نہ رہا مگر سفیان نے فَأَسْلَمَ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اسکے معنی یہی ہیں کہ میں شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا يَلْجَنَّ عَلَى الْمُغِيبَاتِ تو مُغِيبَة اُس عورت کو کہتے ہیں جسکا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو یا گھر میں نہ ہو اور مغیبات اسکی جمع ہے **باب** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہی ہے پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہی اُسکو شیطان یعنی تو کہ فتنے میں ڈالی اُسکی سبب سے لوگونکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **باب** عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہی کوئی عورت اپنی خاوند دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اُسکی حور دون بڑی آنکھوں والیون میں سے یعنے جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دی تو اُسکو تجھپر اللہ کی مار ہو اسلئے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑی دن میں تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور روایت اسمٰعیل بن عیاش کی شام کے لوگون سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسمٰعیل شامیون سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الطلاق واللعان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ باب سنت کی موافق طلاق دینی کے بیان میں عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَتُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے مسئلہ اُس شخص کا کہ طلاق دیا اُسنے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبد اللہ نے تو نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر کو کہ اُسنے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ رجعت کرے اُس سے کہا حضرت عمر نے پوچھا میں نے حضرت سے گنتے اُس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرت نے چپ رہو بھلا دیکھو تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جاوے وہ طلاق کیون نہ گنا جاویگا اگر یہ دیوانہ ہو جاوے تو اُس طلاق سے بھی جدائی ہو جاویگی ترجمہ کہتا ہی طلاق تین قسم ہی احسن اور حسن کہ جسکو سُنی بھی کہتی ہیں اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دیوے اُس طہر میں کہ جسمیں جماع نکیا ہو اور چھوڑ دے اُسکو کہ عدت گذر جاوے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہرون میں کہ جماع نکیا ہو اُسمیں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنے اُس سے صحبت کر چکا ہو دے اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ اور جسکو حیض نہ آتا ہو اُسکی طلاق سُنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہے اُنکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاق ایک دفعہ یا ایک طہر میں دیوے کہ رجعت نہ ہو اُسکے بیچمیں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اُس طہر میں کہ جماع کیا ہو اُسمیں اور اُسی طرح طلاق دینی اُسکو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اُس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر میں مذکور ہوا کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت نے عمر سے فرمایا کہ چپ رہو یعنے اسباب کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جاوے عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے کہ طلاق دیا اُنہون نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے حکم کر اُسکو کہ رجعت کرے اُس سے پھر طلاق دیوے اُسکو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو ف حدیث یونس بن جبیر کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہے حدیث سالم کی ابن عمر سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند وں سے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دیوی آدمی طہر میں کہ جسمیں جماع نکیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر تین

طلاق دیدو ایک طہر میں تو دو ہی ہیں سنت سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جبھی ہوگا کہ جب ایک طلاق رجعی دیوے یا دو یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دیوی **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ باب طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِيَ الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے طلاق دیا اپنی بیوی کو البتہ کہکر یعنے یوں کہا اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ یعنے تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہی البتہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے یعنی کہا ارادہ کیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپنی تو وہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علما صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں کہ جسمیں لفظ البتہ کہی اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے اسکو تین طلاق قرار دیا اور بعض علما نے کہا یہ نیت پر مدار کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مالک بن انس نے کہا کہ طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایکہی ہے اور اسکو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ باب اپنی عورت سے امرک بیدک کہنے کی بیان میں **ترجمہ** امرک بیدک کے معنے یہ ہیں کہ تیرے کام کا تجھے اختیار ہے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ **ترجمہ روایت** کی ہمسے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد ابن زید سے کہا حماد نے پوچھا میں نے ایوب سے تم کسکو جانتے ہو کہ اسکے کچھ کہا ہو امرک بیدک کے بابمیں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے ایوب نے کہا میں کسیکو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اللہ انہیں بخشے مگر ایک روایت پہنچی ہے مجھکو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتی ہیں کثیر سے جو مولا ہیں ابن سمرہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی اسمیں تین طلاقیں ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولے ہیں ابن سمرہ کی سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی انکو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے یعنے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھسے بیان کی تھی اب انکو یاد نہیں **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر سلیمان ابن حرب کے روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد ابن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہمسے سلیمان ابن حرب نے انہوں نے حماد ابن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہ پر اور ابو ہریرہ کی حدیث کو مرفوع جانا انہوں نے یعنے یہ حضرت کا قول نہیں ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہی علما نے اَمْرُكِ بِيَدِكِ میں سو کہا ہی بعض علمای صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اسمیں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنی لوگوں کا علما تابعین سے اور جو بعد انکے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید ابن ثابت نے کہ اسمیں اختیار عورت کا ہی جو چاہی عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اُس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اُسکی جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لئی پسند کیا تو ایک ہی پڑیگا اور اگر دو کہی تو دو اور تین کہی تو تین اور کہا ابن عمر نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھی اختیار ہے اپنے کام کا اور اسنے تین طلاق دی لئی اپنے تئیں اور انکار کیا زوجہ نی اور کہا کہ میں نے تجھی ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لیجاویگی زوج سی اور اُسکا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور سفیان اور اہل کوفی کا مذہب حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اسمیں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحٰق ابن عمر کے قول کیطرف گئے ہیں یعنی جو اوپر مذکور ہوا **باب** مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے طلاق کا اور حضرت کے پاس رہنی کا تو اختیار کیا ہمنے حضرت کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق ٹھہرا ہی ہوا یعنے حضرت نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرت کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا **روایت** کی ہمسے ہناد نی انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے

اپنی بیوی سے کہا کہ تجھی اختیار ہی اپنی نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنی تئین دی سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی اُسنی کہ وہ ایک طلاق رجعی دی سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو بھی پسند کرتی ہے یا اپنی نفس کو اور اختیار دیا اُسکو دونوں باتونکا اور اُسنی اختیار کیا اپنی زوج کو تو یہی ایک طلاق پڑا اور اگر اُسنی اختیار کیا اپنی نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علما اور فقہا صحابہ اور جو اُنکے بعد تھے عمر اور عبد اللہ کے قول کیطرف گئے ہیں جو ابھی مختصر بیان ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفی کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی کے قول کیطرف گئے ہیں **باب** ما جاء فی المطلقۃ ثلاثا لا سکنی لھا ولا نفقۃ باب اس بیان میں کہ جسکو تین طلاق دیے ہوں اُسکا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں **عن** الشعبی قال قالت فاطمۃ بنت قیس طلقنی زوجی ثلاثا علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سکنی لک ولا نفقۃ قال مغیرۃ وقد ذکرتہ لابراھیم فقال قال عمر لا ندع کتاب اللہ وسنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بقول امرأۃ لا ندری احفظت امر نسیت فکان عمر یجعل لھا السکنی والنفقۃ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا اُنہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھکو میرے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تیرے لئے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اسکا ابراہیم سے تو کہا اُنہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں چھوڑتی ہم اللہ کی کتاب اور اپنی نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہمکو معلوم نہیں کہ اُسنے یاد رکھا حضرت کے فرمودے کو یا بھول گئی سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتی تھی تین طلاق والی کو روٹی کپڑا اور مکان رہنی کو یعنے عدت تک **ترجمہ** کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمر کے قول میں یہ آیت مراد ہے اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے مکان دو انکو جہاں سے تم رہتی ہو اپنے مقدور کے موافق **عن** الشعبی قال دخلت علی فاطمۃ ابنۃ قیس فسألتھا عن قضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقالت طلقھا زوجھا البتۃ فخاصمتہ فی السکنی والنفقۃ فلم یجعل لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم سکنی ولا نفقۃ وفی حدیث داود قالت وامرنی ان اعتد فی بیت ابن ام مکتوم **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا اُنہوں نے طلاق دیا مجھکو میرے زوجہ نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کی لئے سو نہ دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن اُم مکتوم کی گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے بعض علما کا اُنہیں میں ہیں حسن بصری اور عطا بن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق کہ جب جاوند اُسکا اختیار رجعت کا نہ رکھتا ہو تو نفقہ اور سکنی بھی اُسپر واجب نہیں اور بعض علما صحابہ نے کہا کہ مطلقہ ثلث کو سکنی بھی دیا جاوے اور نفقہ بھی اُنہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عبد اللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علمانی کہا اُسکو سکنی چاہیئے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اُسکو سکنی یعنے مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہی اللہ عزوجل لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ یعنے نہ نکالو اپنے گھروں سے یعنے عورتونکو اور وہ آپ بھی نکلیں مگر جب کریں کوئی کھلی بیحیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنی گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اسلئی کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی دلیل سے جسمیں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے **باب** ما جاء لا طلاق قبل النکاح باب اس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کی واقع نہیں ہوتا یعنے عورت اجنبیہ پر **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن آدم فیما لا یملک ولا عتق لہ فی ما لا یملک ولا طلاق لہ فی ما لا یملک **ترجمہ** روایت کرتے ہیں عمرو بن شعیب سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں ابن آدم کی اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اُسمیں کہ جسکا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں **ف** ایسا ہیں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے روایت ہے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہی اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابہ و غیرہم اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعد بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید سی اور کتنی فقہائی تابعین سے اور یہی کہتی ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کیطرف نسبت کرکے کہی تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلہ یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے تو اُسپر طلاق واقع ہوتا ہے یعنے بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ اُنہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ اُنہوں نے کہا اگر نام لیوے کسی عورت کا مقرر کرکے مثلاً کہے ہندہ سی اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہی کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اُسپر طلاق ہے یا یوں کہی کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانی شہر کی عورت سے

باطلانی شبہ کی عورت سے تو جب نکاح کرلیا ان عورتون سے اُسپر طلاق پڑجاویگا اور ابن مبارک نے اسمین تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو مین یہ بھی نہین کہتا کہ وہ عورت اُسپر حرام ہوجاتی ہے اور مروی ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا حکم اُس شخص کا کہ قسم کہائی اُسنی طلاق کے ساتھ یعنے کہا کہ مین جس عورت سے نکاح کرون اُسپر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اُسکو نکاح کی تو آیا اُسکو نکاح کرنا جایز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کریگا اُسپر طلاق واقع ہوگا یا نہین اور جایز ہے اُسکو عمل کرنا اُن فقہا کی قول پر جنھون نے اجازت دی ہے اُسی نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے اُنکی قول کو حق جانتا تھا جنھون نے رخصت دی ہے اُسکو نکاح کی تو جایز ہے اب بھی اُسکو عمل کرنا اُنکے قول پر اور جو شخص پہلے سے انکی قول کو پسند نکرتا تھا تو اُسکو اس بلا مین مبتلا ہونیکی بعد بھی اُسپر عمل کرنا جایز نہین اور احمد نے کہا اگر اُسنے نکاح کرلیا تو مین حکم نہین کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑدے اور اسحاق نے کہا کہ مین رخصت دیتا ہون عورت منسوبہ سے نکاح کرنیکی بدلیل حدیث ابن مسعودؓ کے اور عورت منسوبہ کا بیان اوپر گذرا اور نہین کہتا مین کہ حرام ہی اُسپر عورت اُسکی اور وسعت دی اسحاق نے غیر منسوبہ عورت مین **باب** ما جاء ان طلاق الامۃ تطلیقتان باب اس بیان مین کہ لونڈی کے طلاق دو ہی ہین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاق الامۃ تطلیقتان وعدتھا حیضتان قال محمد بن یحیی وانا ابو عاصم ہکذا ظاہرہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کے دو ہی طلاق ہین اور عدت اُسکی دو ہی حیض ہین یعنے دو طلاق مین وہ بائنہ ہوجاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق مین کہا محمد ابن یحیی نے اور خبر دی ہمکو اس حدیث کی ابو عاصم نے روایت کی اُنھون نے مظاہر سے **ف** اسیطرح ہمین عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث عائشہ کی غریب ہے ہم اسکو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث معلوم نہین ہوتی سوائے اسکی اور اسی پر عمل ہے علماے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **مترجم** کہتا ہے اسی حدیث کی رو سے امام اعظمؒ کہتے ہین کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہی ہے یعنی اگر عورت حرہ ہی تو تین طلاقین ہین اور تین حیض مین اُسکی عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاق مین بائن ہوجاتی ہے اور عدت اُسکی دو حیض مین پوری ہوجاتی ہی اور امام شافعیؒ کہتے ہین کہ طلاق اور عدت دونو نہین اعتبار شوہر کا ہے **باب** ما جاء فی من یحدث نفسہ بطلاق امرأتہ باب اس بیان مین طلاق کا خیال کرنیکے بیا نہین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجاوز اللہ لامتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم تکلم بہ او تعمل بہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا اُنھون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درگذر کیا اللہ نے میری امت سے جو دلونمین خیال آوے جبتک مونہہ سے نہ نکالے اُسکو یا عمل نکرے اُسپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ آدمی جب اپنے دلمین خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہین پڑتا جبتک مونہہ سے نہ کہی **باب** ما جاء فی الجد والہزل فی الطلاق باب اس بیان مین کہ طلاق خوشطبعی سے بھی پڑجاتا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث جدھن جد وہزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہین کہ اُسمین سچ مچ کہنا اور خوشطبعی سے کہنا دونون برابر ہے ایک نکاح دوسرے طلاق تیسرے رجعت **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمن بیٹے ہین حبیب کے وہ بیٹے ہین اردک کے وہ بیٹی ہین ہانک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ہانک ہین **باب** ما جاء فی الخلع باب اس خلع کی بیا نہین **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء انہا اختلعت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم او امرت ان تعتد بحیضۃ **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ اُنھون نے خلع کیا اپنی شوہر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین سو حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کی گئین وہ کہ عدت بیٹھین ایک حیض تک **ف** اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح یہی ہے کہ اُنکو حکم کیا گیا ایک حیض تک عدت بیٹھنے کا **عن** ابن عباس ان امرأۃ ثابت بن قیس اختلعت من زوجہا علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تعتد بحیضۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ثابت ابن قیس کی بی بی نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین سو حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدت بیٹھین ایک حیض تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علما کا خلع والی عورت کی عدت مین تو اکثر اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہا ہی کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحق اور کہا بعض علما کا صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے اور کہا اسحق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنے ایک حیض کی عدت ہونیکو تو یہ مذہب قوی ہے **باب** ما جاء فی المختلعات باب خلع کرنیوالیونکے بیا نہین **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المختلعات ہن المنافقات **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع کرنیوالی عورتین تو منافق ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسکی اسناد کچھ قوی نہین

اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع کرے اپنی شوہر سے بغیر عذر کے تو بو نہ سونگھی کی جنت کی روایت کی ہمسے یہی حدیث محمد بن اسحاق نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگی اپنے زوج سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اسپر بو جنت کی ۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہین ابی قلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کی اسکو بعضون نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا **باب** ماجاء فی مدارات النساء باب عورتونکی خاطرداری کے بیانمین **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله ان المرأة کالضلع ان ذهبت تقیمها کسرتها وان ترکتها استمتعت بها علی عوج ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت پسلے کی ہڈی کی سی ہے اگر تو سیدھا کرنے چلے اسکو تو توڑ دیگا اور اگر رہنے دی اسکو ویسا ہی تو فائدہ اٹھاوی تو اسکے ٹیڑھے پن پر یعنے اسکی بدمزاجی پر صبر کرے تو بناہ ہو اور نہیں توجدائی کی نوبت آوی **ف** اسبابمین ابی ذر اور سمرہ اور عائشہ سے روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **باب** ماجاء فی الرجل یسئله ابوه ان یطلق امرأته ۔ باب اس شخص کے بیانمین جسکو باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے **عن** ابن عمر قال کانت تحتی امرأة احبها وکان ابی یکرهها فامرنی ان اطلقها فابیت فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال یا عبد الله بن عمر طلق امرأتک ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے تہی میرے پاس ایک بی بی کہ مین اسے چاہتا تہا اور میرے باپ اسی برا جانتے تہے سو حکم کیا مجہکو کہ طلاق دو مین اسے سو نمانا مین نے پہر ذکر کیا مین نے اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنی اسی عبد اللہ بیٹے عمر کے طلاق دے اپنی بی بی کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہین جانتے اسکو مگر ابن ابی ذئب کے روایت سے **باب** ماجاء لا تسئل المرأة طلاق اختها باب اس بیانمین کہ عورت اپنی سوت کا طلاق نچاہے **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تسئل المرأة طلاق اختها لتکفئ ما فی انائها ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ پہنچاتی ہین اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپنے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنے سوت کی تا کہ انڈیل لیوی جو اسکے برتن مین ہے **ف** اس باب مین ام سلمہ سے بہی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی طلاق المعتوه باب مسلوب العقل کے طلاق کے بیانمین **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل طلاق جائز الا طلاق المعتوه المغلوب علی عقله ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب طلاق پڑجاتی ہین مگر طلاق معتوہ کا یعنی جسکی عقل جاتی رہی ہو **ف** اس حدیث کو مرفوع نہین جانتی ہم مگر عطاء ابن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہین ذاہبة الحدیث یعنی حدیثون کو بہولجایا کرتے ہین اور اسی پر عمل ہے علمائی صحابہ غیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ جسکی عقل جاتی رہی ہو نہین پڑتا ہی مگر ایسا دیوانہ ہو کہ کبہی کبہی ہوش مین آتا ہو اور وہ طلاق دیوے ہوش کی حالت مین تو البتہ طلاق پڑتا ہے **باب** وعن عائشة قالت کان الناس والرجل یطلق امرأته ما شاء ان یطلقها وهی امرأته اذا ارتجعها وهی فی العدة وان طلقها مائة او اکثر حتی قال رجل لامرأته والله لا اطلقک فتبینین منی ولا اوویک ابدا قالت وکیف ذاک قال اطلقک فکلما همت عدتک ان تنقضی راجعتک فذهبت المرأة حتی دخلت علی عائشة فاخبرتها فسکتت عائشة حتی جاء النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته فسکت النبی صلی الله علیه وسلم حتی نزل القرآن الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان قالت عائشة فاستانف الناس الطلاق مستقبلا من کان طلق ومن لم یکن طلق ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہوں نے لوگ زمان جاہلیت مین ایسے تہے کہ شوہر طلاق دیتا تہا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تہا اور پہر وہ اسکی بیوی رہتی تہی جب رجعت کر لیتا تہا عدت مین اگرچہ سو طلاق دی چکا ہو اسکو یا زیادہ یہانتک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو مین ایسا طلاق دونگا تجہکو کہ تو جدا ہو جاوے مجہسے اور نہ لونگا تجہسے کبہی اسنی کہا یہ کیونکر ہوگا شوہر نے کہا مین طلاق دونگا تجہکو پہر جب تمامی پر ہوگی عدت تیری تو رجعت کرونگا تجہسے یعنی اسیطرح بعد رجعت کے پہر طلاق دونگا پہر عدت تمام ہونیکے قریب رجعت کرونگا اسیطرح ہمیشہ کرتا رہونگا سو گئی وہ عورت یہانتک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہ کے پاس اور خبر دی انکو اسبات کی ہو چپ رہین حضرت عائشہ یہانتک کہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو خبر دی آپکو پس چپ رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ اتری یہ آیت قرآن مجید کی الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان یعنی طلاق دو مرتبہ ہی اور بعد اسکے رکھہ لینا ہی عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اسکو یعنے تیسرا طلاق دیکر یا اسطرح کہ رجعت نکری یہانتک کہ عدت تمام ہو جاوے کہا عائشہ نے پہر ہر سے حساب رکہا لوگون نے طلاق کا آیندہ کی لئے جسنی طلاق دیا تہا اسنی بہی یا جسنی نہین دیا تہا اسنی بہی **روایت** کی ہمسے ابو کریب محمد ابن علاء نے کہا روایت کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے انہون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے اسی حدیث کی مثل کے مانند اور نہین ذکر کیا اسمین عائشہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے علی بن شعیب کی روایت سے **باب** ماجاء فی الحامل المتوفی

عنہما ان وضعت بعد ابی السنابل بن بعکک سے کہا خاوند مرگیا ہو اور دو جنی عَنْ اَبِی السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ
اَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ تَزَوَّجْتِ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ وَذَكَرَ لَهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا ترجمہ روایت ابی السنابل بن بعکک سے کہا خاوند مرگیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنیکے تیئیس دن یا پچیس دن کے بعد پھر جب نفاس سے پاک ہوچکیں تو زینب کے نکاح کی انہی سے اغراض کیا آپ لوگوں سے سوذکر کیا گیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے اگر نکاح کرے وہ تو گویا ہوا اسکی عدت تو پوری ہوچکی روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسی سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے اسکی مانند اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے + حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتی ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور میں نے محمد بخاری سے کہتے ہوئے نہیں جانتی ہم کہ ابو السنابل زندہ رہی ہو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ غیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مرگیا ہو وضع حمل کرتے ہی اسکو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اسکی بیچنے عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے مدینہ وغیرہم نے کہ پوری کرے وہ دونوں عدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گذر جاویں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نکرے اور عدت ہی سمجھی اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہوجاوے تو چار مہینے دس دن پورے کرلے مگر پہلا قول صحیح ہی یعنے زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہوجاتی ہے عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ
وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْمُسَافِرُ تَضَعُ عِنْدَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ
وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ
زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ ترجمہ روایت ہے سلیمان ابن یسار سے کہ ابو سلمہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن ان سب نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو اور اسکا خاوند مرگیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں میں سے اخیر کی مدت کو اور اسکی تفصیل انہی نے اور کہا ابو سلمہ نے بلکہ حلال ہوجاتی ہے اسکو نکاح کرنا اسی وقت جبکہ وضع حمل کرے اور کہا ابو ہریرہ نے میں اپنی بھتیجی یعنے ابو سلمہ کے ساتھ ہوں پس بھیجا لوگوں نے ام سلمہ کے پاس جو بی بی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنیکی تھوڑے دنوں کے بعد پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو حکم دیا آپنے انہیں نکاح کرنیکا

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب ما جاء فی عدۃ المتوفی عنہا زوجہا باب جس عورت کا خاوند مرگیا ہو اسکی عدت کے بیان میں عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ
اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانُ
بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ
غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِاَبٍ اَوْ
زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ
لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ ترجمہ روایت ہے حمید ابن نافع سے وہ روایت کرتی ہیں زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی انکو ان تینوں حدیثوں کی کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات پائی انکے باپ ابو سفیان بن حرب نے سو منگائی ام حبیبہ نے خوشبو کا سمین زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی تھی کسی اور چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہ نے قسم ہے اللہ کی مجھی کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جبکہ وفات پائی انکے بھائی نے سو منگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھی حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے

سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مُردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سُنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی یا رسول اللہ یہ بیٹی کا خاوند مر گیا ہی اور اُسکی آنکھیں دُکھتی ہیں سو کیا سُرمہ لگاؤں میں اُسکی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو تین مرتبے وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس ہی دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد ف اسی باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور خصہ بنت عمر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جسکا شوہر مر جاوے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ترجمہ کہتا ہی عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اسطرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تھا وہ ایک مکان تنگ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایکسال اسی حال سے گذرتا تھا وہ اُس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طائر اُسکے پاس لاتی تھی اور وہ اُس سے اپنی فرج رگڑتی تھی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اُسکو دیتے تھے کہ وہ اسی پھینکتی تھی انتہے

باب ماجاء فی المظاہر یواقع قبل ان یکفر باب اس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائی کفارہ کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے

عن سلمۃ بن صخر البیاضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المظاہر یواقع قبل ان یکفر قال کفارۃ واحدۃ ترجمہ روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جو ظہار کر نیوالا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپ نے اُسپر ایک ہی کفارہ ہی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اُسپر دو کفارے ہیں اور یہ قول ہے عبدالرحمن بن مہدی کا عن ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ظہارہ من امرأتہ فوقع علیہا فقال یا رسول اللہ انی ظاہرت من امرأتی فوقعت علیہا قبل ان اکفر فقال وما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رایت خلخالہا فی ضوء القمر قال فلا تقربہا حتی تفعل ما امرک اللہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اُسنی ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اُس سے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اُس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپ نے کس نے مستعد کیا تجھکو اسپر حمت کری اللہ تجھپر عرض کیا اُسنی دیکھے میں نے پازیب اُسکی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اُسکے نزدیک نجا جب تک تو نہ کرلی جو حکم دیا تجھکو اللہ نے یعنے جبتک کفارہ نہ دیلی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب ماجاء فی کفارۃ الظہار باب کفارہ ظہار کے بیان میں

عن ابی سلمۃ ومحمد بن عبدالرحمن ان سلمان بن صخر الانصاری احد بنی بیاضۃ جعل امرأتہ علیہ کظہر امہ حتی یمضی رمضان فلما مضی نصف من رمضان وقع علیہا لیلا فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق رقبۃ قال لا اجدہا قال فصم شہرین متتابعین قال لا استطیع قال اطعم ستین مسکینا قال لا اجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفروۃ بن عمیرۃ اعطہ ذلک العرق وہو مکتل یأخذ خمسۃ عشر صاعا او ستۃ عشر صاعا اطعام ستین مسکینا ترجمہ روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن سے کہ کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھپر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گذرنے تک پھر جب گذر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اُس سے ایکرات سو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا فرمایا آپنی روزی رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتی فرمایا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اُسنی میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں اُنکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمیرہ سے کہ دو اسکو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتی ہیں اور اسمیں پندرہ صاع یا سولہ پاتے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتی ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کا کفارہ ظہار کے بابمیں اور اسبابمیں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کے

باب ماجاء فی الایلاء باب ایلا کے بیان میں

عن عائشۃ قالت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل فی الیمین کفارۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے ایلا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کرلی اپنے اوپر صحبت وغیرہ اُنکی پھر حلال کیا آپ نے جسکو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا ف اس بابمیں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہی اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نی داؤد سے انہوں نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا آخر حدیث تک مرسلا اور اسمیں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور زیادہ صحیح ہی حدیث ہے مسلمہ کے اور ایلا اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کہاوے کہ صحبت نہ کریگا

ہو تا نہ لگا دیگا اپنی بیوی سے چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گذر جاوین چار مہینے نہیں کہا ہی جب گذر جاوین چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کہلا بھیجا جاوے اور خبر کیا جاوے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دیوے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما صحابہ و غیرہم نے کہا جب چار مہینے گذر جاوین تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا **ترجمہ** کہتا ہی ایلا لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گذرے اور ایلا کرنیوالی کو مولی کہتے ہین اور مدت ایلا حر کو لئے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہین پھر اگر اسکے بیچ مین صحبت کی تو کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہین تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہی اور لفظ ایلا کے

یہ ہین قسم ہی اللہ کی مین تجھ سے صحبت نکرونگا یا جماع نکرونگا تجھ سے ہی ملا غسل جنابت نکرونگا سو ان سب سے بعد صحبت کے کفارہ ہی قسم کا اور اگر یون کہا کہ مین اگر تجھ سے صحبت کرون تو مجھ پر ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہی یا میرے لونڈی حر ہی اور پھر صحبت کی تو وہ ائی قسم اسپر لازم ہی یعنے حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا کذا فی الدر مختار **باب ما جاء فی اللعان**

باب لعان کے بیان مین **عن** سعید بن جبیر قال سئلت عن الملاعنین ایفرق بینهما فما دریت ما اقول فقمت مکانی فمضیت الی منزل عبد الله بن عمر فاستاذنت علیه فقیل لی انه قائل فسمع کلامی فقال ابن جبیر ادخل ما جاء بک الا حاجة قال فدخلت فاذا هو مفترش بردعة رحل له فقلت یا ابا عبد الرحمن الملاعنان ایفرق بینهما فقال سبحان الله نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان فقال یا رسول الله ارایت لو ان احدنا رای امرأته علی فاحشة کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم قال فسکت النبی صلی الله علیه وسلم فلم یجبه فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان الذی سألتک عنه قد ابتلیت به فانزل الله الآیات التی فی سورة النور والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم حتی ختم الآیات فدعی الرجل فتلاهن علیه ووعظه وذکره واخبره ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیها ثم ثنی بالمرأة ووعظها وذکرها واخبرها ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقال لا والذی بعثک بالحق ما صدق فقال فبدأ بالرجل فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین والخامسة ان لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأة فشهدت اربع شهادات بالله انها لمن الکاذبین والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین ثم فرق بینهما **ترجمہ** روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہون نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنیوالی عورت اور مرد کا جب منعقد ہوا بن زبیر کی سلطنت تہی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جاوی لعان کرنیوالی جورو خصم مین سو مجھی معلوم نہوا کہ کیا کہون مین سو مین اپنی جگہ سے اٹھہ کر آیا عبد اللہ بن عمر کے گھر تک و اجازت چاہی مین نے اندر آنکی سو لوگون نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہین سو سنی عبد اللہ بن عمر نے میری بات اور کہا ای ابن جبیر آؤ تم کسی کام ہی کو آئی ہوگی پھر داخل ہوا مین اور وہ لیٹی تہی ایک موٹی چادر پھپھائی ہوئی پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا مین نے ای ابا عبد الرحمن کیا لعان کرنیوالی جورو خصم جدا کر دی جاوین انہون نے کہا سبحان اللہ ہان جدا کر دیے جاوین اور پہلی جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلانا تہا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بھلا دیکھی ہم مین سے دیکھی اپنی عورت کو زنا مین تو کیا کرے اگر بولی تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے کہا اوس نے پھر چپ ہو رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوجواب نیا اسکو پھر جب تھوڑے دن ہو گئی اسکی بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ مین نے پوچھا تہا اسی مین مین مبتلا ہوا ہون سو اتارین اللہ تعالی فی یہ آیتین جو سورہ نور مین ہین والذین یرمون سے آخر آیات تک اور پڑہی اپنے یہانتک کہ ختم کیا سب آیتون کو سو بلایا اسکو آدمی کو اور اسکے سامنے پڑہین وہ آیتین اور سمجہایا اسکو اور عذاب آخرت یاد دلایا اسکو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اسنی قسم ہے اسکی جسنی آپکو بہیجا حق کے ساتہ مین نے جہوٹ نہین باندہا اس عورت پر لیتی اپنی بیوی پر پھر دہرائی وہ آیتین عورت کی سامنے اور اسکو بہی سمجہایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہی آخرت کی عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہین قسم ہے اسکی جسنی بہیجا آپکو ساتہ حق کے سچ نہین ذکر کیا اسنی یعنی اسکے شوہر نی کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مرد سے اور گواہی دی اسنی چار مرتبے اللہ کے ساتہ کہ وہ سچا ہی یعنی اس باب مین کہ اس عورت نی زنا کیا ہی اور پانچوین دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اسکے اگر ہووے وہ جہوٹون مین پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے سو گواہی دی اسنی پانچ گواہیان کہ قسم اسکا جہوٹا ہی اور پانچوین بار یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اسپر یعنی اگر ہووے وہ سچون مین پھر جدا کر دیا حضرت نے ان دونونکو **ف** اسیا مین سہل بن سعد اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ابن مسعود کی ہی روایت ہے اور حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **عن** ابن عمر قال لاعن رجل امرأته وفرق النبی صلی الله علیه وسلم بینهما والحق الولد بالأم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے لعان کیا ایک خصم نی اپنی جورو سے اور جدائی کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ان دونونمین اور ملا دیا لڑکے کو مان کے ساتہ یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا قال ابو عیسیٰ کہتا ہے محدثین موطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد اسکی کہ یعنی یہ کہی کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو نہیں توریث کرو جائے انہیں اور نہ میراث دے لڑکا ان کو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور سب آگر تمام ہوئیں کا **باب ماجاء اين تعتد المتوفى عنها** زوجہا باب اس بات میں کہ جس عورت کا شوہر مرجائے وہ عدت کہاں کرے **عن** سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرة عن عمتہ زینب بنت کعب بن عجرة ان الفريعة بنت مالك بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري اخبرتها انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم تسأله ان ترجع الى اهلها في بني خدرة وان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا حتى اذا كان بطرف القدوم لحقهم فقتلوه قالت فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجع الى اهلي فان زوجي لم يتركني في مسكن يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قالت فانصرفت حتى اذا كنت في الحجرة او في المسجد ناداني رسول الله صلى الله عليه وسلم او امر بي فنوديت له فقال كيف قلت قالت فرددت عليه القصة التي ذكرت له من شان زوجي قال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا قالت فلما كان عثمان ارسل الي فسألني عن ذلك فاخبرته فاتبعه وقضى به **ترجمہ** روایت ہے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی پھوپھی سے جنکا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ یہ ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جاؤں اپنی اقربا کے پاس جو قبیلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند انکے نکلے ہیں اپنی غلاموں کے ڈھونڈھنے کو پھر جب پہونچے کنارہ قدوم میں کہ وادی ہے مدینہ سے چھ میل پر وہ غلام انکو ملے اور انہیں مار ڈالا یعنی انکے شوہر کو پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقربا میں اسلئے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ انکا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں چلی جا اپنی اقربا میں کہا انہوں نے پھر پلٹی میں یہاں تک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تو نے میں نے دوبارہ عرض کیا پھر قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپنے تو رہ اپنی گھر میں جبتک پوری ہو عدت یعنی عدت کی کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمان تو بھیجا میرے طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنیکا حال سو خبر دی میں نے انکو اور تعمیل کی انہوں نے اسی کی اور فتوی دیا اسی پر یعنی جس عورت کا خاوند مرجائے وہ جس گھر میں ہو اسی گھر میں عدت پوری کرے **روایت** کی ہے محمد ابن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعد ابن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے سو ذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علما اصحاب نبی صلعم اور غیر ہم کا کہتے ہیں عدت نہیں پھیرے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جبتک پوری ہو عدت اسکی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علما اصحاب نبی صلعم اور غیر ہم نے کہ عورت جہاں چاہے عدت کرے اگرچہ اسکے خاوند کا گھر ہو مگر پہلا قول صحیح ہے

بسم الله الرحمن الرحيم الواب البيوع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم یہ باب ہیں خرید و فروخت کی جو ثابت ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء في ترك الشبهات باب شبہات کے ترک کرنے کے بیان میں **عن** النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلال بين والحرام بين وبين ذلك امور مشتبهات لا يدري كثير من الناس امن الحلال هي ام من الحرام فمن تركها استبراء لدينه وعرضه فقد سلم ومن واقع شيئا منها يوشك ان يواقع الحرام كما انه من يرعى حول الحمى يوشك ان يواقعه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله محارمه

ترجمہ روایت ہے نعمان ابن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال کہا ہوا ہے اور حرام کہا ہوا ہے یعنی ظاہر ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں شبہے کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں سو جسنے چھوڑ دیا شبہے کی چیز کو پاک کرنے اور آبرو بچانیکو تو وہ سلامت رہا اور جو پڑا شبہے کی چیز میں تو قریب ہے کہ گر پڑے حرام میں جیسا کہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنہ کے گرد تو خوف ہوتا ہے یہ کہ گر پڑے لگیں اسکی بکریاں رمنے میں آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ رمنہ اللہ کا اسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں **روایت** کی ہے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی معنوں کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یہی روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے **باب** ماجاء في اكل الربوا وموكله وشاهديه وكاتبه **ترجمہ** باب سود کھانیکی برائیکی بیان میں **عن** ابن مسعود قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل الربوا وموكله وشاهديه وكاتبه **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ لینے والے سود کے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنے جو شخص کاغذ سود کے متعلق لکھے **ف** اس باب میں عمر اور علی اور ابو جحیفہ سے روایت ہے حدیث عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب**

ماجاء فی التغلیظ فی الکذب والزور ومنہ ۔ باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی کے برائی کے بیان میں **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الشرک باللہ وا
عقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بیان میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہی اللہ کے ساتھ یعنی اللہ کی صفات خاصہ سے
مخلوق کے لئے ثابت کرنا اور نافرمانی کرنا ماں باپ کی اور مار ڈالنا کسی جانکا ناحق اور جھوٹی بات **ف** اسا بعین ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے روایت ہے ۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی
غریب ہے **باب** ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاھم باب تاجروں کے بیان میں اور جو نام کہ انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا **عن** قیس بن ابی غرزۃ قال خرج
علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نسمی السماسرۃ فقال یا معشر التجار ان الشیطان والاثم یحضران البیع فشوبوا بیعکم بالصدقۃ **ترجمہ** روایت ہے
قیس بن ابی غرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمکو لوگ سماسرکہتے تھے اور سماسر جمع ہی سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بائع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر
فرمایا حضرت نے اے گروہ تاجروں کے البتہ شیطان اور گناہ دونوں حاضر آتے ہیں خرید و فروخت میں یعنی اسمیں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسے خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہی سو تم ملا دیا
کرو اپنی خرید فروخت کو صدقہ کی ساتھ یعنی تو کہ اسکا کفارہ ہو جاوے **ف** اسا بعین براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے ۔ حدیث قیس بن ابی غرزہ کی حسن ہے صحیح ہی روایت کی یہ حدیث منصور
نی اور اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابی وائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سی اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے سوا اسکے **روایت**
کی ہمسے ہناد نی انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سی انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی ہم معنی ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سی کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہی یعنی قیامت کے دن **روایت** کی ہے ترمذی نی انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نی ابی حم
سے اسی اسناد سی اسی حدیث کی مانند ۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند کے ساتھ سے ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابو حمزہ سی اور ابو حمزہ کا نام عبد اللہ بن جابر ہے اور وہ شیخ ہیں
بصرہ کے رہنے والی **عن** اسمٰعیل بن عبید بن رفاعۃ عن ابیہ عن جدہ انہ حج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فرأی الناس یتبایعون فقال
یا معشر التجار فاستجابوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفعوا اعناقھم وابصارھم الیہ فقال ان التجار یبعثون یوم القیمۃ فجارا الا من اتقی اللہ
وبر وصدق **ترجمہ** روایت ہے اسمٰعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسمٰعیل کے دادا سی کہ وہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید و فروخت
کرتے ہیں سو فرمایا آپ نے اے گروہ تاجروں کے سو سنی لگی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں حضرت کی طرف تو فرمایا آپ نے تاجر لوگ اٹھائی جاوینگی قیامت
کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنے اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نکی اور نیکی کی اور خوش معاملگی کے لوگوں سے خرید و فروخت میں اور سچ بولا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور
یوں ہی کہتے ہیں اسمٰعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ **باب** ماجاء فی من حلف علی سلعۃ کاذبا باب اسکے بیان میں جو بیچنے کی چیز میں جھوٹی قسم کھاوے **عن** ابی ذر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قلت من ھم یا رسول اللہ فقد خابوا وخسروا
قال المنان والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی طرف بنظر رحمت نظر نہیں
کریگا قیامت کے دن اور نہ انکو پاک کریگا یعنے گناہوں سی اور انکو دکھہ کی مار ہی کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ کہ وہ تو محروم ہو گئی اور نقصان میں پڑ گئے فرمایا اپنی ایک تو احسان
جتانیوالا دوسرے تکبر کی راہ سی اپنی ازار ٹخنی سے نیچی لٹکانیوالا اور اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا **ف** اسا بعین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین
اور سہل بن سباع سے روایت ہے ۔ حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی التبکیر بالتجارۃ باب سویرے تجارت کے لئے جانیکے بیان میں **عن** صخر الغامدی قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک فی امتی فی بکورھا قال وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثھم اول النھار وکان صخرا رجلا تاجرا
وکان اذا بعث تجارہ بعثھم اول النھار فاثری وکثر مالہ **ترجمہ** روایت ہے صخر غامدی سی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے
سویرے جانی میں کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹی لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اسکو اول دن میں اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ ایک تاجر ہی تھے
سویرے جانی میں کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتی کسی چھوٹی لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اسکو اول دن میں اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ ایک تاجر ہی تھے تو جب
بھیجتے تھے اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے انکو اول دن میں سو امیر ہو گئی اور بہت ہو گیا انکا مال **ف** اسا بعین علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور
جابر سے روایت ہے ۔ حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتے صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اسکی کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نے شعبہ سے

انہون نے یعلے بن عطاسی **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى الْأَجَلِ باب کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنیکے بیان مین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قَطَرِيَّتَانِ غَلِيظَتَانِ فَكَانَ إِذَا قَامَ عَرِقَ فَثَقُلَ عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي وَبِدَرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَأَدَّاهُمْ إِلَّا مَا نَهْ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر دو کپڑے تہی قطر کے بُنی ہوے اور قطر ایک قریہ ہے اور وہ گاڑھی تھے پھر جب بیٹھتی تھے حضرت اور پسینا آتا تھا تو گران ہوجاتے وآپ پر سوا یا کچھ کپڑا شام کیطرف سے فلانی یہودی کے پاس سو کہا مینے کاش کی آپ کیسکو اُسکے پاس بھیجین اور اُس سے دو کپڑے خرمدین اس وعدے پر کہ جب ہمکو میسر ہوگا تو قیمت دینگی سو حضرت نے کہلا بھیجا اسکے یہان سو اُسنے کہا مین سمجھ گیا وہ جو ارادہ کرتی ہین وہ یہ چاہتے ہین کہ دبا رکھین میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ مین اُن سب سے زیادہ پرہیزگار ہون اور ادا کرنیوالا ہون امانت کا **ف** اسبا بین ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سُنا مین نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تھے سُنا مین نے ابو داؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا اُنہون نے نہ بیان کرونگا یہ حدیث جبتک کہ تم کہڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر مین بوسہ نلو کہا راوی نے اور حرمی اُسوقت وہان قوم مین موجود تھی اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زرہ آپکی گروی تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپنے اپنے گھر والون کے لئے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ لَهُ دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ ترجمہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتی ہین انس سے کہا کہ لیگیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی جَو کی اور چربی بڑی ہوئی اور البتہ گروی تھی اُنکی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلّے پر کہ لیا تھا آپنے اپنے گھر والون کے لئے اور بیشک مین نے سُنا ایکدن انس سے کہ فرماتی تھی شام تک نہ رہا آل محمد کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلّے کا اور البتہ اُنکے نزدیک اُسدن نو بیبیان تھین **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ باب بیع کی شرطین لکھنے کے بیان مین **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ ترجمہ روایت کیہے ہمسے محمد ابن بشار نے اُنسے عباد ابن لیث کپڑے بیچنے والی یعنی بزاز نے اُنہون نے روایت کی عبد المجید ابن وہب سے کہا عبد المجید نے کہا مجھسے عدا ابن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوگے نہین تمپر ایک کتاب کہ لکھدی تھی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عبد المجید نے مین نے کہا ہان سو نکالی عدا نے ایک کتاب کہ اُسمین لکھا تھا ھذا سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہین یہ بیعنامہ ہے اُس چیز کا کہ خریدی عدا بن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید اخصت سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط سے کہ وہ بیمار بھی نہو اور چوری کی نہو اور حرام کی نہو بیچا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنے بائع اور مشتری دونون مسلمان ہین **ترجمہ** کہتا ہی کہ بیماری سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جاوے اور مشتری کو اختیار رہے اُسکے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنے وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہو کہ جب چوری کھلا ہو گی تو مالک اُسکو لیجائیگا اور خریدنیوالے کا روپیہ قیمت کا ضایع ہوگا اور خبثہ حرام کو بولتے ہین جیسے طیب حلال کو کہتے ہین یعنے وہ غلام ایسے لوگون کا نہو کہ جنکا غلام بنانا درست نہین جیسے ذمی یا مستامن کہ دار الحرب سے پناہ لیکر دار الاسلام مین آیا ہو اور صحیح بخاری مین ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہی یا چوری یا بھاگنا یعنے وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہو یا خود چور لیکا نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر عباد ابن لیث کے روایت سے اور روایت کی اُنسے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے **باب** مَا جَاءَ فِي الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ باب ماپنی اور تولنے کی بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِمَا الْأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والونکو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوے ہو کہ ہلاک ہوئی ہین اسی مین اگلی اُمتین یعنے ماپنے اور تولنے مین جب کمی بیشی کی تو اگلی اُمتین ہلاک ہوگئین **ف** اس حدیث کو مرفوع نہین جانتی ہم مگر حسین ابن قیس کے روایت سے اور حسین ابن قیس ضعیف ہین حدیث مین اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس سے

بیان مدبر و بیع مدبر شہر سے باہر جاکر مال خریدنے کی ممانعت شہر والی عورتوں کا مال سستا بیچنے

باب ماجاء فی بیع من یزید ۔ بیان میں نیلام اور سراج کے بیان میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باع حلسا وقدحا وقال من یشتری هذا الحلس فقال رجل اخذتهما بدرهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یزید علی درهم من یزید علی درهم فاعطاه رجل درهمین فباعهما منه ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچی ایک چادر اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمائی لگی کون خریدتا ہے اس چادر اور پیالہ کو سو کہا ایک شخص نے میں لیتا ہوں ان دونوں کو ایک درہم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دی ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو اسی کو **ف** حضرت نے اسکے ہاتھ بیچ کہتا ہے میں اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اوڑھ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالدی جاتی ہے کہ اسکو عرب تلگیر کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر حضرت حجاج بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنے نیلام کرنے میں بیعت کے مال بائع کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل مدینہ سے اور حجاج بن عجلان سے **باب** ماجاء فی بیع المدبر ۔ باب مدبر کی بیع کے بیان میں **عن** جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما له فمات ولم یترک مالا غیره فباعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتراه نعیم بن النحام قال جابر وعبدا قبطیا فمات عام الاول فی امارة ابن الزبیر ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ ایک شخص نے انصار میں سے مدبر کیا اپنے غلام کو یعنے اس سے کہا کہ تو بعد میرے موت کے آزاد ہے سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہیں چھوڑا گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اسکو نعیم بن نحام نے بیان کیا جابر نے وہ غلام قبطی تھا یعنے فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام اسی سال میں مر گیا ابن زبیر کے سلطنت کے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **باب** ماجاء فی کراهیة تلقی البیوع ۔ باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہیت کے بیان میں **عن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نهی عن تلقی البیوع ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جاکر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لاتی اُنسے خریدنیکو جبتک وہ خود شہر میں لاکر نہ بیچیں **ف** اسی معنی میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک اور صحابی سے روایت ہے **عن** ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یتلقی الجلب فان تلقاه انسان فباعه فصاحبه بالخیار اذا ورد السوق ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جاکر شہر سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا کچھ تو صاحب مال مختار ہے جب وہ بازار میں شہر کے وارد ہو جائے اپنی چیز کو بھی اور چاہے مشتری سے پھیر لے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اہل علم نے مکروہ کہا ہے شہر کے باہر جاکر قافلہ جو بیچنے کو چیزیں لایا ہو اُس سے ملنے کو اور اسمیں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا لوگ کہتے ہیں جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہی تو بعضے لوگ اکیدو منزل آگے جاکر اُس سے ملکر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں پھر شہر میں اگر چیتا ہی گراں بیچتا ہی اگر میں یہاں لاتا تو زیادہ نفع کماتا اسکو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ ہمارا مال سستا بکگیا تو اسکو اختیار ہی چاہے مشتری سے پھیر لے چاہی چھوڑ دی اور بعضی لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جاکر پہلے ہی سے خرید لیتے ہیں اور وہی چیز پھر شہر میں لاکر بہت گران کرکے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آکر بیچتا تو اُس سے ارزان بیچتا اس لئے منع فرمایا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع حرام میں دخل آتا ہی اور اسیطرح منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لاکر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص انسے یہ نہ کہی کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بعد مناسب خوب گران کرکے چند روز میں بیچ کر کہونگا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے جیسا اگلی حدیث میں آتا ہے **باب** ماجاء لا یبیع حاضر لباد ۔ باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والی کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لیوے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قتیبة یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابوہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور وجہ اسکی اوپر ابھی گذری **ف** اسی معنی میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمر بن عوف سے بھی روایت ہے جو داماد ہیں کثیر بن عبداللہ کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضهم من بعض ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والی کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچے چھوڑ دو آدمیوں کو کہ رزق دیوے اللہ تعالے بعض کو بعض سے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور حدیث جابر کی وہ اس باب میں بھی حدیث گذری

صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابی تابعی جیسے ابن مسیب کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ جیسے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور خصت دی ہے بعضوں نے اسکی کہ خرید لیوے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا جیسا نہیں کہ یعنی شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جائز ہے **باب** ماجاء فی النہی عن المحاقلۃ والمزابنۃ باب محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کی یا نہیں **عن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے **و** اسی طرح ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے ۔ حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گیہوں کے عوض میں بیچ یعنے ایک شخص کہے کہ سو من گیہوں یا کم و بیش اس سے لیلو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ نہ بیچ ڈالو یہ بیع جائز نہیں اسلئے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ ہے کیلی گا تو اسمیں دھوکا ہے اور ہوسکتا ہے کہ صحیح درست نہ نکلے اور اسیطرح سے بیع ان کھجوروں کے جو درخت میں لگی ہیں اسکے عوض میں جو زمین پر ہیں جائز نہیں کہ اسمیں بھی دھوکا ہے اور مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو **عن** عبد اللہ بن یزید ان زیدا ابا عیاش سأل سعدا عن البیضاء بالسلت فقال ایہما افضل قال البیضاء فنہی عن ذلک وقال سعد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عن اشتراء التمر بالرطب فقال لمن حولہ اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہی عن ذلک **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ زید ابو عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں سو پوچھا انہوں نے کونسی افضل ہے تو کہا میدہ یعنے گندم افضل ہے بہ نسبت قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سے پوچھتا تھا کوئی شخص مسئلہ خرید نے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پاس رہنے والوں سے کیا رطب جب سوکھی تو وزن میں کم ہو جاتا ہے لوگوں نے کہا ہاں کم ہو جاتا ہے سو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے **و** روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ سے جو بیٹے یزید کی ہیں انہوں نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا انہوں نے سعد سے پہلے ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے **و** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا **باب** ماجاء فی کراہیۃ بیع الثمرۃ قبل ان یبدو صلاحہا باب اس بیان میں کہ پہلو کا بیچنا درست نہیں جبتک گدر نہ ہو جاوے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع النخل حتی یزہو وبیعہ الاستبراق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع السنبل حتی یبیض ویامن العاہۃ نہی البائع والمشتری **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوشرنگ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتی ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی جبتک وہ سفید ہو جاویں اور سفید جب ہوتی ہیں کہ دانہ انکے اندر پکتا ہے اور منع فرمایا بیچنے سے جبتک کہ آفت سے یعنے اولی پانی سے بچنے کا یقین ہو اور یقین بھی بچنی کا پکنے کی قریب ہے تا ہی منع کیا بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے **و** اور انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے روایت ہے ۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پہلو نکنے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونیکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع العنب حتی یسود ومن بیع الحب حتی یشتد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانیکی اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہی اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جبتک سخت نہ ہو جاویں **و** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم مرفوع نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے **باب** ماجاء فی النہی عن بیع حبل الحبلۃ باب اس بیان میں کہ اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنی اور وہ بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع حبل الحبلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچہ کے حمل بیچنے سے **متترجم** کہتا ہی ابن عمر سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیع کرتے تھے اونٹنی دینی کی مدت ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنی اور وہ بچہ پھر دوسرا بچہ جنی جب قیمت دینگے اور یہی معنی کہی ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو انکے تابع ہیں کہ ابن عمر جو راوی اس حدیث کے ہیں انہوں نے بھی یہی معنی بیان کئے اور بعضوں نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی ہی تو عرب کہتے ہیں یہ اونٹنی جو بچہ جنی گی وہ بچہ جو جنی گا اسکو بھی ابھی بیچا یہ بھی منع ہی اسلئے کہ یہ بیع ہی شی معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قریب ہے ازروی لغت کے بھی **و** اسما بنت عبد الرحمن بن عباس اور ابی سعید خدری سے روایت ہے **و** حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حمل حمل سے مراد اونٹنی کے بچہ کا بیچنا منسوخ ہی اہل علم کے نزدیک کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہی اور روایت کیا ہی یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ صحیح ہی **باب** ماجاء فی کراہیۃ بیع الغرر باب جن بیعوں میں دھوکا ہو اسکی حرام ہونے

ایک بیع میں دو بیع کرنی ۔ اور بیع اُس چیز کی جسکا مالک نہ ہو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ وَبَیْعِ الْحَصَاۃِ ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بیع سے کہ جسمیں دھوکا ہو یعنے ثمن میں یا مبیع میں کہ اُن دونوں میں کوئی بھی مبہم و غیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنیکی بیع سے ف اسباب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور اس سے بھی ایسے ہی حدیث ابی ہریرہ کی جس سے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنے جس بیع میں کسیطرح کا دھوکا ہو اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو اُسکا بیچنا قبل پکڑنیکے اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرندجانوروں کا کہ ہوا میں اُڑ رہی ہوں اُنکا بیچنا اور اسیطرح اور معین کہ جسمیں بائع قادر نہو مبیع کے سونپنیپر اور کنکری کے بیع کے معنے یہ ہیں کہ بائع مشتری سے بولی کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہوگی میرے اور تیرے درمیان اور یہ شاید ہی بیع مُنابذہ کے اور بیع مُنابذہ کے یہ ہی کہ بائع تھان پھینکدی مشتری پاس اور بیع واجب ہوجاوے اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیعیں ایام جاہلیت کے تھیں مترجم کہتا ہی کہ یہ حدیث کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر سے یہ ایک کلیہ ہے اور اصل اصول ہے فقہ کا اور معجزہ ہی آنحضرت کا اور اُوتیت جوامع الکلم میں اشارہ اسیکی طرف ہے اور سیکڑوں مسئلہ اس حدیث سے نکلتے ہیں کہ بعض فقہا نے لکھا ہے کہ ایکہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ تفصیل اُسکی فقہ میں مذکور ہے

باب ما جاء فی النھی عن بیعتین فی بیعۃ باب اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَۃٍ ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اُسکی آگے ہے ف اسباب میں روایت عبداللہ بن عمر اور ابن مسعود اور ابن عمر سے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور تفسیر کے ہی اسکی بعض علما نے اسطرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپیہ کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچا ہوں اور ایک بات پر توڑ نکرلے اور اگر ایک بات پر اُسنے توڑ کرلیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جایز ہے جبکہ ایکہی بات پر فیصلہ ہوجاوے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنیکو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں نے اپنا گھر تیرے ہاتھ بیچا ہوں اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ بیچ پھر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کرلیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کرلیا اور یہ بیع اسلئے ناجایز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بایع اور مشتری کہ کسپر واقع ہوئی اُسکی بیع

باب ما جاء فی کراھیۃ بیع ما لیس عندہ باب اس بیان میں کہ اسچیز کا بیچنا منع ہے جو اپنے پاس نہو

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِیْ مِنَ الْبَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ اَبْتَاعُ لَہٗ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِیْعُہٗ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ ترجمہ روایت حکیم بن حزام سے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا آتی ہیں میرے پاس بعضی مرد اور کہتی ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کہ میں خریدلاؤں اُنکے لئے بازار سے اور پھر بیچوں اُنکے ہاتھ آپنے فرمایا کہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِیْعَ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ ترجمہ روایت حکیم بن حزام سے کہا اُنہوں نے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسسے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے پاس نہیں ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور اسباب میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے روایت کی ہے احمد بن منیع نے انہوں نے اسمعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھسے میرے باپ نے انہوں نے اپنی باپ سے یہانتک ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یحل سلف و بیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح ما لم یضمن ولا بیع ما لیس عندک ترجمہ یعنے حلال نہیں سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اُسکا جسکا ضامن نہیں اور نہ بیچنا اُس چیز کا جو تیرے پاس نہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنے ہیں سلف کے اور بیع کی اور اس منع کرنیکے تو اُنہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسیکو کوئی چیز قرض دیوے یعنے کوئی چیز اُسکے ہاتھ روپیہ کی دو روپیہ کو بیچ ڈالی اور وہ اس طمع سے لیلیوے کہ مجھکو روپیہ قرض ملتا ہی اور احتمال ہے یہ معنے ہوں کہ کوئی شخص کسیکو قرض دیوے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے کہ اگر روپیہ تجھسے ادا نہو سکیگا تو یہ چیز تیری میں لیلونگا کہ میرے ہاتھ بیچ گئی اسحٰق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اُس چیز کا جسکا آپ ضامن نہیں احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنے اسکی بیع جایز نہیں جبتک قبضہ نہو یعنے ضمان سے قبضہ مراد ہے کہا اسحاق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ناپ کر بیچی جاتی ہو یعنے اسکی بیع قبل قبض کے جایز نہیں اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ پر ہے اسکا سلوا دینا اور دلا دینا یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جایز نہیں اور اگر کہے میں بیچا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اسکو سی دونگا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جایز ہے یا کہے کہ میں یہ کپڑا بیچا ہوں اور میں خود اسکو دھو دونگا تو یہ بھی جایز ہے کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ یہ ایک شرط ہی ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحٰق نے یعنے مؤلف رحمۃ

کو اسحاق کے ان اقوال میں شک ہے حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سند وں سے اور روایت کیا ہے اس کو ایوب سختیانی اور ابو البشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم ابن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبد اللہ اور کئی لوگوں نے انہوں نے کہا روایت کی ہے عبد الصمد بن عبد الوارث نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو اور روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبد الصمد کی صحیح زیادہ ہے اور روایت کیا ہے اس کو یحیی بن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلی بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبد اللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اسکے پاس نہیں **باب** ما جاء فی کراھیۃ بیع الولاء وھبتہ باب اس بیان میں کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں ولاء اس حق کو بولتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کردہ الیکو موالی بولتے ہیں جب غلام مرجاوے اور اسکا کوئی عصبہ از روی نسب کے نہو تو اسکا ترکہ اسی آزاد کردہ الیکو پہونچتا ہے اور وہی حالت حیاتمیں اسکا ولی نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے انتہی کلام المترجم **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وعن ھبتہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے عبد اللہ بن دینار کے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحیی بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپنے ولاء کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہی کہ وہم کیا ہی اسمیں یحیی بن سلیم نے اور روایت کی ہے عبد الوہاب ثقفی نے اور عبید اللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہی یحیی بن سلیم کی روایت سے **باب** ما جاء فی کراھیۃ بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ باب اس بیان میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں **عن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ ترجمہ روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے قرض بیچنے سے منع فرمایا **ف** اسی میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور شاعی کا بھی سمرہ سے صحیح ہی یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہی علی بن مدینی وغیرہ نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کو جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیوان اثنین بواحدۃ لا یصلح نسیئا ولا بأس بہ یدا بید ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جانور وں کا ایک جانور کے بدلی بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اسیوقت ہاتھوں ہاتھ لی تو کچھ مضائقہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء فی شراء العبد بالعبدین باب دو غلام دیکر ایک غلام خریدنے کے بیان میں **عن** جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا بعد حتی یسألہ اعبد ھو ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور خبر نہ تھی حضرت کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اسکا چاہتا ہوا کہ اسکو لیجاوے سو فرمایا آنحضرت نے بیچ اسکو میرے ہاتھ سو خرید لیا اسکو حضرت نے دو غلام سیاہ دیکر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جبتک کہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں **ف** اسی میں انس سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دیکر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لیوے اور اختلاف ہے قرض لینے میں **باب** ما جاء ان الحنطۃ بالحنطۃ مثلا بمثل وکراھیۃ التفاضل فیہ باب اس بیان میں کہ گیہوں کے بدلے گیہوں برابر لینے چاہئیں کمی بیشی جایز نہیں **عن** عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذھب بالذھب مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ مثلا بمثل والتمر بالتمر مثلا بمثل والبر بالبر مثلا بمثل والملح بالملح مثلا بمثل والشعیر بالشعیر مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی بیعوا الذھب بالفضۃ کیف شئتم یدا بید وبیعوا البر بالتمر کیف شئتم یدا بید وبیعوا الشعیر بالتمر کیف شئتم یدا بید ترجمہ روایت ہے عبید بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو یا خرید و سونا سونے کی عوض میں برابر برابر یعنی وزن ہاوے چاندی چاندی کے برابر برابر یعنی وزن میں اور کھجور عوض میں کھجور کی برابر برابر لیعنے کیل میں اور اسیطرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برابر جسنے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اسنے سود کیا

کیلا بیچو سونے چاندی کے عوض میں جتنا چاہو یعنی سونے کے عوض میں چاندی اگر بیچو یا چاندی کے عوض سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ یعنی قرض درست نہیں اور اسیطرح بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی اُدھار درست نہیں مگر کیل میں کم و بیش ہو تو مضائقہ نہیں اور بیچو جَو کو کھجور کی عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی اُدھار نہ ہو ۞ اسباب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال سے روایت ہے، حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے ہی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اسمیں یہ بھی ہے کہ حضرت نے فرمایا بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم یدا بید یعنے بیچو گیہوں کو جَو کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنے قرض درست نہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور زیادہ کیا اسمیں کہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو جَو کی عوض میں جسطرح چاہے سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے عوض میں مگر برابر برابر اور جَو کا جَو کے عوض میں مگر برابر برابر یہ جب مختلف ہوں قسمیں تو مضائقہ نہیں کمی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سوا سیر گیہوں دو سیر جَو کے عوض میں لے یا تین سیر گیہوں ایک سیر تمر کے عوض میں لی تو درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ لینا چاہئے اُدھار درست نہیں دونوں چیزیں اُدھار ہوں یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے دلیل اس بات کی کہ قرض لینا اسمیں درست نہیں یہ قول ہے حضرت کا کہ فرمایا آپنے بیچو جَو کو عوض میں گیہوں کے جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنے اُدھار درست نہیں اور ایک قوم نے جائز رکھا ہے کہا ہے کہ گیہوں جَو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر برابر ہو یعنی ماپ میں دونوں برابر ہوں گو یا کہ انکے نزدیک گیہوں اور جَو ایکہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا جسمیں کہا ہے اس حدیث میں چھ چیزونکے ربا کا ذکر ہے سونا چاندی گیہوں جَو کھجور نمک اور باقی اور چیزونکو جیسے لوہا جو اور اقسام دانوں کے انکو علماء نے اسی پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اسمیں ہے کہ ربا کی علت کیا ہے امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھے چیزونمیں ثمنیت ہی سونی چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزونمیں سو جسمیں قوت مدخر ہوگا یا ثمنیت ہوگی اُسمیں ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اُسکے لینی میں جائز نہیں پس انکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کہانی کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوتیں اُنمیں ربا یعنے کم و زیادہ لینا دونوں کے بیچ ایک لینا دینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہی سونی چاندی میں ہے اور صرف قوت ہونا ہے باقی چار چیزونمیں یعنی لوہا خارشرط نہیں یعنے ضرور نہیں کہ وہ چیز جسمیں ہی کیجاتی ہو اور رسوں رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو انکے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات میں کم و بیش لینا ربا ہی برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اژدہات اور چونا اور انکے مانند اور چیزونمیں انکے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسیطرح سی لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنے ماپنا اور تولنا پھر ربا کی علت سونی چاندی میں وزن ہے سو ربا جاری ہوگا ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہا کی یعنے اسمیں کم و بیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لیوے یا دیوے اور باقی چار چیزونمیں ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونی اور نشاستہ وغیرہ کے لینے جو چیز کہ بیچی جاتی ہو اور کیلی اور وزنی ہو نا جسکا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے سو اسکو حکم وزن کا ہی ہے اگرچہ عُرف میں خلاف اسکی جاری ہو اور گیہوں جَو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگرچہ عرف میں کیلی نہ ہوں سو جب یہ چیزیں لین دین میں ہمجنس ہوں تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونی کو سونی کے ساتھ بیچنے میں وزن برابر چاہئے اور اسیطرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہئے کمتی بڑھتی وزنمیں درست نہیں اور باقی چار چیزونمیں کیل کا اعتبار ہے اگرچہ عُرف میں وہ اور اجناس چیزیں کیل کا نہ ہو اور جسمیں کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اُسمیں اعتبار عرف کا ہے اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہئے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً جو ناپا عرف میں کیلے ہی جب چونی سے چونا بدلیں تو زیادتی کمی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں نہ چاہئے نہیں تو رباہوگا کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی ۞ باب ما جاء فی الصرف باب صرافے کے بیان میں عن نافع قال انطلقت انا وابن عمر الی ابی سعید فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعتہ اذناہ ھاتین یقول لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ الا مثلا بمثل لا یشف بعضہ علی بعض ولا تبیعوا منہ غائبا بناجز ترجمہ روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے گیا میں اور ابن عمر ابی سعید کی طرف سو روایت کی انہوں نے ہمسے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا کہ سنا تھا میں اسکے ان کانوں نے فرماتی تھی نہ بیچو سونیکو سونیکی بدلی مگر برابر برابر یعنے وزن میں جیسے چاندی کو بدلی چاندی کے مگر برابر برابر نہ بڑھایا جاوے کوئی اسمیں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اسمیں سے کچھ قرض عوض میں نقد کی یعنی لین دین دونوں ایک ہی وقت میں ہو کوئی [illegible] دوسرا چاندی یعنی کا وعدہ کل پر کہی یا دونوں

خلاف سی قرض ہو یعنی قول و قرار ہو جاوے تو لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہیں ف اسباب ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر و براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی الدرداء اور بلال سے روایت ہے + حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم سی مگر جو مروی ہے ابن عباس سی کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں اسمیں کہ بیچا جاوی سونا بدلے سونے کی کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہووے اور کہا ابن عباس نے کہ ربوا تو جب ہے کہ جب معاملہ قرض ہووے اور ایسا ہی کچھ مروی ہے انکے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پھر بھی گئی اپنی اس بات سے جب سنی انہوں نے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابی سعید خدری سی اور پہلا قول صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری کے اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی مین کسیکا اختلاف نہیں یعنی سبکا مذہب یہی ہے جو اوپر مذکور ہوا عن ابن عمر قال کنت ابیع الابل بالبقیع فابیع بالدنانیر فاخذ مکانها الورق وابیع بالورق فاخذ مکانها الدنانیر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدته خارجا من بیت حفصة فسألته عن ذلک فقال لا بأس به بالقیمة ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا انہوں نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کی بازار مین سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض مین دیناروں یعنی اشرفیوں کے لیتے قیمت اسکے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض مین چاندی اور کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلی اور لیتا تھا مین اسکے عوض مین دینار سو آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکو نکلتی پایا مین نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا مین نے آپسے اسکا حکم سو فرمایا آپنی کچھ مضائقہ نہیں قیمت ٹھہرانی مین یعنی قیمت دینا سی ٹھہرا کر اسکے بدلی درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اسمیں کچھ مضائقہ نہیں ف اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہین سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سی اور روایت کیا داود بن ابی ہند نی یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ کہتے ہین کچھ مضائقہ نہیں اگر لیوے سونا چاندی دیگر اور چاندی سونا دیگر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علما کے صحابہ وغیرہم نی اسکو نادرست بھی کہا ہے عن مالک ابن اوس بن الحدثان انه قال اقبلت اقول من یصطرف الدراهم فقال طلحة بن عبید اللہ وهو عند عمر بن الخطاب ارنا ذهبک ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطک ورقک فقال عمر بن الخطاب کلا واللہ لتعطینه ورقه او لترد نه الیه فان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال الورق بالذهب ربوا الا هاء وهاء والبر بالبر ربوا الا هاء وهاء والشعیر بالشعیر ربوا الا هاء وهاء والتمر بالتمر ربوا الا هاء وهاء ترجمہ روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے کہا آیا مین بیچنے بازار مین اور کہا مین نے کون صراف ہے کہ درہم دیتا ہی یعنی مین اسی دیناروں کو مجھے درہم دیوے سو کہا طلحہ بن عبید اللہ اور وہ عمر بن خطاب کے پاس تھے دکھاؤ ہمکو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جبتک ہمارا نوکر آجاوے تو ہم تمکو تمہاری چاندی یعنی درہم دیوین سو فرمایا عمر بن خطاب نے کبھی ایسا نہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دیدو اسکی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہین تو پھیر دو اسکا سونا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے چاندی سونے کی بدلے لینا بیاج ہے مگر ادھر لی ادھر دی یعنے ادھار درست نہین اور گیہون گیہون کے بدلی ربوا ہے مگر ادھر لے ادھر دی اور جو بدلی جو کے بیاج ہی مگر ادھر لے ادھر دی اور کھجور بدلی کھجور کی بیاج ہی مگر جو ادھر دی ادھر لے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل العلم کا اور حضرت نے جو فرمایا ہاء وہاء اسکی معنی ہاتھون ہاتھ یعنے ادھار درست نہین سو واسطے نقد ضرور ہی مصنف ایک چیز بیچنا اسکی عوض مین مثلاً چاندی کی عوض مین تین طرح ہوتا ہی دونون وزنی ہون یا دونو کیلی اور دونو موجود ہون یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونو موجود نہون طرفین سی معاملہ قرض پر ہو تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایکطرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونون کیل مین برابر ہون اگر کیلی ہین اور وزنی ہین اگر وزنی ہین اور دو صورتین اخیر کی جایز نہین اگرچہ برابر ہون دونو جنس کذا فی شرح السنۃ

باب ما جاء فی ابتیاع النخل بعد التابیر والعبد وله مال باب نخل اور غلام مالدار کی بیع مین عن سالم عن ابیه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للذی باعها الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للذی باعه الا ان یشترط المبتاع ترجمہ روایت ہے سالم سی وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا انکی باپنے سنا مینی سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جنی خریدی کھجور کی درخت جدا پیوند کرنیکے تو اسکا پھل اسیکا ہی جنی بیچا مگر یہ کہ خریدنیوالا پھل کی بھی شرط کرلے درخت کے ساتھ خریدی وقت اور جنی خریدا غلام کو اور اسکی پاس مال بھی ہے تو وہ مال اسیکا ہی جنی غلام بیچا مگر یہ خریدنیوالا اس مالکی بھی شرط کرلی بیع کی وقت ف اسباب مین جابر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہی ایسی ہی مروی ہے کئی سند و نسی زہری سے وہ روایت کرتے ہین سالم سی وہ ابن عمر سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے جنے خریدا کھجور کا درخت بعد پیوند کرنیکے تو اسکا پھل اسیکا ہی جنی وہ درخت بیچا مگر جبکہ خریدار اسپھل کی بھی شرط کرلی اور جنی بیچا کوئی غلام تو مال اس غلام کا مابع کا ہے مگر جب خریدنیوالا مال کی بھی شرط کرلے اور مروی ہے نافع سی وہ روایت کرتی ہین ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے جنی بیچا کوئی غلام اور اسکے پاس مال ہی تو مال بایع کا ہی مگر جب شرط کرلی مشتری ایسی ہی روایت کی عبید اللہ بن عمر و غیرہ نی نافع سی دونو حدیثین اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث نافع سی انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بھی اور روایت

کی ہے عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے اُنکے باپ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ صحیح ہے **باب** ماجاء البیعان بالخیار مالم یتفرقا باب خیار میں عاقدین کے قبل تفرق کے **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول البیعان بالخیار مالم یتفرقا او یکون بیعھما خیارا قال فکان ابن عمر اذا ابتاع بیعا وھو قاعد قام لیجب له ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بیچ والے اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں یا اختیار کی شرط کرلیں یعنی اس امور میں بعد تفرق ہی اختیار رہیگا کہا راوی نے عبداللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جاوے اور خیار باقی نہ رہے **عن** حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما وان کتما وکذبا محقت برکة بیعھما ترجمہ روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ والے اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں پھر اگر دونوں سچ کہیں اور کھول دیں عیب بیع کا تو برکت دیجاویگی اُنکی بیع میں اور اگر جھوٹ بولی اور چھپایا مٹائی جاویگی برکت اُنکی بیع کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسماعیل بن ابی بردہ اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ کا اور سوا اُنکے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ہے کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہی نہ کلام سے اور بعض علمائی کہا ہی کہ جدائی کلام کی مراد ہی یعنے بیع و شراء کے الفاظ جبتک تمام نہوں جبتک خیار ہے بعد اُسکے نہیں اور حضرت کی حدیث میں بھی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہی اسلئے کہا ابن عمر جو راوی حدیث میں وہ خود جب چاہتی کہ بیع لازم ہو جاوے اور خیار نہ رہے چلنے لگتی تاکہ خیار جاتا رہی اور راوی خود جانتا ہی اپنی روایت کو اور ایسا ہی مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ اُنکے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیع حق کو ڈھی کی کہ اُسکی بیع کی تھی انہوں نے کہ کشتی میں تو فرمایا ابی برزہ نے تمکو اختیار ہی اسلمی کہ بایع و مشتری کی کشتی میں ہو اور جدا نہیں ہو سکتی اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بایع اور مشتری کو خیار ہی جبتک جدا نہوں اور ظاہر ہے کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہو سکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علما کا مذہب یہی ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہی یعنے اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس اور ابن مبارک سے کہا انہوں نے فرمایا کیونکر رد کرو میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اسحاق بن صحیح ہی سو قوی کہا انہوں نے اسی مذہب کو یعنے تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہی اور یہ جو حضرت نے استثناء فرمایا اور ارشاد کیا الا بیع الخیار مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ بایع اور مشتری کو اختیار ہی مگر بیع خیار میں یعنے جب بایع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اُس بیع کو فسخ و رد کردی اگرچہ جدا بھی نہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہی اسکی شافعی نے اور اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمر کی متوی ہے تفرق بالابدان کی جو مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال البیعان بالخیار مالم یتفرقا الا ان تکون صفقة خیار ولا یحل له ان یفارق صاحبه خشیة ان یستقیله ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے وہ اُنکے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع و مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں مگر یہ کہ ہو وے بیع خیار کی اور حلال نہیں ہے اُن دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دیوی اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے **ف** یہ حدیث حسن ہی اور معنے اسکے یہی ہیں کہ جدا نہو دیں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اسمیں یہ کہی نہیں سکتی کہ جدا نہونا چاہئے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ نہو **باب** عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا یفترقن عن بیع الا عن تراض ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جدا نہوں بایع اور مشتری بعد بیع کی مگر اُسکی خوشی سے **ف** حدیث کہتا ہی اس حدیث سے بھی حلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اسلئے کہ منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کی اس سے نہیں مراد ہو سکتی مگر جدائی بدنی کہ وہ اختیاری ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہو چکی اُس سے منع کرنا نہیں ہو سکتا انتہی **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم خیر اعرابیا بعد البیع ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ماجاء فی من یخدع فی البیع باب اُسکی میں جو دھوکا کہا جاوے بیع میں **عن** انس ان رجلا کان فی عقدته ضعف وکان یبایع وان اھله اتوا النبی صلی اللہ علیه وسلم فقالوا یا رسول اللہ احجر علیه فدعاه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فنھاه فقال یا رسول اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال اذا بایعت فقل ھاؤھا ولا خلابة ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک مرد کے خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنے اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ خریدتا تھا تو گھر والی اُسکے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ اُسکو روک دیجئے یعنے منع کر دیجئے بیع سے پس بلایا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ مجھکو صبر نہیں آتا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپنے جب تو بیچے خریدے یا بیچے تو کہدے لین دین ہے اور فریب نہیں **ف** اور اسماعیل بن ابن عمر سے بھی روایت ہی

حدیث اس کی حمل ہی غرر ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روکدیا اور منع کرنا چاہئے ہر حُر کو خریدو فروخت سے جبکہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا جاتا ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا مراد اس کو یہ ہے کہ روکنا درست نہیں **ترجمہ** کہتا ہے یہ شخص جسنے حضرت سے فرمایا حبان ابن منقذ بن عمرو انصاری ہیں اور دو بیٹی انکے یحیی اور واسع حاضر ہوئی ہیں جنگ اُحد میں اور عم انکی اسیکو بیس کی تہی اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ حضرت کے ساتھ تہی ہو انکے سر میں ایک پتھر لگا اور اُس سے انکی زبان اور عقل میں فتور آگیا مگر بالکل عقل نہیں گئی اور دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا لا خلابۃ سو خ کو زیر اور لام میں تشدید ہیں اور اُسکے بعد الف ہے الف کے بعد باء مفتوح ہی مگر جب کچھ خرید و فروخت کرتے تہے تو لا خیابۃ کہتے تہی اور اسمیں بعد خی کے بجائی لام کے یائی مفتوح ہے اور اسکا سبب یہ تہا کہ وہ الثغ تہے اور الثغ عرب میں اُسکو کہتی ہیں جو لام کی جگہہ پے بولتا ہی اور خلابہ کے معنے خدیعت کی ہیں تقدیر لا خلابۃ کی یہ ہی لا تقل لی خذ یعنی یعنے تجہکو میرے ساتہ مکر کرنا جایز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجہہ نہیں رکہتا یا یہ تقدیر ہی لا تقل منی خذ یعنک یعنے تیری خدیعت مجہپر لازم نہیں ہوگی یعنے مجہی اختیار رہی کہ اگر اس بیع میں کسیطرح کا نقصان دیکہونگا تو پہیر دونگا گویا اس لفظ سے خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علما کا اس حدیث میں تو بعضوں نے کہا یہ حکم اُسکے لئی خاص تہا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا اور جو شخص اب دھوکا کہاوے اور غبن میں پڑجاوی تو اُسکو خیار نہیں کہ مبیع کو پہیر دی غبن یعنی نقصان تہوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور اور بہی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد معلوم ہو کہ وہ دس روپیہ کی تہی اور اسنے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پہیر دی اور امام مالک سے بہی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بعد کے مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکا کہا جاوے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لیوی تو اُسے اختیار ہے پہیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب کہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہو یعنے مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدی اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں اور صحیح یہی پہلا مذہب ہے یعنے مغبون کو اختیار نہیں اسلئے کہ حضرت نے بہی اُن صحابی کے لئے کچھہ خیار ثابت نہیں کیا یعنے یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہیگا تو تجہے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکہی یا پہیر دے اور اگر اُس حدیث سے خیار ثابت بہی ہو تو خاص اُنہی صحابی کے لئے ہوگا ہر مغبون کو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے کہ اوسمیں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے **باب** فی المصراۃ باب دودھ چڑہی گائی اور بکری خریدنے کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فہو بالخیار اذا حلبہا ان شاء ردہا وردّ معہا صاعا من تمر۔ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے خریدی ایسی گائی یا بکری کہ جسکا دودہ بیچنے والی نے کئی دن سے نہیں دوہا تہا کہ اُسکے تہن خوب بڑی ہو گئی تہے کہ خریدار جانے کہ بہت دودہ دیتی ہے سو لینی والیکو اختیار ہے جب دودہ دوہے اُسکے پہیر دینی کا اور جب پہیر دے تو اُسکے ساتہ ایک صاع کہجور بہی دیدی یعنی اُس دودہ کے عوض میں جو اُسنی دوہا تہا **ف** اسی معنی میں انس سے اور ایک مرد صحابی سے بہی روایت ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فہو بالخیار ثلثۃ ایام فان ردّہا وردّ معہا صاعا من طعام لا سمراء معنی لا سمراء لا بر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو خریدی دودہ رکہی ہوئی گائی یا بکری اُسکو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پہیر دے تو پہیر دے اُسکے ساتہ ایک صاع غلی کا کہ سمرا نہو یعنی گیہون نہو یعنی کوئی اور غلی سے دیدے گیہون کچھہ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگونکا یعنے اہل حدیث کا اُنہیں میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحق **منہم** کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود سے بہی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہیں مگر اوسمیں مصراۃ کی جگہ محفلۃ آیا ہے اُسکے بہی معنی دودہی کے ہیں اور صاع لکہنو کے سیر سے ایک چٹانک تین سیر ملتا ہے اور امام مالک کا بہی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق **باب** ما جاء فی اشتراط ظہر الدابۃ عند البیع، باب جانور بیچتی وقت سواری کی شرط کرنیکے بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ انہ باع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا واشترط ظہرہ الی اہلہ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے راستی میں ایک اونٹ بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ اور شرط کر لی کہ وہ سوار ہوگا اُسپر اپنے گہر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک صحابہ غیرہم سی کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جایز ہی بیع میں یعنے دو شرطیں جایز نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمانی کہ ایک شرط بہی جایز نہیں اور بیع صحیح ہی نہیں ہوتی اگر اوسمیں شرط ہو **باب** الانتفاع بالرہن باب ہیں بیان میں کہ جسکی پاس کوئی چیز رہن ہو وہ اُس سے نفع اُٹہاوے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یرکب اذا کان مرہونا ولبن الدر یشرب اذا کان مرہونا وعلی الذی یرکب ویشرب نفقتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر چڑہے جب وہ سواری رہن ہو اور دودہ والی گائی بکری کا دودہ پیا جاوے جب وہ اور جسپر سواری کرے یا اُسکا دودہ پیوے اُسکی نفقہ پر اُسکا دانہ گہاس سے یعنے راہن ہو یا مرتہن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر عامر شعبی کے روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتی ہیں اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عمش سے اُنہوں نے ابی صالح سی اُنہوں نے ابی ہریرہ سی موقوفاً یعنی اُنہیں کا قول اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور کہا بعض علمانی کہ

جڑاؤ چیز خریدنا۔ غلام یا لونڈی بیچتے وقت ولا کی شرط کرنا۔ اُس مکاتب کا بیان جو اپنی بدل کتابت ادا کر سکتا ہو

بازیمین نفسہا ناشی مہر ہونہ سی بالکل **باب** ماجاء فی شراء القلادۃ وفیھا ذھب وخرز باب ہار وغیرہ خریدنے کے بیان مین کہ جسمین سونا بھی ہو اور جواہرات جڑی ہون **عن** فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دینارا فیھا ذھب وخرز ففصلتھا فوجدت فیھا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل ترجمہ روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا اُنہون نے خریدا مینی خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اُسمین سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی تھے سو اُسکو توڑ کر جدا جدا کیا مینے اور پایا اُسمین سونا بارہ دینار سی زیادہ سو ذکر کیا مینے اُسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو فرمایا اسی جڑاؤ چیزین سونی چاندی کی نہ بیچی جاوین جب تک جدا نہ کر لی جاوین اور سونا جدا کرکے روایت کی قتیبہ نے اُنہون نے ابن مبارک سے اُنہون نے ابی شجاع سی اُنہون نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سی اسی حدیث کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہین جایز نہین کسی سونا یا نقرہ کا بیچنا کہ جسمین چاندی جڑی ہو روپیون کے عوض مین جب تک جدا نکر لی جاوے اور الگ کرکے اُسکو جدا نہ تولین اور یہی قول ہی ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمانی اسکی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم سے **باب** ماجاء فی اشتراط الولاء والزجر عن ذلک باب لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولا کی شرط کرنے اور اُسمین جو جھڑکی وارد ہی اُسکے بیان مین **عن** عائشۃ انھا ارادت ان تشتری بریرۃ فاشترطوا الولاء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریھا فانما الولاء لمن اعطی الثمن او لمن ولی النعمۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اُنہون نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنی کا اور بریرہ کے مالکون نے شرط کی کہ حق ولا ہمارے واسطے ہی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لو اسکو اور بیشک ولا تو اُسکو پہنچتی ہی جو قیمت دے لینے خریدنیوالیکو ہے بیچنیوالیکو نہین مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کرلے یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا لینے والا اُسکو ہی جو مالک ہوا زاد کرنیکا **ف** اسی طرح ابن عمر سی بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور کہا بعضے مولف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے **روایت** کی ہمسے ابوبکر عطار نے جو بصرہ کے ہین اُنہون نے علی بن مدینی سی کہا علی نے سنا مین نے یحیی ابن سعید سے کہتے تھے جب تجھی حدیث پہونچے منصور سی تو دونون ہاتھ تیرے خیر سی بھر گئے پھر فرمایا یحیی نے مین کہا ثابت نہین پاتا اُن لوگون سی جو روایت کرتی ہین ابراہیم نخعی اور مجاہد ہی منصور سی زیادہ اور خبر دی مجھکو محمد نے عبد اللہ بن ابی الاسود سے کہا اُنہون نی کہا عبد الرحمن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویون سے زیادہ ثبت ہین **باب** عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث حکیم بن حزام لیشتری لہ اضحیۃ بدینار فاشتری اضحیۃ فاربح فیھا دینارا فاشتری اخری مکانھا فجاء بالاضحیۃ والدینار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بالشاۃ وتصدق بالدینار ترجمہ روایت ہے حکیم ابن حزام سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہین بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لاوین سات ایک دینار کی تو اُنہون نے ایک جانور خرید لایا اور فایدہ اُٹھایا اُسمین ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا حضرت کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لیکر حاضر ہوے سو فرمایا اپنی جانور کو ذبح کر اور دینار کو صدقہ دیدے **ف** حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم نہین جانتے مگر اسی سند سی اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سی کچھ سُنا نہین حبیب بن ابی ثابت نے **عن** عروۃ البارقی قال دفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا لاشتری لہ شاۃ فاشتریت لہ شاتین فبعت احدھما بدینار وجئت بالشاۃ والدینار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ما کان من امرہ فقال بارک اللہ فی صفقۃ یمینک فکان بعد ذلک یخرج الی کناسۃ الکوفۃ فیربح الربح العظیم فکان من اکثر اھل الکوفۃ مالا ترجمہ روایت ہے عروہ بارقی سی کہا اُنہون نے دیا مجھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار کہ خرید لاؤ مین ایک بکری سو خریدین مینے اُس سے دو بکریان اور بیچی ہین مینے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا حضرت کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور مذکور ہوا حضرت کے آگے حال اُس بکر یکا جو گذرا تھا سو فرمایا اپنی برکت دی اللہ تعالی تیرے داہنے ہاتھ کے خرید و فروخت مین پھر بعد اسکے وہ جاتی تھے کناسہ کوفہ کی طرف کہ ایک موضع ہی کوفی کے قریب اور نفع کما لاتی تھی وہانسے بہت سا سو کوفی مین سب لوگون سے زیادہ مال والی تھی **روایت** کی ہمسے احمد بن سعید نے اُنہون نے حبان سے اُنہون نے سعید بن زید سی اُنہون نے زبیر بن خریت سی اُنہون نے ابی لبید سی سو ذکر کی حدیث اسکی مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسکی قایل ہین احمد اور اسحاق اور بعضون نی اس حدیث سے تمسک نہین کیا اُنہین مین ہین شافعی اور سعید بن زید بھائی ہین حماد بن زید کی اور ابو لبید کا نام لمازہ ہی **باب** ماجاء فی المکاتب اذا کان عندہ ما یؤدی باب اُس مکاتب کے بیان مین کہ جسکے پاس اتنا روپیہ ہو کہ زر کتابت ادا کر سکے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او میراثا ورث بحساب ما عتق منہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرث المکاتب بحصۃ ما ادی ویودی دیۃ حر وما بقی دیۃ عبد ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اُس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی موافق اُس حصے کے کہ ادا کر چکا ہے یعنی اپنی زر کتابت سے اور دیت غلام کے موافق اسکے کہ باقی ہے اُسپر یعنی زر کتابت سے **ترجمہ** کہتا ہی دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے

ادا کیا تھا کہ اُسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کری آدھی دیت آزاد کی اُس غلام کے وارثون کو اور اُسکے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اُسکی سو درہم تھی پھر

وجوب والی ثابت اسباب بین خون بن امیہ اور سمرہ والی اس سے مروی ہے + حدیث ابی امامہ کی حسن ہے اور مرسل ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی امامہ کے اور سند بھی سوا اس کے کہ **عن** سمرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تؤدی قال قتادۃ ثم نسی الحسن فقال ھو امینک لا ضمان علیہ یعنی للعاریۃ ترجمہ روایت سے سمرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اسکا جو لیا اسی لیئے قرض ہو یا عاریت کہا قتادہ نے پھر بھول گئے حسن ہیں روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جبکہ عاریت دی ہے اور نہیں ہے اوپر نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات پہلا ہی اسکا کہ جو لیا اسی لیئے قرض ہو یا عاریت کہا قتادہ نے پھر بھول گئے حسن ہیں روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جبکہ عاریت دی ہے اور نہیں ہے اوپر لینے جبکہ عاریت دی ہو کوئی چیز یعنی ولا اضاس من نہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بعض علماء صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے اور کہتے ہیں کہ مانگی کی چیز لینے والا ضامن

البیعان باب بیع اور مشتری کے اختلاف میں عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلف البیعان فالقول قول البایع والمبتاع بالخیار

ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف ہووے بایع اور مشتری کے بیچنے میں تو قول معتبر وہی ہے جو بایع کہے اور خریدار کو اختیار ہی رہنے چاہیے بیع پر یا پھیر دیوے ف یہ حدیث مرسل ہے کہ عون نے عبداللہ سے نہیں پایا ابن مسعود کو یعنے بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمن سے وہ روایت کرتی ہیں ابن مسعود سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد ابن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہووے بایع اور مشتری میں اور گواہ نہ ہوں کسی کی پس کہا احمد نے اختیار اسکا ہی جو چیز کا مالک ہے یعنی بایع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے لی نہیں تو پھیر دے اور اسحٰق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بایع یا مشتری جسکا معتبر ہے تو اسپر قسم بھی ضرور ہے یعنی جسنے کہا کہ بایع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھاوے اور اسیطرح مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں ہیں ثوری ترجمہ کہتا ہے جب بایع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شرط خیار میں یا ادائی قیمت کی مدت میں یا سوا انکے کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والی کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اسنے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار رہے کہ چاہے اسکی قسم کے موافق اسکو خرید لی یا قسم کھاوے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم کو لی ہے پس اگر راضی ہوا ایک انمیں سے دوسرے کی کہنی پر تو فبہا نہیں تو قاضی عقد کو فسخ کردی بیع قایم ہو یا نہ یہ مذہب شافعی کا اور مالک اور ابو حنیفہ کی نزدیک دونوں قسم نہ کھاویں بیع کی ہلاک اور ضایع ہونیکے وقت بلکہ جب بیع ضایع ہوگئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بایع کہی یعنی جب بیع قایم ہو تو بیچنے والیکو قسم دیجاوے تو جب قسم کھاوے وہ تو لینے والیکو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گذرا یا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر بیع قایم نہ ہو وقت نزاع کی تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم بیچنے والیکو یہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہی ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوۃ میں منظہر سے

باب ما جاء فی بیع فضل الماء باب جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اسکے بیچنے کے بیان میں عن ایاس بن عبد المزنی قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الماء ترجمہ روایت ہے ایاس بن عبد المزنی سے کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے بیچنے سے ف اسی باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور عبداللہ ابن عمرو اور بہیسہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہیں ۱۲ حدیث ایاس کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ وہ کہتے ہیں پانی بیچنی مکروہ ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور رخصت دی ہے بعض علما نے پانی بیچنی کی انہیں میں ہیں حسن بصری عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکا جاوے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اسلیئے کہ روکی جاوے اسکے سبب سے گھاس ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معنی ترجمہ کہتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ کسیکا کنواں ہو اپنی میں میں کہ اسکے گرد گھاس ہو تو وہ اپنے کنوے پر جانوروں کو پانی پلانے سے روکدے کہ جب انکو پانی نہ پینے دیگا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرانہ سکینگے تو پانی روکنے سے گھاس کا روکنا لازم آیا اور یہ منع ہے **باب ما جاء فی کراھیۃ عسب الفحل** باب اس بیان میں کہ نر کو دانہ پر چھوڑنیکی اجرت لینا منع ہے عن ابن عمر قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو دانہ پر چھوڑنیکی اجرت لینی سے ف اس باب میں ابو ہریرہ اور انس اور ابی جحیفہ سے روایت ہے ۱۲ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور رخصت دی ہے ایک قوم نے اگر کوئی شخص اسی جو گائے بکریوں پر نر کو چھوڑنے کی طرف انعام کچھ دی تو لینا درست ہے عن انس بن مالک ان رجلا من کلاب سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل فنھاہ فقال یا رسول اللہ انا نطرق الفحل فنکرم فرخص لہ فی الکرامۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایک مرد نے بنی کلاب کے قبیلہ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نر کو دانہ پر چھوڑنیکی مزدوری لینے سے سو منع کیا اسکو حضرت نے سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتی ہیں لوگ ہمکو سو اجازت دی آپنے انعام لینے کی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے **باب ما جاء فی ثمن الکلب** باب کتے کی قیمت کے بیان میں عن ابی مسعود الانصاری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن ترجمہ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتی کی قیمت سے اور زانی کی اجرت سے اور کاہن کی ٹہلائی سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسب الحجام خبیث ومھر البغی خبیث وثمن الکلب خبیث ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانیوالیکی ناپاک ہے اور مہر زانی کی یعنے خرچی ناپاک ہے یعنے حرام ہے اور کتی کی قیمت ناپاک ہے ف اس باب میں عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے ف حدیث رافع کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک حرام کہتے ہیں کتی کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعضوں نے شکاری کتی کی قیمت کی

باب ما جاء فی کسب الحجام باب پچھنے لگانیکی مزدوری کے بیان میں عن ابن محیصۃ اخی بنی حارثۃ عن ابیہ انہ استأذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اجارۃ

الحجام فنهاه عنها فلم يزل يسأله ويتادّه حتى قال اعلفه ناضحك وأطعمه رقيقك ترجمہ روایت ہے ابن محیصہ سے جو بہائی ہیں بنی حارثہ کی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ کے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانی کی مزدوری کے لئے سو منع کیا آپ نے پھر وہ بار بار پوچھتی رہی اور اجازت چاہتی رہی یہانتک کہ فرمایا آپنی اسکی مزدوری اپنی اونٹ کے چارہ میں خرچ کر کہ کھلا دے اپنے غلام کو ف اسباب میں رافع ابن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے ۔ حدیث محیصہ کے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور کہا احمد نے اگر مالکی محرم کوئی پچھنے لگانیوالا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دونگا میں اسکو اور دلیل لاؤنگا میں ان حدیثوں کو باب ماجاء من الرخصة في كسب الحجام باب پچھنے لگانیوالی کی مزدوری جایز ہونیکی بیان میں عن حميد قال سئل انس عن كسب الحجام فقال انس احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وحجمه ابو طيبة فأمر له بصاعين من طعام وكلم اهله فوضع عنه من خراجه وقال ان افضل ما تداويتم به الحجامة او من امثل دوائكم الحجامة ترجمہ روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انس سے مسئلہ پچھنے لگانیوالیکی مزدوری کا تو فرمایا انس نے پچھنے لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پچھنے لئے آپکی ابو طیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکو دو صاع غلہ دینی کا اور کہا انکے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے انکے خراج میں سے اور فرمایا حضرت نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتی ہو پچھنے لگانا ہی یا فرمایا من امثل دوائكم الحجامة دوا تمکو پچھنے لگانا ہے مطلب دونوں کا ایک ہے ف اسباب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر کی روایت ہے ۔ حدیث انس کے حسن ہے صحیح ہی اور اجازت دی ہے بعض علما صحابہ وغیرہم نے حجامت کے مزدوری کی اور یہی قول ہی شافعی کا باب ماجاء في كراهية ثمن الكلب والسنور باب کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونیکی بیان میں عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب والسنور ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے کہانی سے اور اسکی قیمت سے ف یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتی ہم روایت کی اسنے عبد الرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی باب عن ابي هريرة قال نهى عن ثمن الكلب الا كلب الصيد ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے منع کیا یعنی حضرت نے کتی کی قیمت سے مگر شکاری کتی کی قیمت کو یعنے اسکو منع نہیں کیا ف یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی جابر نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور اسکی اسناد بھی صحیح نہیں ہے باب ماجاء في كراهية بيع المغنيات باب اس بیان میں کہ گانیوالی لونڈیوں کا بیچنا حرام ہے عن ابي امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا القينات ولا تشتروهن ولا تعلموهن ولا خير في التجارة فيهن وثمنهن حرام في مثل هذا انزلت هذه الآية ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله الى آخر الآية ترجمہ روایت ہے ابی امامہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو تم گانیوالی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو انکو اور نہ سکھاؤ انکو گانا اور کچھ بہلائی نہیں انکی تجارت میں اور انکی قیمت حرام ہی اسی بابمیں اتری ہے یہ آیت ومن الناس من يشتري لهو الحديث سے آخر آیت تک ف اسباب میں عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے ۔ ابی امامہ کی حدیث کو اسطرح ہم نہیں جانتی ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہی انکو اور وہ شامی ہیں متروک کہتا ہی اگرچہ اسی حدیث کے لفظوں میں کسیطرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے کہ صدہا احادیث آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانی میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا اولئك لهم عذاب مهين یعنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعضا آدمی ایسا ہے کہ پہل کو دی بات خریدکرتا ہی تاکہ گمراہ کرے اللہ کے راہ سی بغیر جانے جو چیز ہی اور ٹھیرا دی اسکو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخری وہی لوگ ہیں کہ انکو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں جو بھی ہیں کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیونکا ہی جو گانا جانتی ہوں اور تاویل اسکی یہ ہے کہ یشتري لهو الحديث یعنی خریدتا ہے کہ پہل کو دالانکو روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیونکو گانا سکھانا اور نہ بیچنا انکا اور قیمت انکی حرام ہے اور اسی بابمیں اتری ہے یہ آیت ومن الناس الخ یعنے جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانیکے ساتھ مگر بھیجتا ہی اسپر اللہ تعالے دو شیطان ایک اس شانی پر اور ایک اس شانی پر وہ برابر مارتے ہی اپنے پیروں تک چپ نہ رہیں مولف کہتا ہے یہاں سے بیشک واضح ہو گیا انکو سبب جلال انکا ملحان ہیں کہ جب وہ اپنی آواز میں ترانہ ہائی مستانہ کی ساتھ بلند کرتی ہیں تو شیطان اس محفل میں جمع ہو کر سکو اچھا لتے ہیں کوئی کہتا ہے کوئی کودنی لگتا ہی فی الحقیقت یہ خذلان ملت کا ہی اس سے بڑھکر کیا ذلت ہو گی کہ کفار ہی اپنے مستی میں اور سرمستی میں اس

بڑھکر سزائی دیگئے اور یہی حدیث جسمیں مذکور ہے شیطانوں کی مسلط موسیقا کا نوالی پر دلیل ہیں ہی ہیں اور استدلال کیا ہے اُس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں نہ جاوے حرام ہی ہے مقام اس تحریر کا نہ تھا مگر اظہار حق کے لئے لکھا گیا **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ باب اس بیان میں کہ ماں اور لڑکی کو اور بھائیوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابوایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جسنے جدا کردیا ماں کو اُسکے لڑکی سے جدا کریگا اللہ تعالے اُسکو اُسکے دوستوں سے قیامت کے دن یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ دونوں بھائی تھے سو بیچ ڈالا میں نے ایک کو انہیں سے سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی کیا ہوا تمہارا غلام سو خبر دی میں نے اُنکو سو فرمایا پھیر لو اُسکو پھیر لو اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور مکروہ کہا ہی بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اسطرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جاویں یعنی قرابت والی قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اُن لڑکوں کے جدا کرنے میں جو دار الاسلام میں پیدا ہوئے ہیں مگر قول اول اصح ہی یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابراہیم سے کہ اُنہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اختراض کیا اُنپر کہا انہوں نے میں نے اُسکی بات سے اعادت نالی اور وہ جدائی پر راضی ہو گئی تھی **مترجم** کہتا ہی کہ چہ بہی ہو مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا بہر طور جدا کرنا حدیث کی رو سے اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہی **باب** مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا باب اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدی اور اُسکی پیشی کی مزدوری بھی لیچکا ہو اور پھر اُسمیں کچھ عیب پاوے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی سے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ منفعت شی کا اُسکے لئے ہی جو شخص اُس شی کا ضامن ہے یعنی جب غلام کا خریدنیوالا اُسکا ضامن ہوا تو منفعت بہی اُسکی اُسی حلال ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سند دسری بہی ہے اسی سند کی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا روایت کی یہ حدیث یحیی بن خلف نے اُنہوں نے عمر بن علی سے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ خراج ہر چیز کا اُسکے لئے ہے جو اُسکا ضامن ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اسکو محمد ابن اسمعیل نے عمر بن علی کی روایت سے اور روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کی یہ جریری بہی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہی کہ تدلیس کی اُسمیں جریری نے نہیں سنی جریری نے حدیث ہشام سے اور کہدیا اُنہوں نے کہ سنی ہیں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہ ہے اور تفسیر اسکی کہ فائدہ پر جریر کا اُسکے لئے ہی جو اُسکا ضامن ہوتا ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اُس سے کچھ پیشہ کروایا پھر اُسمیں کچھ عیب دیکھا اور اُسکو پھیر دیا مالک کو تو وہ پیشا کمایا ہوا اُسی مشتری کا ہی اسلئے کہ وہ غلام مرجاتا تو نقصان مشتری کا تہا اسیطرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اُسکا یہی حکم ہی کہ نفع اُسکو ہوگا جو اُس چیز کا ضامن ہو **باب** مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرَةِ بِالْمَارِّ بِهَا باب اس بیان میں کہ راستی والیکو راہ کی درختوں کے پھل کہانا درست ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاوے کسی باغ کے اندر تو کہاوے یعنی اُسکی پھل کو کہا اُسکی جائز ہے مگر جمع نکرے اپنی کپڑے کونی میں **ف** اسی میں عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع ابن عمرو اور عمیر مولی آبی اللحم اور ابی ہریرہ سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو اس سند سے مگر یحیی ابن سلیم کی روایت کرنی سے اور رخصت دی ہے بعض علمائے اسکے پھل کہانی کی مسافر کو اور مکروہ کہا ہی بعضوں نے اُسکے کہانا مگر یہ کہ قیمت دیدے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کی دادا سے کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا ہوی پھلوں کے لٹکتے ہوئے کہا نیکا یعنے جو درخت میں ہوں یا سکہانیکی لئے لٹکتی ہوں تو فرمایا اپنی جولیوں اسمیں سے صاحب حاجت یعنی بہوکا جمع نکرتا ہو اپنی کپڑے میں یعنی وافق ضرورت کے کہالی تو اُسپر کچھ الزام نہیں **ف** **عَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُخِذْتُ فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجُوعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللَّهُ وَأَرْوَاكَ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈہیلی مارتا تہا انصار کے کہجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لیگئے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا اے رافع کیوں ڈہیلی مارتا ہی تو انکی کہجوروں کے درختوں پر کہا رافع نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھوکہ کے سبب سے فرمایا آپنی ڈہیلی نہ مار اور جو گرے یعنے آپسے آپ اُسی کہا لو سیر کرے تجھکو اللہ اور آسودہ کری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّي باب اس بیان میں مستثنا کرنیکی **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا إِلَّا

بیع طعام قبل استیفا سے پہلے جایز نہیں - شراب بیچنے کی ممانعت

اَنْ تُعْلَمَ ترجمہ روایت ہے جابر کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جبکہ اجازت دی اسکا معلوم ہو اور تفصیل اسکی آگے آتی ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطا سے اور وہ جابر سے روایت کرتی ہیں مترجم محاقلہ حقل سے ہی ماخوذ ہے اور حقل وہ کہتے ہیں کہ نرم نرم درخت اسکی نکلی ہوں اور جڑیں انکی سخت نہ ہوئی ہوں اور بعضوں نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جسمیں کھیتی ہوا اور اسکو قراح بھی کہتی ہیں اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کہتے ہیں کہ غلہ کے عوض میں کرایہ کو دیتا ہی اور اسکو مخابرہ بھی کہتی ہیں جو بعضوں نے کہا ہے اور بعضوں نے کہا محاقلہ زراعت کے لئے زمین دینا ہی ہا ایک حصہ معین پر مثلاً پونجی کہی کہ یہ زمین تمکو زراعت کے واسطے دی اس شرط پر کہ جو اسمیں پیدا ہو اسمیں ثلث یا ربع اور جزبہ زراعت کو کہتی ہیں اور بعضوں نے کہا محاقلہ زراعت کے لئے زمین دینا ہی ہا ایک حصہ معین پر مثلاً پونجی کہی کہ یہ زمین تمکو زراعت کے واسطے دی اس شرط پر کہ جو اسمیں پیدا ہو اسمیں ثلث یا ربع دینے والی کو ناگوار گذری ہو اور کم ہو تو زمین مجھے دینا اور اسکو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اسمیں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں معلوم نہیں کہ اُس زمین میں کتنا پیدا ہوگا شاید زیادہ ہو اور دینے والی کو ناگوار گذری ہو اور کم ہو تو زمین والی کو دشوار ہو اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ پہلوں اور بالیوں سے جدا ہوا ہو اُسکو اُسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا ہی فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہی اسلئے کہ اُسکا بیچنا مثلاً مثل چاہی اور اندازہ سے ممکن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدرنے ہونیکی اور یہ بھی منع ہی اسلئے کہ اُسکا اعتبار نہیں کہ رہی یا پالا مارجاوی اور مزابنہ زمین کی زبن دفعہ کرنیکو کہتی ہیں اور اسی سے ہے یہ حدیث لا یقبل صلوۃ الزبانین یعنے قبول نہیں نماز اُسکی جو دفعہ کرنیوالا ہو پونجی یا پیشاب کا اور اسی سے ہی ناقۃ زبون یعنے وہ اونٹنی کہ دودھ دوہکر والیکو دفعہ کرتی ہو اور اپنی پاس آنی نہ دی اور مزابنت اصطلاح حدیث میں اسی کو کہتی ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچی اور ایک زمین پر ہو اور دوسرے درخت پر مثلاً عمر مدینہ کہے کہ یہ موسم کھجور جو زمین پر ہے اُسکے عوض میں تیری درخت کی کھجور میں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جایز نہیں اسلئے کہ اسمیں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اُسکا بیچنا مثل چاہی اور مخابرہ کی اصل خیبر ہی ہے کہ خیبر کے پہلوں اور کھیتوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو نصف پہلوں کے اقرار پر دیا اور جب اُسمیں زراعت واقع ہونی لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے بحار الانوار کا اور ثنیا کی اصل چیز ہی ہے کہ خبر کے پہلوں اور کھیتوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو نصف پہلوں کے اقرار پر دیا اور جب اُسمیں زراعت واقع ہونی لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے بحار الانوار کا اور ثنیا بروزن دنیا ایک چیز بیچنا اور اسمیں سے تھوڑی چیز معین شے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اُسکا کیل و وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جایز ہے مثلاً کہی کہ یہ موسم گیہوں تو لے ہوئی ہیں یہ تیرے ہاتھ بیچی مگر اسمیں سے پانچوان حصہ نہیں بیچا تو جایز ہی اور اگر کہی کہ اس موسم میں سے تھوڑی ہیں لیلونگا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں **باب** ما جاء فی کراھیۃ بیع الطعام حتی یستوفیہ باب ہے بیع طعام کی قبل استیفا کے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ قال ابن عباس واحسب کل شیء مثلہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خریدی غلہ تو نہ بیچ اُسکو یعنی دوسرے کے تا جبتک قبضہ نکرلی اُسپر کہا ابن عباس نے اور میں سب چیزونکو ایسا ہی جانتا ہوں یعنے ہر چیز قبل قبضہ کے نہ بیچی جاوے ف اسبابمیں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جایز نہیں غلہ کا بیچنا مشتری کو جبتک قبضہ نکرلے اُسپر اور بعضوں نے کہا جایز ہے بیچنا اُس چیز کا جو کیلی و وزنی نہیں اور کہا نبی میں ہیں خیر نہیں ہوتی کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اسبابمیں بھی سخت فقط حملا کی نزدیک غلہ میں ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی النہی عن البیع علی بیع اخیہ باب ہے بیع پر کسیکے بیع کرنیکے نہی میں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبع بعضکم علی البیع بعض ولا یخطب بعضکم علی خطبۃ بعض ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچی کوئی تم میں کا دوسرے کی بیع پر یعنے جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنے چیز اُس سے کم قیمت پر بیچکر پہلے بائع کی چیز نہ بہروا دے اور پیغام نکاح دے کوئی تم میں کا اُس عورت کو جسکی کوئی پیغام دی گیا ہی اور وہ راضی ہو گئی ہے ف اسبابمیں ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی یہی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اپنی قیمت نہ لگاوی کوئی شخص بھائی کی قیمت یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بایع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جاوے اُسپر کوئی دوسرا آکر قیمت نہ بڑہاوے اور بعضوں نے حدیث بامیں یہی کہا ہی کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے **باب** ما جاء فی بیع الخمر والنہی عن ذلک باب ہے خمر کی بیع کی نہی میں **عن** ابی طلحۃ انہ قال یا نبی اللہ انی اشتریت خمرا لایتام فی حجورھم قال اھرق الخمر واکسر الدنان ترجمہ روایت ہے ابی طلحہ سے کہ کہا انہوں نے اے نبی اللہ کے میں نے خرید ہی ہے شراب اُن یتیموں کے لئے جو میرے گود میں ہیں یعنے قبل حرمت کے فرمایا اپنی بہادے شراب کو اور توڑدی مٹہور کو اہل دکن اُسی گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خم ف اسبابمیں جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے روایت ہے ابو طلحہ کی حدیث روایت کی ہے ثوری نے سدی سے انہوں نے یحیی بن عباد سے انہوں نے انس سے کہ تحقیق ابا طلحہ انکے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہی لیث کی حدیث سے **عن** انس بن مالک قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایتخذ الخمر خلا قال لا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بنایا جاوے شراب کا سرکہ فرمایا نہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** انس بن مالک قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وساقیھا وبایعھا واکل ثمنھا والمشتری لھا والمشتراۃ لہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس شخصوں پر اُسکے نکالنے والی پر اور جسکلواوی اور پینے والی پر اور لیجانے والی پر اور جسکے پاس لیجاویں اُسپر اور پلانے والی پر اور بیچنے والی پر اور اُسکی قیمت کھانیوالی پر اور اُسکی خریدنے والی

اور جسکی لیے دوغیرہ کی بوئی اسپر ف یہ حدیث غریب ہے اس کے روایت ہے اور مرفوعاً ایسی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر سے وہ سب روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ترجمہ کہتا ہی حضرت نے ابتدائی اسلام میں جب پہلی پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے سرکہ بنانی کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب کی جاتی تھی یعنے جو برتن خاص شراب ہی کے لئے بنائی جاتی تھے اُن سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرت کامل مسلمانوں کو حاصل ہو جاوے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانیکا حکم کریں تو لوگ سرکہ کے بہانی کہلی خرانی شراب کی خرید و فروخت کرتے رہینگے اور جنھی چھپا چھپا کر شراب پیوینگے پھر جب لوگوں کو دیکھا کہ شراب سے مطلق نفرت ہو گئی ہیں تو اُسوقت سرکہ بنانیکی اجازت دی تو دہنی تنزیہی تھی یا تحریمی تھی تو اجازت کی حدیثیں ناسخ ہو گئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی راویتوں سے یہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اسکو مسلم نے اور فرمایا خَیْرُ خَلِّکُمْ خَلُّ خَمْرِکُمْ یعنے تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے جابر سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد اور غیری کے نزدیک درست نہیں اور اگر بنا دیں تو پاک نہیں ہوتا اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور یہی روایت میں مالک سے جایز ہی اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کا مگر جبکہ خود بخود بلا کسی چیز کے ملائے دیے سرکہ ہو جاوے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا +

بَابُ مَا جَاءَ فِي اِحْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ باب بے اجازت مالکوں کے دودھ دوہنی کے بیان میں **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهُ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ لَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آوے کوئی تم میں کا جانوروں یعنے بکری گائے میں پر اگر ہووے اُسمیں مالک اُسکا تو اجازت چاہیے اُس سے اگر وہ اجازت دیدے اُسکو تو دودھ دوہے اور پیوے اور اگر کوئی نہ ہو اُسمیں تو تین آوازیں دیوے پس اگر کوئی جواب دے اُسکو تو اُس سے اجازت چاہیے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہی اور پیوے مگر ساتھ اُٹھانا نہ لیجاوے یعنے پیاس اور بھوکہ سے زیادہ استعمال جایز نہیں ف اسباسمیں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے + حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور علی ابن مدینی نے کہا سُنا حسن کا سمرہ سے صحیح ہی یعنے ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت میں جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ وہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنے کتاب سے **ترجمہ** کہتا ہی مسافر راستہ چلنی والی کو اسقدر تصرف جیسے دودھ پی لینا یا راستے کی پھلونکا کھا لینا جایز ہے اور جسکو خدا نے باغ و کھیتان وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اُسکو بھی راہ شکار نے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالے اس نیک نیتی سے اُسکو برکت عنایت کریگا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْاَصْنَامِ باب مردار جانوروں کے کھالیں اور بتوں کے بیچنے کے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهِ الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهِ النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَاَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَاَكَلُوا ثَمَنَهُ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور اور سُور اور بتوں کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہ بھلا کیا فرماتی ہیں آپ مردار جانوروں کی چربی میں کہ اُس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کئے جاتی ہیں اور لوگ اُس سے چراغ جلاتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالے نے حرام کیا اُنپر چربیوں کو تو اُنہوں نے اُسکو پگھلایا پھر اُسکو بیچا اور اُسکی قیمت کھائی ف اسباسمیں عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک **ترجمہ** کہتا ہی ہوتے چربی کو پگھلا کر بیچنا شرع نے کیا اور یہ گویا ایک حیلہ نکالا اُسکے حلال ہونیکا کہ اللہ تعالے نے جسکو حرام کیا ہے اور یہ پگھلی ہوئی تو شحم نہیں ہے اسلئے کہ عرب میں پگھلی ہوئی چربی کو دوک بولتی ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالے سے مکر کرنا ہے وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ سو اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان میں لیکر چراغ کا حیلہ کرکے اُسمیں رہتی ہیں ایسے حیلونکا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ عَنِ الْهِبَةِ باب ہبہ کو پھیر لینے کی برائی کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئی بُری کہاوت نہیں ہے یعنے ہمکو ایسا کام نہ کرنا چاہیے کہ جسمیں بُری کہاوت ہو لوٹا لینے والا اپنے ہبہ کو دیکر ایسا ہے جیسے کتا کہ جاوے اپنی قے کی ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا حلال نہیں کسیکو دینے کے کسیکو پھر اوپر لے لے اُس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دی ہو اپنے بیٹے کو تو جاہے پھر لے لے اُس سے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نی انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سُنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمر سے اور ابن عباس سے دونوں پہونچاتی تھی اس حدیث کو نبی صلی اللہ

(۲ موقوف جلد)

علیہ وسلم تک اور یہ حدیث جو ابن عباس سے مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جسنے کوئی چیز ہبہ کردی اپنی کسی ذی رحم محرم کو تو اسکو درست نہیں پھیر لینا اور جسنے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اسکو جائز ہے اسکا پھیر لینا اگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنے اسکے بدلی میں کچھ لے چکا ہے تو اسکا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی شخص کو چیز دیکر پھیر لینا مگر باپ کو اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث سے جو ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسیکو کوئی چیز دیکر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے **باب** ماجاء فی العرایا والرخصۃ فی ذلک باب بیع عرایا اور جو اسمیں جائز ہے اسکی یا نہیں **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ الا انہ قد اذن لاھل العرایا ان یبیعوھا بمثل خرصھا ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور تفصیل ان سب کے مترجم کے کلام میں ساتھ باب اس سے پہلے گذری مگر رخصت دی آپنی اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں اپنی پھلونکو سکے برابر کے عوض میں کوت کر یعنے اندازہ سے **ف** اسیا ہمیں ابو ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے زید بن ثابت کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا محمد بن اسحٰق نے اور روایت کی ایوب اور عبد اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنی رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحٰق کی حدیث سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخص فی بیع العرایا فیما دون خمسۃ اوسق او الذا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی فرمایا یعنے راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے **عن** مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارخص فی بیع العرایا فی خمسۃ اوسق او فیما دون خمسۃ اوسق ترجمہ روایت ہے مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے عرایا بیچنے کی پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم میں **عن** زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخص فی بیع العرایا بخرصھا ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیچنے میں کوت کر یعنے اندازہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنے ہیں اس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لاتے ہیں انہیں حدیثونکو زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کی یعنے جو مذکور ہوئیں اور کہتے ہیں یعنے شافعی اور احمد اور اسحاق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنی پھلونکو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اسکی جائز ہونیکی بعض علماء کی نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے آسانی اور راحت چاہی اسلئے کہ صاحبان عرایا نے شکایت کی کہ ہمکو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کی خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپنے انکو اجازت دی پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھل **عن** الولید بن کثیر ثنا بشیر بن یسار مولی بنی حارثۃ ان رافع بن خدیج و سھل بن ابی حثمۃ حدثاہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع المزابنۃ بالتمر الا لاصحاب العرایا فانہ قد اذن لھم وعن بیع العنب بالزبیب وعن کل ثمر بخرصھا ترجمہ روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے بشیر بن یسار نے جو مولی ہیں بنی حارثہ کی کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنے تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کے تمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو انکے لئے اجازت دی حضرت نے اور منع فرمایا انگور کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کے بیچنے سے کوت کر یعنے ایک جنس کے پھلونکو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** کہتا ہے عَرِیَّۃٌ بروزن فَعِیْلَۃٌ عَرِیَ یَعْرٰی سے ہی یعنے قصد کرنیکے یا فاعِلَۃٌ کے وزن پر تہا عَرِیَ یَعْرِیْ سے اور مصدر اسکا عُرْیٌ ہے بمعنی کپڑے اتارنی اور ننگے ہونیکی گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکلتا ہے کپڑوں سے اور جمع اسکی عَرَایَا ہے اور اصطلاح شرع میں بیع عرایا اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دیدے اور اسسے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اسمیں لگیں دو تین میں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اسسے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب یہ میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دیدونگا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں اسلئے کہ یہ بیع ایک جنس کے ہے اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسے بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہئے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہی متعین ہیں وزن کر کے دی یا کیل سے دیوے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنے اس محتاج کے وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کسی ہے نہ ناپنے نہ تولنے اور یہ بیع مزابنہ ہے اور مزابنہ درست نہیں مگر اسی درختونمیں جو عاریۃً کسی محتاج کو پھل کھانیکو دیئے ہیں یعنے بیع عرایا میں اور امام مالک سے مروی ہے کہ اسکو عرایا اسلئے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ چند درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہی دوسروں کے واسطے یعنے اسکے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے سماتا ہے ھذا مختصر من مجمع البحار وسنن ابی داود **باب** ماجاء فی کراھیۃ النجش باب نجش کے حرام ہونیکی بیان میں

ترجمہ کہتا ہی بخش کے معنے لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا ہی اور شرعی معنی اسکی مصنف رحمہ اللہ کی کلام میں آتی ہیں اور مرجمہ کہ بخش کرنیوالا سوجنوارسی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَاجَشُوْا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابوہریرہ پہنچاتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنی بخش نکرو ف اسباہین ابن عمر اور ابن ماجہ سے بھی روایت ہے ؛ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بخش حرام ہی اور بخش اسی کہتے ہین کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہو کسی چیز کی خوب پہچان رکھتا ہو پھر کسی نے اسکی اور وہ اُس چیز کے بیچنے والے کے پاس آکر اُس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگی اور اُسچیز کی قیمت اسکی اصل قیمت سے بڑہا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کہا کر اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کی بھاؤ سے زیادہ قیمت دیکر خریدلے کہ یہ معاملہ اکثر دھوکا کیا کرتی ہین اور اسیطرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بکوا دیتی ہین اور یہ ایک قسم فریب کے ہی شافعی نے کہا اگر کوئی شخص بخش کرے تو وہی گنہگار ہے اور بیع جایز ہے اصلی کہا بخش کرنیوالا نہین

باب ما جاء فی الوزن فی الوزان باٹ جھکتی ڈنڈی تولنی کے بیانمین

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَآءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ ترجمہ روایت ہے سوید بن قیس سے کہا انہون نے بیچنے کو لایا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر سے اور وہ کسی مقام کا نام ہے تو تشریف لائی ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مول کیا ہمسے ایک پائجامے کا اور میرے پاس تولنی والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس تولنی والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول ف اسباہین جابر اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے ؛ حدیث سوید کی حسن ہے صحیح ہی اور علمانی مستحب کہا ہی ذرا جھکتی ڈنڈی تولنی کو یعنی دیتی وقت اور روایت کے شعبہ نے بھی حدیث سماک سے انہون نے ابوصفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو

باب ما جاء فی انظار المعسر والرفق بہ

باب تنگدست قرضدار کو مہلت دینی اور تقاضا مین نرمی کرنیکے بیانمین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے انہون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہلت دیوے تنگدست قرضدار کو یا اسکے قرض مین کچھ چھوڑ دی جگہ دیگا اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے جسدن کہین سایہ نہوگا سوا اُسکے ف اسباہین ابی الیسر اور ابی قتادہ اور خدیفہ اور مسعود اور عبادہ سے روایت ہے ؛ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ ترجمہ روایت ہے ابومسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنے عالم برزخ مین اُن لوگون مین سے جو تم سے پہلے ہوچکے سو نپائی اُسکی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تہا اور لین دین کرتا لوگون سے تو حکم دیتا اپنے غلامونکو کہ معاف کرتے رہو تنگدست قرضدار سے سو فرمایا اللہ تعالیٰ جلشانہ نے ہمکو پہلے اُس سے معاف کرنا چاہیئے معاف کردو اسکو یعنے فرشتون سے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء فی مطل الغنی ظلم

باب اس بیانمین کہ ادای قرض مین غنی کو دیر لگانا ظلم ہی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادای قرض مین ظلم ہے سو جب حوالہ کیا جاوے تمسے کسی غنی پر حوالہ کیا جاوے تو چاہیئے اُسکے پیچھے لگے یعنے جب کوئی قرضدار کسی قرضخواہ سے کہی تیرے اوپر جو روپیہ تیرا ہی وہ فلانی شخص سے لیلو تو قرضخواہ کو اُسکا قبول کرلینا چاہیئے اور اُسکا پیچھا کرنا چاہیئے ف اسباہین ابن عمر اور شرید سی بھی روایت ہے ؛ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مطلب اُسکا یہ ہی ہے کہ جب کسیکو حوالہ دیا جاوے کسی غنی کا تو چاہیئے اُسکے پیچھے لگا جاوے اور بعض لوگون نے کہا جب کسی قرضدار نے کسی غنی پر حوالہ کردیا اور اُسنے قبول بھی کرلیا کہ ہان مین دونگا تو وہ قرضدار بری ہوگیا اور پھر اُس قرضخواہ کو نہین پہنچا کہ اُس سے طلب کرے ہی ترجمہ کہتا ہی مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تہا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لیلو اور بکر غنی بھی ہے اور اُسنے قبول بھی کرلیا کہ ہان مین تجھی دونگا تب زید کو نہین پہنچا کہ پھر عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول نہوا تہا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمانی کہا ہی جب ہلاک ہوجاوے اُسکا مال محال علیہ کے مفلس ہوجانیکی سبب سے تو اُسکو پہنچا ہی کہ پہلے قرضدار سے تقاضا کرے حضرت عثمان وغیرہ کی قول کی دلیل سے کہ اُنہون نے فرمایا ہی کہ مال مسلمان کا ہلاکت یعنی ضایع ہونیکی لایق نہین اور اسحٰق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمان وغیرہ سے منقول ہے یہ مطلب ہے کہ مسلمان کی مال ضایع نہین ہوتا یعنے جب حوالہ کردے کوئی شخص کسیکو اور وہ ظاہر مین غنی معلوم ہو یعنے محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اُس قرضخواہ کو پہونچا ہی کہ اپنے پہلے قرضدار سے تقاضا کرکے اپنا روپیہ اُس سے بھرلے اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نکرنی سے کہ مسلمان کا مال ضایع نہین ہوتا ترجمہ کہتے ہین دیر لگانا غنی کا یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت دینی کا اور پھر دیوے اور یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنیکا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکہا ہے علمانے کہ یہ فسق ہے رد کیجاتی ہے اُسکے سبب سے گواہی اُسکی اگرچہ ایکبار ہو اور بعضون نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت

بیع منابذہ و ملامسہ۔ غلہ وغیرہ کے خریدنے کے لیے پیشگی روپیہ دینا۔ مشترک زمین کا ۲۳۰ حصہ بیچنا۔ بیع مخابرہ و معاومہ

اور اسکی اور سب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنے ایک شخص پر قرض ہے کسیکا اور وہ مقدور نہیں کہتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میرطرف سے ادا کر دیں چاہیے قرضخواہ کو کہ اسکا حوالہ قبول کرلے
تاکہ اسکا مال ضایع نہو کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین **باب** ما جاء فی المنابذۃ والملامسۃ باب بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المنابذۃ والملامسۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے **ف** اسباب میں ابی سعید
اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہوگئی میری اور تیرے بیع میں اور
بیع ملامسہ یہ ہے کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھولوں تو بیع واجب ہوگئی اور اگرچہ مبیع کو اُسنے دیکھا بھی نہو مثلاً مبیع تہبلی خیمہ میں ہو اور یہ بیعین جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو حضرت نے
اس سے منع کر دیا **مترجم** کہتا ہے منابذہ نبذ سے ہے نبذ پھینکنے کو کہتے ہیں ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسیکے پاس پھینکدی اور اُسنے بھی اپنی چیز اسکے پاس پھینکدی
تو بیع ہوگئی اسمیں کچھ ایجاب و قبول نہوتا تھا کہ بائع کہے بیچا مشتری کہے لیا خریدا ایک بچونکا کھیل تھا حضرت نے اسکو منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے لمس چھونیکو کہتے ہیں یہ بھی ایام
جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھو دی رات ہو یا دن بہر نہ اُسکو دیکھنا نہ بہانا نہ کہولنا موندنا آنکھ بند کرکے اُسکو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکونکا آنکھ مچولا ٹھہرا اسکو
بھی منع فرمایا **باب** ما جاء فی السلف فی الطعام والثمر باب غلہ وغیرہ خریدنیکو پیشگی روپیہ دینے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی الثمر فقال من اسلف فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب تشریف لائی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں تو لوگ وہانکے پیشگی روپیہ دیتے تہے پھلونکے خریدنیکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگی روپیہ دیوے کسی پھل کے لئے تو چاہیے کہ اُن پھلونکا وزن
اور کیل مقرر کرلے اور مدت مقرر کرلے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لونگا **ف** اسباب میں ابن ابی اوفی اور عبدالرحمن بن ابزی سے بھی روایت ہے حدیث ابن
عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جایز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینی کو غلہ یا کپڑا وغیرہ لینی کو اُن چیزونمیں جسکی حد اور صفت معلوم کرسکیں اور اختلاف
ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو سو بعضونے جایز کہا ہے اونکو میں سے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لئے درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان
ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** ما جاء فی ارض المشترک یرید بعضھم بیع نصیبہ باب زمین مشترک کے بیان میں جسمیں کا کوئی شریک اپنا حصہ بیچا چاہی **عن** جابر بن عبداللہ ان
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شریک فی حائط فلا یبع نصیبہ من ذلک حتی یعرضہ علی شریکہ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں تو نہ بیچے اپنا حصہ اُسمیں سے جبتک اُس شریک کو بتا نہ لے یعنے شاید وہی خرید لی تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے **ف** اس حدیث کی اسناد متصل
نہیں سنا میں نے محمد بخاری سے کہ کہتے تہے سلیمان تیمی نے وفات پائی جابر بن عبداللہ کی حیاتمیں اور اُسنے کچھ نہ سنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابوالبشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسیکو سماع ہو
اونمیں سے سلیمان تیمی کی کتاب ہے مگر عمر بن دینار نے شاید سنا ہو اُسنے جابر بن عبداللہ کی زندگی میں اور کہا محمد نے قتادہ روایت کرتی ہیں سلیمان تیمی کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب ہے
کہ اُسمیں وہ حدیثیں لکھیں جو مروی تہیں جابر بن عبداللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لیکن صحیفہ جابر بن عبداللہ کا حسن بصری کی پاس سو لی لیا اُنہوں
نے اُسکو یا کہا پس رد نکیا اُسکو سو لیگئے لوگ اُسکو قتادہ کے پاس سو روایت کی اُس سے پہر لائی وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اُس سے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے اُنہوں
نے علی بن مدینی سے **باب** ما جاء فی المخابرۃ والمعاومۃ باب بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان میں **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلۃ والمزابنۃ
والمخابرۃ والمعاومۃ ورخص فی العرایا ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں اسکی
بیع کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر بتفصیل ہو چکا ہے اور معاومہ عام سے بھی عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک
سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچا قبل پیدا ہونیکے اور اسمیں دھوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہو یا زیادہ ہو کہ بایعہ کو اُس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو ضرر
ہو اسی لیے اسکو منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے **باب** ما جاء فی عمر انس قال غلا السعر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا
فقال ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرازق واني لارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ فی دم ولا مال ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہا لوگونے
کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بہاؤ غلہ وغیرہ کا زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو لوگونے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہاؤ مقرر کر دیجئے ہمارے واسطے فرمایا آپنی بہاؤ مقرر کرنیوالا وہی اللہ ہی کہ جو روکنیوالا
ہے یعنے رزق کا مراد اُس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنیوالا ہے رزق کا اور رزق دینی والا ہی یعنے اُسکے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی کشادگی ہوتی ہے تو بہاؤ مقرر کرنیوالا وہی ہے پھر لوگ

پہر فرمایا حضرت نے اور مین چاہتا ہون کہ ملون اپنے رب سے ایسے حالمین کہ نہو ہے مجھپر مطالبہ اور مظلمہ کسیکا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھسے مظلمہ خونکا اور نہ مالکا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ باب بیع مین دغابازی کرنیکے بیان مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هَذَا قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک غلہ کے ڈہیری پر اور سمین آپنی ہاتہ ڈالا سو پہنچی آپکی انگلیان مین تری سو پوچہا آپنے ای غلہ بیچنے والی یہ تری کاہیکی ہی مینہ کہا مینہ پڑا ہے اُسپر یا رسول اللہ سو فرمایا آپنی اسکو تو اوپر کیون نکر دیا یعنے بہیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکہدیا ہوتا کہ دیکہتے اُسکو سب لوگ پہر فرمایا آپنی جو خیانت اور دغابازی کری وہ ہم مین سے نہین ۔

ف اسبابمین ابن عمر اور ابی الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابی بُردہ بن نیار اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام ہی دغا کرنا کہا ہے اُنہون نے دغا کرنا حرام ہے یعنے بیچنے وقت مبیع کا عیب چہپانا حرام ہے **باب** مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ باب اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینے کے بیان مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَأَعْطَى سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ سواد اکیا ایک اونٹ بہتر اُس اونٹ سے اور فرمایا تم مین جو بہتر ہین وہ قرض خوب اچہی طرح ادا کرتی ہین **ف** اسبابمین ابو رافع سے بہی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچہ مضائقہ نہین دیکہتے ہین اونٹ کی قرض لینے مین اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ رکہا ہی اُسے بعض لوگون نے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایکدنی تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سختی کی آپکی اوپر سو قصد کیا اُسکا اصحاب نے یعنے اُسکے دغ کر دینے کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو اُسکو جسکا حق کسی پر ہوتا ہی تو وہ ایسی ہی باتین کرتا ہی اور فرمایا آپنی خرید دو اسکو ایک اونٹ اور دیدو اسکو وہ سوڈہونڈہا اور نیا یا مگر اُسکے اونٹ سے اچہا سو فرمایا آپنی خرید دو اُسکو وہی اونٹ اور دیدو اُسکو اسلیئے کہ تم مین جو لوگ نیک ہین وہ قرض ادا کرنیمین اچہی چیز دیتے ہین **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً **ترجمہ** روایت ہے ابو رافع سے کہی جو مول ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ پہر آئی آپکی پاس زکوٰۃ کے اونٹ کہا ابو رافع نے سو حکم کیا مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کرون مین اُس آدمی کی اونٹ کو سو عرض کیا مینے کہ نہین پاتا مین مگر جوان اونٹ اُس سے عمدہ چار دانت والا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدو اُسکو وہی اونٹ اسلیئے کہ جو نیک لوگ ہین تم مین سے وہ قرض ادا کرنے مین اچہی چیز دیتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہی نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خریدنی کو اور نرمی سے قرض ادا کرنیکو **ف** اور اسبابمین جابر سے بہی روایت ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث یونس سے اُنہون نے سعید مقبری سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللَّهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے نے بخشدیا ایک مرد کو کہ تم سے پہلے تہا اس سے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تہا جب بیچتا تہا اور آسانی اور نرمی کرتا تہا جب خریدتا تہا اور آسانی اور نرمی کرتا تہا جب تقاضا کرتا تہا **ف** یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے ہم اس سند سے

باب النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ باب اس بیان مین کہ مسجد مین خرید و فروخت کرنا منع ہی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکہو تم کسیکو کہ بیچتا ہی یا خریدتا ہی مسجد مین تو کہو اسکو کہ نہ نفع دیوے اللہ تعالے تیری تجارت مین اور جب دیکہو تم کسیکو کہ ڈہونڈہتا ہی مسجد مین کوئی چیز اور پکارتا ہی تو کہو یہ کہ اللہ تعالے تیری طرف تیری چیز کو **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام کہتے ہین خرید و فروخت کو مسجد مین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا

اور حضرت دی ہے جریدو فرحت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الاحکام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہین حکومت اور قضا وغیرہ کے یا ہین جو ثابت ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے باب

ما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القاضی باب ان حدیثون کے یا ہین جو قاضی کے یا ہین آئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی **عن** عبد اللہ بن معقل ہے

ان عثمان قال لابن عمر اذہب فاقض بین الناس قال وتعافینی یا امیر المؤمنین قال فما تکرہ من ذلک وقد کان ابوک یقضی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان قاضیا فقضی بالعدل فبالحری ان ینقلب منہ کفافا فما ارجو بعد ذلک وفی الحدیث قصۃ ترجمہ روایت ہے

عبد اللہ بن موہب سے کہ عثمان نے کہا عبد اللہ بن عمر سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیون کے بیچ مین یعنے قاضی ہو کہا عبد اللہ نے کیا مجھپر رحم کرتی ہو اور معاف رکھتے ہو مجھی اے امیر المؤمنین یعنی معاف رکھو قاضی نبی سے کہا عثمان نے تم اسکو کیون بُرا جانتی ہو اور تمہارے باپ تو قضا کرتے تھے کہا عبد اللہ نے مینے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی کہ جو قاضی ہوا اور فیصلہ کیے اُسنے عدل کے ساتھ یعنے موافق حکم خدا اور رسول کے تو گمان ہے اِسکا کہ شاید وہ برابر سر اُتر چھوٹی سو کیا امید رکھون مین بھلائی کی اسکی بعد اور اس حدیث مین ایک قصہ بھی ہے ترجمہ ترجمہ روایت ہے

پوری روایت رزین کی فارسی ہے کہ ابن عمر نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے ای امیر المؤمنین مین حکم کرونگا دو شخصون کے بیچ مین بھی یعنے چہ جائی زیادہ مین حضرت عثمان نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی حضرت عمر خطاب تو قضا کرتے تھی ابن عمر نے کہا کہ تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے تھی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز مین تو وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے اور مین کسیکو نہین پاتا کہ اُس سے پوچھون اور سُنا ہی مینی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی جو پناہ مانگی اللہ کے ساتھ تو بیشک اُسنی بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سُنا مینے حضرت سے فرماتے تھی جو پناہ مانگی اللہ کے ساتھ اُسکو پناہ دو اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھی قاضی کرو پس معاف کیا حضرت عثمان نے انکو اور کہا کسیکو اسکا خبر مت دینا یعنے قضا قبول نہ کرنی تا اور لوگ بھی یہ قبول نہ کرین اور یہ کارخانہ معطل ہے **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بھی ایسا ہی آیا ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے اور میرے نزدیک اسکی اسناد متصل نہین اور عبد الملک جنسی معتمر روایت کرتے ہین وہ مشی ابو جمیلہ کے ہین **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل القضاء وکل الی نفسہ ومن جبر علیہ ینزل علیہ ملک فیسددہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے طلب کیے قضا سونپا جاتا ہی وہ اُسکی نفس کیطرف یعنی خدای تعالے کیطرف سے مدد نہین ہوتی اور جو جبرًا قاضی بنایا جاتا ہی اُسپر ایک فرشتہ کہ اچھی باتین سکھاتا ہی اور وہ راست بتاتا ہی اُسکو **عن** خیثمۃ وھو البصری عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتغی القضاء وسأل فیہ شفعاء وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ ترجمہ روایت ہے خیثمہ سے اور وہ بصرے کے رہنی والی ہین وہ روایت کرتی ہین انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ڈھونڈھی عہدہ قضا کا اور اُٹھاتا پھرے اُسمین سفارشین وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اُسکے نفس پر یعنے مدد غیبی نہین ہوتی اور جو جبرًا قاضی کیا جاوے اُتارتا ہی اللہ اُسپر ایک فرشتہ کہ وہ اُسی انصاف کے امور سکھاتا ہی اور راہ حق بتاتا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور زیادہ صحیح ہی اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبد الاعلی سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی القضاء او جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہدہ دار ہوا قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگونکا یعنے راوی کو شک ہے کہ یہ فرمایا وہ پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد مین گرفتار ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور مروی ہے اور سند بھی ہی ہوا اس سند کی ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء فی القاضی یصیب ویخطئ باب قاضی کے صواب و خطا کے یا ہین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاخطأ فلہ اجر واحد ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حکم کرتا ہے حاکم اور کوشش کرتا ہی صاحب حق مین اور ٹھیک پڑتا ہی حکم اُسکے رائے کا تو اُسکو دو ثواب ہین یعنے ایک حقدار کے حق پہونچانے کا دوسرے اجتہاد کا اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہی تو اُسکو ایک ثواب ہی یعنے فقط اجتہاد کا ترجمہ اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد لغت مین کوشش ہے اور اصطلاح شرع مین کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ مین اور جو حال قاضی کا یہان مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدان شریعت کا مسائل اجتہادیہ مین کہ اگر قیاس صائب ہوا تو انکو دو ثواب ہین اور نہین تو ایک ثواب مگر جن مسائل مین اُنسے خطا ہوئی اور اُنکے اتباع اُسپر مطاع ہوئے انکو ضرور ہے کہ اُسمین تقلید انکی نکرین بلکہ آپ یہ بدل سعی جو امر موافق کتاب و سنت ہو اُسکو قبول فرماوین مگر اُسکے ساتھ ہی یہ بھی ضرور ہی کہ اُن مقتدایان دین اور پیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھین اور کسیطرح اُنکی خطا کو مورد طعن نہ ٹھہرائین واللہ اعلم وعلمہ اکمل **ف**

نہیں جانتی ہم اسکو سفیان ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہیں یحیی بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتی ہیں وہ سفیان ثوری سے **باب** باب ماجاء فی القاضی کیف یقضی باب کیفیت قضا میں **عن** معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب اللہ قال فان لم یکن فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم یکن فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتہد رائی قال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ ترجمہ روایت ہے معاذ سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف یعنے قاضی بنا کر سو فرمایا کیونکر فیصلہ کریگا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کرونگا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہو سنت رسول اللہ میں کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی رای سے فرمایا سب تعریف ہی اللہ کو کہ توفیق خیر دی رسولی رسول اللہ کے رسول کو **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے انہوں نے کئی مردوں سے اہل حمص سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مثل **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبیداللہ **باب** ماجاء فی الامام العادل باب امام عادل کے بیان میں **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ وادناھم منہ مجلسا امام عادل وابغض الناس الی اللہ وابعدھم منہ مجلسا امام جائر ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ کے آگے قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالی کا اور اس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے **ف** اسباب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اس سند سے **عن** ابن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ مع القاضی مالم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان ترجمہ روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تائید اور مدد قاضی کے ساتھ ہی ہمیشہ اور وہ ظلم نکرے جب تک ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہو گئی اس سے اور ساتھ ہو گیا اسکی شیطان **ف** حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر عمران بن قطان کی روایت سے **باب** ماجاء فی القاضی لا یقضی بین الخصمین حتی یسمع کلامھما باب کیفیت انفصال متداعیین میں **عن** علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تقاضا الیک رجلان فلا تقضین للاول حتی تسمع کلام الاخر فسوف تدری کیف تقضی قال علی فما زلت قاضیا بعد ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بانش کریں تمہارے پاس دو شخص تو حکم نکریو پہلے کے لئے کہ جب تک سن نہ لو اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کریگا کہ کیا حکم کرنا چاہیئے کہا علی نے پھر اسکے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا لوگوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی امام الرعیۃ باب امام رعیت کے بیان میں **عن** عمرو بن مرۃ انہ قال لمعاویۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امام یغلق بابہ دون ذوی الحاجۃ والخلۃ والمسکنۃ الا اغلق اللہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس ترجمہ روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہ سے کہ میں نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو بادشاہ یا امیر دروازہ بند کرلے حاجتمندوں اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی انکو نہ آنے دی کہ وہ اپنی حاجات عرض کریں بند کریگا اللہ تعالی دروازے آسمان کے اسکی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے یعنی قیامت میں یا دنیا میں سو مقرر کیا اسیوقت ایک آدمی حضرت معاویہ نے یہ حدیث سنکر کہ وہ خبر دیتا ہے لوگوں کے حاجتوں کی یا روکتا ہے حاجات انکی **ف** اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمرو بن مرۃ جہنی کی کنیت ابو مریم ہے **روایت** کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے انہوں نے یزید بن ابی مریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم سے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی حدیث کی مانند معنی میں **باب** ماجاء لا یقضی القاضی وھو غضبان باب اس بیان میں کہ قاضی جب غصہ ہو فیصلہ نکرے **عن** عبدالرحمن بن ابی بکرۃ قال کتب ابی الی عبیداللہ بن ابی بکرۃ وھو قاض ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم الحاکم بین اثنین وھو غضبان ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھی فیصلہ نکرنا تم دو آدمیوں کے بیچ میں جب کہ تم غصے میں ہو اسلئے کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نکرے اور حکم نہ دیوے حاکم دو شخصوں کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعا علیہ میں جب دو غصے میں ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوبکر کا نام نفیع ہی **باب** ماجاء فی ھدایا الامراء باب حاکموں کے تحفوں کے بیان میں **عن** معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک قال لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانہ غلول

راشی و مرتشی کی مذمت ۔ دعوت دینے کا قبول کرنا جبکہ حق کے سوا کوئی چیز پیش نہ ہو اگرچہ ۲۳۴ بحکم حاکم ہو ۔ مدعی پر گواہ مدعا علیہ پر قسم ہے

وَمَنْ يَقُلْ يَأْتِ بِمَا عَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْنَكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ ترجمہ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف یعنی قاضی اور تحصیلدار بناکر سو جب چلا میں تو بھیجا اسکو میرے پیچھے کہ میں پھیر لاؤں حضرت کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپنے تجھے معلوم ہی کہ کیوں بھیجا میں نے تیری بلا نیکو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ وغیرہ سی رجایا دلیل بغیر میرے حکم کے اسلئے کہ وہ چوری ہے اور جو چوری کریگا آویگا چوری کی چیز لیکر قیامت کے دن اسی لئے بلایا تھا میں نے تمکو جاؤ اپنے کام کو ف اسباب یمن معاذ بن عمیر داور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر اسی سند سے ابو اسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد سے روایت کرتی ہے

باب مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ باب رشوت دینی اور لینی والیکی مذمت میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَا

الْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینی والی اور لینی والیکو مقدمات میں ف اسباب عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور ابن حمید داور ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سی اور وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سی کہتے تھی حدیث ابی سلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبد اللہ بن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت اچھی ہے اسباب میں اور بہت صحیح ہی اور روایت کی ہم سے ابو موسی نے انہوں نے ابو عامر عقدی سی انہوں نے خالد حارث سی جو بیٹی ہیں عبد الرحمن کے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا عبد اللہ نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینی والی اور لینی والیکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب مَا جَاءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ باب دعوت اور ہدیہ قبول کرنیکے بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہدیہ دیا جاوے مجھے ایک کھر بکری کا تو بیشک قبول کرونگا میں اور اگر دعوت دیجاوے مجھے اسپر تو حاضر ہونگا میں ف اسباب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبد الرحمن بن علقمہ سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی

باب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ باب عدم جواز میں اخذ مال غیر کے اگر یہ بحکم حاکم ہو **عن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میرے پاس اپنی مقدمہ لاتی ہو یعنی انفصال کے لئے اور میں ایک آدمی ہوں یعنی علم غیب نہیں رکھتا اور شاید کہ بعضا تم میں سی تیز زبان ہو اپنی دعوے بیان کرنیمیں زور سے سو اگر میں دلوا دوں تم میں سے اسکی بھائیکا کچھ حق تو گویا میں دیتا ہوں اسکو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو نہ لیوے اسمیں سے کچھ ف اسباب ابی ہریرہ اور عائشہ سی بھی روایت ہے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے

ثم ترجمہ قولہ سو اگر میں دلوا دوں الخ یعنے بسبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسیکے مجھی معلوم ہو کہ حق اسیکا ہی اور حقیقت میں اسکا حق ہو تو اسکو چاہیئے کہ نہ لیوے اور اس حدیث میں تصریح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تھی اور قضائی قاضی ظاہر اور باطنا نافذ نہیں ہوتی

باب مَا جَاءَ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ باب اس بیان میں کہ مدعی پر گواہ ضرور ہیں مدعی علیہ پر قسم **عن** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدَيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ ترجمہ روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ایکمرد حضرموت سی اور ایکمرد کندہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہ اسنے جو لیں میری زمین سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اسکا کچھ حق اسمیں نہیں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ ہیں اسنے کہا نہیں فرمایا آپنے پھر تجھکو اسسے قسم لینا تو پہونچتا ہی یعنے مدعی علیہ سے اسنے کہا یا رسول اللہ وہ مرد فاجر ہے پرواہ نہیں رکھتا کسی چیز کی قسم کھانیمیں اور پرہیزگار نہیں فرمایا تجھکو کچھ نہیں پہونچتا اسسے سوا قسم کے کہا راوی نے پھر چلا وہ شخص کہ قسم کھاوے اسکی لئی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ موڑی اسنے اگر قسم کھائی اسنے اسکے مال پر کہ کھاویگا اسکو ظلم سے تو ملیگا وہ اللہ تعالی سے یعنے قیامت کے دن اور وہ اسسے منہ پھیرنے والا ہوگا ف اسباب عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے صحیح ہی **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ گواہ لانا مدعی کو ضروری ہی اور قسم

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب دان سمجھنا غلط ہے

ف قاضی کا ظاہر و باطنا نافذ نہیں ہوتی

کہا مدعی علیہ کو ف اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبید اللہ عرزمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے ضعیف کہا انکو ابن مبارک وغیرہ نے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزد یک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے کہ گواہ مدعی کو لانا ضروری اور نہیں تو قسم ہی مدعا علیہ پر باب ماجاء فی الیمین مع الشاہد باب مدعی کے قسم میں جب اسکے پاس ایک گواہ ہو عن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالیمین مع الشاہد الواحد قال ربیعۃ واخبرنی ابن لسعد بن عبادۃ قال وجدنا فی کتاب سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہا فیصلہ کردیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ثابت کردیا دعوی مدعی کو اسکی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھکو ایک شیخ نے سعد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا ایک گواہ اور قسم پر ف اسی میں ہے اور جابر اور ابن عباس اور شرق سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا ایک گواہ اور قسم پر حسن ہے غریب ہے عن جابر قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد الواحد قال وقضی بہا علی ترجمہ روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اسکی ساتھ علی نے بیچ مہار کے درمیان ف یہ حدیث صحیح تر ہی اور اسی سے روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحیی بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسپر عمل ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم کا کہ اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے ساتھ اس سے قسم لیجاوے یہ جایز ہے حقوق اور اموال میں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں جایز نہیں ایک گواہ پر اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کردینا مگر حقوق اور اموال میں اور بعض اہل کوفہ وغیرہم سے کہا یہ جایز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلی قسم لیکر اسکا دعوی ثابت کیا جاوے ترجمہ طیبی نے کہا ہی کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعوی کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جایز نہیں اور صورت اسکی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعوی کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہی تو حاکم اس سے کہے کہ تو نصاب شہادت پوری نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اسکے بدلے تو قسم کہاوے کہ میرا سو روپیہ مدعی علیہ کو دینا نہیں تو تیرا دعوی ثابت ہوجاوے پس اگر مدعی قسم کہالی تو روپیہ عمرو سے دلایا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم لینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوی کے لئے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے سو اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جایز نہیں اور احتمال ہے کہ شاید اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کردیا ایک گواہ اور قسم پر لینے مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کرسکا تو ایک گواہ کا عدم وجود آپنے برابر جانکر مدعی علیہ سے قسم لیکر فیصلہ کردیا مگر ظاہر حدیث کی اوپر ہمارا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہی اور ائمہ ثلثہ بھی اسیطرف ہیں واللہ اعلم باب ماجاء فی العبد یکون بین رجلین فیعتق احدہما نصیبہ باب غلام مشترک کے عتق کے بیان میں عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا او قال شقیصا او قال شرکا لہ فی عبد فکان لہ من المال ما یبلغ ثمنہ بقیمۃ العدل فہو عتیق والا فقد عتق منہ ما عتق قال ایوب وربما قال نافع فی ہذا الحدیث یعنی فقد عتق منہ ما عتق ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے کہ نصیبا فرمایا یا شقیصا یا شرکا اور معنی سب کے ایک ہیں اور اس آزاد کردہ کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کی برابر پہونچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہوگیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے یعنے باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کبھی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا آزاد ہوا یعنے نافع نے کبھی یعنے کا لفظ بڑھا دیا ف اس حدیث کے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کردیا اگر مالک معتق مالدار ہی اور شریکوں کی قیمت اسکی اتنی ہو جسوں کے موافق دیکر اسکی بھی آزاد کرلوے اور اگر معتق تنگدست ہے تو اور شریک اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں لے سکتے بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایکدن اپنے اس شریک کے خدمت کرے جسنے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایکدن میٹھا ہی اگر شرکت بالمناصفہ تھی ف حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہے یہی حدیث سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا لہ فی عبد فکان لہ من المال ما یبلغ ثمنہ فہو عتیق من مالہ ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنی آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اسکے پاس اتنا مال ہے کہ پہونچتا ہے غلام کی قیمت کو وہ غلام آزاد ہی اسکے مال سے یعنے اسکو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کرکے پورا غلام آزاد کردے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول

النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق نصیبا او قال شقصا فی مملوک فخلاصہ فی مالہ ان کان لہ مال والا قوم قیمۃ عدل ثم یستسعی فی نصیب
الذی لم یعتق غیر مرفوع متفق علیہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضروری خلاص اسکا اسکی مال سے اگر وہ مالدار ہے
اور اگر نہیں ہے اُس مال تو قیمت کیجاوے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرائی جاوے اُس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے ف ایسا ہیں عبدالعدبن عمر سے بھی روایت ہے روایت کی
ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن سعید نے وہ روایت کرتی ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی کے اسناد اور اُسمیں یوں ہے کہ حضرت نے شفیعا فرمایا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت
کیا ابان بن یزید نے اُنہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں سعی کرانیکا غلام سے اور اختلاف ہے علما کا سعایت میں سو توجو
کی ہے بعض علمانی سعایت اُس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا ہے بعض علمانی اگر ایک غلام صاحبی کا ہو دو مرد نہیں اور آزاد کر دیا ایک نے
اُنمیں سے اپنا حصہ پس اگر وہ مالدار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اُس غلام سے جتنا آزاد ہوا اُتنا ہی آزاد ہوا اُس سے سعی کرائی نہیں پہونچتا اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے
ابن عمر سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہی قول ہے اہل مدینی کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد **باب** ماجاء فی العمری **ترجمہ** عمری عمر سے ہے
اور اصطلاح شرع میں عمری اُسے کہتے ہیں کہ آدمی کسیکو کوئی گھر دیوے کہ تم اُسمیں ساری عمر رہو **باب** عمری کے بیان میں **عن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری
جائزۃ لاھلھا او میراث لاھلھا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے اور وہ گھر اُسیکا ہی جسکو دیا فرمایا کہ میراث ہے اُسکی ماں کو یعنے عبد اُسکے
مرنیکے پیرو گھر مالک اول نہیں ہے سکتا بلکہ اُسکے وارث لینگے حسکو دیا ہے ف اسی معنی میں زید بن ثابت اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **عن** جابر بن
عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانہا للذی یعطاھا لا ترجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطی عطاء وقعت
فیہ المواریث **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنی کو ہے اور تیرے وارثوں کے لئے سو وہ گھر اُسیکے لئے حسکو دیا گیا
نہیں پھرتا اُسکی طرف جسنے دیا تھا اسلئے کہ اُسنے ایسا دیا کہ گھر اُسمیں حق وارثوں کا ہو گیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی سے روایت کی ہے معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی
روایت کی مثل اور بعضوں نے زہری سے روایت کی اور نہیں ذکر کیا اُسمیں لفظ ولعقبہ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب کسی نے گھر کے کہدیا کہ یہ گھر تیرے لئے ہی تیری زندگی تک اور تیرے
وارثوں کے لئے تو وہ اُسیکے لئے ہو گا کہ حسکو دیا گیا اور نہیں پھر آویگا دینے والیکی طرف اور اگر یہ کہا کہ تیرے وارثوں کے لئے ہے تو وہ پھر آتا ہے دینے والیکی طرف جب وہ شخص مر جاوے حسکو دیا تھا اور یہی قول
ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ عمری جو جاتا ہے اُسکا حسکو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ کہتے ہیں جب کسی نے گھر کسیکو دیا
اور حسکو دیا ہے تو اُسکے وارثوں کو وہ گھر ملیگا حسکو دیا گیا تھا اگرچہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا ہو یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا **ترجمہ** عمری اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان
اپنا کسیکو دیدی اور کہے کہ یہ مکان میں نے تجھکو تیری عمر تک دیا اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جبتک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے اس
معنی کا اتفاق ہے کہ وہ مکان موہوب کے ملک سے نکل جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ اُسکے وارثوں کو پہونچتا ہے نہ موہب کے وارثوں کو اور اُسکے لینے موہوب لہ کے
وارث نہوں تو داخل بیت المال ہوتا ہے دوسرے کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت عمر تک جمہور کہتی ہیں کہ حکم اُسکا حکم اول ہے اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہے اور ایک قول شافعی کا
بھی اسی موافق ہے اور بعض علما کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ موہب کیطرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہ کہے یہ تیرے لئے ہی تیری عمر تک اور اگر
تو مرے تو تیرے ملک ہے اور تیرے وارثوں کی صحیح یہ ہے کہ یہی حکم اول کا رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنے رجوع کی فاسد ہے اور یہ سلسلہ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیحتر قول شافعی کا
بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اسطرح کا عمری فاسد ہے لیکن بشرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمری سب صورتوں میں مالک کر نا منافع کا ہے یعنے اصل شی موہب کے ملک سے نکلتی ہی نہیں ترجمہ
شکوۃ **باب** ماجاء فی الرقبی باب رقبی کے بیان میں **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لاھلھا والرقبی جائزۃ لاھلھا **ترجمہ** روایت
ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمری اُسکا ہو جاتا ہے حسکو دیا ہے اور رقبی اُسیکا ہو جاتا ہے حسکو دیا ہے اور تفسیر رقبی کی آگے آتی ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے
بعضوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر ہی موقوفا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبی جائز ہے مثل عمری کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور فرق کیا ہے بعض علما کے کوفہ وغیرہ
نے عمری اور رقبی میں سو جائز کہا ہے عمری کو اور ناجائز کہا رقبی کو اور تفسیر رقبی کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جبتک تو جیوے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو میری طرف
پھر آویگی اور احمد اور اسحاق نے کہا رقبی مثل عمری کے ہے اور وہ اُسکا ہو جاتا ہے حسکو دیا اور دینے والیکی طرف نہیں لوٹتا **باب** ذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ باب صلح کے بیان میں عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا ترجمہ بسند مذکور روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہی مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جایز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کردے یعنے اُسکے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کردی یعنی اُسکے اجتناب کی واجب کرنیوالی ہو اور مسلمانوں کو اپنی شرطوں پر رہنا چاہیئے مگر وہ شرط کہ حرام کردی کسی حلال کو یا حلال کردے کسی حرام کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا باب دیوار ہمسایہ پر کڑی رکھنے کے بیان میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب طلب کرے تم سے ہمسایہ اُسکا کہ ایک لکڑی گاڑے اُسکی دیوار میں یعنے میخ وغیرہ یا جہت کی لکڑی شہتیر تو منع نکرے اُسکو پھر جب بیان کی ابوہریرہ نے یہ حدیث جھکائی لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت سے کہا ابوہریرہ نے کیا ہی مجھکو دیکھتا ہوں میں تمکو اعراض کرنیوالی اس سے قسم ہی اللہ کی تحقیق میں مارونگا اسکو حدیث کو تمہارے شانوں میں یعنے تمسے اُسپر عمل کرو اچھوڑونگا ف اسی معنی ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علما سے کہ اُنہیں میں ہیں مالک بن انس کہتی ہیں کہ گھر والی کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑی اُسکا ہمسایہ کوئی لکڑی اُسکی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے باب وَجَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ باب قسم کہلانیوالیکی نیت پر قسم واقع ہونیکی بیان میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُسی پر واقع ہوتی ہے جسکی تصدیق کرے تیرا صاحب یعنی قسم دینی والا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتی ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کہانیوالی کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اُسکی نیت معتبر ہے مترجم قولہ قسم اُسی پر ہوتی ہے الخ یعنے معتبر قسم میں نیت اُسکی ہے کہ تجھکو قسم دی اور قسم کہانیوالیکی نیت معتبر نہیں ہے اور توریہ اور تاویل کا اُسکے مطلق اعتبار نہیں اور یہ اُس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اُسکا بسبب توریہ اور تاویل کے یا قسم لینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسی خلیل الرحمن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لئے کہ یہ میری بہن ہیں اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپسمیں بہن بھائی ہیں باب جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ باب راہ میں کہ جب اُسمیں اختلاف ہو تو کتنی مقرر کریں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کرو راہ میں سات گز کی یعنے سات ہاتھ کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَازَعْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف کرو تم راہ میں تو مقرر کردو اُسکو سات ہاتھ ف یہ حدیث زیادہ صحیح ہی وکیع کی روایت سے اور اسی معنی ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث بشیر بن کعب کے ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے باب مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا باب تخییر ولد میں جبکہ والدین جدا ہوں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو اپنے باپکی یا اپنی ماں کی پاس ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابویمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جاویگا لڑکے کو کہ چاہے ماں کی پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اُس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ جبتک لڑکا جھوٹا ہی تو ماں اُسکی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جاوے تو اُسکو اختیار دیا جاویگا کہ جسکی پاس چاہے رہی ماں کے پاس خواہ باپکے پاس اور ہلال بن علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے اُنہی یحیی بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے باب وَجَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ باب اس بیان میں کہ باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لی سکتا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہی جو کھاتی ہو تم

اپنے ہبوت کے مرد ہی سے اور اولاد عاتق بھی تمہاری ہی ہے یعنی کمال بھی تمہارا ہی ہے ف اسباب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعضوں نے یہ حدیث عمر بن عبید سے انہوں نے ابی سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اور اکثروں نے کہا روایت ہے ابی پر ہی سے انہوں نے روایت کی حضرت عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے کیونکہ جتایا ہے اور بعضوں نے کہا نہیں مگر جب حاجت ہو **باب** ماجاء فی من یکسر لہ الشیء او یفسدہ لاحد من اہل الکاسر باب کسی چیز کے توڑنے اور اسکے بلا دینے کے بیان میں **عن** انس قال اھدت بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فی قصعۃ فضربت عائشۃ القصعۃ بیدھا فالقت ما فیھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعام بطعام وانا ناء ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا ایک پیالے میں تو مارا حضرت عائشہ نے اپنا ہاتھ پیالے پر سو گر گیا جو اسمیں تھا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانے کے بدلے کھانا دینا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار قصعۃ فضاعت فضمنھا لھم ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستعار منگوایا ایک پیالا پس وہ ٹوٹ گیا سو آپ ضامن ہوئے اسکے یعنی واپس اس پیالے کا ف یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث میں وہی حدیث ذکر کی جو سفیان ثوری نے روایت کی تھی یعنے جو اوپر گذری اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے **باب** ماجاء فی حد بلوغ الرجل والمرأۃ باب اس بیان میں کہ مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں **عن** ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد وانا ابن اربع عشرۃ فلم یجزنی وعرضت علیہ من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرۃ فاجازنی قال نافع فحدثت بھذا الحدیث عمر بن عبد العزیز فقال ھذا حد ما بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ الخمس عشرۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا انہوں نے میں پیش کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نکیا مجھے آپ نے یعنے بسبب نابالغ ہونیکے پھر پیش کیا گیا میں آپ پر سال آیندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھکو کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عاملوں کو کہ مقرر کرو اسکو جو پندرہ برس کا ہو روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسکا کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس روایت کو عمر بن عبد العزیز سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور ثبوت ہے کہ درمیانی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور اہل کوفہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جاوے تو اسکا حکم جوانمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس کے آگے تو اسکا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہو پندرہ برس کا ہو جاوے اور اگر سن انکا معلوم نہ ہو تو جب اسکے زیر ناف کے بال تحمل آویں تو وہ بالغ ہے **باب** ماجاء فیمن تزوج امرأۃ ابیہ باب اسکے بیان میں جو اپنی باپ کی بیوی سے نکاح کرے **عن** البراء قال مر بی خالی ابو بردۃ بن نیار ومعہ لواء فقلت این تریذ فقال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل تزوج امرأۃ ابیہ ان اتیتہ براسہ ترجمہ روایت ہے براء سے کہا انہوں نے گذرے مجھپر سے ماموں اور انکے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم سو انہوں نے کہا بھیجا ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی طرف کہ اسنے نکاح کیا ہے اپنی باپ کے بیوی منکوحہ سے اسلئے کہ میں اسکا سر لاؤں حضرت کے پاس ف اسباب میں قرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے بھی انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے اور مروی ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء فی الرجلین یکون احدھما اسفل من الآخر فی الماء باب ان دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت انمیں پانی سے دور ہو اور ایک کا نزدیک **عن** عروۃ انہ حدثہ ان عبداللہ بن الزبیر حدثہ ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج الحرۃ التی یسقون بھا النخل فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ فاختصموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فغضب الانصاری فقال ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر واللہ انی لاحسب ھذہ الآیۃ انزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما الآیۃ ترجمہ روایت ہے عروہ سے کہ انہوں نے حدیث بیان کی زبیر سے کہ عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا انسے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شراج حرہ کے پانی کی لیوینگے جس سے کھجور کی جڑ

کو سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جاوے سو نما زبیر نے سو فریاد لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے پانی دے اپنے زبیر اپنے کہیت مین پھر چھوڑ دے پانی کو پڑوسی اپنے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپنے اسلئے دیا کہ وہ آپکے پھوپھی کے بیٹے ہین یعنی آپنے انکی رعایت کی سو متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر فرمایا اسنے زبیر پانی دے تو اپنے کہیت مین پھر روک کہہ پانی کو یہانتک کہ منڈیر تک بھر جاوے سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی مین یقین کرتا ہون کہ یہ آیت اسی مقدمہ مین اتری ہے فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيمًا تک اور سنی اسکے یہ ہین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہوگا جبتک تجھکو منصف نجانین جو جھگڑا اُٹھے آپسمین پھر نپاوین اپنے جی مین خفگی ترے حکمکی سے اور قبول کرین مانکر متیرحکم کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام کبار تابعین سے ہین اور ثقات فقیہ جو مدینے مین تھے انمین یہ بھی تھے اور مان انکی اسما بنت ابی بکر تھین اور باپ انکے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے جنکا نام صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کے تھی کہ انکے چچا نے انکو دھوین کا عذاب دیا تو کلا اسلام چھوڑ دین مگر وہ کب چھوڑتے ہین بلکہ حضرت کے ساتھ حاضر رہے ہین سب لڑائیون اور عشرہ مبشرہ مین ہین سودہ اور ایک انصاری ایک نالی مین سے پانی دیا کرتے تھے اپنے کہیتون کو اور زبیر کا کہیت پانی کے قریب تھا یہ دونون حضرت کے پاس حاضر ہوے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو اپنے کہیت مین پانی دے پھر ہمسایہ کے کہیت پر چھوڑ دے کہ اُسکی زمین زبیر کی زمین سے نیچے تھی اُس انصاری نے کہا کہ آپکی پھوپھی کے بیٹے ہین اسلئے آپنے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اپنی طرح پانی اپنے کہیت مین بھر لے جہانتک تیرا حق ہے اور بعضون نے اُسکو اندازہ کیا ہی ٹخنون تک اور آپنے ایک امر متوسط ایسا فرمایا کہ دونون کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپنے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لیلے اور حضرت کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذاللہ کچھ دور نہین کہ آپ اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھی دوسرے کو منع ہی کرتے جب غصہ ہو تو کچھ حکم مذبوے کہ اُسوقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مومن ہوگا مگر از راہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیون مین عام ہے کہ جو اختلاف ہو اُسمین حضرت کے حکم مبارک کو پنچ بناوین اور اُسپر مدل راضی ہون نہین تو ایمان سے ہاتھ اُٹھاوین دعوی مسلمانی سی باز آوین یہ مضمون شرح مشکوۃ مین ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سی انہون نے عروہ بن زبیر سے انہون نے زبیر سے اور نہین ذکر کیا اُسمین کہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن وہب نے انہون نے لیث سے اور یونس نے روایت کی زہری سے انہون نے عروہ سے انہون نے عبداللہ بن زبیر سے پہلی حدیث کی مانند **باب** مَا جَاءَ فِي مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ باب اُسکے بیانمین جو اپنی لونڈی غلام اپنے موت کے قریب آزاد کرے اور اُسکا کچھ اور مال نہو سوا اُنکے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھ غلامونکو اپنے موت کے نزدیک اور اُسکا کچھ اور مال نہتھا سوا اُن غلامون کے پھر یہ خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپنے اُسکو سخت و سست کہا پھر بلایا اُن غلامونکو اور اُنکے تین حصے کیے یعنے دو غلام الگ الگ کرکے پھر قرعہ ڈالا انمین اور آزاد کیا انمین سے دو کو یعنے جنکے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو ف اسبابمین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندون سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہ تجویز کرتے ہین قرعہ ڈالنا ایسے کا مومنین لیکن بعض علما نزدیک اہل کوفہ وغیرہم کے قرعہ ڈالنا کچھ ضرور نہین بلکہ کہتے ہین کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کریوے ہر غلام اپنی قیمت کی دو تہائی مین اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور اُنکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہین متیرحم کہتا ہے یعنے جب آدمی بیمار ہو تو وصیت اُسکی تہائی مال سے زیادہ مین جاری نہین ہو سکتی پھر اگر اُسنے غلامونکو آزاد کر دیا اور کوئی مال اُسکے سوا اور نہتھا تو وہ غلام اسحدیث کی رو سی تین حصے کیے جاوین اور قرعہ ڈالا جاوے جس حصے مین قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ کا اور حضرت نے اُسکو سخت و سست اسلیے فرمایا کہ اُسنے تلف کیا قصداً حق وارثونکا اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا لو شهدته قبل أن يدفن لم يدفن في مقابر المسلمين یعنے اگر مین موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہوتا مسلمانون کے قبرستا نمین یعنے بسبب حق تلفی ورثہ کے معلوم ہوا کہ مردونکو کچھ بقدر ضرورت امر مشروع پر برا کہنا درست ہے تا اور لوگ اُس راہ کو اختیار نکرین **باب** مَا جَاءَ فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ باب اُسکے بیانمین جو مالک ہو اپنے ماتیدار کا **عَنْ** سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ روایت ہے سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہو اپنے ذی رحم یعنے ماتی دار محرم کا یعنے خریدنیکے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہی ف اس حدیث کو مرفوع نہین جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی بعضون نے یہی حدیث قتادہ سے اُنہون نے حسن سے اُنہون نے سمرہ سے اسی حدیث کا کچھ مضمون **روایت** کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگون نے سوائے انکے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد ابن بکر برسانی نے انہون نے حماد ابن سلمہ سے انہون نے قتادہ اور عاصم احول سے انہون نے حسن سے انہون نے سمرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا آپنے جو مالک ہو ماتی دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے ف اور

بغیر اجازت کسیکے زمین مین کچھ بو دینا۔ سب بزرگون کو برابر برابر بہرہ کرنا چاہئے۔ حق شفعہ

کسیکو نہین جانتے ہم کو ذکر کیا ہو اس حدیث مین عاصم احول کی روایت کرنیکا حماد ابن سلمہ سے سوائے محمد ابن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے عبد اللہ بن عمر سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہوا ناتی دار محرم کا وہ حر ہے روایت کیا اسکو صمرہ بن ربیع نے انہون نے سفیان ثوری سے انہون نے عبد اللہ بن دینار سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین مناسبت کرنا کوئی صمرہ بن ربیع کی اس روایت مین یعنی کوئی دوسرا راوی صمرہ کے روایت کے موافق بیان نہین کرتا اور اس حدیث مین اہل حدیث کے نزدیک خطا ہی ہے ترجمہ کہتا ہی صورت اسکی یہ ہے کہ مثلاً باپ بیٹے کو مول لیا کسی اسکے مالک سے یا بیٹے نے باپکو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو بمجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہی ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت رکھتا ہو اسلئے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجی کو اور جو انکے سوا ہون اور محرم وہی ہے کہ اس سے نکاح درست نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اسکے ایسے ناتی دار کہ جنسے نکاح درست ہے وہ اس قید سے نکلگئے اور نووی نے کہا کہ اختلاف ہے علما کا اقربا کے آزاد ہونے مین جبکہ ملک مین آوین تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہین ہوتا کوئی انمین ہی بمجرد ملک مین آنیکے بلکہ آزاد کرنا ضرور ہی اور دلیل پکڑی ہی انہون نے ابی ہریرہ کی روایت کو کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اسطرح سے کہ پاوے اسکو غلام پس خرید کرے اسکو اور آزاد کرے اسکو لیکن وہ آزاد نہین ہوتا جبتلک بیٹا آزاد نکرے اور جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کے درجی کے ہون اور فروع مین اگرچہ نیچے کے درجی کے ہون بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہی انکے سوا مین سو شافعی اور انکے علما نے کہا کہ آزاد نہین ہوتا سوائے انکے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہین بہائی ہی اور انکیطرح روایت مالک سے ہی کہ آزاد ہوتے ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اُنسی امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے اور ابو حنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتی ہین سب ذوی الارحام محرم کذا فی شرح مشکوٰۃ میں تقدیم و تاخیر لفظ

باب ما جاء من زرع في ارض قوم بغير اذنهم باب اسکے بیان مین جو غیر کے زمین مین بی اجازت کچھ بو دے **عن** رافع بن خديج ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من زرع في ارض قوم بغير اذنهم فليس له من الزرع شيء وله نفقته ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بوے کسی قوم کی زمین مین بغیر اجازت کے تو اسکا کچھ حصہ نہین اُس کھیتی مین ملکہ وہ سب زمین والیکا ہی اور جو اُسمین سے پیدا ہوا اور بونی والا اپنا خرچ یعنے بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو ابی اسحق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبد اللہ کی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہون نے کہا مین اسکو ابو اسحاق کی روایت سے نہین جانتا مگر شریک کی روایت کرنے سے کہا محمد نے روایت کرتے ہے معقل بن مالک بصری سے انہون نے کہا روایت کی ہم سے عنبسہ بن اسمٰعیل نے انہون نے عطاء سے انہون نے رافع بن خدیج سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند ترجمہ کہتا ہے اُس بونے والیکو کچھ نہ ملیگا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیدا ہو وہ سب زمین والی کا ہوگا اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والیکی ہوگی اور اُسکو خرچہ زمین کا دینا ہی بعض علما حنفیہ نے اور ابن ملک نے شرح منار ابن ملک نے کہا کہ اُسپر اُجرت زمین کی ہے اور کرایہ اُسکا جسدن سے کہ اُسکے قبضہ مین آئی اُسدن تک کہ وہ زمین خالی ہو اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والیکا ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ فقیر کہتا ہی ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اُسمین تصرف کرنیوالیکی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک مین اُسکے مالک کے اجازت بغیر تصرف کرنیکی **باب** ما جاء في النحل والتسوية بين الولد باب ہبہ کے اور سب اولاد کو برابر دینے کے بیان مین **عن** النعمان بن بشير ان اباه نحل ابنا له غلاما فاتى النبي صلى الله عليه وسلم يشهده فقال اكل ولدك قد نحلت مثل ما نحلت هذا قال لا قال فاردده ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ اُنکے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ گواہ کرین آپکو پس سو آپنے فرمایا کیا سب بیٹونکو تونے ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اسکو دیا ہے انہون نے کہا نہین فرمایا آپنے پھیر لو اُسکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے نعمان بن بشیر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ دوست رکھتی ہین برابر رکھنا اولاد کو یہانتک کہ بعضون نے کہا ایسا برابر رکھنا چاہئے کہ لڑکون مین بھی برابری رکھی اور بعضون نے کہا ہبہ و عطیہ مین اولاد ذکور و اناث برابر ہین اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور بعضون نے کہا برابری اولاد مین یہی ہے کہ دو ہادی لڑکونکو مثل قسمت میراث کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء في الشفعة باب شفعہ کے بیان مین **عن** سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جار الدار احق بالدار ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہی گھر کا کہا ابو عیسےٰ نے اسمین شریدؓ اور ابی رافع اور انس سے روایت ہے ف حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی عیسےٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہون نے قتادہ سے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت کے اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ سے انہون نے روایت کی قتادہ سے انہون نے حسن سے انہون نے سمرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح علما کے نزدیک حدیث حسن کے ہی سمرہ سے اور نہین جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسےٰ بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمٰن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہون نے ابی رافع سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے دونون حدیثون سے میسر نزدیک

صحیح ہیں مترجم کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفع سی کہ لغت میں بمعنی ملانی اور جفت کرنے کے ہی کہ مدد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے اسکی کہ حضرت کی شفاعت سی مذنبین فائزین کے ساتھ ملینگے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفعہ گویا اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہی لہذا اسکا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہوجانے سے زمین کے مشتری پر زبردستی کرکے بعوض اُس مال کے جو مشتری نے خریدنی میں پڑا ہے اور مشتری کے قیدسی ملک بلاعوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلاعوض یا میراث یہ صدقہ ہی کہ اسمیں شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لئے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لئے نہیں اور امام اعظم رح کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے ہمسایہ کے لئے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں کذا فی غایۃ الاوطار و شرح مشکوٰۃ **ملتقطاً** **باب ما جاء فی الشفعۃ للغائب** باب غائب کے شفعہ کے بیان میں **عن** جابر قال قال رسول اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بہ وان کان غائبا اذا کان طریقھما واحدا ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنی قریب کے گھر کا کہ جسمیں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جاوے اسکا یعنے پہنچے وقت بسبب شفعہ کی اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ہو دونوں کا ایک راستہ **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے ہم نہیں جانتے کسیکو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوا عبدالملک ابن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبدالملک وہ ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کی نزدیک نہیں جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو انہیں سوا شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے اور روایت کی وکیع نے شعبہ سی انہوں نے عبدالملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبدالملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کی یعنے علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگرچہ غایب ہو پھر جب وہ آوے تو شفعہ کا دعوے کرے اگرچہ جسمیں وہ دعوی کرتا ہی اسکی بیع کو مدت دراز گذری ہو **باب** **اذا حدت الحدود ووقعت المقاسم فلا شفعۃ** باب ہیں یہ کہ جب پڑ جاویں حدیں اور الگ ہوجاویں حصے تو پھر شفعہ نہیں **عن** جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑ جاویں حدیں اور پھر جاویں راستے تو پھر شفعہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہے اسکو بعضوں نے مرسلاً ابی سلمہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں سے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبدالعزیز وغیرہ کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا انہیں میں سے یحیی بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور مالک بن انس اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لئے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جبتک کہ وہ شریک نہو اور بعض علماء صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو ہی ہے اور دلیل لائی ہیں وہ اسی حدیث مرفوع کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جار الدار احق بالدار یعنے ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے گھر کا اور فرمایا الجار احق بسقبہ یعنے ہمسایہ مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریک شفیع والشفعۃ فی کل شیء ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہی اور شفعہ ہر چیز میں ہے **ف** اس حدیث کی مثل اہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوا ابی حمزہ سکری کے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سی انہوں نے ابی مُلیکہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہی **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی ہم معنی اور مانند اور نہیں ہے اسمیں ذکر ابن عباس کا اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے مثل اسکے اور اسمیں بھی ابن عباس کا ذکر نہیں اور یہ ابی حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابوحمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی ہو **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز سی جو بیٹے رفیع کی ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ابوبکر بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اکثر علماء کہا ہی شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے **باب** **ما جاء فی اللقطۃ وضالۃ الابل والغنم** باب لقطہ اور کھوئے ہوئے اونٹ بکری کے بیان میں **ترجمہ** کہتا ہی لقطہ بضم لام و سکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے لغت میں پڑے ہوئی مال کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ مال ہے کہ پاوے اسکو کوئی شخص اور معلوم نہو مالک اسکا اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اسکی تعریف کرنیکا یعنے پہچنوانیکا والا ترک اسکا اولی ہے اور واجب ہے اٹھانا اسکا اگر خوف ہو اسکے ضایع ہونیکا سو اگر چھوڑیگا اسکو اور وہ ضایع ہوگا تو گنہگار ہوگا **عن** سوید بن غفلۃ قال خرجت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ فوجدت سوطا قال ابن نمیر فی حدیثہ فالتقطتہ فقالا دعہ فقلت لو علمت انہ لا یعرفہ احد لاکلتہ قالا لا دعہ فلعل الذی سقط منہ یلتمسہ فلا تستمتع بہ فقدمت علی ابی بن کعب فسألتہ عن ذلک وحدثتہ الحدیث فقال احسنت وجدت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صرة فيها مائة دينار فقال لي عرفها حولا فعرفتها حولا فما أجد من يعرفها ثم أتيته بها فقال عرفها حولا آخر فعرفتها حولا فما أجد من يعرفها ثم أتيته بها فقال
عرفها حولا آخر فقال أحص عددها ووعاءها وكاءها فإن جاء صاحبها وإلا فاستمتع بها رحمہ روایت سوید بن غفلہ سے کہا
نکلا میں یعنی سفر جو میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فالتقطت سوطا یعنے پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لیا یعنی اسکو اور
دونوں رفیقوں نے میرے کہا چھوڑ دو اسکو میں نے کہا میں کبھی چھوڑ دونگا کہ درندہ کھا لیں میں اسکو لے لونگا اور اپنا کام نکالونگا اس سے پھر آیا میں ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اسکا
اور بیان کیا میں نے اسکا سارا واقعہ سو انہوں نے فرمایا خوب کیا تو نے میں نے پائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک تھیلی کہ اسمیں سو دینار سرخ تھے کہا ابی نے سو لایا میں اسکو
حضرت کے پاس سو فرمایا جا تعریف کر اسکی ایک سال پھر آیا میں اسکو ایک سال سو نہ پایا میں نے کسیکو کہ پہچانتا ہو اسکو پھر لایا میں اسکو حضرت کے پاس پھر فرمایا آپنے پہچان اسکو ایک سال
پھر آیا میں نے اسکو ایک سال اور پھر لایا میں اسکو آپکے پاس پھر فرمایا آپنے تیسری بار پہچان اسکو ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھ اسکی گنتی اور اسکی تھیلی کی صورت اور اسکی بندھن کی تو اگر
پھر جب آئے اسکا طالب یعنے مالک آدمی اور خبر دے تجھکو اسکی گنتی کی اور اسکی تھیلی کی صورت کی اور اسکے بندھن کے رنگ روپ کی تو دیدے اسکو ورنہ تو تو اپنے خرچ میں لا ف یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے عن زید بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم
استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه فقال يا رسول الله فضالة الغنم فقال خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب فقال يا رسول الله فضالة الإبل قال
فغضب النبي صلى الله عليه وسلم حتى احمرت وجنتاه أو احمر وجهه فقال مالك ولها معها حذاؤها وسقاؤها حتى يلقى ربها رحمہ روایت ہے زید خالد جہنی
سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم لقطہ کا سو فرمایا آپنے پہچانو اسکو ایک سال تک پھر پہچان رکھ اسکا اور ظرف اور تھیلی اسکی پھر خرچ کر ڈال اسکو پھر اگر آوے اسکا مالک
تو ادا کر دی اسکو سو خبر دی کیا اسنے یا رسول اللہ گم ہوئی بکری کیا حکم ہے فرمایا آپنے لیلے اسکو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی یعنے اسکو اٹھانا ضرور ہی نہیں تو بھیڑیا کہا جائیگا پھر پوچھا
اسنے یا رسول اللہ کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کی کہا راوی نے سو غضبناک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سرخ ہو گئی دونوں رخساری آپکی یا سرخ ہو گیا چہرہ مبارک آپکا یعنے
راوی کو شک ہے کہ انمیں سے کیا کہا پھر فرمایا حضرت نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اسکے ساتھ ہی ہو مشک اسکے اور مشک اسکی جسٹک کہ ملاقات کرے اپنی مالک سے ف اسباب میں ابی بن کعب
اور عبد اللہ بن عمر اور جابر بن عتیک اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے + حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اسنے کئی سندوں سے اور حدیث زید کی جو مولی حمینہ
کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اسنے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا انکے اور وہ یہ کہا کہ حضرت دی ہے انہوں نے
لقطہ کے خرچ کر دینے کی جب پہچانے اسکو ایک سال اور نہ پاوے کسیکو کہ اسکو پہچانے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ پہچانے اسکو ایک سال پھر اگر اس
مدت میں اسکا مالک آ گیا تو اسکو دیدے نہیں تو صدقہ کر دی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہ وہ کہتے ہیں کہ جو طرح چیز اٹھاوی اسکو نفع
لینا اس سے جایز نہیں جب کہ غنی ہو اور امام شافعی نے کہا اس سے نفع لیوے اگرچہ غنی ہو اسلئے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ اسمیں سو دینار
سرخ تھے سو حکم فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہچانے دیں پھر نفع اٹھاویں اس سے چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور ابی بن کعب امیر مدینہ تھے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ پہچانے اسکو پھر جانا یا کسیکو انہوں نے کہ اسکو پہچانے سو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا دیں اس روپیہ کو سوا اگر لقطہ حلال ہو تو اگر اسی کو کہ حسکو صدقہ حلال ہے نہ درست
ہوتا حضرت علی کو اسلئے کہ علی بن ابیطالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو پہچانا یا اسکو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے میرا ہے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے انکو کہ کھا لیں اسکو اور حضرت علی کو نہ کوفہ و صدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم میں اور بعض علما نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنی چیز ہو تو اس سے نفع لینا جایز ہے اور جب پہچانے اسکی ضرورت نہیں
اور بعضوں نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک پہچانے اور یہی قول ہے اسحٰق ابن ابراہیم کا عن زيد بن خالد الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن
اللقطة فقال عرفها سنة فإن اعترف فأدها وإلا فاعرف عفاصها ووكاءها وعددها ثم كلها فإن جاء صاحبها فأدها رحمہ روایت ہے زید بن خالد جہنی سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہچانو اسکو ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ دیدو اسکو اور نہیں تو پہچان رکھو اسکے ظرف اور سر بند اور اسکی گنتی کو پھر کھا لو اگر
پھر آوے اسکا مالک تو ادا کر دے اسکو یعنے وہ تمہیں قرض ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے
بعض علما کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب پہچانو اور نہ ملی کوئی آدمی کہ اسکو پہچانے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق

باب ماجاء فی الوقف یہ وقف کے بیان میں **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فقال یا رسول اللہ اصبت مالا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہا لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث تصدق بہا فی الفقراء والقربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ قال فذکرتہ لمحمد بن سیرین فقال غیر متاثل مالا قال ابن عوف فحدثنی بہ رجل اخر انہ قرأہا فی قطعۃ ادیم احمر غیر متاثل مالا مترجم روایت ہے ابن عمر سے کہ ملی حضرت عمر کو کچھ زمین خیبر میں سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ مجھ کو ملا ہی ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھکو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ پسند یدہ نزدیک سو کیا حکم کرتے ہیں مجھکو اس مال کے لئے فرمایا آپنے اگر چاہو تم روک رکھو اسکی اصل کو اور صدقہ کردو اسکو یعنے اسکے منافع کو سو صدقہ کردیا حضرت عمر نے اسکی منافع کو اسطرح کہ نہ بیچا جاوے اسکی اصل اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ وراثت میں دیجاوے اور صدقہ دیا جاوے جو اسمیں سے یعنے فقیر فقراء اور اقربا ؤں کو اور گردن چھوڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں اور مہمانوں یعنے مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں اسکو جو متولی ہو اس مال میں کہ کھاوے اسمیں سے موافق دستور کے یا کھلاوے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنیوالا نہ ہو اسمیں کہا راوی نے یعنے ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہوں نے غیر متاثل مالا کی جگہہ غیر متمول کہا یعنے جمع کرنیوالا ہو مال کا ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھسے یہی حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اسنے پڑہا تہا اس وقف نامہ کو کہ لکہا تہا ایک سرخ چمڑے پر اور اسمیں بھی یہی لفظ تہا غیر متاثل مالا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہا اسمٰعیل نے اور میں نے پڑہا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقفنامہ کو تو اسمیں بھی یہی لفظ تہا غیر متاثل مالا اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اسمیں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جایز ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ وعلم ینتفع بہ وولد صالح یدعو لہ مترجم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرجاتا ہے آدمی تو منقطع ہوجاتے ہیں اسکے سب عمل مگر تین اسکے عمل تو صدقہ جو جاری ہی اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا ہی اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتا رہے اپنے ماں باپ کے لئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مبہم جرم کہتا ہی وقف لغت میں حبس یعنے بند کرنے اور روکنی کو کہتے ہیں اور اسی لئے موقف الحساب اس مقام کو کہتی ہیں جہاں حساب کے لئے لوگ روکی جاوینگے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کتی ہیں کہ قاری دہان روکا جاتا ہے قرار سے اور وقف مصدر ہی بمعنے توقف کے اسلئے کہ اسکی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاح شرع میں وقف کتی ہیں کسی مال متقوم کے روکنی کو وقف کرنیوالے کی ملک پر اور خیرات کرنا اسکی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح انہی سے یہی ہے کہ انکے نزدیک وقف جایز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنے اسکو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کردی یا جاری رکہی جبتک چاہی اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے حابس کے روکنی سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اسکی منفعت کی صرف کرنی سے جسپر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جسپر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوگیا یعنے واقف کو اختیار اسکے باطل کرنیکا نہیں اور اسکے وارث بھی اسکو ورثہ میں نہ پاوینگے اور اسی قول پر فتوی ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمر کے وقف کی باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہی اور رکن اسکا لفظ خاصہ ہیں جیسے کہی یہ زمین میرے صدقہ موقوفہ ہے واسطے مساکین پر یا اور کچھ اسکے مانند کسی اور فضایل اسکے بی شمار ہیں چنانچہ اسی میں ہے وہ حدیث جو بروایت ابو ہریرہ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باغ مدینہ میں وقف فرمائی اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اوقاف ابتک باقی ہیں اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں کذا فی ترجمۃ الحتاف تقدیم و تاخیر و زیادہ و تغیر

باب ماجاء فی العجماء ان جرحہا جبار و باب اس بیان میں کہ جانور اگر کسیکو زخمی کرے یا مارے تو اسکا قصاص نہیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والبیر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس مترجم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور یعنی گائی بیل وغیرہ کی مارنیکا کچھہ بدلا نہیں اور کنوان کھودنے میں مرجاوے یا دب جاوے تو کھودنے والی پر کچھہ بدلا نہیں اور کہان کھودنے والی پر بہی کچھہ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کہان کھودنے میں چوٹ کہا جاوے یا مرجاوے تو کھودنے والی پر الزام نہیں اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچوان حصہ خیرات دینا ضرور ہی ف اسباب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت سے بہی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسناد روایت کی ہمسے انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک ابن انس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا العجماء جرحہا جبار اسکے معنی یہ ہیں کہ جانور اگر کسیکو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہی یعنی اسمیں کچھہ قصاص اور دیت واجب نہیں ہوتا ہی اور بعض علمانے اسکی تفسیر کی ہی کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بہاگا ہوا اپنی صاحب کے پاس سے اور اسکے بہاگنی کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگجاوے اسکے صاحب پر کچھہ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کہان کھودنے والی اور کوئی آدمی اسمیں گر پڑے تو اس کھودنے والی پر تاوان

اور ایسا ہی کہا ہے کہ جب اسکو کوئی شخص مسافروں وغیرہ کی واسطے کہودے اور کوئی اسمیں گر پڑے تو اوپر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز زمین یا کنواں جسمیں بھی رکاز دفینہ ہی ہوتا ہے جو ایام جاہلیت کا ہو پس جو شخص کہ پاوے اسکو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے یعنی بیت المال میں دیوے اور جو باقی رہے وہ پانیوالیکا ہی **باب ما ذکر فی احیاء ارض الموات** باب ہے زمین خراب کی آباد کرنیکے بیان میں **عن** سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احیی ارضا میتۃ فھی لہ ولیس لعرق ظالم حق **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کی ملک نہو تو وہ زمین اسیکی ہی اور ظالم کے درخت بونی ہی کچھ ظالم کا حق ثابت نہیں ہوتا **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احیی ارضا میتۃ فھی لہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آباد کیا زمین خراب کو جو کسیکے ملک میں نہتھی پس وہ زمین اسیکی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو بعضوں نے ہشام سی جو بیٹی عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین خراب کا بغیر حکم سلطان کے جایز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا ہی سلطان کی اجازت کے جایز نہیں کسی میں غیر مملوک ویران کے آباد کرنا اور اول قول اصح ہی اور اسبابمیں جابر اور عمر بن عوف مزنی سی جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے **روایت** کی ہمسے ابوموسی محمد بن مثنی نی کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث کا **ولیس لعرق ظالم حق** سو فرمایا انہوں نی عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اسکی نہیں ہے وہ لیلیوے ابوموسی نی کہا مینے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت بودے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے **مترجم** کہتا ہی موات وہ زمین ہے جسمیں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسیکی ملک ہو اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سی ہو یا زراعت سے یا درخت باغ لگانی سی یا پنچکی وغیرہ بنانی سے امام اعظم کے نزدیک اسکے آباد کرنیکو اذن لینا امام سے شرط ہی اور امام شافعی اور صاحبین کی نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونو کی دلیل یہی حدیث ہے جو گذری امام کہتے ہیں حضرت نی فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اسکی ہے یہی اذن ہے صاحبین کہتے ہیں حضرت نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اسلئے اذن کچھ ضرور نہیں **باب ما جاء فی القطائع** باب قطع دینی کے بیان میں **عن** ابیض بن حمال انہ وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقطعہ الملح فقطع لہ فلما ان ولی قال رجل من المجلس اتدری ما قطعت لہ انما قطعت لہ الماء العد قال فانتزعہ منہ قال وسألہ عما یحمی من الاراک قال مالم تنلہ خفاف الابل فاقربہ قتیبۃ وقال نعم **ترجمہ** روایت ہے ابیض حمال سے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ مقطع دیوین انکو نمک کی کہان سو آپنے دیدیا انکو پھر جب اسنی پیٹھ پھیری یعنے جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نی عرض کیے کیسے چیز آپنے دیدی مقطع میں بیشک آپنے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بیحد نمک نکلتا ہی کہا راوی نی پھر پھیر لیا اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سے زمین گہیری جاوے پیلو کے درختوں کی یعنے بطریق رمکہ کے فرمایا آپنی دوکہ نہ پہونچی اسکو پاؤں اونٹوں کی کہا ہاں دے نی جب سنائی میں نے یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اسکا اور کہا ہاں روایت کیے ہی مجھسے محمد بن یحیی نی **روایت** کی ہمسے محمد بن یحیی نے جو بیٹے ہیں ابی عمر کے انہوں نے محمد بن یحیی بن قیس مارب سے اسی کے مانند اور اسبابمیں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ جایز جانتی ہیں مقطع یعنی جاگیر کا دینا امام کو یعنے امام جسکو مناسب جانے جاگیر دیوے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آوے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہونچی اسکو پاؤں اونٹوں کے یعنی عمارات سی اور چراگاہ سے دور ہو **عن** وائل بن حجر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطعہ ارضا بحضرموت **ترجمہ** روایت ہے وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اسکو ایک زمین حضرموت میں **ف** کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نضر نی انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اسمیں ان لقطون کو وبعث معاویۃ لیقطعھا ایاہ یعنے اور بھیجا آنحضرت نی وائل کے ساتھ معاویہ کو تاکہ دی آوین وہ زمین یعنے ناپ دیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب ما جاء فی فضل الغرس** باب درخت لگانی کی فضیلت میں **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان او طیر او بھیمۃ الا کانت لہ صدقۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگاوی یا کھیت بودے اور کہایا جاوے اسمیں سے کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر ہوتا ہے اس بونی والیکو ثواب صدقہ کا **ف** اسبابمیں ابی ایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن صحیح ہے **باب ما جاء فی المزارعۃ** باب مزارعت کے بیان میں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامل اھل خیبر بشطر ما یخرج منھا من ثمر او زرع **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی انکو اس اقرار پر کہ جو اسمیں سے پیدا ہو پھل ہو یا غلہ اسمیں سے آدہا تم کو یعنی حق اسی میں اور آدہا ہمکو دو **ف** اسبابمیں انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

نوٹ: قولہ فی حدیث جابر من احیی ارضا میتۃ الخ ای ارضا لم یکن فیھا ملک لاحد ولا حق لاحد فیھا ولا ینتفع بھا احد ولا یمر بھا احد ولا یشرب منھا احد من انسان او حیوان فاحیاھا رجل بالزرع او الغرس او البناء او الحفر او نحو ذلک فھی لہ ملکا ولا یحتاج الی اذن الامام عند ابی حنیفۃ رح وعندھما یحتاج الی اذنہ ۱۲

اوسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں چاہے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والیکا ہی اور آدھا بونی جتنی والیکا یا ثلث یا ربع پر دیکر اور اختیار کیا ہی بعضوں نے کہ تخم صاحب زمین کا ہو یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا بعض علمانے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینے میں کچھ جور کے ثلث یا ربع پر کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہی مالک بن انس اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا جو زمین سے پیدا ہو اُسمیں سے حصہ ٹھہرا کر زمین دینا درست نہیں جبتک کہ کرایہ زمین کا نقد یعنے روپیہ پیسے سی نہ ٹھیرالی یعنی یہ کہی کہ یہ زمین میں نے اتنے روپیہ کرایہ پر تجھکو دی پھر جو اُسمیں کچھ پیدا ہو یا نہو **عَنْ** رافع بن خدیج قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِنَا اَرْضٌ اَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا اَوْ بِدَرَاهِمَ وَقَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ اَوْ لِيَزْرَعْهَا ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج سی کہ کہا اُنہوں نی منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسی امر سی کہ ہمکو اُسمیں نفع تھا وہ یہہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسیکی زمین دیتا اُسکو بعوض بعض خراج اُسکے کی یا بدلے روپیوں کے تو فرمایا آپنی جب ہو وے تم میں سے کسیکے زمین تو مفت دی اپنی بھائی کو یا آپ زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دیوے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ اَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینی کو ولیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنے کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ لی ف یہ حدیث صحیح ہی اسباب میں زید بن ثابت سے بھی روایت ہے رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مردی ہے حدیث رافع بن خدیج سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی چچاؤں سے اور مروی ہے اُنسے وہ روایت کرتی ہیں ظہیر بن رافع سی اور وہ بھی اُنکے ایک چچا تھے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث اُنسے اسانید مختلفہ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب دیتوں کی ہیں جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم کہتا ہی دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے میں نفس کے قتل کرنیکے یا کسی عضو کی ضایع کرنیمیں اور دیات اُسکی جمع ہی اور دیت یا منقطعہ ہوتی ہی یا مخففہ منقطعہ سو اونٹ یا ان ہمیں سے کرانے ہی شرح مشکوٰۃ **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ وَمَنِ الْاِبِلُ بابُ اس بیانمیں کہ دیت میں جب اونٹ دی تو کتنے دی **عَنْ** خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ اِبْنَةَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً ترجمہ روایت ہی خشف بن مالک سی کہا اُنہوں نے سنا میں نے ابن مسعود سے کہ کہا اُنہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ زینی مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ روایت کی ہے ابو شام رفاعی نی اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابن ابی زائدہ نی اور ابو خالد احمر نی حجاج بن ارطاۃ سی اُسکے مانند اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سی ہے روایت ابن مسعود کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سی اور مروی ہے یہ عبد اللہ سے موقوفاً بھی اور بعض علما کا مذہب یہی ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اجماع ہی تمام علما کا کہ دیت تحصیل کیجاوے تین برسمیں ہر سال میں ثلث دیت اور تجویز کیا ہی کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعضوں نے کہا عاقلہ کہتی ہیں جو مرد کی عزیز و قریب ہوں باپ کیطرف سے یعنی دو پشت کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگرچہ عصبات ہوں اور ہر شخص اُٹھاوے یعنے متکفل ہو اُسمیں سے ربع دینار کا اور بعضوں نے نصف دینار تک کہا ہی سو اگر اسمیں دیت پوری ہوگئی تو خیر نہیں تو نظر کیجاوے جو اُس قبیلہ اور خاندان سے قریب ہوں اور لازم کیجاوے اُن پر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ ترجمہ روایت ہی عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اُنکی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی قتل کیا کسیکو قصداً تو وہ سپرد کردیا جاوے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اُسکو قتل کریں اور چاہیں اُس سے دیت لیویں اور دیت اُسکی تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کرلیں وہ اُنکو دینا پڑیگا اور یہ دیت سخت ہی ف حدیث عبد اللہ بن عمرو کی یعنے جو مذکور ہوئی جس ہے غریب ہے **بَابُ** وَجَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ باب اس بیانمیں کہ دیت میں اگر درہم دے تو کتنے دی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم روایت کی ہم سی سعید بن عبد الرحمٰن

نے جو حق مخزوم کے قبیلے سے ہیں انہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسکا کہ ابن عباس سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اسمیں کچھ الفاظ ابن عباس کے روایت سے بڑھکر ہیں اور ہم نہیں جانتے کسیکو کہ ذکر کیا ہو اسنے اس حدیث کو ابن عباس سے مگر محمد بن مسلم نے اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور شافعی کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں **باب** ماجاء فی الموضحۃ باب ان زخموں کی دیت کی بیان میں جس سے ہڈی کھل جاوے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الموضح خمس خمس **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اسمیں ہڈیاں کھل گئی ہوں تو اسمیں پانچ پانچ اونٹ دیت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اسمیں ہڈی کھل گئے ہو اسمیں پانچ اونٹ دیت میں **باب** ماجاء فی دیۃ الاصابع باب انگلیوں کی دیت کی بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ اصابع الیدین والرجلین سواء عشر من الابل لکل اصبع **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیت ہاتھ پیر کے انگلیوں کی برابر ہے دس اونٹ دیت ہیں ہر انگلی کی **ف** اسا میں ابوموسے اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذہ وھذہ سواء یعنی الخنصر والابہام **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ دیت میں برابر ہی یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت ایکسان ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** کہتا ہی جانا چاہیے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پیر کے پوری دیت لازم آتی ہی چاہے تنوا اونٹ ہو ہر انگلی میں اسکا دس دس حصے ہیں یعنی دس اونٹ اور چھنگلیا انگوٹھے کے برابر ہی اگرچہ انگوٹھے میں دو ہی پور ہیں اور چھنگلیا میں تین اور جسکے ہر انگلی میں دس دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اسمیں دو ہی پور ہیں کذا فی شرح مشکوۃ **باب** ماجاء فی العفو باب دیت وغیرہ کے عفو کے بیان میں **عن** ابی السفر قال دق رجل من قریش سن رجل من الانصار فاستعدی علیہ معاویۃ فقال لہ معاویۃ یا امیر المؤمنین ان ھذا دق سنی فقال معاویۃ انا سنرضیک والک الاخر علی معاویۃ فابرمہ فقال لہ معاویۃ شانک بصاحبک وابو الدرداء جالس عندہ فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یصاب بشیء فی جسدہ فیتصدق بہ الا رفعہ اللہ بہ درجۃ وحط عنہ بہ خطیئۃ فقال الانصاری انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعتہ اذناي ووعاہ قلبی قال فانی اذرھا لہ قال معاویۃ لاجرعنک اجتبک فامر لہ بمال **ترجمہ** روایت ہے ابو السفر سے کہا انہوں نے اکھاڑ ڈالا ایک مرد قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا پس فریاد کی اسنی معاویہ سے یا امیر المؤمنین اسنی اکھاڑ ڈالا دانت میرا سو حضرت معاویہ نے فرمایا ہم تجھکو راضی کرینگے یعنی تیری داد دینگی اور دور کرینگے شخص سے یعنے قریشی نے منت سماجت کرنا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیری صاحب کو یعنے وہ بخشدی چاہی انتقام لے اور ابو الدرداء انکے پاس بیٹھے تھے سو فرمایا ابو الدرداء نے میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مرد ایسا نہیں کہ جسکو کوئی زخم لگے اسکے بدن میں سو صدقہ دیوے اسکو یعنی معاف کر دی اور انتقام اسکا چھوڑ دیا مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالے بسبب اسکی اسکا ایک درجہ اور اتارتا ہی اس سے ایک گناہ سو انصاری نے کہا تمنی سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو الدرداء نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے سو انصاری نے کہا میں اسکو معاف کر دیتا ہوں معاویہ نے فرمایا مضائقہ نہیں مگر میں محروم نکروں گا تجھکو پھر حکم دیا اسکو کچھ مال دینے کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابی السفر کو ہم نہیں جانتی کہ انہوں نے کچھ سنا ہو ابی الدرداء سے اور ابی السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور انکو ابن یحیٰی ثوری کہتی ہیں **باب** ماجاء فیمن دخل داستہ بغیر اذن باب اسکی میں جسکا سر کھلا جاوے دو تہرے دینے میں **عن** انس قال خرجت جاریۃ علیہا اوضاح فاخذھا یھودی وضخ راسھا ولخذ ما علیھا من الحلی قال فادرکت وبھا رمق فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتلک افلان فقالت برأسھا لا قال فلان حتی سمی الیھودی فقالت برأسھا نعم قال فاخذ فاعترف فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرضخ راسہ بین حجرین **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی لیتے کہیں جانیکو اور اسکے بدن پر زیور تھی چاندی کے سو پکڑ لیا اسکو ایک یہودی نے اور کچل دیا اسکا سر یعنے پتھر سے اور لیا جو زیور تھا اسکے بدن پر کہا انس نے سو لوگ اس تک پہونچگئی کہ اسمیں کچھ جان تھی سو لائی اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اپنی پوچھ کسنے مارا تجھکو فلانی شخص نے مارا اسنی سر سی اشارہ کیا کہ نہیں پھر فرمایا آپنے فلانی نی مارا اسنی کہا نہیں یہانتک نام لیا اپنی یہودی کا تو اسنی سر سی اشارہ کیا

کر جان اُسی نے مدا کیا اس نے پہرہ پکرا گیا اور قرار کیا اُسی اُسکے مارنیکا سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچلا گیا اُسکا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھکر ف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمانی کہا قصاص نہیں ہے مگر جب مارا اسی سے قتل کے پانچ قسمیں ہیں عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجرا خطا اور قتل بسبب یہ قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جاوے خواہ دھتیار کی قسم سی ہو یا تیر جیسے مثل پتھر بالکڑی یا کیسا پتھر یا شعلہ آگ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد ہے ایسی چیز سے ماری کہ غالبًا اُس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہی فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں ماوارث راضی ہو جاویں دیت پر اور اس میں کفارہ نہیں اور اوپر کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اسی قسم کا تہا امام اعظم کے قول کے موافق کہ یقین ہے کہ اُسنے بڑے پتھر سی سر کچلا ہوگا اور شبہ عمد یہ ہے کہ قصدًا مارے سو اُن چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جسکا بیان ابتدای باب میں گذرا نہ قصاص مگر اسمیں بھی جان مارنے سے کم میں یعنی زخمی کرنی میں قصاص آتا ہی اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک خطا قصد میں ہوتی ہے جیسے ایک شخص کو تیر یا اشکار سمجھکر یا حربی کافر گمان کر کر اور حقیقت میں وہ مسلمان تہا اور دوسرا خطا فعل میں ہوتی ہے وہ یہ ہی کہ تیر مارتا تہا نشانہ پر لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجرای خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا گر پڑا کسی آدمی پر اور اُسکو مار ڈالا ان دونوں میں یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا میں کفارہ بھی لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہی بسبب ترک احتیاط کی اور قتل بسبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کھودا یا کوئی پتھر کہا غیر کی ملک میں بغیر اُسکے اذن کے اور اُس سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنوے میں گر کر مر گیا یا ٹھوکر لگی اُس پتھر کی اور مر گیا سو اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمیں جو قتل کی پہلی مذکور ہوئیں اُس سے محروم ہوتا ہی قاتل میراث سی مقتول کے اور پانچویں قسم سی قتل کے محروم نہیں ہوتا کذا فی شرح مشکوٰۃ **باب** ماجاء فی تشدید قتل المؤمن من باب مومن کے قتل کی سختی عذاب کے بیان میں **عن** عبداللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ساری دنیا کا مٹ جانا بہتر ہے اللہ تعالٰی کے نزدیک ایک مرد مومن کے قتل سے **روایت** کی ہے سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطا سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہی ابن ابی عدی کی روایت سے اور سابا میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابوہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص کے اسیطرح روایت کی ہے ابن عدی نے شعبہ سے انہوں نے یعلی بن عطا سے اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطا سے موقوفًا اور یہ زیادہ صحیح ہی مرفوع روایت سے **باب** الحکم فی الدماء باب آخرت میں خونکے فیصلے کی بیان میں **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلی پہل جو فیصلہ کریگا اللہ تعالٰی قیامت میں تو بندوں کی خونکا ف عبداللہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نی اعمش سے مرفوعًا اور بعضوں نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہیں کیا اسکو **روایت** کی ہم سے ابوکریب نی انہوں نی کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نی اعمش سے انہوں نی ابووائل سے انہوں نی عبداللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پہلے پہل جو حکم کریگا اللہ تعالٰی قیامت مین تو بندون کے خون کا **روایت** کی ہے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کریگا اللہ تعالٰی یعنے قیامت مین تو بندونکی خونکا **عن** یزید الرقاشی ثنا ابوالحکم البجلی قال سمعت انا سعید الخدری وابا ھریرۃ یذکران عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان اھل السماء واھل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبھم اللہ فی النار ترجمہ روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالحکم بجلی نے کہا سنا میں نے ابوسعید خدری اور ابوہریرہ سے دونوں ذکر کرتے تہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمام لوگ آسمان وزمین کے شریک ہو جاویں ایک مومن کے خون میں تو سب کو اوندہا ڈالے اللہ تعالٰی دوزخ میں ف یہ حدیث غریب ہے **باب** ماجاء فی الرجل یقتل ابنہ یقاد منہ ام لا باب اس بیان میں کہ جو اپنے بیٹے کو مار ڈالی تو وہ قصاص میں مارا جاوے یا نہیں **عن** سراقۃ ابن مالک قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ ترجمہ روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہا انہوں نے میں حاضر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تہے باپکو بیٹے سے اور نہیں قصاص دلواتے تہے بیٹے کو باپ سے ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سی اور اسکی اسناد صحیح نہیں روایت کی ہی اسمٰعیل بن عیاش نے مثنٰی بن صباح سی اور مثنی بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہی یہ حدیث ابوخالد احمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہی یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلًا بھی اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر اکثر علماء کا ہے جب مار ڈالی باپ نے بیٹی کو تو اُسکی عوض میں قتل کیا جاوے اور جو زخمی کی تہمت لگاوے اپنی بیٹی کو تو باپ پر حد قذف بھی ہلاری نجاوے **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقاد الوالد بالولد ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جاوے باپ بیٹے کے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقام الحد فی المساجد ولا یقتل الوالد بالولد ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ماری جاویں حدیں مسجدوں میں اور نہ مارا جاوے کوئی باپ بدلے بیٹے کے **ف** اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسمٰعیل بن مسلم ضعیف ہیں کلام کیا ہے بعض علماؤں نے انہیں بسبب قلت حافظہ کے **باب** ما جاء لا یقتل مسلم بکافر ولا بذی عہد فی عہدہ ولا یقتل حر بعبد الا ان یقتل عبدہ عمدا ولا یقتل والد بولدہ الا ان یضجعہ علی السکین ثم یدعی علیہ **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں خون کرنا کسی مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ اور میں رسول اللہ کے اور میں پیغامبر ہوں اسکا مگر تین سببوں سے ایک تو محصن زنا کرنیوالا کہ اسی جرم ضرور سے اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو اور جدا ہونے والا جماعت سے اور میں پیغامبر ہوں اسکا مگر تین س

وسلم فدفع القاتل الی ولیہ فقال القاتل یا رسول اللہ واللہ ما اردت قتلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ ان کان صادقا فقتلتہ دخلت النار فخلاہ الرجل وکان مکفوفا بتسعۃ قال فخرج یجر تسعتہ فکان یسمی ذا التسعۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ مارڈالا ایک شخص نی کسیکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی مین نے قصدا نہین مارا اسکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر یہ سچا ہی اور پھر تو نی اسکو قصاص مین مارا تو دوزخ مین پس چھوڑ دیا اُس مرد نے یعنے ولی نی مقتول کے اُس قاتل کو اور وہ بندھا ہوا تھا ایک رسی مین کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنی رسی کو اور نادم ہوگیا اُسکا ذا التسعۃ یعنے صاحب نو سے کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب ماجاء فی النہی عن المثلۃ باب ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کی مناہی مین عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی جیش او صاہ فی خاصۃ نفسہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا فقال اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولیدا وفی الحدیث قصۃ ترجمہ روایت ہے سلمان بن ابی بریدہ سے وہ روایت کرتی مین اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے تھی کسیکو سردار کرکے کسی لشکر پر تو وصیت کرتی خاص اُسکی تئین اللہ تعالے سے ڈرنیکی اور جو لوگ کہ ساتھ اُسکے ہون اُنسے نیکی کرنیکی اور فرماتی جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ مین لڑو اُس سے جو انکار کرے اللہ کا جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ اور عہد شکنی نکرو اور کسیکی ہاتھ پیر ناک کان نکالو اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو اور اس حدیث مین ایک قصہ اور ہی ف اسباب مین ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث بریدہ حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہی علما نے ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کو عن شداد بن اوس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ ترجمہ روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اللہ تعالے نی فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پس جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جاوے اور جب ذبح کرو تو خوبی سی ذبح کرو اور تیز کرلیوی ہر کوئی تم مین کا اپنی چھری یعنی ذبح کی وقت اور راحت دیوی اپنی ذبیحہ کو یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو الاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہی باب ماجاء فی دیۃ الجنین باب حمل گرادینے کی دیت کی بیان مین عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأتین کانتا ضرتین فرمت احداہما الاخری بحجر او عمود فسطاط فالقت جنینہا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین غرۃ عبدا او امۃ وجعلہ علی عصبۃ المرأۃ ترجمہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتین آپس مین سوتین تھین سو مارا ایک نے دوسری کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گرگیا اُسکی پیٹ کا بچہ سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے عوض مین ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی اور دلوایا وہ عورت کی عصبات سے ف حسن نے کہا اور روایت کی ہمسے زید بن حباب نے انہون نے سفیان سے انہون نے منصور سے یہی حدیث ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین غرۃ عبد او امۃ فقال الذی قضی علیہ انغرم من لا شرب ولا اکل ولا صاح فاستہل فمثل ذلک یطل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا لیقفی کقول الشاعر لک فیہ غرۃ عبد او امۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل گرانیوالی کو ایک بردہ یعنی کہ اُس عورت کو جسکا حمل گرا ہے بردہ غلام ہو یا لونڈی سو کہا اُسنی جسپر حکم کیا حضرت نی بردہ دینی کا کیا آپ دیت دلواتی ہین اُسکی جسنی نہ پیا نہ کہایا اور نہ آواز دی نہ پکارا پیدا ہوتی وقت سو ایسے کا خون تو ضایع ہے یعنی اُسکا بدلا کچھ نہ دینا چاہیئی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو یا تین کرنا شاعرونکی ہی ضرور جنین کی دیت مین ایک بردہ دینا چاہیئی غلام ہو یا لونڈی ف اسباب مین حمید بن مالک بن نابغہ سے یہی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک اور بعضون نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد یا سود ہے ہمارے بعضون نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر باب ماجاء لا یقتل مسلم بکافر باب اس بیان مین کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض مین مارا نہین جاتا عن الشعبی قال ابو جحیفۃ قلت لعلی یا امیر المؤمنین ہل عندکم شیئا لیس فی کتاب اللہ قال والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ ما علمتہ الا فہما یعطیہ اللہ رجلا فی القرآن وما فی الصحیفۃ قال قلت وما فی الصحیفۃ قال فیہا العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مؤمن بکافر ترجمہ روایت ہے شعبی سے کہا انہون نے روایت ہمسے ابو جحیفہ نی کہا ابو جحیفہ نی کہا مین نے حضرت علی سے اے امیر المؤمنین کوئی چیز تمہارے پاس سوا اسکی ہی لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے انہون نے فرمایا قسم ہی اُس کی جسنی چیر نکالا دانی کو اور پیدا کردیا روحونکو مین نہین جانتا کچھ مگر جو سمجھہ اللہ تعالی نصیب کری کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفہ مین ہے کہا کیا ہے اس صحیفہ مین کہا حضرت نے احکام دیت کے اور قیدیون یا غلامون کے آزاد کرنیکا ذکر ہے اور یہ کہ نہ مارا جاوے کوئی مسلمان کافر کے بدلے مین ف اسباب مین عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث علی کی حسن ہے

صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلی میں اور بعض علمائی کہا مسلمان قتل کیا جاوے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول صحیح ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتل مسلم بکافر ولا بذی عہدۃ الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دیۃ عقل الکافر نصف عقل المؤمن **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کی اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کافر کی برابر ہی آدھی دیت مسلمان کے **ف** اور اختلاف ہے علما کا یہود کے اور نصرانی کی دیت میں سو بعض علما کا مذہب اس حدیث کی موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نی دیت یہود کے اور نصرانی کی مسلمان کے آدھی دیت کے برابر ہی اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم اور اسی کے قایل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق اور کہا بعض علمائی دیت یہود کے اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کی برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** ما جاء فی الرجل یقتل عبدہ او باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالی **عن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اسکو قتل کریں گے اور جس ناک کان کاٹی اپنے غلام کے ہم بھی اسکے ناک کان کاٹیں گے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض علما تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی اور بعضوں نے کہا حر اور عبد میں قصاص نہیں نہ جان کے مارنی میں نہ جسمی کرنے میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور حسن بصری اور عطا بن ابی رباح کا اور بعضوں نی کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اسکے عوض میں مارا جاوے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اسکے عوض میں مارا جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا **باب** ما جاء فی المرأۃ ترث من دیۃ زوجہا باب اس بیان میں کہ عورت اپنی شوہر کی دیت میں سے ورثہ پاوے **عن** سعید بن المسیب ان عمر کان یقول الدیۃ علی العاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجہا شیئا حتی اخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان ورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجہا **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر فرماتی تھی دیت عاقلہ پر واجب ہی اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنی زوج کی دیت سے کسی شئی کی یہانتک کہ خبر دی انکو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اسکے شوہر کی دیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمار کا **باب** ما جاء فی القصاص بالقصاص کے بیان میں **عن** عمران بن حصین ان رجلا عض ید رجل فانتزع یدہ فوقعت ثنیتاہ فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعض احدکم اخاہ کما یعض الفحل لا دیۃ لک فانزل اللہ تعالی والجروح قصاص **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نی کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اسنی اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلی دو دانت کاٹنے والی کے سو جھگڑے آئی دو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آپ نے فرمایا کاٹ کھاتا ہی ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہی اونٹ نہیں ہے دیت تیرے لئے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی سو اتاری اللہ تعالی نی یہ آیت والجروح قصاص یعنے زخموں کا بدلا دینا چاہیئے **ف** اسباب میں علی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں + حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی الحبس فی التہمۃ باب اس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اسکو قید کرنا چاہیئے **عن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تہمۃ ثم خلی عنہ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ انکی دادا سے کہ قید کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب پھر چھوڑ دیا اسکو یعنی ثبوت برابر کے بعد **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث بہز کی جو مروی ہے انکے باپ سے وہ روایت کرتی ہیں انکی دادا سے حسن ہے اور مروی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر **باب** ما جاء فیمن قتل دون مالہ فہو شہید باب اس بیان میں کہ جو اپنی مال کے لئی مارا جاوے وہ شہید ہے **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فہو شہید **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مارا جاوے اپنے مال کے لئی وہ شہید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہے محمد بن بشار نی انہوں نی کہا روایت کی ہمسے ابو عامر عقدی سے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبدالعزیز بن المطلب نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نی عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو قتل کیا جاوے اپنے مال کے لئی وہ شہید ہے **ف** اسباب میں علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور مروی ہے اسی کی سند دوسری سے اور رخصت دی ہے بعض علمائی اسکی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانی کو اور ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانیکو لڑی اگرچہ

دور رہم ہوں **عن** عبداللہ بن الحسن قال ثنی ابراہیم بن محمد بن طلحۃ قال سفیان واثنی علیہ خیرا قال سمعت عبداللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اُرید مالہ بغیر حق فقاتل فقتل فھو شہید **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتی ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا سفیان نے اور تعریف کی اُنکی بہت سی عبداللہ نے کہا ابراہیم نے سُنا میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی مال کا کوئی ناحق چھینے کا ارادہ کرے اور وہ لڑی اور مارا جاوے تو شہید ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہی روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے اُنہوں نے عبداللہ بن حسن سے اُنہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسی روایت کے **عن** سعید بن زید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل دون مالہ فھو شہید ومن قتل دون دمہ فھو شہید ومن قتل دون دینہ فھو شہید ومن قتل دون اھلہ فھو شہید **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو مارا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے بچانیکی لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی دین کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے گھر والوں کے بچانیکی لئے وہ شہید ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند اور یعقوب ابراہیم کی بیٹی ہیں وہ سعد کے بیٹے وہ ابراہیم کے بیٹے وہ عبدالرحمن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے **باب ماجاء فی القسامۃ** باب قسامت کی بیانمیں **مترجم** کہتا ہی قسامت بالفتح لغت میں مصدر ہے قسم کے مانند یعنے قسم کہانا خواہ ایک آدمی قسم کہاوے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہی اللہ کے نام کے سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بناء وجہ مخصوص کے اور تفصیل اُسکی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلہ یا قریہ میں پایا جاوے اُسکی متصل ایسا پایا جاوے کہ قاتل اُسکا معلوم نہو تو پچاس آدمیوں سے اُس محلہ کے قسم لیجاوے کہ ہر ایک اُنمیں سے یوں کہی کہ واللہ میں نے اسکو قتل نہیں کیا اور نہ اسکا قاتل مجھی معلوم ہے اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کہانیوالی مرد عاقل بالغ آزاد ہوں تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی اور یہ بھی شرط ہی کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برسکی اندر اور شروع ہونا قسامت کا ثابت ہی احادیث صحیحہ اور اجماع سی کذا فی الخطابی مختصرا **عن** رافع بن خدیج وسھل ابن ابی حثمۃ انہما قالا خرج عبداللہ بن سھل بن زید ومحیصۃ بن مسعود بن زید حتی اذا کانا بخیبر تفرقا فی بعض ما ھناک ثم ان محیصۃ وجد عبداللہ بن سھل قتیلا قد قتل فاقبل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو وحویصۃ ابن مسعود وعبدالرحمن بن سھل وکان اصغر القوم فذھب عبدالرحمن لیتکلم قبل صاحبیہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر فصمت وتکلم صاحباہ ثم تکلم معھما فذکروا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتل عبداللہ بن سھل فقال لھم اتحلفون خمسین یمینا فتستحقون صاحبکم او قاتلکم قالوا وکیف نحلف ولم نشھد قال فتبرئکم یھود بخمسین یمینا قالوا وکیف نقبل ایمان قوم کفار فلما رأی ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی عقلہ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سی دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلی سفر میں پھر جب پہونچی خیبر کو جدا ہوگئی وہ دونوں بعض راہوں میں وہانکی پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہہ مقتول کہ قتل کیا تھا اُنکو کسی نے سو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بھی اور عبدالرحمن بن سہل سب قوم میں چھوٹی تھی سو ارادہ کیا اُنہوں نے کلام کرنیکا یعنی اپنا حال اور دعوی بیان کرنیکا اپنے دونو ساتھیوں کے پہلے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھو بڑیکی پس وہ چپ ہوگئے اور کلام کیا اُنکے دونوں ساتھیوں نے یعنے حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولی عبدالرحمن بھی اُن دونوں کے ساتھ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل ہونا عبداللہ بن سہل کا سو کہا اُنسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہاتی ہو تم پچاس قسمیں یعنے اسمضمون کی کہ فلانی شخص نے قتل کیا ہے تاکہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کی یا فرمایا قاتل اپنے کی کہا اُنہوں نے ہم کیونکر قسم کہاویں کہ وہاں حاضر نہ تھی فرمایا آپنی پھر بری ہو جاوینگی تم سے یہود پچاس قسمیں کہا کر یعنے تمہاری تہمت سے پاک ہو جاوینگی کہا اُنہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی پھر جب حضرت نے دیکھا یہ معاملہ دیدی دیت اُسکی یعنے بیت المال سے **روایت** کی ہمسی حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُنہوں نے بشیر بن یسار سے اُنہوں نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سی اسی حدیث کی مانند مضمونمیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا قسامت میں اور تجویز کیا ہی بعض فقہائی مدینہ نے قصاص کو قسامت میں اور بعض علما کوفہ وغیرہم نے کہا ہی کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت **بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الحدود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یہ باب ہیں حدوں کے بیانمیں جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب ماجاء فیمن لا یجب علیہ الحد** باب اُنکے بیانمیں جنپر حد واجب نہیں ہوتی **عن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یشب

وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھا لیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنے تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں ایک سونیوالا یہانتک کہ جاگے اور لڑکا یہانتک کہ بالغ ہو اور مجنون یہانتک کہ اسکو عقل آوے ۞ اسباب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انہی کی سند دوں سے اور بعضی لوگوں نے انمیں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنے تکلیف شرعی نہیں لڑکی پر جب تک جوان ہو اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی بن ابی طالب سے اور مرثد اور یہ حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتی ہیں ابی ظبیان سے وہ حضرت علی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند اور روایت کیا ہے اسکو عوف سے انہوں نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت علی سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحُدُودِ وَفِي بَابِ حدود کے دفع کرنے کی بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو اور ٹالو حدود کو مسلمانوں سے جہانتک کہ تمسے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اسکو اسلئے کہ امام خطا کہا کرے بخشدی یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کہا کرے سزا دینے میں **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کے مانند اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور اسباب میں ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور حضرت عائشہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیعہ کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتی ہیں اور وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اسکو اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسکی مانند کئی صحابیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے بھی ایسی کے مانند کہا اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی انسے قوی تر اور مقدم زیادہ ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ باب مسلمان کا عیب چھپانے کی بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہو لڑی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کہو لیگا اللہ تعالیٰ اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے اور جو عیب چھپاویگا کسی مسلمان کا عیب چھپا دیگا اللہ تعالیٰ اسکے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جبتک بندہ اپنی بھائی کی مدد میں ہے ۞ اسباب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ابو ہریرہ کی حدیث کو اسیطرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی روایت کے مانند اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت پہونچی مجھکو ابو صالح سے انکو ابو ہریرہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **روایت** کی ہمسے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھسے میرے باپ اعمش نے بھی حدیث **عن** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیئے کہ ظلم نکرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اسکو اور جو شخص اپنی بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالیٰ اسکی حاجت روائی میں ہے اور جسنی کہو لڑی کسی مسلمان سے کوئی سختی کہو لیگا اللہ تعالیٰ اسکی ایک سختی قیامت کے دنکی سختیوں میں سے اور جسنی پردہ ڈالا اپنے یعنے عیب چھپایا کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ پردہ ڈالیگا اسکا قیامت کے دن ۞ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ابن عمر کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ باب حد میں تلقین کرنے کی بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز سے جو بیٹی مالک کے تھے کیا سچ ہی جو خبر تمہاری پہونچی ہے مجھکو پوچھا انہوں نے کیا خبر تمہاری پہونچی ہے انکو فرمایا انہی مجھکو خبر پہونچی ہے کہ تمنے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پھر اقرار کیا چار بار سو حکم دیا حضرت نے انکو اور سنگسار کئے گئے وہ ۞ اسباب میں سماک بن حرب سے بھی روایت ہے یہ حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا انمیں ابن عباس کا **باب** مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ باب اس بیان میں کہ جب کوئی مجرم اپنی اقراری پھر جاوے تو اس سے حد دفع ہو جاتی ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ

بالحجارة فلما وجد مس الحجارة فرّ يشتد حتى مر برجل معه لحي جمل فضربه به وضربه الناس حتى مات فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه فر حين وجد مس الحجارة ومس الموت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلا تركتموه ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے آئی ماعز اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہی پس موڑ منہ پھیر لیا اُنکی طرف سے حضرت نے پھر آئی وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا اُسنی پھر موڑ منہ پھیر لیا اُنکیطرف سے حضرت نے پھر آئی وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے پھر حکم کیا آپنی چوتھی بار پھیر لیگئی اُنکو تب ہر ملنی میں کے طرف پھر مار گئی وہ تیر دنسی پھر جب اُنکو تیر لگی تو بھاگی دوڑتی ہوئی یہانتک کہ پہونچی ایک شخص کے نزدیک کہ اُسکی پاس اونٹ کے ڈاڑھ کی ہڈی تھی سو مارا اُسکو اُس سے اور مارا اور لوگوں نے یہانتک کہ وفات پائی سو ذکر کیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بھاگی تھی جب چٹ کہا ئی انہوں نے تیر کی اور مزہ چکھا موت کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو یعنے جب وہ بھاگا تھا تو اُسکو چھوڑ دینا لازم تھا ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سند دنسی ابہریرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہین جابر سے جو بیٹے عبداللہ کی ہین وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسی کے مانند عن جابر بن عبداللہ ان رجلا من اسلم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتى شهد على نفسه اربع شهادات فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر به فرجم في المصلى فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم حتى مات فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرا ولم يصل عليه ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک مرد قبیلہ نبی اسلم کا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا زنا کا سو موڑ منہ پھیر لیا حضرت نے اُس سے پھر اقرار کیا اُسنی پھر موڑ منہ پھیر لیا حضرت نے اُس سے یہانتک کہ گواہی دی اُسنی اپنی اوپر چار بار سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو جنون ہے اُسنی کہا نہین فرمایا اپنی کیا تو محصن ہو چکا ہی اُسنی کہا ہان سو حکم کیا اُسکو پس تیر ماری گئی اُسی عیدگاہ مین پھر جب لگے اُسکو تیر بھاگا وہ پھر پکڑ لیا گیا اور تیر دنسی مارا گیا یہانتک مر گیا سو فرمایا اُسکی حق مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہین پڑہی اُسپر ف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ اقرار کنیوالا زنا کا جب اقرار کری اپنی ذات پر زنا کرنیکا چار بار تو ماری جاوی اُسپر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمانی کہا جب ایکبار اقرار کری تو اُسپر حد ماری جاوے اور یہی قول ہی مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل اسکی ابوہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑتے آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس سو ایک نے کہا یا رسول اللہ میرے بیٹے نے زنا کیا ہی ایک عورت سے اور یہ حدیث بہت دراز ہی اور فرمایا یعنے اس حدیث کے آخر مین رسول اللہ علیہ وسلم نے صبح کو جاوی اُنیس اُس عورت کی پاس سو اگر وہ اقرار کری تو تیسرا بار اُسکو اور یہ نہین فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کری تو تیسرا بار یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو حضرت یہی فرماتی معمر جم کہتا ہی جو شخص رجم سی مار جاوے اُسپر نماز جنازہ پڑہنی مین اختلاف ہے اور بعض روایتون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑہنا بھی آیا ہے اور بعضون مین پڑہنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑہی اُسپر امام اور اہل فضیلت اور امام ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہما کہتے ہین کہ نماز پڑہی جاوے اُسپر اور اُنپر جو اہل لا الہ الا اللہ مین اہل قبلہ سی اگرچہ فاسق اور محدود ہوون اور ایک روایت مین امام احمد سی بھی اسطرح آیا ہی کذا فی شرح مشکوٰۃ **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یشفع فی الحدود وباب اس بیانمین کہ حدودمین شفاعت کرنا مکروہ ہے **عن** عائشة ان قريشا اهمهم شان المراة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال انما هلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جسنی چوری کی تہی سو کہنے لگی کون بات کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی اُسکی سفارش کے لئے سو کہا اُن لوگون نے کون جرأت رکہتا ہی اس امر کی مگر اُسامہ بیٹی زید کی جو دوست ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر شفاعت کی اُسامہ نے حضرت سے سو فرمایا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا شفاعت کرتا ہی تو حدمین اللہ تعالیٰ کی حدون سے پھر کھڑے ہوی آنحضرت اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ بیشک ہلاک ہوے وہ لوگ جو تجھ سے پہلی ہی جب چور کرتا تہا اُنمین کوئی شریف اُسکو چھوڑ دیتی تہی اور جب چوری کرتا اُنمین کوئی غریب قایم کرتے اُسپر حد اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے تو بیشک کاٹوں مین اُسکا ہاتہ ف اسباب مین سعد بن عجماری یہی روایت ہے اور اُنکو ابن اعجم بھی کہتے ہین اور ابن عمر اور جابر سی بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی تحقیق الرجم باب رجم کے ثبوت مین **عن** عمر بن الخطاب قال ان الله بعث محمدا بالحق وانزل عليه الكتاب وكان مما انزل عليه اية الرجم فرجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده واني خائف ان طال بالناس زمان ان يقول قائل لا نجد الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزلها الله الا وان الرجم حق على من زنى اذا احصن وقامت البينة او كان

اَوْ كَانَ حَبَلٌ اَوِ الْاِعْتِرَافُ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور اتاری اُنپر کتاب اور اُسمیں جو اتارا اُنپر آیت رجم کی ہم نے

اور رجم کیا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہی ہمنے اُنکی بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز ہو کوئی کہنے والا کہنے لگی کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتی کتاب میں اللہ

تعالیٰ کی اور گمراہ ہو جاویں ایسے فرض چھوڑ دینی کے سبب کہ اُسکو اتارا ہی اللہ تعالیٰ نے آگاہ ہو کہ بیشک رجم ضرور ہی اُسپر جو زنا کری جب وہ محصن ہو اور کہڑے ہو جاویں اُسپر گواہ یا ہو وے حمل

یعنے اُس عورتکو کہ جسکا شوہر نہو یا خود وہ اقرار کرے **ف** **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَجَمْتُ

وَلَوْلَا اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ فَاِنِّيْ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّجِيْءَ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب

سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابو بکر نے اور رجم کیا میں نے یعنے زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نجانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھہ زیادہ کرنیکو تو لکھہ دیتا رجم

کو مصحف میں اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آوین کچھہ قومیں اور نپاویں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جاویں اُس سے **ف** اسباب میں علی سے یہی روایت ہے **حدیث** حضرت عمر کی حسن ہے

صحیح ہی اور مروی ہے کئی سند وں سے حضرت عمر سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ باب اس بیان میں کہ رجم محصن پر ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ

بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ خَصْمُهٗ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِاِمْرَاَتِهٖ

فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيْتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى

اِمْرَاَتِهٖ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَلْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ

تَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا اُنہوں نے ابو ہریرہ

سے اور زید بن خالد اور شبل سے کہ وہ سب تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتی ہوئے اور کہڑے ہوا حضرت کی پاس ایک اُنمیں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں تمکو یا رسول

اللہ اسبات پر کہ فیصلہ کرو آپ ہمارے بیچمیں کتاب اللہ کے موافق اور بولا اُٹھا مدعی اُسکا اور وہ تھا اُس سے زیادہ سمجھدار ہاں یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اور حکم

دیجیے مجھکو کہ میں بیان کروں بیشک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اسکے یہاں تو زنا کیا اسکی بیوی کے ساتھ سو خبر دی مجھکو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو بدلہ دیا میں نے اسکا سو بکریاں

اور ایک غلام پھر پوچھا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے سو کہا اُنہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور اکیسال وطن سے باہر نکالدینا اور رجم تو اسکی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُسکی

جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں بیشک حکم کرونگا تمہارے درمیان موافق کتاب اللہ کی سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیرلے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور اکیسال وطن سے نکالدینا اور صبح کو جاؤ اے

اُنیس اسکی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اُسکو پھر صبح کو گئے وہ اُس عورت کے پاس اور اقرار کیا اُسنی زنا کا پس تہپ ماری اُسکو **روایت** کی ہے اسحٰق ابن موسیٰ انصاری نے

اُنہوں نے معن سے اُنہوں نے مالک سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد جہنی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مضمون کے

مانند **روایت** کی ہے قتیبہ نے اُنہوں نے لیث سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کے حدیث کی ہم معنی **ف** اسباب میں ابی بکرہ اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابی سعید

اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور نہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے **حدیث** ابی ہریرہ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہی اور ایسا ہی روایت

کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے اسی

اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ یعنے جب زنا کری لونڈی تو کوڑے لگاؤ اسکو پھر اگر زنا کرے

چوتھی بار تو بیچ ڈالو اسکو اگرچہ وہ ایک ضفیر کے عوض میں بکی اور ضفیر بالوں کی رسی کو کہتے ہیں اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ اور زید بن خالد

اور شبل سے کہ اُنہوں نے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہے روایت کی ابن عیینہ نے دونو حدیثیں ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور ابن عیینہ کی حدیث میں ہم ہی وہم کیا ہے

اُنمیں سفیان بن عیینہ نے کہ شریک کر دیا ایک حدیث کی لفظوں کو دوسری حدیث میں اور صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے اُنہوں نے عبید اللہ سے

اُنہوں نے ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب زنا کیا لونڈی نے آخر حدیث تک اور زہری نے جو روایت کی ہے عبید اللہ سے اُنہوں نے شبل بن خالد

سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور یہ صحیح ہی اہل حدیث کی نزدیک

اوشبل بن خالد نہیں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے شبل نے عبداللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور مروی ہے اوسے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن حامد سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں انکا نام شبل بن خالد ہے اور انکو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں کی یہ سبیل کر دی ہے کہ جب زنا کرے شب شب سے تو سو کوڑے مارنا ہے پھر رجم سے مارڈالنا اور مرد کنوارے سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایکسال وطن سے نکال دینا **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض علماء صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور اُبی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنے محصن پہلے کوڑے کہاوے بعد رجم کیا جاوے اور اسی طرف گئے ہیں بعض علما اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور بعض علماء صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر وغیرہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ حضرت نبی نے حکم کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنیکا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا **باب منہ** دوسرا باب اس بیان میں **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰى فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاْتِنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ولی کو اور فرمایا اسکو احسن طرح رکھو پھر جب یہ جنے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھکو اُسنے ایسا ہی کیا پس حکم دیا حضرت نے کہ باندھے گئی اُسپر کپڑے اُسکے پھر حکم کیا اُسپر تیر مارنیکا سو تیروں سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی حضرت نے اُسپر کہا اُسنے عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ تیروں سے مارا اسکو پھر نماز پڑھتے ہیں آپ اُسپر تو فرمایا حضرت نے اسی قبول ہوئی اسکی توبہ اگر تقسیم کیجاوے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سبکو پہونچ جاوے یعنے سب اُسکی سبب سے بخشدی جاویں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اُسنے اپنی جان دیدے اللہ کی راہ میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ رَجْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ باب اہل کتاب کے رجم کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے حرب کے ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو **ف** اسماء بن عمر اور براء اور جابر اور ابی اوفی اور عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ کہتے ہیں جب مقدمہ مرافعہ پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو اُن حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کریں اُنکا کتاب و سنت اور احکام مسلمین کے موافق اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا اُنپر حد نہیں جاری کیجاوے زنا میں اور پہلا ہی قول صحیح ہے یعنے حد جاری کیجاوے کتاب و سنت کے موافق **باب** مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ باب زانی کے جلاوطن کرنیکی بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی غیر محصن کو سو کوڑی مارے اور جلاوطن کیا یعنے وطن سے نکالدیا اور ابوبکر نے کوڑی ماری اور جلاوطن کیا اور عمر نے کوڑی ماری اور جلاوطن کیا **ف** اسماء بن ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے یہ حدیث ابن عمر کی غریب ہے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے اور مرفوع کیا اسکو اور موقوف کیا بعضوں نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ سے یہ حدیث انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اسکو اور موقوف کیا بعضوں نے عبداللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے زانی غیر محصن کو سو کوڑی ماری اور جلاوطن کیا اور عمر نے کوڑی ماری اور وطن سے نکالدیا **روایت** کی ہے یہ حدیث ابوسعید اشجعی نے کہا انہوں نے روایت کی ہے عبداللہ بن ادریس سے اور اسی سے مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کے روایت کے سوا جو عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتی ہیں اسکی مانند اور اسی سے روایت کی یہ حدیث محمد بن اسحاق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے کوڑی ماری اور وطن سے نکالدیا اور عمر نے کوڑی ماری اور وطن سے نکالدیا اور نہیں ذکر کیا انہوں حضرت کی کوڑی مارنیکا اور جلاوطن کرنیکا اور صحیح روایتیں آیا ہی جلاوطن کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زانی غیر محصن کو روایت کیا ہے اسکو ابوہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت نے غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم اور اسی سے مروی ہے کئی لوگوں سے فقہا تابعین وغیرہم اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا باب اس بیان میں کہ حدود جسپر ہیں اُسکے گناہ کا کفارہ ہیں **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا فَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ مَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى

اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ

ترجمہ روایت عبادہ بن صامت سے کہا انہون نے ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپنی بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو پھر پڑھی ہم کو یہ آیت تین وقف سے آخر تک پھر فرمایا جسنے پورا کیا اپنے اس اقرار کو اسکا ثواب اللہ تعالے پر ہے اور جسنے کیا اسمین سے کوئی گناہ پس مبتلا دیا گیا یعنی دنیا مین حد ماری گئی وہ اسکا کفارہ ہے اور جسنے کیا اسمین سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اسکو اللہ تعالے نے وہ اللہ تعالے کی اختیار مین ہے چاہی عذاب کرے اسکو اور چاہے بخشدی ف اس باب مین علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ بن صامت کے حسن ہے صحیح ہی اور امام شافعی نے فرمایا نہین سنی مین نے اس باب مین کہ حد وہ کفارہ ہوجاتی ہین اپنے لوگون کے لئے کوئی حدیث اس صحیح سے اچھی اور امام شافعی نے فرمایا مین وہ شخص کہتا ہون جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ اسکو چھپا دیوی تو چاہئے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کرلیوے اسکی سوائے اپنے اور خدا تعالے کے کسیکو معلوم نہو اور ایسا ہی مروی ہے ابی بکر اور عمر سے کہ ان دونون نے حکم کیا اپنے عیب چھپانیکا **باب** ماجاء فی اقامۃ الحد علی الاماء ابواب لونڈیون کو حد مارنی کی بیان مین **عن** ابی عبدالرحمن السلمی قال خطب علی فقال یا ایھا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم من احصن منھم ومن لم یحصن وان امۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدھا فاتیتھا فاذا ھی حدیثۃ عھد بنفاس فخشیت ان انا جلدتھا ان اقتلھا او قال تموت فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال احسنت ترجمہ روایت ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہا خطبہ پڑہا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اور کہا اے آدمیو حد جاری کرو اپنی لونڈی غلامون پر جو محصن ہو اسمین یا نہو اور ایک لونڈی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا کیا تو حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ کوڑے مارو نمین اسکو سو آیا مین اسکی پاس اور اسکو نیا نفاس آیا تھا یعنے وضع حمل کے بعد سو ڈرا مین کہ اگر کوڑے مارو نمین اسکو تو قتل کرو نمین اسکو یا مر جاوے یعنے راوی کو شک ہے کہ اقتلھا کہا یا تموت سو مین گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا اسسے تو فرمایا آپنے خوب کیا تو نے یعنے نفاس مین حد ماری ف یہ حدیث صحیح ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناھا فلیجلدھا ثلثا بکتاب اللہ فان عادت فلیبعھا ولو بحبل من شعر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ناکرے کسیکی لونڈی تم مین سے تو کوڑے مارے اسکو تین بار اللہ کے کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنے جو تھی بار تو بیچ ڈالو اسکو اگرچہ ایک بالونکی رسی کے عوض بکے ف اس باب مین علی اور ابن عباس اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتی ہین حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے اسنی کئی سندون سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمای صحابہ وغیرہم کا کہ حد ماری آدمی اپنے مملوک یعنے لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی اسمین کچھ حاجت نہین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضون نے کہا کہ اسکو بادشاہ کی سپرد کری اور آپ حد نہ ماری اور پہلا قول صحیح ہے **باب** ماجاء فی حد الشارب کہ شراب مست کی حد مارنیکی بیان مین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب الحد بنعلین اربعین قال شعر اظنہ فی الخمر ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حد ماری جوتیون سے چالیس جوتیان کہا مسعر نے جو راوی اس حدیث کے ہین گمان کرتا ہون مین کہ یہ حد شراب کی تہی ف اس باب مین علی اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی ہریرہ اور سائب اور ابن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے حدیث ابی سعید کے حسن ہے اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر ابن عمرو ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی برجل قد شرب الخمر فضربہ بجریدتین نحو الاربعین وفعلہ ابوبکر فلما کان عمر استشار الناس فقال عبدالرحمن بن عوف کاخف الحدود ثمانین فامر بہ عمر ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ایکر دکو کہ اسنے شراب پی تہی تو مارا اسکو دو ٹہنیون سے کھجور کی جسکے پتے توڑ ڈالی تہے چالیس چہڑیون کے قریب مارین اور ایسا ہی کیا ابوبکر نے پھر جب حضرت عمر نے مشورہ کیا لوگون سے تو کہا عبدالرحمن بن عوف نے سب حدون سے ہلکی اسی کوڑے ہین سو اسکا حکم دیا حضرت عمر نے ف حدیث انس کے حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ حد اسی کوڑے ہین **باب** ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ یعنے جو کوئی شراب پیوے تو کوڑے مارو اور چوتھی بار اسکو قتل کرین **عن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ ترجمہ روایت ہے حضرت معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی شراب پی تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار تو اسکو قتل کرو ف اس باب مین ابی ہریرہ اور شرحبیل ابن اوس اور جریر اور ابی المدلہ کوفی اور عبداللہ بن عمرو سے ہے روایت ہے معاویہ کے حدیث ایسی ہے روایت کے ثوری نے بھی انہون نے عاصم سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے معاویہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے روایت کرتی ہین سہیل ابن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سائب نے محمد سے کہتے تہے حدیث ابی صالح کی جو مروی ہے بواسطہ حضرت معاویہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین زیادہ صحیح ہی ابی صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہہ حکم

ابتدائی اسلام میں تو ہر منسوخ ہوگیا اسکی بعد ایسا ہی مروی ہے محمد ابن اسحٰق سے وہ روایت کرتی ہیں ابن منکدر سی وہ روایت کرتی ہیں جابر بن عبداللہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ نے فرمایا جو شراب پیے اسکو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیے تو اسکو قتل کردو کہا جابر نے پھر لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکے بعد ایک آدمی کو کہ جسنے شراب پی تھی چوتھی بار تو مارا اسکو یعنے کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا اور ایسی ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذویب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کے مانند اور کہا ہم فوج ہوگیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسیکا نہ اگلو نہیں نہ پچھلو نہیں اور ان روایتوں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنے قتل نکرنیکو یہ بھی روایت ہی کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندوں سے کہ آپ نے فرمایا لا یحل دم امرء مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ یعنے حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینی والا اپنی دین حق کو **باب** ما جاء فی کم یقطع السارق باب ان باتوں میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹا جاوے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقطع فی ربع دینار فصاعدا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ **ف** حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمر سی وہ روایت کرتی ہیں عائشہ سے مرفوعا اور روایت کیا اسکو بعضوں نے عمر سی انہوں نے عائشہ سی موقوفا **عن** ابن عمر قال قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجن قیمتہ ثلثۃ دراہم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانیکے سبب سے کہ اسکی قیمت تین درہم تھی **ف** اسباب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابوبکر صدیق کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جاویں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہای تابعین کا اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹنا چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اسکو قاسم بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنے ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم کم میں **باب** ما جاء فی تعلیق ید السارق باب چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکانیکی بیان میں **عن** عبدالرحمٰن بن محیریز قال سألت فضالۃ بن عبید عن تعلیق الید فی عنق السارق امن السنۃ ھو قال انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق فقطعت یدہ ثم امر بھا فعلقت فی عنقہ ترجمہ روایت ہے عبدالرحمٰن بن محیریز سی کہا پوچھا میں نے فضالہ بن عبید سے کہ ہاتھ لٹکانا گلے میں چور کے سنت سے یا نہیں یعنے بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو اور کاٹ گیا ہاتھ اسکا پھر حکم کیا اسکو حضرت نے کہ لٹکا دیا گیا وہ کٹا ہوا ہاتھ اسکی گردن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاۃ سے اور عبدالرحمٰن ابن محیریز شامی ہیں عبدالرحمٰن بن محیریز شامی کے **باب** ما جاء فی الخائن والمختلس والمنتہب باب یا میں خیانت کرنیوالی اور اچکے اور ڈاکو کے **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی خائن ولا منتہب ولا مختلس قطع ترجمہ روایت ہے جابر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے خیانت کرنیوالی پر اور ڈاکو اور اچکے پر ہاتھ کاٹنا یعنے انکی اور سزا میں ہیں ہاتھ کاٹنا انکی سزا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی حدیث کے مانند اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسملی کے ایسا ہی کہا علی ابن مدینی نے ترجمہ کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اسمیں سے چرا لیوے اور اسمیں قطع لازم نہیں اسلئے کہ وہ مال محروز نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں ایکبارگی کوئی چیز لے بھاگنے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لیجانا اسمیں بھی قطع ید نہیں بسبب مال محروز نہ ہونیکے اور نہبا اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو بولتی ہیں اسمیں چوری کے معنے کچھ پا کر لینا ہے پائی نہیں جاتے اسلئے اسمیں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اسواسطے کہ اصل ہاتھ کاٹنے کے باب میں یہ آیت ہے السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما یعنے چور اور چوٹی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنے چوری اسکو کہتے ہیں کہ مال محروز میں سے چھپا کر کچھ لے لی **باب** ما جاء لا قطع فی ثمر ولا کثر باب اس بیان میں کہ درختوں کے پھلوں اور کھجور کے گابھن میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے **عن** محمد بن یحیی بن حبان عن عمہ واسع بن حبان ان رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر ترجمہ روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع ابن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی ہاتھ کاٹا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہو اسکی چرائی میں اور اسیطرح کھجور کے گابھہ میں یعنی بسبب نہونے مال محروز کے ف ایسا ہی روایت کیا ہے عبید اللہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد ابن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنی چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث بن سعد کی روایت کے مانند اور روایت کی مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہیں نے واسع بن حبان کا **باب** جاء ان لا یقطع الایدی فی الغزو **باب** اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں **عن** بسر بن ارطاۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقطع الایدی فی الغزو **ترجمہ** روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹے جائیں جہاد میں **ف** یہ حدیث عمرو سے اور روایت کی ہے ابن ابیہ کے سوا اور لوگوں نے اسی اسناد سے اسکی مانند اور بعضوں نے بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کی نزدیک انہی میں ہیں اور زاعی کہتے ہیں قائم نہ کیجائیں حدود جہاد میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس لحاظ سے کہ شاید بجاوے وہ شخص جسکو حد ماری جاوے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آوے امام دارالحرب سے اور داخل ہووے دارالاسلام میں تو پھر حد اجب ہوئی ہو اسپر جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے **باب** ما جاء فی الرجل یقع علی جاریۃ امرأتہ **باب** اس بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے **عن** حبیب بن سالم قال رفع الی النعمان بن بشیر رجل وقع علی جاریۃ امرأتہ فقال لاقضین فیھا بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت احلتھا لہ لاجلدنہ مائۃ وان لم تکن احلتھا لہ رجمتہ **ترجمہ** روایت ہے حبیب ابن سالم سے کہا لایا گیا نعمان ابن بشیر کے پاس اسکو کہ زنا کیا تھا اسنے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کرونگا اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخشدی ہووے لونڈی اس مرد کو تو کوڑے ماروں گا میں اسکو سو اور اگر نہ بخشدی ہو وہ عورت اسکو تو پتھر ماروں گا میں اسکو **روایت** کیا ہے ہمسے علی ابن حجر نے کہا روایت کی ہمسے ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب ابن سالم سے انہوں نے نعمان ابن بشیر سے اسکی مانند اور اسناد میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسی کے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب ابن سالم سے یہ حدیث الا یہ روایت کی ہے انہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور ابی بشیر نے بھی نہیں سنی حبیب ابن سالم سے یہ حدیث الا یہ روایت کی ہے انہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علما نے اس مرد کے بارہ میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعود نے کہا اسپر حد نہیں ولیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحق کا مذہب نعمان ابن بشیر کے روایت کے موافق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** ما جاء فی المرأۃ اذا استکرھت علی الزنا **باب** اس بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا جاوے **عن** عبد الجبار بن وائل بن حجر عن ابیہ قال استکرھت امرأۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنھا الحد واقامہ علی الذی اصابھا ولم یذکر انہ جعل لھا مھرا **ترجمہ** روایت ہے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پس دور کردی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد اور حد قایم کی اسپر جسنے اس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے اس عورت کے لئے کچھ مہر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبد الجبار بن وائل بن حجر نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی اسنے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جسپر زبردستی کیجاوے اسپر حد نہیں آئی **عن** علقمۃ بن وائل الکندی عن ابیہ ان امرأۃ خرجت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تریدالصلوۃ فتلقاھا رجل فتجللھا فقضی حاجتہ منھا فصاحت فانطلق ومر بھا رجل فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا ومرت بعصابۃ من المھاجرین فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انہ وقع علیھا فاتوھا فقالت نعم ھو ھذا فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما امر بہ لیرجم قام صاحبھا الذی وقع علیھا فقال یا رسول اللہ انا صاحبھا فقال لھا اذھبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل قولا حسنا وقال للرجل الذی وقع علیھا ارجموہ وقال لقد تاب توبۃ لو تابھا اھل المدینۃ لقبل منھم **ترجمہ** روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اسکو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گذرا اسکے پاس سے ایک اور مرد سو اس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گذری اسپر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنے زنا کیا پس دوڑی وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اسنے اسکے ساتھ اور لائی اسکو اس عورت پاس اور کہا اسنے یہ وہی ہے یعنے اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی تھا سو پکڑ لائی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو جب حکم

فرمایا آپ نے کہ جو کسی کو کہتا ہوا اُس عورت کا زنا کرنیوالا کہ جسنے زنا کیا تھا اُس سے اور کہا اُسنی یا رسول اللہ مین نون زنا کرنیوالا اِس عورت سے سو فرمایا آپ نے اُس عورت سے جا تو اللہ نے بخشدیا تجھکو یعنے اسلئے کہ تو معذور تھی اور فرمایا اُس مرد سے کہ جسپر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنے اُسکی تسلی کی اور فرمایا اُس مرد کو جسنے زنا کیا تھا اُس سی تہپر مارو اسکو اور فرمایا آپ نے بیشک توبہ کی اُسنی ایسی کہ اگر ویسی توبہ کرین تمام شہر والی تو قبول کیجاوے اُنسی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سُنا ہی اپنے باپ سے اور وہ بڑی ہین عبد الجبار بن وائل نے نہین سُنا اپنے باپ سے **باب** ماجاء فی من یقع علی البہیمۃ باب اُسکی یا مین جو جانور سے وطی کرے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ وقع علی البہیمۃ فاقتلوہ واقتلوا البہیمۃ فقیل لابن عباس ما شان البہیمۃ قال ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک شیئا ولکن اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرہ ان یوکل من لحمہا او ینتفع بہا وقد عمل بہا ذلک العمل ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم لوگ کہ وطی کی اُسنی چارپایے سے تو قتل کرو اُسکو اور اُس جانور کو اور پوچھا ابن عباس سے کیا وجہ ہے چارپایے کی قتل کی یعنی وہ تو بیقصور ہے اور غیر مکلف سو کہا اُنہون نے نہین سُنی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسکی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہون مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکہا کہ گوشت کہاوین اُسکا یا اُس سے کچھہ فائدہ لیوین اور اُسکے ساتہ ایسا برا فعل کیا گیا ہو ف اِس حدیث کو ہم نہین جانتے مگر عمر بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہین وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباس سے کہ اُنہون نے فرمایا جو وطی کرے چارپایے سی اُسپر حد نہین **روایت** کی ہے یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہون نے کہا روایت کی ہے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنہون نے کہا روایت کی ہمسے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہی اِس حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی حد اللوطی باب لواطت کرنیوالے کی سزا کے بیان مین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم کہ عمل کرتا ہے قوم لوط کا یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو ف اسباب مین جابر اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے اور اسی حدیث کو ہم اسیطرح جانتے ہین کہ مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سی سو اُسمین یہ لفظ ہین کہ فرمایا آپنی ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہین ذکر کیا اُسمین قتل کا اور ذکر کیا اُسمین کہ ملعون ہے جو جماع کرے چارپایے سے یعنی گائے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سی وہ روایت کرتے ہین سہیل سے جو بیٹے ہین ابی صالح کی وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی اقتلوا الفاعل والمفعول بہ مگر اِس روایت مین کچھہ گفتگو ہے یعنے ضعیف ہے ۱۲ اور ہم نہین جانتے کسیکو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سی سوای عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف ہین روایت مین ازروی حافظہ کی اور اختلاف ہے علما کا لواطی کے سزا مین سو بعضون نے اُسپر رجم تجویز کیا ہی محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضون نے کہا علما تابعین اور فقہا مین سے اُنہین مین ہین حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطا بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لُوطی کی ایسی ہے جیسے حد زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا **عن** عبد اللہ بن محمد بن عقیل انہ سمع جابرا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے کہ اُنہون نے سنا جابر سی کہ کہتا تہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے مین ڈرتا ہون اپنی اُمت پر عمل ہے لوط کی قوم کا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسکو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہین یعنی مروی ہے عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہین جابر سے **باب** ماجاء فی المرتد باب مرتد کے بیان مین **عن** عکرمۃ ان علیا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلک ابن عباس فقال لو کنت انا لقتلتہم بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ولم اکن لاحرقہم بالنار نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تعذبوا بعذاب اللہ فبلغ ذلک علیا فقال صدق ابن عباس ترجمہ روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلادیا ایک قوم کو کہ مرتد ہوگئی تہی اسلام سے سو یہ خبر پہونچی ابن عباس کو تو کہا اُنہون نے اگر مین ہوتا تو قتل کرتا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق کہ فرمایا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اُسکو قتل کرو اور مین اُنکو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے سو یہ خبر پہونچی حضرت علی کو اور کہا اُنہون نے سچ کہا ابن عباس نے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا مرتد کی باب مین یعنی اُسکو قتل کرنا چاہیئی اور اختلاف ہے جو مرتد ہو جاوے اسلام مین سوا ایک گروہ نی علما سی کہا ہی کہ وہ بہی قتل کیجاوے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا اور ایک گروہ نے کہا ہی اُنہین مین سی کہ قید کیجاوے اور قتل نکیجاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ کا **باب** ماجاء فی من شہر السلاح باب اُسکی یا مین جو سلاح ہتیار نکالی **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا ترجمہ روایت ہے

ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم پر ہتیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ف اسباب ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابی ہریرہ اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے ۴ حدیث ابی موسیٰ کی حسن صحیح ہے **باب** ما جاء فی حد الساحر باب جادوگر کی حد کے بیان میں **عن** جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر ضربۃ بالسیف ترجمہ روایت ہے جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی مار تلوار سے ف اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسمٰعیل بن مسلم کی ضعیف ہیں حدیث میں اور روی حفظہ کی اور اسمٰعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع نے ثقہ کہا ہے اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی پر صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب سے موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علما کا ہے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین کے سوا اور دنکا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جاوے اگر ایسا جادو کرے کہ اس سے حد کفر کو پہونچے ورنہ ضرور نہیں **باب** ما جاء فی الغال یا یضع یا یہ باب اسکی میں جو غنیمت کا مال چراوے **عن** عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وجدتموہ غل فی سبیل اللہ فاحرقوا متاعہ قال صالح فوجدت علی مسلمۃ ومعہ سالم بن عبد اللہ فوجد رجلا قد غل فحدث سالما بہذا الحدیث فامر بہ فاحرق متاعہ فوجد فی متاعہ مصحف فقال سالم بع هذا وتصدق بثمنہ ترجمہ روایت ہے عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو پاؤ تم کہ چوری کی اسنے جہاد کے مالمیں یعنے غنیمت میں تو جلاوو اسکا اسباب صالح نے کہا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور اسکے ساتھ سالم بن عبد اللہ بھی تھے سو پایا ایک شخص کو کہ اسنے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب اسکا اور پایا اسکے اسباب میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اسکو مدینہ کر ڈالو اور خیرات کر دی اسکی قیمت ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے روایت کیے ہی یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زائدہ کی اور کنیت انکی ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور کہا محمد نے اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال غنیمت کے مال چرانے والے کا مگر اسمیں حکم نہیں اسکے مال اسباب کے جلا دینے کا اور کہا یہ حدیث غریب ہے **باب** ما جاء فیمن یقول للآخر یا مخنث باب اسکی میں جو کسی کو کہے مخنث **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال للرجل یا مخنث فاضربوہ عشرین واذا قال یا مخنث فاضربوہ عشرین ومن وقع علی ذات محرم فاقتلوہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو کوئی آدمی کہے مسلمان کو اے مخنث تو مارو اسکو بیس یعنے کوڑے اور جب کہے کسیکو اے مخنث تو مارو اسکو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتی والی محرم عورت سے یعنے جس سے نکاح حرام ہے تو اسکو قتل کرو ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے روایت کیا اسکو براء بن عازب نے اور قرہ بن ایاس مزنی نے کہ رہے وہ نکاح کیا اپنی باپ کی جورو سے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے قتل کا اور اسی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنے شافعیہ کا کہ کہتے ہیں جو صحبت کرے ناتی والی محرم سے تو اسکو قتل کرنا چاہیے اور امام احمد نے کہا جسنے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جاوے اور اسحاق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتی والی محرم سے وہ قتل کیا جاوے **باب** ما جاء فی التعزیر باب تعزیر کے بیان میں **عن** ابی بردۃ بن نیار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ ترجمہ روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود اللہ سے ف اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے سو خطا کی اسمیں اور کہا روایت سے عبد الرحمن بن جابر نے بسر بن عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے کہ اسمیں یوں ہے کہ روایت کیے عبد الرحمن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبد اللہ کے ابی بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے بارے میں یہ حدیث ہے **ابواب الصید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یہ ابواب ہیں صید کی جو وارد ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء ما یؤکل من صید الکلب وما لا یؤکل باب اسکی میں جو آیا ہے کہ کون سا صید کتے کا کھایا جاوے اور کون نہ کھایا جاوے **عن** عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ انا نرسل کلابنا المعلمۃ قال کل مما امسکن علیک قلت یا رسول اللہ وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکہا کلب من غیرہا قال قلت یا رسول اللہ انا نرمی بالمعراض قال ما خرق فکل وما اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے کو تو فرمایا آپ نے کہا تو اس شکار کو کہ جسکو روک رکھا ہے اسی تیرے لیے کہا میں نے یا رسول اللہ اگر وہ کتا اس شکار کو مار ڈالے فرمایا آپ نے اگرچہ مار ڈالے یعنے جب بھی کہا نا درست ہے جبتک کہ نہ شریک ہو اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم تیر مارتے ہیں سات معراض کے فرمایا آپ نے جو تیر کے نوک سے شکار پھٹ جاوے وہ کھا لے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اسے نہ کھا روایت کی ہم سے محمد بن یحیی نے

انہوں نے کہا روایت کی ہم سے احمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے منصور سے اسی روایت کی مانند مگر اسمیں یہ لفظ ہیں وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ اور سوال کیا گیا حضرت سے سرخاب کے مارے ہوئے شکار کا اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكَلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ وَاِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ اَثَرَ سَهْمٍ غَيْرِ سَهْمِكَ قُلْتُ اَفَاَدَعُ اَرْضَ قَوْمٍ اَنَا بِاَرْضِهِمْ قَالَ لَا قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا ترجمہ روایت ہے عائذ اللہ بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے سنا ابو ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ ہم شکار والے لوگ ہیں سو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اسپر نام اللہ کا اور وہ کتا روکے تیرے لیے یعنے آپ کھانی لگتو کھا تو کہا میں نے اگرچہ وہ کتا مار ڈالے شکار کو کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مار ڈالے کہا راوی نے کہا میں نے پھر تیر پر مارنے والی لوگ ہیں فرمایا اپنی جو پھر لاوی تجھ پر کمان تیری وہ کہا لی یعنے جو تیرے تیر سے مری کہا راوی نے کہا میں نے پھر سفر والے لوگ ہیں گذر کرتی ہیں یہود اور نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتی انکے برتنوں کے سوا اور برتن تو انکو دھو لو پانی سے پھر اسمیں کھاؤ اور پیو ف اسماعیل بن حاتم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ وہ ابو ادریس خولانی ہیں **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ** باب کلب مجوسی کے شکار کے بیان میں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے منع کی گئی ہم کلب مجوسی کے شکار سے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں کلب مجوسی کے شکار کی اور قاسم بن ابی برہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں **بَابُ** وَصَيْدِ الْبُزَاةِ باب باز کے شکار کے بیان میں عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ فَكُلْ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو تو فرمایا جو روک رکھی تیرے لیے وہ کھا ف اسحدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ نہیں دیکھتے ہیں باز کی اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ اور مجاہد نے کہا براہ وہ پرندہ ہی کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیۃ کریمہ میں مذکور ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ تو انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندہیں کہ جنسے شکار کیا جاوے اور رخصت دی ہے علما نے باز کی شکار کی اور اسمیں سے اگر وہ کھا ہی جاوے تو بھی درست ہے اور کہا ہی کہ اسکی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنے جب چھوڑیں شکار پر تو جاوے اور مکروہ کہا ہی اسکو بعضوں نے اور اکثر فقہا نے کہا ہی اسکا شکار کھانا درست ہے اگرچہ وہ اسمیں سے کچھ کھا بھی جاوے **بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ** باب اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے اور وہ گم ہو جاوے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرْ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں پھر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں تیر اپنا دوسرے دن اپنا تیر فرمایا اپنے جب جانے تو کہ تیرے تیر نے ہی مارا ہی اسکو اور نہ دیکھے تو اسمیں اثر کسی درندے کا تو اسکی کھا لی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی بشر اور حجاج نے ابو الزبیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور اسماعیل بن ابی ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے **بَابُ فِي مَنْ يَّرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ** باب اسکی بیان میں جو تیر مارے شکار کو اور پھر پاوے اسکو مرا ہوا پانی میں عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ الْمَاءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُكَ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپنے جب تو تیر مارے شکار کو تو یاد کر اسپر نام اللہ کا سو اگر پاوے تو اسکو مرا ہوا تو کھا لی مگر یہ کہ جب پاوے تو اسی پانی میں گرا ہوا کہا اسکو کہ تو نہیں جانتا کہ پانی نے اسکو قتل کیا یا تیرے تیر نی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابُنَا كِلَابًا اُخْرٰى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ قَالَ سُفْيَانُ كُرِهَ لَهٗ اَكْلُهٗ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھائی ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپنے جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اسپر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روکے وہ تیرے لیے سو اگر اس کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھا لیا تو نہ کھا اسلیے کہ اسنے اپنی واسطے شکار پکڑا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھلا دیکھئی تو اگر ملجاوے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا یعنے شکار کے مارنی میں دوسرا کتا بھی کیسا ایسا شریک ہو جاوے کہ اسپر نام لیا ہو اللہ تعالیٰ کا فرمایا آپنے تو نے تو ذکر کیا ہے نام اللہ تعالیٰ کا اپنے کتے کے چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر یعنی اس شکار کا کہا نادرست نہیں کہا سفیان نے جو راوی حدیث کے ہیں اسکا کھانا نادرست نہیں ف اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جاوے پانی میں

تو نہ کھاؤ اور بعضوں نے کہا ذبیحہ کی حلقوم جب کٹ جاوے اور پانی میں گر پڑے اور مرے تو اسکا کھانا درست ہے اور یہی قول ابن مبارک کا ہے اور اختلاف ہے علما کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جاوے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھا لی تو اسکا کھانا درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض علمائے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور علما نے اسکے کھانیکی اگرچہ کتا انمیں سے کھا لیوے **باب** ماجاء فی صید المعراض باب معراض کے شکار کے بیان میں **عن** عدی بن حاتم قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحدہ فکل وما اصبت بعرضہ فھو وقیذ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپنے جو مارے تو اسکی نوک سے تو کہا اسکو اور جو مارے تو اسکو چوڑان سے تو وہ وقیذ ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور ابن عمر نے کہا انہوں نے روایت کی ہے سفیان نے انہوں نے ذکر کیا سی انہوں نے شعبی سے انہوں نے محمدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **معجم** کہتا ہے معراض کے کئی معنے ہیں بعضوں نے کہا کہ وہ پہاری لاٹھی ہے کہ اسکے کنارے میں نوکدار لوہا لگا ہوتا ہے اسکو پھینک کر شکار مارتے ہیں اور جو نوک سے مرے اسکو وقیذ اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے اسکو وقیذ فرمایا اور یہی بعضی معراض کے صحیح ہیں اور ہر وہ لکڑی کہا ہی ایسا ہے کہ انمیں گانسی بھی نہیں اور پر بھی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں گوشے اسکے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ سی موٹی ہوتی ہے جب اسکو پھینکو تو سیدھی جاتی ہے غرض ہر نوع جو شکار کرنیکی تیزی سے مذبوح ہو جاوے اور خون بہہ جاوے وہ حلال اور جو چوٹ سی مرے وہ حرام ہے **باب** فی الذبح بالمروۃ باب پتھر سے ذبح کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبداللہ ان رجلا من قومی ذبح بمروۃ صادا ربیا او اربیتین فذبحھما بمروۃ فتعلقھما حتی لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فامرہ بأکلھما ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک مرد نے ہماری قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا انکو پتھر سے اور لٹکتے رہے ان دونوں کو یہانتک کہ ملاقات کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا آپسے سو حکم کیا آپنے اسکے کھانیکا **ف** اسباب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنیکی اور نہیں تجویز کیا خرگوش کھانمیں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور مکروہ کہا بعضوں نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبی کا احادیث کے روایتمیں سو روایت کیا داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے اور روایت کیا عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے اور محمد بن صفوان سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا جابر جعفی نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شعبی کی جو جابر سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ اکل المصبورۃ باب اس بیان میں کہ مصبورہ کا کھانا مکروہ ہے **عن** ابی الدرداء قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجثمۃ وھی التی تصبر بالنبل ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسکو باندھ کر تیر مارین یہانتک کہ مر جاوے یعنے اسکو نشانہ بناوین **ف** اسباب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور براء اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے **عن** ذھب بن ابی حالد قال حدثتنی ام حبیبۃ بنت العرباض بن ساریۃ عن ابیھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر وعن لحوم الحمر الاھلیۃ وعن المجثمۃ وعن الخلیسۃ وان توطأ الحبالی حتی یضعن ما فی بطونھن قال محمد بن یحیی ھو القطعی سئل ابو عاصم عن المجثمۃ فقال ان ینصب الطیر او الشیء فیرمی وسئل عن الخلیسۃ فقال الذئب او السبع یدرک الرجل فیاخذ منہ فیموت فی یدہ قبل ان یذکیھا ترجمہ روایت ہے ذہب بن ابی خالد سے کہا کہ روایت کی مجھسے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خیبر کے روز ہر جانور درات والی درندے سی اور ہر پنجے والے پرندے سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے اور منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سی اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کیجاوے حاملہ عورتوں سے جب تک کہ وہ جن لیوین جو انکے پیٹ میں ہے کہا محمد بن یحیی نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم سی مجثمہ کا ہے تو کہا وہ جانور پرندے یا کوئی اور چیز کہ سامنی رکھی جاوے اور اسکو تیر یا پتھر مارین یعنے اسکو نشانہ بناوین اور پوچھا اسنے کہ خلیسہ کیا ہے تو فرمایا اسنے کہ خلیسہ جانور ہے کہ جسکو بھیڑیا یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اسکو دیکھکر اس سے چھین لیوے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جاوے **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ شیء فیہ الروح غرضا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ مقرر کیجاوے کوئی چیز کہ جسمین جان ہو نشانہ یعنے جاندار چیز کو نشانہ نہ بنایا جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فی ذکوۃ الجنین باب جنین کے حلال کرنیکے بیان میں **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کرنا جنین کا حلال کرنا ہے اسکی ماں کا یعنے جب کوئی جانور حلال کیا اور اسکے پیٹ سے بچہ نکلا تو اسکو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضرور نہیں **ف** اسباب میں جابر اور ابی امامہ اور ابی الدرداء اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے

ف حدیث ابن عباس سے معلوم ہوا کہ جانور کو نشانہ بنانا حرام ہے اور اس حدیث سے بھی جو ابن عباس سے مروی ہے اور حدیث ابن عمر سے بھی جو ابن عمر سے مروی ہے

اور حدیث حسن صحیح اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے عامۂ صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو الولید کا نام ہشیم بن بشیر بن قاسم ہے **باب** ما جاء فی کراھیۃ کل ذی ناب وذی مخلب باب حرمت ہے ہر ذی ناب ذی مخلب کے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع ترجمہ روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور ببر چیتے وغیرہ کی روایت کی ہے سعید بن عبد الرحمن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کیا ہے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی سند سے اسی روایت کے مانند **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے **عن** جابر قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم خیبر الحمر الانسیۃ ولحوم البغال وکل ذی ناب من السباع وذی مخلب من الطیر ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے جس دن خیبر فتح ہوا پالے ہوئے گدھوں کا گوشت اور گوشت خچر و فکا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور ہر چنگل سے پکڑنے والا پرندہ یعنی کاف **ف** اس باب میں ابو ہریرہ اور عیاض بن سارید اور ابن عباس سے بھی روایتیں ہیں اور حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم کل ذی ناب من السباع ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندہ یعنی کاٹ شیر اور کتے کی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء ما قطع من الحی فھو میتۃ باب اس بیان میں کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جاوے وہ مردار ہے **عن** ابی واقد اللیثی قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یجبون اسنمۃ الابل ویقطعون الیات الغنم فقال ما قطع من البھیمۃ وھی حیۃ فھی میتۃ ترجمہ روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے تھے اونٹوں کے کوہانوں اور کاٹ لیا کرتے تھے سرین بکریوں کے بغیر ذبح کے جو ان جانوروں کے سو فرمایا حضرت نے جو کاٹا جاوے جانور سے اور وہ جانور زندہ ہی تو وہ کاٹا ہوا مردار ہی **روایت** کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہمیں ابو النضر نے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار سے اسی کے مانند یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے **باب** فی الزکوۃ فی الحلق واللبۃ باب اس بیان میں کہ ذبح کرنا حلق اور لبہ میں جائز ہے **عن** ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الزکوۃ الا فی الحلق واللبۃ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک قال محمد بن منیع قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ ترجمہ روایت ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبہ میں ذبح نہ کرے تو فرمایا آپ نے اگر نیزہ مار دیوے تو اسکی ران میں تو یہی کفایت کرتا ہی تجھکو کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے **ف** اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم کسی روایت ابی العشراء سے مگر اسی حدیث کی سوا اور اختلاف ہے نام میں ابی العشراء کے سو بعضوں نے کہا ہی انکا نام اسامہ بن قہطم ہے اور کہتے ہیں کہ نسیار بن برزہی اور بعضی کہتی ہیں ابن نہز اور بعضے کہتی ہیں عطارد **باب** فی قتل الوزغ باب چھپکلی کے مارنے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغۃ بالضربۃ الاولی کان لہ کذا وکذا حسنۃ فان قتلھا فی الضربۃ الثانیۃ کان لہ کذا وکذا حسنۃ فان قتلھا فی الضربۃ الثالثۃ کان لہ کذا وکذا حسنۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قتل کرے ایک چھپکلی کو پہلے چوٹ میں ہوگا اسکو اتنا ثواب پھر اگر مارا اسکو دوسرے چوٹ میں تو ہوگا اسکو اتنا اتنا ثواب یعنے پہلی سے کم پھر اگر مارا تیسرے چوٹ میں تو ہوگا اسکو ثواب اتنا اتنا یعنے دوسرے چوٹ سے کم **ف** اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایتیں ہیں حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** ما قتل من الحیات باب سانپوں کے مارنے کے بیان میں **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانھما یلتمسان البصر ویسقطان الحبل ترجمہ روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو جسکے پشت پر دو خط سیاہ ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جسکے دم چھوٹی ہوتی ہے گویا وہ دم کترا ہے اسلئے کہ یہ دونوں اندھا کرتی ہیں بینائی کو اور گرا دیتی ہیں حمل کو یعنے انکی ہیبت سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہی بسبب زہر کے جو انمیں خدا وند تعالے نے رکھا ہی **ف** اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایتیں ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی لبابہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بعد اس فرمانکے پتلے سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتی ہیں اور انکو عوامر کہتے ہیں یعنے بستیوں میں رہنے والی اور مرسی سے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ ہوتا ہے جیسے چاندی اور جنمیں سیدھا چلتا ہی مرتا نہیں **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لبیوتکم عوامر فحرجوا علیھن ثلثا فان بدا لکم بعد ذلک

مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوهُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں سو انکو گاہ کر دو تین بار سو اگر پھر انمیں کا کوئی نکلے تو اسکو قتل کرو ف ایسی ہے روایت کی ہے حمید اللہ بن عمر نے بھی حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سعید سے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سائب سے جو مولی ہیں ہشام بن زہرہ کی ابی سعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے روایت کی ہمسے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے مالک نے اور یہ روایت حمید اللہ بن عمر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیغے سے مالک کے روایت کے مانند عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ لَیْلٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَہَرَ عَلَیْکُمْ فِی الْمَسْکَنِ فَقُوْلُوْا لَہَا اِنَّا نَسْئَلُکِ بِعَہْدِ نُوْحٍ وَبِعَہْدِ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَا تُؤْذِیْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْہَا ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا انہوں نے کہا ابو لیلی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھسے چاہتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے تھا کہ تو ہمکو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلا تو اسکو قتل کرو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ثابت بنانی مگر اسی سند سے ابن ابی لیلی کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِیْ قَتْلِ الْکِلَابِ باب کتوں کے مارنے کے بیان میں عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِہَا کُلِّہَا فَاقْتُلُوْا مِنْہَا کُلَّ اَسْوَدَ بَہِیْمٍ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتی اللہ کے پیدا کی ہوئی گروہوں سے تو حکم کرتا میں انکے سب کے مار ڈالنے کا سو مار ڈالو سیاہ رنگ کو ف اسی معنی میں جابر اور ابن عمر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور بعضی روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہی کہ جسمیں کہیں سفیدی نہ ہو اور بعضے علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کو **باب** مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا مَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ باب اس بیان میں کہ جو کتا پالے اسکے کتنے نیک عمل گھٹتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ اتَّخَذَ کَلْبًا لَیْسَ بِضَارِیَۃٍ لَا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ یُنْقَصُ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پالا کتا یا رکھا راوی کو شک ہے کہ اقتنی فرمایا یا اتخذ کہ نہیں ہے وہ دوڑنیوالا یعنے شکار پر اور نہ جانور دنکی حفاظت کرنیوالا گھنٹا جاویگا اسکی نیکیوں کا ثواب ہر ایک دن میں دو قیراط ف اسی معنی میں عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی زہیر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ یعنے یا کتا کھیت کی حفاظت کرنیوالا یعنے اسکا پالنا بھی جایز ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ مَاشِیَۃٍ قَالَ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا ہُرَیْرَۃَ لَہٗ زَرْعٌ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کتوں کے مارنے کا مگر شکار کا کتا اور جانوروں کی حفاظت کا کتا کہا راوی نے کہا گیا ابن عمر سے کہ ابا ہریرہ کہتے ہیں اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ یعنے یا کتا کھیت کی حفاظت کا کہا ابن عمر نے کہ ابا ہریرہ کے کھیت ہے یعنے اسی لیے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتُقِصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پالی کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا یا کھیت کی یعنے اسکے سوا جو کتا پالی گھٹتے جاتی ہیں اسکے ثواب حسنات ہر دن میں ایک قیراط ف یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے عطاء بن رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک بکری ہی ہو روایت کیے ہمسے یہ حدیث اسحق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اِنِّیْ لَمِمَّنْ یَرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَۃِ عَنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِہَا فَاقْتُلُوْا مِنْہَا کُلَّ اَسْوَدَ بَہِیْمٍ وَمَا مِنْ اَہْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِہِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا کہ جو شاخیں اٹھا رہی تھے درخت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپنے کہ اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتی سب گروہوں سے یعنے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں تو البتہ میں حکم کرتا انکے قتل کا سو قتل کرو اسمیں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جاوینگے انکے عملوں میں سے ہر دن ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا باغوں کی حفاظت کا یعنے تین کتے پالنا جایز ہیں باقی سب حرام ہیں ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن ہے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن مغفل سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** فِی الذَّکٰوۃِ بِالْقَصَبِ وَغَیْرِہٖ باب بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا

غدا اولیست معنا مدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوا ما لم یکن سنا او ظفرا وسا حدثکم عن ذلک اما السن فعظم وامّا الظفر فمدی الحبشۃ ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے کہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مقابلہ کرینگے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنیکی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خون بہاوے اور نام لیا جاوے اللہ تعالیٰ کا اُسپر اُسے کھاؤ جب تک کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو یعنے دانت اور ناخن سے ذبح کرو اور میں اب بیان کرتا ہوں تمسے اسکا حال سو دانت تو ہڈی ہے اور ناخن وحشیوں کی چھری ہے حبشیوں کی روایت ہے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا سفیان نے روایت کی مجھسے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اسکا کہ روایت کی ہی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہی اور عبایہ نے رافع سے اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک نہیں تجویز کرتی ہیں یہ کہ ذبح کیا جاوے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے **باب عن رافع** قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فندّ بعیر من ابل القوم ولم یکن معھم خیل فرماہ رجل بسھم فحبسہ اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لھذہ البھائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل من ھذا فافعلوا بہ ھکذا ترجمہ روایت ہے رافع سے کہا ہم اقرنی ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے کہ اُسپر سوار ہوکر پکڑ لیویں سو مارا اُسکو ایک مرد نی ایک تیر سو روک دیا اس اونٹ کو اللہ تعالیٰ نے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چارپایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے اُنمیں سے لینے بھاگی اُسکے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اُسے تیر سے مارو یا جسطرح قادر ہو **روایت** کی ہے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا اُنمیں کہ روایت کیا عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہی اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک اور اسی سے روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے

آخر ابواب الصید یا یہ آخری صید کے بابوں کا ابواب الاضاحی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں قربانیوں کی بیان میں جو وارد ہوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی فضل الاضحیۃ باب قربانی کی فضیلت کے بیان میں **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما عمل آدمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم انہ لیاتی یوم القیمۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان اللہ لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بھا نفسا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آویگا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت اور خون گرتا ہی اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے سو خوش دل ہوکر اس بشارت سے

ف اسباب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہیں ہم اسکو مگر شام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو المثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے اور روایت کیے ہی اُسکو ابن ابی فدیک نے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اضحیہ کی فضیلت میں کہ اُسکے کر نیوالیکو ہر بال میں ایک نیکی ہے اور بعضی روایت میں بقرونہا ہی

باب فی الاضحیۃ بکبشین باب دو مینڈھوں کی قربانی کے بیان میں **عن** انس بن مالک قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین اقرنین املحین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر ووضع رجلہ علی صفاحھما ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں سینگ والوں ابلق کی ذبح کیا اُنکو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنے بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور پیر رکھا اُسکے پہلو پر گلے پر وقت ذبح کے **ف** اسباب میں حضرت علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب اور ابی الدرداء اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی انہ کان یضحی بکبشین احدھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ فقیل لہ فقال امرنی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادعہ ابدا ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتی تھے دو مینڈھوں کی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو لوگوں نے اُنسے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا اُنہوں نے کہ حکم کیا مجھکو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا پس نہیں چھوڑونگا میں اسے کبھی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور حنش وہ ہی بعضے اہل علم نے میت کی طرف سے قربانی کرنی اور نہیں کہا بعضوں نے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہتر ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دیوی اور قربانی نکرے اور اگر اُسکی طرف سے قربانی کی تو آپ اُنمیں سے نکالے کچھ بھی اور صدقہ دیوے اُسکا گوشت وغیرہ

باب ما یستحب من الاضاحی باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے اُسکا بیان **عن** ابی سعید الخدری

قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِیْلٍ یَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ وَیَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے سے نر کی کہ کھاتا تھا وہ سیاہی میں یعنے اسکا مونہہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنے چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنے آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے **باب** مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِیِّ باب اُس جانور کی بیان میں جسکی قربانی درست نہیں **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَہٗ قَالَ لَا یُضَحّٰی بِالْعَرْجَاءِ بَیِّنٌ ظَلْعُھَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَیِّنٌ عَوَرُھَا وَلَا بِالْمَرِیْضَۃِ بَیِّنٌ مَرَضُھَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے مرفوع کرتی ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی نہ کیجاوے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا اور نہ بیمار کی کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی اور نہ اسقدر دبلی کی کہ اُسکی ہڈیوں میں گودا نہ ہو **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے ابی الاحوص سے انہوں نے سماک بن عبداللہ سے انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور بمعنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کی نزدیک **باب** مَا یُکْرَہُ مِنَ الْاَضَاحِیِّ باب اُس جانور کے بیان میں جسکی قربانی مکروہ ہے **عن** عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَۃٍ وَلَا مُدَابَرَۃٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا حکم دیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیویں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اسمیں کچھ نقصان نہ ہو اور حکم دیا اسکا کہ قربانی نکریں ہم اُسکی جسکا کان آگے سے کٹا ہو اور نہ اُسکی کہ جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقا اور نہ خرقا **روایت** کی ہمسے حسن بن علی نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ نہیں قَالَ الْمُقَابَلَۃُ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِھَا وَالْمُدَابَرَۃُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمُثَقَّبَۃُ وَالْخَرْقَاءُ الْمُقَوَّبَۃُ یعنے کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہی کہ جسکا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ ہے کہ کان کے جانب پیچھے کٹا ہوا اور شرقا وہ ہے کہ جسکا کان چرا ہوا اور خرقا وہ ہے کہ جسکا کان چھلا ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صاحبی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں قاضی ہیں کہ کیستائی شریح ابو امیہ ہے اور شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت ہے یعنے رسول مطہر شاہ روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تینوں شریح جسکے تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب سے ہیں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے **باب** فِی الْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ فِی الْاَضَاحِیِّ باب اس بیان میں کہ جذع بھیڑ کا درست ہے قربانی میں **عن** اَبِیْ کَبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جَلَبًا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَکَسَدَتْ عَلَیَّ فَلَقِیْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِیَّۃُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ قَالَ فَاَنْتُمْ بِہِ النَّاسَ ترجمہ روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا میں دنبی جذعہ بھیڑ بھیڑ مہینی کی مدینہ کو کہ کھوٹی ہو گئی وہ یعنی نہ بکی سر ملاقات کی میں نے ابو ہریرہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑ میں ہی کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لیگئے آنکو لوگ راوی کو شک ہے کہ نعم الاضحیۃ فرمایا یا نعمت الاضحیۃ یعنے دونوں کے ایک ہی ہیں ف اسباب ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے موقوفا بھی اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک صحابہ نبی وغیرہم کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں **عن** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ غَنَمًا یَقْسِمُھَا فِیْ اَصْحَابِہٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ وَجَدَّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ اَنْتَ ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیں انکو بکریاں کہ بانٹ دیویں اسکو حضرت کے صحابہ میں قربانی کے لئے سو باقی رہ گئی انمیں سے ایک عتود یا ایک جذعہ سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے اسکی تم قربانی کرو عتود کہتے ہیں جسکے سینگ قوی ہو جاویں اور اکسال اُسپر گذر جاوے اور جمع اُسکی العتدہ ہی اور جذی جو بکریکا بچہ زیادہ یا وہ اور جذعہ مہینی کا ہووے ف وکیعنی کہا جذع چھ مہینی کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کی سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں اور باقی رہگیا ایک جذعہ سو پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے اسکی تم قربانی کرو **روایت** کی ہمسے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یزید بن ہارون نے اور ابو داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں بدر کی انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی حدیث **باب** فِی الْاِشْتِرَاکِ فِی الْاُضْحِیَّۃِ اب قربانی میں شریک ہونیکی بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰی فَاشْتَرَکْنَا فِی الْبَقَرَۃِ سَبْعَۃً وَفِی الْبَعِیْرِ عَشَرَۃً ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول خدا کے ساتھ کسی سفر میں آ گئی عید قربان تو شریک ہو گئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی ف اسباب میں ابی ایوب اور

ابی الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہیں وہ دادا سے اور حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں ہجانتی ہم اسکو مگر فضل بن موسی کی روایت سے **عن** جابر قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہے یعنی قربانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیونکی طرف سے اور گائی سات آدمیونکی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کے صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیونکو بھی کفایت کرتا ہی اور سند بکری انہوں نے ابن عباس کے حدیث **عن** علی البقرۃ عن سبعۃ قلت فان وجد رابعہا مہا قلت فالحرجاء قال اذا بلغت المنسک قلت فمسلوبۃ القرن فقال لا باس امرنا او امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العینین والاذنین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا آپنے گائی کافی ہے سات آدمیونکی طرف سے کہا حجیہ نی کہا میں نے اگر وہ بچہ جنی بعد اسکے کہ قربانی کے لیئے اسکو خریدا یا مقرر کیا تو فرمایا وہ بچہ اُس بچے کو بھی اُسکے ساتھ کہا میں نے اور عرجاء یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہونچ سکے قربانی کی جگہہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئی کہا آپنی کچھہ مضائقہ نہیں اُسمیں حکم کیے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھہ لیں ہم دونوں آنکھونکو یعنے کافی اولنگی نہو اور خوب دیکھہ لیں کانونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے **عن** علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی باعضب القرن والاذن قال قتادۃ فذکرت ذلک لسعید بن المسیب فقال العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قربانی کرے سینگ ٹوٹی اور کان کٹے کی کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹا وہی مانع ہے جو آدہی سینگ تک پہونچے یا اُس سے زیادہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء ان الشاۃ الواحدۃ تجزی عن اہل البیت باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والونکو **عن** عطاء بن یسار یقول سألت ابا ایوب کیف کانت الضحایا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان الرجل یضحی بالشاۃ عنہ وعن اہل بیتہ فیأکلون ویطعمون حتی تباہی الناس فصارت کما ترٰی **ترجمہ** روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھی قربانیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنے طرف سے اور اپنے گھر والونکی طرف سے سو آپ ہی کھاتا تھا اور اور لوگون کو بھی کھلاتا تھا یہانتک کہ فخر کرنے لگے لوگ سو ہو گئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی ہونے لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عمارہ بن عبد اللہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے انسی مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل انکی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کی اور فرمایا یہ اُسکی طرف سے ہی جسنے قربانی نہیں کی میری اُمت سے اور بعض علما نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک کا اور سوا اُنکے اور علما کا **باب** عن جملۃ بن سحیم ان رجلا سأل ابن عمر عن الاضحیۃ اواجبۃ ہی فقال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون فاعادہا علیہ فقال اتعقل ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون **ترجمہ** روایت ہے جملہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے پھر پوچھا اُسنی دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ قربانی واجب نہیں ہے ولیکن سنت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتونمیں سے مستحب ہے کہ آدمی اُسے ادا کرے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا **عن** ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے رہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** فی الذبح بعد الصلوۃ باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے ذبح کرنا چاہیے **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم نحر فقال لا یذبحن احدکم حتی یصلی قال فقام خالی فقال یا رسول اللہ ہذا یوم اللحم فیہ مکروہ وانی عجلت نسیکتی لاطعم اہلی واہل داری او جیرانی قال فاعد ذبحا اخر فقال یا رسول اللہ عندی عناق لبن ہی خیر من شاتی لحم افاذبحہا قال نعم وہو خیر نسیکتک ولا تجزی جذعۃ بعدک **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا خطبہ پڑہا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ ذبح کرے کوئی تم میں سے جبتک عید کی نماز نہ پڑہ لی کہا برابر کی کہ کھڑے ہو گئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اسمیں نفرت ہوتی ہی یعنی بسبب کثرت کے تو ہی لئی جلدی ذبح کی قربانی اپنی کہ کھلاؤں اپنی گھر والونکو اور اپنے محلہ کے لوگونکو یا اپنے ہمسایہ کے لوگون کو سو فرمایا حضرت نے پھر دوبارہ ذبح کرو دوسرے قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے ایکسال سے کم کی دودہ دیتی ہو کہ بہتر ہے میرے

نزدیک گوشت کھانا کیسا ہے؟ دوبکریوں سے کیا اسکو ذبح کروں آپنے فرمایا ہاں وہ تو تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے عقیقہ قربانی میں کسکو بعد تیسرے ف اسباب میں جابر اور جندب اور عویمر ابن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ قربانی کے گوشت کے شہر کے اندر تک نماز عید کے نہ پڑھ لیوے اہل اس مقام کا اور رخصت دی ہے بعض علما نے کاؤں والوں کو ذبح کرنیکی جب فجر طلوع ہو جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہی علما کا کہ جائز نہیں جذعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ کا بچہ بکری کا قربانی میں اور جائز ہے جذعہ اگر دنبہ کا ہو **باب** فی کراھیۃ اکل الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام باب اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکل احدکم من لحم اضحیتہ فوق ثلثۃ ایام ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاوے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ ف اسباب میں عائشہ اور انس سے ہے روایت اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور یہ حکم تھا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ابتدا میں تنہا بعد اسکے اجازت ہوئی اب بیشک چاہے گوشت کی **باب** فی الرخصۃ فی اکلھا بعد ثلاث باب تین دن سے زیادہ گوشت رکھکر کھانیکی رخصت میں **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث لیتسع ذو الطول علی من لا طول لہ فکلوا ما بدا لکم واطعموا وادخروا ترجمہ روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تمکو منع کرتا تھا قربانیوں کے گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ کا گوشت نہ کھاؤ اسلئے کہ گنجائش کریں طاقت والی لوگ بطاقت والوں پر سو اب کھاؤ تم جسطرح چاہو تم اور کھلاؤ اور جمع کرو ف اسباب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا **عن** عاصم بن لبیعۃ قال قلت لامیر المومنین اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن لحوم الاضاحی قالت لا ولکن قل من کان یضحی من الناس فاحب ان یطعم من لم یکن یضحی فلقد کنا نرفع الکراع فناکلہ بعد عشرۃ ایام ترجمہ روایت ہے عاصم بن لبیعہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا میں نے ام المومنین سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت جمع کرنے سے تو فرمایا انہوں نے نہیں مگر تھا تھا کہ قربانی کرنیوالے لوگ کم تھے تو حضرت نے چاہا کہ انکو بھی کھلاویں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک دست کو سو کھاتے تھے اسکو دس دن کے بعد ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ام المومنین وہ حضرت عائشہ ہیں بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث انسے کئی سندوں سے مروی ہے **باب** فی الفرع والعتیرۃ باب فرع اور عتیرہ کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ والفرع اول النتاج کان یذبح لھم فیاکلونہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہی یعنی اسلام میں اور فرع وہ پہلا بچہ ہی جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں اور وہ اپنے بتوں کے لئے اسکو ذبح کرتے تھے ف اسباب میں عائشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اسکو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اسلئے کہ وہ پہلا مہینا ہے حرام کے مہینوں میں سے اور حرام کے مہینے رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور مہینے جڑ کے شوال ہے اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے **باب** ما جاء فی العقیقۃ باب عقیقہ کے بیان میں **عن** یوسف بن ماھک ان حفصۃ دخلوا علی حفصۃ بنت عبد الرحمن فسالوھا عن العقیقۃ فاخبرتھم ان عائشۃ اخبرتھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ ترجمہ روایت ہے یوسف بن ماھک سے کہ وہ آئی حفصہ عبد الرحمن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا اسنے مسئلہ عقیقہ کا تو خبر دی انکو حضرت عائشہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں اور لڑکے کے عقیقہ میں ایک بکری کا ف اسباب میں علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور حفصہ یہ بیٹی ہیں عبد الرحمن کے وہ بیٹی ہیں ابوبکر صدیق کے **عن** ام کرز انھا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العقیقۃ فقال عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ واحدۃ لا یضرکم ذکرانا کن ام اناثا ترجمہ روایت ہے ام کرز سے کہ پوچھا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپنے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تمکو نر ہو یا مادہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** سلمان بن عامر الضبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ الاذی ترجمہ روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اسکے طرف سے خون یعنے جانور ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف کی چیز کو یعنی بال مونڈو اور ناخن کترو روایت کی ہے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے

ربایہ سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہی **باب** الْاَذَانِ فِی اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ باب بچہ کی کانمیں اذان کہنی کے بیانمیں **عن** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ ترجمہ روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی آپنے حسن بن علی کے کانمیں جب جنمیں انکو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسے اذان ہوتی ہی نماز کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عقیقہ کے بابمیں کئی سند وسنی کہ آپنے فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکے کی طرف سے ایک بکری اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپنے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک مکبر کا اور بعضے علما کا یہی مذہب ہے **عن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الضَّحِیَّۃِ الْکَبْشُ وَخَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر قربانی کے جانور دنمیں مینڈھا ہی اور بہتر سب کفنونمیں حلہ ہے یعنے ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عنبسہ بن عبدالرحمان ضعیف ہیں حدیث میں **باب** **عن** مُحَنَّفِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ کُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ عَلٰی کُلِّ اَھْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَۃٌ وَعَتِیْرَۃٌ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَھَا الرَّجَبِیَّۃَ ترجمہ روایت ہے محنف بن سلیم سے کہا ہم کھڑے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات مینمیں نے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیو ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہی تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہی عتیرہ وہ ہے جسکا نام تم رجبیہ رکھتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابن عون کی روایت سے مترجم رجبیہ وہ جانور ہے کہ جب مینہ ذبح کرتے تھے کفار تہو تکی تعظیم کے لئے اور اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے لئی اور وہ ابتدای اسلام مینمیں تھا پھر منسوخ ہوا **باب** **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاۃٍ وَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ احْلِقِیْ رَاْسَہٗ وَتَصَدَّقِیْ بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً فَوَزَنَتْہُ فَکَانَ وَزْنُہٗ دِرْھَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْھَمٍ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا انہوں نے کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کا ایک بکری اور فرمایا اسی فاطمہ مونڈاو اسکا سر اور صدقہ دو اسکے بالون کے برابر چاندی تو لکر سو تولا انہوں نے بالو نکو سو اسکا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اسکی کچھ متصل نہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو **باب** **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِکَبْشَیْنِ فَذَبَحَھُمَا ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتی ہی اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا پھر اترے اور منگائی دو مینڈھی پھر ذبح کیا انکو یعنے عید قربانمیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰی بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی خُطْبَتَہٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِہٖ فَاُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے حاضر ہوا مینمیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید قربان کے دن عیدگاہ مینمیں پھر جب پورا کر چکے حضرت خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا گیا ایک دنبہ تو ذبح کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر سے اخیر تک اور معنی اسکے ہین کہ ذبح کرتا ہو مینمیں اسکو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑائی والا ہی یہ قربانی ہے میری طرف سے جنسے قربانی نہیں کیمیرے امت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند اور عمل اسی پر ہے علما صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوائے اور لوگونکا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کہ کہتے ہین کہ سماع نہیں ہے جابر سے **باب** **عن** سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَھَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ ترجمہ روایت ہے سمرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیئی کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا اسکی طرف سے ساتوین دن اور نام رکھا جاوے اور سر اسکا مونڈا جاوے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہمسے سعید بن ابی عروبہ نے انہون نے قتادہ سے انہون نے حسن سے انہون نے سمرہ سے جو بیٹے ہین سمرہ کے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور کہتے ہین اہل علم مستحب ہے کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا لڑکی کیطرف سے ساتوین دن اور اگر ساتوین دن نہو سکے تو چودھوین دن اور اگر اسدن بھی میسر نہو تو اکیسوین دن اور کہتے ہین کہ درست نہین جانور عقیقہ مینمگر وہی جانور کہ جو قربانی مین درست ہے یعنے جیسے قربانی کے جانور مینمیں شرطین ہین ویسی ہی اسمین بھی ہین **باب** **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی ھِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ رکھتا ہی قربانی کرنیکا تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخون جبتک قربانی ذبح نکرلے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے کہ سند مین اس حدیث کے عمر بن مسلم ہے کہ روایت کی ہم سے محمد بن عمر و بن علقمہ نے

معصیت الٰہی میں نذر نہیں ہے۔

لوگوں نے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتی ہیں لقمہ سلمہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی سوا اور سند سے اسکی مانند اور یہی قول ہے بعض علما کا اور اسی کے قائل ہے سعید بن مسیب اور اسی حدیث کی طرف گئی ہیں احمد اور اسحاق اور رخصت دی ہے بعض علما نے بال مونڈنے اور ناخون تراشنے کی اور کہا ہے کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے حضرت عائشہ کی حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے قربانی مدینہ سے اور پرہیز نہیں کرتی تھی کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب النذور والایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور قسموں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا نذر فی معصیۃ

باب اس بیان میں کہ نذر درست نہیں معصیت الٰہی میں **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ و کفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کی امور میں اور کفارہ اسکا کفارہ ہے قسم کا **ف** اسی باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے ہے روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اسلئے کہ زہری سے نہیں سنی یہ حدیث ابی سلمہ سے اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے یہ روایت کی انہوں نے کئی لوگوں نے انہیں میں ہیں موسی بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتی ہیں زہری سے وہ سلمان بن ارقم سے وہ یحیی ابن ابی کثیر سے وہ ابی سلمہ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد نے حدیث یہ یعنے یہ حدیث صحیح تر ہے **روایت** کی ہے ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل بن یوسف ترجمی نے انہوں نے کہا روایت کی ہے ہمسے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹی ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی ہے مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلمان بن بلال سے انہوں نے موسی بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا نذر فی معصیۃ اللہ و کفارتہ کفارۃ یمین یعنے نذر درست نہیں ہے اللہ تعالی کی نافرمانی کی باتوں اور کفارہ اسکا کفارہ یمین کا ہی یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح ہی ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابو صفوان کی جس کا نام ہے عبداللہ بن سعید اور روایت کیا ہے ہی نے حمید سے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑی عالموں میں ہیں اور کہا بعض علما نے صحابہ سے نبی صلعم کی اور سوا انکے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں جسمیں نافرمانی ہو اللہ تعالی کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں ہے اسکا اور یہی قول مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا

عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ و من نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے وہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نذر کرے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی تو چاہیئے کہ فرمانبرداری کرلی اسکی یعنے پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ تعالی کی نافرمانی کی تو نافرمانی نکرے اسکی یعنے نذر پورے نکرے **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبدالعزیز بن عمر نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہی یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی قول ہے بعض علما صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہ کہتے ہیں نافرمانی کا ہے اللہ تعالی کی اور کہتے ہیں کہ کفارہ یمین کا نہیں اگر اُس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالی کی نافرمانی کی

باب لا نذر فیما لا یملک ابن آدم

عن ثابت ابن الضحاک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی العبد نذر فیما لا یملک ترجمہ روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اسکے اختیار میں نہیں **ف** اسی باب میں عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ہے

باب فی کفارۃ النذر اذا لم یسم

باب نذر غیر معین کے کفارہ کے بیان میں **عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ النذر اذا لم یسم کفارۃ یمین ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کفارہ اُس نذر کا کہ جسکا نام نہ لیا ہو کفارہ قسم کا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** کہتا ہے نام نہ لیا یعنے اتنا ہی کہا کہ اگر یہہ مراد میسر آئے تو مجھ پر نذر ہے

باب فی من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا

باب کسی پر قسم کھا کر اُس سے بہتر امر تجویز کرنے کے بیان میں **عن** عبدالرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبدالرحمن لا تسأل الامارۃ فانک ان اوتیتھا عن مسئلۃ وکلت الیھا و انک ان اوتیتھا من غیر مسئلۃ اعنت علیھا و اذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فات الذی ھو خیر ولتکفر عن یمینک ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمن مت مانگ حکومت کو اسلئے کہ اگر ملی تیرے پاس حکومت تیرے

مانگنے سے تو سونپ دیا گیا تو اسی کیطرف سے تائید غیبی ہوگی اور اگر اپنی تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جاویگا تو اسکے اوپر یعنے خدا کیطرف سے اور جب قسم کھاوے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کر اسی کام کو یعنے جو بہتر ہے اور کفارہ دیدے اپنے قسم کا ف اسباعین ہے حدیث عبدالرحمن بن سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمر و ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے ٭ حدیث عبدالرحمن بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ اب یمین اداسی کفارہ کے قبل حنث کی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر تو لازم ہے کہ کفارہ دیدے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنے جو بہتر نظر آیا ف اسباعین ہے سے بھی روایت ہے ٭ حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادائی کفارہ قبل حنث جایز نہیں اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ اگر کفارہ دی بعد حنث کی تو مستحب ہے ہمارے نزدیک اگر قبل حنث دی تو بھی جایز ہے **باب** فِي الاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ باب قسم میں استثناء کرنیکے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھاوے کسی کام پر اور کہے انشاء اللہ پس اوپر حنث نہیں آتا یعنے انشاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اسکے خلاف میں معصیت ہو یا کفارہ آوے ف اسباعین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث عبید اللہ بن عمر و غیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنے انہی کا قول اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسیکو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ایوب سختیانی کے اور کہا اسمعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی نہیں اور ایسی پر عمل ہے نزدیک اہلعلم کے اصحاب پیغمبر سے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ جب ملایا جاوے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اوپر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ٭

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے قسم کھائی اور کہا انشاء اللہ وہ حانث نہ ہوگا ف یوچھا میں نے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اسی حدیث میں خطا ہی خطا کی اسمعیل عبدالرزاق نے مختصر کیا اسکو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا کہ طواف کرونگا میں آجکی رات ستر بیویوں پر یعنے جماع کرونگا اسنے پھر جنے گی ہر ایک عورت ایک لڑکا پھر طواف کیا انہوں نے اوپر اور نہ جنی انمیں سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر فرماتے سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اسیطرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اسمیں ستر عورتوں کا اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ کے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ سلیمان بن داؤد نبی میں طواف کرونگا آجکی رات سو عورتوں پر آخر حدیث تک **باب** فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللهِ باب اس بیان میں کہ غیر خدا کی قسم کھانا حرام ہے **عن** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اور وہ کہتے تھے قسم ہے میرے باپ کی قسم ہے میرے باپ کی فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی کہا عمر نے قسم ہے اللہ کی پھر قسم نہ کھائی میں نے باپکی بعد اسکے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے ف اور اسباعین ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور قتیلہ اور عبدالرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے ٭ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے مطلب انکے قول کا ولا آثرا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اسلئے کہ عرب کہتے ہیں اثرت عن غیری یعنی نقل کرتا ہوں میں اسبات کو اپنے غیر سے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَلْيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللهِ أَوْ لِيَسْكُتْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہئے کہ قسم کھاوے قسم کھانیوالا اللہ تعالیٰ کی یا چپ رہے یعنے سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھاوے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ

ابن عمر کا یحلف بغیر اللہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد کفر او اشرک ترجمہ روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمر نے سنا ایک مرد کو قسم کھاتے ہوئے کعبہ کی تو کہا ابن عمر نے قسم نہ کھانی چاہئے سوا خدا کے اسلئے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو قسم کھائے خیر خدا کی بیشک اس نے کفر کیا یا شرک کیا ف یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمایا اگر کہا فقد کفر او اشرک تغلیظاً ہے اور حجت اسپر ابن حدیث ابن عمر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا حضرت عمر کو قسم کھاتے اپنے باپکی اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تمکو باپ دادوں کی قسم کھانے سے یعنی اس روایت میں باپکی قسم کو شرک فرمایا پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق تنبیہاً کیا گیا اور اسیطرح حدیث ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی تو اسکو چاہئے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ یعنے اس سے بھی ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر خدا کی قسم پر تنبیہاً ہے اور اسیطرح جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ریا شرک ہے اور تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیہ مبارک کی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً اور کہا ہے کہ مراد شرک سے ریا ہے یعنی یہ بھی فرمانا تنبیہاً ہے **باب** فیمن یحلف بالمشی ولا ینتوی باب اسکے بیان میں جو قسم کھائے چلنے کی اور نہ جس سکے عن انس قال نذرت امرأۃ ان تمشی الی بیت اللہ فسئل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال ان اللہ لغنی عن مشیھا مروھا فلترکب ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چلکر جاوے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم اسکا فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالیٰ بیپروا ہے اسکے چلنے سے حکم کرو اسکو کہ سوار ہو کر جاوے ف اسیطرح ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے عن انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیخ یھادی بین ابنیہ فقال ما بال ھذا قالوا نذر یا رسول اللہ ان یمشی قال ان اللہ لغنی عن تعذیب ھذا نفسہ قال فامرہ ان یرکب ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بڈھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچمیں سو فرمایا آپنی کیا حال ہے اسکا کہا لوگوں نے نذر کی ہے اسنے ای رسول اللہ کی چلنی کی فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ بیپروا ہے اسکے عذاب کرنیسے اپنے نفس کو کہا راوی نے پھر حکم کیا اسکو کہ سوار ہو جاوے ف روایت کی ہے محمد بن مثنی نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مثل اسکے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو آخر حدیث تک یہ حدیث صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کہ جب نذر کری عورت کہ پیادہ جاوے تو چاہئے کہ سوار ہو لے اور ایک بکری قربانی کرے **باب** فی کراھیۃ النذور وباب کراہت نذر میں عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر وانما یستخرج بہ من البخیل ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نذر مت کرو اسلئے کہ نذر نہیں کام آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنے برطبق تبدیل تقدیر نذر کرنا بیسود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بخیلیہ نذر بخیل سے یعنی مال ف اسیطرح ابن عمر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو اور فرمایا عبداللہ بن مبارک نے کہ معنی کراہت نذر کے یہہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی نے مانا طاعت الٰہی کے اور وفا کی وہ نذر تو اسے اجر ہی وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ ہے اور اگر نذر کی معصیت کی تو اسمیں تو وفا درست ہی نہیں **باب** فی وفاء النذر باب نذر کے پورا کرنیکے بیان میں عن عمر قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام فی الجاھلیۃ قال اوف بنذرک ترجمہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کرونگا میں ایک رات مسجد الحرام میں ایام جاہلیت میں تو فرمایا آپنے پوری کر اپنی نذر ف اسیطرح عبداللہ بن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ۔ حدیث عمر کی حسن صحیح ہے اور گئی ہیں اسحدیث کیطرف بعضی اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف باسلام ہو اور اسپر نذر طاعت ہے یعنے ایسے کام کی نذر ہے کہ اسمیں اطاعت الٰہی ہے تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور علمائی کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزے کے اور بعضوں نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب مستکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے یعنے اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ روزہ کچھ ضرور نہیں اور تحت مگر بھی انہوں نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کے جاہلیت میں اور حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنیکا یعنے حکم روزہ کا نہ دیا آپنے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** کیف کان یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب اس بیان میں کہ کیسی ہی قسم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی عن عبداللہ قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحلف بھذہ الیمین لا ومقلب القلوب ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اکثر تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ قسم کھاتے تھے ساتھ اس قسم کے لا ومقلب القلوب یعنے قسم ہے دلونکے بدلنے والیکی یعنے اللہ تعالیٰ کی ف یہ حدیث

حسن صحیح ہے **باب** فی ثواب من اعتق رقبۃ باب غلام آزاد کرنیکے ثواب کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبۃ مؤمنۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا من النار حتی یعتق فرجہ بفرجہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جسنے آزاد کی ایک گردن مؤمنہ آزاد کریگا اللہ تعالے اسکے ایک ایک عضو کو اسکے ایک ایک عضو کی بدلے دوزخ کی آگ سے یہانتک کہ آزاد کریگا فرج اسکی عوض مین اسکی فرج کی **ف** اسباب مین عائشہ اور عمرو بن عبسہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدنی ہے اور ثقہ ہے اور روایت کرتے ہے اسنے مالک بن انس اور بہت لوگون نے اہل علم سے **باب** فی الرجل یلطم خادمہ باب اسکے بیان مین جو طمانچہ مارے اپنے خادم کو **عن** سوید بن مقرن المزنی قال لقد رأیتنا سبع اخوۃ ما لنا خادم الا واحدۃ فلطمہا احدنا فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نعتقہا ترجمہ روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکہا ہمنے اپنی کو کہ ہم سات بہائی ہے اور کوئی خادم نہ تہا مگر ایک طمانچہ مارا ہم سے ایک نے اسکو سو حکم فرمایا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کردین ہم اسکو **ف** اسباب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگون نے حسین بن عبدالرحمن سے اور ذکر کیا بعضون نے اس حدیث مین کہ طمانچہ مارا اس باندی کے مونہہ پر **باب** **عن** ثابت ابن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذبا فہو کما قال ترجمہ روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے قسم کہائی ساتہ کسی ملت کے سوا اسلام کے جہوٹی مثلاً کہا اگر مین نے یہ کام کیا ہو تو مین نصرانی ہون پس وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا اسنے کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے اس مسئلہ مین کہ جسنے قسم کہائی ساتہ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً کہا اسنے کہ اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی تو پہر کیا اسنے وہ کام تو کہا بعضون نے کہ اسنے بہت بڑی خطا کی مگر اسپر کفارہ نہین اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہین ابو عبید اور کہا بعضون نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اسپر کفارہ ہے اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحاق کا **عن** عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ ان اختی نذرت ان تمشی الی البیت حافیۃ غیر مختمرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلترکب ولتختمر ولتصم ثلاثۃ ایام ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ میری بہن نے نذر کی ہے کہ جاوے بیت اللہ تک ننگی پاؤن بغیر چادر کے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالے کچہہ نکریگا تیری بہن کی بدبختی کے ساتہ یعنے اللہ کو کیا پرواہ ہے پس چاہیے کہ سوار ہووے وہ اور چادر اوڑہے اور تین روزے رکہی یعنے بعوض اس نذر کے **ف** اسباب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعضی اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف منکم فقال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم کہاوے اور اپنی قسم مین کہی قسم ہے لات و عزی کی اسپر چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو کہے کسی شخص سے آؤ جوا کہیلین ہم تجہہ سے تو چاہیے کہ صدقہ دیوے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو المہیر وہ خولانی مصری ہین اور نام انکا عبداللہ ہے اور میٹے ہین حجاج کے **باب** قضاء النذر عن المیت باب میت کیطرف سے قضای نذر کا بیان **عن** ابن عباس ان سعد بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ توفیت قبل ان تقضیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ سعد بن عبادہ نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نذر کا کہ تہی انکی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تہین قبل ادا کرنیکے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ادا کرو انکی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی فضل من اعتق باب غلام آزاد کرنیکے ثواب کے بیان مین **عن** ابی امامۃ وغیرہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرئ مسلم اعتق امرأ مسلما کان فکاکہ من النار یجزی کل عضو منہ عضوا منہ وایما امرئ مسلم اعتق امرأتین مسلمتین کانتا فکاکہ من النار یجزی کل عضو منہما عضوا منہ وایما امرأۃ مسلمۃ اعتقت امرأۃ مسلمۃ کانت فکاکہا من النار یجزی کل عضو منہا عضوا منہا ترجمہ روایت ہے ابی امامہ وغیرہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہی فرمایا آپنی جو شخص آزاد کریگا ایک مسلمان مرد کو ہوگا چہوڑاوا اسکا دوزخ سے فدیہ ہوجاویگا ہر عضو اس غلام کے اسکی عضو کے بدلے مین اور جو شخص مسلمان آزاد کریگا دو عورتین مسلمان ہونگی وہ دونون چہوڑاوا اسکی دوزخ سے فدیہ ہوجاویگا ہر عضو انکا بدلے ہر عضو کے اور جو عورت مسلمان آزاد کریگی ایک عورت مسلمان کو ہوجاویگی وہ چہوڑاوا اسکی دوزخ سے فدیہ ہوجاویگا ایک ایک عضو اسکا بدلے ہر ایک عضو کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ**

وسلم یہ باب ہین جہاد کی بیا ہین جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی باب ماجاء فی الدعوۃ قبل القتال باب بیا ہین دعوت کے قبل قتال کے

عن ابی البختری قال حاصر جیش المسلمین حصنا فقالوا یا ابا عبد اللہ ان الفارسی منا یحب ان یدعی الی الاسلام اندعوہ قبل ان نقاتلہ فقال نعم فدعاہ سلمان فقال ان شئت فانت منا ونحن منک وان شئت فاعط الجزیۃ عن ید وانت صاغر فقال ما ہذہ فقال اما ان قتلناک فانت من اہل النار فخلی عنہ فذہب فجلس ثم جاء فقال

باب کافروں کے گھر جلانے اور ویران کرنے کے بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وهي البويرة فانزل الله ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله وليخزي الفاسقين **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلا دیے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کاٹ ڈالے اور یہ مقام بویرہ میں تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کا قطعتم سے آخر تک یعنے جو کاٹ ڈالا تمنے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اسکو قایم اوپر جڑوں اپنے کے پس حکم سے اللہ کے اور اسلیے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہی ہے ایک قوم اہل علم سے اسطرف اور کہا کچھ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں اور قلعوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد اور مکروہ کہا بعضوں نے اسکو اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابوبکر صدیق رضی نے بہل والی درخت کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے اور عمل کیا اسی پر مسلمانوں نے بعد انکے اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور نخل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں اور احمد نے کہا کہ بعضے جگہہ اسکی ضرورت ہے لیکن بغیر ضرورت آگ نہ لگائی جاوے اور کہا اسحٰق نے آگ لگانا سنت ہے جسکی فرض سے دلیل ہوں **باب** ما جاء في الغنيمة باب غنیمت کی بابت میں **عن** ابی امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله فضلني على الانبياء او قال امتي على الامم واحل لنا الغنائم **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بیشک اللہ نے فضیلت دی مجھکو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو امتوں پر اور حلال کیں ہمارے لئے غنیمتیں **ف** اس باب میں علی اور ابی ذر اور عبداللہ بن عمر اور ابی موسے اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث ابی امامہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سیار کو سیار ابو معاویہ کہتے ہیں روایت لیتی ہیں انسے سفیان ثوری اور عبداللہ بن بحیر اور کئی لوگ **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی گئیں مجھکو پیغمبر پر چھ فضیلتیں پہلے یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم دوسرے یہ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنے کافروں کے دلمیں میرا رعب ڈالا گیا تیسرے حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں چوتھے بنائی گئی میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنیوالی یعنے بوقت تیمم کے پانچویں بھیجا گیا میں تمام خلق کیطرف چھٹی ختم کئے گئے میرے ساتھ انبیاء **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مراد جوامع الکلم سے وہ حدیثیں ہیں کہ جنکی لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں **باب** في سهم الخيل باب گھوڑے کے حصے کی بابت میں **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم في النفل للفرس سهمين وللرجل سهما **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دلی گھوڑے کی اور ایک حصہ دیا مرد کو جو اس گھوڑے پر سوار تھا ۱۲ **ف** روایت کی ہے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے مانند اسکے اور اسباب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں حدیث ابن عمر کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحاق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیدل کے ایک حصہ **باب** ما جاء في السرايا باب لشکروں کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الصحابة اربعة وخير السرايا اربعمائة وخير الجيوش اربعة آلاف ولا يغلب اثنا عشر الفا من قلة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین صحابہ چار ہیں یعنے خلفائے راشدین اور بہترین لشکر جو چار سو ہوں اور بہتر فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہونگے بارہ ہزار مسلمان بسبب قلت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں مرفوع کیا اسکو کسی نے محدث ثقہ کے سوا جریر بن حازم کے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کیا یہ حدیث جہان بن علی عنزی نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **باب** من يعطى الفي باب اس بیان میں کہ مال غنیمت کن پر تقسیم ہوتا ہے **عن** مجزاة بن زاهر الاشدي كتب الى ابن عباس يسأله هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فكتب اليه ابن عباس كتبت الي تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وكان يغزو بهن فيداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما سهم فلم يضرب لهن بسهم **ترجمہ** روایت ہے مجزاۃ بن زاہر سے کہ لکھا میں نے ابن عباس کو اور پوچھا مجھسے کہ آیا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لیکر اور حصہ لگاتے تھے انکے لئے بھی سو جواب لکھا انکیطرف ابن عباس نے کہ تمنے جو لکھا طرف میری کے اور پوچھا مجھسے کہ آیا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لیکر تو تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ جہاد کرتے انکو ساتھ لیکر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں ہمارے مردوں کی اور کچھ ملتا تھا انکو غنیمت سے لیکن بطریق اجارہ کے اور لیکن مقرر نہیں کیا انکے لئے کوئی حصہ **ف** اس باب میں انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضوں نے

کہا عورت اور لڑکے کو بھی حصہ دینا چاہئے اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اور اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کا خیبر میں اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کے لئے جو پیدا ہو
ارض حرب میں اور کہا اوزاعی نے اور حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا خیبر میں اور تمسک کیا اسکے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپکے روایت کیا ہے یہ قول اوزاعی کا علی بن مخشرم نے
انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور یہ جو انہوں نے کہا یُحذَیْن مِنَ الْغَنِیْمَۃِ مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ ملتا تھا **باب** هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ باب غلام کے
حصہ کے بیان میں **عن** عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَ فِيَّ بِشَيْءٍ فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ ترجمہ روایت ہے عمیر مولی آبی اللحم سے کہا
فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَ فِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبَسَ بَعْضَهَا ترجمہ روایت ہے عمیر مولی آبی اللحم سے کہا
حاضر ہوا میں خیبر میں ساتھ اپنے آقاؤں کے پس سفارش کی میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں پس حکم کیا میرے لئے کچھ اسباب خانگی کا یعنے مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپکی سامنے ایک منتر کے میں جھاڑتا تھا اس سے
کہ بیٹھتا تھا بے سبب درد مونڈھے پر تنے کی اور کوتاہی قامت کے پس حکم کیا حضرت نے میرے لئے کچھ اسباب خانگی کا یعنے مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپکی سامنے ایک منتر کے میں جھاڑتا تھا اس سے
دیوانوں کو پس حکم کیا مجھکو اسمیں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ باندھنے کا **ف** اور اسباب میں ابن عباس سے یہ روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں
کہ حصہ نہ لگائیں غلام کا ولیکن کچھ دیویں اسکو بطریق انعام کے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **باب** مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ
باب ذمی اگر شریک جہاد ہوں تو انکے حصہ کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَلْزَمُ مِنْ هَذَا ترجمہ
روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے بدر کیطرف اور جب پہونچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ایک مقام کا ملا آپسے ایک مرد مشرک کو میں سے کہ مشہور تھی اسکی دلیری اور جوانمردی
سو فرمایا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایمان لاتا ہی اللہ اور اسکے رسول پر اسنے کہا نہیں فرمایا آپنے پھر جا میں مدد نہیں لیتا مشرک سے اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں حصہ مذیا جائے مشرک کو مال غنیمت سے اگرچہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن کے اور بعض
اہل علم نے کہا حصہ دیا جائے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپکی ساتھ شریک ہو کر روایت کیا ہے یہ
حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبد الوارث بن سعید سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے زہری سے **عن** أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ
خَيْبَرَ وَأَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا ترجمہ روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت میں اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ لگایا ہمارے لئے بھی آپنے
ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو کہ ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اسکا بھی حصہ
لگایا جائے **باب** مَا جَاءَ فِي الِارْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ باب ظروف مشرکین کے استعمال میں **عن** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ قَالَ انْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ ترجمہ روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجوس کی ہانڈیوں
سے یعنے اسی استعمال کریں یا نکریں فرمایا آپنے صاف کرو اسکو دھو کر پھر پکاؤ اسمیں اور منع فرمایا ہر درندہ ذی ناب کے کھانے سے **ف** اور مروی ہے یہ حدیث اور سند دوں سے بھی ابی ثعلبہ
سے روایت کی یہ ابو ادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابو قلابہ کو سماع ہے ابی ثعلبہ سے سوا اسکے کہ روایت کی یہ حدیث واسطہ ابی اسمار کے ابی ثعلبہ سے **عن** أَبِي إِدْرِيسَ
الْخَوْلَانِيِّ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ
نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا ترجمہ روایت ہی ابو ادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں ابو ثعلبہ
خشنی سے کہتے تھے آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب ہے کہ کھاتی ہیں ہم انکے برتنوں میں فرمایا آپنے اگر پاؤ تم
انکے سوا اور برتن تو مت کھاؤ انکے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھو لو اسکو اور کھاؤ اسمیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فِي النَّفَلِ باب نفل کے بیان میں
عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقَفْلِ الثُّلُثَ ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائی جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کی وقت میں **ف** اسباب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن
اکوع سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل میں ابی جہل کی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہونا اسکا ابی الزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے سو کہا مالک بن انس نے نہیں پہونچا ہمکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا ہو ہرجہاد میں مگر نفل دیا ہے آپ نے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اول آخر میں جہاد کی جیسا مناسب جانے نفل دی کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا جب نکلی جہا کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹی تب دی تہائی بعد خمس کے تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتی تھی غنیمت سے پانچوان حصہ پھر دیتے تھی نفل باقی سے اور نہیں تجاوز کرتی تھی اس سے یعنے ثلث سے اور ابن مسیب نے کہا نفل خمس میں سے ہے اور اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا ترجم کہتا ہے نفل مال غنیمت ہے اور تنفیل غنیمت میں سے کسیکو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے امام کو جائز ہے کہ اگر مصلحت دیکھے تو کسیکو غنیمت سے زیادہ دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اسمیں ایکا اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دیجاوے یا خمس سے یا خمس خمس سے حنفی نے کہا اکثر روایات دال ہیں اسپر کہ اصل غنیمت سے ہی انتہی اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس خمس سے دیجاوے اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور نے کہا اصل غنیمت سے دیجاوے گذرا فی مسک الختام اور عبادہ کی روایت میں جو ابتدای جہاد اور لوٹ مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک لشکر کا ابتدا کے جنگ میں دشمنوں پر جا کر مارد ہاڑ کرتا اسکو ثلث غنیمت عنایت فرماتی اور ما بقی میں انہیں شریک کرتی اسلئے کہ مقاتلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ شوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے گروہ دوبارہ دشمن پر جا کر مارد ہاڑ کرتا اسکو ثلث غنیمت عنایت فرماتی اور ما بقی میں انہیں شریک کرتی اسلئے کہ مقاتلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ شوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے گروہ لوٹ چکا ہے **باب** مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ **باب** اس بیان میں کہ جو قتل کرے کسی کافر کو اسکا سامان لے لے **عن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر کو اور اسکے لئے اسپر کوئی گواہ بھی ہے پس اسکے لئے ہی سامان اس مقتول کا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہی روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحیی بن سعید سے اسی سند سے مانند اسکے اور سبا بن عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محمد کا نام نافع ہے اور ابو قتادہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ اور غیر ہم سے اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمائی کرام نے کہ سلب میں سے خمس کو یعنے قاتل کو سلب کامل دے اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام نفل کرے میں کہدے کہ جو جیمین لاوے کافروں سے وہ اسکا ہی یا جو مارے کافر کو اسکے لئے ہے سامان اسکا اور امام کا یہ حکم دینا جایز ہے اور اسمیں خمس نہیں اور لیث نے کہا سلب قاتل کا ہی اگرچہ بہت سی چیز ہو اور امام تجاوز کرے کہ اسمیں سے خمس لے جیسا کیا عمر بن خطاب نے ترجم کہتا ہے مراد سلب سے سواری کپڑے ہتیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو اور اسمیں اختلاف ہے علما کا کہ سلب کا مستحق کون ہے امام شافعی وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اسکا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب لڑائیوں میں ہے اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بجز دقتل کے ملکدہ سب مجاہدوں کا مستحق ہے بمنزلہ غنیمت کے مگر یہ کہ حاکم جیش حکم دی کہ جو مارے کافر کو اسکا سلب لے لی مگر یہ مذہب ضعیف ہے سبل میں کہا ہی کہ یہ قول موافق ادلہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے جس لیا جاوے شافعی کے اسمیں دو قول ہیں صحیح قول انکے اصحاب کے نزدیک یہی ہے کہ خمس نہ لیا جاوے اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن جریر اور ابن منذر وغیرہ کا اور محول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خمس لیا جاوے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف ہے انتہی خلاصہ فی النووی ومسک الختام **باب** فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ **باب** کراہت بیع مغانم میں قبل تقسیم کے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے چیز خریدنے سے یہانتک کہ تقسیم ہو ف اسباب ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالَى مِنَ السَّبَايَا **باب** کراہت میں وطی کے حاملہ عورتوں سے جو قید میں آویں **عن** عِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ ترجمہ روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جماع کیا جاوے قیدی عورتوں سے یہانتک کہ جنین وہ جو انکے پیٹو میں ہے ف اسباب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور صدیث عرباض کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وطی نہ کیجاوے حاملہ سے جبتک وہ نہ جنی اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لئے تو طہارت ہی ہے سنت کہ انکو حکم ہے عدت کا کہا ابو عیسے نے روایت کی ہمسے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسے بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے ترجم کہتا ہی یہ حکم تو حاملہ کا ہے اور غیر حاملہ اگر قید میں آوی تو استبرا ایک حیض سے ضرور ہی بعد ایک حیض کے جماع کرے چنانچہ سنن میں مرفوعا مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی سے جبتک کہ اسکو پاک نکرلی یعنی ایک حیض کے روایت کیا اسکو احمد نے **باب** مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ **باب** طعام مشرکین کے حکم میں **عن** هُنَيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى

قیدیوں میں تفریق مکروہ ہے۔ قیدیوں کا قتل اور فدیہ۔ عورتوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت

قَالَ لَا يَحْتَجِنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ ترجمہ روایت ہے اس نے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم طعام نصاریٰ کا تو فرمایا آپ نے شک نہ لائے تیرے سینہ میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی ف یہ حدیث حسن ہے کہا محمود نے اور عبید اللہ بن موسیٰ نے روایت کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور روایت کیا محمود اور وہب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مرّی بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کے مترجم کہتا ہوں اجماع ہے جواز طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دار الحرب میں ہوں کہ بقدر ضرورت کھالیں اور اسمیں اذن امام کی بھی ضرورت نہیں اور حلال ہیں ذبائح اہل کتاب کے اور اجماع ہے اسپر ہمارے اصحاب میں خلاف کیا اسپر ہمارے اکثر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اسکی ہے خواہ وہ نام لیویں اللہ کا یا نہ لیویں اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیویں اللہ کا اگرچہ وجد کریں نام مسیح کے یا اوپر کنیسہ اسکے کے پس وہ حرام ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علما کا انتہی ما فی النووی فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو تعجب ہے ہیر جو مسلمان کے ذبائح سے جو بنام خدا ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں ہاں البتہ جو بنام اوپا یا بنیت نذر انکے کے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ باب کراہیت تفریق کے درمیان قیدیوں کے **عن** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالی درمیان لڑکے اور اسکی ماں کے جدائی ڈالیگا اللہ تعالیٰ اسکے اور اسکے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن ف اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوائے مکروہ کہتی ہیں جدائی ڈالنی درمیان لڑکے اور اسکی ماں کے قیدیوں میں اور درمیان لڑکے اور اسکے باپ کے اور درمیان بھائیوں کے یعنے تقسیم اور بیع وغیرہ میں **باب** مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسَارَى وَالْفِدَاءِ باب قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بیان میں **عن** عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلَ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جبرئیل اترے مجھپر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب کو اسارے بدر کے قتل اور فدیہ میں کہ اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کئے جاویں گے سال آئندہ مثل ان اساریٰ کے کہا انہوں نے اختیار کیا ہمنے فدیہ لیکر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کئے جاوینگے ہم میں سے اسیا میں ابن مسعود اور انس اور ابی برزہ اور جبیر بن مطعم سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ثوری کے نہیں پہچانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے اور روایت کی ابو اسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کیا ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور ابو داؤد حضری کا نام عمر بن سعد ہے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے بسبب ایک مرد کے مشرکوں سے یعنے ایک مشرک دیکر دو مسلمان چھوڑا لئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عم ابو قلابہ کی کنیت ابو المہلب ہے اور نام انکا عبد الرحمن بن عمرو ہے اور انکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید الجرمی ہے اور عمل اسی روایت پر ہے نزدیک اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جسکو چاہے قتل کرے اور جسکو چاہے کچھ مال لیکر چھوڑ دے اور بعض علما نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے قتادہ اور ضحاک نے کہا خبر ہوئی مجھکو کہ یہ آیت منسوخ ہے فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً اور ناسخ اسکی آیت قتال ہے فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ روایت کیا ہمسے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قیدی قتل کئے جاوین یا فدیہ دیا جاوین فرمایا انہوں نے اگر قدرت پاوین کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنے فدیہ لیکر چھوڑ دیا جاوے اور اگر قتل کئے جاوین تو اسمیں بھی کچھ مضائقہ نہیں کہا اسحق نے خون بہانا میرے نزدیک اولیٰ ہے مگر یہ کہ ہووے معروف اور طمع کریں اسمیں اکثر لوگ **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ باب قتل نساء اور صبیان کی نہی میں **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی ہوئی پس برا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قتل کو اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے ف اس باب میں بریدہ اور رباح سے بھی روایت ہے اور انکو رباح بن ربیعہ کہتی ہیں اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شیخوں کی اور عورتوں اور لڑکوں کو اگر نکو شیخ ہیں قتل کرنیکی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ رخصت دی ہے ان دونوں نے شیخ میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ ابْنُ جُثَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ جَهَلْنَا أَوْ بَيَّتْنَا مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے خبر دی مجھکو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بیشک اگر ہم سے

نے روند ڈالا ہے عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں کے فرمایا اپنے دادا اور باپ کے قسم سے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** کہتا ہوں خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورتوں اور بچوں کو نہ ماری اور اگر شبخون یا دھاوے میں بغیر قصد کے قتل ہو جاویں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی مشرکوں سے ہیں **باب** **عن** ابی ہریرۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا لرجلین من قریش فاحرقوھما بالنار ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اردنا الخروج انی کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا وان النار لا یعذب بھا الا اللہ فان وجدتموھما فاقتلوھما **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں سو فرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم فلانی فلانی مرد کو قریش سے تو جلا دو انکو آگ سے پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے ارادہ کیا نکلنے کا مدینے سے حکم کیا تھا ہم کو جلانا تم فلانے فلانی کو آگ میں اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا ساتھ اسکے مگر اللہ تعالیٰ پس اگر پاؤ تم ان دونوں کو تو قتل کرو انکو **ف** اسامہ بن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے ہے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور ذکر کیا محمد بن اسحٰق نے درمیان سلمان بن یسار اور ابوہریرہ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہے **باب** کما جاء فی الغلول باب غلول کے بیان میں **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو بریء من الکبر والغلول والدین دخل الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور وہ پاک ہے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں **ف** اسامہ بن روایت ہے ابی ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الروح الجسد وھو بریء من ثلث الکبر والغلول والدین دخل الجنۃ ھذا قال سعید الکبر وقال ابو عوانۃ فی حدیثہ الکبر ولم یذکر فیہ عن معدان وروایۃ سعید اصح **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں سے کبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کبر کا اور ابو عوانہ نے اپنے حدیث میں لفظ کبر کا اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کے اصح ہے **عن** عمر بن الخطاب قال قیل یا رسول اللہ ان فلانا قتل استشہد قال کلا قد رایتہ فی النار بعباءۃ قد غلھا قال قم یا عمر فناد انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ تحقیق کہ فلانا شخص شہید ہو گیا آپنے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسکو دیکھا آگ میں یعنے دوزخ کے بسبب ایک عبا کی کہ چرا لیا اسکو مال غنیمت سے پھر فرمایا آپنے کہ اے عمر پکار دو تین بار کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں مگر مومن لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ترجمہ** کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچھ چرانا ہے اور کنزہ وہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اسکی زکوٰۃ نہ دیجاوے **باب** ما جاء فی خروج النساء فی الحرب باب عورتوں کے جہاد میں جانیکی بیان میں **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ معھا من الانصار یسقین الماء ویداوین الجرحی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد میں ساتھ رکھتے تھے ام سلیم اور چند عورتوں کو انکی ہمراہ انصاری کہ پلاتی تھیں پانی اور علاج کرتی تھیں زخمیوں کا **ف** اسامہ بن ربیع بنت معوذ سے ہے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی قبول ھدایا المشرکین باب مشرکوں کے ہدیہ قبول کرنیکے بیان میں **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کسری اھدی لہ فقبل وان الملوک اھدوا الیہ فقبل منھم **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ بھیجا کسرے نے پس قبول کیا آپنے اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے آپکو اور آپ قبول کرتی **ف** اسامہ بن جابر سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور تور بیٹے ہیں ابی فاختہ کی نام انکا سعید بن خلاد ہے اور کنیت انکی ابو جمیع ہے **عن** عیاض بن حمار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھدیۃ لہ او ناقۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلمت فقال لا فقال انی نھیت عن زبد المشرکین **ترجمہ** روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ راوی کو شک ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اسلام لایا تو کہا عیاض نے نہیں فرمایا آپنے مجھ کو منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے یعنے انکی قبول سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی انی نھیت عن زبد المشرکین کے یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں میں مشرکوں کے ہدیا قبول کرنے سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے اور مذکور ہی حدیث میں کراہیت اسکی اور احتمال ہے کہ شاید پہلی قبول کرتی ہوں پر منع فرمایا اس سے **ترجمہ** کہتا ہے عیاض بکسر اول وتخفیف تحتانیہ تمیمی مجاشعی صحابی ہیں کہ بعد اس قصہ کی جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے اور بصرہ میں رہی اور سنہ پچاس تک زندہ رہی خطابی نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہو اسلئے کہ قبول کرنا ہدایا مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے اور شاید ہدیہ عیاض کا اسلئے واپس کیا کہ انکو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک سے اور اکیدر دومہ اور مقوقس کے ہدایا آپنے قبول فرمائی ہیں اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایا میں اصح اور اکثر ہیں انتہی قال فی المرقات مختصراً **باب** ما جاء فی سجدۃ الشکر باب سجدہ شکر کی بیان میں **عن** ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ امر سر بہ فخر ساجداً **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئی خوشخبری کسی کام کی اور خوش ہوئے آپ اس سے پس گر پڑے آپ سجدہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے روایت عبدالعزیز کی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تجویز کیا انہوں نے سجدہ شکر کو

ہی طرف گئے ہیں شافعی اور احمد اور کہتے ہیں کہ سجدہ شکر مشروع ہی بخلاف مالک اور ابو حنیفہ کے اور اسمیں ہی اختلاف ہے کہ طہارت شرط ہی سجدہ شکر میں یا نہیں تو بعضے اشتراط طہارت کے قائل ہیں قیاساً علی الصلوٰۃ اور بعضے عدم اشتراط کے اسلئے کہ یہ نماز نہیں وھو الاقرب اور سفر السعادت میں ہے کہ عادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی کہ جب نعمت تازہ یا دفع عذاب کی خبر سنتے سجدہ شکر بجالاتے انتہی فی مسک الختام **باب** اذا اجار المرأۃ او العبد یا عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ لتعقد للقوم یعنی یجیر علی المسلمین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے تحقیق کہ عورت لیتی ہے واسطے قوم کی یعنے پناہ مراد اس سے یہ کہ پناہ دلاتی ہے مسلمانوں سے **ف** اسباب میں ام ہانی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ام ھانی انھا قالت اجرت رجلین من احمائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امنا من امنت **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے پناہ دلوائی میں نے اپنی شوہر کی قرابت والوں میں سے دو شخصوں کو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امن دی ہمنے جسکو امن دی تو نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ جائز کہا ہی انہوں نے عورت کی امان دینی کو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جائز کہا ہی انہوں نے عورت اور غلام کی امان دینی کو اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے جائز رکھا امان کو غلام کے اور ابو مرہ مولی ہے عقیل بن ابیطالب کا اور انکو ام ہانی کے مولی بھی کہتے ہیں اور نام انکا یزید ہی اور روایت کیا انہوں نے علی ابن ابیطالب اور عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ذمہ مسلمانوں کا واحد ہے چلتا ہی ساتھ اسکے ادنی انکا اور مراد اسکی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ جسنے امن دی مسلمانوں میں سے کسی شخص کو پس وہ جائز ہے اور رعایت اسکی سبکو ضروری ہی **باب** ما جاء فی الغدر باب اقرار توڑنے کے بیان میں **عن** سلیم بن عامر یقول کان بین معاویۃ وبین اھل الروم عھد وکان یسیر فی بلادھم حتی اذا انقضی العھد اغار علیھم فاذا رجل علی دابۃ او علی فرس وھو یقول اللہ اکبر وفاء لا غدر فاذا ھو عمرو بن عبسۃ فسألہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عھد فلا یحلن عھدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدھا او ینبذ الیھم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس **ترجمہ** روایت ہے سلیم بن عامر سے کہتے تھے وہ کہ درمیان معاویہ رضی اللہ عنہ کی اور اہل روم کے صلح تھی اور یہ چلتے تھے شہروں انمیں اس ارادہ سے کہ جسوقت تمام مدت صلح کی ہو ٹمیں انکو پس ناگہان ایک مرد پر یا دابہ یا فرس پر یعنے راوی کو شک ہے کہ دابہ کہا یا فرس اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر وفا ضرور ہی نہ عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا اسکو حضرت معاویہ نے سبب اسکا فرمایا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسکی اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اسمیں یعنی گرہ نہ لگائے یہانتک کہ گذر جاوے مدت اسکی یا پھینکدیوے وہ عہد انکی طرف برابر یعنے انکو آگاہ کر دی کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تاکہ علم صلح میں دونوں برابر ہو جاویں پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لیکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** حضرت معاویہ قبل انقضائی مدت صلح کی چلے تھے اسلئے کہ فوراً بوقت اتمام مدت انکو لوٹمیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا **باب** ما جاء ان لکل غادر لواء یوم القیمۃ باب اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لئے ایک نیزہ ہی قیامت کے دن **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لئے گاڑا جاویگا ایک نیزہ قیامت کے دن **ف** اسباب میں روایت ہے حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی النزول علی الحکم باب اسکے حکم پر اترنے کے بیان میں **عن** جابر انہ قال رمی یوم الاحزاب سعد بن معاذ فقطعوا اکحلہ او اجلہ فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنار فانتفخت یدہ فترکہ فانزفہ الدم فحسمہ اخری فانتفخت یدہ فلما رای ذلک قال اللھم لا تخرج نفسی حتی تقر عینی من بنی قریظۃ فامسک عرقہ فما قطر قطرۃ حتی نزلوا علی حکم سعد بن معاذ فارسل الیہ فحکم ان یقتل رجالھم وتحیی نساءھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبت حکم اللہ فیھم وکانوا اربعمائۃ فلما فرغ من قتلھم انفتق عرقہ فمات **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ کی اور کٹگئی رگ اکحل انکی یا اجل پس داغ دیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگ سے سو سوج گیا انکا ہاتھ پھر چھوڑ دیا سو بہنے لگا خون پھر دوبارہ داغا اسکو پھر سوج گیا پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنے یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ نہ نکال جان میری یہانتک کہ ٹھنڈی کرے آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنے انکا ہلاک دیکھ لوں پس رکگئی انکی رگ اور نہ ٹپکا اسمیں سے ایک قطرہ یہانتک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ کی پس پیغام بھیجا حضرت نے انکیطرف بلایا اور حکم کیا سعد نے کہ قتل کئے جائیں مرد انکے اور زندہ رکھی جاویں عورتیں انکی کہ مدد ہو مسلمانوں کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پایا تو نے حکم اللہ کا انکے بابت جو حکم خدا انہاد وہی تو نے حکم دیا اور تھے بنی قریظہ چار سو پھر جب فارغ ہوئے حضرت انکی قتل سے کہلگئی سعد کی رگ اور مر گئی وہ **ف** اسباب میں ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلوا شیوخ المشرکین واستحیوا شرخھم والشرخ الغلمان الذین

لہ یشتوا ترجمہ روایت ہے ہم سے بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑو انکے لڑکوں کو اور یہ کہ کھنچے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے انہوں نے عطیہ قرظی سے **عن** عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي ترجمہ روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائی گئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن قریظہ کی اور حکم یہ تھا کہ جسکے موئے زہار نکلے ہوں قتل کیا جاوے اور جسکے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جاوے پھر میں انمیں تھا کہ جسکے موئے زہار نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ انکے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہو احتلام اور سن اسکا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء في الحلف باب حلف کے بیانمیں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَوْفُوا بِالْحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَعْنِي الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اسلئے کہ وہ نہ بڑھا دیگی یعنے اسلام میں گو مضبوط ہے اور نئی حلف اب نکرو اسلام میں ف اسماعیل عبدالرحمن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اسبات پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کرینگے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک کو دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آنحضرت فرمایا جسکی قسم سابق کی ہو وہ اسکا حق ادا کرے کہ اسمیں اسلام کی مضبوطی اور نیکنامی ہے کہ اہل اسلام وفائی عہد کے ساتھ مشہور ہونگے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے **باب** في أخذ الجزية من المجوسي باب مجوسی سے جزیہ لینے کے بیانمیں **عن** بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرُوا مَجُوسَ مَنْ قِبَلَكُمْ فَخُذُوا مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ ترجمہ روایت ہے بجالہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن معاویہ کا منازر میں کہ نام ہے ایک مقام کا پہر آیا ہے پاس خط حضرت عمر کا لکھا انہوں نے نظر کرو مجوس کو جو تمہاری طرف ہیں پس لو انسے جزیہ اسلئے کہ عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی مجھکو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا ف یہ حدیث حسن ہے **عن** بَجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا ترجمہ روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہانتک کہ خبر دی انکو عبدالرحمن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے اور اسحدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء ما يحل من أموال أهل الذمة باب ذمیوں کے اس مال میں سے جو حلال ہے اسکے بیانمیں **عن** عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كُرْهَهَا فَخُذُوا ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم گذرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہیں جو کچھ ہمارا حق ہے انپر یعنے مہمانداری کا اور نہ ہم انسے لیتے ہیں سو فرمایا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ تم انسے زبردستی پس لیلو جب بھی ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی لیث بن سعد نے زید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہ نکلتے تھے جہاد کو پس گذرتی تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے تھے ایسا کہ خرید لیں اسکو قیمت دیکر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں کہانیکے بیچنے سے بھی اور مذمن تمکو مگر زبردستی تو لیلو زبردستی ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اسکے یعنی جب بیچے کوئی قوم کہانا تو زبردستی لیلیں انسے مجاہد **باب** ما جاء في الهجرة باب ہجرت کے بیانمیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نہیں ہجرت بعد اس فتح کے ولیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کئے جاؤ تم جہاد کے لئے کوچ کرو ف اسماعیل ابی سعید اور عبداللہ بن عدی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی سے ہے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند **ترجمہ** کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دار الحرب نہ رہا بلکہ دار الاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دار الحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو اپنے دین پر اور مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اسکا قیامت تک واسطے دور رہنے کے کفار سے اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیک اور تحصیل علم کے اور کبھی بسبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ پر مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين الآية **باب** ما جاء في بيعة النبي باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیانمیں **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قِصَّةِ

تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ قال جابر بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا نفر ولم نبایعہ علی الموت ترجمہ
روایت ہے جابر بن عبداللہ سے تفسیر میں آیت کے کہ راضی ہوا اللہ تعالیٰ مومنوں سے جبکہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے کہا جابر نے بیعت کی ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوپر نہ بھاگنے کے
نہیں بیعت کی ہم نے اوپر موت کے ف اسی باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عباد اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور مرسی ہے یہ حدیث جابر سے بن یونس سے وہ روایت کرتی ہیں اوزاعی سے وہ
یحییٰ ابن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبداللہ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابوسلمہ کا یعنی جیسا پہلی سند میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحییٰ کے عن یزید بن ابی عبید قال قلت لسلمۃ بن الاکوع
علی ای شیء بایعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قال علی الموت ترجمہ روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع سے کہ بیعت کی تم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن حدیبیہ کے کہا انہوں نے اوپر موت کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عمر قال کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول لنا فیما استطعتم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا ہے ہم بیعت کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم سنتے اور فرمانبرداری پر پس فرماتی تھے آپ ہمیں جہاں تک ہو سکے ہم سے لیے
اطاعت بقدر استطاعت کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن جابر قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر ترجمہ روایت ہے
جابر سے کہا نہیں بیعت کی ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے موت پر بلکہ بیعت کی ہم نے اوپر نہ بھاگنے کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں ایک قوم نے بیعت کی
آپ سے موت پر اور کہا تھا کہ ہم نہ ٹلیں گے آپ کے سامنے یہاں تک کہ قتل کئے جاویں اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگیں گے باب فی نکث البیعۃ باب بیعت توڑنے کے بیان میں عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم رجل بایع اماما فان اعطاہ وفی لہ وان لم
یعطہ لم یف لہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہ کلام کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا انکو اور انکے لیے دکھ کے مارنے والا ایک مرد
کہ بیعت کی اسنے کسی امام سے پھر اگر دیا امام نے اسکو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اسکی بیعت سے دنیا تھی اگر ملی اطاعت کیے ورنہ نہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ
کہتا ہے مصنف نے دو شخصوں کا ذکر نکیا اختصاراً ایک انہیں کا وہ ہے کہ اس پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیتا اسنے مسافر کو دوسرا وہ کہ بیچا اپنی کسی بات کو کسی چیز جھوٹی قسم کھا کر باب ما جاء
فی بیعۃ العبد باب غلام کے بیعت کے بیان میں عن جابر انہ قال جاء عبد فبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولا یشعر انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ولم یبایع احدا بعد حتی یسأل اعبد ھو ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام
پس بیعت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اسکا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اسکو پس خریدا اسکو دو غلام کالے بدلے اور نہ بیعت کی
کسی سے یہاں تک پوچھا اس سے کہ کیا وہ غلام ہے ف اسی باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن زبیر کے ترجمہ
خریدا اپنا اس غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اسکی ہجرت میں خلل نہ آوے باب ما جاء فی بیعۃ النساء باب عورتوں کی بیعت کے بیان میں عن امیمۃ بنت رقیقۃ تقول بایعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فقال لنا فیما استطعتن واطقتن قلت اللہ ورسولہ ارحم بنا یا نفسنا قلت یا رسول اللہ الا تصافحنا قال انی لا اصافح
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قولی لامرأۃ کقولی لامرأۃ واحدۃ ترجمہ روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
کئی عورتوں کے سو فرمایا ہمنے اطاعت اسی میں ضرور ہے جو تمسے ہو سکے اور جسکی تم میں طاقت ہو کہا میں نے اللہ و رسول ہمپر زیادہ مہربان ہے ہمسے ہمارے جانوں پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیعت تو لیجئے
ہمسے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجئے ہمسے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کسی ایک عورت کو یعنے قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت
نہیں ف اسی باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے اور روایت کرے سفیان ثوری
اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن منکدر سے مانند اسکے باب فی عدۃ اصحاب بدر باب بدر والوں کی تعداد میں عن البراء قال کنا نتحدث ان اصحاب بدر
کعدۃ اصحاب طالوت ثلاث ومائۃ وثلاثۃ عشر ترجمہ روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ مدد والے لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنے جنہوں نے
نہر سے عبور کیا تھا تین سو تیرہ آدمی ف اسی باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق کہ روایت کیے ثوری وغیرہ نے ابی اسحٰق سے باب ما جاء فی الخمس باب
خمس کے بیان میں عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لوفد عبد القیس امرکم بأربع وانھاکم عن اربع امرکم بالایمان باللہ وحدہ اتدرون ما الایمان باللہ وحدہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تمکو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے ف اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن

سے انہوں نے ابی جمرہ سے انہوں نے ابن عباس سے مانند اسکے **ترجمہ** کہتا ہی پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جاوے وہ یتیمین اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں پر تقسیم ہو اور قرابت والی سب پر مقدم کئے جاویں اور جو لوگ کہ انمیں سے غنی ہوں انکا حق اس خمس میں نہیں ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیہ **وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ** میں تبرکاً ہے اور حنفیہ کے نزدیک حصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد وفات کے جاتا رہا اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کرین ایک حصہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ خلیفہ کو ملیگا اور ایک حصہ خاص ذوی القربیٰ کا یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہین وہ غازیون پر تقسیم ہون پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنفیہ کے نزدیک دو حصہ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ اور ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحٰق اور ابی عبید اور ابن جریر کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور یہی روایت عبد قیس کے وفود کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کے فصل اول میں مذکور ہے **بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ النُّھْبٰی** باب نہبہ کے حرمت میں

عَنْ رافع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقدر مرعان الناس فعجلوا ان الغنائم فالمبحنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخری الناس قسمۃ بالقدور فامر بھا فاکفئت ثم قسم بینھم فعدل بعیرا بعشرۃ شیاہ **ترجمہ** روایت ہے رافع سے کہا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئی جلد باز لوگ اور جلدی کیا انہون نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آدمیوں کے پیچھے تھے سو گذرے آپ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئین پھر تقسیم کی انمین سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریون کے اور روایت کی سفیان ثوری نے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عبایہ سے انہون نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے **ف** اور نہین ذکر کیا انہون نے انکی باربکاری روایت کی ہے یہ حنفیہ نے عبایہ بن رفاعہ کے سماع ہی اپنے دادا رافع بن خدیج سے ۔ اسامین ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابی جحاف اور ابی الدرداء اور عبد الرحمٰن بن سمرہ اور زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **عَنْ** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انتھب فلیس منا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہب کرے وہ ہم مین سے نہین **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہے روایت کیا ہے اس کو **مصنف** کہتا ہے نہب کے معنی لوٹ مین اچک لیجانا ہے اور یہان احتمال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے **بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّسْلِیْمِ عَلٰی اَھْلِ الْکِتَابِ** باب اہلکتاب پر سلام کے بیان مین **عَنْ** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبدؤا الیھود والنصاری بالسلام واذا لقیتم احدھم فی الطریق فاضطروہ الی اضیقہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدا نکرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے اور جب ملاقات کرو کسی ایک کی انمین سے راہ مین تو مجبور کرو اسکو تنگ راہ مین **ف** اسامین ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ تم خود ابتدا نہ کرو ملکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہی کہا بعض اہل علم نے سبب اسکا یہ ہے کہ سلام مین ابتدا کرنا تعظیم ہے اور ہمارے ہین اہل اسلام ساتھ دلیل کرنے اتنیکے اور اسیطرح جب ملے کوئی انمین کا راہ مین تو تنگ جگہ خالی کرے انکے واسطے تاکہ اسمین تعظیم ہو **عَنِ** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود اذا سلم علیکم احدھم فانما یقول السام علیک فقل علیک **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودی جب سلام کرتا ہی تم مین سے کسی پر تو کہتا ہی السام علیک پس جواب دیں علیک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مصنف** کہتا ہے السام علیک کے معنی مری ہو تجھ پر یہود عداوت سے سلام کو اسطرح کہتے تھے حضرت نے فرمایا تم بھی وعلیک کہدیا کرو یعنی تجھی پر **بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْمُقَامِ بَیْنَ اَظْھُرِ الْمُشْرِکِیْنَ** باب مشرکوں مین رہنے کی کراہت مین **عَنْ** جریر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس بالسجود فاسرع فیھم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لھم بنصف العقل قال انا بریء من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین قالوا یا رسول اللہ ولم قال لا ترائی نارا ھما **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس پناہ چاہی بعضی لوگون نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانون نے انکی قتل مین پہر پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حکم کیا آپنے انکے لئے نصف دیت کا اور کہا آپنے مین بیزار ہون اس مسلمان سے کہ رہی مشرکون کے درمیان کہا یا رسول اللہ کیون فرمایا آپنے ضرور ہی کہ مسلمان مشرک سے اتنی دور رہے کہ دکھائی نہ دی ایک کو آگ دوسرے کی **روایت** کی ہے ہناد نے انہون نے عبدہ سے انہون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہون نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابی معاویہ کے اور نہین ذکر کیا انہون نے جریر کا اور یہ صحیح ہے اور اسامین روایت ہے سمرہ سے اور اسمٰعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہی کہ روایت ہے اسمٰعیل سے انہون نے روایت کیا قیس بن ابی حازم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور نہین ذکر کیا انہون نے جریر کا اور روایت کیا حماد نے حجاج بن ارطاۃ سے انہون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہون نے قیس سے انہون نے جریر سے ابی معاویہ کے حدیث کی مانند اور سنا مین نے محمد بخاری سے کہتا ہے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کیا ہے سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مت ساتھ رہو مشرکون کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ انکے اگر

کر جو یا اُنکے ساتھ اور اکثر یہود اُنکے ساتھ وہ مثل اُنکے ہی ہیں **ترجمہ** کہتا ہے ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں کہا ہے مصنف اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو دور رکھنی منزل اپنی منازل مشرکین سے یعنے جہاں یہ ہوں اور ایسی جگہ نہ اُترے کسی ایک کو دوسری کی آگ نظر آوے اسلئے کہ اس صورت میں وہ بھی اُنکے ساتھ معدود ہوگا اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان انہیں میں مقیم ہو تو اُنکی تکثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا اُنکا قصد کرے اور اُنکی فرودگاہ پر پہونچ جاوے اور دیکھنا آگ کا اُسکو لازم جہاد ہوا سلئے کہ عرب مقدار لشکر کی آگ سے معلوم کرتی ہیں پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مساکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ یعنے نہ بیٹھو ساتھ اُنکی یہاں تک کہ وہ مشغول ہوں اور اور باتوں میں اسلئے کہ تحقیق تم اُسوقت اُنہی کے مثل ہو اور نسائی میں ہے لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُّشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَ مَا اَسْلَمَ اَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ اس مسلک التحام مختصراً یا

فَاجَاءَ فِيْ اَخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ باب جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کے نکالنے کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہتے ہے خبر دی مجھکو عمر بن خطاب نے کہ سنا اُنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکالدونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے اور نہ چھوڑونگا میں اُسمیں مگر مسلمان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں زندہ رہا انشاء اللہ تعالیٰ نکالدونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے پھر بعد وفات حضرت کے حضرت عمر نے اُنکو نکالدیا **باب** جَاءَ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **باب** ترکۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَّرِثُكَ قَالَ اَهْلِيْ وَوَلَدِيْ قَالَتْ فَمَا لِيَ لَا اَرِثُ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ آئیں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا کہا ابوبکر نے میرے گھر والی اور اولاد میری فرمایا حضرت فاطمہ نے پھر کیا ہے کہ میں وارث نہوں اپنی باپ کی سو کہا ابوبکر نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی ولیکن روٹی کپڑا دونگا میں جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اور خرچ دونگا میں اُسکو جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دیتے تھے **ف** اسمیں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ سے بھی روایت ہے

حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے غرض ہے اس سند سے متروک کیا ہے اُسکو صرف حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطا نے دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے اُنہوں نے روایت کیا ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سند دوسری ابوبکر صدیق سے اُنہوں نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ اللّٰهُ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهٗ اَفَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمَا حِيْنَئِذٍ وَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ فَقَالَ تَذْكُرَانِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَمَا قَالَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمر بن خطاب کے اور داخل ہوئے اُن پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئی حضرت علی اور عباس تکرار کرتے ہوئے سو فرمایا حضرت عمر نے قسم دیتا ہوں میں اُس خدا کی جسکی حکم سے بپا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑ جائے صدقہ ہے کہا سب حاضرین نے ہاں فرمایا حضرت عمر نے پھر جب وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا ابوبکر نے میں خلیفہ ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر آئی تم اور میرا ابوبکر کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنی بھتیجے کے اور طلب کی لگے یہ میراث اپنی بی بی کی اُنکے باپ سے کہا ابوبکر نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جائیں صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچا تھا اور سیدھی راہ پر تابع حق کے اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غرض ہے مالک بن انس کی روایت سے **ترجمہ** کہتا ہے راوی بقیہ روایت بخاری سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس سے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی ازواج کا موافق اکسال کے لیتے تھے اور باقی سلاح اور مصالح مؤمنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابوبکر بھی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح خرچ کرتے رہی اور میں اسیطرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق خبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کی خرچ کرنیکا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اُسمیں چھوڑ دو میں اُسکا متولی ہو کر دوں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمر نے اُنکو سونپ دیا پھر اُنہوں نے چاہا کہ وہ اُسمیں اُن دونوں کی

تقسیم ہوجائے تاکہ ہر ایک اپنے حصہ پر بخوبی متصرف ہو حضرت عمر نے فرمایا لاقضین فیہا قضاء اغیر ذالک یعنے اُس حکم سابق کے برخلاف میں دوسرا حکم مذکور کرونگا اگر تم دونوں اُسکے کفیل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری کا اور اسمیں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی اور عباس اگر جانتے تھے کہ حضرت نے فرمایا لانورث ماترکنا صدقۃ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابوبکر کی زبان سے یہ حدیث سُنی تھی تو پھر حضرت عمر کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اور علی اور عباس سے ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ لانورث ماترکناہ صدقۃ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں خطابی نے کہا کہ یکساں اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمر نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اُسی صرف کریں وہ مال حضرت علی اور عباس کو تفویض کردیا اور اُنہوں نے حدیث ماترکناہ صدقۃ کی بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر ہوگئی پھر دوبارہ وہ حضرت عمر کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود اُنکا اس بار آنے سے تصرف الکانہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہوجاوے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت بآسانی کرے اور حضرت عمر نے اس تقسیم کو یہی گوارا نہ کیا اور بجائے کسی طرح اُسپر تقسیم کا لفظ آوے کہ ایسا نہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اُسی میراث اور ترکہ میں چنانچہ ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بھی اُسے حالت اولی پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا یہ صریح دلیل ہے اُنکی رضا کی حضرت عمر کے فرمانے پر اور مندفع ہوگئے اس سے تقریر سے اکثر اعتراضات باطلہ فرقہ شنیعہ کی الحمد للہ علی ذالک **باب** ماجاء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذہ لا تغزی بعد الیوم **باب** باب ماجاء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذہ لا تغزی بعد الیوم **عن** الحارث بن مالک بن برصاء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یقول لا تغزی ھذہ بعد الیوم الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے حارث بن مالک سے کہا اُنہوں نے سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جاویگا اسپر آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک یعنی کبھی ایسا نہوگا کہ یہ مسکن کفار اور دار الحرب ہو **ف** اسباب ابن عباس اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنے حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو ابھی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے **باب** ماجاء فی الساعۃ التی یستحب فیہا القتال باب قتال کے مستحب وقت میں **عن** النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قال فاذا انتصف النہار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قال حتی العصر ثم امسک حتی یصلی العصر ثم یقاتل وکان یقال عند ذالک تھب ریاح النصر ویدعو المؤمنون بجھدھم فی صلوتھم **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا اُنہوں نے جہاد کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتی یہانتک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل آتا آفتاب لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی ٹھہر جاتی یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب پھر جب ڈھلجاتا آفتاب لڑتے عصر تک پھر ٹھہر جاتی یہانتک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور فرماتے تھے اسوقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مدد الٰہی کے اور دعا کرتے مؤمن اپنے لشکر کے نماز میں **ف** اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ واصل ہے اور قتادہ نے نہیں یا یا نعمان بن مقرن کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے روایت کی ہے حسن بن خلال نے اُنہوں نے عفان اور حجاج سے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُنہوں نے ابوعمران جونی سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمز کیطرف پھر ذکر کی حدیث طویل سو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب اول نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوا دے مدد اور نزول نصر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور علقمہ بن عبد اللہ بہائے ہیں بکر بن عبد اللہ مزنی کے **باب** ماجاء فی الطیرۃ **باب** طیرہ کی بیان میں **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطیرۃ من الشرک وما منا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے کہ جسکو خیال نہ آوے بدفالی کا مگر اللہ دور کردیتا ہے اُسکو ساتھ توکل کے **ف** کہا ابوعیسے نے سُنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب فرماتے تھے کہ میرے نزدیک وما منا سے اخیر تک قول عبد اللہ بن مسعود کا ہے اور اسباب میں سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم اسکو مگر مسلمہ بن کہیل کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے بھی ہمسے یہ حدیث **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الطیبۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی فال نیک فرمایا کوئی بات اچھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجتہ ان یسمع یا راشد یا نجیح **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست کہتی تھے جب نکلتی کسی اپنے کام کو کہ سنیں یا راشد یا نجیح **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** عدوی ایک کے بیماری دوسرے کو لگجانا مراد کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کسیکو مرض طاعون ہوا اور مٹا چھی اونٹ میں آجاتا ہی تو سب کو کھجلی ہوجاتی ہے اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہندو کے حمقا چیچک کھجلی مہیضہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتی ہیں اور بہ تتبع نصاریٰ طرح طرح کی ظلم اس عقیدہ باطلہ کے سبب سے جاری ہوتے ہیں اور راشد راہ یافتہ نجیح

مراد کو پہنچا ہوا حضرت ان ناموں سے نیک فال لیتے تھے اور بدفالی کو شرک فرماتی تھے جیسی ہند کی عمتا مین عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور بلی بائیں سے آگئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئی اور سمجھے کہ اگر اسوقت جائینگے تو بی انجام مراد گھر آئینگے **باب** مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ باب وصیت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال مین

عن بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيْرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا فَإِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ أَيَّتُهُنَّ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِيْ عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوْكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ أَمْ لَا أو نحو ذا ترجمہ روایت یہ ہے بریدہ سے کہا کہ نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اسکے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانون کے سلامتی بھلائی کرنیکی اور فرماتی جہاد کرو اللہ کے نام سے راہ اللہ کے راہ مین مارو اسکو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت مین چوری نکرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نکرو اور قتل نکرو بچونکو پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکون سے تو بلاؤ انکو تین خصلتونکی طرف راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال اگر وہ ایک کو بھی مان لین اُن تینون مین سے تو قبول کرلے اور باز رہ اُنکے قتل اور قید سے بلاؤ انکو اسلام کیطرف اور اُٹھ آنیکی طرف اپنے گھر نفس مہاجرونکی گھر نفس مہاجرونکی طرف اور خبر دی انکو کہ اگر وہ یہ کرین کہا راوی نے تو ہے واسطے انکے جو بھی واسطے مہاجرون کے یعنے حصہ مال غنیمت اور فی سے اور بھی اُنپر جو ہے مہاجرون پر یعنے تابعدین سے اور اگر وہ تحول سے انکار کرین بعد اسلام کے تو خبر دی انکو کہ ہونگے وہ مانند گنوار مسلمانون کے جاری ہوگا اُنپر جو جاری ہوگا گنوارون پر نہوگا انکو حصہ اُنکا غنیمت اور فی مین مگر یہ کہ وہ جہاد کرین پھر اگر وہ اسلام سے بھی انکار کرین تو مدد مانگ اللہ سے اُنکے ہلاک پر اور لڑ اُنسے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کرین کہ تو دی انکو پناہ اللہ کی اور اُسکی رسول کی تو مت دی انکو پناہ اللہ کی اور اُسکے رسول کی اور دی انکو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والونکی اسلئے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والونکی یعنے نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اُسکی رسول کی اور اسیطرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والونکو اور ارادہ کرین وہ کہ اُترین اوپر حکم اللہ کے تو نہ اُتار انکو اللہ تعالے کے حکم پر ولیکن اُتار انکو اپنے حکم پر اسلئے کہ تو نہین جانتا کہ پہونچی تو اللہ کے حکم کو اُنکے باب مین یا نہین اور اسی مانند اور کچھ فرمایا **ف** اسماعین نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے ابو احمد سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے اور زیادہ کیے اُسمین یہ لفظ یعنے وسط حدیث مین فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ یعنے اگر وہ انکار کرین اسلام سے تو لو اُنسے جزیہ اور اگر وہ انکار کرین جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے اُنپر لینے اور لڑو اُنسے ترجمہ یہ قیدیے خصلت ہے جو روایت سابقہ مین مذکور نہین ہوئی تھی اُنسے اسیطرح روایت کیے وکیع وغیرہ اور لوگون نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگون نے عبد الرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا اُسمین امر جزیہ کا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيْرُ إِذَا سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ لوٹتے تھے مگر نماز صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپنے اذان ٹھہر جاتی تھے ورنہ لوٹ لیتی تھے اور کان لگایا ایکدن تو سنا کہ ایکمرد کہتا ہا اللہ اکبر اللہ اکبر فرمایا آپنے ہے تو فطرت اسلام پر پھر کہا اُسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا آپنے نکلا تو دوزخ کی آگ سے **ف** کہا حسن نے اور روایت کی ہمسے ولید بن اُنہون نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مین فضائل جہاد سے جو مروی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب فَضْلِ الْجِهَادِ باب فضیلت جہاد مین

عن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَرَدَّدُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز برابر ہے جہاد کے یعنے ثواب اجر مین فرمایا آپنے تم طاقت نہین رکھتے اُسکی پھر دوبارہ پوچھا آپسے یا سہ بارہ ہر بار آپ فرماتے تھے تم اُسکی طاقت نہین رکھتے پھر فرمایا تیسری بار مین مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند

اُس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہانتک کہ پھر مجاہد فی سبیل اللہ ف اسی باب میں مقفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابو موسیٰ اور ابو سعید اور ابو امامہ مالک بن مرثد اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بوسطہ ابی ہریرہ کی کئی سند وں سے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ المجاہد فی سبیلی ھو علی ضمان ان قبضتہ اورثتہ الجنۃ وان رجعتہ رجعتہ باجر او غنیمۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد میرے راہ میں اسکی ضمانت میرے اوپر ہے اگر قبض کروں میں اسکی روح وارث کروں اسکو جنت کا اور اگر پھیر لیجاؤں اسکو یعنی اسکی روح اگر پھیر لیجاؤں اسکو گھر کی طرف تو پھیر لیجاؤں اسکو اجر اور غنیمت کے ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہی اس سند سے باب ماجاء فی فضل من مات مرابطا باب مرابط کی موت کے فضیلت کے بیان میں عن فضالۃ بن عبید المحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کل میت یختم علی عملہ الا الذی مات مرابطا فی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ ویامن فتنۃ القبر وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المجاہد من جاھد نفسہ ترجمہ روایت ہے فضالہ بن عبید سے روایت کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا مہر کر دیجاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنے تمام ہو جاتی ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابط اللہ کی راہ میں پس بڑھائی جاتی ہیں اسکے لئے عمل اسکے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہی وہ فتنہ قبر سے اور سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنی نفس سے یعنے طاعت الٰہی میں صبر کرے اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہاد اکبر ہے ف اسی باب میں عقبہ بن عامر اور جابر سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید حسن ہے صحیح ہے باب ماجاء فی فضل الصوم فی سبیل اللہ باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت میں عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام یوما فی سبیل اللہ زحزحہ اللہ عن النار سبعین خریفا احدھما یقول سبعین والاخر یقول اربعین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھی ایکدن اللہ کی راہ یعنے جہاد میں دور کر دیگا اللہ تعالیٰ اسکو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک ایک راوی کہتا تھا ستر برس اور دوسرا چالیس برس یعنے غرہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدنی ہیں اسی باب میں ابی سعید اور ابن عامر اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصوم عبد یوما فی سبیل اللہ الا باعد ذلک الیوم النار عن وجھہ سبعین خریفا ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایکدن اللہ کی راہ یعنی جہاد میں مگر دور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اسکی موہنہ سے ستر برس کی مسافت تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندقا کما بین السماء والارض ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھی ایکدن اللہ کی راہ میں جہاد یا ہی اللہ تعالیٰ اسکی اور دوزخ کے درمیان ایک خندق ہے جیسے آسمان و زمین یہ حدیث غریب ہے ابی امامہ کی روایت سے باب ماجاء فی فضل النفقۃ فی سبیل اللہ باب جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں عن خریم بن فاتک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق نفقۃ فی سبیل اللہ کتبت لہ بسبعمائۃ ضعف ترجمہ روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی خرچ کیا کچھ نفقہ جس اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اسکے لئے اسکا سات سو گنا ف اسی باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتی ہم اسکو مگر روایت سے ابی کثیر بن مرہ کی باب ماجاء فی فضل الخدمۃ فی سبیل اللہ باب جہاد میں خدمت کی فضیلت میں عن عدی بن حاتم الطائی انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الصدقۃ افضل قال خدمۃ عبد فی سبیل اللہ او ظل فسطاط او طروقۃ فحل فی سبیل اللہ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم طائی سے کہ انہوں نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کونسا صدقہ افضل ہے کہا دینا خدمت غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں ف اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً اور خلاف کیا گیا زید بن ابی بعض اسناد میں اس حدیث کے اور روایت کیا ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث زیادہ ہے یہ حدیث ابو نعیم نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل صدقہ خیمہ کا ہی اللہ کی راہ میں اور دینا خادم کا ہی اللہ کی راہ میں یا دینا جوان اونٹنی کا ہی اللہ کی راہ میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے باب ماجاء فی من جھز غازیا باب غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں عن زید بن خالد الجھنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اھلہ فقد غزی ترجمہ روایت ہے زید بن خالد جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی جو تیار کر دی غازی کی یعنے ہتیار دے خرچ دی اللہ کی راہ میں سو اسنے جہاد کیا اور جو خلیفہ رہی غازی کا اسکے گھر والوں میں یعنی خبر گیری انکی کرتی رہی اسنے بھی جہاد کیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سند وں سے اسکی روایت کیے ہیں اسی عمر نے انہوں نے

سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلے سے انہوں نے عطا سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تیاری کردی غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہوا اسکا اسکے گھر والوں میں اس نے جہاد کیا ف یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحیی ابن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اس نے جہاد کیا ف یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطا سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ باب جس کی قدم گرد آلود ہوں اللہ کی راہ میں اسکی فضیلت کے بیان میں **عن** يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا ملے مجھکو عبایہ بن رفاعہ اور میں جاتا تھا جمعہ کی نماز کو سو کہا بیشک تمہاری یہ قدم ہیں اللہ کی راہ میں سنا میں نے ابا عبس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں وہ حرام ہیں آگ پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور ابو عبس کا نام عبدالرحمن بن جبیر ہے اور اسباب میں روایت ہے ابی بکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی روایت کی اسنے ولید بن مسلم اور یحیی بن حمزہ اور کئی لوگوں نے شام کے اور یزید بن ابی مریم کوفی ہیں انکے باپ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں اور نام انکے باپکا مالک بن ربیعہ ہے **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللهِ باب جہاد کے غبار کے فضیلت کی بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف سے اللہ کے یہانتک کہ لوٹ جاوی دودھ تھن میں اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور محمد بن عبدالرحمن مولی ہیں آل طلحہ میں سے **باب** مَا جَاءَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ باب اسکی بیان میں جو بوڑھا ہوا اللہ کی راہ میں **عن** سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ يَا كَعْبَ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ روایت کر ہمارے سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بچو زیادت و نقصان سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو بوڑھا ہوا اسلام میں اسکے لیئے ایک نور ہوگا قیامت کے دن پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اسکا کیا کہنا ف اسباب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے اسی طرح روایت کی ہمش نے عمرو بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے بروایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس اسناد میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرثد بن کعب بہری بھی کہتی ہیں اور مشہور صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مرثد بن کعب بہری ہیں اور روایت کی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **عن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** اوپر گذرا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوہ بن شریح بیٹے ہیں یزید حمصی کے **باب** مَا جَاءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ باب گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں بہت جہاد **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يُغَيِّبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم میں ایک آدمی کے لیئے اجر ہیں اور دوسرے پردہ پوشی اور تیسرے وزر یعنے عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وہ ہی کہ لیا اسکو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اسکو اسی واسطے سو وہ اسکے لیئے اجر ہی نہیں ڈالا وہ اپنے پیٹ میں کوئی چیز یعنے دانہ چارہ وغیرہ مگر لکھا ہی اللہ تعالی نے واسطے اسکے اجر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے **مترجم** کہتا ہے اور دو گھوڑوں کا ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا ثمین کا جو سبب ہے پردہ پوشی یعنے اسکے عیب ڈھانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اسکو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اسکی سوار کے میں یعنے دوست آشنا سی مواسات بھی کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور وہ جو وزر و عذاب ہے وہ وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اسکو فخر اور ریا کی واسطے پس وہ اسپر بار ہے **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللهِ باب تیر پھینکنے کی فضیلت میں داخلی جہاد **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ قَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْعَبُ

ہا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بِاطِلٌ اِلَّا رَمْیَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَادِیَبُهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتُهٗ اَهْلَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے ایک تیر میں تین شخصوں کو جنت میں بنانیوالا اُسکا کہ ثواب چاہتا ہی اُسکے بنانیمیں اور خیر اور تیر پھینکنی والا اور اُٹھانیوالا پھر فرمایا تیر پھینکو اور سواری کیہو اور اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے میرے نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اُسکا کمان سے اور ادب سکھانا اُسکا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اُسکا اپنی بیوی سے پس یہ تینوں حق میں داخل ہیں ف روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے یزید بن ہارون سے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے یحیی ابن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلام سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن ارزق سے اُنہوں نے عقبہ بن عامر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اسباب میں کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ عبداللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ ترجمہ روایت ہے ابی نجیح سلمی سے کہا اُنہوں نے سُنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جسنے ایک تیر کی راہ میں پس اُسکو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنیکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبداللہ بن ارزق وہ عبداللہ بن زید ہی **باب** ما جاء فِیْ فَضْلِ الْحَرَسِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ باب جہاد میں پہرہ دینی کی فضیلت میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے سُنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی دو آنکہیں کبہی نہ لگیگی اُنکو آگ ایک آنکہ کہ روئی ہے اللہ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اُسنے پہرہ دیتے ہوئی اللہ کی راہ میں ف اسباب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بہی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے شعیب بن زریق کے **باب** ما جاء فِیْ ثَوَابِ الشَّهِیْدِ باب شہید کے ثواب میں عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِیْ طَیْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ اَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ ترجمہ روایت ہے کعب بن مالک سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح شہداء کی سبز جرطوں کے اندر ہے جو لٹکائی جاتی ہیں پہلوؤں جنت کے یا درختوں جنت کے کہ پہل کہا یا درخت ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِیْدٌ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کئے گئے میرے اوپر تین شخص جو جنت میں سب سے پہلی جائینگے ان میں ایک شہید دوسرا ہر پرہیزگار الاحرام سے بچنی والا شبہات سے تیسرا وہ بندہ جسنے عبادت بجالایا اللہ کی اور خدمت اپنی مولاؤں کی ف یہ حدیث حسن ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُکَفِّرُ کُلَّ خَطِیْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ اِلَّا الدَّیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الدَّیْنَ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونا اللہ کی راہ میں کفارہ ہو جاتا ہی ہر گناہ کا کہا جبرئیل نے مگر قرض کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر قرض کا ف اسباب میں کعب بن عجرہ اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی قتادہ سے بہی روایت ہے اور حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ابوبکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے اور پوچہا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا اُنہوں نے اسکو اور کہا یعنے ابو عیسے نے نہی گمان کرتا ہوں میں کہ محمد بن اسمٰعیل نے ارادہ کیا اس حدیث کا جو مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتی ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہیں کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکہتا ہو لوٹنا طرف دنیا کی مگر شہید جسنے بسبب اُس کرامت کے کہ دیکہتا ہی وہ شہادت میں عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا اِلَّا الشَّهِیْدُ لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰی ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ مرے اور اللہ کی نزدیک اُسکی لئے خیر ہو پہر دوست رکہی لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ہو اُسکی ساری دنیا اور جو کچہ ہے اُسمیں مگر شہید کہ دوست رکہتا ہی لوٹنا دنیا میں بسبب اُس بزرگی شہادت کے کہ دیکہتا ہی پس وہ دوست رکہتا ہی کہ لوٹی دنیا میں اور مارا جاوے دوبارہ ف یہ حدیث صحیح ہی **باب** ما جاء فِیْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ باب شہداء کی بزرگی جو اللہ کے نزدیک ہے اسکے بیان میں عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰی قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِیْ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ اَعْیُنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰی وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِیْ قَلَنْسُوَةُ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَکَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكٍ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِی الدَّرَجَةِ الثَّانِیَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَیِّئًا لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰی قُتِلَ فَذَاكَ فِی الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰی قُتِلَ فَذَاكَ فِی الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے فرماتی تہی کہ سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی شہداء چار ہیں پہلا وہ مرد مومن اچہی ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب پہانک

کو قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند رتبہ ہے کہ انہا دینگے لوگ اسکیطرف انکھیں اپنی قیامت کے دن اسطرح اور بلند کیا آپنے سر اپنا یہانتک کہ گر گئی ٹوپی اسکی رواسی کہا ہی نہیں جاتا میں کہ ٹوپی عمر کی گری یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرا وہ مرد مومن اچھی ایمان والا کہ ملا شمن سے گویا کہ ماری گئی جلد اسکے ساتھ کانٹے طلح کی جنت سے آیا اسپر تیر انداز غیبی سو ملوا اسکو پس دوسرا درجہ میں ہے اور تیسرا وہ کہ ملا اسکو نیک عمل اور بد ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہانتک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مرد مومن کہ اسراف کیا اسنے اپنی جان پر یعنے بہت گنہگار تھا ملا دشمن سے پھر تصدیق کی یہانتک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے کہ روایت کی سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہوں نے شرحبیل خولانی سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابی یزید کا اور کہا عطاء بن دینار نے کچھ مضائقہ نہیں **ترجمہ** حلاح ایک درخت ہے کانٹے دار اور بارے جلد اسکی ساتھ کانٹے طلح کی یعنے پھرک رہے کہاں اسکی اور کہاں کپڑے ہورہے ہیں روئیں اسکے واسطے خوف کے اور تیر غیبی یعنے اسکا مارنیوالا معلوم نہیں اور اصل تقسیم یہ ہے کہ مجاہد یا تو متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اول میں ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شجاع ہے غیر متقی پھر اگر نیکی اور بد دونوں انمیں ہے تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق مسلمان ہے تو وہ چوتھے درجہ میں ہے **باب** ماجاء فی غزو البحر۔ باب دریا کے جہاد کے بیان میں **عن** انس انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فطعمتہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ وجعلت تفلی رأسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وہو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم فدعا لہا ثم وضع رأسہ فنام ثم استیقظ وہو یضحک فقلت لہ ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ نحو ما قال فی الاول قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام البحر فی زمن معاویۃ بن ابی سفیان فصرعت عن دابتہا حین خرجت من البحر فہلکت **ترجمہ** روایت ہے اسحٰق بن عبد اللہ سے کہ انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی انکو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور سر کو کھجانے لگیں آپکے پس سو گئے آنحضرت اور پھر جاگے اور ہنسنے لگی کہا ام حرام نے پوچھا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپکو اے رسول اللہ کے فرمایا آپنے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائی گئی یعنے خواب میں کہ جہاد کرنیوالی ہیں اللہ کے راہ میں سوار ہیں بیچ دریا کے یعنے جہاز دریا کے تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے کہ کر دیوے اللہ تعالیٰ مجھے انمیں پس دعا کی آپنے انکے لئے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگی اور ہنسنے لگی کہا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپکو اے رسول اللہ کے کہا چند لوگ میری امت کے میرے اوپر کہ جہاد کر رہی ہیں وہ اللہ کی راہ میں پھر فرمایا وہ سا ہی جیسا فرمایا تھا پہلے بار یعنے تشبیہ دی انکو سوتا بادشاہوں کے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انمیں کر دی فرمایا آپنے تم پہلے گروہ میں ہو پس سوار ہوئیں ام حرام دریا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پس گر گئیں اپنے جانور پر جبکہ نکلیں دریا سے اور شہید ہو گئیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ہیں ام سلیم کے اور خالہ ہیں انس بن مالک کے **باب** ماجاء من یقاتل ریاء او للدنیا ہل ذلک ینقص اجرہ باب جو آیا اسکے بیان میں جو لڑے ریا اور دنیا کے لئے لڑنے سے **عن** ابی موسیٰ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یقاتل شجاعۃ ویقاتل حمیۃ ویقاتل ریاء فای ذلک فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس مرد سے کہ لڑتا ہے از راہ اظہار شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کے سو کون انمیں کا اللہ کے راہ میں فرمایا آپنے جو لڑے خاص اسلئے کہ ہو جاوے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے **ف** اسماعیل عمر سے بھی روایت یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کرے پھر جسکی ہجرت ہو واسطے اللہ کے اور اسکے رسول کے پس ہجرت اسکی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اسکے کے اور جسکی ہجرت ہو واسطے دنیا کی کہ لیوے اسکو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اسکی اسکیلئے ہے جسکے لئے ہجرت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسکو مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی امام نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت یحیی بن سعید کے **باب** ماجاء فی الغدو والروحۃ فی سبیل اللہ باب جہاد میں صبح و شام چلنے کی فضیلت میں **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولقاب

قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کے راہ مین یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسمین ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہہ جنت سے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسمین ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتون سے نکل آدمی کی طرف زمین کے تو چمک جاوے جو کچھہ ہے آسمان اور زمین کے درمیان اور بھر جاوے خوشبوسی اور اوڑھنے جو اُسکی سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسکی اندر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا + ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا اُنہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالے کی راہ مین بہتر ہے ساری دنیا سی اور جو کچھہ اُسکے اندر ہے اور جگہہ ایک کوڑا رکھنے کی جنت مین بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھہ اُسمین ہے **ف** اسا بین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور ان سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کے راہ مین اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو اُسکے اندر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حازم جنہون نے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کوفی ہین اور نام اُنکا سلمان ہے اور کنیت اُنکی ابو حازم ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ لَوْ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا گذرے ایک مرد اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک گہاٹی مین پہاڑ کی کہ اُسمین ایک چھوٹا چشمہ تہا میٹھے پانی کا سو بہت پسند آیا اُنکو بسبب طیب پانی کے سو کہا اُنہون نے کاش کہ مین جدا ہو کر آدمیون سے رہا کرتا اس گہاٹی مین اور نکرونگا ایسا جبتک پوچھہ لون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا اُسے تو فرمایا آپنے منکر یعنے اعتزال و خلوت خلق سے اسلئے کہ ایکبار کھڑی ہونا تمہارے ایکبار اللہ کی راہ مین افضل ہے اُسکی نماز پڑھنے سی اپنے گھر مین ستر برس تک کیا دوست نہین رکھتے ہو تم کہ بخشدے تمکو اللہ تعالے اور داخل کرے جنت مین جہاد کرو اللہ کے راہ مین جو لڑا اللہ کی راہ مین فواق ناقہ کے برابر واجب ہو گئی اُسکے لیے جنت حسن ہے **باب** جاء أي الناس خير باب اس بیان مین کہ کون لوگ بہتر ہین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعَنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطِي بِاللَّهِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو بہترین مردم کے بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ مین کیا نہ خبر دونمین تمکو اُسکی جو درجہ مین مرد اول کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریان لیکر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالے کی پھر اُسکے کیا نہ خبر دونمین تمکو بدترین مردم کی بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہی اللہ کے نام سے اور نہین دیا جاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہون سے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ باب اُسکے بیان مین جو شہادت مانگی **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مانگا اللہ تعالے سے قتل ہونا اُسکی راہ مین سچے دل سے دیگا اللہ تعالے اُسکو ثواب شہید کا **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ ترجمہ روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دل سے پہونچاویگا اُسی اللہ تعالے مرتبون پر شہیدون کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبد اللہ بن صالح نے عبد الرحمن بن شریح سے اور عبد الرحمن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہین اور اسا بین معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ باب مجاہد اور مکاتب اور ناکح پر مدد الٰہی کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اللہ تعالے پر واجب ہے فضل کے حق سے اُنکی مدد کرنا مجاہد کی اللہ کے راہ مین اور مکاتب کی جو ارادہ کرتا ہو ادائی زر کتابت کا اور ناکح کی جو مول لانا چاہتا ہے پرہیزگاری **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا لَتَجِيءُ يَوْمَ

الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر بھی (تھوڑی دیر کے لئے) جہاد کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت واجب کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو یا کوئی چوٹ کھائی ہو وہ قیامت کے دن بڑے بڑے زخم لیکر جیسا دنیا میں تھا رنگ اسکا زعفران کا سا اور خوشبو اسکی مشک کی سی ہوگی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ باب زخمی فی سبیل اللہ کی فضیلت میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ خوب جانتا ہے جو زخمی ہوا اسکی راہ میں مگر آئیگا قیامت کے دن رنگ اسکا ہوگا خون سا اور خوشبو مشک کی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابوہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ باب اس میں کہ کونسا عمل افضل ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَاَيُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل افضل ہے یا کونسا عمل بہتر فرمایا اپنی ایمان لانا اللہ اور رسول پر پوچھا پھر کونسا فرمایا جہاد کو ہاں ہے نیکیونکا پوچھا پھر کونسا یا رسول اللہ فرمایا حج مقبول ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابوہریرہ کے **عن** اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثَّتِ الْهَيْئَةُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہتے ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تھا تم نے سنا ہی یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنے تلوار کا پھر مارا اس سے کافروں کو یہاں تک کہ قتل ہوا ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابی بکر بن ابی موسیٰ کا نام احمد بن جنید ہے عجلی ہے **باب** مَا جَاءَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ باب اس میں کہ کونسا آدمی افضل ہے **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے اللہ کے راہ میں پوچھا پھر کون کہا مومن کہ جو کسی گھاٹی میں ہو گھاٹیوں سے کہ ڈرتا ہو اپنے رب سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** **عن** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ ترجمہ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ باتیں ہیں بخشی جاتی ہیں اسکے گناہ پہلی ہی خون کرنے میں یعنے اسکے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے بیٹھک اسکی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بیخوف رہتا ہی فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اسکی سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اسکا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اسمیں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہی بہتر بیبیوں سے آنکھ والیوں گوریوں سے اور شفاعت قبول کیجاتی ہے اسکی ستر قرابت والوں میں ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهٗ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا غَيْرَ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکھتا ہی کہ لوٹے طرف دنیا کے اور کہتا ہے یہاں تک کہ قتل کیا جاوے میں دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں بسبب اسکے کہ دیکھتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی ہے اللہ تعالیٰ نے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہے ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے معنی میں **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرنا اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایکدن اللہ کے راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اوپر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا سارے

دنیا سے بہتر ہے اور اُس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہہ تمہارے ایک کے جنت مین بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** محمد بن المنکدر قال مر سلمان الفارسی بشرحبیل بن السمط وھو فی مرابطۃ لہ وقد شق علیہ وعلی اصحابہ فقال الا احدثک یا ابن السمط بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ افضل ورمضانکم قال خیر من صیام شھر وقیامہ ومن مات فیہ وقی فتنۃ القبر ونمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گذرے سلمان فارسی شرحبیل پر اور وہ اپنی مرابطہ مین تھی اور بار گذرا تھا اُنپر اور اُنکے ساتھ والونپر یعنے مرابطہ مین رہنا سو کہا سلمان فارسی نے کیا نہ بیان کرون تمسے ایک حدیث کہ سنی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا شرحبیل نے ہان کہا سلمان نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک دن کا مرابطہ مین رہنا اللہ کے راہ مین افضل ہے اور کبھی کہا تمہارے ساری مہینے روزہ رکھنے سے اور رات کو نماز پڑہنے سے اور جو مر گیا اُسی حالت مین بچا یا جاویگا قبر کے فتنہ سے اور بڑہایا جاویگا اُسکے عمل قیامت کے دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ بغیر اثر من جھاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملیگا وہ اُس سے اور اُسمین ایک سوراخ ہوگا یعنے نقصان دین مین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم کو روایت سے کہ وہ اسمٰعیل بن رافع سے روایت کرتی ہین اور اسمٰعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے سنا مین نے محمد بخاری سے وہ کہتے تھے کہ اسمٰعیل ثقہ ہین متقارب الحدیث اور مروی ہوئے ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان فارسی کے حدیث کی اسناد متصل نہین محمد بن منکدر نے نہین پایا سلمان کو اور مروی ہوئی یہ حدیث غریب ہین سے وہ روایت کرتے ہین مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** ابی صالح مولی عثمان قال سمعت عثمان وھو علی المنبر یقول انی کنت حدثتکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کراھیۃ نفرتکم عنی ثم بدا لی ان احدثکموہ لیختار امرء لنفسہ ما بدا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواہ من المنازل **ترجمہ** روایت ہے ابی صالح سے جو غلام ہین عثمان بن عفان کے کہا سنا مین نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنے خطبہ پڑہتے تھے مین جیتا تھا تمسے ایک حدیث کہ سنی تھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلیے چھپاتا تھا کہ تم جہاد مت جاؤ مجھ سے پھر پیچھے سو بیان کرتا ہون مین بیان کردون دوسرے اور آدمی کرلے اپنے واسطے وہی جو اُسکے سمجھہ مین آوے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایکدن اللہ کی راہ مین بہتر ہے مزار دنیا اور منزلون مین جیسے مکانون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے کہا محمد نے ابو صالح مولی عثمان کا نام نہین جانتے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یجد الشھید من مس القتل الا کما یجد احدکم من مس القرصۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پاتا ہی شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہو ایک تم مین سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم تھراق فی سبیل اللہ واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہین پیارا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کے راہ مین بہے اور پیارا اثر وہ اثر ہے کہ پہنچے اللہ کی راہ مین یعنے جوتے پیٹ وغیرہ اور دوسرا اثر جو پہونچے اللہ کے کسے فرض ادا کرنے مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

ابواب الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب

ہین جہاد مین جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی العذر فی القعود یہ باب ہے

باب اہل عذر کو جہاد سے بیٹھہ رہنے کی رخصت مین **عن** البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ائتونی بالکتف والدوۃ فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وعمرو بن ام مکتوم خلف ظھرہ فقال ھل لی رخصۃ فانزلت غیر اولی الضرر **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھا یا لا یستوی الآیۃ اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھی آنحضرت کے سو کہا اسنے کہ رخصت ہے پس اُتری یہ لفظ غیر اولی الضرر **ف** اسی معنی سے ابن عباس اور جابر اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تیمی کی وہ روایت کرتی ہین ابی اسحٰق سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحٰق سے یہ حدیث **ترجمہ** پوری آیت یہ ہے لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ یعنے برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدنکا نقصان نہین اور لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اپنی مال سے اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنیوالونکو اپنے مال اور جان سے اُنپر جو بیٹھے ہین درجہ مین **ف** جب یہ آیت اتری غیر اولی الضرر کا لفظ نہ تھا عمرو بن ام مکتوم نے جب پوچھا کہ مین نابینا ہون مجھے ترک جہاد کی رخصت ہے یا نہین تب یہ لفظ بھی اُترا اور اُسمین رخصت مذکور ہوئی

باب ما جاء فیمن خرج الی الغزو وترک ابویہ یا احدھما یہ باب ہے

باب اُسکی یا نہین جو والدین کو چھوڑ کر جہاد مین جاوے

ایکہ کو بطور سریہ بھیجا۔ اکیلے سفر کرنیکے کراہت۔ لڑائی میں جھوٹ اور مکر کی رخصت۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپنے کیا تیرے ماں باپ ہیں کہا ہاں فرمایا آپنے پس اُنہیں کی خدمت میں کوشش کر ف اسبابہیں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمی مکی ہیں اور نام اُنکا سائب بن فروخ ہے **باب** ماجاء فی الرجل یبعث سریۃ وحدہ باب ایکہ کو بطور سریہ بھیجنے کے بیان میں عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ترجمہ روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیہ کریمہ کی کہ کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اکیلا بطور سریہ کے خبر دی اسکی اُنکو یعلے بن مسلم نے اُنہوں نے روایت کیساتھ سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے اور سریہ وہ چھوٹی لشکری ہے جو بڑے لشکر سے جدا کرکے بھیجی جاوی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن جریج کی **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یسافر الرجل وحدہ باب اکیلی سفر کرنیکی کراہت میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِي وَحْدَهُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتی جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ ترجمہ روایت عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ اُنکے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار یعنے رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہی ف حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتی ہیں ہم اسکو مگر اسی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹی ہیں محمد بن زید بن عبداللہ ابن عمر کے اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی الکذب والخدیعۃ فی الحرب باب لڑائی میں جھوٹ اور مکر کی رخصت میں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں فریب جائز ہے ف اسبابہیں علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کم غزی باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عدد غزوات میں عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرَاءِ أَوِ الْعُسَيْرَاءِ ترجمہ روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا تھا میں بازو میں زید بن ارقم کے کہ کسیکنے اُنسے پوچھا کتنے جہاد کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنیس انمیں پوچھا تونے کتنوں میں تو حاضر ہوا کہا سترہ میں کہا پہلا اُنمیں کون غزوہ تھا فرمایا اُنہوں نے ذات العشیر یا ذات العسیر راوی کو شک ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الصف والتعبیۃ عند القتال باب صف بندی اور ترتیب لشکر کے بیان میں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہا اُنہوں نے ٹھہرا کر دیا ہمکو اپنے اپنے مقامات مناسب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں رات کے ف اسبابہیں ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور یوسف بن عیسیٰ اور محمد بن اسمٰعیل بخاری جیسا اس حدیث کا تزکیہ بھیجا ہے اُنہوں نے اسکو اور کہا محمد بن اسحٰق کو سماع ہی عکرمہ سے اور جسکو دیکھا میں نے اُسکو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پر ضعیف کہنے لگے اُسکو **باب** ماجاء فی الدعاء عند القتال باب لڑائی کے وقت دعا کی بیان میں عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ ترجمہ روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا اُنہوں نے سُنا میں نے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور بددعا کرتے تھے کفار کے لشکروں پر ان لفظوں سے اللّٰھم سے آخر تک یعنے یا اللہ اُتارنیوالی کتاب کے جلد کرنیوالی حساب کے شکست دے ان لشکروں کو اور پیر پہلا دے اُنکی ف اسبابہیں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الرایۃ باب لشکر کے نیزوں کے بیان میں عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں اور نیزہ آپکا سفید تھا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے یحیی بن آدم کے وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور یوسف بن عیسیٰ محمد بن فضیل سے حدیث سوبخانی اُنہوں نے مگر روایت سے یحیی بن آدم کی کہ وہ روایت کرتی ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت سے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابی زبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ داخل ہوئے آپ مکہ میں اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا کہا محمد نے اور وہ بھی حدیث ہے اور دُھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دہنی بیٹے ہیں معاویہ دہنی کے اور کنیت اُنکی ابو معاویہ ہے اور وہ کوفی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے **باب** فی الرایات باب لشکر کے جھنڈے کے بیان میں عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

إلى البراء بن عازب أسألہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت سوداء مربعۃ من نمرۃ ترجمہ روایت ہے یونس بن عبید سے جو موسیٰ ہیں محمد بن القاسم کی کہا بھیجا مجھ کو محمد بن القاسم نے براء بن عازب کے طرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا براء نے کالی سیاہ تھا پھر براء سے کہا چکور ایک چادر خلون والی سی ف اسباط بن محمد نے بھی روایت کیا اس کو اعمش سے اور حارث بن حسان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابی الدہ کی اور ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے اور روایت کیے ہی اس کو عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی عن ابن عباس قال کانت رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سوداء ولواءہ ابیض ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے تھا رایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور لوا آپکا سفید ترجمہ رایت نشان ہے لشکر کا اور اسی کو اعلم الحرب کہتے ہیں کہ فوج اسی کے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لوا اسی کو ہوتا ہے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباس کی روایت سے

باب ما جاء فی الشعار باب اس کے بیان میں عن المہلب بن ابی صفرۃ عمن سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بیتکم العدو فقولوا حم لا ینصرون ترجمہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اگر آجاوے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو بولو تم حم لا ینصرون ف اسباط بن سلم بن اکوع سے بھی یہ روایت ہے اور اسی سے روایت کی ہے بعضوں نے ابی اسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے لیث سے طرح بھی کہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **باب** ما جاء فی صفۃ سیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمشیر کے بیان میں عن ابن سیرین قال صنعت وسقی علی سیف سمرۃ ورغم سمرۃ انہ صنع سیفہ علی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان حنفیا ترجمہ روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنے تلوار سمرہ کی تلوار پر اور رغم کیا سمرہ نے کہ بنایا اس نے اپنے تلوار کو تلوار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تلوار پر اور تھی تلوار آپکی نبی حنیف میں سے کہ ایک قبیلہ ہے عرب میں ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور کلام کی ہے یحیی بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں اور ضعیف کہا حافظہ کیطرف سے **باب** فی الفطر عند القتال باب لڑائی میں افطار کی بیان میں عن ابی سعید الخدری قال لما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح مر الظہران فاتانا بالفطر العدو فامرنا بالفطر فافطرنا اجمعین ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہران میں جس سال کہ فتح ہوا اور خبر دی ہمکو آپنے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے **باب** ما جاء فی الخروج عند الفزع باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں عن انس بن مالک قال رکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ یقال لہ مندوب فقال ما کان من فزع وان وجدناہ لبحرا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا سوار ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر کہ اسی مندوب کہتے تھے پھر کہا راوی نے کہ نہ تھی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہمنے اسکو سبکرو مانند دریا کی ف اسباط بن عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس قال کان فزع بالمدینۃ فاستعار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لنا یقال لہ مندوب فقال ما رایا من فزع وان وجدناہ لبحرا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا ایک گھوڑا کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر نہ دیکھی ہمنے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی الاستقامۃ عند القتال باب لڑائی کے وقت ثابت قدمی کے بیان میں عن البراء بن عازب قیل لہ رجل افررتم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا عمارۃ قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ولی سرعان الناس تلقتہم ہوازن بالنبل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اخذ بلجامہا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا اسی ایک شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ای ابا عمارہ کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ولیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے کہ مقابلہ کیا انکے کفار ہوازن نے ساتھ تیر دن کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر تھے اور ابو سفیان لگامی پکڑے ہوئے تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہکر فرماتے تھے انا النبی سے آخر تک یعنے میں نبی ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں ہے اور میں پوتا ہوں عبد المطلب کا ف اسباط بن علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو سردار لشکر تھے انہوں نے جب پیٹھ موڑی تو صحابہ کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ٹھکر پھر حضرت سے آملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے انکے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے عن ابن عمر قال لقد رأیتنا یوم حنین وان الفئتین لمولیتان وما معہ رسول اللہ مائۃ رجل ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھا ہمنے اپنے تئیں یعنے اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو آدمی بھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاحسن الناس وأجود الناس وأشجع الناس قال ولقد فزع أہل المدینۃ ثلثۃ سمعوا صوتا قال فتلقاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علی فرس لابی طلحۃ عریٰ وھو متقلد سیفہ فقال لم نرا عرا ولم نرا عریٰ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدتہ بحرا یعنی الفرس ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین مردم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایکبار گھبرائے اہل مدینہ یعنی کسی دشمن کے خبر سنکر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پہر ملی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے ایک گھوڑی پر ابو طلحہ کی ننگی پیٹھ اور لٹکائی تھے آپ اپنے تلوار کو اور فرماتی تھی لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مینے پایا اسکو حال میں مانند دریا کے یعنے گھوڑے کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مترجم یہہ کمال شجاعت تھی آپکی کہ اکیلے آپ جسطرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑی پر سوار ہوکر سب سے اول چلی گئے اور لوگ مدینہ کی جب متوجہ ہوکر اُدھر کا قصد کیا آپ لوٹ آئی اور انکی تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت اڑیل تھا آپکی برکت سے بحر روان ہوگیا سبحان اللہ یہ آپکا معجزہ تھا **باب** ماجاء فی السیوف وحلیتھا باب تلوار کی زینت کے بیان میں **عن** مزیدۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح وعلی سیفہ ذھب وفضۃ قال طالب فسالتہ عن الفضۃ فقال کانت قبیعۃ السیف فضۃ ترجمہ روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی دن یعنے مکہ مین اور انکی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا مین نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہون نے کہ قبیعہ آپکی تلوار کی چاندی کی تھی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی روایت کے ہمام نے قتادہ سی انہون نے انس سے اور روایت کے بعضون نے قتادہ سی انہون نے سعید بن ابی الحسن سی کہا تھے قبیعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تلوار کی چاندی سے مترجم قبیعہ ٹوپی ہی قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتیار کی چاندی سے جایز ہوئی **باب** ماجاء فی الدارع باب زرہ کے بیان مین **عن** الزبیر بن العوام قال کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعان یوم احد فنھض الی الصخرۃ فلم یستطع فاقعد طلحۃ تحتہ فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوی علی الصخرۃ فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ ترجمہ روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہ احد کے دن سو چڑھنے لگی پتھر پر پس نہ چڑھ سکے پھر بیٹھے طلحہ انکے نیچے اور چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتلک کہ سیدھے ہوگئی آپ پتھر پر پھر سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لئے یعنے جنت یا شفاعت ف اسباب مین صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر محمد بن اسحٰق کی روایت سے **باب** ماجاء فی المغفر باب خود کی بیان مین **عن** انس بن مالک قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح وعلی راسہ المغفر فقیل لہ ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ قال اقتلوہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی سال مکہ مین اور انکی سر پر خود تھا سو کسنے آپسے کہا کہ ابن خطل لٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردون مین فرمایا آپنے قتل کرو اسکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہین جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی اسنی یہ حدیث سوا امام مالک کے کہ انہون نے روایت کیا زہری سے **باب** ماجاء فی فضل الخیل باب گھوڑون کی فضیلت مین **عن** عروۃ البارقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمۃ الاجر والمغنم ترجمہ روایت ہے عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر بندہی ہوئی ہے گھوڑون کی پیشانی سے قیامت کے دنتک یعنے اجر اور غنیمت اسباب مین ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عروہ بتی ہین ابی الجعد بارقی کے اور انکو عروہ بن الجعد بھی کہتی ہین کہا امام احمد بن حنبل نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ہر ایک امام کے ساتھ قیامت تک باقی ہے مترجم گھوڑون سے بڑی تائید ہی مجاہدون کو اللہ تعالے والعادیات مین انکی قسم کہاتا ہی اور ثواب جہاد اور مال غنیمت گویا انکی ہی پیشانی مین معلق ہے **باب** ما یستحب من الخیل باب بہتر گھوڑون کی بیان مین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن الخیل فی الشقر ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑون کی سرخ رنگ گھوڑون مین ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر شیبان کی روایت سے مترجم اشقر وہ گھوڑا ہی کہ جسمین سرخی صاف ہو اور اسکے یال اور دم بھی سرخ ہون اور اگر یال اور دم سیاہ ہوئے تو وہ کمیت ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل الادھم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادھم فکمیت علی ھذہ الشیۃ ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بہتر گھوڑے مین سیاہ رنگ ہین جنکی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر پیچھے کلیان یعنے جنکے چارون پہلو اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہون تو کمیت جسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہون یا دم اور یال اسکے سیاہ ہون اور باقی سرخ ہو روایت کی ہے محمد بن بشار نے انہون نے وہب سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے یحیے بن ایوب سے انہون نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنون مین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** ما یکرہ من الخیل باب بری قسم کے گھوڑون مین **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الشکال فی الخیل ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے شکال کو گھوڑون مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے یہ حدیث شعبہ نے عبد اللہ سے انہون نے ابی زرعہ سے انہون نے ابی ہریرہ سی مانند اسکے اور ابو زرعہ بصری ہین عمرو بن جریر کے نام انکا ہرم ہے روایت کی ہے محمد بن حمید رازی نے انہون نے جریر سے انہون نے عمارہ بن قعقاع سے انہون نے کہا کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرتا تھا مجھ سے حدیث تو بیان

گھوڑوں کی شرط گھوڑوں کی شرط گھوڑوں کی شرط

کراہو زعہ سے نہ خوف بیان کی وجہ سے ایک بیت پھر پوچھی بیت اسنے لئی برس بعد وہی حدیث تو نچھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسی قوی الحافظہ تھی **باب** ماجاء فی الرھان

باب گھوڑوں کی شرط کی بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجری المضمر من الخیل من الحفیاء الی ثنیۃ الوداع و بینھما ستۃ امیال و اجری مالم یضمر من الخیل من ثنیۃ الوداع الی مسجد بنی زریق و بینھما میل و کنت ممن اجری قوسب بی فرسی جدارا (ترجمہ) روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑے دوڑائے حفیہ سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے انکو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ اور ابن عمر کہتے ہیں میں بھی انمیں تھا جنہوں نے گھوڑی دوڑائے تھے سو گود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لیکر **ف** اسبا میں ابی ہریرہ اور جابر اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا سبق الا فی نصل او خف او حافر (ترجمہ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ گھوڑے میں **مفسر** مضمر گھوڑی ہیں جنکو اضماء سے طیار کیا ہو اور اضماء یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب نہ چارہ دیکر فربہ کرنا بعد ازاں بقدر چالیس دانہ چارہ کم کرنا کہ لاغر ہو جاوے اور دوڑ عمدہ اساتیل ہاتی رہے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو دینے جو سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جاوے اسکو ملی اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان یزوی الحمر علی الخیل

باب گھوڑی پر گدھی چھوڑنے کی کراہیت میں **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلاث امرنا ان نسبغ الوضوء و ان لا ناکل الصدقۃ و ان لا نزی حمارا علی فرس (ترجمہ) روایت ہے ابن عباس سے کہا کہتی ہو تم خاندان صلے اللہ علیہ وسلم بندہ مامور کسی چیز میں خاص نکیا ہمکو اور لوگوں سے مگر تین چیز میں حکم کیا ہمکو کہ وضو پورا کریں اور زکوٰۃ مال کی نکھاویں اور گھوڑے پر گدھا نچھوڑیں **ف** اسبا میں حضرت علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ثوری نے جعفر سے بھی حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے روایت کیے ابن عباس سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہی اور وہم کیا ہی اسمیں ثوری نے اور صحیح ہی جو روایت کی اسمٰعیل بن علیہ نے اور عبد الوارث بن سعید نے ابی جعفر سے انہوں نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوے شیعہ کا باطل ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس ایسا نہ فرماتی اور وضو پورا کرنا اگرچہ اسکو ضرور ہے تاہم اہل بیت کو پر ضرور اور گھوڑے پر اگر گدھا ہے بہت چھوٹے جانور کی تو گھوڑوں کی قلت ہوگی اور جہاد میں تکلیف ہوگی **باب** ماجاء فی الاستفتاح بصعالیک المسلمین باب فقرائی مومنین سے دعا خیر چاہنے کا بیان **عن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ابغونی فی ضعفائکم فانما ترزقون و تنصرون بضعفائکم (ترجمہ) روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ڈھونڈھو مجھکو اپنے ضعیفوں میں اسلئے کہ تمکو رزق ملتا ہی اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں تمہارے یعنے انپر رحم کرنیکے سبب سے تمکو برکت اور فتح ہوتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الاجراس علی الخیل باب گھوڑوں میں گھنٹے لٹکانے کی بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملئکۃ رفقۃ فیھا کلب و لا جرس (ترجمہ) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں ہوتے فرشتے اُن رفیقوں کے کہ جنمیں کتا ہو اور گھنٹی ہو **ف** اسبا میں عمر اور عائشہ ام حبیبہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور انکو خبر نہو اسوقت گھنٹی یا گھنگرو مخل مقصد ہوتی ہیں یہ بھی ایک وجہ ہے اسکے اور بھی کچھ حکمت ہوگی واللہ اعلم **باب** من یستعمل لھذا الحرب باب جنگ کا امیر مقرر کرنیمیں **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشین و امر علی احدھما علی بن ابیطالب و علی الاخر خالد بن الولید و قال اذا کان القتال فعلی قال فافتتح علی حصنا فاخذ منہ جاریۃ فکتب معی خالد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یثنی بہ فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرء الکتاب فتغیر لونہ ثم قال ما تری فی رجل یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ فقلت اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ و انما انا رسول فسکت (ترجمہ) روایت ہے براء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا دو لشکر نکو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے پر خالد بن الولید کو اور فرمایا کہ جب لڑائی ہو تو علی امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علی نے ایک قلعہ اور لی اسمیں سے ایک لونڈی سو خط بھیجا امیر کے ساتھ خالد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جسمیں کہا علی نے سو آیا میں حضرت پاس اور پڑھا آپ نے خط سو بدلگیا آپکا رنگ مبارک یعنی بسبب غضب کے پھر فرمایا کیا دیکھتا ہی تو اُس شخص میں کہ دوست رکھتا ہی اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے غصے سے اور اُسکے رسول کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانیوالا ہوں پس چپ ہو رہے آپ **ف** اسبا میں ابن عمر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اس حوص بن حکیم کی روایت سے اور معنی یعنی یہ ہے چلنا ضروری ہے **باب** ماجاء فی الامام راع باب امام کے مسئول ہونیکی بیان میں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ فالامیر الذی علی الناس راع و مسئول عن رعیتہ و الرجل راع علی اھل بیتہ و ھو مسئول عنھم و المرءۃ راعیۃ فی بیت بعلھا و ھی مسئولۃ عنہ و العبد

راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عنھم الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونیوالا ہے اسکی رعیت کے بارے میں وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونیوالا ہے اسکی رعیت اور مرد چرواہا ہے اپنے گھر والوں پر اسکے اور اس سے پوچھ ہونیوالی ہے اسکی اور عورت چرانیوالی ہے اپنی شوہر کے گھر میں اور وہ اس سے پوچھی جائیگی اور غلام چرانیوالا ہے اپنے آقا کی مال کا اور وہ اس سے پوچھا جائیگا آگاہ ہو تحقیق کہ ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اسکی رعیت سے ف اسماعیل ابی ہریرہ اور انس اور ابی موسیٰ سے ہے روایت حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی موسیٰ کی خبر محفوظ ہے اور حدیث انس کی غیر محفوظ اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے نی سفیان سے انہوں نے بریدؒ سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھکو اس روایت کے محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنی لوگوں نے سفیان سے انہوں نے بریدؒ سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحٰق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے اسی حال سے کہ جسکا چرایا اسنے سامنین سے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی معاذ بن ہشام نے اور روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **باب** ماجاء فی طاعۃ الامام وما یجب من طاعتہ الخ۔ یہ من **عن** امرالحصین الاسمعیۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع وعلیہ برد قد القی طرفہ من تحت ابطہ فالتفت وانا انظر الی عضلۃ عضدہ ترجمہ سمعتہ یقول یا ایھا الناس اتقوا اللہ وان امر علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا لہ واطیعوا ما اقام لکم کتاب اللہ ترجمہ روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپ پر ایک چادر تھی کہ اسے لپیٹے ہوئے تھے آپ اپنے بغل کے نیچے سے کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی اگلی بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتے تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیو ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جاوے تم پر ایک غلام حبشی چھوٹی کان والا ایسا کہ کٹا ہو سو سنو اسکی بات اور مانو اسکا حکم جبتک قائم کرے تمہارے لئے کتاب اللہ کی یعنے موافق قرآن کے حکم دے ف اسماعیل ابی ہریرہ اور حرام بن سائب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجہوں سے ام حصین سے **باب** ماجاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ باب ان سامنین کہ معصیت خالق میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع علیہ ولا طاعۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بات سننا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھی ہو یا کہ وہ جانے جبتک کہ حکم نہ کیا جاوے ساتھ معصیت کے پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے تو پھر بات سننا اور اطاعت ضرور نہیں ف اسماعیل علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمر وغفاری سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی النحاش بین البھائم والوسم فی الوجہ باب جانوروں کے لڑانے اور موہنہ پر داغ دینے کی سامنین **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النحاش بین البھائم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے لڑانے سے روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی یحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ منع فرمایا آپنے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابن عباس کا اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبی کی روایت سے اور روایت کے شریک نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مانند اسکے اور سامنین طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکرش بن ذویب سے بھی روایت ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوسم فی الوجہ والضرب ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا موہنہ پر داغ دینے اور مارنے سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی حد بلوغ الرجل ومتی یفرض لہ باب حد بلوغ غنیمت کے وقت اور حد بلوغ کے سامنین **عن** ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جیش وانا ابن اربع عشرۃ فلم یقبلنی ثم عرضت علیہ من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرۃ فقبلنی قال نافع فحدثت بھذا الحدیث عمر بن عبدالعزیز فقال ھذا حد بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ خمس عشرۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ سامنے لائی مجھے حضرت کے ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھکو پھر سامنے لائی مجھے سال آئندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھکو یعنے جہاد کے لئے اور مال غنیمت دیئے کو کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹی بڑی کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے کہ حصہ دو غنیمت سے اسکو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو روایت کی ہے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ سے مانند اسی روایت کے معنے میں مگر اسمیں ہے کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہا ھذا حد ما بین الذریۃ والمقاتلۃ یعنے یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنیوالوں کے درمیان اور نہیں ذکر کیا اسمیں کتاب حصہ غنیمت کا حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے **باب** ماجاء فیمن یستشھد وعلیہ دین باب شہید کے قرض کے سامنین **عن** ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فیھم فذکر لھم ان الجھاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ ترجمہ روایت ابو قتادہ ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے اور تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا پیچھے ہٹنے والا نہ ہو پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا تم نے کہا اس نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر قتل ہو جاؤں میں اللہ کی راہ میں کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا پیچھے ہٹنے والا نہ ہو سوائے قرض کے تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے مگر قرض خبر دی مجھ کو ایسا ہی جبرئیل نے ف اس باب میں انس اور محمد بن جحش اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور روایت کی یحیی بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اسکے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی ہریرہ سے

باب ما جاء في دفن الشهداء باب شہیدوں کی دفن کے بیان میں

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتِ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَأَتَى أَبِي فَقُدِّمَ مَرَّتَيْنِ يَلِي رَجُلَيْنِ ترجمہ روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے زخموں کی احد کے دن اور فرمایا آپ نے کھودو یعنی قبریں اور وسیع کرو اور اچھی بناؤ اور دفن کرو دو کو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنے قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ ہو پھر وفات پائی میرے والد نے جب پس آگے کیا انکو دو شخصوں کے ف اس باب میں خباب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابوالوداک سے کہ نام انکا فروہ بن نہیک ہے

باب ما جاء في المشورة باب مشورہ کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِيءَ بِالْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارَى وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے بابت اور ذکر کیا قصہ طویل ف اس باب میں عمر اور ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اپنے اصحاب سے رسول اللہ سے ہر امر میں جس خلاصہ قصہ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور حضرت نے اصحاب سے مشورہ لیا ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قوم اپنی ہے انکو باقی رکھو اور نرم دلی کرو اور لے لو فدیہ لوگ ہمارے قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ انہوں نے جھٹلایا آپکو اور نکالا آپکو آگے کیجئے انکو کہ گردنیں ماریں ہم انکی اور حکم دیجئے حضرت علی کو کہ گردن ماریں بنی عقیل کی اور اسیطرح مجھ کو حکم دیجئے کہ میں اپنے فلانی عزیز کی گردن ماروں اسلئے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تمام جنگل سوکھی لکڑیوں کا دیکھئے اسمیں انہیں ڈالکر آگ لگا دیجئے عباس نے اسنے کہا قطع رحم کیا تو نے عرض حضرت چپ ہو رہی اور لوگ آپسمیں کہنے لگے دیکھئے حضرت کسکی عرض قبول کریں فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہے بعضی دلوں کو یہانتک کہ دودھ سے بھی نرم اور سخت کرتا ہے بعضی دلوں کو یہانتک کہ وہ مثل پتھروں کے ہو جاتے ہیں ای ابوبکر مثال تیری مثل ابراہیم کے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور مثال تیری ای عمر مانند نوح کے ہی کہ کہا انہوں نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا اور مانند موسیٰ علیہ السلام کے کہ کہا انہوں نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ الآیہ پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اجکل تم تنگدست ہو پس نہ چھوڑا جائے کوئی تم میں سے کسیکو مگر فدیہ لیکر یا مار کر گردن اسکی عرض کی عبداللہ بن مسعود نے مگر سہیل بن بیضاء کی گردن یا رسول اللہ اسلئے کہ میں نے سنا اسکو کہ ذکر کرتا تھا اسلام کا سو چپ ہو رہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر مجھے ایسا ڈر معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے تم پر پتھر برستے تو نہیں بچتا مگر سہیل بن بیضاء یعنے اسکے مستثنیٰ ہونیکو قبول فرمایا کہا ابن عباس نے کہا عمر بن خطاب نے کہ پسند کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رائے ابوبکر کی اور نہ پسند کی رائے میری جب دوسرا دن ہوا اور میں آیا تو دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کو کہ بیٹھے رو رہے ہیں عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اپنے رونیکی اور اپنے ساحب یعنے ابوبکر کے رونیکی کہ کسی رلایا آپکو پھر میں بھی اگر رونا آوے تو روؤں اور نہ رونیکی صورت بناؤں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھکر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپنے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا اور اتاری اللہ تعالیٰ نے آیہ کریمہ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ الآیہ

بقوی باب ما جاء لا تفادى جيفة الا بيزر باب جیفہ کافر کے عدم فدیہ میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ

رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُمْ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ مشرکین نے چاہا کہ خریدلیویں لاش ایک شخص کے مشرکوں میں سے سو انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے بیچنے سے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو روایت سے حکم کے اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے یہی حکم سے اور کہا احمد بن حنبل نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتا تھا میں ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل احتجاج نہیں کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں ولیکن نہیں معلوم ہوتیں صحیح حدیثیں انکی تقسیم سی اور میں لئے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسناد میں روایت کی ہے نضر بن علی نے انہوں نے عبد اللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے ہم سے ابن ابی لیلیٰ اور عبد اللہ بن شبرمہ ہیں **باب** جہاد کے فرار ہیں الزحف باب جہاد سے بھاگنے کے بیان میں **عن** ابن عمر قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَلَمْ نَأْوِ إِلَى وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا کر آگئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم یعنے بیٹھ رہے ہم گھر میں اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ ہم بھگوڑے ہیں فرمایا آپنے نہیں بلکہ تم پھیر کر مارنیوالی ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی فحاص الناس حیصۃ یہی کہ بھاگی لوگ لڑائی سے اور حضرت نے جو فرمایا بل انتم العکارون تو عکارون جمع ہے عکار کی اور عکار کہتے ہیں جو لوٹکر اپنے امیر لشکر کے پاس آجاوے تاکہ اُس سے مدد لیکر پھر لڑے اور ارادہ رکھتا ہو حملہ کرنے کا وانا فئتکم جو حضرت نے فرمایا تو فئہ اُس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو اُنکی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ حضرت نے اِس قول سے اُنکی تسکین فرمادی اور تسلی کے سبحان اللہ یہ آپکی خوش خلقی تھی **عن** جابر بن عبد اللہ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهَا ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپکو لیکر تاکہ دفن کریں ہمارے قبرستان میں سو پکارا پکارنے والی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ پھیر لیجاؤ مقتولوں کو اُنکی قتل گاہوں میں یعنے وہیں دفن کرو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في تلقي الغائب إذا قدم اب آنیوالے کے استقبال میں **عن** السائب بن يزيد قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ ترجمہ روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے نکلی لوگ آگے یعنی کوثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے نکلے اور میں لڑکا تھا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في الفيء باب فئے کے بیان میں **عن** مالك بن أوس بن الحدثان قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ ترجمہ روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے فرماتا تھا کہ اموال بنی نضیر کے انمیں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ بطور فئی کے دیا تھا اپنے رسول کو اور نہیں دوڑائے تھے اُسپر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنی اونٹ سو وہ سب خالصہ تمہارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور تھے حضرت کہ نکالتے تھے اپنے خرچہ اپنی گھر والوں کا ایکسال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں اور ہتیاروں میں جو سامان ہوتا اللہ کے راہ کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ فئی وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے

ابواب اللباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم یہ باب ہیں لباس کے بیانمیں جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء في الحرير والذهب باب ریشم اور سونے کے حرام ہونیمیں مرد و زن **عن** أبي موسى الأشعري أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرام کیا گیا ہتیار ریشمی کپڑے اور سونیکا اوپر مردان امت میرے اور حلال کیا گیا اُنکی عورتوں پر ف اسماء بن عمرو اور علی اور عقبہ بن عامر اور ثمامہ ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عمر اور عمران بن حصین اور عبد اللہ بن زبیر اور جابر اور ابو بکرہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمر أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَهَكَذَا إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے کہ اُنہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ مقام ایک کا ہی اور کہا کہ منع کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگلیوں کے یا تین یا چار کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في لبس الحرير في الحرب باب ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیانمیں **عن** أنس أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر عوام نے شکایت کی جوؤں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جہاد میں پس اجازت دی آپنے ریشمی کرتوں کی کہا راوی نے اور دیکھا میں نے کرتوں کو اُنکی بدنوں پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في لبس

عن وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ فَبِكَ وَقَالَ إِنَّكَ لَشَبِيهُ بِسَعْدٍ وَإِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا تَرْوَنَ

ترجمہ روایت ہے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے کہا کہ آئے انس بن مالک پس گیا میں انکی پاس سو پوچھا انہوں نے تو کون ہے کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں کہا واقد کی پہر کہا انس اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد سے اور سعد بہت بڑی اور موٹے تھے اور مدارز قد اور انہوں نے بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ایک جبہ ریشمی کہ اسمیں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور چڑھے منبر پہر بیٹھے یا کھڑے ہوئے اور لوگ اسکو چھونے لگی اور کہنے لگے ہم نہیں دیکھا آجکے مانند کوئی کپڑا کبھی سو فرمایا آپ نے کیا تم تعجب کرتے ہو اس سے بیشک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہتر ہیں جیسی تم دیکھتے ہو **ف** اسما بعین اسما بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے ہیچ ہی **ترجمہ** وہ جبہ بالکل ریشم کا تھا بلکہ ریشم کا تار اور اسیطرح کچھ پہلے اور دوسرو نکی تا رہی تھے **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ باب سرخ کپڑے کی جواز میں مردوں کے لئے **عن** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعَرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے کسی لمبی لونن والیکو سرخ جوڑے میں پیارا زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں تک دونوں شانوں نے اُنکے مانے کو تاہ قد لمبے کو **ف** اسما بعین جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** دور تھے دونوں شانے اُنکے یعنے سینہ چوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی اور جرأت اور بہادری کے اور لمہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپکے بال دراز نہ ہوتی اور سرخ جوڑے سے مراد ہے کہ دو چادریں تھیں یمنی کہ اسمیں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یہ کہ بالکل سرخ تھا اور قد آپکا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے زیادہ بلند نظر آتے صلے اللہ علیہ وسلم **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ باب مردوں کے لئے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں **عن** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے یعنے مردوں کے لئے **ف** اسما بعین انس اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ باب پوستین پہننے کے بیان میں **عن** سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گھی اور پنیر اور پوستین کو سو فرمایا حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اپنی کتاب میں اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے **ف** اسما بعین میمونہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند اور روایت کے سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ باب مردار جانور کی کھال میں جب دباغت ہو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا أَلَا انْتَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے فرماتے تھے کہ مر گئی ایک بکری سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لوگوں سے کیوں نہ نکال لے تمنے کہال اُسکی کہ بعد دباغت کے کام میں لاتی تم اسکو **ف** اسما بعین سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کے حسن ہے صحیح ہی اور تحقیق کہ مروی ہوئی ہے کئی سند سے ابن عباس سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہ سے اور بواسطہ ابن عباس سودہ سے بھی مروی ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباس کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور حدیث ابن عباس کے میمونہ ہی موقوف کہتے تھے کہ شاید ابن عباس نے میمونہ سے بھی روایت کیے ہو اور اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے ابن عباس سے بغیر واسطہ میمونہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہو گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا ہی کہ کہالیں مردہ جانور کی جب دباغت کیا وہیں پاک ہو جاتی ہیں اور کہا امام شافعی نے جو کہال دباغت دیجاوے پاک ہو جاتی ہی مگر کہال کتے اور سور کی اور مکروہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا اُنکے اور علماء تابعین اور مذکی کہا لونکو اور بہت برا کہا ہی اُسکی پہننے کو اور اسمیں نماز پڑھنے کو اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا حضرت نے جو فرمایا کہ ہاب دبغ پاک ہے مراد اُس سے حلال جانور کی کہال ہے یہی تفسیر کی ہے بعضوں نے اشہب نے بھی اور کہا مراد اُس سے وہی جانور ہے جسکا گوشت کہایا جاتا ہے اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور حمیدی نے نماز پڑھنا اور نذر کی کہالوں میں **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کہال کا

اور نہ پہچانی ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے عبداللہ بن حکیم سے بواسطہ انکے شیوخ کے اور اسپر عمل نہیں اکثر اہل علم کا اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اسطرح بھی کہ آئی ہماری پاس کتاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی انکے وفات کے دو ماہ پیشتر یعنے باقی رہی وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کیطرف جاتے ہے یعنی جلود میتہ کی استعمال کو منع فرماتے تھے اسلئے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ وہ ماہ قبل وفات حضرت نبی کے یہ حکم یا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنے اور حکم منسوخ ہیں یہ ناسخ ہی پر جمہور ہیں ذہبی احمد نے یہ حدیث بسبب اضطراب کے جو اسکی اسناد میں ہے کہ روایت کیے بعضوں نے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہینہ سے **باب** فی کراہیۃ جر الازار من التکبر ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی برائی میں **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ثوبہ خیلاء **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر نکریگا اللہ تعالے قیامت کے دن اسکیطرف جو لٹکاوے ازار اپنی تکبر کے راہ سے **ف** اسمیں عن حذیفہ اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی ذیول النساء باب عورتوں کے دامنوں کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقالت ام سلمۃ فکیف یصنع النساء بذیولھن قال یرخین شبرا فقالت اذا تنکشف اقدامھن قال فیرخینہ ذراعا لا یزدن علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکایا اپنا کپڑا تکبر سے نظر نکریگا اللہ تعالے اسکیطرف قیامت کے دن سو عرض کی ام سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامنوں کو لٹکانے میں ایک بالشت انہوں نے عرض کی کہ کھلجاویں گے قدم انکے فرمایا لٹکاویں ایک ہاتھ نہ بڑھاویں اس سے زیادہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسحدیث میں بسند ہے عورتوں کو ازار لٹکانیکی کہ اسمیں انکا ستر مخفی رہے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبر لفاطمۃ شبرا من نطاقھا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کردیا فاطمہ کے لیے نطاق کا ایک بالشت ف اور روایت کیے بعضوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے **باب** ما جاء فی لبس الصوف باب صوف پہننے کے بیان میں **عن** ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین **ترجمہ** روایت ہے ابی بردہ سے کہا کہ نکالی ہماری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر موٹی صوف کے اور ایک تہمت موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو کپڑوں میں ف اسبابمیں علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہی حدیث حضرت عائشہ رضی کی حسن ہے صحیح ہی **عن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان علی موسی یوم کلمہ ربہ کساء صوف وجبۃ صوف وکمہ صوف وسراویل صوف وکانت نعلاہ من جلد حمار میت **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسدن کلام کیا اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام سے اوپر تھے ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ایک ٹوپی اور ایک سراویل صوف کی اور جوتیاں انکی مردہ گدھے کے کھال سے تھیں ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر حمید اعرج کی روایت سے اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج کی رفیق مجاہد کے ثقہ ہیں اور کمہ ٹوپی ہے چھوٹی **باب** ما جاء فی العمامۃ السوداء باب عمامہ سیاہ کے بیان میں **عن** جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے دن اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا ف اسبابمیں عمرو بن حریث اور ابن عباس اور عمر سے بھی حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث سریۃ یعتم عمامۃ یبین بین کتفیہ قال نافع وکان ابن عمر یسدل عمامتہ بین کتفیہ قال عبید اللہ ورأیت القاسم یفعل ذلک **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتی لٹکاتی شملہ اپنی عمامہ کا دونوں شانوں کے درمیان کہا نافع نے اور تھی ابن عمر لٹکاتی شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان کہا عبید اللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم کو اور سالم کو دونوں ہے ایسا ہی کرتی تھے ف اسبابمیں علی سے بھی روایت ہے اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبیل اسناد **ترجمہ** عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اسکی فضیلت میں وارد ہوئے ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کبھی چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتی اور کبھی شملہ کو کردیتے بیچ میں کہ تحنیک کے صورت یہی ہے اور کبھی ایک شملہ کو کہونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپکا پس پشت لٹکتا اور کبھی آپ دو شملہ بھی لٹکاتی درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راست لٹکاتی اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے اور اقل مقدار شملہ کے چار انگل ہے اور اکثر اسکی بست اور تطویل اسکی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہی اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے والا مکروہ خلاف سنت ہذا ما قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ اقول وتحنیک یہی کہ ایک پیچ عمامہ کا گردن کے نیچے سے لیوے کہ یہی سنت ہے اور امام مالک سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ انہیں تو پانی دیے جاتے کہ وہ سب کے سب تحنیک کیے ہوتے اور اکثر ناواقف سنت ہی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں **باب** ما جاء فی کراہیۃ خاتم الذھب باب سونے کی انگوٹھی کی کراہت میں **عن** علی بن ابیطالب قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب وعن لباس القسی وعن القراءۃ فی الرکوع والسجود وعن لبس المعصفر **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ منع کیا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے

رشتے کپڑے سی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن عمران بن حصین انہ قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التختم بالذهب ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ منع کیا ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے ف اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے روایت ہے حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہی اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہی مبہم ہے قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا ہی یہاں مطلق ریشمی کپڑا مراد ہی اور نہی اسکی مخصوص بر جال ہے اور بعضوں نے کہا ہی وہ منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور دے اسکی بہتر سے بدل کے باب ما جاء فی خاتم الفضة باب چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں عن انس قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من ورق وكان قصه حبشيا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ تھی انگوٹھی آپکی چاندی کے اور نگ اسکا حبشے تھا ف اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے باب ما جاء ما يستحب من فص الخاتم باب چاندی کی نگینہ کے بیان میں عن انس قال كان خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة فصه منه ترجمہ روایت ہے انس سے کہ تھی انگوٹھی آپکی چاندی کے اور نگینہ اسکا چاندی سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے باب ما جاء في لبس الخاتم في اليمين باب داہنی ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم صنع خاتما من ذهب فختم به في يمينه ثم جلس على المنبر فقال اني كنت اتخذت هذا الخاتم في يميني ثم نبذه ونبذ الناس خواتيمهم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور پہنا اسکو داہنی ہاتھ میں پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنے تھی اپنے داہنی ہاتھ میں پھر پہنکدی آپنے وہ اور پہنکدی لوگوں نے اپنے انگوٹھیاں یعنے جو سونے کی تھیں ف اس باب میں علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس سے روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کیے ابن عمر سے مانند اسکی اسی سند سے اور پہننے کی کرکیا انہوں نے داہنے ہاتھ میں پہننے کا عن الصلت بن عبدالله بن نوفل قال رأيت ابن عباس يتختم في يمينه ولا إخاله إلا قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتختم في يمينه ترجمہ روایت ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباس کو کہ انگوٹھی پہنتے اپنی داہنی ہاتھ میں اور مجھے یہی خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا آنحضرت کو انگوٹھی پہنی ہوئی اپنے داہنے ہاتھ میں ف کہا محمد بن اسمٰعیل نے حدیث محمد بن اسحاق کی جو مروی ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے حسن ہے صحیح ہے عن جعفر بن محمد عن ابيه قال كان الحسن والحسين يتختمان في يساره ما ترجمہ روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ تھے حسن اور حسین انگوٹھی پہنتے تھے بائیں ہاتھ میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن حماد بن سلمة قال رأيت بن أبي رافع يتختم في يمينه فسألته عن ذلك فقال رأيت عبدالله بن جعفر يتختم في يمينه وقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتختم في يمينه ترجمہ روایت ہے حماد بن سلمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے داہنے ہاتھ میں پھر پوچھا میں نے اسسے تو انہوں نے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن جعفر کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے داہنے ہاتھ میں اور کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے داہنے ہاتھ میں ف کہا محمد نے اور یہ صحیح تر ہے ان سب جو دوسرے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں باب ما جاء في نقش الخاتم باب نقش خاتم کی بیان میں عن انس بن مالك قال كان نقش خاتم النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة أسطر محمد سطر ورسول سطر والله سطر ولم يقل محمد بن يحيى في حديثه ثلاثة أسطر ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھا نقش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر کا تین سطر محمد ایک سطر میں اور رسول ایک سطر میں اور اللہ ایک سطر میں اور محمد بن یحیی نے اپنی حدیث میں تین سطر نہیں کہا ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع خاتما فنقش فيه محمد رسول الله ثم قال لا تنقشوا عليه ترجمہ روایت ہے حضرت انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کروایا اسمیں (محمد رسول اللہ) پھر فرمایا کہ اور کوئی نقش نہ کروائے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد انکی اس فرمانے سے کہ نقش نہ کروائے یہ ہے کہ منع کیا آپنے کہ کوئی (محمد رسول اللہ) اپنی مہر پر نہ کھدوائے عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمه ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پیخانے آپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے کہ اسمیں اللہ کا نام تھا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے باب ما جاء في التصوير باب تصویر ونکی بیان میں عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصورة في البيت ونهى ان يصنع ذلك ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سی گھر وینمیں اور منع کیا اسکے بنانے سے ف اس باب میں علی اور ابی طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث جابر کے حسن ہے صحیح ہی عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة انه دخل على ابي طلحة الانصاري يعوده فوجد عنده سهل بن حنيف قال فدعى ابو طلحة انسانا ينزع نمطا تحته فقال له سهل لم تنزعه قال لان فيها تصاوير وقد قال فيه النبي صلى الله عليه وسلم ما قد علمت قال سهل او لم يقل الا ما كان رقما في ثوب قال بلى ولكنه اطيب لنفسي ترجمہ روایت ہے عبیداللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابو طلحہ انصاری کے پاس عیادت کو سو پایا انکی نزدیک سہل بن حنیف کو کہا عبیداللہ نے پھر بلایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال لے وہ چادر جو انکے

نیچے بھی ہی سو کہا سہل نے کیسوں کہا تی ہو کہا ابو طلحہ نے اسمیں تصویریں ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں کے بابمیں جو فرمایا ہی وہ تمہیں معلوم ہے کہا سہل نے حضرت نے یہ بھی تو کہا ہی کہ جو رقم موکٹر کی کہا انہوں نے کہ ہاں بیٹے حضرت نے اسکی اجازت دی ہے مگر میرے دل کو یہی بھاتا ہی یعنی میں چاہتا ہوں کہ عزیمت پر عمل کروں کہ رخصت سے بہتر ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی المصورین باب مصوروں کے بیانمیں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صور صورۃ عذبہ اللہ حتی ینفخ فیھا یعنی الروح ولیس بنافخ فیھا ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منہ صب فی اذنیہ الانک یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کوئی تصویر بنائی اللہ عذاب کریگا اسکو قیامت کے دن یہانتک کہ پھونکے وہ اسمیں یعنے روح اور کبھی پھونکنے والا نہیں یعنے اسیطرح کبھی خدا سے چھوٹنے والا نہیں اور جسنے کان لگائی کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بھاگتی ہوں ڈالا جاویگا اسکی کانمیں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن **ف** اسباب ہیں عبداللہ بن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الخضاب باب خضاب کے بیانمیں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا الشیب ولا تشبھوا بالیھود **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صورت بدلو بڑھاپے کی اور مشابہت مکرو یہود کی یعنے وہ کبھی خضاب نہیں کرتی تم کرو **ف** اسبابمیں زبیر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر اور انس اور ابی رمثہ اور جہد اور ابی الطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند دنسی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احسن ما غیرتم بہ الشیب الحناء والکتم **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر شے کہ بدلتی ہو اس سے صورت بڑھاپے کی مہندی اور نیل کے پتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے **باب** ماجاء فی الجمۃ واتخاذ الشعر باب بال رکھنے کے بیانمیں **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر حسن الجسم اسمر اللون وکان شعرہ لیس بجعد ولا سبط اذا مشی یتکفا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ بہت لانبی اور نہ بہت کوتاہ سڈول بدن گندم گون بال انکے نہ بالکل گھونگر والی نہ سیدھے یعنے متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسا کوئی اوپر سے نیچے اوترتا ہے **ف** اسبابمیں عائشہ اور براء اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور وایل بن حجر اور جابر اور ام ہانی سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنے حمید کے روایت سے **عن** عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکان لہ شعر فوق الجمۃ ودون الوفرۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہ تھی میں غسل کرتے اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور آپکے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سند دنسی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا نہاتی تھی میں اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں بالوں کا کہ جمہ سے اوپر تھے اور فقط ذکر کیا ہے اسکا عبدالرحمن ابوالزنادنی اور وہ ثقہ ہیں حافظہ میں **ترجمہ** جمہ وہ بال ہیں سر کے جو کندھوں میں لگتی ہوں اور وفرہ وہ ہیں جو کانوں کی لو سے لگیں اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہیں اور مراد حدیث سے یہ ہے کہ بال آپکے وفرہ سے لانبی اور جمہ سے چھوٹی تھے اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم وبیش بھی ہوتے **باب** ماجاء فی النھی عن الترجل الا غبا باب ہر روز کنگھی کرنیکی نہی میں **عن** عبداللہ بن مغفل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روز کنگھی کرنے سے مگر کبھی کبھی **ف** روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے ہشام سے اسناد اسکے سے حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسبابمیں انس سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الاکتحال باب سرمہ لگانیکے بیانمیں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل بھا کل لیلۃ ثلاثۃ فی ھذہ وثلاثۃ فی ھذہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد اسلئے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو اور کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ہر رات تین تین سلائی اس آنکھ میں اور تین اس آنکھ میں **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے اور محمد بن یحیی نے دونوں نے کہا روایت کیا ہمسے یزید بن ہارون نے انہوں نے عباد بن منصور سے اور اسبابمیں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سند دنسی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لازم کرو تم لگانا اثمد کا اسلئے کہ وہ صاف کرتا ہی بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو **مترجم** اثمد کسر ہمزہ وسکون ثا مثلثہ وکسر میم نام ہے سرمہ سنگا اور کحل بضم کاف ہے اسکو کہتے ہیں (قاموس) ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانیکا سونیکے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتہ مشک کے اور مروی ہے کہ چشم راست میں تین بار اور چشم چپ میں دو بار لگاتے اور ابتدا اور ختم دونوں چشم راست پر فرماتی اسطرح کہ پہلے میل چشم راست پھیرتے اور پھر دمیل چشم چپ میں پھر ایک میل چشم راست میں اور

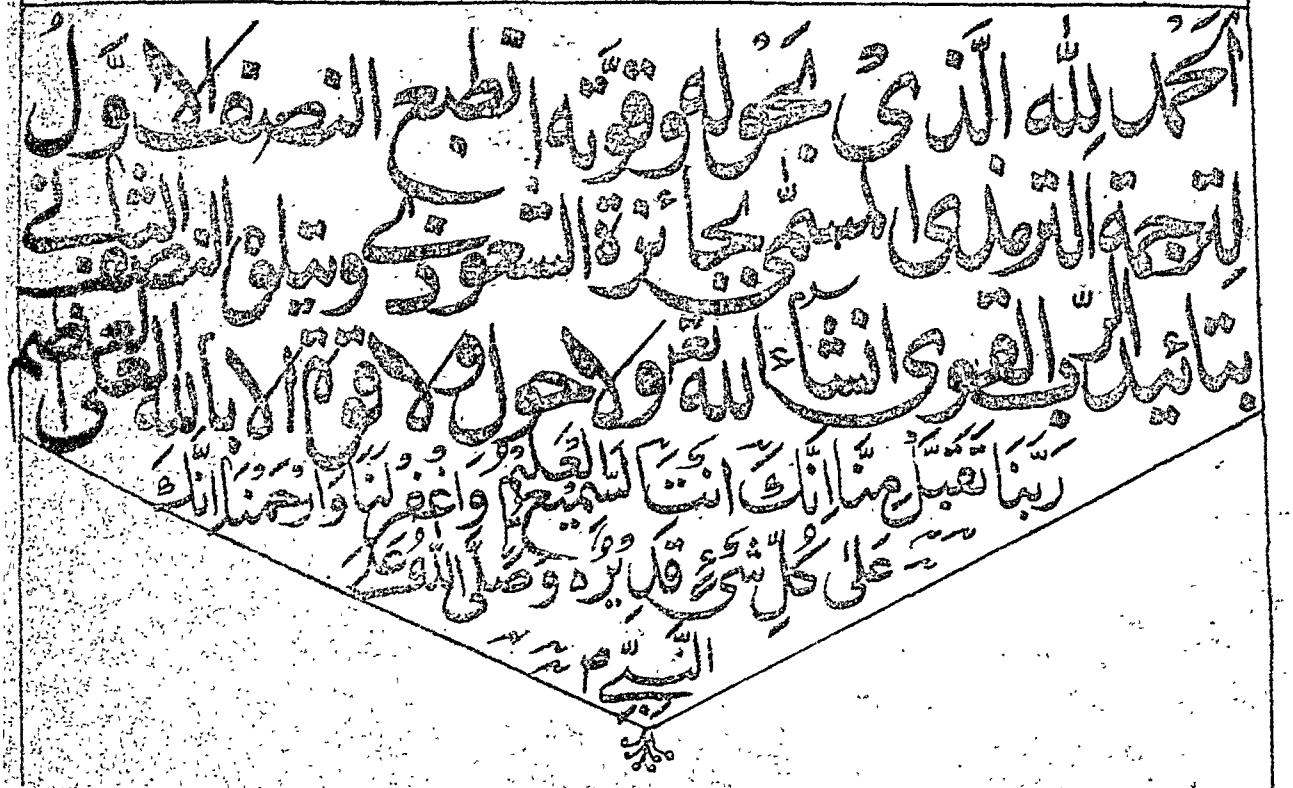
اور سیمیں حمایت فضیلت ہیں ہے ہی ان دونوں طریقوں میں تیار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ یعنے طریق اول میں جو مولف نے ذکر کیا ہے ہر کہ سرمہ لگاوے تین بار اور طریق ثانی کے موافق پانچ بار ہو کذا نقل الشیخ من سفر السعادۃ **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ بالاشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتبا کی نہی میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آپنے دو بنہاؤ دن سے ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتبا کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اسکی فرج پر اسمیں سے کچھ نہ ہو **ف** اسباب میں علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ سے ہے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ کے **مترجم** صماء یہ ہے کہ بڑی چادر کو لیکر آدمی اپنے کندھوں پر کے دونوں کونے لٹکادی ہر دو اپنے طرف کا کرنا بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈالکر اپنے ہاتھ وغیرہ اعضا اس طور پر سمیٹ لے کہ گویا ملفوف ہو گیا اور صخرہ صماء اس پتھر کو کہتے ہیں جسمیں خرق و صدع نہ ہو اور یہ تفسیر صماء کی باعتبار اہل لغت کے ہے اور فقہا کے نزدیک صماء یہ ہے کہ لپیٹ لیوے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور اکیلا ہاتھ اسکے اٹھا کر اسکے دونوں کونے ایک شانہ پر رکھ دیوے کہ بعض عورت اسکی کھل جاوے اور صورت اول مکروہ ہے اسلئے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہئے تو نہیں نکال سکتا اور صورت ثانی میں اگر کشف عورت ہی تو حرام ہے ورنہ مکروہ واحتباء یہ ہے کہ آدمی بیٹھکر چوتڑوں پر کھڑی اور کسی کپڑے سے گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے پس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اسکے ستر پر نہ ہو تو سامنے سے اسی عورت نظر آویگی اور اگر دوسرا کپڑا اسکے ستر پر ہی تو مکروہ نہیں **باب** مَا جَاءَ فِي وَصْلِ الشَّعْرِ باب بالوں میں جوڑ لگانے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ لعنت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو کہا نافع نے اور وشم لثہ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسما بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہے **مترجم** باستقرار روایات معلوم ہوا کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئیں اور تین یہ ہیں ناصات متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگادی اور مستوصلہ جو جوڑ لگوادی اور واشمہ وہ جو گدنا گودی اور مستوشمہ جو گدوا وے اور ناصہ وہ جو پیشانی کے بال چنے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آوی اور متنمصہ جو اپنے بال چنواوی اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریتکر سوراخ بڑھادی کہ یہ فعل عورتیں خوبصورتی کے لیے کرتے ہیں کہ کم سن نظر آویں اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہی اشارہ ہی اسطرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصول حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کی ہو تو مضائقہ نہیں **باب** مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ باب ریشمی زین پوش کے نہی میں **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ **ترجمہ** براء ابن عازب سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے **ف** اسباب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی الشعثا سے اسی مانند اسکے اور اس صیت میں تصغیر ہے میثرہ کی اور میثرہ کسر میم و سکون یا ی تحتانی و فتحہ ثای مثلثہ اور آخر مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل پالش دسادہ کے روئی یا اشم سی ہوا ہوا کہ واسطے نرمی کے اسی زین یا سپیٹ یا پالان کے اوپر ڈالتی ہیں اور بعضی حریر سرخ سے بناتی ہیں اور بعضی جلد سباع سی اور مراد نہی سے احادیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسی دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے **الارکب الارجوان** یعنے حضرت نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر اور ارجوان سے مراد یہی میثرہ ہے اکثر علما کے نزدیک اصل اسکی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہی کہ شگوفہ اسکا سرخ رنگ کی مراد اس سے مطلق سرخ رنگ ہے یا یہی وارد ہوا ہے بسبب جلد سباع ہونیکی جیسی دوسری روایت میں ہے نہی عن رکوب النمور یعنے منع فرمایا چیتوں کے کھالوں پر سوار ہونے یا بیٹھنے سے **باب** مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت کے بچھونے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ **ترجمہ** روایت ہے بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا بچھونا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جسپر آپ سوتے تھے چمڑے کا بھرا ہوا اسمیں بھی پوست خرما کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسباب میں حفصہ اور جابر سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ باب کرتوں کے بیان میں **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ بہت پیارا کپڑا میں آنحضرت کو کرتا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم جانتے ہیں اسکو فقط روایت سے عبد المومن بن خالد کے وہ متفرد ہوا ہے اسکی روایت سے اور وہ مروزی ہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے انہوں نے عبد المومن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ سے صحیح ہی اور مذکور ہے انمیں ابو تمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے بہ روایت کے ہمسے زیادہ ہیں ایوب نے انہوں نے ابو تمیلہ سے انہوں نے عبد المومن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے کہا سب کپڑوں سے زیادہ پیارا تھا آنحضرت کو کرتا روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے عبد المومن بن خالد سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا انکو کرتا تھا روایت کی ہمسے علی بن نصر بن علی الجہضمی نے انہوں نے عبد الصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو سے

انہوں نے ابی مسلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پہنتی کرتا شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے اور روایت کے کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے ہی مساوی اور مرفوع نہیں کیا اور مرفوع کیا فقط عبد الصمد نے **عن** اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریۃ قالت کان کم ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا انہوں نے کہ تہبند باندھنے کی گٹوں تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا یا کپڑا پہننے کے بیان میں **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او ردآء ثم یقول اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے اسکا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے یا اللہ تیری ہی لئے تعریف ہے تو نے پہنایا مجھے یہ مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اسکی اور خیر اس کام کی جسکے لئے یہ بنا اور پناہ مانگتا ہوں میں اسکے شر سے اور اس کام کے شر سے جسکے لئے یہ بنا **ف** اسماء بن عمر اور عمر سے بھی روایت کیا ہے ہشام نے انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے ایوب سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء فی لبس الجبۃ جبہ کی پہننے کی رخصت میں **عن** المغیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومیہ تنگ بانہوں کا **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ اھدی دحیۃ الکلبی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین فلبسھما وقال اسرائیل عن جابر عن عامر وجبۃ فلبسھما حتی الخر قال لا یدری النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذکی ھما ام لا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوڑا موزہ کا پہنا آپ نے اور کہا اسرائیل نے اپنے روایت میں جابر سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتا ہی پہنا آپنے یہانتک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپ نجانتے تھے کہ وہ جانور مذبوح کی کہا لکھتے تھی یا غیر مذبوح کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو اسحاق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابو اسحاق شیبانی ہیں اور نام انکا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابی بکر بن عیاش کے **ترجمہ** سخت حقا ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ عقائد صحابہ کیسقدر مائل تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے ہیں **باب** ما جاء فی شد الاسنان بالذھب باب سونے سے دانت باندھنے کے بیان میں **عن** عرفجۃ بن اسعد قال اصیب انفی یوم الکلاب فی الجاھلیۃ فاتخذت انفا من ورق فانتن علی فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ انفا من ذھب **ترجمہ** روایت ہے عرفجہ بن اسعد سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں سو بنائی میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہو گئی سو حکم کیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا لوں میں ایک ناک سونے سے کہ انمیں بدبو نہیں ہوتی **ف** روایت کیا ہے ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے عبد الرحمن بن طرفہ کے اور روایت کیا ہے سلم بن زرین سے عبد الرحمن بن طرفہ سے مانند حدیث ابی الاشہب کے جیسے روایت کیا انہوں نے عبد الرحمن بن طرفہ سے اور کہا ابن مہدی نے سلم بن زرین اور وہ وہم ہی اور زیر بر ابر مہلتین اصحی ہی اور مروی ہے کئی لوگوں سے العلم سمی کہ باندھی انہوں نے دانت اپنے سونے سے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے **ترجمہ** کلاب ایک پانی کا نام ہی دو میان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی انمیں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی **باب** ما جاء فی النھی عن جلود السباع باب مردوں کی کہالکی ہی میں **عن** ابی الملیح عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن جلود السباع ان تفترش **ترجمہ** روایت ہے ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فرد مردوں کی کہال بچھانے سے **ف** روایت کیا ہے ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا فرد مردوں کی کہالوں سے اور ہم کسیکو نہیں جانتے کہ اسنے کہا مورد روایت ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے سوائی حسین بن ابی حرو بہ کے اور روایت کیا ہے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپنے فرد مردوں کی کہالوں سے اور یہ صحیح تر ہے **باب** ما جاء فی نعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب نعل مبارک کے بیان میں **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان نعلاہ لھما قبالان **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آنحضرت کے نعلوں میں دو تسمہ تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** جزری نے کہا ہی آنحضرت کی نعل مبارک میں کہ جسی اہل ہندلی یا جیل کہتے ہیں انمیں دو تسمے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی کے بیچ میں رہتا اور دوسرا بیچ کی اور اسکی پاس کی انگلی میں رہتا اسیطرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل سے کہتی ہیں **باب** ما جاء فی کراھیۃ المشی فی النعل الواحدۃ باب ایک نعل کے ساتھ چلنے کی کراہت میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ لینعلھما جمیعا او لیحفھما جمیعا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلی کوئی تم میں سے ایک نعل پہنکر بلکہ چاہیے دونوں نعل پہنکر چلی یا ننگی پاؤں چلی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی باب میں جابر سے بھی روایت ہے **عن** ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل وھو قائم **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

کہ بڑے معنی نعل پہننے سے ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبید اللہ بن عمر رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور وہ حدیث صحیح نہیں ہے نزدیک اہل حدیث کے اور حارث بن نبہان انکے نزدیک حافظ نہیں اور قتادہ کی حدیث انس سے تو ہم ہرگز نہیں جانتے روایت کی ہے ابو جعفر نمائی نے انہوں نے سلیمان بن عبید اللہ رقی سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر رقی سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کپڑے نعل پہنے کو۔ یہ حدیث غریب ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عہد سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ سے **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ باب ایک نعل سے چلنے کی اجازت میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کبھی چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعل پہنکر **ف** روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ چلیں ایک نعل پہنکر اور یہ صحیح تر ہے ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبد الرحمن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے **باب** مَا جَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ باب جوتی پہلی کس پیر میں پہنے اس بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا يُنْتَعَلُ وَآخِرَهُمَا يُنْزَعُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نعل پہنے کوئی تم میں کا تو شروع کرے داہنی پیر سے اور جب اُتارے تو شروع کرے بائیں سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اُتارنے میں پیچھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ باب کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيَهُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجھسے آنحضرت نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کرتو دنیا سے سوار کے توشہ کے برابر اور بچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ کر کسی کپڑے کو جبتک پیوند نہ لگالے تو اُسمیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر صالح بن حسان کی روایت سے سنا میں نے محمد سے فرماتا تھا صالح بن حسان منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی الاخسان کہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد ایاک ومجالسۃ الاغنیاء سے یہ ہے کہ جیسا کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اُس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے کہ دیکھے اپنے [illegible] تمہیں ہے کہ حقیر ہو اُسکی نظر میں نعمت اللہ کی اور مروی ہے عون بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں غنیاء کے پس نہ دیکھا میں نے کسیکو زیادہ غمگین اور فکرمند اپنے سے دیکھتا تھا میں اونٹوں کی سواری بہتر سواری ہے اور دوں کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے **باب** عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے کہا آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مکہ میں اور آپکے چار چوٹیاں تھیں **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ ضَفَائِرَ **ترجمہ** ضفائر کے معنے ہی چوٹی باقی ترجمہ اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ بن ابی الہجیر مکی ہیں اور ابو نجیح کا نام یسار ہے کہا محمد نے نہیں جانتا میں مجاہد کو کہ سماع ہو ام ہانی سے **باب** عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ يَقُولُ كَانَتْ بِكُمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطَحًا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابو کبشہ انماری سے کہ تھیں ٹوپیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اصحاب کی چوڑی ہلی ہوئیں سروں سے نہ اونچی یا نہیں نہیں انکی چوڑی ٹہلی **ف** یہ حدیث منکر ہے اور عبد اللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کہا انکو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطحہ سے وسیع ہی **ترجمہ** کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبہ کی تو مراد اُس سے ٹوپیاں بڑی ہیں اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اُس سے باہنیں ہیں **باب** عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ وَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا پکڑی آنحضرت نے بوٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر تیرا جی نہ مانے یعنے زیادہ لٹکائے تو اس سے نیچے پھر اگر تیرا جی نہ مانے تو ملا تہمت کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے ابو اسحاق سے **باب** عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ **ترجمہ** روایت ہے ابی جعفر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت سے تو پچھاڑ دیا آپنے رکانہ کو اور کہا رکانہ نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا تھا کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عمامہ کا ہی ٹوپیوں پر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور سناد اسکی کچھ قائم نہیں اور نہیں جانتے ہم ابو الحسن عسقلانی اور رکانہ کو **ترجمہ** مراد حدیث سے یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر کذا فی شرح مشکوٰۃ وذخیرہ **باب** فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ باب لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ

فَرَجَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَسَأَلَهُ مَا إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْكُمْ رِبْحٌ لِأَصْنَامٍ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَمَا أَيَّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت کے پاس اور اُس پر انگوٹھی تھی تانبے کی فرمایا آپ کی کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر بُو بتوں کی پھر آیا وہ اور اُس پر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپ کی کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا پھر آیا وہ اور اُس پر انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپ کی کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بُو بتوں کی پھر آیا وہ اور اُس پر انگوٹھی تھی سونے کی سو فرمایا آپ کی کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ پر زیور جنت کا بیٹے جنت کا زیور دنیا میں بہتا کیا ضرور پوچھا اُس نے کس کی انگوٹھی بناؤں فرمایا آپ نے چاندی کی اور مثقال پوری نہ کرینے اُس سے کم **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن بریدہ کی کنیت ابوسہل ہے اور وہ مروزی ہیں **بَابٌ عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنَّ لُبْسَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ الْوُسْطَى ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھے آپ نے ریشمی کپڑے سے اور سرخ زین پوش سے اور اس میں اور اس میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور بیچ کی اُنگلی کی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی موسیٰ ہیں ابوبردہ بن ابی موسیٰ نام اُنکا عامر ہے **بَابٌ** جبہ کی بیان میں **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا بہت پیارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑا جس کو آپ پہنتے تھے جبرہ تھا **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے جبر جبرہ جمع اور خطوط اُس میں ہوتے ہیں فقط **خاتمہ** الحمد للہ والمنہ کہ بتوفیق غیبی و تائید لاریبی نصف اول ترجمہ کے ترجمہ یہ ہدی سے فراغ کی حاصل ہوا اور چونکہ حین ترجمہ مذکور اس فقیر کو اشغال کی کثرت اور فرصت کی قلت بہت تھی لہذا اکثر مقامات پر فقط نفس ترجمہ پر اکتفا منظور ہوا اور نہایت قلت کے ساتھ کہیں کچھ مضمون بڑھایا گیا ورنہ قلم کو روک کر تطویل سے احتراز کیا اگر بعون اللہ وقوتہ نصف ثانی میں چونکہ نصرت الٰہی نے دستگیری فقیر فرمائی اور قدردان علماء اور قدرشناس فضلا جناب مستطاب نواب عالیجناب والا جاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام اقبالہم نے اس حقیر کی امداد پر کمر ہمت باندھی اسلئے امید ہے کہ جلد ثانی میں اکثر مقامات ضروری میں مذاہب محدثین اور تحقیق محققین اور تطبیق مرفقین چیز تحریر میں آوے گی کہ مذاق اہل حدیث جس سے شیرین ہو اور مشتاقان اتباع

ایں سنن کو تسکین و اللہ معین عبدہ فی کل حین فقط



فہرست جلد ثانی جائزۃ الشعوذی ترجمۂ ترمذی

صفحہ	مضامین
۱	ابواب کھانوں کے
〃	آنحضرت کس پر کھانا کھاتے تھے
〃	باب خرگوش کھانیکے بیان مین
〃	باب ضب کے بیان مین
۲	باب کفتار کے بیان مین
〃	باب گھوڑون کے کھانے مین
〃	باب شہری گدھون کے بیان مین
〃	باب کفار کے برتنون کے حکم مین
〃	باب چوہے کے بیان مین جو گھی مین مرجائے
〃	باب بائین ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی مین
〃	باب اونگلیان چاٹنے کے بیان مین
〃	باب گرے ہوئے لقمہ کے بیان مین
۴	باب کھانیکی بیجی کھانیکی کراہت مین
〃	باب لہسن اور پیاز کے بیان مین
〃	باب پکے ہوئے لہسن کے اباحت مین
〃	باب برتنون کے دھانپنی اور چراغ اور آگ بجھانیمین سونے وقت
۵	باب دو کھجور کا ایک لقمہ کرنیکے بیان مین
〃	باب فضیلت مین تمر کے
〃	باب کھانیکے بعد حمد کرنے مین
〃	باب جذامی کے ساتھہ کھانے مین
۶	باب اس بیان مین کہ مومن ایک انت مین کھاتا ہے
۷	باب اس بیان مین کہ ایک کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے۔
〃	باب جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان مین
〃	باب مرغی کھانیکے بیان مین

صفحہ	مضامین
۸	باب جاری کھانیکے بیان مین
〃	باب بھنا ہوا گوشت کھانیکے بیان مین
〃	باب تکیہ لگاکر کھانیکے کراہت مین
〃	باب آنحضرت کے حلوا اور شہد دوست رکھنے مین
〃	باب شوربا زیادہ کرنے مین
〃	باب ثرید کی فضیلت مین
۹	باب گوشت دانت سے نوچکر کھانے مین
〃	باب چھری سے گوشت کاٹکر کھانے مین
〃	باب اس بیان مین کہ کونسا گوشت آپکو پسند تھا
〃	باب سرکے کے بیان مین
۱۰	باب خربوزہ تر کھجور کے ساتھہ کھانیمین
〃	باب ککڑی تر کھجور کے ساتھہ کھانے مین
〃	باب اونٹنی کا پیشاب پینی کے بیانمین
〃	باب وضو کرنیمین قبل طعام کے اور اسکے بعد
〃	باب وضو کے ترک مین
۱۱	باب کدو کھانیکے بیان مین
〃	باب زیت کے بیان مین
〃	باب نوندی غلام جب کھانا پکاکر لائے اوسکے بیان مین
〃	باب کھانا کھانیکے فضیلت مین
〃	باب طعام شب کی فضیلت مین
۱۲	باب کھانیپر بسم اللہ کہنے کے بیان مین
〃	باب چکنے ہاتھہ سو جانیکے کراہت مین
۱۳	خاتمہ مترجم کی طرف سے جسمین بیس مقین کھانیکے مذکور ہین
〃	فائدہ اطعمہ مسنونہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۳	ابواب پینی کی چیزون کے بیانمین
〃	باب شارب خمر کے بیان مین
۱۴	باب ہر مسکر کے حرمت قطعی مین
۱۵	باب جسکی بہت سی نشا ہو اوسکی تھوڑی کے حرمت مین
〃	باب مٹکو مین نبیذ بنانیکے حرمت مین
〃	باب دبا اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت مین
۱۶	باب دبا وغیرہ ظروف مین نبیذ بنانیکی اجازت مین
〃	باب مشک مین نبیذ بنانیکے بیان مین
〃	باب اون وانون کے بیانمین جنسے شراب بنتی ہے۔
〃	باب بسر اور تمر ملاکر نبیذ بنانیکے بیان مین
〃	باب سونے اور چاندیکی برتنون مین کھانا پینا حرام ہونے مین
۱۷	باب کھڑا ہوکر پینی کی نہی مین
〃	باب اسکی رخصت مین
〃	باب برتن مین دم لینے کے بیانمین
〃	باب دودھ مین پینی کے بیان مین
۱۸	باب پینی کے چیز مین دم لینے کے کراہت مین
〃	باب برتن مین دم لینے کے کراہت مین
〃	باب مشک کے مونہہ سے پینی کے کراہت مین
〃	باب اسکی رخصت مین
〃	باب اس بیانمین کہ داہنی والے زیادہ مستحق ہین پینے کے
〃	باب اس بیانمین کہ ساقی قوم سب کے آخر مین پیوے

صفحہ	مضامین
۱۸	باب اس بیان مین کہ مشروبات مین آنحضرت کی محبوب کیا چیز تھی
۱۹	چار مسائل ملتقط مترجم
〃	اول خل خمر کے بنی مین
〃	ثانے تداوی بالخمر حرام ہونے مین
〃	ثالث تعقیبہ الاوانی رات کو مسنون ہونیمین
〃	رابع دس وجہی ملعون ہونیمین شراب کے
۱۹	ابواب برو الدین اور صلہ رحم کے
〃	باب برو الدین کے بیان مین
۲۰	باب دوسرا اسے مضمون مین
〃	باب رضائے والدین کی فضیلت مین
〃	باب عقوق والدین کے مذمت مین
۲۱	باب دوست پدر کے اکرام مین
〃	باب خالہ کے ساتھہ حسن سلوک کرنیمین
〃	باب حقوق والدین مین
〃	باب قطع رحم کی مذمت مین
〃	فائدہ از مترجم تحقیق رحم مین
۲۲	باب صلہ رحم کی فضیلت مین
〃	باب لڑکون کی محبت مین
〃	باب بچون کی پیار کرنے مین
۲۳	باب لڑکیون اور بہنون کے پرورش مین
〃	باب یتیم پر مہربانی کرنیکے بیانمین
۲۴	باب لڑکون پر مہربانی کرنیکے بیانمین
〃	باب نصیحت کے بیان مین
۲۵	باب مسلمان پر مسلمان کی شفقت مین
〃	باب مسلمانون کی عیب ڈھانپنے مین
〃	باب مسلمانون کے عیب دور کرنیمین
〃	باب ترک ملاقات مین

صفحہ	مضامین
۲۵	باب بھائی کے ساتھہ مروت و مدارا کے بیانمین
۲۶	باب عیب کی مذمت مین
〃	پندرہ برائیان زبان کی مترجم کیطرف سے
۲۷	باب حسد کی برائی مین
〃	باب بغض کی برائی مین
〃	باب ایکمین صلح کے بیان مین
۲۸	باب خیانت اور دغا کی بیان مین
〃	باب حق ہمسایہ کے بیان مین
〃	باب خادم پر احسان کرنیکے بیان مین
〃	باب خادمون کے مارنے اور برا کہنے مین
〃	باب خادم کے ادب سکھانے کی بیانمین
〃	باب اولاد کے ادب سکھانے مین
〃	باب قبول ہدیہ اور بدلا دینے کے بیانمین
〃	باب محسن کے ادائے شکر مین
۲۹	باب امور احسان کے بیان مین
〃	باب مسخرہ کے فضیلت مین
〃	باب راہ سی تکلیف کی چیز دور کرنیمین
〃	باب اس بیان مین کہ مجالس مین امانت ضرور ہے
〃	باب سخاوت کی فضیلت مین
۳۱	باب بخل کی مذمت مین
〃	باب نفقہ اہل کے فضیلت مین
〃	باب ضیافت کی بیان مین
۳۲	باب یتیمون اور رانڈون کے حوائج مین سعی کرنے مین
〃	باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنی کا بیان
〃	باب صدق و کذب کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۳۲	باب بدگوئی کے برائی مین
〃	باب لعنت کے بیان مین
۳۳	باب تعلیم نسب کے بیان مین
〃	باب پیغمبر کیسے اپنی بھائی کی لیئے دعا کرنیکے بیان مین
〃	باب سخت گوئی کے بیان مین
〃	باب شیرین زبانی کے بیان مین
〃	باب مملوک نیک کی فضیلت مین
۳۴	باب بدگمانی کے بیان مین
〃	باب خوشطبعی کے بیانمین
〃	باب تکرار کرنیکے بیان مین
〃	باب مدارات احباب کے بیان مین
۳۵	باب محبت اور بغض کے نمایانہ روی مین
〃	باب تکبر کے مذمت مین
۳۶	باب حسن خلق مین
〃	باب احسان اور عفو کے بیان مین
〃	باب بھائیون کے ملاقات مین
۳۷	باب حیا مین
〃	باب تامل اور جلدی مین
〃	باب نرم دلی مین
〃	باب مظلوم کے دعا کے بیان مین
〃	باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین
۳۸	باب خوبی سے نباہ کرنیکے بیان مین
〃	باب عمدہ اخلاق کے بیان مین
〃	باب لعن اور طعن کے بیان مین
〃	باب کثرت غضب کے بیان مین
〃	باب بڑون کے تعظیم مین

صفحہ	مضامین
۳۹	باب تارکان ملاقات کے بیان مین
〃	باب صبر کے بیان مین
〃	باب سونہہ دیکھے بات کہنے والی کی بیانمین
〃	باب چغلخور کے بیان مین
〃	باب تامل سے کلام کرنیوالے کے بیان مین
〃	باب اس بیانمین کہ بعضا بیان جادو ہے
۴۰	باب تواضع کے بیان مین
〃	باب ظلم کے بیان مین
〃	باب نعمت کے عیب نکرنیکے بیانمین
〃	باب تعظیم مومن کے بیان مین
〃	باب تجربہ کے بیان مین
〃	باب اپنی ماپس جو چیز ہو اوسپر اترانیکے بیان مین
۴۱	باب احسان کی عوض مین شاکر ہنیکا بیان
〃	شش مسائل بطریق سوال وجواب از جانب مترجم
〃	اول مشرک ماباپ سی صلہ رحم کے حکم مین
〃	دوم برادر مشرک صلہ مین
〃	سوم غیبت اہل فساد کے حکم مین
〃	چہارم غصہ مین حضرت سی کون لفظ مروی ہے
〃	پنجم حد جوار مین
〃	ششم اسباب جواز غیبت مین
۴۲	ابواب طب کے
〃	تحقیق لفظ طب از جانب مترجم
〃	باب پرہیز کے بیان مین
۴۵	باب نشہ کے چیز سے دوا کرنیکے بیان مین
〃	باب سعوط کے بیان مین
۴۶	باب داغ کے بیان مین
۴۶	باب داغ کے رخصت مین
〃	باب حجامت کے بیان مین
۴۷	باب مہندی سے دوا کرنیکے بیان مین
۴۸	باب رقیہ کے کراہت مین
〃	باب رقیہ کے رخصت مین
〃	باب رقیہ معوذتین کے بیان مین
۴۹	باب نظر بد کے رقیہ مین
〃	باب اثبات نظر بد مین
۵۰	باب تعویذ پر اجرت لینے کے جواز مین
۵۱	باب رقی اور ادویہ تقدیر مین داخل ہونیکے
〃	باب کماۃ اور حجوہ کے بیان مین
۵۲	باب ثمن کلب اور اجر کاہن کے حرمت مین
〃	باب گلی مین گنڈہ یا تعویذ ٹکانے مین
۵۳	باب پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنیکے بیانمین
۵۴	باب ذات الجنب کے علاج مین
〃	باب دعائے درد مین
۵۵	باب سنا کی ثنا مین اور شعیرہ کے بیانمین
〃	باب شہد کے بیان مین
〃	باب رقیہ مریض مین
〃	باب بخار کے علاج مین
۵۶	ہفت مسائل ملحقہ از مترجم
〃	اول تبدیل آب ہوا مین
〃	ثانے محرم کے ضرورۃ پچھنے لگانے مین
〃	ثالث طاعون کے حکم
〃	رابع الیان اتن کے حکم مین
〃	خامس حقیقت سحر مین
۵۷	سادس ادعیات رقیہ پڑھکر پھونکنی مین
〃	سابع عدوے اور طرہ اور صفر اور ہامہ کے بیانمین

صفحہ	مضامین
۵۰	ابواب فرائض کے
〃	تحقیق فرائض از جانب مترجم
۵۸	باب اس بیان مین کہ ترکہ کے مستحق وارث ہین
〃	باب تعلیم فرائض کے فضیلت مین
〃	باب لڑکیون کے میراث مین
۵۹	باب پوتیون کی میراث مین بیٹیونکی ساتھہ
۶۰	باب حقیقی بہائیون کے میراث مین
〃	باب نزول آیہ یوصیکم اللہ کے بیان مین
۶۱	باب عصبات کی میراث مین
۶۲	باب دادا کی میراث مین
〃	باب دادی اور نانی کے میراث مین
۶۴	باب جدہ کی میراث مین اسکی بیٹی کے ساتھہ
〃	باب مامون کے میراث مین
۶۵	باب لاوارث کی موت مین
۶۶	باب کافر اور مسلمان مین میراث نہونیکے بیان مین
〃	موانع ارث از جانب مترجم
〃	باب قاتل کو میراث نہونیکے بیان مین
〃	باب شوہر کے دیت سی بیوی کو میراث ملنی مین
〃	باب اس بیان مین کہ میراث وارثون کی ہے اور دیت عصبہ پر
۶۷	باب اوسکی بیان مین جو کسیکی ماتہہ پر مسلمان ہو
〃	باب ولا کے میراث مین
〃	باب وصیتون کے بیان مین
۶۸	باب وصیت بالثلث مین
۶۹	باب وصیت کی ترغیب مین
〃	باب وارث کے لئی وصیت نہونے مین
۷۰	باب اس بیانمین کہ ادائی دین وصیت پر مقدم ہے

صفحہ	مضامین
۷۰	باب اسکے بیان مین جو صدقہ دی یا غلام آزاد کرے موت کے قریب
〃	باب شروط باطلہ کے ابطال مین
۷۱	مسائل اربعہ از جانب مترجم
〃	اوّل وصیت کے اقسام مین
〃	دوم عدم اجرائے وصیت اندازِ ثلث مین مگر باجازت ورثہ
〃	سوم ایصال ثواب میت مین
〃	چہارم وصیت حذاوند تعالی اور وصیت انبیا مین
〃	ابواب ولا اور ہبہ کے
۷۲	باب اس بیان مین کہ ولا معتق کا حق ہے
〃	باب ولا کی بیع اور ہبہ کی نہی مین
〃	باب معتق اور باپ کے سوا اور کو معتق اور باپ بنانیکے مذمت مین
〃	باب لڑکے کی نفی کے بیان مین
۷۳	باب قیافہ شناس کے بیان مین
〃	باب آنحضرت کی ترغیب ولا مین ہدیہ پر
〃	باب ہدیہ یا ہبہ دیکر پھیر لینے کی اہمیت مین
〃	ابواب قدر کے
۷۴	باب تقدیر مین خوض کرنیکے برائی مین
〃	باب احتجاج موسی و آدم مین تقدیر مین
۷۵	باب سعادت اور شقاوت کی بیان مین
〃	باب خاتمہ کے بیان مین
۷۶	باب اس بیان مین کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر
〃	باب اس بیان مین کہ قدر کو رد نہین کرتے مگر دعا۔

صفحہ	مضامین
۷۷	باب اس بیان مین کہ قلوب رحمان کی دو انگلیون مین
〃	باب دزخیون اور جنتیون کے کتابونکی بیان مین
۷۸	باب عدوی اور صفر اور ہامہ کی نفی مین
〃	باب تقدیر پر ایمان رکھنی کے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ ہر شخص کے موت وہین آتی ہے جہان لکھے ہے
〃	باب اس بیان مین کہ رقیہ اور دوا اللہ کے تقدیر کو نہین ٹوٹتی
۷۹	باب قدریون اور مرجیون کی مذمت مین
〃	باب ننانوے موت مین انسان کی صورت بننے کے بیان مین
〃	باب رضا بالقضا کے بیان مین
〃	باب قدریون پر سلام نکرنیکے بیان مین
۸۰	لوح محفوظ کا بیان مترجم کی جانب سی
〃	ابواب فتنون کے
۸۱	مقدمہ تحقیق فتن مین
〃	باب حرمت مین خون مسلم کے
〃	قصہ شہادت حضرت عثمان
۸۲	باب جان و مال کی حرمت مین
۸۳	باب مسلمان کو ڈرانیکے حرمت مین
〃	باب ہتھیار سی اشارہ منع ہونیکی حرمت مین
〃	باب ننگی تلوار لینے دینے کی نہی مین
〃	باب اس بیان مین کہ جبنی نماز صبح پڑہی ان الہی مین آیا
〃	باب لزوم جماعت مین
۸۴	باب نزول عذاب مین جب تغییر منکر ہو
〃	تحقیق آیہ علیکم انفسکم
〃	باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۸۴	باب تغییر منکر کے درجات مین
۸۶	باب دوسرا اسی بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے کہدینا افضل جہاد ہے
〃	باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیان مین
۸۸	باب فتنہ کے بیان مین
〃	باب رفع امانت کی بیا مین
〃	باب امم سابقہ کے عادات اس امت مین منتشر ہونیکے بیان مین
〃	تحقیق ذات انواط
۸۹	باب درندون کے کلام کے بیا مین
〃	باب جانور کے متکلم ہونیکے بیان مین
〃	باب خسف کی امانت مین
۹۰	بیان طلوع شمس از مغرب
〃	توبہ کے دروازہ بند ہونیکا بیان
۹۱	فائدہ دابۃ الارض کے بیان مین
〃	فائدہ بیان مین دخان کے
۹۲	فائدہ بیان مین تین خسفون کے
〃	فائدہ بیان نار حاشرہ کے
〃	باب مغرب سی طلوع آفتاب کے بیان مین
〃	باب یاجوج و ماجوج کے بیان مین
۹۴	باب فرقہ خوارج کے بیان مین
〃	وجہ تسمیہ خوارج
〃	عقائد خوارج کلاب النار
۹۵	تفصیل فرقہ ہائے خوارج
〃	باب اثرہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۹۶	باب قیامت تلک کے اخبار مین
۹۷	باب اہل شام کی فضیلت مین
〃	باب مقاتلہ بین المسلمین کی نہی مین
۹۸	باب اوس فتنہ کے بیان مین کہ قاعد اوسمین بہتر ہے قایم سے
〃	باب اوس فتنہ کے بیانمین کہ مشابہہ ہے شب تاریک کے
۹۹	باب قتل کے بیان مین
〃	باب لکڑیکی تلوار بنانیکے بیانمین
〃	باب علامات قیامت کے بیان مین
۱۰۱	باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب مین
〃	باب ترک سی قتال کی بیان مین
〃	باب کسری کے بیان مین
〃	باب نار حجاز کے بیان من
۱۰۳	نبوت کا جھوٹا دعوی کرنیوالونکا بیان
〃	فائدہ بعض قبائل امت کی مشرک ہونیکا بیان
〃	باب نبی ثقیف کے کذاب ومبیر کے بیان مین
〃	باب قرن ثالث کی بیان مین
〃	باب خلفا کے بیان مین
۱۰۴	باب خلافت کے بیان مین
۱۰۵	باب خلافت قریش مین ہونیکے بیانمین
〃	باب حکام مضلین کے بیان مین
〃	باب مہدی کی بیان مین
۱۰۶	باب نزول عیسی علیہ السلام مین
〃	باب دجال کے بیان مین
۱۰۷	باب اس بیان مین کہ دجال کہانسے نکلیگا

صفحہ	مضامین
۱۰۷	باب علامات خروج دجال مین
〃	باب فتنہ دجال مین
۱۱۰	باب صفت مین دجال کے
۱۱۱	باب اس بیان مین کہ دجال مدینہ طیبہ مین داخل نہو سکیگا
〃	باب قتل دجال مین
〃	باب ابن صیاد کی ذکر مین
۱۱۲	فائدہ ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو
۱۱۳	دجال کی پیدائش اور اوسکی ماباپ کا حلیہ
۱۱۴	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت
〃	دجال کی کیفیت تمیم داری کے زبانی
۱۱۵	اپنی تئین معرض بلا مین ڈالنی کی ممانعت
۱۱۷	باب امرائی ظالمین کے بیان مین
۱۱۷	باب نیک وبد کی بیان مین
〃	باب بدون کے تسلط مین نیکون پر
۱۱۸	قصہ جمل
۱۱۹	فائدہ نیک اور بد حاکمون کا بیان
〃	فائدہ فتنہ کا بیان
۱۲۰	اشراط متوسط قیامت
۱۲۲	ابواب خوابون کے
〃	باب اس بیان مین کہ خواب مومن کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا
۱۲۴	باب ذہاب نبوت اور بقاے مبشرات کے بیان مین
۱۲۵	نزول باری تعالی بوقت سحر
〃	باب رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
۱۲۶	باب بدخوابی کے علاج مین
〃	باب تعبیر خواب مین

صفحہ	مضامین
۱۲۶	باب خواب کی تین قسمون مین
۱۲۷	باب جھوٹا خواب بیان کرنیکے مذمت
〃	باب بودہ خواب مین دیکھنے کی بیان مین
〃	باب مبشر خواب مین دیکھنے کے بیان مین
۱۲۸	باب میزان اور دلو خواب مین دیکھنے مین
〃	میت پر سفید کپڑا دیکھنے مین
۱۲۹	آنحضرت کے خواب مین کنگن دیکھنے کی تعبیر
۱۳۰	فائدہ آنحضرت کی آگے ابوبکر کا تعبیر دینا
۱۳۱	ابواب گواہی کے
۱۳۲	پہلے شہادت ادا کرنیکا بیان
〃	جن لوگون کی گواہی ناجائز ہے اوسکا بیان
۱۳۳	بے سوال گواہی دینی کی مذمت
〃	ابواب زہد کے
〃	تحقیق زہد از مترجم
۱۳۴	باب عمل خیر مین تاخیر نکرنیکے فضیلت
۱۳۵	باب موت کی ذکر مین
〃	باب انذار نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم کو
〃	باب خدا تعالی کے ڈر سے رونیکی فضیلت
۱۳۶	باب اس بیان مین کہ مزید علم موجب قلت ضحک ہے۔
〃	باب ہنسی کی بات کی بیان مین
〃	باب بیفائدہ باتون کی برائے مین
۱۳۶	باب قلت کلام کی خوبی مین
۱۳۷	باب دنیا مین دنیا کی خدا کے عزوجل کے آگے
〃	فائدہ دنیا کا ملعون ہونا
۱۳۸	باب اس بیانمین کہ دنیا مومن کا قیدخانہ ہی اور کافر کی جنت

صفحہ	مضامین
۱۳۹	باب دنیا کی مثال چار شخصوں کے مانند ہونیکے بیان مین
〃	باب محبت دنیا اور اوسکی فکر کے بیان مین
〃	باب مومن کی لمبی طول عمر کے بیان مین
〃	باب امت کی عمر کے بیان مین
۱۴۰	باب تقارب زمان اور قصر عمل کی بیان مین
〃	باب قصر امل کے بیان مین
۱۴۱	باب اس بیان مین کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے
〃	باب سیر ہونیمین انسان کے کثرت مال سے
〃	باب اس بیان مین کہ بوڑھیکا دل جوان ہے دو چیزونکے محبت مین
۱۴۲	باب تفسیر زہد مین
۱۴۳	باب کفاف پر صبر کرنیکے بیان مین
۱۴۴	باب فضیلت فقر مین
〃	باب فقیرون کی مقدم ہونی مین امیرون پر دخول جنت مین
۱۴۵	باب نبی صلی اللہ وسلم اور آپکی گھر والونکی معاش مین
۱۴۶	باب معیشت اصحاب مین
۱۵۰	باب اس بیان مین کہ غنی دل سے ہے
〃	باب اخذ مال کے بیان مین
〃	باب لعون ہونیمین درہم و دینار کے
〃	باب حرص مال و جاہ کی مذمت مین
〃	باب دنیا کی مثال پیغمبرون اور نیکون کے واسطے
〃	باب دیندار سے دوستی کرنیکے بیان مین
〃	باب اہل و مال کی بیوفائی مین
۱۵۱	باب کثرت اکل کے برائی مین
〃	باب ریا اور سمعہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۵۲	باب ریاکار قاضیون کے بیان مین
۱۵۳	باب اپنی نیکیون کے اطلاع سی خوش ہونیمین
〃	باب اس بیان مین کہ آدمی اوسکی ساتھ ہی جسکو دوست رکھے
۱۵۴	باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنیمین
〃	باب نیکی بدی کے پہچان مین
〃	باب حب فی اللہ کے بیان مین
〃	باب اعلام محبت کے بیان مین
〃	باب مدح کی کراہت مین
۱۵۵	باب صحبت مومن کے بیان مین
〃	باب بلا پر صبر کرنیکے بیان مین
۱۵۶	باب آنکھین جاتی رہنیکے بیان مین
〃	فائدہ اہل بلا کے صبر کا اجر
〃	ندامت کا بیان
〃	شرین زبان سخت دل کا بیان
۱۵۷	باب زبان کی حفاظت مین
〃	باب اون حقوق کے بیان مین جو انسان پر ہین
۱۵۸	باب اس بیان مین کہ خوشنودی الٰہی کو رضائے خلق پر مقدم رکھنا ضرور ہے
۱۵۹	ابواب قیامت کے
〃	تحقیق لفظ قیامت از مترجم
〃	باب حساب و قصاص کے بیان مین
۱۶۰	بیان صفات بار یتعالی و دربرجمیعہ و معطلہ وغیرہم
۱۶۲	قریب ہونا آفتاب کا قیامت مین
〃	باب حشر کے بیانمین
۱۶۳	باب آخرت کی روبکاریون مین

صفحہ	مضامین
۱۶۳	باب بندہ بی خبر کے بیانمین
۱۶۴	باب زمین کے گواہی مین
〃	باب صور کے بیان مین
〃	باب صراط کے بیان مین
〃	باب شفاعت کے بیان مین
۱۶۷	باب دوسرا اسی بیان مین
۱۶۸	فائدہ از مترجم بہ بیان صفات الٰہی مزدبر جہمیہ
〃	فائدہ محرومی مشرکین کے شفاعت سے
〃	باب حوض کوثر کے بیان مین
〃	باب ظروف حوض کے بیان مین
۱۶۹	باب اون لوگون کے بیان مین جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے
۱۷۷	باب تماثیل کے بیان مین
۱۷۹	فائدہ جانوران دریائی کی حلت کی تحقیق
۱۸۶	باب خاموشی کے فضیلت مین
۱۸۷	دوسرا باب اسی بیان مین
〃	تیسرا باب شماتت کی مذمت مین
〃	باب غیبت کی برائی مین
〃	باب خلوت اور اختلاط کی فضیلت مین
۱۸۸	باب خطرہ کے نفاق سے ڈرنیمین
۱۹۰	ابواب جنت کے
〃	مقدمہ طویلہ مترجم کی جانب سے حسین جمیع صفات جنت جو قرآن مین و احادیث مین مذکور ہین اور اختصار اور ایجاز اور حسن ترکیب اسکے قابل دید ہے
۱۹۴	باب جنت کے درختون کے بیان مین
〃	باب نعیم جنت کے بیان مین
۱۹۳	باب جنت کے غرفون کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۹۳	باب درجات جنت کی بیان مین
۱۹۴	باب نار اہل جنت کے بیانمین
۱۹۶	باب جماع اہل جنت کے بیان مین
〃	باب صفت مین اہل جنت کے
۱۹۷	باب اہل جنت کے کپڑون کے بیان مین
〃	باب جنت کے پھلون کے بیان مین
۱۹۸	باب طیور جنت کے بیان مین
۱۹۹	باب جنت کے گھوڑون کے بیان مین
۲۰۰	باب جنتیون کے عمر وسن کے بیان
〃	باب اس بیان مین کہ جنت مین کتنی صفین ہین
〃	باب جنت کے دروازون کے بیان مین
〃	باب جنت کے بازار کے بیان مین
۲۰۱	باب دیدار الٰہی کے بیان مین
۲۰۳	باب رضائے الٰہی کے بیان مین
〃	باب غرفہ مین سی دیکھنے مین اہل جنت کے
〃	باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود مین
۲۰۴	الندعزوجل کے قدم کا بیان
۲۰۵	بیان صفات الٰہی کا اور تفصیل مذہب محدثین کے
۲۰۶	جنت اور دوزخ کو گہیرنے کا بیان
〃	باب جنت اور نار کے احتجاج مین
۲۰۷	باب حور عین کے کلام شیرین کی بیانمین
〃	باب اظہار جنت کے بیانمین
〃	ابواب جہنم کے
۲۱۰	مقدمہ تحقیق لفظ جہنم اور تفصیل مین اوسکے طبقات کے
۲۱۱	باب بیان مین نار کے
۲۱۲	باب قعر جہنم کے بیان مین
〃	باب اہل نار کے جثہ کے بیانمین

صفحہ	مضامین
۲۱۳	باب اہل نار کے مشروبات مین
۲۱۵	باب دوزخیون کے طعام کے بیامین
۲۱۶	فائدہ نار دنیا نار آخرت کی خبر ہونیمین
۲۱۷	باب دوسرا اسی بیان مین
〃	باب نار دوزخ کے دو دم لینے مین
۲۲۰	باب اس بیان مین کہ اکثر دوزخی عورتین ہین
〃	باب دوزخ کے عذاب خفیف کے بیان مین
〃	باب اہل نار کے بیان مین
۲۲۱	ابواب ایمان کے
〃	مقدمہ تحقیق ایمان مین مترجم کی جانب سے
۲۲۲	باب امور ہونیمین آنحضرت کی ساتھہ قتال کے یہانتک کہ لوگ کلمہ کہین
〃	باب مقاتلہ مردم مین یہانتک کہ وہ موحد اور مصلے ہون
۲۲۴	باب ارکان اسلام کے بیان مین
〃	باب بیانمین اسلام و ایمان کے
۲۲۷	باب اس بیانمین کہ فرائض ایمان مین داخل ہین
۲۲۸	باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان مین
۲۲۹	باب اس بیان مین کہ حیا ایمان سے ہے
۲۳۰	باب فضیلت مین نماز کے
۲۳۱	باب ترک صلوٰۃ کی وعید مین
〃	باب حلاوت ایمان کی بیان مین
۲۳۳	باب زانی کو مومن نہ کہنے کے بیانمین
〃	باب کف لسانمین مومن کے حق مین
۲۳۴	باب غربت اسلام کے بیان مین
〃	باب منافق کے علامت مین

صفحہ	مضامین
۲۳۴	باب سب مسلم کے فسوق مین
〃	باب مسلمان کے تکفیر کے بیان مین
〃	باب اوسکی بیانمین جو توحید پر مرے
۲۳۵	باب افتراق امت کے بیان مین
〃	ابواب علم کے
۲۳۶	مقدمہ ملحقہ مترجم علم کے تعریف و تقسیم مین
۲۳۷	باب تفقہ کی فضیلت مین
〃	باب طلب علم کی فضیلت مین
۲۳۸	باب کتمان علم کی مذمت مین
۲۳۸	باب طالب علم کی خیر خواہی اور مرجا کہنے مین
〃	باب ذہاب علم کے بیان مین
۲۳۹	باب علم سی دنیا طلب کرنیکے مذمت مین
〃	باب تبلیغ احادیث کی فضیلت مین
۲۴۰	باب حضرت پر جھوٹ باندہنی کی مذمت مین
۲۴۰	باب احادیث موضوعہ کے روایت کی مذمت مین
۲۴۱	باب استماع حدیث کے ثواب و اداب مین
۲۴۲	باب کتابت علم کی بیان کرامات مین
۲۴۳	باب کتاب حدیث کی رخصت مین
〃	باب بنی اسرائیل سے روایت کرنیمین
۲۴۴	باب تعلیم خیر کے اجر مین
〃	باب اوس شخص کی ثواب مین جسنی ہدایت کی طرف بلایا اور لوگون نے اوسکی تابعداری کی
۲۴۵	باب سنت اور بدعت کے بیان مین
۲۴۶	باب مناہی سی احتراز کرنیکے بیان مین
〃	باب عالم مدینہ کے فضیلت مین
۲۴۷	باب علم کے افضل ہونیمین عبادت سے
〃	ابواب استیذان کے
〃	باب افشائی سلام کے بیانمین

صفحہ	مضامین
۲۴۷	باب فضیلت مین سلام کے
۲۴۹	باب استیذان کے بیان مین
۵	باب جواب سلام کے بیان مین
۲۵۰	باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام پہنچانے مین
〃	باب اسکی فضیلت مین جو پہلے سلام کرے
〃	باب سلام مین ہاتھ سے اشارہ کرنیکے بیان مین
〃	باب لڑکون پر سلام کرنیکے بیان مین
〃	عورتون پر سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب گھر مین آنیکے وقت سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب قبل کلام سلام کرنیکے بیان مین
۲۵۱	باب ذمی پر سلام کرنیکے کراہت مین
〃	باب جس مجلس مین کافر و مسلمان دونون ہون اور سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ سوار سلام کرے پیادے پر
〃	باب مجلس مین بیٹھتے اور اٹھتے وقت سلام کے بیان مین
〃	باب گھر مین جاتے وقت اذن مانگنے کے بیان مین
۲۵۲	باب بغیر اذن کسی کے گھر مین جھانکنے کے بیان مین
〃	باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب سفری اگر رات کو گھر مین داخل ہونیکی کراہت مین
۲۵۳	باب کچھ لکھکر خاک آلود کرنیکے بیان مین
〃	باب کان پر قلم رکھنے مین
〃	باب سریانی زبان سیکھنے مین
〃	باب مشرکین کی خط و کتابت کرنے مین
〃	باب مشرکون کو خط لکھنے کے کیفیت مین
〃	باب مکتوب پر مہر کرنیکے بیان مین
۲۵۴	باب کیفیت مین سلام کے

صفحہ	مضامین
۲۵۴	باب جو پیشاب کرتا ہو اوسپر سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب ابتدا مین علیک السلام کہنے کی کراہت مین
〃	باب مجالس پر گزرنے کے بیان مین
۲۵۵	باب مجالس طرق کے بیان مین
〃	باب مصافحہ کے بیان مین
۲۵۶	باب معانقہ اور بوسہ لینے کے بیان مین
〃	باب ہاتھ یا بوسہ دینے کے بیان مین
۲۵۷	باب مرحبا کہنے کے بیان مین
〃	باب چھینک کا جواب دینے مین ۲۵۷
〃	باب چھینک کے دعا مین .....
۲۵۸	باب تشمیت کی کیفیت مین
〃	باب واجب ہونیمین تشمیت کے بعد حمد عاطس کے
〃	باب تعداد تشمیت مین
۲۵۹	باب چھینک کے وقت آواز پست کرنے مین
〃	باب چھینک کے مدح اور جمائی کے ذم مین
〃	باب اس بیان مین کہ نماز مین چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے
〃	باب کسیکو اوٹھاکر اوسکے جگہہ بیٹھنے کے کراہت مین
۲۶۰	باب استحقاق مین مجلس کے جب اوسکی طرف لوٹ کر آوے
〃	باب دو شخصون کے جمین بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت مین
〃	باب وسط حلقہ مین بیٹھنے کے کراہت مین
〃	باب قیام تعظیمی کے کراہت مین
〃	باب ناخون تراشی کے بیان مین
۲۶۱	باب ناخون اور مونچھین ترشوانے کے وقت مین
〃	باب مونچھین کترنے کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۲۶۱	باب ڈاڑھی کے اطراف کی کچھہ بال لینی مین
〃	باب ڈاڑھی بڑھانے مین
〃	باب پیر پر پیر رکھکر لیٹنے کے بیان مین
۲۶۲	باب اسکی کراہت مین
〃	باب اوندھا لیٹنے کے کراہت مین
〃	باب ستر عورت کے بیان مین
〃	باب تکیہ لگاکر بیٹھنے کے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ صدر سواری کا مستحق مالک ہے
۲۶۳	باب امانت کی بیان مین
〃	باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونیکی ممانعت مین
۲۶۷	باب ناگہان نظر پڑنیکے بیان مین
〃	باب عورتون کو مردون سے چھپنے کی ہدایت مین
〃	باب بغیر اذن شوہرون کی عورتون کی پاس جانے کے بیان مین
〃	باب فتنہ زن کے بیان مین
۲۶۴	باب چٹلہ کے برائی مین
〃	باب وصل اور واشمہ وغیرہا کے بیان مین
〃	باب اون عورتون کے بیان مین جو مردون سے مشابہت کرتے ہین
〃	باب عورت کے خوشبو لگاکر نکلنے کے برا ہونے مین
〃	باب مرد و زن کے خوشبو
۲۶۵	باب خوشبو پھیر دینے کے کراہت مین
〃	باب مباشرت ممنوعہ کے بیان مین
〃	باب ستر عورت کے بیان مین
۲۶۶	باب اس بیان مین کہ ران ستر مین داخل ہے
〃	باب پاکیزگی کے بیان مین
〃	باب جماع کے وقت پردہ کرنیکے بیان مین
〃	باب حمام مین جانیکے بیان مین
۲۶۷	باب جس گھر مین تصویر کی اور کتا ہو اوسمین ملائکہ کے نہ داخل ہونے مین

صفحہ	مضامین
۲۶۷	باب ثوب معصفر کے کراہت مین
۲۶۸	باب سفید کپڑے پہننے مین
〃	باب سبز کپڑون کی اجازت مین مردون کے لئے
〃	باب سبز کپڑون کے بیان مین
〃	باب زرد کپڑون کے بیان مین
〃	باب تزعفر اور خلوق کے کراہت مین مردون کے لئے
۲۶۹	باب حریر اور دیباج کے کراہت مین
〃	باب تقسیم قباین
۰〃	باب اظہار آثار نعمت مین
〃	باب موزہ سیاہ کے بیان مین
〃	باب بوڑھی بال نکالنے کی نہی مین
〃	باب صاحب عشرہ کی امامت دار مین
۲۷۰	باب نخوست کے بیان مین
〃	باب آداب قضاجی مین
〃	باب عہد و اقرار کے بیان مین
〃	باب ذراک ابی و امی کہنے کے بیان مین
۲۷۱	باب کسیکو شقفۃ بیا کہنے کے بیان مین
〃	باب تسمیہ مولود مین جلدی کرنیکے بیان مین
〃	باب اسمائی مستحبہ کے بیان مین
〃	باب اسمائی مکروہہ کے بیان مین
〃	باب نام بدلنے کے بیان مین
۲۷۲	باب اسمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
〃	باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نام اور کنیت مین
〃	باب شعر کے بیان مین
〃	باب شعر پڑہنے کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۲۷۳	باب ندبت مین اشعار مذمومہ کے
〃	باب فصاحت کے بیان مین
〃	باب برتنون کے بند کردینی کے بیانمین
۲۷۴	باب سفر کے بیانمین
〃	باب بے مونڈیر کے کوٹہی پر سونیکے نہی مین
〃	باب عمل دائمی کے محبوب ہونمین
〃	**ابواب مثالون کے**
〃	باب مثال مین اللہ تعالی کی اپنی بندونکے لئے
〃	فائدہ بیان ضعف مین اسمعیل بن عیاش کے
۲۷۶	باب آنحضرت کے اور انبیا کی مثال مین
〃	باب نماز و روزہ اور صدقہ کی مثال مین
۲۷۷	باب قاری قرآن اور غیر قاری کے مثال مین
۲۷۸	باب نماز پنجگانہ کی مثال مین
〃	باب اس امت کی مثال مین
〃	باب آدمی کی اجل اور امید کے بیانمین
۲۷۹	**ابواب فضائل قرآن**
〃	باب سورہ فاتحہ کے فضیلت مین
〃	باب سورہ بقر اور آیۃ الکرسی کی فضیلت مین
۲۸۱	باب خاتمہ سورہ بقر کی فضیلت مین
〃	باب سورہ آل عمران کی فضیلت مین
۲۸۲	باب سورہ کہف کی فضیلت مین
〃	باب سورہ یس کی فضیلت مین
〃	باب سورہ دخان کے فضیلت مین
〃	باب سورہ ملک کی فضلت مین
۲۸۳	باب اذا زلزلت کی فضلت مین
〃	باب سورہ اخلاص اور اذا زلزلت کے فضیلت مین

صفحہ	مضامین
۲۸۳	باب سورہ اخلاص کی فضیلت مین
۲۸۴	باب معوذتین کی فضیلت مین
۲۸۵	باب قاری قرآن کی فضیلت مین
〃	باب قرآن عظیم الشان کی فضیلت مین
۲۸۶	باب تعلیم قرآن کی فضیلت مین
〃	باب قرارت قران کی فضیلت مین
〃	باب قرآن اور نماز کی فضیلت مین
۲۸۷	باب قرآن جسی بالکل یاد ہنوا وسکی مثال مین
〃	باب قرآن بھولنی کے وعید مین
〃	باب قرآن کا اجر اللہ سے طلب کرنیمین
۲۸۸	باب سورہ بنی اسرائیل اور زمر کے فضیلت مین
〃	باب سورہ حشر کے آیات صبح کو پڑہنی مین
〃	باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت مین
۲۸۹	باب قرآن مین مشغول رہنی کی فضیلت
〃	**ابواب قرارت کے**
۲۹۱	باب اس بیان مین کہ قرآن سات حرفون مین نازل ہوا ہے
۲۹۲	باب تلاوت اور دور کرنیکے فضیلت مین
〃	باب کتنی دن مین ختم کرے اس بیانمین
۲۹۳	**ابواب تفسیر قرآن**
〃	باب فاتحہ کی تفسیر مین
۲۹۵	تفسیر سورہ بقر کی
۳۰۵	تفسیر سورہ آل عمران کی
۳۱۲	تفسیر سورہ نسا کی
۳۲۱	خاتمہ سورہ نسا کی خلاصہ مضامین مین
	ملحقہ مترجم
۳۲۲	تفسیر سورہ مائدہ
۳۲۳	صفات کا بیان

صفحہ	مضامین
۳۲۸	تفسیر سورہ انعام
۳۳۱	تفسیر سورہ اعراف
۳۳۳	تفسیر سورہ انفال
۳۳۴	تفسیر سورہ توبہ
۳۴۴	خاتمہ ملحقہ مترجم مضامین انفال اور توبہ کے
۳۴۵	تفسیر سورہ یونس
۳۴۷	تفسیر سورہ ہود
۳۴۹	تفسیر سورہ یوسف
″	تفسیر سورہ رعد
۳۵۰	تفسیر سورہ ابراہیم
۳۵۲	تفسیر سورہ نحل
۳۵۳	تفسیر سورہ بنی اسرائیل
۳۵۸	تفسیر سورہ کہف
۳۶۱	تفسیر سورہ مریم
۳۶۳	تفسیر سورہ طٰہٰ
″	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ طٰہٰ کے
۳۶۴	تفسیر سورہ انبیا
۳۶۵	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ انبیا کے
″	تفسیر سورہ حج
۳۶۷	تفسیر سورہ مومنون
″	تفسیر سورہ نور
۳۷۵	تفسیر سورہ فرقان
″	تفسیر سورہ شعرا
۳۷۷	تفسیر سورہ نمل
″	تفسیر سورہ قصص
″	تفسیر سورہ عنکبوت
۳۷۸	تفسیر سورہ روم
۳۸۰	تفسیر سورہ لقمان
۳۸۰	تفسیر سورہ سجدہ
۳۸۱	تفسیر سورہ احزاب
۳۸۹	خاتمہ تفسیر سورہ احزاب کہ جس میں خلاصہ مضامین مذکورہ ہیں
۳۹۰	تفسیر سورہ سبا
۳۹۱	تفسیر سورہ فاطر
۳۹۲	تفسیر سورہ یٰس
۳۹۳	تفسیر سورہ والصافات
″	تفسیر سورہ ص
۳۹۵	تفسیر سورہ زمر
۳۹۷	تفسیر سورہ مومن
″	تفسیر سورہ سجدہ
۳۹۸	تفسیر سورہ شوریٰ
۳۹۹	تفسیر سورہ زخرف
″	تفسیر سورہ دخان
۴۰۰	خلاصہ مضامین سورہ جاثیہ
۴۰۱	تفسیر سورہ احقاف
۴۰۲	تفسیر سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
۴۰۳	تفسیر سورہ فتح
۴۰۴	تفسیر سورہ حجرات
۴۰۵	تفسیر سورہ ق
″	تفسیر سورہ ذاریات
۴۰۶	تفسیر سورہ طور
″	تفسیر سورہ نجم
۴۰۸	تفسیر سورہ قمر
۴۰۹	تفسیر سورہ رحمن
″	تفسیر سورہ واقعہ
۴۱۰	تفسیر سورہ حدید
۴۱۱	تفسیر سورہ مجادلہ
۴۱۳	تفسیر سورہ الحشر
۴۱۴	تفسیر سورہ الممتحنہ
۴۱۵	تفسیر سورہ الصف
۴۱۶	تفسیر سورہ الجمعہ
″	تفسیر سورۃ المنافقین
۴۱۹	تفسیر سورۃ التغابن
″	تفسیر سورۃ التحریم
۴۲۱	خلاصہ مضامین سورۃ الملک
″	تفسیر سورۃ النون
۴۲۲	تفسیر سورۃ الحاقہ
″	تفسیر سورہ سال سائل
۴۲۳	تفسیر سورہ نوح کے خلاصہ مضامین
″	تفسیر سورہ جن
۴۲۴	خلاصہ مضامین سورہ مزمل
″	تفسیر سورہ مدثر
۴۲۵	تفسیر سورہ القیامۃ
″	خلاصہ مضامین سورہ دہر
″	خلاصہ مضامین سورہ والمرسلات
″	خلاصہ مضامین سورہ نبا
۴۲۶	خلاصہ مضامین سورہ والنازعات
″	تفسیر سورہ عبس
″	تفسیر سورہ اذا الشمس کورت
″	خلاصہ مضامین سورہ انفطار
″	تفسیر سورہ ویل للمطففین
۴۲۷	تفسیر سورہ اذا السماء انشقت
″	تفسیر سورۃ البروج
۴۲۹	خلاصہ مضامین سورہ اعلیٰ

صفحہ	مضامین
۴۲۹	تفسیر سورۃ الغاشیہ
〃	تفسیر سورۃ الفجر
〃	خلاصہ مضامین سورۃ البلد
〃	تفسیر سورہ والشمس
۴۳۰	تفسیر سورہ واللیل
〃	تفسیر سورہ والضحیٰ
〃	تفسیر سورہ الم نشرح
〃	تفسیر سورہ والتین
۴۳۱	تفسیر سورہ اقرار
〃	تفسیر سورۃ القدر
۴۳۲	تفسیر سورہ لم یکن
〃	تفسیر سورہ اذا زلزلت
〃	خلاصہ مضامین عادیات
〃	خلاصہ مضامین القارعہ
۴۳۳	تفسیر سورہ الہٰکم التکاثر
۴۳۴	خلاصہ مضامین سورہ عصر و ہمزہ
	وفیل و قریش و ماعون
〃	تفسیر سورہ کوثر
〃	خلاصہ مضامین سورہ کافرون
〃	تفسیر سورۃ الفتح
〃	تفسیر سورہ تبت
۴۳۴	تفسیر سورہ اخلاص
〃	تفسیر سورہ معوذتین
〃	باب خلق آدم و نفخ روح میں
۴۳۵	باب خلق ارض و جبال میں
〃	ابواب دعوات
〃	باب دعا کی فضیلت میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں

صفحہ	مضامین
۴۳۵	تیسرا باب اسی بیان میں
۴۳۶	باب ذکر کی فضیلت میں
〃	باب دوسرا اسی بیان میں
〃	تیسرا باب اسی بیان میں
〃	باب مجلس ذکر کے فضیلت میں
۴۳۷	باب جس جلسہ میں ذکر نہوا وسکے مذمت میں
〃	باب دعا کی اجابت کے بیان میں
〃	باب اس بیان میں کہ دعا کرنیوالا پہلی اپنے لئے دعا کرے
〃	باب دعا کیوقت ہاتھہ اوٹھانیکے بیان میں
〃	باب دعا میں جو جلدی کرتا ہی اوسکی بابت میں
〃	باب صبح اور شام کے دعا میں
۴۳۸	دوسرا باب اسی بیان میں
〃	تیسرا باب اسی بیان میں
۴۳۹	باب بچھونیکے دعا دن کے بیان میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
۴۴۰	تیسرا باب اسی بیان میں
〃	چوتھا پانچوان باب اسی بیان میں
〃	باب سوتے وقت کچھہ قرآن پڑہنی کی فضیلت
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
۴۴۱	باب سوتی وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کی بیان میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
〃	باب رات کی جاگنے کی دعا میں
〃	دو باب اسی بیان میں
۴۴۳	باب تہجد کیوقت اٹہنے کی دعا دکی بیان میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
۴۴۴	باب تہجد کی شروع کے دعا دن میں
〃	دوسرا باب اسی بیان میں

صفحہ	مضامین
۴۴۶	باب سجدہ تلاوت کی دعا دن کے بیان میں
۴۴۷	باب گہر سے نکلنے کی دعا دن کا
〃	دوسرا باب اسی بیان میں
〃	باب بازار میں جانیکے دعا دن کا
〃	باب بیمار کی دعا کا
۴۴۸	باب اس بیان میں کہ جب کسیکو ملا میں دیکھے تو کیا کہے
〃	باب مجلس سی اوٹہتی وقت کی دعا کا
〃	باب شدت غم کے وقت کی دعا کا
۴۴۹	باب منزل میں اوترنیکی دعا کا
〃	باب سفر کے وقت کی دعا کا
〃	باب سفر سے لوٹنے کے دعا دن کا
۴۵۰	دوسرا باب اسی بیان میں
〃	باب کسیکے رخصت کرنیکے بیان میں
〃	دو باب اسی بیان میں
〃	باب مسافر کی دعا مقبول ہونے میں
〃	باب سواری پر چڑہنے کے دعا میں
۴۵۱	باب آندہی کی دعا میں
〃	باب گرج کی دعا میں
〃	باب چاند دیکہنے کی دعا میں
〃	باب غصہ کی دعا کا
〃	باب برا خواب دیکہنے دعا کا اور اچہی خواب کے بیان میں
۴۵۲	باب نیا پہل دیکہنے کے دعا میں
〃	باب کہانی پینے کے دعا کا
〃	باب کہانیسے فارغ ہونیکے دعا میں
۴۵۳	باب گدہی کے آواز سنے کے دعا میں
〃	باب تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت میں

صفحہ	مضامین
۴۵۳	دوباب اسی بیان مین
۴۵۵	باب متفرق دعاؤن مین
"	فائدہ اسم اعظم کے بیان مین
"	فائدہ دعا کے قبول ہونیمین حمد و درود کے
۴۵۶	باب حضرت فاطمہ کو خود دعا حضرت نے سکھائی اوسکے بیان مین
۴۵۷	باب اونگلیون پر تسبیح گننے کے بیانمین
"	کئے باب مختلف دعاؤن مین
۴۶۰	باب لوذ و نہ نام کئے بیان مین
"	کئے باب متفرق دعاؤن کے
۴۶۶	باب توبہ اور استغفار کے فضیلت کے بیان مین
۴۷۰	متفرق حدیثین دعاؤن کی
۴۸۰	ابواب مناقب
"	باب فضیلت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
۴۸۳	باب ابتدائے نبوت کے بیان مین
۴۸۴	باب اس بیان مین کہ آپ کس سن مین مبعوث ہوئے
"	باب معجزات اور خصائص نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
۴۸۶	باب نزول وحی کی کیفیت مین
"	باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل
۴۸۷	باب مہر نبوت کے بیان مین
۴۸۸	باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سن مین
"	مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۴۹۳	سوابق اسلامیہ ابوبکر رضی اللہ عنہ از حاجب مترجم
۴۹۵	مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

صفحہ	مضامین
۴۹۹	مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۵۰۲	مآثر جمیلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ از حاجب مترجم
۵۰۴	مناقب علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ
۵۰۹	محامد حسنہ حضرت علی کے مترجم کیطرف سے
۵۱۰	مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
۵۱۱	مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
۵۱۲	مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
"	مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۵۱۳	مناقب سعید بن زید رضی اللہ عنہ
"	مناقب ابی عبیدہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۵۱۴	مناقب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ
"	مناقب جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ
۵۱۵	مناقب حسن بن علی رضی اللہ عنہ
"	مناقب حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما
۵۱۷	مناقب اہل بیت رضی اللہ عنہم
۵۱۸	مناقب معاذ و زید و ابی و ابی عبیدہ رضی اللہ عنہم
۵۱۹	مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
۵۲۰	مناقب عمار بن یاسر
۵۲۰	مناقب ابی ذر رضی اللہ عنہ
"	مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
۵۲۱	مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۵۲۲	مناقب حذیفہ رضی اللہ عنہ
"	مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
۵۲۳	مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
۵۲۴	مناقب جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۵۲۴	مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
"	مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

صفحہ	مضامین
۵۲۴	مناقب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
"	مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۵۲۵	مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۵۲۶	مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ
"	مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۵۲۷	مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
"	مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
"	مناقب قیس بن سعد رضی اللہ عنہ
"	مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۵۲۸	مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
"	مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ
"	مناقب ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ
"	مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
"	باب صحابہ کے فضیلت مین
۵۲۹	تعریف تابعی و تابعی از جانب مترجم
"	بیعت رضوان والون کی فضیلت مین
۵۳۰	اصحاب کے حدیث مین بے ادبی کرنیکی مذمت
"	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۵۳۲	باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۵۳۳	باب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت مین
۵۳۴	باب حضرت کے بے بیون کے فضیلت مین
۵۳۶	ابی بن کعب کے فضیلت
"	باب انصار اور قریش کے فضیلت
۵۳۷	باب انصار کے گھرون کے فضیلت مین
۵۳۸	باب مدینہ کی فضیلت مین
۵۳۹	باب مکہ معظمہ کے فضیلت مین
"	باب عرب کے فضیلت مین
۵۴۰	باب عجم کے فضیلت مین

کہ رسالہ مذکورہ ہی خرید کر سکا مقدمہ اولی تصور فرماوین فقط واٰخر دعوہا ان الحمد للہ رب العالمین۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہہ باب ہین کہانونکے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ عَلٰی مَا کَانَ یَاْکُلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیانمین کہ آنحضرت کیسیر کہانا کہاتی تہی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا سُکُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا نہین کہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خوان پر اور نہ چھوٹی تشتریونمین اور نہ پکائی گئی آپکے لئی چپاتی پتلی پھر کہا مین نے قتادہ ہی کیسیر کہاتی تہے فرمایا اُنہون نے انہین دسترخوانون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشار نی یونس جو مذکور ہین سند مین یونس اسکاف ہین اور روایت کی ہے عبد الوارث نی سعید بن ابی عروبہ سے اُنہون نے قتادہ سی اُنہون نے انس سے مانند اسکے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْاَرْنَبِ باب خرگوش کے کہانیمین **عَنْ** هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَکْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِیْ بِفَخِذِهَا اَوْ بِوَرِکِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَهٗ قَالَ قَبِلَهٗ فَقُلْتُ اَکَلَهٗ قَالَ قَبِلَهٗ ترجمہ روایت ہے ہشام بن زید سی کہا سنا مین نے انس سے کہتے تہی کہ بھیجا کسی نے ہمنے ایک خرگوش کا مر الظہران مین کہ نام ایک مقام کا ہی قریب مکہ کے سو دوڑے اصحاب آنحضرت کے اُسکے پیچہے اور مین نے پایا اُسکو اور پکڑ لیا پھر اُسکو اور لیگیا مین اُسکو ابو طلحہ کی پاس لایا سو ذبح کیا اُسی پتہر سی اور بہیجا میرے ساتہ سُرین اُسکا یا ران اُسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سو کہا یا آپنے راوی کہتا ہی مینی پوچہا اپنے شیخ سے کیا کہا یا اُسکو کہا قبول کیا اُسکو **ف** اسبابمین جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سی ہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل خرگوش مین کچہہ مضائقہ نہین اور بعضون نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اسلئے کہ اُسکو خون آتا ہے یعنے حیض کا مترجم کہتا ہی مگر عمل حدیث پر اولی ہے اور حلت اُسکی بحدیث ثابت ہے **بَابٌ** فِیْ اَکْلِ الضَّبِّ باب ضب کے کہانیکے بیانمین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰکُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ آنحضرت سے کسی نے پوچہا گوہ کی کہانیکو فرمایا آپنے مین اُسے نہین کہاتا اور اُسی حرام بہی نہین کہتا **ف** اسبابمین عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبد الرحمن بن حسنہ سی ہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کی کہانی مین سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نی اصحاب غیرہم سی اور مکروہ کہا بعضون نے اور مروی ہوا ابن عباس سے کہ فرمایا اُنہون نے کہائی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور چہوڑ دی آپنے بسبب نفرت طبعی کے یعنے نہ بسبب حرمت شرعی کے مترجم غرض اُسکی حلت مین کیسطرح شک نہین اور حضرت سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہمارے ملک مین نہین ہوتی اسلئے ہمکو اچہی نہین معلوم ہوتی باقی اصحاب نے آپکے دسترخوان پر کہائی ہے **بَابٌ** جَآءَ فِیْ اَکْلِ الضَّبُعِ باب کفتار کے بیانمین **عَنِ** ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ اَلضَّبُعُ اَصَیْدٌ هِیَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَکَلْتَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا اُنہون نے پوچہا مین نے جابر سے کہ چرغ شکار ہے کہا ہان یعنے اُسکے مارنے سے محرم پر جنایت آتی ہے کہا مین نے کیا کہاؤن مین کہا اُنہون نے ہان پوچہا مین نے کیا فرمایا ہے آنحضرت نے کہا ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہین بسبب اہل علم اسی طرف اور کہا اُنہون نے چرغ کے کہانے مین کچہہ مضائقہ نہین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے آنحضرت سے ایک حدیث کہ است مین چرغ

اور اسناد اسکی قوی نہیں اور بعضوں نے اہل علم سے مکروہ کہا اسکو اور یہی قول ہے ابن مبارک کا کہا یحییٰ ابن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث
عبدالملک بن سعید بن عمیر سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے قول انکا اور حدیث ابن جریج کی اصح ہی یعنے جو ابتدا سے باب میں
مذکور ہوئی **مترجم** ضبع ایک جانور مشہور ہے فارسی میں اسی کفتار اور ہندی میں ہنڈار اور چرغ کہتے ہیں **عن** خزیمۃ بن جزء قال سألت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن اکل الضبع قال ویاکل الضبع احد وسألتہ عن اکل الذئب قال ویاکل الذئب احد فیہ خیر **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا
پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چرغ کے کھانیکو فرمایا آپنے چرغ بھی کوئی کھاتا ہی پھر پوچھا میں نے بھیڑیے کی کھانیکو فرمایا آپنی بھیڑیا بھی کوئی نیک
آدمی کھاتا ہی **ف** اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں نہیں جانتے ہم اسے مگر اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سے روایت کرتی ہیں
اور کلام کیا ہی بعض محدثین نے اسمٰعیل اور عبدالکریم میں اور عبدالکریم بیٹے قیس کے ہیں وہ بنی ابی المخارق کے اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہیں **باب** ماجاء
فی اکل لحوم الخیل باب گھوڑوں کی کھانیکے بیان میں **عن** جابر قال اطعمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الخیل ونہانا عن لحوم الحمر
ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا کھلایا ہمکو آنحضرت نے گھوڑوں کا گوشت اور منع کیا گدھوں کے گوشت سے **ف** اسباب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ
نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہی مروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر سے اور روایت کے حماد بن زید نے عمرو بن دینار
سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابر سے اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہی یعنی جو ابتدائی باب میں مذکور ہوئی اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عیینہ
حفظ میں حماد بن زید سے **باب** ماجاء فی لحوم الحمر الاہلیۃ باب اہلی گدھوں کے بیان میں **عن** علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاہلیۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ منع فرمایا آنحضرت نے عورتوں کے متعہ سے جب خیبر
فتح ہوا تھا اور پالے ہوئے گدھوں کے گوشت سے **روایت** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ اور حسن سے کہ دونوں
بیٹے ہیں محمد بن علی کے کہا زہری نے پسندیدہ تر ان دونوں میں حسن بن محمد ہیں اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمن نے روایت سے ابن عیینہ سے اور تھی پسندیدہ تر ان
دونوں میں عبداللہ بن محمد **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم یوم خیبر کل ذی ناب من السباع والمجثمۃ و
الحمار الانسی **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا خیبر کے فتح کی دن ہر کچلی والی تیز دندان درندی سے اور مجثمہ سے اور پالی ہوئے
گدھوں سے **ف** کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہی کہ جو دانت شکاری رکھتا ہو اور اسکی تیز دانت مانند نشتر کے ہوں اور اس سے چیر پھاڑ کر کھاوے مثل
شیر گرگ چیتا بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ جسکو باندھکر ہدف بناویں اور تیر لگاویں یعنے ذبح نکریں انتہی قول المترجم **ف** اسباب میں علی اور جابر اور براء اور
ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے
محمد بن عمرو سے یہہ حدیث اور ذکر کیا انمیں فقط اتنا ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نے ہر ذی ناب سے درندوں میں سے **باب** ماجاء فی الاکل فی انیۃ الکفار
باب کفار کے برتنوں کے حکم میں **عن** ابی ثعلبۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوہا غسلا واطبخوا
فیہا ونہی عن کل سبع ذی ناب **ترجمہ** روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت سے مجوس کی ہانڈیوں کو فرمایا آپنے صاف کرو انکو دھوکر اور پکاؤ
انمیں اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والی سے **ف** یہ حدیث مشہور ہی ابو ثعلبہ کے روایت سے اور روایت کے گئی اسنے کئی سندوں سے سوا اس سند کے
اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور انکو جرہم بھی کہتے ہیں اور ناشب بھی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے روایت کے ابی اسمار الرحبی سے انہوں نے
ابی ثعلبہ سے **عن** ابی قلابۃ عن ابی اسماء الرحبی عن ابی ثعلبۃ الخشنی انہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بارض اہل کتاب فنطبخ فی
قدورہم ونشرب فی انیتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم تجدوا غیرہا فارحضوہا بالماء ثم قال یا رسول
اللہ انا بارض صید فکیف نصنع قال اذا رمیت بسہمک وذکرت اسم اللہ فقتل فکل وان کان غیر مکلب فرکی فکل
واذا رمیت بسہمک وذکرت اسم اللہ فقتل فکل **ترجمہ** روایت ہے ابو قلابہ سے وہ روایت کرتی ہیں ابی اسمار سے وہ ابی ثعلبہ سے کہا انہوں نے

یا رسول اللہ ہم ایک ملک میں ہیں یہود و نصاریٰ کے کہ پکاتی ہیں اُنکے ہانڈیوں میں اور پیتی ہیں اُنکے برتنوں میں فرمایا آپنے اگر پاؤ تم سوا اُسکے تو دھو لو اُسکو پانی سے پھر کھایا کرو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ہے پھر کیا کریں ہم فرمایا آپنے جب چھوڑے تو اپنا کتا شکاری سدھایا ہوا اور لی تو نام اللہ کا پھر ماری وہ تو کھا اُسی یعنی ذبح کی ضرورت نہیں اور اگر سدھایا ہوا نہو تو ذبح کرلے جسکو وہ پکڑے پھر کہا جب ماری تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اُسپر اللہ کا پھر قتل ہو وہ جانور تو کھا یعنے ضرورت ذبح کی نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مروی ہے عدی سے کہ اُنہوں نے عرض کیا کہ ہم شکار کرتی ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپنے جو پھٹ جاوے اُسکے لگنے سے یعنی نوک سے اُسی کھاؤ اور جو اُسکے چوڑان کے لگنے سے مری اُسے مت کھا کہ وہ وقیذہ ہے متفق علیہ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چوڑا کہ اُسکے بھال پر نہیں ہوتا اور وقیذہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاٹھی وغیرہ کے مرے اور اسمیں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اُسکی تیزی کے طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اُسکے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے اور کہا ہے فقہا نے حلال نہیں جو مارا جاوے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور کحول اور اوراعی وغیرہما فقہائے شام نے کہا ہی کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے (مرقات) **باب** مَاجَاءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمْنِ باب جو ہے کہ بیان میں جو گھی میں مرجاوے **عن** مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاكْلُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی میں اور مرگیا پھر پوچھا کسی نے آنحضرت سے سو فرمایا آپنے پھینکدو اُسکو اور جو گرد اُسکے ہے یعنے گھی سے پھر کھاؤ باقی کو **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے اُنہوں نے روایت کیے عبید اللہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا آپسے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اُسمیں میمونہ کا اور روایت ابن عباس کے میمونہ سے صحیح تر ہے اور مروی ہے معمر سے روایت کی اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابوہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے فرماتی تھے حدیث معمر کے زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمیں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے وہ میمونہ سے **باب** مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ باب بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کھاوے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتھ سے اسلئے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے **ف** اسباب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن الاکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسیطرح روایت کیے مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبد اللہ سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے **باب** مَاجَاءَ فِي لَعْقِ الْاَصَابِعِ باب انگلیاں چاٹنے کے بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کھاوے تم میں کا کوئی تو چاہیئے کہ چاٹ لیوے انگلیاں اپنی اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس میں ہے **ف** اسباب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کے روایت سے **باب** مَاجَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ باب گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهٗ فَلْيُمِطْ مَا رَاَبَهٗ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ آنحضرت نے فرمایا جب کھاوے کوئی کھانا اور گر پڑے اُسکا ایک نوالا تو چاہیئے کہ دور کردی جسمیں اُسکو شک ہے پھر کھالے اُسے اور چھوڑ دے اُسے شیطان کے لئے **ف** اسباب میں انس سے بھی روایت ہے **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب کھانا کھاتے چاٹتے اپنی تینوں انگلیاں اور فرماتے جب گر پڑے کسیکا لقمہ تو دور کرے اُس سے جو بھر گیا ہو اور کھالے اُسکو اور نہ چھوڑے اُسکو شیطان کے لئے اور حکم کیا ہمکو کہ پونچھ لیں ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے برکت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ

حسب ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت ہے اور اسکا حکم

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

انگلیاں چاٹنا

گرا ہوا لقمہ اٹھانا

بَيْتِيْ شَيْءٌ اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَأْتَدِمُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ
ترجمہ روایت ام ہانی سے کہ ام ولد ہیں وہ رسول اللہ کی کہا آئی ہمارے پاس رسول اللہ نے کہا کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے کہا نہیں مگر سرکہ کہا لاؤ سرکہ پس لیا اور کھانے لگا اس سے اور کہتا تھا کیا اچھا سالن ہے سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکہ

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا
ترجمہ روایت علی سے کہا منع کیا رسول اللہ نے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا
ترجمہ روایت علی سے کہا منع کیا رسول اللہ نے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا
ترجمہ روایت علی سے کہا منع کیا رسول اللہ نے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا
ترجمہ روایت علی سے کہا منع کیا رسول اللہ نے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا

وَلَا يَغْلُ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بند کرو دروازہ اور باندھو مشک اور اوندھا دو برتن یا ڈھانپ دو یعنی راوی کو شک ہے کہ اکفئوا کہا یا خمروا اور بجھا دو چراغ اسلئے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھا دیتا ہے فاسق یعنے چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے ف اسباب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سند دوسری جابر سے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سو رہو یعنے بجھا دو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ باب دو کھجور کا ایک لقمہ کرنیکے بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہانتک کہ اجازت لی اپنی ساتھی سے یعنی جو اسکے ساتھ کھجور کھاتا ہے ف اسباب میں سعد مولی ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متمم ہم اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ کھانے میں اپنی رفیقوں سے زیادہ کھانیکا قصد نہ کرے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات چھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نہ کی والد اپنے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء اللھم ارزقنا اتباعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ باب فضیلت میں تمر کے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعُ أَهْلِهِ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں تمر نہیں بھوکے ہیں اسکے لوگ ف اور اسباب میں سلمی ابی رافع کی بیوی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے

بَابُ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فَرَغَ مِنْهُ باب کھانے کے بعد حمد الٰہی کے بیان میں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ کی اسکے اوپر ف اسباب میں عتبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے ذکر یا ابن ابی زائدہ سی مانند اسکے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُومِ باب جذامی کے ساتھ کھانا کھانیکے بیان میں عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ کوڑی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالی میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسا اور توکل کر کے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ مصر کے دوسرے شیخ ہیں اسلئے اوثق اور مشہور زیادہ اور روایت کے شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر نے پکڑا ہاتھ مجذوم کا اور حدیث شعبہ کے میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے متمم مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اسمیں کئی طرح پر توفیق دی ہے اسکا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہلا بھیجا کہ ہمنے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا اور اپنے پاس نہ بلایا اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا فر من المجذوم کما تفر من الاسد یعنے بھاگ تو مجذوم سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لا تدیموا النظر الی المجذومین یعنے بہت نظر نہ کرو طرف مجذومین کے اور صحیحین میں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لا یوردن ممرض علی مصح یعنے کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں والے کے گھر نہ اترے اور مذکور ہے آپسے کہ فرمایا کلم المجذوم وبینک وبینہ قید رمحین یعنے کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اسکے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو اور اس مرض کو اطبا کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اسلئے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اسکا شیر کی طرح بافراش ہیبت ہیٹھتا ہے اور یہ مرض اطبا کے نزدیک علل معدیہ سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ سے یہ احادیث ارشاد فرمائی کہ امراض انکے علل اور امراض سے محفوظ رہیں اور بیشک آنحضرت طبیب الابدان ہیں جیسے طبیب الارواح ہیں اور کبھی رائحہ علیل کا صحیح کو پہونچتا ہے اور

اور اسکو بیان کردیتا ہے چنانچہ اکثر امراض میں اسکا معائنہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ حدیث بامین اور ان روایتین کسیطرح کا تعارض نہیں ہے بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ
مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کبھی تعارض نہیں ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق و مصدوق مین تعارض کیونکر واقع ہو کہ جسکی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے
کچھ نہیں نکلتا وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ جسکی شان ہے پھر جہان تعارض معلوم ہو تین حال سے خالی نہیں یا یہہ کہ احد الحدیثین کلام
نبے نہیں اور سنتی کے اسمین بعض رواتنی اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناسخ ہی دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے
یا تعارض فہم سامع مین ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہیں اب ہم کہتے ہین کہ عدوے دو قسم ہے ایک عدوے جذام کا کہ طول مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور
مثل وبق بھی اسی کے مانند ہی اور جرب رطب جو اونٹونمین ہوتی ہے وہ بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی کر آپ نے فرمایا کہ مریض اونٹون والا مندرست
اونٹون والیکے پاس نہ اترے اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر مین واقع ہو تو آپنے فرمایا کہ جب کہین ہو تو وہان سے مت نکلو اور جب کسی شہر مین سنو تو وہان مت
جاؤ اسلئے کہ تم خیال کروگے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نجاؤ طاعون کے شہر مین یعنے اقامت تمہاری جہان طاعون نہیں ہے تمہارے
اطمینان دلے اور خاطر جمعی کا سبب ہے پس یہ وہ عدوے ہے کہ جسکے واسطے آپنے فرمایا لا عدوی اور بعضون نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحبابا ہے اور کہانا اسکے ساتھ بنا
جواز کے لئی اور یہ دوسرا قول ہے اسکی تطبیق مین اور بعضون نے کہا یہ دونون حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعضے لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہین انکے
واسطے ساتھ کہانیکی اجازت دی اور بعضے ضعیف الایمان ضعیف التوکل انکو اجتناب کا حکم فرمایا کہ بیفائدہ خلجان مین نہ پڑین اور یہ تیسرا قول ہے اور ابن قیم نے اسی تطبیق
کو بہت پسند فرمایا اور بعضون نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور وفور مجالست پر موقوف ہے اور احادیث نہی اسی پر محمول اور ایک دوبار اسکے ساتھ کہانا بمنزلہ مضر
نہین جیسا کہ روایت بامین واقع ہوا اور یہ چوتھا قول ہے اور بعضون نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہین شاید جسکے ساتھ آپنے کہایا اسکے ابتدائی مرض ہوگی اور جس سے
منع فرمایا اُنسے قدیم المرض لوگ مراد ہین کہ تعدی انکے مرض کی یقینی ہو اور یہ پانچوان قول ہے اور بعضون نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد مین تھا کہ امراض خود بخود
متعدی ہوتے ہین بغیر اسکے کہ اس تعدیکو مضاف کرین قادر مطلق کیطرف پس آنحضرت نے باطل کیا اس عدوے کو اور کہا کیا مجذوم کے ساتھ تا یقین ہو جاوے کہ موثر
وہی اللہ ہے لاغیر اور نہی کے اسکے قرب سے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہہ اسباب مفضیہ سے ہے کہ افضا اسکا بامر الٰہی ہوتا ہے اور ترتب مسببات کا انہین اسباب پر موقوف ہے مگر
اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ چاہے تاثیر اسکی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے اور یہ چوتھا قول ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ روایات ناسخ و منسوخ ہین پھر اگر تاریخ سے تقدم احدیٰ
کا علے غیرہا معلوم ہو جاوے تو ہم قایل ہونگے ساتھ نسخ کے ورنہ توقف کرینگے ہم اسمین اور بعضون نے کہا کہ ان روایات مین بعض محفوظ ہین اور بعض غیر محفوظ اور کلام کیا جاوے
لاعدوے مین اور کہا انہون نے کہ ابوہریرہ پہلے روایت کرتے تھے پھر رجوع کیا اسکی روایت سے ابوسلمہ کہتے ہین مین نہین جانتا کہ ابوہریرہ بھول گئے یا احد الحدیثین منسوخ
ہو گئی اور حدیث جابر کی جو بامین مذکور ہے پس وہ ثابت نہین ہے نہ صحیح غایت مافی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اسکو غریب کہا ہے نہ حسن صحیح اور شعبہ نے کہا بجوان غرائب
سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمر سے اور وہ اثبت ہی سو یہ حال ہے اُن دو حدیثونکا جو معارض ہوئین احادیث نہی کے کہ ایک سے تو رجوع کیا ابوہریرہ نے اور
دوسرے ثابت نہین آنحضرت سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتھ مجذوم کے اولی بالاتباع ٹھہری اور یہ آٹھوان قول ہے (ہذا خلاصۃ مافی زاد المعاد لابن القیم) **باب** مَا
جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ باب اس بیانمین کہ مومن ایک آنت مین کہاتا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ
يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کہاتا ہے سات آنتونمین اور مومن کہاتا ہے
ایک آنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب عن ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسیٰ اور جبیر بن انصار اور میمونہ اور عبد اللہ بن عمر و سے بھی روایت ہے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ ثُمَّ أَخْرَى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ
أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ
أُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ آنحضرت کے یہان ایک مہمان آیا کافر پھر آپنے حکم فرمایا اسکے لئی ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اُسنے پھر دوسری دوہی گئی اور پی لیا یہانتک کہ

مومن ایک آنت مین کہاتا ہے

سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپ نے اُسکی لی ایک بکری کا دودھ ہی گئی سو پی لیا اُسنی اُسکا دودھ پھر حکم کیا آپنی دوسری کا تو تمام نہ کر سکا اُسکی دودھ کو پھر فرمایا آنحضرت نے کہ مومن پیتا ہی ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے مترجم اس حدیث میں کئی وجہوں کا احتمال ہے (۱) یہ کہ یہہ فرمانا آپکا اُسی شخص خاص کے نسبت تھا جسکا قصہ اوپر مذکور ہوا (۲) یہہ کہ مومن بسم اللہ کہتا ہی و شیطان بسم اللہ نہیں کہتا کھانے پینے میں بخلاف کافر کے (۳) یہہ کہ مومن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر فرو فرحرص و شرہ سی تہوڑی پر قانع نہیں ہوتا (۴) یہ کہ یہ ارشاد آپکا بعض مومنین اور بعض کفار کے واسطے ہی نہ ہر ایک کے لئی (۵) یہہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتیں ہیں یعنے حرص شرہ طول امل طمع سوء طبع حسد ثمن کہ کافر کو طعام و شراب سے یہ ساتوں مقصود ہیں بخلاف مومن کے کہ اُسکو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے (۶) یہہ مومن سے کامل الایمان معرض عن الشہوات نافر عن اللذات مقتصر علی قدر الضرورات مراد ہی ۷ یہہ کہ بعض مومن معا و واحد میں کھاتے ہیں اور اکثر کفار سبعۂ امعا میں نہ یہہ کہ یہہ حکم ہر ہر فرد کا ہی مومن و کافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہہ ہی کہ دنیا میں زہد اور بی رغبتی اُسکی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق آنمیں و بس (طیبی)

باب ما جاء فی طعام الواحد یکفی الاثنین باب اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الاثنین کافی الثلثۃ وطعام الثلثۃ کافی الاربعۃ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا آپنے کھانا دو شخصونکا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو ف اسبابمین ابن عمر اور جابر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کے جابر نی آپسے کہ فرمایا آپنے کھانا ایک کا دو کو کافی ہے دو کو اور چار کا آٹھہ کو روایت کی ہمسے محمد بن بشار نی اُنہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ابی سفیان سے اُنہون نے جابر سے یہی حدیث

باب ما جاء فی اکل الجراد باب ملخ کہانیکے بیان میں

عن عبد اللہ بن ابی اوفی انہ سئل عن الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات او کنت اکل الجراد ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کسی نے پوچہا اُسنی ٹیڈی کہانیکو کہا اُنہون نے چہہ جہاد کئے ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہاتے رہی ٹیڈی ف ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابو یعفور سی یہہ حدیث اور ذکر کیا چہہ جہاد ونکا اور روایت کی سفیان ثوری نے ابو یعفور سی یہہ حدیث اور کہے اُسمین سات غزوات اسبابمین ابن عمر اور جابر سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو یعفور کا نام واقد ہی اور وقدان ہجر کہتے ہین اور دوسرا ابو یعفور کا نام عبد الرحمن بن عبید بن نسطاس ہے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہون نے ابو احمد اور مول سے دونون نے سفیان سے اُنہون نے ابو یعفور سی اُنہون نے ابن ابی اوفی سے کہا سات جہاد کئی ہم نے آنحضرت کے ساتہ کہاتے تہی ٹیڈی اور روایت کے شعبہ نے یہہ حدیث ابو یعفور سے اُنہون نے ابن ابی اوفی سی کہا کئی جہاد کئے ہمنے آنحضرت کے ساتہ کہاتے تہے ہم ٹیڈی روایت کی ہم سی یہہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے

باب ما جاء فی اکل لحوم الجلالۃ والبانہا باب جلالہ کے گوشت اور دودہ کی بابمین

عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جلالہ کے کہانے سی اور اُسکے دودہ سے ف اسبابمین عبد اللہ بن عباس سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن ابی نجیح نی مجاہد سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المجثمۃ وعن لبن الجلالۃ وعن الشرب من فی السقاء ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مجثمہ کے کہانے سی اور جلالہ کے دودہ سے اور مشک کے مونہہ سے پانی پینے کو ف کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہمسے ابن ابی عدی نے اُنہون نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہون نے قتادہ سی اُنہون نے عکرمہ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسباب مین عبد اللہ بن عمرو سی بہی روایت ہے مترجم جلالہ جلہ سی مشتق ہے جلہ مینگنی کو کہتے ہین جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہو کہ اکثر اوقات اُسکے خوراک نجاست ہو مثل گوہ وغیرہ کے یہانتک کہ اُسکی دودہ اور پسینی اور گوشت مین اُسکا اثر اور بو ظاہر ہو پس حرام ہے اُسکا کہانا اسکا لمین جبتک چند روز وہ نجاست خواری سے روکا نجائی کہ اثر اسکا دور ہو جاوے (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسے باندہکر تیرون سے یا اور کسی ہتیار سے نشانہ ٹہیراکر ہلاک کرین اور ذبح شرعی اُسمین نہو اُسکا بہی کہانا حرام ہے اسلئے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہین کیا گیا

باب ما جاء فی اکل الدجاج باب مرغی کہانیکے بیان میں

عن زہدم الجرمی قال دخلت علی ابی موسی وہو یاکل دجاجۃ فقال ادن فکل فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ ترجمہ روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا مین ابی موسی کے پاس اور وہ مرغی کہا رہے تہے کہا اُنہون نے نزدیک ہو اور کہاؤ اسلئے کہ مین نے دیکہا ہی آنحضرت کو مرغی کہاتے ہوئے ف یہہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے

یہ حدیث کئی سندوں سے زہری سے اور ہم نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہری سے اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے **عن** ابی موسیٰ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل لحم دجاج ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ کھاتے گوشت مرغی کا **ف** اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے زہری سے **باب** ما جاء فی اکل الجماری باب جاری کے کھانے کی بیان میں **عن** ابراہیم بن عمر بن سفینۃ عن ابیہ عن جدہ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاریۃ ترجمہ روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے انکے دادا سے کہا کہا یا میں نے آنحضرت کے ساتھ گوشت جاری کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابراہیم ابن عمر بن سفینہ نی روایت کی عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہیں انکو ربیہ بن عمر بن سفینہ **باب** ما جاء فی اکل الثوم باب لہسن کھانے کے بیان میں **عن** ام سلمۃ اخبرتہ انہا قربت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبا مشویا فاکل منہ ثم قام الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی راوی کو کہ وہ لائیں آنحضرت کے پاس گوشت بھنا ہوا بازو کا سو کہا یا آپنے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نہ کیا **ف** اسباب میں عبد اللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ترجمہ بخاری میں خالد بن الولید سے مروی ہے کہ حضرت کے پاس ایک ضب بھنی لائی اور آپنے قصد کیا کھانیکا پھر خبر دی انکو کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہے اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہی فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اسلئے مجھی پسند نہیں آتی پھر خالد کہا ہی اور آنحضرت دیکھتی تھی ابن شہاب کے روایت میں ضب محنوذ کا لفظ ہی اور مسلم میں بھی ہی ہے اور محنوذ کہتی ہیں اس گوشت کو کہ عرب گرم پتھروں پر رکھکر بھونتا ہے اور حنیذ بھی اسکو کہتے ہیں اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالیٰ کا فجاء بعجل حنیذ **باب** فی کراھیۃ الاکل متکئا باب تکیہ لگا کر کھانیکے کراہت میں **عن** ابی جحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اکل متکئا ترجمہ روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر **ف** اسباب میں علی اور عبد اللہ بن عمر و اور عبد اللہ بن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابن اقمر کی روایت سے اور روایت کے زکریا ابن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اقمر سے یہ حدیث اور روایت کے شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث انہوں نے علی بن اقمر سے **مترجم** یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اقمر سے مروی ہے **باب** ما جاء فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحلواء والعسل باب آنحضرت کے حلوا اور عسل دوست رکھنے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت دوست رکھتی تھے میٹھے چیز اور شہد کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ **باب** الثار للمرقۃ باب شوربا زیادہ کرنیکے بیان میں **عن** عبد اللہ المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتری احدکم لحما فلیکثر مرقتہ فان لم یجد لحما اصاب مرقۃ وھو احد اللحمین ترجمہ روایت ہے عبد اللہ المزنی سے کہ فرمایا آپنے جب خریدی کوئی تم میں کا گوشت تو زیادہ کرے اسمیں شوربا اسکا اسلئے کہ اگر نہ پاوی گوشت تو ملے اسکو شوربا اسکا کہ وہ بھی دو گوشتوں میں کا ایک گوشت ہے **ف** اسباب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے محمد بن قضا کی روایت سے اور محمد بن قضا معبر ہے اور کلام کیا ہے اسمیں سلیمان بن حرب نے اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبد اللہ مزنی کے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقرن احدکم شیئا من المعروف وان لم یجد فلیلق اخاہ بوجہ طلیق واذا اشتریت لحما او طبخت قدرا فاکثر مرقتہ واغرف لجارک منہ ترجمہ روایت ہے ابو ذر سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو اور اگر نہ پاوے کچھ تو ملاقات کرے اپنی بھائی سے بکشادہ روئی اور جب خریدی تو گوشت یا پکائے تو ہانڈی تو زیادہ کر اسمیں شوربا اسکا اور ایک چلو دی اسمیں سے اپنے ہمسایہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی عمران جونی سے یہ روایت حسن ہے **مترجم** سبحان اللہ یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جسمیں ہمیشہ بآسانی ہمسایہ سے حسن سلوک ہو سکتا ہے اور اسکی ادا میں اور کوئی مانع نہیں ہے سوائی غفلت کے یا یہ خیال ہے کہ شوربا زیادہ کرینگے تو مزہ کم ہو گا ارے بھائیوں اتباع سنت کا مزہ اس سے صد چندان بڑھکر ہی کہ یہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اس سے کام دہان شیریں ہے تو اس سے کام جان **باب** ما جاء فی فضل الثرید باب ثرید کی فضیلت میں **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

کہانوں کا بیان

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم

تفسیر ابراہیم ۱۲

تفسیر کھانا کہانے کی کراہت میں

تفسیر آنحضرت کا حلوا اور عسل کا دوست رکھنا

تفسیر گوشت میں شوربا زیادہ کرنا چاہئے

تفسیر فضیلت

ترجمہ روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کامل ہوئے مردوں سے بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئی عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی اور فضیلت عائشہ کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر ف اسباب عائشہ اور انس سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی نفش اللحم باب گوشت دانت سے نوچکر کھانے کے بیان میں **عن** عبداللہ بن الحارث قال زوجنی ابی فدعا اناسا فیہم صفوان بن امیۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھسوا اللحم نھسا فانہ اھنأ وامرأ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپنے سو دعوت کی کئی لوگوں کی کہ انہیں صفوان بن امیہ ہے تبھی سو فرمایا آنحضرت نے کہ دانت سے گوشت نوچکر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا پچتا ہی ف اسباب عائشہ اور ابی ہریرہ ہے روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کے روایت سے اور عبدالکریم میں بحث ہے بعض علمانی کلام کیا ہی بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی متبرجم ہیں بسین مہملہ کنارون سے دانت کی نوچنا اور شین معجمہ پورے دانتوں سے اور طیبی نے کہا ہی بسین مہملہ اس گوشت کو کہ ہڈیوں پر ہے کنارون سے دانت کی نوچنا اور شین معجمہ ڈاڑھوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے اور بخاری میں کہا ہے باب النہش وانتشال اللحم وانتشاله کے معنے نکالنا اور لینا اور کاٹنا **باب** ماجاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الرخصۃ فی قطع اللحم بالسکین باب چھری سے گوشت کاٹکر کھانے کی رخصت میں **عن** عمرو بن امیۃ الضمری انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتز من کتف شاۃ فاکل منھا ثم مضی الی الصلوۃ ولم یتوضأ ترجمہ روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت کو کہ کاٹا آپ نے چھری سے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا اس سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نکیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباب مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے متبرجم اگرچہ حز ہے چھری سے کاٹنے کو کہتے ہیں مگر بخاری میں حز بسکین کا لفظ وارد ہوا ہے چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے یحتز من کتف شاۃ فی یدہ فدعی الی الصلوۃ فالقاھا والسکین التی یحتز بھا یعنے آپ کاٹ رہی تھے گوشت بکری کے شانے کا جو انکے ہاتھ میں تھا پھر بلائی گئے نماز کیطرف اور رکھدیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہی تھی اور بعضی روایتوں میں جو چھری سے کاٹنا منع آیا ہی وہ محمول ہے اسپر کہ بی ضرورت نکالی اور ضرورت کے وقت منع نہیں اور بعضوں نے حدیث لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنع الاعاجم کو منکر کہا ہے چنانچہ ابی داؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابی معشر جو اسکا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہی اسکی مناکیر میں سے ہے یہ حدیث بھی **باب** ماجاء ای اللحم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب اس بیان میں کہ کونسا گوشت آپکو پسند تھا **عن** ابی ھریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکان یعجبہ فنھس منھا ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت پاس لائی گوشت اور دیا آپکو ہاتھ اور وہ بہت پسند آتا تھا آپکو پھر نوچکر دانتوں سے کھایا اپنے ف اور اسباب ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوجہان کا نام یحیی بن سعید بن حیان تیمی ہے اور ابوزرعہ عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے **عن** عائشۃ قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن کان لا یجد اللحم الا نھبا فکان یعجل الیہ لانہ اعجلھا نضجا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہتھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت کیطرف مگر اسواسطے کہ پاتے تھی آپ گوشت لیکن اکثر دن بھکر اور جلدی کرتے تھے آپ اسکے کھانے کی طرف اور وہ سا گوشت سے جلدی گلتا ہی ف اسحدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی روایت سے متبرجم ابن لہیعہ میں ہے یقول اطیب اللحم لحم الظہر یعنے آپ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں میں پیٹھ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ اسلئے دوست رکھتی تھے کہ وہ بجاست سے دور رہتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی ہے **باب** ماجاء فی الخل باب سرکے کے بیان میں **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الادام الخل روایت ہے جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ ف روایت کی ہمسے عبیدہ بن عبداللہ حراعی بصری نی انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ اور اس باب میں عائشہ اور ام ہانی سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے ہمسے محمد بن سہل نے انہوں نے یحیی بن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ روایت کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے یحیی سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اسکے مگر اسمیں یہ کہا نعم الادام او الادم ادام اور ادم میں شک راوی کا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند سے مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے **عن** ام ھانی بنت ابی طالب قال دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل عندکم شیء فقلت لا الا کسرا یابسۃ وخل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَرِّبْهُ فَمَا اقْتَرَبَتْ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ ترجمہ روایت ہے ام ہانی سے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا کچھ ہے تمہاری پاس عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑی میں یعنے روٹی کے اور سرکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس لاؤ اسلئے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر کہ جسمیں سرکہ ہو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو ام ہانی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ام ہانی کا انتقال بعد علی بن ابی طالب کے ہے پیچھے تھوڑے زمانی کے ترجمہ ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت داخل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتا ہی انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپنے فرمایا نعم الادام الخل اللھم بارک فی الخل فانہ کان ادام الانبیاء قبلی یعنے کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دی سرکہ میں اسلئے کہ وہ سالن تھا ان پیغمبروں کا جو مجھے پہلے تھے الحدیث اور ابن ماجہ میں انس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا سیدادام الکم الملح یعنی تمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا

باب ما جاء فی اکل البطیخ بالرطب

باب خربوزہ ترکھجور کے ساتھ کھانا کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ ترجمہ روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے خربوزہ کھجور کے ساتھ ف اسباب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کے بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انمیں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ سے یہ حدیث

باب ما جاء فی اکل القثاء بالرطب

باب ککڑی کھجور کے ساتھ کھانا کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ککڑی ساتھ ترکھجور کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتی ہم اسکو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے ترجمہ سمان الدس ترکیب میں بڑی ضعف طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کے سرد ملکر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے

باب فی شرب ابوال الابل

باب اونٹ کا پیشاب پینے کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ کچھ لوگ عرینین آئی مدینہ میں اور پانی لگا انکو مدینہ کا سو بھیجا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے روایت کیا ابو قلابہ نے انس سے اور روایت کیا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس سے ترجمہ اس قصہ میں دلیل ہے پاک و حلال ہونے بول مایوکل لحمہ کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اسکے اسلئے کہ دوا کرنا محرمات سے جائز نہیں اور آنحضرت نے انکو یہ حکم نہیں کیا کہ اپنا سوکھا دھوڈالنا بعد پینے کی ککڑے اپنی جہان وہ بول لگجاوے حالانکہ وہ لوگ نومسلم تھے اور شرایع اسلام سے اور احکام اسکے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان کی وقت حاجت سی جائز نہیں یہ کلیہ اصول کا ہے کذا فی زاد المعاد لابن القیم اور ابن رسلان نے شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے مسکر وغیرہ اس حکم میں برابر ہے بنابر حدیث عرینین کے جو صحیحین میں مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت نے انکو ابوال ابل میتے کا واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جسمیں نہی ہے داروی حرام سے دوا کرنیکی وہ محمول ہیں اوپر عدم حاجت کے یعنے جبتک دوائی طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہو تو درست ہے بیہقی نے کہا احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جایز ہے تاکہ جمع ہو جاوے احادیث نہی اور حدیث عرینین میں یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا اور کرمانی میں ہے کہ اختلاف ہے بول مایوکل لحمہ میں سو بعضوں نے کہا ہے کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سی استدلال کرکے اور ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی انکے لیئے فقط واسطے مرض کے انتہے اور استدلال کیا ہی اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کی اوپر پاک ہونے بول اور روث مایوکل لحمہ کے

باب الوضوء قبل الطعام وبعدہ

باب وضو کا قبل طعام اور بعد اسکے

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِی التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَکَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَاْتُ فِی التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ ترجمہ روایت ہے سلمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ برکت طعام کے ہے وضو بعد اسکے اور ذکر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی میں نے آنکو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں سو فرمایا آپنے برکت کہاں کے ہی وضو قبل اسکے اور بعد اسکے ف اسباب میں انس اور ابی ہریرہ سی ہے روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتی مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور ابو ہاشم رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے

باب فی ترک الوضوء قبل الطعام

باب قبل طعام ترک وضو کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوةِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نکلے پیخانے سی اور لائی گئی آنکی پاس کھانا سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لاویں فرمایا آپنے مجھے حکم وضو کا جب ہوا ہے کہ کھڑا ہوں نماز کے لیئے ف یہ حدیث حسن ہے

اور روایت کی یہ عمر بن دینار نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے تہی سفیان ثوری مکروہ جانتی ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکروہ جانتی روٹی رکھنا نیچے پیالی کے **باب** ماجاء فی اکل الدباء باب کدو کھانے کی بیان میں **عن** ابی طالوت قال دخلت علی انس بن مالک وھو یاکل القرع وھو یقول یا لک شجرۃ ما احبک الی لحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک **ترجمہ** روایت ہے ابو طالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ کدو کھاتے تھے اور کہتے اے درخت کس قدر ہے تجھ سے محبت تیری بسبب دوست رکھنی آنحضرت کے تجھکو **ف** اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلتتبع فی الصحفۃ یعنی الدباء فلا ازال احبہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت کو ڈھونڈتی تھے رکابی میں یعنے کدو کو جسکے سے میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی یہہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالک سے **مترجم** ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت نے فرمایا ہذا القرع وھو الدباء کثیر بہ طعامنا یعنے یہہ قرع ہی یعنے کدو ہے کہ بہت ہے ہمارے طعام میں اس سے اپنا کہانا اور صحیحین میں انس سے مروی ہے کہ ایک درزی نے اپکی دعوت کی اور جو کی روٹی اور دبا اور گوشت خشک اپکے سامنے حاضر کیا اور آپ حوالی قصعہ سے متتبع دبا فرماتے تھے الحدیث **باب** ماجاء فی اکل الزیت باب زیت کے کھانے کی بیان میں **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا الزیت وادھنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اسکا کہ وہ درخت مبارک سے ہی **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبد الرزاق کی روایت سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں اور عبد الرزاق اضطراب کرتے تھے اس روایت میں پھر کبھی ذکر کرتی تھے کہ روایت ہے آنحضرت سے بواسطہ عمر رض کے اور کبھی بصیغہ شک کہتے تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرت سے بواسطہ عمر کے اور کبھی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیے ہے ابو داؤد نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور نہیں ذکر کیا انہوں نے عمر کا **عن** ابی اسید قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من الزیت وادھنوا بہ فانہ شجرۃ مبارکۃ **ترجمہ** اوپر گذرا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبد اللہ بن عیسیٰ کے روایت سے **مترجم** شجرۃ مبارکۃ میں اشارہ ہے طرف سورۂ نور کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ **باب** ماجاء فی الاکل مع المملوک باب لونڈی غلام جب کہانا پکا کر لائے اسکے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کفا احدکم خادمہ طعامہ حرہ ودخانہ فلیاخذ بیدہ فلیقعدہ معہ فان ابی فلیاخذ لقمۃ فلیطعمہ ایاھا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے وہ خبر دیتی تھے لوگونکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اٹھاوے تم میں سے کسیکا خادم گرمی اور دھوان اسکے کہانا پکانے یعنے پکاوے تو چاہیے کہ ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنے ساتھ بٹھالی پھر اگر اسکا دل نہ مانی تو لیوے ایک لقمہ اور اسی کھلاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو خالد والد ہیں اسمعیل کے نام انکا سعد ہے **باب** ماجاء فی فضل الطعام **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الھام تورثوا الجنان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور ملا دو ہام کو وارث ہو جنان کے **ف** اسباب میں عبد اللہ بن عمر اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن سلام اور عبد الرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے روایت ہے ابی ہریرہ کی **مترجم** ظاہر کرو سلام کو یعنے ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہ ہو اور ہام یعنی کھوپری کہوپری یعنے مارو کھوپری کافر ونکی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تھا **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کرو رحمان کی اور کھانا کھلاؤ اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ابن ماجہ کی روایت میں افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام وارد ہی یعنے اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑھو رات کو جب لوگ سوتی ہوں الحدیث **باب** ماجاء فی فضل العشاء باب طعام شب کی فضیلت میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعشوا ولو بکف من حشف فان ترک العشاء مھرمۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا آنحضرت نے طعام شب کے عادت رکھو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ناقص ہوں اسلئے کہ طعام شب کا چھوڑ دینا

کدو کھانیکا بیان

زیت کا بیان

لونڈی غلام کو کھانا کھلانے کے وقت اپنے ساتھ بٹھانے کا بیان

کھانا کھلانے کی فضیلت

طعام شب کی فضیلت

موجب ہے بعد ہاتھ پونچھنے کا **ف** یہ حدیث منکر ہی نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں اور عبد الملک بن علاق مجہول ہیں **ترجمہ** یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اسکی مامون ہیں مگر ابراہیم بن عبد السلام ابن عبد اللہ ابن باباوکہ وہ ضعیف ہیں **باب** ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام باب کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** عمر بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ طعام قال ادن یا بنی فسم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک **ترجمہ** روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوے پاس آنحضرت کے اور اُنکے آگے کھانا تھا فرمایا آپنی ای چھوٹی بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کہا اپنے داہنی ہاتھ سے اور کہا اپنے نزدیک سے **ف** اختلاف کیا اصحاب ہشام ابن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اور ابو حمزہ سعد کا نام یزید بن عبد سعد ہے **عن** عکراش بن ذویب قال بعثنی بنو مرۃ بن عبید بصدقاتِ اموالھم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمت المدینۃ فوجدتہ جالسا بین المھاجرین والانصار قال ثم اخذ بیدی فانطلق بی الی بیت ام سلمۃ فقال ھل من طعام فاتینا بجفنۃ کثیرۃ الثرید والوذر فاقبلنا ناکل منھا فخبطت بیدی فی نواحیھا واکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین یدیہ فقبض بیدہ الیسری علی یدی الیمنی ثم قال یا عکراش کل من موضع واحد فانہ طعام واحد ثم اتینا بطبق فیہ الوان التمر او الرطب شک عبید اللہ فجعلت اکل من بین یدی وجالت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطبق قال یا عکراش کل من حیث شئت فانہ غیر لون واحد ثم اتینا بماء فغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ومسح بلل کفیہ وجھہ وذراعیہ ورأسہ وقال یا عکراش ھذا الوضوء مما غیرت النار وفی الحدیث قصۃ **ترجمہ** روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہا کہ بھیجا مجھکو بنی مرۃ نے اپنی زکوۃ کے مالوں کے ساتھ آنحضرت کی طرف سو میں آیا مدینہ میں اور اُنکو بیٹھا پایا مہاجرین اور انصار میں پھر پکڑا آپنے میرا ہاتھ اور لیگئے مجھکو اُم سلمہ کے گھر کیطرف اور پوچھا آپنے کچھ کھانا ہے سو لائی ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ کہ اُسمیں بہت ثرید تھا اور گوشت کی بوٹیاں پھر متوجہ ہوے ہم اور کھانے لگے اُسمیں سے پھر مارنے لگا میں اپنے ہاتھ کنارہ میں پیالہ کے اور کھانے لگے آنحضرت اپنے آگے سے پھر پکڑا آپنے اپنی بائیں ہاتھ سے میرا سیدھا ہاتھ پھر فرمایا ای عکراش کھا تو ایک جگہ سے کہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لائی ہمارے پاس ایک طباق کہ اُسمیں کھجور تھی کئی قسم کے یا رطب شک کیا عبید اللہ راوی نے پھر کہا عکراش نے کہ میں کھانے لگا اپنے آگے سے اور گھومنے لگا ہاتھ آنحضرت کا طباق میں پھر فرمایا آپنے ای عکراش کھا تو جہاں سے چاہو کہ یہ کھانا ایک طرح کا نہیں پھر لائی ہمارے پاس پانی اور دھوئے دونوں ہاتھ آنحضرت نے اور پونچھے تری ہتھیلیوں کی اپنے مونہہ پر اور دونوں بازوؤں پر اور سر پر اور فرمایا ای عکراش یہ وضو ہی اُس چیز سے جو بگڑی ہو آگ میں اور اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل بسم اللہ فی اولہ واٰخرہ وبھذا الاسناد عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکل بلقمتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لو سمی لکفاکم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کھاوے کوئی تم میں کا کچھ کھانا تو چاہیئے کہ بسم اللہ کہے پھر اگر بھول جاوے تو کہے بسم اللہ فی اولہ واٰخرہ یعنے شروع ہی اللہ کے نام سے اول و آخر اس کھانیکا اور اسی اسناد سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے آنحضرت کھا رہے کھانا چھ مسلمانوں میں اپنے اصحاب سے پھر آگیا ایک گنوار اور کھالیا اُسنے سب کھانا دو لقمے میں سو فرمایا آنحضرت نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سبکو کفایت کرتا **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **ترجمہ** بسم اللہ ابتدا طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسی ہی حمد بھی آخر میں اور ایسی ہے پہننے کی ابتدا میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتدا میں اور علمانے کہا ہی مستحب ہے پھر کہنا بسم اللہ کا کہ اور دنکو تنبیہ ہو جاوے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگرچہ پوری پڑھنا مستحسن ہے اور جنب و حائض وغیرہما اسمیں سب برابر ہیں اور چاہیئے کہ ہر ایک شخص جماعت سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بھی اگر کہہ لیا تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اسپر شافعی نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ شیطان قالو پاتا ہی کھانے سے جبکہ اُسپر نام اللہ کا نہ لیا جاوے اور اسلئے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ البیتوتۃ وفی یدہ غمر **باب** جکنی ہاتھ سو جانکی کراہت میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان حساس لحاس فاحذروہ علی انفسکم من بات وفی یدہ ریح

غیر فاصابہ شئ ولا یلوم الا نفسہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شیطان بڑا بانی والا اور تار نیوالا ہی بچاؤ اس سے اپنی جانون کو جو سویا اور ہاتہ مین اسکی چکنائی کی بو ہی پہر پہونچی اسکو کچہہ بلا سو اونکہی مگر اپنی جان کو ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سی اور مردی ہے سہیل ابن ابی صالح سی وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیے ہمسے محمد بن اسحاق نی انہون نے ابو بکر بغدادی سے انہون نے محمد بن جعفر سی انہون نے منصور بن ابی الاسود سی انہون نی اعمش سی انہون نے ابی صالح سی انہون نے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا آنحضرت نے جورات کو سووے اور اسکی ہاتہ مین چکنائی ہو پہر اسے کچہہ بلا پہونچے تو ملامت نکری مگر اپنی جان کو یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سی مترجم یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتہ مین چکنائی ہوگی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کرینگے اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ چوہون نے لوگون کی انگلیان کتر لی ہین اور سوا اسکی جن اور شیاطین کی بہی کچہہ ایذا ہوتی ہوگی بہرحال اطاعت اپکی ضرور ہے اور احتراز اپکی منا ہی سے لازم

اخر ابواب الاطعمۃ مترجم

چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکہے جاتے ہین اور اسپر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہی اللھم ارزقنا اتباع نبیک الکریم (۱) شروع کرنا غسل یدا اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے (۲) تین انگلیون سے کہانا سنت ہی (۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتہ آجاوی تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا (۴) آنحضرت کے عادت مبارک تہی کہانیکا نام دریافت فرماتی جب کہاتی (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالون کے بدلی ہتیلیان اپنی سوا عداور اقدام مین پونچہہ لینا مسنون ہے (۶) رفع مائدہ کی وقت یہہ دعا مسنون ہے الحمد للہ الذی کفانا واروانا غیر مکفی ولا مکفور (۷) جب سفر سی گہر آوی تو اطعام طعام مسنون ہے (۸) دعوت کے گہر مین کوئی امر منکر دیکہی تو لوٹ جانا مسنون ہے حضرت ایک پردہ دیکہہ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گہر سے لوٹ گئی (۹) جب داعی آدمی کے کئی ایک ہون تو جسکا دروازہ قریب ہو اسکی دعوت قبول کرے یا جسکی دعوت پہلی پہونچی (۱۰) الگ الگ کہانا پیٹ نہ بہرنیکا سبب ہے اور ملکر کہانا موجب برکت ہے (۱۱) جب کبہی کہانی مین گرے تو اسی ڈبو کر نکالنا مسنون ہے (۱۲) مہمان میزبان کے لئے یہ دعا کرے افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ (۱۳) پہلا نوالہ دیکہی تو یہہ دعا مسنون ہے اللھم بارک لنا فی مدینتنا وفی ثمارنا وفی مدنا وفی صاعنا برکۃ مع برکۃ (۱۴) آنحضرت کے پاس جب کبی گوشت دونون ہوتی تو ایک کہاتے ایک صدقہ دیتی (۱۵) مسکہ اور کہجور ملاکر کہانا مسنون ہے اسیطرح رطب و قثاء اور رطب و بطیخ (۱۶) سات کہجورین عجوہ ہر روز کہانا دافع سم و سحر ہے (۱۷) طاعم شاکر ثواب مین مثل صایم صابر کے ہی (۱۸) مہمان کو دیکہکر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الہی بجا لانا اور مرحبا و سہلا کہنا مستحب ہے (۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز و لحم پر مستحب ہے (۲۰) اطعمہ مسنونہ جنکا ذکر احادیث مین وارد ہوا ہے وہ کئی کہانے ہین (۱) خیس گہی اور کہجور ملا ہوا (۲) اقط جیسا چہوہارہ سکہا کر بناتے ہین (۳) سویق ستو (۴) خزیرہ چہوٹی بوٹیان گوشت کی روا ملا کر پکاتی ہین اگر اسمین گوشت نہو تو وہ عصیدہ ہے (۵) تلبینہ آش جو اور حریرہ (۶) ثرید روٹی سالن مین چوری ہوئے (۷) دباء کدو ہی کہ آنحضرت کو محبوب تہا (۸) قدایل گوشت جو نمک لگا کر سکہایا ہو (۹) سلق چقندر اور جو ملا کر ایک صحابیہ پکاتی تہین اور بروز جمعہ اصحاب آنحضرت کو کہلاتی تہین (۱۰) ذراع و کتف و جنب و ظہر شاۃ یعنے دست و شانہ و پسلی اور پیٹہہ کا گوشت بکری کا آنحضرت کو پسند تہا (۱۱) حشف ادی ردی تمر یعنے ادنی قسم کی کہجور جعاد کہجور کا گابہا گیا پیلو کا پہل کہ اسمین اچہا ہوتا ہے یہہ پہل سب آنحضرت نے کہائی ہین جبن پنیر جبہی سے کاٹکر کہانا ہی ثابت ہی (۲۱) پیٹ بہر کر کہانا احیانا روا ہی دواما مکروہ ہی اور خبز مرقق یعنے پتلی چپاتی کہانا بدعت ہے حضرت نے کبہی نہین کہائی (۲۳) خوان پر کہانا مکروہ ہے دستر خوان پر سنت (۲۳) تکیہ لگا کر کہانا پینا مکروہ ہی (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے (۲۵) آٹا چہانا بدعت ہے آنحضرت کے زمانہ مین جو پسیکر پہونک لیا کرتے تہی (۲۶) مناخل یعنے چھلنیان گہر مین رکہنا خلاف سنت ہے (۲۷) چہوٹی چہوٹی تشتریون اور پیالیون مین کہانا بہی خلاف سنت ہے (۲۸) کہجور مین قران یعنے دو دو ملا کر کہانا مکروہ ہی مگر ساتہ کہانیوالون کی اجازت ہو تو جایز ہے (۲۹) اوندہی لیٹ کر کہانا مکروہ ہے (۳۰) جس دسترخوان پر شراب ہو اسپر کہانا حرام ہے (۳۱) مسجد مین کہانا روا ہی (۳۲) کہانیکا پہینکنا منع ہی

ابواب الاشربۃ یہہ باب ہین پینے کی چیزون اور اسکے اداب کے بیانمین

باب ما جاء فی شارب الخمر باب شارب خمر کے بیانمین عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یشربھا فی الاخرۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت نے

ہر نشہ کرنیوالی چیز خمر ہی اور ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی اور جسنے پی شراب دنیا مین اور مرا اور وہ اُسکی عادت رکھتا ہے نہ پیئے گا وہ شراب آخرت مین یعنے جنت مین **ف** اسبا مین ابی
ہریرہ ابی سعید اور عبداللہ بن عمر اور عبادہ ابی مالک اشعری اور ابن عباس سے یہ روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عن نافع عن ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے موقوفاً اور مرفوع نکیا اُسکو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يُقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ
تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يُقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يُقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا
فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن
عمر سے کہا فرمایا آنحضرت نے جسنے پی شراب نہ قبول کریگا اللہ تعالے اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اُسنے توبہ کی تو بہ قبول کرتا ہے اللہ تعالے اُسکی پھر اگر اُسنی دوبارہ پی نہین قبول
کریگا اللہ تعالے اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اُسنی توبہ کی توبہ قبول کریگا اللہ اُسکی پھر اگر اُسنے سہ بارہ پی نہ قبول کریگا اللہ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اُسنی توبہ کے
توبہ قبول کریگا اللہ تعالے اُسکی پھر اگر اُسنے چوتھی بار پی نہ قبول کریگا اللہ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اُسنے توبہ کی نہ قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اُسکی یعنے ایسی قبول
نہ ہوگی کہ کچھہ سزا نہو بلکہ سزا اُسکی یہ ہوگی کہ پلاویگا اللہ تعالے اُسکو نہر سے کیچڑ کے پوچھا لوگون نے اے ابا عبدالرحمن اور یہ کیفیت ہے عبداللہ بن عمر کی کیا ہے نہر کیچڑ کی فرمایا
نہر ہی پیپ سے دوزخیون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوا ہی مثل اسکے عبداللہ بن عمر سی اور ابن عباس سے کہ وہ دونون روایت کرتی ہین آنحضرت سی **متترجم** خمر اور اُسکے
شراب کے برائی مین بہت احادیث وارد ہوئی ہین بخاری مین ہی جسنے شراب پی اور توبہ نکی حرام ہے اُسپر شراب آخرت کی اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ شب معراج مین آنحضرت پر شراب اور
دودہ عرض کئے گئے آپنے دودہ اختیار کیا حضرت جبرئیل نے فرمایا اگر آپ شراب لیتے تو گمراہ ہوجاتی امت آپکی اور انس سے مروی ہے جب خمر حرام ہوا نہین پائی تھے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر
خمر ہمارا بسر اور تمر سی تھا اور ابی مالک یا ابی عامر اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت نی فرمایا میری امت سے ایک قوم حلال کریگی فرجین عورتونکی یعنے زنا اور ریشمی کپڑے اور شراب یعنے اسطرح استعمال
کرینگے جیسے حلال اور اُترین گے انمین سے کچھہ تو مین نزدیک ایک علم کے شام کو آئیگا اُن پاس کوئی آنیوالا کسی حاجت کو وہ کہینگے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا پھر منسخ
کردیگا اللہ تعالے انمین سے کچھہ لوگون کو سور اور بندر اور خمر باجماع امت حرام ہے بتحریم اللہ و تحریم رسولہ و بسوال الصحابہ اختلاف نہین ہے انمین کسیکا مگر اختلاف کیا ہے انمین

کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہی یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پس خفیہ اس طرف گئی ہین کہ حرمت اُسکی لذاتہا ہی اور سائر علما کا مذہب ہے کہ حرمت اُسکی بعلت مسکر ہے اور

یہی مذہب صحیح اور موافق احادیث اور روایات کے ہے اور بیان کیے ہے اللہ تعالے نے یہی علت اُسکی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْ
فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ پس فرمائی انمین دو خرابیان ایک وقوع عداوت فیما بینا دوسرے روکنا ذکر الہی سے اور
نماز سے اور یہ دونو ہوتی ہین حالت سکر مین اور قصہ حمزہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے اُنہون نے حضرت علی کی دو اونٹنیان ماریں اور آنحضرت اور صحابہ کو کہا ھَلْ اَنْتُمْ اِلَّا
عَبِيْدٌ لِّاٰبَائِيْ یعنے نہین ہو تم مگر غلام میرے یا میرے باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس قصہ بعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پیئے گا شارب خمر شراب آخرت کی تو شارب دوال
سے خالی نہین یا تو توبہ کریگا یا نہین پھر اگر توبہ نکی تو شارب نہ رہا بلکہ منطوق التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تائب ہوگیا پھر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہل سنت یہی ہی
کہ اللہ مختار ہے خواہ اُسی بخشی خواہ عذاب کرے پھر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہو گا اور خواہ نخواہ بہ برکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلیگا اور جنت مین جاویگا پھر جبتک
مین پہونچا مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت مین ہی شراب پی گا اور ظاہر حدیث یہی ہے اسلئے کہ جلد کی اُسی انمین کہ تاخیر درکار تھی جیسے کہ قاتل وارث
حصول میراث کے لئی جلد کرتا ہی پھر اُسکی سزا یہ ہوتے ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہوجاتا ہی اور مراد عدم قبول توبہ سی چوتھی بار مین شاید یہ ہو کہ اُسنے جو بار بار توبہ
توڑی اور گویا حکم شرع سے استہزار کی تو اللہ تعالے اُسکے عوض مین قساوت قلب ایسی دیتا ہی کہ توفیق توبہ مقبولہ نہین پاتا اور انوار و برکات توبہ سی محروم رہتا ہی اور حنفیہ
قائل ہین کہ حرمت خمر انگوری کے قطعی ہی اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ الٰہی کہ روایات معتبرہ مین وارد
کل مسکر خمر و کل مسکر حرام جیسا کہ آگی آتا ہی اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنے حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے (اخوذی) **باب** ما جاء کل مسکر حرام و
مسکر کی حرمت قطعی کے بیان مین **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا کسی نے حکم تبع کا فرمایا آپنے جو پینے کی چیز نشہ کری وہ حرام ہی **مترجم** تبع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سی بنائی جاتی ہے اور وہ شراب اہل یمن کی **عن** ابن عمرؓ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت سے فرماتی تھے ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسبا بین عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسی اور اشیخ عصر کے اور ولیم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی سی بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابی سلمہ نی ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اسحدیث مین صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیا مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنیفہ ہے اور اسحدیث کی مضمو نکو اتنے صحابہ نے روایت کیا ودون ہذا خرط القتاد **باب** ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام باب اس بیان مین کہ جسکی بہت سی نشا ہو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہ آنحضرت نے فرمایا جسکے بہت سے نشا ہو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے **ف** اسبا بین سعد اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور خوات بن جبیر سی بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر کی روایت سے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ما اسکر الفرق منہ فملأ الکف منہ حرام **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا آنحضرت نے ہر نشی کی چیز حرام ہے جسکے ایک فرق بھر سے نشا ہو اسکا ایک چلو بھر بھی حرام ہے اور عبداللہ یا محمد بن بشار ان دونو نمین کسی نے اپنی روایت مین کہا الحسوۃ منہ حرام یعنے ایک گھونٹ بھی اسمین سے حرام ہی **ف** یہ حدیث حسن ہی روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نی ابی عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہی ہے اسکو عمر بن سالم بھی کہتے ہین **مترجم** فرق بفاء وسکون راء ایک برتن ہی کہ تین صاع اسمین آتی ہین اور ابن قتیبہ نے کہا کہ اٹھائیس رطل سماتی ہین **باب** ما جاء فی نبیذ الجر باب مٹکونمین نبیذ بنانی کے بیانمین **عن** طاؤس ان رجلا اتی ابن عمر فقال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر فقال نعم فقال طاؤس واللہ انی سمعتہ منہ **ترجمہ** روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمر کے پاس اور کہا اسنی کہ منع کیا ہی آنحضرت نے مٹکونکی نبیذ سی کہا انہوں نے ہان سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی مین نے یہی سنا ہی اسنی **ف** اس باب مین ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس جگہ مٹکے سی الکہی برتن مراد ہین کہ اسمین نبیذ جلدی نشا لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور یا خشک انگور کو پانی مین بھگو دیے وہ جبتک نشا نلاوی حلال ہے نشا لاوے تو حرام ہے پھینکدینا چاہیے **باب** فی کراھیۃ ان ینبذ فی الدباء والنقیر والحنتم باب کدو اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت مین **عن** عمرو بن مرۃ قال سمعت زاذان یقول سألت ابن عمر عن ما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاوعیۃ واخبرناہ بلغتکم وفسرہ لنا بلغتنا قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتمۃ وھی الجرۃ ونھی عن الدباء وھی القرعۃ ونھی عن النقیر وھی اصل النخل ینقر نقرا او ینسج نسجا ونھی عن المزفت وھو المقیر وامر ان ینتبذ فی الاسقیۃ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زاذان کو کہتے تھی پوچھا مین نے ابن عمر سی حال اُن برتنونکا کہ منع کیا ہی آنحضرت نے اسکا استعمال سے اوکہا ابن عمر کہ خبر دو ہمکو انکی اپنی زبانمین پھر تفسیر کرو اُنکی ہماری زبانمین کہا ابن عمر نے منع فرمایا آنحضرت نے حنتم سے اور وہ مٹکا ہی اور منع فرمایا دبا ہی اور وہ کدو کی توبنی ہے اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہی کھجور کے کہ اُسکو اندر سی خراد لیتے ہین یا یون کہا کہ اُتار لیتے ہین چھلکا اُسکا اور صاف کر لیتے ہین اور منع فرمایا مزفت سی اور وہ وہ برتن ہی کہ جسپر روغن قیر ملا ہو یعنے لاکہی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت نے کہ نبیذ بنائی جاوے مشکونمین **ف** اسبا بین عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبدالرحمن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور حابر بن عمر اور حکم غفاری اور میمونہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ان برتنونمین نبیذ بنانی سی اسلئے منع فرمایا کہ جلد بڑھ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال انکا مخصوص تہا شراب کے لئے اس لئے بھی منع فرمایا تہا کہ انکی مشابہت نہو اب استعمال جایز ہے مسلم مین مروی ہے کہ آپنے فرمایا ولکن اشرب فی سقاءک واوکہ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک مین اور باندہ دی اسکو اور حکمت اسمین یہ ہے کہ مشک مین جب جوش آجاویگا اور سکر پیدا ہوگا تو مشک پھٹ جائیگی اور مالک کو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کی کہ اسمین سکر کا علم نہین ہوتا **تنبیہ** نسجا جو روایت مین وارد ہوا ہی صحیح جار مہملہ سے ہے اور معنی نسج کے چھلکا اُتارنا اور حیم مہملہ غلط ہی کہ معظم نسخ مسلم وغیرہ مین بجاء مہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نبیذ بنانا اُن برتنون مین بھی جو حدیث مین نہی عنہ ہی اسکی نہی

منسوخ ہی چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تمکو منع کرتا تھا اسمیں نبیذ بنانی سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو یعنے احتیاط رکھو (نووی) **باب ما جاء فی الرخصۃ** ان ینتبذ فی الظروف باب ظروف مذکورہ وغیرہا میں نبیذ بنانی کی اجازت میں **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت نھیتکم عن الظروف وان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمہ وکل مسکر حرام ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے منع کرتا تھا میں تمکو برتنوں میں نبیذ بنانی سے اور بیشک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے اور ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے یعنے حرمت بسبب نشہ کی ہے نہ بسبب ظرف کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الظروف فشکت الیہ الانصار وقالوا لیس لنا وعاء قال فلا اذا ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپ نے ایسا ہے تو منع نہیں کرتا **ف** اسامہ بن زید و ابن مسعود و ابی ہریرہ و ابی سعید و عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب مقدم پر مذکور ہوئی منسوخ ہے اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اُسنے کہا انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور یعنے بھگو رکھی ہے میں نے آنحضرت کے لئے چند کھجوریں رات میں تو لوٹی کو کہتے ہیں خواہ پتھر کا ہو خواہ لکڑی کا یا مٹی کا ہو پھر پلایا آنحضرت کو **باب ما جاء فی السقاء** باب مشک میں نبیذ بنانے کی یا اسمیں **عن** عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکی اعلاہ له عزلاء نبذہ غدوۃ ویشربہ عشاء او ننبذہ عشاء ویشربہ غدوۃ ترجمہ روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھے آنحضرت کے لئے مشک میں کہ باندھ دیا جاتا تھا اُسکے اوپر کا منہ اور اُسکے نیچے ایک چھوٹا منہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ شام کو اور بھگوتے تھے شام کو تو پیتے تھے آپ صبح کو **ف** اسامہ بن جابر و ابی سعید و ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہ سے اور سند سے بھی **ترجمہ** عزلاء توسرا جو مشک کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اُس مشک کے اوپر کا منہ تو باندھ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ تھا عزلاء کے تھا اُس سے پیتے تھے **باب ما جاء** جو مشک کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں **فی الرجل یجتنب منہا الخمر** باب اُن دانوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی ہے **عن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا آنحضرت نے گیہوں سے شراب ہے اور جَو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہی یعنے ان سب میں جو چیز نشہ ہو جاوے سب خمر ہے **ف** اسامہ بن ابزی سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے روایت کیا ہے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یحیی بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اسکی اور روایت کیا ہے ابو حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر سے کہا حضرت عمر نے اور بیشک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہمکو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کیا عبد اللہ بن ادریس سے انہوں نے ابی حیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہوں سے ہے ہوتی ہی اور روایت کیا ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی ہے یعنے علم حدیث میں نازدوی روایت کرتے ہیں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہتے ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خمر ان دو درختوں سے ہی کھجور اور انگور سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو کثیر یحیی عبری ہیں نام انکا عبد الرحمن بن فضیلہ ہی **باب ما جاء فی خلیط البسر والتمر** باب بسر تمر کو ملا کر نبیذ بنانے کی یا اسمیں **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینتبذ البسر والرطب جمیعا ترجمہ روایت جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانی سے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن البسر والتمر ان یخلط بینھما او نھی عن الزبیب والتمر ان یخلط بینھما ونھی عن الجرار ان ینتبذ فیھا ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا کہ کھجور اور تر کھجور ملا کر نبیذ بنانی ہی اور منع فرمایا انگور خشک اور کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانی سے اور منع کیا مشکوں میں نبیذ بنانی ہی اور اسامہ بن زید و جابر و ابی سعید و ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ف** مجاہد بن کعب سے بھی روایت ہے کہ وہ بھی ان سے روایت کرتی ہیں حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** مشکوں اور ظرفوں کی تخصیص اوپر گزری غرض یہ بھی منسوخ ہی معلوم ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے انمیں جلد اشتد **باب ما جاء فی کراھیۃ الشرب فی انیۃ الذھب والفضۃ** باب سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہونے کے بیان میں **عن** حذیفۃ قال سمعت

ابن ابی لیلیٰ یحدث ان حذیفۃ استسقی فاتاہ انسان بإناء من فضۃ فرماہ بہ وقال انی کنت قد نہیتہ فابی ان ینتہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب فی انیۃ الذہب والفضۃ ولبس الحریر والدیباج وقال ہی لہم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ ترجمہ روایت ہے حکم سی کہا سنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھی کہ حذیفہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی نے آکر دیا ایک برتن میں چاندی کے سو پھینکدیا اسکو حذیفہ نی اور کہا میں منع کر چکا تھا اسکو مگر نمانا اسنی کہ باز رہی بیشک آنحضرت نے منع فرمایا ہی سونی چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کی پہننے سی اور فرمایا یہ کافروں کے لئے ہی دنیا میں اور تمہاری لئی ہی آخرت میں ف اسبا ہین ام سلمہ اور بریدہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث صحیح ہی حسن ہے باب ماجاء فی النہی عن الشرب قائما باب کھڑا ہو کر پینے کی نہی مین عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاک اشد ترجمہ روایت ہے انس سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر پھر پوچھا آپسے اور کہا نا فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہی ف یہ حدیث صحیح ہے عن الجارود بن العلاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشرب قائما ترجمہ روایت ہے جارود سی کہ آنحضرت نی منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے ف اسبا ہین ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہے روایت کئی لوگون نے سعید سے انہون نے قتادہ سی انہون نے ابی مسلم سی انہون نے جارود سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی ضالۃ احدکم حرق النار یعنے کھوئی ہوئی چیز مسلمان کی اٹھا لینا سبب ہے دوزخ مین جلنے کا یعنے جب بضم کرنیکے نیت سی اٹھاوی اور بتانیکا قصد نہوا اور جارود بن المعلے کو ابن العلاء بھی کہتے ہین اور صحیح ابن معلی ہے باب ماجاء فی الرخصۃ فی الشرب قائما باب کھڑی ہو کر پینے کی رخصت مین عن ابن عمر قال کنا نأکل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا انہون نے کہا تی پیتے تھی ہم زمانہ مین آنحضرت کے چلتے اور کھڑے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے وہ نافع سی روایت کرتے ہین وہ ابن عمر سے اور روایت کی عمران بن حدیر نے یہہ حدیث ابی البزری سے انہون نے ابن عمر سے اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وہو قائم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نی زمزم پیا کھڑے ہوے ف اس باب مین علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہین اپنی باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو کھاتے تھے کھڑے اور بیٹھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متبحر تطبیق احادیث باب مین اسطرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کرین اور فعل کو بیان جواز پر یا احدہما کو ناسخ تھیراوین اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانا معلوم ہو جاوے باب ماجاء فی التنفس فی الاناء باب برتن مین دم لینے کی بابت عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا ویقول ہو امرأ واروی ترجمہ روایت ہے انس سے کہ آنحضرت دم لیتی تھے برتن مین پانی پیتے وقت تین بار اور فرماتی تھے یہہ گوارا ہی اور زیادہ سیر کرنیوالا ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے یہ ہشام دستوائی نی ابی عصام سے انہون نے انس سے اور روایت کی عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے آپ دم لیتے برتن مین تین بار اور روایت کیا ہے ہمدانی نے انہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہون نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہون نے ثمامہ بن انس سے انہون نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت دم لیتے تھے برتن مین تین بار یہ حدیث صحیح ہی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلاث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے مت پیو ایکدم مین جیسا اونٹ پیتا ہی ولیکن پیو تم دو دم مین یا تین مین اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو اور تعریف کرو اسکی جب کہا اٹھاؤ ف یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ رہاوی ہے باب ماجاء فی التنفس فی الشراب باب دو دم مین پینے کے بیان مین عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس مرتین ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت جب پیتے دو دم لیتی ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسکو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے کہا یعنے مولف نے اور پوچھا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہین یا محمد بن کریب کہا ہمت قریب ہین وہ دونون مرتبہ مین اور رشدین بن کریب ارجح ہین نزدیک میرے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہون نے محمد بن کریب ارجح ہین رشدین بن کریب سے اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہین اور بڑے ہین اور پایا ہی انہون نے ابن عباس کو اور دیکھا ہے اور

اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک منکر روایتیں ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ باب پینے کی چیز میں دم لینے کی کراہت میں **عن** اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا فَقَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں برتن میں یعنے پھر اسی کو پھونک کر نکالوں فرمایا اپنے بہاؤ کہ پھر عرض کی اسنے میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایکدم میں آپ نے فرمایا تو دور کردے پیالہ اپنے منہ سے یعنے دم لیتے وقت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يُّنْفَخَ فِيْهِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا دم لینے سے برتن میں اور اس میں پھونکنے سے یعنے اگر دم لینا ہو تو برتن منہ سے جدا کر کے دم لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ باب برتن میں دم لینے کی کراہت میں **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ ترجمہ روایت ابی قتادہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب پیوے کوئی تم میں کا تو دم نہ لیوے برتن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ باب مشک کے منہ سے پانی پینے کی کراہت میں **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آنحضرت نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو **ف** اسی معنی میں جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ باب اسکی رخصت میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰى قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی پھر جو کھولا اسکا اور پی لیا اسکے منہ سے **ف** اسی معنی میں ام سلیم سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور عبد اللہ بن عمر ضعیف ہیں لیکن دوسری حافظے کے اور معلوم نہیں مجھکو کہ انکو عبد اللہ سے سماع ہے یا نہیں **عن** كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ ترجمہ روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت سو میں نے آپنے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کہ کھڑے کھڑے پیا میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا منہ یعنے تاکہ تبرکاً اسے لیوے پاس رکھوں **ف** یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبد الرحمن بن یزید کے اور وہ بھی ہیں جابر کے اور وہ عبد الرحمن سے تقدم ہے مؤمنین **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْاَيْمَنَيْنِ اَحَقُّ بِالشَّرَابِ باب اس میں کہ داہنے والی زیادہ مستحق ہیں پینے کے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ ترجمہ انس بن مالک سے کہ آنحضرت کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی کے ساتھ اور انکی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابو بکر پھر دیا آپ نے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا زیادہ مستحق ہے پھر اسکا داہنے والا یعنی حقاً **ف** اسی معنی میں ابن عباس اور سہل بن سعد اور ابن عمر اور عبد اللہ بن بسر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں ہی استحباب ہے یامن کا ہر کام میں یہانتک کہ انعام و اکرام میں بھی اگرچہ بائیں طرف ایک شخص فاضل ہو جب بھی داہنی طرف والا مستحق ہے چنانچہ آنحضرت نے اعرابی کو ابو بکر پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں **باب** مَا جَاءَ اَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا باب اس بیان میں کہ ساقی قوم سب کے آخر میں پیوے **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا ساقی قوم کو سب کے آخر میں پینا چاہئے **ف** اسی معنی میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ اَيُّ الشَّرَابِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت کی محبوب کیا تھی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَهُوَ الْبَارِدُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیارا پینے کی چیز و میں آنحضرت کو [illegible] **ف** ایسی ہی روایت کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اسکے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عن** الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ ترجمہ روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت سے پوچھا کسی نے کونسی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہے فرمایا جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو **ف** اسیطرح روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی روایت سے **مترجم** مشروبات میں جس چیز

ہو محبوب ہوتی ہی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت نی دعا کی کہ یا اللہ مجھی اپنی محبت دی ٹھنڈی پانی سی زیادہ اور جب حلاوت اور شیرینی بھی اُسکی ساتھ ہو تو وہ سب پسندیدگی کی اُسمین جمع ہوگئے اسلئی کہ حدیث مین آیا ہی یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ یعنے آپ دست رکھتی تھے شیرینی کو اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کئی جاتی ہین **مسئلہ** صحیح مسلم مین انس سے مروی ہے کہ آنحضرت سی پوچھا کہ آپ خمر کا ضل بنالیوین آپنے فرمایا نہین اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اسکا پھر مکروہ جانا آپنے اسکو اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کے کہ جایز نہین اُنکی نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہین ہوتا وہ سرکہ کہ خمر سے بنا ہو جب اُسمین کوئی چیز ڈالکر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے اور اگر فقط تقل سے سایہ کیطرف یا آفتاب کیطرف سرکہ ہوجاوے تو اُسمین شافعیہ کے دو قول ہین اصح یہی ہے کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنی کے اگر بنے تو پاک ہے یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنی سے بنی تو اُنکے نزدیک ناپاک ہے اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کہتی ہین وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اسمین تین قول مروی ہین اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے پھر اگر کسینی بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ بنانا اور سرکہ پاک ہے غرض اکثر اہل علم کا اگر خود بخود سرکہ ہوجاوے طاہر ہے اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ اُنہون نی کہا ہی اگر یہ روایت صحیح ہو تو قابل حجت نہین بسبب مخالفت اجماع کے (نووی) **مسئلہ** تداوی بالخمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے مسلم مین طارق بن سوید سے مروی ہے کہ اُنہون نی آنحضرت سی پوچھا کہ دوا کی لی شراب کے سرکہ بنانیکی حضرت نی اُسی پسند نکیا اور فرمایا اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ اور اسیطرح پینا خمر کا دوا کی لئی حرام ہے مگر نوالہ لقمہ جاوی اور کوئی چیز سوا خمر کے نہو تو ناچار نیکو پینا جایز ہے اُسی قدر کہ اُسمین نوالہ اُتر جاوے اسلئی کہ اسمین اسکا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کی کہ فائدہ اُسمین یقینی نہین (نووی) **مسئلہ** تغطیۃ الاوانی لیلاً سنت ہے اور اسیطرح جمادہ دینا مشکوزکا اور بند کرنا دروازونکا اور بجھا دینا چراغونکا سوتے وقت اور اکف کا اور کف صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اسمین احادیث بہت مروی ہین کہ ذکر کرنا اُنکا موجب طول ہے **مسئلہ** اشیائی ملوثہ مین شراب کے برا کوئی چیز نہین اسلئی کسی پر لعنت ایک حد سی کسی پر دو وجہ سے جایز ہوتی ہے بخلاف شراب کے کہ اُسپر دس وجوہ سی لعنت ہے چنانچہ ابن ماجہ مین مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نی لعنت کی گئی ہے شراب دس وجہوں سے اُسکی ذات پر لعنت ہی اور اسکے عاصر اور معتصر اور بائع اور مشتری اور حامل اور محمول الیہ اور اُسکے آکل ثمن اور شارب اور ساقی پر تکیف بشلہا و منہا نعوذ باللہ منہا **مسئلہ** شیشے کی برتنو مین پینا جایز ثابت بالسنہ ہے چنانچہ ابن ماجہ مین ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت کا ایک قدح تھا قوارہ کا کہ آپ اُسمین پیتے تھے

شیشے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — یہ باب ہین بر والدین اور صلہ رحم کی بیانمین جو وارد ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ — باب ہے بر والدین کے بیانمین

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ ترجمہ روایت ہے حکیم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا عرض کی مینے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرونمین فرمایا اپنی ماں سے عرض کی مینے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کی مینے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کی مینے پھر کس سے فرمایا اپنی باپ سے پھر اور قریبون سے پھر اور قریبون سے درجہ بدرجہ ف اسباب مین ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور ابی الدرداء اور بہز بن حکیم سے بھی روایت ہے اور حکیم بیٹے ہین معاویہ بن حیدہ قشیری کے اور یہ حدیث حسن ہے اور کلام کیا ہی شعبہ نے بہز بن حکیم مین اور وہ ثقہ ہین اہل حدیث کی نزدیک اور روایت کی اُنے معمر نی اور سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ اور کئی اماموں نی حدیث سے مستدرک اللہ تعالے نے بھی قرآن عظیم الشان مین ماں کی حق بھی اولاد کی پرورش مین بہت کچھ فرمائی چنانچہ ارشاد کیا ہے حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ یعنے اُٹھایا اُسکو اُسکی ماں نے تہک تہک کر اسی لحاظ سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں ہی تین مرتبہ حسن سلوک کا حکم فرمایا اور چوتھی بار مین باپکو کہا پھر اُنکے بعد اور عزیزون کو جو قرابت مین قریب تر ہون حسن سلوک مین ہے مقدم کئے جاوین مثلاً سگے مقدم ہون سوتیلون پر علی ہذا القیاس نووی نے ذکر کیا کہ علماء نی کہا ہے کہ سبب تقدیم ام کا کثرت تعب ہے فرزند کی پرورش مین اور وفور شفقت و خدمت اور تحمل مشاق اسکی حمل مین پھر وضع حمل مین پھر ارضاع مین پھر تربیت اور تمریض اور معالجہ وغیرہ مین اور نقل کیا ہے حارث محاسبی نے اجماع علماء کا تقدیم پدر ان کے اوپر باپ کے احسان اور حسن سلوک مین اور قاضی عیاض نے کہا اجماع ہی علماء کا کہ ماں باپ مقدم ہین حسن سلوک مین اپنی غیر اصحاب شافعی نے کہا نکی مین پہلے ماں مستحق ہے پھر باپ پھر اولاد پھر اجداد پھر جدات پھر برادر پھر برادر نی پھر سائر محارم دونو الا رحام پھر اعمام و عمات پھر اخوال و خالات اور مقدم ہی اقرب قریب پر اور حقیقی سوتیلی پر پھر ذی رحم غیر محرم جیسے ابن عم اور بنت عم اور اولاد اخوال و خالات وغیرہم پھر وہ جیسے

ف اور حدیث بہز بن حکیم کا بیان

مصاحبت ہو پھر مولی اعلے درجہ کا ہو یا اسفل کا پھر ہمسایہ اور مقدم ہے قریب بعید الدار اجار پر اور ایسا ہی اگر قریب پر شہر میں ہے مقدم ہی جار اجنبی پر اور ملحق ہیں زوج اور زوجہ
ساتھ محارم کے واللہ اعلم اور ایک مرد نے آپ سے اجازت چاہی جہاد کی آپ نے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اُسنے کہا ہاں آپ نے فرمایا ففیہما فجاہد یعنی اُنہیں کی خدمت
میں کوشش کر اور ان حدیثوں میں حجت ہی اُنکو جو قائل ہیں کہ جہاد درست نہیں بغیر اجازت والدین کے جب مسلمان ہوں اگر مشرک ہوں تو اجازت اُنکی ضرور نہیں شافعیہ کے
نزدیک اور ثوری نے کہا ضرور ہے اگر یہ جہاد ہی کی صف قائمین حاضر ہوا ہو اور قتال متعین ہوا ہو یا ہجوم کفار نہ ہوا ہو اور جب ہجوم کفار وغیرہ ہو تو کسی کے اجازت ضرور نہیں غرض اجماع علما ہے

باب دوسرا اسی مضمون میں **عن** ابن مسعود قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
برالوالدین پر اور اسپر کہ ناراض کرانا اُنکا کبائر اور محرمات سے ہی انتہی بنوع اختصار وسلم فقلت یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لمیقاتہا قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال بر الوالدین قال قلت ثم ماذا یا رسول اللہ قال
الجہاد فی سبیل اللہ ثم سکت عنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو استزدتہ لزادنی **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا پوچھا میں نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ
کونسا عمل افضل ہے فرمایا آپنی نماز اپنی اوقات پر ادا کرنا کہا میں نے یا رسول اللہ پھر کونسا فرمایا برالوالدین کہا میں نے پھر کونسا یا رسول اللہ فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں پھر چپ ہو رہے
آنحضرت اور اگر میں زیادہ پوچھتا زیادہ بتاتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے یہ شیبانی اور زبید نے اور روایت میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور اسی
سند سے ابی عمرو شیبانی سے اُنہوں نے روایت کیے ابن مسعود اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے **ترجمہ** اس روایت میں جہاد فی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اوّل آیہ کہ
ذر کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابی سعید کے روایت میں رجل یجاہد فی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اوّل آیہ کہ
فرمانا آپکا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جسمیں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتی اُسکے لئے اُسی عمل کو افضل اور اعلے ٹھہراتی جسمیں بہادر اور شجیع پاتی اُسی جہاد کی فضیلت
سناتی جسمیں مالدار دیکھتے اُسے انفاق فی سبیل اللہ جسکی والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اُسی برالوالدین کی تعلیم فرماتی ثانیاً یہ کہ اس فرمانی میں فضیلت اور تقدم ایک
عمل کا دوسرے مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے کہ یہ امر بھی امور خیر میں داخل ہے چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہی اُسکو سب سے افضل فرماتا ہے
جیسے کبھی کہتا ہی سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق اور صدق سب سے افضل ہے علی ہذا القیاس **ترجمہ** سوم یہ کہ فرمانا آپکا مختلف ہوتا تھا باختلاف
احوال کہ جو وقت میں تائید اسلام میں جسکی ضرورت ہوتی صحابہ میں اُسکی فضیلت بیان فرماتی

باب الفضل فی رضا الوالدین باب رضای والدین کی فضیلت میں **عن** ابی الدرداء قال ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تأمرنی بطلاقہا فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فاضع ذلک الباب او احفظہ وربما قال سفیان ان امی وربما قال ابی **ترجمہ** روایت ہے ابو الدرداء سے
کہ آیا اُنکی پاس ایک مرد اور کہا اُسنے میرے ایک عورت ہے اور میرے ماں حکم کرتی ہے اُسکی طلاق دینے کا سو کہا ابو الدرداء نے سُنا میں نے آنحضرت سے فرماتی تھی باب بیچ کا دروازہ ہیں
جنت کا ہیں تو ضایع کر اُسکو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا کبھی باپ کا **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابو عبد الرحمن سلمی کا نام عبد اللہ بن حبیب ہے

عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رضا الرب فی رضا الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ
آنحضرت نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے **ف** روایت کیے ہے محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے
یعلے بن عطا سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر سے مانند اسکے اور مرفوع نہ کیا اُسکو اور یہ صحیح ہے اور ایسی ہے روایت کے اصحاب شعبہ نے شعبہ سے اُنہوں نے یعلے بن عطا سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے موقوفاً اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کی ہو اُسی پر روایت خالد بن حارث کی سوا کہ وہ شعبہ سے راوی ہیں اور خالد بن حارث ثقہ
ہیں مامون ہیں سنا میں نے محمد بن مثنے سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسیکو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبد اللہ بن ادریس کے برابر اور اسباب میں ابن مسعود ہے روایت

ترجمہ پوری ہوتی ہے برالوالدین ساتھ کئی امور کے اُنکے کہانے کپڑے کی خبر گیری سی اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلاویں جاوے اور حاضر ہو اور جب حکم فرماویں بجا
لاوے جبتک کہ حکم انکا معصیت نہ ہو اور بہتیرے زیارت اُنکی اور کلام کرے اُنکے ساتھ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے اُنسے جھک کر اور اُف نہ کہی اور انکا نام لیکر نہ پکارے
اور راہ میں بھیجے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کے اور برات کرے اُنکی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے اُنکی جب کوئی اُنہیں اذیت دی اور توقیر کرے اُنکی مجلس

باب ما جاء فی عقوق الوالدین باب عقوق والدین کی مذمت میں **عن**
میں اور آداب نشست و برخاست بجا لاوے اور دعا کرے اُنکی مغفرت کی (حجۃ اللہ)

ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا
قال وشہادۃ الزور او قول الزور فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیا نہ بیان کروں تمکو
بڑی سے بڑی گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہاں اے رسول اللہ کے فرمایا شریک کرنا یعنے اللہ کی ذات وصفات میں اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ اور تھے تکیہ لگائے
ہوئے اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی یعنے راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتی رہی آنحضرت یہانتک کہ ہمنے کہا کاش آپ چپ ہوتی اور یہ بار بار فرمانا تاکید انتہا ف
اسماعیل ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہی عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الکبائر
ان یشتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویشتم امہ فیشتم امہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن
عمر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کبیرہ گناہوں میں سے ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپکو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا کوئی اپنے ماں باپکو بھی گالی دیگا فرمایا ہاں آدمی گالی دیتا ہی کسی کے باپکو
پھر وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسی کی ماںکو پھر وہ گالی دیتا ہے اسکی ماں کو یعنے جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اسنے اپنی ماں باپکو گالی دی ف
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب فی اکرام صدیق الوالد باب اکرام دوست پدر کے بیانمیں عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابر
البر ان یصل الرجل اہل ود ابیہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست
سے ف اسماعیل ابی اسید سے بھی روایت ہے اس حدیث کے اسناد صحیح ہی اور مرو ہی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سند و نسی باب فی بر الخالۃ باب خالہ کی ساتھ حسن سلوک کے
بیانمیں عن البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخالۃ بمنزلۃ الام ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ آنحضرت نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے ف
اسحدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث صحیح ہی عن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ذنبا عظیما فہل
لی من توبۃ فقال ہل لک من ام قال لا قال ہل لک من خالۃ قال نعم قال فبرہا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مرد آیا آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ
میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہی پس آیا میرے لئی توبہ ہے پوچھا آپ نے تیری ماں ہے کہا نہیں پوچھا آپنی تیری خالہ ہی اسنے کہا ہاں فرمایا آپنے اس سے نیکی کر ف اسماعیل علی
بن نے ایک بڑا گناہ کیا ہی پس آیا میرے لئی توبہ ہے پوچھا آپنے تیری ماں ہے کہا نہیں پوچھا آپنی تیری خالہ ہی اسنے کہا ہاں فرمایا آپنے اس سے نیکی کر ف اسماعیل علی
بھی روایت ہے ہر روایت کے ہمسے ابن عمر نی انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقہ سی انہوں نے ابی بکر بن حفص سے انہوں نے نبے صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی مانند اور نہیں ہے
ذکر اسمیں ابن عمر کا اور یہ صحیح تر ہے ابی معاویہ کے حدیث سے اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیہن دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علی ولدہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت نی
تین دعائیں مقبول ہیں کہ انمیں شک نہیں بد دعا مظلوم کی دعا مسافر کی بد دعا باپ کے بیٹے پر ف اور روایت کے حجاج صواف نے یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے ہشام کے
روایت کے مانند اور ابوجعفر جو راوی ہیں ابی ہریرہ سے انکو ابوجعفر مؤذن کہتے ہیں اور ہم نام انکا نہیں جانتے اور روایت کے انسی یحیی بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں باب ماجاء فی
حق الوالدین باب حق والدین کے بیانمیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدا الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ
فیعتقہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کوئی لڑکا باپکے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسے غلام پاوے اور خرید کر کے آزاد کردی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ہمیں
جانتی ہم اسکو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے اور روایت کے سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہ حدیث باب ماجاء فی قطیعۃ الرحم باب قطع رحم کی مذمت میں
عن عبدالرحمن قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تبارک وتعالی انا اللہ وانا الرحمن خلقت الرحم وشققت لہا من اسمی فمن وصلہا
وصلتہ ومن قطعہا بتتہ ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن سے کہا سنا میں نے آنحضرت سے کہ فرماتی تھے فرمایا اللہ تعالی نے میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا
میں نے اسکو اپنے نام سی پھر جسنے کہ ملایا اسکو ملاؤنگا میں اسکو اور جسنے کاٹا اسکو کاٹونگا میں اسکو ف اور اسماعیل ابی سعید اور ابی اوفی اور عامر بن ابی ربیعہ اور ابی ہریرہ اور
جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہی اور روایت کے معمر نی زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ردادیشی سے انہوں نے
عبدالرحمن بن عوف سے اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ کہا محمد نی اور حدیث معمر کے حظاہی ترجمہ بخاری کی روایت میں الرحم شجنۃ من الرحمن یعنے لفظ رحم کا اشتقاق کیا
ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمن سے غرض یہ کہ رحم اور رحمن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنے ہوں یعنے قرابت رحم

ف باب کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے

ف باب کے ساتھ حسن سلوک

ف باب کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے

ف قطع رحم کی مذمت

کہ جسکی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہی رحمن کے رحمت سے اور ملا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناتی دار دن سے اور کاٹنا اُسکا بدسلوکی کرنا ہی اہل قرابت سے
اور قطع رحم کی مذمت مین بہت احادیث وارد ہوئی ہین بیہقی مین عبد اللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ فرمایا آپنی رحمت نہین اُترتی اُس قوم پر کہ جسمین ایک قاطع رحم ہو اور نسائی
اور دارمی مین عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا داخل نہوگا جنت مین منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر اور بیہقی مین ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ مین سے
اللہ جو چاہتا ہی بخشدیتا ہی مگر عقوق والدین کہ جلدی سزا دیتا ہی اُسکی مرتکب کو زندگی مین قبل موت کے اور اکثر مفسرین نے اس آیت مین رحم ہی مراد لیا ہی جو فرمایا ہی پرتجا
شانہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل کہ خسران اور ضلال ہے اُن لوگون کو کہ قطع کرتے ہین جسکے ملانیکا حکم دیا اللہ تعالی **باب** ما جاء فی صلۃ الرحم

باب صلہ رحم کی فضیلت مین **عن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت
رحمہ وصلہا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت نے فرمایا صلہ رحم کرنیوالا وہ نہین کہ بدلا دی نیکی کا بلکہ وہ ہی کہ جب کاٹا جاوے ناتا اُسکا وہ جوڑی اُسکو **ف**

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی معنی مین سلمان اور عائشہ سے بھی روایت ہے **ترجمہ** یعنے صلہ رحم یہ نہین کہ جو ناتی دار تم سے احسان اور بھلائی کری تم بھی اُسکا بدلا کرو بلکہ صلہ
رحم یہ ہے کہ جو ناتی دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اُس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو **عن** جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یدخل الجنۃ قاطع قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا آنحضرت نے داخل نہوگا جنت مین کوئی کاٹنے والا کہا ابن

ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنے کاٹنے والا قرابت کا یعنے اُسکا حق نہ ادا کرنیوالا **ف** **باب** ما جاء فی حب الولد باب لڑکونکی محبت کی سیا مین **عن** خولۃ بنت حکیم قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم وہو مضمض احدا ابنی ابنتیہ وہو یقول انکم لتبخلون وتجہلون
وانکم لمن ریحان اللہ **ترجمہ** روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ نکلے آنحضرت ایکدن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود مین لیے

ہوے اور وہ فرماتی تھے تم بخیل کردیتے ہو اور تم بودا کردیتے ہو اور تم جاہل کردیتے ہو اور بیشک تم اللہ کے پیدا کئے ہوے پھولون سے ہو **ف** اور اسی معنی مین ابن عمر اور اشعث بن
قیس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر اُنہین کی سند سے اور عمر بن عبد العزیز کو ہم نہین جانتے کہ سماع
ہو خولہ سے یعنے بیچ مین کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا **ترجمہ** یعنے بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرنی مین بخیلی کرتا ہی کہ مال رہیگا تو سہی اولاد کی کام آویگا

اور جرأت اور شجاعت کی مقام مین بجوف فمر اولاد نامرد کردیتے اور جبن کرجاتا ہی اور اُنکی پرورش اور بہبودی کے خیال مین ہزارون نادانیون اور جہالت مین گرفتار ہوتا ہے
اللہ تعالی فرماتا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ یہ تحقیق مال اور اولاد تمہاری آزمایش کی گئی ہے پھر دیندار متقی اُس فتنہ سی بچتا ہی اور ضعیف الایمان اُسمین پھنسا

جاتا ہے اور بی ایمان تو اُنکے پیچھے اپنا جہنم گنواتا ہے **باب** ما جاء فی رحمۃ الولد باب بچونکو پیار کرنیکے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال ابصر الاقرع بن حابس
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقبل الحسن وقال ابن ابی عمر الحسن او الحسین فقال ان لی من الولد عشرۃ ما قبلت احدا منہم فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ من لا یرحم لا یرحم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے آنحضرت کو اور آپ بوسہ لیتے تھے حسن کو اور کہا ابن عمر

نی کہ حسن کو یا حسین کو سو کہا اقرع نے میری دس بیٹی ہین کہ نہین بوسہ لیا مینے اونمین سی ایک کو بھی سو فرمایا آنحضرت نی جو رحم نہین کرتا ہے اوپر رحم نہین کیا جاتا
ف اسباب مین انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے اور یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** یعنے لڑکونکو پیار کرنا گود مین لینا

کندہی پر چڑہانا اُنکو گود مین لیکر نماز پڑہ لینا سجدہ مین گردن پر سوار ہون تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہی اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الہی نہین جیسا کچی صوفی خیال
کرتی ہین بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مومنون کے دلمین ظہور فرماتا ہی حدیث مین آیا ہی من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا یعنے جو شخص شفقت اور پیار

نکرے ہمارے چھوٹون پر اور عزت اور وقار نکرے ہمارے بوڑہی بزرگونکا وہ ہمارے نہین **باب** ما جاء فی النفقات علی البنات باب لڑکیون اور بہنون کی پرورش کی
فضیلت مین **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ثلاث بنات او ثلاث اخوات او بنتان
او اختان فاحسن صحبتہن واتقی اللہ فلہ الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا آنحضرت نے جسکے ہون تین بیٹیان یا تین بہنین یا دو بیٹیان یا دو

بہنین پھر جسی طرح اُنکا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ سے اُنکی پرورش کرنیمین سو اُسکی لئی جنت ہے **ترجمہ** رحم اللہ سے ڈرا اُنکی پرورش مین موافق شرع کی پالا یہہ نہین کہ جیسی حیثیت کیا ہو ایسا لگا دین پیسہ یا ہو

یا پیر کی چوٹی بیٹی اُسکی بابت مین کہی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَکُوْنُ لِاَحَدِکُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَیُحْسِنُ اِلَیْھِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کسی کی تین بیٹیان یا تین بہنین پھر احسان کری اُنپر مگر داخل ہوگا جنت مین **ف** اسبابمین عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے ہے روایت ہے ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وہ سعد بن مالک بن وہب ہین اور زیادہ کیا ہی بعضے راویون نے اِس اسناد مین اکیدکو **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ حِجَابًا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت نے فرمایا جو گرفتار ہوا ان لڑکیونکی بلا مین پھر صبر کرے اُنکی پرورش کی مصیبتون پر ہونگی وہ اُسکا پردہ دوزخ کی آگ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَۃٌ مَعَھَا ابْنَتَانِ لَھَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَۃٍ فَاَعْطَیْتُھَا اِیَّاھَا فَقَسَمَتْھَا بَیْنَ ابْنَتَیْھَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْھَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اُنہون نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اُسکے ساتھ دو لڑکیان تھین پھر سوال کیا اُسنے سو نپایا اُسنے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے پھر دیدی مین نے اُسکو اور اُسنے بانٹ دی اپنی دونون لڑکیونکو اور آپ نکھائی پھر اُٹھہ کر چلی گئی اور تشریف لائی میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خبر دی مین نے آنکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گرفتار ہوا ان لڑکیون مین ہونگی یہ اُسکے لئی پردہ دوزخ سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَھُوَ الْجَنَّۃَ کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پالی دو لڑکیونکو داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین مانند اُنکی اور اشارہ کیا آپنی اپنی دو انگلیون سے یعنے کلمہ اور بیچ کی انگلی سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے کئی حدیثین اِسی سند سے اور کہا اُنمین روایت ہے ابی بکر بن عبد اللہ بن انس سے اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے **ترجمہ** ابن ماجہ مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیون کو لیکر اور آپنے اُسکو تین کھجور عنایت کین اور اُسنے پہلے ایک ایک دونون کو دی پھر ایک کو چیر کر دونون پر تقسیم کر دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اُسنی داخل ہوگئی وہ بسبب اِس حسنہ کی جنت مین اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھے جسکی تین بیٹیان ہون اور وہ اُنکی پرورش پر صبر کری اور اُنکو کھلاوے پلاوے اور پہناوی اپنے مقدور کے موافق اُسکے لئی پردہ ہونگی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جسکی دو لڑکیان ہون پس اچھی طرح اُنسی اُنکا ساتھ دیا داخل کرینگے وہ اُسکو جنت مین غرض فضائل بیٹیون کی پرورش کے اسلئے زیادہ آئی ہین کہ اُسمین ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہی اول پرورش مین بعد جوانیکی سو داماد دونکے غم و زیاتی پر اور بہرحال سوا صبر و ثبات کی کچھ چارہ نہین ہوتا اور سوای بارکے کسیطرح کی امید اعانت کے اُنسی نہین ہوتی **باب** مَا جَآءَ فِیْ رَحْمَۃِ الْیَتِیْمِ باب یتیم پر مہربانی کرنیمین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ یَتِیْمًا مِنْ بَیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ الْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لیجاوی یتیم کو مسلمانون مین سے اپنے کھانی اور پینی کیطرف داخل کریگا اللہ تعالے اُسکو جنت مین بلاشک و شبہ مگر کہیہ وہ ایسا گناہ کری کہ نبخشا جاوے یعنے شرک **ف** اور اسبابمین مُرّۃ الفہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور حنش کا نام حسین بن قیس ہے اور کنیت اُنکی ابو علی رحبی ہی اور سلیمان تیمی کہتے ہی کہ حنش ضعیف ہین حدیث مین نزدیک اہل حدیث کی **عن** سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اور کفالت کرنیوالا یتیم کی ماندان دونون انگلیونکی ہین اور اشارہ کیا آپنی دونون انگلیون سے یعنے کلمہ اور بیچ کی انگلی سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** یہ ایک تشبیہ ہے اُسکی نرمی و رحمہ کی نسبت کہ وہ شخص درجات انبیاء پاوے جنکا سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثنا پر فائض ہوجائیگا اور آخر ان دونون انگلیومین کچھ فرق ہی ہے انتہی اور ابوداود اور بخاری مین ہے روایت آئی ہی اور ابن ماجہ مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یا اللہ مین حرام کرتا ہون حق دو ضعیفونکا ایک یتیم کا دوسرے عورتکا یعنے اُنکا حق کسی طرح تلف نکرنا چاہیے اور اُنہی سی مروی ہے کہ آپنے فرمایا بہتر گہر مسلمانونکا وہ ہے جسمین یتیم ہو اور اُسپر احسان کرتے ہون اور بدتر گہر وہ ہے کہ اُسمین یتیم ہو اور اُسپر ظلم کرتی ہون اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو پرورش کرے تین یتیمون کو اُسکو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل و

مسافر النہار کی اور مانند اُس شخص کے کہ صبح و شام چلا تلوار نکالی ہوئے اللہ کی راہ مین اور جو اُنکا مین اور وہ جنت مین مانند دو بھائیون کے اور مانند ان دونون بہنون کے اور ملائمین

آپنے دونون انگشتان سبابہ اور وسطی **باب** ماجاء فی رحمۃ الصبیان باب لڑکون پر مہربانی کرنیکے بیانمین **عن** انس بن مالک یقول جاء شیخ یریدا

رواییت ہے انس بن مالک سے کہ فرماتی تہی آیا ایک بوڑہا کہ ارادہ رکہتا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی ملنی کا اور دیر لگائی لوگون نے اسی رتبہ دینی مین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مین سے

نہین جو رحم نکرے ہمارے چہوٹی پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑی کی **ف** اسبا بین عبداللہ بن عمرو ابی ہریرہ و ابن عباس و ابی امامہ سے بہی رواییت ہے یہ حدیث غریب ہے اور زربی

جو راوی ہین اُنکی منکر حدیثین بہت ہین انس بن مالک و غیرہ سے رواییت کیے ہمسے ابوبکر محمد بن ابان نے اُنہون نے محمد بن فضیل سے اُنہون نے محمد بن اسحق سے اُنہون نے عمرو بن شعیب سے

اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے اُنکے دادا کی کہ فرمایا آنحضرت نے ہم مین سے نہین جو رحم نکرے ہمارے چہوٹی پر اور نہ پہچانی شرف ہمارے بڑی کا رواییت کیے ہمسے ابوبکر بن محمد بن ابان نے

اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے شریک سے اُنہون نے لیث سے اُنہون نے عکرمہ سے اُنہون نے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مین سے نہین جو رحم نکرے ہمارے

چہوٹی پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑی کی اور امر معروف اور نہی منکر نکری یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی عبداللہ

بن عمرو سے اور سند دون سے بہی پر اس سند کے اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ وہ ہم مین سے نہین مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے سنت اور ادب کے موافق نہین اور علی ابن مدینی

نے کہا کہ یحیی بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نکرتے تہے اور فرماتی تہے کہ لیس منا سی مراد لیس مثلنا ہی یعنے وہ ہمارے مثل نہین **متفق علیہ** بخاری مین ابوہریرہ

سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے اور کہی اپنے پاس ننانوے حصہ اور اُتارا ایک حصہ مین پر کہ اُسکے سبب سے مہربانی کرتی

ہے خلق ایک دوسرے پر یہانتک کہ گہوڑی اپنا کہر اُٹہا لیتی ہے کہ اُسکے بچی کو چوٹ نہ لگی اور تراجم ابواب بخاری مین تقبیل اور معانقہ اور شم اور وضع صبی فی الحجر و علی الفخذ مذکور

ہے اور یہ سب حقوق صغار مین کبار پر اور آنحضرت نے امامہ بنت ابی العاص کو کندہی پر بٹہا کر امامت کیے ہی کہ جب کوع کرتی اُنکو زمین پر رکہدیتی اور جب سجدہ سی اُٹہتے

اُٹہا لیتے **عن** جریر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ **متفق علیہ** رواییت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نہی رحم نکیا آدمیون پر رحم نکریگا اللہ تعالی اُسپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسبا بین عبدالرحمن بن عوف و ابی سعید و ابن عمر اور

ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سی بہی رواییت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت ابا القاسم یقول لا تنزع الرحمۃ الا من شقی **متفق علیہ** رواییت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون

نے سُنا مین نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے کہ رحمت نہین نکال لی جاتی ہے کیسے دلسی مگر جو شقی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابوعثمان جنبی ابوہریرہ سے رواییت کیے

انکا نام ہم نہین جانتے اور کہتے ہین کہ وہ والد ہین موسی بن ابی العثمان کے جنسے ابوالزناد نے رواییت کیے ہی اور رواییت کیے ابوالزناد نے موسی بن ابی عثمان سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت سے حدیثین **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض

یرحمکم من فی السماء الرحم شجنۃ من الرحمن فمن وصلہا وصلہ اللہ و من قطعہا قطعہ اللہ **متفق علیہ** رواییت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے رحم کرنیوالون پر رحم کرتا ہے رحمن رحم کرو زمین والون پر رحم کریگا تمپر آسمان والا یعنے اللہ تعالی جو اوپر ہے رحم شاخ ہی رحمن کی جسنے اُسکو ملایا اللہ اُسکو ملا دیگا اور جسنے

اُسی کاٹا اللہ اُسے کاٹیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **متفق علیہ** شجنہ بہ تثلیث معجمہ و سکون جیم دونون عروق شجر جو آپسمین گہی ہوئی ہون مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمن سے

مشتق ہے جسنے ملایا یعنے رعایت و مدارات کی عزیزون کی اور کاٹا یعنے ادا حقوق انکے نکیے **باب** فی النصیحۃ باب نصیحت کی بیانمین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ ثلاث مرار قالوا یا رسول اللہ لمن قال للہ و لکتابہ و لائمۃ المسلمین و عامتہم **متفق علیہ** رواییت ہے ابوہریرہ سے

کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین نصیحت ہے فرمایا آپنے تین بار عرض کیا یا رسول اللہ کسکے لئی فرمایا اللہ کے لئے اور اُسکے کتاب کے لئے اور مسلمانون کے حاکمون کی لئے

اور عوام الناس کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اسبا بین ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے بہی رواییت ہے کہ وہ اپنے باپ سے رواییت کرتے ہین **متفق علیہ** نصیحت

ایک کلمہ ہے کہ بارادہ خیر کہا جاوے منصوح کے لئے اور اصل مین خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لئے صحت اعتقاد ہی سانتہ و حسانیت اُسکے کی اور اخلاص نیت سے

بجالانا اُسکی عبادت کا اور نصیحت کتاب کے لئے تصدیق کرنا اُسکے اور عمل موافق اُسکے اور نصیحت رسول کے تصدیق اُسکی نبوت کے اور اطاعت اُسکی ہر عمل و حال و قال مین اور نصیحت ائمہ

نصیحت کا بیان

کی اطاعت انکی امر حق مین اور خروج ولغی نکرنا اُنپر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمانکی سیدہی راہ بتلانا اور اچھی صلاح دینا اور عہدہ مشورہ سکھلانا **عن** جریر بن عبد اللہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم ترجمہ روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا بیعت کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قایم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیرخواہی پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی شفقۃ المسلم علی المسلم **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یخونہ ولا یکذبہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ وماللہ ودمہ التقوی ھھنا بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اُسکی اور نہ جھوٹ بولے اُسسے اور نہ محروم کرے اُسکو اپنی تائید اور مدد سے مسلمان کے مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اُسکی اور مال اُسکا اور خون اُسکا تقوی یہان ہے یعنے اشارہ کیا آپنے دل کی طرف کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے بھائی مسلمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ترجمہ روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لئے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہی بعض اُسکا بعض کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے اسباب مین علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک تم مین کا آئینہ ہی اپنی بھائی کا پھر اگر دیکھی اُسمین کچھ عیب تو دور کردی اُسکو یعنے اطلاع کردے اُسکی عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کردیتا ہی **ف** اور یحیی بن عبید المدنی ضعیف کہا شعبہ کو اسباب مین انس سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الستر علی المسلمین باب مسلمانون کے عیب ڈھانپنے کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نفس عن مسلم کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر فی الدنیا یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر علی مسلم ستر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہولدی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفون سے کہولدیگا اللہ تعالے اُسکی ایک تکلیف کو تکلیفون سے قیامت کے دن کے اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر دنیا مین آسانی کریگا اللہ تعالے اُسپر دنیا اور آخرت مین اور جسنے ڈھانپا عیب کسے مسلمان کا ڈھانپے گا اللہ تعالے عیب اُسکے دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالے بندے کی مدد مین ہے جبتک بندہ اپنی بھائی کی مدد مین ہے **ف** اسباب مین ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے ابو عوانہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سی اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اُسمین اعمش کے اس قول کا کہ کہا اُنہون نے کہ روایت کیا گیا مین ابی صالح سی **باب** ماجاء فی الذب عن المسلم باب مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان مین **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رد عن عرض اخیہ رد اللہ عن وجہہ النار یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رد کرے اپنی بھائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اُسکی عزت مین رد کریگا اللہ تعالے اُسکی سونہہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن **ف** اسباب مین اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ الھجرۃ باب ترک ملاقات کے برائی مین **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث یلتقیان فیصد ھذا ویصد ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام ترجمہ روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین مسلمان کو کہ چھوڑدے اپنی بھائی کو تین دن سے زیادہ ملین وہ دونون راہ مین پس وہ اِدھر کی اُس سے اور یہ اُدھر کی اُس سے اور اُنمین بہتر وہ ہی جو پہلے سلام کرے **ف** اسباب مین عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند الداری سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** صد کے معنے کنارہ اور اعراض کرنیکے بھی ہین یعنی وہ اپنی جانب چلا جاوے یا اپنی جانب اور صُد بضم صاد معنی جانب بھی آیا ہی **باب** ماجاء فی مواساۃ الاخ باب بھائی کے ساتھ مروت ومدارات کرنیکے بیان مین **عن** انس قال لما قدم عبد الرحمن بن عوف المدینۃ اخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین سعد بن الربیع فقال لہ ھلم اقاسمک مالی نصفین ولی امرأتان فاطلق احدھما اذا انقضت عدتھا فتزوجھا فقال بارک اللہ لک فی اھلک ومالک دلونی علی السوق فدلوا علی السوق فما رجع یومئذ الا ومعہ شیء من اقط وسمن قد استفضلہ فرآہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک وعلیہ وضر صفرۃ فقال مھیم فقال تزوجت امرأۃ من الانصار قال ما اصدقتھا قال نواۃ قال حیدۃ او قال وزن نواۃ من ذھب فقال

اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ جب آئے عبدالرحمن بن عوف مدینہ میں تو بھائی بنادیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انمین اور سعد بن ربیع مین پھر کہا انسی سعد نے اگر بانٹ دونمین تجکو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیان ہین سو طلاق دیدیتا ہون انمین سے ایک کو پھر جب گذر جاوے اُسکی عدت تو نکاح کر لینا تم اُس سے سو جواب دیا عبدالرحمن نے برکت دی اللہ تعالے تمہارے اہل و مال مین تبلاؤ مجھی بازار سو بتلادیا اُنکو بازار سونہ پھرے وہ اُسدن مگر ساتھ اُنکے تھوڑا قط تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع مین لائی تھی یہ سب پھر دیکھا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد اور اُنپر نشان تہا زرد کا سو پوچھا آپنے کیا ہی یہ عرض کیا اُنہون نے مین نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا آپنے کیا مہر باندھا عرض کیا اُنہون نے ایک گٹھلی کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا آپنے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکر یکا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی پھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن مین اور ثلث درہم کا اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھی خبر دی اسکی اسحٰق بن منصور نے اُنہون نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحٰق سے **مترجم** جب اصحاب مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصار کے ساتھ اُنکا بھائی چارہ کروا دیتی تھی ایک مہاجر اور ایک انصار دونون بھائی تصور کئے جاتی تھی اور کیا مدارات تھی کہ سبحان اللہ اپنی مال اور اہل تک دریغ نہ کرتے تھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَارْضَ عَنْھُمْ جب عبدالرحمن بن عوف آئی اور سعد کے بھائی ہوئی اُنہون نے اپنی بی بی اور مال تقسیم کرنا چاہا اُنہون نے قبول نکیا اور تجارت شروع کی اقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی کو سکھا کر بناتے ہین اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دھبا ہی کہ عروسی کی حالت مین لگائی تھے اور مہیم کلمہ یمانیہ ہے بمعنے ماشانک و مالامرک کے یعنی کیا حال ہے تیرا اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے یہان تولہ ماشہ چنانچہ وزن اُسکا مؤلف کے قول مین گذرا اور بعضون نے کہا ہی مراد اُس سے گٹھلی ہے کھجور کے اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکر یکا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکر یکا ولیمہ اُسوقت مین بہت کچھ تھا **باب** مَا جَاءَ فِي الْغِيْبَةِ باب غیبت کے بیان مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْغِيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کیا ہے غیبت فرمایا آپنے ایسا یاد کرنا تیرا بھائیکو کہ وہ برا جانے کہا بھلا فرمائیے اگر اُسمین وہ عیب ہووے جو مین کہتا ہون فرمایا اگر اُسمین وہ عیب ہے جو تو کہتا ہی جب ہے تو غیبت کی تو نے اُسکی اور اگر وہ عیب نہو جو تو کہتا ہے تو بہتان کیا تو نے اُسپر یعنے موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان **ف** اور اسباب ابی بزہ اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مسلم مین بھی یہی روایت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے چنانچہ ابی سعید اور جابر سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنے غیبت سخت تر ہی زنا سے اور آفات لسان کی چیزین کہ اگر آدمی اُس سے محفوظ رہی تو بڑی بشارت ہے چنانچہ سہل سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو ضامن ہووے میرے لئے مابین لحییہ اور مابین رجلیہ کا مین اُسکے لئے ضامن ہونگا جنت کا اول گالی دینا حدیث مین آیا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ دوسرے کافر کہنا کسیکو کہ ایک اُسمین سے ضرور کافر ہوتا ہی متفق علیہ اور یہی حال ہے فاسق کہنی کا یا عدو اللہ کہنی کا مسلم مین انس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ یعنے دو گالیان دینی والی جو کچھ اُنہون نے کہا اُسکا وبال شروع کرنیوالی پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نکری تیسرے لعنت کرنا آنحضرت نے فرمایا صدیق کو لائق نہین کہ لعان ہووے مسلم اور فرمایا لعانین شہدا اور شفعا نہونگے قیامت کے دن (مسلم) چوتھے هَلَكَ النَّاسُ کہنا کہ مسلم مین مروی ہے جو ایسا کہی وہ ہلاک تر ہے سب لوگونمین کا پانچوین سخن جسنے فرمایا آپنی کا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ چغلخور داخل نہوگا جنت مین فرمایا آپنے احثوا التراب فی وجوہ المداحین یعنے خاک ڈالو مداحون کے مونہہ مین ساتوین ثنائی رجل اُسکے مونہہ پر آپنے فرمایا اُس شخص سے جسنے اپنی بہائی کی تعریف سامنے کی تھی ویلک قطعت عنق اخیک یعنے خرابی ہے تیری کاٹی تو نے گردن اپنے بہائی کی آٹھوین مراء یعنے جھگڑنا حضرت نے فرمایا مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ یعنے جو چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جاویگا اُسکے لئے ایک مکان اوسط جنت مین نوین تضحیک باقوال کاذبہ حدیث مین آیا ہی وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ یعنے خرابی ہے اُسکی جو جھوٹی باتین بناوے تاکہ ہنسے قوم خرابی ہے اُسکی دسوین کلمات غیر ضروری حدیث مین ہے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنے خوبی اسلام کے ہی مالا یعنے کا چھوڑنا گیارہوین کذب ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اُسکی مونہہ کے بدبو سے ایک کوس بھاگ جاتا ہی بارہوین ذی وجہین ہونا آپنے فرمایا اُسکے لئے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن تیرہوین طعن و فحش دیدی کہ آپنے فرمایا لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی چودہوین کسی تائب کو اُسکے گناہ پر عار دلانا مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ یعنے جسنے عار دلائی اپنے بہائی کو کسی گناہ کی ساتھ نہ مریگا جب تک اُسمین گرفتار نہو پندرہوین شماتت یعنے خوشی ظاہر کرنا کسیکے بلا پر کہ حدیث مین آیا ہے لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ

فیرحمہ اللہ ویتلیک یعنے شماتت ظاہر کرکے اپنی بہائی کے کہ اللہ اُسپر رحم کریگا اور تجھی بلا میں گرفتار کریگا معاذ اللہ من ذالک اور ان سب کے دواہی سکوت و خاموشی کہ اُسکی فضائل بے شمار ہین ایک حدیث مین ہے کہ آپنے فرمایا مقام مرد کا خاموشی مین افضل ہے ساٹھ برس کے عبادت سے اور آپنی فرمایا ابوذر دو خصلتین ہین کہ پشت پر ہلکی میزان مین گران ایک طول صمت دوسرے حسن خلق اور آنحضرت نے ابوذر کو وصیت کی علیک بطول الصمت فانہ مطرحۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک یعنی لازم پکڑو طول صمت کو کہ اُسمین بہاگنا ہی شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیری دین پر اور فرمایا آپنی من صمت نجا جسنے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دو جہانی

باب ماجاء فی الحسد باب حسد کے بیانمین **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل للمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقاتین نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپسمین بغض مت رکھو اور آپس مین حسد مکرو اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے بھائی ایک دوسرے کی اور حلال نہین مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنی بھائی کی تین دن سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبابمین ابی بکر الصدیق و زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی یہی روایت ہے **عن** سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاہ اللہ مالا فھو ینفق منہ اٰناء اللیل واٰناء النھار ورجل اتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ اٰناء اللیل واٰناء النھار **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک نکرنا چاہئے مگر دو شخصون پر ایک وہ مرد کہ اللہ تعالی نے اُسی مال اور خرچ کرتا ہی ہمیشہ رات کی و قتونمین اور دن کی قتونمین اور دوسرا وہ مرد کہ دیا اللہ نے اُسکو قرآن اور وہ ادا کرتا ہی اُسکی حق کو رات کے وقتونمین اور دن کے وقتون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے ابن مسعود اور ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **مترجم** ایک حسد یہی کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھکر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زایل ہو کر مجھکو ملجاوے یہ معیوب ہے اور حدیث اول مین اُسی سے نہی واقع ہوئی ہے اور ایک شک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھکر اُسکا زوال نچاہی بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اسپر قایم رہی اور مجھی ہے عنایت ہو اور یہ امور اُخروی مین محمود ہے اور انبیا اور صلحا مین جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اُس سے یہی مراد ہی اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہین اس حدیث مین اُسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونو نکا جمع ہونا بڑی نعمت ہے قولہ اور دیا اللہ نے اُسے قرآن یعنے علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قرأت بخشی اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد مین پڑھے اور ذکر اُسپر عمل کرے یا رات کو تفکر اور ذکر و مجاہدہ یا رات کو اشتغال بخلوت اور ذکر و قرأت اور تبلیغ اُسکی بخلوت

باب ماجاء فی التباغض باب آپسمین بغض رکھنے کے برائی مین **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قد ایس ان یعبدہ المصلون ولکن فی التحریش بینھم **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجین اُسی نماز لوگ ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالیگا انمین **ف** اسبابمین ابن عمرو بن العاص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہین یہ حدیث حسن ہی اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہی اور روایت مین یہ لفظ وارد ہوئے ہین ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ولکن التحریش بینھم یعنے مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوجین اُسے جزیرۂ عرب مین ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالیگا انکے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر خدا کی عبادت ہے اور اس روایت مین خاص کیا آپنے جزیرہ عرب کو اسلئے کہ ایمان اُسوقت اسی جزیرہ مین پھیلا تھا ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال و قتال امت مین قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہین

باب ماجاء فی اصلاح ذات البین باب آپسمین صلح کے بیانمین **عن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الکذب الا فی ثلاث یحدث الرجل امرأتہ لیرضیھا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس وقال لھم ومودۃ فی حدیثہ لا یصلح الکذب الا فی ثلاث **ترجمہ** روایت ہے اسما بنت یزید سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہین ہے جھوٹ مگر تین مقامونمین ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی مین اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیونمین اور محمود نے اپنی روایت مین کہا درست نہین جھوٹ مگر تین جگہہ مین **ف** اسحدیث کو نہین پہچانتی ہم اسمار کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کے داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا اُسمین اسمار کا خبر دی ہمکو اسکی ابوکریب نے روایت کے ابن ابی زائدہ سے اُنہون نے داؤد بن ابی ہند سے اور اسبابمین ابوبکر سے بھی روایت ہے **عن** ام کلثوم بنت عقبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس بالکاذب من اصلح بین الناس فقال خیرا او نمی خیرا **ترجمہ** روایت ہے ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا اُنہون نے سُنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی جھوٹا نہین ہے وہ جو صلح کرے آدمیونمین اور کہی نیک بات یا بڑھایا خیر کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**

نہی الحدیث عرب جب کہتا ہی کہ کوئی بات کری اصلاح کی واسطی اور طلب خیر کو اور اگر میم کو تشدید دین تو چغلخوری اُسکی معنی ہونگی اور بات کہنا واسطی فساد کی اُسی سے مراد ہوگا **باب** ماجاء فی الخیانۃ والغش بابخیانت اور دغا کے بیانمین **عن** ابی صرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار ضارہ اللہ ومن شاق شق اللہ علیہ ترجمہ روایت ہے ابی صرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو ضرر پہونچاوے کسیکو ضرر پہونچاوے اُسی اللہ تعالے اور جو تکلیف دی اُسکو تکلیف دیوے اُسی اللہ تعالے **ف** اور اسبابمین ابی بکرہ کی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ملعون ہے جو ضرر پہونچاوے کسی مؤمن کو یا مکر کری اُسکے ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب** ماجاء فی حق الجوار باب حق ہمسایہ کے بیانمین **عن** مجاہد ان عبد اللہ بن عمر ذبحت لہ شاۃ فی اھلہ فلما جاء قال اھدیتم لجارنا الیہودی اھدیتم لجارنا الیہودی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ روایت ہے مجاہد سے کہ عبد اللہ بن عمر کے لیی اُنکی گہر مین ایک بکری ذبح کی گئی پہر جب وہ آئی تو کہا ہے بیچا تمنی ہمارے ہمسایہ یہودی کو کیا ہے بیچا تمنی ہمارے ہمسایہ یہودی کو سنا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی ہمیشہ ہی جبرئیل مجہی وصیت کرتے احسان کے ساتھ ہمسایہ کے یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ وارث کردینگے اُسکو **ف** اسبابمین عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہون نے روایت کی عائشہ اور ابی ہریرہ سی دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ام المؤمنین سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہی جبرئیل اللہ کی حسنین اُنپر وصیت کرتی مجہی ہمسایہ کے ساتہ احسان کے یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ وارث ٹہیراوینگے اُسکو **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرھم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرھم لجارہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بہترین ساتہ والی اللہ کے نزدیک بہترہین اپنی ساتہی کے واسطی اور بہترین ہمسایون کے نزدیک اللہ کے بہترہین اپنی ہمسایہ کے لیی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبد الرحمن حُبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہی **باب** ماجاء فی الاحسان الی الخادم باب خادم پر احسان کرنیکے بیانمین **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ من طعامہ ولیلبسہ من لباسہ ولا یکلفہ ما یغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنہ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بھائی تمہارے ہین کہ کردیا ہی اللہ نی اُنکو جو ان تمہارے ہاتہون کے نیچے پہر جسکا بہائی اُسکی ہاتہ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کہلاوی اُسکو اپنے کہانیمین سے اور پہناوے اُسکو اپنے پہناوی سے اور تکلیف نہ دے اُسکو ایسی کام کے جو غالب آجاوی اُسپر پہر اگر تکلیف دی اُسکو ایسے کام کے جو غالب آوی اُسپر تو مدد کری اُسکی یعنے آپ بہی ہاتہ لگاوی **ف** اسبابمین علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ سیئ المملکۃ ترجمہ روایت ہے ابو بکر الصدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل نہوگا جنت مین بدخلق یعنی سابقین کے ساتہ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے ایوب سختیانی اور کئی لوگون نے فرقد سبخی مین اُنکے حافظہ کیطرف سے **باب** النہی عن ضرب الخدام وشتمھم باب خادمون کے مارنی اور برا کہنی کے نہی مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نہی التوبۃ من قذف مملوکہ برئ ما قال لہ اقام اللہ علیہ الحد یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نہی ہین توبہ کے جسنے زنا کی تہمت لگائی اپنی لونڈی غلام کو جو پاک ہے اسبات سے جو اسنی کہی قایم کریگا اللہ تعالے اُسپر حد قذف کے قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہی ہو جیسا اُسکی آقا نی کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسبابمین سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمر سے ہی روایت ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت اُنکی ابو الحکم ہے **مترجم** شیخ نی لمعات مین کہا ہی کہ احادیث مین اشارہ ہی کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگاوی تو اُسپر حد قذف نہین بلکہ حد کو زنا کی تہمت لگاوی اُسپر حد نہین اسلئے کہ عبد اہل احصان سے نہین **عن** ابی مسعود قال کنت اضرب مملوکا فسمعت قائلا من خلفی یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اقدر علیک منک

عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَمَا ضُرِبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذَلِكَ ترجمہ روایت ہے ابی مسعود کی کہا ارشاد فرمایا تہا مین اپنے ایک غلام کو کہ سنا مین نے ایک کہنی والی کو میرے پیچہے سے کہتا تہا جان لے ای ابا مسعود جان لے ای ابو مسعود سو پہر کر دیکہا مین نے تو اچانک میرے پاس تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا آپنی مشکل اللہ تعالیٰ تجہپر زیادہ قادر ہی اس سے کہ تو اس غلام پر کہا ابو مسعود نی پہر نہ امینی کسی لونڈی غلام کو اسکے بعد ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابراہیم تیمی بیٹی ہین یزید بن شریک کے **باب** مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْخَادِمِ باب خادم کے ادب سکہانی کے بیان مین **عن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جب ماری کوئی آپنی خادم کو پہر یاد کری وہ اللہ کو تو چاہیئی فوراً اپنا ہاتہ اٹہالی یعنی پہر نہ ماری ف اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے اور کہا یحیی بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو کہا یحیی نی اور ہمیشہ رہی ابن عون روایت کرتی ابو ہارون سے یہانتک کہ انتقال فرمایا انہون نی ترجمہ لوگ اسوقت مین آپنی لونڈی غلامون پر بہت ظلم کرتی ہین حالانکہ احادیث مین بہت انکی ادائی حقوق کی تاکید آئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مرتے وقت کے فرمایا اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنے خیال کہو نماز کا اور جسکی مالک ہوئے ہین تمہارے ہاتہ اور ابو ہریرہ سی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو بدترین لوگون کی جو اکیلا کہاتا ہی اور آپنی غلام کو مارتا ہی اور آپنی مالکو مستحقون سے روکتا ہی علی الخصوص جو لونڈی غلام مقید صوم وصلوٰۃ ہو اسی زیادہ ونیا اور زیادہ ممنوع ہی چنانچہ ابی امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اسکو مارنا نہین اسلئے کہ منع کیا گیا ہون نمازیون کے مارنی سے اور مین نے دیکہا اسکو نماز پڑہتے اور غلامون کے حق مین ضرور ہے کہ ایک قریب دوسری سے جدا کرکے نہ بیچی کہ ابی ایوب سے مروی ہے کہ کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہے جسنے جدا کیا والدہ کو اسکے والد سی جدا کریگا اللہ تعالیٰ اسکو اسکے دوستون سے قیامت کے دن روایت کیا اسکو ترمذی نے اور دارمی نے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اسنی کتنی بار عفو کرون مین قصور آپنے خادم سے سو چپ ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر عرض کی اسنی کہ یا رسول اللہ کتنی بار عفو کرون مین قصور آپنے خادم کا کہا ہر دن مین ستر بار ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے یہ عبد اللہ بن وہب نے ابی ہانی سی اسی اسناد سی مثل اسکی ہے روایت کی ہے قتیبہ نے انہون نے عبد اللہ بن وہب سے انہون نے ابی ہانی خولانی سے اسی اسناد سی مانند اسکی اور روایت کیا بعضون نے یہ حدیث عبد اللہ بن وہب سے اسی اسناد سی اور کہا اسمین کہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **باب** مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْوَلَدِ باب لاے کے ادب دینے کے بیان مین **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ادب دیوی آدمی آپنے لڑکی کو بہتر ہے اسکے ایک صاع صدقہ دینے سی ف یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی اہل حدیث کی نزدیک قوی نہین اور یہ حدیث نہین معلوم ہوتے مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہین کہ روایت کرتی ہین عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ ثبت ہین انسے **عن** أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ ترجمہ روایت ہے ایوب بن موسی سے انہون نے روایت کی آپنی باپ سے انہون نے ایوب کی دادا سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عامر بن ابی عمر خراز کی روایت سے اور ایوب بن موسی وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہین اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے **باب** مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا باب ہدیہ قبول کرنے اور اسکا بدلا دینے کی بیان مین **عن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتی تہے ہدیہ کو اور بدلا دیتی تہے اسکا ف اسبابمین جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسی مرفوع مگر عیسے بن یونس کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ باب محسن کا ادائی شکر کے بیان مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو آدمیونکا شکر ادا کری وہ اللہ کا بہی شکر ادا کریگا ف یہ حدیث صحیح ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لوگونکا شکر ادا نکیا اسنی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نکیا ف اسبابمین ابی ہریرہ

اوشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ فِي بَابِ امورِ احسان کے بیان مین **عن** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ اَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لئے صدقہ ہی اور حکم کرنا تیرا اچھی باتون کا اور منع کرنا تیرا بری باتون سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولے ہوئے جگہہ مین تیرے لئے صدقہ ہی اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کی کہ جسکی آنکھہ نہو صدقہ ہے اور دور کر دینا پتھر اور کانٹی اور ہڈی یا سی تیری لئی صدقہ ہے اور پانی ڈالدینا تیرا اپنی بھائی کے ڈول مین تیرے لئے صدقہ ہے **ف** اسباب مین ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو میلاس الاماطۃ الاذی عن الطریق کو شعبہ ایمان فرمایا ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ باب منیحہ کی فضیلت مین **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ **ترجمہ** روایت ہے برا بن عازب سے کہ کہتے تھے سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس شخص نے دیا ایک منیحہ دودھ کا یا منیحہ چاندی کا یا بتا دی کسیکو راہ جو گا اسکو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے **ترجمہ** منیحہ دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسیکو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اسکی دودھ سے منتفع ہوا و پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتا مارا کا یہ کہ کسے بھولے ہوئے کو راستہ بتا دیا **ف** یہ حدیث صحیح ہی حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے مین نہین جانتی ہم اسکو مگر اسی حدیث سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ حدیث روایت کی ہی اسباب مین نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے اور من منح منیحہ ورق کی معنی قرض دینا درہم کا اور ہے زقاقا سے مراد ہی ہدایت طریق یعنے راستہ بتانا **باب** مَا جَاءَ فِي اِمَاطَةِ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ باب راہ سے تکلیف کے چیز دور کرنیکی مین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درمیان کہ ایک شخص چلا جاتا تہا راہ مین کہ پائی اونی ایک شاخ کانٹی دار سو اسی ہٹا دیا پس جزا دی اسکی اللہ تعالے نے اور بخشدیا اسکو **ف** اسباب مین ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ باب اس بیان مین کہ مجالس مین امانت ضرور ہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بات کہی تجھہ سے کوئی آدمی اور پھر اور طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور نہین جانتی ہم اسی مگر ابن ابی ذئب کے روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ باب سخاوت کی فضیلت مین **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِي قَالَ نَعَمْ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا انہون نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ نہین ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لائی ہین مجھہ پاس زبیر یعنے جو کچھہ ہے انہین کی کمائی ہے کیا دونگی اسمین سے یعنے صدقات و خیرات مین فرمایا آپنی ہان مت گرہ لگاتو ورنہ گرہ لگائی جاویگی تجھہ پر یعنے تو خلق کو ندیگی تو خدا بھی نہ دیگا **ف** اسباب مین عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث اسی اسناد سی ابن ابی ملیکہ سی انہون نے عباد بن عبد اللہ سے انہون نے اسماء بنت ابی بکر سی اور روایت کیے کئی لوگون نے یہ حدیث ایوب سے اور نہین ذکر کیا انمین عباد بن عبد اللہ بن الزبیر کا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سی قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیون سے بعید ہے دوزخ سی اور بخیل بعید ہے اللہ سی بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیون سے قریب ہے دوزخ سے اور جاہل سخی پیارا ہی اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سعید کے روایت سے کہ وہ

اعرج ہی روایت کرتی ہین وہ ابی ہریرہ سے اور نہین مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے مگر سعید بن محمد کے روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت مین یحیی ابن حمید کے سند سے بتحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ سے بواسطہ یحیی بن سعید کے کچھ چیز پر سلا **باب** ماجاء فی البخل باب بخل کے برائی مین **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین مؤمن مین کبھی جمع نہین ہوتین ایک بخل دوسرے بدخلقی **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر صدقہ بن موسے کی روایت سے **عن** ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ خب ولا بخیل ولا منان ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت مین یعنی سابقین کے ساتھہ فریب کرنیوالا اور نہ بخیل اور نہ احسان رکھنی والا **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن بھولا غرت والا ہی اور فاجر فریبی بخیل ہے **ف** نہین جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے **باب** ماجاء فی النفقۃ علی الاھل باب نفقہ اہل کی فضیلت مین **عن** ابی مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نفقۃ الرجل علی اھلہ صدقۃ ترجمہ روایت ہے ابی مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچہ آدمی کا اپنی گھر والون پر صدقہ ہے **ف** اسباب مین عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ثوبان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل دینار دینار ینفقہ الرجل علی عیالہ ودینار ینفقہ الرجل علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ الرجل علی اصحابہ فی سبیل اللہ قال ابو قلابۃ بدأ بالعیال ثم قال واای رجل اعظم اجرا من رجل ینفق علی عیال صغار یعفہم اللہ بہ ویغنیہم اللہ بہ ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہی کہ خرچ کرتا ہے اسکو آدمی اپنی لڑکی بالونپر اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہی آدمی اسکو اپنی جانور پر اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور وہ دینار ہی کہ خرچ کرتا ہی اسکو آدمی اپنی رفیقون پر اللہ کی راہ مین کہا ابو قلابہ نے شروع کیا ذکر لڑکی بالونکا پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہی اپنی چھوٹی لڑکونپر کہ محنت سے بچاتا ہی انکو اللہ بسبب اسکی اور بی پرواہ کرتا ہی اللہ تعالے انکو بسبب اسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الضیافۃ باب ضیافت کے بیان مین **عن** ابی شریح العدوی انہ قال ابصرت عیناای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعتہ اذناای حین تکلم بہ قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ قالوا وما جائزتہ قال یوم ولیلۃ قال والضیافۃ ثلاثۃ ایام وما کان بعد ذلک فھو صدقۃ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیسکت ترجمہ روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہ کہا انہون نے دیکھا ہے آنکھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور سنا ہے کانون نے جب آپنی یہہ کلام فرمایا فرمایا آپنی جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلی دن پر چاہیئے کہ خاطر کری اپنی مہمانکی اور تکلف بنادی جائزہ اسکا کہا صحابہ نے کیا ہی جائزہ کہا ایکدن اور ایکرات اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اسکے بعد ہو صدقہ ہی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلی دن پر تو بات نیک کہی یا چپ رہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **منہم** قولہ تکلف بنادی جائزہ اسکا یعنے ایکدن اور رات عمدہ مکلف کھانا اسکی کہلاوے عادت سے کچھہ بڑہ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے اور زیادہ مستحب ہے اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسی تکلیف دینا مہمان کو جائز نہین شاید یہہ مثل نہین ہے ہوا ایکدن مہمان تین دن مہمان چوتہی دن کا بی ایمان **عن** ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الضیافۃ ثلاثۃ ایام وجائزتہ یوم ولیلۃ وما انفق علیہ بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ ومعنی قولہ لا یثوی عندہ یعنی الضیف لا یقیم عندہ حتی یستند علی صاحب المنزل والحرج ھو الضیق انما قولہ حتی یحرجہ یقول حتی یضیق علیہ ترجمہ روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایکدن اور رات اور جو اسکے بعد خرچ کرے صاحبخانہ وہ صدقہ ہی اور حلال نہین مہمان کو کہ ٹہیرا رہی اسکے پاس یہانتک کہ حرج مین ڈالدی اسکو اور معنی لا یثوی کے یہہ ہے کہ قیام نکری میزبان کے نزدیک یہانتک کہ شاق گذری اسپر اور حرج مین نہ ڈالی یعنے تنگ نکرے اسکو اور حتی یحرجہ کے معنی یہی ہے کہ تنگی مین ڈالی اسکو **ف** اسباب مین عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور روایت کیے یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہون نے سعید مقبری سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہین اور وہ عدوی ہین اور نام انکا خویلد بن عمرو ہے **باب** ماجاء فی السعی علی الارملۃ والیتیم

فقہ نفقہ کے بیان مین ہے کہ نفقہ مرد پر واجب ہے عورت پر نہین اور نفقہ مرد پر واجب ہے صدقہ نہین ہے اور نفقہ مرد پر واجب ہے عورت پر نہین ہے

فقہ ضیافت کے بیان مین

فقہ ضیافت کا بیان

فقہ مہمان کو جائز نہین کہ ٹہیرا رہی میزبان کے پاس یہانتک کہ تنگ کرے اسکو

باب یتیموں اور رانڈوں کی حاجت میں سعی کرنیکی بیان میں **عن** صفوان بن سلیم یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او کالذی یصوم النہار ویقوم اللیل ترجمہ روایت ہے صفوان سے وہ پہونچاتی ہیں اس حدیث کو آنحضرت تک کہ فرمایا آپنی سعی کرنیوالا رانڈوں اور مسکینوں کے حاجتمندوں میں مانند جہاد کرنیوالی کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اسکی کہ روزہ رکھی دن کو اور نماز پڑہی رات کو **ف** روایت کیا ہمسے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الغیث کا نام سالم ہی وہ مولی ہیں عبد اللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں اور ثور بن زید مدنی ہیں **باب** ماجاء فی طلاقۃ الوجہ وحسن البشر باب کشادہ پیشانی اور شباش چہرہ سے ملنے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجہ طلق وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملی تو اپنی بھائی سے کشادہ پیشانی اور ڈالدی تو اپنی ڈول سے اپنی بھائی کے برتن میں یعنی پانی **ف** اسباب میں ابی ذر سے بھی یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الصدق والکذب باب صدق وکذب کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وما یزال العبد یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم صدق کو اسلئے کہ صدق راہ بتاتا ہی نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہی جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہی اور ڈہونڈتا ہی سچ کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق اور بچو تم جہوٹ سے اسلئے کہ جہوٹ راہ بتاتا ہی بدکی اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ جہوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈہونڈتا ہے جہوٹ کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب بہت جہوٹ بولنے والا **ف** اسباب میں ابی بکر اور عمار اور عبد اللہ بن شخیر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جہوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو کے سبب سے جو اسکی پاس سے آتی ہی **ف** کہا یحیی نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبد الرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے کہ ہان یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور منفرد ہوئی ہیں اسکی روایت کے ساتھ عبد الرحیم بن ہارون **باب** ماجاء فی الفحش باب بدگوئی کی برائی میں **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اسکو اور نہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دیدے اسکو **ف** اسباب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی ہم مگر عبد الرزاق کی روایت سے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم احاسنکم اخلاقا ولم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچہی خلق والی ہیں اور نہتھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کی عادت رکہنے والی اور نہ احیانا بدگوئی کرنیوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی اللعنۃ باب لعنت کی بیان میں **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضبہ ولا بالنار ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدوسرے کو مت کہو کہ تجہپر لعنت ہو اللہ کے اور نہ یہ کہ تجہپر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جاوے **ف** اسباب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنیوالا اور نہ بیہودہ گو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عبد اللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی **عن** ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تلعن الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایکشخص نے لعنت کی ہوا کو پہر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس

کشادہ پیشانی اور شباش چہرہ سے ملنا

صدق وکذب کا بیان

فحش کی مذمت

لعنت کا بیان

تو فرمایا اپنی مت لعنت کرو ہو اکو اسلئے کہ وہ تو فرمان بردار ہے اور بیشک جسنی لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہی لعنت اوپر اُسکی **ف** یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم نہیں جانتی ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو مگر بشر بن عمر نے **باب** ما جاء فی تعلیم النسب باب تعلیم نسب کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فی المال منساۃ فی الاثر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم ماتوں سے اتنا مقدار کہ حسن سلوک کرسکو اپنے ناتی دار ہوں سے اسلئے کہ حسن سلوک کرنا ناتی دار ہوں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مراد منساۃ فی الاثر سے زیادتی عمر کے ہی **باب** ما جاء فی دعوۃ الاخ لاخیہ بظھر الغیب باب بھتیجے اپنے نہالی کے لئے دعا کرنیکے بیان میں **عن** عبد اللہ بن عمر وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما دعوۃ اسرع اجابۃ من دعوۃ غائب لغائب ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونیوالی نہیں جیسی دعا غایب کے غایب کے لئے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسمیں بقیہ جو راوی حدیث ہیں وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نام انکا عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے **باب** ما جاء فی الشتم باب سخت گوئی کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی منھما ما لم یعتد المظلوم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گالی گلوچ کرنیوالوں نے جو کچھ کہا وبال اُسکا شروع کرنیوالی پر ہے اُن دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نکرے یعنے بڑھ کر بولے **ف** اسباب میں سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فتؤذوا الاحیاء ترجمہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہتی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دو مُردوں کو کہ ایذا دوگی تم اسکے سبب اُسکے زندوں کو **ف** اختلاف کیا ہی اصحاب سفیان نے اس حدیث میں سو روایت کے بعضوں نے حضرمی کی مانند اور روایت کے بعضوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیادتی کہ سنا میں نے اکیمرہ سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر قال زبید قلت لابی وائل انت سمعتہ عن عبد اللہ قال نعم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمانکو فسق ہے اور قتل اُسکا کفر کہا زبید نے کہا میں نے ابی وایل سے تم نے سنا ہی عبد اللہ سے انہوں نے کہا کہ ہاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی قول المعروف باب شیریں زبانی کے بیان میں **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا ترٰی ظھورھا من بطونھا وبطونھا من ظھورھا فقام اعرابی فقال لمن ھی یا رسول اللہ فقال لمن اطاب الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی باللیل والناس نیام ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں اُنکی اُنکے اندر سے اور باطن اُنکے باہر سے سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اُسنے کہ کسکے لئے ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے اور کھلاوے کھانا اور اکثر رکھے روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتی ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن اسحٰق کے روایت سے **باب** ما جاء فی فضل المملوک الصالح باب مملوک نیک کی فضیلت میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ما لاحدھم ان یطیع اللہ ویؤدی حق سیدہ یعنی المملوک وقال کعب صدق اللہ ورسولہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب ہے ایک انہیں کے لئے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنی آقا کا مراد رکھتے ہے آپ اس قول سے لونڈی غلام کو اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ نے اور اُسکے رسول نے **ف** اسباب میں ابی موسے اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ علی کثبان المسک اراہ قال یوم القیمۃ عبد ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل امّ قوما وھم بہ راضون ورجل ینادی بالصلوات الخمس فی کل یوم ولیلۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں مشک کے ٹیلوں پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن ایک وہ بندہ ہی کہ ادا کیا اُسنے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اُسنے ایک قوم کی اور وہ اُس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچوں نماز کی ہر رات اور دن کی **ف** [illegible]

صلہ رحمی کے بیان
نیک سلوک کے لائق غیر عورتیں کا بیان
سخت گوئی کا بیان
مظلوم کی فضیلت
شیریں زبانی کا بیان
مملوک نیک کی فضیلت
مردم کا بیان

مُعَاشَرَةِ النَّاسِ باب معاشرت مردم کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈر اللہ سے جہاں کہیں تو ہو اور پیچھے کر برائی کی ایک بھلائی کہ مٹا دے اسکو اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے ف اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کے ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے کہا محمود نے اور روایت کے ہمسے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابی ذر کی ہے بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ظَنِّ السُّوْءِ باب گمانی کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹے ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے ہے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لاوے اور فقط دل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نہ کرنا یہ گناہ نہیں بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِزَاحِ باب خوشطبعی کے بیان میں عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتی تھے میرے چھوٹی بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے مصغر ہے نغیر سے خفیف کے ساتھ اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو النیاح کا نام یزید بن حمید ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا عرض کیا ہے کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے خوشطبعی کرتی ہیں فرمایا میں نہیں کہتا ہوں مگر سچی بات ف یہ حدیث حسن ہے اور یداعبنا تمازحنا سے یعنے مزاح کرتے ہیں آپ ہمسے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ اِنَّمَا یَعْنِیْ اَنَّہٗ یُمَازِحُہٗ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے دو کان والی کہا محمود نے کہا اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں تجھ کو سوار کرونگا اونٹنی کے بچہ پر اسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا اونٹ کو کوئی اونٹنی نہیں جنتا ہی سوا اونٹنیوں کے لیے جنتی اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی کے بچے ہیں ف یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِرَاءِ باب تکرار کرنے کے بیان میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسَطِھَا وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائیگا اسکے لئے ایک مکان کنارہ جنت میں اور جس چھوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جاویگا اسکی لئے ایک گھر جنت کی بیچ میں اور جسنے اپنی خلق اچھے کئے بنایا جاویگا اسکے لئے ایک گھر اعلے جنت میں ف یہ حدیث حسن ہے ہیچانتے ہم اسکو مگر سلمہ بن مرد ان کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِکَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ خَاصِمًا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھکو یہ گناہ کہ ہمیشہ ہی تو جھگڑتا ہو ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ وَلَا تَعِدْہُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَہٗ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور مت وعدہ کر اس سے ایسا کہ خلاف کرے تو اسی ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُدَارَاۃِ باب مدارات احباب کے بیان میں عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

سلم وانا عنده فقال بئس ابن العشيرة او اخو العشيرة ثم اذن له فالان له القول فلما خرج قلت له يا رسول الله قلت له كذا وكذا ثم النت له القول قال يا عائشة ان من شر الناس من تركه الناس او ودعه الناس اتقاء فحشه ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اجازت مانگی ایک مرد نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکی اور میں آپکے پاس تھا سو فرمایا آپنے بُرا ہی بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا پھر اجازت دی اُسی اور نرمی کی اُس سے باتین پھر جبکہ نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ پہلے تو آپنے فرمایا اُسکو جو کچھ فرمایا یعنے بُرا کہا اسی پھر نرمی کی اُس سے بات پھر فرمایا آپنے اے عائشہ بدترین آدمیونکا وہ ہی جسکو چھوڑ دیا ہو لوگون نے یا فرمایا جسکو خدمت کر دیا ہو لوگون نے اُسکے بک بک کے خوف سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فی الاقتصاد فی الحب والبغض محبت اور بغض کے میانہ روی کے بیان مین **عن** ابی هريرة ارا ه رفعه قال احبب حبيبك هونا ما عسى ان يكون بغيضك يوما ما وابغض بغيضك هونا ما عسى ان يكون حبيبك يوما ما ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے گمان کرتا ہون میں کہ مرفوع کیا اُنہون نے اس حدیث کو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے دوست رکھہ تو اپنی دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دشمن کسی دن اور دشمنی کر دشمن سے آسانی اور توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دوست کسی دن یعنی دوستی کے دوستی اور دشمن کے دشمنی پر اعتماد کلی نکرو ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو اس اسناد سی مگر اسی وجہ سے اور روایت کیے ہین حدیث ایوب سے اور اسناد سی روایت کیا اسکو حسن بن ابی جعفر نے اور وہ ہی روایت ضعیف ہے اور حسن نے روایت کیے اپنی اسناد سی جو پہونچتی ہے علی تک اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہہ حضرت علی سے موقوفاً + **باب** ما جاء فی الکبر باب تکبر کے مذمت مین **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر ولا يدخل النار من كان في قلبه مثقال حبة من ايمان ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا جنت مین جسکی دلمین ایک رائی کے دانی برابر تکبر ہے اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین جسکی دلمین رائی کے دانی برابر ایمان ہے ف اسی باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے بھی روایتین ہین حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر ولا يدخل النار من كان في قلبه مثقال ذرة من ايمان قال فقال رجل انه يعجبني ان يكون ثوبي حسنا ونعلي حسنا قال ان الله يحب الجمال ولكن الكبر من بطر الحق وغمص الناس ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت مین جسکی دلمین ایک ذرہ ہی کبر سے اور داخل ہوگا دوزخ مین جسکی دلمین ایک ذرہ ہی ایمان سے کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہی مجھے کہ ہووے کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہی جمال کو ولیکن کبر اُسمین ہے جسنے رد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگون کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے معنے ترجمہ یعنے حلال چیزون کے ساتھ زینت کرنا مثلاً نئے کپڑے سے یا خوبصورت جوتا پہننا تکبر نہین تکبر یہی ہے کہ آدمی احکام الٰہی کو کسی طرح قبول نکرے بلکہ قبول کرنیوالون پر اُلٹا نظر حقارت سے دیکھی البتہ ایسا شخص جبتک اس حال پر ہے لائق جنت نہین **عن** سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الرجل يذهب بنفسه حتى يكتب في الجبارين فيصيبه ما اصابهم ترجمہ روایت ہے سلمہ بن اکوع سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لئی جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی جبارین مین پھر پہونچتا ہے اُسکو وہ عذاب جو اُنہین پہونچتا تھا ترجمہ ہمیشہ لئے جاتا ہے اپنے نفس کو یعنے اپنے درجہ سے بلندی ڈھونڈتا ہی اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کے راہ سی لکھا جاتا ہے جبارین مین شاید جبارین سے مطلق متکبرین مراد ہین یا وہ قوم کفار مراد ہین جو ملک شام پر مسلط تھی قوم عمالقہ سی جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے اُنپر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی مین اور یہ عذاب اُسکو دنیا مین پہونچتا ہی یا آخرت مین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** جبير بن مطعم قال يقولون لي في الثياب وقد ركبت الجبار ولبست الشملة وقد حلبت الشاة وقد قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم من فعل هذا فليس فيه من الكبر شيء ترجمہ روایت ہے جبیر بن مطعم سی کہا اُنہون نے کہ لوگ کہتے ہین مجھ مین تکبر ہے حالانکہ مین چڑھتا ہون گدہے پر اور پہنتا ہون چادر موٹی اور دوہتا ہون بکری اور فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے یہ کام کئے اُسمین تکبر کچھ نہین ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے معنے ترجمہ کچھ عوام نے اُنپر بسبب نیت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اُسپر اُنہون نے یہ جواب دیا غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہین اور یہ کام جو حدیث مین مذکور ہوے مسنون ہین اور جو تارک سنت ہے تکبر سے بدرجہا دور ہے تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی کو اور اُسکی عاملون کو نظر حقارت دیکھی

حسن خلق کا بیان

باب ماجاء فی حسن الخلق باب حسن خلق کے بیان مین **عن** ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شیء اثقل فی میزان المؤمن یوم القیمۃ من خلق حسن وان اللہ تعالی لیبغض الفاحش البذی **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز تمہاری نہین مؤمن کے ترازو مین یعنی کنہ حسنات مین قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ بھاری ہیجا بدگو کو **ف** اسباب مین عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شیء یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق وان صاحب حسن الخلق لیبلغ بہ درجۃ صاحب الصوم والصلوۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی شی نہین کہ جو رکھی جاوے میزان مین بھاری زیادہ حسن خلق سے اور بتحقیق صاحب حسن خلق کا پہونچتا ہی صاحب صوم وصلوۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** ابی ہریرۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکثر ما یدخل الناس الجنۃ قال تقوی اللہ وحسن الخلق وسئل عن اکثر ما یدخل الناس النار قال الفم والفرج **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگون کو جنت مین فرمایا اللہ سے ڈرنا اور خلق حسن اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ مین فرمایا مونہہ اور فرج **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور عبداللہ ابن ادریس پوتی ہین یزید بن عبدالرحمن اودی کے **منہم** یعنے مونہہ سے کلمات کفر نکلتے ہین اور غیبت اور بہتان اور سب وشتم اور کذب وافترا اور حرام خوری حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج سے زنا ولواطت سحاق زلق ہوتا ہی اور یہ سب دوزخ مین جانیکا سبب ہے اور انکا روکنا بھی بہ نسبت اور اعضا کی مشکل ہوتا ہے جب زبان چسکا حرام کا لگجاتا ہی چھوڑنا اسکا دشوار ہوتا ہے علی ہذا القیاس فرج مین معاذ اللہ من ذلک کلہا **عن** عبداللہ بن المبارک انہ وصف حسن الخلق فقال ھو بسط الوجہ وبذل معروف وکف الاذی **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہون نے کہا حسن خلق یہ ہے کشادہ پیشانی سے ملنا لوگون سے اور خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانون کو نفع دیوے یا اور چیز سے اور دور کرنا تکلیف کا آدمیون سے

احسان اور عفو کا بیان

باب ماجاء فی الاحسان والعفو باب احسان اور عفو کی بیان مین **عن** ابی الاحوص عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ الرجل امر بہ فلا یقریني ولا یضیفني فیمر بي افاجزیہ قال لا اقریہ قال ورایتي ربت الثیاب فقال ھل لک من مال قال قلت من کل المال قد اعطانی اللہ من الابل والغنم قال فلیر علیک **ترجمہ** روایت ہے ابوالاحوص سے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے کہ عرض کی مین نے یارسول اللہ بعضا شخص ایسا ہی کہ مین گذرتا ہون اسپر یعنی سفر مین اور ضیافت نہین کرتا میرے اور نہ میزبانی پھر کہ ہی وہ گذرتا ہی مجھپر کیا مین بدلا لون اس سے یعنے مین ہے اسکی میزبانی نکرون فرمایا آپنے نہین میزبانی کر تو اسکی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت نے میلے کپڑون مین تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے عرض کی مین نے ہر قسم کا مال اللہ تعالے نے مجھی دیا ہے اونٹ بکریان فرمایا آپنے پھر چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھپر یعنے اثر اللہ کا کپڑون کی سفیدی اور زینت سے **ف** اسباب مین عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور براد اقرہ سے اضعفہ ہے یعنے کیا ضیافت کرون مین اسکے اور قری بمعنے ضیافت ہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ہو تم امعہ یعنے کہو کہ اگر احسان کرینگے لوگ احسان کرینگے ہم بھی اور اگر ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے ہم بھی ولیکن خوگر کرو اپنی نفسونکو اس امر کا کہ اگر احسان کرین لوگ تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کرین لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نکرو تم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **منہم** امعۃ بکسر ہمزہ وتشدید میم وفتح عین مہملہ وآخرہ ہا اور تفسیر ہے کہ ہر پکارنیوالی کے پیچھے دوڑی اور برا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنیوالی سے وہ کہتا ہے انا معک یعنے مین تیرے ساتھ ہون اور یہ لفظ عورتون کے لئے مستعمل ہوتا ہے نہین کہتے ہین امراۃ امعۃ اور ترجمہ مین یعنے کہو کہ اگر احسان کرینگے الخ اسی کی تفسیر ہے

بیماروں کی ملاقات کا بیان

باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان باب بھائیون کی ملاقات مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا او زار اخا لہ فی اللہ ناداہ منادان طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی اللہ کے بھائی کی پکارتا ہی اسی ایک پکارنیوالا یعنے فرشتہ نہین ہے کہ مبارک ہو تجھے اور مبارک ہو تیرا چلنا اور جگہ بنائی تو نے جنت مین اتری کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ابوسنان کا

نام عیسے بن سنان ہے اور روایت کے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین سے کچھ تھوڑا سا مضمون **باب** ماجاء فی الحیاء ۶۰ حیا مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا ایک ٹکڑا ہی ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بیحیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے **ف** اسباب ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابوامامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی التانی والعجلۃ ۶۱ تامل اور جلدی مین **عن** عبداللہ بن سرجس المزنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السمت الحسن والتؤدۃ والاقتصاد جزء من اربعۃ وعشرین جزء من النبوۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہی نبوت کے چوبیس ٹکڑون مین کا **ف** اسباب ابن عباس سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کے ہمسے قتیبہ نے انہون نے نوح بن قیس سے انہون نے عبداللہ بن عمران سے انہون نے عبداللہ بن سرجس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اس سند مین عاصم کا اور صحیح حدیث نضر بن علی کی ہے یعنی جسکا متن اوپر گذرا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاشج عبدالقیس ان فیک خصلتین یحبہما اللہ الحلم والاناۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشج قاصد عبدالقیس سے تم مین دو خصلتین ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ تعالے ایک بردباری اور دوسرے تامل **ف** اسباب ابن اشج عصری سے بھی روایت ہے **ترجمہ** اشج عبدالقیس باضافت امر کے ہے اور بعضی نسخون مین بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونیکے سبب سے سو لفظ عبدالقیس مبدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنے وافد عبدالقیس کے اے قاصد اسکے اور نام انکا منذر ہے یہہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبدالقیس کے قاصدون کے مردی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ مین حاضر ہوئے اپنے کو سواریون پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہار شوق و وجد دوڑکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد مین آکر دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی (المعجات) مروی ہے کہ جب حضرت نے ان دو صفتون کی انکو خبر دی انہون نے عرض کی کہ یارسول اللہ یہہ صفتین دونون میری کسب و محنت سے ہین یا اللہ تعالے کی خلق سے اور میری جبلت سی فرمایا بلکہ اللہ تعالے کے خلق سے وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس خدا کا جسنی مجھہ مین وہ صفتین پیدا کین جسی وہ دوست رکھتا ہے **عن** سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاناۃ من اللہ والعجلۃ من الشیطان ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کیطرف سے ہے اور جلدی اور شتابی شیطان کیطرف سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہی بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس مین اور ضعیف کہا انکو بسبب قلت حافظہ کے **باب** ماجاء فی الرفق بانے مرد لی کے بیا مین **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی حظہ من الرفق فقد اعطی حظہ من الخیر ومن حرم حظہ من الرفق فقد حرم حظہ من الخیر ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو ملا حصہ اسکا نرمی سے بیشک ملا اسکو حصہ خیر سے اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے **ف** اسباب عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی دعوۃ المظلوم ۶۲ مظلوم کی دعا کی بیا مین **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال اتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور فرمایا ڈر تو اور بچ بددعا سے مظلوم کے اسلئے کہ نہین ہے اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے اور اسباب مین انس اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۶۳ باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیا مین **عن** انس قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف قط وما قال لشیء صنعتہ لم صنعتہ ولا لشیء ترکتہ لم ترکتہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا وما مسست خزا قط ولا حریرا ولا شیئا کان الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان اطیب من عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہون نے خدمت کی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس سو کبھی نکہا مجھے اف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا مینے کیون کیا تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا مینے کیون چھوڑ دیا تو نے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب آدمیون سے بہتر خلق مین اور نہ

چھوا میں نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ اور کوئی چیز کہ نرم ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر خوشبو زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے ف اسحاق بن عائشہ اور ابراہیم بھی روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی عبداللہ الجدلی یقول سألت عائشۃ عن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لم یکن فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح

ترجمہ روایت ہے ابی عبداللہ جدلی سے کہتے ہیں وہ کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سو فرمایا انہوں نے کہ نہ تھی فحش کی عادت رکھنے والی اور نہ جیتا فحش کہنے والی اور نہ بازاروں میں چیخنے والی اور بدلا نہ دیتی تھی برائی کا برائی سے ولیکن عفو کرتے اور درگذر فرماتی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور انکو عبدالرحمن بن عبد بھی کہتے ہیں **باب** ما جاء فی حسن العهد باب خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت ما غرت علی احد من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما غرت علی خدیجۃ وما رأیتها ولکنی أدرکتها وما ذاک إلا لکثرۃ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لها وإن کان لیذبح الشاۃ فیتبع بها صدائق خدیجۃ فیهدیها لهن

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھ کسی ازواج نبی پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جیسا رشک آیا مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکی زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انکو اور بیشک تھے آنحضرت کہ ذبح کرتے بکری پھر ٹکڑے کرتے خدیجہ کی کسی دوست کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے انکو ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے **باب** ما جاء فی معالی الاخلاق باب عمدہ اخلاق کے بیان میں **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إن من أحبکم إلی وأقربکم منی مجلسا یوم القیمۃ أحاسنکم أخلاقا وإن من أبغضکم إلی وأبعدکم منی یوم القیمۃ الثرثارون والمتشدقون والمتفیهقون قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارین والمتشدقین فما المتفیهقون قال المتکبرون

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جنکی اخلاق اچھے ہیں اور بیشک کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بڑے باتونی بڑ مارنیوالی دہن دراز ہیں عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ معلوم کیا ہم نے ثرثارین اور متشدقین کو اور کیا ہیں متفیہقون آپنے فرمایا تکبر کرنیوالی ف اسحاق بن ابوہریرہ سے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنے کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں پر بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبدربہ کا جو بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح ہے **باب** ما جاء فی اللعن والطعن باب لعن اور طعن کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن نہیں ہوتا لعنت کرنیوالا ف اسحاق ابن مسعود سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اسمیں کہ فرمایا آنحضرت نے لا ینبغی للمؤمن أن یکون لعانا یعنے لائق نہیں ہے مومن کو کہ لعنت کرنیوالا ہو **باب** ما جاء فی کثرۃ الغضب باب کثرت غضب کے بیان میں **عن** أبی هریرۃ قال جاء رجل إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی شیئا ولا تکثر علی لعلی أعیه فقال لا تغضب فردد ذلک مرارا کل ذلک یقول لا تغضب

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھا مجھکو اور بہت نہ فرما شاید کہ میں یاد کرلوں فرمایا آپنے غصہ مت کر وہ کئی بار یہ پوچھتا تھا آپ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر ف اسحاق بن ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے **عن** معاذ بن انس الجهنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم غیظا وهو یستطیع أن ینفذه دعا اللہ یوم القیمۃ علی رؤوس الخلائق حتی یخیره فی أی الحور شاء

ترجمہ روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضبط کرجاوے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اسکے جاری کرنیکی بلاوے گا اسکو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کرلیوے وہ جس حور کو چاہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ما جاء فی اجلال الکبیر باب بڑوں کی تعظیم میں **عن** قتادۃ أن أنسا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما أکرم شاب شیخا لسنه إلا قیض اللہ له من یکرمه عند سنه

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کرے کسی جوان بڈھے کی بسبب سن اسکے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کریگا اسکے لئے ایسا

شخص کی تعظیم کرے اسکی وقت بڑھاپے کے ف یہ حدیث غریب ہے ہمین جانتے ہم اسکو مگر یزید بن بیان اور ابوالرجال انصاری کی روایت سے **باب** ماجاء فی النہی عن ہجر
ابواب ارکان ملاقات کے بیانمین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین والخمیس فیغفر فیہما لکل
عبد لا یشرک باللہ الا المتہاجرین یقول ردوا ھذین حتی یصطلحا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہولی جاتی ہین دروازہ جنت کی
دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اور بخشدیے جاتی ہین وہ لوگ کہ شرک نکیا اُنہون نے اللہ تعالے کی ساتھ مگر وہ دونون شخص کہ جنہون نے ترک ملاقات کی ہو فرماتا ہی اللہ تعالی پھیر دو اُن دونو
کو یہانتک کہ صلح کرین اپسمین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے بعضے روایتونمین لفظ ذروا کی بجائے ردوا کی اور مراد متہاجرین سی متصارمین ہین اور یہہ روایت
مثل اُس روایت کے ہی کہ مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام یعنے حلال نہین مسلمان کو ترک ملاقات اور قطع
محبت کرے اپنی بہائی سے تین دنسی زیادہ متصارمین صرم سے ہی بمعنے قطع کے یعنے متہاجرین سے وہ دو شخص مراد ہین کہ جنہون نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب
چھوڑدی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضرورت کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہین اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہونے بغیر اسکے کہ اپنے بہائی سے
کوئی امر خلاف شرع فسق و فجور و بدعت ظہور مین آوے ترک ملاقات کی ہو اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جایز ہے قابل ملامت نہین اور سلف سے ثابت ہے چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تین شخصون سے جنہون نے غزوۂ تبوک سے تخلف کیا تہا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی بیبیون سے ایک ماہ کامل ترک ملاقات کی اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما سی ایک مدت بات نکی اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کے
بسبب اسکی کہ اُسنے ایک کتاب تصنیف کی تہے علم کلام مین مگر ان سب مین نیت بخیر چاہیے جیسے کہ ان بزرگون کی تہی (کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوۃ) **باب** ماجاء
فی الصابر باب صبر کے بیانمین **عن** ابی سعید ان ناسا من الانصار سالوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سالوا فاعطاھم ثم قال
ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یتصابر یصبرہ اللہ وما اعطی احد شیئا ھو
خیر واوسع من الصبر ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ چند لوگون نے انصار کے کچہہ مانگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی پہر آپنے اُنکو دیا پہر مانگا پہر دیا پہر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچہہ مال تو
حبس نہین کرکہتا مین اُسکو تمسے چہپا کر اور جو غنا ظاہر کرتی ہے یعنے قناعت کرکے غنی کرتا ہے اُسکو اللہ تعالے اور جو ترک سوال کرے لوگون سے اُسکو سوال سے بچاتا ہی اللہ تعالے اور جو صبر کی عادت
ڈالی اُسکو توفیق صبر دیتا ہے اللہ تعالے اور کسی کو کوئی چیز نہ ملے بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے ف اسبابمین انس سے ہے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث
مالک سے اور دونون لفظ مروی ہین یعنے فلن ادخرہ او فلم ادخرہ معنے دونون کے ایک ہین غرض یہی ہے کہ تسے روکتا نہین مال کو جو آتا ہے تمہین کو دیتا ہون +
باب ماجاء فی ذی الوجہین باب دو منہہ رکھنے بات کہنی والے کے بیانمین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من
شر الناس عند اللہ یوم القیمۃ ذا الوجہین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدترین آدمیونکا قیامت کے دن ذوالوجہین ہے
ف اسبابمین عمار اور انس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی التمام باب چغلخور کے بیانمین **عن** ہمام بن الحارث قال مر رجل علی
حذیفۃ ابن الیمان فقیل لہ ھذا یبلغ الامراء الحدیث عن الناس فقال حذیفۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ
قتات قال سفیان والقتات النمام ترجمہ روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گذرا ایک مرد حذیفہ بن یمان کی پاس سے سو کہا اُسنے کسی نے یہ لوگونکی باتین لگاتا ہے امیرون کے
پاس سو کہا حذیفہ نی سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہے داخل نہوگا جنت مین قتات کہا سفیان نے قتات چغلخور ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
باب ماجاء فی العی باب تامل سے کلام کرنیکے بیانمین **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان
والبذاء والبیان شعبتان من النفاق ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور تامل کرنا کلام مین دو شاخین ہین ایمان کی اور بیہودہ گوئی
اور بہت کلام کرنا دو شاخین ہین نفاق کی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر ابی عثمان محمد بن مطرف کے روایت سے کہا ابو عیسے نی اور عی کی معنے
قلت کلام کے ہین اور بذاء فحش گوئی اور بیان کثرت کلام جیسے کہ خطبا خطبہ پڑہتی ہین اور بہت باتین بناتی ہین اور لوگونکی تعریف کرتے ہین کہ جس سے اللہ راضی نہین
یعنے فساق کی مدح و ثنا کرتے ہین **باب** ماجاء ان من البیان لسحرا باب اس بیانمین کہ بعضا بیان جادو ہے **عن** ابن عمر ان رجلین قدما

فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ لَبِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ دو مرد اِلی زمانہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خطبہ پڑہا اُن دونوں نے سو تعجب کیا لوگوں نے اُنکی کلام پر سو مخاطب ہوے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بعضا بیان جادو کے یعنے موثر ہے مثل جادو کی راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان ف اسبابین عمار اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ما جاء فی التواضع باب تواضع کے بیانمیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ رجلا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نگھٹا یا صدقہ نے کسی مال کو اور نہ بڑہی معاف کرنیوالی مرد کی مگر عزت اور تواضع نکی کسی نے اللہ تعالے کے واسطے مگر بلند کیا اسکو اللہ نے ف اسبابین عبد الرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ الانماری سے بھی روایت ہے اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب ما جاء فی الظلم باب ظلم کے بیانمیں عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن ف اسبابین عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور ابی موسی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے باب ما جاء فی ترک العیب للنعمۃ باب نعمت کے عیب نکالنے کے بیانمیں عن ابی ہریرۃ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتہاہ اکلہ والا ترکہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ عیب نہیں کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانی کو عادت مبارک یہ تہی کہ اگر پسند ہوتا تو کہاتے نہیں تو چھوڑ دیتی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے اور وہ مولی ابن عزۃ الاشجعیہ کے باب ما جاء فی تعظیم المؤمن باب تعظیم مومن کے بیانمیں عن ابن عمر قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ لا توذوا المسلمین ولا تعیروہم ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من تتبع عورۃ اخیہ المسلم تتبع اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ قال ونظر ابن عمر یوما او یوما الی البیت او الی الکعبۃ فقال ما اعظمک واعظم حرمتک والمؤمن اعظم حرمۃ عند اللہ منک ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ چڑہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور پکارا آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ اُن لوگوں کے کہ اسلام لائی ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہونچا ایمان اُنکے دل تک مت ایذا دو مسلمانوں کو اور مت عار دلاؤ اُنکو اور مت ڈہونڈہو عیب اُنکی اسلئے کہ جو ڈہونڈہی عیب اپنے بہائی مسلمان کا عیب ڈہونڈہیگا اللہ تعالے اُسکے اور جسکے عیب اللہ ڈہونڈہیگا ذلیل کردیگا اُسکو اگرچہ وہ اپنے مکانمیں ہو کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمر نے ایک دن طرف بیت اللہ یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مومن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑا ہے بزرگی میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کے روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اسکے اور مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے باب ما جاء فی التجارب باب تجربہ کے بیانمیں عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلیم الا ذو عثرۃ ولا حکیم الا ذو تجربۃ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہیں مگر صاحب لغزش اور حکیم نہیں مگر صاحب تجربہ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے ترجمہ حلیم نہیں مگر صاحب لغزش یعنے حلیم کامل نہیں ہوتا جبتک خطا خلل اُس سے واقع نہو اور وہ خجالت کھینچکر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہو پھر جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہی کہ لوگ اسکی خطا بخشیں تب وہ اور وںکی خطا بھی بخشتا ہے اور حلیم کامل ہوتا ہے اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنے محکم کرنا کسی چیز کا اور اصلاح کرنا اُسکا خلل سے اور یہ حاصل نہیں ہوتا ہے کسیکو جب تک معرفت اشیاء کی اور فقہ اُسکا اور مصالح و مفاسد کاموں کے بجولی نہ جانے اور یہ بغیر تجربہ امور کے محال ہے پس حکیم وہی ہے کہ جسکو ان امور کا تجربہ کامل ہے باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعطہ باب اپنے پاس جو چیز نہو اُسپر اترانیکے بیانمیں عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ ومن لم یجد فلیثن فان من اثنی فقد شکر ومن کتم فقد کفر ومن تحلی بما لم یعطہ کان کلابس ثوبی زور ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اُسنے قدرت تو چاہیئے اُسکا بدلا دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلیکی تو چاہیئے کہ تعریف کرے یعنے دینی والیکی اسلئے کہ جسنے تعریف کی وہ شکر بجالایا اور جسنے نعمت کو چھپایا کفران نعمت کیا اور جسنے اپنی کو اُس چیز سے کہ اُسکی ساتہ جو اُسنے نہیں پائی وہ گویا کہ دو کپڑے پہنی والا ہے ف اسبابین اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور مراد قول

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کی یہ ہی کہ ناشکری کی اُسنے اُس نعمت کی جو اُسکو پائی اُسنی قدرت یعنی طاقت بدلہ دینی کی تو لہ جسنے اپنی کو آراستہ کیا اُسکی ساتھ الخ یعنی مثلاً علم و فضل و تفقہ اُسکو نہ تھا اور علما کی کپڑے پہنکر قصد کرتا ہی کہ لوگ اُسکی تعظیم و توقیر مثل علما کی کرین اور بسبب ظاہرداری کے زمرۂ علما مین معدود ہو پس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو اور لوگونمین اُسکا ہونا ظاہر کرے اُسکی مثال ہی ویسی ہی ہے **باب** جاء فی الثناء بالمعروف باب احسان کی عوض مین شکر کرنا کے بیان مین **عن** اُسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صنع الیہ معروفا فقال لفاعلہ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسکے ساتھ کیسنے احسان کیا اور اُسنی مُحسن سے کہا جزاک اللہ خیرا یعنی بدلا دی اللہ تعالے تجھکو نیک تو اُسنے پوری کردی تعریف اُسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے مجید ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو بروایت اسامہ بن زید مگر اسی سندسی اور مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اسکی **مترجم** بعون اللہ و قدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال و جواب تحریر ہوتی ہین کہ اُنکی مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو **سوال** ماباپ اگر مشرک ہون تو صلہ رحم اُنسے کری یا نہین **جواب** صلہ رحم کری اسما بنت ابی بکر سے مروی ہی کہ اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور برکیطرف راغبہ ہے یا دین اسلام سی بیزار ہی کیا مین احسان کرون اُسکی ساتھ آپنے فرمایا ہان احسان کر رواہ البخاری **سوال** اور مشرک کی صلہ کا کیا حکم ہے **جواب** اُسسے بھی صلہ رحم جایز ہے حضرت عمر نی ایک حلہ سیراء خریدا اور اُسی ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیجدیا کہ جوکے مین تمہارا رواہ البخاری **سوال** غیبت اہل فساد کا کیا حکم ہے **جواب** غیبت اہل فساد کے اور فاسق معلن کے جایز ہے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے آنیکی اجازت مانگی آپنے اُسی فرمایا بئس اخو العشیرۃ او ابن العشیرۃ الحدیث رواہ البخاری **سوال** غصہ مین کونسی الفاظ حضرت سے مروی ہین کہ اُنکا بولنا سنت ہے **جواب** کئی لفظ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ مین اُنہین استعمال فرماتی تھی اور متبع سنت کو ضرور ہی کہ اپنی تئین اور فحش باتونسی بہت بچاوی اور اُنکا خوگر نباوی کہ سنت نبوی اُسوقت بھی ہاتھ سے جانی نباوی چنانچہ وہ لفظ یہ ہین تربت یمینک و تربت یداک یعنے تیرے داہنی ہاتھ مین خاک ہو یا دونون ہاتھ ہو نمین عورتونکو فرماتی عقری حلقی یعنے بنجوٹی سر مُنڈی ویلک خرابی ہو تیری ویحک ابن سماک سے آپنے فرمایا اخساً یعنے پھٹکار ہے تجھپر زعم انفک یعنے تیری ناکمین خاک ہو وغیر ذالک **سوال** حق ہمسایہ جو قرآن و حدیث مین مذکور ہی اُسکی حد کہانتک ہے **جواب** حد جوار مین کئی قول ہین علمار کی حضرت علی سے مروی ہے من سمع النداء فھو جار یعنے جہانتک آواز جاوے وہانتک ہمسایہ ہے اور بعضون نے کہا ہے من صلی معک صلوٰۃ الصبح فی المسجد فھو جارٌ جسنے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑہی مسجد مین وہ تیرا جار ہے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے حق جار چالیس گہر تک ہے ہر جانب سے اور اوزاعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور بخاری نی ادب المفرد مین حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا الا ان اربعین دارا جار یعنے چالیس گہر تک حق جوار ہی اور روایت کیا ابن وہب نے یونس سے اُنہون نے ابن شہاب سے کہ چالیس گہر تک داہنی اور بائین اور آگی اور پیچھی حق جوار ہی اور اسمین دونون احتمال ہین یعنی یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گہر تک حق جوار ہے یا توزیع و تقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس گہر تک حق جوار ہی کہ مجموعہ اُنکا چالیس گہر ہوئے (فتح الباری) **سوال** جواز غیبت کے اسباب کون کون ہین **جواب** چھ سبب ہین اول تظلم یعنے مظلوم کو غیبت ظالم کی جایز ہے اور رواہی کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہی کہ فلانی شخص نے مجھپر یہ ظلم کیا فرمایا اللہ تعالی نے لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم الآیہ دوم استعانۃ یعنے تغییر منکر کے لئی اُس پاس کہ جو اُسکی قدرت رکھتا ہے اور یہ کہنا اُس سے کہ فلانا شخص فلانی معصیت کرتا ہے اُسی منع کردو سیوم استفتار یعنی فتوی طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہی کہ میرے باپ نے یا بھائی نے مجھپر یہ ظلم کیا ہی اسپر کیا فتوی ہے اور اگر تعیین نکرے اور یون پوچھی کہ اگر کوئی ایسا کری تو کیا حکم ہے تو یہ اولی اور احسن ہے مگر تعیین بھی جایز ہے بدلیل حدیث ہندہ کہ اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہین الحدیث چہارم تحذیر مسلمین عن الشر یعنے بچانا مسلمانونکا شر و فساد سی اور یہ کئی طرح ہوتا ہے اول یہ کہ جرح کرنا راویون پر حدیث کے یا گواہون پر یا مصنفون پر کہ باعث مسلمین جایز ہے بلکہ واجب ہے صونا للشریعۃ دوسرے یہ کہ خبر کردینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لی اُس سے نکاح کرنیکا تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی شے

احسان کے عوض شکر کرنا

مسائل دورین باب

کو خریدتا ہو اور اُسکے عیب سے آگاہ نہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضرور ہی مثلاً کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شراب خواری کی یا زنا کی تو اُسکے خریدار کو اطلاع کردی بہتر ہے اصلاح نہ بلزم فساد چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم و فقیہ کو دیکھی کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کی پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اُسکے عقاید باطلہ اُسمیں اثر کریں تو ضرور ہی کہ اُسے اطلاع کردی بنظر خیر خواہی پانچویں یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اُسکے عیب پر آگاہی نہیں رکھتا اور خوف ہے کہ اُس سے ضرر پاوی تو اُسی آگاہ کرنا بھی ضرور ہی چھٹیں مجاہرت فسق و بدعت یعنے ظاہر کرنا اپنی فسق و بدعت کا اور فخر کرنا شراب خواری اور زنا کاری پر پس جس گناہ میں کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اُسمیں غیبت اُسکی درست ہے ششم تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمی یا اقطع وغیر ذالک مگر اسکا جواز جب ہی ہے کہ صاحب لقب اُس سے برا نمانی اور جب برا جانی اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ الآیۃ (نووی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ❊ اَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہہ باب ہیں طب کے جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ❊ مترجم طب بحرکات ثلثہ علاج کرنا اور فارسی میں پزشکی اور طبیب کو فارسی میں پزشک کہتی ہیں اور طب بفتح طا طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں اور مطب علم طب خواندہ کہ الٰہی حاذق نہوا ہو اور طب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب یعنے مسحور اور طب جسمانی بھی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق رذیہ اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ اور ادویہ بے دو قسم ہیں حسیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح و تہلیل و تکبیر تحمید و تمجید وغیرہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاج کرتے تھی اپنی امت مرحومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھی کسی علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سی اور کبھی منضم فرماتی تھی اُسکے ساتھ پرہیز کو بھی اور کبھی اصلاح فرماتی تھی سنہ ضروریہ کی اور التفصیل ان سبکی ابواب کے ضمن میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے

باب فِی الْحِمْیَۃِ باب پرہیز کے بیان میں عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَۃٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ یَاْکُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ مَہْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّکَ نَاقِہٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَہُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَوْفَقُ لَکَ ترجمہ روایت ہے ام منذر سی کہ آئی میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھہ اُنکے حضرت علی بھی تھے اور ہمارے ایک شاخ کھجور کے ٹنگی ہوئی تھی کہا ام منذر نے پھر کہانے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ساتھہ اُنکے حضرت علی بھی کھانے لگے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ٹھہر جا ٹھہر جا ای علی اسلئے کہ تم ابھی بیماری سی اُٹھی ہو اور ضعیف ہو رہی ہو کہا ام منذر نے پھر بیٹھہ گئے حضرت علی اور کھانے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا راوی نے پھر طیار کئے ہمنے اُنکے واسطے چقندر اور جو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای علی اسمیں سے لو کہ یہہ تمہارے مزاج کے موافق ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان ہی سی وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن عبدالرحمن سے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چند روز رعایت پرہیز کی اور خیال کرنا مزاج کا ضرور ہی کہ پھر بیماری عود نکرے اور یقین ہے کہ ہماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کی تھے کہ کھجور کا مزاج گرم ہی وہ اُنکو نقصان کرتی اور چقندر اور جو اُنکو مفید تھے اور مہمان بغیر اجازت کی بھی اگر کھانی لگے جو چیز کہ کھانیکے لئے تیار ہے اُس صورتمیں کہ کسیکا انتظار نہو اور قرینہ سی رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں جیسے کہ آپ شاخ سی کھجور کھانی لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت کھڑے کھڑے کھا رہے تھی چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی کا بیٹھہ جانا منع کی بعد اُسپر دلالت واضحہ رکھتا ہے اور سلق و شعیر دونوں ملا کر پکائی ہونگے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن اور ابوداؤد کی روایت میں اوفق لک کے جگہہ انفع لک ہے اور ام منذر کا نام سلمی ہے انتہی قول المترجم روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نی ابو عامر سے اور ابوداؤد سی دونوں نے روایت کی فلیح بن سلیمان سے اُنہوں نے ایوب بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے اُنہوں نے ام المنذر سی کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مر وی ہے فلیح سی مگر اُسمیں یہہ کہا انفع لک اور کہا محمد بن بشار نی اپنی حدیث میں روایت کی مجھہ سے ایوب بن عبدالرحمن نے یہہ حدیث جدیدی غیر سے

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيْمَهُ الْمَاءَ ترجمہ روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہے اُسکو دنیا سے جیسے روکتا ہے ایک تم میں کا اپنی بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقا وغیرہ میں ف اسباب میں صہیب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہہ حدیث محمود بن لبید سے اُنہوں نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے اُنہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اُنہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنہوں نے محمود بن لبید سے مانند اُسکی اور ذکر کیا اُسمیں قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری خیانی بھائی ابی سعید خدری کے ہیں اور محمود بن لبید نے پایا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لڑکپن میں اور دیکھا ہے اُنکو منتبر جم حضرت علی کو آپنے سلق و شعیر کھانیکا حکم فرمایا سلق کا مزاج حارہی یابس ہے اول درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہی رطب ہے اول درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہی مرکب ہے دونوں سے اور وہ محلل و مفتح ہے اور اسود اُسکا قابض ہے اور نفع دیتا ہی دار الثعلب اور کلف اور خراز اور ثالیل کو جب طلا کیا جاوے اُسکا پانی اور قسل کرتا ہے قمل کو اور کہولتا ہی سُدّہ کبد کا اور طحال کا اور سیاہ قسم اُسکی قابض بطن ہے خصوصاً عدس کی ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذا رومی الکیموس ہی اور محرق دم ہی اور مصلح اُسکا سرکہ اور رائی اور اکثار اُسکا مولد قبض و نفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدت فضول مدر بول جلا کرنیوالا معدہ کا قاطع عطش ملطف حرارت اور اُسمیں ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہی اور تلیینہ یعنے آش جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اُسکا آیا ہے اسطرح بناتی ہیں کہ جو عمدہ قسم کے جو کوب ایکحصہ اور پانی شیرین پانچ حصہ ڈالکر آتش نرم میں پکاوین جب دو حصہ باقی رہجاوے اُتارین اور صاف کرکے بقدر حاجت استعمال کرین

باب ما جاء فی الدواء والحث علیہ باب دوا کرنے اور اسکی فضیلت میں

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً اَوْ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَاحِدًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ ترجمہ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ اعرابیوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا ہاں اے بندوں اللہ کے دوا کرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں رکھا کوئی مرض یعنے دنیا میں مگر رکھی ہے اُسکی لئے شفا یا دوا مگر ایک مرض عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا مرض ہے فرمایا آپنی بوڑھاپا ف اسباب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی خزامہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے منتبر جم حقیقت میں بڑھاپے کی کچھ دوا نہیں ہے پیر و صدغریب جنین گفتہ اند شاعر اکبرآبادی نے بڑھاپے کی حالت لکھی ہے اور احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے سے پناہ مانگی ہے

باب ما جاء ما یطعم المریض باب طعام مریض کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آتے آپنے گھر والوں میں کسی کو تپ حکم کرتے اُسکے لئے حریرہ کا سوپ بنایا جاتا اُسکے لئی پھر ایک چلو لیتی اُسمیں سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہی غمگین کے دل کو اور زائل کردیتا ہی اُسکی دل سے الم بیمار کا جیسے دور کرتی ہے ایک تم میں کی میل اپنے مونہہ پر سے ساتھ پانی کی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا زہری نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اُسمیں کا روایت کیا ہم سے یہ حدیث حسین جریری نے اُنہوں نے ابو اسحٰق طالقانی سے اُنہوں نے ابن مبارک سے اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اسی حدیث کا روایت کے ہم سے یہہ ابو اسحٰق نے منتبر جم حسار بالفتح والمد حریرہ ہے آٹی اور پانی اور گہی سے بناتے ہیں اور کبھی اُسے میٹھا بھی کردیتے ہیں اور پتلا ہوتا ہے اور تلیینہ بھی اُسے کہتی ہیں اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اُسکی دیگ حضرت کے گھر میں چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہانتک کہ وہ مرجاوے یا اچھا ہوجاوے اور سیدنا ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد میں فرماتی ہیں کہ وہ آش جو ہیں چنانچہ ابن ماجہ میں تصریح بھی آئی ہے کہ حسا شعیر سی ہی اور تاثیر اُسکی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے

باب ما جاء لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام باب مریض پر کھانی اور پینے کے لئے جبر نکرنیکے بیان میں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبردستی نکرو اپنی بیماروں پر کھانیکے لئے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اُنکو کھلاتا اور پلاتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے منتبر جم یعنے جیسے بعضی نادان کہتے ہیں کہ آدمی

ف مریض کو جبراً کھلانا پلانا نہ چاہیے چونکہ وہ ضعیف ہے بدن کے ضعف ہونے سے اسکے ہاضمہ میں ضعف آجاتا ہے ۱۲

اناج کا کیڑا ہے اور یہ سمجھکر بارو نکو زبردستی کیڑا کہلاتی ہیں اور سنت و ساحب کرکے انکو دق کرتے ہیں حضرت نے انکے مفہوم باطل کو رد کردیا واقع میں جسنی کہانی اور مینی سے قوت عنایت کی ہے وہ بی کہائی ہے یہی قوت دی سکتا ہی **باب** جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ باب کلونجی کے بیانمین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم اس کالی دانہ یعنے کلونجی کو اسلئے کہ اسمین شفا ہی ہر مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے **ف** اور اسبابمین بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **مترجم** حبۃ السوداء کو فارسی مین شونیز کہتے ہین ہندیمین کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی ہے اُسے کہتی ہین اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے اور سروسی سے محکی ہے کہ وہ حبہ خضرا ہی مگر یہ دونون قول غلط ہین صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے اور وہ کثیر المنافع ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا شفا من کل داء یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارکہ کا تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا کہ مُراد اس سے وہی اشیا ہین جو قابل تدمیر تھے اور وہ نافع ہی جمیع امراض بارده کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یا بسبب کے نسخون مین پس پہونچا دیتی ہے ادویہ بارده رطبہ کی قوتون کو طرف اعضا کی بسرعت تنفیذ اپنے کی جیسے کہ صاحب قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کا فورمین اسلئی ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضا مین پہونچا دی اور نظائر اسکے بہت ہین کہ اطبا مذاق اسی خوب جانتی ہین اور منفعت اسکی امراض حارہ مین محل تعجب نہین اسلئی کہ بعض ادویات بعض الامراض کو بالخاصیہ نفع بخش ہوتی ہین جیسے کہ انزروت اور جو مرکب ہوتی ہین اسکے ساتھ ادویہ مدسی مثل سکنجبین وغیرہ کی مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حارہی باتفاق اطبا اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندھک حار کھلی ہین اور مزاج شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ مین اور وہ دافع نضج ہے کدودانہ کو پیٹ سے نکالدیتی ہے نافع برص ہے اور چودھاری بخار اور بلغمی بخار کو نفع بخشتی ہے اور سُدّون کو کھولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اور اگر کوٹکر شہد مین گوندکر گرم پانی ملاکر پیوین تو اُن کنکریون کو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ مین ہون اور مدر بول حیض ہے اور مکثر لبن اگر چند روز اسکی شرب پر التزام کرین اور اگر باریک پیسکر سرکہ مین ملاکر نیمگرم پیٹ پر طلا کرین کدودانہ کی قاتل ہے پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل مین تر کرین تو عمل اسکا اخراج کدودانہ اور کرم بطن مین قوی ہوجاتا ہے اور اگر باریک کوٹکر ایک پارچہ مین پوٹلی باندھکر سونگھین تو زکام بارد کو نافع ہے اور تیل اسکا نافع ہی دار الحیہ کو اور مسون کو اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ پئے لین بہر اور ضیق النفس کو نافع ہی اور ضماد اسکا پیشانی پر نافع صداع بارد ہے اور اگر سات دانہ اسکی عورت کے دودھ مین بھگو کر پیسکر ناس لیوین تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو اور اگر سرکہ مین پکا کر نیمگرم سے کلی کرین درد دندان کو مفید ہے اور اگر پیسکر ناس لیوین تو اُس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکھہ مین ابتدا اُترا ہو اور اگر پیسکر سرکہ کے ساتھ پھوڑے پر ضماد کرین تو اُسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو اور اگر مزمنہ ملتحمیہ کو تحلیل کرے اور ام صلبہ کو نرم کردی اور اُسکا تیل اگر ناک مین ٹپکا لین تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کوٹمین اور حبہ خضرا کی تیل مین سخت کرکے تین چار قطرے کانمین ٹپکا دین تو سردی کے درد کو اور ریح اور سُدّہ کو دور کرے اور اگر کوٹ کر روغن زیت مین بھگو کر تین چار قطرے ناک مین ٹپکا دین تو اُس کام کو نفع دی کہ جسمین کثرت سے چھینکین آتی ہین اور اگر جلا کر مومم کو گلا کر دُھن سوس مادیہن حنا مین ملاکر مرہم بنا دین اور اُن پھوڑونمین لگا دین جو رانونمین نکلتے ہین بخوبی نافع ہے مگر پہلے اُن پھوڑونکو سرکہ سے دھولین اور اگر باریک پیسین سرکہ مین اور طلا کرین تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسین اور دو درہم ہر روز ٹھنڈے پانی سے اُس شخص کو پلا دین جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے اور اگر اُسکی تیل کے ناس لین تو فالج اور لقوہ کو نافع ہے اور انکا مواد کاٹ دیتا ہے اور اگر اُسکی دھونی دیجاوے تو ہوام بھاگ جاوین اور اگر انزروت کو نیمگرم کرکے اوپر اُسکے شونیز چھڑکین تو صاحب لوسیر کو بغایت نافع ہی اور منافع اسکے اس سے دونی ہوگئے ہین ہمنے کچھہ تھوڑا سا بیان کیا اور شربت اسکا دو درہم سے اور زیادہ کا استعمال بعضون نے کہا قاتل ہے (زاد المعاد) **باب** جَاءَ فِي شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ باب اونٹون کے پیشاب پینے کی بیانمین **عن** اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ کچھہ لوگ آئی عرینہ کے نام ہی ایک قبیلہ کا مدینہ مین پھر پانی لگا انکو مدینہ کا سو بھیجدیا انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹونمین زکوٰۃ کی اور فرمایا پیو اُنکے دودھ اور پیشاب **ف** اسبابمین ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تحقیق اونٹون کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے بابمین گذری **باب** مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ اَوْ غَيْرِهِ باب زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالنے کے بیانمین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ

اراۃ رفعہ قال من قتل نفسہ بحدیدۃ جاء یوم القیمۃ وحدیدتہ فی یدہ یتوجاہا بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا ابدا ومن قتل نفسہ بسم فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس روایت کو یعنے یہ کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہ ماری اپنی جان لوہے سے یعنے چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آویگا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اسکی ہاتھ میں ہوگی بھونکتا رہیگا اسکی اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اسکے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اسکو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یجاء بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ بسم فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن ترد من جبل فقتل نفسہ فہو یتردی فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اسکے ہاتھ میں ہوگا اور وہ بھونک رہا ہوگا اسکے اپنی پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اسکے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے گرا دیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنے کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ ف روایت کی ہمسے محمد بن علا نے انہوں نے وکیع سے اور ابو معویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو مرفوع ہے اعمش سے یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اول سے اسیطرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جاویگا وہ نار جہنم میں اور اسمیں خالدا مخلدا فیہا ابدا مذکور نہیں اور اسیطرح روایت کی یہ ابو الزناد نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے یعنی جسمیں خلود کا ذکر نہیں اسلئے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہونگے دوزخ میں پھر نکلینگے اس سے اور یہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہینگے اسمیں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں فقیر کہتا ہے یا خلود سے مدت مدیدہ مراد ہے اور عرصۂ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہو یا قاتل سے وہ قاتل مراد ہے کہ جو اس قتل کو حلال جانکر مرتکب ہوا کہ محل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی النار ہوتا ہے اقول المبرہم عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث یعنی السم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دوا خبیث سی یعنی جسمیں سمیت ہو متبرجم دوا خبیث میں داخل ہے بخس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو باب ماجاء فی التداوی بالمسکر باب نشہ کی چیز سے دوا کرنیکے بیان میں عن وائل انہ شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ سوید بن طارق او طارق بن سوید عن الخمر فنہاہ فقال انما اتداوی بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لیست بدواء ولکنہا داء ترجمہ روایت ہے وائل سے کہ وہ حاضر ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپسے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا سو منع فرمایا آپنے اس سے کہا انہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اس سے فرمایا آپنے وہ دوا نہیں ہے بلکہ داء ہے یعنی مرض ہے ف روایت کی ہمسے محمود نی انہوں نے نضر اور شبابہ سے انہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ماجاء فی السعوط باب سعوط کے بیان میں عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر ما تداوی بہ السعوط واللدود والحجامۃ والمشی فلما اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدہ اصحابہ فلما افاق قال لدوہم قال فلدوا کلہم غیر العباس ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے دوا ؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مونہہ میں ڈالی آپکے دوا اصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے فرمایا آنحضرت نے دوا ڈالو انکے مونہہ میں پھر سب حاضرین کے مونہہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے متبرجم سعوط بالفتح وہ دوا ہی جو ناکمیں ڈالی جائی جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض کو ایک جانب سے مونہہ کی پلائی جاوے اور حجامت بچھنے لگانا اور مشی سے ادویہ مسہلہ مراد ہیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپنے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتی ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوئے آپنے حکم فرمایا کہ ہمنے منع کیا تھا اب تمنے جو دوا ڈالی اسکے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سبکے مونہہ میں دوا ڈالی جاوے اور چونکہ حضرت

نشہ کی چیز سے دوا کرنا

سعوط کا بیان

عباس اُسوقت حاضر نہ تھے وہ بچگئی اور یہ حکم آپکا کمال شفقت کی راہ سے تھا کہ آپکو منظور نہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مواخذہ رہی مجمہ البحار **عَنِ** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر ما تداویتم بہ اللدود والسعوط والحجامۃ والمشی وخیر ما اکتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مکحلۃ یکتحل منہا عند النوم ثلاثا فی کل عین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دوا تمہاری دوائینمین کی لدود ہی اور سعوط ہی اور حجامت اور مشی اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گذری اور بہتر جسکا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہی اسلئے کہ وہ نفع کرتا ہے بصر کو اور اُگاتا ہی بلکو کہا راوی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی کہ سرمہ لگاتی تھے آپ ہر روز اُس سے سوتی وقت تین سلائیاں ہر آنکھمین **ف** یہ حدیث حسن ہے لینے حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس سے مروی ہے **منہ مجمہ** اثمد بکسر ہمزہ پتھر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتی ہین اور وہ عمدہ ہے اور کبھی مغرب سے بھی لاتی ہین اور عمدہ تر اُسمین وہ ہے کہ جلدی ٹوٹی اور ملس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہو اور مزاج اُسکا بارد و یابس ہے نافع ہی آنکھہ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکھہ مین متولد ہو اور مدمل قروح چشم ہے اور مجلی بصر ہے اور دافع صداع ہے اگر ساتھہ حصل رقیق کے آنکھہ مین کھینچی اور اگر بار بار پیسا کر پلی مین ملا کر جلے ہوئے بدن پر لگاوین بہت نافع ہے اور پھوڑہون اور ضعیف البصر لوگون کو عادت اُس سی اکتحال کی بہت مفید ہے اگر اُسمین کچھہ مسک بھی ملا دیں (زاد المعاد)

باب ما جاء فی کراھیۃ الکی باب داغ دینی کی کراہت مین **عَنْ** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الکی قال فابتلینا فاکتوینا فما افلحنا ولا انجحنا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا داغ دینی سے کہا راوی نے پھر گرفتار ہوے ہم یعنے مرض مین پھر داغ دلوایا سو نہ چھٹکارا پایا ہمنے اور نہ مراد کو پہونچے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عمران بن حصین قال نھینا عن الکی **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا اُنہون نے کہ منع کئی گئے ہم داغ دینے سے **ف** اسباب ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی ذلک باب داغ کی رخصت مین **عَنْ** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن زرارۃ من الشوکۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری مین **ف** اسباب ابی اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہی متبرحکم کی لینے داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض مین اور روایات اسباب مین بہت ہین چنانچہ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابی بن کعب کے طرف اک طبیب پس اُسنی ایک رگ کاٹی اور اُسی داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ اکحل مین داغ دیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ ورم کر گئی پھر داغ دیا آپنے اور کہا ابو عبیدہ نے ایک مرد آیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اُسنی داغ کا تو فرمایا آپنے داغ دو اور گرم پتھرون سے سینک دو اور مروی ہے ابی زبیر سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اُنکی اکحل مین اور صحیح بخاری مین انس سے مروی ہے کہ اُنہون نے داغ دیا ذات الجنب مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھی اور احادیث نہی کی بھی کئی ہین چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہونگے آپکی امت سے جنت مین بغیر حساب کے کہ وہ جھاڑ پھونک نکرتے ہونگے اور داغ ندیتے ہونگے اور بد فال نہ لیتے ہونگے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہونگے غرض یہ کہ جمیع روایات اسباب مین چار طرح پر ہین اول مین فعل اُسکا دوسری مین عدم محبت اُسکی تیسرے مین ثنا اُسکی تارک پر چوتھے مین نہی اُس سے اور کچھہ تعارض نہین ہے ان سب روایتون مین بحمد اللہ والمنہ اسلئے کہ فعل اُسکا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اُسکی منع پر دال نہین اور ثنا اُسکی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اُسکا اولی اور افضل ہے اور نہی اُس سے علے سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اُس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل مین آوی واللہ اعلم (زاد المعاد) اور نہ یاد گا تو اِس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہین

باب ما جاء فی الحجامۃ باب حجامت کے بیان مین **عَنْ** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھی اخدعین مین اور کاہل مین اور پچھنے لگاتے تھے ستر ہوین اُنیسوین اکیسوین کو **ف** اسباب ابن عباس اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **منہ مجمہ** اخدعین تثنیہ ہے اخدع کا اور وہ دو نور گین ہین جانبین مین گردن کے اور کاہل دونون شانون کے بیچمین اور حجامت اخدعین پر نفع دیتی ہے امراض سر اور جمیع اجزا کو اور مثل منہہ اور دانتون اور کانون اور آنکھون کے اور ناک اور حلق کے جبکہ حدوث اُنکا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سی یا دونون سی ہو اور حجامت

کاہل پر نفع دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو اور صحیحین میں ہے کہ حضرت تین جگہ پچھنے لگاتی تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاریخ ہائی مذکور میں لگانا مسنون ہے اور خون اندر نہیں جوش اور تزاید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اسکے کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہی بہ نسبت فصد کی اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلا دحارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اسلیئے فرمایا آپنی خیر یا تداوتیم بہ الحجامۃ والفصد (زاد المعاد) **عن** ابن مسعودؓ قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ لم یمر علی ملاء من الملائکۃ الا امروہ ان مر امتک بالحجامۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ بیان کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال اس شب کا کہ سیر کرائی گئی انکو یعنے معراج کا کہ نہ گذری وہ کسی گروہ پر فرشتوں کی مگر حکم کیا انہوں نے کہ آپ حکم دیجئے اپنی امت کو حجامت کا **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے **عن** عکرمۃ قال کان لابن عباس غلمۃ ثلاثۃ حجامون فکان اثنان یغلان وواحد یحجمہ ویحجم اھلہ قال وقال ابن عباس قال نبی اللہ نعم العبد الحجام یذھب بالدم ویخفف الصلب ویجلو عن البصر وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین عرج بہ ما مر علی ملاء من الملئکۃ الا قالوا علیک بالحجامۃ وقال ان خیر ما تحتجمون فیہ یوم سبعۃ عشرۃ ویوم تسع عشرۃ ویوم احدی وعشرین وقال ان خیر ما تداویتم بہ السعوط واللدود والحجامۃ فاما المشی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لدہ العباس واصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لدنی فکلھم امسکوا فقال لا یبقی احد ممن فی البیت الا لد غیر عمہ العباس قال النضر اللدود الوجور **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس کے تین غلام تھے پچھنے لگانیوالی سو دو اسمیں سے مزدوری کرتے تھے اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس اور انکے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا کہا راوی نے اور کہا ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانیوالا لیجاتا ہی خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھ کو اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لیگئی نہ گذرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑو حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تاریخ جسمیں حجامت کرو تم سترہویں انیسویں اکیسویں تاریخ ہے اور بہتر ین دوا سعوط ہے اور لدود ہے اور حجامت اور مشی اور تحقیق کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لدود کیا عباس اور اصحاب انکے نے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسنے مجھے لدود کیا ہے پس جتنے گھر میں تھے سب کے لدود کیا گیا سوا آنحضرت کے جو عباس ہیں کہا نضر نے لدود بمعنے وجور ہے اور وجور ہی وہی دوا ہے جو منہ میں ڈالی جاوے **ف** اسباہیں عائشہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے

باب ما جاء فی التلوی بالحناء باب منہدی سے دوا کرنیکے بیان میں **عن** علی بن عبد اللہ عن جدتہ وکانت تخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضع علیھا الحناء **ترجمہ** روایت ہے علی بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انکی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے مجھے آنحضرت منہدی کہنیکا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر قاید کی روایت سے اور بعضوں نے قایدسی یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے قاید سے کہا قایدنی روایت ہے عبید اللہ بن علی سی وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادے سلمی سے اور عبید اللہ بن علی اصح ہی یعنے بہ نسبت علی بن عبید اللہ کے روایت کی ہے محمد بن علاء نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے قاید سے جو مولی ہیں عبید اللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولی سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنوی **مترجم** حنا بارد ہی درجہ اولی میں یابس ہے ثانیہ میں اور شجر حنا اور اعصان اسکے مرکب ہیں قوۃ محللہ سے کہ جوائی ہے اسمیں بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوت قابضہ سے کہ جوائی ہے اسمیں جو ہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اسکے بہت ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ کے جلے ہوئے کو اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع ہے قروح فم کو مضمضاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے اور سفوف اسکا اگر مموم میں ملا کر باختلاط روغن گل ضماد کریں تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اسکے خواص محررہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چیچک نکلتی ہو اور اسکے تلوے میں خوب منہدی لگاویں اسکے انمیں ضرر سی محفوظ رہیں اور اگر پیتے اسکے پانی میں ہمگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہم ملا کر پیویں اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت رکھیں تو ابتدای جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتی ہیں کہ ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اسنے

بہت کچھ مال خرچا مگر صحت حاصل نہوئی آخر بتائی اُسکو ایک عورت نے حنا کہ دس من تک پیوی اُسی پانیمین بھگو کر پیس پیسنی اور اچھی ہوگئی ناخن اُسکی اور نفیس بختی ہے
ضماد اچھالون اور پھوڑونکو جو ساقین اور رجلین مین نکلین اور یہ مجرب ہے مترجم کا **باب** ماجاء فی کراھیۃ الرقیۃ باب رقیہ کی کراہت مین **مترجم** رقیہ وہ دعا ہے
کہ جسکو بیمار پر پھونکین اور صاحب آفت کو اُس سے چھاڑین جیسے صرع وغیرہ انتہی قول المترجم **عن** ابن المغیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من الکوی او استرقی فقد برئ من التوکل **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سے کہ فرمایا آپنے جسنی داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کے وہ نکل گیا اہل توکل سے **ف** اسبابمین
ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فی الرخصۃ فی ذلک باب اسکی رخصت مین **عن** انس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقیۃ من الحمۃ والنملۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رخصت دی رقیہ کی بچھو مین
اور نظر بد اور نملہ مین **ف** مترجم کہتا ہی نملہ کچھہ دانی ہین کہ نکلتی ہین پسلی مین اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث اگی آتی ہے **عن** انس بن مالک ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقیۃ من الحمۃ والنملۃ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** اور یہہ نزدیک اسیر صحیح تر ہے معویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے
سفیان سی یعنی جو اوپر گذری اسباب مین بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزامہ سے بہی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا رقیۃ الا من عین او حمۃ **ترجمہ** فرمایا حضرت نے رقیہ نہین ہے مگر نظر بد اور بچھو
سے **ف** روایت کے شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انہون نے شعبی سے انہون نے بریدہ سے **مترجم** رقیہ کی بابمین احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہین بعضے دلالت کرتی ہین جواز پر چنانچہ
احادیث باب اور اسیطرح مسلم مین مروی ہے کہ بیمار ہوے حضرت اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نی آپ پر اور بہت سی روایتین وارد ہوئین اُسکے جواز مین اور بعضے احادیث دال ہین اسپر
کہ ترک اُسکا اولی ہے چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے کہ رقیہ نکرتے ہونگے اور اسیطرح روایت باب سابق کی اور کچھہ مخالفت نہین ہے ان
حدیثونمین بلکہ جسمین اُسکے ترک کی اولویت اور تارک کے تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اُس سے وہ رقیہ ہین جنکی معنی معلوم نہین یا کلام کفار سی ہین یا غیر عربی مین ہین یا
کسے اور زبان غیر معلومہ مین کہ احتمال ہے اُسمین شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوائے باری تعالی شانہ کی اور جسمین جواز مذکور ہے مراد اُس سے وہ رقی ہین جو ماخوذ ہین الفاظ
قرآن اور اسمار الٰہی سے کہ وہ منع نہین ہین بلکہ مسنون ہین اور بعضون نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لئے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے
لئے اور ابن عبد البر بہی اسیکی قائل ہین مگر مختار مذہب اول ہے یعنے مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہی بعضون نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر اور اسیطرح جو ماخوذ
ہون اذکار الٰہی سے اور مازری نے کہا جمیع رقی جایز ہین جب کتاب اللہ سے ہون اور منع وہ ہین جو لغت عجمی مین ہون یا معنے اُسکے معلوم نہون اسواسطے کہ احتمال ہے
اُسمین کفر کا اور کہا ہے کہ رقیہ اہلکتاب مین اختلاف ہے پس ابو بکر صدیق نے اُسی جایز کہا اور مکروہ کہا اُسکو مالک نے اس خوف سے کہ اُنہون نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا
اللہ کی کتابونکو اور جنہون نے اُنکو جایز کہا اُنہون نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہو اُنہون نے رقی کو اسلئے کہ غرض اُنکی اُسکے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تہی بخلاف سائر احکام
شرع کے اور مسلم مین مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی مالم یکن فیہا شی انتہی مافی النووی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت کے اس قول نی جو فیصلہ
کر دیا رقی کے بابمین وہ سب سے بہتر ہے **باب** ماجاء فی الرقیۃ بالمعوذتین باب رقیہ معوذتین کے بیانمین **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلتا اخذ بہما وترک ما سواہما **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تہے جنون سے اور آدمیون کی نظر بد سے یہانتک کہ اُترین معوذتین پہر جب یہہ اُترین لے لیا آپنے اُسکو اور چہوڑ دیا اُسکے سوا اور دعاون
کو استعاذہ کی **ف** اسبابمین انس سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نی یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
کا اور فضائل ان دو سورتون کے بہت ہین چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم چلے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کی بیچ مین کہ سخت اندہی آئی
اور ظلمت نے گہیر لیا سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہنے لگے معوذتین اور فرمایا اے عقبہ پناہ مانگو بیہہ دو سورتین پڑہکر کسی پناہ مانگنے والی نے مثل اُسکے پناہ نہ مانگی
(ابوداود) اور عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندہیری رات مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈہنے نکلے اور ہم نے پایا اُنکو تب فرمایا ہم سے آنحضرت نے
کہہ عرض کی مین نے کیا کہون فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شی سے یعنے پناہ ہوگی تجھی ہر شی سے

النسائی وابوداود **باب** ماجاء فی الرقیۃ من العین باب نظر بد کے رقیہ میں **عن** عبید بن رفاعۃ الزرقی ان اسماء بنت قیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افاسترقی لھم قال نعم فانہ لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین **ترجمہ** روایت ہے عبید سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگجاتی ہے کیا رقیہ کراؤں انکے لئے فرمایا آپنے ہاں اسلئے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوجاتی تو نظر بد غالب ہوجاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہوسکتی اسلئے نظر بھی غالب نہیں ہوسکتی ورنہ قوت اسمیں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہوجاسکتی تھی **ف** اسباب میں عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہمسے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین یقول اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ویقول ھکذا کان ابراھیم یعوذ اسحق واسمعیل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ دعا کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی لئے ان کلمات سے اعیذکما سے لامۃ تک اور معنے انکے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے بوسیلہ کلمات خدا کی کہ پوری ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنے سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنی والی چیز سے اور ہر آنکھ جنون میں ڈالنی والی سے اور فرماتی تھی کہ ابراہیم علیہ السلام انہیں الفاظ سے تعوذ فرماتی تھی اسحٰق اور اسمعیل کو **ف** روایت کیے ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے ہم معنی اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** ہامہ کل ذات سم یعنے وہ چیز کہ فکر و غم میں ڈالی مثل مرض و آفات و بلیات کی اور لامۃ ای ذات لمم یعنے لمم والی چیز اور لمم ایک قسم ہی جنون کی یلم بالانسان ای تقرب منہ اور مراد عین لامہ سے نظر بد ہے اور مزید تفصیل اور تحقیق اسکی آگی آتی ہے **باب** ماجاء ان العین حق **ترجمہ** باب اثبات عین نظر بد میں **عن** حابس التمیمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا شیء فی الھامۃ والعین حق **ترجمہ** روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہامہ کی جو عرب میں مشہور ہے اور نظر بد کا اثر سچ ہی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر غالب ہوتی اور جب حکم کریں تمکو لوگ غسل کرنیکا تو غسل کرو **ف** اسباب میں عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی اور حدیث حبیہ بن حابس کے یعنے حدیث اول غریب ہے اور روایت کیے شیبان نے یحیے ابن ابی کثیر سے انہوں نے حبیہ بن حابس سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے اس سند میں ابی ہریرہ کا **ترجمہ** اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اسکا ثبوت ہے اور باجماع امت ثابت ہے کسی نے انکار نکیا اسکا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی معتد بہ عقلی اسکے ثبوت میں لازم نہیں آتا اور شارع نے اسکی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کے مگر جہالت اور غباوت اور اثر اسکا کئی احتمال رکھتا ہی اول یہ کہ عاین کی آنکھ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہونچتا ہے اور یہہ ممتنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے ممتنع نہیں بلکہ بعضے سانپوں میں واجب الوجود ہے یہ تاثیر کہی ہے کہ اسکے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہوجاتا ہے یا حمل گر جاتا ہی چنانچہ ابتر اور ذی الطفیتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت سے مروی ہے اور اسیطرح حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہونچتا ظاہر ہے دوم یہ کہ منبعث ہوتی ہوں جواہر غیر مرئیہ لطیفہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کرجاتے ہوں مسامات میں معین کے اور باعث ہوتی ہوں اسکے فساد و ہلاک کا سوم یہہ کہ پیدا کردیتا ہو اللہ تعالے ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہو کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں اور یہ قول منکران تاثیرات اشیا کا ہی اوس گروہ نے بند کرلیا اپنے اوپر دروازہ اسباب و علل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اسکی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نکریگا تاثیرات ارواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبایع مختلفہ رکھتی ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جدا گانہ ہی پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی متعذر نہیں اور صحیح قول اول ہے اور اسمیں اختلاف ہے علما کا کہ عاین پر حبر کیا جاوے کہ معین کی لئے وضو کرے یا نہیں پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہی ساتھ قول آنحضرت کے جو مروی ہوا ہے یعنے اذا استغسلتم فاغسلوا اور بروایت موطا وضو کا امر بھی آیا ہے اور امر موجب ہوتا ہے وجوب کے لیے اور مازری نے کہا ہی کہ صحیح میرے نزدیک

وجوب ہے اور بعید ہی اختلاف کرنا اُسکی وجوب مین جبکہ معین کے ہلاک کا خوف ہو اور عادۃ وضو عائن کا موجب صحت ہووے اور کیفیت وضو کی جسنی نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ مُستوی مین مذکور ہے اور وہ یہہ ہے کہ ہر ایک نے لاوین ایک پیالہ پانی سی بھرا ہو عائن کے آگے اور وہ اُسمین اپنی ہتیلیان ڈالکر دھووے اور اُسی مین کلی کرے پھر دھووے اپنا موہہ اُسی پیالہ مین یعنی غسالہ باہر لاوی پھر بایان ہاتہہ ڈالکر پانی لیوے اور داہنی ہتیلی پر ڈالی اسطرح کہ پیالہ ہی مین گرے پھر داہنا ہاتہہ ڈالکر پانی لیوی اور بائین اپنا موہہ اُسی پیالہ مین یعنی غسالہ باہر لاوی پھر بایان ہاتہہ ڈالکر پانی لیوے اور داہنی ہتیلی پر ڈالی اسطرح کہ پیالہ ہی مین گرے پھر داہنا ہاتہہ ڈالکر بائین پر ڈالی پھر بایان ہاتہہ ڈالکر داہنی کہنی پر پانی بہاوے پھر داہنا ہاتہہ ڈالکر بائین کہنی پر پانی بہاوی پھر بایان ہاتہہ ڈالکر داہنی پر پانی بہاوے پھر داہنا ہاتہہ ڈالکر بائین پر پانی بہاوے پھر بایان ہاتہہ ڈالکر داہنی گھٹنے پر پانی ڈالی پھر داہنا ہاتہہ ڈالکر بائین گھٹنے پر پھر دھووے اُسی مین داخل ازار اپنا پھر پکارے گی وہ پانی معین کے سر پر ڈالدیا جاوی اور داخل ازار سی یہان بعضون نے کہا ہی تہمت مُراد ہی یعنی ایک کونا تہمت کا جو اندر کیطرف ہو اور بدن سی لگا ہو اُسی سی ہی دھووے اور بعضون نے کہا مراد اُس سے وہ بدن ہے جو ازار مین ڈہنپا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہی مراد مذاکیر یعنے خصیہ اور ذکر ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اُس سے وَرک ہے کہ ازار وہین باندہی جاتی ہے زہے خلاصۃ مافی النووی وزاد المعاد و مُستوی) اور حجۃ اللہ مین ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے الہام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُسکی الہام سی معین کو اور اسی لیے ہی نظر جن کی انتہی **باب** ماجاء فی احذ الاجر علی التعویذ باب تعویذ پر اجرت لینی کے بیانمین **عن** ابی سعید قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فنزلنا بقوم فسألناہم القرا فلم یقرونا فلدغ سیدہم فاتونا فقالوا ھل فیکم من یرقی من العقرب قلت نعم انا و لکن لا ارقیہ حتی تعطونا غنما قالوا فانا نعطیکم ثلثین شاۃ فقبلنا فقرأت علیہ الحمد سبع مرات فبرأ و قبضنا الغنم قال فعرض فی انفسنا منہا شئ فقلنا لا تعجلوا حتی نأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما قدمنا علیہ ذکرت لہ الذی صنعت قال و ما علمت انہا رقیۃ اقبضوا الغنم واضربوا لی معکم بسہم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک چہوٹی لشکر مین پہر اُتری ہم ایک قوم کے پاس اور نا مگی ہمنے اُنسی مہمانی پہر مہمانی نکی ہماری اُنہون نے سو کاٹ کہایا کسی بچہوٹی اُنکے سردار کو سو آئی وہ ہم پاس اور کہا کوئی ہی تم مین کہ جہاڑتا ہو بچہو کو کہا ابی سعید نے کہ مین نے کہا ہان مین جہاڑتا ہون و لیکن نہ جہاڑونگا مین جبتک نہ دو تم ہمکو کچہہ بکریان کہا اُنہون نے ہم تمکو دینگے تیس بکریان سو قبول کیں اور پڑہنے لگا اوپر اُسکے کہ مین نے اُسپر الحمد سات بار سو اچہا ہو گیا وہ اور لیلین ہم نے بکریان کہا راوی نے کہ پہر ہمارے دلمین خیال آیا سو کہا ہمنے اپنی یارون سے مت جلدی کرو یہانتک کہ آوے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا جب آئے ہم آنحضرت پاس ذکر کیا مینے اپنے کام کا فرمایا آپنے کیونکر معلوم ہوا تمکو کہ سورہ فاتحہ رقیہ ہے پہر فرمایا آپنے لو بکریون کو اور لگاؤ میرا بہی ایک حصہ اپنے ساتہہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہی اور رخصت دی شافعی نی معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت لیوی اور کہا جایز ہے کہ چکا لیوی اور شرط کر لیوی وہ اپنی اجرت کو اور احتجاج کیا ہی اسی حدیث سے اور روایت کی شعبہ اور ابو عوانہ اور کئی لوگون نی ابی المتوکل سے اُنہون نے ابی سعید سی یہ حدیث **عن** ابی سعید ان ناسا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بحی من العرب فلم یقروھم و لم یضیفوھم فاشتکی سیدھم فاتونا فقالوا ھل عندکم دواء او راق قلنا نعم و لکنکم لم تقرونا و لم تضیفونا فلا نفعل حتی تجعلوا لنا جعلا فجعلوا لنا قطیعا من غنم فجعل رجل منا یقرأ علیہ بفاتحۃ الکتاب فبرأ فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکرنا ذلک لہ قال و ما یدریک انہا رقیۃ و کرہ ذکرہا منہ و قال کلوا و اضربوا لی معکم بسہم ترجمہ روایت ہے ابی سعید سی کہ کچہہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی گذرے ایک قبیلہ پر عرب کے پہر نہ مہمانی کی اُنہون نے اور نہ ضیافت کی اُنکی پہر کچہہ شکایت ہو گئی اُنکے سردار کو یعنے بیماری و غیرہ کی سو آئی وہ ہمارے پاس اور پوچہا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے کہا ہان و لیکن تمنے نہ مہمانی کی ہمارے اور نہ ضیافت کی سو ہم دوا نکرینگے جب تک تم ہمارے لئی کچہہ مزدوری نہ ٹہیرا لو سو مقرر کیا اُنہون نے ایک گلہ بکریونکا سو لگا ایک مرد ہم مین کا اُسپر سورہ فاتحہ پڑہنے سو اچہا ہو گیا وہ سردار پہر جب حاضر ہوی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ذکر کیا ہمنے اُسکا اور فرمایا آپنے کس نے بتایا تجہ کو کہ وہ سورہ رقیہ ہے اور نہین ذکر کیا راوی نے کہ حضرت نے اُن بکریون کے لینے سے کچہہ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا آپنی کہاؤ وہ بکریان اور میرا بہی ایک حصہ اُسمین لگاؤ **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور یہ روایت صحیح ہے اعمش کے روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسیطرح روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ابی بشر سے کہ نام جنکا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتی ہین ابی المتوکل سے وہ ابی سعید سے اور جعفر بن ایاس ہی جعفر بن ابی وحشیہ ہین مشہور ہے

تعویذ پر اجرت لینی

اس حدیث مین تصریح ہی رقیہ کی اُجرت کی جواز پر اور اسپر کہ اُجرت اُسکی حلال و طیب ہے کراہت تک بھی اُسمین نہین اور اسی پر قیاس کیا ہی بعضون نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جایز کہا ہے اُسکو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابی ثور اور دوسرے لوگون کا سلف سے اور جو اُنکے بعد تہی اور منع کیا ہی اُجرت تعلیم کو ابو حنیفہ نی اور جایز کہا ہے رقیہ کے اُجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے اور تقسیم کرنا اُن بکریونکا اپنے یارون پر تبرعًا اور باعتبار مروت کے تہا ورنہ وہ سب حق تہا اُنہین صحابی کا جنہون نے رقیہ کیا تہا اور حضرت نی جو فرمایا کہ میرا بہی حصہ لگاؤ اسمین مقصود تہا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تہا اُسکی حلت مین کہ صحابہ کو معلوم ہوجاوے کہ اسمین کوئی شائبہ کراہت کی نہین حرمت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتہ ایسی ہی تہی چنانچہ غیر سی جو ایک بڑی مچھلی تہی اور اصحاب نے اُسمین سے کہایا تہا اور حارث جو ابو قتادہ نی شکار کیا تہا اُسمین سے بہی آپ نے حصہ اپنا مقرر کروایا اور قطیعًا من غنم جو حدیث مین وارد ہے اہل لغت نی کہا ہے کہ قطیعہ غالبًا مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریون کے لئے اور بعضون نے کہا ہی پندرہ سی پچیس تک کی لئے اور جمع اُسکی اقطاع اور اقططہ اور قطعان اور قطاع اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث واحادیث کے اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سی پڑہنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آوفت رسیدہ پر اور صاحب اسقام پر اور مسلم کی روایت مین ہے سید الحی سلیم یعنی لوگون نے انکر کہا کہ سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم یعنے لدیغ ہے اور لدیغ کاٹی ہوی کو سلیم کہنا باعتبار تفاول کے ہے جیسے دار المرضی والمرض کو شفاخانہ کہتے ہین ذکذا ذکر النووی فی شرح مسلم **باب** ما جاء فی الرقی والادویۃ باب رقی اور ادویہ تقدیر مین داخل ہے اس بیانمین **عن** ابی خزامۃ عن ابیہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ارأیت رقًا نسترقیہا ودواءً نتداوی بہ وتقاۃً نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئًا قال ہی من قدر اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی خزامہ سے وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہین کہ پوچہا مینے یارسول اللہ بہلا خبر دیجیے مجہکو کہ یہہ رقیہ جس سے جہاڑ پہونک کرتی ہین ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہین ہم اور بچاؤ کی چیز ین کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہین یعنے مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پہیرتے ہین اللہ کے تقدیر مین سے کچہہ فرمایا آپنے یہ خود تقدیر مین داخل ہین یعنی انکا ہونا ہے تقدیر مین لکہا ہی مثلا فلانی بیماری فلانی دوا سے جاوگی اور فلانی کے بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی **ف** یہہ حدیث حسن ہے روایت کیے ہے سعید بن عبد الرحمن نے اُنہون نی سفیان سے اُنہون نے زہری سی اُنہون نے ابن ابی خزامہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکی اور ابن عُیینہ سے دونون روایتین مروی ہوئی ہین سو بعضون نے کہا عن ابی خزامۃ عن ابیہ اور بعضون نے کہا عن ابن ابی خزامۃ عن ابیہ اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگون نے یہ حدیث زہری سے اُنہون نی ابی خزامہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح ہے اور ہم نہین جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی **مترجم** اس حدیث سی اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بہی تقدیر الٰہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسیطرح اور اسباب کے ساتہہ متوسل ہونا خلاف توکل نہین جیسا بعضے نادان کہتے ہین جو تقدیر مین ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بہی جو ہوگا وہ بہی تقدیر کے موافق ہے **باب** ما جاء فی الکمأۃ والعجوۃ باب کمأۃ اور عجوہ کے بیانمین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجوۃ من الجنۃ وفیہا شفاء من السم والکمأۃ من المن وماؤہا شفاء للعین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجوہ جنت کی میوون سے ہے اور اُسمین شفا ہے زہر سے اور کمأۃ ایک قسم ہے من کی جو بنی اسرائیل پر اُترا تہا اور پانی اسکے یعنے عرق اُسکا شفا ہے آنکہہ کے درد کی **ف** اسناد مین سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی نہین جانتے ہم اسے محمد بن عمر کے روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے **عن** سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکمأۃ من المن وماؤہا شفاء للعین **ترجمہ** اسکا حدیث سابق مین گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ ان ناسا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا الکمأۃ جدری الارض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکمأۃ من المن وماؤہا شفاء للعین والعجوۃ من الجنۃ وہی شفاء من السم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ چند لوگون نے اصحاب مین سے کہا ہے کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت نے کہ کماۃ من ہے اور عرق اُسکا شفا ہی آنکہہ کے اور عجوہ جنت کے میوہ مین سی ہے اور شفا اُسمین زہر سے **عن** قتادۃ قال حدثت ان ابا ہریرۃ قال اخذت ثلاثۃ اکمؤ او خمس او سبع فعصرتہن فجعلت ماء ہن فی قارورۃ فکحلت بہ جاریۃ لی فبرأت **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہ ابو ہریرہ نے کہا لیے مینے تین کماۃ یا پانچ یا سات اور نچوڑا مینے اُنکا عرق اور رکہدیا اُسکو ایک شیشہ مین پہر آنکہہ مین لگایا ایک لڑکی کے تو اچہی ہوگئی وہ **مترجم** کماۃ بفتح کاف وسکون میم وفتح ہمزہ ایک نبات خودرو ہے کہ زمین مین خود بخود بغیر جوتے بوئے اُگتی ہے ہندی مین اُسی کہنبی کہتے ہین

حضرت نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اس سے یہ مراد نہیں کہ حقیقۃً وہ من ہے اسلئے کہ من تو مثل ترنجبین کے ایک شئی لاجسام سے برستی تھی بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جوتی بوئی جیسے انکو من عنایت فرمایا ویسی ہی تمکو یہ عنایت کی اور بعضوں نے کہا من اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امتنان اور احسان فرمایا اسکے ساتھ اپنے بندوں پر اور یہ جو فرمایا کہ پانی اسکا شفا ہے آنکھ کے اسمیں تین قول ہیں اول یہ کہ عرق اسکا ملاوین ادویہ چشم میں نہ یہ کہ اکیلا اسی استعمال کریں یہ ذکر کیا ابو عبید نے دوسرے یہ کہ اسی گرم کرکے عرق نچوڑ لیویں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ اگر اسکے اخلاط فاسدہ کو دور کردیتی ہے اور باقی رہجاتی ہیں منافع اسکے گرم کرنے سے تیسرے یہ کہ آب کمأۃ سے مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کمأۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش میں برستا ہے اور استقول میں اضافت ملک کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی نے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اسکا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اسکے سوا اور کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جاوے اور ادویات سے (زاد المعاد) اور عجوہ ایک قسم عمدہ ہی کھجور مدینہ کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ حضرت کی بوئی ہوئی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کھاوے اسکو سحر و سم اثر نکرے الحدیث اور دفع سحر و سم کی خاصیت اسی نوع میں ہے یا یہ دعا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صبح سے مراد نہار ہونا کہا نا اور اسکے درخت کو لین کہتے ہیں (کرمانی) اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ فقط دعا ہے آنحضرت کے اس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں اور عدد سات کے توقیفی ہیں جیسے عدد رکعات نماز کے یعنی تراسکا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اسکی رسول کو (نہایہ) **عن** قتادۃ قال حدثت ان ابا ہریرۃ قال التوہ یزد وآء من کل داء یاتہ الثام قال قتادۃ یاخذ کل یوم احدی وعشرین حبۃ فیجعلہن فی خرقۃ فینقعہ فیستعط بہ کل یوم فی منخرہ الایمن قطرتین والایسر قطرۃ والثانی فی الایسر قطرتین وفی الایمن قطرۃ والثالث فی الایمن قطرتین وفی الایسر قطرۃ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا حدیث پہونچی ہے مجھے کہ ابا ہریرہ نے کہا شونیز دوا ہے ہر مرض کے مگر موت کہا قتادہ نے لیتے ہے ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑی میں پوٹلی باندھکر بھگو دیتے پانی میں پس ناکمیں ڈالتے ہر روز داہنے نتھنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک اور دو کر دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنی میں ایک اور تیسرے دن داہنی میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک **باب** ماجاء فی اجر الکاہن باب ثمن کلب اور اجر کاہن کی حرمت میں **عن** ابی مسعود قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتی کی قیمت یعنی سے اور زانی کی خرچی سے اور کاہن کی مٹھائی سے یعنے اسکی مزدوری سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** کہانت بکسر کاف و فتح مصدر ہے باب نصر ینصر سے اور جب ارادہ ہو عرب کا کہ کہی فلانا شخص کاہن ہو گیا تو کہتا ہے کھن بضم ہا اور کہانت عرب میں تین قسم تہی ایک یہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تہا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باسترق سمع اور یہ فنا ہو گئی بعثت سی سول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے یہ کہ یہ اقطار ارض اور اکناف عالم میں جو وقایع اور حوادث ہوں اُنسے خبر دی اور ان دونو قسموں کا معتبر لاوے وہ یہ ہے کہ استدلال کرے امور پر بسبب اسباب و مقدمات کے کہ دعوی کرے اسکے پہچاننے کا اور کبھی ہدد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب معتادہ ہیں اور یہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ اور تکذیب کی ان سب کے شرع نے اور منع فرمایا اسکی تصدیق سے (نووی) فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نہی میں رمال حفار بند اہل فال بدفال جوسی شمٹی اور باطل ہے قول اُن سبھونکا نہیں لائق تصدیق کے انمیں سے کوئی اور مصدق اُنکا منکر ہے قرآن و حدیث کا معاذ اللہ من ذلک اور یہ بلا پھیلی ہے اکثر بلاد اسلام اور خواص و عوام میں اعاذنا اللہ من ذلک کلہا اور ضرور ہے اہل علم کو انکار انکے معتقدین بی دین پر اور جملہ اہل بدع و ملحدین پر ہدانا اللہ رب العالمین وقفہم بصالح الاعمال والعقائد الی یوم الدین **باب** ماجاء فی کراہیۃ التعلیق باب لٹکے میں گنڈہ یا تعویذ لٹکانیکے بیان میں **عن** عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال دخلت علی عبد اللہ بن عکیم ابی معبد الجہنی اعودہ وبہ حمرۃ فقلت الا تعلق شیئا قال الموت اقرب من ذلک وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تعلق شیئا وکل الیہ **ترجمہ** روایت ہے عیسی بن عبد الرحمن سے کہا انہوں نے گیا میں عبد اللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور اُنکے بدن پر سرخی تہی یعنے مرض کے سو کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ وغیرہ فرمایا انہوں نے موت اُس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جاویگا اُسکو

کلونجی کا ذکر

کتی کی قیمت اور زنا کی خرچی اور کاہن کی مٹھائی کا بیان

گلے میں گنڈا تعویذ لٹکانے کی ممانعت

یعنے پہر تائید غیبی ہوگی ف حدیث عبداللہ بن حکیم کی جانتے ہین ہم اُسی فقط ابن ابی لیلی کی روایت سے روایت کی ہے محمد بن بشار نے اُنہون نے یحیے بن سعید سے اُنہون نے ابن ابی لیلی سے ہم معنے اسکی اور اسما بین عتبہ بن عامر سے بھی روایت ہے ترجمہ ابوداود مین عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان الرقا والتمائم والتولہ شرک یعنی تعاویذ اور تمائم اور تولہ ایسی شرک ہے رقا جمع ہی رقیہ کی مُراد اُس سے وہ رقیہ ہے کہ اُسمین نام ہون اصنام کے جیسے اہل ہند لونا چماری اور کلوا یر وغیرہ کی دُہائی دیتے ہین مگر جو خداوند کریم کے اسمائے حُسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہان مُراد نہین اور تمایم جمع ہے تمیمہ کے اور تمیمہ کہتے ہین ہر شے کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزین ہین کہ عورتین مشرکات اُسکو گلے مین لڑکون کے ڈالدیتی ہین اور خیال کرتی ہین کہ یہہ لعنویات دافع بلیات اور رافع آفات ہین اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اسلئے کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہوجاوے اُسے ہند مین ٹونکہ کہتے ہین اور اکثر مالنین وغیرہ کیا کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سبکو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اِن سے روکا آدمیکو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بی مشعور ہے کہ ایک ادنیٰ توہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کرکے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی سے چھوڑ دی وما ہذا الا احمق جلی اور ابن ماجہ مین بھی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈور اُنکے بدن پر پایا پوچھا تو اُنہون نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے سو اُنہون نے اُسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہین شرک سے پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابوداود سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے مین پیتل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے اُسنے کہا یہ واہنہ سے ہی فرمایا اُسے اُتار ڈال اسکو کہ نہ بڑھاوے گا تیرے لئی مگر وہن اور واہنہ ایک گھاس ہے شانہ اور ہاتھہ مین کہ اُسکے جھاڑ بنکو جو کچھہ لٹکاتے ہین اُسکو حرز الواہنہ کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ مین غرض حضرت نے بڑی فصاحت اور خوشطبعی سے جواب دیا کہ یہہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنے سُستے اور ضعف کا دین مین (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نی حُجۃ اللہ مین لکھا ہے کہ جس حدیث مین رقی تمایم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اوپر اُن چیزونکے جنمین شرک ہو اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسبابمین اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ وجل شانہ غرض یہہ کہ لٹکانا کسی تعویذ کا جو آیات الٰہی سے ہو شرک نہین چنانچہ بسند عمرو بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکونکو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون اور جو نابالغ ہوتے تھے اُنکے گلےمین لکھکر لٹکا دیتے تھے (ابوداود) **باب** ماجاء فی تبرید الحمی بالماء باب پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنیکے بیانمین **عن** رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی فورھا من النار فابردوھا بالماء ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کا جوش آگ سے ہے سو ٹھنڈا کرو اُسکو پانی سے ف اسما بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمی من فیح جہنم فابردوھا بالماء ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اُسکو پانی سے ف روایت کیے ہمسے ہارون بن اسحاق نے اُنہون نے عبدہ سے اُنہون نے ہشام بن عروہ سے اُنہون نے فاطمہ سے جو بیٹی ہین منذر کی اُنہون نے اسما بنت ابی بکر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور اسما کی حدیث مین کچھہ اور بھی ذکر ہے اِس سے زیادہ اور دونون حدیثین صحیح ہین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم من الحمی ومن الاوجاع کلھا ان تقول بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتی تھے صحابہ کو بخار اور سب دردون مین اِس دعا کی پڑھنے کو بسم اللہ سے آخر تک معنے اُسکے یہ ہین شروع کرتا ہون نام اللہ بڑے کی پناہ مانگتا ہون نام ساتہ اللہ بزرگ کے ہر بہتی رگ کے اور آگ کی گرمی سے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہین حدیث مین اور مروی ہے اِس حدیث مین عرق بعار یعنے رگ آوازکرتے ہوئی ترجمہ اِس حدیث کو باب سے کچھہ ایسا تعلق نہا مگر مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے ذکر کردیا کہ اسمین مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہون مین آگ کی گرمی سے اور یہ دعا آپنے بخار کے لئے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار مین اثر ہے نار کا انتہے اور جس بخار کے تبرید آپنے پانے سی فرمائی ہے شاید اُس سے بخار صفراوی ہو کہ اطبا اُسمین ٹھنڈا پانی پلاتے ہین اور برف مین ادویات کو سرد کرتے ہین اور اطراف مریض آپ سرد سے دھوتے ہین پہر بعید نہین ہے کہ حضرت نی یہی نوع مُراد لی ہو (نووی) **فقیر** کہتا ہے اگر سب بخار آپنے مراد لئے ہون تو بھی کچھہ اشکال نہین ہے اسلئے کہ آپ نے اُسکی حرارت کو حرارت جہنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطبا غافل ہون اور اُسے نہ سمجھین کہ وہ بغیر نور نبوت کی سمجھ مین نہین آسکتی اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرت کا نہ حکیمونکا اگر تمام جہان کے حکیم خلاف حضرت کی کہین سب جھوٹے ہین اور فرمانا آپکی کا قابل تسلیم اور لایق تعلیم ہے الحمد للہ علے ذالک

باب ۔ جذام کی بیماری اور اس سے بچنے کا بیان ۔ عن ۔ مثنیٰ و ضم و ہی جذامۃ و قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا ترد
ان الناس عن الفیل و ذا و برص و الرمد و یفعلون و لا یفعلون اولادھم ۔ ترجمہ روایت ہے بنت وہب سے اور نام انکا جذامہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے تھے ارادہ کیا میں نے کہ منع کروں میں اپنی امت کو غیلہ سے پھر دیکھا میں نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور نہیں ضرر پہونچاتے اپنی اولاد کو یعنے بسبب غیلہ کے
اُنکی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا ف ۔ اسماعیل اسماعیل بن امیہ سے یہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی مالک نے ابی الاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے
انہوں نے جذامہ بنت وہب سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اُس زمانہ میں کہ وہ دودھ پلاتی
ہو اور کیلہ تصغیر کرتا ہے اور اسمیں احتمال ہوتا ہے کہ ضمیر ہو جذامہ اور دودھ فاسد ہوا اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہونچے روایت کی ہم سے عیسے بن احمد نے انہوں نے
ابن وہب سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے جذامہ سے جو بنی ہیں وہب سے
کی کہ سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ قصد کیا میں نے کہ منع کروں غیلہ سے یہانتک کہ یاد کیا میں نے فارس و روم کو کہ وہ کرتے ہیں غیلہ اور اُنکی اولاد کو
کچھ ضرر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنے بیوی سے حالت ارضاع میں جیسا اوپر گذرا کہا ابو عیسے بن احمد نے اور روایت کی ہم سے اسحق بن عیسے نے
انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے مانند اسکے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے ۔ باب ما جاء فی دواء ذات الجنب ۔ باب ذات الجنب کے علاج میں
عن ۔ زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینعت الزیت و الورس من ذات الجنب قال قتادۃ و یلد من الجانب الذی یستلقیہ ۔ ترجمہ روایت ہے
زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب میں قتادہ نے کہا اور مونہہ میں ڈالی جاوے یہ دوا اُسی جانب سے کہ جسطرف درد ہے ف ۔ یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور ابو عبد اللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہیں ۔ عن ۔ زید بن ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط
البحری و الزیت ۔ ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوا کریں ہم ذات الجنب کے قسط بحری سے اور زیت سے ف ۔ یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی میمون سے کئی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے مراد اسکا مرض
ہے متعلق ذات الجنب اطبار کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی و غیر حقیقی سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اُس جہتی میں کہ باطن اضلاع میں ہے اور غیر حقیقی ایک
درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں بواسطہ خلیطہ موذیہ کے کہ بند ہوتے ہیں صفاقات میں سو پیدا ہوتا ہے اُس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب
الحقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب میں ظاہر ہو مسمے بذات الجنب ہے تسمیہ للشی باسم مکانہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اُس سے ہر درد ہے خواہ جنب میں
ہو یا ریہ میں سودا مزاج سے ہو یا اخلاط غلیظہ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگرچہ بغیر ورم اور بخار کے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزیں عارض ہوتی ہیں حمی یعنے بخار سعال
یعنے کہانسی وجع ناخس ضیق نفس یعنے تنگی دم اور نفض ہیضاری یعنے وہ نفض جو آرہ کی طرح چلے اور علاج مذکور نے الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو بیچ غلیظ
سے پیدا ہو اسکو قسط بحری بیحد مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات میں وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اُسے باریک پیسیں اور روغن زیت میں ملا کر نرمگرم مقام
ریح پر ضماد کریں یا لعوق فرماویں نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو قوی کرتا ہے اعضاء باطنی کو تقسیم کرتا ہے سُدّوں کی مسیحی نے کہا ہے
کہ عود و حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو مقوی ہے اعضای باطنہ کا دور کرتا ہے ریاح کو کہولتا ہے سدوں کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لیجاتا ہے فضل رطوبت
کو اور عود مذکور جدید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا یحیی نے جایز ہے کہ قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جبکہ حدوث اُسکا مادہ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت اختلاط علت کے
(زاد المعاد) ۔ باب ۔ عن ۔ عثمان بن ابی العاص انہ قال اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بی وجع قد کاد یہلکنی فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسحہ بیمینک سبع مرات و قل اعوذ بعزۃ اللہ و قدرتہ و سلطانہ من شر ما اجد قال ففعلت فاذھب اللہ
ما کان فلم ازل آمر بہا اھلی و غیرھم ۔ ترجمہ روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا
پھر آپنے فرمایا چھو درد کی جگہ پر سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہہ اعوذ سے اجد تک یعنے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کی ساتھ اُس چیز کے شر سے
جسے میں پاتا ہوں کہا راوی نے کہا ویسا ہی کیا میں نے پس دور کی اللہ تعالے نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو ف ۔ یہ حدیث حسن

ذات الجنب کا علاج

عن اسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سألها بما تستمشين قالت بالشبرم فقال حار جدا ثم سألتها بماذا تستمشين قالت بالسنا فقال لو كان في شيء شفاء من الموت كان في السنا رجمہ یہ حدیث اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ تم کس چیز سے مسہل لیتی ہو تو عرض کی اُنھوں نے شبرم کا فرمایا آپ نے کرم ہے نہایت گرم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے سنا کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز میں شفا ہوتی موت تو سنا میں ہوتی ف یہ حدیث غریب ہے مترجم شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اُس سے کچھ بڑا اُسکی شاخیں سرخ ہیں سفیدی مائل ہوتی ہیں اور سرہائی شاخوں پر کچھا ہے جو نکلتا اور اُسمیں پھول آتا ہے کچھ زردی مائل ہوا ہے پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اُسمیں دانی صغیر ہوتے ہیں مثل نظم کے مقدار میں سُرخ رنگ اور اُسکی شاخوں پر سُرخ چھال ہے اور مستعمل اُسمیں سے وہی چھال ہے یا دودہ اُسکی شاخوں کا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کی اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور ماء اصفر کو اور بلغم کو اور اکثر کو اُسکے کرب پیدا ہوتی ہے غثیان ہوتا ہے اور اکثار اُسکا قاتل ہے اور چاہیئے کہ جب اُسے استعمال کریں تو خالص دودہ میں بھگو دیں دو گھڑی اور دو منٹ اور دو بار اُسکا دودہ بدل دیویں یا تین بار پھر نکالکر سایہ میں سکھا لیں اور اُسمیں دو یا کثیر الماکل استعمال کریں یا ماء حمل کے ساتھ پئیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اُسکا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوت مزین کے موافق اور بعضے حکماء نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنے عرق اُسکا اُسمیں خیر نہیں اگر اُسے نہ پیئے تو بہتر ہے کہ تجربہ کار لوگ اُسے پاکر مار ڈالتی ہیں خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ بسیمات کا درجہ ہے اور اشیاء سمیہ کی استعمال میں احتیاط ضرور ہے وہ موت کا سامنا ہے اور سنا دوا کے معروف ہے عمدہ ترین مسہلات آنحضرت نے اُسکی تعریف فرمائی والحمد للہ والثناء **باب ما جاء في العسل** باب شہد کے بیان میں **عن** ابی سعید قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ قد سقیتہ عسلا فلم یزدہ الا استطلاقا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا قال فسقاہ ثم جاء فقال یا رسول اللہ انی قد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک اسقہ عسلا فسقاہ فبرأ رجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد حضرت کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتی ہیں فرمایا پلاؤ اُسی شہد پھر آیا وہ اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا اُسکو شہد اور دست اور بڑھ گئی فرمایا آپنے پلاؤ اُسکو شہد کہا راوی نے پھر پلایا اُسی پھر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا میں نے مگر اُس سے اور بڑھ گئی دست فرمایا آپ نے سچا ہی اللہ تعالیٰ نے اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلایا اُسکو شہد پھر پلایا اُسکو تیسری بار اور اچھا ہو گیا وہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفا تین چیز وں میں ہے شہد پینے میں یا پچھنے لگانے میں یا داغ دینے میں اگ سے اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے ابو عبد اللہ مازری نے کہا امراض تین قسم ہیں اول یہ کہ امتلاء دم سے ہوں اُسکی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اُسمیں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفرا یا بلغم وسودا سے ہو اُسکی دوا اسہال مناسب ہے ہی کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو سو حضرت نے اشارہ کیا اصل سے کو یا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاویں ان دواؤں سے تو آخر دوا گی ہے یعنے داغ دینا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کی حرارت سے یا برودت پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ میں امراض باردہ حارہ کے علی طریق التمثیل سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اُسکی دوا ہو گی مثل فصد وحجامت کے واسطے کہ اسمیں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہو گا تسخین سے اور تسخین موجود ہے عسل میں پس اگر حاجت ہو گی استفراغ مادہ بارزہ کی تو عسل قوت اسہال رکھتا ہی اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور اگر مادہ غلیظہ مزمنہ ہے تو کی یعنے داغ سے بہتر علاج نہیں اسلئے کہ جزء ناری اُسکا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادہ غلیظ کو زراد المسادی بتغییر یسیر **باب** **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عوفی رجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اُسکی موت آئی نہو اور سات بار کہے اُسکے پاس یہ دعا اسألک اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک تا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے تندرست کر دیگا اور منع اُس دعا کے یہ ہیں مانگتا ہو نہیں اللہ بزرگ مالک عرش بڑے تخت کے کہ شفا دی تجھکو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے **باب** **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم او اخاہ قرحۃ او شکوۃ فان امی ولد قطعۃ من النار فلیطفئہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار فلیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح وقبل طلوع الشمس ولیغمس فیہ ثلاث غمسات ثلاثۃ ایام فان

لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمِّسْ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبِّعْ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَلَيْسَ لَهَا دَوَاءٌ إِلَّا النَّارَ أَوْ الْمِسْعَاطَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی کسیکو تم میں سے بخار اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہئے کہ اُسے بجھا دی پانی سے یعنے جیسے آگ بجھاتی ہیں سو چاہئے کہ اُترے بہتی نہر میں اور مونہہ کرے جدہر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسول تک لیعنے شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندہ کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اُترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہئے کہ اُسمیں تین غوطے لگاوے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہوا تین دن میں تو پانچ دن پھر اگر اچھا نہوا پانچ دن میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہوا تو نو دن سو لگتا ہے کہ نو دن سے اُسکا مرض متجاوز نہوا اللہ کے حکم سے ف یہ حدیث غریب ہے معترجم کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے صحت دیگا اسلئے کہ اللہ تعالے

اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے چنانچہ سیکڑوں بار اپنی عادت مبارک اُسکی تصدیق کے لئے خرق فرماتا ہے اسیطرح اگر بطور معتاد نہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہو گی الحمد للہ علے ذلک عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِوِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ وَأُخِذَ لَهُ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ ترجمہ روایت ہے ابی حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد کو اور میں سُنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اُسکا جاننے والا مجھسے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنے پھر یہ کیفیت گذری کہ حضرت علی پانی لاتے تھے اپنی سپر میں اور حضرت فاطمہ زخم مبارک دھوتی تھیں اور میں بوریا جلاتا تھا پھر چھڑکی راکھ بوریے کی آپکے زخم مبارک پر ف کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معترجم کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جسکو سلاطین ہدیے بھیجیں اُسکے سر میں بوریے کی راکھ لگائی جاوے اللھم صل علی محمد وآلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جایز ہے اگر خوف عُجب کا نہو جیسا کہ سہل نے کیا مگر عُجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند ہی ہو جاتا ہے اسلئے ذکر ہونا مفید ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم مریض پر تو دعا کرو اُسکو درازی عمر کی اسلئے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اُسکا دل خوش کر دیتی ہے ف یہ حدیث غریب ہے مسائل مسئلہ معترجم مسئلہ امر مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لئے بقل مکان مسنون ہے چنانچہ بخاری نے اسپر استدلال کیا ہے حدیث عرنیین سے کہ اُنکو آپنے حکم دیا مدینہ سے باہر جانیکا مسئلہ محرم کو بھی ضرورۃ پچھنے لگانا جایز ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل میں پچھنے لگائی ہیں اپنے سر مبارک میں اور آپ محرم تھے رواہ البخاری مسئلہ بخاری میں حضرت سعد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہوا سمیں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں انتہے اور طاعون بروزن فاعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنے صیغہ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہم لفظ موت عام پر مانند وبا کے اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون بثور ہیں کہ ورم مولم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اُسکا گرد اگرد سُرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اُسکے ساتھ ہی خفقان و قئی شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں اور کبھی انگلیوں اور ہاتھوں میں بھی نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں خلیل نے کہا طاعون وبا ہے اور وبا ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو اور ابو بکر بن عربی اور ابو الولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخان قریش شام کی راہ سے لوٹ آئے (بخاری) مسئلہ البان اتن یعنے گدھی کا دودھ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا اُنھوں نے حکم اُسکا ابو ادریس سے سو کہا اُنھوں نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے گوشت ہی منع فرمایا اور خاص اُسکے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہونچا (رواہ البخاری) کرمانی نے کہا ہے کہ حرمت لبن کے بسبب حرمت لحم کے ہے اسلئے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے مسئلہ حقیقت سحر کی اور تاثیر اُسکے ثابت ہے اور گئے ہیں اُسکے اثبات کیطرف اہل سنت اور گروہ علماء امت اور نہیں منکر اُسکے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالے نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ اور اشارہ کیا ہے اُسکے مرتکب کے کفر کیطرف اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اُسکے اثبات تاثیر میں اور جسنے سحر کیا تھا آنحضرت پر نام اُسکا لبید بن الاعصم تھا اور انکیدت تخیل تاثیر اُسکی آپ پر اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہہ امر منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اُسکا منافی ثقاہت نبیا ہے مگر یہ اعتراض اُنکا باطل ہے اسلئے کہ دلائل قطعیہ قایم ہوے ہیں صدق و صحت و عصمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام الٰہی سے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا مامور ہو جانا کسی سہو سے متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہونچنیوالی چیز سے ہرگز منافی منصب نبوت نہیں بلکہ یہہ کمال منصب نبوت ہی اسلئے کہ یہہ لوازم بشری ہیں اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے

مسائل ملحقہ ابن باب

اور تاثیر سحر مین اختلاف ہے مازری نے کہا ہے کہ بعضونکا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ مین الزوجین سے زیادہ نہین ہوتے اسلئے کہ اللہ تعالے نے اسیکو ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ اس سے بڑھکر کوئی اثر نہین اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اسکو تاثیر ہے سوا اسکے بلکہ اس سے بڑھکر ہوسکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی دونون سے واقع ہوئے تو پھر انمین فرق کیا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سبکو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اللہ تعالے کیطرف سے ساتھ خرق عادت کے کہ واقع ہوگی اسکی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہوگا اسکے لئے خرق عادت اور اگر خرق عادت اسکے لئے واقع ہوتے تو جتنے معاندین تھے انبیاء کی سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی و ساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہین کرتے اور اگر دعوے نبوت کرتے ہین تو خرق عادت واقع نہین ہوتے اور فرق ولی اور ساحر مین دو وجہون سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہین ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہین ہوتے فاسق پر اور ظاہر ہوتے ہے ولی اور متقی پر دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت و محنت بخلاف کرامت کے اور سحر مین اگر کوئی قول و فعل کفر کا نہین تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے پھر جسمین کفر نہین اسکی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل کیا جاوے اگر توبہ کرے اور امام مالک نے فرمایا کہ ساحر کافر ہے قتل کیا جاوے اور توبہ نہ لی جاوے اور اسے اگر توبہ کرے تو بھی قبول نہین بلکہ متحتم ہے قتل اسکا اور احمد بن حنبل نے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اسکے سحر سے مرا ہے اور اکثر اسکے سحر سے لوگ مرجاتے ہین تو قصاص واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مرگیا بسبب سحر کے مگر لوگ کہتے مرتے ہین اس سحر سے اور کبھی نہین مرتے تو قصاص نہین اسپر بلکہ دیت اور کفارہ اسپر واجب ہے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہی کہ ثبوت قتل ساحر بینہ ممکن نہین جبتک کہ وہ اقرار کرے (دوسری) مسلم ادعیات رقیہ پڑھکر پھونکنا بھی مسنون ہے چنانچہ مسلم مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بیمار ہوتا آپکے گھر والون مین تو پھونکتے اوپر معوذات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفخ ہے تیسرے تفل اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اسکے جمہور صحابہ اور تابعین نے کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیہ مین اور جایز رکھا ہے نفخ کو اور نفخ وہ ہے جس پھونکنے مین تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے کہ وہ بغیر تھوک کے نہین ہوتے ابو عبید نے کہا ہے کہ تفل کے معنون مین تھوک نکلنا شرط ہے اور نفث مین شرط نہین اور بعضون نے اسکے برعکس کہا ہے اور سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمایا انہون نے کہ ایسا پھونکتے تھے آپ جیسا کوئی پھونکتا ہے انگور خشک کہاتے وقت کہ اسمین تھوک نہین نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اسکا اعتبار نہین اور جس حدیث مین فاتحۃ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اسمین یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور پھینکتے تھے اس بیمار پر قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو نکلا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ مین اور مکروہ جانتے تھے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس مین گرہ لگائی ہو جیسے گنڈہ وغیرہ اور وہ کہ جسمین لکھے جاتی ہے خاتم سلیمان کی اور گرہ لگانا انکے نزدیک نہایت مکروہ ہے اسلئے کہ اسمین مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے نفاثات فی العقد واللہ اعلم (نووی باختصار) مسلم مین مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لاعدوی ولاطیرۃ ولاھامۃ اور مروی ہے ولانوء ولاغول اور عدوے اوپر مذکور ہوا اور طیرۃ مشہور ہے بدفالی اور صفر مین دو قول ہین اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالی نے نسئی فرمایا ہے دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ مین ایک کیڑا ہی کہ صفر اسکا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مارڈالتا ہی اس جانور کو اور کبھی اسے زیادہ اسمین عدوی کا خیال کرتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسیکی قایل ہین مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابو عبید اور اکثر علمائی حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے الو کہتے ہین عرب اس سے بدفالی لیتا تھا اور بعضون نے یہ سمجھا تھا کہ میت کی ہڈیان سڑکر الو بن جاتی ہین اور یہ تفسیر اکثر علما کی ہے اور نوء یعنے نچھتر مشہور ہے مراد اسکی نفی سی یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلانے نچھتر سے پانی برسایا اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہین کہ راہ مین ملتی ہین اور راہ رو کو راہ بھلاتے ہین اور متلون بالوان عجیب ہوکر انکو ہلاک کرتی ہین حضرت نے ان سب اوہام باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا الحمد للہ علی ذلک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الفرائض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب تقسیم ترکہ

کے ہین جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ مترجم فرائض جمع ہے فریضہ کی اور وہ مشتق ہے فرض سے اور فرض لغت مین بمعنی تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے اور اصطلاح شرع مین فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اسواسطے نام رکھا کہ سہام مقدر

مقطوع مبین ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہین تو اسمین لغوی معنی اور شرعی دونو یکجا ہوگئے کذا فی غایۃ الاوطار نا قلاً عن العالم گیریہ اور موضوع علم فرائض کا ترکات ہین اور غایت اس علم کی ایصال حقوق ہے اہل استحقاق کو اور ارکان اسکے تین ہین وارث اور مورث اور موروث اور شروط اسکی تین ہین موروث کی موت اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری چنانچہ حمل اور علم وصدارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالے اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہین کتاب السنۃ اور حدیث چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کے شہادت سے ثابت ہے اور اصل ثالث اجماع امت ہے چنانچہ دادی کے ارث عمر فاروق کی اجتہادسی ثابت ہے اور اسی پر اجماع اصحاب کرام کا اور قیاس کو فرائض مین کچھ دخل نہین کذا فی غایۃ الاوطار نا قلاً عن الطحطاوی مختصراً

اسکا بیان ترکہ کے مستحق وارث ہین

باب ماجاء فی من ترک مالاً فلورثتہ باب اس بیان مین کہ ترکہ کے مستحق وارث ہین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک مالاً فلاھلہ ومن ترک ضیاعاً فالی ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی چھوڑا مال تو وہ اسکے وارثونکا ہے اور جو چھوڑے ضیاع تو انکی پرورش میرے ذمہ ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کے زہری نے ابی سلمہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور اسمین طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اسکے اسمین جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور مراد من ترک ضیاعاً سے وہ ضیاع ہین کہ جسکے پرورش کے لئے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ مین اسکی پرورش کرونگا اور خرچہ اٹھاونگا معجم ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بروزن سحاب بمعنے زن وفرزند اور جو کہ آدمی کے نفقہ اور مؤنت مین ہون اور ہر ضعیف ونیازمند کہ امور حوائج مین محتاج ہو کسیکا اور بمعنے ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے اور یہان زن وفرزند مراد ہین نووی نے کہا ہے جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اسکا ادا اور پرورش حضرت کے خصایص مین تھا اور حکام پر واجب نہین گویا انکے نزدیک یہہ فرمانا حضرت کا تبرعاً تھا

تعلیم فرائض کی فضیلت

باب ماجاء فی تعلیم الفرائض باب تعلیم فرائض کی فضیلت مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فانی مقبوض ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسی لوگون کو اسلئے کہ مین وفات پانیوالا ہون **ف** اسحدیث مین اضطراب ہے اور روایت کے اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہون نے ایک مرد سے انہون نے سلمان بن جابر سے انہون نے ابن مسعود سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کے ہمسے یہ حدیث بیان کی انہون نے ابو اسامہ سے مانند اسکے معنون مین معجم دارقطنی اور ابن ماجہ مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور وہ بھلایا جائیگا اور پہلے وہی چھینا جائیگا میری امت سے اور ابو داود مین ہے کہ علم تین ہین اور سوا اسکے حاجت سے زیادہ ہے اول آیت محکمہ دوم سنت قائمہ سوم فریضہ عادلہ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا اور فرمایا آپنے اعلم ترامت مین علم فرائض مین زید بن ثابت ہین رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی والنسائی اقول مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اسپر اپنی حیوٰۃ دنیوی مین عمل کرے اور دوسرے وہ کہ اسکے وارث بعد اسکے موت کے اسپر عامل ہون اور علم میراث ایسا ہی پس نصف علم ہوا

لڑکیون کی میراث کا بیان

باب ماجاء فی میراث البنات باب لڑکیون کے میراث مین **عن** جابر بن عبد اللہ قال جاءت امرأۃ سعد بن الربیع بابنتیہا من سعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ھاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوھما معک یوم احد شہیدا وان عمھما اخذ مالھما فلم یدع لھما مالا ولا تنکحان الا ولھما مال قال یقضی اللہ فی ذلک فانزلت ایۃ المیراث فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمھما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین واعط امھما الثمن وما بقی فھو لک ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ آئین بی بی سعد بن ربیع کی اپنی دو لڑکیون کو لیکر جو بیٹیان تھین سعد کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان ہین سعد بن ربیع کی شہید ہوئے انکے باپ انکی رفاقت مین احد کے دن اور انکے چچا نے لی لیا سب مال ان لڑکیونکا اور نہ چھوڑا انکے لئے کچھ مال اور انکا نکاح نہین ہو سکتا جبتک انکا کچھ مال نہو فرمایا آپنے اللہ حکم کریگا اس بابمین سو اتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے چچا کو کہ دیدین سعد کی بیٹیون کو دو ثلث اور انکی ماں کو آٹھوان حصہ اور باقی تیرا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے روایت سے اور روایت کے یہ شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے ترجمہ اولاد کی میراث مین اصل سہ آیت ہے جسکا شان نزول اس روایت مین مذکور ہوا قال اللہ تعالی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف الآیۃ یعنے اللہ کہ رکھتا ہے تمکو تمہاری اولاد مین مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتونکی پھر اگر نری عورتین ہون دو

اور پوتا کو دو تہائیان جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اسکو آدھا الآیۃ مترجم کہتا ہے کہ اگر دو لڑکیان ہون تو یہہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم مین ہین اور اجماع سلف منعقد ہے کہ انکا حکم بھی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمان) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ ماں سے اسطرح پر ہے کہ جب مر جاوے باپ یا ماں اور چھوڑ جاوے لڑکا اور لڑکی یعنے اولاد ذکور و اناث دونون قسم پس مرد کو اُسمین سے حصہ برابر دو عورتون کے یعنے مرد کو دو اور عورت کو ایک اس اعتبار کرین اور عورت کو ایک اس اور اگر فقط لڑکیان ہون اور لڑکا اُنکے ساتھ نہو تو دو لڑکیون یا اُسکے زیادہ کو دو ثلث ہین ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اُسی نصف ہی کل مال کا پھر اگر شریک ہو جاوے اولاد کی ساتھ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد مین کوئی نر بھی ہو تو پہلے اُسے حصہ دی لیوین مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کی واللہ اعلم اور اُسکے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اسطرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصے اور عورتکو ایک حصہ حاصل کلام یہہ ہے کہ بنات اناث کے ساتھ ملکر عصبہ بالغیر ہو جاتے ہین واللہ اعلم اور اولاد ذکر کا مرتبہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہو بلکہ حالت اولاد بیواسطہ کے ہے یعنے جیسا بیٹا بیٹی میت کے ہو تو پوتا پوتی ورثہ لینے مین اُنکے قایم مقام ہین کہ مرد اُنکے مثل مردان اولاد بیواسطہ کے ہین اور عورتین اُنکی مثل زنان بیواسطہ اور وارث ہوتے ہین یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہین اولاد بیواسطہ اور محجوب کرتے ہین یہ جیسا کہ محجوب کرتی ہین اولاد بیواسطہ پس اگر جمع ہو جاوین اولاد بیواسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بیواسطہ مین کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہین ہے اولاد بیواسطہ کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد بیواسطہ مین کوئی مرد نہو اور ہو دو یا اولاد بیواسطہ دو لڑکیان یا زیادہ تو میراث نہین ہے دختران پسر کو اُنکے ہوتے ہوئے مگر جبکہ ہو ویے اولاد پسر مین کوئی مرد کہ برابر ہو دختران پسر کے درجہ نسب مین یا نیچے ہو اُنسے تو بازر کہیگا یہہ مرد مال زیادہ کو دختران بیواسطہ سے اور تقسیم ہوگا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اُس مرد پر للذکر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بیواسطہ سے بچی پھر اگر کچھہ نہ بچے تو دختران پسر کو کچھہ نہین اور اگر اولاد بیواسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اُسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکونکی و دختر سے یعنے جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ مین ہین تو اُسے چھٹا حصہ ہے پھر اگر دختران پسر مین کوئی مرد ہو اور وہ بہ نسبت میت کے ان لڑکیون کے برابر ہو مرتبہ مین تو اُنکا کچھہ حصہ مقرر نہین اس صورتمین جیسے کہ اوپر کی صورتمین چھٹا حصہ تہا ولیکن اہل فرائض سے اگر کچھہ باقی رہیگا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اُسکے مرتبے مین ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہو جائیگا مرد کو دو حصہ عورت کو ایک اور جو اُس مرد سے نیچے کے درجے مین ہے اُسکو کچھہ نہ ملیگا اور اگر اہل فرائض سے کچھہ نہ بچے تو اُنکو کچھہ نہ ملیگا (مصفے شرح موطا) **باب** میراث بنت الابن مع بنت الصلب باب پوتیونکی میراث مین بیٹیون کے ساتھ **عن** ھزیل بن شرحبیل قال جاء رجل الی ابی موسیٰ وسلیمان بن ربیعۃ وسالھما عن ابنۃ وابنۃ ابن واخت لاب واخت فقالا للابنۃ النصف وللاخت من الاب والام ما بقی قالا لہ ائت عبد اللہ فاسالہ فانہ سیتابعنا فاتی عبد اللہ فذکر لہ ذلک واخبرہ بما قالا فقال عبد اللہ قد ضللت اذا وما انا من المھتدین ولکنی اقضی فیھا کما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للابنۃ النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ الثلثین وللاخت ما بقی ۱۲

ترجمہ روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایکمرد ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی اُن دونون سے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی سو اُنہون نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو ما بقی اور کہا دونون نے کہ جا تو عبد اللہ کی پاس اور پوچھہ اُنسے سو وہ بھی جواب مین ہمارا ساتھ دینگے سو آیا وہ عبد اللہ کے پاس اور ذکر کیا اسکا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی عبد اللہ نے کہا مین اگر یہی حکم دون تو گمراہ ہو گیا مین اور نہوا راہ پانے والونمین ولیکن فتویٰ دیتا ہون مین تجھکو جیسا فتویٰ دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو نصف ہے اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہو جاوین یہہ دونون حصہ ملکر دو ثلث اور ما بقی بہن کو ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو قیس اودی کا نام عبد الرحمن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہین اور روایت کی یہہ حدیث شعبہ نے بھی ابی قیس سے **مترجم** لڑکے اور پوتی کے حصونکی تحقیق ہمارے قول مین اوپر مذکور ہو چکی اور بہن حقیقی قایم مقام بیٹی کے ہے یعنے جب بیٹی نہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہین اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنے جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے جیسے پوتی بروقت نہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہین یہی حال بعینہٖ علاتی بہنونکا ہے بروقت نہونے حقیقی بہن کے اور جسطرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتی کو سدس ملتا ہے ایسی ہی ایک علاتی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے اور جسطرح دو بیٹیون کے ساتھ پوتیان بالکل محروم ہو جاتی ہین ایسی ہی دو حقیقی بہنون کے ساتھ علاتی بہنین بالکل محروم ہو جاتی ہین اسیطرح باوصف

ہونے دو بہنوں حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنوں کے بھائی علاتی یا چاچا تو یہ بہنیں بھی عصبہ ہو جاوینگی **فائدہ** پوتیوں میں مذکر اسفل کا بھی عصبہ کر دیتا ہی یہاں یہ بات بھی ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنیں حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بھتیجا چھوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنوں کو ملینگے اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہن کو کچھ نہ ملیگا (علم الفرائض)

باب ما جاء فی میراث الاخوۃ من الاب والام حقیقی بھائیوں کی میراث میں

عن علی انہ قال انکم تقرؤن ھذہ الآیۃ من بعد وصیۃ توصون بھا او دین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وان اعیان بنی الام یرثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھتے ہو تم یہ آیت من بعد وصیۃ الآیۃ اور تحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ادائی دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہیں حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادران اخیافی کہ بھائی ہیں ایک ماں سے یعنے مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا ایک ماں باپ سے ہونہ علاتی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو **ف** روایت کی ہمسے بندار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہیں اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ابی اسحٰق کے سند سے اور وہ حارث سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے حارث میں اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک **مترجم** یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں یہ شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالےٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اسکے بعد مذکور ہے تو اجرا وصیت قبل ادائی دین ضرور ہے اور حضرت نے ادائی دین مقدم کیا وصیت پر سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ موخر ہے ذکراً اور تقدم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہی کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی (ایک ماں باپ سے اگر برادران علاتی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادران حقیقی کو ہے سو تمہیں وہم ہو کہ قرآن میں تو اللہ تعالےٰ نے سب بھائیوں کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخیافی کہ ایک ماں سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام ہے عصبات میں اور الرجل یرث اخاہ الخ تک تفسیر و تاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوۃ)

باب عن جابر بن عبد اللہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وانا مریض فی بنی سلمۃ فقلت یا نبی اللہ کیف اقضی فی مالی بان ولدی فلم یردد علی شیئا فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا آئی میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میری اور میں بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ میں سو عرض کی میں نے ای نبی اللہ کے کیونکر تقسیم کروں میں اپنا مال اپنی اولاد میں سو جواب نہ دیا آپ نے کچھ اور اتری یہ آیت یوصیکم اللہ الآیہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے

عن محمد بن المنکدر سمع جابر بن عبد اللہ قال مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وابو بکر وھما ماشیان فوجدنی قد اغمی علی فاتانی وقد توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علی من وضوئہ فافقت فقلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی او کیف اصنع فی مالی فلم یجبنی شیئا وکان لہ تسع اخوات حتی نزلت آیۃ المیراث یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ قال جابر فی نزلت **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ بیمار ہوا میں اور آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو اور پایا مجھے کہ بیہوشی آگئی ہی مجھ پر سو آئی آپ اور ابو بکر دونو پیدل تھے سو وضو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ڈالدیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھ پر سو ہوش میں آیا میں اور عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا حکم کرو میں اپنے مالمیں یا یہ کہا کہ کیا کروں میں اپنا مال یعنے یہ شک راوی ہے پھر حضرت نے کچھ جواب نہ دیا مجھکو اور انکی نو بہنیں تھیں یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہانتک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی یستفتونک سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے بارے میں اتری **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** ان دونوں باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھائی بہنوں کا ذکر کیا ہے پہلے ہم انکے خلاصہ احکام ذکر کرتے ہیں بعد اسکے آیۃ مبارکہ یستفتونک کی شرح کرینگے فاقول بعون اللہ وقوتہ بھائی اگر کل ماں باپ سے ہیں حقیقی ہیں اور اگر باپ ایک ہے علاتی ہیں اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہیں پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نر ہو تو اس صورت میں انکو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جبکہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی ارکیوں کے ساتھ یا پوتے کے ساتھ مگر جبکہ میت کا دادا نہ ہو اسطرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ ہیں کہ پہلے ذوی الفروض پر انکے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جاوے اور بعد جو باقی رہی وہ انکو ملے

اسطرح سے کہ مرد کو دو حصہ اور عورتکو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو انکو کچھ نہ ملیگا اور اگر میت نے باپ اور دادا اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورتمین حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسسے آدہا ہے کل مال کا اور اگر دو بہن یا دو سی زیادہ تو انہین دو ثلث ہین اور اگر انکے ساتہ کوئی بہائی حقیقی ہے میت کا تو پہر یہ بہنین ذوی الفروض نہین بلکہ عصبہ مین اب جو ذوی الفروض سے بچیگا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹیگا اس صورتمین انکا یہی حکم ہے مگر ایک مسئلہ مین کہ برادران عینی کو کچھ نہین بچتا اسلئے انکو شریک کردیتے ہین برادران اخیافی مین تاکہ بالکل بے نصیب نرہین اور صورت اسکی یہ ہے کہ مثلاً بندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادران اخیافی اور عینی کو تو پہونچا شوہر بندہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادران اخیافی کو ثلث اور باقی نرہا برادران عینی کو کچھ تو اس صورتمین برادران عینی کو برادران اخیافی کے شریک کردینگے اسی ثلث مین اور مرد انکو دو حصہ اور عورتو انکو ایک ایک حصہ تقسیم کرینگے اسلئے کہ یہہ سب بہائی ہین متوفی یعنے بندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بہائیونکا آب علاتی کا حکم سنئے کہ حال انکا مثل برادران حقیقی کے ہے جبکہ میت کا کوئی برادران حقیقی مین سے نہو انکے مرد برابر ہین ان کے مردون کے اور انکی عورتین برابر ہین انکی عورتون کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہہ شریک نہین ہوتے برادران اخیافی کے جیسے کہ شریک ہوگئے تہے برادران حقیقی اسلئے کہ جمع کیا تہا انکو ایک ماں نے بخلاف برادران علاتی واخیافی کے پس اگر جمع ہوجاوین برادران علاتی اور عینی اور عینی مین کوئی نرہو تو میراث نہین ہے علاتیون مین سے کسیکو اور اگر نہو وے انمین کوئی نر اور ہو وے عینی ایک بہن تو دیا جاویگا اسسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہوجاوین دو ثلث کہ انتہا ہے بہنون کے حصونکی اور اگر خواہران علاتی کے ساتہ کوئی مرد ہے تو اس صورتمین وہ اصحاب فرایض مین سے نہین بلکہ عصبہ ہین اگر اصحاب فرایض سے کچھ بچیگا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے تقسیم ہوجائیگا اور اگر نہ بچا تو انکو کچھ نہ ملیگا اور اگر خواہران عینی دو ہین یا زیادہ انکے لئے ہین دو ثلث اور میراث نہین انکے ہوتے ہوئے علاتی بہنونکو مگر جبکہ ہو انکے ساتہ کوئی بہائی علاتی پہر اگر ہے انکے ساتہ علاتی بہائی تو یہہ عصبہ ہین اول اصحاب فرایض پر ترکہ تقسیم ہو پہر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے اور برادران اخیافی کو حصہ پہونچتا ہے برادران علاتی کے ساتہ اسطرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سی زیادہ کو ثلث اور اسمین مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دو نامرد اور عورت اسمین سب برابر ہین بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران علاتی کا آب برادران اخیافی کا حال سنو کہ برادران اخیافی جو ایک ماں سے ہو وارث نہین ہوتی ساتہ فرزند میت کے نہ ساتہ پوتا پوتی کے اور اسیطرح وارث نہین ہوتے باپ اور نہ دادا کے ہوتے ہوئی اور انکے سوا اور صورتو نمین وارث ہوتے ہین بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو انمین سے سدس ہے بہن ہو یا بہائی اور اگر دو ہون تو ہر ایک کو ایک سدس اور اگر دو سی زیادہ ہین تو وہ سب شریک ہین ثلث مین مرد کو حصہ ہے برابر ایک عورت کے اور آیہ مبارک اِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَةً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے باب مین دو آیتین نازل ہوئین ایک اول سورۂ نساء مین ایک آخر مین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ کَانُوْٓا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَهُمْ شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصٰی بِهَآ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ وَصِیَّةً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌ یعنے فرمایا اللہ تعالے جل جلالہ وجل ثناء نے اور اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اسکو ایک بہائی ہے یا بہن تو دونو نمین ہر ایک کو چہٹا حصہ پہر اگر زیادہ ہون اس سے تو سب شریک ہین ایک تہائی مین بعد وصیت کے جو ہو وے یا قرض کے جب اور ورثا کا نقصان نکیا ہو یہہ کہہ کہا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا انتہی کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت مین پشت کار و ادر پشت شمشیر اور وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہین اور کلالہ بروزن سحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکہتا ہو نہ والد قولہ اسکو ایک بہائی ہے یا بہن اور مراد اس جگہ برادر یا خواہر اخیافی ہے باجماع امت قولہ جب اور ورثا کا نقصان نکیا ہو یعنے حصہ زیادہ ثلث سے نہو وے **باب** مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَةِ باب عصبات کی میراث مین **ترجمہ** عصبات جمع ہے عصبہ کی اور عصبہ مطلقاً لغت مین عبارت ہے محیط بالشی سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی مین موجود ہین کیونکہ عصبات میت کو ہر طرف سے گہیرے ہین اور تفصیل عصبات کی آخر باب مین مذکور ہوگی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حصہ اہل فرایض کو پہر جو باقی رہی وہ اسکا حق ہے جو مرد قریب تر میت سے **ف** روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے ابن طاؤس سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضون نے ابن طاؤس سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **ترجمہ** عصبہ نسبی ہے یا سببی نسبی تین قسم ہے عصبہ بنفسہ

ترجمہ برادران علاتی

ترجمہ برادران اخیافی

ترجمہ آیہ کلالہ

یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم مین یہ ہے کہ ثبوت عصبیت مین غیر کے ملنے کی حاجت نہین تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنے بذات خود بلا
انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوت عصبیت مین اگر غیر کا محتاج ہے اور یہہ غیر بھی اُس عصوبت مین شریک ہے تو عصبہ مع غیر ہے اور اگر غیر اُسکے ساتھ شریک نہین تو عصبہ
بغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لے لیتا ہے جمیع مال میت کا عند الانفراد یعنے بصورت نہونے ذوی الفروض کے اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اُسکے نسب مین میت تک
کوئی انثی اور وہ چار قسم ہے اوّل جزء میت پھر اصل میت پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جزء میت جیسے فرزند میت
پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنے پڑوتا اور پوتے کا پوتا مقدم ہے اصل میت پر اسکے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اُس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ
اور صاحب فرض پھر اُسکے بعد اور جو اُس سے اوپر ہو یعنے پردادا سر دادا الی غیر ذلک اور ذوی الارحام مین ہے پھر انکے جد میت کا جزء ہے جیسے
سگا بھائی پھر علاتی پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا پھر اُسکے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنے بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائی
کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو امام ابو حنیفہ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے مفتی بہ برخلاف صاحبین اور شافعی کے بعضون نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتوے
ہے یعنے بھائی مقدم ہین دادا پر طحطاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر انکے بعد میت کا جزء جد یعنے سگا چچا مقدم ہے پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے
پھر اُسکے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہون اعمام پدری مقدم ہین پھر بنی اعمام کے بعد باپکا سگا چچا مقدم ہے پھر اُسکا سوتیلا چچا ہے پھر اعمام پدر کے
بعد باپکے سگی چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اُسکے بعد باپکے سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اُسکے بعد سوتیلا
چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد اُنکا بیٹا اسیطرح مقدم ہے یعنے سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدری کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہون پس معلوم ہوا کہ عصبہ
کے چار سبب ہین بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت اور قرب درجہ کے بعد عصبات مین جب تفاوت ہو سگی سوتیلی کا ترجیح دیجاتی ہے قرابت کی قوی ہونیکی وجہ
سے سو عصبات مین سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلی بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے
کہ درجہ برابر ہونیکے وقت دو قرابت والیکی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ مین تفاوت ہونی سے اعلے یعنے اقرب مقدم ہوتا ہے برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا
اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قرابت رکھتا ہے باپکی طرف سے بھی اور مان کی طرف سے بھی اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کیطرف سے
مان کیطرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اُسکے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قرب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی
ہین بیٹیان بیٹون کے ہونی سے اور پوتیان پوتون کے ہونے سی اگرچہ درجات مین سافل ہون چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ لِلذَّکَرِ
مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ یعنے اللہ تعالی تمہاری اولاد مین وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتون کے حصہ کی برابر یعنے اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے
قسمت ہوگی دو سہم بیٹا لیگا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیان ہین تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لیگی اور دو سہم بیٹا لیگا اسیطرح بہنین اور بنا
بن کو سمجھنا چاہئے اور سگی سوتیلی بہنین عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہین اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنۡ کَانُوۡۤا اِخۡوَۃً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّکَرِ
مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ تو عصبہ بغیرہ چار عورتین ہین نصف اور ثلثین کی حصہ الیان وہ عصبہ ہو جاتی ہین اپنے بھائیون کے ہونے سے اگرچہ انکا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی
چنانچہ میت کی ابن الابن کا بیٹا یعنے پڑوتا عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اُس بہن کو جو اُس سے اونچے درجے والی ہے اور عصبہ مع غیرہ بہنین ہین بیٹے
کے ساتھ یا پوتیون کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنون کو بیٹیون کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ کا عصبہ اُنکی مان کا مولی ہے اور مولی سے مراد اس
مقام مین وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنیوالے دونون کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولی ہے غلام کا آزاد کرنیوالا پھر مولی العتاقہ کے بعد اُسکا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اُسکے عصبہ
پر اور بوجب ترتیب مقدم کے یہان بھی لحاظ ضرور ہے چنانچہ ابن معتق مقدم ہے پھر ابن الابن علی ہذا القیاس اور جبکہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولی کا یعنے آزاد کرنیوالے
کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولی کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے یا غلام آزاد نے اپنے مولی کا دادا اور اُسکا بھائی چھوڑا
تمام مال دادا کا ہے بنا بر اُس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ مین مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونون کے مابین مین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت مین عصبہ
بغیرہ نہین نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کہ عورتون کو ولا مین سے کچھ حصہ نہین مگر اُس غلام کا ولا ہے جسکو خود عورتون نے آزاد کیا ہو الی آخر الخ

انتہیٰ رغایۃ الاوطار) **باب** ماجاء فی میراث الجد اب دادا کی میراث کے بیان مین **عن** عمران بن حصین قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ فقال لک السدس فلما ولی دعاہ فقال لک سدس آخر فلما ولی دعاہ فقال ان السدس الاخر لک طعمۃ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اُسنی میرے بیٹے کا بیٹا یعنے پوتا مر گیا ہی سو میرا حصہ کیا ہی اُسکے مال سے فرمایا آپنے تجھے چھٹا حصہ ہے یعنے باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی آسی بلایا اُسکو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اُسنے بلایا آپنے اُسکو اور فرمایا یہہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنے حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور بسبیل عصبیت تمکو ملا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین معقل بن یسار سی بہی روایت ہے **ترجمہ** صورت مسئلہ لعات مین یون مرقوم ہی کہ ایکمرد مرا اور اُسنے دو بیٹیان چھوڑین اور یہہ دادا جو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تو دو ثلث بیٹیون کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جسمین سے ایک سدس دادا کو علے سبیل الفرضیت پھر دوسرا سدس بہی اُسے کو دیا علے سبیل العصبیت اور دونون سدس ایک مرتبہ مدنے کہ کسیکو یہہ شبہہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہی اور بواسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تہا اور باپ اور دادا کی تمن حال مین اول فرض مطلق یعنے خالی تعصیب سے اور دوہ چھٹا حصہ ولد کے ساتہ یا ولد الابن کے ساتہہ دوسری تعصیب مطلق یعنے خالی فرض سے دونون کے نہونیکے وقت یعنی جبکہ ولد اور ولد الابن نہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لیگا بطریق عصوبت تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونون وہ بیٹی یا پوتے کے ساتہ اور اس صورت مین باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنے سدس لیگا اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنے نصف لیگی اور جو باقی رہا اُسکو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لیگا انتہیٰ (غایۃ الاوطار) **باب** میراث الجدۃ باب دادی اور نانی کے میراث مین **عن** قبیصۃ بن ذویب قال جاءت الجدۃ ام الام او ام الاب الی ابی بکر فقال ان ابن ابنی او ان ابن ابنتی مات وقد اخبرت ان لی فی الکتاب حقا فقال ابو بکر ما اجد لک فی الکتاب من حق وما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی لک بشیء وسأسأل الناس قال فسأل الناس فشہد المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس قال ومن معک ذلک معک قال محمد بن مسلمۃ قال فاعطاہا السدس ثم جاءت الجدۃ الاخری التی تخالفہا الی عمر قال سفیان وزادنی فیہ معمر عن الزہری ولم احفظہ عن الزہری ولکن حفظتہ من معمر ان عمر قال ان اجتمعتما فہو لکما وایتکما انفردت بہ فہو لہا ترجمہ روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی مان کی مان یا باپ کی مان ابوبکر کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسا میرا مر گیا اور مجہے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچہہ کتاب اللہ مین سو کہا ابوبکر نے مین نہین پاتا اللہ کے کتاب مین تیرا کوئی حق اور نہین سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم دیا ہو اُنہون نے تمہارے واسطے کچہہ اور مین پوچہتا ہون لوگون سے پہر پوچہا اُنہون نے لوگون سے پہر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا اُسکو سدس فرمایا ابوبکر نے اور کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتہ کہا محمد بن مسلمہ نی کہا راوی نے پہر دیدیا اُسکو سدس پہر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکہتی تہی حضرت عمر کے پاس کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کیے معمر نے زہری سے مگر مجہے یاد نہین ہا جو کچہہ اُنہون نے کہا زہری سے ولیکن یاد رکہتا ہون معمر سے کہ حضرت عمر نے فرمایا اگر تم دونون جمع ہو جاؤ تو وہی سدس تم دونونکو ہے اور جو منفرد ہو تم دونون سے وہ سدس اُسکا ہی **ف** روایت کی ہمنے انصاری نے اُنہون نے معن سے اُنہون نے مالک سے اُنہون نے ابن شہاب سے اُنہون نے عثمان بن اسحٰق بن خرشہ سے اُنہون نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابی بکر کے پاس اور پوچہی اُسنے میراث اپنی فرمایا اُنہون نے نہین تیرا کتاب اللہ مین کچہہ حصہ اور نہ سنت رسول اللہ مین کچہہ حصہ پہر تو جا یہانتک کہ مین دریافت کرون لوگون سے پہر دریافت کیا لوگون سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نی مین حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ دیا آپنے جدہ کو سدس فرمایا ابوبکر نے کوئی تمہاری ساتہ اور بہی ہے تو کہڑے ہوئی محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تہا مغیرہ نے پہر جاری کر دیا سدس کا دینا جدہ کو ابوبکر نے کہا راوی نے پہر آئی دوسری جدہ حضرت عمر کے پاس اور پوچہا اُسنے اپنی میراث کو سو فرمایا حضرت عمر نے نہین ہے تیرا اللہ کی کتاب مین کچہہ حصہ ولیکن وہی سدس ہے پہر تم دونون اگر جمع ہو یعنے نانی دادی دونون وارث ہون تو وہی تقسیم ہو تم دونون پر اور جو اُن دونون مین سے اکیلی ہو تو اُسکا وہی سدس ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث سی اور اسباب مین بریدہ سی بہی روایت ہے **ترجمہ** جدہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ جدہ صحیحہ وہ ہے جسکی نسب الی المیت مین ایک باپ دو ماؤن مین داخل نہو اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤن کے مابین مین باپ داخل ہوا بواسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتہ نامار کہتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسد ہے اب اُسکی مان خواہ نخواہ جدہ فاسدہ ہو گی

چنانچہ نانا یعنے ماں کا باپ تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہی اسواسطے کہ دونوں مین یعنے میت کی ماں اور نانا کی ماں مین نانا واسطہ واقع ہوا اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی
اسکا پتہ احادیث مین مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہونگی تو شریک ہونگی اسی سدس مین بشرطیکہ جدات صحیحہ ہون اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام مین سے
نہ ذوی الفروض مین دوسری شرط جدات مین یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ مین مساوی ہون اسواسطے کہ جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدہ وارثہ
ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں اسیطرح جدہ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کے ماں انتہے (غایۃ الاوطار)

باب ما جاء فی میراث الجدۃ مع ابنہا باب جدہ کے میراث اُسکے بیٹے کے ہوتے ہوئے

عن عبد اللہ بن مسعود قال فی الجدۃ مع ابنہا انہا اول جدۃ اطعمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدسا مع ابنہا وابنہا حی ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اُنہون نے کہا جدہ کی میراث مین اُسکے بیٹا ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تہی کہ اُسکو کہلایا یعنے دلوایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سدس اُسکے بیٹا ہوتے ہوئے اُسوقت مین کہ بیٹا اُسکا زندہ تہا **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مرفوع مگر اسی سندسی اور راشد
کیا ہے بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو اُسکے بیٹا ہوتے ہوئے اور نہین وارث کیا اُسکو بعضون نے منہم مراد یہان سے جدہ دادی ہے اور بیٹا اُسکا یعنے
باپ میت کا زندہ تہا جان تو کہ جدات ابویات ہون یا امیات محروم و محجوب ہوجاتی ہین مامکے ہوتے ہوئے امیات اسلئے کہ مان قریب ہے ہی میت سے اور سبب کا ہر
اتحاد ہی یعنے سبب ارث کا مان ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور نانا مین اور مان مین قرب ہے میت کا ہی نہ نانی مین پس نانی اسلئے محروم ہوگی اور ابویات اسلئے کہ اتحاد سبب
ہے اور زیادت قرب بہی یعنے دادی باپکی مان ہین اور میت کے خود مان موجود ہی پس دادی محجوب ہوجاویگی اور باپ کے ہوتی ہوئے ابویات محروم ہوتی ہین اسلئے کہ
باپ قریب ہے میت سے نہ امیات اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سی منقول ہے کہ دادی وارث
ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بہی یہی مذہب اختیار کیا ہے حدیث باکی نظر کرتے ہوئے اور بعضون کا قول ہے کہ یہ جو حضرت
نے اُس جدہ کو دلوایا بالطور اطعام و انعام کے تہا ورنہ جدہ کے لئے کچہہ میراث ہی نہین اور اقرب و ابعد تقدیم میراث مین برابر ہین مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور
امام مالک نے موطا مین فرمایا ہے کہ مان کے ہوتی ہوئے نانی محروم اور اگر مان نہین ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے اور دادی مان کے ہوتے ہوئی محروم ہے اور باپ کے
ہوئی بہی اور اگر مان باپ دونو نہین ہین تو دادی کو سدس ہے بطریق فرضیت اور اگر جمع ہوجاوین دادی اور نانی دونو اور اور میت کا قریب تر کوئی اُنسے
نہ مان ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہی میت سے بہ نسبت دادی کے تو اُسے سدس ہے اور دادی محروم اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونون برابر ہین قرب مین میت
سے تو سدس منقسم ہے دونون پر اور میراث نہین اور جدات کو سوا دو جدہ کے اسلئے کہ آنحضرت نے وارث کیا ایک جدہ کو بعد ازان ابوبکر نے اصحاب سے سوال کیا حکم
جدہ کا پہر پہونچی اُنکو خبر آنحضرت کے پس دلوایا اُسی ایک سدس پہر آئی دوسری جدہ حضرت عمر کے پاس تو آپ نے فرمایا مین بڑہا نہوا لا نہین فرائض مین خدای تعالے
کی کچہہ اگر تم دونو جمع ہوجاؤ تو سدس منقسم ہوگا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اُسیکا ہی اور کہا مالک نے اسکے بعد مینی بجز اُسکے کہ کسی نے وارث کیا ہو سوا دو جدہ کی ابتدای اسلام
سے آجتک (انتہی نانی الموطا)

باب ما جاء فی میراث الخال باب ماموں کی میراث مین

عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف قال کتب منی عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ ورسولہ مولی من لا مولی لہ والخال وارث من لا وارث لہ
ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا اُنہون نے کہ لکہکر بہیجا میرے ساتہ عمر بن خطاب نے ابو عبیدہ کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اُسکا
جسکا کوئی رفیق نہین اور ماموں وارث ہے اُسکا جسکا کوئی وارث نہین **ف** اسیطرح عائشہ اور مقدام بن معدیکرب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخال وارث من لا وارث لہ **ترجمہ** فرمایا آپنے کہ ماموں وارث ہی اُسکا جسکا کوئی وارث نہین **ف** یہ حدیث
غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعضون نے اور نہین ذکر کیا اُسمین حضرت عائشہ کا اور اختلاف ہے اسمین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ بعضون نے وارث کیا
خالہ اور ماموں کو اور یہی کو اور گئے ہین اسحدیث کیطرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنیکے باہین ولیکن زید بن ثابت نی وارث نہین کیا ذوی الارحام
کو اور میراث کو بیت المال مین بہیجنے کا حکم کیا **مترجم** مغرب مین ہے کہ رحم اصل مین منبت ہے ولد کا اور اسکا ظرف پہر قرابت اور وصلت من جہۃ الولاد سمی بر
ہو گئی اسواسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے علحدہ کوئی کہا ذو رحم عبارت ہے لغت مین صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جہۃ الولاد ہو یا نہو اور مصنف رحمہ اللہ علیہ

چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اسلئے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہین میں معدود ہے ضرور ہوئے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے اور معنی شرعی یہ ہین کہ ذورحم وہ قرابت والا ہے جو صاحب فرض اور عصبہ نہو تو ذورحم وارث ہونکی تیسری قسم ٹھہری اسوقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فاروق اور مرتضی اور ابن مسعود اور ابو عبیدہ اور معاذ اور ابو درداء اور ابن عباس بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم توریث ذوی الارحام کی قائل ہین اور یہی قول ہے امام اعظم اور صاحبین کا اور جو انکے اتباع ہین اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایت شاذہ مین میراث ذوی الارحام کے قایل نہین انکے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہون تو متروکہ بیت المال مین رکھا جائیگا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذورحم وارث نہین ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنے زوجین اگرچہ صاحب فرض ہین مگر ذورحم انکے ساتھ وارث ہوتا ہے اسواسطے کہ انپر رد کسی فرض کا نہین پس اکیلا ذورحم تمام مال کو لیگا قرابت کے وجہ سے اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبات کی مانند ہے انمین اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابعد کا حاجب ہوتا ہے عصبات کے ترتیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہین جزء میت پہر اصل میت پہر جزء ابوین پہر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹیون اور پوتیون کی اولاد ہے خواہ مرد ہون خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہون یہہ مقدم ہین اصل میت پر پہر انکے بعد اصول میت ہین یعنے جد فاسد اور جدات فاسدات اگرچہ بعید درجہ عالی ہون پہر انکے بعد والدین میت کا جز مقدم ہے یعنے سگی بہنون یا سوتیلی بہنون کی اولاد اور اخیافی بہائی اور بہنون کی اولاد اور سگی بہائیون یا سوتیلی بہائیون کی بیٹیان اگرچہ سافل اور نازل ہون اور مقدم ہے نانا اون پر یعنے اخوات کی اولاد پر اور بنات اخوۃ پر بر خلاف صاحبین کے پہر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپکا باپ یعنے دادا ہی یا نان کا باپ یعنے نانا اور جدتین سے باپکی نان یعنے دلوی اور ماکی نان یعنے نانی مراد ہے اور اولاد انکی مامون اور خالہ مین اور اخیافی چچا ہین یعنے میت کے باپ کے مادری بہائی اور اخیافی کی قید اسلئے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات مین داخل ہین نہ ذوی الارحام مین اور پہوپہیان ہین ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہون یا سوتیلی یا مادری خلاصہ یہ کہ اخوال اور خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے مین برابر ہین یہان کوئی اقرب اور ابعد نہین اور انمین حکم یہ ہے کہ انمین سے جو منفرد ہوگا جمیع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہین تو دیکھنا چاہیئے کہ قرابت انکی متحد ہے یا نہین اگر متحد ہے اسطرح کہ سبکی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولی ہے بالاجماع یعنے سگا اولی ہے سوتیلے پر اور سوتیلا اولی ہے اخیافی سے خواہ قوی مرد ہو یا عورت اور اگر اقوی مین بھی تعدد ہو مع اتحاد القرابت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے اسطرح کہ بعض کے قرابت باپکی جہت سے ہے اور بعض کے ماں کی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے متروکہ کے دو تہائیان ہین اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے اور منجملہ قسم رابع چچاؤنکی بیٹیان ہین اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنے اخوال اور خالات اور اعمام اخیافی اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد بھی ذوی الارحام کی قسم رابع مین داخل ہے پہر اشخاص مذکورین اگر موجود نہون تو مستحق ہونگے میت کے باپون اور ماؤن کی پہوپہیان اور انکے ماموں اور خالائین اور باپونکی اخیافی چچا اور ماؤن کے چچا بالکل خواہ سگے ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید ہون بالعلو والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب ترا قسام اربعہ کے ہر قسم مین اور جبکہ ذوی الارحام درجہ مین برابر ہون اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم ہوگی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والون کے واسطے دو تہائیان ہین اور ماں کی قرابت والون کے واسطے ایک تہائی ہے انتہی ایضموان ہے غایۃ الاوطار کا

باب مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ مال وارث کی موت مین **عن** عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوا لَا قَالَ فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ رَوَاهُ رزین یہ حدیث حسن ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک غلام آزاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کوئی اسکا وارث ہو عرض کی صحابہ نے کہ کوئی اسکا وارث نہین کہا دیدو اسکا مال اسکے گانون والونکو **وعن** ابن عباس یہ حدیث حسن ہے صحیح شیخ نے لمعات مین کہا ہے کہ اسکا مال گانون والونکو دلوانا بطور صدقہ اور تبرعاً تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اسکا مصالح مومنین ہین پہر آپنے اسکے گانوالون خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپکی نظر مبارک مین ہوگی اور حاشیہ مشکوۃ مین ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہین ہوتا ایسے ہی وہ بھی کسیکے وارث نہین ہوتے اس سبب سے آپنے وہ مال اورون پر تقسیم کر دیا اور آپ نہ لیا **باب** **عن** ابن عباس أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

ف ۱ جدہ فاسدہ وہ جسمین کسی میت کی طرف مین سے کوئی واسطہ مذکر ہو جیسے باپکی نانا کی ماں اور جدات فاسدات وہ جسمین کسی میت کی طرف مین سے کوئی واسطہ مؤنث ہو جیسے باپکی نانی کی ماں اور ماکی نانی کی ماں ۱۲

ف ۲ اولاد وارث سے مراد صنف اول مین ما حد فرض کی اولاد ہے اور صنف ثالث مین عصبہ کی اولاد مراد ہے اور صنف ثانی اور رابع مین ہر قوی اولاد مین تقدیم اقرب کی ہوگی پہر قوی مین قرابت کے وقت ۱۲ منہ

صلی اللہ علیہ وسلم ولم یدع وارثا الا عبدا ھو اعتقہ فاعطاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میراثہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد مرگیا
زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ چھوڑا اُسنے کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اُسے اُسنے آزاد کیا تھا پھر دیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ترکہ اُسکا ف یہ حدیث
حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اسباب میں کہ جب مرجاوے کوئی شخص اور نچھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اُسکی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہو
مترجم مصنف نے بھی اس قول میں اشارہ کیا اسباتکی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا متبرعا اور صدقہ تھا گویا بیت المال میں سے اُسے دلوایا نہ یہ کہ وہ غلام وارث
تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا باب ما جاء فی ابطال المیراث بین المسلم والکافر باب کافر اور مسلمان میں میراث نہونیکے بیان میں عن اسامۃ بن زید
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم ترجمہ روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا ف روایت کیا ہے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے زہری سے مانند اسکے اور اسباب میں جابر اور عبد اللہ بن
عمرو سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کیا معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اسکے اور روایت کیا مالک نے زہری سے اُنہوں نے علی بن حسین سے اُنہوں نے عمر بن عثمان
سے اُنہوں نے اسامہ بن زید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور حدیث مالک کے وہم ہے وہم کیا اُسمیں مالک نے اور روایت کی بعضوں نے مالک سے سو کہا
اُس سند میں عن عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمر بن عثمان اور عمر و بن عثمان بن عفان مشہور ہیں اولاد عثمان سے اور نہیں جانتے ہم عمرو بن عثمان کو
اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعضوں نے مرتد کی میراث میں سو بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے داخل کردیا اُسکے مال کو بیت المال میں
مسلمانوں کے اور کہا بعضوں نے وارث ہونگے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا اُنہوں نے اسی حدیث مذکور سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کافر کا اور یہی قول ہے شافعی کا عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتوارث اھل ملتین ترجمہ روایت ہے جابر سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتے دو ملت والے آپسمیں ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر کے روایت سے کہ روایت کی اُنسے ابن ابی
لیلے نے مترجم موانع ارث چار ہیں ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا دوسرے رق یعنے ملک ہونا اگرچہ ملک ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسیطرح جس غلام کا
نصف یا زیادہ آزاد ہو چکا ہو امام اعظم اور امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک میراث پاوے قاتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدر کی ساقط ہو جاوے مگر مانع
میراث ہے چوتھے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافا للشافعی حقیقۃً ہو جیسے حربی اور ذمی میں یا حکماً چنانچہ مستامن اور ذمی دار الاسلام میں یا چنانچہ دو حربی دو ملکوں مختلف
کے چنانچہ ترکی اور ہندی میں کہ انمیں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان اُنکے انتہائے غایۃ الاوطار کا باب ما جاء فی ابطال میراث القاتل باب قاتل
کو میراث نہونیکے بیان میں عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القاتل لا یرث ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا ف یہ حدیث صحیح نہیں نہیں پہچانی جاتی مگر اسی سند سے اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے لینے اُسنے
حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کردیا اُنہیں میں احمد بن حنبل اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا قتل خطا ہو یا عمد اور بعضوں نے کہا قتل خطا میں
وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالک کا مترجم باقی موانع ارث ابھی سبب کے اور گذرے باب ما جاء فی میراث المرأۃ من دیۃ زوجھا باب شوہر کے
دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں عن سعید بن المسیب قال قال عمر الدیۃ للعاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجھا شیئا فاخبرہ الضحاک
ابن سفیان الکلابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان ورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجھا ترجمہ روایت ہے سعید بن مسیب سے
کہ کہا اُنہوں نے کہا عمر نے دیت عاقلہ پر اور نہیں وارث ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کے دیت میں کسی چیز کی سو خبر دی اُنکو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے لکھ بھیجا اُنکو کہ وارث کرو اشیم ضبابی کی بیوی کو اُسکی شوہر کے دیت میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ما جاء ان المیراث للورثۃ والعقل
علی العصبۃ باب اس بیان میں کہ میراث وارثوں کی ہے اور دیت عصبہ پر عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی جنین امرأۃ من
بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیھا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ علیہ وسلم ان میراثھا لبنیھا
وزوجھا وان عقلھا علی عصبتھا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لئے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اُسکا

کافر اور مسلمان میں میراث نہیں ہے

میراث وارثوں کی ہے اور دیت عصبہ پر

اُسکے پیٹ سے مُردہ ہو کر ایک غرہ کا یعنے ایک لونڈی یا غلام پھر وہ عورت کہ جسکے باب مین حکم کیا تھا آپنے غرہ کا مر گئی سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اُسکی اُسکے لڑکونکے لیے اور اُسکے شوہر کے لیے ہے اور دیت اُسکی عصبہ پر ہے ف روایت کیا یونس نے یہہ حدیث زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کیا مالک نے زہری سے اُنہون نے ابی سلمہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور روایت کیا مالک نے زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم قولہ پھر وہ عورت جسکے باب مین حکم کیا تھا آپنے غرہ کا مر گئی اس عبارت کی شرح مین کلام ہے اسطرح کہ عورت سے مراد یہان وہ عورت ہو کہ جسنے جنین کو ضایع کیا تھا اور اُسکی عاقلہ پر آنحضرت نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورت مین علیہا سے علے عاقلتہا مُراد ہے یعنی مضاف یہان محذوف ہے پس ضمائر مینہا اور زوجہا میز اُسی جانبہ کیطرف راجع ہونگی اور تخصیص توریث کی اُسکی لڑکون اور زوج کی لئے بواسطے فرمائی کہ اُسکا اور کوئی وارث نہو گا مگر اسمین ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ دفات جانبہ کے ذکر سے یہان چندان فائدہ نہین بلکہ مراد ظاہر امر ماجنین کا ہے اور اُسکی مانکا چنانچہ ایک روایت مین یہہ لفظ وارد ہوا ہے فقتلہا وما فی بطنہا یعنے مار ڈالا اُس عورت کو اور اُسکے پیٹ کی بچے کو سو طیبی نے اسکی توجیہ یون کی ہے کہ مراد قضی علیہا سے قضے لہا ہے آنحضرت نے لام کے مقام مین علے فرمایا جیسے اس آیہ کریمہ مین لیتلوا شہداء علی الناس کہ علا بمعنے لام ہے غرضکہ اس صورتمین مُراد وہ عورت ہے کہ جسپر جنایت واقع ہوئی اور موت اُسکی بیان ہوئی جسکا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اُسیکی طرف راجع ہین مگر علے عصبتہا مین ضمیر جانبہ کیطرف ہے مگر یہہ توجیہ صحیح جب ہو گی کہ دونون روایتون مین قضیہ ایک ہی ہو اور طیبی نے کہا یہہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارت حدیث مین احتمال ہے کہ حمل گرانیوالی عورت مرے یا جسکا حمل گرا تھا غرض جو مری ہو آنحضرت نے میراث اُسکی اُسکے وارثون کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی **باب** جاء فی الرجل یسلم علی ید الرجل باب اُس شخص کے بیان مین جو کسیکے ہاتھ پر مسلمان ہو **عن** تمیم الداری قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما السنۃ فی الرجل من اہل الشرک یسلم علی ید رجل من المسلمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اولی الناس بحیاتہ ومماتہ **ترجمہ** روایت ہے تمیم داری سے کہا اُنہون نے کہ پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا حکم ہے سنت کا اُس اہل شرک کے حق مین جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانونمین سے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ سب لوگون سے زیادہ مستحق ہے اُسکی موت اور زندگی مین ف اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر عبدالرحمن بن وہب کے روایت سے اور بعضون نے ابن وہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہین تمیم داری سے اور بعضون نے عبدالرحمن بن وہب اور تمیم داری کے بیچ مین قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے اور روایت کی یحیی بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے اور زیادہ کیا اُسمین قبیصہ بن ذویب کو اور وہ میرے نزدیک سند متصل نہین اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعضون نے کہا اُسکی میراث بیت المال مین رکھی جاوے اور یہی قول ہے شافعی کا اور استدلال کیا اُنہون نے اس حدیث سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الولاء لمن اعتق **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل عاہر بحرۃ او امۃ فالولد ولد زنا لا یرث ولا یورث **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اُسکا کوئی وارث ہوتا ہے ف اور روایت کیا ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے سوا اور لوگون نے بہ عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولد الزنا وارث نہین ہوتا اپنے باپکا **ترجمہ** یعنے وارث نہین ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی ماں سے اور اسیطرح وارث ہوتی ہے اُسکی ماں اُس سے ذکرہ ذاکر الشیخ فی شرح مشکوۃ **باب** من یرث الولاء باب ولا کی میراث مین **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یرث الولاء من یرث المال **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولا کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا ف اس حدیث کی سند کچھ قوی نہین **عن** واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ تحوز ثلاثۃ مواریث عتیقہا ولقیطہا وولدہا الذی لاعنت عنہ **ترجمہ** روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکون کو اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کا اور جس لڑکیکو راہ مین سے اُٹھا کر پال لیا اور اُس لڑکے کا کہ جسکو لیکر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہو گئی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے **بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الوصایا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یہہ باب ہین وصیتون کے جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ مترجم وصایا جمع ہے وصیت کی جیسے خطایا جمع

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے

ف اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر عبدالرحمن بن وہب کے روایت سے اور بعضون نے ابن وہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہین تمیم داری سے اور بعضون نے عبدالرحمن بن وہب اور تمیم داری کے بیچ مین قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے اور روایت کی یحیی بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے اور زیادہ کیا اُسمین قبیصہ بن ذویب کو اور وہ میرے نزدیک سند متصل نہین اور اسی پر عمل ہے

ف روایت کیا ہے یونس نے یہہ حدیث زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کیا مالک نے زہری سے اُنہون نے ابی سلمہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور روایت کیا مالک نے زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف اس حدیث کی سند کچھ قوی نہین

ہے حقیقت کی اور وصیت اصل مین عہد و قرار اور نصیحت کو کہتے ہین لغت اور اصطلاح مین وہ عہد و قرار اور نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے بمعنے مصدر کے اور موصی بہ کو یعنے جسکی وصیت کیجاوے اُسکو بھی وصیت کہتی ہین اور ایصا عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سی تاکہ غیر اُسکی غیبت مین کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مُردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے اور مکان موصی بہ اور خالد موصی لہ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب مین مذکور ہونگے یہان اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہل ظواہر اُسکے وجوب کیطرف گئے ہین اور پیش از نزول میراث واجب تھے بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہوگیا اسلیئے وصیت وارث کو درست نہین اور فقہا نے کہا ہے کہ جسپر دین ہو یا ودیعت کسیکی اُسکے پاس ہے تو لازم ہے اُسکو وصیت کرکے گواہ کرنا اُسپر کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ **باب** ما جاء فی الوصیۃ بالثلث باب وصیت بالثلث مین **عن** سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت منہ علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی فاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس انک لن تنفق نفقۃ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امرأتک قال قلت یا رسول اللہ اخلف عن ہجرتی قال انک لن تخلف بعدی فتعمل عملا ترید بہ وجہ اللہ الا ازددت بہ رفعۃ ودرجۃ ولعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک آخرون اللہم امض لاصحابی ہجرتہم ولا ترد ہم علی اعقابہم لکن البائس سعد بن خولۃ یرثی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکۃ ترجمہ سعد نے کہا مین بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہوگیا مین موت کے سو آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو سو مین نے کہا یا رسول اللہ میرا مال بہت ہی اور وارث کوئی نہین مگر بیٹی میری یعنے عصبات وغیرہ بہت ہین تو وصیت کرجاؤن مین اپنے سارے مال کی یعنے خدا کی راہ مین فرمایا آپ نے نہین کہا مین نے پھر دو ثلث مال کی وصیت کرون فرمایا آپنی نہین کہا مین نے پھر نصف مال کی فرمایا آپ نے نہین کہا پھر تہائی مال فرمایا آپنی کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جاوے اپنے وارثون کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جاوے تو اُنکو تنگدست کہ ہاتھ پھیلاتے پھرین لوگون کے سامنی تو خرچ نکریگا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ کرنیکی خیر مگر بدلا دیا جاویگا تجھکو اسکا یہانتک کہ ایک لقمہ کہ اُٹھاویگا اُسکو اپنی بی بی کے مونہہ کیطرف کہاوانے سے عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا مین پیچھے پڑا رہونگا اپنی ہجرت سے فرمایا آپنے نہ زندہ رہیگا تو بعد میرے کہ عمل کریگا تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اُسکی رضائی آلہی کا مگر ترقی ہی ہوویگی تیری اُسکے بلند درجہ اور شاید کہ تو جیوے بعد میرے یہانتک کہ منتفع ہونگے تجھسے کچھ قومین اور نقصان اُٹھاوینگی تجھسے دوسرے لوگ پھر آپ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگی یا اللہ روان کردی میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا اُنکو اُنکی ایڑیون پر لیکن بیچارہ سعد بن خولہ کہ افسوس کرتے تھی اُنکے لئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر کہ انتقال کرگئے وہ مکہ مین **ف** اسبا مین ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جایز نہین ثلث سی زیادہ مین وصیت کرنا اور مستحب کہا ہی بعض علمانی ثلث سی کم وصیت کرنیکو اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث کو بہت فرمایا **ترجمہ** قولہ وارث کوئی نہین یعنے ایسا وارث نہین کہ جسکی پرورش مجھکو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات اُنکے بہت تھی قولہ یتکففون کف سے مشتق ہے اسکے دو معنی ہوسکتی ہین ایک یہ کہ لوگون کے سامنے ہاتھ پھیلاوین یعنے سوال کرین دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھرین قولہ مین پیچھے پڑا رہونگا ہجرت سے یہہ مہاجرین مین سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیمار ہین اُنکو یہ خوف ہوا کہ اگر مین مکہ مین مرجاؤن تو ہجرت میرے قبول نہو حضرت نے اُنکو طول حیوٰۃ کی بشارت دی ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہی اور کفار کے ہزیمت اور مسلمانونکی نصرت اُنکے ہاتھ پر ہوئی قولہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ الخ اس قول مین حضرت ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کرکے پھر حجۃ الوداع مین مکہ مین آکر انتقال فرمائی اور ترحمایہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے اور بعضون نے کہا حضرت کو مراد اس قول سے مذمت اُنکی تھی کہ اُنہون نے ہجرت نکی مکہ سے یہانتک کہ وہین انتقال فرمایا **عن** ابی ہریرۃ انہ حدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرہم الموت فیضاران فی الوصیۃ فیجب لہما النار ثم قرأ علی ابو ہریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار وصیۃ من اللہ الی قولہ ذلک الفوز العظیم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ

وصیت بالثلث مین

لہ یعنی ہجرت سے ثواب ملیگا ۱۲

کہا انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد عمل کرتا ہے اور عورت بھی عمل کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک پھر آتی ہے انکو موت پس وہ نقصان پہونچاتی ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہو جاتی ہے ان دونوں کے لئے دوزخ پھر پڑھا ابوہریرہ نے یہہ آیت مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ سے فَوْزٌ الْعَظِيمُ تک **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نضر بن علی جو اشعث بن جابر سے راوی ہیں وہ اہل بصرہ سے ہیں **ترجمہ** غیر مضار یعنے وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اسکے کسیکو بیضاوی نے کہا ہی ضرر سے مراد یہہ ہے کہ وارثوں کو نقصان ہو مثلاً یہہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو مال کم بچا یا کسیکے قرض کا جھوٹا قرار کر لیا کہ وہ اسکے مال سے ادا کرنا پڑا اسمیں بھی وارثوں کا نقصان ہوا اور ابوہریرہ نے اس حدیث کی تائید کے لئے یہہ آیت قرأت کی

باب ماجاء فی الحث علی الوصیۃ

باب وصیت کے ترغیب میں

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امرء مسلم بیتت لیلتین وله ما یوصی فیه الا ووصیته مکتوبة عنده **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آپ نے نہیں ہے مرد مسلمان کو کہ دو رات رہے اور اسکو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہہ کہ وصیت اسکی لکھی ہوئی ہو اسکے پاس **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یوص

باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہ کی

عن طلحة بن مصرف قال قلت لابن ابی اوفی اوصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قلت وکیف کتب الوصیة وکیف امر الناس قال اوصی بکتاب اللہ تعالیٰ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ سے کہ کہا انہوں نے ابن ابی اوفی سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے نہیں پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپ نے آدمیوں کو فرمایا انہوں نے وصیت کے آنحضرت نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے

باب ماجاء لا وصیة لوارث

باب وارث کے لئے وصیت نہونے کے بیان میں

عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبة عام حجة الوداع ان اللہ تبارک وتعالیٰ قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم علی اللہ تعالیٰ ومن ادعی الی غیر ابیه او انتمی الی غیر موالیه فعلیه لعنة اللہ التابعة الی یوم القیمة لا تنفق امرأة من بیت زوجها الا باذن زوجها قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک افضل اموالنا وقال العاریة مؤداة والمنحة مردودة والدین مقضی والزعیم غارم **ترجمہ**

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنی خطبہ میں حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سے سو واسطے وصیت نہیں جائز وارث کے لئے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی محروم ہے پتھر کا اور حساب انکا اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا یا منسوب کیا اپنی تئیں اپنے موالی کے سوا اور کی طرف اسپر لعنت ہے اللہ کی پے در پے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کہا نہیں فرمایا آپنے کہا ہم نے سب مال سے افضل ہے یعنے اسکی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے اور فرمایا مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہی اور قرض ادا کرنا ہی اور ضامن قرضدار ہی یعنے اس چیز کا جسکے ضمانت کے ہی **ف** اسبابمیں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت ہوئی ہے ابی امامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسمٰعیل بن عیاش کے اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ حسین وہ متفرد ہیں اسلئے کہ انہوں نے اہل عراق و حجاز سے منکر روایتیں کی ہیں اور روایت انکی اہل شام سے صحیح ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسمٰعیل بن عیاش صحیح ہیں مدنیین یعنے ہوش و حواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکر ہیں ثقات سے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے سنا میں نے ذکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابو اسحاق فزاری نے لو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کرے ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کرے ہیں انہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں **عن** عمرو بن خارجة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب علی ناقته وانا تحت جرانها وهی تقصع بجرتها وان لعابها یسیل بین کتفی فسمعته یقول ان اللہ عز وجل اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیة لوارث والولد للفراش وللعاهر الحجر **ترجمہ**

روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اسکے گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اسکا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہہ رہا تھا اسوقت سنا میں نے آپکو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کر دیا ہر حق والے کا حصہ سو واسطے وصیت نہیں ہے وارث کے لئے اور ولد صاحب فراش کے

فقیہ فلان فصفا فوجد فلان فوجده آپ سارا وقصت اناءه فشرب فتوضأ فوجد آنا فوجد فوجد فوجد یا فلانة فوجد فوجد فوجد یا فلان فوجد فوجد فوجد الحجر ابن حجر ماقلته وانها لتقيء بجرتها ۱۲ منه اور

کیطرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم قولہ اب وصیت نہین جائز وارث کے لئے یعنے قبل نزول آیت میراث تو وارثون کے لئے وصیت واجب تھی اب بعد نزول وجوب نرہا اور درصورتیکہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لئے وصیت کرتے ہین تو یہ وصیت ناجایز ہوگی بمنطوق قرآن کہ اللہ تعالے فرماتا ہے غیر مضار اور اگر کوئی وارث نہو سوا ایک کے تو وصیت اُسے جایز ہوگی اسلئے کہ اُسمین کسیکا نقصان نہین جیسے مثلاً وصیت کے زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہان اور کوئی وارث نہو تو وصیت صحیح ہوگی کذا ذکرہ ابن الکمال اور مجیبہ مین کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اُسکا ہوگا یعنے جبکہ زوجہ کا کوئی وارث نہو (غایۃ الاوطار) قولہ اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش الخ یعنے جب کسی کے کسیکے زوجہ منکوحہ سے یا امہ موطوءہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اُسکا اس عورت کے زوج اور سید سے لگیگا نہ اُس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہین اور اسکے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ فرمانا زجراً ہے جیسے کہتے ہین فلانے پر خاک ہے دوسرے یہ کہ یہ بیان واقع ہے یعنے وہ مستحق ہے رجم کا قولہ اور جسنے اپنے کو ولد ٹھیرایا مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہ میرا باپ نہین اور اور کسیکو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بنجاتے ہین یا بزرگون کے اولاد اپنے تئین بتاتے ہین اور منجملہ وہ جانور ہے کہ کسیکو دیا اسواسطے کہ اُسکے دودھ سے منتفع ہو پھر مالک جب چاہے اُسی پھر لیوے یا کسی درخت سے پھل کھانے کی یا کسی زمین مین زراعت کی اجارت دے باب ماجاء یبدأ بالدین قبل الوصیۃ باب اس بیان مین کہ ادای دین وصیت پر مقدم ہے عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وانتم تقرؤن الوصیۃ قبل الدین ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا اُنہون نے حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ادائی دین کا قبل وصیت کے اور تم پڑھتے ہو یعنے قرآن مین وصیت کو قبل دین کے یعنے اگرچہ وصیت قرأۃً مقدم ہے مگر واقع مؤخر ہے ف اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادای دین ضرور ہے قبل اجرائے وصیت کے باب ماجاء فی الرجل یتصدق او یعتق عند الموت باب اُسکی بیان مین جو صدقہ دیوے یا غلام آزاد کرے موت کے قرب عن ابی جحیفۃ الطائی قال اوصی الی اخی بطائفۃ من مالہ فلقیت ابا الدرداء فسألتہ ان اخی اوصی الی بطائفۃ من مالہ فاین ترانی اضعہ فی الفقراء او المساکین او المجاہدین فی سبیل اللہ قال اما انا فلو کنت لم اعدل بالمجاہدین سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یہدی اذا شبع ترجمہ روایت ہے ابی جحیفہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑی اپنے مال سے پھر ملاقات کی مینے ابا الدرداء سے اور کہا مینے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہمکو مجھے تھوڑے مالکی اپنے مال سے پھر تم کہان مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اُسکا فقرا یا مساکین یا مجاہدون مین جو اللہ کی راہ مین ہون تو کہا ابو الدرداء نے مین اگر ہوتا یعنے تمہاری جگہہ تو برابر نکرتا مجاہدون کے ساتھ کسکو یعنے اُنہین مین خرچ کرنا اولے ہے پھر مین کی یہ حدیث کہ سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مثال اُسکی جو آزاد کرے موت کی وقت مانند مثال اُس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بھر جاوے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یعنے ثواب اُسکا کم ہے اُس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت مین اور محبت مال کے وقت مین دیا جاوے جیسے انصار کی فضیلت مین اللہ تعالے فرماتا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنے مقدم رکھتے ہین اپنے نفسون پر مہاجرین کو اگرچہ اُنکو بھوک ہو اور اللہ تعالے فرماتا ہے وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا یعنے کھلاتے ہین کہا اُسوقت مین کہ کھانیکی اُنکو محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو چنانچہ اکثر مفسرین نے فی حُبہ کی ضمیر کو طعام کیطرف راجع کیا ہے اور یہی اولی ہے باب عن عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ ان بریرۃ جاءت تستعین عائشۃ فی کتابتہا ولم تکن قضت من کتابتہا شیئا فقالت لہا عائشۃ ارجعی الی اہلک فان احبوا ان اقضی عنک کتابتک ویکون ولاءک لی فعلت فذکرت ذلک بریرۃ لاہلہا فابوا وقالوا ان شاء ان تحتسب علیک ویکون لنا ولاءک فلتفعل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعی فاعتقی فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیست فی کتاب اللہ فلیس لہ وان اشترط مائۃ مرۃ ترجمہ روایت ہے عروہ سے کہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی اُنکو کہ بریرہ آئین تا ئید چاہتین حضرت عائشہ سے اپنی زر کتابت ادا کرنے مین اور اُسمین سے کچھہ ادا نہین کیا تھا سو فرمایا اُنسے حضرت عائشہ نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگونمین پھر کہو اُنسے کہ اگر وہ چاہین کہ ادا کردونمین زر کتابت تیرا اور ہووے ولا میرے لئے تو مین ایسی کردون سو ذکر کیا بریرہ نے اپنے لوگون سے اور بیان کیا اُنہون نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہین وہ ثواب چاہین تجھے زر کتابت دیکر اور ہووے ولا تیری ہمارے لئے تو خیر کرین سو ذکر کیا میرے

ف ادای دین وصیت پر مقدم ہے

ف اُسکا بیان جو مرتے وقت صدقہ دے یا غلام آزاد کرے

اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے تم خرید کر کے آزاد کرو اور ولا تو اُسکی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیکے خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے اُن لوگونکا کہ شرط کرتے ہین ایسی شرطین جو نہین کتاب اللہ مین جسنے شرط کی ایسی جو نہین کتاب اللہ مین تو اُسکی وفا اُسکو لیکی اگرچہ سو بار اُسنے شرط باندھی ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندون سے اور عمل اسی پر ہی اہل علم کے نزدیک کہ ولا اُسیکا حق ہے جو آزاد کرے **مترجم** اسمین داخل ہین وہ شرطین کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلال شرعی کے عبادات وطاعات مین مقرر فرماتے ہین جیسے شرائط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت پیر کے یا قنوت فجر مین یا ترتیل وتکبیر کے یا متصوفین وظائف واوراد مین یوم ووقت واثواب وآکل ومشارب مین شروط بیجا مقرر فرماتے ہین کہ سبکے سب از قبیل لایلتفت الیہا ولا یعبأ بہا مین انتہی اور ولا کی تفصیل آگے آتی ہے **مسایل ملحقہ بہ مترجم مسئلہ ۱** وصیت چار قسم ہے واجب ہے وصیت زکوٰۃ وکفارات اور فدیہ صیام اور صلوٰۃ کے جنکے ادا کرنے مین مسلمان نے قصور کیا اور وصیت مباح ہی مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق وفاجر کے واسطے اور انکے سوا مستحب ہے جمہوری نی قاضیخان سے نقل کی ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اُسکی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اُسکو وصیت کرنا لایق نہین اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہین تو امور وجیہ سی وصیت کی ابتدا کرے اور اگر اُسپر کچھ واجب نہین رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اقربا اغنیا ہین تو پڑوسیون کے واسطے وصیت کرے الکافی غایۃ الاوطار ناقلا عن الطحاوی **مسئلہ ۲** نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علما کا کہ جسکا وارث ہو اُسکی وصیت جاری نہین ہوتی ثلث سے زیادہ مین مگر باجازت ورثہ اور اجماع ہی کہ اگر اجازت دیدین وارث تو نافذ ہو جاویگی اگرچہ جمیع مالمین ہو اور لیکن جسکا کوئی وارث نہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہین وصیت اُسکی ثلث سی زیادہ مین اور جایز کہا ہے اُسے ابو حنیفہ اور اصحاب اُنکے نے اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت مین اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے **مسئلہ ۳** ثواب صدقات میت کو پہونچتا ہے چنانچہ مسلم مین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایکمرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہین اور مال چھوڑ گئے ہین اور کچھ وصیت نکی کیا مین اگر صدقہ دون تو اُسکے گناہونکا کفارہ ہوگا آپنے فرمایا ہان اسیطرح اور یہی روایتین آئمہ ہین نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کیطرف سے صدقہ دینا جایز ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اُسکا پہونچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اُسکو اور اسپر اجماع ہے مسلمانونکا اور یہ احادیث مخصص ہین عموم کو اس آیت کے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور اجماع سے مسلمانونکا اسپر کہ واجب نہین وارث پر صدقہ دینا میت کیطرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اُسکا دینا ولیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہون اُنکی قضا واجب ہے اگر اُسکا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو اُسنے یا نکی ہو اور یہ سب اس المال سے ہونگے عام ہین کہ دیون الٰہی ہون مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر وکفارہ کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہون پھر اگر میت نے کچھ ترکہ نچھوڑا تو وارث پر قضائے دین لازم نہین مگر استحبابًا اور تبرعًا **مسئلہ ۴** وصیت اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا یعنے وصیت کی ہمنے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنیکی اور اُنکی اطاعت اور فرمان برداری کی مگر یہ کہ شرک مین اُنکی اطاعت نہین اسیطرح اور امور خلاف شرع مین اور وصیت یہان بمعنے امر وحکم کے ہے اور وصیت ابراہیم ویعقوب علیہما السلام کی اس آیہ مین جو آخر پارہ آلم مین ہے مذکور ہے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور یہ وصیت ہے تو حید پر قایم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنے نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت پس مومن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی نہین آیات واحادیث مین ہے گئے اور چاہیے کہ اسیطرح دینیات کی وصیت کرے علے الخصوص اہل ہند کو اسوقت اس امر کے وصیت ضرور ہے کہ عزیز واقارب نوضہ کرین اور نتیجہ دسوان بطور بدعت نکرین پھولونکی چادر چنیزہ اور قبر پر بتاٹین اور اسیطرح جمیع منکرات ومدعات سے محترز رہین انتہی چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے **ابواب الولاء والهبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم** یہ باب ہین ولا اور ہبہ کے جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ولا لغت مین بمعنے نصرت اور محبت کی ہے اور مشتق ہے ولی بفتحتین واو وسکون لام سے اور شرع مین عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہین جو آزاد کرنیوالیکو ثابت ہوتے ہین آزاد کئے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اُسکا اور اُسکے نکاح کرنے اور اُسپر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنیوالیکو ثابت ہوتی ہے اور ولاء موالات بقول اسبیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برادری بنیز

اور نہ کوئی مددگار سو مجھکو تو اپنی طرف بلالی اور اپنی قوم کیطرف تاکہ میں تیری جماعت میں گنا جاؤں سو تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سی نوائب اور مصائب دور کیجیو اور اگر میں مرجاؤں تو تو میرا مال کا وارث ہے۔ تو دونوں شخصوں میں عقد موالات منعقد ہوگی یعنے بشرط قبول شخص ثانی (غایۃ الاوطار) **باب** ما جاء ان الولاء لمن اعتق باب اس بیان میں کہ ولا مستق کا حق ہے **عن** عائشۃ انہا ارادت ان تشتری بریرۃ فاشترطوا الولاء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعطی الثمن او لمن ولی النعمۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنیکا اور شرط کی انکے مالکوں نے ولا کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا اسیکا حق ہے جو قیمت دیوے یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو یعنی متکفل ہوا آزاد کرنیکی نعمت کا **ف** اسامہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک **باب** النہی عن بیع الولاء وھبتہ باب ولا کی بیع اور ہبہ کی نہی میں **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الولاء وھبتہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولا کے بیچنے اور ہبہ کرنے سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ہمنیں جانتے ہیں ہم اسکو مگر عبد اللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا یہ شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہوں نے کہ عبد اللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہیں اگر مجھے اجازت دیں تو میں کہڑا ہو کر انکا سر چومیں اور روایت کی یہ حدیث یحیی بن سلیم نے عبید اللہ بن عمری انہوں نے نافع سی انہوں نے ابن عمر سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور وہ وہم ہی وہم کیا اسمیں یحیی بن سلیم نی اور صحیح یہ سند ہی عن عبید اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی سند روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے عبید اللہ بن عمر سے اور متفرد ہوے عبد اللہ بن دینار اس حدیث کے روایت کے ساتھ **باب** ما جاء فی من تولی غیر مولاہ او ادعی الی غیر ابیہ باب معتق اور باپ کے سوا اور کسیکو معتق اور باپ کہنے کی برائی میں **عن** ابراہیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علی فقال من زعم ان عندنا شیئا نقرءہ الا کتاب اللہ وھذہ الصحیفۃ صحیفۃ فیہا اسنان الابل واشیاء من الجراحات فقد کذب وقال فیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیہا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا ومن ادعی الی غیر ابیہ او تولی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بہا ادناہم ترجمہ روایت ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے خطبہ پڑہا ہمپر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا جو دعوی کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑہتے ہیں ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جسمیں سن لکھی ہوئی ہیں اونٹوں کے اور کچھ حکم ہیں جراحتوں کے تو بیشک اسنے جھوٹ بولا یعنے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کی سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے درمیان پھر جسنی جگہہ میں کسی نئے کام خلاف سنت کو یا جگہہ دی کسی نئے کام کرنیوالی بدعتی کو اسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیونکی نہ قبول کریگا اللہ تعالی اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل اور جسنے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کیطرف یا مولی بنایا اپنے آزاد کرنیوالیکے سوا اور کسی کو تو اسپر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتے اور تمام آدمیونکی نہ قبول کریگا اللہ تعالی اس سے کوئی فرض اور نہ نفل اور پناہ دینا مسلمانونکا ایک ہے کہ جتاتا ہے اسکے ساتھ ادنی انکا یعنے ادنی مسلمان بھی کسیکو پناہ دے تو اسکی رعایت سبکو لازم ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا بعضوں نی اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سی مانند اسکے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث حضرت علی سے کئی سندوں سے **باب** ما جاء فی الرجل ینتفی من ولدہ باب لڑکے کی نفی کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال جاء رجل من فزارۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امرأتی ولدت غلاما اسود فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک من ابل قال نعم قال فما الوانہا قال حمر قال فھل فیہا اورق قال نعم ان فیہا لورقا قال انی اتاہا ذلک قال لعل عرقا نزعہا قال فھذا لعل عرقا نزعہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے قبیلہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میرے بیوی نے جنا ہی ایک لڑکا کالا تو فرمایا اسسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایا ہین تیرے پاس کچھ اونٹ عرض کی اسنے کہ ہان فرمایا آپنے کیا رنگ ہین انکے اسنے کہا سرخ کہا ہے اسمیں کوئی کالا بھی اسنے کہا ہان انمیں کالی بھی ہین فرمایا پھر کالا انمیں کہان سے آیا اسنے

کہا کہ شاید کہ اگئی ہوگی اسمین کوئی رگ یعنے اُن اونٹون کے باپ دادونمین کوئی کالا ہوگا اسکی رگ سے سرخ اونٹونمین کہیں کالی پیدا ہوگئی آپ نے فرمایا شاید تیرے لڑکے مین بھی کوئی رگ اگئی ہوگی اسکے باپ دادونکی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب ما جاء فی القافة** باب قیافہ شناس کے بیان مین **عن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل علیها مسرورا تبرق اسارير وجهه فقال الم تری ان مجززا نظر آنفا الی زید بن حارثة واسامة بن زید فقال هذه الاقدام بعضها من بعض ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس خوشی خوشی کہ چمک رہی تھین پیشانیان اُنکی پیشانی کر اور فرمایا آپنے تمنے دیکھا کہ مجزز نے دیکھا اسوقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو پھر کہا یہ پیر بعض اُنکے بعض سے ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفین بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور زیادہ کہی اُسمین یہہ لفظ الم تری ان مجززا مر علی زید بن حارثة واسامة بن زید وقد غطیا رؤسهما وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض یعنے فرمایا آپنے حضرت عائشہ سے کہ مجزز گذرا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر سے اور وہ دونون ڈھانکے ہوئے تھے اپنی سر کو اور کھلے تھے پیر اُنکے تو کہا مجزز نے کہ یہ قدم یعنے اُنکے بعض سے ہین اسی طرح روایت کی ہے سعید بن عبد الرحمن اور کئی لوگون نے سفین بن عیینہ سے اُنہون نے زہری سے اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے مین **مترجم** اہل عرب قدح کرتے تھے نسب مین اسامہ بن زید کی اسلئے کہ اسامہ کالی تھا اور باپ اُنکے زید گورے تھے جب قیافہ شناس کہ نام اسکا مجزز تھا اُسنے کہا دونون کے پیر دیکھکر کہ ان دونونمین ابوت اور بنوت ثابت ہے تو آنحضرت بہت خوش ہوئے کہ قادحین کی تکذیب اور اُنکے نسب کے تصدیق ہوئی **باب ما جاء فی حث النبی صلی الله علیه وسلم علی الهدیة** باب آنحضرت کے ترغیب دلانیمین ہدیہ پر **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تهادوا فان الهدیة تذهب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپسمین ہدیہ بھیجو اسلئے کہ ہدیہ لیجاتا ہے دلکی خفگی کو اور حقیر نہ سمجھے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کے عورت کو اگرچہ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کہر کا یعنے ہدیہ دینے مین شرماوے نہین اگرچہ اونی چیز ہو ف یہ حدیث غریب ہے اس سندسی اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور وہ مولی ہین بنی ہاشم کے اور بعض اہل علم نے اُنمین کلام کیا ہے بسبب حفظہ اُنکے **باب ما جاء فی کراهیة الرجوع فی الهبة** باب یہ بیان ہبہ پھیر لینے کی کراہت مین **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مثل الذی یعطی العطیة ثم یرجع فیها کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فرجع فی قیئه ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اُس شخص کے کہ دیتا ہی کوئی چیز پھر پھیر لیتا ہے مانند اُس کتے کے ہی کہ کھایا اُسنے یہانتک کہ خوب آسودہ ہوگیا اور قی کی پھر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قی کیطرف یعنے کھالی ف اسی بابمین ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **عن** ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث قال لا یحل لرجل ان یعطی عطیة ثم یرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ومثل الذی یعطی العطیة ثم یرجع فیها کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئه ترجمہ روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے دونو مرفوع کرتے ہین اس حدیث کو کہ فرمایا آپنے حلال نہین کسی مرد کو کہ دیوی کوئی چیز پھر پھیرے اُسکو مگر والد کو درست ہے پھیر لینا اُس چیز کا کہ دیوی اپنے ولد کو اور مثال اُس شخص کی کہ دیکر پھیر لیوے مانند کتے کے ہی کہ کھایا جب آسودہ ہوتی کرے اور پھر اپنی قی کہا جاوی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا امام شافعی نے حلال نہین کسیکو ہبہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اُسکا لوٹا لینا اور استدلال کیا شافعی نے اسی حدیث سے ؎

بسم الله الرحمن الرحیم

ابواب القدر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ باب ہین قدر کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** قدر بحرکت دال قضا وحکم اور نہایہ مین ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باری تعالی شانہ نے اور سکون دال سے بھی آیا ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہی کہ جس مین حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالی نے کہ مونگا اور بندون کی رزق وعمر اور خیر وشر کا اور صراح مین ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالی کا بندہ کی اوپر حکم سے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا وقدر دونون کے ایک ہی معنی ہین اور کبھی دونونمین فرق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قضا حکم ازلی ہی اور قدر وقوع اُسکا اور اس معنے سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے **یمحو الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب** محو واثبات عبارت ہے قدر سی اور عندہ ام الکتاب مین اشارہ ہی طرف قضا کی اور اُسکے برعکس ہے اطلاق بداء کا اور ایمان قدر پر لانے سی یہ مراد ہی کہ یقین کرین ہم کہ جو کچھہ عالم مین واقع ہوتا ہے خیر وشر سی یا افعال سے بندون کے اور سوا اُسکے اور چیزون سے

سب تقدیر الٰہی سے ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرہ اسکی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اسکی بندوں کو اپنی کاموں میں اختیار بھی ہے کہ ثواب و عقاب اسی پر مترتب ہوتا ہے اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جسکا ماننا یہاں ضروری ہے وہ اتنا ہی کہ آدمی میں ایک صفت ہے کہ اُسے اختیار کہتی ہیں کہ بیدہ و دانستہ ایک فعل کو اُسکی ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اُسکی ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے برخلاف حرکت مرتعش کے کہ اصلاً اسمیں اختیار نہیں ہے پس مذہب جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدہ سے بھی معلوم ہوا اور کتاب و سنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا کہ ہر چیز کا اندازہ ہوا ہی اور ہر چیز ارادہ اور مشیت الٰہی سے ظہور میں آئی ہے اور اس سے مذہب قدریہ کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہو گیا پس حقیقت حال درمیان قدر و جبر کے ہی جیسا کہ امام عارفین ابو عبداللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لا جبر ولا قدر ولکن امر بین امرین اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق و ایجاد و اشیاء میں اسباب و شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کئے ہیں جیسے آگ جلانی کو اور پانی تبخیر کو اور کھانا کھانیکو اور علوم سر اُٹھانیکو وہی سب اُسکی خلق و ایجاد سے ہے لیکن اسمیں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہی بغیر اسباب کے بھی جسی چاہی پیدا کر دی اور چاہے تو باوجود جمیعت اسباب کے ایجاد نہ کی آدمی اور قصد اور اختیار اسکا سبب ہے اللہ تعالیٰ کی افعال پیدا کرنیکا اور پیدا کرنیوالا وہی ہے ہر چیز کا اور وجود اسباب و مسببات و شرائط و مشروطات کا سب اسکے حیطۂ قضا و قدر میں داخل ہے اور اسکے قضا و قدر سے منافات نہیں رکھتا اور امر و نہی کا مبنیٰ ربوبیت اور عبودیت پر ہے اور ثواب و عقاب تصرف اُسکا سبی اپنے ملک میں یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وَلَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ انتہیٰ (اذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ التَّشْدِیْدِ فِی الْخَوْضِ فِی الْقَدْرِ

باب تقدیر میں خوض کرنیکی برائی میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتّٰی اَحْمَرَّ وَجْھُہٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْنَتَیْہِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِھٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِھٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِیْہِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں سو غصہ ہو گئی آنحضرت یہانتک کہ سرخ ہو گیا آپکا مونہہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپکے گالوں پر انار کے دانوں کو پھر فرمایا آپنے کیا اسکا حکم کئے گئے ہو تم یا میں اسواسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سو اسکی نہیں ہے کہ ہلاک ہوئے ہیں تم سے اگلی قومیں جبکہ بحث کی انہوں نے اس امر میں قسم دیتا ہوں تمکو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اسمیں ف اسباب میں عمر اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کے بہت غرایب ہیں کہ وہ متفرد ہیں انکے ساتھ

بَابٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَسْکَنَکَ جَنَّتَہٗ ثُمَّ اَھْبَطْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَھُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِکَلَامِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقریر کی آدم و موسیٰ نے سو کہا موسیٰ علیہما السلام نے اے آدم آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپکو اپنے ہاتھ سے اور پھونکے اپنے روح آپ میں پھر گمراہ کیا آپنے لوگوں کو اور نکالا انکو جنت سے فرمایا آدم نے پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تمکو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اُس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھپر آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت نے پھر جیت گئی آدم علیہ السلام موسیٰ سے تقریر میں ف اسباب میں عمر اور جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے سلیمان تیمی کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور بعضوں نے اس سند میں یوں کہا ہے عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہ سے انہوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ترجمہ حکم مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تمکو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تمکو جنت میں اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ دی تمکو الواح کہ اسمیں بیان ہے ہر چیز کا اور قریب کیا تمکو پروردگار نے کانمیں باتیں کرنیکو پھر تمنے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی میری پیدائش کے کتنے سال آگے لکھا کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے پھر اتنی یہ بھی پڑھا اسمیں وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی انہوں نے کہا کہ باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انتہیٰ مگر اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر اسیطرح حجت میں کہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت

مستکر و جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اسکا یہ ہے کہ یہ کہنی والا دار التکلیف میں ہے کہ جہاں ہمیں زبان احکام تکلیفیہ شرعیہ حسنہ وبہت جبر وتوبیخ سے اور اس لوم وعقوبت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اسمیں روکنا ہی اُس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہی زجر کا جبتک کہ مرا نہیں جیسی محتاج ہی زیادہ کافر مرکہا نیکے بعد جبتک کہ مرا نہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ اُنسے جبت لغزش ہوئی وہ خارج تھی دار تکلیف سے اور محتاج نہی زجر وتوبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تھے اور کنارہ ہو چکا تھا اُنکے خطا کا اب زجر کرنا اُنکی خطا پر فائدہ ہی کہ بجز اُنکے خجل اور شرمندہ کرنیکے اور کچھ حاصل نہیں انظاہر ہے کہ جب وہی دار تکلیف میں تھی اُس وقت متمسک اس قول کے ساتھ نہوے بلکہ جاہزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کی سوا زبان پر کچھ نہ لائی اور ابو الحسن قابسی نے کہا ہی کہ ارواح دونوں کی آسمان میں جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی قاضی عیاض نے کہا ہی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کی اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسرا میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اسمانوں میں اور بیت المقدس میں اور حضرت نے امامت کی اُنکی نماز میں اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں اور دار تکلیف میں اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں اور یہہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہی اسلئے کہ اس صورتمیں حضرت موسیٰ نے مواخذہ خطا پر جو کیا یہ حق ہے دار التکلیف کا اور حضرت آدم نے جو اپنی تئیں معذور کیا یہ حق ہے بندۂ مغفور کا اور مناسب ہے۔ والسرور کی (خلاصہ ما فی النووی)

باب ما جاء فی الشقاء والسعادۃ

باب شقاوت اور سعادت کی بیانمیں

عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ارأیت ما نعمل فیہ امر مبتدع او بند أو فیما قد فرغ منہ قال ففیما قد فرغ منہ یا ابن الخطاب وکل میسر اما من کان من اہل السعادۃ فانہ یعمل للسعادۃ واما من کان من اہل الشقاء فانہ یعمل للشقاء ترجمہ روایت ہے کہ حضرت عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا یا کہا یا شروع ہوا یا ایک امر ہی کہ فراغت ہو چکی ہے اُس سے فرمایا آپنے ایک امر ہی کہ فراغت ہو چکی ہے اُس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اُسکے لئے سو جو اہل سعادت سے ہی وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے اور جو اہل شقاوت سے ہی وہ عمل کرتا ہی واسطے شقاوت کے ف اسباہیں علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن صحیح ہے عن علی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو ینکت فی الارض اذ رفع راسہ الی السماء ثم قال ما منکم من احد الا قد علم مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا افلا نتکل یا رسول اللہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا ایکدن ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور آپ زمین میں کریدرہے تھی کہ یکبارگی آپنے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جسکا حال معلوم نہو چکا ہو یعنے مقرر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی کہا وکیہنی کوئی ایسا نہیں ہے مگر کہ لکھی ہے جگہہ اُسکی دوزخ میں یا جگہہ اُسکی جنت سے کہا صحابہ نے پھر کیا ہم سوا کرین ہم یا رسول اللہ یعنی اپنے قسمت کی لکھے پر فرمایا آپنے نہیں عمل کرو کہ مر ایک آسان کیا گیا ہی اُس کام کے لئے کہ جسکی لئی وہ پیدا ہوا ہی ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مسلم اول روایت میں حضرت عمر نے پوچھا کہ یہہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہہ ایکا مر ہے نیا الخ یعنے ہمارے اعمال پہلے سی مقدار اور مکتوب ہو چکی ہیں کہ اُسکے موافق ظہور میں آتی ہیں یا دل کچھہ تحریر و تقدیر نہ تھی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہیں پہلے سے مکتوب تھی اور اُسکی کتابت والا فراغ ہر صاحب عمل کا انجام و خمیازہ مقرر ہو چکا ہے اور دوسری روایت میں قولہ آپ زمین کرید رہی تھے یعنے جیسے کوئی تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سی زمین پر کچھہ نقش بناتا ہی قولہ ہر ایک آسان کیا گیا ہی الخ یعنے سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سئیہ کی

باب ما جاء ان الاعمال بالخواتیم

باب خاتمہ کے بیانمیں

عن عبد اللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ فی اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع بکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا روایت کیے ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کیے گئے یا سچی بات کہی گئی اُنسے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے ایک نطفہ تم میں کا ماں کی پیٹ میں چالیس دن تک پھر ہو جاتا ہی وہ علقہ مثل اسکے پھر ہو جاتا ہی وہ مضغہ مثل اسکے یعنے چالیس چالیس دن کی بعد یہہ حالتیں اُسکی بدلتی رہتی ہیں پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی طرف ایک فرشتہ سو وہ پھونکتا ہی اُسمیں روح اور حکم کیا جاتا ہے اسکو

شقاوت اور سعادت کا بیان

چیز و نکالنے لکھنا ہی وہ رزق اُسکا اور موت اُسکی اور عمل اُسکا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اُس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اُسکے کہ ایک تم میں کا کرتا ہے کام جنت والوں کے یہانتک کہ رہ جاتا ہے اُسکے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتے ہی اُسکی تقدیر حو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اُسکا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اُسمیں اور ایک تم میں کا عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہانتک کہ رہ جاتا ہے اُسکے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتے ہی اسکی تقدیر حو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اُسکا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا کہ روایت کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے زید بن وہب سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا بیان فرمایا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کی حدیث مثل اُسکے پس ابہیں ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے بیان کیا ہمسے احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اُسکے روایت کیے ہمسے محمد بن علانی اُنہوں نے وکیع سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے زید سے مانند اُسکے **باب** جاء کل مولود یولد علی الفطرۃ **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی الملۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البہیمۃ بہیمۃ جمعاء ہل تحسون فیہا من جدعاء قیل یا رسول اللہ فمن یموت وہو صغیر قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے سو ماں باپ اُسکی یہودی کر دیتے ہیں اُسکو اور نصرانی کر دیتے ہیں اُسکو اور مشرک کر دیتے ہیں اُسکو عرض کیا یا رسول اللہ جو ہلاک ہو گیا اِس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کی اور یہودی نصرانی ہونیسے پہلے فرمایا آپنے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہی کہ اگر وہ بڑے ہوتی تو کیا عمل کرتے **ف** روایت کیے ہمسے ابوکریب اور حسین بن حریث نے دونوں نے وکیع سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکی معنوں میں اور اُسمیں ملت کی جگہہ فطرت کہا یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے ہی شعبہ و غیر واحد اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے **ترجمہ** ہر مولود پیدا ہوتا ہی ملت اسلام پر یا فطرت پر اور فطرت اور فطر لغت میں چیرنا ہے اور پیدا کرنا اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہاں خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اُس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لئے اور طیار ہی تمیز کرنیکو حق اور باطل میں اسلئے کہ ودیعت رکھی ہے اُسمیں صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اُسکو کر جو ہر ذات میں کہ اُسکی وجہ سے قادر ہوتا ہی قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کری اور عوارض موانع تاوین اور اونہی موانع کا بیان ہے فابواہ یہودانہ سے آخر تک قول کا اگر وہ بڑے ہوتی کیا عمل کرتے اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے اور دوسری روایت میں آیا ہی کہ آپنے فرمایا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کے لئے اور وہ اصلاب آبا میں ہیں اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لئے اور وہ اصلاب آبا میں ہیں اور اجماع اہل دین کا اِسپر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں اور کفار کے اطفال میں تین قول ہیں اول جانا دوزخ میں دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت میں اور یہی قول صحیح ہے اسلئے کہ ضرورۃ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ بیگناہ کو بیگناہ کیسکو عذاب نکریگا اور اِس حدیث میں آپنے تفویض کیا اُنکے حال کو باری تعالیٰ کی علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اِس قول کا حضرت ہوت سی قبل اسکے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کرے آپکی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جائینگے اور بعد اسکے وحی آئی کہ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ اُنکی اگر مسلمان ہیں تو وہ اُنکی تشفیع ہیں (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوۃ) **باب** ما جاء لا یرد القدر الا الدعاء **عن** سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں رد کرتے ہی قضا کو کوئی چیز مگر دعا اور نہیں بڑہاتی ہے عمر کو مگر نیکی **ف** اسبا بمیں ابی اسید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر یحییٰ بن نضر سے کے روایت سے اور ابو مودود دو ہیں ایک کو اُنمیں سے فضہ کہتی ہیں اور دوسرے کو عبدالعزیز بن ابی سلیمان اور ایک اُنمیں سے بصری ہیں اور دوسرے مدنی اور دونوں ایک زمانہ میں تھے اور ابو مودود جنہوں نے یہ روایت کی ہے وہ فضہ بصری ہیں **معنی ترجمہ** اسحدیث میں مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد رد قضا سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مرد کثیر الدعا پر کہ گویا قضا نازل ہی نہیں ہوئی اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد قضا سی بلا ہی کہ اُسکے مکروہ ہونے اور اُس سے ایذا اُٹھانے سی آدمی ڈرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی مگر یہ سب تکلف ہے معنی تحقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سی قضا

متعلق ہے اور وہ قضا ہی کیوجہ کر رد ہو جانا سبب دعا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اسلئے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سی اسباب پر اور ربہ سبب قضا ہی اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جاویگی اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر جو قضا میں ہے وہی تو وقوع میں آیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ شاید بالغہ اثر دعا میں منظور ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا انتہی **باب** ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمن باب اس بیان میں کہ قلوب رحمان کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ امنا بک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف شاء **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتے تھی ای مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنی دین پر ہو کہا میں نے ای نبی اللہ کے ایمان لائے ہم آپ پر اور اس چیز پر کہ آپ لائے ہیں پھر آپ ڈرتے ہیں ہم پر فرمایا آپنے ہاں دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ کے انگلیوں میں سے پھیرتا ہے اسی جیسا چاہتا ہے **ف** اسباب میں نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابی ذر سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہے روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے انس سے اور روایت کیا بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سفیان کی انس سے صحیح تر ہے **باب** ماجاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الجنۃ واھل النار باب دوزخیوں اور جنتیوں کی کتابوں کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن عمر وقال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ الیمنی کتابان فقال اتدرون ما ھذان الکتابان فقلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل النار واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اھل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اھل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذھما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا نکلی ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں یہ دونوں کتابیں کہا ہمنے نہیں یا رسول اللہ مگر آپ خبر دیویں ہمکو سو فرمایا اپنی اس کتاب کو جو انکے داہنی ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں نام ہیں جنت والوں کے اور نام میں انکے باپ دادوں کی اور انکی قبیلوں کے پھر میزان لگائی گئی ہے اسکی اخیر میں پھر نہ بڑھینگے اسمیں اور نہ گھٹینگے اسسے ہرگز پھر فرمایا اسکو جو انکے بائیں ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام میں انکے باپ دادوں کے اور انکے قبیلوں کے پھر میزان لگادی گئی ہے اسکے آخر میں سو نہ بڑھینگے انمیں اور نہ گھٹینگے انسے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یا رسول اللہ بیشک یہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے یعنے دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل فرمایا آپنے متوسط چال چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہو تے جاؤ اسلئے کہ جنت والا ختم کیا جاویگا عمل پر جنت والوں کے اور اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جاویگا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی عمل پھر اشارہ فرمایا سو لخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پھینکدیا ان دونوں کتابوں کو پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے ایک فرقہ جنت میں ہی اور ایک فرقہ دوزخ میں **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا اراد بعبد خیرا استعملہ فقیل کیف یستعملہ یا رسول اللہ قال یوفقہ لعمل صالح قبل الموت **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی جب چاہتا ہی کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگاتا ہے اسکو پوچھا کیسا عمل میں لگاتا ہے یا رسول اللہ فرمایا توفیق دیتا ہی اسکو عمل نیک کی قبل موت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** کہتا ہے دو کتابوں کا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپنے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع میں مضمون اسکا بخوبی آجاوے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے اور اہل مشاہدہ کہتی ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج میں موجود و محسوس نہیں بلکہ صحابہ کرام نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت کے فرمانے حاصل نہوئی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **باب** ماجاء لا عدوی ولا صفر و

لا ہامۃ باب صدہ اور صفر اور ہامہ کی نفی میں **عن** ابن مسعود قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یعدی شیئ شیئا فقال اعرابی یا رسول اللہ البعیر اجرب الحشفۃ تذ بنہ فیجرب الابل کلہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اجرب الاول ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ کھڑے ہوے ہماری درمیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا نہیں لگجاتی ہے کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ ایک اونٹ جسکی فرج میں کھجلی ہو جب خطبہ میں اتاب سے کھجلی والا کر دیتا ہے سب اونٹوں کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر کسنے کھجلی لگے پہلے اونٹ کو ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے پیدا کیا اللہ تعالے نے ہر جان کو اور لکھی اسکی زندگی اور رزق اور مصیبتیں **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے اور سامیں نے علی بن حجر سی ہے اگر مجھے قسم دلائی جاوے رکن اور مقام کے بیچ میں تو میں قسم کھاؤں کہ میں نے نہ دیکھا کسیکو علم میں زیادہ عبد الرحمن بن مہدی سے **ترجمہ** تحقیق عدوی اور صفر کی اور ہامہ اور غول اور انوار کی کتاب الطب کے آخر میں گذری اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث فر من المجذوم کی بھی کتاب الاطعمہ میں گذری فلا نطیل اعادتہا

باب ماجاء فی الایمان بالقدر خیرہ وشرہ باب تقدیر پر ایمان کہنی کے بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ وان ما اخطاہ لم یکن لیصیبہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ہے کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہانتک کہ یقین کرے کہ جو چیز پوہنچا اسکو اس سے خطا کرنیوالا نہ تھا اور جسنے خطا کی اس سے وہ ہرگز اسکو پہنچنے والا نہ تھا **ف** اسباب میں عبادہ اور جابر اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے جابر کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسی مگر عبد اللہ بن میمون کی اسناد سے اور عبد اللہ بن میمون منکر الحدیث ہی **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا کوئی شخص جبتک ایمان نہ لاوے چار چیزوں پر اول گواہی دیوے کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالے کا بھیجا اسنے مجھے حق کے ساتھ دوسرے ایمان لاوے موت پر یعنی تیاری کرے اسکی عقاید صحیحہ اور اعمال صالحہ سے تیسرے ایمان لاوے موت کے بعد زندہ ہونے پر اور حشر و نشر پر چوتھے ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے **ف** روایت کیے ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکے لیکن کہا ربعی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی سے اور حدیث ابی داؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نضر کی حدیث سے اور اسیطرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی سے روایت کیے ہمسے جارودی نے کہا سامیں نے وکیع سے کہتے تھے خبر ہو پہنچی ہے مجھے کہ ربعی بن حراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں انکی بہت بڑی

باب ماجاء ان النفس تموت حیث کتب لہا باب ہے بیان میں کہ ہر شخص کے موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی تھی **عن** مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ **ترجمہ** روایت ہے مطر بن عکامس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالے کسے بندہ کی لیئے موتکا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہی اسکے لیئے وہاں کوئی حاجت یعنی وہ اس حاجت کے لیئے وہاں جاتا ہے اور مرجاتا ہے **ف** اسباب میں ابی عزہ سمی سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مطر بن عکامس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کیے ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے مومل اور ابی داؤد حضرس سے انہوں نے سفیان سے مانند اسکی روایت کیے ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کیے ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی المیلیح سے انہوں نے ابی العزہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالے کسے بندی کے لیئے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اسکی لیئے کوئی حاجت طرف اسکی یا الیہا حاجۃ کی جگہ بہا حاجۃ کہا یہہ شک راوی سے ہے یہہ حدیث صحیح ہے اور ابو عزہ کو صحبت ہے یعنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور نام انکا یسار بن عبد ہے اور ابو المیلیح ابن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے اور اسامہ ہذلی ہیں عمیر ہذلی سے

باب ماجاء لا ترد الرقی والدواء من قدر اللہ شیئا باب اس بیان میں کہ رقیہ اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتی

عن ابی خزامۃ عن ابیہ ان رجلا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارایت رقی نسترقیہا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ھل ترد من قدر اللہ شیئا قال ھی من قدر اللہ ترجمہ روایت ہے ابی خزامہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے بہلا خبر دیجئے مجھکو کہ یہ رقیہ جنسی جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جنسی علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جنسے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنے مثل زرہ اور سپر کے کیا لوٹا دیتے ہیں یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپنے یہہ خود اللہ تعالی کی تقدیر سے ہیں ف یہ حدیث ایسی ہی کہ نہیں جانتی اسی ہم مگر زہری کی روایت سے روایت کرے کئی شخصوں نے یہ حدیث سفین سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنی باپ سے اور یہہ صحیح تر ہے اسیطرح روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنی باپ سے متبرجم یعنے یہہ سب چیزیں اللہ کی تقدیر سے بنی ہیں اور انمیں اور انکی مقاصد واغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہی کہ اللہ تعالی نے انکو سبب ٹھہرایا ہی پھر وہ مسبب لاسباب کے بعد سبب کو ظاہر فرماتا ہی اور جہاں چاہتا ہی باوجود سبب کے سبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہی بغیر سبب کی مسبب کو ظاہر فرماتا ہی یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید اور دیکی شان سے باب ماجاء فی القدریۃ باب قدریوں اور مرجیوں کی مذمت میں عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ ترجمہ روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں میری امت سے کہ انکو حصہ نہیں اسلام میں سے کچھ ایک مرجیہ دوسرے قدریہ ف اسبابمیں عمر اور ابن عمر اور رافع بن خدیج سے ہے روایت ہی یہہ حدیث حسن غریب ہے روایت کی ہمسے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن رافع نے اور روایت کیے ہمسے محمد بن بشر نے انہوں نے علی سے انہوں نے مزاحم سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے متبرجم مرجیہ ایک فرقہ ہے فرق ضالہ میں سے کہ اعتقاد رکھتا ہی کہ افعال سب اللہ تعالی کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسیطرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے اور کہتے ہیں کہ ایمان کی ساتھ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کی ساتھ کوئی طاعت نفع نہیں دیتی (لمعات) اور قدریہ منکر ان تقدیر ہیں اور کہتے ہیں کہ افعال عباد مخلوق عباد ہیں کہ بقدرت انکی مخلوق ہوے ہیں نہ بقدرت واراوہ الہی اور انکو قدریہ ایسی لئی کہتی ہیں کہ انہوں نے عقیدہ تقدیر میں نفی کی جیسے مرجیوں نے تفریط کی اور مرجیہ کو مرجیہ اسلئے کہتی ہیں کہ انہوں نے رجا میں افراط کی یعنے کہا کہ مومن کو کوئی گناہ نقصان ہے نہیں کرتا ہی اور عقیدہ اہل سنت کا بین الافراط والتفریط ہے اور بین الغالی والجافی چنانچہ کچھ تفصیل اسکی ابتدای باب میں گذری باب عن عبد اللہ بن الشخیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یمثل ابن ادم والی جنبہ تسعۃ وتسعون منیۃ ان اخطاتہ المنایا وقع فی الھرم حتی یموت ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن الشخیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اسطرح پر کہ اسکے بازو میں ننانوی موت ہیں اگر بچا وہ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑھاپے میں یہانتک کہ مرے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے متبرجم منیہ یعنے موت اور مراد اس سے بلیات وآفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا متصور ہے اگر ان سب بلیات وآفات سے بچا تو بڑھاپے نے لیا مصرعہ پیری ومرگ صد عجیب چنین گفتہ اند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرم یعنے بڑھاپے سے اپنی ادعیات میں پناہ مانگی ہے اور اللہ تعالی نے لکیلا یعلم بعد علم شیئا بوڑھوں ہی کی شان میں ارشاد کیا ہے شاید یہہ مثل نہیں ہے لوگوں نے نکالا ہے کہ بوڑھا بالا برابر ہے باب ماجاء فی الرضاء بالقضاء باب رضا بالقضا کی بیان میں عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن ادم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن ادم ترکہ استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن ادم سخطہ بما قضی اللہ لہ ترجمہ روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سعادت ابن آدم کے ہی راضی رہنا اسکا اللہ کی تقدیر پر اور شقاوت سے ابن آدم کے ہی اللہ سے طلب خیر نکرنا اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے اللہ کی تقدیر سے ناراض ہونا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور انکو محمد بن ابی حمید ہے کہتے ہیں اور وہ ابو ابراہیم مدنی ہیں اور وہ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں باب قدریوں پر سلام نکرنیکے بیان میں عن نافع ان ابن عمر جاءہ رجل فقال ان فلانا یقرئک السلام فقال انہ بلغنی انہ قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئہ منی السلام فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی ھذہ الامۃ او فی امتی الشک منہ خسف او مسخ او قذف فی اھل القدر ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ آئی انکی پاس

قدریوں اور مرجیوں کی مذمت

قدریہ کی مذمت

مرجیہ کی مذمت

قدریہ کی مذمت

رضا بالقضا کا بیان

قدریہ پر سلام نکرنے کا بیان

ایک شخص اور کہا کہ فلانا تمکو سلام کہتا ہی سو کہا ابن عمر نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ اُسنی پیا عقیدہ نکالا ہی دین مین پھر اگر اُسنے پیا عقیدہ نکالا ہو دین مین تو میرا سلام اُسکو نکہنا اسلئے کہ مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھی اس امت مین یا میری امت مین راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف منکران قدر مین ف یہ حدیث صحیح ہی حسن ہے غریب ہے اور ابو مخشر کا نام حمید بن زیاد ہے عن عبد الواحد بن سلیم قال قدمت مکۃ فلقیت عطاء بن ابی رباح فقلت لہ یا ابا محمد ان اہل البصرۃ یقولون فی القدر وقال یا بنی اتقرأ القرآن قلت نعم قال فاقرأ الزخرف قال فقرأت حم والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم قال اتدری ما ام الکتاب قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ کتاب کتبہ اللہ قبل ان یخلق السماء وقبل ان یخلق الارض فیہ ان فرعون من اہل النار وفیہ تبت یدا ابی لہب وتب قال عطاء فلقیت الولید بن عبادۃ بن صامت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ ما کانت وصیۃ ابیک عند الموت قال دعانی فقال یا بنی اتق اللہ واعلم انک لن تتقی اللہ حتی تؤمن باللہ وتؤمن بالقدر کلہ خیرہ وشرہ فان مت علی غیر ہذا دخلت النار انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما خلق اللہ القلم فقال اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب من ذلک الیوم الی الابد ترجمہ روایت ہے عبد الواحد بن سلیم سے کہا انہون نے کہ آیا مین مکہ مین اور ملاقات کی مین نے عطاء بن ابی رباح سے اور کہا مین نے اُنسے ای ابو محمد اہل بصرہ کہتے ہین تقدیر مین یعنی بر سبیل انکار کے کہتے ہین کہا انہون نے ای بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑہتا ہی کہا مین نے کہ ہان فرمایا پڑہ تو سورہ زخرف پہر پڑہی مین نے حم والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم فرمایا تم نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب کہا مین نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہی فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکہی اللہ نے آسمان پیدا کرنے سے پہلے اور زمین پیدا کرنے سے پہلے اُسمین لکہا ہی کہ فرعون دوزخیون مین سے ہے اور اُسمین لکہا ہی کہ ٹوٹ گئی دونون ہاتہ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کہا عطاء نے پہر ملا مین ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر پوچہا مین نے اُنسے کیا تہی وصیت تمہاری والد کی موت کی وقت کہا انہون نے بلایا مجہکو اور کہا ای میرے بیٹے ڈر اللہ سے اور جان رکہہ تو نہ ڈریگا اللہ سے یہانتک کہ ایمان لاوی تو اُسپر اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اُسی سے ہے سو اگر مرا تو اسکے سوا اور عقیدہ پر داخل ہوا تو دوزخ مین بیشک مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم ہی پہر فرمایا اُسکو لکہہ عرض کی اُسنی کیا لکہون میں فرمایا لکہہ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونیوالی ہے ابد تک یعنے قیامت تک ترجمہ اُن آیتون کے معنے یہ ہین قسم ہی کتاب مبین کی ہمنی کیا ہے اس کتاب کو قرآن عربی تاکہ تم سمجہو اور بیشک وہ ام الکتاب مین ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بہرے ہے اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہی ام الکتاب اسکو اسلئے کہا کہ گویا وہ اصل ہے سب کتابون کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی ابن عباس سے مروی ہے کہ صدر مین اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے دین اُسکا اسلام ہے اور محمد بندہ اُسکا ہی اور رسول اُسکا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر اور سچا جانا اُسکے وعدے کو اور اطاعت کی اُسکی رسولونکی داخل ہوا جنت مین اور کہا ابن عباس نے لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اُسکا ہے برابر آسمان و زمین کے اور چوڑان اُسکی مشرق سے مغرب تک کنارہ اُسکی در و یاقوت کے ہین اور دونون قلم اُسکے یاقوت سرخ سے ہی اور قلم اُسکا نور ہے اور کلام اُسکا قدیم ہے اور ہر شی اُسمین لکہی ہوئی ہے اور بعضون نے کہا ہے لوح اسکا عرش مین لٹکا ہوا ہے اور اصل اُسکی ایک فرشتہ کے گود مین ہے اور مقاتل نے کہا ہی لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف سے (یعنی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جسکی انتہا نہو اسلئے کہ انحصار کی انتہا چیز کا فی الحال محال ہے چنانچہ در منثور مین اسکی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے جو چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پہر فرمایا قلم سے لکہہ اُسنے کہا کیا لکہون فرمایا لکہہ ما کان وما ہو کائن الی یوم القیمۃ یعنے جو ہوا اور ہونیوالا ہے قیامت کی (مشکوٰۃ) عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قدر اللہ المقادیر قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا آسمان اور زمینین پیدا کرنیکے پچاس ہزار برس پیشتر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن ابی ہریرۃ قال جاء مشرکو قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخاصمون فنزلت ہذہ الآیۃ یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس

سَفَرًا اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ترجمہ وہ آیت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ آئی مشرکین قریش کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس جھگڑتی ہوئے تقدیر مین سو اُترتی یہہ آیت یوم یسحبون سے الیٰ آخر تک یعنے جسدن گھسیٹے جاوینگے آگ مین اپنی مونہون پر اور کہینگے اُنکو مزہ دوزخ کا ہمنے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھہ ف یہ حدیث حسن صحیح ہی ترجمہ اِس آیتہ کریمہ مین تقدیر ہی اثبات تقدیر کے اور تصریح ہی اِسکی کہ تقدیر تمام ہے اور سب کچھہ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالےٰ کا اور معلوم ہے اوسکو اور کوئی مخلوق اُسکے اندازہ سے باہر نہین انتہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب مین فتنون کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ترجمہ مقدمہ فتن جمع ہے فتنہ کی جیسے محن جمع ہے محنت کی معنی آزمایش اور خوش رکھنا کسی شئے کا اور فریفتہ ہونا اُسپر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیونکی راے مین اور فعل اسکا باب نصر سے آتا ہی اور فتن بفتح فا وسکون تا حال واو نا اسی سے ہے قول عرب کا اَلْعَيْشُ فَتَّانٌ یعنے عیش دو قسم ہے شیرین اور تلخ اور تفتین فتنہ مین ڈالنا کسیکو اور یہی معنی ہین افتتان کے (منتہی) اور پناہ مانگی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ دنیا اور فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور فتنہ غنی و فقر اور فتنہ محیا و ممات اور فتنہ نار وغیرہ سی اور فتنہ دنیا یہہ ہے کہ محبت مین اُسکی اللہ کو بھول جانا اور حرام و حلال مین پرہیز نکرنا اور اُسکی زینت اور لذات و شہوات مین مشغول ہوکر لذت ذکر و مناجات سے محروم رہنا اور تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا اور اُسکو اپنا گھر اور وطن ٹہیرانا اور سرائے فانی نجانتا اور بازار آخرت نہ سمجھنا اور معبر نجانتا اور فتنہ قبر سوال ہے منکر و نکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غدوًا و عشیًا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت و مال و جاہ و حشم پر اور غم ہے عزیز و اقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذلک من التکالیف و الشدائد اور فتنہ دجال بچنا ہے دین سی اور پہسلنا ہی صراط مستقیم سے اور سستی و تہاون ہی ادائی فرائض و واجبات مین اور گہس جانا ہے عقاید فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام و خواص مین اور غافل ہو جانا ہی اکثر ناس کا کتاب و سنت سی بلکہ طعن کرنا اُسکی متمسکین اور عاملین پر اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف و مزامیر مین اور غنا اور لبس حریر مین اور کثرت زنا کی اور قلت علم و حیا کی اور رفع امانت قلوب سے اور کثرت شرب خمر کی اور دفوف مسکرات کا اور تحریم مغنیات کا اور فقر بنعجات صالحات سے اور غیبت زانیات سی الی غیر ذلک من الفتن ظاہرہا و باطنہا اور فتنہ غنی یہہ ہے مال پر اور عجب ہے اپنی حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے اور مجالست امرا کی اور مجانبت عزبا سے اور غفلت و اہتمام آخرت سی اور قلت فرصت عبادت کے لئی الی غیر ذلک من الآفات و البلیات اور فتنہ فقر اضی نرہنا تقدیر پر اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور افکار کاسدہ کی یہانتک کہ خوف ہے اُسمین کفر کا معاذ اللہ من ذلک اور فتنہ محیا جو کچھہ مذکور ہوا سو اے فتنہ قبر کے اور فتنہ ممات شدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک اور فتنہ نار احراق اور عذاب اُسکا اور تبدیل جلود محرقہ مکرر سہ کرر آنا فآنا اعاذنا اللہ من ذلک کلہا

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ باب حرمت مین خون مسلم کے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زَنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ رِدَّةٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي اِسْلَامٍ وَلَا اَرْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَمِمَّ تَقْتُلُوْنِيْ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ عثمان بن عفان چڑہی کوٹہے پر اُن دنونمین کہ وہ بٹہیرہی تہی اپنے گہر مین بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہون تمکو اللہ تعالےٰ کی کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتون کے حوض اول زنا ہی باحصان کے بعد دوسرے مرتد ہونا ہے اسلام کے بعد تیسرے مار ڈالنا کسیکا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے وہ شخص اُسکے بدلی سو قسم ہے اللہ تعالےٰ کی نہین زنا کیا مینے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا مینے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اُسکا سو تم کسلی عوض مجھے قتل کرتے ہو ف اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یحیےٰ بن سعید سے یہہ حدیث مرفوع کیا اور روایت کی یحیےٰ بن سعید قطان اور کئی لوگون نے یحیےٰ بن سعید سے یہ حدیث موقوف کیا اُنہون نے اور مرفوع نہین کیا اس روایت کو اور مروی ہوئی ہے یہہ حدیث کئی سندون سے عثمان رضی اللہ عنہ سی اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ترجمہ خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبوس و مقتول ہونیکا یون مروی ہے

خلاصہ قصہ شہادت حضرت ذی النورین عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ابی سعید سی کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نی کہ وفد اہل مصر آئی ہین اور اُنکے استقبال کو آپ مدینہ کی باہر تشریف لیگئی اور جب اُنسی ملی اُنہون نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس مین یہہ آیت نکالی قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ اور کہا یہ جو آپنے زمنہ مقرر کیئی ہین کیا اللہ تعالیٰ نی آپکو حکم کیا ہی یا آپ جھوٹ باندہتی ہین اللہ تعالیٰ پر فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نی کہ یہہ آیت فلان باب مین اُتری ہے اور زمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمر نے اور مین نے صدقہ کے اونٹون کے کثرت کی سبب سے اور بڑہا دیا غرض اسی طرح جو اُنہون نے اعتراض کیا آپنی معقول جواب دیا اور کچہہ شرط ہی اُنہون نے چاہی آپنے وہ بہی اُنکو لکہہ دیئے پہر اُنہون نے فرمایش کی کہ اموال غنیمت مین سے کسی کو کچہہ ندیا جاوے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجہا جاوے اور شیوخ اصحاب کا آپنے اسکا بہی خطبہ پڑہ دیا اور لوگون کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کرین اور اس مال سے کچہہ نہ لین جب اُن سب امور سے وہ وفد فارغ ہو کر مصر کو لوٹے راہ مین ایک شخص کو پایا اور اسکو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہی غرض اُسکے پاس سے ایک خط نکالا کہ اُسپر مُہر ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تہا اور مضمون اُسکا یہ تہا کہ یہہ گروہ جو تیرے پاس آوے جب تمہاری پاس پہونچین تو اُنکو قتل کرنا یا ہاتہہ پیر کاٹنا غرض جب اُن لوگون نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہہ خط آپ نے لکہا اُنہون نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہین اثبات کے اول یہ کہ تم دو گواہ اسپر لاؤ کہ مین نے یہہ خط بہیجا ہے دوسرے یہہ کہ مُجہہ سے قسم لو اور یہ بہی قرینہ فرمایا کہ اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان مین ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب مین ہوتا اور یہ دونون باتین اُسمین نہین پس اُن نالایقون کا فریب ثابت ہوا مگر اُنہون نے آپکو گہیرا اور اکیدت محاصرہ کیا آپ اسعرصہ مین کوٹہی پر چڑہتے تہی اور اپنی برات کی احادیث اور فضائل کے روایات ارشاد کرتے تہے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئے ہے وہ بہی اُسی قبیل سے ہے مگر لوگون کا یہ حال تہا کہ پہلے پہل اُنکو نصیحت اثر کرتی تہی اور پہر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتی تہے اثر نکرتی تہی پہر آپنے دروازہ کہولدیا اور قرآن شریف لیکر گہر مین بیٹہے کہ اتنے مین محمد بن ابی بکر آئے اور آپکی ریش مبارک پکڑی اور چہاتی پر چڑہے حضرت ذی النورین نے فرمایا کہ تم ایسے جگہہ نہ بیٹہے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکر کبہی ایسی جگہہ نہ بیٹہے تہی غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تہے اور تم اسطرح پیش آتے ہو اسپر وہ لوٹ گئی اور حضرت کو چہوڑ دیا اور دوسرا شخص گہر مین گہسا کہ اُسکا نام موت الاسود تہا اُس بے ادب نے آپکا گلا گہونٹا اور باہر نکلکر لوگون سے کہنے لگا مین نے ایسی نرم چیز کوئی نہ پائی جیسا گلا تہا عثمان کا اور مین نے اُسکا گلا یہانتک گہونٹا کہ جان اُنکی سانپ کے طرح بدن مین تڑپنے لگی پہر تیسرا شخص گہسا اور آپنے اُس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اُس مردود نی تلوار نکالکر آپ پر حملہ کیا اور آپنے ہاتہہ سے روکا اور دست مبارک اُس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا راوی کو شک ہے پس آپنے فرمایا یہہ پہلا ہاتہہ ہے جسنی مفصل قرآن کو لکہا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گہسا اور اُسنے مشقص سے آپکو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی پہال کا اور خون مبارک آپکا اس آیۃ پاک پر گرا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور اُسکا ایک داغ مدور مصحف مطہر مین ہو گیا اور آپکی زوجہ پاک بنت الفرافصہ نے آپکو گود مین لی لیا تہا قبل قتل کے اور بعد قتل کے اُنمین سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار امیر کیا بڑے سُرین ہین اُسکے راوی کہتا ہے مجہے یقین ہوا کہ نمار اُنہون نے اُس خلیفۂ رسول کو مگر دنیای دنی کے واسطے معاذ اللہ من ذلک انا للہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ وخذل اللہ اعداءہ (ازالۃ الخفا)

باب ما جاء فی تحریم الدماء والاموال

باب جان ومال کی حرمت مین

عن عمرو بن الاحوص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع للناس ای یوم ھذا قالوا یوم الحج الاکبر قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم بینکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ الا لا یجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ الا وان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلدکم ھذا ابدا ولکن ستکون لہ طاعۃ فیما تحقرون من اعمالکم فیرضی بہ (ترجمہ) روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا اُنہون نے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے حجۃ الوداع مین آدمیون سے کہ نسادن ہے یہہ بولی حج اکبر کا فرمایا آپنے بیشک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتین تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہین اور حرمت اُنکی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہاری شہر مین آگاہ ہو کہ جنایت کرنیوالا جنایت نہین کرتا مگر اپنے نفس پر یعنے اُسکا وبال وسزا اُسی پر ہوتی ہے آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنیوالا جنایت نہین کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کیجاوے اُسکی تمہارے اس شہر مین کبہی لیکن کچہہ اطاعت اُسکی ہوگی اُن عملون مین کہ جنہین تم حقیر سمجہتے ہو اور اسی پر وہ راضی ہوگا

ف اسماء بن ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حذیم بن عمرو السعدی سے ہے روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ترمذی نی شعیب بن عرقدہ کی سند سے

فتنہ کے زمانہ مین جو شخص قتل ہو مفصل کے حاشیہ مین دیکھو

مال وجان کی حرمت کا بیان

مترجم جنایت یعنی زخمی کرنا قتل وغیرہ اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لئے حرمت دمار وغیرہ کو اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جاوے اور شیطان مایوس ہو گیا الخ یعنے جیسے زمان جاہلیت میں بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یکقلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہ ہوگا اگرچہ بعض افراد میں محقرات ذنوب و صغیرات عیوب کا ارتکاب پایا جاوے **باب** ماجاء لا یحل لمسلم ان یروع مسلما باب مسلمان کو ڈرانیکی حرمت میں **عن** عبد اللہ بن السائب بن یزید عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاخذ احدکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیردھا الیہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن السائب سے اور سنداً کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ لیوے کوئی شخص لاٹھی اپنی بھائی کی دل لگی سے اُسکے ستانیکے لئے اور جسنے لی ہو لاٹھی اپنی بھائیکی تو چاہئے کہ پھیر دے اُسکو **ف** اسباب میں ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ سے ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہی ہم مگر ابن ابی نمر کے روایت سے اور سائب بن یزید کو صحبت اور سنا ہی اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وفات ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ سائب سات برس کی تھی اور ابو یزید بن سائب وہ صحابی ہے صلے اللہ علیہ وسلم کے اور روایت کیے ہیں اُنہوں نے بھی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث **باب** ماجاء فی اشارۃ الرجل علی اخیہ بالسلاح باب ہتیار سے اشارہ منع ہونیکی یا نہیں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشار علی اخیہ بحدیدۃ لعنتہ الملائکۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اشارہ کیا اپنی بھائی پر لوہے سے یعنے چھری تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اُسپر فرشتے **ف** اسباب میں ابی بکرہ اور عائشہ اور جابر سے بھی یہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی اور مرفوع نکیا اُسکو اور زیادہ کئی اُسمیں یہ لفظ وان کان اخاہ لابیہ وامہ یعنے ہتیار سے اشارہ کرنیمیں فرشتہ لعنت کرتے ہیں اگرچہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے روایت کیے ہم سے قتیبہ نے اُنہوں نے حماد بن زید سے اُنہوں نے ایوب سے یہی حدیث **مترجم** اور حقیقی بھائی کی قید اسلئے فرمائی کہ مستبعد ہے اُنمیں عداوت اور خواہ نخواہ اُنمیں ڈرانا علی سبیل الاشتہار ہوگا مگر اسی بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجۂ اولی منع ہوا اور جب اشتہار میں یہہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اسکا مرتکب ہوگا تو کیا عذاب ہوگا معاذ اللہ من ذلک **باب** النہی عن تعاطی السیف مسلولا باب ننگی تلوار لینی دینے کے نہی میں **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کے ننگا لینی اور دینے سے یعنے بغیر میان کیے **ف** اور اسباب میں ابی بکرہ سے بھی یہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کے روایت سے اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہہ حدیث ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے بنۃ الہجیمی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث حماد بن سلمہ کے میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے **مترجم** تلوار ننگی لینے دینے کی نہی سے یا تو مجازاً قتل وقمع مراد ہے کہ آپس میں ایکدوسرے کو نہ مارین اور یا حقیقۃً بغیر قتال کے بھی تلوار کسی کو ننگی نہ دینا چاہئے بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کرکے دی کہ اُسمیں اندیشہ ہے کہ پھسل جاوے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے **باب** من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ عزوجل باب اس بیان میں کہ جسنے نماز صبح پڑھی امان الٰہی میں آیا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یتبعنکم اللہ بشیء من ذمتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو رہے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسیکا اُسکی پناہ توڑنے کے سبب سے **ف** اسباب میں جندب اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** فی لزوم الجماعۃ باب لزوم جماعت میں **عن** ابن عمر قال خطبنا عمر بالجابیۃ فقال یا ایھا الناس انی قمت فیکم کمقامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب حتی یحلف الرجل ولا یستحلف ویشھد الشاھد ولا یستشھد الا لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان علیکم بالجماعۃ من سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فذلکم المؤمن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمر نے جابیہ میں پھر کہا اے لوگو میں تمہاری جمعیں کھڑا ہوا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوتے تھے اور فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کے اطاعت کی پھر اُنکی جو اُنسے ملی ہوں یعنے تابعین کی پھر اُنکی جو اُنسے ملی ہوں یعنے تبع تابعین کی پھر اُن زمانوں کے بعد موجود ہوگا کذب یہانتک کہ قسم کہانے لگیگا آدمی بلی قسم کہلائی اور گواہی دینی کو موجود ہوگا بلائی خبردار ہو تنہا نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا اُنکا شیطان لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جسکو خوش لگی اُسکی نیکی اور بری لگی اُسکی برائی

ف ہتیار سے اشارہ کرنیکی حرمت ۔ مسلمان کو ڈرانیکی حرمت

ف لزوم جماعت کا بیان نسخہ کانپور میں ہے ومن ارادہ بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ ۔ ومن سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فذلکم المؤمن ۔ ومن ارادہ بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ فان الشیطان مع الواحد وھو من الاثنین ابعد

وہی ہوتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے اور مروی ہوئی ہی یہ حدیث کئی سندوں سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یجمعہا امتی او قال امۃ محمد علی
ضلالۃ ویدُ اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ الی النار ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہیں کرتا اللہ تعالے میری امت کو یا فرمایا امت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کو ضلالت پر اور اللہ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن
سفیان ہیں اور اسباط بن ابن عباس سے ہے روایت ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ مع الجماعۃ ترجمہ آپ نے فرمایا ہاتھ
کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سی باب جاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر
المنکر باب نزول عذاب ہیں جب تغیر منکر نہو عن ابی بکر الصدیق انہ قال یا ایہا الناس انکم تقرءون ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین امنوا علیکم
انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا رأوا الظالم فلم یأخذوا علی یدیہ
اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب منہ ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو تم پڑھتے ہو یہ آیت اے ایمان والوں لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں
کی نہیں ضرر کریگا تمکو جو گمراہ ہوا جبکہ تمنے ہدایت پائی اور خیال کرتے ہو منطوق آیۃ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے لوگ جبکہ دیکھیں ظلم یعنے فسق وفجور اور نروک لیں ہاتھ اسکی مرتکب کے قریب ہے کہ عام کردی اللہ تعالے اپنے عذاب کو یعنے عذاب عام بھیجی کہ ظالم وغیر
ظالم سب ہلاک ہوں ف روایت کیا ہے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسمعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اسکی اور اسباط میں عائشہ اور
ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبد اللہ بن عمر اور حذیفہ سے بھی روایت ہے اور اسیطرح روایت کیا کئی لوگوں نے اسمعیل سے یزید کی روایت کے مانند اور مرفوع کیا اسکو بعضوں نے
اسمعیل سے اور موقوف کیا اسکو بعضوں نے ترجمہ ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پھر سارا عالم اگر گمراہ
رہو تو اسی کچھ نقصان نہیں مگر علمانے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کی ہیں اول تو ابو بکر صدیق کے حدیث میں مذکور ہوئی گویا انہوں نے اشارہ کیا کہ یہ آیت
منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جایز ہے اور بعضوں نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیۃ سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک انکا کہ انکار اسپر ضرور نہیں اسلئے کہ
صلح کی ہے مسلمانوں نے انسے اسی پر باقی رہی فسق وفجور اہل اسلام کے داس آیت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نرہی آیت وحدیث میں اور یہ قول ہے ابو عبیدہ
اور مجاہد اور سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہود ونصاریٰ ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہوگئے تو انکا یہودیت نصرانیت پر رہنا تمکو ضرر نہیں انسے
جزیہ لو اور انکے حال پر چھوڑ دو اور ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جبتک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جاوے قبول سے اور رد کیا
جاوے قول تمہارا تم پر تو لازم پکڑو اپنے جانو تمکو پس گویا مراد آیۃ کی وقت مایوسی ہے اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونیکا امر معروف اور نہی منکر کے جب بھی منافات
نرہی پھر ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں اول وہ آیات ہیں کہ تاویل انکی گذر گئی قبل نزول کے دوسرے وہ کہ تاویل انکی واقع ہوئی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل انکی بعد زمانہ مبارک کے چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہوگی تاویل انکی آخر زمانہ میں اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہونگے
تاویل انکی قیامت کے دن جیسے وہ آیتیں جسمیں حساب وکتاب وجنت ونار کا مذکور ہے پھر جبتک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک ہیں اور پھوٹ نہو تمہارے
درمیان اور لڑائی نہو ایک کے دوسرے سے جبتک امر معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہو جاویں دل اور جدا ہو جاویں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپسمیں پس
لازم کرو ہر شخص فکر اپنی جان کی اور جان لو کہ اسوقت آئی تاویل اس آیت کی اور ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا میں نے اسی ابو ثعلبہ
کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کون سی آیت کہا میں نے قول اللہ عزوجل کا علیکم انفسکم الآیۃ سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی یہی آیت جسپر سے
انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنی امر معروف کر اور نہی منکر یہانتک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کیجاتی ہے اور ہوای نفسانی ایسی
کہ اتباع کیا جاتا ہے اسکا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دنیہ پر اور معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پکڑ لی تو اپنے
نفس کی تہذیب کو اور چھوڑ دی خیال عوام کا اسلئے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے پھر جسنے کہ صبر کیا ان دنوں میں یعنے باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہوگا مانند

جب تغیر منکر نہو تو عذاب نازل ہوتا ہے

تخصیص آیۃ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم

اُس شخص کے کہ لئے ہوا گر اپنی مٹھی مین عامل سنت کو اُن دنومین ثواب ہے پچاس آدمیونکے برابر جو اُسکے مانند عمل کرتے ہون کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کے مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہہ عبارت بہی کہ پوچہا صحابہ نے یارسول اللہ ثواب پچاس آدمیونکا اس زمانہ کے لوگون مین سے یعنے جو ثابت قدم رہیگا آخر زمانہ مین دین پر اُسکو پچاس صحابہ کے برابر اجر ہوگا اور بعضے لوگون نے کہا مراد آیت کے یہ ہے کہ ضرر نہین کرینگے تمکو اہل ہوا یعنے اصحاب فرق باطلہ چنانچہ ابوجعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل ہوا سے اور اُسنے ذکر کی کچہہ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑہی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالے نے اپنے دوستون کو اسی آیت مین یعنے اُنکو اہل ہوا سے کچہہ ضرر نہین (بغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس وغم کرتے تہے اور حسرت کہاتے تہے اللہ تعالے نے اُنکی تسکین اس آیت مین فرمائی کہ تمکو اُنکی گمراہی کچہہ مضر نہین ہے اور مراد آیۃ یہہ نہین ہے کہ ترک امر معروف کرو بلکہ باوجود قدرت کی ترک اُسکا جائز نہین انتہی اور ابن مسعود سے پوچہا اس آیت کو تو فرمایا اُنہون نے کہ یہہ زمانہ نہین ہے اس آیت کا ابہی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اسکا بعد آئیگا کہ آمر بالمعروف کے ساتہ ایسا ایسا کیا جائیگا اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ پڑہی مین نے یہ آیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا ابہی تاویل اسکی آئی نہین ہے نہ آویگی تاویل اسکی جبتک کہ قریب نہو نزول عیسے بن مریم کا یعنے نہ آجاے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جسقدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہین ہوتی اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنے فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانونکی تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمانکی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اُسکی لازم سمجہنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کے اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبایح اور منکرات سے اور باز رکہنا زمائم اور سیئات سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف مین بہت ہین اور اسقدر نقل سے تطبیق اُن احادیث مین اور آیہ مبارک مین معلوم ہوگئی الحمد للہ علے ذلک **باب** مَا جَاءَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان مین **عن** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہہ مین ہے امر کرو ساتہ اچہی بات کے اور منع کرتے رہو بُری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالے بہیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنے درگاہ سے پہر تم اُس سے دعا کرینگے اور وہ قبول نکریگا تمہاری دعا کو **ف** روایت کیا ہم سے علی بن حجر نے اُنہون نے اسمٰعیل بن جعفر سے اُنہون نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے **عن** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَخْذُلُوْا بَاسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ ترجمہ روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری بقائی روح اُسکی مبارک ہاتہہ مین ہے نہ قائم ہوگی قیامت جبتک نہ قتل کروگے تم امام اپنے کو اور آپسمین ایکدوسرے کو نیمارو گی اپنے تلوارون سے اور وارث نہونگے حتک تمہارے دنیا کے تم مین سے بدتر لوگ یعنے حکومت اور امارت فساق کو ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دہسا جائیگا یعنے بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی ام سلمہ نے کہ شاید اُسمین بعضے لوگ مجبور ہون اور گناہ سے اپنے ساتہیون کے ناراض ہون فرمایا آپ نے اُٹہائی جائینگے وہ اپنی نیتون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کیگئی یہ حدیث نافع سے اُنہون نے روایت کیے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنی اور شامت اعمال سے عذاب عام مین ہلاک ہوتی ہے اور اُسمین کچہہ لوگ صالحین اُنکے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہین اگرچہ وہ بہی اسوقت عذاب مین گرفتار ہوجاتی ہین مگر آخرت مین اُنکی نیتون کے موافق اُنکا حشر ہوگا اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائینگے الحمد للہ علی ذلک **باب** مَا جَاءَ فِيْ تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْ بِالْقَلْبِ باب تغیر منکر کے درجات مین **عن** طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ ترجمہ روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جسنے خطبہ پڑہا نماز سے پیشتر مروان نے

امر معروف اور نہی منکر کا بیان

تغیر منکر کے درجات

تہا سو کہڑا ہوا ایک مرد اور کہا اُسنے مروان کا تو نے سنت کا تو کہا مروان نے ارے فلانے چہوڑ دی گئی یعنے وہ سنت جسی تو ڈہونڈتا ہے سو کہا ابی سعید نی آگاہ ہوکر اس شخص نے پورا کر دیا جو اُسکے ذمہ تہا یعنے حق امر معروف کا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہی جو دیکہے کوئی منکر تو چاہیے کہ بدل دیوے اُسکو اپنے ہاتہ سے اور جو نہو سکے تو اپنے زبان سے یعنے اُسکی برائی بیان کردی اور جو نہو سکے تو اپنے دل سے اُسے برا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب ۹** منہ باب ہے سزا اسی بیانمین **عن** النعمان ابن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القائم علی حدود اللہ والمدہن فیہا کمثل قوم استہموا علی سفینۃ فی البحر فاصاب بعضہم اعلاہا واصاب بعضہم اسفلہا فکان الذین فی اسفلہا اذا استقوا من الماء مروا علی من فوقہم فقالوا لو انا خرقنا فی نصیبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا فان یترکوہم وما اراد وا ہلکوا جمیعا وان اخذوا علی ایدیہم نجوا ونجوا جمیعا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُسکے جو قایم ہے حدود الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اُسمین اُس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈالکر دریا مین ایک کشتی پر سوار ہوئے سو بعض کو جگہہ اوپر کی اور بعضونکو نیچی کے پہر نیچے والے چڑہکر پانی لینے کو اوپر آتے تہے اور گرجاتا تہا پانی اوپر والون پر سو اوپر والون نے کہا ہم تمہین نہ چہوڑین گے کہ تم چڑہکر ہمین تکلیف دو سو نیچے والون نے کہا ہم ایک سوراخ کرلین کشتی کے نیچے اور اُسمین سے پانی لے لین پہر اگر سب کشتی والے اُنکا ہاتہ پکڑ لین اور روکین نجات پاوین سب کے سب اور اگر چہوڑ دیوین اُنکو ڈوبین سب کے سب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب و سنت اُسکے ساتہ ناطق ہے اور مراتب اُسکے تین ہین جیسا حدیث مین مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب اور جسنے ادائی واجب کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور علمانے کہا ہے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیہ ولتکن منکم امۃ بہی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے اور کبہی فرض عین بہی ہوجاتا ہے جیسے ایک زمین مین کوئی شخص ہو اور اُسکے سوا کوئی اُس مسئلہ سے واقف نہو پس اُسیکے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر اور وجوب امر معروف مین یہہ شرط نہین کہ آمر خود بہی عامل ہو بغیر عمل کے امر معروف درست ہے اسلئے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور نہین کہ ثانی کو بہی چہوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ مین لم تقولون ما لا تفعلون اگر تسلیم بہی کیا جاوے کہ ردو اُسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہے تو مراد اس سے زجر کرنا ہے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کرکے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اسلئے کہ امر اُس شخص کا جو خود عامل نہین چندان اثر نہین رکہتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتہ مخصوص نہین اور نے مسلمان بہی کرسکتا ہے لیکن مار پیٹ کی لئے آمر والی ضرور ہے اور امر و نہی ضرور ہی کہ امور متفق علیہ مین ہو نہ مختلف فیہ مین علی الخصوص اُسکے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے اور ضرور ہے کہ رفق و ملائمت سے ہو اور خدا کی لئے نہ طلب جاہ و مال اور جلب عز و منال کے لئے کہ ثواب اُسپر مترتب ہو اور کہا ہے کہ نصیحت ملا مین فضیحت ہے (شرح مشکوۃ) **باب ۱۰** افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر **باب** اس بیانمین کہ کلمہ حق سلطان ظالم سے کہدینا افضل جہاد ہی **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اعظم الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے **ف** اسباب مین ابی امامہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** سلطان ظالم بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اُسپر خلاف شرع مین انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ اُسمین اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اسلئے افضل جہاد ہے اللہم وفقنا بہ **باب** سوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا فی امتہ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیانمین **عن** عبداللہ بن خباب بن الارت عن ابیہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ رغبۃ ورہبۃ انی سالت اللہ فیہا ثلاثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ سالت اللہ ان لا یہلک امتی بسنۃ فاعطانیہا وسالتہ ان لا یسلط علیہم عدوا من غیرہم فاعطانیہا وسالتہ ان لا یلبسہم شیعا فمنعنیہا **ترجمہ** روایت ہے خباب بن ارت سے کہ ایک نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور دراز کیا اُسکو سو عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ آج آپ نے ایسی نماز پڑہی کہ روز نہ پڑہتے تہے فرمایا آپنی ہان بیشک یہہ نماز تہی امید و خوف کی سو مینے مانگین اللہ سے اُسمین تین چیزین سو عنایت کین مجہے دو اور باز رکہی مجہسے ایک سو سو کہ مانگا مینے اُس سے یہ کہ ہلاک نہو میری ساری امت قحط

سلطان ظالم کے روبرو کلمہ حق کہنے کی فضیلت

آنحضرت کے سوالات ثلثہ کا بیان

مین سو عنایت کیا مجھے اور مانگا مین نے یہ کہ مسلط نہو ان پر کوئی دشمن انکے غیر مین سو عنایت کیا مجھکو اور مانگا مین نے کہ نہ چکھا انکے بعض کو مزہ بعض کے لڑائیگا سونپا مجھے یہ ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسما بن سعد اور ابن عمر سے بھی روایت ہے عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وان امتی سیبلغ ملکہا ما زوی لی منہا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سالت ربی لامتی ان لا یہلکہا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہم من بافطارہا او قال من بین اقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضا ویسبی بعضہم بعضا ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے لپیٹ دی میرے لئے زمین اور مین نے دیکھا اسکی مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہونچیگی جہانتک کہ لپیٹی گئی ہے میرے لئے زمین اور دیے گئی مجھے دو خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور مین نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نکرے میری امت کو قحط عام مین اور نہ مسلط ہو اوپر کوئی دشمن سوا انکے لوگون کے کہ توڑ ڈالے بیضہ انکا اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا ای محمد جب مقرر کر چکا مین کوئی حکم تو پھر وہ لوٹتا نہین اور مین نے عنایت کیے تیری امت کو کہ ہلاک نکرونگا مین انکو قحط عام سے اور مسلط نکرونگا اوپر انکے کوئی دشمن انکے غیر مین سے کہ توڑ ڈالے بیضہ انکا یعنے ہلاک کردے انکی ساری جماعت کو اگرچہ جمع ہو جاوین زمین کے کنارون کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہین زمین کے کنارون مین یہانتک کہ انہین کے لوگ بعض ہلاک کرینگے بعض کو اور قید کرینگے بعض کو یعنے باہر کا دشمن اوپر مسلط نہوگا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معتمر کے لپیٹ دی میرے لئے زمین اسمین استدلال ہے اہل کاشفہ کو کشف پر اور آپکو بوجی معلوم ہوا کہ جہانتک زمین دیکھی ہے وہانتک سلطنت آپکی امت کی ہوگی از منۂ مختلفہ مین اور دیے گئے مجھے دو خزانے یعنے روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونے کی کہ برکات اسکی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال مین آپکو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اسکی بعد ظاہر ہوئی اور ایسا قحط آپکی امت مین نہو اہے نہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جاوے اور کوئی دشمن اوپر مسلط نہوا گرچہ انکے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوے ہین مگر کسی زمانہ مین تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہوئی اور نہوگی یا مسلط ہونیسے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کا فر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہین کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو بھی تو بھی وہ قادر نہوگا قولہ توڑ ڈالی بیضہ انکا مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے قاعدہ ہے کہ جب کسی جانور کے انڈی تلک توڑ ڈالی جاوین تو انکی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور بیخ و بنیاد باقی نہین رہتی پس انڈی کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ یہانتک کہ ہلاک کرینگے بعض انکے بعض کو یعنے آپس مین جنگ و جدال رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ملکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہین پہونچی ہے جتنی کلمہ گویون سے ف وجاء فی الرجل یکون فی الفتنۃ باب فتنہ کے بیان مین عن ام مالک البہزیۃ قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقربہا قالت قلت یا رسول اللہ من خیر الناس فیہا قال رجل فی ماشیتہ یودی حقہا ویعبد ربہ ورجل اخذ برأس فرسہ یخیف العدو ویخیفونہ ترجمہ روایت ہے ام مالک سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اسکا ظاہر ہونا کہا راوی نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگون مین اسوقت فرمایا آپنے ایک تو وہ شخص کہ اپنی جانور و مین ہو ادا کرتا ہو حق اسکا یعنے چراتا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کے اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو یعنے کافرونکو اور ڈراتے ہون وہ اسکو ف اسما بن ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے ہے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی لیث بن ابی سلیم نے طاوس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الفتنۃ تستنظف العرب قتلاہا فی النار اللسان فیہا اشد من السیف ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیر لیگا عرب کو مقتول اسکی دوزخی ہین زبان کہولنا اسمین تلوار مارنے سے زیادہ ہے ف یہ حدیث غریب ہے ہشام بن اسمعیل بخاری سے فرماتے تھے نہین جانتے ہم نظادر بن سمین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی لیث سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کی حماد بن زید نے لیث سے اور موقوف کیا معتمر حکم مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہین جو سلاطین و حکام مین فقط بغرض دنیا واقع ہوے نہ بہ نیت اعلای کلمۃ اللہ اور زبان تلوار سے زیادہ ہے یعنے کلمہ حق کہنا اسوقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھکر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہین کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہین جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کھینچے اور اسکو مار

فتنہ کا بیان

باب ماجاء فی رفع الامانۃ باب رفع امانت کے بیان مین **عن** حذیفۃ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین قد رأیت احدھما وانا انتظر الاخر حدثنا ان الامانۃ نزلت فی جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنۃ ثم حدثنا عن رفع الامانۃ قال ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ فیظل اثرھا مثل الوکت ثم ینام النومۃ فتقبض الامانۃ فیظل اثرھا مثل اثر المجل کجمر دحرجتہ علی رجلک فنفطت فتراہ منتبرا ولیس فیہ شیء ثم اخذ حصاۃ فدحرجھا علی رجلہ فقال فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد احد یؤدی الامانۃ حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا وحتی یقال للرجل ما اجلدہ واظرفہ واعقلہ وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ولقد اتی علی زمان وما ابالی ایکم بایعت فیہ لان کان مسلما لیردنہ علی دینہ ولئن کان یھودیا او نصرانیا لیردنہ علی ساعیہ فاما الیوم فما کنت لابایع منکم الا فلانا وفلانا ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا انہون نے کہ بیان فرمائین ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین کہ دیکھہ لی مین نے انمین سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہون مین دوسری کا پہلی حدیث انمین کی یہ کہ فرمایا آپنے اتری ہے امر دونکی دلونمین امانت پہر اترا قرآن اور پہر جانا انہون نے حق امانت کا قرآن سے اور پہر جانا سنت سے یعنے دونون سے تاکید ہے ادائی امانت کے دوسری حدیث انمین کے یہ ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا اور فرمایا یہ گا آدمی ایکبار پس جہین لیجاویگی امانت اوسکی دلسے اور جاویگا اثر اوسکا مثل وہبہ کے پہر سوویگا ایکبار اور جہین لیجاویگی امانت اور رہ جاویگا اثر اوسکا مثل گٹھے کی جیسے کہ گہاوی اور پہیر تو اپنی پیر پر ایک چنگاری اور چہالا پڑجاوی اوس سے پہر دیکھے تو اوسی اپہا ہوا اور اوسمین کچھہ نہین ہے پہر لی آپنے ایک کنکری اور پہیرا اوسکو اپنے پیر پر اور فرمایا پہر صبح کرینگے لوگ خرید و فروخت کرتے ہونگے کوئی ایسا معلوم نہوگا کہ ادا کرے امانت کو یہانتک کہ کہا جاویگا تحقیق فلانی قبیلہ مین ایک شخص امین ہے اور کہا جاویگا مرد کو یعنی اوسکی تعریف مین کیا چست وچالاک آدمی ہے یعنے کاروبار مین اور کیا ہوشیار وخوش تقریر ہے اور کیا عقلمند اور دانا ہے اور اوسکی دل مین ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہین اور بیشک آچکا مجہپر ایک زمانہ کہ مین پروا نہ کرتا تہا کہ کس سے کہ معاملہ کرون کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تہا دلواتا تہا حق میرا تو مین اوسکا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تہا تو دلواتا تہا مجہکو حق میرا سردار اوسکا مگر آج کی دن مین معاملہ کرتا ہون نہین ہون کسی سے مگر فلان فلان سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ دیکھہ لی مین نے الخ یعنے جیسے حضرت نے خبر دی تہی ویسا ہی وقوع مین آیا قولہ اترا ہے مردونکی دلمین امانت الخ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اوسکی طرف آخر حدیث مین کہ فرمایا ومافی قلبہ من خردل من ایمان قولہ سورہ جاویگا اثر اوسکا مثل وہبہ کے الخ یہہ مثال فرمائی آپنے امانت کے دل سے نکلجانی کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چہالا بدن پر رہ جاتا ہی اور اونچا معلوم ہوتا ہے ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا مگر اوس مین امانت کا نام نہوگا قولہ اور بیشک آچکا مجہپر زمانہ الخ یعنے وہ زمانہ تہا سو لیخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسمین بلا خوف وخطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تہا اور اگر میرا حق کسی مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نکرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اوسکے دلواتے تہے اور اب کوئی لایق اطمینان نہین ہے مگر فلان فلان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نکرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اوسکے دلواتے تہے اور اب کوئی لایق اطمینان نہین ہے مگر فلان فلان +

باب لترکبن سنن من کان قبلکم باب اہم سابقہ کے عادات اس امت مین منتشر ہونیکے بیان مین **عن** ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی حنین مر بشجرۃ للمشرکین یقال لھا ذات انواط یعلقون علیھا اسلحتھم فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لھم ذات انواط فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ھذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الھا کما لھم الھۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنۃ من کان قبلکم ترجمہ روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نکلے حنین کو گذرے ایک درخت پر مشرکون کے کہ اوسکو ذات انواط کہتے تہے لٹکاتے تہے اوسمین مشرک لوگ ہتیار اپنے پس عرض کی صحابہ نے یارسول اللہ مقرر کردیجیے ہمارے لئے بہی ایکذات انواط جیسا کہ مشرکونکا ایک ذات انواط ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ویسی بات ہوئی جیسے موسی کے قوم نے کہا اجعل لنا الھا یعنے بنادی ہمارے لئے ایک معبود جیسے بت پرستون کے لئے ہی ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتہ مین ہے تم مرتکب ہوگے اپنے اگلون کے افعال کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اس باب مین ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **مترجم** ذات انواط ایک درخت تہا جہاؤ کا اور حضرت کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ کا ایسے چیز کے لئے جسمین مشابہت ہو مشرکین کی اور فرمایا کہ مرتکب ہوگے تم افعال امم سابقہ کے اور متبع ہوگے اونکی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس جزو زمان مین محافل علماء سوء کے مثل محافل یہود کے ہین اور محافل مشائخان مبتدعین کے مثل محافل نصاری کے اور عقاید اور اعمال اونکے طابق النعل بالنعل مثل الملتہب کے ہوگئے ہین اور شادی اور بیاہ مین اور موت و

فتنون کا بیان

امت مین امم سابقہ کی عادات منتشر ہونا

وغنی مین ہزارون رسمین یہود و نصاری کی مسلمانون نے اختیار کرلین ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اور تفصیل اسکی دراز ہے کہ یہہ ترجمہ مختصر محل اُسکا نہین **باب** ما جاء فی کلام السباع باب درندون کے کلام کے بیانمین **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی یکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ وتخبرہ فخذہ بما احدثت اھلہ بعدہ ۱۲ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری بقائی روح جسکے قبضہ مین ہے قیامت قائم نہوگی جبتک کہ بات نکرین درندے آدمیون سے اور جبتک کہ کلام نکرے مردسی پہندنا اُسکی کوڑیکا اور تسمہ اُسکی نعل کا اور خبر دیگی ران اُسکی اُس نئے کام سے کہ کیا اُسکی بیوی نے اُسکی بعد اُسکی غیبت مین **ف** اسباعین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کے روایت سے اور قاسم بن فضل ثقہ ہین مامون ہین اہل حدیث کے نزدیک اور ثقہ کہا اُنکو یحیی بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے **باب** ما جاء فی انشقاق القمر باب چاند کے شق ہونیکے بیانمین **عن** ابن عمر قال انفلق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا ۱۲ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہون نے پھٹ گیا چاند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو **ف** اسباعین ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجم** چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بہی تفصیل اسکے یہ ہے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمکو کوئی معجزہ دکہاؤ پس دکہایا آپنے انکو پھٹنا چاند کا یہانتک کہ دیکہا اُنہون نے حرا کو اسکے پیچہے اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکہایا اُنکو شق القمر دوبار اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا نظر آتا تہا جبل پر اور ایک ٹکڑا اُس سے نیچے پہر فرمایا آنحضرت نے گواہ رہو عبداللہ سے مروی ہے کہ یہہ معاملہ مکہ مین ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچہا مسافرون سے اس گمان پر کہ شاید محمد نے ہم پر جادو کردیا ہو پہر مسافرون نے کہا ہمنے بہی چاند پھٹتے دیکہا پہر یہہ آیت اُتری اقتربت الساعۃ وانشق القمر کس پھٹنا چاند کا مقدم ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ حرق والتیام اجرام علویہ مین جایز ہے اس نظر سے یہہ نشانی قیامت کی ہے اور چونکہ کفار نے فرمایش کی تہی معجزی کی اور اُسکے لیے اسکا ظہور ہوا اور آپنے فرمایا یہی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہزارون درجہ یہہ معجزہ بڑہکر ہوا دریا نیل کے شق ہونی سے اسلئے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چندان خلاف عادت نہین ہے دوسرے حرق والتیام اجزائی ارضیہ چندان مستبعد نہین بخلاف اجرام علویہ کے وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **باب** فی الخسف باب خسف کی بیانمین **عن** حذیفۃ بن اسید قال اشرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غرفۃ ونحن نتذاکر الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تروا عشر آیات طلوع الشمس من مغربہا والدجال والدابۃ وثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب ونار تخرج من قعر عدن ترحل الناس او تحشر الناس فتبیت معہم حیث باتوا وتقیل معہم حیث قالوا ۱۲ ترجمہ روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جہانکا ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غرفہ سے اور ہم آپسمین چرچا کر رہے تہے قیامت کا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک نہ دیکہوگے تم اُس سے پیشتر دس نشانیان اول نکلنا آفتاب کا مغرب سے دوسرے دجال تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا اور تین جگہہ زمین کا دہنسنا ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین تیسرا جزیرۂ عرب مین اور یہہ جملہ نشانیان ہونگی ساتوین نکلنا ایک آگ کا عدن کے جڑ سے کہ ہانکی گی آدمیونکو یا فرمایا جمع کریگی لوگونکو یعنے ملک شام مین شب کو ٹہیریگی اُنکے ساتہ جب وہ ٹہیرینگے اور دوپہر کو ٹہیریگی اُنکے ساتہ جب وہ قیلولہ کرینگے **ف** روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے سفیان سے مانند اسکے اور بڑہائی اُسمین آٹہوین چیز دخان یعنے دہوان روایت کی ہمسے بندار نے اُنہون نے ابوالاحوص سے اُنہون نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے سفیان سے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہون نے ابوداؤد طیالسی سے اُنہون نے شعبہ سے اور مسعودی سے دونون نے سنا فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمن کے جو مروی ہے سفیان سے اُنہون نے روایت کی ہی فرات سے اور زیادہ کی اُسمین نوین نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بہی روایت کی ہمسے ابوموسی نے اُنہون نے ابوالنعمان سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے فرات سی ابوداؤد کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اُسمین دسوین چیز ہوا کہ اُڑا کر پہینکیگی اُنکو دریا مین یا اُترنا عیسے بن مریم کا فقط اسباعین علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور حذیفہ

سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** صفیۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینتہی الناس عن غزو ھذا البیت حتی یغزو جیش حتی اذا کانوا ببیداء من الارض خسف بأولھم وآخرھم ولم ینج اوسطھم قلت یا رسول اللہ فمن کرہ منھم قال یبعثھم اللہ علی ما فی انفسھم ترجمہ روایت ہے صفیہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باز نہ رہینگے لوگ لڑنے سے اس گھر مین یہانتک کہ آویگا ایک لشکر اور جب پہونچیگا بیدا مین یا یہ فرمایا کہ پہونچی زمین بیدا مین دھنس جاویگا اسکا اول و آخر اور نہ بچیگا اسکا بیچ یعنے سب ہلاک ہوینگے عرض کی مین نے یا رسول اللہ جو جبراً جاتا ہے انمین سے انکے فعلون کو فرمایا آپنے اٹھاویگا اللہ تعالے انکو اسحال پر جو انکے دلو مین ہے یعنے وہان نیک و بد ممتاز ہوونگے مگر یہان سب ہلاک ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر ھذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف قالت قلت یا رسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا ظھر الخبث ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوگا آخر مین اس امت کی زمین کا ہنسنا اور صورتکا بدلنا اور پتھرونکا آسمان سے برسنا کہا انہون نے عرض کیے ہمنے یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہوجاوینگے باوجود اسکے کہ ہم مین صالحین ہون فرمایا آپنے ہان جبکہ غالب ہوجاے خباثت یعنی فسق و فجور **ف** یہ حدیث غریب ہے حضرت عائشہ کے روایت سے نہین جانتے ہم اُسے مگر اسی سند سے اور عبد الدین عمر مین کلام کیا ہے یحیے بن سعید نے انکی حافظہ کی طرف سے **مترجم** ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کیے ہے کہ ہمیشہ جاری رہیگا آفتاب کا نکلنا مطلع سے اور جانا مغرب کو یہانتک کہ وہ وقت آوے جو اللہ تعالے نے مقرر کیا ہے اپنے بندونکی توبہ کے لئے پس اجازت چاہیگا آفتاب کہ کہان سے طلوع کرے اور اسیطرح چاند اذن مانگیگا کہ کہان سے نکلے سو اذن نملیگا انمین سے کسیکو اور محبوس رہیگا آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانینگے مقدار حبس کو مگر تھوڑے لوگ بقیۃ الارض حاملان قرآن کہ پڑھلیگا ہر شخص ورد اپنا پہر دیکھیگا کہ رات اپنے اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہوگا مقدار راتکا مگر حاملان قرآن عظیم الشان کو اور پکاریگا بعض انکا بعض کو اور جمع ہوجاوینگے مسجدونمین اور کامین گے بقیہ شب آہ و زاری و تضرع و بکا مین بعد اسکے بھیجیگا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کیطرف اور کہینگے وہ کہ امر فرماتا ہے تمکو بارتعالے شانہ کہ تم دونون لوٹ جاؤ اپنے مغارب کیطرف اور طلوع کرو وہان سے اور نہین ہے آج تمہارے لیے ہماری درگاہ مین نہار نہ چمک تک سو روتے لگینگے سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کی ڈر سے اور لوٹکر طلوع کرینگے دونون مغرب سے سو اسی حالمین کہ لوگ تضرع و زاری کر رہے ہونگے اللہ تعالے کیطرف اور غافل اپنے نشہ غفلت مین مست ہونگے کہ پکاریگی آواز آوے گی باری تعالے شانہ کیطرف سے کہ آگاہ ہو دروازہ توبہ کا بند ہوگیا اور مہر و ماہ نی مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھینگے اُن دونونکو کہ وہ دونون علم کی مانند ہین کہ نہ انمین روشنی ہے اور نہ آب و تاب اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالے اپنے قول مبارک مین وجمع الشمس والقمر یعنے اکٹھا کیے گئے مہر و ماہ اور علم خرچی ہے اونٹ پر لادینگے یا گٹھڑی کیڑون کے سو بلند ہونگے یہ دونون مانند دو اونٹون کے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ مین آگے بڑہ جاؤن اُسوقت فریاد کرنے لگینگے دنیا کے لوگ اور غافل ہوجائینگی مائین اپنی اولاد سے اور گر پڑینگے حمل اور صالحون اور ابرار کو نفع دیگا رونا اور لکھی جاویگی انکی عبادت مگر ظالمون اور فاجرون کے رونے سے کچھہ فائدہ نہوگا اور لکھی جاویگی اُنپر حسرت و ندامت اور جب یہہ دونون مہر و ماہ ناف آسمان مین پہونچینگے جبرئیل اگر ان دونونکے قرنون پکڑکر مغرب کیطرف لوٹا دینگے اور شرق کو جانے نہ دینگے بلکہ مغرب ہی مین لوٹکر ڈوب جاوینگے جہان دروازہ ہے توبہ کا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے فرمایا آپنے ای عمر پیدا کیا اللہ تعالے نے ایک دروازہ توبہ کے لئے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازونمین سے ہے اُسکے دو پٹ ہین سونے کے مکلل جواہر سے اُن دونو پٹونمین مسافت ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لئے اور یہ دروازہ کھلا ہوا ہے جب سے کہ خداوند تعالے نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کھلا رہیگا اس شب کے صبح تک کہ شمس و قمر مغرب سے طلوع کرین اور توبہ نکی کسی بندے نی خدا کے بندون مین سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اُسدن تلک مگر یہ کہ توبہ آتی ہے اُسی دروازہ سے اور پھر چڑہ جاتی ہے باری تعالے شانہ کیطرف پوچھا معاذ بن جبل نے ای رسول اللہ کے کیا ہے توبہ نصوح فرمایا ندم ہوتا ہے بندہ اپنے کیے ہوے پر اور بہا گتا ہے اُس سے اللہ تعالے کیطرف اور پھر نہین لوٹتا گناہ ہونگی جیسے دودھ پستان سے نکلکر پھر عود نہین کرتا اُسکی طرف پس ڈوبا دینگے جبرئیل اُن دونونکو اگر دروازہ مین پھر بند کر دیے جاوینگے وہ دونون پٹ اور بجا ویگے وہ دونون ایسے کہ گویا کبھی اُنمین شگاف و دراڑ نہ تھی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہوگا قبول نہوگی کسی بندے کی توبہ اُسکے بعد اور فائدہ نہدیگا اُسے کوئی حسنہ مگر وہ حسنہ کہ اُس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہیگا اُسکے لئے بعد اُسکے جیسا کہ جاری تھا قبل اسکے اور

بیان طلوع شمس من مغربہا

توبہ کے دروازہ کا بیان

اور اسی طرف اشارہ ہی اللہ تعالیٰ کے اس قول مین یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ الْاٰیَۃَ پھر عرض کی ابی بن کعب نے اے رسول اللہ تعالیٰ کی میرے ان باپ فدا ہون آپ پر کیا معاملہ ہوگا اسکی بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہوگا آدمیونکا اور دنیا کا اسکے بعد فرمایا آپنے اے ابی آئی پہنایا جاویگا شمس و قمر کو اسکے بعد جامۂ نور ضیا اور پھر طلوع کرینگے آدمیون پر اور ظاہر ہونگے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جب اس آیہ کبریٰ کو دیکھہ لینگے اور عظمت اسکی مشاہدہ کرلینگے پھر مشغول ہونگے دنیا مین اور آباد کرینگے اسکو اور جاری کرینگے اسمین نہرین اور لگائینگے اسمین درخت اور بناوینگے اسمین مکان لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنیگی کسی گھوڑی تو وہ بچہ سواری کے لایق نہوگا کہ صور پھونکا جاویگا انتہے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ اشرار بعد اخیار کے اکیسو بیس سال تک ہین یعنے بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرار کا ہے اکیسو بیس سال تک عمر دنیا ہے اور روایات اس بابمین مختلف ہین وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائی مؤمنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائی کفار و اشرار یکصد و بست سال اور دابۃ الارض ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کے مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیر سے مروی ہے کہ انہون نے وصف کیا اسکا اسطرح پر کہ سر اسکا گائی کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینگ بزکوہی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ گردن اسکی دراز ہے کہ دیکھیگا اسکو جو کہ مشرق مین ہے جیسا کہ دیکھتا ہی اسے جو کہ مغرب مین ہے اور اسکا موہنہ ہے مثل انسان کے موہنہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے دبدبہ دیش ہے یعنے پشم و پر رکھتا ہے اور ہر رنگ مین موجود ہے اور اسکے چار پیر ہین اور حذیفہ نے کہا لن یدرکہا طالب ولا یفوتہا ہارب یعنے پاویگا اسے ڈھونڈنے والا یعنے بسبب تیز روی کے اور نہ بھاگ سکیگا اس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ لوگون کو گمان ہے کہ دابۃ الارض آپ ہی ہین انہون نے فرمایا کہ والد دابہ کو پر موسی کو چک رزد ہونگے اور مجھے پر و رغب نہین اور اسے سم ہوگا نہ نے سم نہین اور نکلیگا اسپ تیز رو کے مانند تین بار اور ابھی دو ثلث بھی اسکے باہر آئی ہونگے اور عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ سر اسکا آسمان مین لگیگا اور باہر آئے ہونگے یہ اسکے زمین سے اور ابن عمر نے کہا وہ نکلیگا دوڑتے گھوڑی کی مانند تین دن تلک اور ابھی اسکا ایک ثلث بھی نہ نکلا ہوگا یعنے تین دن کے عرصہ مین اور ابو ہریرہ نے کہا مابین فرسخ للراکب المجد یعنے درمیان دونون شاخ اسکے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیز رو کے لئے اور یہ سب قدر ہے مصور حقیقی کی کہ کیونکر تصویر کی اسکی اور نقش طرازی اور عجوبہ کاری ہے اس باریتعالی شانہ کی کہ کیونکر تقدیر کی اسکی فتبارک اللہ احسن الخالقین اور نکلنا اسکا سوا روز ہوگا کہ خروج اسکا عالم مین تین بار ہوگا ایکبار اقصای بادیہ مین اور ایک روایت مین منتہای یمن مین اور داخل نہوگا ذکر اسکا قریہ مین یعنے مکہ مین پھر چوتھا ہیگا زمانہ دراز تک پھر دوبارہ نکلیگا اول سے کمتر اور پوہنچیگا ذکر اسکا اہل بادیہ مین اور آئیگی خبر اسکی مکہ مین پھر تیسرے بار نکلیگا اسی وقت مین کہ لوگ مجتمع ہونگے افضل مساجد مین اور مراد اس سے مسجد الحرام ہے اور نہ ڈراویگا انکو مگر یہ کہ وہ چرنا ہوگا رکن و مقام مین اور جہاڑتا ہوگا اپنے سر پر خاک اور جدا ہو جاوینگے اس سے لوگ ایسا ہی مروی ہوا ابن عباس اور حذیفہ سے اور حذیفہ کی روایت کے بعض طرق صحیح ہین اور ابن عباس نے کہا کہ باہر آویگا دابہ بعض اودیہ تہامہ سے اور ابن عمر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپنے مین دیکھتا ہون اس جگہہ کو کہ نکلیگا جہان سے دابہ اور وہ جگہہ تنگ ہے صفا کا اور ابن عمر نے کہا کہ خروج اسکا صفا سے ہوگا منی کی شب مین اور صبح کرینگے لوگ اسکے سر اور دم کے بیچ مین اور نہ پہنچیگا کوئی پہنچنے والا اور نہ باہر آویگا اس سے کوئی باہر آنیوالا یہانتک کہ فارغ ہوگا اس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اسکا احکم الحاکمین نے پھر ہلاک ہوگا ہلاک ہونیوالا اور نجات پاویگا نجات پانیوالا اور اول قدم جو رکھیگا وہ بمقابلہ مین رکھیگا اور رسالہ حشیر مین ہے کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اسی دن کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جاویگا اور دابۃ الارض نکلیگا اور ایک ہاتھ مین اسکے عصائے موسی اور دوسرے مین خاتم سلیمان ہوگی سیر کریگا تمام شہر و نہین کمال سرعت سے اور نشان کریگا عصائے موسی علیہ السلام سے مؤمن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی کھینچدیگا کہ تمام چہرہ اسکا نورانی ہوجائیگا اور کافر کے ناک پر یا گردن پر مہر کردیگا سلیمان علیہ السلام کی کہ سارا چہرہ اسکا ظلمانی اور سیاہ ہوجاویگا انتہے اور دخان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دہوان آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اتریگا اور مومنونکو اس سے زکام ہوجاویگا اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی اور منافقون اور کافرونکو بیہوشی آجاویگی اور بعضے کو زاد اور بعضے کو دو روز اور بعضے تین روز مین افاقہ پائینگے اور وہ دہوان چالیس روز تک رہیگا بعد اسکے آسمان صاف ہوجاویگا کذا فی الرسالۃ الحشریۃ اور احمد اور مسلم نے ابن عمر سے روایت کیے ہے کہ بھیجیگا اللہ تعالی جیسے علیہ السلام کے موت کے بعد ایک ہوای سرد شام کی طرف سے روئی زمین پر کہ جسکے دلمین ایک ذرہ بھی ایمان ہوگا اسکی روح قبض ہوجاویگی یہانتک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر مین گھس جاویگا وہان بھی وہ ہوا پہونچیگی اور اسکی

فصل دابۃ الارض کے بیان

فصل دجال کے بیان

فصل دابۃ الارض کے بیان

روم قبض کرلی اور باقی رہ جاوینگے لوگ بدترین خلق کے چڑیون اور درندونکی عقل والی بیٹیگی کو پہچانینگی نہ برائی سے انکار کرینگی درمیان ہونگی انکی آگی شیطان اور کہینگے تم قبول نہین کرتی وہ کہینگے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکھاوینگے وہ انہین عبادت بتونکی اور بت پرستی کرینگے اور رزق دیا جاویگا انہین اس حالمین ہے بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پھونکی گا اسنے اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدا بابمین مذکور ہے اصحاب ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہی کہ یہ تینون خسف واقع ہوچکے چنانچہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد مین ابن ہبیرہ نے انہین لکہا کہ بخارا مین صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے عالمہ عورتونکے حمل گرگئے جب نظر کی تو آسمانمین ایک شگاف عظیم تہا اور اسمین بڑے بڑے قدوقامت کے لوگ اتری کہ سر انکے آسمانمین تہی اور پیر زمین مین اور انمین ایک کہنی والا کہتا تہا اسی اہل زمین عبرت پکڑو اوی اہل آسمان ڈرو کہ یہہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اسنے خداوند تعالی شانہ کی اور معذب ہوا جب روز روشن ہوا لوگ اس جگہہ جمع ہوئے کیا دیکہتی ہین کہ وہان ایک خسف عظیم ہے کہ اسکو قرار نہین ہی اور اس سے سیاہ دہوان نکل رہا ہی قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصون کی گواہی سے پایہ ثبوت کو پہونچایا صاحب اشاعہ نے کہا ہی کہ اس قصہ مین نظر ہی اسلئی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ مگر یہ ہوسکتا ہی کہ جسطرح مستثنی ہین اسنے ہاروت وماروت اسیطرح جایز ہے کہ یہہ بہی ہوا اور اللہ تعالی ہر شی پر قادر ہی اور یہ بہی ہوسکتا ہی کہ قول اللہ تعالی کا باعتبار غالب واکثر ملائکہ کے ہونہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے واللہ اعلم اور سنہ دو سو آٹہہ ہجری مین تیرہ دیہہ خسف ہوگئی مغرب مین اور سنہ تین سو چونتیس مین ماہ شعبان مین غرناطہ مین زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اکثر اور بہت جگہہ خسف ہوگئین اور بعض قلاع منہدم ہوئے اور سنہ ۳۴۴ ہجری مین بلدہ ری اور اسکی نواحی مین زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑہ سو قریہ اس سے خسف ہوگئی اور نقصان اسکا حلوان تک پہونچا اور اکثر لوگ حلوان کے بہی خسف ہوگئی اور زمین نی مردونکی ڈہیان باہر پہینکدین اور مقام خسف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے اور بلدہ طالقان تمام خسف ہوگیا قریب تیس آدمیون کے اس سے نجات پائی اور پہٹ گیا ری مین ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان وزمین مین مع اہل قریہ دوپہر کے وقت اور پہر خسف ہوگیا اور زمین پہٹ گئی اور اس سے پانی بہی لگا بدبودار اور دہوان نکلنی لگا بہت کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور سنہ ۵۹۷ پانسو ستانوی ہجری مین ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا اور سنہ ۵۳۳ پانسو تینتیس مین بلدہ بحیر اخسف ہوا اور اس جگہہ کالا پانی ہوگیا صاحب اشاعہ نے کہا کہ اسکے بعد ہمارے زمانہ مین نواحی آذربیجان کے دیہات خسف ہوئے جو دیا عجم سے تہی انتہی اور نار کی تفصیل یہہ ہے کہ نکلیگی وہ نار قریہ عدن مین سے چنانچہ ایک روایت مین من قعر عدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن احمر نام ہے اس بادشاہ کا جسنے اسی آباد کیا ہی اور پہنچ لیجاویگی لوگون کو محشر مین مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اسے ارض مقدس بہی کہتے ہین اور مراد اس سے وہ زمین ہی جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہی طولمین اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض مین اور کیفیت اسکے ہانکنے کی لوگون کو خود حدیث مین مذکور ہے اور دجال اور یاجوج وماجوج کا حال آگے مذکور ہے (حجج الکرامۃ)

باب ماجاء فی طلوع الشمس من مغربہا

باب اس بیان مین کہ آفتاب طلوع ہونیکے بیامین

عن ابی ذر قال دخلت المسجد حین غابت الشمس والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقال یا ابا ذر اتدری این تذہب ہذہ قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب تستاذن فی السجود فیوذن لہا وکانہا قد قیل لہا اطلعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا قال ثم قرأ وذلک مستقر لہا وقال ذلک قراءۃ عبد اللہ ابن مسعود ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہا داخل ہوا مین مسجد مین جبکہ ڈوب گیا آفتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے پہر فرمایا آپنے ای ابا ذر جانتا ہی تو کہ کہان گیا یہہ آفتاب کہا راوی نے عرض کی مین نے کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہی فرمایا آپنے وہ جاتا ہی تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی سو اجازت ملتی ہے اسکو اور گویا کہ اسکو حکم ہوتا ہے پہر طلوع کر جہان سے آیا تو پس طلوع کریگا وہ مغرب سے کہا راوی نے پہر پڑہی آپنے یہ آیت وذلک مستقر لہا اور کہا راوی نے یہی ہی قراءت عبد اللہ بن مسعود کی ف اسبابمین صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسی سے بہی یہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مفہوم تفصیل اسکی اوپر خوب مذکور ہوئی

باب ماجاء فی خروج یاجوج وماجوج

باب اس بیان مین کہ یاجوج وماجوج کے بیامین

عن زینب بنت جحش قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نومہ محمرا وجہہ وہو یقول لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وعقد عشرا قالت زینب قلت یا رسول اللہ افنہلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث ترجمہ روایت ہے زینب بنت جحش سے کہا جاگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا اور فرماتے

تہی آپ تین تین بار لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کے اُس شر سے جو قریب ہو گیا ہی و تفصیل اُسکی یہ ہے کہ کھل گیا آج کی دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار مین مثل اسکے اور عقد کیا آپنے دس کا یعنے دائرہ بنایا کلمہ شہادت کی اُنگلی اور انگوٹھی سے کہا زینب نے عرض کی مین نے یارسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے اور ہمارے درمیان صالحین ہونگے آپنے فرمایا ہان جب زیادہ ہو جائیگی خباثت یعنی فسق و فجور (ف) یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جید کہا سفیان نے اس حدیث کو اور کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا مین نے اس اسناد مین زہری سے چار عورتون سے زینب بنت ابی سلمہ کو کہ وہ راویہ ہین حبیبہ سے اور یہہ دونون زینب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کرتی ہین حبیبہ ام حبیبہ سے وہ زینب بنت جحش سے کہ دونون ربیبیان ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کیے معمر نے بھی حدیث زہری سے اور نہین ذکر کیا حبیبہ کا معمر نے یاجوج و ماجوج اولاد سی ہین حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح چنانچہ ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ مٹی نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سام و حام اور یافث پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سودان اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج و ماجوج و ترک و مقاتلہ رسالہ حشریہ مین ہے کہ ملک اُنکا اقصای بلاد شمالیہ مین ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال اُنکے دریای شور ہی کہ بانی اُسکا بسبب شدت برد کی ایسا غلیظ ہی کہ گذارہ کشتی کا دشوار ہے اور جانب مین شرق و غرب کے دو کوہ عظیم ایسی واقع ہین کہ چڑہنا اُنپر ناممکن نہین اور چڑہین اُنکی پانی مین ہین اور جنوب کیطرف وہ دونون پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتی جاتی ہین کہ درمیان اُنکے فاصلہ قلیل رہگیا ہی اسکندر ذوالقرنین نے اُسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بسد اسکندری معروف ہے بلندی اُسکی قلہ کوہ کی برابر ہے اور عرض اُسکا ساٹھہ گز ہے اور وہ جنبش ہمیشہ اُسی کہوتے ہین مگر بارتعالی شب کو پھر درست فرما دیتا ہی آنحضرت صلعم کی زمانہ مین دو انگشت کی حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تہا جیسا کہ اوپر گذرا اور وہ تین قسم ہین ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا دوسری چار بالشت طول و عرض مین ہیر اپنا ایک کان بچھاتی ایک اوڑہتے ہین اور قتادہ سی مروی ہی کہ یاجوج و ماجوج بائیس قبیلہ ہین ذوالقرنین نی اکیس پر سد بنائی ہی اور ایک قبیلہ کہ غائب تہا اور جہاد کو گیا تہا وہ باہر رہگیا اور وہی ترک ہین روایت کیا اسکو ابن ابی حاتم نی اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہین مرتا اُنمین سی جب تک کہ نہین دیکھہ لیتا اپنی ہزار فرزند صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہین چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج و ماجوج کے عورتین ہین اور وہ جماع کرتی ہین جب چاہتی ہین بلکہ وہ مانند درخت کے کہ پھل لاتے ہین جب چاہتے ہین اور جتنا چاہتے ہین انتہی اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیے ہے کہ کہا اُنہون نے الجن و الانس عشرۃ اجزاء فتسعۃ اجزاء یاجوج و ماجوج و حولہ سائر الناس یعنے جن و انس سب دس حصہ ہین نو حصے اُنمین سے یاجوج و ماجوج ہین اور ایک حصہ اور سب لوگ اور جب اللہ تعالے کو منظور ہوگا نکلنا اُنکا کہیگا حاکم اُنکا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سد سی انشاء اللہ تعالی ہم کل پوری کہودینگے پس انشاء اللہ کی برکت سے وہ درست ہونگے اور ویسی ہی رہیگی کہ دوسرے روز جب وہ آوینگے بخوبی کہود کر اپنی راہ بنا دینگے چنانچہ کیفیت اُنکی خروج کی جو بروایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل مین مفصل آگے مذکور ہے ابن عربی نی کہا ہی کہ حدیث استثنا سی تین آیات الٰہی معلوم ہوے ایک یہ کہ اللہ تعالی نی اُنکو باوصف اس قوت کے اِس پر قادر نکیا کہ روز و شب برابر سد کو کہودین اور نکل آوین دوسرے یہی قدرت ندی کہ وہ نردبان وغیرہ سی اوپر چڑہکر ادہر اُتر آوین اور بندگان الٰہی کو ضرر پہونچاوین تیسرے یہ کہ قدرت ندی اُنکو انشاء اللہ کہنی کے جب تک کہ وقت معہود نہ پہونچی حافظ ابن حجر نے کہا ہی کہ اس روایت سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت و سلطنت و رعیت مین اور اُنمین سے ایسے بھی لوگ ہین کہ خداوند تعالی کو پہچانتے ہین اور اقرار اُسکی قدرت و مشیت کا رکہتی ہین اور یہہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ اُنکی زبان سے بیساختہ نکل جاوے اگرچہ اُسکے معنے و مطلب سے واقف نہون اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جاوے اور اختلاف ہے اسباب مین کہ اشتقاق یاجوج و ماجوج کا کس مادہ سی ہے بعضون نے کہا ہے اججج نار سے مشتق ہے اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہی آگ کا اور بعضون نے کہا اُجہ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدت گرمی کی ہے اور بعضون نے کہا اُج سے کہ تیز دوڑنیکے معنے مین اور بعضون نے کہا اجاجہ سے کہ بمعنے آب شور کی ہے اور بر تقدیر دونون یفعول اور مفعول کے وزن پر ہین اور بعضون نے کہا وزن اُنکا فاعول ہے یہ اور مج سے اور بعضون نے کہا وزن اُنکا فاعول ہے اماج سی بمعنی اضطراب کے فقط اور پوچہا زینب نے کیا ہم ہلاک ہو جائینگے اور ہمارے درمیان صالحین ہونگے تعجب سے ہی کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزول عذاب ہم پر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کے کثرت ہوتی ہے طاہر اُنکے ذیل مین عذاب سے محفوظ رہتی ہین اسیطرح جب طالحین کے کثرت ہوتی ہے صالحین اُنکے ساتہ معذب ہو جاتی ہین اور آفات دنیا مثل مخسوف و باد خسف و مسخ مین گرفتار

ہو جاتی ہیں پھر آخرت میں اپنی بواطن کے موافق محشور ہوتی ہیں عادت الٰہی یوں ہی جاری ہے اور یہ جو فرمایا خرابی ہی عرب کے لئے منتظر مزید عنایت ہے ورنہ فساد خروج ہاجج کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائیگا اور ظاہر ہے کہ اسوقت اسلام عرب ہی میں تھا اسکو بھی انہیں کی فکر تھی (حجج) **باب ماجاء فی فرقۃ المارقۃ** باب فرقہ خوارج کے بیان میں **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر الزمان قوم احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یقولون من قول خیر البریۃ یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں ایک قوم ہونگے لوگ انکے جوان جوان ہلکی عقلوں والی پڑھینگے قرآن نیچے نہ اتریگا انکی گلوں سے کہینگے بات خیر البریہ کی نکلجاوینگے دین سے جیسا کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سی ۵ اسباب میں علے اور ابی سعید اور ابی ذر سبی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے اسکی سوا اور حدیثوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وصفاس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا انکی خبیر گردن سے نکلجاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سی اور حقیقت میں وہ خوارج حروریہ ہیں یا اور خوارج انکے سوا مگر حکم فرقہ خارجیہ کو فرقہ مارقہ اسلئے کہتی ہیں کہ حدیث میں انکی صفت یمرقون من الدین آئی ہے کیفیت انکی نکلہوں کی اور حقیقت انکی خروج کی اسطرح ہی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کو حکم کیا اور بعد اسکے حضرت علی کوفہ کو اور حضرت معاویہ شام کو لوٹ گئی اور لڑائی موقوف ہو گئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنیسے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علی اور حضرت معاویہ دونوں کی تکفیر کرنے لگے اور حضرت علی کی رفاقت سی منہہ موڑ کر شنۂ بیعت توڑ کر حرورا چلے گئے کہ نام ہی ایک موضع کا اور خوارج کو حروریہ کہنی کا سبب یہی ہے کہ اول اقامت انکی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سی کچھہ زیادہ تھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انکی طرف آدمی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ برحق سے نقص بیعت نکرو انہوں نے نمانا اور کہا کہ ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخر الامر کچھہ لوگ حضرت علی کی اطاعت میں آگئے اور اس ضلالت سی تائب ہوئی اور باقیوں نے بغاوت پر کمر باندہی اور کہنی لگے کہ اگر حضرت علی اور معاویہ قضیہ تحکیم کو قبول کرینگے ہم دونوں سے لڑینگے غرضکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم ان سے لڑوگے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جاوینگے اور ان میں کے دس سے نجات نہ پاوینگے اور بعونہ تعالیٰ ویسا ہی ہوا کہ عند اللقا فتح و فیروزی نصیب اصحاب علی کرم اللہ وجہہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوے پھر بعد فتح آپنے فرمایا ڈھونڈو اس شخص کو جسکی صفت بیان کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوبار ڈھونڈا تیسرے بار میں وہ ملا اور خبر دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ مارقہ کی علامت یہ ہے کہ ہوگا انمیں ایکمرد کہ ایک شانہ پر اسکی ہاتھہ نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اوسپر کچھہ بال ہیں سفید اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں ای امیر المومنین فرمایا آپنے نہیں یہ تو کفر سے بھاگیں ہیں پوچھا منافق ہیں فرمایا آپنی منافق ذکر نہیں کرتے خدا کا مگر تھوڑا اور یہ تو خدا کو بہت یاد کرتی ہیں یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں فرمایا خصت علی نے ایک لوگ ہیں کہ پہونچا انکو فتنہ اور یہ کور و کر ہو گئی اشاعہ میں ہے کہ بقایائی حروریہ میں سی ہیں قرامطہ اور باطنیہ اور اسمٰعیلیہ اور فتنہ انکا مشہور ہی ہلاک کیا انہوں نے عباد کو تباہ کیا بلاد کو (حجج الکرامۃ) اور خوارج کو خوارج اسلئے کہا کہ خروج کیا انہوں نے امام برحق یعنے حضرت علی پر اور حکمیہ بھی انہیں کہتے ہیں اسلئے کہ انہوں نے انکے کیا حکم ہونے پر ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کے اور کہا لا حکم الا للہ اور شراۃ بھی انہیں کہتی ہیں اسلئے کہ انہوں نے کہا شرینا انفسنا فی اللہ یعنے بیچڈالا ہمنے اپنی جانو نکو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مارقہ اور حروریہ کی وجہ تسمیہ اوپر گذری اور انہوں نے مفارقت کی ملت کی چھوڑ دیا جماعت کو خروج کیا سلطان پر نکالی تلوار اپنی اوپر اور حلال کیا انکے دماء و اموال کو اور کافر کہا اپنی مخالف کو اور تبرا کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصہار پر اور نسبت کی انکی طرف کفر کے معاذ اللہ من ذلک اور قائل نہیں وہ عذاب قبر کے اور نہ حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اسبات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جاکر پھر نکلیگا اور کہتی ہیں کہ جسنے جھوٹ بولا یا مرتکب ہوا کسی صغیرہ یا کبیرہ کا گناہ مومن سے اور بغیر توبہ کے مر گیا ہے وہ کافر ہی اور ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور نماز جماعت کو جایز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جایز جانتے ہیں تاخیر کرنا نماز کا اسکی وقت سے اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رویت ہلال پر اور فطر کے بھی اسیطرح اور روا جانتی ہیں نظر اور نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے ہیں متعہ کو اور حج و عمرہ کو بعوض قربانی کے اور جایز نہیں کہتے موزی پہنکر نماز پڑھنے کو اور نہ مسح موزی کو اور نہ طاعت سلطان کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر خوارج جزیرۂ عمان اور موصل اور حضرموت اور نواحی عرب میں ہیں اور صاحبان کتاب انمیں عبداللہ بن زید اور محمد بن حرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں اور

فرقہ نجدیہ کی تفصیل

پندرہ گروہ ہیں نجدات کہ منسوب ہیں نجدہ بن عامر کیطرف اور وہ اصحاب ہیں عبداللہ بن نجدہ کے عقیدہ انکا یہ ہے کہ جسنے ایک جھوٹ بولا یا ایک صغیرہ کا مرتکب ہوا وہ مشرک ہے اگر اُسپر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب خمر کا مرتکب ہوا بغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتی ہیں کہ حاجت نہیں کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کا فی ہے اور ازارقہ کہ اصحاب ہیں نافع بن ازرق کے مذہب انکا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دشمنان کفر ہے اور معاذ اللہ ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تحکیم کی انہوں نے حضرت علی اور معاویہ کے بھی اور جائز جانتے ہیں قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہیں رجم کو اور قاذف محصن کو حد نہیں مارتے بخلاف قاذف محصنات کے کہ اُسے حد مارتے ہیں اور فرنکیہ کہ منسوب ہیں ابن فرنک کیطرف اور عطویہ کہ منسوب ہیں عطیہ بن اسود کی طرف اور نجاردہ کہ منسوب ہیں عبدالرحمن بن عجرد کیطرف اور یہ بہت فرقے ہیں اور مواقف میں کہا ہی کہ دس گروہ ہیں اور میمونیہ کہ اصحاب ہیں میمون بن عمر کے یہ سب حلال جانتے ہیں پوتیوں کے ساتھ نکاح کرنیکو اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں کے ساتھ اور کہتی ہیں کہ سورہ یوسف قرآن میں داخل نہیں اور حازمیہ کہ اصحاب ہیں حازم بن عاصم کے منفرد ہوئے اسکے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفتیں ہیں باری تعالیٰ شانہ کی اور منسوب ہے اسکی حازمیہ مغلوبیہ وہ کہتی ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو بجمیع اسمار بجانی وہ جاہل ہے اور کہا اُنہوں نے کہ افعال عباد مخلوق الٰہی نہیں اور کہتی ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اسپر مقدم ہیں اور مجہولیہ کہتے ہیں کہ جسنے بعض اسمار الٰہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلتیہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کیطرف اُنہوں نے دعوی کیا کہ جسنے ہمارے مذہب کو نانا اُسکے اطفال صغار کو اسلام نہیں جبتک کہ بالغ نہوں اور ہمارے دعوت مذہب کو قبول نکریں اور اخنسیہ کہ منسوب ہیں ایک شخص کیطرف کہ اخنس اُسکا نام تھا اُنکا مذہب ہے کہ سید اسلیوی نکوۃ اپنی غلام کی اور دیوی اُسکو اپنی زکوۃ اگر محتاج ہو اور ظفریہ کہ حضیصہ ہے ایک طائفہ اُنہیں میں سے کہتی ہیں کہ جسنے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اُسکی سوا اور چیزونکا مثلاً رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور جنت اور نار کا اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا مثل قتل نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے پس وہ شرک سے بری ہے اور مشرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نجانی اور انکار کرے اُسکا فقط اور عقیدہ رکھتی ہیں وہ کہ حایران جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیہ میں فرمایا ہے کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض حیران لہ اصحاب یدعونہ الی الھدی الایہ مراد اُس سے حضرت علی اور حزب اصحاب اُنکے ہیں اور یدعونہ الی الھدی اہل نہروان ہیں اور اباضیہ کہ اصحاب ہیں عبداللہ بن اباض کے اُنکا عقیدہ ہی کہ اللہ تعالیٰ جو فرض کیا ہے اپنے بندون پر وہ ایمان ہے اور ہر گناہ کبیر کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک اور بہنسیہ کہ منسوب ہے ابی ہنس بن جابر خارجی کیطرف متفرد ہوئے ہیں وہ اسمیں کہ اور مسلمان نہیں ہوتا ہے جبتک کہ جمیع حلال و حرام سے واقف نہو جو اُسکے نفس پر ہیں اور بعضے بہنسیہ قایل ہیں کہ جو مرتکب ہوا حرام کا کافر نہیں جب تک کہ نہ لیجائے سلطان کیطرف پھر جب سلطان کے طرف لیگئے اور اُسپر حد قایم کے حکم کیا جاویگا اُسپر کفر کا اور شمراخیہ منسوب ہیں عبداللہ بن شمراخ کیطرف وہ کہتے ہیں کہ قتل ابوین حلال ہے اور جب اسکا دعوی کیا اُسنی دار التقیہ میں خوارج اُس سے بیزار ہو گئے اور ایک گروہ خوارج کا بلا عیمہ ہیں کہ قول انکا ازارقہ کے قول کے مانند ہے مگر متفرد ہوئے ہیں وہ اسکے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہی صبح اور شام اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات الایۃ اور متفق ہوئے وہ ازارقہ سی قید زنان کفار کے جواز میں اور قتل اطفال کفار میں بقولہ تعالیٰ لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور متفق ہوئی ہیں جمیع خوارج کفیر علی رضی اللہ عنہ کی بوجہ تحکیم کے اور تکفیر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ اُنسی موافق نہیں اسمیں یہ عقاید اُنکے ہیں مفصلاً (غنیۃ الطالبین) فقیر کہتا ہی منشا اُنکی گمراہی کا اعراض کرنا ہی حدیث رسول معصوم سے اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اُسکو حسب تفہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اکتفا کرنا اپنی فہم اور بہتر جاننا اُسکو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی علیہ السلام کے فہم سے معاذ اللہ من ذلک کلہا اور دیکھیگا تو ہر گمراہ کو ان مرضہ دین سے ایک میں گرفتار ہوگا اللھم اعصمنا من الفتن ما ظہر منہا وما بطن

باب ما جاء فی الاثرۃ باب اثرہ کے بیان میں

عن اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار قال یا رسول اللہ استعملت فلانا ولم تستعملنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض ترجمہ روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایکمرد انصار میں سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عامل کردیا آپنی فلانی شخص کو اور مجھکو عامل نکیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تم دیکھوگے بعد میرے اثرۃ پس صبر کرو تم یہانتک کہ ملاقات کرو مجھسے حوض کوثر پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبداللہ عن النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ
لکھ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم دیکھوگے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہین تم بُرا جانوگے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتی ہین
آپ ہمکو اُسوقت مین فرمایا آپنے دو تم حق اُنکا یعنے حاکمون کا اُنکے تئین اور مانگو اپنا حق اللہ تعالےسے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ترجم اثرہ لغت مین مقدم
کرنا ہے کسیکو کسی پر اور یہان یہ مراد ہی کہ میرے بعد اور حاکم تمہاری اوپر غیرونکو مقدم کرینگے مال غنیمت اور فی مین اور جو مین تمکو دیتا ہون وہ اور ونکو دینگے حالانکہ
تم زیادہ تر مستحق ہوگی قولہ فرمایا دو تم حق اُنکا یعنے حکام کا جو حق ہے کہ اُنپر خروج نکرنا اور اطاعت اُنکی بجالانا جبتک کہ وہ خلاف شرع حکم نکرین یہہ تم ادا کرو اور
بیت المال وغیرہ مین جو تمہارا حق ہے وہ اگر مذہن تو صبر کرو اور اللہ سے اُسکی جزا چاہو فقط باب ما اَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ
الی یوم القیمۃ باب قیامت تک کی خبر مین عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْعَصْرِ
بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا
خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ
اَنْ يَقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامٍ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا
عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ
مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ
سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ
بَطِيْءُ الْفَيْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئَ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ
سَيِّئَ الْقَضَاءِ سَيِّئَ الطَّلَبِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِيْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ
اَمَا رَاَيْتُمْ اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ فَمَنْ اَحَسَّ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہا نماز پڑہی ہمارے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بالکل دن عصر کے پھر کھڑے ہوے ہمارے درمیان خطبہ پڑہنے کو اور نہچھوڑی کوئی چیز قیام ساعۃ تک مگر خبر دی ہمکو اُسکی ما در کہا جسنے یاد رکہا
اور بہولگیا جو بہولگیا سو اُسی مین سے یہہ بہی ہے کہ فرمایا بیشک دنیا ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالےنے تمکو اگلونکا خلیفہ کرنیوالا ہی دنیا مین پہر دیکہیگا کہ تم کیا عمل کرتے ہو
آگاہ ہو بچو دنیا سی اور بچو عورتون سی اور اُسی مین سے یہ بہی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ بارز رکہی کسی شخص کو ہیبت لوگون کی سے حق کہنی سے جبکہ وہ جان لی حق کو کہا راوی نی کہ روے
ابوسعید جب روایت کرنے لگے یہ بات اور کہا قسم ہے اللہ تعالےکی ہم بہت چیزونکو دیکہکر ڈر گئی اور نہا اُن مقولونمین سے جو حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو بیشک ہر عہد شکن
کے لئی ایک جہنڈا ہے قیامت کے دن اُسکی عہد شکنی کے موافق اور کوئی عہد شکنی نہین امام عام کی عہد شکنی سے بڑکر کہونس دیا جاویگا وہ جہنڈا اُس عہد شکن کے سرین
کے پاس اور نہی اُن حدیثونمین جو ہمنے یاد کرلی اُسدن کہ فرمایا آپنے آگاہ ہو بیشک بنی آدم پیدا ہوے ہین کئی درجون پر پہر بعضا اُنمین سے پیدا ہوتا ہی مومن اور جیتا
ہے مومن اور مرتا ہی مومن اور بعضے سے کافر ہے ایمان مین اور بعضا اُنمین پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہی کافر اور مرتا ہے کافر اور بہت سے زیادہ ہے کفر مین اور اُنمین سے
بعضا پیدا ہوتا ہی مومن اور زندہ رہتا ہی مومن اور مرتا ہے کافر اور بہت سے زیادہ ہے غلبہ مین اور اُنمین سے بعضا پیدا ہوتا ہی کافر اور جیتا ہی کافر اور مرتا ہے مومن اور
وہ مغفور مرحوم ہے آگاہ ہو اُنمین سے بعضا شخص دیر مین غصہ کرتا ہے جلدی ملجاتا ہے اور بعضا جلدی غصہ کرتا ہے جلدی ملجاتا ہی سو یہ برابر برابر ہے اور بعضا
اُنمین جلدی غصہ کرتا ہے دیر مین ملتا ہے آگاہ ہو بہتر اُنمین وہ ہی جو دیر مین غصہ کرے جلد ملے اور بدتر اُنمین وہ ہے جو جلدی غصہ کرے دیر مین ملے ترجم
باقی رہی ایک صورت یعنے دیر مین غصہ کرے اور دیر مین ملے سو وہ برابر برابر ہے انتہی ہاور فرمایا کہ اُنمین سے بعضا قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی

قیامت تک کے اخبار کا بیان

کرتا ہی اور بعضا بُری طرح ادا کرتا ہی اور سہولت سے تقاضا کرتا ہی اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہی شدت سی تقاضا کرتا ہی سو وہ برابر سر ابر ہے اور آگاہ ہو بعضا اُنمین ایسے ہین کہ طرح ادا کرنیوالا ہی اور بُری طرح تقاضا کرنیوالا اور یہ سب سے بدتر ہی کہ اپنا حق لی لے اور پر ایمانداری اور آگاہ ہو بہتر اُنمین اچھی طرح ادا کرنیوالا اور سہولت سے تقاضا کرنیوالا اور آگاہ ہو کہ بدتر اُنمین بُری طرح ادا کرنیوالا بُری طرح شدت سے تقاضا کرنیوالا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دلمین کیا تم دیکھتے نہین اسکے آنکھونکی سرخی اور اُسکے رگھای گردن کے پھولنی کو پھر جسکو کچھ بیہے اُسکا اثر معلوم ہو تو چاہئی زمین سے لپٹ جاوے تا یقین ہو کہ مین خاکی ہون نہ ناری کہا راوی نے اور ہم کنکھیون سے دیکھتے تھے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو باقی نرہا دنیا سے بہ نسبت اُسکی جو گذر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہی تمہاری دن سے بہ نسبت اُسکی جو گذر چکا اُسمین سے ف اسباب مین مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سی بھی روایت ہے اور ذکر کیا ہے ان راویون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اُنکو اُس چیز کی کہ ہونیوالی تھی قیامت تک **مترجم** اس حدیث مین بڑے بڑی فوائد ہین اول مسنون ہونا خطبہ کا قیامہ دوسرے جایز ہونا انسان کا انسان کے لئے کہنے کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی بھی تیسرے مذمت دنیا کی چوتھے اخبار سانحہ خلافت اور حکومت اُمت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا پانچوین یہ کہ حکومت مین آزمایش ہے بندیکی چھٹی تخویف دینا اور عورتونکے شر و فساد و مکر و عیاری سی ساتوین نہ ڈرنا خلق سے اظہار حق مین اور نا مور ہونا مرانسانکا اسکے ساتھ آٹھوین مذمت نقص عہد کی نوین درجات مردم کفر و ایمان مین اور تفاوت فیما بینہم دسوین تفاوت درجات غضب فی مین گیارہوین تفاوت درجات آدمیون اور تقاضا مین بارہوین مذمت غضب کے تیرہوین دوا اُسکی چودہوین استدلال جایز ہونا حالت قلبی پر آثار سی چہرہ کے پندرہوین قلت عمر باقیہ دنیا **باب** ما جاء فی اھل الشام باب اہل شام کی فضیلت مین عن قرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسد اھل الشام فلا خیر فیکم لا تزال طائفۃ من امتی منصورین لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعۃ قال محمد بن اسمٰعیل قال علی بن المدینی ھم اصحاب الحدیث **ترجمہ** روایت ہے قرہ سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بگڑ جاوین شام کے لوگ پھر خیر نہین تم مین ہمیشہ رہیگا ایک فرقہ میری اُمت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کریگا جو اُنکی مدد چھوڑ دی یہانتک کہ قایم ہوگی قیامت کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحاب حدیث ہین ف اسباب مین عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ این تامرنی قال ھھنا ونحا بیدہ نحو الشام **ترجمہ** سند مذکور کے دادا سے مروی ہے کہ اُنہون نے عرض کے یا رسول اللہ کہان حکم فرماتی ہین آپ مجھکو یعنے ہجرت کا یا قیام کا فرمایا آپنے اسطرف اور اشارہ کیا آپنے مبارک ہاتھ سے شام کیطرف ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** طول و عرض ملک شام کا باب الخسف کے آخر مین گذرا اور فضیلت مین اسکی بہت سے احادیث وارد ہوئین ہین اللہ تعالے اُسکی شان مین فرماتا ہی وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ یعنے نجات دی ہمنے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اُس مین کیطرف کہ برکت رکھی ہے ہمنے اُسمین تمام جہان والون کے لئے ف برکت رکھی ہے اللہ تعالے نے سانہ ارزانی غلہ کی اور کثرت اشجار و ثمار کے اور جریان عیون و انہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیا و ہین سے اور ابی بن کعب نے کہا اللہ تعالے نے اُسکو مبارک اسلئے فرمایا کہ کوئی میٹھا پانی نہین دنیا مین مگر جڑ اُسکی پہونچی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے حضرت عمر سے مروی ہے کہ اُنہون نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کہون نہین اختیار کرتے مدینہ مبارک کی کہ مہجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مدفن مطہر اُنکا اُنہون نے جواب دیا کہ ای امیر المؤمنین مینی کتاب منزل من اللہ یعنے توراۃ مین پایا ہے کہ ارض شام کنز ہے اللہ تعالے کا زمین مین اور اُسمین ایک خزانہ ہے اللہ کے بندونکا یعنے عمدہ عمدہ بندگان خدا کی بود و باش ہے اور عبداللہ بن عمرو سی مروی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت پر ہجرت سو بہترین مہاجرین وہ ہین کہ ملک شام کو ہجرت کرین جو مہجر ہے ابراہیم علیہ السلام کا (بغوی) یہہ فقیر بفضل رب قدیر حرم محترم مین پہونچا اور یہانکی برکات سے فیضیاب ہوا اب آرزو ہی کہ اللہ تعالے مہجر ابراہیم کو بھی دکھلاوے کہ اُسکی زیارت سی بھی آنکھین اس مسکین کی روشن اور نورانی ہون آمین یا رب العالمین **باب** لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض باب متقاتلہ مین المسلمین کے نہی مین عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ہوجانا تم بعد میرے کافر کہ مارنے لگو گردن ایک دوسرے کی ف اسباب مین عبداللہ بن مسعود اور جریر اور ابن عمر اور گزر بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت نی مقاتلین فیما بینہم کو کافر

فضیلت شام کی

قتال مسلمین حرام ہی

تنبیہا اور تشدید یا فرمایا ہی یا مراد ہی مستحل اس قتال کا **باب** ماجاء انہ تکون فتنۃ القاعد فیھا خیر من القائم باب اس فتنہ کی بیانمین کہ قاعد اسمین بہتر ہے قائم سے **عن** بسر بن سعید ان سعد بن ابی وقاص قال عند فتنۃ عثمان بن عفان اشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا ستکون فتنۃ القاعد فیھا خیر من القائم والقائم خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی قال افرأیت ان دخل علی بیتی وبسط یدہ الی یقتلنی قال کن کابن آدم **ترجمہ** روایت ہے بسر بن سعید سے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اس فتنہ کے وقت مین جو واقع ہوا تھا حضرت عثمان ذی النورین کے عہد مبارک مہد مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ اُسمین بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والا سے اور کھڑے ہونے والا بہتر ہوگا چلنے والا سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والا سے کہا راوی نے عرض کی مین نے خبر دیجئی مجھکو کہ اگر کوئی آدمی میرے گھر مین اور چلا آوی میری طرف اپنا ہاتھ کہ قتل کری مجھی تو مین کیا کرون فرمایا آپنی ہوجا تو مانند ابن آدم کے یعنی مثل ہابیل کے کہ مقتول ہوگیا اور اپنی بھائی پر ہاتھ نہ اٹھایا **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور خباب بن ارت اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسی اور خرشہ سے بھی وایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث لیث بن سعد سی اور زیادہ کیا اس اسناد مین ایک مرد اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ سعد کے کئی سندون سے سوا اس سند کے **مترجم** قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول اور شہید ہونیکا اوپر مذکور ہوچکا **باب** ماجاء ستکون فتنۃ کقطع اللیل المظلم باب اُس فتنہ کی بیانمین کہ مشابہ ہے شب تاریک کے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع احدھم دینہ بعرض من الدنیا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لو اعمال صالحہ اُن فتنون سے پہلے کہ شب تاریک کے ٹکڑون کی مانند ہین صبحکو ہوتا ہی مرد مؤمن اور شام کو ہوتا ہی کافر اور شام کو ہوتا ہے مؤمن اور صبح کو ہوتا ہی کافر بیچیگا ایک انمین کا اپنا دین سامان دنیا کی مدد لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیقظ لیلۃ فقال سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الفتنۃ ماذا انزل من الخزائن من یوقظ صواحب الحجرات یا رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگی ایکرات اور فرمایا سبحان اللہ کتنے اُتری ہین آجکی رات فتنہ کتنے اُتری ہین خزانہ کون ہے کہ جگادی حجرون کی عورتونکو یعنے امہات المؤمنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہنی والیان ہین دنیا مین کہ ننگی ہونگی آخرت مین **ف** یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** بہت سے اوڑھنی والیان الخ مراد اُس سے وہ عورتین ہین جو باریک کپڑے پہنتی ہین کہ بدن نظر آتا ہی یا مال حرام سے لباس بناتی ہین کہ آخر تمین لباس تقوی ہی محروم رہینگی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہین زینت کے لئے ولیکن اپنے اعضا نہین ڈھانپتی ہین جیسی اکثر اس زمانہ کی عورتین ہین **عن** انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکون بین یدی الساعۃ فتن کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع اقوام دینھم بعرض الدنیا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑونکی مانند صبحکو ہوگا مرد انمین مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مؤمن اور صبحکو کافر بیچینگے بہت سی قومین اپنے دین مال دنیا کی عوض مین **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور حذیفہ اور نعمان بن بشیر اور ابی موسی سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سی **عن** الحسن قال کان یقول فی ھذا الحدیث یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا قال یصبح فاجرا فاتکا لدراخیہ وعرضہ ومالہ ویمسی مستحلا لہ ویمسی فاجرا فاتکا لدراخیہ وعرضہ ومالہ ویصبح مستحلا لہ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہ وہ کہتے تھے یہ جو حضرت نے فرمایا کہ صبحکو ہوگا مرد مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر مطلب اسکا یہ ہے کہ صبحکو حرام سمجھیگا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اُسکا اور شام کو حلال سمجھیگا ان تینون کو اور شام کو ہوگا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کی خون اور عزت اور مال کو اور صبحکو ہوگا حلال سمجھنے والا اُن تینون کو **مترجم** خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے انتہے **عن** وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یسألہ فقال ارأیت ان کان علینا امراء یمنعنا حقنا ویسألونا حقھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ما حملوا وعلیکم ما حملتم **ترجمہ** روایت ہے وایل بن حجر سے کہ کہا اُنہون نے سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایکمرد آپ سے پوچھتا تھا پھر کہا اُس سایل نے خبر دیجئی مجھے اگر ہوون ہمپر ایسے حاکم کہ مدیون ہمارا حق اور طالب

فتنہ کا بیان جو شام سے اٹھیگا

کریں ہم سی یا ناحق تو مین کیا کرون فرمایا آپنی سنو تم اُنکی بات اور کہا مانو اُنکا کہ اُنپر ہے جو کچھہ اُنہون نے اُٹھایا یعنے جو عمل کیا اور تمپر ہے جو تُمنے اُٹھایا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** غرض یہہ اگر وہ تمہارا حق بذین اموال غنیمت وغیرہ مین سے جب بھی تم اُنکی اطاعت کرو اور اُنپر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت مین ملیگا صبر کرو اُنکو اُنکے ظلم کی سزا ملیگی **باب** فِی الْهَرْجِ باب قتل کے بیان مین **عن** اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ اَیَّامًا یُرْفَعُ فِیْهَا الْعِلْمُ وَیَکْثُرُ فِیْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اُٹھایا جاویگا اُسمین علم اور زیادہ ہوگا اُسمین ہرج عرض کے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے ہرج فرمایا آپنے قتل ف اس باب مین ابی ہریرہ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَدَّهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعِبَادَةُ فِی الْهَرْجِ کَهِجْرَةٍ اِلَیَّ **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے پہونچائی اُنہون نے یہہ حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے عبادت ایام قتال مین ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف **مترجم** ایام قتال سے ایام فتنہ مُراد ہین ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہین ہم اسی فقط معلی بن زیاد کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِی اتِّخَاذِ السَّیْفِ مِنْ خَشَبٍ باب لکڑی کے تلوار بنانیکی حکم مین **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهَا اِلَی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب رکھی جاویگی تلوار میری امت مین نہ اُٹھائی جاویگی اُنکے درمیان سے قیامت تک ف یہ حدیث صحیح ہے **عن** عُدَیْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ ابْنِ صَیْفِیٍّ الْغِفَارِیِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِلٰی اَبِیْ فَدَعَاهُ اِلَی الْخُرُوْجِ مَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ خَلِیْلِیْ وَابْنَ عَمِّکَ عَهِدَ اِلَیَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَیْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهٗ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَکَ قَالَتْ فَتَرَکَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عدیسہ سے کہا اُنہون نے کہ آئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے باپ کے پاس اور بُلایا اُنکو کہ نکلین وہ اُنکے ساتھہ یعنے لڑائی مین تو کہا اُنسے میرے باپ نے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجھہ سے کہ جب اختلاف پڑے لوگون مین تو بناؤن مین تلوار لکڑی کی سو بنائی ہے مین نے تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہین تو مین نکلون آپکی ساتھہ کہا راوی نے پھر چھوڑ دیا اُنکو حضرت علی نے ف اس باب مین محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر عبد اللہ بن عبید کی روایت سے **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْفِتْنَةِ کَسِّرُوْا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَکُمْ وَاْلْزَمُوْا اَجْوَافَ بُیُوْتِکُمْ وَکُوْنُوْا کَابْنِ اٰدَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ مین توڑ ڈالو اپنی کمانین اور کاٹ ڈالو اُنکی زہین اور لازم پکڑو گوشہ مکانون کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنے ہابیل کے مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبد الرحمن بن ثروان ابو قیس اودی کا نام ہے **مترجم** لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترک قتال سے اور زمانہ فتن مین خلوت بہتر ہے جلوت سے **باب** مَا جَاءَ فِیْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ باب علامات قیامت کے بیان مین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهٗ قَالَ اَحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُحَدِّثُکُمْ اَحَدٌ بَعْدِیْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَفْشُوَ الزِّنَا وَیُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَکْثُرَ النِّسَاءُ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَأَةً قَیِّمٌ وَاحِدٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ بیان کرونگا مین تمسے ایک حدیث کہ سنی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ بیان کریگا کوئی تمسے بعد میرے تحقیق کہ سنی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیون سے ہے علم کا اُٹھہ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاشر ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا اور کثرت نساء کی اور قلت رجال کی یہانتک کہ ہوگا پچاس عورتون پر حاکم ایک مرد ف اس باب مین ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ فَشَکَوْنَا اِلَیْهِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا مین انس بن مالک کے پاس اور شکایت کی ہمنے اُن اُمور کی جو پہونچی ہمکو حجاج سے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہین ہے کہ بعد اُسکے اس سے بدتر نہو یہانتک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے رب سے سُنا مین نے یہہ تمہاری نبی سے صلی اللہ علیہ وسلم ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک نہ مین ایسی جہل سے نہ بھر جاوے گا نہ کہا جاوے گا اُسمین اللہ اللہ ف یہ حدیث حسن

فتن کا بیان

لکڑی کی تلوار بنانیکا حکم اور اسکا فلسفہ مین

فتنہ کے زمانہ مین خلوت بہتر ہے جلوت سے

علامات قیامت کے بیان

اسی حدیث سی فضائل کی لمبال فضیلت معلوم ہوئی کویا عالم اُنہی کے لئے پیدا کیا اور سب طفیلی ہین

روایت کیے ہمیں محمد بن مثنی نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مانند اسکی اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اول سے **عن** حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکون اسعد الناس بالدنیا لکع بن لکع ترجمہ روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ بڑا نصیبہ ور دنیا میں لکع ابن لکع ہووے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے متعرجم لکع بضم لام وفتح کاف لئیم اور غلام اور احمق وبیوقوف کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حمقا کو امارت اور توانگری ہوگی جنکی پشت ہا پشت سے حمق اور حماقت وراثۃ چلی آتی ہو **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقی الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب والفضۃ قال فیجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ویجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ہذا قطعت رحمی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قی گرد یوگی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھمبوں کے سونے اور چاندی سے فرمایا آپنے پھر آویگا چور اور کہیگا اسکے لئے کاٹا گیا میرا ہاتھ اور آویگا قاتل اور کہیگا اسکے لئے میں نے خون کیا اور آویگا قاطع رحم اور کہیگا اسی لئے میں نے قطع رحم کیا پھر چھوڑ دینگے یہ سب لوگ اور کچھ نہ لینگے اسمیں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بہا البلاء قیل وما ہی یا رسول اللہ قال اذا کان المغنم دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما واطاع الرجل زوجتہ وعق امہ وبر صدیقہ وجفا اباہ وارتفعت الاصوات فی المساجد وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وشربت الخمور ولبس الحریر واتخذت القیان والمعازف ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء او خسفا او مسخا ترجمہ روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اتر نیکی اوپر بلائیں پوچھا اصحاب نے کونسی کام ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا آپنے جب ہوجاوے مال غنیمت دولت اور ہوجاوے امانت غنیمت اور زکوۃ چٹی اور کہا مانی آدمی اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے اپنی ماں کو اور احسان کرے اپنے دوست سے اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور ہووے سردار قوم کا رذالہ ہو اور تعظیم کیجاوے آدمی کے اسکی شر کے خوف سے اور پہنے جاویں شراب اور پہنی جاویں ریشمی کپڑے اور لیجاویں گانیوالی لونڈیاں اور باجی اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اسوقت سرخ ہوا کے یا خسف ومسخ کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحیی بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے اور کلام کیا ہی انمیں بعض اہل حدیث نے اور ضعیف کہا بسبب قلت حافظہ انکے کے اور روایت کے اسنے وکیع اور کئی امامون نے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام بال قطع سلکہ فتتابع ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھہرا لیا مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوۃ چٹی اور علم سیکھا جاوے غیر دین کے لئے اور کہا مانی مرد اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملی دوستوں سے اور دور بہائی باپ سے اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق انکا اور چودہری ہو قوم کا رذالہ انمیں کا اور تعظیم کیجاوے آدمی کی اسکی شر کے خوف سے اور پہنی جاویں ریشمی کپڑے اور بجائے جاویں گانیوالیاں اور باجے اور پیجاوے شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اسوقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے اور ظہور آیات کی کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑی کا سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنے ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ہذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یا رسول اللہ ومتی ذلک قال اذا ظہرت القیان والمعازف وشربت الخمور ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف ومسخ وقذف ہے سو عرض کی ایک نے مسلمانوں میں سے یا رسول اللہ کب ہوگا یہ فرمایا جبکہ پھیل پڑیں گانیوالیاں اور باجی اور بیچے جاویں شراب **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ

بیان علامات قیامت

اُنہوں نے روایت کیے عبدالرحمٰن بن سابط سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **باب** ماجاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب مین **عن** المستورد بن شداد الفہری رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت انا فی نفس الساعۃ فسبقتھا کما سبقت ھذہ ھذہ لاصبعیہ السبابۃ والوسطی **ترجمہ** روایت ہے مستورد بن شداد سے روایت کی اُنہوں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بھیجا گیا ہون مین نفس قیامت مین پہر آگے بڑہ گیا مین اُس سے جیسا کہ آگے بڑہ گئی یہہ انگلی اُس انگلی سے اور اشارہ کیا آپنے شہادت اور بیچ کی انگلی کیطرف **ف** یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے نہین جانتی ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** نفس قیامت سے مراد ہی وقت قیام قیامت اُسکا اور بعضون نے کہا کہ مجازاً آپنے قیامت کو ذی نفس ٹہیرایا مثل انسان کے یعنے جیسا قریب سے گذرنیوالا اپنے نزدیک والی کے دم سے آگاہ ہوتا ہی ویسا مین قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا مین اُسکے ظہور اشراط کے وقت مین اور بعضی روایتون مین نسم الساعۃ بھی وارد ہوا ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین واشار ابوداؤد بالسبابۃ والوسطی فما فضل احدھما علی الاخری **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا مین اور قیامت مانند اسکے اور اشارہ کیا ابوداؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پہر کیا ہی زیادتی ایک کے دوسرے پر یعنے بہت تہوڑی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہی قرب قیامت کے طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کرین تو جو فرق اُسکی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی مین نکلیگا اتنا ہی زمانہ آنحضرت کے وقت سے قیامت تک ہے **باب** ماجاء فی قتال الترک باب ترک سے قتال کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایک قوم سے کہ نعلین اُنکی بالونکی ہین اور قیامت قایم نہ ہوگی یہانتک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ مونہہ اُنکے مثل ڈہالون تہہ برتہہ کے ہین **ف** اسباب مین ابی بکر صدیق اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتون مین عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے اور بخاری مین مروی ہے کہ قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوزو کرمان سے کہ ایک قوم ہے اعاجم سی سرخ روی اور ایک لفظ مین چوڑی مونہہ چہوٹی ناک خورد چشم آیا ہے گویا کہ مونہہ اُنکے ڈہالین ہین تہہ برتہہ اور اشاعہ مین کہا ہے کہ نعلین اُنکی جلود موٹی سے ہی جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالونکی مراد ہو کہ بال اُنکے پامال ہوتے ہین جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے انتہی مگر یہ احتمال اخیر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ترک کو ترک کرو جبتک کہ ترک کرین وہ تمکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ اصحاب باس شدید ہین اور صاحبان غنایم قلیلہ اور چہوٹی صدیں خروج کیا چنگیز خان نے اور فتنہ اُسکا تامی قریٰ و امصار مین پہونچا اور اسکے قبل بہی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلہ ہوے اور تاج الدین سبکی نے طبقات مین کہا ہے کہ نہین ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ دنیا کو اسلئے کہ ویران کیا اُنہون نے مساجد کو خراب کیا معابد کو بیدریغ کیا امصار کو برباد کیا دیار کو جلایا مصاحف و کتب کو قتل کیا مردونکو قید کیا عورتونکو پیٹ پہاڑ والی مستورات کے اور نکالا اولاد کو اُنکے بطون سے انتہی **باب** ماجاء اذا ذھب کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ باب کسرے کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہلاک ہوجاویگا کسریٰ تو کسرے نہین اُسکے بعد اور جب ہلاک ہوجاویگا قیصر تو پہر کوئی قیصر اُسکے بعد نہین اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری بقائی روح اُسکے قبضۂ قدرت مین ہے بیشک تم خرچ کروگی خزانے کسرے و قیصر کے اللہ کی راہ مین یعنے جہاد مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کسرے لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ مین حضرت عمرؓ اور عثمان ذوالنورین کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اُسکی کتب تواریخ مین مذکور ہے **باب** لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من قبل الحجاز باب حجاز کے بیان مین **عن** سالم بن عبداللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستخرج نار من حضرموت او من نحو بحر حضرموت قبل یوم القیمۃ تحشر الناس قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام **ترجمہ** روایت ہے سالم

فتنون کا بیان — بعثت نبی اور قرب قیامت کا بیان — قتال ترک کا بیان — کسرے و قیصر کا بیان — حجاز کا بیان

بن عبد اللہ سہی وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت سے یا یہ فرمایا کہ نکلیگی حضرموت کی دریا کیطرف سی روز قیامت کے پہلی کہ جمع کردیگی لوگونکو عرض کیا صحابہ نے پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں ہمکو فرمایا آپنی لازم پکڑو تم سکونت شام کی **ف** اسباب ہیں حذیفہ بن اسید اور انس اور ابہریرہ اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے **باب** لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون باب خروج کذابین کے بیان میں

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یبعث کذابون دجالون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک کہ اٹھینگے کذابون دجالون قریب تیس شخصونکے کہ ہر ایک انمین سے دعوی کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالے کا **ف** اسباب ہیں جابر بن سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **تعریف** انمین سے ہے اسود عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ آپکی ہاتہ مین دو کنگن ہین سو نے کے پہر بڑے لگے وہ آپکو تو حکم ہوا کہ پھونک دو اسکو پہر پھونک دیا آپنے اور وہ اڑ گئی سو تاویل کی آپنے کہ یہہ دو کنگن سے مراد کاذبان مذکور ہین پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تہا اور دو شیطان اسکے مسخر تہے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تہے ایک شقیق دوسرا سحیق نامی اور ایک خر معلم اسکے ساتہ تہا کہ جب اسپر سوار ہوتا تہا تو اسی کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اسی سجدہ کرتا تہا اسی لیے اسے ذوالحمار کہتے تہے اہل نجران مرتد ہوکر اسکے مطیع ہوے اور وہ انمین سے چھ سو آدمی لیکر صنعا مین اترا اور فیروز کے ہاتہ سے مارا گیا نام اسکا عیہلہ بن کعب تہا دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتہ سے مقتول ہوا اور جہنم مین پہونچا اور وہ ملعون سجع بناے ہوے نامور تہا اور مقابلہ قرآن کا قصد کرتا تہا چنانچہ یہ عبارت کفر اشارت اسیکی ہے الفیل ما الفیل لہ خرطوم طویل ان ذلک من خلق ربنا الجلیل تیسرا ابن صیاد ہے مگر اسی دجال کبیر کہیں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین ترجیح یہی اسیکو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہین چنانچہ روایت تمیم داری کی یہی بہی دال ہے چوتہا طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد مین ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر مین ہے اور غطفان نے اسکی مدد کی اور بعد دعوی نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر مین پانچوین سجاح بنت سوید عورت نے دعوی نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اسکی نصرت پر مجتمع ہوگئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح مین آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخشدی اور اپنی مہر مین نماز عصر اپنے امت ملعونہ پر سے معاف کردی رشاطی نے کہا بنو تمیم اب تک نماز عصر نہین پڑہتے اور کہتے ہین کہ یہہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اسکو ہم ہاتہ سے نہ دینگی پہر سجاح زمان معاویہ مین مشرف باسلام ہوئی چہٹا مختار ثقفی کہ ابن زبیر کے زمانہ مین ظاہر ہوا اسکا دعوی تہا کہ مجہپر وحی آتی ہے اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار ہون چنانچہ اسما سی مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نکلینگے ثقیف سے تین شخص کذاب وزیال و مبیر روایت کیا اسکو ابو نعیم بن حماد نی اور ایک روایت مین ہے کہ نکلیگا ثقیف سے کذاب و مبیر کہا ہی مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف ساتوان متنبی شاعر مشہور کہ بعد دعوی نبوت تائب ہوا آہوان یہود کہ معتمد باللہ کے زمانہ مین ظاہر ہوا اسکا دعوی تہا کہ مجہے خلق کیطرف بہیجا ہے مگر رسالت کو رد کیا اور دعوی کرتا تہا کہ مجہے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے نواین یحیی رکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت مین ظاہر ہوا اسکا دعوی تہا کہ مجہے خلق کیطرف بہیجا ہے دسوان بعد اسکے بہائی اسکا ظاہر ہوا حسین اسکے بعد ابن عم اسکا عیسے بن مہرویہ کہ اسنے گمان کیا کہ آیہ یا ایہا المدثر مین بلفظ مدثر خطاب اسیکو ہی اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتہ مسلے کر کے ملک شام پر غالب ہوا اور بہت تباہی اور خرابی کی اور لوگون نے اسکی لیے منبر پر بد دعا کی کہ وہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ اور زمانہ مقتدر مین ابوطاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کہودکر لیگیا اور زمانہ راضی باللہ مین محمد بن علی شلمغانی ظاہر ہوا کہ اسے ابن ابی العزاقر کہتی تہی اور اسنے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس اکیجماعت کے ساتہ مقتول و مصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ مین ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور انمین ایک جوان تہا کہ گمان کرتا تہا کہ روح حضرت علی کی انمین انتقال کے ہی اور اسکی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تہی اپنے مین اور اسنے یہ بہی گمان کیا تہا کہ مین جبرئیل ہون پہر بعد زدوکوب کے اسنے اپنی کو سید و مین منسوب کیا اور بحکم مغرالدولہ رہا ہوا اور خلافت مستظہر مین ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہاوند مین اور دعوی نبوت کیا اور اکیجماعت اسکے ساتہ ہوگئی پہر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت نے مردون عورتونکی مغرب مین ظہور کیا انمین ایک مرد تہا موسوم بہ محمد اور مدعی تہا کہ حدیث مین جو وارد ہوا ہے لا نبی بعدی اس لا سے یعنی مراد ہون یعنے مسلے با ہم لا نبی ہے اور انہی مین ہی غازاری ساحر کہ ابوجعفر کے ہاتہ سے مقتول ہوا اور انہی مین ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تہی جب اس سے کہتے کہ حضرت نے فرمایا ہے لا نبی بعدی وہ کہتی کہ حضرت نے نفی کی ہے نبی کی نہ نبیہ کی اور مین تو نبیہ ہون

بیت المقدس مین ایک یہودی نے دعوی کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہا السلام ہے مرد خوش بیان شیرین زبان تھا جب اُسے گرفتار کرنا چاہا بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا ایک اور مرد نے دعوی مہدی ہونیکا کیا اور مقتول ہوا اور ہند وستا نمین سنہ ایکہزار ہجری مین اکبر بادشاہ ظاہر ہوا اور دعوی نبوت بلکہ خدائی کا کیا اور علماء و مشائخان و دیندار پر ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین نکالا کہ دین الٰہی کے ساتہ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغای فخیم اُس سے ظاہر ہوا ابو الفضل اور فیضی دونون اُسکی خوشامد خورد نمین سی تہی اور لوگون کو اُسکے باطل کیطرف دعوت کرتے تہی چنانچہ کسے شاعر نے کہا ہے **بیت** خدا پناہ دہد از کلیس بدمذہب ÷ خراب کرد ابو الفضل شاہ اکبر را ÷ اور از انجملہ رشن ہندی ہے کہ اُسنے دعوی صحابیت کیا حالانکہ ظہور اُسکا قرن سادس مین ہوا اور بہت سی خرافات لوگون نے اُسکے باب مین کہی ہے اور وہ ایک جہوٹا خبیث تہا اور منجملہ مدعیان نبوت اسحاق اخرس کہ آخر مین خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعوی نبوت کیا اور خلق کثیر اُسکے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ مین غالب ہوا آخر مقتول ہوا اور فارس بن یحیی سباطی خلافت معتز مین بلدہ تبنس مین مدعی نبوت ہوا اور بدیہ شعبدہ احیار اموات و ابرار ارباص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور ایکمرد رعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلایق مین اژدہا ہو جاتا تہا اور نظار گی مسحور ہو جاتی تہی اور مامون کے زمانہ مین عبد اللہ بن میمون نے دعوی نبوت کیا مامون نے اُسکو قید کیا یہانتک کہ قید ہی مین دار البوار کو واصل ہوا (جمع) **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی یعبدوا الاوثان وانہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ ملحق ہو جاینگے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکون سے اور یہانتک کہ پوجین اوثان کو اور قریب ہے کہ ہونگی میری امت مین تیس جہوٹی کہ ہر ایک دعوی کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا مین خاتم النبیین ہون کوئی نبی نہین بعد میرے **ف** یہ حدیث صحیح **مترجم** اوثان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہی وطن کی اور وثن وہ ہے کہ جسکو جثہ ہے بنایا گیا جواہر ارض سے یا خشب و حجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور ضم تصویر ہی بغیر جثہ کی کاغذ یا دیوار پر کہچی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضون نے کہا ہی کہ دونون برابر ہین اور کبہی وثن کو غیر صورت کیلئے استعمال کرتے ہین اس صورتمین عام ہوگا معنے اول سے اور اسی قبیل سے ہی حدیث عدی کے کہ کہا اُنہون نے حاضر ہوا مین خدمتمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میرے گلے مین صلیب تہی سو فرمایا آنحضرت نے القِ ھذا الوثن عنک یعنے دور کر اس وثن کو اپنے سے اور بعضون نے کہا ہی ہر معبود باطل اگرچہ صورت رکہتا ہی ضم ہے ورنہ وثن اور جمع اُسکی کبہی وثان بہی آتی ہے چنانچہ ابن عباس نے ان یدعون من دونہ الا اثانا پڑہا ہے کہ اصل مین وثنا تہا واو ہمزہ سے بدلگیا اور قرارت مشہور اناثا ہی اور داخل ہین اس خبر مین بیچہ پرست شدہ پرست گور پرست پیر پرست شجر پرست حجر پرست چلہ پرست جہنڈہ پرست چہتری پرست غرضکہ جو غیر خدا کے ساتہ افعال عبادت بجالاتی ہین مثل سجدہ و رکوع وغیرہ کے جو مخصوص ہین باری تعالے کے ساتہ سب ملحق بالمشرکین ہین نعوذ باللہ منہم و من افعالہم اور تفصیل کذابون کی اوپر گذری **باب** ما جاء فی ثقیف کذاب و مبیر **مترجم** باب ہے بنی ثقیف کی کذاب و مبیر کے بیانمین **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب و مبیر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ثقیف کے قبیلہ مین ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنیوالا **ف** اسباب مین اسمار بنت ابی بکر سے بہی روایت ہے روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن واقدی اُنہون نے شریک سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کے روایت سے اور شریک کہتے ہے راوی کا نام عبد اللہ بن عصم اور اسرائیل کہتے ہے عبد اللہ بن عصمہ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی روایت کی ہم سے ابو داود سلیمان بن سلم بلخی نے اُنہون نے نضر بن شمیل سے اُنہون نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جسکو اُس نے باندہکر مارا تہا تو پہنچی گنتی اُنکی ایک لاکہہ بیس ہزار تک معاذ اللہ من ہذا الظلم **باب** ما جاء فی القرن الثالث **مترجم** باب ہے قرن ثالث کے بیانمین **عن** عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یاتی من بعدھم قوم یتسمنون ویحبون السمن یعطون الشہادۃ قبل ان یسألوھا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہی بہتر سب لوگون مین میرے زمانہ کی لوگ ہین پہر جو اُنکے بعد ہون پہر جو اُنکے بعد ہون پہر اونگے بعد اُنکے ایک لوگ کہ ذمہ لے جاینگے اور دوست رکہینگے فربہی کو گواہی دینگی قبل طلب کے **ف** ایسی ہے روایت کی محمد بن فضیل نے یہہ حدیث اعمش سے اُنہون نے علی بن مدرک سے اُنہون نے ہلال بن یساف سے اور روایت کی کئی لوگون نے حفاظ سی اعمش سے اُنہون نے ہلال بن یساف سی

امت محمدی کے بعضون کے مشرک ہو جانے کا بیان

کذاب و مبیر کی تعیین کا بیان

قرن ثالث کا بیان

اور نہیں ذکر کیا اُسمیں علی بن مدرک کا روایت کیے ہے حسین حریث نی اُنہوں نے وکیع سی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کی حدیث مانند اسکے اور یہ میرے نزدیک صحیح زیادہ ہے محمد بن فضیل کے حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کیے گئی یہ حدیث کئی سند وسی عمران بن حصین سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی القرن الذی بعثت فیہم ثم الذین یلونہم قال وما اعلم اذکر الثالث امرہ ثم یکون قوم یشہدون ولا یستشہدون ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یوفون ویظہر فیہم السمن ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے لوگونمین بہتر اس زمانہ کے لوگ ہین جسمین مین مبعوث ہوا ہون پھر جو اُنکے بعد ہین کہا راوی نے نہین جانتا مین کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہین پھر اُنکے بعد قومین ہونگی کہ گواہی دینگی اور کوئی طلب نکریگا اُن سے گواہی اور خیانت کرینگے اور امین نہونگے اور ظاہر ہوگی اُنمین فربہی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی ترجمہ یشہدون فربہی چاہینگے یا دعوی کرینگے اُن بزرگیون کا کہ اُنمین نہ ہونگی اور بعضون نے کہا جمع کرینگے مالکو اور بعضون نے کہا کہ بہت ہوتے جاوینگے یا دوست رکھینگے توسع کو اور مکمل و مشارب مین کہ موجب فربہی ہے

باب ماجاء فی الخلفاء

عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون من بعدی اثنا عشر امیرا قال ثم تکلم بشیء لم افہمہ فسألت الذی یلینی فقال کلہم من قریش ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے میرے بعد بارہ امیر کہا راوی نے پھر کلام کیا حضرت نے کہ مین نسمجھا سو پوچھا مین نے اپنے پاس والی سے تو کہا اُسنے کہ فرمایا آپنی وہ بارہ امیر سب کے سب قریش مین سے ہین **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سند وسی جابر بن سمرہ سی روایت کیے ہمسے ابوکریب نے اُنہوں نے عمر بن عبید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی بکر بن ابی موسی سے اُنہوں نے جابر بن سمرہ سی اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے مگر اسی طریق سے جابر کے روایت سے بواسطہ ابی بکر بن ابی موسی کے اور اسا بین ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو سی بھی روایت ہے

فضائل کا بیان

عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وہو یخطب وعلیہ ثیاب رقاق فقال ابو بلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اہان سلطان اللہ فی الارض اہانہ اللہ ترجمہ روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تہا مین ساتھ ابی بکرہ کی ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑہتا تہا اور اُسکے بدن پر باریک کپڑے تہے سو کہا ابو بلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقون کے سو کہا ابو بکرہ نی چپ رہ کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے جو شخص کہ اہانت کریگا اللہ کے بنائی ہوئے بادشاہ کی زمین مین ذلیل کریگا اُسکو اللہ تعالی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ماجاء فی الخلافۃ

باب خلافت کے بیان مین **عن** سفینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنۃ ثم ملک بعد ذلک ثم قال لی سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر ثم قال وخلافۃ عمر وخلافۃ عثمان ثم قال امسک خلافۃ علی سنۃ ثم ملک بعد ذلک فوجدناہا ثلثین سنۃ قال سعید فقلت لہ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیہم قال کذبوا بنو الزرقاء بل ہم ملوک من شر الملوک ترجمہ روایت ہے سفینہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ میری امت مین تیس برس تک ہے پھر ہو جاویگی سلطنت بعد اسکے پھر کہا مجھ سے سفینہ نی گن نے تو خلافت ابی بکر کو پھر خلافت عمر اور عثمان کو پھر گن لے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سو گنا ہمنے اور پایا اُسی تیس سال کہا سعید نے پھر کہا مین نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعوی کرتے ہین کہ خلافت اُنمین ہے کہا سفینہ نے جھوٹی ہین بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہین بدترین بادشاہون سے **ف** اسا بین عمر اور علی سے بھی روایت ہے اور کہا اِن دونون نی کہ لیعہد مقرر نہین کیا کسیکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے واسطی یہ حدیث حسن ہے روایت کیے اُسکو کئی لوگون نے سعید بن جمہان سے اور نہین جانتے ہم اُسکو مگر اُنہین کی روایت سے

خلافت کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر قال قیل لعمر بن الخطاب لو استخلفت قال ان استخلف فقد استخلف ابو بکر وان لم استخلف لم یستخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا گیا حضرت عمر سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسیکو تو فرمایا اُنہون نے اگر مین خلیفہ کرون تو خلیفہ کیا ہے ابو بکر نے یعنے اُنکی اقتدا ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کرون تو خلیفہ نہین کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اُنکی سنت ہوگی اور اس حدیث مین ایک قصہ طویل ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیے گئی کئی سندون سے

ابن عمر سے **باب** ماجاء ان الخلفاء من قریش الی ان تقوم الساعۃ باب خلافت قریش میں ہوتی ہے یہاں تک قیامت **عن** عبد اللہ بن ابی المزہل یقول کان ناس من ربیعۃ عند عمرو بن العاص فقال رجل من بکر بن وائل لتنتہین قریش او لیجعلن اللہ ھذا الامر فی جمھور من العرب غیرھم فقال عمرو بن العاص کذبت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قریش ولاۃ الناس فی الخیر والشر الی یوم القیمۃ

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی المزہل سے کہتے ہے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے ہے پھر کہا ایک نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ ماریں ہیں قریش نہیں تو کریگا اللہ تعالیٰ اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا انکے سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دنتک یعنی مستحق حکومت ہیں **ف** اسبا میں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عن عمر بن الحکم قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یذھب اللیل والنھار حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ جھجاہ ترجمہ روایت ہے عمر بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاویگے رات اور دن یہانتک کہ سلطنت کریگا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہونگے اسے جہجاہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **معجم** طبرانی میں علیا سلمی سے بھی مروی ہے کہ آپنے فرمایا قایم نہوگی قیامت یہانتک کہ مالک ہوے آدمیونکا غلاموں سے جہجاہ نامی اور شجنین سے مروی ہے کہ قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ نکلے ایک دنبی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگون کو اپنی عصا سے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے انکے دادا سے روایت کیے ہی کہ آپنے فرمایا ہونگے میرے بعد خلیفہ اور انکے بعد امیر اور انکی بعد ملوک جبارین پھر نکلیگا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دیگا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھر گئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی سو قسم ہی اس پروردگار کے جسنے مجھی سچا بھیجا ہے ساتھہ حق کے کہ وہ کچھہ مہدی سے کم نہین یعنی حسن سیرت اور خوبی سیرت میں پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک اسکا بعد امام مہدی کے ہی اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے (حجج الکرامہ)

باب ماجاء فی الائمۃ المضلین باب حکام مضلین کے بیان میں **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی ائمۃ مضلین قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں ڈرتا ہون اپنے امت پر گمراہ حاکمونسی کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میرے امت سے حق پر غالب اپنے اعدا پر ضرر نکریگا انکو جو کہ انکی مدد چھوڑدے یہانتک کہ آوی حکم اللہ کا یعنے قیامت **ف** یہ حدیث صحیح ہی **معجم** ایمہ مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظلمون اور قانون عقلی پر علے اور الفصال متقدمات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم کرے اور ترویج بدعات اور تشہیر سیات اور احداث فی الدین اور تادیہ مبتدعین اور اعزاز فاعلین کا مرتکب ہوا اور امر معروف اور نہی عن المنکر نکرتا ہی اور اپنی رعایا اور توابع و برایا کو کتاب و سنت کے موافق نہ رکھتا ہی معاذ اللہ من ذالک

باب ماجاء فی المھدی باب مہدی کے بیان میں **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جاویگی دنیا یعنی ملک عدم میں یہانتک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اسکا نام میرے نام کے **ف** اسبا میں علی اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والی ہوگا ایکمرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اسکا نام میرے نام کے **عن** ابی ھریرۃ قال لو لم یبق من الدنیا الا یوما لطول اللہ ذلک الیوم حتی یلی ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا اگر باقی رہی دنیا میں مگر ایکدن تو دراز کریگا اللہ تعالیٰ اسدن کو تاکہ حکومت کرے وہ شخص یعنی مہدی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال خشینا ان یکون بعد نبینا حدث فسالنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی المھدی یخرج یعیش خمسا او سبعا او تسعا زید الشاک قال قلنا وما ذاک قال سنین قال فیجی الیہ الرجل فیقول یا مھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ڈری ہم اس سے کہ ہووے ہماری نبی کے بعد کوئی نئی بات سو پوچھا ہم نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے میری امت میں مہدی نکلیگا زندہ رہیگا پانچ یا سات یا نو زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرتا ہے راوی نے کہا راوی نے پھر کہا ہم نے وہ گنتی کسکی ہے کہا برسونکی فرمایا آپنے پھر آویگا آدمی انکے پاس اور کہیگا یا مہدی دو مجھی دو مجھی فرمایا آپنے پھر لپ بھر دیگا وہ اسکی کپڑے میں یعنے دینار و درہم جہانتک کہ وہ

اور ہیا سکیگا ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سند وں سے ابی سعید سے انہوں نے روایت کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہی اور قیس بکر بن قیس ہی کہتے ہین **باب** مَا جَاءَ فِي نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ باب نزول عیسی بن مریم کے بیانمین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان جسکی ہاتھ مین ہے قریب ہے کہ اُتریگا تمہاری درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑیگا صلیب کو اور مار یگا خنزیر کو اور موقوف کردیگا جزیہ کو اور یہانتک کثرت ہے دیگا کو گو نکو مال کہ قبول نکریگا کوئی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** حلیہ حضرت عیسے بن مریم کا جو احادیث متفرقہ مین وارد ہوا ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ ہین مرغول مو سے پہنا سینہ خوبصورت ترین مردم بال سر کے لٹکتے ہوئے اور کنگھی کی ہوئی گویا پانی اُنسے ٹپک رہا ہی اور ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپنے فرمایا دیکھا مین نے عیسے علیہ السلام کو میانہ قد سرخ و سفید رنگ لگے ہوئے مو سے سر اور ابو ہریرہ کی روایت مین یہ ہے ہی کہ گویا نکلے ہین حمام سے اور سیرت پاکیزہ اُنکے یہ ہے کہ صلیب کو توڑینگے خوک کو مارینگے اور نوزیہ کو اور موقوف کردینگے جزیہ کو اور قبول نکرینگے مگر اسلام کو اور ایک ہوجاویگا اُنکے وقت مین دین اور عبادت نہوگی کسیکی سوا خدا کے اور ندیجاویگی زکوٰۃ اسلئے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہوگا اور ظاہر ہوجاوینگے کنوز و خزاین اُنکے زمانہ مین اور رغبت نکریگا کوئی جمع اموال مین بسبب قرب قیامت کے اور جاتا رہیگا لوگون کے دلسی بغض و کینہ و عداوت و حسد بسبب فقدان اسباب اُنکے کے اور جاتی رہیگی سمیت ہر دی سم کی یہانتک کہ اطفال حیات و خطار سے کھیلینگے اور گرگ و گوسفند ایک جگہ چرینگے اور بہر جاویگی زمین صلح سے اور معدوم ہوجاویگا جنگ و جدال اور اُگا ویگی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند یہانتک کہ لوگ جمع ہونگے ایک خوشہ انگور پر اور سیر کریگا وہ انکو اور آسودہ ہوگی ایک آنا سے ایک جماعت اور ارزان ہونگے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گران ہونگی بیل بسبب کثرت حرث کی کہ ساری زمین محروث ہوگی اور مدت حکومت اُنکی اسمین روایات مختلف ہین چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُترینگے عیسے بن مریم اور ٹھیرینگے زمین مین چالیس سال اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہ سے روایت کیے ہے کہ چالیس برس تک رہینگے وہ زمین مین پھر وفات پاوینگے اور نماز پڑہینگے اُنپر مسلمان اور دفن کرینگے اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت عائشہ سے بھی چالیس ہے برس مذکور ہے اور ایک روایت مین پینتالیس برس آئے ہین اور قلیل منافی کثیر نہین ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کرکے فرمایا ہو اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آوینگے حضرت عیسے علیہ السلام موضع روحا مین اور وہانسے عمرہ لاوینگے یا حج کرینگے یا دونونکو جمع فرماوینگے اور روحا ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادی صفرا کی راہ مین مکہ کے ابو ہریرہ سے ہی مروی ہے کہ انہون نے فرمایا اے میرے بھتیجے اگر دیکھو تم حضرت عیسے علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہ نے تمکو سلام کہا ہے اور حاکم نے انس سے روایت کیے ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے تم مین سے عیسے بن مریم کو تو میرا سلام کہے ملا علی قاری نے مشرب وردی مین کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیا کی اور صلحا کی ہر آدمی کو ضروری اور اسمین بڑے فوائد اخروی ہین **باب** مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ باب دجال کے بیانمین **عن** أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابو عبیدہ بن جراح سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہین ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اُسنے اپنی قوم کو دجال لعین سے اور مین بھی تمکو ڈراتا ہون اُس سے پھر بیان کیا حال اُسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے اور فرمایا شاید کہ پاوے اُسکو ہمارے دیکھنے والون مین سے کوئی یا ہماری بات سنی والون مین سے کوئی پھر پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ کیسا ہوگا اُسدن ہمارا دل سو فرمایا حضرت نے مثل اسکے یعنے جیسا کہ آج ہے یا اُس سے بہتر ف اسباب عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ سے ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو عبیدہ بن جراح کی روایت سے نہین جانتے ہم اسے مگر خالد حذا کی سند سے اور ابو عبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبد اللہ ہے اور وہ بیٹے ہین جراح کے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ فِيهِ قَوْلًا

فتن عیسے علیہ السلام اور انکے کا ہونیکا بیان

دجال کا بیان

بقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور قال الزہری فاخبرنی عمر بن ثابت الانصاری انہ اخبرہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یومئذ للناس وہو یحذرہم فتنتہ تعلمون انہ لن یری احد منکم ربہ حتی یموت وانہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرأہ من کرہ عملہ ۵ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالے کی جیسے اسکو لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تمکو ڈراتا ہوں اس سے اور کوئی نبی نہیں جسنے ڈرایا ہو اپنی قوم کو اس سے اور ڈرایا نوح نے اپنے قوم کو اس سے ولیکن میں اسکے بابت میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کہی کسی نبی نے اپنے قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہیں ہے پس دعوے الوہیت اسکا باطل ہے کہا زہری نے اور خبر دی مجھکو عمر بن ثابت نے کہ انکو خبر دی بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپنے فرمایا اسیدن ایسے حال میں کہ وہ ڈرا رہی تھے اسکے فتنہ سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھیگا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہانتک کہ مرے یعنے اس نظر سے بھی اسکا دعوی باطل ہے کہ وہ تو حیلوۃ دنیا میں نظر آویگا اور اسکے دونوں آنکھوں کے بیچمیں لکھا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑھ لیگا اسکو جو برا جانیگا اسکے کرتوت کو یعنے وہی لوگ اسکے کفر سے آگاہ ہونگے جو اسکے عمل سے بیزار ہونگے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلکم الیہود فتسلطون علیہم حتی یقول الحجر یا مسلم ہذا الیہودی ورائی فاقتلہ ۵ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑینگے تم سے یہود اور مسلط ہوجاوگے تم انپر یہانتک کہ کہیگا پتھر اے مسلم یہ یہودی ہے پیچھے میرے سو قتل کر تو اسکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء من این یخرج الدجال باب اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلیگا عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوہہم المجان المطرقۃ ۵ ترجمہ روایت ہے ابوبکر صدیق سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال نکلیگا مشرق کی ایک زمین سے کہ اسکو خراسان کہتے ہیں ساتھ ہونگی اسکی قومیں گویا کہ مونہہ انکے ڈھالیں ہیں تہ برتہ ف اسباب میں روایت ہے ابی بکر سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا ہے یہ عبد اللہ بن شوذب نے انہوں نے ابو التیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے ۵ مترجم مجان جمع ہے مجن کے بمعنے ڈھال اور مطرقہ بضم میم وفتح راء مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنے ایک چمڑے پر دوسرا چمڑا جوڑا میں نے مراد اس سے یہ ہے کہ مونہہ انکے چوڑے چوڑے ہونگے **باب** ماجاء فی علامات خروج الدجال باب علامات خروج دجال میں عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملحمۃ العظمی وفتح القسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشہر ۵ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے میں ہیں ف اسباب میں صعب بن جثامہ اور عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو اسی سند سے عن انس بن مالک قال فتح القسطنطینیۃ مع قیام الساعۃ ۵ ترجمہ انس نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے ف کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہی فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے اور قسطنطنیہ فتح ہوچکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ میں ۵ مترجم یعنے ایکبار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آچکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کی وقت میں نصاری کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کرینگے اور اسکے فتح کے بعد دجال خروج کریگا چنانچہ احادیث باب میں ہے یہ فتح مراد ہے نہ فتح اول **باب** ماجاء فی فتنۃ الدجال باب فتنہ دجال کے بیان میں عن النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ فخفض فیہ ورفع حتی ظننناہ فی طائفۃ النخل قال فانصرفنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رحنا الیہ فعرف ذلک فینا فقال ما شانکم قال قلنا یا رسول اللہ ذکرت الدجال الغداۃ فخفضت ورفعت حتی ظننناہ فی طائفۃ النخل قال غیر الدجال اخوف لی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ والله خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ قائمۃ شبیہ بعبد العزی بن قطن فمن رآہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ اصحاب الکہف قال یخرج ما بین الشام والعراق فعاث یمینا وشماله

فتنہ دجال وفتنہ یاجوج ومأجوج وغیرہ

یا عباد اللہ اثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعین یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قال قلنا یا رسول اللہ افرأیت الیوم الذی کالسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا واقدروا لہ قلنا یا رسول اللہ فما سرعتہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیأتی القوم فیدعوھم فیؤمنون بہ ویستجیبون لہ ویصلح قولہ فیأمر السماء ان تقطر فتقطر وتأمر الارض ان تنبت فتنبت فتروح علیہم سارحتہم کاطول ما کانت ذری وامدہ خواصر وادرہ ضروعا ثم یأتی الخربۃ فیقول لہا اخرجی کنوزک فینصرف منہا فتتبعہ کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلیا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین ثم یدعوہ فیقبل یتہلل وجہہ یضحک فبینما ھو کذلک اذ بعث اللہ عیسی بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء بین مہرودتین واضعا یدیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللؤلؤ قال ولا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الا مات ونفسہ منتہی بصرہ قال فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ قال فلبث کذلک ما شاء اللہ قال ثم یوحی اللہ ان حرز عبادی الی الطور فانی قد انزلت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالہم قال ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم کما قال اللہ وھم من کل حدب ینسلون قال ومرّ اولہم ببحیرۃ الطبریۃ فیشرب ما فیہا ثم یمر بہا اخرہم فیقولون لقد کان بہذہ مرۃ ماء ثم یسیرون حتی ینتہوا الی جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض فہلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابہم الی السماء فیرد اللہ علیہم نشابہم مخضبۃ دما ویحاصر عیسی بن مریم واصحابہ حتی یکون رأس الثور یومئذ خیرا لہم من مائۃ دینار لاحدکم الیوم قال فیرغب عیسی ابن مریم الی اللہ واصحابہ قال فیرسل اللہ علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی موتی کموت نفس واحدۃ قال ویہبط عیسی واصحابہ فلا یجدون موضع شبر الا وقد ملأتہ زہمتہم ونتنہم وقدرہم قال فیرغب عیسی الی اللہ واصحابہ قال فیرسل اللہ علیہم طیرا کاعناق البخت فتحملہم فتطرحہم حیث شاء اللہ قال ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت وبر ولا مدر قال فیغسل الارض فیدعہا کالزلفۃ قال ثم یقال للارض اخرجی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تأکل العصابۃ الرمانۃ ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الناس لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ من الابل لتکفی القبیلۃ واللقحۃ من البقر لتکفی الفخذ من الناس فبینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحا فقبضت روح کل مؤمن وبقی سائر الناس یتہارجون کما یتہارج الحمر فعلیہم تقوم الساعۃ ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایکدن پس ذلت اور حقارت بیان کی اسکی اور بڑائی کی اسکی فتنہ اور خوارق عادت کی یہانتک کہ یقین کیا ہمنے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے کہا راوی نے پھر ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھر گئے ہم آپکے پاس اور پہچانا آپنے ہم میں اثر خوف دجال کا سو فرمایا آپنے کیا حال ہے تمہارا کہا راوی نے عرض کی ہمنے یا رسول اللہ ذکر کیا آپنے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اسکے اور بڑائی کی اسکے فتنہ کی یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یعنے یہانتک اسکی آنیکا یقین ہو گیا فرمایا آپنے دجال کے سوا اور چیز کا خوف تم پر اس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہاری درمیان ہوا تو میں حجت کرنیوالا ہوں اس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہوا تو ہر شخص اپنے نفس کیطرف سے حجت کرنیوالا ہی اس سے اور اللہ تعالے میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگر والی بالوں والا ایک آنکھ اسکی قائم ہے یعنے باقی ہے اپنے حدقہ میں مشکل ہے عبد العزی بن قطن کے پھر جو دیکھا پاؤ اسے تم میں سے ضرور ہی کہ پڑھ دے شروع سورۂ کہف کا اسپر پھر فرمایا کہ نکلیگا شام و عراق کے درمیان سے پھر خراب کردیگا داہنے اور بائیں کے بندوں اللہ کے ثابت رہو یعنے دین حق پر عرض کی ہمنے کہ یا رسول اللہ کتنی مدت ٹھہریگا اسکا ہی میں فرمایا آپنے چالیس دن ایکدن اکسال کے برابر اور ایکدن ایک مہینے کے برابر اور ایکدن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہمنے یا رسول اللہ پہلا خبر دیجئے ہمکو کہ وہ دن جو اکسال کے برابر ہوگا کیا کافی ہوگی ہمکو نماز ایکدن کے فرمایا آپنے نہیں ولیکن اندازہ کرلینا تم اوقات نماز کا عرض کہ پوری سال کی نماز پڑھنا عرض کی ہمنے یا رسول اللہ کیسی ہے چال اسکی زمین میں فرمایا مانند مینہ کے کہ پیچھے رہ جاتی ہے

اُس سے ہوا یعنے ایسا تیز رو ہوگا اور آویگا ایک قوم کی پاس اور دعوت کریگا اُنکو اپنی خرافات کی طرف سو وہ جھٹلا دینگی اُسکو اور رد کر دینگی اُسکی بات کو پس پھر یگا وہ اُنکے پاس سے سو اُسکی ساتھ ہو جاوینگی اموال اُس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھینگے کہ اُنکے ہاتھ مین کچھ نہین پھر آویگا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت کریگا اُنکی اور وہ قبول کر لینگے اُسکی بات کو اور تصدیق کرینگے اُسکے سو وہ حکم کریگا آسمان کو کہ برساوے اُن پر پھر وہ برساویگا اور حکم کریگا زمین کو کہ اُگا وے پھر وہ اُگاویگی پھر پھر یگی اُن پر جانور اُنکے یعنے چراگاہ سی بہت لینے کو ہان دالے اور کوکھین پھولی ہوئے اور دودھ سے تھن والی پھر آویگا ویرانہ پر اور کہیگا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھر یگا وہان سے اور خزانے اُسکے ساتھ ہونگے یعنی سیب نخل کے مانند پھر بُلاویگا ایک مرد جوان کو کہ پھرا ہوگا جوانی سے پھر ماریگا اُسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالیگا پھر پکاریگا اُسکو اور وہ زندہ ہو کر سامنی آجاویگا کہ چمکتا ہوگا مونہہ اُسکا اور ہنستا ہوگا پھر وہ اسی حالمین ہوگا کہ اُترینگے عیسے بن مریم جانب شرقی مین دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑون زرد مین ہاتھ رکھے ہوئے بازوون پر دو فرشتون کے جب جھکا دینگے سر عرق ٹپکیگا اور جب سر اُٹھاوینگے اُتریگا اُسنے مثل جمان کے کہ چمکا اُنکی مانند موتی کے ہوگی کہا اور نہ پاویگا ہوا اُنکے دم کے یعنے کوئی شخص کافرون مین سے مگر مر جائیگا اور پہونچتی ہے ہوا اُنکے دم کی جہانتک پہونچتی ہے نظر اُنکی فرمایا سو وہ ڈھونڈینگے دجال کو اور پاوینگے اُسکو باب لد پر اور قتل کرینگے اُسکو فرمایا پھر رہینگے وہ زمین پر اسی حالمین جبتک چاہیگا اللہ فرمایا پھر وحی کریگا اللہ تعالے اُنکی طرف کہ جمع کر لیجا میرے بندون کو طور کیطرف اسلئے کہ مین نے اُتارے ہین اپنے کچھ ایسے بندے کہ نہین تاب ہے اُنسے کسیکو لڑنیکی فرمایا آپنے پھر بھیجیگا اللہ تعالے یاجوج ماجوج اور وہ اسطرح چلے آوینگے جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالے وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ یعنے وہ ہر بلندی سے پھسل پڑینگے فرمایا اور گذریگا پہلا فرقہ اُنکا بحیرہ طبریہ پر اور پی جاویگا جو کچھ اُسمین ہے یعنے پانی پھر گذریگا اُسپر دوسرا گروہ اُنکا اور دیکھینگے کہ کبھی تھا اِس مقام مین پانی پھر چلینگے وہ یہانتک کہ پھونچینگے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہینگے بیشک قتل کیا ہم نے تمام زمین والونکو سوا اُنکے قتل کرین ہم آسمان والونکو پھر پھینکینگے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دیگا اللہ تعالی اُنکے تیرون کو سُرخ کر کے خون سے اور گھرے رہینگے عیسے بن مریم اور اصحاب اُنکے یعنے کوہ طور پر یہانتک کہ ہو دیگی ایک سری گائیگی بہتر اُسدن سو دینار سے فرمایا پھر متوجہ ہونگے عیسے بن مریم اللہ تعالے کیطرف اور اصحاب اُنکے فرمایا پھر بھیجیگا اللہ تعالے اُنپر نغف کہ نکلیگا اُنکی گردنون مین سو صبح کو ہو جاوینگے وہ سب مقتول مرد گویا ایک آدمی تھا کہ مر گیا فرمایا پھر اُتریں گے عیسے اور اصحاب اُنکے پھر نہ پاوینگے ایک بالشت بھر جگہہ کہ بھری نہ ہوگی اُنکی چربیون سے اور بدبوون اور خونون سے فرمایا آپنے پھر التجا کرینگے عیسے علیہ السلام اور اصحاب اُنکے پھر بھیجیگا اللہ تعالی اُنپر چڑیان کہ ہونگی گردنین اُنکی جیسے گردنین اونٹون کی پھر اُٹھاوینگی لاشون کو اور پھینکدینگی اُنہین مہمل مین اور اینڈہن جلاوینگے مسلمان اُنکی کمانون اور ترکشون سے سات برس اور بھیجیگا اللہ تعالے ایک مینہہ ایسا کہ نروک سکیگا اُسکو گھر پشم کا یعنے خیمہ اور نہ گھر مٹی کا فرمایا پھر دھو جاویگی زمین اور صاف کر دیگا مینہہ اُسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنے جو بذنوب عباد کم ہو گئی تھی پھر اُسدن کھاویگا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کرینگے اُسکی چھلکے کا اور برکت دیجاویگی دودھ مین یہانتک کہ ایکجماعت آدمیونکی سیر ہو جاویگی ایک اونٹنی کے دودھ مین اور ایک قبیلہ کو کفایت کریگا دودھ ایک گائی کا اور ایک فخذ کو کفایت کریگا دودھ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت مین ہونگے کہ بھیجیگا اللہ تعالے ایک ہوا پس قبض ہو جاویگی روح ہر مومن کی اور باقی رہجاوینگی ایسے لوگ کہ جماع کرینگے راہ مین جیسا کہ جماع کرتے ہین گدہی پھر اُنہین پر قایم ہوگی قیامت ف یہہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے مترجم قولہ اللہ تعالے میرا خلیفہ ہے الخ یعنے وہ اُسکی شر سے محفوظ رکھنے والا ہے اور اُسکے شبہات کا جواب بالتفصیل ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہی قَطَط لغت مین اُن بالونکو کہتے ہین جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھونگر والی اور قُطُوط یہے آیا ہی عَيْنُهُ قَائِمَةٌ یعنے آنکھہ اُسکی حدقہ چشم مین باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبد العزی ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ بادشاہ تھا عہد جاہلیت مین اور بعضون نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورۂ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور نزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینون کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنونکو کہ واقع ہون دین مین اور ایک روایت مین آیا ہے فَإِنَّهَا جِوَارٌ مِنْ فِتْنَتِهِ یعنے ان آیتون کا پڑھنا پناہ ہے اُسکی فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلیگا شام و عراق کے درمیان سے اور ایک روایت مین آیا ہے خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنے وہ نکلنے والا ہے اُس راستہ سے کہ جو درمیان شام و عراق کے ہے اور خلۃ بفتح خا اور تشدید لام وہ راہی کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط قولہ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا بعضے لوگون نے اُسکو بصیغہ ماضی پڑہا ہے اور بعضون نے بصیغہ اسم فاعل یعنے فساد کرنیوالا ہے وہ داہنی اور بائین اور اُسمین عموم فساد اُسکا

بیان کرنا مقصود ہے کہ فساد اُسکا ایسا نہیں کہ فقط اُسکے ممر پر اثر کرے بلکہ بینا و شنوا لاخلق اُس سے متضرر ہو رہی ہے تو لہ ایکدن ایکسال کے برابر طول ایام کا سبب ہوگا کہ وہ ملعون باسند ارجو اپنے آفتاب کی گرد سمار پلن روک دیگا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ اُسی اسلئے دی ہوگی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہی وعند الامتحان یکرم الرجل او یہان یہ جو اس امتحان میں صراط مستقیم پر قایم رہا نعمت ابدیکا مستحق ہوا اور جو بجلا یا دونہ جحیم میں گرا قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہی یعسوب کے اور نحل شہد کے مکھی اور یعسوب نام ہے اُن مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہان کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اُسکی ساتھ ہوتی ہیں آپنے تشبیہ دی کہ خزانی دجال کے ساتھ یہی ایسی ہے پھر یگے چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا میں یعسوب ہوں مومنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کفار دنیا کے مال ہیں اور مومن میرے صحبت میں خوشحال تو لہ جب جھکا دینگے سر عرق پہ یگا الخ جبان بروزن غراب بانی چاندی کے کہ مثل موتی کے بناوین اور بعضوں نے بہ تشدید میم چھوٹی موتی کہی ہیں اور یہاں معنی اول مراد ہیں یعنے جب وہ سر جھکا دینگے تو اُنکے موئی سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اُتر آتی ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے اُنکے جمال باکمال کے قولہ باب لد پر اور لُد نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریب ہے اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہی فلسطین میں کہ ہا رہیگے حضرت عیسے علیہ السلام دجال کو اُسی جگہہ قولہ پہنچکدین گے اُنہیں مہمل ہیں الخ قاموس میں باب اللام اور فصل المیم میں ہے بروزن منزل گزنا سرکوہ سے اور بعضوں نے بنون مفتوحہ اور سکون ہا اور بفتح با کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا نام ہے اُسجگہہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے مگر صحیح وہی پہلا ہے اور نون سے تصحیف ہے کاتبوں کی کذا قال الشیخ فی شرح المشکوٰۃ قولہ فینزل کہا کا لفظ زلفہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں پانی ٹھیرے اور تھے پاک کردی دوسرے کا سبزہ اور خم سبز رنگ کہ جب اُسمیں پانی بہرو سبز معلوم ہوتا ہی اس تشبیہ سے یہی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و سنگ ہموار اور زمین جہاڑو دی ہوئے قولہ تاکل العصابۃ الرمانۃ یعنے کہا لیگا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اُسکے دس سے چالیس تک ہوں قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کریگا الخ فخذ بفتح فا وسکون خا چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بعضے ران کہے ہے وہ بکسر خا رہے اخوذ ہے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئے فوائد ہیں اول یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اسمیں بہت تحذیر ہی قلوب کے فتن سے دوسری یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بارہا زیادت تحذیر اُس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اسکے فتنہ سے کیا کم ہے تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی تو چاہا کہ ہمارا حال کسدن کیسا ہوگا آپنے فرمایا آج جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیونکر نہو کہ رجال اسکے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب صفا وقت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ویسی نہیں رہتی تھی نہ کہ بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انس سے مروی ہے کہ نہیں جہاڑے ہمنے ہاتہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تربت مبارک سے یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہمنے اپنے دلونمیں یعنے وہ انوار و برکات جو آنحضرت کی زندگی میں تھے ہر چہ ہے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کر سکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پھر دعوی کیا کریگا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اُسکا امتحان ہے بندوں کا پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داہنی آنکھہ اُسکی کانی ہی اور مسلم میں بائیں آنکھہ مذکور ہے اور ابوداؤد میں ہے بائیں آنکھہ کا ذکر ہے تطبیق اسمیں یون ہے کہ یہہ عیوب مختلف ہوتی رہینگے اُسپر باختلاف اوقات تاکہ جنکی چشم بصیرت واہو دیکھہ لیں کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کر سکتا اور کیا کر سکیگا چھٹے یہ جو فرمایا کہ مر نہ دیکھیگا کوئی تم میں سے اپنی رب کو جبتک نہ مری اسمیں کئی فائدے ہیں اول ابطال اسکے الوہیت کا دوسرے اثبات خدای تعالیٰ کے رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا تیسرے ابطال بمثال رویت الٰہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیہ کا ساتویں یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کر لینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ میں جایز ہی انتہی

تغییر یسیر **باب** ما جاء فی صفت الدجال باب صفت میں دجال کے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الدجال فقال الا ان ربکم لیس باعور الا وانہ اعور عینہ الیمنی کانہا عنبۃ طافیۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسینے حال دجال کا سو فرمایا آپنے آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بیشک اُسکی تو داہنی آنکھہ کانی ہے گویا کہ وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا **۹** احسابین سعد اور حذیفہ اور ابیہریرہ اور سمار اور جابر بن عبداللہ اور ابی بکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن عاصم سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن عمر کے روایت سے **باب** ما جاء فی فتن

دجال کا بیان

اسکا بیان کہ دجال مدینہ میں داخل نہ ہوسکیگا

الدجال لا یدخل المدینۃ باب ان شاء اللہ میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہوسکیگا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال المدینۃ فیجد الملئکۃ یحرسونھا فلا یدخلھا الطاعون ولا الدجال ان شاء اللہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا دجال قریب مدینہ کی سو پاویگا فرشتوں کو کہ حفاظت کر رہی ہیں اسکی پس داخل نہ ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالے نے **ف** اسباب میں ابوہریرہ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان یمان والکفر من قبل المشرق والسکینۃ فی اھل الغنم والفخر والریاء فی الفدادین اھل الخیل واھل الوبر یاتی المسیح اذا جاء دبر احد صرفت الملئکۃ وجھہ قبل الشام ھنالک یھلک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن کیطرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کیطرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر و ریا فدادین میں ہے گھوڑی والی ہوں یا اونٹوں والی آویگا مسیح دجال جب بھی احد کے پہاڑ پر یعنی مدینہ کے فرشتے موڑ دینگے اسکا شام کیطرف اور وہیں ہلاک ہوگا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مبرجم** فدادین جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہر وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتی ہیں اور وبر اونٹ کی بالوں کو کہتے ہیں اہل وبر سے مراد اونٹ والی خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں میں تکبر اور غرور لطیفہ جانور کی صحبت میں یہ اثر ہی افسوس ہے کہ آدمی کے صحبت میں کچھ اثر نہ ہو **باب** ما جاء فی قتل عیسے بن مریم الدجال باب قتل مسیح دجال میں **عن** محجن بن جاریۃ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد **ترجمہ** روایت ہے محجن بن جاریہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے ابن مریم دجال کو باب لد میں اور تحقیق باب لد کے اوپر گذری **ف** اسباب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور خذیفہ بن الیمان سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے

ابن صیاد کا بیان

باب **عن** قتادۃ قال سمعت انسا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ کافر **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اسنے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنے دجال کانا ہے اور بیشک رب تمہارا کانا نہیں لکھا ہوا ہے اور دجال کے دونوں آنکھوں کے بیچ یعنے پیشانی پر کافر **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب** ما جاء فی ذکر ابن صیاد باب ابن صیاد کی ذکر میں **عن** ابی سعید قال لقینی ابن صیاد اما حاجا واما معتمرا فانطلق الناس وترکت انا وھو فلما خلصت بہ استعبرت منہ واستوحشت منہ ثم یقول الناس فیہ فلما نزلت قلت لہ ضع متاعک حیث تلک الشجرۃ قال فاخذ عنما فاخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم اتانی بلبن فقال لی یا ابا سعید اشرب فکرھت ان اشرب عن یدہ شیئا لما یقول الناس فیہ فقلت لہ ھذا یوم صائف واتی اکرہ فیہ اللبن فقال یا ابا سعید لقد ھممت ان اخذ حبلا فاوثقہ الی الشجرۃ ثم اختنق لما یقول الناس لی وفی رایت من خفی علیہ حدیثی فلن تخفی علیکم انتم اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کافر وانا مسلم الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ عقیم لا یولد لہ وقد خلفت ولدی بالمدینۃ الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل لہ مکۃ الست من اھل المدینۃ وھو ذا انطلق معک الی مکۃ قال فوالله ما زال یحیینی بھذا حتی ظننت فلعلہ مکلوب علیہ ثم قال یا ابا سعید فوالله لاخبرنک خبرا حقا ولله انی لاعرفہ واعرف والدہ وابن ھو الساعۃ من الارض فقلت تبا لک سائر الیوم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئی لوگ اور میں وہ پیچھے رہ گیا پھر جب میں اکیلا رہ گیا اسکے ساتھ رونگٹے کھڑے ہوگئی میرے اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اسکے حق میں میسنے یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھدے اپنا اسباب یعنے توبیرے ٹھیرا اس درخت کے پاس کہا ابو سعید نے پھر دیکھا اسنے کچھ بکریوں کو پس اٹھا لیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا یا اور لایا وہ دودھ میرے پاس

اور کہا مجھسے ای ابوسعید پیو سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اُسکے ہاتھ سے کچھ پیوں اُس خیال سے کہ لوگ اُسکے حق میں کہتے ہیں یعنے اُسے دجال جانتے ہیں سو کہا میں نے کہ آج دن گرمی کا دن ہے اور میں ہتیار نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اُسنے ای ابوسعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسی اور باندھوں اُسے درخت میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لئے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میرے بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہیگی اسلئے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ای گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بجونا ہی کہ اُسکی اولاد نہ ہوگی اور میں نے تو چھوڑی ہے اپنے اولاد مدینہ میں اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اُتار گا اُسکو مکہ یعنے اُسمیں داخل ہو سکیگا اور میں تو اہل مدینہ ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک کہا ابوسعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اسپر جھوٹے ہیں باتیں باندھتے ہیں پھر کہا اُسنے ای ابا سعید قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تمکو خبر دوں سچی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اُسکے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اسوقہ کس زمین میں ہے جب اُسنے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن یعنے اخیر میں تو نے ایک ایسی بات کہدی کہ پھر مجھسے تجھسے بدگمانی ہوگئی ف یہ حدیث حسن ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّا يَكُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ابن صیاد پر اور اُسکے ساتھ چند اصحاب تھے کہ جنمیں عمر بن خطاب ہے اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ لڑکا تھا سو اُسکو خبر نہ ہوئی آنحضرت کے آنیکی یہانتک کہ مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُسکی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا پس نظر کی اُسنے طرف ابن صیاد کی اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو اُمیوں کی کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اُسکے رسولوں پر پھر پوچھا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے آتی ہیں تجھکو خبریں کہا ابن صیاد نے آتی ہیں میرے پاس سچی بھی سچی بھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلط ہو گیا ہے تیرا کام پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے کچھ دل میں بات لے رکھی ہے تیرے واسطے اور آپنے اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا یَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ پس کہا ابن صیاد نے وہ دخ ہی ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہٹ کار ہی تجھکو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہوگی عرض کی عمر نے یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھکو کہ گردن مارو میں اسکے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اسپر قادر نہ ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اسکے مارنے میں تمہارے کچھ خیر نہیں کہا عبدالرزاق نے مراد لیا آپنے اُس شخص سے دجال کو ترجمہ ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جن اُسکو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے اور حضرت سے آیہ مذکورہ اپنے دل میں چھپائی اور اُس سے فرمایا کہ بتاؤ میرے دل میں کیا ہی تو گمان ہے کہ آپنے یا آپکے اصحاب نے کسی نے اُسکی سانہ تکلم کیا تھا کہ شیطان نے اُسپر مطلع ہو کر اُسی خبر کر دی مگر خبر کامل اُسکو نہ پہونچی یا وہ قرات آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہو سکا مگر ایک ناقص بے معنے لفظ دخ پر کہ جز ہے دخان کا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهٗ

ابوسعید سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ترٰی قال اری عرشا فوق الماء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یری عرش ابلیس فوق البحر قال ما تری قال اری صادقا وکاذبین او صادقین وکاذبا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعاہ ترجمہ روایت ہی ابی سعید سے کہ ملی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد کو بعض راہ مدینہ کی سو وہ کا اسکو اور وہ ایک لڑکا تھا یہود اور اسکے سر پر چوٹی تھی اور حضرت کی سانہ تھی ابوبکر و عمر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہون اللہ تعالی کا تو کہا اسنے آپ گواہی دیتی ہین کہ مین رسول ہون اللہ تعالے کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین اللہ پر اور اسکی کتابون اور رسولون پر اور آخرت کے دن پر پھر فرمایا اس سے نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتا ہی تو یعنے مغیبات سی کہا اسنی دیکھتا ہو مین ایک تخت پانی پر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر پھر فرمایا اور بہی کیا دیکھتا ہی یعنے اخبار مغیبات سی کہا اسنے دیکھتا ہون ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشتبہ ہو گیا ہے اسکا کام پھر چھوڑ دیا اسکو ف اسباب مین عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **متترجم** صحابہ و من بعد ہم نے اختلاف کیا ہے اسباب مین کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سوا اسکی فتح الباری نے دونون قول مین تطبیق دی ہے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جابر سی مروی ہے کہ وہ قسم کہاتے تہے کہ ابن صیاد ہی دجال موعود ہے اور کہتے تہے کہ مین نے سنا حضرت عمر کو کہ وہ بہی اسبات پر قسم کہاتے تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور آپ ساکت تہی اور ابو سعید سی جو کیفیت سفر مین ابن صیاد کی گذری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت مین اسکی اخیر مین وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نی کہا کہ اگر مجہپر عرض کرین کہ مین دجال ہون تو مین مکروہ نرکہون بلکہ قبول کرلون حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہہ سب احادیث نص صریح نہین ہین اسکی دجال ہونے پر اسلیے کہ آنحضرت نے اسکے حق مین ایک شبہ کی بات فرمادی کہ ان یکن ہو فچانچہ یہہ لفظ حضرت عمر کے جواب مین ابہی اوپر گذری اور یہ سب اسوقت کی حدیثین ہین کہ جب آنحضرت اول اول مدینہ مین قدم رنجہ فرمایا تہا اور امر دجال مین متردد تہے پھر جب تمیم داری نے آپکو دجال محبوس کی خبر دی آپنے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا بر غلبہ ظن تہی اور سکوت حضرت کا مبنے بر تردد اور حلف جابر کی مبنی بر حلف عمر اور غایت حدیث ابو سعید یہ ہے کہ ابن صیاد بہی ایک دجالجہ کذابین سے ہویا اتباع دجال کبیر سے اور یہ بہی احتمال ہے کہ ابو سعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسیطرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونیکی طرف گئی ہین انکو یہ حدیث نہ پہونچی ہو اور حافظ نے کہا کہ بعضون نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے سانہ منفرد ہوئی ہین فاطمہ بنت قیس حالانکہ ایسا نہین ہے اسلیے کہ فاطمہ کے ساتہ ہین ابو ہریرہ اور عائشہ اور جابر کہ ان سب نے بہی اسی روایت کیا ہے اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام حافظ ابن حجر کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہی اور بقیہ تحریر ابن حجر تمیم داری کے روایت کے بعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی درج ع عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال وامہ ثلاثین عاما او نحوہا ثم یولد لہما ولد فیرسل اعور اصر شیء واقلہ منفعۃ تنام عینہ ولا ینام قلبہ ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال ابوہ طوال ضرب اللحم کان انفہ منقار وامہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین قال ابو بکرۃ فسمعت بمولود فی الیہود بالمدینۃ فذہبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہما قلنا ہل لکما ولد فقالا مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اصر شیء واقلہ منفعۃ تنام عینہ ولا ینام قلبہ قال فخرجنا من عندہما فاذا ہو منجدل فی الشمس فی قطیفۃ وله همهمة فكشف عن رأسه فقال ما قلتما قلنا وہل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عیناي ولا ینام قلبي ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رہینگی ماں باپ دجال کے تیس برس اسطرح کہ ہوگا انکو کوئی لڑکا پھر ہوویگا انکو ایک لڑکا کانا کہ جسمین ضرر زیادہ ہوگا اور منفعت کم سو دیگی آنکہین اسکی اور نہ سوویگا دل اسکا پھر حال وحلیہ بیان کیا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے ماں باپ کا اور فرمایا ماں باپ اسکا بہت دراز قد ہے دبلا یعنے بدن مین گوشت کم ہے ناک اسکی گویا مرغ کی چونچ ہے اور ران اسکے ایک عورت کے لمبی چوڑی دراز پستان اور مشکوۃ کے بعض نسخون مین طویل الیدین ہے یعنے لمبے ہاتہون والی کہا ابوبکرہ نی پھر سنا ہمنے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ مین سو گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ داخل ہوئے ہم دونون اسکے ماں باپ پر پس ناگہان وہ تو ویسی ہی تہے جیسی تعریف کی تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

دجال کے پیدائش کا بیان اور اسکے ماں باپ کا حلیہ

اُن دونو کی پیر پوچھا ہمنے اُن سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے اُنہون نے کہا تیس برس تک تو ہماری کوئی لڑکا نہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کانا جسمین ضرر زیادہ ہے منفعت کم سوتی ہین دونون آنکھین اُسکی اور نہین سوتا دل اُسکا کہا راوی نے پھر نکلے ہم اُنکے پاس سے تو یکایک وہ پڑا ہوا تھا دھوپ مین ایک موٹی رو مینڈھا اوڑھے ہوئے اور وہ کچھ گنگناتا تھا سو اُسنے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تُمنے ہمنے کہا کہ تونے سُن لیا جو ہمنے کہا اُسنے کہا ہان سوتی ہین آنکھین میری اور نہین سوتا دل میرا مین اور وہ کچھ گنگناتا تھا سو اُسنے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تُمنے ہمنے کہا کہ تونے سُن لیا جو ہمنے کہا اُسنے کہا ہان سوتی ہین آنکھین میری اور نہین سوتا دل میرا

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال یہی مولود ہی اور تمیم داری کی روایت باعلے صوت پکارتی ہی کہ وہ محبوس ہے جزائر مین پس جواب اس روایت کا بیہقی نے یون دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اسکے ساتھ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی نہین ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہین اور حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہہ بھی ہے کہ اسلام ابوبکرہ کا طائف سے نزول کے وقت مین ہے جب محاصرہ ہوا اُسکا سنہ آٹھہ ہجرت مین اور صحیحین مین مروی ہے کہ جب مجتمع ہوئے اُسکے ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نخلستان مین تو وہ متحلم تھا یعنے قریب البلوغ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ قد قارب الحلم پس ابوبکرہ نے زمان مولد اُسکا کہان سے پایا حالانکہ وہ مدینہ مین ساکن نہین ہوئے مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کی دو برس یا شیتر برس کیونکر زمانہ مین آنحضرت کے متحلم ہوگا پس جو کچھہ صحیحین مین ہے وہی معتبر ہے انتہے ماقال حافظ ابن حجر کذا فی الحجر **باب عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی الارض نفس منفوسۃ یعنی الیوم یاتی علیھا مائۃ سنۃ

ترجمہ روایت ہی جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نفس منفوسہ نہین ہے یعنے آج کے دن کہ گذری اوپر سو برس یعنے سو برس تک سب ہلاک ہوجاوینگے

ف اسباب مین ابی عمر اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلوۃ العشاء فی اخر حیاتہ فلما سلم قام فقال ارایتکم لیلتکم ھذہ علی راس مائۃ منھا لا یبقی ممن ھو علی ظھر الارض احد قال ابن عمر فوھل الناس فی مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فما یتحدثون بہ من ھذا الاحادیث نحن مائۃ سنۃ وانما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبقی ممن ھو الیوم علی ظھر الارض احد یرید بذلک ان ینخرم ذلک القرن

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا نماز پڑہی ہماری ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اخیر حیات مین پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوکے یعنے خطبہ پڑہنے کو اور فرمایا بھلا دیکھو تو تم اس رات کو اپنی کہ اسکی سو برس کے بعد کوئی باقی نرہیگا پشت زمین پر اُنمین سے جو اُسپر اب موجود ہین کہا ابن عمر نے پھر غلطی کی لوگون نے آنحضرت سے نقل کرنے مین سو برسکی اور یہ جو فرمایا حضرت نے کہ باقی نرہیگا زمین کے پیٹھہ پر کوئی شخص مراد اُس سے یہ تھی کہ تمام ہوجاوینگے اس قرن کے لوگ **مترجم** غرض یہ کہ لوگون نے سمجھا کہ سو برسکی بعد قیامت ہوگی حالانکہ اُنکی غلطی تھی حضرت کا مطلب یہ تھا کہ سو برسکی بعد اس قرن کے لوگ نرہینگے بلکہ سب مرجائینگے **ف** یہ حدیث صحیح ہی **باب** ما جاء فی النھی عن سب الریاح باب ہوا کو برا کہنے کی نہی مین **عن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرھون فقولوا اللھم انا نسالک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ

ترجمہ روایت ہی ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برا مت کہو ہوا کو پھر جب دیکھو تم اُس سے کچھہ مکروہ تو کہو اللھم سے اخر تک اور معنے اُسکے یہ ہین یا اللہ ہم مانگتے ہین بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اُسمین ہے اور بہتری اُس چیز کے جسکی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھہ تیرے برائی سے اس ہوا کی اور جو برائی کہ اُسمین ہے اور برائی اُس چیز کے جسکا اُسی حکم ہوا ہے **ف** اسباب مین عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان بن ابی العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب عن** فاطمۃ بنت قیس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فضحک فقال ان تمیم الداری حدثنی بحدیث فعرفت فاحببت ان احدثکم ان ناسا من اھل فلسطین رکبوا سفینۃ فی البحر فجالت بھم حتی قذفتھم فی جزیرۃ من جزائر البحر فاذا ھم بدابۃ لباسۃ ناشرۃ شعرھا فقالوا ما انت قالت انا الجساسۃ قالوا فاخبرینا قالت لا اخبرکم ولا استخبرکم ولکن ائتوا اقصی القریۃ فان ثم من یخبرکم ویستخبرکم فاتینا اقصی القریۃ فاذا رجل موثق بسلسلۃ فقال اخبرونی عن عین زغر قلنا ما لا ی تدفق قال اخبرونی عن البحیرۃ قلنا ما لا ی تدفق قال اخبرونی عن نخل بیسان قال الذی بین الاردن وفلسطین ھل

ہوا کو برا کہنے کی ممانعت اور اسکی دعا

دجال کی کیفیت حدیث جساسہ کی

اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ کَیْفَ النَّاسُ اِلَیْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ وَنَزَوَةٌ حَتّٰی کَادَ قُلْنَا فَاَنْتَ قَالَ اَنَا اَلدَّجَّالُ وَاِنِّیْ یُدْخَلُ الْاَمْصَارَ کُلَّهَا اِلَّا طَیْبَةَ وَطَیْبَةُ الْمَدِیْنَةُ ترجمہ روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے منبر پر اور ہنسے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور میں اُس سے خوش ہوا پس آرزو کی میں نے کہ تم سے کہوں اور نہ یہ ہے کہ کچھ لوگ فلسطین کے سوار ہوئے کشتی میں دریای شور میں پس وہ طوفان میں آگئے یہانتک کہ ڈالدیا اُنکو دریا نے ایک جزیرہ میں جزایر بحر سے پھر اُنہوں نے دیکھا ایک چلنے والے فربہی عورت کو بہت لمبے تہے بال اُسکے پھر لوگوں نے اُس سے پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا میں جساسہ ہوں اور جساسہ شاید اُسی اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہے اور لیجاتی ہے خبر دجال کے پاس کہا اُنہوں نے پھر تو ہمکو خبر دی اُسنے کہا نہ میں تمکو کچھ خبر دونگی اور نہ تمسے خبر پوچھونگی ولیکن تم آؤ کنارہ پر قریہ کی کہ وہاں ایک شخص ہی کہ تمکو خبر دیگا اور خبر تمسے پوچھیگا ہی پھر گئی ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایکمرد ہے زنجیر میں بندھا ہوا سو اُسنے پوچھا خبر دو مجھی چشمۂ زُغر کی کہا ہمنے وہ پھر اُسنے کہا چھلک رہا ہی کہا اُسنی خبر دو مجھکو بحیرہ کی کہا ہمنے وہ پھر اُسنے کہا چھلک رہا ہی کہا اُسنی خبر دو مجھکو بسیانکی کھجوروں سے جو کہ اردن اور فلسطین کے درمیان ہیں کہ وہ میوہ لاتی ہیں یا نہیں کہا ہمنے ہاں کہا خبر دو ہمکو بنی علمے کہ مبعوث ہوی یا نہیں کہا ہمنے ہاں مبعوث ہوی کہا خبر دو مجھکو کہ لوگ اُنکیطرف کیسے آتے ہیں کہا ہمنے دوڑتے ہوی کہا تمیم نے پھر خُبش کی اُسنے بہت بڑی یہانتک کہ قریب ہوا لیٹنے قید سے نکلجانیکے پھر پوچھا ہمنے کہ تو کون ہے کہا اُسنی کہ میں دجال ہوں اور وہ داخل ہوگا سب شہروں میں مگر طیبہ میں اور طیبہ سے مُراد مدینہ ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی لوگوں نے شعبی سے اُنہوں نے فاطمہ بنت قیس سے مترجم تمیم داری کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور ابوداؤد میں بھی اور مسلم کے روایت میں ہے کہ ملاقات کی اُنسے دابۃ الارض یعنے ایک حیوان نے کہ بہت بال تھے اُسکے بدن پر اور نہایت غلیظ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ناگاہ ملی اُنکو ایک عورت کہ کھینچتی تھی وہ بالوں اپنے کو اور جساسہ بفتح جیم اور تشدید سین اول مشتق ہے تجسس سے ابن عمر سے مروی ہے کہ دابۃ الارض جو آخر زمانہ میں نکلیگا وہی ہے اور مروی ہے کہ جب پہونچی اہل کشتی دجال کے پاس دیکھا اُسے کہ ایکمرد ہی عظیم الجثہ دونوں ہاتھ اُسکے گردن میں بندھے ہوی ہیں اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیر میں کساہی اور پوچھا اُسنے چشمۂ زُغر سے زُغر بضم زا وغین معجمہ بروزن صُرد ایک بلدۂ معروف ہے جانب شرقی میں دمشق کی اور اسمیں ایک چشمہ آب ہے کہ اہل بلد اُس سے زراعت کرتے ہیں پھر پوچھا اُسنی حال آنحضرت کی نازل ہونیکا یثرب میں اور یثرب کہا عرب کے حق میں اطاعت رسول کو اور آخر میں اُس روایت کے ہے کہ کہا اُسنے میں مسیح ہوں اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جاؤں مجھے نکلنی کا اور باہر نکلوں نمیں اور سیر کروں زمین میں اور پچھوڑوں میں کوئی قریہ کہ نہ اُتروں وہاں چالیس شب میں سوا مکہ اور طیبہ کے اور میں چاہونگا کہ داخل ہوں اُنمیں مگر انقاب پر اُنکے ملائکہ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اُنکی پھر اشارہ کیا اور کونچا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی چودہتی کو جو ہاتھ میں تھی تین بار اور فرمایا یہی ہے طیبہ پھر فرمایا آپنے آگاہ رہو تم کہ میں نے بیان کر دیا تمسے حال اُسکا کہا لوگوں نے ہاں پھر فرمایا وہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں ہیں بلکہ جانب مشرق میں ہے پھر اشارہ کیا آپنے مشرق کیطرف اپنے دست مبارک سے اور بعض طرق میں بیہقی کے وارد ہوا ہے کہ یہہ بھی فرمایا آپنے کہ وہ کہنہ سال ہے اور سند اُسکی صحیح ہے اور بیہقی نے کہا اسمیں تصریح ہے کہ دجال اکبر جو آخر زمانہ میں خروج کریگا وہ غیر ابن صیاد ہی اور ابن صیاد دجالین کذابین میں سے ہے نہ دجال اکبر اور جن لوگوں نے اُسے دجال اکبر کہا ہے گویا تمیم کے روایت اُنکے گوش مبارکمیں نہیں پہنچی ورنہ جمع دونوں روایت میں بہت دشوار ہی اسواسطے کہ کیونکر ہوسکتی ہے یہ بات کہ اثنای حیات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ قریب الاحتلام ہو جیسا کہ حال میں ابن صیاد کی مروی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے ملاقات بھی کی ہو مدینہ میں پھر آپکے آخر حیات میں وہ شیخ کبیر السن مسجون ہو جزیرۂ عرب میں جزایر بحر سے اور موثوق بحدیث ہو اور پھر لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھتا ہو کہ آیا اُنکا ظہور ہوا یا نہیں پس اولی یہی ہے کہ وہ غیر ابن صیاد ہو والے آخر ما قال البیہقی (رحمہ) **باب عن** حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا کَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لایق نہیں مؤمن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچھا لوگوں نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنی نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا میں ڈالدی کہ جسکے اُٹھانیکی طاقت نہ رکھتا ہو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرُهٗ

ف یعنی ترجمہ کرتے ہیں ہم اس حدیث کو اور اسکے امثال کو اس باب میں کہ ذلیل نہ کرے مؤمن اپنے نفس کو

ف یعنی ترجمہ کرتے ہیں ہم اس حدیث کو اور اسکے امثال کو اس باب میں کہ ذلیل نہ کرے مؤمن اپنے نفس کو

مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کر تو اپنی بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کی میں نے اسکے مظلوم ہونیکی وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اسکے ظالم ہونیکی وقت فرمایا روک تو اسکو ظلم سے پس یہی اسکا مدد کرنا ہے ف اسی باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے سکونت اختیار کی جنگل کے سخت خو اور بد خلق ہوگیا اسلئے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہوا اور جسنے پیچھا کیا شکار کا غافل ہوگیا اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ میں پڑا یعنے مداہنت میں گرفتار ہوا ف اسی باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ثوری کے اسناد سے **وعن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تم مدد دیجاؤگے یعنے تمہارے دشمنوں پر اور تمکو ملنے والی ہیں یعنے اموال کثیرہ اور تمہارے لئے کھولے جاوینگے یعنے حصون مستحصنہ و بلاد متعددہ پھر جو شخص تم میں سے اس وقت کو پاوے تو چاہئے کہ ڈرے اللہ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے اور جو جھوٹ باندھیگا مجھپر وہ اپنے جگہہ ڈھونڈ لے دوزخ میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں پیشین گوئی ہے امت مبارک کے لئے کہ تمکو بڑی بڑی فتحیں حاصل ہونگے اور غنایم اور فئی میں اموال کثیرہ ہاتھ آوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی حاکم نہیں سوائی امت محمدیہ کے یا انکے ماتحت کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب کی حکومت مسلوب ہے اور نصاریٰ بھی تھوڑی عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئی ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلا شرکت غیرے زمین پر حکومت کی اور ظہور مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہیگی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف اور ناہیان عن المنکر بہت کم ہوئے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر حضرت کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا حضرت پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اسپر عمل کرنا اور تحریض و ترغیب کرنا عوام کے **عن** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُفْتَحُ الْبَابُ أَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ إِذَنْ لَا يُغْلَقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا حضرت عمر نے کون شخص یاد رکھتا ہے حضرت کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے کہا حذیفہ نے میں پھر بیان کیا حذیفہ نے فتنہ مرد کا اسکے اہل و مال میں اور ولد و ہمسایہ میں کہ کفارہ ہوجاتے ہیں ان فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کہا عمر نے میں اسکو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج ماریگا مثل دریا کے موج کے کہا حذیفہ نے اسی امیر المؤمنین تمہارے اور اس فتنہ عظیم الشان کے بیچمیں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا پوچھا عمر نے کہ وہ دروازہ کھولا جاویگا یا توڑا جاویگا کہا حذیفہ نے کہ توڑا جاویگا فرمایا عمر نے پھر بند نہوگا قیامت کے دن تک کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ سے کہ وہ دروازہ کونسا ہے سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہ نے کہ وہ دروازہ حضرت عمر کے ذات مقدس ہے رضی اللہ عنہما ف یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ فتنہ مرد کا اسکے اہل و عیال و مال میں الخ یعنے آدمی گرفتار اور مبتلا ہے انکی ادائی حقوق میں اور واقع ہوتی ہیں اسمیں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے انکے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے انکی پرورش میں قولہ جو موج مارے گا مثل دریا کے الخ مراد اس فتنہ سے محاربہ و مقاتلہ ہے کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکھی گئے تلوار انکے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اسکا شر اور محنت سارے امت میں قولہ ای امیر المؤمنین تمہارے اور اس فتنہ کے بیچمیں ایک دروازہ ہے الخ یعنے وجود باجود تمہارا جب تک درمیان ہے اس فتنہ عظیم الشان کے امن و امان ہے اور جب آپ دنیا سے تشریف لیجائینگے وہ فتنہ اٹھیگا اور دنیا میں پھیل پڑیگا قولہ وہ دروازہ کھولا جاویگا یا توڑا جاویگا یہ پوچھا حضرت عمر نے اسلئے کہ دروازہ جب کھولا جاوے تو پھر بند ہوسکتا ہے اور اگر توڑ دیا جاوے تو امید بند ہونیکی نہیں ہوتی مراد اس سے یہ کہ حضرت عمر نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنی قتل کے اور گویا

یہ پوچھا کہ میں اپنے موت سے مروں گا یا مقتول ہونگا کہا حذیفہ نے آپ مقتول ہونگے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہ سے پوچھا کہ حضرت عمر پہچانتے تھے اس دروازہ کو انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے **باب عن** کعب بن عجرۃ قال خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن تسعۃ خمسۃ واربعۃ احد العددین من العرب والآخر من العجم فقال اسمعوا هل سمعتم انہ سیکون بعدی امراء فمن دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیس منی ولست منہ ولیس بوارد علی الحوض ومن لم یدخل علیہم ولم یعنہم علی ظلمہم ولم یصدقہم بکذبہم فہو منی وانا منہ وہو وارد علی الحوض ترجمہ روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم نو آدمی تھے پانچ اور چار اور ایک گنتی والی اسمیں سے عربی تھے اور دوسرا عجمی سو فرمایا آپنے ایا سنا تمنے کہ ہونگے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا انپر اور تصدیق کی انکی جھوٹی باتونکی اور اعانت کی انکی ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنیوالا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا انپر اور نہ اعانت کی انکے ظلم پر اور نہ تصدیق کی انکے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہی اور میں اس سے ہوں اور وہ آنیوالا ہے میرے حوض پر **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مسعر کے روایت سے مگر اسی سند سے اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبد الوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عارم عدوی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا ہارون نے اور روایت کیا ہمسے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنے کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث مسعر کے مانند اور اسیا میں حذیفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان الصابر فیہم علی دینہ کالقابض علی الجمر ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اوقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمر بن شاکر سے روایت کیے ہی کئی لوگوں نے اہل حلم سے اور وہ شیخ بصری ہیں **باب عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی ناس جلوس فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم قال فسکتوا فقال ذلک ثلث مرات فقال رجل بلی یا رسول اللہ اخبرنا بخیرنا من شرنا قال خیرکم من یرجی خیرہ ویؤمن من شرہ وشرکم من لا یرجی خیرہ ولا یؤمن من شرہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے چند آدمیوں کے پاس جو بیٹھے ہوے تھے پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تمکو تمہارے اچھوں کی بروں سے یعنے کون اچھا ہے کون برا ہے کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا آنحضرت نے اسبات کو تین بار تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ خبر دیجئے ہمکو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے فرمایا آپنے نیک تم میں وہ ہے جسکی نیکی کی امید رکھی جاوے اور اسکے شر سے لوگ بخوف ہوں اور بد وہ ہے کہ جسکی نیکی کی امید نہ کی جاوے اور لوگ اسکے شر سے بخوف نہوں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطیاء وخدمہا ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط شرارہا علی خیارہا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلے امت میرے اکڑ اکڑ کر اور خدمت کریں انکی بادشاہوں کے اولاد یعنے بادشاہان فارس و روم کی اولاد تب مسلط کر دیے جاوینگے بدترین لوگ اس امت کے نیکوں پر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیے یہ ابو معاویہ نے یحیے بن سعید انصاری سے روایت کیے ہم سے یہ محمد ابن اسمعیل نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے یحیے بن سعید سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابی معاویہ کے حدیث کی جو مروی ہے یحیی بن سعید سے انہوں نے روایت کیے ہے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کچھ اصل نخعی معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسی بن عبیدہ کی ہے اور روایت کیے مالک بن انس نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے مرسلا اور نہیں ذکر کیا اسکی سند میں عبد اللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے **عن** ابی بکرۃ قال عصمنی اللہ بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ہلک کسری قال من استخلفوا قالوا ابنتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لن یفلح قوم ولوا امرہم امراۃ قال فلما قدمت عائشۃ یعنی البصرۃ ذکرت قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعصمنی اللہ بہ ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ بچایا مجھکو اللہ تعالی نے

اس چیز کے برکت سے جو سنی تھی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپنے کسکو خلیفہ کیا لوگوں نے
نے کہا اُسکی بیٹی کو تب فرمایا نہی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی مُراد کو نہ پہونچیگی وہ قوم جسکے کام کے متولی ہو عورت کہا ابی بکرہ نے جب آئین عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ مین
یاد کیا مین نے آنحضرت کے اِس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھکو اُنکی معیت سے اِس قول کے برکت سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معتبر ہے اس حدیث مین اشارہ ہی قصہ
جمل کیطرف اور مختصر کیفیت اُسکی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان شہید ہوے اور حضرت علی اپنے گھر سے نکلے اشتر نے اور چند لوگون نے آپسے بازار مین بیعت کی بعد اسکے آپ نے
کسیکو طلحہ اور زبیر کیطرف بھیجا اُنہون نے بھی آپسے بیعت کی اور پھر یہ دونون بیعت علی سے اور خذلان عثمان سے نادم ہوکر طالب قتل قاتلان عثمان ہوے اور حضرت علی
منتظر تھے کہ لوگ اُسکے فریاد کرین تو دریافت عمل مین آوے اسمین طلحہ اور زبیر دونون نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی آپنے اُنسے اقرار واثق لیکر اجازت
دی اور یہ دونون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہوکر حضرت عثمان کے قصاص کے طالب ہوے اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا اور حضرت عثمان
کیطرف سے عامل تھا صنعا پر وہ حج کے لئے آیا ہوا تھا اُسنے اُنکی تائید کی اسطرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور حضرت عائشہ کے واسطے ایک اونٹ
خریدا کہ اُسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوے بصرہ کیطرف اور اُترے ایک پانی پر بن عامر کے اور وہان آواز کرنے لگے کتے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ اس مقام کا کیا نام ہے لوگون نے کہا حوأب بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ مین اور میری نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض
حضرت عائشہ نے یہ سُنکر فرمایا کہ یقین ہے کہ مین لوٹ جاؤن اور اس لڑائی مین شریک نہون اسلئے کہ سُنا ہی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
کیا حال ہوگا تم مین سے ایک بی بی کا جبکہ آواز کرینگے اُسکے پاس کتے حوأب کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو یعلے اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ
مین داخل ہوے آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے اور پوچھنے لگے اُنسے وجہ آنی کی اُنہون نے کہا تم حضرت عثمان کے قصاص لینے کو خشمناک ہے ہین اور ابن الاحنف جو
حضرت علی کیطرف سے حاکم بصرہ تھے اُنکو قید کر لیا اسطرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نوسو سوار کی نصرت فرمائی اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کیطرف بھیجا کہ وہان سے
مدد لاوین امام حسن کوفہ مین داخل ہوکر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر امام حسن نے فرمایا کہ امیر المومنین نے ہمکو تمہاری طرف بھیجا ہے مدد کیواسطے اسلئے کہ
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن مجیہا بصرہ کیطرف تشریف لیگئی ہین اور ہم معتقد ہین کہ وہ بی بی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت مین
ولیکن خدای تعالے ہمکو آزماتا ہی کہ ہم اطاعت کرتے ہین اُنکے یا اطاعت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا ہے حضرت علی نے تم میرے طرف نکلو اگر مین
مظلوم ہون تو میرے مدد کرو اگر ظالم ہون تو مجھہ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اول مجھہ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا حالانکہ مین نے نہین لیا کسی مال کو اور نہین
بدلا کسی حکم کو پس آئے حضرت علی کیطرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پھر اُنہون نے بعد ملاقات حضرت علی کے حال پوچھا طلحہ اور زبیر کا حضرت امیر نے فرمایا ان دونون نے
بیعت کی میرے مدینہ مین پھر خلع کیا مجھہ سے بصرہ مین پھر دعوت کرنے اُنکی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان کے دونون لشکرون مین تھے دیکھے اس امر سے کہ یہ دونو
لشکر اتفاق نکرلیوین ہمارے قتل پر پس لڑائی شروع کروادی اُنہون نے اور حضرت علی نے فرمایا اپنے ساتھیون سے کہ اگر لڑو تم تو پہچانکر دو بھاگنے والیکا اور حملہ کرو زخمی
پر اور نہ لوٹو اُنکے اموال سے کچھہ مگر جو ہاتھ مقتل مین باقی سب اُنکے وارثونکا ہے پھر حضرت علی نے حضرت زبیر کو بُلایا اور فرمایا کہ آؤ تمکو امان ہے جب وہ آگے آپنے فرمایا
ہے اللہ تعالی کی تمہین یاد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لڑوگے تم علے سی اور تم ظالم ہوگے پھر مدد کیجا دیگی علی کی پس زبیر نے کہا یاد دلائی تم
مجھے وہ بات کہ مین بھولگیا تھا پس پھر وہ لڑائی سے اور اُنکے صاحبزادہ نے کہا نہین آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ پس اُنہ
اپنا غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوگئے دونون لشکرون سے جدا ہوگئے اور اصحاب امیر المومنین غالب آئے طلحہ پر اور
آدمی ہمراہیان طلحہ سے مقتول ہوا حاکم نے ثور بن مجزاۃ سے روایت کیا ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوے مین اُنکے پاس گیا حالانکہ آخر رمق اُنمین باقی تھا مجھہ سے پوچھا کہ
ہمارے امیر المومنین سے ہو مین نے کہا امیر المومنین علی کے اُنہون نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ مین بیعت کرون پھر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی مین نے اس امر کے علی رضی اللہ
عنہ کو فرمایا اُنہون نے اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کو پسند نہوا کہ طلحہ جنت مین جاوے بغیر اُسکے کہ بیعت میرے اُسکی گلے مین ہو
کیا حضرت علی نے باقی لوگون کو اور بیعت لی اُنسے اور گئی عبد اللہ بن یزید بن وردان خزاعی حضرت ام المومنین کے پاس اور کہا کہ مین حاضر ہوا تھا آپکے پاس جبکہ

ہوئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کسی سے ساتھ رہوں تو آپنے وصیت فرمائی تھی حضرت علی کی رفاقت کی پس ام المومنین چپ ہوگئیں پس کو بخیں کاٹ دین اونٹ کی اور بٹھالیا اسکو اور ابوبکرہ انکے بھائی اور ایک اور مرد اُترے اور ہودج مبارک اُنکا لاکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکھدیا اور آپنے باکرام تمام اور تعظیم تمام مدینہ طیبہ میں ام المومنین کو روانہ فرمایا اور کسیطرح کی سرزنش اور توبیخ نکی اور جب زبیر دونوں لشکروں سے باہر گئے عمر بن جرموز انکے پیچھے گیا اور انکو قتل کیا پھر جب حضرت علی کے پاس آنکر ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ تونے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہہ دوزخ میں عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپکے خروج کرنیکا حضرت علی پر فرمایا کیا سبب تھا جو تیری ماں کو جورو بنایا تیرے باپ نے اُنہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی آپنے فرمایا یہہ بھی تقدیر الٰہی تھی ابوبکرہ نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خروج کریگی ایک قوم ہلاک ہونیوالی کہ نجات پاویگی قائد انکی ایک عورت ہوگی اور قائد حبشی ہے مراد اُس سے حضرت ام المومنین ہیں اور پوچھا حضرت علی سے سی حال اہل جمل کا فرمایا آپنے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں ولیکن ہم پر بغاوت کی اُنہوں نے

اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا یہہ تھا اصل قصہ جسکی طرف اشارہ ہوا ابی بکرہ کی روایت میں نقل کیا ہمنے اسکو جمع الکرامہ سے باختصار و تلخیص **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ خِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو تمہارے نیک حاکموں کی اور بدکی نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتی ہو تم انکو اور دوست رکھتی ہیں وہ تمکو اور دعا خیر کرتے ہو تم اُنکے واسطے اور وہ تمہارے واسطے اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم انکو اور دشمن رکھتے ہیں وہ تمکو اور لعنت کرتے ہو تم اُنپر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کیطرف سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہونگے تمپر کچھہ حاکم کہ اچھا جانوگے تم انکو یعنے بسبب بعض افعال کے اور بُرا جانوگے تم انکو یعنے بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جسنے بُرا جانا یعنے اُنکے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جسنے بُرا جانا اُنکے سیئات کو وہ بچا اُنکی آفتوں سے لیکن جو راضی ہوگیا اور اُنکے ساتھ ہوگیا یعنے پس وہ تو ہلاک ہوگیا پھر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کیا نہ لڑیں ہم اُنسے فرمایا نہ لڑو اُنسے جبتک وہ نماز پڑھتے رہیں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپسکے شور سے تو زمین کے پیٹھہ بہتر ہے تمہارے لئی اسکی پیٹ سے یعنے زندگی اولی ہے موت سے اور جب ہوجاویں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لئے اُسکی پیٹھہ سے یعنے موت بہتر ہے زندگی سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کی روایتیں نہیں ایسے غریب روایتیں ہیں کہ اُنکو کسی اور نی روایت نہیں کیا اور وہ مرد صالح ہیں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑدیگا دسواں حصہ اُس چیز کا جسکا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہوجاویگا پھر ایک زمانہ آویگا کہ جو عمل کریگا دسویں حصہ پر اُسکا جسکا حکم ہوا ہے نجات پاویگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ اُنہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے اسماعیل ابی خالد سے اور ابی زرعہ سے اور ابی سعید سے روایت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَقَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر یعنے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا اسطرف ہے زمین فتنوں کی اور اشارہ کیا مشرق کیطرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ

فتنوں کے بیان اور ابواب متفرقہ کے بیان

فتنوں کے زمین کا بیان

آفتاب کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من خراسان رایات سود فلا یردھا
شیء حتی تنصب بایلیاء ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے خراسان سے سیاہ جھنڈے پس نہ روکیگی انکو کوئی چیز یہانتک کہ نصب ہونگے
وبیت المقدس میں **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے معجم جونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراط متوسطہ ساعت نے بدرجۂ کمال رواج پایا ہے کہ کوئی قریہ اور
وبدو خالی نہیں کہ جہاں اشراط مذکورہ مشتہر نہو چکے ہوں اور مردان زمان سے فقیر و امیر و صغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جسمیں یہ اثر نکر چکے ہوں لہذا کچھ تفصیل
اشراط متوسطہ کی بغایت اختصار کی جاتی ہے کہ اہل بصیرت کو عبرت ہو اور اہل ادراک کو حیرت منجملہ اُن اشراط کے ہے کثرت عُباد جُہّال کے اور قاریان فاسق
کے اور فخر و مباہات لوگونکا ساتھ مساجد کے اور فحش و بُغض و قطیعت رحم و خیانت امین اور امین ہونا خائن کا اور انتفاخ آبگہ اور کثرت باران اور قلت نبات
اور کثرت قراء یعنے عُباد و قلت فقہا و کثرت امراء و قلت اُمنا اور باقی رہنا اُن لوگون کا جو مانند سبوس جَو کے ہیں یا تمر کے اور زہد کا روایت ہو جانا اور ورع کا
تصنع ہو جانا اور ہونا فرزند کا غیظ اور باران کا قبض اور ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب یعنے لوگ صادق کو کاذب جانیں و برعکس اور پیوند کرین الباعد
واجانب سے اور قطع کرین عزیز و اقارب سے اور سردار ہون ہر قبیلہ کے منافق اور سردار ہر بازار کے فاجر و فاسق اور مؤمن قبیلہ مین ذلیل ہو نقد سے اور ترنبین مجارب
و تخریب قلوب اور مشغول ہونا مردون کا مردون سے اور حور تونکا حورتون سے اور آبادی ویرانہ اور ویرانی آبادی اور ظہور معازف و شرب خمور اور کثرت شرطاور
ہمازون اور غمازون اور لمازون کی اور کثرت اولاد زنا کی اور فشو تجارت اور فشو قلم اور ظہور شہادت زور اور کتمان شہادت حق اور تخلیل شراب بہ تسمیہ بہ بندق
و تخلیل ربوا بہ تسمیہ بہ بیع و تخلیل سحت بہ تسمیہ بہ ہدیہ اور تجارت کرنا مال زکوۃ مین اور مال غنیمت کا دولت ہونا اور امانت کا غنیمت ہونا اور زکوۃ کا تاوان ہونا
اور علم سیکھے جانا غیر دین کے لئے اور اطاعت زوجات اور عقوق اُمہات اور نزدیک کرنا یار و رفیق کا اور دور کرنا پدر شفیق کا اور رفع اصوات مساجد مین اور غرائر
واکرام یار و نکا اور توہین اور تذلیل باپ کے اور کثرت کلام دنیا کی مساجد مین اور زعیم قوم ہونا ارزل کا اور سردار ہونا فاسق کا اور ابا بہ بہنا عورتونکا ساتھ
زینت اور زیور کے اور لعنت کرنا آخر اُمت کا اول امت کو اور کثرت لبس طیلسان کے اور کثرت تاجران اور کثرت مال اور تعظیم کئے جانا لوگون کی بسبب مال کے
اور امارت لڑکون کے اور کثرت عورتون کی اور جور بادشاہ کا اور کمی مکیال اور میزان کی اور متمثل ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا اور کلام کرنا اور پھر جب متفرق ہو جاوین
لوگ کہین ہمنے سُنا ہی ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہین ہم اُسکی صورت اور نہین جانتے نام اُسکا رواہ مسلم اور نکلنا اُن شاطین کا لوگون پر جنکو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ
السلام نے دریا مین اور پڑھنا اُنکا قرآن کا لوگونپر رواہ مسلم اور تقارب زمان اور بہتر ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے اور توقیر نہونا کبیر کے اور رحم نکے
جانا صغیر پر اور زنا کرنا لوگونکا شاہراہون مین اور بہتا چمڑونکا اور ہونا دلونکا مانند گرگون کے اور افضل ہونا اُن لوگونکا جو بداہن ہون دین مین اخرجہ الحاکم و
الطبرانی عن ابی ذر اور ہونا فواحش کا کبار مین اور ملک کا صغار مین اور علم کا رذال مین اور مدارست کا خیار مین رواہ احمد اور تنقیہ کرنا موت کا خیار امت کو جیسے چُننا
ہے ایک تم مین کا خیار رطب کو طبق سے اور تطاول مردم بنیان مین اور تفاخر کرنا ننگے پیر پہنہ تن چرواہونکا بنیاد و مکا مین اور تفویض امور بنا اہل دنی کو اور تذافع
اہل مساجد کا امامت کے لئے یہانتک کہ بنا وین کسکو کہ نماز پڑھاوے اُنکو اور لوٹنا اہل اسلام کا قہقرون پر اور ارتد و کرنا کہ کاش مین اندر ہوتا اور نہونا دین کا سوا بلا
کے اور قتال کرنا امت کا اپنے امام سے اور وارث دنیا ہونا مبدون کا اور قتل کرنا بھائے کا بھائی کو اور کثرت وعاظ کی منابر پر اور سلاطین علما کا والیان
ملک پر اور تخلیل محرمات کے اُنکے لئے اور برعکس اور دینا فتو دنکا موافق خواہش اُنکے کے اور سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنانیر کے لئے اور بنا لینا قرآن کو آلہ تجارت
اور پڑھنا قرآنکا باُجرت اور مقبوض ہونا علم کا اور کثرت سفاروں کے اور نکاح کرنا کمینہ عورتون سے بطمع مال اور ترک کرنا منت عم کو اور قطع ارحام اور اخذ مال بوجہ
ناجایز اور وقوع قتل ناحق اور جریان شکایات مابین اہل قرابات اور گردش سایل کے اور نہ ہاتھ آنا کسی شئے کا رواہ ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ اور کتاب اللہ کا عار
ہو جانا اور اسلام کا غریب ہو جانا اور ظہور عداوت مردم مین اور کم ہونا عمر دنکا اور قلت اولاد کی اور ثمرات کی اور امین ہونا اہل تہمت کا اور متہم ہونا امین کا اور
کثرت غرف اور مکانات کی اور غمگین ہونا زنان صاحبان اولاد کا یعنے بسبب عقوق اولاد کے اور شاد ہونا زنان عقیمہ کا اور کثرت یعنی اور حمیت اور بخل اور
ہلاک کے اور قلت صدق کی اور کثرت دروغ کی اور اتباع ہوا کا اور حکم کرنا گمان پر اور کثرت باران اور قلت بار اور گم ہونا علم کا اور زیادہ ہونا جہل کا

یہ تفسیر حسن سے ہے ۱۲

اور جہر بالفحشا اور قیام خطباء کا ساتھ کذب کے اور اتخاذ مردم مانند بہایم اور پر شوارع عام کے چنانچہ حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قایم نہوگی قیامت جبتک کہ عورتوں سے دنکو جماع نکیا جاوی راستوں کے بیچمین اور انکار نکری اُسپر کوئی شخص افضل اُنمین کا وہ ہوگا کہ کہیگا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہوجاتے پس یہ شخص اُنمین ایسا ہوگا جیسے تم مین ابوبکر و عمر انتہے دیلمی نے حذیفہ سے روایت کیے کہ قایم نہوگی قیامت جبتک کہ تین چیز کمیاب نہوجاوے وہ ہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کی واسطے اور گران و گم ہونا صدقات کا اور خراب ہونا عمارات کا اور بازی کرنا مردکا امانات سی یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سی اور حیف ائمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر کی اور از انجملہ یہ ہے کہ نجاوینگے مردم جبتک کہ نکہین کہ قرآن مخلوق ہے حالانکہ قرآن نہ مخلوق ہے نہ خالق ولیکن کلام خدا ہے کہ اُسے سی ظاہر ہوا اور اُسی کی طرف عود کریگا رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی کرم اللہ وجہہ اور یہ امام احمد بن حنبل کے وقت واقع ہوا اور فتنۂ عظیم اس امر پر برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول و محبوس و مسجون ہوے اور از انجملہ یہ ہے کہ جمع ہونگے بیس شخص یا اُنسے زیادہ اور ایک اُنمین ایسا نہ ہوگا کہ جو خدا سے ڈرا ہوا اور از انجملہ یہ ہے کہ گذریگا مرد مسجد مین اور اذان کریگا وہان دو رکعت اور جماع کریگا بی بی اور مدی سے اُسکی دُبر مین اور مشورہ کریگا لونڈیون سے اور حکومت عورتونکی اور امارت نادانون کی اور منحصر ہونا اسلام کا موقت پر اور راستہ ٹھیرانا مسجدون کو اور سجدہ نہونا اُنمین خالص اللہ کے واسطے اور ہجا کرنا کو نکا مد ہونکو بطور قاصد کے درمیان دونون فریق کے اور پھر ناسودا گر کا دونون فریق مین اور پیدا نا فائدہ کا اور قایم ہونا خیار عراق کا شام مین اور شرار شام کا عراق مین اور سلامتی نہونا دین کی مگر اسمین کہ بھاگی آدمی شامق بشامق اور سوراخ سوراخ مانند روباہ کے کہ اپنے بچونکو لیکر بھاگتی ہے اور ہووے ہلاک مردم کا مان باپ کے ہاتھ سے اگر اُسکے مان باپ ہون ورنہ بیوی کی ہاتھ سے ورنہ عزیز و اقارب اور جار کے ہاتھ سے اور عار دین اُسکو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دین مالایطاق کے یہانتک کہ جان اپنی ہلاکت مین ڈالی از انجملہ چھپتے پھرنا مومن کا جیسے پھرتی ہے زنان سابق مین منافق رواہ ابن السنی از انجملہ یہ کہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت اُنکی شکم پروری اور خواہش اُنکی متاع دُنیا اور قبلہ اُنکا عورتین اور دین انکا درہم و دنیا اور وہ بدترین خلق ہین نہین بہرہ اُنکا خدا سے رواہ السلمی عن علی اور از انجملہ یہ کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ قتل کئی جاوینگے علما جیسے قتل کئے جاتے ہین کتی سو کا شکے علما اُسوقت تحامق کرین رواہ الدیلمی و ابن عساکر عن علی اور آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ علما کو موت عزیز ہوگی زر سرخ سے زیادہ رواہ ابوہریرہ عن نعیم عن ابی ہریرہ اور نجاوینگا رات اور دن یہانتک کہ پُرانا ہوجاوے لوگون کے سینون مین جیسا کہ پُرانا ہوجاتا ہے کپڑا اور ما سوای قرآن عجب ہوگا اُنکی طرف اور بالکل طمع ہوگے اُنکے دلونمین کہ نہ ملیگا اُس سے خوف اگرچہ حقوق آلہیہ مین کمی کرتے ہون اور منتہائی نفس اُنکا آرزوئین ہون اگرچہ متجاوز ہوجاوین وہ منہیات آلہی تک اور کمینگے کا امید رکھتی ہین ہم اللہ سے کہ درگذر کریگا وہ ہمکو ہنسینگے پوست گوسفندون کے گرگون کے دلون پر افضل اُنکا وہ ہوگا کہ مداہن ہو نہ امر معروف کرے اور نہی عن المنکر رواہ ابونعیم عن مقتل بن یسار اور آویگا لوگون پر ایک وقت کہ پیروی نکیا جاویگا علیم اور شرم نکیا جاویگا حلیم اور توقیر نہو کبیر کی اور رحم نہو صغیر پر اور بین بعض اُنکے بعض کو دل اُنکے عجمی اور زبان عربی نہ پہچانین معروف کو اور نہ انکار کرین منکر را صالحین اُنکے پوشیدہ ہین وہ بدترین خلق خدا ہین نظر نکریگا خداوند تعالے اُنکی طرف قیامت کے دن رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ اور جبکہ منحرف کرو تم مسجدون اور حلی کرو مصحفون کو ہلاکی ہے تمہاری رواہ الحکیم عن ابی الدرداء اور نماز پڑھینگے پچاس آدمی اور قبول نہوگی کسیکی ایک بھی نماز رواہ ابوالشیخ عن ابن مسعود اور قیامت قایم نہووے جبتک کہ تقسیم نہووے میراث اور خوشی نہو ساتھ غنیمت کی رواہ مسلم اور تقارب اسواق اور افشائی غنیمت اور ظہور اہل منکر اور سوء جوار اور تعطیل سیف جہاد اور اختیار دنیا بعوض دین اور سوء خلق و موت بدار اور ہونا عورتونکا سیات عاریات کا سر اُنکے مانند کوہان شتر بختی کے ہین لعنت کرو انکو کہ وہ ملعونات ہین اخرجہ احمد اور نکلینگے اس امت مین وہ کہ اُنکے ساتھ آزمایا نہ ہین مانند دُم گاؤ کے صبح کرتے ہین وہ خدا کے سخط مین اور شام کرتے ہین اُسکے غضب مین اخرجہ احمد اور باقی رہنا اسلام سے سوا نام کے اور قرآن کے سوا نقش کے اور تحلیہ مصحف زر اور فربہی ذکور امت اور خطبہ پر منبالر کو نکا منبرون پر اور کثرت صفوف کی دلہائی متباغضہ اور السنہ مختلفہ اور ہوا ہائی متکاثرہ کے ساتھ حذیفہ بن الیمان سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہین بہتر خصلتین جب دیکھو تم لوگونکو کہ مارتے ہین نماز کو ضایع کرتے ہین امانت کو کہاتے ہین ربوا کو اور کہتے ہین دروغ کو سنگ جانتے ہین خونریزی کو مشغول ہین سا نبا کے بیچنے ہین دین کو ساتھ دنیا کے اور قطع کرتے ہین رحم کو اور ہووے حکم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہووے جور اور بہت ہووے طلاق اور بہت ہووے قذف اور بہت ہووے لئام اور کم ہووے کرام اور امیر ہووے فاجر اور وزیر کاذب اور عرفا ظلمہ اور قرا فسقہ اور ظاہر ہووے سفہا اور مطلوب ہووے بیضا اور دراز ہووے منابر

مرادان سے جو ہر ایک دین کو ساتھ دنیا کے بیچتے ہین

مرادان سے جو ہر ایک دین کو ساتھ دنیا کے بیچتے ہین

مرادان سے جو ہر ایک دین کو ساتھ دنیا کے بیچتے ہین

اور خراب ہوویں قلوب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہوں حدود اور جنی لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہوں اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت میں
اور شبہ کریں مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے اور قسمیں کہاویں غیر خدا کی اور گواہی دیں بدون الطلب اور تصدق کریں برائے غیر خدا اور طلب کیجاوے دنیا عمل آخرت سے اور
لیجاویں معصیات اور معازف اور ظلم پر فخر کریں اور حلم سجاجاوے اور قرآن کو مزامیر پڑھا ویں پس انتظار کرو بادسرخ اور مسخ و قذف کا الحدیث وفیہ آیات کثیرۃ خذفہا للاختصار
اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور اظہار علوم اور تضییع عمل اور دوستی بزبان اور دشمنی بدل رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علی ہی مروی ہے علامات اقتراب ساعت میں
استحلال کبائر کا اور اکل ربوا اور اکل رشا اور تشیید بنیان اور تہاون بطلاق واستحلال معارف ونقص شہود ونقض مواثیق اور صعود جہال کا منابر پر اور بہنا
مردوں کا ٹوپیوں کو بغیر عمامہ کے اور تفسیق طرقات اور کون علما رسوی ولاۃ اور لعب بساتہ میسر کے اور بجا باطبل وساز ومزامیر کا اور احلاف ہوا اور سوار اسکی اور
بہت علامات ہیں کہ اگر جمع کئے جاویں ایک بحر طویل درکار ہو عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر اسعد وافی غرض بہر حال ظہور منکرات ورواج سیئات ونشر بدعات
اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور بہت کم لوگ ہیں کہ جو ان امراض سے آگاہ ہوں اور انسی بھی کم وہیں جو انسی نفور ہوں اور انسی
بھی کم وہیں جو ان امراض سے دور ہوں غرض صلحا اقل قلیل ہیں اور نظر خلائق میں اذل ذلیل ہم لوگ انہی فتنوں کے ذیل میں بازار دنیا میں آئین ہیں دیکھیے کب تک اللہ
تعالے کو کیا منظور ہے حتی المقدور بندوں کو خوف خدا ضرور ہے اور غربت عن الخلق موجب فرح وسرور دیکھیے وہ خالق کون ومکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استغاثت
کب فرماتا ہی اور بظہور مہدی مقدس اور بنزول عیسی علیہ السلام غرب اسلام کا علاج کب کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِ الْمَھْدِیِّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خُدَّامِ الْعِیْسٰی اَللّٰھُمَّ
اَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَعَھُمْ وَاحْشُرْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ مَعَھُمْ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّۃِ مَعَھُمْ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَبْوَابُ الرُّؤْیَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہہ باب ہیں خوابوں کے بیانمیں جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ مترجم

رویا بمعنے رویت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اُس چیز کے لئے کہ دیکھی جاوے خوابمیں صورتوں سے قاموس میں ہے الرویا ما رایتہ فی منامک یعنی رویا وہ ہی جو کہ دیکھے تو خوابمیں اور
رویا مقصور ومہموز ہے اور کبھی ہمزہ کو واؤ سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لئے اور رویا میں اختلاف ہے عقلا کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے
رویا مقصود ومہموز ہے اور کبھی ہمزہ کو واؤ سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لئے اور رویا میں اختلاف ہے عقلا کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے
پس جو کچھ مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اسطرف گئی ہیں کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتی ہیں کہ دیکھنا کے شرائط ہیں
مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی میں اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسط ہوائی شفاف کا اور مانند اسکی اور یہ سب مفقود ہی منام میں پس سوائی خیالات فاسدہ اور اوہام
باطلہ کے اور کچھ نہیں اور اشاعرہ کہتے ہیں چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہیں ہوئی عادت الٰہی ساتھ خلق ادراک کے نائم میں پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک
نہیں ہے بلکہ خیال باطل اور وہم عاطل ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے اُنکے نزدیک اتنا ہی کہ رویا حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ
مراد نہیں کہ رویا صحیح نہیں یا اعتبار اُسکا کچھ نہیں تعبیر یا ہی تعبیر اسلئے کہ صحت پر رویای صالحہ کے اور حجیت پر اُسکے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتی ہیں کہ رویا
حقیقت ادراک نہیں ہے لیکن باوجود اسکے ثبوت رکھتا ہی اور اُسکی تعبیر ہے اور اولی یہ ہے کہ لفظ باطل رویا کی حق میں نہ کہیں بلکہ بجائی اُسکی محض یا صرف کا استعمال
کریں تو اولی ہے اور ابو اسحٰق اسفرائنی کہا ہی کہ رویا ادراک ہے حقیقۃً لی شبہ اسلئی کہ کچھ فرق نہیں اُس چیز میں جو پاتا ہے نایم نوم میں اور مستیقظ یقظہ میں اور
ادراکات سے پس تشکیک ادراک نایم میں متلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ میں اور یہ متلزم ہے انکار بدیہی کی اور استاد ذکور بھی قایل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر
کہتا ہے کہ نوم قایم ہے بعض اجزای نفس سے اور ادراک قایم ہے بعض دوسرے کے ساتھ اُسکی اجزا سے اسلئی اجتماع ضدین مقام واحد میں لازم نہ آیا کذا فی المواقف وشرحہ
اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رویا کی پیدا کرنا ہے حقتعالی کا دل نایم میں علوم وادراکات کو جیسا کہ پیدا کرتا ہے اُسکا دل یقظان میں اور وہ تعالی خالق ہے علوم وادراکات کا
نہ یقظہ موجب اُسکا نہ نوم مانع اُسکا اور خلق ان ادراکات کا نایم میں علامت اُسکی دوسرے امور ہیں کہ عارض ہوتی ہیں ثانی الحال میں جیسیکہ تعبیر اُسکی ہے اور خواب مانند
اسکے ہے کہ دلیل ہے بایمان کی اور اس قول کے روسے رویا حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک میں ضدیت نہیں اور فقیر یعنے مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب وسنت
سے قریب تر معلوم ہوتا ہے شرح مشکوۃ بَابُ اَنَّ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ باب اس بیانمیں کہ خواب مومن کا چھیالیسواں

حصہ ہے نبوت کا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب واصدقہم رؤیا اصدقہم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوت والرؤیا ثلاث فالرؤیا الصالحۃ بشری من اللہ والرؤیا من تحزین الشیطان والرؤیا مما یحدث بہا الرجل نفسہ فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقم ولیتفل ولا یحدث بہ الناس قال واحب القید فی النوم واکرہ الغل القید ثبات فی الدین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قریب ہوجاویگا زمانہ نہ ہوویگا خواب مومن کا جھوٹ اور سچا خواب اُسکا ہی جسکی بات سچی ہے یعنے جو صادق ہے اور خواب مسلمانکا جیہا لیسوان حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہی ایک خواب نیک کہ بشارت ہی اللہ تعالے کیطرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اُسمین شیطان کیطرف سے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کے یعنے خیالات ہین کہ متصور ہوتے ہین پھر جب دیکھے کوئی خواب مین وہ چیز کہ مکروہ رکھے تو کھڑا ہوجاوے اور تہجد کی اور نہ بیان کرے لوگون سے اور فرمایا دوست رکھتا ہون مین زنجیر کو دیکھنا خواب مین اور مکروہ جانتا ہون طوق کو دیکھنا یعنے گلی مین اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑون مین سے نبوت کے ف اسیا بین ابی ہریرہ اور ابی زرین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہی مترجم قولہ جب قریب ہوجاوے زمانہ اسمین تین قول ہین بعضون نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سی ہونگی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا قول یہ ہی کہ مراد اقتراب زمان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہی چنانچہ معبرین کا قول ہے اصدق الازمان للعبارۃ وقت التقاق الانوار وادراک الثمار وحینئذ یستوی اللیل والنہار تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اُس سے زمانہ چھوٹا ہوتا ہی کہ قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کی اور ماہ برابر ہفتہ کی اور ہفتہ برابر اکید کے اور دن برابر ایک گھڑی کے قولہ اور سچا خواب اُسکا الخ یعنے خواب اُسکا الخ یعنے جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچی کذب سے اور حاصل کری عقاید صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال و افعال و اقوال کا اُسکا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہی اور بشارات غیبیہ سے اُسکی تائید ہوتی جاتی ہے اور بڑی بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رویا اُسی تعلیم ہوتی ہین اور تقارا نبیا و صلحا اور فیوض ارواح شہدا اور طرح طرح کی بشارات غیبیہ اور آلاء لا ریبیہ اُسی حاصل ہوتے ہین کہ ابتدای زمان اُسکے سنی سے متحیر اور اخوان دوران اُسکے استماع سے ششدر رہون قولہ اور خواب مسلمان کا جیہا لیسوان حصہ سے اسمین روایات مختلف ہین چنانچہ مسلم کی روایت مین پینتالیسوین حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت مین جزء من سبعین جزءا من النبوۃ مذکور ہے اور اربعین جزءا بھی وارد ہوا ہے اور تسعۃ واربعین ہے اور حضرت عباس سے ایک روایت مین خمسین بھی آیا ہے اور ابن عمر کے روایت مین ستۃ وعشرین اور عبادہ کے روایتمین اربعۃ واربعین قاضی عیاض سے مروی ہے کہ طبری نے کہا ہے کہ یہ اختلاف راوی کے ہے کہ مومن صالح کا رویا جیہا لیسوان جزء ہے اور مومن فاسق کا ستر اجزا کا ایک جزء اور بعضون نے کہا کہ جسکی تعبیر خفی ہو وہ ستر اجزا کا ایک جزء ہے اور جسکی تعبیر جلی ہو وہ جیہا لیسوان جزء ہے خطابی نے کہا ہے کہ بعضے علما نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس ہین دس برس مدینہ مین اور تیرہ برس مکہ مین اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح مین آپکو وحی ہوتی تھے اور چھ مہینے جیہا لیسوان حصہ ہین تیئیس برس کا پس اس حدیث مین اشارہ اسکی طرف ہے اور بعضون نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رویا صالحہ کی نقل سے ثابت نہین اور بصورت ثبوت بھی بعد اسکے بہت سی خواب آنحضرت نے دیکھے ہین پھر ان خوابونکی مدت اگر ملائی جاوے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوگے اور نسبت متغیر ہوجاویگی مگر مازری نے اسکا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اسلئے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بارسال ملک ہوتے ہین وہ وحی مین داخل ہین اور بعضون نے کہا چونکہ خوابمین اکثر اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اسلئے آپنے اسی جزو نبوت فرمایا ہے خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رویا کی اور محقق ہے اُسکی منزلت کی اور کہا جزو نبوت ہونا رویا کا انبیا کے حق مین ہے یعنے اُنہین کے خواب جزو نبوت ہین نہ اُنکے غیر کے اسلئے کہ انبیا پر وحی بھیجی جاتی ہے خواب مین جیسا کہ جاگتے مین اور خطابی نے کہا بعض علما کا قول ہے کہ مراد حدیث یہ ہے کہ رویا آتے ہین موافقت پر نبوت کے اسلئے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنے قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور موید ہین اسکی بہت حدیثین یعنے تخصیص رویا انبیا کی خبر نبوت ہونی مین خوب نہین واللہ اعلم (نووی) قولہ جب دیکھے خواب مین کوئی چیز مکروہ الخ نووی نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتونکو یعنے جب کچھ مکروہ دیکھے تو تہو کے بائین طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ہا پڑھتا جاوے اور کروٹ

بدل لے اور اُٹھکر دو رکعت پڑھ لی پھر جنی ایسا کیا اُسنی سب روایتون پر عمل کیا جو اسبا بمین وارد ہوئین ہین اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بھی دفع ضرر کو کافی ہے جیسے کہ مصرح ہے حدیثو مین انتہی قولہ اور نہ بیان کرے لوگون سے اسلئے کہ شاید اگر تعبیر دی اسکی کسی دشمن نے خراب تو واقع ہوگی اسلئے کہ کہا گیا ہے کہ رویا منزلہ طائر کے ہے جب تعبیر دی گئی اُسکی اُتر آیا اور اگر تعبیر نہ دیگئی اوڑ گیا قولہ دوست رکھتا ہون مین زنجیر کو الخ اسلئے کہ زنجیرین پیرون مین ہوتی ہین اور اشارہ ہی اسمین معاصی اور شرور اور انواع باطل سے باز رہنی کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زیور ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالی اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اور فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اور اہل تعبیر نے اسمین ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیکھی کوئی شخص زنجیر اپنے پیر مین اور وہ مسجد مین ہے یا کسی شہد خیر مین یا کسی اور اچھی حالت مین پس وہ دلیل ہے اسبات کی اُسکی حالت مذکورہ پر اور اسیطرح اگر دیکھے اُسی صاحب ولایت بھی اُسکی اثبات ولالت پر اور اگر دیکھے مریض و مسجون و مسافر و مکروب وغیرہ تو دلیل ہے اُسکی ثبات پر ان حالتو مین اور کہا ہے کہ اگر ملحق ہوجاوے اُسکے ساتھ کوئی اور مکروہ ہے مثلاً زنجیر کے ساتھ طوق بھی دیکھا تو تعبیر ہے زیادت مکروہ کی اسلئے کہ وہ صفت ہے معذبین کے اور طوق اگر گردن مین ہے مذموم ہے اور اگر ہاتھ مین ہے تعبیر اُسکی کف عن الشر ہی اور کبھی دلالت اُسکے بخل پر بھی ہے اور کبھی منع پر اُن فعلون کے جسکے نیت کی ہے (نووی) فقیر کہتا ہی دونون ہاتھون کو اپنے مغلول دیکھنا گردن مین اشارہ ہی بخل کیطرف چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ الآیۃ یا اشارہ ہی ذہاب خیر و برکت کیطرف چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ اور اگر کسی ظالم کو خواب مین مغلول دیکھے اشارہ ہے مواخذہ آخرہ کیطرف چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ

باب ذہبت النبوۃ وبقیت المبشرات

کے بیان مین عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی قال فشق ذلک علی الناس فقال لکن المبشرات فقالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال رؤیا المسلم وھی جزء من اجزاء النبوۃ

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہین میرے بعد اور نہ کوئی نبی کہا راوی نے پس گران ہوئی لوگون پر یہ بات تب فرمایا آپنے ولیکن مبشرات باقی ہین عرض کی لوگون نے یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے فرمایا آپنے خواب مسلمانکا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑون سے ف اسبا بمین ابوہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح بھی غریب ہے اس سند سے یعنے مختار بن فلفل کے روایت ہے عن عطاء بن یسار عن رجل من اھل مصر قال سألت ابا الدرداء عن قول اللہ عز وجل لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا فقال ما سألنی عنھا احد غیرک منذ انزلت ھی الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ

ترجمہ روایت ہے عطا بن یسار سے روایت کرتے ہین ایکمرد سے اہل مصر کے کہا اُس مرد نے پوچھی ہین نے ابو درداء سے معنی اس قول اللہ تعالی عز وجل کے لھم البشری الآیۃ سو فرمایا ابو الدرداء نے تمہین پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھا ہے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے تمہین پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اُتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشری سے اُس آیت مین خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہی اُسکو مسلمان یا فرماد دیکھا جاتا ہی اُسکو یعنے منجانب اللہ ف اسبا بمین عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے مترجم بشری قرآن عظیم الشان مین پندرہ جگہہ آیا ہے اور منجملہ اُسکے یہ آیت ہے کہ گیارہوین سپارہ کے بارہوین رکوع مین واقع ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشری مین کہ مراد اُس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی ہے جو اوپر گذرا اور عبادہ بن صامت سے بھی یہی مروی ہے یعنے وہ خواب صالح ہے اور ابوہریرہ سے بھی ایک روایت مین آیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اُس سے ثنا حسن ہے دنیا مین اور جنت ہی آخرت مین چنانچہ ابی ذر سے منقول ہے کہ پوچھا اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنی نفس کے لئے اور لوگ دوست رکھتی ہین اُسکو فرمایا آپنے تلک عاجل بشری المؤمنین یعنے یہ دنیا مین بشارت ہے مومن کا اور زہری اور قتادہ بھی مروی ہے کہ مراد اُس سے نزول ملائکہ ہی ساتھ بشارت کے اللہ تعالی کی طرف سے موت کی قریب چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اور عطاردی ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ بشری دینے سے مراد ہی آنا فرشتونکا قریب موت کے بشارت دینے ساتھ اور آخرت مین بعد خروج نفس مومن کے کہ لے چڑھتے ہین اُسے اللہ تعالی کیطرف اور بشارت دیتی ہین

باب ذہبت النبوۃ وبقیت المبشرات کا بیان

اُسی رضوان الٰہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن بصری سے منقول ہے کہ مُراد اُس سے وہ بشارتین ہین جو اللہ تعالےٰ نے مؤمنون کے لئے اپنی کتاب کریم مین فرمائی ہین ثواب عظیم سی اور انواع نعیم سی جیسا ان آیتون مین وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الےٰ غیر ذالک من الآیات (بغوی) فقیر کہتا ہے قولین اولین مؤید بالحدیث ہین پس وہی اولےٰ ہین قبول کے لئے اگرچہ قولین آخرین مین ہے استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچی وہ خواب ہین جو سحر کے وقت دیکھی جاوین ۞ **تشریح** سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول ادعیات کا اور ہوتا ہی اُسوقت باری تعالےٰ کا آسمان اول پر اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کیطرف اور نورانی ہوتے ہین اُسوقت دل اور نکلتی ہین اُسوقت دعائین صالحین کے اور مشغول بعبادت ہوتے ہین اُسوقت مخلصین بے ریا اخلاص بندگان باوفا پس ایسی تاثیر ہے اسوقت مین کہ اثر کر جاتی ہے نائمین مین یعنے وہ صداقت ہی خوابونکی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اُسوقت مین بیدارون کو وہ کب تحریر مین آسکتا ہے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا قَالَ هِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰی لَهٗ ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مُراد آیہ لہم البشریٰ کی فرمایا آپنے وہ خواب صالح ہے کہ دیکھتا ہے اُسے مؤمن یا دکھایا جاتا ہے اُسے اللہ تعالےٰ کیطرف سے **ف** حرب نے اپنی روایت مین حدثنا یحیی کہا یعنے بجائی عن یحیی کے **باب** مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ باب ہے بیان مین حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مجھکو دیکھا خواب مین سو بیشک مجھے کو دیکھا اسلئے کہ شیطان متمثل نہین ہوتا میرے صورت کی ساتھ **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور جابر اور انس ابی مالک اشجعی سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** الفاظ اس حدیث کی کئی طرح مروی ہین چنانچہ ایک روایت مین مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ اور ایک روایت مین لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ ہے اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اور مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ اور کَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَةِ اور اختلاف کیا ہے علمانی کہ فقد رآنی سے کیا مراد ہے بعضون نے کہا مراد اُس سے یہی کہ جسنے مجھے دیکھا اُسنے سچ دیکھا اور وہ خواب اُسکا اضغاث احلام سے نہین اور نہ تشبیہات شیطانیہ سی اور موید ہی اِس معنی کی روایت فقد رای الحق کہ مراد اُس سے رویت صحیحہ ہے اور کبھی دیکھتا ہے دیکھنے والا اُنکی صفت کی خلاف اور حلیۂ مبارک کے مخالف اور اسمین کچھہ اشکال نہین اسلئے کہ ذات مقدس اُنکی مرئی ہے اور صفات متخیلہ غیر مرئی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض صور متخیلہ کو گمان کرتا ہے کہ مین نے دیکھا ہے حالانکہ اُسنے دیکھا نہین ہوتا اور اسطرح کچھہ اشکال نہین اسمین کہ وقت واحد مین دیکھا دو شخصون نے اپنی جگہون مین اور ایک مشرق مین ہے دوسرا مغرب مین اسلئے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہین اُسمین تحدیق ابصار کے اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرئی کا زمین مین اور نہ ظہر زمین پر ہونا فقط کافی ہے ادراک صحیح واقعی کے لئے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا اور فنا سے محفوظ ہونا اُسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اور اگر دیکھا کسے نی کہ آپنے حکم کیا کسیکے قتل کا کہ حرام ہے اُسکا قتل پس دیکھنا اُسکا ذات مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیل اُسکا ہی اور قصور ہے رائی کا نہ مرئی کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رآنی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہین ہوتا میرے صورتمین یعنے جبکہ دیکھا آپکو اُس صفت پر جو معروف تھی آپکی حیوٰۃ مبارکمین پھر اگر اُسکے خلاف دیکھا تو رویا تاویل ہوا نہ رویا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے صحیح یہی ہے کہ رویت آپکی پھر حال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکھین یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علما کا کہ خاص کیا اللہ تعالےٰ نے اپنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس فضیلت سے کہ رویت آپکی صحیح ہے اور صدق ہے اور روکا شیطان کو کہ متصور ہوا آپکی صورت مین تاکہ جھوٹ نہ باندھ سکی آپ پر خواب مین بھی جیسے کہ خرق عادت کے انبیاء کے واسطے معجزہ کے لئے اور جیسے کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا اُنکی صورت مین بیداری مین اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتھ باطل کے اور وثوق نہوتا انبیاء کے فرمودہ کا پس روک دیا اللہ تعالےٰ نے نزغ شیطان کو اور وسوسہ اور القا اور کید اُسکے کو اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علمانی جواز رویت آلہی پر اور صحت پر اُسکے خواب مین اگرچہ بندہ دیکھے اُس صفت پر کہ جو اُسکے حال کے لایق نہین صفات اجسام سے اسلئے کہ یہ مرئی غیر ذات آلہی ہے اور جایز نہین اُس تعالےٰ پر تجسیم غیر حق جو کچھہ مرئی ہے وہ تجلیات

سحر کے وقت باری تعالےٰ کا آسمان اول پر نزول کرنا

آیہ لہم البشریٰ کی تفسیر صالح مین

رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فائدہ جو شخص آپکو دیکھے اُسکا کیا حکم ہے

فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رویت آلہی دنیا مین ہوسکتی ہے اور آخرت مین بھی ہوگی ۱۲ منہ

آئیسے نہ ذات الٰہیہ اور وہ قادر ہی کہ جسطرح پر چاہے تجلی فرماوی اور جس صورتمین چاہی متجلی ہووین باتفلانی نے کہا ہے کہ رویت الٰہی خواب مین خواطر قلبیہ مین یا دلالات ہین
رائی کو امور کائنات اور تکوین کیطرف مانند سائر مرئیات کی انتہی اور قول آنحضرت کا من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ اسمین تین قول ہین اول یہ کہ مراد اس سے
حضرت کے معصر لوگ ہین گویا آپنی فرمایا کہ جسنے میرے طرف ہجرت کی اور مجھی خواب مین دیکھا عنقریب وہ موافق بہجرت ہوگا اور عالم بیدار مین مجھی دیکھیگا دوسرا قول یہ ہے
کہ تصدیق اس خواب کی آخرت مین ہووے گی کہ وہان سب لوگ آپکو دیکھینگے تیسرا قول یہ ہے کہ جسنے آپکو یہان خواب مین دیکھا اسکو آخرت مین ایک رویت خاص ہوگی
اور قرب و اختصاص بہ نسبت سائر ناس کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بہی فیضیاب ہوگا (نووی) **باب** ما جاء اذا رای فی المنام ما یکرہ وما
یصنع باب بدخوابی کے علاج مین **عن** ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان فاذا — ترجمہ روایت ہے ابوقتادہ سے کہ رسول خدا
رای احدکم شیئا یکرھہ فلینفث عن یسارہ ثلث مرات ولیستعذ باللہ من شرھا فانھا لا تضرہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا خواب اللہ تعالے کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے پہر جب دیکہی کوئی تم مین کا کسی ایسی چیز کو کہ بری لگی اسکو سوچاہیئے کہ تہوکے
اپنی بائین طرف تین بار اور پناہ مانگی اللہ تعالے سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہین کریگا اسکو **ف** اسباب عبداللہ بن عمر و ابی سعید و جابر و انس
سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مترجم کچہہ بیان اسکا ابہی اوپر گذرا اور خاص کیا آپنے بائین طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنیکی اور نجاسات کی اور
منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باری تعالی کیطرف تادیبا حالانکہ خلق و ادراک کا دونون قسم
کے خوابونمین باری تعالے شانہ کیطرف سے ہے باشرکت احد کے وہو الحق الصریح **باب** ما جاء فی تعبیر الرؤیا باب تعبیر خوابمین **عن** ابی رزین العقیلی قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المؤمن جزء من جزء من اربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا سقطت قال واحسبہ قال ولا تحدث بھا الا لبیبا او حبیبا — ترجمہ روایت ہے ابی رزین سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک
ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑون نمین سے نبوت کے اور یہ مرد پر ایسا ہے جیسے کسیکے سر پر چڑیا ہو جبتک کہ بیان نہین کیا اسکو پہر جب بیان کر دیا اسکو گر پڑی کہا راوی نے اور گمان کرتا
ہون مین کہ یہ بہی فرمایا آپنے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے **عن** ابی رزین العقیلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
رؤیا المسلم جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا واذا حدث بھا وقعت — ترجمہ روایت ہے ابی
رزین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب مسلمانکا ایک ٹکڑا ہے چہیالیس ٹکڑون نمین سے نبوت کے اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کی ہے جبتک کہ بیان کرے اور جبکہ
بیان کیا وہ گر پڑا یعنے واقع ہوئی جو تعبیر اسکے ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے اور روایت کے حماد بن سلمہ نے یعلے بن عطاء سے
اور کہا روایت ہے وکیع بن حدس سی اور کہا شعبہ اور ابوعوانہ اور ہشیم نے یعلے بن عطاء سی انہون نے وکیع بن عدس سے اور یہ صحیح تر ہے مترجم خواب بمنزلہ ایک پرندہ
کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہی اور قرار پانیوالا نہین یعنے جبتک کہ دلمین پوشیدہ ہے اور زبان پر نہین آیا اسکا اعتبار نہین اور وقوع نہین
پاتا پہر جب اسکی زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اور اسنے تعبیر دی واقع ہوا پس اسے کسی سے کہنا نہ چاہیئے اور یہ اس خواب کا حکم ہے کہ جسکے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے
اور متضمن ہے وہ کسی شر کا اور باقی رہا خواب نیک اسکو بہی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بی شعور سے نہ کہنا چاہیئے کہ وہ الٹی تعبیر دیگا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ
اپنی خیرخواہ ذی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیئے کہ وہ تعبیر نیک دی اور طبیعت اس سے محظوظ ہو **باب** **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا ثلث فرؤیا حق ورؤیا یحدث الرجل بھا نفسہ ورؤیا تحزین من الشیطان فمن رای ما یکرہ فلیقم
فلیصل وکان یقول یعجبنی القید واکرہ الغل القید ثبات فی الدین وکان یقول من رانی فانی انا ھو فانہ لیس للشیطان
ان یتمثل بی وکان یقول لا تقص الرؤیا الا علی عالم او ناصح — ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب تین ہین
ایک سچا خواب ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل مین اور ایک غم دلانا ہی شیطان کا پہر جسنے دیکہا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اسے تو اٹہے اور نماز پڑہے اور
فرماتے تہے پسند آتا ہے مجہے زنجیر کا خواب مین دیکہنا اور برا لگتا ہے مجہے طوق کا دیکہنا اسلئے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے اور فرماتے تہے جسنے مجہکو

منجملہ بدخوابی کا علاج

خوابکے تین قسم ہونیکا بیان

نسبت خواب مین اور خواب اسکو ہر ایک شخص سے بیان کرنیکی ممانعت سوائی دوست اور دانا کے

اسکا بیان کہ خواب چالیسوان اور چھیالیسوان حصہ نبوت کا ہے

پس مین ہی ہون وہ اسلئے کہ شیطان کی یہ مجال نہین کہ میری صورت بنی اور ذاتی تہی ہت بیان کرخواب کو گرعالم سے یا ناصح سی ف اسبابمین انس اور ابی بکرہ اور ام علا اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی حمو سے اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی متر جم تفصیل ان سبکی اوپر گذری **باب** ما جاء فی الذی یکذب فی حلمہ باب جہوٹا خواب بیان کرنیکی مذمت مین **عن** علی قال اراہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب فی حلمہ کلف یوم القیمۃ عقد شعیرۃ ترجمہ روایت ہے علی سی کہا راوی نے گمان کرتا ہون مین کہ روایت کرے انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی کہ جسنے جہوٹ باندہا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جاویگا اسکو قیامت کے دن کہ دو جو مین گرہ لگادی ف روایت کی قتیبہ نے انہون نے ابو عوانہ سے انہون نے عبدالاعلی سی انہون نے ابی عبدالرحمن سلمی سے انہون نے علے سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی اسبابمین ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع سی بہی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث سے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تحلم کاذبا کلف یوم القیمۃ ان یعقد بین شعیرتین ولن یعقد بینہما ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی جہوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جاویگا قیامت کے دن کہ گرہ لگادی دو جو مین اور گرہ نہ لگا سکیگا کبہی وہ امین ف یہ حدیث صحیح ہی متر جم چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصًا خواب صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جہوٹ باندہنا اسمین گویا شعبہ ہے دعوی کاذبہ نبوت کا یہی سبب ہے اسمین وعید وارد ہونیکا انتہی اور بعضون نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہی کہ رویا کا تو مین گویا جہوٹ باندہنا ہی اللہ تعالے پر اور تخصیص شعیر کے گرہ لگانیکی لئے اسواسطے کہ مادہ اسکا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہی کہ یہ تیری بی شعوری کی سزا ہے کہ عقد شعیر لگے پڑا **باب** باب دودہ خواب مین دیکہنے کے بیان مین **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اذ اتیت بقدح لبن فشربت منہ ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا انہون نے سنا ہی مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اسوقت حالمین کہ مین سوتا تہا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودہ کا سو پیا مین نے اسمین سے پہر دیا بچا ہوا اپنا عمر بن خطاب کو لوگون نے پوچہا کہ کیا تعبیر فرمائی آپنے اسکی یا رسول اللہ فرمایا آپنے تعبیر کی اسکی مین نے علم ف اسبابمین ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سخبرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابر سے بہی روایت ہے حدیث ابن عمر کی صحیح ہے متر جم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودہ کے تعبیر علم ہے اور اسیطرح داخل ہے اسمین ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودی دارین اور اہل تعبیر نے کہا ہی کہ لبن بقر کے تعبیر مال و خصب و غنا ہے اگر اسے لیتی ہوئے دیکہے اور اگر دیکہے کہ دودہ دوہا اور پیا تو مرد فقیر امیر ہوگا اور مطلق لبن فطرۃ اسلام اور سنت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مال حلال اور رزق حسن اور دہی کا دیکہنا ہم و غم ہے اور ضرر و حزن **باب** قمیص کے تعبیر مین **عن** ابی امامۃ بن سہل بن حنیف عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ اسفل من ذلک قال فعرض علی عمر وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہین بعض اصحاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس حال مین کہ مین سورہا تہا دیکہا مین نے آدمیونکو کہ پیش کئے جاتے ہین مجہپر اور اوپر کرتے ہین سو بعضی اسمین سے پہونچتی ہین چہاتی تک اور بعضی اس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپنے پہر جب پیش کئے گئے مجہپر حضرت عمر تو اوپر ایک کرتا تہا کہ کہینچتی ہے وہ اسکو یعنے زمین پر لٹکتا تہا لوگون نے پوچہا کیا تعبیر اسکی دین ہے ف روایت کی ہمسے عبد بن حمید نے انہون نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے صالح بن کیسان سے انہون نے زہری سے انہون نے ابی امامہ سے انہون نے ابی سعید خدری سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم معنی اسکے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے متر جم قمیص مین جیسا فرق تہا حضرت عمر اور اور لوگون کے وہی فرق تہا انکے دین مین اور اور لوگون کے دین مین یعنے تدین مین یعنی آپ اور لوگون سے ایسے زیادہ تہے کہ جیسے لٹکتا ہوا قمیص اور قمیصون سے زیادہ تہا اور اس سے لازم نہین آتی فضیلت آپکی ابوبکر صدیق پر اسلئے کہ حدیث مین تصریح نہین ہے اسکی اور فضیلت ابوبکر صدیق کی اور حدیثون سے معلوم ہو چکی ہے اسلئے یہان سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہینگے کہ جیسا قمیص ستر عورت ہے ویسا ہی دین ستر عیوب و ذنوب ہے اور دین اور تقوی قریب ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے ولباس التقوی ذلک خیر پس تقوے

جو جہوٹا خواب بیان کرنیکی سزا

خواب مین دودہ دیکہنا

خواب مین قمیص دیکہنا

لباس فرمانا دال ہے اسپر کہ قمیص اور دین مین مناسبت ہی **باب** مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمِيزَانِ وَالدَّلْوِ باب میزان اور دلو کی بیان

مین **عن** اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن کسی نے دیکھا ہے تم مین سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے مین نے دیکھا خواب مین کہ گویا ایک ترازو اتری آسمان سے اور تولی گئے اُسمین آپ اور ابو بکر سو بہاری نکلے آپ اور پھر تولے گئے اُسمین ابو بکر اور عمر اور بہاری نکلے ابو بکر اور تولی گئی اور عمر اور عثمان پس بہاری نکلے عمر پھر اُٹھا لیگئے میزان پھر دیکھی ہم نے کراہت چہرہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے اس خواب کے سُننے سے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی **مترجم** شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئے کہ آپ نے سمجھا خلافت حضرت عثمان ہی تک ہوگی اور یہ سمجھنا بھی آپکا موافق واقع کے ہوا یعنے وہ خلافت کہ جو باتفاق اصحاب ہوا اور مومنون مین اختلاف نہو حضرت عثمان ہی کے زمانہ تک ہوئی حضرت علی کی خلافت مین اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شروط خلافت راشدہ باجمعہا ذات مقدس مین حضرت علے کرم اللہ وجہہ کے مجتمع تہے اور جسنے خلاف کیا آپسے اُسکی خطائی اجتہادی تہی اور یہی دلالت کرتا ہے یہ خواب مراتب اصحاب اور فضیلت اُنکی پر علی ترتیب الخلافت یعنے اول سب سے ابو بکر ہین بعد اُنکے عمر بعد اُن کے عثمان اور یہی ہے عقیدہ اہل سنت کا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ اِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَاِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا پوچہا کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کا سو عرض کی اُنکی خدیجہ نے کہ اُنہون نے تصدیق کی تہی آپکے رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اسکے کہ ظاہر کرین آپ رسالت اپنی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دکہائی گئے مجہے وہ خواب مین اور اُنکے بدن پر کپڑے سفید تہے اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے اُنپر اور طرح کے کپڑے سوا اسکے یعنے سیاہ وغیرہ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبد الرحمن اہل حدیث کے نزدیک قوی نہین **مترجم** ورقہ بن نوفل چچیرے بہائی تہی ام المومنین خدیجۃ الکبرای رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تہی اُنہون نے حضرت کے رسالت کی آیکا حال سنکر اور کہا تہا کہ وہ فرشتہ جو تم پاس آتا ہے وہ ناموس اکبر ہے اور افسوس کیا تہا اُنہون نے اپنے بڑہاپے پر اور آرزو کی تہی کہ مین اُسوقت جوان ہوتا جبکہ قوم آپکی آپکو نکالیگے تو آپکی مدد کرتا چنانچہ تفصیل اسکی ابتدائی بخاری مین مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ اہل نار سے نہین اسلئے کہ اُنکے بدن پر مین نے سفید کپڑے دیکھے خواہین اس حدیث مین تصریح ہی کہ سفید کپڑے مین کسی میت کو دیکھنا دلالت رکھتا ہے اُسکے حسن خاتمہ پر اور نکہ عاقبت پر اور رنگونمین پسندیدہ تر سفید رنگ ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَنَزَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا اُنہون نے خواب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جسمین دیکہا تہا آپنے ابی بکر و عمر کو سو فرمایا حضرت نے کہ دیکہا مین نے لوگون کو کہ مجتمع ہوے ہین یعنے ایک کنوے پر پھر پانی کہینچا ابو بکر نے ایک یا دو ڈول اور اُنکے کہینچنے مین ضعف ہے اور اللہ تعالے بخشیگا اُنکو پھر کہڑے ہوی عمر اور کہینچا اُنہون نے اور ڈول بہت بڑا ہوگیا پھر نہ دیکہا مین نے کسے پہلوان کو کہ کام کرے مثل اُسکے کام کرنیکے یہانتک کہ جگہہ پکڑی لوگون نے اپنے آرامگاہ مین یعنے بخوبی سیراب ہوگئی **ف** اسباب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے ابن عمر کے روایت سے **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہے خلافت کیطرف خلفاء راشدین یعنے شیخین کے قولہ کہینچا ابو بکر نے ایک یا دو ڈول یعنے خلافت اُنکے ایک یا دو سال ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت اُنکی دو سال اور تین ماہ تہی قولہ اور اُنکے کہینچنے مین ضعف ہے اشارہ ہے کہ اُنکے ایام مین اضطراب اور ارتداد واقع ہوگا یا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کے طرف یا اجرا کرنا امور سلطنت کا تامل و تانی کے ساتہ قولہ اور اللہ تعالے بخشیگا یعنے ارتداد امت وغیرہ اُنکے منصب عالی مین کچہہ نقصان نہ پہونچائیگی اور امر خلافت مین مخل نہونگے بلکہ عنایت الٰہی تائیدات غیبیہ سے اُسکی مکافات کردیگی اور غرب بڑا ڈول ہے اونٹون کے پانی پلانیکا فاستحالت غربا یعنے مستحیل ہوگیا اور بدلگیا چہوٹا ڈول بڑے سے قولہ ندیکہا مین نے کسی پہلوان کو انخ اسمین اشارہ ہے تعظیم دین کا اور اعلاے کلمۃ اللہ کا اور کثرت فتوحات اور فتح کنوز و خزاین اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمر کے زمان خلافت مین ہوا

میت پر سفید کپڑا خواب مین دیکہنا دلیل ہے اسکی خاتمہ بالخیر کی

منصۂ ظہور پر آیا کہ اثر آپکی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہونچا اور عنقری کی معنی رجل اقوی شدید القوۃ قولہ ضرب الناس بعطن اونٹوں کے ٹہرانے کی جگہہ مراد اس کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہان تک سیر ہوے اور اپنے اونٹون کو آسودہ کیا کہ کسیکو حاجت نہین رہی پانی کی اور ٹہرا دیا اونٹون کو اونکے مقامون مین اور کہول دیا اپنے رحال کو بسبب فراغت حال اور بشاشت بال کے اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب مین پانی پلاتے دیکہے تو تعبیر اسکی فیضان علوم ہے اور ایصال منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تنشیر واجبات اور اجرائی احکام اور اقامت حدود وغیر ذلک من الامور التی ظہرت فی زمان الخلافۃ علی ایدی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم اجمعین **عن** عبد اللہ بن عمر عن رویا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت امراۃ سوداء ثائرۃ الراس خرجت من المدینۃ حتی قامت بمہیعۃ وہی الجحفۃ فاولتہا وباء المدینۃ ینقل الی الجحفۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا مینے ایک عورت سیاہ فام کو بکہری ہوی بال سر کے نکلی مدینہ سے یہانتک کہ ٹہیر گئی مہیعہ مین اور وہ نام ہے جحفہ کا کہ وہ بستی ہے سو تعبیر کی مینے اسکی کہ وہ وبا ہے مدینہ کی کہ چلی جاویگی جحفہ مین **ف** یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کے تعبیر وبا ہے یا اور کوئی بلائی عام کہ جس سے اکثر خلایق متضرر ہو جیسے ظلم حکام کا جفا قضاۃ کی جو کسی قوم کا پنجہ حدیث مین آیا ہے الظلم ظلمات یوم القیمۃ پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب مین یا وہ کثرت ہے ذنوب کے اور جفا ہے اپنے نفوس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہی ذنوب و عیوب سے اور معبر ہے جور و جفا سے جیسے کہ انوار اور بیاض معبر بہ طاعت و سعادت ہے معبر باقبال و دولت اور نور معبر ہے بعلم و فہم و صفائی ذہن و صفائی باطن اور ظلمت و سیاہی معبر ہے بکدورت طبع و قساوت قلب و جہل و حمق و عقاید خبیثہ و ارتکاب بدع وغیر ذلک **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اخر الزمان لا تکاد رویا المؤمن تکذب واصدقہم رویا اصدقہم حدیثا والرویا ثلاث الحسنۃ بشری من اللہ والرویا یحدث الرجل بہا نفسہ والرویا تحزین من الشیطان فاذا رای احدکم رویا یکرہہا فلا یحدث بہا احدا ولیقم فلیصل قال ابو ہریرۃ ویعجبنی القید واکرہ الغل القید ثبات فی الدین قال وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ مین جہوٹ نہوگا رویا مومن کا یعنے جو دیکہیگا وہی وقوع مین آویگا اور سب سے زیادہ سچا خواب اسکا ہے جسکی بات سچی ہے اور خواب تین ہین ایک اچہا خواب کہ بشارت ہے اللہ کیطرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دلمین اور ایک خواب غم مین ڈالنا ہے شیطان کا پہر جب دیکہے کوئی تم مین سے ایسے خواب کو کہ مکروہ رکہی اسکو پس نہ بیان کرے اسکو کسی سے اور چاہیئے کہ اٹہہ کر نماز پڑہے کہا ابو ہریرہ نے پسند آتا ہی مجہی زنجیر کا دیکہنا اور برا لگتا ہے طوق کا دیکہنا اسلئے کہ زنجیر کا دیکہنا تعبیر اسکی ثابت رہنا ہے دین مین کہا راوی نے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چہیالیس ٹکڑون مین کا نبوت کے **ف** اور روایت کیے عبد الوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعا اور روایت کیے حماد بن زید نے ایوب سے موقوفا **مترجم** تفصیل اسکی اوپر گذری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت فی المنام کان فی یدی سوارین من ذہب فہمنی شانہما فاوحی الی ان انفخہما فنفختہما فطارا فاولتہما کذابین یخرجان من بعدی فقال لاحدہما مسیلمۃ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکہا کہ میرے دونو ہاتہو مین دو کنگن ہین سونیکی پس فکر مین ڈالدیا مجہکو اونکے حال نے سو وحی بہیجی گئی مجہپر یعنے خواب ہی مین کہ پہونک دو ان دونون کو سو پہونک دیا مینے انکو سو وہ دونون اڑ گئے پہر تعبیر دی مینے ان دونونکی ساتہ دو جہوٹون کے کہ نکلینگے بعد میرے کہ ایک کو اونمین سے مسیلمہ کہتے ہین وہ نکلیگا یمامہ سے اور دوسرا جسنے کہ ہی خروج اسکا صنعا مین سے **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ دیکہنا زیور کا جو ممنوع ہی مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اسکے کسیکا تہمت باندہنا اور جہوٹ لگانا اور طوفان باندہنا ہی اور دور ہونا اسکا اتارنا اس تہمت سے پہنچا ہے **عن** ابن عباس قال کان ابو ہریرۃ یحدث ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رایت اللیلۃ ظلۃ تنطف منہا السمن والعسل ورایت الناس یستقون بایدیہم فالمستکثر والمستقل ورایت سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک یا رسول اللہ اخذت بہ فعلوت ثم اخذ بہ رجل بعدک فعلا ثم اخذ رجل بعدہ فعلا ثم اخذ بہ رجل فقطع بہ ثم وصل لہ فعلا بہ فقال ابو بکر ای رسول اللہ بابی انت وامی واللہ

انحضرت کی خواب مین انکے تعبیر

حضرت ابوبکر صدیق کا خواب کے اچھے برے ہونے کی تعبیر کے متعلق آنحضرت کے سامنے

اذا عبرتها فقال اعبرها فقال ان الظلة فظلة الاسلام وان ما ينطف من السمن والعسل فهو القرآن لينه وحلاوته وان المستكثر والمستقل فهو المستكثر من القرآن والمستقل منه وان السبب الواصل من السماء الى الارض فهو الحق الذي انت عليه فتاخذ به فيعليك الله ثم ياخذ به بعدك رجل اخر فيعلو به ثم ياخذ به رجل اخر فيعلو به ثم ياخذ به رجل اخر فيعلو به فاخبرني يا رسول الله بأبي انت وامي اصبت ام اخطات فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا قال اقسمت يا رسول الله لتخبرني بالذي اخطات قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقسم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ابوہریرہ بیان کرتے تھے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے دیکھا آجکی رات ایک جھتا کہ ٹپکتا ہی اُس سے گھی اور شہد اور دیکھا میں نے لوگونکو کہ وہ پیتی ہیں اپنے ہاتھونمیں لیکر پیر اُنمیں بہت پینے والی بھی ہیں اور تھوڑے پینے والی بھی اور دیکھی میں نے ایک رسی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک سو دیکھا میں نے آپکو یا رسول اللہ کہ پکڑا آپنے اُسکو اور چڑھ گئے آپ پھر پکڑا آپ کے بعد ایک اور آدمی نے اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اسکے بعد ایک اور آدمی نے پکڑا اُس رسی کو اور وہ بھی چڑھ گیا پھر پکڑا اُسکو ایک اور مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پھر جوڑی گئی اُسکے لئے پھر وہ بھی چڑھ گیا سو عرض کی ابوبکر نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر قسم ہے اللہ کے آپ مجھے رخصت دیں کہ میں تعبیر کہون اُسکی سو فرمایا آپ نے اچھا تعبیر کہو اُسکی سو کہا ابوبکر نے وہ چھتا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور مٹھاس اُسکی گھی اور شہد سی مناسبت رکھتی ہے اور بہت پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکھنے والے اور کم سیکھنے والے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر آپ ہیں اور پکڑا اُس حق کو آپنی اور چڑھاویگا آپکو اللہ تعالیٰ یعنے آپ مقبوض ہونگے حالانکہ ثابت ہونگے اُسی حق پر پھر لیگا اور تمسک کریگا یعنے خلیفہ ہوگا آپکے بعد اُسی حق پر ایکمرد دوسرا اور چڑھ جاویگا وہ بھی یعنے اعلےٰ علیین کو پھر لیگا ایک مرد دوسرا اور چڑھ جاویگا وہ بھی پھر لیگا اُس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جاویگا وہ یعنے اُسکی خلافت میں کچھ رخنہ واقع ہوگا پھر جوڑ دیا جاویگا اُسکے لئے یعنے مکافات اُس رخنہ کی ہوجاویگی پھر چڑھ جاویگا وہ بھی اور یہ تعبیر تمام ہوئی پھر عرض کی ابوبکر نے ای رسول اللہ کے خبر دیجئی مجھکو کہ ٹھیک کہی ہیں نے یہ تعبیر خواب کے یا خطا کی ہیں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک کہی تمنے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ عرض کی ابوبکر نے قسم دیتا ہوں میں آپکو فدا ہیں آپ پر میرے ماں باپ ای رسول اللہ کے خبر دیجئی مجھے کہ کیا خطا کی میں نے فرمایا آپنی مت قسم دو ف یہ حدیث صحیح ہے مترجم قولہ ایک جھتا مشابہ بدلی کے اور لغت میں ظلہ اُس چیز کے تئیں کہتے ہیں کہ جو تجھی ڈھانپے اور جسکی سایہ میں آدمی ہوجاوے چنانچہ بعضے اہل شروح نے اسکا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنے ایک ٹکڑا بدلی کا دیکھا کہ اُسمیں سے شہد وغیرہ ٹپکتا ہے قولہ ٹھیک کہی تمنے کچھ اور خطا کی تمنے کچھ اسمیں اختلاف ہے علما کا کہ مراد اُس خطا سی کیا ہے سو ابن قتیبہ اور بعضون نے کہا کہ مراد اُس سے یہ ہی کہ ٹھیک کہی تمنی تعبیر خواب کے مگر بغیر میرے اجازت کی جو کہی جیسا ہوئی اور اس معنی کو بعضون نے فاسد کہا ہی اسلئے کہ حضرت نے اُنکو اجازت دی تھی اور فرمایا تھا اُعبر بلکہ مراد اُس سے یہ ہے کہ ترک کی تمنے تعبیر بعض چیز کے چنانچہ خواب دیکھنے والی نے دیکھا تھا کہ ٹپکتا ہے اُسمیں سے گھی اور شہد اور تعبیر دی تمنے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تھا کہ قرآن و حدیث کہتے کہ تعبیر دونون کی آجاتی ہے اور اسہی طرف اشارہ کیا طحاوی نے اور بعضون نے کہا کہ فرمایش کرنا حضرت صدیق کا یا قسم دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی خطا تھی انتہی ما فی اللمعات فقیر کہتا ہی غلطی اتنی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی تعبیر تفویض کی اور خود اُسکی متکفل ہوے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اُسکی تعبیر بیان ہوتی علم اُسکا یقینی ہوتا نہ ظنی و اجتہادی اور جو بشارت خلافت آپکے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثبات فضیلت اور سبب اطمینان اُمت ہوتی فقط اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ ابرار قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اُسکے ابرار میں کچھ مفسدہ نہو اور زرصورتیکہ اُسمیں کچھ مفسدہ متصور ہو ابرار اُسکا کچھ ضرور نہیں جیسے کہ ابرار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی قسم کا اور شاید کہ مفسدہ وہی تھا جو کہ جانا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رسی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اُسکا حضرت عثمان کے واسطے ہوا اسحدیث سے بھی معلوم ہوا جواز تعبیر کا اور یہ کہ عابر مصیب اور خاطی ہوتا ہے اور قاضی عیاض نے کہا جسنے اتنا کہا کہ قسم کہا تا ہو نمیں اُسپر کفارہ نہیں جیسا کہ ابوبکر نے کہا مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے عجب ہے اسلئے کہ صحیح مسلم کے جمیع نسخو نمیں وارد ہوا ہے کہ ابوبکر نے کہا واللہ یا رسول اللہ لتحدثني اور یہ صریح ہیں ہے انتہے عن سمرة بن جندب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى بنا الصبح اقبل علينا بوجهه وقال هل رأى احد منكم رؤيا الليلة ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتی ہمارے ساتھ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیون پر اور فرماتی آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب آجکی رات ف یہ حدیث

حسن صحیح اور مرد ہے عوف اور جریر بن حازم سے انہوں نے روایت کی ابی رجاسی انہوں نے سمرہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک قصہ طویلہ کی ساتھ اور ایسی ہی روایت کی ہے بندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصراً جب آپکا پوچھا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تمہارے جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپ اسکی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مفصلاً بخاری مین مذکور ہے یہان بخوف تطویل ذکر نکیا معلوم کرنا چاہئے کہ تعبیر رویا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سی اور کبھی ان اشیاء سے جو زبان زد خلایق ہین قرآن سے مثلاً تعبیر مرض یعنے اندیکے عورتون سے بدلیل قولہ تعالے کَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور تعبیر تہیر کے قسوت قلوب سے جیسے قول اللہ تعالی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ الْاٰيَةَ اور تعبیر حیم کے غیبت سے جیسے قول اللہ تعالے کا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ الْاٰيَةَ اور تعبیر مفاتیح کی خزانون سے جیسے قول اللہ تعالے کا وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ اور تعبیر سفینہ کے نجات سے جیسے قول اللہ تعالے فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اور فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ اور تعبیر دخول ملک کے دار یا بلدہ یا محلہ مین ساتھ فساد اور خرابی اور بربادی اُس دار و بلد کے جیسے قول اللہ تعالے کا اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً اور تعبیر لباس کے ساتھ عورتون کے اگر نائم مرد ہو اور ساتھ مردون کے اگر نائم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالی کا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور مروی ہے ابن سیرین سی کہ آیا انکے پاس ایک مرد اور اسنے کہا مین نے خواب مین دیکھا کہ مجھے کوئی پکارتا ہے پس دیکھا اُسکی طرف ابن سیرین نے اور کہا کہ تیرا ہاتھ کاٹا جائیگا پھر آیا دوسرا شخص اور اُسنے بھی یہی خواب کہا آپنے اُسکی طرف دیکھکر کہا کہ تجھے کچھ نصیب ہوگا انشاء اللہ تعالے پھر ہوجی لوگون نے علت اُسکی فرمایا انہون نے دیکھی مین نے پہلے شخص کے چہرہ مین علامت فسق کے پس یاد کیا مین نے قرآن کی اس بدلکو فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ اور دیکھی مین نے دوسرے مین سیما صالحین کی پس یاد کی مین نے مذا قرآن کی وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تھی اسیطرح تعبیر اکل نار کی ساتھ اکل مال یتیم کے بقولہ تعالے اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا اور تعبیر عدم الرحم کے ساتھ سلطان جائر قوی کے اور برق کے ساتھ خوف کے مسافر کے لئے اور ساتھ طمع کے مقیم کے لئے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَهُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وغیر ذلک اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث مین اُسکو حضرت نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ سی اور ضلع کی عورت سے کہ حدیث مین آیا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستان در کے ساتھ بیوی کے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور مراد اُس سے بیوی کا بدلنا تھا اور امثلہ متعارفہ سی جیسے لمبی ہاتھ والا مرد سخی ہے اور لمبی ہاتھ والی عورت سخیہ ہے اسلئے کہ عرب کہتا ہے ہذا اطول منک باعاً اویداً پھر امثلہ میز جس ملک کا خواب دیکھنے والا ہو اُس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے اور تعبیر غلبہ حاریہ کی عمل صالح سے اور ذہاب بقر کی کثرت مقتولین سے اور امراض سوداوی کی وبا سے اور انقطاع صدر سیف کے مومنون کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے بروایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رویا علوم انبیا سے ہی ہذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ہذا المقام والملک العلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الشہادات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب مین شہادات کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ مترجم کہتا ہے شہادات جمع ہے شہادۃ کی اور شہادۃ اور شہود اور مشاہدت اصل مین بمعنے حضور اور ادراک بصر کے ہے اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اُسکا اوپر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتھ بصیرت کے اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع کے کہ صادر ہو ساتھ موافقت قلب کے اور شریعت مین خبر دینا ساتھ حق غیر کے جو ہو اوپر دوسرے کے جیسا کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعوے اخبار ہے ساتھ حق اپنے کی اوپر غیر کے اور بعضون نے شہادت کے تعریف مین کہا ہے ہی الاخبار عند الحاکم بما یعتقد الانسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہین اور شاہد ایک نام ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نامہاے مبارک سے اور شہود اور شہداء اُسکی جمع آتی ہے اور اشہاد بھی اور شاہد بمعنے زبان اور فرشتہ اور روز جمعہ اور تیر یا بھی وارد ہوا ہے اور شہود ناقہ اثار ولادت اُسکے خون وغیرہ سے اور صلوٰۃ شاہد نماز مغرب شاہد زمین ہے اور احکام اُسکے ضمن احادیث مین مذکور ہونگے اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے فوت ہونیکا اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس ۲۱ ہین جنمین سے پانچ وجوب قبول کی ہین یعنے بلوغ ۱ اور حریت ۲ اور بصارت ۳ اور نطق ۴ اور عدالت ۵ اور شاہد کا محدود فی القذف نہونا ۶ اور آپنے ذات کے واسطے جر منفعت نکرنا ۷ اور دفع تاوان اپنی ذات سے نکرنا ۸ اور شاہد کا خصم و عدو نہونا پس شہادت وصی کے یتیم کے واسطے اور وکیل کی موکل کے واسطے درست نہین ۹ اور یاد ہونا مشہود بہ کا ۱۰ اور اگر شاہد متعدد ہون تو دونونکا اتفاق ہونا اور یہ شرط عام ہین جمیع انواع شہادت مین اور جو بعض انواع سے

مخصوص ہین اُنمین سے اسلام ہے اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور ذکورت حد و قصاص مین اور تقدیم دعوے حقوق عباد مین اور موافقت شہادت کی دعوی سے جسمین توافق شرط ہے اور قیام رائحۂ شرب خمر کی شہادت مین مگر بعد مسافت سے اور اصالۃً ادائی شہادت کرنا حدود و قصاص کے شہادت مین اور حضور اصل کا متعذر ہونا شہادت علی الشہادۃ مین سو یہ ادائی شہادت کے مشروط شرطین ہین اور مکان شہادت یعنے مجلس قضا اور عقل و بصارت یہ دونو تحمل اور ادا دونو مین شرط ہے اور معائنہ مشہود بہ فقط تحمل کے شرط ہے نہ ادا کی تو یہ سب بیس شرطین ہوئین کذا فی الطحاوی اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے کہ اسمین شرط ہے **عن** زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خبر دونمین تمکو بہترین گواہون کی بہترین گواہون مین وہ ہین جو گواہی دیوے قبل اسکے کہ اُسکو گواہی دینے کو قبل سوال کے **ف** روایت کیا ہم سے احمد بن حسن نے اُنہون نے عبد اللہ بن مسلمہ اُنہون نے مالک سے یہ حدیث اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیون نے کہا ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے مین سو روایت کیا بعضون نے ابی عمرہ سے اور بعضون نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری ہین اور یہ صحیح ہی نزدیک ہمارے اسواسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کے روایت کے سوا اور روایتونمین بھی یعنے روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہین زید بن خالد سے اور مروی ہوا ہے ابی عمرو کردہ روایت کرتے ہین زید بن خالد سے اسحدیث کے سوا اور وہ بھی صحیح ہی اور ابو عمرہ مولی ہین زید بن خالد جہنی کے اور اُنکی ایک حدیث ہے کہ جسمین ذکر ہے غلول کا اور مروی ہی وہ ابی عمرو سے **مترجم** قولہ بہترین گواہون کی وہ ہین کہ گواہی دیوے قبل سوال کے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نجانتا ہو کہ یہ میرے اثبات حق کا گواہ ہی پس اِس صورتمین صاحب حق اُسکو طلب نکریگا تو اُسکو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اُسکا حق تلف نہوپس کچھہ منافات نرہی حدیث مذکورمین اور حدیث یاتی قوم الشہدون ولا یستشہدون مین اور بعضون نے کہا مراد اس حدیث سے گواہان کاذب ہین اور بعضون نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اُسے کوئی نجانتا ہو سوا اُس گواہ کے اور بعضون نے کہا حدیث باب خاص ہین اور حدیث یاتی قوم تسبق **عن** زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الشہداء من ادی شہادتہ قبل ان یسالہا **ترجمہ** اسکا اوپر کے حدیث کی ملتد ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا محلود حدا ولا محلودۃ ولا ذی غمر لاخیہ ولا ظنین فی ولاء ولا قرابۃ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جایز نہین اور مقبول نہین شہادت خاین مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنیوالی ہو اور نہ اُسکی جسکو پٹ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکھنے والا اپنے بھائی سے یعنے دشمن کے گواہی دشمن پر اور نہ اُسکی گواہی کہ جسکی ایک گواہی جھوٹی آزما چکے ہین اور نہ گھر کے قانع کی اور نہ تہمت زدہ کی جو جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے والظنین یا قرابت مین فراری نے کہا قانع اہل بیت سے مراد ہے تابع کسی کے گھر کا **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمنین جانتے ہم اسے مگر زید بن زیاد دمشقی کے روایت سے اور زید ضعیف ہین حدیث مین اور یہ حدیث معلوم نہین ہوتے کسیکے روایت سے کہ اُسنے زہری سے روایت کی ہو سوا اُسکے اور اسباب مین عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور نہین جانتے ہم مراد اس حدیث کے اور ہمارے نزدیک یہ قبیل اسناد سے بھی صحیح نہین اور عمل اہل علم کے نزدیک یون ہے کہ شہادت قریب کے جایز ہے قریب کے واسطے اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت مین والد کے ولد کے لئی اور شہادت مین ولد کے والد کے لئی سو اکثر اہل علم نے کہا جایز نہین شہادت اولاد کی والد کے لئے اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لئی اور بعض اہل علم نے کہا کہ جایز ہے شہادت والد کے ولد کو اور اسیطرح شہادت ولد کی والد کو اگر عدل ہون اور جایز ہے شہادت بھائی کی بھائی کے واسطے اسمین کچھہ اختلاف نہین اور اسیطرح اور قرابت والونکی اسمین اور شافعی نے کہا کسیکی شہادت کسی پر جایز نہین جب اُن دونو مین عداوت ہو اگرچہ شاہد عدل بھی ہو اور گئے ہین وہ عبد الرحمن کی روایت کیطرف کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا مروی ہے کہ فرمایا آپنے لا تجوز شہادۃ حنۃ یعنے جایز نہین گواہی صاحب عداوت کی اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جسکا متن اوپر مذکور ہوا کہ فرمایا اسمین آنحضرت نے کہ جایز نہین ہے شہادت ذی غمر یعنے صاحب عداوت کی **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وشہادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت

ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونمین تمکو بڑے سے بڑے گناہ کی بولی ہان یارسول اللہ کہا شریک کرنا ساتھ اللہ کی اور نافرمانی کرنا والدین کا اور گواہی جھوٹی یا بات جھوٹی کہا راوی نے پھر فرمانے ہی حضرت یعنے شہادت زور کو بار بار یہانتک کہ کہا ہمنے کاش کے آپ چپ ہوتی ف یہ حدیث صحیح ہے

عن ایمن بن خریم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام خطیبا فقال ایہا الناس عدلت شہادۃ الزور اشراکا باللہ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ترجمہ روایت ہے ایمن بن خریم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے خطبہ پڑہنے کو سو کہا اے آدمیون برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی شرک باللہ کے ساتھ پھر پڑہے یہ آیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاجتنبوا الرجس یعنے بچو تم نجاست سے اوثان کی اور بچو تم جھوٹی بات سے ف اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے اور اختلاف کیا ہے اسحدیث کی روایت کرنمین سفیان بن زیاد سے اور ایمن بن خریم کو ہم نہین جانتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع ہوا ہے

عن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثلاثا ثم یجیء قوم من بعدہم یسمنون ویحبون السمن یعطون الشہادۃ قبل ان یسألوہا ترجمہ روایت ہے عمران سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بہتر سب زمانون کے لوگون سے میرے زمانہ کی لوگ ہین پھر جو لوگ کے بعد ہون پھر جو انکے بعد ہون یہہ فرمایا آپنی تین بار پھر آویگی ایک قوم انکے بعد کہ موٹا ہونا چاہینگے اور دوست رکھینگے موٹا ہونیکو ادا دے شہادت کو موجود ہونگے قبل درخواست کے ف یہ حدیث غریب ہے بروایت اعمش عن علی بن مدرک اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کیے ہی عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین چنانچہ روایت کیے ہمسے ابو عمار نے انہون نے وکیع سے انہون نے اعمش سے انہون نے ہلال بن یساف سے انہون نے عمران بن حصین سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہین کہ بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دینگے چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو حضرت سے مروی ہین شہادۃ احدہم من غیر ان یستشہد او بیان اسکا عمر بن خطاب کے حدیث مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانون سے بہتر میرے زمانیکے لوگ ہین پھر جو انکے بعد ہون پھر جو انکے بعد ہون پھر ظاہر ہوجاویگا جھوٹ یہانتک کہ گواہی دیگا آدمی اور گواہی طلب نکیجاویگی اس سے اور قسم کہانے لگیگا آدمی قبل اسکے کہ قسم لیجاوے اس سے اور یہ جو حضرت نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہین کہ قبل درخواست کے گواہی دیوین مراد اس سے یہ ہی کہ جب درخواست کرے صاحب حق فورا گواہی دینے کو حاضر ہون اور حیلہ وحوالہ نکرین یہہ نہین کہ بغیر بلائی دوڑین یہہ تطبیق ہے ان حدیثون مین نزدیک بعض اہل علم کے

متترجم مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وجہ تطبیق یہہ بھی بیان فرمائی ان حدیثونمین اور اوپر وجوہ تطبیق اسکے ہم اوپر ذکر کرچکے ہین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الزہد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب مین زہد کے جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

متترجم زہد بالفتح لغت مین بمعنے قلت وارد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے خذ منہ ما یکفیک ای قدر ما یکفیک اور زہد بالضم بے رغبتی اور طیب کسب اور قصر امل اور زہد بالفتحتین زکوٰۃ اور زاہد بے رغبتی کرنیوالا اور زاہد بن عبد اللہ اور ابو زاہد نام ہے دو بڑے محدثونکا اور زہاد وہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے روان ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑی کو کہتے ہین اور زہد فیہ یعنے بے رغبتی کی اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالی وکانوا فیہ من الزاہدین یعنے بے رغبتی کرنیوالے تھے یوسف سے بھائی اسکے اور تزہید کسیکو زہد پر برانگیختہ کرنا (منتہی الارب) اور اصطلاح شرع مین زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائی فانی سے واسطے حصول نعمائے باقیہ اخروی کے اور یہ ادنے درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الہی کے اور قرب اسکے کے اوریہ اعلے درجہ ہے اور ترک کرنا ہے حظ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے مراد حال سے رغبت قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنی چیز سے طرف اعلی چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اسکو مرغوب عنہ کہتے ہین اور مزہود فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہین اور مزہود لہ تو ضرور ہوا کہ جسطرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب شئی ہو من وجہ ورنہ یہہ پھیرنا زہد نکہلائیگا جیسا کہ تارک حجر وتراب کا زاہد نکہلائیگا برخلاف تارک دراہم ودنانیر کے اور شرط مرغوب فیہ کے یہ ہے کہ بہتر ہو اسکے نزدیک مرغوب عنہ سے اسلئے کہ بایع اقدام نہین کرتا بیع پر جبتک کہ نہین سمجھ لیتا کہ ثمن بہتر ہے مبیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار مبیع کے زاہد اور باعتبار ثمن کے راغب اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبے کے یا زاہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولی کے اور مراد علم سے استقام مین وہ علم ہے کہ متمر ہووے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا

اور وہ یہ ہے کہ شئے متروک کو حقیر جانے باعتبار شئے ماخوذ کی اور جبتک یہ علم حاصل نہو وہ حال حاصل نہیں ہوتا جیسے بایع جب تک کہ ثمن کو مبیع سے بہتر نہ سمجھے تمسک ترک مبیع اور اخذ ثمن جایز نہیں کہنا اسیطرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کی اور عقبی باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم اور دنانیر کے پس اسکو مدلنا برف کا دینار سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سی ملتی ہو اور مشتری اسکا امین ہو اور خازن برف خائن پس یہ علم جب درجۂ یقین کو پہونچتا ہی حالت مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دنیا برف سے جلد فانی ہونیوالی ہے اسلئے کہ وہ تو فقط گرمی میں گھلتی ہی اور گرمی جاتے برسات بلکہ دن اور رات معرض زوال میں ہے اور عقبی دراہم و دنانیر سے ہزار درجہ اولیٰ اسلئے کہ یہ بے فانی ہیں اگرچہ برف سے فنا انکی متاخر ہو بخلاف عقبی کے کہ ابدالآباد ہی اور فنا و زوال کا ہرگز انمیں محال نہیں اور مراد عمل سے ترک مطلق ہے اور بدل دنیا انگیز کا جواد نی ہے اور لے لینا اعلیٰ کا اسکے عوض میں اسیطرح زہد واجب کرتا ہے مزموم فیہ کے ترک کو بالکلیہ اور وہ ساری دنیا ہے مع اسباب و متعلقات اور مقدمات اپنے کے پس نکالدیوے اپنے دل سے محبت اسکی تمامہا اور داخل کرے اسکے عوض میں محبت طاعات و عبادات کے اور اتباع سنن اور ریاضات کے اور نکالدے اس چیز کو ہاتھ سے اور آنکھوں سے جیسے نکالدیا ہے دل سے اور مشغول کرے چشم و دل کو وظائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دنیا کی لذات میں اور مستبشر ہو اس بیع و بدل کے ساتھ (کذا ذکر الغزالی) اور باقی احکام زہد کے ضمن احادیث میں مذکور ہونگے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ جنمیں بہت سے لوگ ایک تندرستی دوسرے فراغت **ف** روایت کیا ہے ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اسباب میں انس بن مالک سے بہ لفظہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے یہ کئی لوگوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اور مرفوع کیا اسکو اور موقوف روایت کیے بعضوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے **مترجم** یعنے ان دونوں نعمتوں کے اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدردانی نہیں کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاخذ عنی ھؤلاء الکلمات فیعمل بھن او یعلم من یعمل بھن فقال ابو ہریرۃ قلت انا یا رسول اللہ فاخذ بیدی فعد خمسا وقال اتق المحارم تکن اعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک تکن اغنی الناس واحسن الی جارک تکن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما ولا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سنکر یہ پانچ باتیں پھر عمل کرتا ہے انپر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے انپر سو کہا ابوہریرہ نے میں نے عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں انہیں یا رسول اللہ پس پکڑا آپنے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتو نکو اور فرمایا بچ تو حرام چیزوں سے ہوجائیگا تو سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہوجائیگا سب لوگوں سے زیادہ بے پرواہ اور احسان کر اپنے ہمسایہ پر ہوویگا تو مومن اور دوست رکھ لوگوں کے لئے جو چیز کہ دوست رکھتا ہی تو اپنی لئے ہوویگا تو مسلمان اور بہت نہ ہنس اسلئے کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دلکو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہ سے مطلقاً ایسا ہی ہمروی ہی ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہیں اور روایت کیے ابو عبید ناجی نی حسن سے یہ حدیث اور ٹھیرایا اسی قول حسن اور نہیں ذکر کیا انمیں کہ روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** ما جاء فی المبادرۃ بالعمل باب عمل خیر میں تاخیر نہ کرنیکے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال سبعا ھل تنظرون الا الی فقر منسی او غنی مطغ او مرض مفسد او ھرم مفند او موت مجہز او الدجال فشر غائب ینتظر او الساعۃ فالساعۃ ادھی وامر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو سات چیزوں سے پہلے کہ ہوجائیں سات چیزیں منتظر نہیں ہو تم مگر محتاج کرنیوالی تونگری کے یا غافل کرنیوالی کے یا مرض مفسد کے یعنے جو طاعت میں خلل ڈالی یا بڑھاپا ایسی عقل کھو نیوالی کے یا موت جلد آنیوالی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہوں مگر محیز بن ہارون کی روایت سے اور روایت کیے معمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جسنی سنی سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ما جاء فی ذکر الموت

صحت اور فراغت کی قدر شناسی

باب اول فضل

عمل خیر میں تاخیر نہ کرنیکا بیان

موت کے ذکر مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات یعنی الموت ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زیادہ یاد کرو توڑنے والی لذتوں کو یعنی موت کو **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اسباب ابی سعید سے بھی روایت ہے **باب** **عن** عبداللہ بن بجیر انہ سمع ھانیا مولی عثمان قال کان عثمان اذا وقف علی قبر بکی حتی یبل لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار فلا تبکی وتبکی من ھذا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الاخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ ایسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ اشد منہ قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت منظرا قط الا القبر افظع منہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بجیر سے کہ انہون نے سنا ہانی سے جو مولے تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے کہا ہے حضرت عثمان کو جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہانتک کہ تر ہوجاتی ریش مبارک انکی سو کہا انکو کسی نے یاد کرتے ہین آپ جنت کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتی ہین انکا اور نہین روتے اور روتی ہین آپ قبر کو دیکھکر کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر پہلے منزل ہے منازل آخرت سے سو اگر نجات پائی اسکے ہول وعذاب سے کسی نے تو جو بعد اسکے ہے آسان ہے اس سے اور اگر نہ نجات پائی کسی نے اسکے ہول وعذاب سے تو جو بعد اسکے ہے سخت تر ہی اس سے اور کہا عثمان نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھے ہین نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھکر ہیبت مین اور سختی مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اسکو مگر ہشام بن یوسف کی روایت سے **باب** من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ باب ملاقات الٰہی کی آرزو مین **عن** عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست رکھے اللہ تعالی کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اسکی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عزوجل کے ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اسکی ملاقات کو **ف** اسباب ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی موسی سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے **باب** ما جاء فی انذار النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشیرتہ باب انذار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قوم کو **عن** عائشۃ قالت لما نزلت ھذہ الایۃ وانذر عشیرتک الاقربین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صفیۃ بنت عبد المطلب یا فاطمۃ بنت محمد یا بنی عبد المطلب انی لا املک لکم من اللہ شیئا سلونی من مالی ما شئتم ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہون نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیہ وانذر عشیرتک الاقربین فرمایا اللہ تعالی نے ڈرا دی اپنے ساتھیون قرابت والونکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ بیٹی عبد المطلب کے اور یہ پھوپھی ہین آنحضرت کی اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے اولاد عبد المطلب مین اختیار نہین رکھتا ہون تمہارے نفع وضرر کا اللہ کی درگاہ مین کچھہ مانگ لو مجھسے جو چاہو میرے مال سے **ف** اسباب ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسی سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور روایت کیا بعضون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **منہ** اس حدیث مین بہت خوف دلانا ہی اقربائی نبی کو اور تمامی امت کو چنانچہ حضرت نے جب آیہ مذکورہ اتری ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمایا کہ مین آخر تمین تمہارے کچھہ کام نہ آؤنگا دنیا مین میرا مال جو چاہو مجھسے مانگ لو آخرت مین سوا تمہارے عملون کے اور سوا رحمت حق کے میرے قرابت صرف کچھہ کام نہ آوگی تم میرے قرابت پر بھروسا مت کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض قصہا بعض دلیون کے اولاد مین ہونیکو فخر جانتے ہین اور عمل نیک مین سستی کرتے ہین اور یقین کرتے ہین کہ ہم خواہ عمل کرین یا نکرین ہم تو بزرگ زادی ہین خدا ہمکو خواہ مخواہ بخشدیگا اور انکے معتقد باوجود فسق وفجور کے انسے تبرک ڈھونڈتے ہین وہ محض سفیہ اور بے عقل ہین جب آنحضرت کے اقربا کو اللہ تعالی نے ڈرایا تو اور کسیکی کیا حقیقت رہی **باب** ما جاء فی فضل البکاء من خشیۃ اللہ باب خدا تعالی کے ڈر سے رونیکی فضیلت مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جھنم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوگا دوزخ مین وہ مرد کہ رویا اللہ تعالی کے خوف سے یہانتک کہ دوبارہ چلا جاوے دودھ پستانمین اور نہین جمع ہوتا ہے غبار اللہ کے راہ یعنی جہاد کا اور دھوان جہنم کا **ف** اسباب ابی ریحانہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولے ہین آل طلحہ کے مدنی ہین ثقہ روایت کیا انسے سفیان ثوری نے اور شعبہ نے **منہ** اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالمحال فرمائی یعنے جیسے دودھ کا پستان زن مین دوبارہ جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالی کے خوف سے رونیوالیکا دوزخ مین جانا محال ہے یعنے بسبب رحمت اور فضل باری تعالی شانہ کی کہ وہ رونے سے اسقدر مہربان ہوتا ہے نہ

باعتبار قدرت وامکان کے اور جسکے بدن اور کپڑوں وغیرہ پر غبار جہاد پڑے اُسپر حرام ہے پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اسمیں بڑی فضیلت ہی جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہوجاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے ہار دوزخ سے محفوظ رہنے کا اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا فِی الْمُجَاھِدِیْنَ وَاَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَوْتَ الصَّالِحِیْنَ وَاَجْرِنَا مَعَھُمْ **باب** مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا باب اس بیان میں کہ مزید علم موجب قلت ضحک ہی **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَھَا اَنْ تَاِطَّ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ لِلّٰہِ سَاجِدًا وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سُنتا ہوں جو تم نہیں سُنتے چرچراتا ہے آسمان اور حق ہے اُسکو کہ چرچرائے اسلئے کہ نہیں ہے اُسمیں چار انگل کے جگہہ کہ ایک فرشتہ سر کہی ہوئے نہو سجدہ کرنیکو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں تو منسو تھوڑا اور رو وبہت اور لذت نہ اُٹھاؤ عورتوں سے بچھونوں پر اور بیشک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے یعنے اپنی ذنوب کے مغفرت کے لئے اور ابو ذر کہتے تھے کاشکی میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اُسے کاٹ ڈالتے ف اسبابمیں عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سوا اس سند کے کہ ابو ذر فرماتے تھے کاشکی میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے، یہ روایت ابو ذر سے موقوفاً **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا ترجمہ اسکا اوپر گذرا ف یہ حدیث صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ مَنْ تَکَلَّمَ بِالْکَلِمَۃِ لِیُضْحِکَ النَّاسَ باب ہنسے کی بات کہنے کی بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ لَا یَرٰی بِھَا بَاْسًا یَھْوِیْ بِھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اُسمیں کچھہ مضائقہ حالانکہ گر جاتا ہے اُسکے شامت سے ستر برس تک کی راہ دوزخ میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ فَیَکْذِبُ وَیْلٌ لَہٗ وَیْلٌ لَہٗ ترجمہ روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے کہا اُنہوں نے سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اُس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اُسکو سُنکر قوم اور وہ بات جھوٹ ہوتی ہے خرابی ہے اُسکے لئے خرابی ہے اُسکے لئے ف اسبابمیں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** بیفائدہ باتونکے برائی میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ یَعْنِیْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا وفات کی ایکمرد نے اصحاب سے سو کہا ایکمرد نے بشارت ہو تجھکو جنت کی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اسنے کہی ہو کوئی بات بیفائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھہ جسکی خرچ کرنے سے اُسکا کچھہ نقصان نہوتا ف یہ حدیث غریب ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بیفائدہ باتونکا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابی سلمہ کے روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے روایت کرتے ہے قتیبہ نے اُنہوں نے مالک سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بیفائدہ باتونکا اسیطرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری کے زہری سے اُنہوں نے علی بن حسین سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کے روایت کے مانند **باب** مَا جَاءَ فِیْ قِلَّۃِ الْکَلَامِ باب قلت کلام کے بارے میں **عن** بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا رِضْوَانَہٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاہُ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ مَا یَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَیَکْتُبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا سَخَطَہٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاہُ ترجمہ روایت ہے بلال بن حارث سے جو صحابی ہیں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سُنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کلام کرتا ہے ایک تم میں کا ساتھہ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے نہیں جانتا کہ اُسکا رتبہ کہاں تک

پہونچیگا پھر لکھی جاتی ہے اُسکے لئے رضامندی اللہ تعالیٰ کے اُسدن تلک کہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم مین کا نکالنا ہی ایک بات اللہ کے غصے کی نہین جاناتا کہ کہانتک پہونچیگا وبال اُسکا پھر لکھا جاتا ہے غصہ اللہ تعالیٰ کا اُسکے لئے اُسدن تک کہ ملاقات کریگا وہ اُس سے یعنے قیامت تک ف اور اسبابین ام حبیبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح روایت کی کئی شخصون نے محمد بن عمرو سے مانند اسکے اور کہا اُنہون نے سند مین عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ عن بلال بن الحارث اور روایت کیے مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور ذکر نکیا اُسمین محمد بن عمرو کے دادا کا یعنے عن جدہ نکہا مترجم اس حدیث مین اشارہ ہو کہ شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اُسکی ضروریات سے ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضاجوئی الٰہی رہنا اپنے کلمات مین ہے اسلئے کہ زبان مبرجنان ہے اور جنان مین یون فرمان رحمان ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا **باب** مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ باب ذلت مین دنیا کے خدائے عزوجل کے آگے **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین ایک پر پشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنے سب مومنون کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت ذلیل ہے اسلئے کفار کے حصہ مین آئی ف اسبابین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مترجم اس حدیث مین اور آگے کی دونون حدیثون مین اشارہ ہے مزہود فیہ کے حقارت کیطرف اور موجب اِن تینون حدیثون کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اُسکی ذہن نشین ہوجانا اور اسیطرح ہوان سارے جہان بلکہ تمامی کون ومکان کا ذلت مقدس باریتعالیٰ کے سامنے اسطرح یقین کو پہونچنا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اسلئے کہ ابھی عالم کے کچھ قدر باقی ہے اعلےٰ درجہ یہ ہے کہ اس ترک کو کچھ کام نجانا اور یہ نہ سمجھنا کہ مین نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اسپر مفتخر نہونا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنے جانب شرمانا جیسے کوئی جواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کو کچھ کام نہین جانتا اور اگر ستایا کیا جاوے اسپر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اسلئے کہ مزہود فیہ وجود کی خبر ابھی زاہد کو ہے اگرچہ برابر کلوخ کے ہو تیسرا اور جہ کہ وہ سب سے اعلےٰ ابھی ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہونا اور یہ مقام ہے وصال الٰہی کا حقیقت اُسکی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الٰہی کے اور تلذذ اُٹھاتا ہے وہ ساتھ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کے ہمکلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اُسکا اور نورانی ہوجاتی ہے روح اُسکی اور درک جاتا ہے جسم اُسکا پس خبر نہین رہتے اُسکو موجودات کے اور یقین کرتا ہے کہ عالم مین کوئی شئے باریتعالیٰ کے ذکر سے لذیذ نہین اور کوئی ذات اُس ذات مقدس کے آگے موجود نہین عالم معرض فنا مین ہے اور جہان مقام زوال مین اور مستغرق ہے زاہد مخلص باریتعالیٰ کے جاہ وجلال مین زبان حال سے ہر حال مین یون گویا ہے اور مقام قرب مین ہر دم پویا ابیات ہر چہ گویم از تو گویم ای عزیز + ہر چہ جویم از تو جویم ای عزیز + ای مریض عشق راہر دم طبیب + می ندانم غیر ذاتت اے حبیب + از جہان صایم شدم ای بحر نور + تا بقای تو شود مارا نصور **عن** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ هَانَتْ عَلٰى أَهْلِهَا حِيْنَ أَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى أَهْلِهَا ترجمہ روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا کہ تہا مین اُن سوارونکے ساتھ کہ کھڑے ہوے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوی پر بکری کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتے ہو تم اسکو کہ ذلیل اور حقیر ہوگیا ہے اپنے لوگون کے سامنے جب تو پھینکدیا اُنہون نے اسکو عرض کی صحابہ نے کہ ہان بسبب ذلیل وحقیر جاننے کے پھینکدیا اُسکو یا رسول اللہ فرمایا دنیا اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکون کے سامنے ذلیل ہے **عن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کے کہتے ہے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے بیشک دنیا ملعون ہے ملعون ہے جو کچھ اُسمین ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو اُسکو مدد کرے اور عالم یا متگرد عالم کا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم جناب مولانای روم قدس اللہ اسرارہم نے خوب کہا ہے شعر اہل دنیا کافران مطلق اند

ذلت کے آگے دنیا کی ذلت کا بیان

زہد کا بیان

دنیا کا ملعون ہونے کا بیان

روز و شب در زق زق در بق بق اند ۔ دنیا ایک زن مکار ہے فریفتہ کرنیوالی اپنے لوگوں کو اور دغا دینی والی ہے اپنی اہل کو غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے
روکدیتی ہے زاد آخرت کے حاصل کرنے سے تارک اُسکی زینت کا مرحوم ہے مشغول اُسکے تکلفات مین مرجوم وہ رحمت کا مستحق یہ رحمت کا مستوجب اُسکو جنت کی منت
اُسکو ذلت بے ضنت غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اُسکے ملعون انہین کے حق مین ہے وَمَلْعُوْنٌ مَّا دَعَوْتُ فرعون بی عون یہی ہین اور مردود دلوکون یہی دین بیچنا
فروش الضلال حق مین پُرجوش مسالکین سے دور غرباسے مہجور سنن نبویہ سے نفور بدعت مین بھرپور احقاق حق سے دل چُرانین امر معروف سے جان بچائین جہاد
جائین وسیع بنجائین مداہنت کیش نظاہر درویش شارع نے ان سبکو ملعون فرمایا اور زہد اور ریاضت کا نسخہ بتایا عَنْ مُسْتَوْرِدٍ اَخَا بَنِیْ فِهْرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا تَرْجِعُ ترجمہ روایت مستورد سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے دنیا آخرت کے سامنے مگر اتنی کہ جتنی ڈالی انگلی اپنی کوئی تم مین کا دریا مین اور دیکھی کہ اُسمین کتنا پانی آتا ہی ف
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم افسوس صد افسوس بلکہ ہزار افسوس اُس بندۂ حقیر پر جو ایسی ادنی چیز یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی واسطی نچھوڑے اور اُس عزیز
غنے بی پرواہ شہنشاہ کی درگاہ مین بہر عزت دجاہ کا طالب ہو اور بندگی کا دعوی کرے معاذ اللہ مین ذلک ثم معاذ اللہ مین ذلک ایک انگشت ترک جس سے
خلق تر نہو سکے اُسکے لئی تردامنی اختیار کرے اس سے زیادہ ابتری کیا ہوگی بَابٌ جَاءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ باب اس بیان مین کہ دنیا
مؤمن کا قید خانہ ہے کافر کی جنت ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ترجمہ روایت
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا قید خانہ ہے مؤمن کا یعنے باعتبار نعمای اُخروی کے اور جنت ہے کافر کے یعنے باعتبار عذاب اُخروی کے ف یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہی اسبابین عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے مترجم مؤمن کو ہر چیز مین قید ہے ماکولات مین حرام سے ملبوسات مین خز و حریر سے معاملات مین
ملک غیر مین تصرف کرنیسے پھر قید ہے فرایض و واجبات اور سنن و مستحبات کے غرض ان سب قیود کی تفصیل پر غور کرو تو مؤمن بمنزلہ قیدی کے ہی کہ اُسکو رزق
تولکر ملتا ہے اور محنت و مشقت علی قدر طاقت مقرر ہوتی ہے بخلاف کافر کے کہ وہ بی نہایل ہے باغ مین چر رہا ہے جہان چاہتا ہے بگ دیتا ہے جہان
چاہتا ہے چرنے لگتا ہے پھر جب موت آتی ہے پکڑا جاتا ہے اور مواخذۂ باغبان مین گرفتار ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال ایمان زہد مین ہے
اور مؤمن وہی ہے جو زاہد ہو اسلئے کہ قید زاہد کو زیادہ ہے بَابٌ مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ باب دنیا کی مثال چار شخصون کے مانند ہونیکے بیان مین
عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَا
نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَّظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ
كَلِمَةً نَحْوَ هٰذَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِیْ رَبَّهٗ فِيْهِ وَيَصِلُ بِهٖ رَحِمَهٗ
وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ
فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِیْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ
فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ
ترجمہ روایت ابی کبشہ سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین باتون پر مین قسم کہاتا ہون اور بیان کرتا ہونمین تمسے ایک بات
کہ یاد رکھو تم اسکو پھر فرمائی آپنے اُن تین باتون مین سے پہلے یہ بات کہ نگھٹا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے یعنے زکوۃ مفروضہ یا جمیع خیرات سے اور نہوا کسی شخص پر
کسیقسم کا ظلم کہ صبر کیا ہو اُسنے اُسپر مگر بڑہادی اللہ تعالیٰ نے اُسکی عزت اور یہ دوسری بات ہے اور نکھولا کسے بندہ نے اپنے اوپر دروازہ سوال کا مگر کھولدیا اللہ تعالیٰ نے
اُسپر دروازہ محتاجی کا اور یہ تیسری بات ہے اور فرمایا آپنے دروازہ محتاجی یا کوئی اور کلمہ اسکے ہم معنے پھر فرمایا اور بیان کرتا ہونمین تمسے ایک بات کہ یاد رکھو اُسکو فرمایا
دنیا چار شخصون کے ہے یعنے ہر ایک کا معاملہ اُسکے ساتھ چار قسم مین کے ایک قسم سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اُسکو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہے اپنے
پروردگار سے اُس مال کے کمانے اور خرچ کرنے مین اور حسن سلوک کرتا ہے اُس مال سے اپنے ناتے داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنے ادا کرتا ہے اُسمین حق اللہ تعالیٰ

دنیا مؤمن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہونیکے بیان مین

دنیا کے مثال چار شخصون کے مانند ہونیکے بیان مین

یعنے زکوٰۃ دیتا ہے صدقہ فطر ادا کرتا ہے اور غربا و مساکین کی خدمت کرتا ہے کہ جسکا حق اللہ نے مال مین رکھا ہے سو اسکا درجہ سب سے افضل ہے اور دوسرا بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اُسکو اللہ تعالےٰ نے علم اور ندیا اُسکو مال حالانکہ وہ صادق النیتہ ہے کہتا ہے کاشکے اگر مجھے مال ملتا تو مین ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلانا شخص کرتا ہے یعنے شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانیوالا ہے اور اجر اُن دونونکا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالےٰ نے اُسکو مال اور ندیا اُسکو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنے خرچ کرتا ہے شہوات نفسانیہ اور بدعات شیطانیہ مین نہین ڈرتا اُسکے کمانے اور خرچ کرنے مین اپنے پروردگار سے اور نہین حسن سلوک کرتا اُس سے کسی اپنے قرابت والے سے اور نہین جانتا اللہ تعالےٰ کا اُسمین کچھ حق یعنے اُسکی رضا کی راہ مین ایک دمڑی نہین دیتا پس اُسکا درجہ سب درجون سے بدتر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دیا اُسکو اللہ تعالےٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو مین عمل کرتا جیسے فلانا عمل کرتا ہے یعنے وہ جاہل مالدار سو وہ اپنے نیت کا وبال پانیوالا ہے اور عذاب اور بار گناہ ان دونونکا برابر ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم الغرض اس حدیث مین آپنے یہ فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہین وہ چار طرح ہین ایک عالم مالدار دوسرا عالم مال کے آرزو کرنیوالا کہ اسمین پہلے کا درجہ درجۂ اول ہے اور دوسرا اُسکا رفیق ہے وحسن اُولٰئک رفیقا تیسرے جاہل مالدار حرام خوار ناکارچوتھا جاہل مفلس پورا نکھٹو نکما ٹوٹو با وجود جہل و افلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنیوالا وہ اُسکا عشیر ہے وبئس العشیر **باب** ما جاء فی ہم الدنیا وحبہا باب محبت دنیا اور اُسکی فکر کے بیان مین **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نزلت بہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن نزلت بہ فاقۃ فانزلہا باللہ فیوشک اللہ لہ برزق عاجل او آجل ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو ہوا فاقہ پہر بیان کیا اُسنی لوگون سے اور چارہ چاہا اُسکا آدمیون سے نہ بند کیا جائیگا فاقہ اُسکا اور جسکو ہوا فاقہ پہر اتارا اُسکو اللہ تعالےٰ کیطرف یعنے صبر کیا اور رضائی الٰہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ رزق دی اُسکو جلدی یا دیر مین یعنے یا دنیا مین رزق دے یا آخرت مین ثواب دی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابی وائل قال جاء معاویۃ الی ابی ہاشم بن عتبۃ وہو مریض یعودہ فقال یا خال ما یبکیک او جع یشتکیک او حرص علی الدنیا قال کلا ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الینا عہدا لم آخذ بہ قال انما یکفیک من جمع المال خادم ومرکب فی سبیل اللہ وانی الیوم قد جمعت ترجمہ روایت ہے ابی وائل سے کہا کہ آئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لئے پہر کہا معاویہ نے اے خال کس چیز نے رولایا تمکو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہی تمکو یا حرص ہے دنیا کی فرمایا ابی ہاشم نے یہ کچھ نہین ولیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ہے مجھکو ایک ایسی وصیت کہ بجا نہ لایا مین اُسکو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپنے کافی ہے تجھکو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آوے اللہ کے راہ مین اور مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ مین نے بہت کچھ جمع کیا ف روایت کیا اسکو زائدہ اور صبیدہ بن حمید نے منصور سے انہون نے ابی وائل سے انہون نے سمرہ بن سہم سے کہا کہ داخل ہوے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کے حدیث مانند اسکے اور اسباط بن بریدہ اسلمی سے ہے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت جمع کرو ضیعہ کہ رغبت ہو جائیگی تمکو دنیا کی ف یہ حدیث حسن ہے مترجم ضیعہ سے مراد وہی باغ اور کھیت اور گانون اور جائداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضہ مین آتی ہین آدمی اپنے زندگی کو دوست رکھتا ہے اور موت کو مکروہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے **باب** ما جاء فی طول العمر للمؤمن باب مومن کے لئے طول عمر کے بیان مین **عن** عبد اللہ بن قیس ان اعرابیا قال یا رسول اللہ من خیر الناس قال من طال عمرہ وحسن عملہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن قیس سے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص سب لوگونمین بہتر ہے فرمایا آپنے جسکے عمر زیادہ ہوا اور عمل نیک ف اسباط بن ابی ہریرہ اور حاتم سے روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے اس سے **عن** ابی بکرۃ عن ابیہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عملہ قال فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عملہ ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا آپنے جسکے عمر دراز ہوا اور عمل نیک ہو پہر پوچھا اُسنے کونسا آدمی سب مین بدتر ہے فرمایا آپنے جسکی عمر دراز ہوا اور عمل بد ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی اعمار ہذہ الامۃ ما بین الستین الی السبعین باب امت کی عمر کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا

محبت دنیا اور اسکے فکر کا بیان

مومن کے لئے طول عمر کا بیان

امت کی عمر کا بیان

صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کے ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی صالح کی روایت سے وہ روایت کرتے ہین ابی ہریرہ سی اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے ابی ہریرہ سے **مترجم** اسبابین چشین گوئی ہے باعتبار اکثر افراد امت کے **باب** ماجاء فی تقارب الزمن وقصر الامل باب تقارب زمان اور قصر عمر کے بیانمین **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان ویکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ قریب ہوجاوے زمانہ اور ہووے سال برابر ایکماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہووے دن برابر ایکساعت کے اور ساعت برابر دیاسلائی کے آگ سے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہین یحیے بن سعید انصاری کے **باب** ماجاء فی قصر الامل باب قصر امل کے بیانمین **عن** ابن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اہل القبور **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بمنکبی یعنے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے والا اور گن تو اپنے ذات کو قبر والونمین سو کہا مجھ سے ابن عمر نے جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دلمین شام کا اور جب شام کرے تو تو بہر و سامت رکھ دلمین صبح کا اور تو شہ لے صحت و تندرستی کے حالت مین قبل بیماری کی اور زندگی کی حالت مین قبل موت کے اسلئے کہ تو نہین جانتا اے عبداللہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنے کل معلوم نہین کہ تو زندہ کہلائیگا یا مردہ یا عاصی یا مطیع ف روایت کی ہمسے احمد بن عبدہ نے انہون نے حماد بن زید سے انہون نے لیث سے انہون نے مجاہد سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی ہے یہ حدیث اعمش نے مجاہد سے انہون نے ابن عمر سے مانند اسکے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابن آدم وہذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسطہا فقال وثم املہ وثم املہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اسکی موت ہے اور یہ ہاتہ رکہا گدی پر پیر کہولا اور پہیلایا ہاتہ اور دراز کیا اور فرمایا یہ اسکے امید ہے اور یہ اسکی امید ہے ف اسباب بن ابی سعید سے کہتے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حدیث اول مین جو فرمایا راوی نے کہ پکڑا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدن میرا الخ جیسے شانہ یا ہاتہ پکڑ کر بات کہتے ہین اور یہ مزید اہتمام اور وفور عنایت اور کمال اعتنا کے واسطے ہوتا ہے تاکہ وہ امر خوب یاد رہی قولہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سی مسائل واہیہ پر کہ جنکی سند کتاب و سنت سے نہو اسلئے کہ اہل سنت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہین دنیا مین گویا کہ وہ یتامی ہین کہ پرورش نکیا انکو باپ نے اور دودہ نہ دیا انکو ماؤن نے اور سانہ نہ دیا انکو رفیقون نے اور صلہ رحم نکیا انسے قرابت والون نے دور ہین قریب انکے مہجور ہین حبیب انکے شمشیر ظلم انپر آہیختہ ہے اور خون انکے بیخیتہ شہادہین وہ اللہ کے زمین پر اور نجوم ہین وہ آسمان دین پر دنیا مین گمنام آخرت مین عالی مقام ای فقیر مسکین محمد بدیع الزمان اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتہ ہو انکے رحال کے اور رفیق بن انکے رحال کا آگے بڑھ گئے قوافل انکے دور ہوگئے مراحل انکے السابقون السابقون اولئک المقربون + قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا کوس ہے اور ناموس اکبر جورت اکبر سے لائی ہین انکا ناموس ہے کفانا کتاب اللہ انکے سیف قاطع ہے اور انوار سنت انکی سیما سراطع خود ارایش رسول معصوم محجوب نکنند یعنے خویشتن را بآحاد امت منسوب نکنند سنت سے قریب بدعت سے دور احداث فی الدین سے مہجور اتباع رسول سے پرنور قول رسول پر مبرین قیل و قال پر نظر نکرین اللہم احینا معہم واحشرنا معہم وادخلنا فی نعیم رضوانک معہم قولہ گن تو اپنے ذات کو قبر والون مین یعنے زندگی کا بہروسا نکر یا موت کا مزہ چکہہ وجود تیرا بین العدمین ہے + کالظہر المتخلل بین الدنین ہے + توشہ آخرت ساتہ لے + شمع سنت ہاتہ مین راہ تیرہ و تاریک ہے + پل صراط نہایت باریک ہے + ای مجہول + موت کو نہ بہول + صبحکو جو تیرے صف مین ہے اب ملک الموت کے کف مین ہین ظہر مین جنکا ظہور تہا + اب نام انکا اہل قبور ہے + عصر مین جو وحید عصر تہے عاصر موت نے انکو نچہوڑا + اور اہل عشا کو خدا تک نچہوڑا + ابیات حریفان باد ہا خوردہ و رفتند + تہی صحنہا کردہ و رفتند + تو ای بے پا و سر افتادہ براہ + رفیقان رختہا بردند و رفتند + حدیث ثانی مین جو فرمایا یہ اسکی موت ہے یہ اسکی امید یعنے موت

تقارب زمان و طول امل کا بیان

قصر امل کا بیان

قریہ سے گردن سے لگی امید تا بفلک پہونچی مدامی حضر آباد و کری انہار و تعمیر اماکن و ترمیم مساکن ہین اور ترتیب باغ و تہذیب بلاغ مین گذارتا ہے اور اپنا جنم اسی خیوا فانیہ مین ہارتا ہے نیو مکان کی زمین ہفتم پر کہتا ہے اور بلندی اُسکی اوج فلک تک پہونچاتا ہے ہمیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حالمین مرتا ہی + نشہ غفلت دیر ہے + ندائے غیبی سے کورو کر ہے + **ابیات** لَهُ مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ + لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ + أَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلَّى + سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيبٍ فِي التُّرَابِ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ گذرے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم گارا بنا رہے تھے اپنے مکان کے لئے سو پوچھا آپ نے یہ کیا ہے عرض کیا ہمنے یہ گھر بوسیدہ ہو گیا ہے سو اُسے ہم مرمت کرتے ہین فرمایا آپنے بیشک مین دیکھتا ہون امر موت کو اس سے بہت جلدی یعنے اس سے بھی جلد آنیوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو السفر کا نام سعید بن یحمد ہے اور انکو ابن احمد ثوری بھی کہتے ہین **باب** مَا جَاءَ أَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ باب اس بیانمین کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے **عن** كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عیاض سے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کے آزمایش اور امتحان اور ابتلا ایک چیز مین ہوتے ہے اور میری اُمت کی آزمایش مال ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے **مترجم** یعنی ہر امت ایک بلا مین گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوئی چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا قابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کے واقع ہوا اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیا مین حد سے بڑھ جانا اور اداب صلحا اور عبادت خدا مین فرق نہ کرنا اور فتنہ قوم لوط کا امرد کے ساتھ اختلاط کرنا اور اُنسے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسی علیہ السلام کا سحر اور افعال طبیعہ مین توغل کرنا اور فلسفیات مین غرق ہونا چنانچہ اقوال فرعون اُسپر دال ہین اور تفصیل اُسکی یہان موجب تطویل ہے اسیطرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اسمین کیا کیا ظلم ہوے اور کیسی کیسی لوگونکی خون بیٹے گئے شاید مثیل یہین سے ہو کہ فساد کی تین چیزین ہین زر زمین زن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور مثیل اسکی حسب حال ہے اسلئے کہ زر عین مال ہے زمین و زن پر مقدم ہوا اور واقع مین زن و زمین بغیر زر کے میسر نہین اسلئے اصل فساد زر ہے باقی اُس سے مؤخر ہے **باب** مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا باب اس بیانمین انسان کے کثرت مال سے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو ابن آدم کا ایک جنگل سونیکا تو بھی وہ چاہے کہ دوسرا جنگل اور ہوتا اور نہین بھرتے مونہہ اُسکا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالے اُسکی جو توبہ کرے یعنے حرص سے اور جمع مال سے **ف** اسباب ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** مراد حدیث یہ ہی کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہین ہوتا جب تلک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے کسی نے خوب کہا ہی **بیت** چشم کور دنیادار را + یا قناعت پر کند یا خاک گور + اور جو بندہ کہ بتوفیق الہی ہدایت پاتا ہے اور زہد و قناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو اب حقیقی اُسی افکار دنیوی سے اور آخرت مین شدت حساب سے بچا تا ہے سختی جان کندن بھی اُسپر آسان ہے اُمرا سے آگی فقیرا کا نشان ہے یہہ شراب طہور مین سرشار رہینگے وہ حساب و کتاب مین گرفتار ہونگے یہہ پانسو برس پہلے جنت کو سدھارے وہ سیکڑون برس جان ہارے بہتر مال مؤمن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسان ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر زاہد کو دنیا مین راحت گور مین استراحت آخرت مین روح و ریحان دنیادار زندگی مین گرفتار افکار گور مین حسرت شقا آخرت مین فنا فی النار نہ نفس رام نہ راحت و آرام **باب** مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ باب اس بیانمین کہ بوڑھیکا دل جوان ہے دو چیزونکی محبت مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل بوڑھیکا جوان ہے دو چیزونکی محبت مین زندگی کی درازی اور مال کے کثرت پر **ف** اسباب مین انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھا ہوجاتا ہے آدمی اور جوان ہوتی جاتی ہیں اسمیں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی الزہادۃ فی الدنیا باب تفسیر زہد میں **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا اضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق منک بما فی ید اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے اور نہ یہ کہ مال کو ضایع کرے ولیکن زہد کے معنے یہ ہیں کہ تجھی وثوق اور اعتماد اور بھروسا زیادہ ہو اسچیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اُس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھی اسقدر ثواب مصیبت کے رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہی یعنے تاتجھی ثواب ملا کرے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر اسی سند سے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں **عن** عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن ادم حق فی سوی ہذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری عورتہ وجلف الخبز والماء ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سے سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفایت بسر کرسکے اور اتنی کپڑے کہ اپنی عورت ڈھانپ سکی اور روٹی اور پانی کے برتن ف یہ حدیث صحیح ہے یعنے حدیث حریث بن سائب کے اور سنا میں نے ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بلخی سے کہتے تھے کہ نضر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنے اسکے ساتھ سالن نہو **عن** مطرف عن ابیہ انہ انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول الہاکم التکاثر قال یقول ابن ادم مالی مالی وہل لک من مالک الا ما تصدقت فامضیت او اکلت فافنیت او لبست فابلیت ترجمہ روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ پہونچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے الہاکم التکاثر پھر فرمایا کہتا ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تونے صدقہ دیا اور جاری کردیا اسکو یعنے اسکا اجر اللہ کے یہاں پاویگا یا کھایا اور فنا کردیا یا پہنا اور پرانا کردیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی امامۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن ادم انک ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول والید العلیا خیر من الید السفلی ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابن آدم کے اگر تو خرچ کردے اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنے صدقات وخیرات میں یا بہائیوں کے مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لئے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لئے اور ملامت نکیا جاویگا تو اپنے اوپر بقدر کفاف خرچ کرنے میں اور صدقات وخیرات میں شروع کر اُسکے دینے سے جسکی تو خرچہ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنے لینے والے سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابوعمار ہے **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم توکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقتم کما ترزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنیکا تو رزق ملے تمکو جیسا کہ ملتا ہے چڑیوں کو کہ صبح کو نکلتی ہیں بھوکی اور شام کو آتی ہیں پیٹ بھرے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوتمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے **عن** انس بن مالک قال کان اخوان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان احدہما یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر یحترف فشکا المحترف اخاہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلک ترزق بہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے دو بھائی زمانہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اُسمیں سے حاضر رہتا تھا حضرت کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنیوالے نے اپنے بھائی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپنے شاید کہ تجھی اُسکی برکت سے روٹی ملتی ہو **عن** عبید اللہ بن محصن الخطمی عن ابیہ وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم آمنا فی سربہ معافی فی جسدہ عندہ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا ترجمہ روایت ہے عبید اللہ سے اور اُنکو صحبت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی تم میں سے فارغ البال اور خوشحالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد کے اُسکی پاس قوت ہے اوسدن کا تو اُسکے لئی گویا سب دنیا سمیٹی گئی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر

مروان بن معاویہ کے روایت سے اور مراد حیرت سی یہ کہ جمع کی گئے یعنے لذت اور خوشوقتی دنیا کی روایت کے ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے حمید سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اسکے **مترجم** خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علی رب العباد اسقدر ہو کہ اپنی ہاتھ کی چیز سے چندین ہزار درجہ بڑھکر اطمینان ہو خزانۂ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین واثق اللہ تعالے کے وعدون پر ہو جاتا ہی تو رزق کیطرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اُسوقت خرچ کرنا مال کا رضائی آلہی مین اور صبر کرنا مصیبت مین بنظر حصول صلوات آلہی اور رحمت کے نہایت اسان ہو جاتا ہے یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھہ رکھی ہے بعض ابنای زمان نی اور اپنے طرف سے گھڑ کہی ہے کیونکے اخوان دوران نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور گھی اور دودھ دہی کو چھوڑ دینا اور حلال چیزون سے متمتع ہونا اسیکا نام زہد ہے۔ یا ترک نکاح یا ترک جماعات صلوۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجھا ہے سو باطل کیا حدیث اول نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زاہدان جاہل پر کہ جو حقوق نفس اور خطوط نفس مین تمیز نکر کے اس بلا مین گرفتار ہوے ہین اور مباح کیا نفس انسان کے لئے حقوق ضروریہ کو اور جایز کیا اُس سے منتفع ہونیکو حدیث ثانی نے مثل سکنی اور ثوب وظروف ضروری وغیرہ کے پس منتفع ہونا اس سے خلاف زہد نہین مگر یہ کہ ان اشیا مین اسقدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہان ہو کہ حد شرع سے بڑہ جاوے اور جمع اثواب وظروف ودیگر متاع خانگی مین اپنی اوقات خراب کرے اس صورتمین زہد سے نکلجاویگا اور لہو مین گرفتار ہو جاویگا بیان کیا اسکو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے جو صدقہ دیا کہایا یا پہنا اور باقی سب وارثونکا ہے کہ خرچہ وہ کرینگے اور حساب اسے دینا پڑیگا اور مال خرچ کرنیکے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع مین فرمادی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اُس سے اور بہائیونکو منتفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتونکی تفصیل وہی جو حدیث ثانی مین گذری پس حدیث ثانی نے انفاق وامساک مال کی حدیث رابع مین اور اجازت دی امساک کے بقدر کفاف کے اور یہ بھی فرمادیا کہ پہلے اُنکو دیا جنکی روٹی اپنے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنیمین یہ خیال آدمی کریگا تو ہمارے کام آویگا اور شاید ہمکو اور نہ ملی تو حدیث خامس مین فرمادیا کہ اگر توکل کروگے تو چڑیون کی طرح تمہین رزق ملیگا بغیر محنت ومزدوری ومشقت کے اسلئے کہ جو انکا رزاق ہے وہی تمہارا بھی ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اُٹھتے ہین پیٹ پھر بہی آشیانونمین آتی ہین تعجب ہے کہ تو انسان ہو کر توکل مین انسے کم ہو پھر یہ ہے فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بھائیون کے مدارات کرنیمین اور رزق مین برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جسمین دو بھائیونکا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد بھی معین کردی کہ ایکروز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو نہزار برسکی رزق کا کہ یہ خلاف زہد ہی چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا انتہی ما فی

الکفاف یعنے بقدر ضرورت کفایت کرنیکا بیان

الباب **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ باب کفاف پر صبر کرنیکے بیانمین **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَغْبَطُ أَوْلِيَائِي عِنْدِي مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ **مترجم** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کرنیکے لایق میرے دوستون مین میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز مین بہت حصہ کہنی والا کہ اچھے کی اُسنے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اُسنے خلوت مین اور دبا ہوا رہا لوگونمین کہ اشارہ نہین کیا جاتا اُسکی طرف انگلیون سے یعنے بسبب شہرت اور ہو رزق اُسکا بقدر کفایت پھر صبر کیا اُسنے اُسپر پھر ٹہونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا جلدی آئی موت اُسکی تھوڑی ہوئین رونیوالیان اُسکی کم ہوئی میراث اُسکی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے پیش کیا میرے رب نے مجھپر اسبات کو کہ کردیوے کنکریلی زمین مکہ کی سونا کہا مین نے نہین اے پروردگار میرے ولیکن مین چاہتا ہون کہ آسودہ وسیر رہون ایکدن اور بھوکا رہون ایکدن یا فرمایا تین دن یا اسکے مانند اور کچھہ فرمایا پھر جب مین بھوکا ہون عاجزی اور مسکنت ظاہر کرون تیری طرف اور یاد کرون تجھکو اور جب آسودہ وسیر ہون شکر کرون تیرا اور حمد بجالاؤن تیری **ف** اسبابمین فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے ہین عبد الرحمن کے اور کنیت اُنکی ابا عبد الرحمن ہے اور وہ مولی ہین عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیز ثقہ ہین اور علی بن زید ضعیف ہین حدیث مین اور کنیت اُنکی ابو عبد الملک ہے **مترجم** قولہ ہلکی بار برداری والا یعنے اہل وعیال اور دنیا کے اشغال اور ساز وسامان کم رکہتا ہے قولہ نماز مین انخ یعنے نماز دل لگاکر خلوص سے بادای سُنن ومستحبات وحفظ فرائض وواجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعت مین بطیب خاطر حاضر رہتا ہے

قولہ اور وہ بیوقوف رہا الخ یعنے لوگونمین شہرہ اور نام نہین چاہتا اور اُسپر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہان اور جویان نہین بلکہ گوشہ عزلت مین اپنے رب کی عبادت مین جلوت خلوت

اُسکی اطاعت مین مشغول ہے قولہ پھر ٹھوکا زمین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تورپشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہی زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی انگلیون پر غرض

بہرحال بیان کرنا تقلیل شئے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہین پس بیان فرمائی آپنے اسکی بعد کمی عمر کے اور قلت عورتونکی جو اُس پر وون خواہ میسیان ہون یا اور

عزیز و اقارب اور قلت اُسکی میراث کی کہ بہت سامان و متاع جمع کیا اور بہت ساز و سامان دنیا کا پھر چھوڑا کچھ ضروری چیزین اپنے استعمال مین لایا اور چل بسا قولہ فرمایا آپنے

پیش کیا میرے رب نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور فقر اضطراری کہ جس سے بندہ

منظر ہے اُسکو سبب کفر فرمایا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے

عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُراد کو پہونچا اور عذاب اخروی سے نجات پائی اُس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اُسکو بقدر کفایت اور قناعت دے

اُسے اللہ عزوجل نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ

وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَقَنَّعَ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ اُنہون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مبارکبادی ہے اُس شخص کو کہ ہدایت پائی اُسنے طرف

اسلام کے اور رہا اُسکو بقدر کفایت کے اور قناعت کے اُسنے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے **باب** مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْفَقْرِ باب

فضیلت مین فقر کے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ

قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ **ترجمہ** روایت ہے فقر کی فضیلت

عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی مین آپکو دوست رکھتا ہون تو فرمایا آپنے دیکھ یہ کیا کہتا ہے کہا اُسنے مین

دوست رکھتا ہون آپکو کہا یہ تین بار فرمایا آپنے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو طیار کر فقر کے لئے ایک جھول اسلئے کہ فقر بہت جلد آنیوالا ہے اُسکی طرف جو مجھے دوست رکھے

بہاؤ سے بھی زیادہ اپنے منتہا کیطرف **ف** روایت کیا ہمسے نضر بن علی نے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے شداد ابی طلحہ سے اسکی مانند ہم معنے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور

ابو زارع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہین **ترجمہ** اعد للفقر تجفافا یعنے طیار کر فقر کے لئے تجفاف کو تجفاف بکسر تا و سکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اُسکو لڑائی

کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہین مراد اُس سے یہ ہے کہ فقر کے لئے مستعد رہ اگر مجھے دوست رکھتا ہے **باب** مَا جَآءَ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ

اَغْنِيَآئِهِمْ باب فقیرون کے مقدم ہونیمین لمیرون پر دخول جنت مین **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآئِهِمْ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فقرائے مہاجرین داخل ہونگے جنت مین اغنیاء سے

پانسو برس پیشتر **ف** اسباب ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآئِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَآئِشَةُ لَا تَرُدِّيْ الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَآئِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ

اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور اُٹھا مجھکو مسکینون کے

گروہ مین قیامت کے دن سو کہا عائشہ نے کیون یا رسول اللہ فرمایا آپنے داخل ہونگے مساکین جنت مین اغنیاء سے چالیس برس پیشتر اے عائشہ مت پھیر مسکین کو اور دی اُسے

اگرچہ ایک کھجور کی پھانک ہو اے عائشہ دوست رکھ مساکین کو اور نزدیک ہو تو اُنسے کہ بیشک اللہ تعالے نزدیک کریگا تجھکو قیامت کے دن لیخے اپنی درگاہ مین مرتبہ قرب

عنایت فرمائیگا **ف** یہ حدیث غریب ہے **ترجمہ** اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف مین سو ابن عباس اور قتادہ اور عکرمہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال

نکرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر نے کہا فقیر وہ نہین جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور تمر تمر لیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہو اُسکے پاس مگر کپڑا سا تا

عورت اور قدرت نرکھتا ہو کسی شئے پر جہاں اُسکو عدم سوال کے سبب سے غنی جانتے ہون اور قتادہ نے کہا فقیر متحاج زمن اور مسکین متاج تندرست اور عکرمہ سے مروی ہے

کہ فقراء مسلمین مین سے ہین اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعی نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نرکھتا ہو زمن ہو جو اغیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال و حرفہ ہو

کفایت نکرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین اُنکے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَمَّا السَّفِیْنَۃُ فَکَانَتْ لِمَسٰکِیْنَ پس مسکین کہا اُنکو باوجود اسکے کہ اُنکے ال سے تہا سفینہ اور وہ اُسمین اہل حرفہ تہی اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب رائے کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹے رکہتا ہو اور مسکین وہ کہ جسکی پاس کچہہ نہو اور بعضون نے کہا فقیر وہ کہ جسکا مسکن و خادم ہو اور مسکین وہ جو کچہہ نہ رکہتا ہو اور بعضون نے کہا جو کسی شئی کا مفتقر ہو وہ فقیر ہی اگرچہ اپنے غیر سے غنی ہو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ اور مسکین وہ ہے جو ہر شئے کا محتاج ہو کیا تو دیکہتا نہین کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی اُسکی اطعام کے اور طعام کفارہ کا مستحق اُسکو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہین ہے اُس سے کہ بشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہین جو ہجرت کر کے آئی ہون اور مساکین جنہون نے ہجرت نکی ہو حاصل کلام یہ ہے کہ فقر و مسکنت دونون عبارت ہین حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اُسکی فقار ظہر توڑ دی ہون اور مسکین وہ ہی کہ ضعیف ہو گیا نفس اُسکا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے اذا ما ذکر البغوی رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالیٰ انما الصدقات للفقراء والمساکین

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِخَمْسِمِائَۃِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے فقرا جنت مین پانسو برس بیشتر اغنیا سے کہ وہ آدہا دن ہے قیامت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ فُقَرَآءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَآءِھِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے فقرا مسلمین جنت مین اُنکے اغنیا سے چالیس برس بیشتر **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ فُقَرَآءُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَھُوَ خَمْسُمِائَۃِ عَامٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے فقرا مسلمین جنت مین اغنیا سے آدہا دن بیشتر اور وہ پانسو برس ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متن ترجمہ بعضے روایتون مین مدت تقدم فقرا کے اغنیا پر پانسو برس وارد ہوئی ہین اور بعضی مین چالیس برس تطبیق اسمین اسطرح ہے کہ فقیر دو قسم ہین ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اول پانسو برس تقدم رکہتے ہین اور دوسرے چالیس برس

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَعِیْشَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلِہٖ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے گہر والونکی معاش مین

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَدَعَتْ لِیْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَآءُ اَنْ اَبْکِیَ اِلَّا بَکَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْکُرُ الْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا وَاللّٰہِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ ترجمہ روایت ہے مسروق سے کہا داخل ہوا مین حضرت عائشہ ام المومنین کے خدمت مین سو منگوایا اُنہون نے میرے لئے کہانا اور فرمایا مین سیر نہین ہوتی ہون کسے کہانے سے سی کہ پہر رونا چاہون پہر روتی ہون کہا مسروق نے مین نے عرض کی کیون فرمایا اُنہون نے یاد کرتی ہون مین اُس حال کو کہ چہوڑا اُسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی سیر نہوئی آپ روٹی اور گوشت سی دو بار یکدن مین **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِیْرٍ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا اُنہون نے سیر نہوی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہانتک کہ وفات پائی **ف** اسبا بین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا اُنہون نے نہ سیر ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور گہر والے آپکے تین روز پے در پے گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ چہوڑے دنیا کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ یَقُوْلُ مَا کَانَ یَفْضُلُ عَنْ اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِیْرِ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تہے کہ نہ زیادہ ہوتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر سے روٹی جو کی یعنے حاجت سے نہ بڑہتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبِیْتُ اللَّیَالِیَ الْمُتَتَابِعَۃَ طَاوِیًا وَاَھْلُہٗ لَا یَجِدُوْنَ عَشَآءً وَکَانَ اَکْثَرُ خُبْزِھِمْ خُبْزَ الشَّعِیْرِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور گہر والے آپکے کاٹتے تہے پے در پے راتونکو خالی پیٹ نہ پاتی تہے کہانا رات کا اور اکثر خوراک اُنکی جو کی روٹی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ کر دی روزی آل محمد کا بقدر کفایت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ

فقر کا افتخار ہے بادشاہ سے جب تک فقیر صابر ہو

نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے گہر والونکی معیشت کا بیان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ رکھہ چھوڑتے کل کے لئے کچھہ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کیا انہوں نے ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ نہ کہا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوان پر کہانا رکھہ کے اور نہ کہائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہانتک کہ وفات پائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے سعید بن ابی عروبہ کے روایت سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَثْرِيْهِ فَيَعْجِنُهٗ ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ اُنسے پوچھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کہایا ہے نقی یعنے میدہ کہا سہل نے نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میدہ یہانتک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنے کہا نہیں کیا گیا ذکر ہے آٹا چھنے سے بھی نہیں دیکھا پھر پوچھا اُنسے آیا تمہارے پاس چھلنیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تہین کہا نہین تہین ہمارے پاس چھلنیاں پوچھا کیا کرتے تھے تم جَو کے آٹے کو کہا انہوں نے پھونک دیتے تھے ہم اُسی پھر اُڑتا تھا جو اُڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے تھے ہم اُسپر اور گوندھ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یہ مالک بن انس نے ابی حازم سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب عیشت اصحاب مین **عَنْ** سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ ترجمہ روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ فرماتے تھے مین پہلا شخص ہون کہ بہایا خون اللہ کی راہ مین یعنے کفار کو قتل کیا اور مین پہلا شخص ہون کہ تیر پھینکا اللہ کے راہ مین اور مینے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوی ایک جماعت مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نکھاتے تھی ہم مگر پتے درختون کے اور جنگل یہانتک کہ ایک ہم مین مینگنیان کرتا تھا جیسے مینگنیان کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھی طعن کرنے دین مین اگر مین انکے طعن کے لایق ہوا تو برا محروم ہون اور ضایع گئے میرے عمل **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بیان کی روایت سے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ ترجمہ روایت ہے سعد سے کہتے تھے کہ مین پہلا آدمی ہون عرب سے کہ پھینکا تیر اللہ کے راہ مین یعنے جہاد کرتے ہوی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے واسطے کہانا مگر جبلہ اور یہ ببول یہانتک کہ ایک ہم مین کا مینگنیان کرتا تھا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پھر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھی ملامت کرنے دین مین اگر مین اُنکے ملامت کے لایق ہوا تو محروم ہوا اُسوقت اور ضایع ہو گئین میرے سب نیکیان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین عتبہ بن غزوان سے ہے روایت ہے **مترجم** جبلہ بالضم ببول اور بیخ انگور اور ببول خاردار درخت کا یا سیوہ درخت سلم کا اور طلح وسیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پر خار سے جُبل بروزن قفل اسکی جمع ہے اور یہان معنی ثالث مراد ہی اور سمر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طلح کی قسم سے ہی واحد اُسکا سمرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد مین اور اُنہون نے اُنکی شکایت بیجا کی اور شکوہ کیا حضرت عمر کے پاس کہ اُنکو نماز خوب نہین آتی اُسکے جواب مین حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام اور حسن تاید اسلام مین بیان کیے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مُغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِيْ يَرٰى اَنَّ بِيْ الْجُنُوْنَ وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ ترجمہ روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا ہے ہم ابو ہریرہ کے پاس اور اُنپر دو کپڑے ہی رنگی ہوے مشق مین بنی ہوے کتان سے پس ناک پوچھی اُنہون نے اُنمین سے ایک کپڑے مین پھر کہا واہ واہ ناک پوچھتا ہے ابو ہریرہ کتان مین بیشک مین نے دیکھا اپنے کو کہ گرپڑا تھا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بیہوش ہو کے بیہوشی کی پہرا ہوا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھی سمجھتا تھا کہ جنون ہے اور مجھی کچھہ جنون نہ تھا سوا بھوک کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** کتان بالفتح وتشدید ایک نبات ہے

آنحضرت کے اصحاب کی معیشت کا بیان

بقدر ایک ذراع کے پتا اُسکا باریک اور پھول الجوزی پوست اُسکا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتی ہین اور کپڑا اُسکا معتدل ہوتا ہی گرمی اور سردی مین اور بدبو نہین لیتا اور رافع حرارت اور باعث ہے تقلیل عرق کا اور کھجلی اور ورم کو نافع ہے اور جوئین اُسمین کم پڑتی ہین اور تخم کو اُسکے ہندی مین اسی کہتے ہین اور ملک شام و مشق سے اُسکی چھال کے کپڑے بہت آتی ہین اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً مین اکثر قمیص اُسکے بناتی ہین اور مشق کا بسیم مُل سُرخ رنگ کہ اُسمین کپڑے رنگتی ہین **عن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْ مَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہاتی لوگون کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز مین بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صُفہ تھے یہانتک کہ اعراب کہتے ہین مجنون ہین پھر جب نماز پڑہ چکتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جاتے اُنکے پاس اور فرماتے اگر تمکو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اِس فقر و فاقہ کا اُسکی درگاہ مین تو دوست رکہتی تم کہ زیادہ ہو تمکو فاقہ اور حاجت کہا فضالہ نے مین اُسوقت سانہ تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **متن حم** صُفَّةُ الدَّارِ بیٹہنے کی الان اور اصحاب صُفّہ کچھہ صحابی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مسجد کے پیش دالان مین بیٹہتے تہے اور کسیطرح کا حرفہ اور امور دنیوی مین مشغول نہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث نبوی مین شاغل رہتے ابو ہریرہ ہے اُنہین مین تہے اور عدد اُنکے باختلاف زمان مختلف ہوتے تہے لفظ صوفی ہے اُسی سے مشتق ہے اور اعراب گانون کے رہنے والی لوگ جنکو عربی مین بدو کہتے اور ہندی مین گنوار کہتے ہین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهِ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْدِيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى النَّخْلَةِ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ قَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ اِلٰى امْرَاَتِهِ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ هُوَ عَتِيْقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيْفَةً اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت مین کہ نہین نکلتی تہے کبھی اُسوقت مین اور نہ ملاقات کرتا تہا کوئی شخص اُنسے اُسوقت مین یعنے آرام و راحت اور گہر مین رہنیکا وقت تہا پھر آئے اُنکے پاس ابو بکر سو پوچہا آپنے کیا چیز لائی تمکو ای ابو بکر سو عرض کی اُنہون نے نکلا مین اسلیے کہ ملاقات کرون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نظر کرون اُنکے چہرہ مبارک کیطرف اور سلام کرون اُنپر پھر اِن باتون مین کچھہ دیر نہین ہوئی کہ اتنے مین حضرت عمر بہی حاضر ہوئے سو پوچہا آپنے کیا چیز لائی تمکو ای عمر عرض کی اُنہون نے بھوک لائی مجھکو یا رسول اللہ فرمایا آپنے مین نے بہی کچھہ اثر پایا ہے بھوک کا پس سب ملکر گئے ابی الہیثم بن التیہان کے گہر جو انصار مین سے ایک تہے کہ کہجور اور پکہ پانی بہت رکہتی تہے اور کوئی اُنکا خادم نہتا سو نہ پایا ابو الہیثم کو گہر مین پس پوچہا اُنکے بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہان ہین سو عرض کی اُسنے کہ گئی ہین میٹہا پانی لینے ہمارے واسطے

اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابوالہیثم آئی ایک مشک لیے ہوئی تھے اسکو سو رکھدیا انہوں نے مشک کو پھر آکر لپٹ گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگے
کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر پھر لگے ابوالہیثم اُن سکو اپنے باغیں اور ایک بچھونا بچھایا اُنکے لئے پھر گئے کھجور کے درخت پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجور کا اور رکھدیا
انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا آپنے تم چنکر کیوں نہ لائی رطب ہمارے لئے سو عرض کی انہوں نے یارسول اللہ میں نے چاہا کہ آپ خود پسند کر لیں انہیں سے یا یہ کہا کہ آپ
پسند کر لیجئے پکی اسکے پیچھے سے پس کہا لی وہ کھجور اور پیا اُس پانی سے جو وہ لائی تھے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میرے جان اُسکی ہاتھ میں ہے
یہ اُن نعمتوں سے ہے کہ جسکا سوال کیا جاویگا تمسے قیامت کے دن تفصیل اُنکی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنے باغ کا اور کھجور خوش مزہ پکی ہوئی پاکیزہ اور پانی سرد پھر گئے ابوالہیثم کہ پھر
کہا ناحیار کرین آپکے واسطے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نکر نا تم دودھ والا جانور پھر ذبح کیا اُنہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نر پھر اُسی پکا لائی پھر کہا یا ان سب پر گوارد ان
نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہیثم سے کیوں تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپنی پھر جب آوین ہمارے پاس قیدی یعنے غنیمت کے تو تم
اوسمارے پاس پھر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو نفر قیدی کہ بیچا اُنکی تھا کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئی اُنکے پاس ابوالہیثم یعنی حسب الارشاد آنحضرت کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پسند کر لو ان دونو نمیں سے دو عرض کی اُنہوں نے کہ آپ ہی پسند کر دیجئے اُنمیں سے یارسول اللہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امین ہے یعنے امانت
اُسکو ضرور ہے اور چیز خواہی باور اچھی بات پر اطلاع دینا سو لو تم اسکو یعنے اشارہ کیا ایک غلام کیطرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہی اسکو نماز پڑھتے ہوئے
اور حسن معاملت کرو اسکے ساتھ یعنے آرام و راحت سے رکھو سو آئی ابوالہیثم اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی اُن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کے یعنے حضرت نے فرمایا
ہی کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا اُنکی بی بی نے کہ تم پوری نکرسکو گے وصیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حواس غلام کے باب میں اُنہوں نے فرمائی ہے یعنے حق رعیت
اس غلام کا ادا نکر سکو گے مگر یہ کہ آزاد کر دو تم اسکو کہا ابوالہیثم نے کہ وہ اسیوقت آزاد ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نہیں بھیجا کسی نبی اور نہ کسی خلیفہ یعنے
سلطان کو مگر اُسکے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اُسکو اچھی کام کا اور روکتے ہیں اُسے بُری کاموں سے یعنے مشورہ نیک دیتی ہیں اور بُرائی بھلائی
سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ قصور نہیں کرتے اُسکے خراب کرنیمیں پھر جو بچایا گیا رفیقوں کی بُرائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
غریب ہے روایت کیا ہے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن ما و ابوبکر اور عمر پھر ذکر کر
حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں ابوہریرہ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابوعوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہل حدیث
کے نزدیک اور صاحب کتاب ہیں یعنے صاحب تالیف متترجم اس حدیث میں بڑے بڑی فوائد ہیں اوّل یہ کہ نفرت اور زہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے اصحاب مبارک
کا اور قلت دنیا کی اُنکے پاس اور امتحان اُنکا جوع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تھا اور بعد فتوح یہ حال نرہا حالانکہ
یہ زعم باطل ہے اسلئے کہ راوی حدیث ابوہریرہ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائی ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے
سنکر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جایز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ بیشتر کا ہو تو جواب اُسکا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے و من ادعی خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ امر صواب یہ
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ راحت و تکلیف میں گذارتے رہی کہ کبھی وسعت خرچ کی پاتی تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھی جیسا کہ ابی ہریرہ سے
بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور آسودہ نہوئی تھے جز شعیر سے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آل محمد جب سے مدینہ میں آئے
تین روز پے در پے سیر ہو کے کھانے سے یہانتک کہ وفات پائی چنانچہ اس مضمون کے روایتیں کچھ اوپر بھی مذکور ہو چکی ہیں غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی فارغ البالی
ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ جو کچھ موجود ہوتا تھا سب اطاعت الٰہی میں اور وجوہ برّ و ایثار میں صرف فرما دیتے تھے اور ضیافت واردین اور اطعام مساکین اور
ایتاء طارقین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کے اور اہل بسیار مہاجرین و انصار سے باوجود اسکے کہ خیال خدمتگذاری کا آپکے بہت رکھتے
تھے مگر کسی وقت آپکی حاجت سے مطلع نہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپکی حاجت مبارک سے
اور قدرت اُسکی رفع کے رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اُسکے پورا کرنیمیں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوصف اسکے کبھی اپنا حال کسی سے چھپاتے نہیں تھے اور اُنکی سیکھنے
چاہتی تھے اور مبادرت کی ابوبکر نے جب سنے آواز حضرت کے اور پہچانی بھوک آپکے اور ایسی ہے روایت جابر کی جنگ خندق میں اور روایت ابی شعیب انصاری کی کہ انہوں نے پہچانا اثر بھوک کا آپکے چہرہ مبارک

ہین اور حکم کیا کہانا پکانیکا اور مانند اسکے بہت سی روایتین اسباب مین مشہور ہین اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تہا آپس مین کہ نہ واقف ہوتا تہا ایک بہائی دوسرے کی خواہش پر مگر یہ کہ سعی کرتا تہا اُسکے انجام مرام مین اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے اُنکی اور فرمایا کہ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور فرمایا وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا اُنکا رفع کرنیکے لئی سو سبب اُسکا یہ ہے کہ جب وہ مراقبۂ آلہی مین مستغرق اور مشاہدۂ صفات نامتناہی مین غرق تہے اور بہوک نے اُنکو قلق مین ڈالا اور نشاط عبادت مین حارج و مانع ہوے تو سعی کی اُنہون نے اُسکے ازالہ مین بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات اور ابلغ انواع مراقبات ہے اسلئے کہ منع ہی ادای صلوۃ مین اخبثین کے وقت اور جب کہانا حاضر ہوا سلئے کہ نفس اُس طرف میلان رکہتا ہے اور اسیطرح منع ہے پہولدار کپڑے مین کہ مانع حضور قلب ہو اور باتین کرنیوالون کے سامنے وغیرذالک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم کرے غضب کے وقت مین اور جوع و تہم و شدت فرح وغیرہ کے وقت مین جو چیزین کہ اُسکو غور اور تفکر سے روکتی ہون قولہ عرض کے اُنہون نے کہ بہوک لائی اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسیطرح کا الم و رنج پہونچے تو اسکا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصبیر و تسلے ہو نہ بہ نیت شکوہ و تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے مین امید ہے کہ آپ دافع دینگے اور مساعدت کرینگے اُسکے ازالہ اور دفع مین پس یہ مذموم نہین بلکہ جایز اور مباح ہی قولہ فرمایا آپ نے مین نے بہی کچہہ اثر پایا بہوک کا اور مسلم کے روایت مین ہے کہ قسم ہے اُس پروردگار کے کہ جان میری اُسکی ہاتہ مین ہے الخ اور اسمین ثابت ہوا جواز حلف کا بغیر استحلاف کے اور یہ یسیر فائدہ ہے اور ابو الہیثم کا نام مالک ہے اور اُنکے گہر جانے مین جایز ہوا دلالت کرنا ایسے شخص کیطرف جو انجاح مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُنکو مخلص و جان نثار جاننا اور یار وفادار سمجہنا اسمین کمال شرف ہے اُنکا اسلئے کہ یہ معاملہ نہین ہوتا ہے مگر نہایت دوستی کے ساتہ پس جایز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گہر جانا اور اس سے طالب اطعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتہا فائدہ ہے اور مسلم کے روایت مین ہے کہ جب دیکہا ابو الہیثم کی بی بی نے اُنکو کہا مرحبا و اہلا اور یہ دونون کلمہ معروف ہین عرب مین یعنے آیا تو مکان وسیع مین اور ایسے اہل مین کہ اُنس کریگا تو اُن سے اور ابو الہیثم جب آئے تو اُنہون نے کہا الحمد للہ آج کسی کے گہر مین میرے گہر سے بہتر مہمان نہین اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اُسکے دیکہنے سے مسنون ہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر تو چاہئے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کے اور یہ پانچوان فائدہ ہے قولہ پہر پوچہا اُنکی بی بی سے الخ اسمین ثابت ہوا جواز کلام اجنبیہ کے ساتہ اور جواب دینا اُسکا وقت ضرورت کے اور یہ چہٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گہر مین ایسے شخص کو کہ یقین کہتی ہو کہ اُسکے آنے سے شوہر خوش ہوگا اسطرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ آوے اور یہ ساتوان فائدہ ہے قولہ گئے ہین میٹہا پانی لینے اسمین میٹہی پانی لانیکا جواز ثابت ہوا اور اُسکے پینے و طلب کرنیکا اور یہ آٹہوان فائدہ ہے قولہ اور لے آئے ایک گچہا کہجور و نیکا اس سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہہ کے خنزو لحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لئے جو میسر ہو خصوص جب اُسکی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بی تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے چنانچہ منکر وہ کہا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لئے تکلف کرنا اور مراد اُس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف مین ڈالی میزبان کو کہ جب مہمان اُس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بہی اُسکی مشقت کو دیکہکر تکلیف کو برا جانتا ہے اور دونون کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نوان فائدہ ہے قولہ پہر کہانا یا ان سب بزرگوارون نے مسلم کے روایت مین ہے کہ آسودہ ہوگئے اور سیر ہوگئی اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کہانا بہی جایز ہے مگر دوام اُسکا موجب قسوت قلب ہے اور بہی آسودگی اور سیری کی محمول ہے دوام پر اور یہ دسوان فائدہ ہے قولہ یہان نعمتون سے ہے کہ سوال کیا جاویگا اُنسے قیامت کے دن یعنے سوال اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال توبیخ و تہدید کا اور یہ گیارہوان فائدہ ہی قولہ فرمایا آپنے پہر جب آوین ہمارے پاس قید سے الخ اسمین ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جایز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے ہی وعدہ کرنا اُس چیز کا جسکے توقع ہو جایز ہے اور یہ بارہوان فائدہ ہے قولہ مین نے دیکہا اُسے نماز پڑہتے ہوئی اس سے فضیلت نماز کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہون تو بہتر ہے اور یہ تیرہوان فائدہ ہے قولہ اور حسن معاملت کرو اُسکے ساتہ ثابت ہوا اس سے موکد اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام و لونڈی سے خصوصاً جبکہ وہ مایل ہون دین کیطرف اور نمازی باتقی ہون اور یہ چودہوان فائدہ ہی قولہ مگر یہ آزاد کردو تم اُسکو کہا ابو الہیثم نے وہ اسیوقت آزاد ہی ثابت ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر مین اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتی کہ عبید و اماء کے حقوق سے اور یہ پندرہوان فائدہ ہے قولہ مگر اُسکے دو قسم کے رفیق ہوتے ہین الخ اسمین احتیاط کا تعلیم کرنا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اُسکی شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدردانی رفیق نیک کے اور امتحان کرتے رہنا اور پہچاننا اُنکا کہ مردکی دانائیون سے ہے پر کہنا آدمیونکا قولہ بچایا گیا بڑے آفتون سے اس سے معلوم ہوا کہ شرور و فسادات سے رفقاء کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک

تائید غیبی ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسا کرنا اُسپر ضرور ہے اور یہ سولہوان فائدہ ہے انتہی (بعضہا فی النووی) **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجُوْعِ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَیْنِ ترجمہ روایت ہے ابی طلحہ سے کہا بیان کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال بھوک کا اور اُٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک تہہ بند ہا تھا اُپر سو اُٹھایا آپ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کر دو تہہ بند ہے تھے اُپر کے پیٹ پر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عَنْ** سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِہٖ بَطْنَہٗ ترجمہ روایت ہے سماک بن حرب سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر سے کہ فرماتا تھا تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنی قسم کی اسقدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے روایت کیے ہمسے ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور روایت کیے شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے حضرت عمر سے

باب ماجاء ان الغنا غنا النفس

باب اس بیان میں کہ غنی دل سے ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنَا عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنَا غِنَا النَّفْسِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ماجاء فی اخذ المال

باب اس بیان میں کہ مال کے لینے میں کیا حکم ہے **عَنْ** اَبِی الْوَلِیْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ وَکَانَتْ تَحْتَ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوَۃٌ مَنْ اَصَابَہٗ بِحَقِّہٖ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَرُبَّ مُتَخَوَّضٍ فِیْمَا شَاءَتْ بِہٖ نَفْسُہٗ مِنْ مَالِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَیْسَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا النَّارُ ترجمہ روایت ہے ابوالولید سے کہا سنا میں نے خولہ بنت قیس سے اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبدالمطلب کے فرماتی تھیں وہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتا تھا یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا (جسنے لیا اسکو حق کے ساتھ برکت دی گئی اُسکے لیے اسمیں اور بہت سے گھسنے والے ہیں اسمیں جو کہ چاہتا ہے اپنی جان کا اللہ اور اُسکے رسول کے مال سے نہیں ہے قیامت میں اُنکے لئے مگر دوزخ کی آگ **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالولید کا نام عبید سنطار ہے **مترجم** مال ہرا ہرا ہے میٹھا یعنے مرغوب خاطر ہے جسنے بوجہ حلال حاصل کیا اُسکو برکت ہوئی اور جسنے بوجہ ناجایز لیا وہ دوزخ میں گرا

باب ملعون ما فی الدنیا الا ذکر اللہ

باب ملعون ہونے میں درہم و دینار کے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْھَمِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے سوا اسکے اور سند سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اس سے زیادہ پوری ہے اور طویل

باب حرص المال والشرف

باب حرص مال و جاہ کی مذمت میں **عَنِ** ابْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَھَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِہٖ ترجمہ کعب بن مالک انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بھیڑیے بھوکے اگر چھوڑ دیے جاویں بکریوں میں تو اتنا فساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال و جاہ کی حرص خراب کرتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے اسبابمیں ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر انکی اسناد صحیح نہیں

باب مثل الدنیا

باب دنیا کی مثال میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِہٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اٰذَنْتَنَا لَکَ وَطَاءً فَقَالَ مَا لِیْ وَلِلدُّنْیَا مَا اَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ سوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریہ پر پھر اُٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش بوریا آپکے کروٹ میں پس عرض کی صحابہ نے کہ بنا دیں ہم آپکے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ نے مجھے دنیا سے کیا کام ہے میرے اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار کہ سایہ کے لئے اُترا ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا **ف** اسبابمیں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے

باب دیندار سے دوستی کرنے کے بیان میں

باب دیندار سے دوستی کرنیکے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنی دوست کے دین پر ہے سو چاہیے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی کرتا ہے یعنے دیندار سے دوستی کرے نہ بددین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب اہل مال کی ہلاکت کے بیان میں

باب اہل مال کی ہلاکت میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلَاثٌ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے

کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہجاتی ہے اُسکے ساتھ ایک ساتھ جاتی ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتی ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اُسکے ساتھ عمل اُسکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ کثرۃ الاکل یا کثرت اکل کے برائی میں **عن** مقدام بن معدیکرب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ملأ آدمی وعاء اشرا من بطن بحسب ابن آدم اکلات یقمن صلبہ فان کان لا محالۃ فثلث لطعامہ وثلث لشرابہ وثلث لنفسہ ترجمہ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں بھرا انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اُسکی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے اور تہائی پانی پینے کو اور تہائی دم لینے کی لئے مقرر کرے **ف** روایت کیا ہے اسکو حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے مانند اسکے اور کہا مقدام نے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اسکا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی الریاء والسمعۃ باب ریا اور سمعہ کی برائی میں **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرائی یرائی اللہ بہ ومن یسمع یسمع اللہ بہ وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چاہتا ہے اپنے عبادت لوگوں کو تو نکلوا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی عبادت لوگوں کو اور جو شخص سنانا چاہتا ہے اپنے عبادت لوگوں کو تو سنوا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی عبادت لوگوں کو اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو رحم نہیں کرتا لوگوں پر اللہ رحم نہیں کرتا اُس پر **ف** اسناد میں جندب اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** شفی الاصبحی انہ دخل المدینۃ فاذا ھو برجل قد اجتمع علیہ الناس فقال من ھذا قالوا ابو ھریرۃ فدنوت منہ حتی قعدت بین یدیہ وھو یحدث الناس فلما سکت وخلا قلت لہ اسألک بحق وبحق لما حدثتنی حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلتہ وعلمتہ فقال ابو ھریرۃ افعل لاحدثنک حدیثا حدثنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلتہ وعلمتہ ثم نشغ ابو ھریرۃ نشغۃ فمکثنا قلیلا ثم افاق فقال لاحدثنک حدیثا حدثنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا البیت ما معنا احد غیری وغیرہ ثم نشغ ابو ھریرۃ نشغۃ شدیدۃ ثم افاق ومسح وجھہ وقال افعل لاحدثنک حدیثا حدثنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وھو فی ھذا البیت ما معنا احد غیری وغیرہ ثم نشغ ابو ھریرۃ نشغۃ شدیدۃ ثم مال خارا علی وجھہ فاسندتہ طویلا ثم افاق فقال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ اذا کان یوم القیمۃ ینزل الی العباد لیقضی بینھم وکل امۃ جاثیۃ فاول من یدعو بہ رجل جمع القرآن ورجل قتل فی سبیل اللہ ورجل کثیر المال فیقول اللہ للقارئ الم اعلمک ما انزلت علی رسولی قال بلی یا رب قال فما ذا عملت فیما علمت قال کنت اقوم بہ اناء اللیل واناء النھار فیقول اللہ لہ کذبت وتقول الملئکۃ کذبت ویقول اللہ لہ بل اردت ان یقال فلان قارئ فقد قیل ذلک ویؤتی بصاحب المال فیقول اللہ لہ الم اوسع علیک حتی لم ادعک تحتاج الی احد قال بلی یا رب قال فما ذا عملت فیما اتیتک قال کنت اصل الرحم واتصدق فیقول اللہ لہ کذبت وتقول الملئکۃ کذبت ویقول اللہ بل اردت ان یقال فلان جواد وقد قیل ذلک ویؤتی بالذی قتل فی سبیل اللہ فیقول اللہ لہ فیما ذا قتلت فیقول امرت بالجھاد فی سبیلک فقاتلت حتی قتلت فیقول اللہ لہ کذبت وتقول لہ الملئکۃ کذبت ویقول اللہ بل اردت ان یقال فلان جریء فقد قیل ذلک ثم ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتی فقال یا ابا ھریرۃ اولئک الثلاثۃ اول خلق اللہ تسعر بھم النار یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے شفی الاصبحی سے کہ وہ داخل ہوا مدینہ میں سو کیا دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے ہیں اُسکی پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ لوگوں نے کہا ابوہریرہ ہیں سو قریب ہوا میں اُنکے یہاں تک کہ بیٹھا اُنکے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئی اور اکیلی رہ گئی کہا میں نے اُنسے پوچھتا ہوں میں آپ سے اللہ کے واسطے اللہ کے واسطے کہ البتہ آپ بیان کیجئے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور خوب سمجھا اور بوجھا ہو سو کہا ابوہریرہ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بیشک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں سمجھا بوجھا اُسکو پھر چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے ابوہریرہ ایکبار پھر ٹھہری ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئی اور کہا بیان کرتا ہوں میں تمسے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر میں کہ تھا ہمارے ساتھ اُنکے اور میرے سوا کوئی اور پھر چیخ ماری ابوہریرہ نے بڑی رسی اور بیہوش ہو گئی پھر ہوش میں آئی اور پوچھا اپنا مونہہ اور کہا کرتا ہوں میں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین اور وہ اسی گہر مین تھے تنہا ہماری ساتھ کوئی سوا میرے اور اُنکے پھر چیخ ماری ابوہریرہ نے بڑی زور سی اور بیہوش ہوگئی پھر گر پڑی پھر جو ہوکر اپنے موہنہ کے بھل سو مین ٹیکا دیی رہا اُنکو بڑی دیر تک اور بیہوش رہے وہ پھر ہوش مین آئی اور کہا بیان فرمایا مجھسے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ جل جلالہ جب قیامت کا دن نزول فرماویگا اپنے بندون کے پاس تاکہ فیصلہ کرے اُنکے درمیان اور ہر گروہ اُسوقت گھٹنون پر پڑا ہوگا سو اول جسکو بلاویگا پروردگار تعالی شانہ ایک مرد ہوگا کہ اُسنے جمع کیا ہوگا قرآن یعنے اپنی سینہ مین اور عالم ہوگا کہ قتل کیا گیا ہوگا اللہ کے راہ مین یعنے شہید ہوگا اور ایکمرد ہوگا کہ بہت مال رکھتا ہوگا سو فرماویگا اللہ تعالے قاری قرآن سے کیا نہ سکھلایا مین نے تجھکو جو اُتارا مین نے اپنی رسول پر اُسنے عرض کی کہ ہان ای پروردگار میرے فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اُس علم مین سے کہ تو نے حاصل کیا تھا کہا اُسنی مین قیام کرتا تھا اُسکے ساتھ رات کے وقتون مین اور دن کے وقتون مین یعنے تہجد اور نماز وغیرہ مین قرآن پڑھتا تھا سو فرماویگا اللہ تعالے اُس سے جھوٹ کہا تو نی اور فرشتے بھی بول اُٹھینگے کہ جھوٹ کہا تو نی اور فرماویگا اللہ تعالی اُس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جاوے کہ فلانا قاری ہے یعنے تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا مین کہا گیا اور لاوینگی صاحب مال کو پھر فرماویگا اُس سے اللہ عزوجل کیا نہ وسعت دی مین نے تجھکو اور نہ چھوڑا مین نے تجھکو کہ تو کسیکا محتاج ہو عرض کی اُسنے کہ ہان اے رب میرے فرماویگا پھر کیا عمل کیا تو نی اُس چیز مین کہ مین نے دی تجھکو عرض کریگا وہ صلہ رحم کیا مین نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرماویگا اللہ تعالے اُس سے جھوٹ کہا تو نی اور بول اُٹھینگے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نی اور فرماویگا اللہ تعالے بلکہ ارادہ کیا تو نی کہ کہا جاوے فلانا جواد ہی سخی ہے سو یہ تو کہا گیا یعنے دنیا مین پھر لاوینگے اُسکو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ مین سو فرماویگا اللہ تعالی اُس سے تو کسلئے قتل کیا گیا وہ عرض کریگا کہ تو نی حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ مین پس لڑا مین یہانتک کہ قتل کیا گیا مین پس فرماویگا اُس سے اللہ جل جلالہ جھوٹ کہا تو نے اور بول اُٹھینگے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نی اور فرماویگا اللہ تعالے بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جاوے کہ تو بہادر ہے سو کہا گیا پھر ہاتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یعنے ہاتھ میرے زانو پر اور کہا ای ابوہریرہ یہ تین تو پہلے شخص ہین کہ بھڑکائی اور سلگائی جاوینگی اُنسے آگ دوزخ کی قیامت کے دن ف کہا ولید ابوعثمان نہدی نے کہ خبر دی مجھکو عقبہ نے کہ شفی وہی ہین کہ داخل ہوے معاویہ کے پاس اور خبر دی اُنکو اس روایت کے کہا ابوعثمان نے اور روایت کی مجھسے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ شفی تھے معاویہ کے کہا اُنہون نے کہ داخل ہوا معاویہ کے پاس ایکمرد سو خبر دی اُنکو اس روایت کے ابوہریرہ سے سو کہا معاویہ نے یہ معاملہ تو ہوا ان تینون کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگون کا پھر رونی معاویہ بہت دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ ہلاک ہوجاوینگے اور کہا ہمنے لایا یہ شخص اپنی ساتھ ایک شر پھر ہوش مین آئی معاویہ اور پوچھا اپنا موہنہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اُسکے رسول نے اور پڑھے یہ آیت مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنے جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اُسکی زینت کا پورے دینگی ہم بدلا اُنکی عملونکا دنیا مین اور وہ اُنکے عملون سے کچھ کم نہ دیے جاوینگے وہ لوگ ہین کہ نہین ہے اُنکو آخرت مگر دوزخ اور ضایع ہوگئے جو کیا تھا اُنہون نے دنیا مین اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے معتبر جم قولہ اللہ کی واسطی مکرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطی قولہ پھر چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی اس سے معلوم ہوتا ہے خوف اللہ تعالی کا اور دہشت اُسکی جو کچھ اصحاب کے قلوب مین تھی اور ازان اور ترسان تھے وہ باوجود کمال تقوی اور کمال ورع کے قولہ نزول فرماویگا اللہ تعالے آہ نزول فرمانا باریتعالی کا قیامت کے دن اور اسیطرح ہر شب کے اخیر مین جو احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اُسپر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہین باریتعالی شانہ کی معلوم المعنی مجہول الکیفیت پس اُسکی لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضرور ہے اور کیفیت اُسکی علم الغیوب کو سونپنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح ہی محدثین و اکابر سلف کا نہین خلاف کیا اسکا مگر جہلای جہمیہ یا اُنکے اتباع معتزلہ وغیرہ نی قول معاویہ کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگونکا یعنے جب قاری شہید سخی کہ جو فضائل دینیہ مین ممتاز تھی اُنکا یہ حال ہوا تو اور لوگونکا کیا حال ہوگا اور بڑی آیہ مبارکہ ہے کہ خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ جن لوگون نے اپنے اعمال سے حیوۃ دنیا اور زینت طلب کے اور آخرت کے روز اور ثمای الٰہی کے طالب نہوی اُنکے اعمال ضایع حسنات حبط خیرات و صدقات سنبط باب ریا کار قاریون کے عذابین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جب الحزن قالوا یا رسول اللہ وما جب الحزن قال واد فی جھنم یتعوذ منہ جھنم کل یوم مائۃ مرۃ قیل یا رسول اللہ ومن یدخلہ قال القراؤن المراؤن باعمالھم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ تعالی کے ساتھ جب حزن سے عرض کی صحابہ نے کیا چیز ہے جب حزن ای رسول اللہ کے فرمایا ایک نالہ ہی جہنم مین کہ پناہ مانگتی ہے اُس سے جہنم ہر دن مین سو بار عرض کی یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اُسمین فرمایا قاری جو اپنے عملون مین ریا کرنیوالی ہین ف یہ حدیث غریب ہے معتبر جم اسوقت

قولہ وہ باوجود کمال تقوی اور کمال ورع کے الخ اسکی کیفیت اُسکی علم الغیوب کو سونپنا لازم ہے

قولہ ریا کار قاریون کے عذابین

مین اکثر حفاظ اس بلا مین گرفتار ہین الا ماشاء اللہ یہانتک کہ یہ نوبت ہی کہ آپسمین فخر ہوتا ہی کہ مین ایسا ختم کرتا ہون اور وہ کیا میرے سامنی پڑہ سکتا ہی اُسکی اُستاد کا دم میرے آگی بند ہوگیا ایک ہی لقمہ مین جیسی اُنکا گلا دبا دیا پھر لقمہ دینے سی وہ بزرگ ایسی ناراض ہوتے ہین کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتی ہین اور ضد کے ماری غلط پڑہنا بہتر جانتے ہین مگر لقمہ لینے سی پیٹ بھر کر عار ہے اور بغیر اُجرت ٹہیرا ہی ہو کہین ایک آیت نہین پڑہتے پانچ آیت پڑہکر اگر دو ہر احصّہ بنا دین تو پانچایت کے نوبت پہنچا دین پڑہے ہوئی ختمون کی دوکان لگائی ہوے بیٹہے رہتی ہین خریدار اگر پوچہتا ہی کہ کیون حافظ جی امان جانکا انتقال ہوگیا ہے آپکی پاس کوئی ختم ہے پھر قیمت چُکا کر لے لیتا ہی معاذ اللہ من ذالک اور قبل اسکے اگر لکہے جاوین تو ایک بحر طویل ہو جاوے ان سب کے حق مین وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی اللہ تعالےٰ اُس سے نجات دی **باب** اپنی نیکیون کے اطلاع سی خوش ہونیکے بیان مین **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ یَعْمَلُ الْعَمَلَ فَیُسِرُّهٗ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَیْهِ اَعْجَبَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَةِ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ ایکمرد نی عرض کی کہ یا رسول اللہ آدمی عمل کرتا ہے اور چہپاتا ہے اور جُس عمل نیک کو پھر جب لوگون کو اُسپر اطلاع ہو تو اُسکو دوست رکہتا ہے اِس بات کو اور پسند آتی ہے اُسکو یہ بات کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو دو ثواب ہین ایک ثواب نیکی کے چہپانیکا اور دوسرا اُسکے ظاہر ہوجانے کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اِس شیخ حبیب بن ابی ثابت سی اُنہون نے ابی صالح سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلًا اور تفسیر کے بعض اہل علم نے اِس حدیث کی اِسطور پر کہ مُراد اطلاع ناس کے دوست رکہنے سی یہ ہے کہ پسند آتی ہے اُسکو تعریف لوگونکی اور ثنای خیر جو اُسکے لئی کرتی ہین اِسلئی کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین مین پس خوش آتی ہی اُسکو ثنای خیر اپنے لئی جو لوگون کی زبان سی سنتا ہے یعنی جب نیک لوگ اُسی اچہا کہتے ہین تو اُمید ہوتی ہی اُسکو حسن آخرت کے لیکن جو شخص لوگون کے مطلع ہونیکو اِسلئے دوست رکہی کہ لوگ اُسکی خیر سے مطلع ہو کر اُسکی تعظیم و تکریم کرینگے پس یہ ریا ہی اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگونکو اُسکی نیکی سے اطلاع ہووے اور وہ اِس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بہی اُسکی امر نیک مین اقتدا کرینگے اور اُسکو اُن عملون کے اجر ملینگے تو یہ بہی ایک راہ ہی یعنی یہ خوشی مناسب ہے **باب** اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ باب اِس بیان مین کہ آدمی اُسکے ساتہ ہے جسی دوست رکہی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ **ترجمہ** روایت ہی انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتہ ہوگا جسے دوست کہی یعنی قیامت کے دن اور اُسکو اجر ملیگا جو عمل کرے **ف** اسبابمین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہ اور ابی موسی سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہین **عن** اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ قِیَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِیْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَیْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہی انس سے کہ آیا ایکمرد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کی اُسنی یا رسول اللہ کب ہے قایم ہونا قیامت کا سو کہڑے ہوگئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز کیطرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز فرمایا آپنی کہان ہے وہ سایل جو قیام ساعت کا وقت پوچہتا تہا سو عرض کی اُسنی کہ مین ہون یا رسول اللہ فرمایا آپنی کیا طیار کیا تو نی قیامت کے لئی عرض کی اُسنی یا رسول اللہ نہین طیار کی مین نے اُسکی لئی بڑی نمازین نہ بہت روزی مگر اتنا ہی کہ مین دوست رکہتا ہون اللہ کو اور اُسکے رسول کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسیکے ساتہ ہوگا یعنے قیامت مین جسی دوست رکہتا ہی اور تو بہی اُسیکی ساتہ ہوگا جسی دوست رکہتا ہی راوی کہتا ہی ندیکہا مین نے مسلمانونکو خوش ہوے ہون بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوے ہین اِس حدیث سے **ف** یہ حدیث صحیح ہی **عن** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ جَهْوَرِیُّ الصَّوْتِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ **ترجمہ** روایت ہی صفوان بن عسال سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اُسنے کہ یا محمد آدمی دوست رکہتا ہی ایک قوم کو اور نہین ملا اُنسے یعنے عمل مین اُنکے برابر نہین یا وہ اُسپر زیادہ مقدم ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسیکے ساتہ ہی یعنے قیامت مین جسی دوست رکہتا ہی **ف** یہ حدیث صحیح ہی روایت کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُنہون نے حماد بن زیدی اُنہون نے عاصم سی اُنہون نے زر سے اُنہون نے صفوان سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حدیث محمود کی مانند **ترجمہ** قولہ فرمایا آپنے کیا طیار کیا آہ یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سی دلالت کرتا ہی کہ تو نے بہت کچہہ عبادت اور حسن طاعت طیار کی ہے کہ اُسکی اجر ملنی کی لئے قیامت مین جلدی کرتا ہی اور یہہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پہر اُسنے عاجزانہ جواب دیا کہ سوای محبت الٰہی اور اُلفت رسول الٰہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوٰۃ سا تہی نہ وفور صیام فرمایا آپنی تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سی گویا اشارہ

اسکی بیان کرا دے اسکے ساتہ ہے جسے دوست رکہی **ف** نیک عمل کو چہپانا اور اُسکے اطلاع سے خوش ہونیکا بیان

کیا اس آیہ مبارکہ کے یہ معنی ہیں اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا یعنی اطاعت کرنیوالی اللہ و رسول کے ان لوگوں کی ساتھ ہیں جنپر انعام کیا اللہ تعالے نے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں میں سے انکا رفیق انہی سے ذکر کیا طیبی نے اور مجمل ہیں ہے کہ معیت مستلزم تساوی درجات کے نہیں انتہی اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محب قوم جو اس قوم کی ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ مرتبہ اور جزا اسکی مثل انکی ہو جاوے من جمیع الوجوہ واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی بادشاہ کی قافلہ میں ہو اسی کہہ سکتی ہیں کہ بادشاہ کی ساتھ ہی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جاوے مگر یہ معیت جب ہے فضیلت سے خالی نہیں **باب** ما جاء فی حسن الظن باللہ تعالے باب اللہ عزوجل کی ساتھ حسن ظن رکھنی کی بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالے یقول انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا دعانی ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے عزوجل فرماتا ہی میں اپنے بندی کے گمان کے پاس ہوں اور میں اسکے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** ما جاء فی البر والاثم باب نیکی بدی کی بیان میں **عن** النواس ابن سمعان ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی نفسک وکرہت ان یطلع الناس علیہ ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ ایکمرد نی پوچھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپنی نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیری دل میں کھٹکی اور برا جانی تو کہ لوگ اسپر مطلع ہوں **ف** روایت کیے ہے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سی انہوں نے معویہ بن صالح سی انہوں نے عبدالرحمن سے مانند اسکی مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی حدیث حسن صحیح ہی **باب** ما جاء فی الحب فی اللہ باب فی اللہ کی واسطی محبت کرنیکی بیان میں **عن** معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لہم منابر من نور یغبطہم النبیون والشہداء ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی کہ اللہ تعالے ارشاد کرتا ہی کہ محبت کرنیوالی آپسمیں میری بزرگی کے لئی انکی واسطی منبر ہیں نور کی کہ رشک کرتی ہیں انپر پیغمبر اور شہید **ف** اسباب ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابومسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے **عن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ بعبادۃ اللہ ورجل کان قلبہ معلقا بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ فاجتمعا علی ذلک وتفرقا وورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ عزوجل ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاہا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالے انکو اپنی سایہ میں رکھیگا جسدن کوئی سایہ نہوگا سوا اسکے سایہ کے پہلے انمیں امام عادل ہی دوسرے وہ جوان کہ بڑہا ہوا ہو اللہ تعالے کی عبادت میں تیسرے وہ کہ دل اسکا لگا ہوا ہو مسجد میں جب تک کہ لوٹ کر نجاوے اسمیں جو پہنچے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص اللہ تعالے کی واسطے جمع ہوتے ہیں اسپر اور جدا ہوتی ہیں اسپر اسکی واسطی اور وہ شخص کہ یاد کیا اسنی اللہ تعالے کو خالی مکان میں اور جوش کر آئیں اسکی آنکھیں یعنے خوف الٰہی سی یا ذوق شوق سی رونی لگا چھٹے وہ شخص کہ بلایا اسکو ایکعورت حسب وجمال والی نی یعنی نا کیطرف اور اسنی کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عزوجل ہی سا تو وہ شخص کہ صدقہ دیا اسنی کچھہ اور چھپایا اسکو یہانتک کہ نجانا اسکے بائیں ہاتھ نی کہ کیا دیتا ہے داہنا ہاتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسی سی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انس کئی سندوں سے مثل اسکی اور اسمیں شک کیا اور کہا روایت ہے ابوہریرہ سے یا ابی سعید سے اور روایت کیے عبداللہ بن عمر نی خبیب بن عبدالرحمن سے اور شک کیا اسمیں اور کہا روایت ہے ابوہریرہ سے روایت کیے ہمسے سوار بن عبداللہ نے اور محمد بن مثنی نی دونوں نی کہا روایت کیے ہمسے یحیی بن سعید نی انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نی خبیب بن عبدالرحمن سے انہوں نی حفص بن عاصم سے انہوں نی ابوہریرہ سے انہوں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مالک ابن انس کی حدیث کی مانند معنوعن مگر اسمیں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہی کہ دل اسکا لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کے جگہ ذات منصب کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **متبرجم** اللہ کی سایہ سی سایہ عرش مراد ہی **باب** ما جاء فی اعلام الحب باب اعلام محبت کے بیان میں **عن** المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احب احدکم اخاہ فلیعلمہ ایاہ ترجمہ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جب دوست رکھی کوئی تم میں کا اپنی بہائیکو تو چاہئی کہ اسکو خبر کردی **ف** اسباب ابی ذر اور انس سے بہی روایت ہے حدیث مقدام کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** یزید بن نعامۃ الضبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخا الرجل الرجل فلیسألہ عن اسمہ واسم ابیہ ومن ہو فانہ اوصل للمودۃ ترجمہ روایت ہے یزید بن نعامہ ضبی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بہائی چارہ کرے ایکمرد دوسرے مرد سی تو پوچھے لے ہر ایک دوسری سے نام اسکا اور نام اسکے باپکا اور کس قبیلہ سی ہے وہ اسلئی کہ یہ خوب بڑہانیوالا ہی محبت کا یعنے ترقی دینی والا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ یزید بن نعامہ کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوا ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی اور اسکی اسناد صحیح نہیں **باب** کراہیۃ المدحۃ والمداحین باب مدح کی کراہت میں **عن** ابی معمر قال قام رجل فاثنی

اللہ عزوجل کی ساتھ حسن ظن رکھنی کی بیان

نیکی اور بدی کی پہچان

محبت فی اللہ کا بیان

اعلام محبت کا بیان

مدح کی کراہت

لقداذیت فی اللہ وما یؤذی احد ولقد اتت علی ثلثون من بین یوم ولیلۃ وما لی ولبلال طعام یاکلہ ذوکبد الا شیء یواری ابط بلال ترجمہ حدیث ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایذا دی گئی میں اللہ کے واسطے اور کوئی نہیں ایذا دیا جاتا ہے اور آئے ہیں مجھ پر تیس دن رات اور نہیں ہے میرے لئے اور بلال کے کچھ کھانا کہ کھاوے اسکو کوئی جاندار مگر اتنا کہ چھپا لیوے بغل بلال کی ف اس حدیث کو ترمذی کے سوا سب نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کے ابی معمر سے صحیح تر ہے یعنے جسکا متن مذکور ہوا اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت انکی ابو معبد ہے اور منسوب ہیں واسود بن عبدیغوث کی طرف اسلئے کہ انہوں نے انکو لے لیا تھا بیٹا کر کے باب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحشر فی افواہ المدحین التراب ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک ڈالیں ہم مداحوں کے منہ میں ف یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہ کے سند سے باب ماجاء فی صحبۃ المؤمن باب صحبت مومن کے بیان میں عن ابی سعید انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مت صحبت میں رہ مگر مومن کے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر متقی ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے باب فی الصبر علی البلاء باب بلا پر صبر کرنے کے بیان میں عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ الخیر عجل لہ العقوبۃ فی الدنیا واذا اراد بعبدہ الشر امسک عنہ بذنبہ حتی یوافی بہ یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالے کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اسکو دنیا کی عذاب میں اور جب ارادہ کرتا ہے کسی بندے کی ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اسکی گناہوں کی سزا کو یہانتک کہ پوری دیتا ہے اسکی سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بڑا ثواب بڑی بلا کی ساتھ ہے اور جب اللہ تعالے دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار کرتا ہے انکو بلا میں پھر جو راضی ہے تقدیر الٰہی پر اسکے لئے ہے رضا اسکی اور جو ناراض ہوا اس سے اسکی اسکے لئے ناراضی ہے اسکی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عن ابی وائل یقول قالت عائشۃ ما رایت الوجع علی احد اشد منہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے ابووائل سے کہتے تھے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کا درد سخت تر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے درد سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن سعد قال قلت یا رسول اللہ ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاءہ وان کان فی دینہ رقۃ ابتلی علی قدر دینہ فما یبرح البلاء بالعبد حتی یترکہ یمشی علی الارض وما علیہ خطیئۃ ترجمہ روایت ہے سعد سے کہا عرض کی میں نے یارسول اللہ کون لوگ زیادہ ہیں ازروے بلا کی فرمایا پیغمبر پھر جو انکی مثل ہوں پھر جو انکی مثل ہوں یعنے اطاعت الٰہی اور اتباع سنت میں بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے پھر اگر وہ اپنی دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اسکی اگر وہ اپنی دین میں نرم ہے مبتلا ہوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلا بندہ پر یہانتک کہ چھوڑ دیتی ہے اسکو کہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اسپر نہیں ہوتا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم پیغمبر دین میں سے ہر ایک اکیلا ساری جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علو ہمت اور وفور شجاعت سے کسی وقت کسیطرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے مشرکین مبتدعین فساق فجار ہر طرف سے اسپر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی ہر جانب سے اسکی گھیرتے ہیں اور مخلصین موافقین ان مخالفین کے بہ نسبت اتنی بھی نہیں ہوتی کہ جیسے کالی بل کے پیٹھ پر ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے انکی شدت بلا اور کثرت ابتلا کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لیجاتی ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اسکی تمولت و شوکت سے سر دبائے گوشہ میں منزوی تھے سب برسر میدان آتی ہیں اور جسکو اس نبی علیہ السلام کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر پاتی ہیں طرح طرح کی تکالیف و مصایب پہونچاتی ہیں غرض یہ سلسلہ انکے اتباع اور اتباع اتباع میں جاری رہتا ہے خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں رہتی ہے مظلوم اسکا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا جنم کہوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرحوم علے ہذا القیاس اخوان زمان ہے اسی اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف اللہ کہ انکے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر سنت کے عدو بدعت خوعقیدہ حقہ کے دشمن جانی عقاید باطلہ کے دوست جاہل محدثین کے عقاید پاکیزہ کی مذمت اور انکی پیروں کی تکفیر کو کہو ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بی نور کے جستجو اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ عن ابی ھریرۃ قال

زہد کے بیان میں جو صحبت کے بیان میں

باب ما جاء فی صحبۃ المؤمن

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَۃِ فِیْ نَفْسِہٖ وَوَلَدِہٖ وَمَالِہٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَمَا عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے مومن مرد پر بلا اور مومن عورت پر اسکی ذات اور اولاد اور مال میں یہانتک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالے سے اور اسپر کوئی گناہ نہیں ہوتا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسباب میں ابوہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہت سے روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ ذَھَابِ الْبَصَرِ بِاٰبٰی مکھیں جاتی رہنے کے بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ کَرِیْمَتَیْ عَبْدٍ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَکُنْ لَہٗ جَزَاءٌ عِنْدِیْ اِلَّا الْجَنَّۃُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے فرماتا ہے جب لیں میں نے دو پیاریاں اپنے بندے کی دنیا میں یعنے آنکھیں نہیں ہے اسکا کچھ بدلا میرے نزدیک مگر جنت ف اسباب میں ابی ہریرہ و زید بن ارقم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو ظلال کا نام ہلال ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَذْھَبْتُ حَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَہٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جسکے دونو پیاریاں لیجاؤنگا میں یعنی آنکھیں اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنے شکایت نکرے نہیں راضی ہونگا میں اُسکے لئے کسی بدلا دینے پر سوائے جنت کی ف اسباب میں عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِیْنَ یُعْطَی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھینگے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملیگا بلا والونکو ثواب کہ کاشکے کتری جاتیں کہالیں اُنکے دنیا میں قینچیوں سے یعنے تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کے بعضوں نے بھی حدیث اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اسکا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَا یَکُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا نَدِمَ اَنْ لَا یَکُوْنَ نَزَعَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے کہ مرکر نادم نہو پوچھا اصحاب نے کیا سبب ہے ندامت کا یا رسول اللہ فرمایا اگر نیک ہے اسلئے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ کیوں نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بد سے ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور نہیں ہے عبید اللہ میں کلام کیا ہے شعبہ نے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَبِیْ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ تَجْتَرِءُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰئِکَ مِنْھُمْ فِتْنَۃً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْھُمْ حَیْرَانًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو ساتھ دین کے یعنے کمالات دینیہ حاصل کرینگے طلب دنیا کے واسطے پہنینگے لوگوں کے معتقد کرنیکو کہالیں اُنپر نرمی سے زبانیں اُنکی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دل اُنکے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھپر جرأت کرتے ہو سو میں اپنے ذات مقدس کے قسم کہاتا ہوں کہ اُٹھاؤنگا اُنپر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جاویگا اُسمیں اُنکا عقلمند بھی ف اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُھُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاُتِیْحَنَّ لَھُمْ فِتْنَۃً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْھُمْ حَیْرَانًا فَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں اُنکی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دل اُنکے کڑوی ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کہاتا ہوں اپنے ذات مقدس کے کہ اُٹھاؤنگا میں اُنکے لئے ایسا فتنہ کہ عقلمند بھی اُسمیں حیران ہو جاوے سو وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھپر جرأت کرتے ہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ترجمہ محدثین نے اگرچہ ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہر زمانہ کے مبتدع مشایخ بھی داخل ہیں کہ شیریں زبانی اُنکی اسقدر ہے کہ کسیوں تک سے بھی سوای اماجان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیریں زبانی اور خوش خلقی اُنہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھے ہیں بلکہ امر بالمعروف کو مدخلق و ترشرو قرار دیتے ہیں اور قلوب اُنکے بسبب عقاید فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرگ دین ہیں اور باوجود کثرت ابتداع اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اسقدر معجب کہ خدا کی پناہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

آنکھوں والے رہنے پر صبر کرنیکا ثواب

اہل بلا کے عمدہ کا اجر

ندامت کا بیان

شیریں زبان سخت دل کا بیان

اہل کذا کذا ای قدر کذا و اثر کذا ہو ۱۲ منہ

مرگی چہالا اُنکا بچہونا ہی شب و روز اُسی پر سونا ہی اللہ عزوجل کے ساتھ ہزرون بی ادبیان کرتے ہین اور اُس منتقم حقیقی کے خدمت مین سیکڑون گستاخیان **باب** ماجاء فی حفظ اللسان یا بات بان کی حفاظت مین **عن** عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ ما النجاۃ قال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا اُنہون نے عرض کی مین نے یارسول اللہ کیا صورت ہے نجات کے فرمایا اپنی اختیار مین کر اور روک کہہ اپنی زبان اور جگہہ دیوی تجھکو گھر تیرا یعنے خانہ نشین ہوجا اور روقارہ اپنی خطا پر **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی سعید الخدری رفعہ قال اذا اصبح ابن ادم فان الاعضاء کلہا تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانما نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے مرفوع کیا اُنہون نے اس حدیث کو یعنے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرایا کہ فرمایا آپنی جب صبح کرتا ہی آدمی سب اعضا اُسکی حاجزی کرتی ہین زبان کے آگی اور کہتی ہین ڈر تو اللہ تعالے سے ہمارے مقدمہ مین اسلئے کہ ہم تیرے ساتہ ہین اگر تو سیدہی ہوئی تو ہم سب سیدہی ہونگے اور اگر تو ٹیڑہی ہوئی تو ہم سب ٹیڑہے ہونگے **ف** روایت کے ہمسے سنہا دی اُنہون نے ابواسامہ سے اُنہون نے حماد بن زید سے یا بنا اسکی اور مرفوع نکیا اُسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسی کی حدیث سے اس حدیث کو نہین جانتی ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کے یہ کئی لوگون نے حماد بن زید سے اور مرفوع نکیا اُسکو **عن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یتوکل لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اتوکل لہ بالجنۃ ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ضامن ہوجاے مجھے اپنی دونون ڈاڑہیون اور دونون پیرون کے بیچ کی چیز کا ضامن ہونگا مین اُسکے لئی جنت کا **ف** اسبابمین ابوہریرہ اور ابن عباس سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** ڈاڑہیون کے بیچ مین زبان ہے اُسکا ضامن ہونا یہ کہ کذب و غیبت و بہتان و افترا و کلمات کفر سے اُسی بچاوے اور پیرون کے بیچ مین عورت غلیظہ اُسکا ضامن ہونا یہ کہ زنا و لواطت و سحاق و زلق سی بچاوی چونکہ ان دونون اعضا سی بڑے بڑی گناہ واقع ہوتی ہین اسلئی خاص کر لیا اُنکو ساتہ ذکر کرکے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضا کی آفات سے محفوظ رہیگا تو اور بلیات سے بہے غالب ہے کہ بچا رہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقاہ اللہ شر ما بین لحییہ وشر ما بین رجلیہ دخل الجنۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو بچایا اللہ تعالے نے دونون ڈاڑہون کے درمیان اور دونون پیرون کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو حازم جو سہل بن سعد سے راوی ہین وہ ابو حازم زاہد مدنی ہین نام اُنکا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابو حازم جو ابوہریرہ سے راوی ہین نام اُنکا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولی ہین عزۃ الاشجعیہ کے اور وہ کوفی ہین **عن** سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ حدثنی بامر اعتصم بہ قال قل ربی اللہ ثم استقم قال قلت یا رسول اللہ ما الخوف ما تخاف علی فاخذ بلسان نفسہ ثم قال ہذا ترجمہ روایت ہے سفیان بن عبد اللہ سے کہا عرض کی مین نے یارسول اللہ بیان فرمائی مجہسے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑون مین اُسکو فرمایا آپنی کہہ تو رب میرا اللہ ہے پہر قایم رہ اسبات پر پہر عرض کی مین نے یارسول اللہ کیا چیز ہے خوف کے اور کس چیز سے ڈرتی ہین آپ مجہپر سو پکڑے آپنی زبان آپنی اور فرمایا یہہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سند و نسی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے **مترجم** یعنے اللہ تعالے کی ربوبیت کی قایل ہونا اور اُسپر استقامت کرنا اسمین سب دینداری کا معاملہ داخل ہوگیا اسلئی کہ ربوبیت اُسکی مستلزم ہی اُسکی عبادت و طاعت کو اور عبادت اُسکی دو قسم ہے ایک دل سے یعنے عقاید صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوارح سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الہے کے اسلئے کہ کثرت کلام کے بغیر ذکر الہے کے سبب ہے دل کی سختی کا اور دور تر آدمی ہین کا اللہ تعالے سے سخت دل والا ہے **ف** روایت کے ہمسے ابوبکر بن ابی النضر نی اُنہون نے ابی النضر سی اُنہون نے ابراہیم سی اُنہون نے عبد اللہ بن دینار سی اُنہون نے ابن عمر سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنون یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کے روایت سے **عن** ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلام ابن ادم علیہ لا لہ الا امر بمعروف او نہی عن منکر او ذکر اللہ ترجمہ روایت ہے ام حبیبہ سے جو بی بی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے باتین انسان کی ہین سب اُسکی گردن پر ہین نہین ہے اُسکو کچہہ ثواب اُنمین مگر امر معروف یا نہی منکر یا ذکر الہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کے روایت سے **باب** ان حقوق کا بیان جو انسان پر ہین **عن** ابی جحیفۃ قال اخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین سلمان وابی الدرداء فزار سلمان ابا الدرداء فرای ام

ل ہ ۔ اللہ علیہ وسلم فما زال الـ
الدرداء مصیبہ ۔ ۔ ۔

نے سویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم ہو کہ میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی جو ڈھونڈھی رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کریگا اللہ تعالے لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جو ڈھونڈھی رضامندی لوگوں کی اللہ تعالے کے غصہ میں اللہ تعالے مقرر کردیگا انہیں لوگوں کو اسکے تکلیف دینے کے لئے اور سلام ہے تمہیں روایت کرتے ہمسے محمد بن یحیی نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لکھ بھیجا انہوں نے حضرت معاویہ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنے حدیث اول کے اور مرفوع نکیا اسکو مثل حکم یعنے ایک امر ایسا ہی کہ اسمیں اللہ تعالے کی رضامندی ہی اور لوگ غصہ ہونگے تو اسمیں جو اللہ کی رضامندی کے لئے قدم رکھی اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نکری اللہ تعالے اسی اپنی رضامندی سے بھی عنایت کریگا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھیگا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسی ترک کردی اور خدا کی رضامندی کی پرواہ نکری تو اللہ تعالے انہیں لوگوں کی ہاتھ سے اسے ایذا اور تکلیف پہونچاویگا اور اپنی فیض مدد سے محروم کریگا اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہتے ہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پاجاتے ہیں خود انکے دشمن ہوجاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنی دن سے ہمارے شہر یا محلہ میں ہے اور ہمکو اس راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بیشک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہوا تو آخرت میں ہوتا ہے

اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ یہ باب ہیں قیامت کی بیان میں مترجم قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اسکی قوام تھے واو بسبب کسرہ ماقبل کے مبدل بیا ہوا یوم القیمۃ روز رستخیز یعنے قیامت کا دن اور روز قیامت اسی شادیارس لئی کہا لِاَنَّ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ فِيْهِ لِاَمْرِ رَبِّهِمْ یعنے اسدن اپنے پروردگار کے آگے کھڑے ہونگے قَامَتِ السُّوْقُ سے عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہی تو کہتا ہے قَامَتِ السُّوْقُ چونکہ اسدا مسے بقیامت ہوا یا مشتق مقام اور روح وریحان اُ شُوْحٌ سے جب کوئی عورت ذامت سے دہوئیں گے اسلئے یہ نہیں وہ یہیں سَاعَةٌ حَاخَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ اِذَا الْفَارِعَةُ اور تنس نامور معلوم مجموع مشہود وَ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَا ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْ اور خلاصہ حوال قیامت کے یہ اور شفاعت اور اعراف اور نار اور در ...

حساب وقصاص کے بیان میں عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ فَلَا يَرٰى اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ اَمَامَهٗ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم میں سے ایسا شخص نہیں ہے مگر کلام کریگا وہ اپنی پروردگار سے قیامت کے دن اور نہوگا اسکے اور اسکے بیچ میں کوئی ترجمان پھر دیکھیگا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَاْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ باب ما جاء فی شان الحساب والقصاص

اسمائے قیامت

حساب وقصاص کی بیان

وہ اپنی داہنی طرف پس دیکھائی دیگی اُسی کوئی چیز مگر وہ جو آگی بھیجی اُسنی یعنی عمل اپنے پہر نظر کریگا بائین طرف اپنی اور نہ دیکھیگا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی اُسنی پہر دیکھیگا
اپنی موہنہ کے سامنی سو آگی نظر آویگی اُسکو دوزخ کہا راوی نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو طاقت رکھی تم مین سے اور جس سے ہوسکی بچاوی اپنا موہنہ دوزخ سے اگرچہ
ایک پہانک کہجور کے دیکر بچاسکی پہر جس سے جو ہوسکی اب کرلی ف روایت کے ہم سے ابوالسایب نے کہا اُنھی کہ بیان کی ہمسے یہ حدیث ایکروز وکیع نی اُنسے پہر جب فارغ ہوی وکیع
اُسکے بیان سے کہا جو شخص کہ یہان حاضر ہوا اہل خراسان سے اُسکو ضرور ہے کہ ثواب حاصل کرے اسحدیث کے پہیلانی اور بیان کرنے سے کہا ابوعیسے نی یہ اسلئی فرمایا اُنہون نے
کہ جہمیہ انکار کرتے ہین اس حدیث کا یعنے اللہ تعالے سے کلام کرنیکے منکر ہین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی متہم جہم جہمیہ ایک فرقہ ہی فرق باطلہ سی اور جہم بن صفوان کی طرف
منسوب ہے اور منکر ہے صفات آلہی کا اور رویت وکلام واستوا ونزول وبجی کا کہ قرآن واحادیث مین مذکور ہی اور اکثر اہل اسلام مین خصوصًا اس زمان پر فتن مین عقاید باطلہ
اُسکی ایسی سمائی ہین کہ چندین ہزار عوام کالانعام بلکہ بعض خواص ناس بہی اُن عقاید کو اہل سنت کی عقاید خیال کئے ہوی ہین حالانکہ وہ اُسی گمراہ فرقہ کی عقاید باطلہ ہین
اور سانتہ ہوگیا ہی اُس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی اُنہون نے عقاید فلاسفہ اور مفہومات حکما کو کتاب وسنت پر اور انکار کیا اُنہون نے نصوص قرآنیہ اور روایات
صحیحہ کا جو وارد ہوئی تہی صفات آلہیہ مین اور پہیل گیا فتنہ اُن عقاید باطلہ کا ایک جہانمین اور بہت بڑا مسئلہ کہ جسمین خلاف کیا جہمیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات
ہے اور آیات واحادیث صفات مین تین قول ہین اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتین قایم ہین قول اول یہ جاری کرو ان آیات واحادیث کو ظاہر قول ثانی یہ کہ
کل آیات واحادیث صفات خلاف ظاہر ہین قول ثالث یہ کہ ان آیات واحادیث مین سکوت کرنا ضرور ہی اب قول اول کے روسی جو جاری کرنیوالی ہین ان آیات واحادیث
کو ظاہر پر دو جماعتین ہین پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اوپر ظاہر اُنکے کے اور ٹہیراتی ہے اُنکی ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہہ ہین اور مذہب اُنکا باطل
ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق اُنکی طرف متوجہ ہوے رد کرنیکو دوسری جماعت ان دونونمین کے وہ ہی کہ جاری کرتی ہی ان آیتون کو اوپر ظاہر اُنکے کی جیسا کہ لایق ہے
سانتہ بزرگی اللہ تعالے کی جسطرح کہ جاری کرتی ہے اسم علیم وقدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا اُنکے اوپر ظاہر اُنکے کے جیسا کہ لایق ہے سانتہ جلال اللہ عزوجل کے
کیونکہ ظاہر اُن صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہین نو پیدا یا عرض ہین قایم سانتہ اُس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل
انکے بندونکے حق مین اعراض ہین اور موہنہ اور ہاتہ اور آنکہہ بندون کے حق مین اجسام ہین اور جب موصوف ہوا اللہ عزوجل اہل اثبات کے نزدیک سانتہ علم اور قدرت اور کلام و
مشیت کے اگرچہ انمین سے کوئی ایسا عرض نہین کہ جاری ہو اُس پر صفتین مخلوقین کے پس جایز ہوا یہ ہوا اللہ تعالے کا موہنہ اور دونون ہاتہ ایسی صفت اُسکی کہ جاری ہون اُنپر
صفات مخلوقین کے اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اسکو خطابی نے اور اور لوگون نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہی کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی ماموں کا بہی اسکی مخالف
نہین اور یہ امر واضح ہی کیونکہ صفات مثل ذات ہوتی ہین پس جب ذات آلہی ثابت ہے حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح صفات اللہ کی
ثابت ہین حقیقۃً بغیر اس امر کی کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہون پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہین سمجہتا ہون مین علم اوید کو مگر جنس سے اُس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور
ہین کہا جاویگا اُس سے کسطرح سمجہتا ہی تو ذات آلہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتی ہین اُسکی ذات کے اور مناسب
ہوتی ہین اُسکے حقیقت کے پس جو شخص نہ سمجہے صفات رب کو کہ لیس کمثلہ شیٔ ہین مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل مین اور دین مین کیا خوب کہا ہے
بعضون نے جو وقت کہی تجہکو جہمی کہ استوا کسطرح ہی اور کسطرح ہی اُترنا رب کا آسمان دنیا مین اور کسطرح ہین دونون ہاتہ اُسکی یا مثل اُسکے اور صفتون کو کہے تو کہنا اُسکو
کہ کسطرح ہی وہ ذات اپنی مین جب کہے جہمی اُسکی جواب مین کہ نہین جانتا کوئی اُسکو مگر وہی اور کنہ باری تعالی کی غیر معلوم ہے واسطی بشر کے پس تو کہہ اُسکو کہ علم
کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اُسکی صفت کی جسکی خود کیفیت معلوم نہو اور وہ دو گروہ کہ نفی کرتے ہین ان آیات کے
ظاہر کے یعنے کہتے ہین کہ ان آیتون کے باطن مین کوئی معنے ایسی نہین ہین کہ وہ صفت ہون باریتالی کی بلکہ اللہ تعالے کی کوئی ثبوتی صفت نہین ہے بلکہ صفات اُسکی یا
سلبی ہین یا اضافی یا مرکب ہین ان دونون سے اور ثابت کرتے ہین بعض صفات کو کہ وہ صفات سبعہ ہین یا ثمانیہ یا خمسہ عشریہ یعنی سات یا آٹہہ یا پندرہ ہین اور تاویل
کرتے ہین احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بہی دو قسم ہین ایک قسم تاویل کرتے ہین آیات کی اور مقرر کرتے ہین مراد کو جیسے کہتی ہین استو
بمعنے استولی ہے یعنے بمعنی غالب اور کہتی ہین مراد استو اسی علو مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اُسکے کا واسطی عرش کی یا بمعنے انتہا ہے خلق کے طرف اُسکے اور سوا اُسکی

اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسرے قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے اپنا ان آیات سے لیکن اسقدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو علم سے اب رہا تیسرا قول یعنے سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ مومنین سے کہتا ہی جایز ہے کہ ہو مراد ان آیات سے ظاہر معنے اُن کے کہ لایق ہوں ساتہ اللہ تعالیٰ کی اور جایز ہے کہ نہو صفت اللہ تعالیٰ کے اور اسپر حرکے اور اقوال ہیں اُنکے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہا وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہی کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑہتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کے یعنے اُسکی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجہی اور رد کرتی ہیں دل اور زبان کو اپنے سب باتوں سے اور ثواب اکثر آیات واحادیث کے روسے قول اول ہیں طریقہ دوسرے گروہ کا ہی کہ دلالت کرتے ہیں آیات واحادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے انتہی ماقال ابن تیمیہ فی الحموئیۃ اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہہ سب صفات محمول ہیں اپنی معنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لایق ہیں بلا تشبیہ وتاویل وبلا کیف وتعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائی خلف کا اور صفات آہی سے کہ ناطق ہوا اُسکے ساتہ قرآن اور وارد ہوی اُسکی ساتہ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عن عیسیٰ علیہ السلام تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قلوب العباد بین اصبعین من اصابع الرحمٰن یقلبہا کیف یشاء اور پنجے یعنے انا اُس پر تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور قریب ہونا ہی وہ اپنی خلق سے جیسا چاہے چنانچہ فرمایا وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور اسی قبیل سے ہیں دونوں ہاتہ چنانچہ فرمایا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ اور یمین وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ اور قبضہ یعنے مٹھی وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور قدم اور رجل اور وجہ اور عین اور نزول اور اتیان اور کلام اور قول اور ساق اور حقو اور جنب اور فوق اور استوا اور قوۃ اور قرب اور بعد اور ضحک اور تعجب اور حب اور کراہت اور مقت اور رضا اور غضب اور سخط اور علم اور حیوۃ اور قدرت اور ارادہ اور مشیت اور سمع اور بصر اور معیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہوے احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کے مجلس میں اور پڑہا الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ کو اور پوچہا کیف استوی یعنے کیونکر ہوا کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپنے فرمایا الاستواء معلوم والکیف مجہول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ یعنے استوا باعتبار معنی ظاہر کے معلوم ہے اور کیفیت اُسکی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اُسکے لفظ ومعنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفات آلیہ میں مثل ید ووجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوے **عن** ابن مسعود رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامۃ من عند ربہ حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ہٹیں گے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اُسکے رب کے پاس سے یہانتک کہ پوچہی جاویں اُس سے پانچ چیزیں اول عمر اُسکے کہ کس میں صرف کے دوسرے جوانی اُسکی کہ کس میں خرچ کی تیسرے مال اُسکا کہ کہاں سے کمایا اور چوتہے کس کام میں لگایا یا پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود کی روایت سے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کے اسناد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی معنی میں ابی برزہ اور ابی سعید سے بہی روایت ہے **عن** ابی برزۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدما عبد حتی یسأل عن عمرہ فیما افناہ وعن علمہ فیما فعل وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وعن جسمہ فیما ابلاہ ترجمہ روایت ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے یہانتک کہ پوچہا جاوے اُس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنی کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں گلایا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ بن جریج مولے ہیں ابی برزہ اسلمی کے اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون من المفلس قالوا المفلس فینا یا رسول اللہ من لا درہم لہ ولا متاع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المفلس من امتی من یأتی یوم القیامۃ بصلاۃ وصیام وزکوۃ ویأتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیقعد فیقتص ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقتص ما علیہ من الخطایا اخذ من خطایاہم فطرح علیہ ثم طرح فی النار ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلا خبر دو مجہے کہ مفلس کون ہے عرض کی صحابہ نے کہ مفلس ہمارے اصطلاح میں یا رسول اللہ وہ ہے کہ درہم ومتاع نہ رکہتا ہو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ ونماز وزکوۃ لیکر آوی اس صورت سے کہ برا کہا ہو کسیکو اور کہایا ہی کسیکو

صفات باری جو محمول ہیں معانی ظاہری پر بلا تشبیہ وتاویل وتعطیل کے خلاف الایق شان الوہیت ہیں

اور کہا گیا ہندال کسیکا اور بہایا ہو خون کسیکا اور مارا ہو کسیکو پس پٹہاوین اسکو اور بدلہ مین دیوین مظلوموں کو نیکیان اسکی پہر اگر نیکیان اسکی تمام ہو گئین اس سے پیشتر کہ بدلا پورا ہو اسکے ظلم کا تو لیے جاوین گناہ مظلوموں کے اور رکہدے جاوین اوسپر اور ڈالدیا جاوے دوزخ مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ عبدا کانت لاخیہ عندہ مظلمۃ فی عرض او مال فجاءہ فاستحلہ قبل ان یؤخذ ولیس ثم دینار ولا درہم فان کانت لہ حسنات اخذ من حسناتہ وان لم تکن لہ حسنات حملوا علیہ من سیاتہم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالے اس بندہ پر کہ جسپر کچہہ مظلمہ ہو اپنے بہائیکا اسکی عرت یا مال مین پہر آیا وہ اور اوس سے معاف کروالیا قبل مواخذہ آخرت کے اور وہان تو نہوگا درہم اور نہ دینار پہر اگر ہوئین اسکے نیکیان لیا جاویگا بدلا اسکی نیکیون سے اور اگر نہوئین نیکیان رکہدے جاوین گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی مالک بن انس نے سعید مقبری سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لتؤدن الحقوق الی اہلہا حتی تقاد الشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری دیی جاوینگی اہل حقوق کو حق اُنکے یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا بے سینگ والی بکری سے سینگ والی بکری کا ف اسماعیل ابی ذراور عبدالرحمن بن انیس سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی

باب

عن المقداد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کان یوم القیمۃ ادنیت الشمس من العباد حتی یکون قید میل او اثنتین قال سلیم بن عامر لا ادری ای المیلین عنی امسافۃ الارض ام المیل الذی تکحل بہ العین قال فتصہرہم الشمس فیکونون فی العرق بقدر اعمالہم فمنہم من یاخذہ الی عقبیہ ومنہم من یاخذہ الی رکبتیہ ومنہم من یاخذہ الی حقویہ ومنہم من یلجمہ الجاما فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ الی فیہ ای یلجمہ الجاما ترجمہ روایت ہے مقداد سے جو صحابی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا انہون نے سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہے جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جاویگا آفتاب بندون سے یہانتک کہ ہو جاویگا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنے اتنی فاصلہ پر ہوگا کہا سلیم بن عامر نے نہین جانتا مین کہ کونسی میل مراد لی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا مراد ہی مسافت زمین کی یعنی جسی کو کوس کہتے ہین یا سلائی جس سے سرمہ لگاتی ہین آنکہہ مین پس فرمایا آپنے پس پگہلا دیویگا انکو آفتاب پہر ڈوب جاوینگے وہ پسینے مین اپنے اعمال کے موافق سو کسیکو ہوپہنچیگا پسینہ ایڑی تک کسیکو دونون گھٹنون تک کسیکو کمر تک کسی کو مونہہ تک کہ مانند لگام کے ہو جاویگا پہر دیکہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اشارہ فرماتے تہے اپنی دست مبارک سے اپنی مونہہ کیطرف یعنے پسینا یون لگجاویگا اسکی مونہہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے ف اسماعیل ابن عمر اور ابی سعید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہمسے انور کرمانے انہون نے حماد بن زید سے انہون نے ایوب سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی یوم یقوم الناس لرب العالمین یعنے جسدن کہڑے ہونگے رب العالمین کے آگے فرمایا آپنے کہڑے ہونگے پسینے مین کہ اُنکے آدہی کانون تک ہوگا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیے ہمسے مسادی انہون نے عیسے اسی انہون نے ابن عون سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

باب ما جاء فی شان الحشر

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ حفاۃ عراۃ غرلا کما خلقوا ثم قرا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی من الخلائق ابراہیم ویوخذ من اصحابی برجال ذات الیمین وذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک انہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حشر مین لائے جاینگے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر ختنہ کے پہر پڑہی آپنے یہ آیت کما بدانا اول خلق نعیدہ الآیہ یعنے جیسے پہلی پیدا کیا ہمنے دوبارہ ویسی ہی پیدا کرینگے ہم وعدہ ہے ہماری ہمپر بیشک ہم کرنے والے ہین اور پہلے جسے کپڑے پہنائی جاوینگے خلایق مین سے ابراہیم علیہ السلام ہونگے اور لیجائینگے بعض اصحاب کو میرے داہنی طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائین طرف پہر مین کہونگا یعنے بائین طرف والون کے لئے اے رب یہ اصحاب ہین میرے پہر کہا جاویگا کہ تم نہین جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہون نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہی پیچہے لوٹتے اپنی ایڑیون پر جب سے کہ جدا ہوا تو اُن سے سو کہونگا مین جیسا کہا بندہ صالح نے یعنے عیسے علیہ السلام نے وکنت علیہم شہیدا الآیہ یعنے اگر عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین

فرصہ ہونا آفتاب کا قیامت مین

حشر کا بیان

اور اگر بخشے تو تو زبردست ہے حکمت والا ف روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنی نے دونوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کی مغیرہ جو کہ قولہ اور پہلی جیسی کپڑے پہنائینگے ابراہیم ہونگے اسلئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا مین سب سے پہلے اُتارے گئے اور آگ مین ڈالے گئے قولہ اور بعض کو بائین طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل ایمان درست نہو آدمی عذاب سے بچ نہین سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسول کیون نہو پھر اور کسیکی صحبت پر مفتخر ہونا اور مغرور ہوکر عمل مین سستی کرنا محض جہالت ہے اکثر صحبت یافتہ منافقین کے اس مرض مہلک مین گرفتار ہین تم نہین جانتے کہ کیا نئی بات نکالی اُنہون نے بعد تمہارے آہ معلوم ہوا کہ دین مین نئی بات نکالنا اور اُسپر عامل اور مُصر ہونا اس سے بڑکر کوئی گناہ نہین چنانچہ فرمایا آنحضرت نے دوسرے مقام مین شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے کہ لوٹتے اپنی ایڑیون پر یعنے مُرتد ہوگئے دین سے جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مانعان زکوٰۃ مرتد ہوگئے تھے عن بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالًا وَّرُكْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ ترجمہ بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتی تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ تم میدان حشر مین لائی جاوگی پیدل اور سوار اور گھسیٹے جائینگے بعضے لوگ اپنے مونہون پر ف اسباب ابن ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے

باب ما جاء في العرض

باب ما جاء في العرض باب آخرتی روبکاریون کے بیان مین عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے اور روبکاری مین آوینگے لوگ قیامت کے دن تین بار پھر دو بار مین گفت وشنید اور عذر و معذرت سے اور تیسری بار اُڑینگے نامۂ اعمال ہاتھ مین کوئی داہنے ہاتھ مین لینے والا ہے کوئی بائین مین ف اور صحیح نہین یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہین ابی ہریرہ سے پس کوئی راوی درمیان کے بیچ مین چھوٹ گیا ہی اور سند متصل نہین اور روایت کے بعضون نے علی بن عیسیٰ سے اور وہ رفاعی ہین اُنہون نے حسن سے اُنہون نے ابی موسیٰ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ؛

باب منه باب مناقشة الحساب

باب منہ باب مناقشہ حساب کے بیان مین عن عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو سختی کیا گیا اور نقیر و قطمیر سے پوچھا گیا حساب مین ہلاک ہوا مین نے عرض کیے یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جسکو ملی کتاب داہنی ہاتھ مین اُس سے حساب لیا جاویگا آسانی سے فرمایا آپنے وہ فقط عملونکا روبرو کر دینا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے یہ الفاظ بھی ابن ابی ملیکہ سے

باب منه باب سنده لا خير في

باب منہ باب سندہ لا خیر فی بیان مین عن اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَاذِجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اَاْتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ فَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اَاْتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيَمْضِيْ بِهٖ اِلَى النَّارِ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائینگے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ وہ بچہ ہے بہٹیر کا یعنے کمال فرلت سے لاوینگے پھر کھڑا کیا جاویگا اللہ تعالیٰ کی سامنے پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ دیا مین نے تجھکو مال و اسباب اور عنایت کیے تجھکو لونڈی اور غلام اور انعام کیا مین نے تجھپر پھر کیا عمل کیا تو نے سو کہیگا جمع کیا مین نے اُس مال کو اور بڑہایا اُسکو اور چھوڑا اُسی دنیا مین اُس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھیر بھیج دنیا مین کہ مین اُسے لیکر آؤن سب کا سب تب فرماویگا اللہ تعالیٰ دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنے صدقات و خیرات مین دیا ہو پھر کہیگا ای رب مین نے تو جمع کیا اور بڑہایا اور چھوڑا اُسی زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھیر دنیا مین پھر کہ مین سب لیکر آؤن اور یہ اُس بندیکا حال ہوگا کہ اُسنے کسی امر خیر مین مال نخرچا ہوگا پھر لیجائینگے اُسی دوزخ مین کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیے یہ حدیث کئی لوگون نے حسن سے اور کہا اُسکو اُنہین کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معقولہ نہ ٹھہرایا اور اسمٰعیل بن مسلم ضعیف سمجھے جاتے ہین حدیث مین اور ابا بن ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے یہ روایت ہے عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّوَلَدًا وَّسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِيْ يَوْمِكَ هٰذَا فَيَقُوْلُ لَا فَيُقَالُ لَهُ الْيَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائینگے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرماویگا بارتعالیٰ اُس سے کیون مین نے تجھکو ندیے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نکر دیا تیرا چارپایون کو اور کہتی کو اور چھوڑ دیا

تجھے کہ رئیس بنا پہرے تو م کا اور چوتھا لیا کہ اُنسے بہتر تھے خیال تہا کہ ایکدن مجھ سے ملنا ہے تجھکو اور وہ دن ہے آجکا روہ کہیگا مجھے تو خیال نتہا اسکا فرمادیگا اللہ تعالیٰ سو آج میں تجھ
بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھولگیا تہا دنیا میں معنے حکم بھولنے سے مُراد ہی کہ آج کی دن چھوڑ دونگا میں تجھی عذاب میں پڑا رہیگا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہی ایسی ہی تفسیر
کے ہی بعض اہل علم نے اس آیت کے یہ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ معنے آج کے دن ہم اُنکو بھول جائینگے یعنی چھوڑ دینگے اُنکو عذاب میں پڑا ہوا **باب** مِنْهُ باب زمین کے گواہی کے بیان

میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذَا اَخْبَارُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پڑہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یعنے اُسدن بیان کریگی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں اُسکی عرض کی اُنہوں نے اللہ اور رسول
خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اخبار اُسکے یہ ہیں کہ گواہی دیگی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اُس عمل کے جو کیا اُسنی اُسکی پیٹھ پر اسطرح کہ کہیگی وہ عمل کیا اُسنے ایسا اور ایسا فلان
فلان دن میں فرمایا آپنے اسی کا حکم دیا اس میں کو اللہ تعالیٰ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الصُّوْرِ باب صور کے بیان میں **ترجمہ** صور کی حقیقت

میں کئے قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جسمیں مجاہد نے کہا صور مثل اُسکی مانند بُوق کے ہے بعضوں نے کہا صور جمع ہی صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا
اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اسکی موید ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ
قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ آیا ایک گنوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے فرمایا آپنے ایک نرسنگا ہے کہ اُسمیں پھونکا جاویگا یعنے قیامت
کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کئی لوگوں نے یہ حدیث سلمان تیمی ہی اور نہیں جانتے ہم اُسے مگر اُنہیں کے روایت سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر آرام کروں میں
اور صاحب قرن کا یعنے اسرافیل علیہ السلام قرن کو مونہہ میں لیئے ہوئے ہی اور کان لگائی ہوئی ہی کہ کب حکم ہووے پھونکنے کا کہ اُسیوقت پھونک دی سو گویا یہ سخت گذرا اصحاب پر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپنے کہو تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنے کافی ہے ہمکو اللہ تعالیٰ اور اچھا وکیل ہے اللہ پر توکل کیا ہمنے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروے
ہے کئی سند وں سے عطیہ سے اُنہوں نے روایت کی ابی سعید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** مَا جَاءَ فِيْ شَأْنِ الصِّرَاطِ باب صراط کے بیان میں **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ

بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے شعار مومنوں کا پل صراط پر یہی ہے اے رب سلامت رکھ سلامت رکھ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت سے **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا
تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ
لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ شفاعت کریں میرے قیامت کے دن فرمایا آپنے میں
کرونگا ایسا ہی میں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کہاں ڈہونڈوں میں آپکو فرمایا پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈہونڈہیو میں نے کہا اگر وہاں نہ ملونمیں آپسے فرمایا ڈہونڈہیو میزان کے پاس
میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملونمیں آپسے فرمایا ڈہونڈہیو مجھے حوض کوثر پر اور میں خطا نکرونگا اس تین مواطن سے یعنے خواہ نخواہ ملونگا انہیں تین مقاموں سے کسے مقام پر **ف**

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **باب** مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ باب شفاعت کے بیان میں **ترجمہ** شفع اور شفاعت مصدر ہے معنے اُسکی سوال کرنا ہے
واسطے تجاوز کے جرایم و ذنوب سے اور مُشفع بکسر فا وہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فا جسکی شفاعت قبول کیجاوے اور تشفیع قبول کرنا شفاعت کا اُسی سی ہے
حدیث اِشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنے شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی پس تُشَفَّعْ کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لام آتا ہے تو شفاعت عظمیٰ مراد ہوتی ہے چنانچہ
حدیث اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ میں تذکرہ ہے شفاعت عظمیٰ کے عنایت ہونیکا اور نہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیا بلکہ علما اور شہدا کو بھی مراد ہے شفاعت صاحب کبائر کی کہ
مخصوص ہے خاتم رسالت کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبھی رد نہو یا شفاعت اُسکے کہ جسکے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنے سوا شفاعت عظمیٰ کے کبھی تفصیل

اعمال امت کے لئے ہے میزان پر کبھی خروج کی لئی ہے نار سے کبھی اوخال جنت کے لئی بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لئے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں سے کبھی تقلیل مکث میں اسیطرح شفاعت کبھی برفع درجات کی لئے ہی جنت میں کبھی دخول اسم جنتی کے لئے بہشت میں کبھی اقامت تندم کے لئے صراط پر کبھی تکثیر حور کی لئے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا انا اول شافع وادل مشفع اور مشفع بفتح فا ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جسکی شفاعت قبول کیجاویگی اور فرمایا آپ نے انا اول شافع فی الجنۃ مراد اس سے دخول جنت ہی یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیوذن لہ فی الشفاعۃ مراد اس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت اراحت اہل موقف کے لئے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسیطرح رفع درجات کے لئی جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسکی شفاعت کا ہے جسمیں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء و صلحا علی الخصوص بشفاعت سید الانبیاء و سند الاصفیا باسانید صحیحہ ثابت ہی اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابو طالب کو میری شفاعت نفع دیگی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہ کو ویسی ہے موجب ثواب و اجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اشفعوا تؤجروا یعنے شفاعت کرو تاکہ اجر حاصل ہو اور آیہ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنے لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ میں ہے مراد ہے یعنے جفت اور طاق اور حدیث اُمر بلال ان یشفع الاذان میں ہے یہی مراد ہے یعنے اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ والشفع والوتر میں شفع سے یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے ملکر جفت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی و نظیر اسکا مفقود ہی اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت و جوڑا موجود ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَمَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِیْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِی الْحَدِيْثِ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ يَا رَبِّ اُمَّتِیْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر

الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الابواب ثم قال والذي نفسي بيده ان ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة و هجر او كما بين مكة وبصرى ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ لائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت پہر اٹھایا آپ نے اسمیں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پسند آتا تھا وہ آپکو پہر نوچا آپنی ایکبار اسمیں سے اپنی دندان مبارک سے پہر فرمایا میں سردار ہونگا لوگون آدمیون کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیون اسلئے کہ جمع کریگا اللہ عزوجل اگلے پچھلے لوگون کو ایک چٹیٹر زمین پر پہر اسطرح اکہٹا ہونگے کہ سنا سکیگا انکو آواز ایک پکارنیوالا اور دیکھ سکیگا انکو صاحب بصر اور قریب ہوگا انسے آفتاب اور لوگونکا غم و کرب اسقدر پہونچ کو ایک چٹیٹر زمین پر پہر اسطرح اکہٹا ہونگے کہ سنا سکیگا انکو آواز ایک پکارنیوالا اور دیکھ سکیگا انکو صاحب بصر اور قریب ہوگا انسے آفتاب اور لوگونکا غم و کرب اسقدر پہونچ جاویگا کہ طاقت نرکھہ سکینگے اور متحمل نہ ہو سکینگے وہ اسکی سو کہینگے بعضے لوگ بعض سے کیا نہین دیکھتے ہو کہ کہانتک پہونچی مصیبت تمہاری کیا دیکھتی نہین تم ایسے شخص کو جو شفاعت کری تمہارے تمہارے رب کے پاس سو کہینگے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ ابو البشر ہین پیدا کیا اللہ تعالے نے آپکو اپنی دست مبارک سے اور پہونکی آپ مین اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا فرشتون کو کہ انہون نے سجدہ کیا آپکو سو شفاعت کیجئے ہماری اپنی رب کے پاس کیا دیکھتی نہین آپ کہ ہم سب کس بلا مین گرفتار ہین کیا دیکھتی نہین آپ کہ کہانتک پہونچی مصیبت ہمارے سو کہینگے انکو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہی کہ نہین غصہ ہوا ایسا کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اسکی بعد اور اسنی مجھے منع فرمایا تھا ایک درخت سے سو نافرمانی کی مین نے اس تعالے شانہ کی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کی پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای نوح تم پہلے رسول ہو کہ بھیجے گئی زمین والون کیطرف اور نام رکہا تمہارا اللہ جل جلالہ نے بندہ شکر گذار شفاعت کرو ہمارے اپنے پروردگار کے پاس کیا نہین دیکھتے تم ہم کس بلا مین ہین کیا نہین دیکھتے تم کہ کہانتک پہونچی مصیبت ہماری سو کہینگے انسے نوح علیہ السلام میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہی دن غصہ مین ایسا کہ کبھی غصہ مین نہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اسکی بعد اور میرے واسطے ایک دعا تھی مقبول اور مستجاب تھی تو وہ خرچ کر دی مین نے اپنے قوم کی ہلاکت کے لئی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کی پاس جاؤ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس سو آوینگے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے اے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل اسکی زمین والون مین سے سو شفاعت کرو ہمارے واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا مین ہین سو وہ کہینگے بیشک میرا رب ایسا غضبناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہوا تھا اور نہوگا اور مین نے تین جھوٹ بولے پہر ذکر کیا انکو ابو حیان نے اپنے روایت مین نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے موسے علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای موسی تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تمکو اللہ تعالی نے ساتہ اپنی رسالت کی اور کلام کے تمام لوگون پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہین دیکھتے تم کہ ہم کس بلا مین ہین سو وہ کہینگے بیشک رب میرا آج کی روز اسقدر غضبناک ہے کہ کبھی ایسا نہوا نہوگا اور مین نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہین حکم ہوا تہا مجھے اسکے مارنیکا مجھے آج اپنے جانکی فکر ہے نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کی پاس جاؤ جیسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے سب جیسے علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای عیسی تم رسول ہو اللہ تعالے کی اور کلمہ اسکا ہو کہ ڈالا اسنی مریم کیطرف اور روح ہو اسکی طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگون سے گود مین اور پیدا ہوگئی ہو بغیر اسباب والد کی فقط اللہ کے کن فرمانی سے یعنے اپنی مان کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہین دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت مین ہین پہر کہینگے حضرت عیسے علیہ السلام بیشک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا کہ کبھی نہوا تہا اور نہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسے نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کی پاس جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آئینگے وہ سب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہینگے ای محمد تم رسول ہو اللہ عزوجل کے اور خاتم الانبیا ہو اور بخشی گئی تمہارے لئی گناہ تمہاری اگلے پچھلی شفاعت کرو تم ہماری اپنی پروردگار کے پاس کیا نہین دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا مین ہین سو مین چلونگا اور آؤنگا نیچے عرش کی اور گر پڑونگا سجدہ مین اپنی رب کے تعظیم کے لئی پہر کہولیگا اللہ تعالے میری جبان و لسان پر اپنی محامد اور حسن ثنا کو اسقدر کہ نہ کہولا ہوگا کسے پر مجھ سے پہلے پہر کہا جاویگا مجھ سے ای محمد اٹہاؤ سر اپنا اور سوال کر تم پاؤگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی پہر اٹہاؤنگا مین اپنا سر اور کہونگا اے رب امتی امتی اے رب امتی امتی مانگتا ہون مین نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہون مین نجات اور فلاح اپنی امت کی پہر فرماویگا باری تعالی شانہ اے محمد داخل کر تم اپنی امت مین سے اُن لوگون کو جن پر حساب و کتاب نہین ہی داہنی دروازی مین سے جنت کی اور وہ لوگ شریک ہونگے اور دروازون مین ہی لوگون کے یعنے داخل ہونی مین پہر فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتہ مین ہے کہ دو پٹ مین جنت کی جیسا کہ درمیان سے ایسا فاصلہ ہے جیسا کہ مکہ اور ہجر مین یا جیسا مکہ اور بصری مین ف اسمیں ابی بکر صدیق اور عتبہ بن عامر اور ابی سعید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معتبر ہے قولہ اٹہایا دست اور اچھا لگتا تہا اسکو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اسلئی حضرت کو پسند تہا قولہ فَهَشَّ نَهْشَةً یعنے نوچا ایکبار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بہی وارد ہوا ہے

اور اگر بشین معجمہ پڑھا جاوے تو معنے اسکے نوچنا گوشت کا مثلہ پرسی ذات کی کسار دن سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا داڑھوں سے (حاشیہ از قالہ الطیبی) قولہ مین سردار ہون آدمیون کا غرض یہ کہ دو معنے ہین اول تو اسکے متصرف کے جو چاہے سو کرے اس معنی کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چیز کے مالک نہین بلکہ سوای باریتعالی کے یعنی کسی مین یہ پاے نہین جاتی اس معنے سے حدیث مین وارد ہوا انا سید ولد آدم یعنے سید الدہر ہی ہون اور دوسرے معنے یہ ہین کہ جب بارگاہ کا حکم مالکون کی طرف اترتی تو پہلے اُس شخص پر اترتی اور وہ سب لوگون کو سنا دیوے اس معنے کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سردار ہین چنانچہ اس حدیث مین اسی معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات مین سے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہین وہ اُس ذات مقدس کے لئے جیسے کہ ثابت ہین سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف انکو ثابت کرنا ضرور ہے نہین انکار کیا انکا مگر ملاعنہ جہمیہ نے قد لعنہم اللہ اور فرمایا اللہ عزوجل نے لما خلقت بیدی اور نہ انکار کیا ابن بزرگی کا آدم علیہ السلام کے شیطان تک لئے ہے اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا مین تیرے قدرت سے نہین بنا ہون پس باطل ہوا قول اُنکا جو تاویل کرتے ہین اسکے ساتھ قدرت اور قوت وغیرہا کی اور نہ انکار کیا اسکا یہود نے بلکہ عیب لگایا اُسکو معلول ہونیکا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہوگئے وہ فقط عیب لگانے سے اُسمین پھر کیا حال ہوگا اُنکا جو بالکل اُسکی نفی کے درپی ہین اور تفسیر معالم التنزیل مین ہے یَدُ اللّٰہِ صِفَۃٌ مِنْ صِفَاتِ ذَاتِہٖ کَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْہِ وَقَالَ جَلَّ ذِکْرُہٗ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِصِفَاتِہٖ فَعَلَی الْعِبَادِ فِیْھَا الْاِیْمَانُ وَالتَّسْلِیْمُ وَقَالَ اَئِمَّۃُ السَّلَفِ وَاَھْلُ السُّنَّۃِ فِیْ ھٰذِہِ الصِّفَاتِ اَمِرُّوْھَا کَمَا جَاءَتْ بِلَا کَیْفٍ یعنے یدا یک صفت ہے اللہ تعالی کے صفات ذات مین سے مانند سمع اور بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے لما خلقت بیدی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اُس تعالی شانہ کے برکت والی ہین اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتون کو اور واجب ہے بندون پر ایمان لانا اُنپر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتون کے بابت کہ جاری کرو انکو جیسے آئی ہین بلا کیف انتہی قولہ نفسی نفسی یعنے میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اُسکی کرے (مجمع) قولہ وہ خرچ کرے گی مین نے اپنے قوم کی ہلاکت کے لئے آہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور مین نے اپنے دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کے شفاعت مین خرچ کرونگا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد ہی یہ دعا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا قولہ اور مین نے تین جھوٹ بولی الخ یہ کفار سے آپنی فرمایا جب اُنہون نے اپنے میلہ مین بلایا اِنِّیْ سَقِیْمٌ یعنے مین بیمار ہون اور جب کفار نے پوچھا تو نے ہمارے بتون کو توڑا تو آپنے فرمایا بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ یعنے بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپکا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا انتہی فائدہ نووی نے کہا ہے کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اُسکا سمعاً بدلیل قولہ تعالی یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا اور روایات صحیحہ اسقدر ثبوت شفاعت مین وارد ہوئی ہین کہ تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اسپر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اسلئے کہ انکا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد فی النار ہین اور استدلال کیا انہون نے ان آیتون سے مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ اور آیۃ فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشَّافِعِیْنَ اور جواب دیا ہی اہل سنت نے کہ مراد آیۃ اول مین ظلم سے شرک ہے اور آیۃ ثانی کفار کے حق مین ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کے تاویل یہ کرتے ہین کہ مراد ان سب شفاعتون سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحۃً اُنکے بطلان مذہب پر دال ہین اور مثبت ہین خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات کے اہوال موقف سے اور یہہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لئے تیسرے رفع درجات کے لئے چوتھے خروج مذنبین کے لئے نار سے کہ خروج اُن کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے پانچوین زیادت رفع درجات کے لئے **بَابٌ مِنْہُ** دوسرا باب اسی بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لئے میرے اُمت سے **ف** اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ لِیْ جَابِرٌ یَا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْ اَھْلِ الْکَبَائِرِ فَمَا لَہٗ وَلِلشَّفَاعَۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میرے امت کے اہل کبائر کے لئے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجھہ سے جابر نے اے محمد جو نہو وے اہل کبائر سے اُسے شفاعت سے کیا تعلق **ف**

فائدہ جلیلہ صفات باریتعالی کا بیان

یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مترجم یہاں مراد ہی شفاعت مراد ہی جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہ مطلب جابر کے قول کا عن ابی امامۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی مترجم روایت ہے ابی امامہ سے انہوں نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کریگا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کو نہ حساب ہے اوپر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم جہمیہ اس حدیث کو منکر کف افسوس ملتی ہیں معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتی ہیں غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور موولین بہر حال جان ہارتی ہیں محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہی وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا اُنکے کیفیت کو علم الٰہی پر اور الفاظ محمول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل وبلا تشبیہ وتعطیل حسبنا اللہ ونعم الوکیل وھو الھادی الی سواء السبیل عن عبد اللہ بن شقیق قال کنت مع رھط بالبلیاء فقال رجل منھم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول اللہ سواہ قال سوای فما قام قلت من ھذا قالوا ھذا ابن ابی الجذعاء مترجم روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ البلیا میں سو کہا ایک مرد نے اُنمیں سے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ داخل ہونگے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کی لوگوں سے بڑھکر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ مرد سوا آپکے ہے فرمایا آپ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جبھی یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابی الجذعا ہی ف یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہے اور ابن ابی الجذعا کا نام عبد اللہ ہی اور اُنکی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے مترجم مراد اُس شخص سے عثمان ہیں یا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہما عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام من الناس ومنھم من یشفع للقبیلۃ ومنھم من یشفع للعصبۃ ومنھم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنۃ مترجم روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کوئی شفاعت کریگا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی اُنمیں سے شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کریگا ایک عصبہ کے اور کوئی شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگے جنت میں ف یہ حدیث حسن ہے مترجم فئام کہا ہی بعضوں نے کہ جمع ہے فئہ کی اور فئہ یعنے جماعت اور بعضوں نے کہا فئام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اسکا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ جماعت ہے کہ اوپر اسکی دس سے چالیس تک ہوں عن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی ات من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وھی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا مترجم روایت ہے عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آنیوالا میرے پاس آیا میرے رب کیطرف سے اور مجھے مخیر کیا اس بات میں کہ داخل ہو میری نصف اُمت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اُسکے واسطے ہی جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اُسنے اللہ تعالے کا کسی چیز کو ف اور سرد ہوئی یہ حدیث ابو المثنی یہی وہ روایت کرتی ہیں ایک اور صحابی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ آنحضرت سے اور نہیں ذکر کرتے اُسمیں عوف بن مالک کا مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیچہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سی کچھ بہرہ نہیں اور جبتک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات یہ بھی ہے اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع المشرکین باب ما جاء فی صفۃ الحوض باب حوض کوثر کے بیان میں عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی فی حوضی من کاباریق بعدد نجوم السماء مترجم روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانھم یتباھون ایھم اکثر واردۃ وانی ارجو ان اکون اکثرھم واردۃ مترجم روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں آپسمیں ایک دوسرے پر اسبات میں کہ کسکی حوض پر پانی پینے والی زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنے اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اس حدیث کو عبد الملک نے یہ حدیث حسن ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور نہ ذکر کیا اُسمیں سمرہ کا اور وہ صحیح تر ہے باب ما جاء فی صفۃ اواني الحوض باب ظروف حوض کے بیان میں عن ابی سلام الحبشی قال بعث الی عمر بن عبد العزیز فحملت علی البرید فلما دخل علیہ قال

یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلَیَّ مَسِیْرِیْ اِلَی الْبَرِیْدِ فَقَالَ یَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْکَ وَلٰکِنْ بَلَغَنِیْ عَنْکَ حَدِیْثٌ تُحَدِّثُہٗ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِہَنِیْ بِہٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ حَدَّثَنِیْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ وَمَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوَابُہٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَھَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیْہِ فُقَرَاءُ الْمُھَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُؤُسًا الدُّنْسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَھُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰکِنِّیْ نُکِحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِیَ السُّدَدُ نُکِحْتُ فَاطِمَۃَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِکِ لَا جَرَمَ اَنِّیْ لَا اَغْسِلُ رَاْسِیْ حَتّٰی یَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِیَ الَّذِیْ یَلِیْ جَسَدِیْ حَتّٰی یَتَّسِخَ ترجمہ

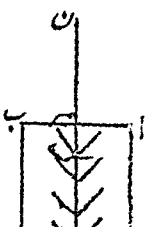
روایت ہے ابی سلام حبشی سے کہا انہوں نے بھیجا میرے پاس عمر بن عبد العزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا بریدپر پھر جب داخل ہوا میں اُن پر کہا ای امیر المؤمنین شاق گذری مجھ پر سواری بریدکی فرمایا عمر بن عبد العزیز نے ای ابو سلام مجھی یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اسی لئی تکلیف دی کہ میں نے سُنا ہی کہ تم ایک حدیث بیان کرتی ہو بواسطۂ ثوبان کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی حوض کوثر کی پاہیں تو میں نے چاہا کہ تُجھ سے بالمشافہ سُن لُوں کہا ابو سلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اُسکا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہی شہد سی آبخوری اُسکی جتنی آسمان کے تاری جو پیے ایکبار اُسمیں سے پیا پیاسا نہوگا بعد اُسکی کبھی پہلے جو لوگ اُسپر آئینگے فقرائی مہاجرین ہونگے گرد آلود سر اُنکے میلی کچیلی کپڑے نکاح نہیں کرتے نازپروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولی جاتی اُنکے لئی دروازی کہا عمر بن عبد العزیز نے ولیکن میں نے تو نکاح کیا نازپروردہ عورتوں سے اور کھولی گئی میرے لئی دروازی نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبد الملک سے مگر اتنی بات تو ضرور ہے کہ میں نہیں ہوتا اپنا سر جبتک کہ چکٹ نہ جاوی اور نہیں دھوتا اپنی وہ کپڑی کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہوں ۞ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہی یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سی اُنہوں نے روایت کی ثوبان سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے مترجم برید لفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمہ ترمذی میں کہا ہی بریدوہ خچر ہی کہ بارہ میل کے سواری کے لئے مستعد رکھیں اور عمّان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع کہی شام میں اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقا ایک شہر ہی شام میں اور عدن جزیرہ مشہور ہی کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اسپر ہے کہ سامع کی ذہن میں اُسکی بڑائی آجاوے یہ مقصود نہیں کی مقدار اُسکا بعینہ مذکور ہو اسلئے ہر مقام میں حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا قولہ نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت نازپروردہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی اُنکے خطبہ کو قبول نکری قولہ اور نہیں کھولی جاتی دروازی یعنے کسیکے دروازی پر اذن مانگی داخل ہونیکا تو اذن نہ ملی غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے دنیا میں رہے ہیں اور کسیطرح کا جاہ و منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ و افتخار عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اٰنِیَۃُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَکَوَاکِبِھَا فِیْ لَیْلَۃٍ مُظْلِمَۃٍ مُصْحِیَۃٍ مِنْ اٰنِیَۃِ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرُ مَا عَلَیْہِ یَعْرُضُہٗ مِثْلُ طُوْلِہٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَۃَ مَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سی کہا انہوں نی عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے فرمایا آپنے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے بیشک برتن اُسکی آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اُس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھلگیا ہو اور دودھ سے برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جسنی پیا اُسمیں سے کبھی پیاسا نہوگا آخر وقت تک عرض اُسکا طول کے برابر ہی یعنے جو کوہ سے عمان سے ایلہ تک پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سی زیادہ میٹھا ۞ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور اسبابین حذیفہ بن الیمان اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سی بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض میرا کوفہ سی جیرا سود تک ہے مترجم قولہ برتن اُسکی آسمان کے تاروں سے الخ یعنے جس شب میں اندھیرا ہو چاندنی نہو اسلئے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تاری نظر نہیں آتی اور ابر فلک سے کھل گیا یعنے مینہہ برس کر بدلی کھل گئے ہو کہ جو سماء گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئے حایل نہو رائی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تاری کثرت سے چمکتے ہوئے ان گنت نظر آتی ہیں اُس سے زیادہ برتن ہیں اُس حوض کے **باب** اُن لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُعِلَ یَمُرُّ بِالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَمَعَھُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَمَعَھُمُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَلَیْسَ مَعَھُمْ اَحَدٌ حَتّٰی مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِیْمٍ فَظَنَنْتُ

اُن لوگوں کا بیان جو بغیر حساب کے داخل جنت ہونگے

من هذا فقيل موسى وقومه ولكن ارفع رأسك فانظر قال فاذا ممر سواد عظيم قد سد الأفق من ذا الجانب ومن ذا الجانب فقيل هؤلاء أمتك ومعهم
سبعون ألفا يدخلون الجنة بغير حساب فدخل ولم يبينوا له ولم يفسر لهم فقالوا نحن هم وقال قائلون هم أبناؤنا الذين ولدوا
على الفطرة ولا إسلام فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال هم الذين لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فقام
عكاشة بن محصن فقال أنا منهم يا رسول الله قال نعم ثم جاء آخر فقال أنا منهم فقال سبقك بها عكاشة ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے
کہ جب شب معراج میں تشریف لیگئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو گذری آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ ایک قوم تھی یعنے انکی امت اور گذری ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکی
ساتھ ایک رہط تھی اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہانتک کہ گذرے آپ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہہ کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اور انکی
قوم ولیکن تم بلند کرو اپنا سر اور نظر کرو تو یکایک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا انہی کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے
کہ یہ تمہاری امت ہے اور انکے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ وہ داخل ہونگے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہانتک فرما کر آنحضرت گھر میں تشریف لیگئی اور لوگوں نے پوچھا
کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپنی تفسیر میں انکی سو بعض اصحاب کہنے لگی شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنے ہم اصحاب آپکی اور بعضوں نے کہا وہ وہ ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے
پھر نکل آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتی ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں اور اپنی رب پر توکل کرتی ہیں سو کھڑے ہوگئے عکاشہ
بن محصن اور عرض کی کہ میں انمیں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنی ہاں پھر آئی دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی انمیں ہوں فرمایا آپنے سبقت کی تمپر عکاشہ نے ۞ اس
باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ممر جم رہط جماعت مردونکی جو دس سی کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو انمیں کوئی عورت
اور واحد اسکا اسکی لفظ سی ہیں اور جمع اسکے ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آتی ہے اور تصغیر اسکی رہیط ہی اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کے
اور وا حداسکا اسکی لفظ سی ہیں اور جمع اسکے ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آتی ہے اور تصغیر اسکی رہیط ہی اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کے
اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور اعتماد کرنا غیر پر اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دی اور اسکی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و
سکنات میں کسیکو متصرف نجانکر کما لمیت فی ید الفعال لما یرید کے سامنی ہو جاوے اور نظر اپنی اسباب پر نہ کرے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی ظنی وہمی
یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیر ہونیکا مباشرت ان افعال کے منافی توکل نہیں بلکہ ترک اسکا جہل و سفاہت ہے اور موجب اثم و معصیت اور ظنی وہ کہ
جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اسکے عامۂ خلایق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداوات بادویۂ طبیہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اسکے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط
اور پرہیز عادت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعای صالحین سے دوسری روایت میں تصریح وارد ہوئی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل
کردے قولہ سبقت کی تم پر عکاشہ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ تھی گویا آپکو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہو سکتا
ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئی بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اسکے ہیں اور لوٹ گئی انکی تلوار مدرسے کے دن پس دی آنحضرت نے انکو ایک
چوب یا شاخ خرمای خشک شک راوی سی ہے سو ہو گئی انکے ہاتھ میں شمشیر اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت نے انکو بہشت کی اور وہ خصلای صحابہ
سے تھی اور وفات پائی خلافت صدیق میں زمن ردت میں اور عمر مبارک انکی چونسٹھ سال ہے روایت کیا انسی ابوہریرہ اور ابن عباس نے اور بہن انکی ام قیس بنت محصن ہیں
(شرح مشکوۃ) عن انس بن مالك قال ما أعرف شيئا مما كنا عليه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أين الصلوة قال أو لم تصنعوا

فی صلاتکم فما قد علمتم ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شے انمیں سے جیسے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ ابو عمران جونی کہتے ہیں کہا میں نے کہا نماز فرمایا انس نے کیا تم نے کمی نہیں نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنے انمیں بھی تم سستے اور کاہلی کرتے ہو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے مترجم اللہ اللہ اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زمان معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا اور ظہور تصور ایقان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانی کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جاوے کہ وفات مبارک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو برس کامل ہونیکو ہیں دو چار باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل دریخ و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضہ اقتدار میں آگئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امر جہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان بیدار روتی ہیں اور زمانہ غفلت سوتی ہیں اور نہ انمیں جوش مردانہ نہ انمیں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل اسلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان پاس محبوب اسپر وقوف نہ اسپر شعور ہزارہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانہ زاغ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنا فی مصیبتنا واخلف لنا خیرا منھا عن اسماء بنت عیس الخثعمیۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال وبئس العبد عبد تجبر واعتدے ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سھی ولھی ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتا وطغی ونسی المبتدا والمنتھی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین بالشبھات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد عبد ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ ترجمہ روایت ہے اسماء بنت عیس سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھولگیا خدای بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اسنے اور زیادتی کی اور بھولگیا جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ بھولگیا اور کہیل میں مشغول ہوگیا اور بھولگیا قبروں کو اور بڑیوں کے گل سڑ جانی کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اسنے اور سرکشی کی اور بھولگیا اپنے ابتدائی خلقت کو اور انتہائی کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شبہوں کے برا ہے وہ بندہ کہ اسکو طمع کھینچے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اسکو ہوائی نفسانی گمراہ کرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اسکو حرص ذلیل کرتی ہے ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہیں عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مؤمن اطعم مؤمنا علی جوع اطعمہ اللہ یوم القیمۃ من ثمار الجنۃ وایما مؤمن سقی مؤمنا علی ظمأ سقاہ اللہ یوم القیمۃ من الرحیق المختوم وایما مؤمن کسا مؤمنا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کہلاوے کسی مومن کو بھوک کے وقت کہلاوے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میوہ دن سے اور جو مومن کہ پلاوے کسی مومن کو پیاس کے وقت پلاوے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مومن پہناوے کسی مومن کو ننگی بدن ہونے کے وقت پہناوے گا اسے اللہ تعالیٰ سبز حلوں سے جنت کے ف یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ابو ہارون عبدی سے اسنے روایت کیا ابی سعید سے موقوفا اور یہ صحیح ہے نزدیک اور اشبہ مترجم رحیق نام ہے شراب کا مختوم مہر لگی ہوئی اسکے شیشہ پر عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرا اول شب سے چلا اور جو اول شب سے چلا منزل کو پہونچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کے گران قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی جنت ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی النضر کے روایت سے مترجم حم تولہ جو ڈرا یعنے شب خون سے کہ ایک قوم رات کو آکر لے بستی اور شہر لوٹیگی اور زن و بچہ کو قتل کریگی پھر اول شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہونچگیا یہ حضرت نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا اسنے کہ لیگا اور نہیں اسپر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دایا سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنیکا طریقہ اختیار کیا اور عادات سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں تو صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہونچگیا اور راحت پائی اور جو نکلا نہ چلا فوج نے آکر اسکا مال لوٹا اور اسکے اہل و عیال اسیر کئے اور وہ ہلاک ہوگیا اور سامان خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جاوی اسیطرح جنت مسلمانوں کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اسکی بہت گران ہے جب تک رضای مولی نہو اسکا ملنا دشوار ہے عن ابی امامۃ عطیۃ السعدی وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد ان یکون مع المتقین حتی یدع ما لا باس بہ حذرا لما بہ باس ترجمہ روایت ہے عطیہ سعدی سے

الامتی وہ اصحاب ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہونچیگا بندہ درجہ پرہیزگاروں کے جب تک کہ چھوڑ دی اُس چیز کو جسمیں شک نہیں ہے اُس چیز سے بچنے کے لئے کہ جسمیں شک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** حنظلۃ الاسیدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم تکونون کما تکونون عند الملائکۃ باجنحتھا **ترجمہ** روایت ہے حنظلہ اُسیدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تمہارے دل ویسے ہوتے جیسے کہ میرے پاس ہیں تو سایہ کرتیں تمپر فرشتے اپنے پروں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے **مترجم** اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علی ہذا القیاس اثر صحبت صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت بشر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیا علیہم التحیۃ والثنا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبھا سدد وقارب فادنوہ وان اشیر الیہ بالاصابع فلا تعدوہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شی کے ایک حرص و نشاط ہی اور ہر حرص و نشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اُسکا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اُسکی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا جاوے اُسکی طرف انگلیوں سے تو اُسی کچھ شمار میں نہ لاؤ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جاوے اُسکی طرف انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر جسکو بچاوی اللہ تعالی **مترجم** یعنے ہر شی کی ابتدا میں ایک نشاط و خوشی و فرحت و جوش ہوتا ہے اسیطرح عبادت و زہد و ریاضت کی ابتدا میں بھی آدمی کو خوب شوق و ذوق رہتا ہی پس اگر مجتنب ہا آدمی افراط و تفریط سے اور ثابت رہا صراط مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہونچے اور اگر شہرت کے ایسی ہوئی کہ جدہر نکلا انگلیاں اُٹھنے لگیں یہ بڑا عابد ہے بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالی بچاوی غرض اقتصاد الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت و ندامت **عن** عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط فی وسط الخط خطا وخط خارجا من الخط خطا وحول الذی فی الوسط خطوطا فقال ھذا ابن آدم وھذا اجلہ محیط بہ وھذا الذی ھو فی الوسط الانسان وھذہ الخطوط عرضہ ان نجا منہ ینھشہ ھذا والخط الخارج الامل **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ کھینچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کی اندر ایک لکیر اور کھینچی اور ایک لکیر اُس مربع کی باہر اور کھینچی اُس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کتنی لکیریں پھر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنے وسط مربع میں اور یہ اجل اُسکی ہے یعنی وہ خطوط جو اُسے ہر طرف سے گھیرے ہیں اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات و آفات اُسکی ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اُسکا اور خط خارج اُسکی امید ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانب اربعہ سے اُسی گھیرے ہوئی ہے اور وہ گا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوط صغار اُسکے یمین و یسار عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہیں کہ اُس سے احتراز ممکن نہیں اور خط بیرون مربع جو منتہی سے مرکب ہے امل اور امید دراز اُسکی ہے کہ اُس خیال خام میں دوڑتا دھوپتا ہی لیکن سعی اور کوشش کرتا ہے آخر شل مرجاتا ہے اور کف افسوس ملتا ہی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھرم ابن آدم وتشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑھا ہوجاتا ہے آدمی اور جوان ہوتی جاتی ہیں اُسمیں سے دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زیست کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن الشخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ابن آدم وال جنبہ تسعۃ وتسعون منیۃ ان اخطأتہ المنایا وقع فی الھرم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن الشخیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صورت بنائی گئی انسان کی اور اُسکے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ صورت بنائی گئی یعنے عالم مثال میں اسطرح مشل ہوا یا خلقت اُسکی مستلزم ہے اُن امراض و آفات کی جسکا انجام موت ہو پھر اگر ان سے بحفاظت الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو پیکر اور مرض لاادوا میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے مصرع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہرم سے یعنے پیری سے پناہ مانگی ہے **عن** ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب ثلث اللیل قام فقال یا ایھا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ قال ابی فقلت یا رسول



اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ فَثُلُثَیْ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھتے جب دو ثلث رات گذر جاتی اور فرماتی ای آدمیوں یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آگئی کھڑکھڑانی والی ساتھ لگی ہے اُسکی دوسر آگئی موت اپنی فوج لیکر آگئی موت اپنی فوج لیکر کہا اُبی نے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپ پر سو کتنا وقت مقرر کروں آپکی درود پڑھنے کی لئی یعنے اپنی وظیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپنی جتنا تم چاہو میں نے کہا چوتھائی آپنی فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں میں نے کہا نصف آپنی فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہاری لئی میں نے کہا دو ثلث آپنی فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہاری لئی میں نے کہا میں تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کرونگا آپ پر آپنے فرمایا تو اب کفایت کریگا درود تمہارے سب فکروں کو اور بخشی جائینگے گناہ تمہارے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قُلْنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا لَنَسْتَحْیِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذَاکَ وَلٰکِنَّ الْاِسْتِحْیَاءَ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَتَتَذَکَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی یعنی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا کرو اللہ تعالے سے جیسا حق ہے حیا کا ہمنے کہا ای نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہین اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپنے یہ حق حیا نہین ولیکن حیا کرنا اُس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کری تو سر کی اور جو سر مین ہے یعنی چشم و گوش و لسان کی اور حفاظت کری تو پیٹ کی اور جسکو اُس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت کو اور بڑیون کے گل سڑجانی کو اور جسنی ارادہ کیا فوز آخرت کا چھوڑدی زینت دنیا کی پس جسنی یہ سب پورا کیا اُسنی حیا کی اللہ تعالے سے یعنی جیسا حق ہے اُس سے حیا کا **ف** یہ حدیث غریب ہے ہنہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنے روایت ہے ابان بن اسحاق کے وہ روایت کرتے ہین صباح بن محمد سے **ترجمہ** قولہ ہم حیا کرتے ہین یعنے محرمات سے بچتے ہین اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا اصحاب نے اسکو بیان کیا حضرت نے فرمایا میرے غرض یہ نہین بلکہ مین اعلی درجہ کی حیا تعلیم کیا چاہتا ہون پھر اُسے بیان فرمایا قولہ حفاظت کری تو سر کے اور جو اُسمین ہے یعنے آنکھہ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سی اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افترا سے باز رکھی اور اس حفاظت کا خوگر ہو قولہ اور حفاظت کری تو پیٹ کی یعنے حرام و شبہات سے نہ بھری بلکہ ورع و زہد اختیار کرے قولہ اور جسکو اُسنے جمع کیا یعنے پیٹ نے مراد اُس سے اعضائی باقیہ ہین مثل فرج اور ہاتہ اور پاؤن کے کہ اُنکو لواطت سحاق زنا مباشرت اجنبیہ سے بچاوی اور ان سب اعضا کو رضائے الٰہی مین اور خوشنودی باریتعالی مین لگاوی اور اسپر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ و منزلت کا طالب نہو اُسنے حق اللہ سے حیا کرنیکا پورا کیا اور جسمین کچھہ نقصان ہے اُسکی حیا مین اُتنا ہی زیان ہے **عن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ ترجمہ روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے کہ عباد تمین لگاوے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے واسطی اور بیوقوف وہ ہی کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسہ یعنے حساب کری اپنی نفس کا دنیا مین قبل اسکے کہ حساب کیا جاوے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا اُنہون نے حساب کرو اپنے نفسونکا قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور تدبیر کرو پہلے سی عرض اکبر کے لئی یعنے روبکاری آخرت کے لئی اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اُس شخص پر جو حساب کرتا رہے اپنے نفس کا دنیا مین اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا کہ متقی نہین ہوتا بندہ جبتک کہ حساب نکرے اپنے نفس سے اسطرح کہ جیسے کہ حساب کرتا ہے اپنی شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کہانا کپڑا کہان سے ہے یعنے حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے **ترجمہ** قولہ اور غرور کرے یعنے گناہ پر جرأت کرے اور اللہ تعالے پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعضے ہیں بیوقوف کہتے ہین کہ آخر اُسکو اپنے پیدا کئے کی شرم آویگی اور ہم کتنا گناہ کرین اُسکی مغفرت سے بخشدی جاوینگی اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتین بیوقوفی کے ہین **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاہُ فَرَاٰی نَاسًا کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی فَاَکْثِرُوْا مِنْ ذِکْرِ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِذَا

دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ وَقَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتُ لَأُبْغِضُ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُونَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا داخل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مصلے میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ ہنس رہے تھے فرمایا آپنی آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو ناگوار کرے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھتا ہوں سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنے موت کو اسلئے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے وہ سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا میں گھر ہوں تنہائی کا میں گھر ہوں خاک کا میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اُس سے قبر مرحبا واہلا آگاہ ہو بیشک تو بہت پیارا تھا میرا اُن لوگوں سے جو میرے پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیری کام کی اور تو میرے طرف آگیا تو دیکھیگا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیری ساتھ کرونگی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اُسکی لئی جہانتک کہ اُسکی نظر ہو پھر جب ہے اور کھولدیا جاتا ہے اُسکے لئی ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتے ہے اُسکو قبر لا مرحبا ولا اہلا بیشک تو بڑا دشمن تھا میرا اُن لوگوں سے جو میرے پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکھیگا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے ساتھ کرونگی پھر دباتی ہی وہ اُسکو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اُسپر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اُسکی کہا راوی نے اشارہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اور داخل کیا بعض کو بعض میں فرمایا اور مقرر کئے جاتے ہیں اُسپر ستر اژدہے اگر ایک اُنمیں سے پھونک دی زمین پر ایکبار تو کبھی گھاس نہ اُگے جبتک کہ دنیا باقی رہی پھر کاٹتے ہیں اُسکو اور نوچتے ہیں یہانتک کہ لیجاویں اُسی حساب کے طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک قبر ایک باغ ہی جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھوں سے ف

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ممتنع حکم قولہ ہاذم لذات یہ لفظ مذال معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے اور دونوں صحیح ہیں قولہ مرحبا واہلا یہ کلمہ ہے کہ عرب قائم مقام کہتا ہے یعنے آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جسے اُنس کریگا قولہ بیشک تو بہت پیارا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اُسکو جمادات و نباتات سب دوست رکھتی ہیں اور اُسکے دشمن کے سب چیز دشمن ہے عن ابن عباس یقول اخبرنی عمر بن الخطاب قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو متکئ علی رمل حصیر فرایت اثرہ فی جنبہ وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے فرماتی تھی کہ خبر دی مجھکو عمر بن خطاب نے کہا داخل ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تکیہ لگائی ہوئے تھے رمل حصیر پر سو دیکھا میں نے کہ اثر کر گیا تھا بدو آپکے بازو میں اور اسحدیث میں ایک قصہ ہی طویل ف یہ حدیث صحیح ہے ممتنع حکم قولہ رمل حصیر الرمل بفتح الراء وسکون المیم بمعنی نسج یعنے بُنا ہوا تھا حصیر یا مراد ہے یہ کہ بوریے کی اور آپکے نیچے کوئی اور فرش نہ تھا اور بوریے کے بُنا ہوا کے نقش آپکے بدن میں چبھکر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمال حصیر آیا ہے اور وہ من قبیل اضافت جنس کے ہے نوع کیطرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق النخل یعنے بُنا ہوا حصیر کے جو بُنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اسطرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس نے میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر سے حال اُن دو عورتوں کا ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا یعنے اگر توبہ کرو تم دونوں تو جھکے ہی ہیں تمہارے دل سو حج کیا میں نے حضرت عمر کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہو گیا وہ اور کنارے ہوا میں بھی اُنکے ساتھ جبھاگل لیکر پھر وہ پھانے گئی اور آئے اور ڈالا میں نے اُنکے ہاتھوں پر پانی جبھاگل سے اور وضو کیا اُنہوں نے پھر کہا میں نے ای امیر المومنین وہ دو عورتیں کون ہیں ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جھکے ہیں تمہارے دل تو اُنہوں نے کہا تعجب ہے تمکو ای ابن عباس تمکو ابتک یہ بات معلوم نہیں وہ دونوں عائشہ اور حفصہ ہیں پھر بیان کرنے لگے حضرت عمر قصہ اُنکا اور کہا اُنہوں نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور میں اور وہ حوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے ایکدن وہ اور ایکدن میں پھر جب میں حضرت کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اُسدن کی کیفیت سے اُسکو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور ہم معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصار پر آئے تو وہ ایسے تھی کہ عورتیں اُنپر غالب تھیں تو ہماری عورتیں سیکھنے لگیں سو ایکدن میں نے اپنے عورت کو تو وہ مجھے جواب دینی لگی تو میں نے تعجب کیا اُسکے جواب دینے پر سو اُسنے کہا تمکو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک

انمین کے حضرت سے الگ ہو بیٹھی ہے یعنے خفا ہو کر ساری دن رات تک سو لین یہ سُنکر گھبرایا اور مین نے کہا وہ بڑی کمبخت ہے جو ایسا کرے پھر لیے مین نے اپنے کپڑے یعنے باہر جانے کے اور داخل ہوا مین حفصہ کے پاس اور کہا مین نے اسی حفصہ تم مین سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری دن رات تک سو اُنہون نے کہا ہان مین نے کہا محروم ہوئے خیر سے اور نقصان پایا اُسنی کیا تو ڈرتی ہے اس سے کہ غصہ کری تجھپر اللہ تعالے بسبب غصہ رسول کے اور ہلاک ہو جاوے تو مت زیادہ مانگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی جواب دی اُنکو کسی بات کا اور مت جُدا ہو اُنسے اور مانگ لے مجھسے جو تجھے ضرور ہو اور دھوکا مت کہا تو اسپر کہ ساتھی تیرے تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے عائشہ مراد ہے کہ تو اُسکی برابری مت کر اور اُنہین دنو مین چرچا تھا کہ بنی غسان کے لوگ طیاری کر رہے ہین ہمسے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرت کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت زور سی اور کہا کیا سو گئی وہ سو مین گھبرایا اور نکلکر اُسکے پاس آیا اُسنے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا مین نے کہا کیا آئی بنی غسان اُسنے کہا نہین اس سے بہت بڑا اور طویل ایک حادثہ ہے کہ طلاق دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویونکو مین نے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہ نے مین پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے مین نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ فجر کے اور داخل ہو گئی آپ غرفہ مین اور اکیلی بیٹھہ گئے وہان سو گیا مین حفصہ کے پاس اور وہ رو رہی تھی مین نے کہا کیون روتی ہے مین نے تجھے ڈرایا نہین تھا اور منع نہین کرتا تھا یعنے حضرت کے ساتھ گستاخی کرنے سی کیا طلاق دیا تمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اُسنی مین نہین جانتی اور وہ اس غرفہ مین تشریف رکھتی ہین سو نکلا مین اور آیا منبر کے پاس یعنے مسجد مین اور منبر کے گرد کچھ لوگ تھے کہ بعض اُنمین رو رہی تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا مین اُنکے ساتھ پھر غالب ہوا مجھپر جو خیال مجھے تھا اور آیا مین غرفہ کے پاس جسمین حضرت تھے سو کہا مین نے حضرت کے غلام سیاہ سی کہ اجازت مانگ تو عمر کی لئے اندر آنیکی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کے پھر نکلا اور کہا مین نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چُپ ہو رہے پھر مین لوٹا اور بیٹھہ گیا منبر کے پاس لوگون مین پھر غالب ہوا مجھپر وہی خیال اور آیا مین اور کہا مین نے اُسی غلام سے اور پھر اُسنی اگر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا مین منبر والون پاس پھر غالب ہوا مجھپر وہی خیال اور گیا مین غلام کے پاس اور کہا مین نے اجازت مانگ عمر کے لئے سو پھر اُسنے وہی جواب دیا پھر جب مین نے بیٹھہ پھر لوٹنی کو تو غلام نے مجھے بُلایا اور کہا کہ اجازت دی تمکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر داخل ہوا مین آپکے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رمال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپکے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اثر کر گئے تھے اُسکی بُناوٹ آپکی بازوی مبارک پر ٹیکا دئے ہوئے تھے آپ ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تھا اور اُسمین کھجور کی چھال بھری تھی پھر سلام کیا مین نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپنے اپنی عورتونکو پھر نظر اُٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نے اور فرمایا نہین پھر مین نے کہا اور مین کھڑا تھا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بہلا دیکھئے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہین اپنے عورتونکو یعنے ڈرا دھمکا کر پھر جب آئی ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسے ہی کہ اُنکے عورتین مردون پر غالب ہین پھر ادا کیا آپنے اور مُسکرائی بنی صلے اللہ علیہ وسلم پھر مین نے عرض کے کاش کہ آپ دیکھتے جب مین داخل ہوا حفصہ کے پاس اور مین نے کہا تو اس پھر سے نہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے مُراد سوت سے عائشہ ہین تو پھر آپ دوبارہ مُسکرائے اور مین بیٹھہ گیا جب آپکو مُسکراتی دیکھا پھر مین نے آپکے گھر مین نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کوئی چیز نہ پائی کہ جسکو دیکھکر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑون کے سو کہا مین نے دعا کیجئے آپ کہ اللہ وسعت دے آپکی امت کو اسلئے کہ فارس و روم کو فراخی دیگئی ہے اور دُنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ لوگ عبادت نہین کرتی اور آپ تکیہ لگائی تھے پھر کہا ابھی تم شک مین ہو ای ابن خطاب فارس و روم وہ لوگ ہین کہ دیدیے گئے طیبات اُنکے دُنیا کی زندگی مین یعنے آخرت مین اُنکا کچھ حصہ نہین سو مین نے عرض کے یا رسول اللہ استغفار کیجئے میرے واسطے سو کنارہ کیا تمہارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے عورتون سے اُس بات کے سبب جو پہونچائی حفصہ نے عائشہ کو اور فرماتا تھا کہ مین داخل نہونگا تمپر ایک مہینہ اور آئی یہ حفصہ اسلئے آیا کہ عتاب کیا ماریجانی نے آپ پر یعنے گویا سبب عتاب وہی ہوئین پھر جب گذر گئے اُنتیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپنے عائشہ سے اور عرض کے عائشہ نے کہ قسم کھائی تھے آپنے کہ داخل نہونگے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہمنی صبح کی ہے اُنتیسوین رات کے اور مین تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینا اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور وہ مہینا اُنتیس ہے کا تھا کہا عائشہ نے پھر نازل ہوئی آیہ تخییر سو شروع کیا حضرت نے مجھسے یعنی اُسکا بیان کرنا سب عورتون سے پیشتر اور فرمایا مین تجھسے ایک بات کہتا ہون اور تم جلدی نکرنا اُسکے جواب دینے مین جبتک کہ مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ نے یہ آپنے اسلئے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جُدا ہونیکا حکم نہ دینگے آپ سے پھر پڑھی آپنے یہ آیت یا ایہا النبی قل لازواجک سے عظیما تک پس مین نے عرض کے کہ اسمین کیا مشورہ لون اپنے ماں باپ سے مین نے اختیار کیا اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور دار آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب بیبیون کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا یعنے سب نے ترک دنیا اور

لہ بجز تین کے آیات تخییر کا ہے

اور تحصیل آخرت اختیار کرے اور رسول خدا کا ساتھ دیا **عن** مسور بن مخرمہ ان عمر بن عوف وھو حلیف بنی عامر بن لوی وکان شھد بدرا ان عمر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا عبیدۃ بن الجراح فقدم بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم ابی
عبیدۃ فوافوا صلوۃ الفجر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فتعرضوا لہ فتبسم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حین رآھم ثم قال اظنکم سمعتم ان ابا عبیدۃ قد جیء بشیء قالوا اجل یا رسول اللہ قال فابشروا وامملوا ما یسرکم فوالله ما
الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم **ترجمہ**
روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ عمر بن عوف کہ حلیف ہے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے ہے جنگ بدر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو بحرین سے اور سنا انصار نے کہ ابو عبیدہ آئی ہے مال لیکر آئے بحرین سے اور موافق ہوئے صلوۃ فجر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نماز
پڑھ چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور انصار آپکے سامنے آئے موسکرائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب انکو دیکھا اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے کہ ابو عبیدہ
کچھ لیکر آئے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپنے پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو اسکے جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالی کی میں تمپر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں
ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ کشادہ کیے گئے تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اسکے جیسے کہ رغبت کی تمنے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تمکو جیسا
کہ ہلاک کیا اسنے تمسے اگلوں کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی
ثم سألتہ فاعطانی ثم قال یا حکیم ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ بإشراف نفس لم یبارک
لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی فقال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک
شیئا حتی افارق الدنیا فکان ابو بکر یدعو حکیما الی العطاء فیابی ان یقبلہ ثم ان عمر دعاہ لیعطیہ فابی ان یقبل منہ شیئا فقال عمر انی
اشھدکم یا معشر المسلمین علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ من ھذا الفیء فیابی ان یاخذہ فلم یرزأ حکیم احدا من الناس شیئا بعد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ مال سو عطا کیا مجھکو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھکو پھر
مانگا میں نے پھر دیا مجھکو پھر فرمایا آپنے اے حکیم تحقیق کہ یہ مال ہرا بھرا ہے میٹھا میٹھا پھر جسنے لیا اسمیں سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اسمیں اور جسنے لیا اپنے نفس کو دلیل
کرکے برکت نہ دیجاویگی اسکو اور اسکی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھاوی کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اسکا اور اوپر کا ہاتھ یعنے دینی والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنے لینے والے
سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جسنے آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسیکا مال نہ گھٹاؤنگا میں آپکے بعد یعنے کسی سے سوال نہ کرونگا یہانتک کہ چھوڑ دوں
میں دنیا کو پس تھے ابو بکر کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھی اسکے قبول کرنے سے پھر عمر نے بلایا انکو تاکہ کچھ دیں تو بھی قبول نکیا ان سے کچھ پھر کہا عمر نے
میں گواہ کرتا ہوں تمکو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اپنا کہ میں پیش کرتا ہوں اسپر اسکا حق فیٔ سے اور وہ انکار کرتا ہے اسکے لینے سے پھر نہ گھٹایا حکیم نے کسی شخص کے مال
سے کچھ بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ وفات پائی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** زہد اور بے رغبتی دنیا سے اسکا نام ہے کہ مال دنیا یا وجود دنیا کے
ہوے قبول نکرے نہ یہہ کہ عصمت بی بی ازلی چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کے بھری ہو فقط **عن** عبد الرحمن بن
عوف قال ابتلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالضراء فصبرنا ثم ابتلینا بعدہ بالسراء فلم نصبر **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے
کہ کہا انہوں نے آزمائی گئے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائی گئے ہم بعد انکے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نکر سکے ہم **ف**
یہ حدیث حسن ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت الآخرۃ ھمہ جعل اللہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ
واتتہ الدنیا وھی راغمۃ ومن کانت الدنیا ھمہ جعل اللہ فقرہ بین عینیہ وفرق علیہ شملہ ولم یاتہ من الدنیا الا ما قدر لہ **ترجمہ** روایت ہے
انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکا مقصود آخرت ہو اللہ تعالی کر دیتا ہے بے پروائی اسکے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اسکے اور آتی ہے دنیا اسکی ذلیل ہوکر اور جسکا مقصود دنیا ہو اللہ تعالی کر دیتا ہے محتاجی اسکے دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اسکے اور نہیں آتی دنیا اسکے پاس مگر جتنی مقدر

ترجمہ یعنے طالب دنیا سے کچھہ زیادہ نہین ملتا اور طالب آخرت سے کچھہ کم نہین ملتا جتنا مقدر ہے اُتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبی کو عزت سے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَیْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے بیٹی آدم کے مشغول رہ تو میرے عبادت مین بھر دونگا تیرا سینہ غنا سے اور دور رکھونگا تجھے محتاجی کو اور اگر نکریگا تو میرے عبادت تو بھر دونگا مین دونون ہاتہ تیرے محنت مزدوری مین اور نہ دور کرونگا تجھہ سے محتاجی تیری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے **باب عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ سَتَرْتُ بِهٖ تَمَاثِیْلَ عَلٰی بَابِیْ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْزِعِیْهِ فَاِنَّهٗ یُذَكِّرُنِی الدُّنْیَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمْلٌ قَطِیْفَةٌ عَلَیْهَا حَرِیْرٌ وَكُنَّا نَلْبَسُهَا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہون نے کہ ہمارے ہان ایک باریک پردہ تہا کہ اُسمین تصویرین تہین اور وہ ہمارے دروازہ پر پڑا تہا سو دیکہا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اُسکو دور کرو اسلئے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجہکو دنیا کو کہا انہون نے کہ تہی ہمارے ہان ایک چادر پرانی روئیدار کہ اُسمین نشان بنے ہوی تہے ریشم سے کہ ہم اُسے اوڑہتے تہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے **ترجمہ** قرام ستر یعنے پردہ باریک اور بعضون نے کہا کہ قرام وہ کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اُسکی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضون نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ یَضْطَجِعُ عَلَیْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تہا ایک چمڑا تکیہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اُسپر لیٹتے تہے بہرا اُسکی کھجور کے چال تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِیَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِیَ كُلُّهَا غَیْرَ كَتِفِهَا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُنہون نے ذبح کی ایک بکری سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کیا باقی رہا اُسمین سے کہا حضرت عائشہ نے نہین باقی رہا اسمین سے مگر دست اُسکا فرمایا آپنی باقی رہے سب سوا دست کے **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے **مترجم** وہ بکری ذبح کر کے خیرات دیدے تہی اور ایک دست باقی تہا سو حضرت نے فرمایا جو خدا کی راہ مین دی ہے وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ مین آویگی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپنی اس آیت کیطرف مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ ہم آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایسے تہے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تہے آگ یعنے کچھہ نہ پکاتے ہمارے خوراک تہے فقط پانی اور کھجور **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِیْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِیَةِ كِیْلِیْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ فَنِیَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہمارے پاس کچھہ جو تہے پہر کہا یا ہمنے اُسمین سے جتنے مدت اللہ نے چاہا پہر کہا مین نے جاریہ سے ماپ تو اُسکو پہر ماپا اُسنی پہر مدیر کی اُسنے تمام نہ کیے مین یعنے جو نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر ہم چہوڑ دیتی اُسکو یعنے نہ ماپتی تو کہاتے اُسمین سے اُس سے زیادہ مدت تک **ف** یہ حدیث صحیح ہے شَطْرًا مِنْ شَعِیْرٍ یعنے قدرے جَو **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَیْنِ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ وَمَا لِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُوَارِیْهِ اِبْطُ بِلَالٍ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین ڈرایا گیا ہون اللہ تعالے کی راہ مین ایسا کہ نہین ڈرایا گیا کوئی اور بیشک ایذا دیا گیا ہون ایسی کہ نہین ایذا دیا گیا کوئی اور گذرے ہین مجہپر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لئے کوئی کہانا نہین تہا کہ جسکو ذو کبد کہاوے مگر کچھہ قدرے کہ چہپاتی تہی اُسکو بغل بلال کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہین کہ جب نکلے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکہ سے اور آپکے ساتہ بلال تہے اور بلال کے ساتہ کچھہ کہانا تہا کہ وہ اپنے بغل مین دبائی تہے **مترجم** یہ خروج ہوا ہے ہجرت مدینہ کے اسلئے کہ مدینہ کی ہجرت مین بلال ساتہ نہ تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپنے ابتدای نبوت مین طائف کیطرف تشریف لیگئے عبد کلال کے پاس جو حاکم طائف تہا اسلئے کہ وہ حمایت کرے آپکے اہل مکہ کے مقابلہ مین کہ آپ کو کریں رسالت مآب تعالی شانہ کی پہر مسلط کر دیا اُسنے آپ پر لڑکون کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تہی اور زخمی ہو گئے آپکے ٹخنی اور اس سفر مین آپکے ساتہ زید بن حارثہ تہے نہ بلال واللہ اعلم مراد رسولہ (لمعات)

سوال عمر مبارک آپکی بہ نسبت اکثر انبیا کی کم تہے پہر یہ فرمانا آپکا کہ کسکو ایذا خدا مین اسقدر اذیت نہوئی جیسی مجہکو ہوئی ہے کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوب کا ستانے

ظاہر ہے یعنی اور ظرف مین اور کوئی اللہ کی راہ مین نہین ڈرایا جاتا کہ مسلمان کو اتنا ڈرایا جاتا ہو اور واللہ اعلم

کفار کے حضرت نوح کو آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم کا نہایت مشہور ہے جواب اسکا کئے طور پر ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپکا بہ نسبت اپنی زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپکے زمانہ مبارکمین جو تکلیف کہ آپکو ہوئی کسیکو نہ ہوئی ہوگی ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپکے مہاجرین و انصار سی سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہٖ آپکو ہوئی اسلئے کہ عربی کے مثل ہے ضرب الغلام اہانۃ المولیٰ بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کے مصیبت اور تکلیف کو اپنے ذاتی مصیبت سے بڑھکر جانتا ہے اور اسلئے شفیق شاگرد رفیق کے اذیت اپنی اذی نفسی سے وہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپکی سائر انبیاء سے صدچندان زیادہ ہوگی اور حقیقت مین آپکے اصحاب نے وہ وہ اذیتین پائی ہین اور آپکی رفاقت مین وہ وہ بلائین اٹھائی ہین کہ قلم کا سینہ اُنکی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبانکا چہرا اُسکے بیان سے فق سیکڑون کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہوے ہزارون مسجون و مضروب کتنون کے زن و بچہ درجۂ شہادت کو پہونچے کتنون کے اب و جد اس سعادت پر فایز ہوے پھر قیامت تک جو کچھ علماء حقانی اور فقہای ربانی پر آلام و مصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ مین گذری اور گذر رہی ہے سب گویا آپکی نفس نفیس پر گذری اسلئے الدعا خیر الجزاء صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک مین اور شہادت حسنین کے خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ ان مصایب مین آپ راضی برضا تھے اور شاکر بقضا بلکہ جالب فقر و ذوی و طالب اذیت و بلا چنانچہ فرمایا اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل عن علی بن ابیطالب یقول خرجت فی یوم رشات من بلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اخذت اِهابا معطونا فجئت به وسطه فادخلته فی عنقی وشددت وسطی فمرتمه بحوص النخل واتی لشدید الجوع ولو کان فی بلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام لطعمت منه فخرجت التمس شیئا فمررت بمهودی فی مال له وهو یسقی بکرة له فاطلعت علیه من ثلمة فی الحائط فقال مالک یا اعرابی هل لک فی دلو بتمرة فقلت نعم ففتح لبابا حتی دخل صحنه فدلت فاعطانی دلوا فکلما نزعت دلوا اعطانی تمرة حتی اذا امتلأت کفی ارسلت دلوه وقلت حسبی فاکلتها ثم جرعت من الماء فشربت ثم جئت المسجد فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیه ترجمہ روایت ہے علی بن ابیطالب سے فرماتے تھے کہ نکلا مین چار پکے دنونمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور لیا مین نے ایک چمڑا بدبودار جسکے بال جھڑے ہوے تھے پھر کاٹ ڈالا مین نے اسکو بیچ سے اور ڈال لیا مین نے اسکو اپنے گردنمین اور باندہ دیا مین نے اپنے کمر سو باندہا مین نے اسکو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھے اور اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین کچھ کھانا ہوتا تو مین کہاتا اُسمین سے سو نکلا مین طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سو گذرا مین ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ مین تھا اور پانی دیتا تھا ساتھ ایک کنوہ کے سو جھانکا مین نے اسکو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اُسنی کیا ہی اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچیگا مین نے کہا ہان پس کھولدے تو دروازہ کہ مین داخل ہون پھر کھولا اُسنے دروازہ سو مین داخل ہوا اور دیا مجھے اُسنی ڈول اپنا کہ جب مین ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہانتک کہ جب بھر گئے میرے مٹھے چھوڑ دیا مین نے اسکا ڈول اور کہا مین نے بس ہے مجھکو اتنا اور کہا ئی مین نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا مین مسجد مین اور پایا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسمین ق یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مفردات اہاب چمڑا ہے معطوناً یعنے بدبودار کہ جسکے بال جھڑ گئے ہون بکرہ ایک خشب مسند ہے کہ اُسکے بیچ مین ایک لکڑی ڈالکر پانی کھینچتے ہین فارسی مین اسی چرخ اور ہندی مین گراری کہتے ہین اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا عن ابی هریرة انهم اصابهم جوع فاعطاهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرة تمرة ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی اصحاب کو بھوک اور دی اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور ق یہ حدیث صحیح ہے متفق علیہ ابوہریرہ اصحاب صفہ مین ہین اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف تھی اسلئے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا پھر غلبۂ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت اُن سب کو تقسیم فرماتے اکیلے تناول نفرماتی عن جابر بن عبد اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهم ثلاثمائة نحمل زادنا علی رقابنا ففنی زادنا حتی کانت تکون للرجل منا کل یوم تمرة فقیل له یا ابا عبد اللہ وای کانت تقع التمرة من الرجل قال لقد وجدنا فقدها حین فقدناها فانتهینا الی البحر فاذا نحن بحوت قد قذفه البحر فاکلنا منه ثمانیة عشر یوما فامر ابو عبیدة بضلعین من اضلاعه فنصبا ثم امر براحلة فرحلت ثم مرت تحتهما فلم تصبهما ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تین سو تھے اُٹھاتے ہوے اپنے اپنے توشہ اپنی گردنون پر یعنے قلیل الزاد تھے یہانتک نوبت پہونچی کہ ہوتا تھا ہم آدمی کے حصہ مین ایک ایک کھجور سو لوگون نے کہا اے ابا عبد اللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور مین فرمایا اُنہون نے ہمنے پایا فقدان اُسکا بھی جبکہ وہ ہو چکی یعنے وہ ایک ملنا ہے موقوف ہم گئے پھر پہونچے ہم دریاے شور کے کنارہ پر اور یکایک وہان ایک مچھلی ہی کہ پھینک دیا ہے اُسکو دریا نے سو کہا ہم نے اُسمین سے اٹھارہ ۱۸ دن جسقدر

چاہا یعنے خوب سیر ہوکر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مترجم یہ روایت صحیح مسلم مین اور موطا مین بھی ہے مسلم مین مروی ہے کہ امیر اُس سریہ پر ابو عبیدہ تھے اور تلاش تھی اُنکو ایک قافلہ قریش کی کہ اُنکو لوٹین اور ایک جراب تمر اُنکے ساتھ تھی اور ایک ایک تمر روز بٹتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھی اُنھون نے کہا ہم مین سے ہر ایک اُسی چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہی پھر اُسپر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہمکو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیون سے ہم پتے درختون کے جھاڑ لیتے تھے اور پانی مین بھگوکر کھاتے تھی سو جب گذری ہم کنارہ دریا پر وہان ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کی نظر آئی پھر جب ہمنے اُسکو پاس جاکر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی کہ اُسے عنبر کہتے ہین ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہی پھر کہا نہین بلکہ ہم بھیجے ہوئی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ مین ہین یعنی جہاد مین اور تم لوگ بھوک کے ماری مضطر ہو سو کھاؤ کہا راوی نے کہ ہم اُس پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھی اور یہانتک کہا کہ موٹی ہوگئی ہم کہا راوی نے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ پھر پھر لاتی تھی اُسکے حدقۂ چشم سے بڑی بڑی مٹکی چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتی تھی اُسمین سے بڑی بیل کے برابر اور لیا ہم مین سے ابو عبیدہ نے تیرہ آدمیونکو اور بٹھلایا اُنکو اُس کے حدقۂ چشم مین اور لی ایک پسلی کے ہڈی اُسکی ہڈیون سے اور اُسی بطور محراب کے کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کسکر اُسکے نیچے ہی نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہمنے اُسکے گوشت سے اُبال کر پھر جب ہم مدینہ مین آئی ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپنے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالی نے واسطے تمہارے پھر اُسکے گوشت سے کچھ ہو تو ہمکو کھلاؤ پھر بھیجا ہمنے کچھ گوشت اور کہا یا آپنے تمام ہوئی روایت مسلم کی اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہین اور خبط اصل مین جھاڑی معی پتی ہین درختون کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک مین کہائی گئے تھی اسلئے اُسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہی اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد اُنکا اور اُنھون نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اسلئے کہ تم جہاد مین ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالی نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عاد کو سو کہاؤ اُسمین سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسکے گوشت مین سے اور کہانا اُسوسطے تھا کہ خوش ہون اُنکے دل اور اطمینان کامل ہو اُنکو اُسکی اباحت اور حلت کا اور شک نرہی کسیطرح اُسمین یا اسواسطے ہو کہ قصد کیا آپنے اُس سے تبرک کا اسلئے کہ وہ طعمۂ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کی اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شی کا کہ دینے والیکو ناگوار نہو بلکہ خوش ہو اپنی فیض سے جایز ہے اور یہ سوال منہی عنہ نہین اسلئے کہ سوال منہ وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو اجانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور مؤانست کے نیت سے تھا اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین جیسا کہ ثابت ہے جواز اُسکا بعد آپکے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتے کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جسمین شک ہو مستفتے کو اُس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفتی کی تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کھالیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میتات بحری کی برابر ہی کہ وہ جانور خود مرگیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانونکا اباحت سمک مین کہا اصحاب شافعی نے کہ حرام ہے میتہ اُسکی اسلئے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث مین اُسکے قتل سے اور اُسکے ماسوا مین تین قول ہین قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کے روسے جو ابھی گذری اور دوسرا قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جسکا نظیر بر مین ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کے روسے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کہایا جاوے اور کلب مختنز اور حمار نہین اور اصحاب شافعی نے کہا کہ حمار بر مین اگرچہ ماکول ہی ہے یعنے حمار وحشی مگر غالب اُسمین غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کے اور جو لوگ قایل ہین جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابو بکر صدیق ہین اور عمر اور عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابو حنیفہ نے کہا حلال نہین سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنے جو دریا مین مرجاوے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اُسکی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علماے صحابہ کا اور جو اُنکے بعد ہین کہ اُنہین مین ہین ابو بکر صدیق اور ابو ایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبد اللہ اور ابن زید اور طاؤس اور ابو حنیفہ نے کہ طافی حلال نہین دلیل اُنکی جو حلال کہتے ہین قول ہے اللہ تعالے کا اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ کہا ابن عباس نے اور جمہور نے کہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا پھینکدی یعنے طافی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گذری تیسرے حدیث ہو الطہور ماءہ الحل میتتہ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اُسکے اور شیاء مشہورہ کہ جسکو ہم نے ذکر نہین کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنے حنیفہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما القاہ البحر او جزر عنہ فکلوہ ومات فیہ فطفا فلا تاکلوہ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لایق نہین اگر کوئی حدیث اُسکی معارض بھی ہو اور جبکہ معارض ہو مین وہ چیزین جو اوپر مذکور ہوئین آیات وہ احادیث ہی تو پھر کب لایق احتجاج رہی کہا نووی نے بیان کیا ہی مین نے اُسکا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ مین اور اگر کوئی کہے کہ حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہین ہوتی اسلئے کہ اُسمین خود مذکور ہی کہ وہ مضطر تھے تو ہم کہینگے احتجاج اُسمین اصحاب کے کہانے سے نہین ہے بلکہ آنحضرت

جانوران دریائی کے حلت و حرمت کی تحقیق

صلے اللہ علیہ وسلم کے بی ضرورت ماتاگ کر نوش فرمائی ہے اور یہ جو کسی روایت مین مذکور ہے کہ ہم نے اُسمین سے اٹھارہ دن تک کہایا کسی مین ہی کہ مہینا بھر تک تطبیق اسکی یون ہے کہ مراد ایام اول مین تر و تازہ گوشت اُسکا ہی اور مراد ایام ثانی مین قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینا بھر تک کہاتی رہی بلکہ مدینہ طیبہ تک پہونچا اور وہان بھی ماکول مستعمل ہوا (خلاصہ مافی النووی) فقیر کہتا ہی کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کے یہی حلت جمیع حیوانات بحری کی ہے اور طافی حلال ہے بہرحال یہی حق ہے وماذا بعد الحق الا الضلال اور حرمت اُسکی جو بروایات صحیحہ ماکول نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکی ہو اور آپکے لبہای مبارک تک پہونچ چکے ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ہٹ دھرمی کے اور کیا ہوگا غرض مذہب حنفیہ کا اسبابمین نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکہا شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ مسوّی شرح موطا مین کہ ظاہر قرآن و حدیث اباحت ہے جمیع میتات بحر کے اور مراد اُس سے وہ جانور ہی کہ جو زندہ رہی دریا مین اور جب نکالا جاوے تو زندگی اُسکی مثل مذبوح و بسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دینی لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہین بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اُسکا بڑمین کہایا جاوے جیسے بقر و غنم یا کہایا جاوے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہین یعنے کلب و خنزیر دریائی بہی مچھلی مین داخل ہے اور حکم اُنکا بہی حلت مین مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورتمین مختلف ہون بخلاف اُس جانور کے جو دریا مین زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جاوے پہر بہی اُسکی حیوٰۃ باقی رہتی ہے پہر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جاوے حلال ہے اور میّت اُسکی حلال نہین اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیہ و عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا مین کہتا ہون اس تقدیر پر قول اللہ تعالیٰ کا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کرین اور طعام سے میتات بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہون اور اُسکو طعام فرمایا اور میتہ نفرمایا اسلئے کہ میتہ کا ذکر کہانی پینے کے مقام مین کراہت سے خالی نہین اور متاعا لکم سے مُراد ہے اباحت اہل حضر کو اور للسیارۃ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہ نی کہا جمیع حیوانات بحر حرام ہین مگر سمک معروف امام محمد نے کہا کہ مچھلیان جب پانی مین گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالی ایک اُنکی تو کچھہ مضائقہ نہین اُسکے کہانی مین پہر اگر وہ خود مر جاوے اور طافی ہو جاوی وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کے اگر ہو تو اُسمین بہی کچھہ مضائقہ نہین اور علی العموم حلال کہا امام شافعی نے دریائی میتہ کو (انتہے ما قال شاہ ولی اللہ فی المسوّی) اور موطا مین نافع سی مروی ہے کہ عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے سوال کیا عبد اللہ بن عمر سی اُسچیز سے کہ پہینکدیا اُسی دریائی یعنے طافی سے پس منع کیا اُنہون نے اُسکی کہانی سے کہا نافع نے پہر پہر کے عبد اللہ اور منکا یا قرآن پہر پڑہی یہ آیت اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ یعنے طعام عام ہے خواہ شکار کر یا نہ یعنے طافی بہی اُسمین داخل ہے پہر کہا نافع نے کہ بہیجا مجہے عبد اللہ بن عمر نے عبد الرحمن بن ابی ہریرہ کیطرف اور کہلا بہیجا کہ طافی کے کہانی مین کچھہ مضائقہ نہین ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچہا مین نے عبد اللہ بن عمر سے اُس مچھلیون کے کہانی سے کہ قتل کرے بعض اُنکا بعض کو یا مر جاوین سردی سے تو فرمایا اُنمین کچھہ مضائقہ نہین کہا سعد نے پہر پوچہا مین نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے تو اُنہون نے بہی مثل اُسکے کہا جیسا سعد نے کہا تہا اور ابی ہریرہ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونون اُسکے کہانیمین مضائقہ نکرتے تہے جیسے دریائی باہر ڈالدیا ہو (کذا فی الموطا) ؛

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اَتَانَا الْجُوْعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَطَفِقَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ مَا عَلَیْہِ اِلَّا بُرْدَۃٌ لَّہٗ مُرَقَّعَۃٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکٰی لِلَّذِیْ کَانَ فِیْہِ مِنَ النَّعْمَۃِ وَالَّذِیْ ھُوَ فِیْہِ الْیَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُکُمْ فِیْ حُلَّۃٍ وَرَاحَ فِیْ حُلَّۃٍ وَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ صَحْفَۃٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰی وَسَتَرْتُمْ بُیُوْتَکُمْ کَمَا تُسْتَرُ الْکَعْبَۃُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مِّنَّا الْیَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَۃِ وَنُکْفَی الْمُؤْنَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ یَوْمَئِذٍ ترجمہ روایت ہے علی بن ابیطالب سے فرماتے ہے ہم بیٹہے ہوے تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مسجد مین کہ آئی ہم پر مُصعب بن عُمیر کہ نہتے اُنکے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئی تہے اُسمین پس جب نظر کیا اُنکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رونی لگے اُس نرونعمت کو خیال کر کے جسمین وہ پہلے تہے اور ان دونو کا حال اُنکا دیکہکر پہر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم مین سے ایک ایک شخص صبح کریگا ایک جوڑہ پہنکر اور شام کریگا دوسرا پہنکر یعنے صبح و شام کپڑے بدلیگا اور رکہا جاویگا اُسکے آگی ایک برتن کہانیکا اور اُٹہایا جاویگا دوسرا لیعنے قسم قسم کے کہانے ہونگے اور پردہ ڈالوگی تم اپنے مکانونمین جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ مین غرض کے صحابہ نے اُسدن ہم بہتا چہے ہونگے آج سے فارغ ہونگے عبادت کے لئی اور یکجائی محنت و مشقت سے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بلکہ تم آجکے دن بہتر ہو اُن دنون سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن ابی زیاد مدنی ہین روایت کی اُنسے مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جنسے ہشیم نے روایت کی ہی اُنسے وکیع نی اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی اُن سے سفیان نے

اور شعبہ اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے اسیسے **مترجم** اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحاب کے دنیا سے اور شفقت اور رافت اور محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انکی حال پر
اور فضیلت فقیر کے غنی پر کہ اسمیں راحت ہے جسم کے اور قلت ہے فکر کے دنیا میں اور خفت ہے حساب کے آخرت میں اور دوست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لئے نہ اتباع شہوات کے لئے اور
کراہت تکلف کے لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا **عن** ابی ھریرۃ قال کان اھل الصفۃ اضیاف اھل الاسلام لا یاوون علی اھل ولا
لا مال واللہ الذی لا الہ الا ھو ان کنت لاعتمد بکبدی علی الارض من الجوع واشد الحجر علی بطنی من الجوع ولقد قعدت یوما علی طریقھم الذی
یخرجون فیہ فمر بی ابو بکر فسالتہ عن ایۃ من کتاب اللہ ما سالتہ الا لیستتبعنی فمر ولم یفعل ثم مر بی عمر فسالتہ عن ایۃ من کتاب اللہ ما
سالتہ الا لیستتبعنی فمر ولم یفعل ثم مر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فتبسم حین رانی وقال ابو ھریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ قال الحق و
مضی فاتبعتہ ودخل منزلہ فاستاذنت فاذن لی فوجد قدحا من لبن قال من این ھذا اللبن لکم قیل اھداہ لنا فلان فقال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ابا ھریرۃ قلت لبیک قال الحق الی اھل الصفۃ فادعھم وھم اضیاف اھل الاسلام لا یاوون علی اھل ولا مال اذا اتتہ الصدقۃ
بعث بھا الیھم ولم یتناول منھا شیئا واذا اتتہ ھدیۃ ارسل الیھم فاصاب منھا واشرکھم فیھا فساءنی ذلک وقلت ما ھذا القدح بین اھل الصفۃ
وانا رسولہ الیھم فیامرنی ان ادیرہ علیھم فما عسی ان یصیبنی منہ وقد کنت ارجو ان اصیب منہ ما یغنینی ولم یات بد من طاعۃ اللہ وطاعۃ
رسولہ فاتیتھم فدعوتھم فلما دخلوا علیہ فاخذوا مجالسھم قال ابا ھریرۃ خذ القدح فاعطھم فاخذت القدح فجعلت انا ولہ
الرجل فیشرب حتی یروی ثم یرد القدح فاناولہ الاخر حتی انتھیت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی القوم کلھم فاخذ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم القدح فوضعہ علی یدہ ثم رفع راسہ فتبسم وقال ابا ھریرۃ اشرب فشربت ثم قال اشرب فلم ازل اشرب ویقول اشرب
ثم قلت والذی بعثک بالحق ما اجد لہ مسلکا فاخذ القدح فحمد اللہ وسمی وشرب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ
پکڑتے تھے وہ اہل کیطرف نہ مال کیطرف اور قسم ہے اُس معبود برحق کے کہ کوئی معبود نہیں سوا اوسکی کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ
پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کے راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اُسیطرف سے سو گذرے میرے پاس ابوبکر اور پوچھی میں نے اُنسے ایک آیۃ کلام اللہ کے نہیں پوچھے میں نے مگر اسی لئے کہ
وہ مجھے اپنی ساتھ لیجاویں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لیگئے پھر گذرے میرے پاس حضرت عمر اور پوچھی میں نے اُنسے ایک آیۃ کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اسی لئے کہ وہ مجھی اپنے ساتھ لیجاویں
مگر وہ بھی ساتھ نہ لیگئے پھر گذرے میرے پاس ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسکرائے آپ مجھی دیکھکر اور کہا ابوہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپنے ہماری ساتھ چلو اور چلی اور
میں ساتھ ہو لیا اُنکے اور داخل ہوئے وہ اپنے گھر میں پھر اجازت چاہی میں نے پس اجازت دی مجھی اندر آنے کی سو پایا آپنے یعنے اپنے گھر والوں سے ایک پیالہ دودھ کا فرمایا آپنے کہاں سے
ملا یہ دودھ تمکو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہمکو کسی نے سو فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لی ای ابوہریرہ عرض کی میں نے لبیک فرمایا جا بلا اہل صفہ سے اور بلاؤ انکو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام کے نہ رکھتے
تھے اہل اور نہ مال جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تھا اُنکے پاس بھیجدیتے تھے اور اُسمیں سے آپ کچھ نہ لیتے اور جب ہدیہ آتا تو اُنکو بلا بھیجتے اور آپ بھی اُسمیں سے کچھ لیتے تھے اور انکو بھی
شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپکا مجھکو ذرا سی دودھ کے لئے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی اہل صفہ کی سامنے اور میں اُنہیں بلانی جاؤں پھر مجھے حکم فرماوینگی
حضرت کہ ان پر دودھ کو اُس قدح کو لیکر سو یقین ہے کہ مجھے اُسمیں سے کچھ نہ ملیگا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اسمیں سے مجھے اتنا ملیگا کہ مجھے کفایت کریگا اور وہ تھا بھی اتنا ہے مگر کچھ چارہ
نہ تھا اطاعت اللہ اور رسول کے لیئے چار ناچار اہل صفہ سی دوچار ہونا پڑا سو آیا میں اُنکے پاس اور بلایا اُنکو پھر جب داخل ہوئے وہ اور اپنی اپنی لایق جگہوں میں بیٹھ گئے فرمایا مجھ
سے آپنے اے ابا ہریرہ لو وہ پیالہ سو دو اُنکو سو لیا میں نے دو پیالہ اور دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب پی لیتا وہ یہانتک کہ سیر ہو جاتا تو پھیر دیتا اور میں دوسرے کو دیدیتا یہانتک
کہ پھر گیا میں سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک اور سارے قوم سیر ہو چکی تھے سو لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اور رکھا اُسے اپنے ہاتھ پر پھر اُٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے
اور فرمایا اے ابا ہریرہ سو پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپ یہی فرماتے رہی ہو آخر میں نے کہا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ بھیجا اُسنے آپکو حق کے ساتھ نہیں پاتا میں
اب جگہ پینے کی یعنے یہانتک سیر ہو گیا کہ اب گنجایش نہیں پس لیا آپنے پیالہ اور حمد کی اللہ تعالے کی اور بسم اللہ کہے اور پیا **ف** یہ حدیث صحیح ہے
مترجم اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اول دوام ضیافت اہل اسلام کہ عمدہ ترین سنت ہے ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے حقیر ہونا اہل و مال کا تحصیل علم کے سامنے اسلئے کہ

اصحاب صفہ حضرت کی خدمت میں تحصیل علم کرتے تھے اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت کی سنتیں سیکھتے تھے تیسرے واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہو اسکے حوائج ضروری کے خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہ ہو جیسے کہ اصحاب کے عادت تھی اہل صفہ کی ساتھ چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اس شخص سے کہ جس سے امید تائید ہو جیسے حضرت ابوہریرہ کرتے تھے پانچویں تبسم کرنا اپنے دوست سے ملتی وقت کہ مسنون ہے جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ابوہریرہ کے سامنے چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گھر میں داخل ہوتے وقت سنا تو میں حکم ہے کا اور اباحت اسکی آنحضرت کے لئے اور حرمت صدقہ کی آپ پر اور یہ کمال شرف ہے آپکے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ آپکا اور آپکے اہل بیت کا اور ساخ مال سے لوگوں کے آٹھویں مسنون ہونا شرکت اجانب کے اور مواساۃ انکے ہدیہ کے چیز میں نویں ظہور اعجاز کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کفایت کرنا ہے شیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا انکا اتنی سے شیر میں دسویں ضرور سمجھنا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ امر انکا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجالائی حق فرمان بردار کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ضرور ہی ہر اہل اسلام کو گیارھویں یہ کہ مسنون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن میں بطور دورہ پینے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت پیالوں اور ظروف صغار کے جیسے کہ عادت ہے متکلفین دنیا دار کے بارھویں اخیر میں پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخرہم شرباً تیرھویں مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرت نے جب دیکھا کہ یہ سبکو کفایت کر گیا اور عنایت الٰہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اسپر حمد فرمائی چودھویں مسنون ہونا اسم اللہ کا اکل و شرب کے ابتدا میں **عن** ابن عمر قال جشأ رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کف عنا جشاءک فان اکثرھم شبعا فی الدنیا اطولھم جوعا یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپنے دور رکھ ہم سے اپنی ڈکار اسلئے کہ بہت پیٹ بھر کر کھانیوالا دنیا میں بہت دیر تک بھوکا رہیگا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اسماعیل ابن ابی خالد سے بھی روایت ہے **ترجمہ** ڈکار کے دور رکھنے سے یہی مراد ہے منع کرنا پیٹ بھر کر کھانے سے اور دوام شبع کا مکروہ ہے کہ موجب ہے فقیروں کو بھول جانیکا اور انکی طرف التفات نہ کرنیکا اگرچہ جیاتا پیٹ بھر کر کھانا روا ہے **عن** ابی موسیٰ قال یا نبی لو رأیتنا ونحن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصابتنا السماء احسبت ان ریحنا ریح الضان **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے ای بیٹی میرے اگر دیکھتا تو ہمکو اور ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صوف کے تھے پھر جب اوپر مینہہ پڑتا تو بھیڑ کے سی بو آنے لگتے تھی **ف** اس حدیث میں زہد و قناعت ہے اصحاب کے اور قلت انکی ثیاب کے دنیا میں کہ موجب ہے کثرت ثواب کے عقبے میں **عن** معاذ بن انس الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک اللباس تواضعا للہ وھو یقدر علیہ دعاہ اللہ یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من ای حلل الایمان شاء یلبسھا **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دی لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالے کے لئے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بلاوے گا اسے اللہ تعالے قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تاکہ پسند کر لیوے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفقۃ کلھا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نفقہ شرعی سب اللہ تعالے کے راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں پس اسمیں خیر نہیں ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حمید نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشیر ہیں **عن** حارثۃ بن مضرب قال اتینا خبابا نعودہ وقد اکتوی سبع کیات فقال لقد تطاول مرضی ولولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تمنوا الموت لتمنیتہ وقال یؤجر الرجل فی نفقتہ الا التراب او قال فی التراب **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا کہ آئی ہم خباب کے پاس عیادت کو اور انہوں نے سات داغ لگواتی تھے سو کہا انہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بیشک میں آرزو کرتا اسکی اور فرمایا کہ اجر و ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتی تھے ویرانہ دیگران مراس بیت **عن** ابراھیم قال کل بناء وبال علیک قلت ارأیت مالا بد منہ قال لا اجر ولا وزر **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم سے کہا انہوں نے ہر بنا وبال ہے تجھپر کہا میں نے خبر دیجئے مجھے اس عمارت کو جو ضروری ہو اور بغیر اسکی کام نہ چلے کہا نہ اسمیں اجر ہے نہ وزر **عن** حصین قال جاء سائل فسأل ابن عباس فقال ابن عباس لسائل اتشھد ان لا الہ الا

اللہ قال نعم قال اتشھد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال وصوم رمضان قال نعم قال سالت وللسائل حق انہ حق علینا ان نصلک وعطاہ ثوبا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ اللہ ما دام منہ علیہ خرقۃ ترجمہ روایت ہے حصین سے کہا کہ آیا ایک سایل اور سوال کیا اُسنی تو پوچھا ابن عباس نے اُس سے کہ تو گواہی دیتا ہی اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین ہے سوا خداوند تعالی کے اُسنی کہا ہان پھر کہا گواہی دیتا ہی تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اُسکی ہین اُسنی کہا ہان پھر پوچھا کہ روزی کہتا ہے تو رمضان کے کہا ہان فرمایا ابن عباس نے سوال کیا تو نی اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کرین تیرے ساتھ پھر دیا اُسکو ایک کپڑا پھر فرمایا سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی کوئی مسلمان ایسا نہین کہ پہنا وی کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہیگا اللہ تعالی کی امان مین جبتک کہ وہ کپڑا رہے اُسکے بدن پر کچھ یا پرچہ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ترجمہ اُس سائل نے جب کچھ نہ مانگا تو ابن عباس نے اُسکا اسلام دریافت کیا اسلئے کہ حدیث مین مسلمان کو پہنانی کے فضیلت وارد ہوتی ہے عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی المدینۃ انجفل الناس الیہ وقیل قد قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت فی الناس لانظر الیہ فلما استبنت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب وکان اول شیء تکلم بہ ان قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ جب آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مدینہ مین لوگ دوڑے اُنکی طرف اور کہا گیا کہ آئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مدین ہے آیا لوگون کے ساتھ کہ دیکھون اُنکو پھر جب ظاہر ہوا مجھپر چہرہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پہچانا مین نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنی والیکا نہین اور پہلے جو کلام کیا آپنے یہ تھا کہ فرمایا ای لوگو افشا کرو سلام کو اور کھانا دکھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتی ہون یعنے تہجد کے داخل ہو جاؤ جنت مین سلامتی سے ف یہ حدیث صحیح ہے ترجمہ عبد اللہ بن سلام کہا رہا یہود سے تھے اور کتب سابقہ مین آنحضرت کے تعریف وثنا دیکھکر مشتاق قدوم تھے جب حضرت مدینہ مین پہنچے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے قولہ افشا کرو یعنے پھیلاؤ اور رواج دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جسکو پہچانو اُسپر بھی اور جسکو نہ پہچانو اُسپر بھی اور سلام کے فضائل احادیث مین بہت ہین اور قرآن مین اللہ تعالی تحیۃ مبارکۃ طیبۃ فرماتا ہے اور عبد اللہ بن سلام کے دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام ہے لفظ سلام پر کمال عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب و عجم پر پوشیدہ نہین ہے مگر فطرت سلیم چاہیے عن انس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اتاہ المہاجرون فقالوا یا رسول اللہ ما رایت قوما ابذل من کثیر ولا احسن مواساۃ من قلیل من قوم نزلنا بینہم لقد کفونا المؤنۃ واشرکونا فی المہنأ حتی لقد خفنا ان یذہبوا بالاجر کلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ما دعوتم اللہ لہم واثنیتم علیہم ترجمہ روایت ہے انس سے کہا جب آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوئی اُنکے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے نہین دیکھی ہمنے کوئی قوم بڑی خرچ کرنیوالی مال کثیر سے اور نہ حسن مواساۃ کرنیوالی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھکر جسکے درمیان ہم اُترے ہین اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بار بار کہا اُنہون نے ہمکو محنت و مشقت سی اور شریک کیا ہمکو آرام و راحت مین یہانتک کہ ہم ڈر رہے ہین کہ سب ثواب ہمارے نیکیونکا وہی لیجاوین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جبتک کہ تم دعا کرتی رہو گے اُنکے لئی اور شکریہ ادا کرتے رہو گی اُنکا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ترجمہ قولہ نہین دیکھے ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہین کہ جب مہاجرین اُنکے وطن مین آئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو اُنہون نے اپنے مال تقسیم کر دیے بلکہ اپنے حاجات پر اُنکے حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالی نے اُنہین کے تعریف مین فرمایا ہے یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ تو مہاجرین نی اُنکا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر اُنکے پاس مال بہت ہوتا ہے تو یہی سب خرچ کرتے ہین اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بہے مروت اور مدارات سی بھائیون کے کنارہ نہین کرتے چنانچہ تفصیل اُسکی یہ کہی اُنہون نے محنت اور مشقت کسب تجارت و زراعت غیرہ کے تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرندم خورندم مین ہمکو بھی شریک کیا ہے قولہ ہم ڈر رہی ہین آہ یعنے آخرت مین ہمارے سب نیکیونکا ثواب اُنہین کو ملجاوے اور ہم محروم رہین حضرت نے فرمایا اُنکے محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گی تو یہ بات نہوگی اور وہ دو چیزین فرمائین ایک دعائی خیر کہ اُنکے واسطے دوسرے ثنائی خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لئے ضرور ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطاعم الشاکر بمنزلۃ الصائم الصابر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا نیوالا شکر گذار ثواب مین برابر ہے صابر روزہ دار کے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم من یحرم علی النار او تحرم علیہ النار علی کل قریب ہین سہل ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے کیا نہ خبر دو مجھ کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنے دوزخ کی اوپر ہر قریب کینہ اور وقار اور آسانی کرنیوالی کے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** الاسود بن یزید قال قلت یا عائشة ای شیء کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا دخل بیته قالت کان یکون فی مهنة اهله فاذا حضرت الصلوٰة قام ترجمہ روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہوں نے عرض کیے مینے کہ ای عائشہ ام المومنین کیا کرنے لگتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے اپنے گھر مین فرمایا انہون نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** انس بن مالك قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استقبله الرجل فصافحه لا یانزع یده من یده حتی یكون الرجل ینزع ولا یصرف وجهه عن وجهه حتی یكون الرجل هو یصرفه ولم یر مقدما رکبتیه بین یدی جلیس له ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سامنے آتا آپکے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپسے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے یہانتک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اسکی طرف سے مونہہ اپنا یہانتک کہ وہی پھیرتا اپنا مونہہ اور نہ دیکھے انکے پیر پہلے کسیکے انکے ہمنشین کے آگے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خرج رجل ممن كان قبلكم فی حلة تعجبه نفسه فامر الله الارض فاخذته فهو یتجلجل فیها الی یوم القیمة ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلون مین کا ایک حلہ مین کہ اچھا لگا اسکو اپنا پھر اترا تا تھا وہ اوسمین سو حکم فرمایا اللہ تعالے نے زمین کو پس پکڑا اسکو زمین نے اور وہ دھنستا چلا جاتا ہے زمین مین قیامت کے دن تک راوی کو شک ہے کہ تجلجل فرمایا آپنے یا تلجلج کہا ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہے متبحم یتجلجل کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جسکے ساتھ آواز ہو اور تلجلج کا مصدر تلجلج ہے بمعنے تردد کے غرضکہ وہ ادہر ادہر کروٹین لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہین قرار نہین پاتا معاذ اللہ من ذلك **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال یحشر المتكبرون یوم القیمة امثال الذر فی صور الرجال یغشاهم الذل من كل مكان یساقون الی سجن فی جهنم یسمی بولس تعلوهم نار الانیار یسقون من عصارة اهل النار طینة الخبال ترجمہ بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر مین لائے جائینگے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چیونٹیون کے صورتون مین مردون کے ڈھانپی گی انکو ذلت ہر جگہ سے ہنکائی جاوینگے جہنم کے ایک قید خانہ کیطرف کہ اسکا نام بولس ہے اٹھا لیگی اور جو شعلے لاویگی انکو آگ آشوبکی پلائی جاوینگے عصارہ دوزخیونکا کہ جسے طینة الخبال کہتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے **ترجم** مانند چیونٹیون کے الخ بعضون نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ انکو روندینگے جیسے چیونٹیونکو روندتے ہین پس انکو چیونٹی کے مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہین کہ ڈھانپی گی انکو ذلت پس یہ قرینہ ہی مجاز کا اور بعضون نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ انکا چیونٹیون ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردونکی ہو اور بولس بفتح با اکثر شروح مین وارد ہوا ہے اور قاموس مین بضم با نام ہے جہنم مین ایک قید خانہ کا کہ مخصوص ہے متکبرون کے واسطے قولہ تعلوهم یعنے اٹھا لیگی انکی اسکا مصدر ہے بمعنے جوش دینی اور کھولنی کے قولہ نار الانیار یعنے آگ انگون کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن مین وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ ہے اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہین سو وہ آگون کی آگ ہے قولہ عصارہ دوزخیون کا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے کہ جو اسکے نچوڑنے سے نکلے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اسکا مراد اس مقام مین وہ پیپ اور لہو اور زرداب ہے کہ دوزخیون کے زخمون اور دمامل سے بہہ رہا ہے قولہ طینة الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی ملکر رہ گئی ہو اور خبال بمعنے فساد ہے یعنے بگڑی ہوئی چیز یعنے وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئے متعفن ہو گئے ہے اور عصارہ اہل نار سے مراد ہے انکے خوراک ہوگی معاذ اللہ من ذلك **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلاث من كن فیه نشر اللہ علیه كنفه وادخله الجنة رفق بالضعیف والشفقة علی الوالدین والاحسان الی المملوك ترجمہ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ جسمین ہون پھیلاویگا اللہ تعالے اوپر کنف اپنا یعنے قیامت کے دن اور داخل کریگا اسکو جنت مین پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈے غلام پر **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول اللہ عز وجل یا عبادی كلكم ضال الا من هدیته فسلونی الهدی اهدكم وكلكم فقیر الا من اغنیته فسلونی ارزقكم وكلكم مذنب الا من عافیت فمن علم منكم انی ذو قدرة علی المغفرة فاستغفرنی غفرت له ولا ابالی ولو ان اولكم واخركم وحیكم وصیتكم ورطبكم ویابسكم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلك فی ملكی جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحیكم وصیتكم ورطبكم ویابسكم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما

ما نقص ذلك من ملكي جناح بعوضة ولو أن أولكم وآخركم وجنكم وإنسكم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا في صعيد واحد فسألوني فأعطيت كل إنسان منكم ما بلغت أمنيته فأعطيت كل سائل منكم ما نقص ذلك من ملكي إلا كما لو أن أحدكم مر بالبحر فغمس فيه إبرة ثم رفعها إليه ذلك بأني جواد واجد ماجد أفعل ما أريد عطائي كلام وعذابي كلام إنما أمري لشيء إذا أردته أن أقول له كن فيكون ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے ہدایت مانگو ہدایت کرو تم کو اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے کہ میں تمہیں رزق دوں اور تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھے مغفرت مانگی بخشدوں گا میں اسکو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر اور خشک تمہارے جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میرے سلطنت ایک مچھر کے پر برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک جمع ہو جاویں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے کہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر اور خشک تمہارے جمع ہو جاویں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ منتہائی آرزو ہو اسکی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں گاذری دریا پر اور ڈبووے اسمیں ایک سوئی پھر نکالے اسکو اور یہ اس سبب سے ہی کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میرا عطا کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بتحقیق میرا حکم کسی چیز کے لئے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو بس وہ ہو جاتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی متہم حکم قولہ جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنے اگر تمام جہان کی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کے برابر تقوی میں ہو جاویں تو سلطنت اس شہنشاہ عالیجاہ کی پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کی لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جاویں تو ایک مچھر کے پر برابر اسکے سلطنت نہ گھٹے قولہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں جواد سخی برابر ہے اسمیں ندکر و مونث اور اجواد اور اجاود اور جودا اور جودہ اور جود اسکی جمع ہے (منتہی) بعضوں نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دیوے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہووے اور بی مانگے عطا کرے اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہ کی نہیں پا سکتے یہ کسی مخلوق میں اسلئے کہ خزانہ اسکا بیحد ہے اور عطا اسکے بیحد و نہ اسکی انتہا ہے نہ اسکی منتہا اور واجد وہ غنی ہے کہ کبھی محتاج نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ وہ تمامی مخلوقات سے بے پروا ہے اور سارے موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور محامد بلغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجد میں زیادت معنی ہے ماجد سے اسلئے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنے جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہ کی کہ شرف اسکا غیر متناہی ہے اور فضل اسکا غیر متناہی ہے قولہ میرا فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنے جیسے اور مخلوقات کو عطا کی وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اولاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو دوسرے زائد ہونا اپنی حاجت سے تیسرے متعلق ہونا حق غیر کا اسمیں اور بغیر اسکے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اسکی کچھ حاجت نہیں اسلئے کہ وہاں فقط کن کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا اللہ غنی عن العالمین اور متعلق نہیں ہوتا اسمیں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شی باری تعالیٰ شانہ کی اور اسیطرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شے مولم اور یا غیر مولم موجود ہو یا نہ غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالیٰ شانہ کی مذکور ہے اور ہاے و زراق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے افسوس ہے ان بندہ پر جو اس درگاہ کے بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اور دلسی مانگتی ہیں اور اسکی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیا اور انبیا اور پیر و شہید سے التجا کرتی ہیں معاذ اللہ من ذلک گویا مضمون اس شعر کا انکی گوش ہوش میں نہیں پڑا شعر حاجت طلبی بغیر مولے + عیبت غلام باوفا را

عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يحدث حديثا لو لم أسمعه إلا مرة أو مرتين حتى عد سبع مرات ولكني سمعته أكثر من ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان الكفل من بني إسرائيل لا يتقي شيئا من ذنب عمله فأتته امرأة فأعطاها ستين دينارا على أن تطأها فلما قعد منها مقعد الرجل من امرأته أرعدت وبكت فقال ما يبكيك أكرهتك قالت لا ولكنه عمل ما عملته قط وما حملني عليه إلا الحاجة فقال تفعلين هذا وما فعلته اذهبي فهي عني لك وقال لا والله لا أعصي الله بعدها أبدا فمات من ليلته فأصبح مكتوبا على بابه إن الله قد غفر للكفل

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتے میں نے ایک یا دو بار یہانتک کہ گنا سات تک تو

نہ بیان کرنا میں بلکہ سنی ہے میں نے اُسی اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے اُنکو کہ فرماتی تھی تھا ایکدن بنی اسرائیل سے کہ نام اُسکا کفل تھا کہ وہ پرہیز نکرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اُسکے پاس ایک عورت اور دی اُسکو ساٹھ دینار اپنے سیات پر کہ جماع کرے اُس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اُسکی آگی جیسا کہ بیٹھتا ہی مرد اپنی عورت کی آگی کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اُسنی کہ کیوں روتی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھپر وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتے ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اسکا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اُسنی تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نہیں گیا جاوہ تیری دینار تیرے لئے ہیں اور کہا اُس مرد نی قسم ہے اللہ تعالی کی نافرمانی نکروں گا میں اللہ تعالی کی اسکی بعد کبھی سو انتقال کر گیا وہ اسی رات کو سو صبح کو اُسکے دروازہ پر لکھا ہوا تھا کہ بیشک اللہ تعالی بخشدیا کفل کو ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اُسکو اور روایت کیے بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نکیا اُسکو اور روایت کیے ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اُسمیں اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہی اور عبداللہ بن حمید الرازی کوفی ہیں ابو جدہ انکی ہریرہ تھیں علی بن ابی طالب کے اور روایت کیے عبداللہ بن عبداللہ رازی عبید ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی لوگوں نے عن الحارث بن سوید قال حدثنا عبداللہ بحدیثین احدھما عن نفسہ والآخر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عبداللہ ان المؤمن یری ذنوبہ کانہ قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیہ وان الفاجر یری ذنوبہ کذباب قمر علی انفہ قال بہ ھکذا فطار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ افرح بتوبۃ احدکم من رجل بارض فلاۃ ردت علیہ راحلتہ علیھا زادہ وطعامہ وشرابہ وما یصلحہ فاضلھا فرجع فطلبھا حتی اذا ادرکہ الموت قال ارجع الی مکانی الذی اضللتھا فیہ فاموت فیہ فرجع فطلبھا فغلبتہ عینہ فاستیقظ فاذا راحلتہ عند رأسہ علیھا طعامہ وشرابہ وما یصلحہ ترجمہ روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنے موقوفا اور دوسری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنے مرفوعا کہا عبداللہ نے مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہی کہ وہ اُسپر گر پڑے یعنی عذاب الٰہی کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے کہ بیٹھی اُسکی ناک پر اور اسنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی اور یہ حدیث موقوف ہی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی عزوجل بیشک زیادہ خوش ہونیوالا ہے تم میں سے ایک کے توبہ پر بہ نسبت اُسمرد کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جسمیں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنیوالی تھی وہ زمین اُسکی ساتھ تھی اونٹنی اُسکی کہ اُسپر تھا توشہ اُسکا اور کھانا پینا اُسکا اور جسکی اُسکو حاجت ہو پس کہو دیا اُسنی اُس اونٹنی کو سو نکلا وہ اُسکی ڈھونڈھنے کو یہانتک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہونچا کہا اُسنی کہ لوٹونگا میں اس جگہ میں کہ جہاں کہو یا میں نے اُس اونٹنی کو اور مرجاؤنگا میں پس لوٹا وہ اُس مکان کے طرف سو لگ گئی اُسکی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اُسکی اُسکی سر پاس موجود ہے اُسپر سے اُسکا کھانا اور پینا اور جسکی اُسے حاجت ہو کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور سماعت ہے ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں مصرح مسلم میں باختلاف یسیر یہ روایت انس سے مروی ہے اور اُسکے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب اونٹنی اُسکو لگے پکڑنے اُسنی مہار اُسکے اور خوشی کے ماری کہنے لگا اللھم انت عبدی وانا ربک یعنے یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب خطا کی اُسنی شدت فرح سے انتہی اور ایسا کیا مثال اور تشبیہ ہے باری تعالی کے خوش ہونیکی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینی پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیلہ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور اسباب استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے ماری کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا حالانکہ حقیقۃً ایسے خطا باری تعالی پر محال ہے مگر یہ اُسکی خوش ہونیکی باعتبار فضل و کرم کے ایک مثال ہے غرض کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری تعالی اُسکی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سی بندہ کو نجات ملے ہی خوش ہوتا ہے وذالک ہو الفوز العظیم عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل ابن آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیٹا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنیوالے ہیں ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر علی بن مسعدہ کے روایت ہے کہ وہ قتادہ ہی سے روایت کرتے ہیں باب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنی مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہی ف یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہ اور انس اور ابی شریح کعبی سے بھی روایت ہے اور ابی شریح عدوی ہیں اور نام انکا خویلد بن عمرو ہے عن عبداللہ بن عمرو قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چپ رہا نجات پائی ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے باب عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے فرمایا آپنی جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کی روایت سے عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا اِلَّا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْہُ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے عار دلایا اپنی بھائیکو کسی گناہ کے ساتھ نہ مریگا جبتک کہ اُس سے وہ گناہ صادر نہو کہا احمد نے کہ محدثین کا قول ہے کہ مراد اُس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنے بعد توبہ کے پھر عار دلانا نچاہیے ف یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اُسکی متصل نہیں خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے دس صحابیوں سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باب عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْہِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ ترجمہ روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ظاہر کر شماتت اپنے بھائی کے لئے کہ اللہ رحم کریگا اُسپر اور مبتلا کریگا تجھکو یعنے اُس بلا میں کہ جسپر تو نے شماتت کی تھی ف یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہی واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک و ابی ہند داری سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انکو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور وہ غلام تھی پس آزاد کی گئی اور مکحول ازدی بصری نے سنا ہی عبداللہ بن عمر سے اور روایت کرتی ہیں اُنسی عمارہ بن زاذان روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے اُنہوں نے تمیم سے اُنہوں نے عطیہ سے کہا اُنہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ اُنسی کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندانم یعنے میں نہیں جانتا باب عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھی اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ حَکَیْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنِّیْ حَکَیْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ صَفِیَّۃَ امْرَاَۃٌ وَقَالَتْ بِیَدِہَا ھٰکَذَا کَاَنَّہَا تَعْنِیْ قَصِیْرَۃً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِکَلِمَۃٍ لَوْ مُزِجَ بِہَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمَزَجَہٗ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگی ایک کا سو فرمایا آپنی کہ نہیں پسند آتا مجھکو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھی ملی اتنا اور اتنا مال کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بیشک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ نے اپنی ہاتھ سے اسطرح یعنے وہ ٹھنگنی ہی سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک تو نے ایسی بات ملائی اپنی بات میں کہ اگر ملائی جاوے وہ دریا کے پانی میں تو بدمزہ کر دیوے یعنی خراب ہو جاوے مقصد یہ ہاتھ سے اشارہ کرنیکو بھی آپنے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا مونہہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اُسکے خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دیجاوے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جاوے یہ ایک تمثیل ہے اُسکی خرابی کے باب عَنْ یَحْیٰی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَیْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ خَیْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ ترجمہ روایت ہے یحیی بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبی سے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم کہا یحیی نے میں گمان کرتا ہوں نہیں کہ اُس شخص نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ ملی لوگوں سے اور صبر کرے اُنکی تکلیف پر بہتر ہے اُس مسلمان سے کہ نہ ملی لوگوں سے اور نہ صبر کرے اُنکی تکلیف پر ف کہا ابن ابی عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمر ہیں ؛ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّھَا الْحَالِقَۃُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم آپس کے برائی سے یعنے پھوٹ اور بغض و عداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد ہے عداوت و بغضا آپس کی اور یہ جو فرمایا کہ وہ مونڈنی والی ہے یعنے دین کی مونڈنی والی ہے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر

دو نمین تمکو ایسی چیز کی جو درجہ مین افضل ہے صیام صلوٰۃ وصدقہ سے کہا صحابہ نے کیون نہین فرمایا آپنی ملاپ اور محبت آپسمین اسلئے کہ پھوٹ آپسکی مونڈنیوالی ہے ف یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی کہ پھوٹ آپسکی مونڈنیوالی ہے نہین کہتا ہون کہ مونڈتی ہے بالکو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کرتی ہے دین کا +

عن الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء وھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا افلا انبئکم بما یثبت ذلک لکم افشوا السلام بینکم ترجمہ روایت ہے زبیر بن عوام کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھس گیا ہے تم مین مرض اگلی امتونکا یعنے حسد اور بغض اور مونڈنیوالا نہین کہتا ہون کہ مونڈتا ہی بالونکو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میرے جان اُسکی ہاتھ مین ہے داخل نہوگی تم جنت مین جبتک مومن نہوگے اور مومن نہوگے جبتک آپسمین محبت نکروگی اور بتاؤن تمکو ایسی چیز کہ جو جاوے تمکو محبت مین رواج دو سلام کو آپسمین باب عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ذنب احدر ان یعجل اللہ لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما یدخر لہ فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لایق تر نہین ہے کہ سزا اُسکی متر کہے جلد دنیا مین ہے اور کچھہ جمع بھی ہی آخرت مین بغی اور قطع رحم سے زیادہ ف یہ حدیث صحیح ہی متر جم یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کے اطاعت سے کہ اُسکی سزا اللہ تعالے دنیا مین بھی دیتا ہے قتل و سہر و نہب اموال وغیرہ سے اور آخرت مین بھی اُسپر عذاب ہوگا اور اسیطرح قطع رحم کا حال ہے یعنے مارنے والون سے بدسلوکی کا بھی یہی منوال ہے عن عمرو بن شعیب عن جدہ عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن لم تکونا فیہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدی بہ ومن نظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ بہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من ھو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو فوقہ فاسف علی ما فاتہ منہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا ترجمہ بسند مذکور روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو خصلتین ہین کہ جسمین ہونگی لکھیگا اللہ تعالے اُسی شاکر اور صابر اور جسمین نہ ہونگے نہ لکھیگا اُسی شاکر اور نہ صابر تفصیل اُنکے یہ ہے کہ جسنی نظر کرے بہین اُس شخص کیطرف جو اُسسے بڑہکر ہے اور پیروی کی اُسکی اور نظر کرے دنیا مین اُس شخص کیطرف جو اُسسے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالے کی اُس فضل پر کہ اُسپر ہوا لکھیگا اللہ تعالے اُسکو شاکر اور صابر اور جسنے نظر کی دین مین اپنے سی کم پر اور نظر کرے دنیا مین اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اُس دنیا پر جو اُسی نہلی لکھیگا اللہ تعالے اُسکو شاکر اور نہ صابر متر جم یعنے دین مین اپنے سی زیادہ پر نظر کرنی سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے بخلاف اُسکی جو دین مین اپنے سے کم ہو اُسپر نظر کرنے سی عجب اور خود پسندی اپنی نظر مین آتی ہے اور تہوڑی عبادت بھی اپنے بہت دکہائی دیتی ہے اور دنیا مین جو مال و متاع اپنے سی زیادہ رکہتا ہے اُسپر نظر کرنیسے ناشکری اللہ کے ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر مین حقیر ہوجاتی ہے اور اپنے سی کم پر نظر کرنی سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالے کے حاصل ہوتی ہے اور تہوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے انتہی کلام المترجم روایت کی ہے موسی بن حزام نے اُنہون نے علی بن اسحاق سے اُنہون نے عبد اللہ سے اُنہون نے مثنی ابن صباح سی اُنہون نے عمرو بن شعیب سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے اپنے دادا سی اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی یہ حدیث غریب ہے اور نہین ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد اُنکے باپ کا اپنی روایت مین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ھو فوقکم فانہ اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم ترجمہ روایت ہے ابہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر کرو اُسکی طرف جو تمسے کم ہے یعنی نمازو روزہ مین اور مت نظر کرو اُسکی طرف جو تمسے زیادہ ہے اسلئے کہ اسمین اجدر ہے کہ تم حقیر نجانوگی اللہ تعالے کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے ف یہ حدیث صحیح ہے باب عن ابی عثمان عن حنظلۃ الاسیدی وکان من کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بابی بکر وھو یبکی فقال لک یا حنظلۃ فقال نافق حنظلۃ یا ابا بکر نکون عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرنا بالنار والجنۃ کانا رای عین فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضیعۃ ونسینا کثیرا قال فو اللہ انا لکذلک فانطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقنا فلما راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مالک یا حنظلۃ قال نافق حنظلۃ یا رسول اللہ نکون عندک تذکرنا بالنار والجنۃ حتی کانا رای عین فاذا رجعنا عافسنا الازواج والضیعۃ ونسینا کثیرا قال فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِھَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ فِیْ مَجَالِسِکُمْ وَعَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَسَاعَۃً ترجمہ روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اُسیدی جو کاتب تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی روتی ہوئے گذری ابوبکر پر سو فرمایا ابوبکر کیا ہوا تمکو ای حنظلہ کہا اُنہوں نے کہ منافق ہوگیا حنظلہ ای ابوبکر اور کیفیت اُسکی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ یاد دلاتی ہیں ہمکو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب کھوتے ہیں ہم اُنکے پاس سے اور ملتی ہیں اور مشغول ہوتی ہیں ہم بی بیوں اور سامان نیومیں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ اُن نصیحتوں میں سے پس کہا ابوبکر نے قسم ہے اللہ کے ہمارا بھی یہی حال ہے چلو تم ہمارے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف پھر گئے ہم پھر جب بیٹھے کیہا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس سے کیا حال ہے تمہارا ای حنظلہ عرض کی کہ حنظلہ منافق ہوگیا یا رسول اللہ ہوتی ہیں ہم آپکے پاس اور آپ خوف دلاتی ہیں ہم کو نار سے اور امید دلاتی ہیں جنت کے یہانتک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اُن دونو کو یعنے ایسا یقین ہوتا ہے پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپکے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں عورتوں سی اور مشغول ہوتے ہیں سامان دُنیا میں بھولجاتے ہیں بہت سے باتیں اُنہیں کی کہا راوی نے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اُسی حال پر کہ اُٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تمسے فرشتے تمہارے مجلسوں میں اور تمہاری بچھونوں پر اور تمہارے راہوں میں ولیکن ای حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسے **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** یہ کمال ایمان تھا صحابہ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق گنا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈری سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعت فساعت **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہانتک کہ دوست رکھی اپنی بھائی کے لئے جو دوست رکھتا ہے اپنی نفس کے لئے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن سو فرمایا آپنی ای لڑکے سکھاؤنگا میں تجھی چند کلمہ یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو یاد رکھ اللہ کو کہ پاوگا تو اُسکو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ سی اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ جمع ہوجاوین اسپر کہ نفع پہونچاوین تجھکو کچھ تو ہرگز نہ پہونچا سکینگے مگر اُتنا کہ لکھا ہے اُسے اللہ تعالیٰ نے تیری لئی اور اگر مجتمع ہوجاوین اسپر کہ ضرر پہونچاوین تجھکو کچھ تو ضرر نہ پہونچا سکینگے تجھکو مگر اُتنا کہ اللہ نے لکھا ہے تیری لئی اُٹھالئے گئی قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنے کتابت تقدیر کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **ترجمہ** یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان سے اور اطاعت اور فرمانبرداری اُسکی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچاتا ہے اُسی معاصی سے اور توفیق خیر بخشتا اُسکا اور مدد و اعانت کرتی اُسکی نوائب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ سے اسمیں رد ہوا اُن مبتدعین و مشرکین پر جو اولیا و انبیا سے اپنی حاجت طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دور دور سے اُنکو پکارتے ہیں اور اُن کے ساتھ اور مدد کی امید پر نذریں نیاز کرتے ہیں کوئی پُکارتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو اور اک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے قولہ اُٹھالئے گئی قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہوجانے سے اور اُسکے فراغت تمام حاصل ہونے سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْقِلُھَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُھَا وَاَتَوَکَّلُ قَالَ اعْقِلْھَا وَتَوَکَّلْ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایکمرد نے کہا یا رسول اللہ کیا باندھوں میں اونٹ کا اور توکل کروں یا اُسکو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا اپنے اونٹ کا پیر باندھ اور توکل کر **ف** کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہی کہا ابوعیسےٰ نے حدیث غریب ہے انس کے روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سی اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **ترجمہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترک اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجا لاکر مسبب الاسباب پر بھروسا کرنا اور نظر و اعتماد اسباب پر نہ کرنا **عن** اَبِی الْحُوَیْرِثِ الْعَبْدِیِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ وَاِنَّ الْکَذِبَ رِیْبَۃٌ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ ترجمہ روایت ہے ابی الحویرث عبدی سے کہا اُنہوں نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے رسول

غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے، مشرکین جو کہتے ہیں ہم اللہ کو اور ولی اللہ کو پکارتے ہیں یہ بھی شرک ہے معاذ اللہ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اُنہوں نے کہ یاد کیا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے چھوڑ دی وہ چیز کہ شک میں ڈالی تجھکو طرف اُس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالی تجھکو اسلئے کہ صدق اطمینان ہے دلمیں اور کذب اضطراب ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے ف یہ حدیث صحیح ہی اور ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے برید سے مانند اسکی مترجم یعنے چھوڑ دی شک کی بات کو جیسے کہ محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جسمیں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہی اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بیقراری اور دلمیں حرکت رہتی ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا ذکر کیا گیا ایکمرد کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہیں کیجاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کی ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر اسی وجہ سے مترجم اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اسلئے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اُسکے یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہو اگرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہی اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بدپرہیزی اختیار کرے تو دوا کی دوا ضایع ہوتی ہے اور مرض کا مرض رہتا ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ قَالَ فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اُسکے شر سے داخل ہوا جنت میں سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں آپنے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہونگے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کے روایت سے روایت کیے ہم سے عباس نے اُنہوں نے یحیی سے اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قتیبہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے عَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَأَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ ترجمہ روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیا اللہ کے لئے اور منع کیا اللہ کے لئے اور محبت کی اللہ کے لئے اور عداوت کی اللہ کی لئے اور نکاح کیا اللہ کے لئے سو پورا ہو گیا ایمان اُسکا ف یہ حدیث منکر ہے

أَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں صفت میں جنت کے جو وارد ہوی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مترجم مقدمہ جنت اصل لغت میں بمعنی چھپنے کی ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کی واسطے ہی چنانچہ جنین بھی اُسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہی اور جنون بھی اُسی سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپا لیتا ہے اور جان بھی کہ بمعنے قلب ہے کہ سینہ میں پوشیدہ ہی اور جنت نام ہو گیا ہے سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کر لیتے ہیں بعد اسکے نام ہو گیا ہے بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار کو رکھتا ہو اور اصطلاح شرع میں نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دار العذاب کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہے اور جنت کو جنت اسلئے کہا کہ وہ بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اُس سے ہے قول اللہ تعالے کا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ یعنے ڈھانپا اُسکو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لئے کہ وہ نظر انس سے مستور و مختفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث وَلِيَ دَفْنَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْنَانُهُ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ یعنے متولی ہوے آپکی دفن و اخفا کے علی اور عباس اور اسی لئے قبر کو جَنَّ کہتے ہیں کہ وہ مردوں کو چھپاتی ہے اور اُس سے ہی قول اللہ تعالے کا اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً یعنے ٹھیرایا منافقوں نے اپنے ایمان کو سپر اور اُسی سے ہی حدیث إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ یعنے امام سو جب بہتر ہے اور اسی سے ہے جُنَّةٌ کہ بمعنے سپر ہے اسلئے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنی کو شمشیر و تیر سے (منجم) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلا اور بلغا جمع ہو کر ہزاروں برس فکر و تدبیر کریں ممکن نہیں کہ اُس سے بہتر یا برابر اُسکے کوئی مکان قیاس میں آسکے چنانچہ خلاصہ اُسکا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع صفات قرآنیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی اول ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اُسکے سلبی کو دو فصلوں میں

فصل اول در صفات ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آن پرداختہ است

اللہ تعالے نی دار الثواب کو جنت فرمایا أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اور روضہ بھی فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ اور جنت عالیہ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اور ماکولات میں سے ذکر کیا ہے اُنکے چیزونکا فواکہ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ قَائِدَةٌ عُونَ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ سَدِرٍ مَخْضُودٍ

مرفوع طیر منضد درخت طوبیٰ فھا دانیۃ ثمرات کلھا رزقا من ثمرۃ رزقنا من قبل ثم طیر یعنے گوشت پرند کا وھم طیر مما یشتھون اور صبح و شام اسکا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسطہ میں متنعمین کے عادت یہی ہے ولھم رزقھم فیھا بکرۃ وعشیا اور نخل رمان فیھا فاکھۃ ونخل ورمان اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا انھار من تحتھا الانھار اور تفصیلاً فیھا انھار من ماء غیر اٰسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وانھار من عسل مصفی اور تسخیر ان کے عینا یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا اور جریان انکا فیھا عین جاریۃ اور سلوبیانی کا وماء مسکوب اور اسماء سے انکے ذکر کیا سلسبیلا کو عینا فیھا تسمی سلسبیلا اور تسنیم کو ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب بھا المقربون اور ذکر کیا تین کاسونکا کاس معین یطاف علیھم بکاس من معین اور کاس کا فوران الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا اور کاس زنجبیل ویسقون فیھا کاسا کان مزاجھا زنجبیلا اور شفاعت میں وسقاھم ربھم شرابا طھورا اور ختم میں مشروبات کی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک اور متاع خانگی میں سے ذکر کیا اکواب وابارین کاس کا باکواب واباریق وکاس من معین اور ثیاب وحلیہ کا علیھم ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ اور ارائک کا متکئین فیھا علی الارائک اور علی الارائک ینظرون اور ھم وازواجھم فی ظلال علی الارائک متکئون اور فرشون کا متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق وفرش مرفوعۃ اور زرابی کا وزرابی مبثوثۃ اور نمارق کا نمارق مصفوفۃ اور لباس کا ولباسھم فیھا حریر اور صحاف کا یطاف علیھم بصحاف من ذھب واکواب اور رفرف وعبقری کا متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان اور اساور اور لولو کا یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا اور مکانون سے ابواب کا جنات عدن مفتحۃ لھم الابواب اور غرفون کا وھم فی الغرفات امنون اور اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور مساکن ومساکن طیبۃ فی جنات عدن اور امن کا فی مقام امین اور ساکنان جنت سے ازواج اہل جنت کے ولھم فیھا ازواج مطھرۃ اور حور وزوجنھم بحور عین اور بیان کی حیا انکی وعندھم قاصرات الطرف عین کانھن بیض مکنون اور رنگ بدن انکا کانھن الیاقوت والمرجان کانھن بیض مکنون وحور عین کامثال اللؤلؤ المکنون اور ہمعمری انکی وعندھم قاصرات الطرف اترابا عربا اترابا اور سایہ پروردگی انکی حور مقصورات فی الخیام اور بکارت انکی فجعلناھن ابکارا اور لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان اور حسن انکا فیھن خیرات حسان اور تکعب انکا وکواعب اترابا اور پیار انکا اور اپنے شوہروں پر عربا اترابا اور شوخی انکا بطور عجیب برخلاف دوسرے مخلوقات کے انا انشانا ھن انشاء فجعلناھن ابکارا عربا اور تزویج انکی غیبی طور پر وزوجنھم بحور عین اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلمان کو ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لؤلؤ مکنون اور ولدان کو ویطوف علیھم ولدان مخلدون اور تشبیہ دی لولو منثور سے اذا رایتھم حسبتھم لؤلؤا منثورا اور خازنون کو وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور افعال و احوال جنتیوں کے ذکر کیا نضرت اور سرور کو ولقاھم نضرۃ وسرورا اور حمد باری تعالیٰ کی الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ واخر دعوٰھم ان الحمد للہ رب العلمین وقالوا الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن اور سلام اللہ تعالیٰ کا انپر سلام قولا من رب الرحیم اور سلام خزنہ جنت کا انپر وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور سلام دوسرے فرشتونکا انپر والملائکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور سلام انکا آپسمیں وتحیتھم فیھا سلام لا یسمعون فیھا لغوا الا سلما ویلقون فیھا تحیۃ وسلاما اور کلام انکا آپسمیں ان اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکھون اور جہانتک انکا اہل نار پر فاطلع فرآہ فی سواء الجحیم اور پکارنا انکا دوزخیوں کو ونادی اصحاب الجنۃ اصحاب النار الایہ اور ہنسنا انکا کفار پر فالیوم الذین امنوا من الکفار یضحکون اور مطلق ہنسے خوشی انکی ووجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ اور عیش خوش انکا فھم فی عیشۃ راضیۃ اور خلود ان کا ھم فیھا خلدون خالدین فیھا ابدا اور صاف دلی انکی آپسمیں ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقبلین اور راضی ہونا باری تعالیٰ شانہ کا انسے ورضوان من اللہ اکبر اور رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اور نظر کرنا انکا اس تعالیٰ شانہ کی طرف چشم سر سے جہت فوق میں ووجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ + یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کی کہ قرآن عظیم الشان نے انکو

مقامات متعددہ [illegible] کر یاد کیا بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اسکا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سی پُرشوق ہین اور کام جان حاظین کی اس سی پُر ذوق ہزارون نے اس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لئے اور لاکھون بسبدر یاضت وعبادت جی اسی غرض سے تو

نے مؤمنون کو بیقرار کیا اور اشتیاق نے پرواز اضطرار بہت نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوم در صفات سلبیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ نفی آن پرداختہ است

اور وہ تابہ چیزین ہین کہ قرآن نے دامن جنت کو اُس سے پاک کیا اور برارت ساحت اہل جنت کی اُن چیزون سی فرمائے آمین لغو ہے چنانچہ فرمایا لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ط اور مرگ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ط اور رنج اور تعب وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ اور وَأَنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ط اور تشنگی اور دھوپ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ط اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا اور تاثیم یعنے گناہ کی بات لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ط اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ط اور تکلیف آمین اور خروج اُس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ یہ صفات ہین جنت کے کہ وارد ہوے ہین قرآن عظیم الشان مین اور پاویگا تو اکثر مقام مین اس اختصار کے ساتھ تفصیل اسکی کہ موفق ہوا فقیر اُسکے بیان کے ساتھ اللہ تعالے کے فضل عمیم سے والہ ذو الفضل العظیم اور مزید تفصیل اسکی کہ وارد ہوئی ہے احادیث مین یا اقوال مفسرین مین پاویگا تو اُسے ابواب کے ذیل مین انشاء اللہ تعالے انتہی قول المترجم بفضل الخلاق المتعم

باب ما جاء في صفة شجر الجنة باب جنت کے درختون کے بیان مین

عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایسے درخت ہین کہ چلا جاوے سوار اُسکے سایہ مین سو برس تک اور پورا نہو سایا اُسکا فرمایا آپنے مراد ظل ممدود سی جو قرآن مین مذکور ہے وہی سایہ ہے

جنت کے درختون کا بیان

عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین ایک درخت ایسا ہی کہ چلا جاوے سوار اُسکے سایہ مین سو برس تک **ف** اسبابمین انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین کوئی درخت ایسا نہین کہ جسکا تنہ نہو سونے کا **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے مترجم ایک روایت مین آیا ہے يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ یعنے اگر چلے سوار مضمر گھوڑے کا تیز دوسو برس تک تو یہی قطع کرے مسافت اسکی ظل کے اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جسکا اول دانہ چارہ دیکر خوب موٹا کرین اور بعد اُسکے بتدریج خوراک اُسکی کم کرین کہ دُبلا ہو مگر قوت غذائی سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جاوے اور اُسکے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہین سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہانتک اُسکی شاخین پھیلی ہون (از نووی)

باب ما جاء في صفة الجنة ونعيمها باب نعیم جنت کے بیان مین

جنت کے نعیم کے بیان مین

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَكُونُ إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهِدْنَا فِي الدُّنْيَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَأَنَسْنَا أَهَالِينَا وَشَمَمْنَا الْأَوْلَادَ أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي عَلَى الْحَالِ الَّتِي تَكُونُونَ عِنْدِي لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ لَا يُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفَتِّحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کیے ہمنے کہ ای رسول اللہ کے کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہین ہم آپکی خدمت مین نرم رہتے ہین دل ہمارے اور بیزار ہوتی ہین ہم یعنے دنیا سے اور ہوتے ہین ہم اہل آخرت سے پھر جبکہ ہم نکل جاتے ہین آپکے پاس سے اور انس کرتے ہین ہم اپنے گھر والون سے اور سونگھتی ہین یعنے پیار کرتے ہین اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہین ہم اپنے دلونکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اُسی حال پر ہو جس حال سے میرے پاس سے نکلتے ہو تو ملاقات کرین تمسے فرشتے تمہاری گھرونمین اور اگر تم گناہ نکرو

تو اللہ تعالیٰ اور مخلوقات کو یعنے تمہاری سوا کہ وہ گناہ کرین اور اللہ تعالیٰ اُنکے گناہ معاف کری یعنے بعد اُنکے استغفار کے یا قبل اُسکے کہا راوی نے پھر عرض کی مین نے یا رسول اللہ کس سے پیدا کی گئے مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی مین نے جنت کا ہے سی ہے بنا اُسکی فرمایا آپنے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونیکی اور گارا اُسکا مشک اذفر ہے اور کنکر اُسکے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اُسکی زعفران جو داخل ہوگا اُسمین عیش کریگا اور تکلیف نپاویگا اور ہمیشہ رہیگا مریگا نہین نہ پرانی ہونگے کپڑے اُنکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اُنکی پھر فرمایا آپنے تین شخصونکی دعا پھیری نہین جاتی یعنے ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کرلیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ بادلونکے اوپر یعنے جاتی ہے آسمان پر اور کہولی جاتے ہین اُسکے لئی دروازہ آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ قسم ہی مجھے اپنی عزت کی مین ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ کچھہ دیر کے بعد کرون

ف اس حدیث کے اسناد کیچہہ ایسی قوی نہین اور میرے نزدیک وہ متصل نہین اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی ہریرہ سے اور اسناد سی

باب ماجاء فی صفۃ غرف الجنۃ

باب جنت کے غرفون کے بیان مین

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لغرفا یری ظھورھا من بطونھا و بطونھا من ظھورھا فقام الیہ اعرابی فقال لمن ھی یا نبی اللہ قال ھی لمن اطاب الکلام و اطعم الطعام و ادام الصیام و صلی للہ باللیل والناس نیام ترجمہ روایت ہے علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جنت مین جہروکی ہین کہ نظر آتا ہی اُنکا باہر اُنکے اندر سے اور اُنکا اندر اُنکے باہر سے سو کہڑا ہوگیا آپکے سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کس لوگون کے لئے ہین اے اللہ کے فرمایا آپنے وہ اُنکے واسطے ہین کہ اچہا کیا اُنہون نے کلام یعنے شیرین زبانی سے حق گوئی کی اور کہلایا کہانا اور پئی درپی ہمیشہ روزہ رکہے یعنے سوای ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑہی رات کو جب لوگ سوتی ہون یعنے تہجد کی ف یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمن بن اسحٰق مین اُنکے حافظہ کیطرف سے اور وہ کوفہ کے رہنی والی ہین اور عبدالرحمن بن اسحٰق قرشی ہین مدینہ کے رہنی والے اور وہ ثبت ہین عبدالرحمن کوفی سی

عن عبداللہ بن قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ جنتین من فضۃ انیتھما و ما فیھما و جنتین من ذھب انیتھما و ما فیھما و ما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبریاء علی وجھہ فی جنۃ عدن و بھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لخیمۃ من درۃ مجوفۃ عرضھا ستون میلا فی کل زاویۃ منھا اھل لا یرون الاخرین یطوف علیھم المؤمن ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت مین دو باغ ہین ایک چاندی کا کہ برتن اُسکے اور جتنی چیزین اُسمین ہین سب چاندی کے ہین اور دوسرا سونیکا کہ برتن اُسکے اور جتنی چیزین اُسمین ہین سب سونیکی ہین اور جنت کے لوگ نہین اور اُنکے پروردگار مین مگر نظر کرین تو کوئی چیز مانع نہین مگر چادر اُسکے بڑائی کی کہ ہے اُسکے مبارک مونہہ پر جنت عدن مین اور اسی اسناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے جنت مین ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سی تراشا ہوا کہ چوڑان اُسکے ساٹہ میل ہے ہر کونے مین اُسکے کچہہ لوگ ہین کہ نہین دیکہتی دوسرے کو طواف کریگا اُنپر مومن

ف یہ حدیث صحیح ہی اور ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن ابی موسی کا نام نہین معلوم ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابی موسی اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے

ترجمہ سورہ رحمن کے اخیر رکوع مین بہی اللہ جل جلالہ نی بالتفصیل دو باغونکا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کے نعمتین جدا جدا شمار کی ہین یہ حدیث اُسکی مصدق ہے قولہ ہر کونے مین اُسکے کچہہ لوگ ہین یعنے حوریں ہین قولہ طواف کریگا یعنے جماع کریگا

باب ماجاء فی صفۃ درجات الجنۃ باب درجات جنت کے بیان مین

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین سو درجی ہین ایک درجی سے دوسرے درجی تک سو برس کا فاصلہ ہی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان و صلی الصلوٰۃ و حج البیت لا ادری اذکر الزکوٰۃ ام لا کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ ان ھاجر فی سبیل اللہ او مکث بارضہ التی ولد بھا قال معاذ الا اخبر بھا الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذروا الناس یعملون فان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض والفردوس اعلا الجنۃ و اوسطھا و فوق ذلک عرش الرحمن و منھا تفجر انھار الجنۃ فاذا سألتم اللہ فاسئلوہ الفردوس ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے روزہ رکہا رمضان کا اور نماز پڑہی اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہین جانتا مین کہ ذکر کیا زکوٰۃ کا یا نہین پھر فرمایا حق ہے اُسکا اللہ تعالیٰ پر یعنے براہ فضل و کرم یہہ کہ بخشے اُسکو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ مین یا رہی اُسی زمین مین جہان پیدا ہوا کہا معاذ نی کیا نہ خبر دونمین اسکی لوگون کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو لوگون کو

کہ عمل کرتی ہیں اسلئے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجہ میں اتنا فاصلہ ہی جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب سے بیچوں بیچ اور اسکی اوپر سے عرش رحمٰن کا اور اسی سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو ف ایسی ہے مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہی ہمام کے روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ عن عبادہ بن صامت سے اور عطاء نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمر کے عن عبادۃ بن الصامت انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض والفردوس اعلاھا درجۃ ومنھا تفجر انھار الجنۃ الاربعۃ ومن فوقھا یکون العرش فاذا سألتم اللہ فسلوہ الفردوس ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجہ میں اتنا فاصلہ ہی جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اسی میں سے بہتے ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اسکے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو فردوس کا ف روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے زید بن اسلم سے مانند اسکے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احداھن لوسعتھم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجہ ہیں کہ اگر ساری جہان کے لوگ جمع ہو جاویں ایک درجہ میں تو سما جاویں ف یہ حدیث غریب ہے مترجم رحمہ اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقام میں درجات مومنین کے بیان فرمائی ہیں منجملہ اسکے یہ آیت ہے فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ یعنے مال و جان سے جہاد کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منہ ومغفرۃ ورحمۃ الآیۃ اور کہا ابن جریر نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فرس جواد مضمر دوڑایا جاوے تو ستر برس میں پہونچے اور سلمہ بن نبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ان درجات عند ربھم کہ بعض اصحاب درجہ افضل ہیں بعض سے اور افضل انمیں کا دیکھنا ہے اپنے فضل کو اور ادنی نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ مجاہدین کو قاعدین پر اولا ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائی انمیں یہ نکتہ ہے کہ مراد اول سے قاعدین معذورین ہیں اور ثانی سے غیر معذورین اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت دیکھینگے غرفہ والوں کو اپنی اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دری کو جو ڈوبتی کو جاتا ہو مشرق کیطرف یا مغرب کے طرف بسبب اس تفاضل کے کہ انکے درمیان ہی لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ منازل انبیا ہیں کہ نہ پہونچیگا اوپر غیر انکا فرمایا آپنے نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میرے جان اسکے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائی ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے انہوں نے پیغمبر کی یعنے پیغمبر نہیں بلکہ انکے مصدقین مومنین ہیں اور مسند میں ابی سعید سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ الیمین اللہ کے واسطے محبت کرنیوالوں کے غرفہ ہیں جنت میں اور وہ ایسی نظر آئینگے کہ جیسے کوکب طالع شرق میں یا غرب میں اور کہا جاویگا یہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کی واسطے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہا جاویگا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھیگا وہ قرآن اور چڑھیگا فی آیت ایک درجہ یہانتک کہ پڑھے آخر آیت کہ اسکے ساتھ ہی انتہے اور اس حدیث میں تصریح ہی کہ درجات جنت سو سی زیادہ ہیں اور ابو ہریرہ کے روایت اوسیطرح اور روایات بہت دال ہیں کہ درجے اسکے سو ہیں پس تطبیق انمیں اسطرح ہی کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے ان حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یا یہ کہ سو درجہ بہت بڑے بڑے ہیں اور انکے بیچمیں اور درجات ہیں صغار لا تعد ولا تحصی کہ مومن ترقی کریگا انپر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی (حاوی الارواح لابن قیم) باب ما جاء فی صفۃ نساء اھل الجنۃ باب نساء اہل جنت کے بیان میں عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ من نساء اھل الجنۃ لیری بیاض ساقھا من وراء سبعین حلۃ حتی یری مخھا وذلک بان اللہ تعالیٰ یقول کانھن الیاقوت والمرجان فاما الیاقوت فانہ حجر لو ادخلت فیہ سلکا ثم استصفیتہ لاریتہ من ورائہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہی ستر حلوں کے اندر سے یہانتک کہ دکھائی دیتا ہی گودا اسکی ہڈی کا اور یہ اسلئے کہ اللہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہی اگر اسمیں ڈورا ڈالا تو نے اور اسکو صاف کیا تو نے تو نظر آویگا وہ ڈورا باہر سے یعنے جب پتھر میں دنیا کی یہ صفت ہی تو حور میں عقبی کے

نساء اہل جنت کا بیان

کیا کچھ نہوگا ف روایت کیے ہمیں ہناد نے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عطا سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور روایت کیے ہمیں ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عطا سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اسکی موقوفین اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کے روایت سے یعنے جسکا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کے جریری اور کئی لوگوں نے عطا بن سائب سے اور مرفوع نکیا اسکو عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أول زمرة يدخلون الجنة يوم القيمة على مثل ضوء القمر ليلة البدر والزمرة الثانية على مثل أحسن كوكب دري في السماء لكل رجل منهم زوجتان على كل زوجة سبعون حلة يرى مخ ساقها من وراء ثيابها رجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل جنت ہوگا قیامت کی دن چمک انکے چہروں کی مانند چودھوین رات کے چاند کی اور دوسرا گروہ چمک انکی مانند بہترین ستارہ کی چمکتی ہوگی آسمان مین ہر ایک مرد کو انمین سے دو بیبیان ہین ہر ایک پر ستر حلے ہین اور پہر نظر آتی ہی پنڈلی اسکی ان حلون کے باہر سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والثانية على لون أحسن كوكب دري في السماء لكل رجل منهم زوجتان على كل زوجة سبعون حلة يبدو مخ ساقها من وراء ثيابها رجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت مین صورت انکی چودھوین رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا ستارہ روشن جو آسمان مین ہے اسکے رنگ پر ہے ہر مرد کو انمین سے دو بیبیان ہین ہر ایک پر ستر حلے ہین کہ دکہائی دیتا ہی مغز اوسکے پنڈلی کا باہر سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مفسر حکم ازواج اہل جنت کا حال اور انکی دس صفتین ہمنے ابتدای ابواب مین لکہہ دین بعون اللہ وقوتہ اور یہان تفصیل اور تفسیر اُن آیتونکی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہین سو آیہ اول ولہم فیہا ازواج مطہرۃ ہے الآیہ پس اللہ جل جلالہ نے انکو مطہر فرمایا یعنے پاک ہین وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے ابراہیم نخعی نے کہا جنت مین جماع ہی مگر ولد نہین حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتین ہین چندہی دمندہی کہ پاک ہوگئین ہین قذرات دنیا سی اور کہا بعضون نے کہ پاک ہین مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اول مین وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیہ مبارک مین جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار و ثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سی اور نعیم قلب کو قرۃ اعین سی اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم انقطاع اسکا اور ازواج جمع ہی زوج کی عورت زوج ہی مرد کی اور مرد و زوج ہی عورت کا اور یہی لغت فصیح ہی قریش کا کہ نازل ہوا انکی زبان مین قرآن اور عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حائضہ نہوتی تہی پہر جب نافرمانی ہوئی اُنسے فرمایا باری تعالیٰ نے مین تجہ سے جاری کرونگا خون جیسی جاری کیا تو نی خون شجرہ منہیہ سے دوسرے آیہ وزوجناہم بحور عین یعنے قرین کردیا اور نزدیک کردیا ہمنے انکو حور عین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہین ہے اسلئے کہ عرب نہین کہتا زوجتہ بامرأۃ ابو عبیدہ نے کہا جوڑا لگادیا ہمنے مومنونکا انکے ساتہ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہی نعل کے ساتہ اور حور نقیات بیاض عورتین ہین مجاہد نے کہا حور انہین اسلئے کہا کہ آنکہین انکے دیکہنے سی حیران اور متحیر ہوتی ہین اور بیاض اور صفائی لون سے اُن پر نظر نہین ٹہیرتے ابو عبیدہ نے کہا حورہ وہ عورت ہے کہ اسکے آنکہہ کے سفیدی اور سیاہی دونون بشدت ہون واحد اسکا احور ہے اور عین جمع ہی عیناء کی اور عیناء بڑی آنکہہ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباس سے مروی ہے کہ حور کلام عرب مین گوری عورت ہے اور قتادہ کا بہی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ ابو عمر نے کہا حور سیاہی آنکہہ کی جیسے چشم آہو مین ہوتی ہے (حادی الارواح) تفسیر آیہ وعندہم قاصرات الطرف عین کانہن بیض مکنون یعنے نیچی نگاہون والیان رد کی ہوئی ہین نگاہین اپنے کہ نظر نہین کرتین سوا اپنی شوہر کی اور ارادہ نہین کرتین اُنکے سوا غیر کا ابن زید نے کہا وہ اپنی شوہر سی کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی مین جنت مین کوئی چیز تجہ سے بہتر نہین دیکہتی سب تعریف ہے اُس اللہ کو کہ جسنے تجکو میرا جوڑا بنایا اور مجہکو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالیٰ کانہن بیض مکنون یعنے وہ گویا انڈے ہین محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے انکو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہوا سکے پر و نمین اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اسکا سفید سے زردی مائل اور کہا ہی کہ یہ احسن الوان نساء ہی کہ گوری ہو وہ ملی ہوئی سانولی سے صفرت کی اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہی بیضہ نعامہ سے اور بیض جمع ہی بیضہ کی چیچہتی آیہ کانہن الیاقوت والمرجان قتادہ نے کہا صفائی بدن انکی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض انکی مثل مرجان کے عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ انہون نے کہا حور عین ستر حلہ پہنے ہے اور مخ ساق اسکا اوپر سی نظر آتا ہے جیسے کہ شراب سرخ شیشہ سفید مین نظر آتی ہی پانچوین آیت وعندہم قاصرات الطرف اتراب وعرباً اترابا اور اتراب

ف یہ حور عین عورتون کی صفات مین انکی نفیس

مستویات الاسنان ہین یعنی جنکی عمرین برابر ہونگی وہ سب تینتیس ۳۳ برس کی ہین اور اتراب جمع ہی ترب کی کہ مشتق ہے تراب سے عرب لڑکے جو وقت واحد مین پیدا ہون انکو اتراب کہتا ہی اسلئے کہ وہ تو نکو ایک وقت مین تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ وہ آپسمین محبت کرنیوالیان ہین بغض و مغائرت نہین رکھتین (بغوی) اور عربا مین دو قراتین ہین حمزہ اور اسمعیل نے نافع اور ابو بکر سے بسکون راء روایت کیا ہے اور باقیون نے بضم راء پڑہا ہے اور وہ جمع ہی عروب کے یعنے عاشق اور پیار کرنیوالی ہین اپنی شوہرونکو یا چہیتان کہ بیحد ہے سہاگ انکا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیان ہین اسامہ بن زید نی اپنے باپ سے روایت کیے کہ خوش تقریر ہین شیرین زبان چہیتی حور مقصورات فی الخیام اور کچہہ تفسیر اسکے قاصرات کی ضمن مین تیسرے آیت کے ذیل مین گذری **ساتوین** آیت فجعلناہن ابکارا ابکار جمع ہی بکر کے مسیب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑہیان ہین کہ اللہ تعالے انکو بخلق جدید باکرہ کردیا ہی جب شوہرونکے پاس آتی ہین باکرہ پاتی ہین اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حورین ہین کہ پیدا کیا انکو اللہ تعالے نی نہین واقع ہوئی انپر ولادت اور اللہ نے انکو باکرہ کیا ہی اور انہین درد نہین ہوتا **آٹھوین** فیہن خیرات حسان فیہن خیرات حسان حسن نے اپنی باپ سے انہون نے ام سلمہ سے روایت کیے ہی کہ مین نے عرض کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے ہمین خیرات حسان سے فرمایا آپنے وہ خیرات الاخلاق ہین اور حسان الوجوہ **نوین** کواعب اترابا بعضونے فرمایا جواری نواہد قد کعبت ثدیہن واحد تہا کاعب یعنے وہ نوجوان نوعمر ہین کہ اوبچی ہین چہاتیان انکی اور کواعب جمع ہی کاعب کے اور مراد یہ ہے کہ چہاتیان انکی گول ہین اور بلند نیچی لٹکی ہوئی نہین **دسوین گیارہوین** عربا اترابا اسکی شرح اوپر گذری انشاناہن انشاء اسمین ضمیر ہن کی حورونکی طرف راجع ہے اگرچہ اوپر اسکا ذکر نہین اسلئے کہ اوپر اسکے مذکور ہے وفرش مرفوعۃ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حورون کے اسلئے کہ وہ محل انکا ہی اور بعضے مفسرین نے کہا بہی ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہین اور رفعت سے انکی رفعت شان مراد ہی اور بلندی قدر اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتون کی طرف جیسے قوارير وغیرہ سی مگر قول صایب یہی ہی کہ مراد اس سے بسترین قتادہ نی کہا خلقناہن خلقا جدیدا اور مراد اس سے عورتین دنیا کی ہین یا حورین اسمین مفسرین کے دو قول ہین **باب** ما جاء فی صفۃ جماع اہل الجنۃ باب جماع اہل جنت کے بیان میں **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی القوۃ من الجنۃ قوم کذا وکذا من الجماع قیل یا رسول اللہ او یطیق ذلک قال یعطی قوۃ مائۃ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دی جاوینگی جنت مین قوۃ اتنی اتنی جماع کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکہیگا وہ اسکی فرمایا آپنی دیجاویگی اسکو قوت سو آدمیونکی **ف** اسبابمین زید بن ارقم سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے نہین جانتے ہم اسی قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون مگر عمران قطان کے روایت سے **قسم** فرمایا اللہ عزوجل نے ان اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکہون ابن کثیر اور نافع نی شغل بسکون عین پڑہا ہے اور باقیون نے بضم شین وغین اور لغت مین دونون وارد ہوے ہین مثل سحت اور سحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نی معنی شغل مین ابن عباس نے کہا مراد اس سے افتضاض ابکار ہے اور وکیع بن جراح نی کہا سماع ہی کلبی نے کہا مشغول ہین وہ اہل نار سی یعنے غافل ہین کہ انکو یاد نہین کرتے اور انکی فکر مین نہین ہین حسن نے کہا مشغول ہین نعما جنت مین غافل ہین عذاب اہل نار سے ابن کیسان نے کہا ملاقات مین ہین بعض بعض کے بعض نے کہا ضیافت الہی مین ہین (بغوی) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا انہون نے کہ یا رسول اللہ جماع کرینگے ہم جنت مین فرمایا آپنی ہان قسم ہے اس پروردگار کی کہ میرے جان اسکے ہاتہ مین ہے کہ جماع کرینگے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پہر جب جدا ہونگے اپنی بی بی سی وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ کیا جماع کرینگے اہل جنت فرمایا آپنی دحما دحما اور دحم لغت مین نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال تزاحم کے ساتہ ہو اور تکرار تاکید کے لئے ہی ولیکن زنی ہی نہ منیۃ یعنے موت مراد یہ ہے کہ نازال ہے نہ موت (حادی الارواح لابن قیم) **باب** ما جاء فی صفۃ اہل الجنۃ باب صفت مین اہل جنت کے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تلج الجنۃ صورتہم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لا یبصقون ولا یمتخطون ولا یتغوطون انیتہم فیہا من الذہب امشاطہم من الذہب والفضۃ ومجامرہم من الالوۃ ورشحہم المسک ولکل واحد منہم زوجتان یری مخ سوقہما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینہم ولا تباغض قلوبہم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت مین صورت انکی چودہوین رات کے چاند کے مانند ہوگی نہ وہ تہوکینگے اور نہ ناک سنکینگے اور نہ پیخانہ پہرینگے برتن انکے جنت مین سونیکی ہین اور کنگہیان انکی سونے اور چاندی کے ہین اور انگیٹھیان انکی عود کے ہین اور پسینا انکا مشک ہے ہر ایک کے انمین سے دو بیبیان ہین کہ دکہائی دیتا ہی گودا انکی رانون

اہل جنت کے جماع کی کیفیت

صفت اہل جنت کی

تھوکنے سے باہر سے بسبب کمال حسن کے اُن لوگوں میں اختلاف نہیں ہیں اور نہ عداوت ہے دل اُنکے مانند ایک دل کے ہیں بتسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام ف یہ حدیث صحیح ہے مترجم قولہ مجامر ہم من الالوۃ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اُسکی جمع ہے اور معنی اُسکے موضع نار ہیں یعنے انگیٹھی اور مجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھے میں جلائی جاوے عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان ما یقل ظفر مما فی الجنۃ بدا لتزخرفت لہ ما بین خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اھل الجنۃ اطلع فبدا اساورہ لطمس ضوء الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم مترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ناخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کے چیزوں میں سے تو چمکا دیوے جو کچھ آسمان و زمین کے کنارہ میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جہانکے اور ظاہر ہوں اُسکے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کے جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی ف یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسی اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحیی بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اُسمیں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی صفۃ ثیاب اھل الجنۃ باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنۃ جرد مرد کحلی لا یفنی شبابھم ولا تبلی ثیابھم مترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کحلی نہیں فنا ہوگی جوانی اُنکی اور نہ پرانی ہونگے کپڑے اُنکے ف یہ حدیث غریب ہے مترجم جرد وہ شخص ہے کہ اُسکے بدن پر بال نہوں اور مرد اُس شخص کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جسکا نہونا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے امرد کی امرد وہ کہ ڈاڑھی مونچھ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کحلی جمع ہے کحل کے یعنے اکحل مراد اُس سے وہ شخص ہے کہ بلکہ اُسکی دراز مژوں اور نسبت اُسکے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائی معلوم ہوتا ہے کہ سرمہ لگا ہوا ہے (لمعات) عن ابی سعید بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعھا کما بین السماء والارض مسیرۃ خمسمائۃ عام مترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تفسیر میں قول الٰہی کے وفرش مرفوعۃ کہ بلندی اُن فرشونکی مثل ہے آسمان تک ہے پانسو برس کی راہ ف یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسی مگر شریک بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اسکے یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں مترجم علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعہ علی الاسرہ یعنے بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھی ہوئے ہیں اور بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ ایکدوسرے پر بچھی ہوئے اسلئے مرفوع وعالی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فرش سے عورتیں ہیں اور عرب عورتکو فراش ولباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد ہی رفعت اُنکے حسن وجمال کی کہ نساء دنیا سے اُنکا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ یعنے انا انشاناھن انشاء اسکی مؤید ہے اسلئے کہ ضمیر ہن کے عورتونکی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نہ لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اسکے جواب میں کہا ہے کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اسلئے کہ قرینہ فرشونکا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اسلئے کہ وہ محل ہے اُنکا پس اس قرینہ سے اضمار اُسکا جایز ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے متکئین علی فرش بطائنھا من استبرق اور یہ آیہ دلالت کرتے ہی اوپر دو امر کے اول یہ کہ بطائن اُسکے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہی جو اندر رہتا ہی پھر جب بطائن استبرق کے ہے تو ظہائر اُس سے بہ عمدہ اور بہتر ہے اسلئے کہ ظہائر سے مقصود ہوتا ہی جمال وتزئین اور مراد ہوتی ہے اُسپر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ نخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالیٰ نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولی معلوم ہوتا ہے حال ظہائر کا دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ وہ فرش عالیہ ہیں کہ اُنمیں حشو اور بھرن ہے اور اُسکی بھرن اور بلند ہیں آثار مروی ہے منجملہ اُنکے حدیث باب ہے جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اُسمیں احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہی مگر وہ لابأس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحیی ابن معین نے کہا لیس بشیء اور ابو زرعہ نے کہا ضعیف ہے باب ما جاء فی صفۃ ثمار الجنۃ عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر سدرۃ المنتھی قال یسیر الراکب فی ظل الفنن منھا مائۃ سنۃ او یستظل بظلھا مائۃ راکب شک یحیی فیھا فراش الذھب کان ثمرھا القلال مترجمہ روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا آپنے سدرۃ المنتہی کا اور فرمایا راکب اُسکی شاخوں کے سایہ میں چلا جاوے گا سو برس تک یا فرمایا رہیگا اُسکے سایہ میں سوار شک کیا اسمیں یحیی نے اُسپر تتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اُسکے مٹکے ہیں بڑے بڑے ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے مترجم سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہے اُسے اسلئے کہا کہ جو چیز اوپر سے اُترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہے ہوا خلق کے وہیں تک اور پوچھا ابن عباس نے کعب سے حال سدرۃ المنتہی کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اہل عرش

فصل دوم جنت کے پھلوں کا بیان

فصل سوم جنت کے پھلوں کا بیان

ہین حملۂ عرش کے سر پر منتہے ہوتا ہے علم خلایق کا اُس تک اور اُسکے بعد غیب ہے کہ نہین جانتا اُسکو مگر اللہ تعالے مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کی لیے اور حلونکا اور پہلونکا جمیع الوان سے اگر ایک پتا اُسکا رکھدیا جاوے زمین پر تو روشن کردی اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ لھم وحسن مآب مین طوبیٰ سے ہی شجر بر مراد ہے چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت مین کہ سایہ کرتا ہے تمام جنتیون کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن مین کہ جڑ اُسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خانۂ نور کاشانہ مین ہے اور ہر گھر مین جنت کے اور غرفہ مین اُسکے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالے نے کوئی رنگ اور روغن نہین پیدا کی کہ اُسمین پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی فواکہ اور ثمر نہین پیدا کیا کہ اُسمین موجود نہین اور اُسکے جڑ مین سے دو نہرین بہتی ہین ایک کافور کی اور دوسرے سلسبیل اور مقاتل نے کہا اُسکے ہر پتہ مین اتنی وسعت ہے کہ گھیر لوے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہی کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کے بانواع تسبیح اور ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایک دفعہ بدوی چوپہار سول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبیٰ سی کیا مراد ہے فرمایا آپنے ایک درخت ہے جنت مین کہ سایہ اُسکا سو برس تک راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اُسی کے گابھون سے نکلتے ہین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہون نے کہ جنت مین ایک درخت ہے کہ اُسکے سایہ مین سو برس تک چلا جاوے اور قطع نہ کر چکے پڑھو اگر تم چاہو وظل ممدود سو پہونچی یہ خبر کعب کو اُنہون نے فرمایا کہ سچ کہا قسم ہی اُس پروردگار کے جسنے توراۃ اُتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کے اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر گر جاوی مگر اُسکے جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکی اللہ تعالے اُسکو اپنی ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اُسمین روح پہونکی ہے اور شاخین اُسکی فصیل جنت سے باہر نکلے ہوئی ہین جنت مین کوئی نہر نہین جو اُسکے جڑ سے نہ نکلی ہو نام اُسکا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگین اہل جنت اور فرمایش کرین تو شق ہو جا اور اُنکو نکال کر دی سو نکلتے ہین اُسمین سے گھوڑے زمین لگی ہوے اور لجام بندی ہو جیسا جیسا چاہتا ہے اور نکلتے ہے اُسمین سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی (بغوی) **باب ما جاء فی صفۃ طیر الجنۃ** باب طیور جنت کے بیان مین

عن انس بن مالک قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکوثر قال ذاک نھر اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنۃ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیہ طیر اعناقھا کاعناق الجزر قال عمر ان ھذہ لناعمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلتھا انعم منھا

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہون نے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپنے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالے نے یعنی جنت مین پانی اُسکا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اُسمین چڑیان ہین کہ گردنین اُنکی اونٹون کی سی ہے عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت مین ہین فرمایا آپنے اُنکے کھانیوالے اُنسے زیادہ نعمت مین ہین ف یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم بھیجے ہین ابن شہاب زہری کے مفسر ہے قولہ تعالے ولحم طیر مما یشتھون ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جنتی چاہتا ہے جنتی کا پرندون کے گوشت کھانیکو تو اُسی وقت وہ مثل ہوتا ہی اُسکے سامنی جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہین کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن مین جنتی کے اور وہ کہتا ہے جتنا چاہتا ہے اُسمین سے پھر وہ زندہ ہو کر اُڑ جاتا ہے (بغوی) اور اللہ جل جلالہ نے مائدہ کی آیات مین سے ذکر کیا آٹھ چیزونکا کہ جسکو ہم اجمالاً مقدمۂ ابواب مین ذکر کر چکے ہین اور اسمقام مین ہم تفسیر اُسکی تحریر کرتے ہین چنانچہ پہلے چیز اُنمین کے فاکہہ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وفاکہۃ کثیرۃ لامقطوعۃ ولا ممنوعۃ ابن عباس نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہین ہوتا اگر میوہ توڑا جاوے اور کسیکو اُس میوہ کا لینا مشکل نہین ہوتا اور بعضون نے کہا مقطوع نہین طول زمان سے اور ممنوع نہین بالاثمان یعنے فصل اُسکی تمام نہین ہوتی اور کچھ قیمت اُسمین نہین لگتے جیسے ثمار دنیا مین اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہی کچھ میوہ اُسمین سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اُسکا دونا اُس سے اور مسلم مین جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ہونگے اہل جنت اور پیوینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ پیشاب کرینگے کہا اُنکا ہضم ہو جاویگا ایک ڈکار مین کہ خوشبو اُسکے مثل مشک کے ہے الہام ہوگی اُنکو تسبیح اور تقدیس جیسے دنیا مین دم آتا جاتا ہے اور حاکم نے اپنی صحیح مین روایت کیے ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور اُسنی کہا ای ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت مین کہاتے پیتے ہین اور پیشاب لوگون سے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ اقرار کرینگے اسباتکا تو مین اُنسے تقریر کرونگا یعنے آنحضرت سے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے کہ اہل جنت کہ دیجاوینگی ہر ایک کو اُنمین سے قوت سو مردونکی کہانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے کہ جو کہاویگا اور پیئے گا ہوگی اُسکو حاجت یعنے بول و براز کے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حاجت اُن کی رفع ہوگی اسطرح کہ ایک پسینا اُنکا بہیگا اُنکے جلد و بدن مثل مشک کے پھر پیٹ اُنکا خالی ہو جاویگا اور تجشم طیر سو ابن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کریگا جنت کے پرندون کیطرف اور خواہش کریگا تو اُن کی سو اُسی وقت وہ گر پڑیگا تیرے آگی بھونا ہوا (حادی) اور روایت ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوویگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ پھیکیگا اُسی جبار اپنے ہاتھ مین جیسا کہ پھیکتا ہی ایک تم مین

طیور جنت کا بیان

کا اپنی روٹی سفر میں مہمان کے لئے اہل جنت کے پھر آیا ایک مرد یہودی سے اور اُسنے کہا بارک الرحمن یا ابا القاسم کیا خبر دونگا تجکو اہل جنت کے مہمانی کا قیامت کے دن کہا آپنی ہان کہا اُسنے ہوجاویگی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سو دیکھا آپنی اصحاب کے طرف اور ہنسی یہانتلک کہ کھل گئیں کچلیان آپکی پھر کہا اُس یہودی کیا خبر دونگا تجکو اُن کے سالن کے کہا لام اور نون ہے اصحاب نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا بیل اور مچھلی کہ کھالیویگا اُسکے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ) اور سدر مخضود یعنے جسمین کانٹا نہین گویا کہ چُن ڈالے گئے ہین کانٹے اُسکے یہہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتھ کو زخمی نہین کرتا ابن کیسان نے کہا اُسمین اذیت نہین اور میووں پر جنت کی علاوہ اور جملکا اور اندر اُسکے گٹھلے نکمی نہین جیسے کہ دُنیا کے میووں مین ہے بلکہ سب چیز اُنمین ماکول و مشموم و منظور ہے اور قابل کل اور لایق تلذذ سعید بن جبیر نے کہا ثمار اُسکے مٹکون کے برابر ہین بلکہ اُس سے بڑے اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانون نے طرف وادی وج کے طائف مین اور پسند آئی اُنکو بیر وہان کے اور آرزو کی اُنہون نے اُسکے مثل کے پس اُتاری اللہ تعالیٰ یہ آیۃ فی سدر مخضود و طلح منضود یعنے موز اور طلح کا واحد طلحہ ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہین ہے بلکہ وہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد و طیب کہتا ہی فراء اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب مین ایک درخت ہے بڑا کہ اُسمین کانٹا ہے اور منضود کے معنے متراکم و تہ برتہ مسروق نے کہا اشجار جنت سرسی جڑ تک ثمر مین لایق اکل اور خوشہ مین جنت کے فرمایا قطوفہا دانیۃ یعنے میوہ اُسکا سہل الوصول ہے کہ جنتے تناول کرتا ہے اُسی قائما قاعدا مضطجعا اور توڑ لیتا ہے جسطرح چاہتا ہی چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول اُنکے فوقانی ہین اور فروع نیچے لٹکتے ہوی اور پہلے اوقات طعام مین دو وقت بیان فرمائی بارتعالے شانہ نے چنانچہ فرمایا ولہم رزقہم فیہا بکرۃ و عشیا اہل تفسیر نے کہا جنت مین رات نہین کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور مین ہین دائما ولیکن رزق اُنکو دن کے دونون کناروں کے اندازہ پر اور مقدار پر پہونچتا ہی جیسے متمتعین کے دنیا مین عادت ہے غرض اللہ تعالیٰ اُس مقدار کو بکرہ و عشی فرمایا نہ یہہ وہان صبح و شام ہے حقیقۃً اور بعضون نے کہا کہ پہچان لینگے جنتی دنکو پردون کے اُٹھہ جانی سے اور رانکو پردون کے گر جانے سے اور بعضون نے کہا مراد اُس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جسمین تنگی نہو نہ اوقات مذکورہ اور حسن بصری فرماتی ہین کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش نہین جانتا کہ صبح و شام الطعام طعام ہو اور بکرہ و عشی رزق پاوین پس اللہ تعالیٰ جنتیون کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور فرمایا نخل و رمان کے بیا مین فیہا فاکہۃ و نخل و رمان مفسرین نے کہا ہے کہ نخل و رمان فواکہ مین داخل نہین اسلئے عطف کیا اُسکا اللہ تعالیٰ فاکہہ پر اور بعضون نے کہا ہے اگرچہ یہہ دونون فواکہ مین داخل ہین مگر عطف اُنکا فواکہ پر تخصیص اور تفضیل کے لئے ہی جیسے عطف جبرئیل و میکائیل کا ملائکہ پر اس آیت مین من کان عدوا للہ و ملائکتہ و رسلہ و جبریل و میکال (بغوی) اور فرمایا اللہ تعالیٰ کہ کہا جاویگا اہل جنت سے کلوا و اشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ یعنے کہا ہوگا روا عوض مین اُن عملون کے کہ کئے تمنے ایام ماضیہ مین یعنے دنیا مین یہ ہے تفسیر اُن آیات کی جنکو ذکر کیا تھا ہمنے مقدمہ ابواب مین **باب** ما جاء فی صفۃ خیل الجنۃ باب جیل جنت کے بیا مین **عن** بریدۃ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ہل فی الجنۃ من خیل قال ان اللہ ادخلک الجنۃ فلا تشاء ان تحمل فیہا علی فرس من یاقوتۃ حمراء تطیر بک فی الجنۃ حیث شئت قال و سالہ رجل فقال یا رسول اللہ ہل فی الجنۃ من ابل قال فلم یقل لہ ما قال لصاحبہ فقال ان یدخلک اللہ الجنۃ یکن لک فیہا ما اشتہت نفسک و لذت عینک ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اُسنے یا رسول اللہ آیا جنت مین گھوڑے ہین فرمایا آپنے اگر تجھکو داخل کیا اللہ تعالیٰ جنت مین تو جب چاہیگا تو سوار کیا جاویگا گھوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجھے لیکر اڑتا پھریگا جنت مین جہان تو چاہیگا کہا راوی نے کہ پھر پوچھا آپسے ایک اور مرد نے کہ یا رسول اللہ آیا جنت مین اونٹ ہین کہا راوی نے پھر جواب نہ پایا آپنے اُسکو جیسے جواب دیا تھا اُسکے صاحب کو یعنے سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کریگا تجھے اللہ تعالیٰ جنت مین ہوگی تیرے لئی جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھین لذت پاوین **ف** روایت کیا ہم سے سوید نے اُنہون نے عبد اللہ بن مبارک سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے علقمہ بن مرثد سے اُنہون نے عبد الرحمن بن سابط سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے اسی کے ہم معنی اور یہ روایت صحیح تر ہے حدیث مسعودی سے **عن** ابی ایوب قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فقال یا رسول اللہ انی احب الخیل افی الجنۃ خیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادخلت الجنۃ اتیت بفرس من یاقوتۃ لہ جناحان فحملت علیہ ثم طار بک حیث شئت ترجمہ روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی اور اُسنے کہا یا رسول اللہ مین دوست رکھتا ہون گھوڑون کو آیا جنت مین گھوڑے ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا جاویگا تو جنت مین تو ملیگا تجھے گھوڑا یاقوت کا کہ اُسکے دو بازو ہین اور سوار کیا جاویگا تو اُسپر پھر وہ تجھے لیکر اڑیگا جہان تو چاہے **ف** اس حدیث کی اسناد قوی نہین اور نہین

فائدہ جنت کے گھوڑون کا بیان

قاموس مین ہی جاحت الفرس کر اسکا واحد الجناح اسکے دونون پہلو

اسمین اضافہ ہوتا ہے

جانتے ہم اسی ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو سورہ تمیمی ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا انکو یحیی بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے کہ ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسے منکر ابو ایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا انکے راویوں سے **باب** ما جاء فی صفۃ اھل الجنۃ باب اہل جنت کی صفت کے بیان میں **عن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اھل الجنۃ الجنۃ جردا مردا مکحلین ابناء ثلاثین او ثلاث وثلاثین سنۃ

ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے جنت کے لوگ جنت میں کہ بدن پر انکے بال نہ ہونگے اور نہ ڈاڑھی مونچھ ہے سرمہ کھوں انکھیں انکے بغیر سرمہ لگائی تیس یا تینتیس برس کی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کیا اسکو بسند اور مرفوع نہیں کیا اسکو **باب** ما جاء فی صفۃ اھل الجنۃ **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنۃ عشرون ومائۃ صف ثمانون منھا من ھذہ الامۃ واربعون من سائر الامم ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں ہیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عمران بن حصین اور ابی ہریرہ سے انہوں نے روایت کیا سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کیا اپنے باپ سے اور حدیث ابی ہریرہ کی ابن ماجہ نے روایت کیا سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کیا محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابو سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابو سنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابو سنان شامی کا نام عیسے بن سنان اور وہ قسملی ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبۃ نحوا من اربعین فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترضون ان تکونوا ربع اھل الجنۃ قالوا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ قالوا نعم قال اترضون ان تکونوا شطر اھل الجنۃ ان الجنۃ لا یدخلھا الا نفس مسلمۃ وما انتم فی الشرک الا کالشعرۃ البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی جلد الثور الاحمر ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہو تم اسپر کہ ہو چوتھائی جنت والوں کے کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی جنت والوں کے کہا صحابہ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بیشک جنت میں داخل نہ ہوگا مگر نفس مسلمان اسلئے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کے نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کہال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کے کہال پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسماعیل عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی صفۃ ابواب الجنۃ باب ابواب جنت کے بیان میں **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب امتی الذی یدخلون منہ الجنۃ عرضہ مسیرۃ الراکب المجود ثلاثا ثم انھم لیضغطون علیہ حتی تکاد منکباہم تزول ترجمہ روایت سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اسکی برابر ہے راکب مجود کے سیر کے جو تین دن تک چلا جاوے پھر باوجود اسکے ایسی مزاحمت ہوگی انکو کہ قریب ہے کہ کندھے انکے بازو اتر جاویں ف یہ حدیث غریب ہے اور یوسف بن محمد سے یہ حدیث نہ سنی ہم نے انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کے بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبد اللہ سے مروی ہیں **باب** ما جاء فی سوق الجنۃ باب بازار جنت کی بیان میں **عن** سعید بن المسیب انہ لقی ابا ھریرۃ فقال ابو ھریرۃ اسأل اللہ ان یجمع بینی وبینک فی سوق الجنۃ فقال سعید فیھا سوق قال نعم اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الجنۃ اذا دخلوھا نزلوا فیھا بفضل اعمالھم ثم یؤذن فی مقدار یوم الجمعۃ من ایام الدنیا فیزورون ربھم ویبرز لھم عرشہ ویتبدی لھم فی روضۃ من ریاض الجنۃ فوضع لھم منابر من نور ومنابر من لؤلؤ ومنابر من یاقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذھب ومنابر من فضۃ ویجلس ادناھم وما فیھم من دنی علی کثبان المسک والکافور ما یرون ان اصحاب الکراسی بافضل منھم مجلسا قال ابو ھریرۃ فقلت یا رسول اللہ وھل نرے ربنا قال نعم ھل تمارون من رؤیۃ الشمس والقمر لیلۃ البدر قلنا لا قال کذلک لا تمارون فی رؤیۃ ربکم ولا یبقی فی ذلک المجلس رجل الا حاضرہ اللہ محاضرۃ حتی یقول للرجل منھم یا فلان بن فلان اتذکر یوم کذا وکذا فیذکرہ ببعض غدراتہ فی الدنیا فیقول یا رب افلم تغفر لی فیقول بلی فبسعۃ مغفرتی بلغت منزلتک ھذہ فبینما ھم علی ذلک غشیتھم سحابۃ من فوقھم فامطرت علیھم طیبا لم یجدوا مثل ریحہ شیئا قط ویقول ربنا قوموا الی ما اعددت لکم من الکرامۃ فخذوا ما اشتھیتم فنأتی سوقا قد حفت بہ الملئکۃ فیہ ما لم تنظر العیون الی مثلہ ولم تسمع الآذان ولم تخطر علی القلوب یحمل الینا ما اشتھینا لیس یباع فیھا ولا یشتری وفی ذلک السوق

ابواب صفۃ الجنۃ جنت کا بیان

بازار جنت کا بیان

اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ آخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يُخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَنَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّ اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا ترجمہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابوہریرہ سے سو کہا ابوہریرہ نے سوال کرتا ہو میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کردی مجھکو اور تمکو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے کہا ابوہریرہ نے ہاں خبر دی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہونگے جنت میں اُترینگے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جاوینگے مقدار جمعہ کے ایام دنیا سی سو زیارت کرینگے وہ اپنی رب کے اور ظاہر ہوگا اُنکو عرش اُسکا اور نظر آویگا وہ اُنکو ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھی جاوینگے اُنکے لئی منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کی اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھینگے ادنی درجہ والی اگرچہ اُنمیں ادنی کوئی نہیں ٹیلوں پر مسک اور کافور کے اور نہ خیال کرینگے وہ لوگ کہ کرسی والے اُنسے افضل جگہہ میں بیٹھیں ہیں یعنے کوئی اپنے تئیں ادنی سمجھکر محزون نہوگا کہا ابوہریرہ نے عرض کی میں نے یارسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے رب کو فرمایا آپنے کہ ہاں بھلا تم کچھہ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات میں ہمنے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپنی ایسا ہی شک نکروگے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نرہیگا اُس مجلس میں کوئی مرد کہ روبرو نہوویگا اُسکے اللہ تعالیٰ کے بالمشافہ یہانتک کہ فرماویگا کسے مرد کو اُنمیں سے ای فلانی بیٹی فلانی کی تجھے یاد ہی جسدن تو نی ایسا ویسا کیا تہا پھر یاد دلاویگا اُسکو بعض گناہ اُسکے جو صادر ہوئے تہی اُس سے دنیا میں سو وہ عرض کریگا کیا تو نے مجھی بخش نہیں دیا ای رب میرے تب فرماویگا اللہ تعالیٰ کیوں نہیں میرے ہے وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اِس مرتبہ کو پہونچا سو وہ اسی قیل وقال میں ہونگے کہ ڈہانپ لیگی اُنکو ایک بدلی اوپر سے اور برسیگی اُنپر ایسی خوشبو کہ نپائی ہوگی اُنہوں نے اُسکی برابر کوئی بو کبھی اور فرماویگا اُنسے رب ہمارا کہ اُٹھو جاؤ اُس کرامت کے طرف کہ تیار کی ہے میں نے واسطی تمہاری سو تم جو چاہو پھر آوینگے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوی ہونگے اُسکو فرشتے اور اُسمیں وہ چیزیں ہونگی کہ نہیں دیکھیں اُنکی مثل کبھی آنکھوں نے اور نہیں سُنی کانوں نے اور نہ خیال آیا اُسکا کسی دل میں سو لائی جاویگی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہینگے کہ ہووے وہاں بیچ اور نہ شرا اور اُسی بازار میں ملاقات کرینگے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپنے پھر متوجہ ہوگا اور ملیگا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے اُنمیں کوئی کم درجہ والا سو پسند کریگا اور عجیب معلوم ہوگا اُسکو وہ لباس جو بلند رتبہ والی پر ہی سو نہیں پوری ہوگی بات اُسکی کہ ظاہر ہوگا اُسکے بدن پر اُس سے بہتر لباس یعنے جسکی آرزو کی تہی اور ایسا ملیگا کہ شان نہیں کسیکی کہ غمگین ہو وہاں پھر لوٹینگے سب اپنے مکانوں کی طرف اور ملاقات کرینگے ہم اپنی بی بیوں سے سو کہینگے وہ مرحبا واہلا تم ہمارے پاس اُس سے بہتر جمال لیکر آئی ہو کہ جسپر جدا ہوئی تہے ہم سے سو ہم کہینگے مجالست کی ہے ہمنے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتہ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لیکر پھریں ہیں ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے متعجم قولہ پھر پکاری جاوینگے مقدار جمعہ کے الخ یعنے جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایکدن جمعہ کا ہوتا ہے اسیطرح اُس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگرچہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اُسمیں فضیلت ہے جمعہ کی واسطے ترغیب وتحریض ہے اُسکے ادائی حقوق کی سنن ومستحبات سے اور حضور صلوٰۃ وجماعات سے وغیر ذالک قولہ سو زیارت کرینگے یعنے دیکھینگے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف کا اور باتیں کرینگے اُس سے سُنینگے ہر ایک اُنمیں کا کلام پاک اُس تعالیٰ شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتہ نہ جیسا کہ سمجہہ رکہا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشریہ نے قولہ اگرچہ اُنمیں ادنی کوئی نہیں الخ یعنے اگرچہ تفاوت درجات کا اُنکے درمیان ہے مگر ادنی اُنمیں کوئی نہیں یعنے خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ بمعنے خسارت کے ہے قولہ اور نہیں ہے کوئی اُنمیں کم درجہ والا یعنے خسیس نہیں عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا ترجمہ روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اُسمیں خرید اور نہ فروخت مگر اُسمیں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر جب پسند کریگا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاویگا وہ اُسمیں یعنے وہی صورت اُسکی ہو جاویگی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى باب دیدار الٰہی کے بیان میں عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ترجمہ روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹہے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو نظر کی آپنے چاند کیطرف کہ چودھویں رات کا

فی اللہ تعالیٰ کی جو تجسیم وتحیز وجہت وغیرہا کی نسبت کی ہے اور ما وقع فی الاحادیث کے ساتہ تشبیہ ہے اور کلام وحمل کا حروف واصوات کے ساتہ ہے

دیدار الٰہی کا بیان

تمہارا ورد یا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سود یکھو گے تم اُسکو جیسا کہ دیکھتے ہو اِس چاند کو اور زحمت نہ اُٹھاؤ گی تم اُسکے رویت مین سو اگر ہو سکی تمسے کہ مغلوب نہو تم اُس نماز مین کہ قبل طلوع شمس ہے اور اُس نماز مین کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھے آپنے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الخ یعنے تسبیح کرو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ دیکھو گے تم اُسکو جیسا کہ دیکھتے ہو اُس چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط اوپر نظر آنے مین اور عدم زحمت مین اور ثابت ہے اِس سے فوقیت باری تعالی شانہ کے حقیقۃ اور اوپر ہونا اُس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے جیسا کہ فرمایا اُس تعالی شانہ نے وَيَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ یعنے ڈرتی ہین فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر اُنکے ہی اور وارد ہوا حدیث اوعال مین ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ یعنے اللہ ہے اوپر اِن سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ یعنے اُسکی طرف چڑھتے ہین کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے وہ اور فرمایا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ یعنے بلکہ اُٹھا لیا اُسے اللہ نے اپنے طرف یعنی عیسے علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینب نے زوجنیک اللہ من فوق العرش یعنے نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالے نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرای صالحین کا کہ وہ تعالے شانہ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہی عرش عظیم الشان پر مستوی ہے ہذاتہ اُسپر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اُسکے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہین خلاف کیا اِسمین ہمارا مگر جہلای جہمیہ اور سفہای فلاسفہ نے خذلہم اللہ قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہو تم آدیعنے اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہو تمکو اُسکے ادا سے کوئی چیز تو بجالاؤ اور ادا کرو اُسکو بجمیع سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مُراد اُنسے نماز صبح ہے اور عصر کہ اکثران و قتون مین سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتی ہین اور پڑہی آپنے یہ آیت کہ اشارہ ہے اُسمین اُسی نماز کیطرف اور مُراد تسبیح سی نماز ہے **عن** صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوا أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُثَقِّلْ مَوَازِينَنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ کی تفسیر مین فرمایا جب داخل ہونگے جنت والے جنت مین پکاریگا ایک پکارنیوالا کہ تمہین اللہ تعالے کی نزدیک سے ایک چیز اور ملنی والی ہے کہ جسکا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہینگے کہ کیا نہین روشن کیا اُسنے ہمارے مونہو کو اور بجات دیے ہمکو یعنی عذاب سے اور داخل کیا ہمکو جنت مین یعنے ہمین اب کس چیز کے حاجت ہے تو جواب دینگی پکارنیوالی کہ ہان پھر کھولا جاویگا پردہ فرمایا آپنے پس قسم ہے اللہ تعالے کی کوئی چیز اُنکو پیارے نہین اُس جلتانہ کیطرف نظر کرنیسے **ف** اِس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کیے سلیمان بن مغیرہ نی یہ حدیث ثابت بنانی سی اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے قول اُنکا **مترجم** آیہ مبارک للذین احسنوا الحسنے و زیادہ یعنے جن لوگون نے عمل نیک کیے اُنکے لیے ہے حُسنی یعنے جنت اور زیادہ مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہہ مبارک پر اُس تعالی و تبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے اکثر جماعت اصحاب کا کہ اوسی مین ہین ابو بکر صدیق اور حذیفہ اور ابو موسی اور عبادہ بن صامت اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطاء اور مقاتل اور ضحاک اور سدی کا اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ حُسنے سے مُراد ہے مثل اُسکا جزا سی اور زیادت سے مُراد ہے تضعیف اُسکی دس سے سات سو تک اور مجاہد نے کہا حُسنے حسنہ ہے اور زیادت مغفرت اور رضوان فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح ہے اور مؤید باحادیث (نبوی) اور بیضاوی نی فرمایا حُسنے صفت ہے مثوبہ کی یعنے تقدیر آیت یون ہے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْمَثُوبَةَ الْحُسْنٰى اور زیادہ سے مُراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل خدا سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالی نی وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ **عن** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلٰى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین ادنی درجہ والا وہ ہے کہ نظر کریگا اپنی باغون اور بیبیون اور نعمتون اور خدمتگارون اور تختون کی طرف ہین وہ ایکہزار برس کے مسافت تک اور سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کریگا اُس تعالے شانہ کے وجہہ مبارک کیطرف صبح اور شام پھر پڑھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ آیت وجوہ یومئذ الخ یعنے بہت سے مونہہ اُسدن تازہ ہین اپنے رب کیطرف نظر کرنیوالی **ف** اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے اسرائیل سے اُنہون نے روایت کی ثویر سے اُنہون نے ابن عمر سے مرفوعاً اور روایت کیے یہ عبد الملک بن ابجر نے ثویر سی اُنہون نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کیے عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سے اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُسکو روایت کیے یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علائی اُنہون نے عبید اللہ اشجعی سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سے اُنہون نے ابن عمر سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُسکو **مترجم** آیت مبارک کے تفسیر مین ابن عباس نے کہا ناضرۃ سی مراد حسنہ ہے یعنی چہرے اُنکے خوبصورت ہین مجاہد نی کہا

عوف اور ورقاء ابن زید نے کہا نا عیمہ مقاتل نے کہا بیض لعلو ہا النور سدی نے کہا مضیئۃ یمان نے کہا منضرۃ فراتی کہا مشرقۃ بالنعم الی ربہا ناظرۃ ابن عباس اور اکثر مفسرین نے کہا کہ نظر کرینگے وہ اپنے رب کیطرف عیانا بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کرینگے وہ اپنے خالق کیطرف اور کیونکر تازہ ہون وہ چہرے کہ دیکھتے ہون اپنے خالق کو (بغوی) بعد اسکے ذکر کرکے بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی حدیث جو اوپر گذری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضامون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر تضامون فی رؤیۃ الشمس قالوا لا قال فانکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رؤیتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تمکو رویت قمر مین چودہوین رات کو یا مزاحمت کیجاتی ہے تمپر رویت شمس مین عرض کے صحابہ نے کہ نہین فرمایا بیشک دیکھوگے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودہوین رات کا نہین مزاحمت ہوگی اُسمین تمکو کسی طرح **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا یحیی بن عیسے اور کئی لوگون نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سی اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا عبد اللہ بن ادریس نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سی اُنہون نے ابی سعید سے اُنہون نے نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے اُنہون نے روایت کیا نبے صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت ہے صحیح ہی **باب** رضای اہل جنت بسیا نمین **عن** ابی سعید نا الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون ما لنا لا نرضی وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول انا اعطیکم افضل من ذلک فقالوا ای شیء افضل من ذلک قال احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم ابدا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے فرماویگا جنت والونکو ای اہل جنت وہ عرض کرینگے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرماویگا آیا تم راضی ہوئے سو وہ عرض کرینگے کیا ہوا ہمکو کہ ہم راضی نہونگے اور تونے عنایت فرمائی ہمکو ایسے چیز کہ نہین دی کسیکو اپنی مخلوقات سے سو فرماویگا بارتعالے مین دونگا تمکو اس سے بہی افضل وہ کہینگے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرماویگا اللہ تعالے اُتارا ہون مین تمپر رضامندی اپنی ایسے کہ ناراض نہونگا مین تمسے کبہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق و فجور اور اُسکے نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اُسکا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہوگئے پس رضامندی اُنکے ابدی اُنکے لئی ثابت ہوئی اور نہین ہے یہ مگر فضل اُس تعالے شانہ کا وہو ذو الفضل العظیم اللہم ادخلنا الجنۃ بفضلک وکرمک وارض عنا برحمتک رضاء لا تسخط بعدہ ابدا یا رب العالمین **باب** ما جاء فی تراءی اہل الجنۃ فی الغرف **ترجمہ** اغرف فارسی مین بالا خانہ کہتے ہین اہل جنت کے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراءون فی الغرفۃ کما یتراءون الکوکب الشرقی او الکوکب الغربی الغارب فی الافق او الطالع فی تفاضل الدرجات فقالوا یا رسول اللہ اولئک النبیون قال بلی والذی نفسی بیدہ وآمنوا باللہ ورسولہ وصدقوا المرسلین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت آپسمین ایکدوسرے کو دیکھینگے غرفہ مین جیسے دیکھتے ہو تم ستارہ شرقی یا غربی غروب ہونیوالا کنارہ آسمان مین یا طلوع کرنیوالا تفاضل درجات مین سو عرض کے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ انبیا ہین فرمایا نہین بلکہ قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے وہ ایک لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اللہ تعالے پر اور اُسکے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبرون کی یعنے مومنین ہین انبیا نہین **ف** یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** اس حدیث مین آپنے تشبیہ دی تفاضل درجات کے کہ آپسمین ایسا فرق رکہتے ہین کہ جیسے ستارہ دور نظر آتا ہے اسیطرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہین پہر صفت کے اُس ستارہ کی کہ کنارہ شرق مین ہے یا غرب ہین اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تاکہ دلالت کرے کمال بُعد پر اسلئے کہ دیکھنے والے کی سیر جو تارہ ہے اُسکے بنسبت نزدیک ہے اور دنیا مین کوئی چیز مرئیات مین اس سے بڑہکر نہین **باب** ما جاء فی خلود اہل الجنۃ واہل النار باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود مین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فی صعید واحد ثم یطلع علیہم رب العالمین فیقول الا یتبع کل انسان ما کانوا یعبدون فیمثل لصاحب الصلیب صلیبہ ولصاحب التصاویر تصاویرہ ولصاحب النار نارہ فیتبعون ما کانوا یعبدون ویبقی المسلمون فیطلع علیہم رب العالمین فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا ولہذا مکاننا حتی نری ربنا وہو یاتیہم ثم یتوارٰی ثم یطلع فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا ولہذا مکاننا حتی نری ربنا وہو یاتیہم قالوا وہل نراہ یا رسول اللہ قال وہل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر قالوا لا یا رسول اللہ قال فانکم لا تضارون فی رؤیتہ تلک الساعۃ ثم یتوارٰی ثم یطلع فیعرفہم

رضای اہل جنت کا بیان

اہل جنت کے عروج و نزول کے بیان مین

اہل جنت و اہل نار کے خلود کے بیان مین

نفسہ ثم یقول انا ربکم فاتبعونی فیقومون المسلمون ویوضع الصراط فیمر علیہ مثل جیاد الخیل والرکاب وقولھم علیہ سلم سلم ویبقی اھل النار فیطرح منھم فیھا فوج فیقال ھل امتلأت فیقول ھل من مزید ثم یطرح فیھا فوج فیقال ھل امتلأت فیقول ھل من مزید حتی اذا اوعبوا فیھا وضع الرحمن قدمہ فیھا وازوی بعضھا الی بعض ثم قال قط قط قالت قط قط فاذا ادخل اللہ تعالی اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار اتی بالموت ملکبا فیوقف علی السور الذی بین اھل الجنۃ واھل النار ثم یقال یا اھل الجنۃ فیطلعون خائفین ثم یقال یا اھل النار فیطلعون مستبشرین یرجون الشفاعۃ فیقال لاھل الجنۃ ولاھل النار ھل تعرفون ھذا فیقولون ھؤلاء وھؤلاء قد عرفناہ ھو الموت الذی وکل بنا فیضجع فیذبح ذبحا علی السور ثم یقال یا اھل الجنۃ خلود لا موت ویا اھل النار خلود لا موت ترجمہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمع کریگا اللہ تعالی آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جہانکے گا اُن پر رب العالمین اور فرماویگا کیوں نہین چلا جاتا ہی ہر انسان اپنے معبود کے ساتہ پس صورت بنکر آویگی صاحب صلیب کے آگی صلیب اُسکی اور صاحب تصویر کے آگے تصویرین اور صاحب نار کی آگے نار اُسکے یعنے جسکی وہ پوجتے تہی سو ساتہ ہوجاوینگے ہر ایک لوگ جنکو پوجتے تہے اور باقی رہ جاوینگے میدان حشر مین مسلمان سو جہانکیگا اُنپر رب العالمین اور فرماویگا تم کیون نہ ساتہ گئے لوگون کے وہ عرض کرینگے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنے اللہ کے پناہ تجہہ سے اللہ کی پناہ تجہہ سے ہمارا معبود تو اللہ ہے اور ہم نہین پہچانتے یہانتک کہ دیکہین ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کریگا اُنکو اور ثابت قدمی دیگا اُنکو پہر چہپ جاویگا پہر مطلع ہوگا اور فرماویگا تم کیون نہ گئے آدمیون کے ساتہ پہر وہ کہینگے پناہ ہی اللہ کی تجہہ سے پناہ ہی اللہ کی تجہہ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم نہین پہچانتے یہانتک کہ دیکہین ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کریگا اُنکو اور ثابت قدم رکہیگا اُنکو پوچہا اصحاب نے کہ آیا دیکہینگے ہم اُس تعالے شانہ کو یا رسول اللہ فرمایا آپنے کیا تمپر کچہہ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکہنے مین چودہوین رات کو اُنہون نے عرض کی نہین یا رسول اللہ فرمایا اسیطرح تمکو کچہہ مزاحمت نہوگی اُسکے دیکہنے مین اُسوقت پہر چہپ جاویگا پہر مطلع ہوگا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرماویگا اُنکو پہر فرماویگا ہون رب تمہارا سو پیچہے ساتہ چلو تب کہڑے ہوجاوینگے مسلمان اور رکہی جاویگی صراط یعنے پشت دوزخ پر سو گذریگا اُسپر ایک گروہ مثل عمدہ گہوڑون کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹون کے اور اُنکا یہی کہنا ہوگا اُسپر سلم سلم یعنے سلامت رکہہ سلامت رکہہ اور باقی رہ جاوینگے اہل نار سو دالی جاویگی اُنمین کے ایک فوج اُسمین اور کہا جاویگا نار سی کیا تو سیر ہوگئی سو وہ کہیگی کہ اور کچہہ ہے پہر ایک فوج ڈالی جاویگی اُسمین اور کہا جاویگا کیا تو سیر ہوگئی وہ کہیگی کچہہ اور ہے یہانتک کہ جب سب ڈالی جلوینگے اُسمین یعنی جب بہی وہ سیر نہووینگی تو رکہدیگا اُسمین رحمن قدم اپنا اور سمٹ جاویگا ایک ٹکڑا اُسکا دوسرے پر پہر فرماویگا یعنے رحمن بس ہے وہ کہیگی بس بس ہے پہر جب داخل کریگا اللہ تعالے اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو نار مین لائینگے موت کو کہینچتے ہوئے سو کہڑا کرینگے اُسے اُس دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچمین ہے اور پکارا جاویگا ای جنت والون سو وہ جہانکینگے گردن کڑی پہر پکارا جاویگا ای دوزخ والون سو وہ جہانکنے لگینگے خوش ہوکر امید رہوگی اُنکو شفاعت کے پہر کہا جاویگا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اسکو تو کہینگے یہ یہی ہے اور وہ یہی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اُسی وہ موت ہے کہ ہم پر موکل تہے سو ڈالی جاویگی وہ اور ذبح کردیجاویگی ایکبار گے اُس دیوار پر اور منادی کیجاویگی ای اہل جنت تمہین ہمیشہ رہنا ہے جنت مین اور موت نہین اور ای اہل دوزخ تمہین ہمیشہ رہنا ہی دوزخ مین اور موت نہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مترجم اس حدیث مین بڑے بڑی فوائد ہین کہ بعد شرح حدیث تحریر ہونگے قولہ سو جہانکیگا اُنپر رب العالمین اور فرماویگا تم کیون نہ ساتہ گئے لوگون کے الخ اس تجلی اور اطلاع مین دو قول ہین محدثین کے اول کہ یہہ جہانکنے والا ملک ہے نہ الملک اور اسناد جہانکنے کا اللہ کیطرف مجاز اُسہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو اُنہون نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنے ہم پناہ مانگتے ہین تجہہ سے اسمین کچہہ اشکال نرہا اور دوسرا قول کہ فرمانی والا اور مطلع خود باری تعالے ہے اور اسمین امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز مین قیامت کے دن تک کچہہ اختلاف نہین چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مومنین کا پہر جب منظور ہوگا باری تعالی کو کہ مین اپنے معرفت اُنکو عنایت کرون اُسوقت پہچانینگے اور کہینگے کہ تو ہمارا رب ہے اور اُسکے ساتہ چلینگے قولہ اور رکہی جاویگی صراط الخ اسمین ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اُسکا اور اجماع ہی سلف کا اُسکے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکہا جاویگا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے سلف سے کہا ہی کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے قولہ کہدیگا اسمین رحمن قدم اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالی کے معلوم المعنی مجہول الکیف اُسکے لفظ اور معنے پر بلا تشبیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہین انکار کیا ان صفتون کا مگر جہمی فراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین متاخرین نے کہ لازم کرلے جنہون نے اپنے نفسون پر تقلید معتزلہ کے اور چہوڑدی صراط مستقیم سنت کے اور پڑگئے ہاویہ عظیم بدعت مین اعاذنا اللہ منہا قولہ لائینگے موت کو بعض روایات مین ہے کہ موت کو بصورت

دنیا میں رویت کے قائل ہیں اور بعد تعریف کے کہ جس کو فرقہ ناجیہ نے اختیار کیا ہے یہ بات ظاہر ہے کہ اہل حق اور اہل باطل کا جھگڑا جسم میں ہونے نہ ہونے کا نہیں ہے بلکہ اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رویت ثابت ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قدم ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ساق ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجہ ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عین ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جنب ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نفس ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سمع ہے یا نہیں اور اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بصر

حق لاشک فیہا ولکن اذا قیل کیف یضحک تعالیٰ لانفسرہ ولا نسمیہا احد ا یفسرہ (رواہ الذہبی فی کتاب العرش باسنادہ) یعنے یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا انکو اہل حدیث نے اور فقہا نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہیں یعنے موصوف ہونا باری تعالیٰ کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے حق ہے کسیطرح شک نہیں اسمیں ولیکن جب کہا جاوے کہ کیونکر ہنستا ہی باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اسکی ہنسنے کی کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اسکے اور نہیں سنی ہمنے تفسیر اسکے کسی سے کہ کوئی کرتا ہو نہ ہمنے اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منہم ہی بیان کرنا ہے کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نہ یہ کہ ترجمہ اسکا نکیا جاوے قولا اور وہم نکیا جاوے اسمیں یعنے کیفیت اسکی جو وہم وخیال میں آدمی اس سے منزہ ہے باری تعالیٰ کی ضرور ہی اور نفی ان صفات کے اس خیال سے کہ اسمیں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نچاہیئے جیسے کہ سمع وبصر کا اثبات بلا تشبیہ وتجسیم کہا جاتا ہی اسیطرح ید ووجہ کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف وتجسیم ضرور ہے تعجب ہے ان لوگون سے کہ اثبات سمع وبصر بلا تکلف کرتے ہین اور ثبوت ید ووجہ مین تجسیم وتکییف کہا جاتا ہی اسیطرح ید ووجہ کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف وتجسیم ضرور ہے تعجب ہے ان لوگون سے کہ اثبات سمع وبصر بلا تکلف کرتے ہین اور ثبوت ید ووجہ مین تجسیم وتکییف کہا جاتا ہی حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے **باب** ماجاء حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات باب گھیرے مین جنت ودوزخ کے

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیرے گئے جنت ساتھ تکلیفون کے اور گھیرے گئی دوزخ ساتھ شہوتون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے ترجمہ یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب وبلیات مین اور زہد اور طاعات مین صبر کرنا اسکی تحصیل کے لئے ضرور ہی پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بھی دور رہنا اسکے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اسکے گرد لگا دی گئے ہے جیسی باغ وراغ کے گرد کانٹے لگاتی ہین اسیطرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہی

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ والنار ارسل جبرئیل الی الجنۃ فقال انظر الیہا والی ما اعددت لاہلہا فیہا فجاءہا فنظر الیہا والی ما اعد اللہ لاہلہا فیہا قال فرجع الیہ قال فوعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا فامر بہا فحفت بالمکارہ فقال ارجع الیہا فانظر الی ما اعددت لاہلہا فیہا قال فرجع الیہا فاذا ہی قد حفت بالمکارہ فرجع الیہ فقال فوعزتک لقد خفت ان لا یدخلہا احد قال اذہب الی النار فانظر الیہا والی ما اعددت لاہلہا فیہا فاذا ہی یرکب بعضہا بعضا فرجع الیہ فقال فوعزتک لا یسمع بہا احد فیدخلہا فامر بہا فحفت بالشہوات فقال ارجع الیہا فرجع الیہا فقال فوعزتک لقد خشیت ان لا ینجو منہا احد الا دخلہا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرئیل کو جنت کیطرف اور فرمایا نظر کر اسکی طرف اور جو طیار کیا ہی مین نے اسکے رہنے والون کے لئے جنت مین فرمایا آپ نے پھر آئے جبرئیل اور دیکھا اسکو اور جو طیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکے اہل کے لئے اسمین کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ کیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کے نہ سنیگا کوئی اسکا حال مگر داخل ہوگا اسمین پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفون کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اسکی طرف اور دیکھ جو طیار کیا ہے مین نے اسمین اسکے اہل کے لئے فرمایا آپنے پھر گئے جبرئیل اسکیطرف اور دیکھا کہ وہ گھیر ہوئی ہے تکلیفون سے اور لوٹ کر آئے باریتعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کے مین خوف کرتا ہون کہ نہ داخل ہوگا اسمین کوئی یعنے ان تکلیفون کے سبب سے جو اسکے گرد ہین پھر فرمایا اللہ تعالیٰ یعنے جبرئیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اسکی طرف اور جو طیار کیا ہی مین نے اسکے اہل کے لئے اسمین سو گئی وہ اسطرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہی ایک ٹکڑا اسکا دوسرے پر سو لوٹ کر آئی وہ باریتعالیٰ کیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنیگا اسکا حال کوئی شخص کہ پھر داخل ہو اسمین سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ گھیر دی گئی وہ شہوتونسے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اسکیطرف اور وہ پھر گئے اسکیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیرے عزت کے کہ مین خوف کرتا ہون کہ نہ نجات پاویگا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جاویگا وہ اسمین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی احتجاج الجنۃ والنار باب جنت اور نار کے احتجاج مین

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجت الجنۃ والنار فقالت الجنۃ یدخلنی الضعفاء والمساکین وقالت النار یدخلنی الجبارون والمتکبرون فقال للنار انت عذابی انتقم بک ممن شئت وقال للجنۃ انت رحمتی ارحم بک من شئت ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تکرار ہوئی جنت اور نار مین سو کہا جنت نے داخل ہونگے مجھہ مین ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہونگے مجھہ مین ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنیکو انکے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے مین بدلا لونگا ساتھ تیرے جس سے چاہون اور فرمایا جنت سے کہ تو رحمت میری ہے رحم کرونگا ساتھ تیرے جس پر چاہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء ما ادنی اہل الجنۃ من الکرامۃ باب ادنے جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان **عن** ابی سعید

جنت اور دوزخ کے گھیرے کا بیان

جنت اور دوزخ کے احتجاج مین

الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادنى اهل الجنة الذي له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية الى صنعاء وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات من اهل الجنة من صغير او كبير يردون بني ثلاثين في الجنة لا يزيدون عليها ابدا وكذلك اهل النار وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عليهم التيجان ان ادنى لؤلؤة منها لتضيء ما بين المشرق والمغرب ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادنی جنتی وہ ہے کہ اسکی بہتر ہزار خادم ہیں اور بہتر بیبیاں ہیں اور لگایا جاویگا اسکے لئے ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سی جابیہ سے صنعا تک اور اسی اسناد سی مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنے دنیا مین ہو جاویگا تینتیس ۳۳ برس کا جنت مین اسسے زیادہ نہونگے کبھی یعنے یہی عمر ہوگی اور یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی انکے تاج ہین کہ کم سے کم انمین موتی ایسا ہے کہ چمک جاوے اس سے مابین مشرق و مغرب ف یہ حدیث غریب ہے ہمنے نہین جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن اذا اشتهى الولد في الجنة كان حمله ووضعه وسنه في ساعة كما يشتهي ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن جب خواہش کریگا ولد کی جنت مین تو حمل اور جننا اور عمر اسکے یعنے برابر جنتیون کے ہوجاوے ایکساعت مین جیسا کہ وہ چاہیگا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمین سو بعضون نے کہا کہ جنت مین جماع ہی ہے اولاد نہین ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا اسحٰق بن ابراہیم نے روایت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب خواہش کریگا مومن ولد کے جنت مین ہوویگا ایکساعت مین جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا ولیکن وہ خود نہ چاہیگا اور آرزو نکریگا ولد کی کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے ولد نہوگا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس ہے انہین کہتے ہین مترجم ظاہر اولاد مین کچھہ اختلاف نہین اسلئے کہ جو لوگ اسکے نفی کرتے ہین مراد انکی یہی ہے کہ ولد معتاد نہین جیسے دنیا مین عادت ہے کہ ولد نتیجہ نکاح و جماع کا اور جنہون نے اثبات ولد کیا مراد انکی ہے کہ علی سبیل الشذوذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہی اسلئے کہ جنتیون کے سب خواہشین پوری کیجاوینگی اور کسی آرزو مین تاخیر و تاجیل نہوگی باب ما جاء في كلام حور العين باب حورعین کی کلام شیرین کے بیان مین عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لمجتمعا للحور العين يرفعن باصوات لم يسمع الخلائق مثلها يقلن نحن الخالدات فلا نبيد ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضيات فلا نسخط طوبى لمن كان لنا وكنا له ترجمہ روایت ہے حضرت علے کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین حورعین جمع ہوتی ہین اور آواز بلند کرتی ہین کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہین سنی کہتی ہین ہم ہمیشہ رہنے والی ہین کبھی فنا ہونیوالی نہین اور ہم ناز و نعمت مین رہنے والی ہین کبھی تکلیف اٹھانیوالی نہین اور ہم اپنے شوہرون سے راضی رہنے والی ہین کبھی ناراض ہونیوالی نہین مبارکباد ہی جو ہمارے لئے ہو اور ہم اسکے لئے ہون ف اسبا مین ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے حدیث علی کے غریب ہے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حورعین کے صورت ظاہر مین موزون اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی انکے کمال موزون ہے اور نہایت فصاحت خمیر بلاغت انگیز کہ تھوڑا سا کلام انکا جو انکا منقول ہوا عجیب قوافی اور اسجاع سی بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہین مگر وزن شاعرانہ ہے اور انکا یہ فرمانا مجاز نہین بلکہ محققانہ ہے نازپروردگی اور خلود مین دعوی انہین کا سچا ہے اور مبارکباد کا مستحق ہونا انہین کے لئے اچھا وہی ہین خالدات بی فنا اور ناعمات بے عنا باب ما جاء في صفة انهار الجنة باب انہار جنت کے بیان مین عن معاوية عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانهار بعد ترجمہ روایت ہے معاویہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہے ہین نہرین اسکے بعد یا نکلینگے جب جنتی جنت مین داخل ہونگے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور حکیم بن معاویہ وہ والد مین بہز کے مترجم یعنے ابھی تو یہ بہز کہ دریا کے چارون بہرے ہین جب جنتی جنت مین جائینگے بہتی نہرین پائینگے کہ ہر ایک کے گھر مین ایک نہر ہوگی عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله الجنة ثلاث مرات قالت الجنة اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلاث مرات قالت النار اللهم اجره من النار ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے مانگی اللہ تعالے سے جنت تین بار کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اسکو جنت مین اور جسنے پناہ مانگی دوزخ سی تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دی اسکو دوزخ سی ف اسی طرح روایت کیا ہے یونس نے ابی اسحٰق سے انہون نے ابن بریدین مریم سے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہوئی ابی اسحٰق سے انہون نے روایت کیا بریدین ابی مریم سی انہون نے انس بن مالک سے قول انکا

ف اہل جنت کی سلطنت کا بیان

ف حورعین کے شیرین کلامی

ف صفت انہار جنت

مترجم اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتی ہیں اسپر فوائد معتد بہا اور ترغیب و ترہیب ہے جنت کی طلب کرنے پر اور دوزخ سی پناہ مانگنی پر اور معلوم ہوتا ہی کہ جنت اور دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہی کہ ثابت ہی احادیث صحیحہ سی اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ علی کثبان المسک یوم القیمۃ یغبطہم الاولون والاخرون رجل ینادی بالصلوۃ الخمس فی کل یوم ولیلۃ ورجل یؤم قوما وہم بہ راضون وعبد ادی حق اللہ وحق موالیہ

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہونگے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کرینگے انپر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہی نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرا وہ مرد کہ امامت کرتی ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرا وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقا انکا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر سفیان ثوری کے روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور انکو ابن قیس بھی کہتے ہیں عن عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ عز وجل رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا قال اراہ من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے مرفوع کرتے تہی وہ اس حدیث کو یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہی انکو اللہ عز وجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہوا رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرا وہ کہ صدقہ دیتا ہی داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہی اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپنی بائیں ہاتھ سی تیسرا وہ مرد کہ ایک چھوٹی لشکر میں تہا اور شکست کہائی اصحاب اسکی اور اسنی مقابلہ کیا دشمن کا یعنے اکیلی ف یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہی اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کیے شعبہ وغیرہ نی منصور سی انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابی ذر سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط ہی مترجم سریہ ایک ٹکڑی ہے بڑی لشکر میں کی جسی جیش کہتی ہیں انتہائی عدد اسکا چار سو تک ہے جمع اسکی سرایا ہے مشتق ہوا وہ اس نام سے اسلئے کہ وہ خلاصہ لشکر ہی اور چنا ہوا انمیں کا عرب کہتا ہی السر الشیء النفیس والسر خلاصۃ الشیء اور جو بعض اہل لغت نی کہا ہی وہ سچا جاتا ہے سرا یعنے خفیۃ اسلئے اسی سریہ کہا ہی سو یہ غلط ہی اسلئے کہ سر جو بمعنے اخفا ہی وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اسکا سر سے باطل ہے قولہ اور چھپاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سی مراد اس سے شخص ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفا میں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من الذہب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی قریب ہے کہ کھولیگا فرات ایک خزانہ سونیکا پھر جو حاضر ہوا سپر نہ لی اسمیں سے کچھ ف یہ حدیث صحیح ہی روایت کیے ہمسے ابو سعید اشج نی انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سی انہوں نے ابی الزناد سی انہوں نے اعرج سی انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن جبل من ذہب یعنے کھولیگا فرات ایک پہاڑ سونیکا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسالہم باللہ ولم یسالہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم باعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو ایاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم

ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ عز وجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہی انکو اللہ عز وجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہی انمیں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ خدا تعالی کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اسکی اور قوم کے بیچمیں ہو سو نہ دیا قوم نی اسی کچھ تیسرا ایک شخص انمیں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نجانا اسکی عطیہ کو مگر اللہ تعالی یا اسنی کہ جسکو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہانتک کہ جب نیند انکو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میرے اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تہا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کہائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہوا دشمن کے مقابل میں کہ قتل کیا جاوے یا کہ فتح ہو اسکی ہاتھ پر اور وہ تین شخص کہ دشمن رکھتا ہی انکو اللہ تعالی پہلا بوڑھا زانی دوسرا فقیر متکبر تیسرا غنی ظالم ف روایت کیے ہمسے محمود بن غیلان نی انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکی یہ حدیث صحیح ہے

ہے ایسی ہے روایت کے شیبان نے منصور سے مانند اسکے اور صحیح تر ہے ابی بکر بن عیاش کے روایت سے **مترجم** مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اسباب مین ذکر کئے مگر مقتضا کیا تھا اسباب کو انہار جنت کے بیان مین اور انہار منجملہ مشروبات ہین پس تفسیر مشروبات کے حسب اجمال مقدمۂ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالیٰ تجری من تحتہا الانہر یعنے بہتی ہین نیچے اُن باغون کے نہرین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ انہار جنت بہتی ہین جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمیع ہی نہر کی اور وہ مجری واسع ہی جدول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کی اور مراد جریان انہار سے جریان اُنکے پانیونکا ہی اور اسناد جریان کا انہار کیطرف مجازاً ہے مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اُخدود کی بہتی ہین یعنے پانی اُنکا زمین مین نیچا بہتا ہے نہ گڑھے کی اندر اور بیضاوی نے فرمایا ہی تجری من تحت اشجارہا یعنے مضاف الیہ محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہین نہرین جنات کے درختون کے نیچے سے انتہی یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت الہیا یعنے بہتی ہین نہرین جنت والون کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے واقلاً عن فرعون مذہ الانہار تجری من تحتی ای بامری اور نہر اصل لغت مین وسعت اور ضیا کو کہتے ہین چنانچہ نہار اُسی سے مشتق ہی اسلیے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت اور صفائی آب کے قولہ تعالیٰ فیہا انہار من ماء غیر آسن یعنے اُسمین نہرین ہین پانی سے جو مگڑا اور بُرا نہین لفظ آسن بعضون نے بہ اور بعضون نے بقصر پڑہا ہے مصدر اُسکا اُسون ہے اور اسن اور اجن دونون بمعنی تغیر وارد ہوے ہین آسن یعنے آجن مراد اُس سے متغیر اللون منتن الریح ہی قولہ تعالیٰ وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ یعنے نہرین ہین دودہ کی کہ نہین بدلا مزہ اُنکا یعنے محفوظ ہے وہ پہٹ جانی سی اور دہی ہو جانی سے اور مٹہا بن جانی سے قولہ تعالیٰ وانہار من خمر لذۃ للشاربین یعنے اور نہرین ہین شراب سے کہ لذت ہے پینے والون کے لئے انتہی اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا اُسکو کمال مبالغہ کے واسطی اور بیان فرمایا کمال تباین اُسکا خمور دنیا سے اسلئے کہ خمور دنیا کراہت غائلہ اور ریح منتنہ رکہتی ہین بدمزہ بدبودار ہوتی ہین اور اگر سکر مقصود نہو تو کبھی کوئی اُسکا استعمال نکرے بخلاف خمر جنت کی کہ کمال لذت اور خوش مزگی سی ممتاز ہین اور سکر اور خمار سے بنیاز اور لفظ لذت کو بعضون نے مرفوع پڑہا ہی اسلئے کہ صفت ہی انہار کی اور بعضون نے منصوب اسلئے کہ علت ہے جیسے ضربتہ تادیباً قولہ وانہار من عسل مصفی یعنے اور نہرین ہین عسل مصفے سی کہ صاف ہے وپاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہی گرد وغبار سی اور مصئون ہے خس وخاشاک سے نہین ڈالا اُسمین کسنے ہاتہ اپنا اور نہین پاکول ومشروب ہوا کسی آکل ومشارب کا اور ان چار چیزون کو بضمن انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیا اور صفا پر اور دلیل ہو اُسکے وفور وتکاثر کے اسلئے کہ جریان موجب صفا ونور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر ووفور قولہ تعالیٰ یُفجّرونہا تفجیراً بیانی ہین اُسکو جیسا حق ہے بہانے کا بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہینچ لیجاتے ہین اُنکو جہان چاہتے ہین اپنے منازل اور قصور مین یعنے وہ نہرین جنتیون کے اختیار مین ہین جیسے کہ ناقہ مہار دار قاید کے اختیار مین ہے قولہ تعالیٰ فیہا عین جاریۃ یعنے اُسمین نہر ہے بہتی والی یعنے ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہین ہوتا جریان اُسکا قولہ تعالیٰ وماء مسکوب یعنی مصبوب یعنے پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائماً بغیر اخدود کے موقوف نہین ہوتا بہنا اُسکا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہین ٹوٹتا سلسلہ اُسکا قولہ تعالیٰ عیناً فیہا تسمّٰی سلسبیلاً یعنے ایک نہر ہی اُسمین کہ نام ہے اُسکا سلسبیل قتادہ نے فرمایا گویا وہ سلسلہ ہے کہ مطیع ومنقاد ہے جنتیون کے پہیرتے ہین اُسے جسطرف چاہتے ہین جانے کہا حدیدۃ الجریۃ یعنے تیز بہنے والی ابو العالیہ اور مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اُسے اسلئے کہا کہ سیلان ہوتا ہی اُسکا راستون مین جنتون کے اور اُنکے مکانون مین یعنے مثل سیل کے بہتے ہی نہایت زور سی منبع اسکا اصل عرش ہے جنت عدن مین بہتی ہے اہل جنان کیطرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کے برودت اُنکی کافور کے ہی اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کے زجاج نے کہا وہ موسوم بسلسبیل اسلئے ہوئی کہ پانی اُسکا غایت سلاست مین ہے کہ نہین ٹوٹتا سلسلہ اُسکا حلق مین اُترنی کے وقت یعنے بکمال آسانی نہایت خوشگواری گلو مین اُترتا ہے اور تسمی بمعنے توصف ہے اسلئے کہ اکثر علماء قایل ہین کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہین (بغوی) قولہ تعالیٰ ومزاجہ من تسنیم اور ملونی اُسکی تسنیم سی ہے انتہی اور تسنیم سنام سے مشتق ہے اُسی سے سنام بعیر یعنے کوہان اونٹ کا کہ اُسکے اعضا مین سب سے زیادہ بلند ہے اسلیے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ وہ ایک نہر ہے کہ وہ بلند مین بہتی ہے بلند اور جنتیون کے غرفون اور منازل مین انصباب اُسکا ہوتا ہے حسب خواہش اُنکے اور اسطرح اوانے اور ظروف مین اہل جنت کے علے قدر ملہا پانی اُسکا اُترتا ہے پہر جب وہ بہر جاتے ہین ٹہیر جاتا ہے یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقربین کے لئے کہ وہ اُسکو بغیر ملونی کے پیتے ہین اور سائر اہل جنت اُسے مثل گلاب اور کیوڑہ کے اور مشروبات مین ملاکر استعمال کرتے ہین قولہ تعالیٰ وکأس من معین یعنے پیالہ ہے شراب جاری سے کہ جسکی نہرین بہتی ہین اور وہ دنان معین دہرا ہوا نہین کہ کیڑے پڑین اور بہ تمدد زمان مڑین اور پینے والون کو اُس سے بدبو آوی اور طبیعت متنفر ہو جاوے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اُسمین ہے اور شارب اُسکا صداع غول اور سکر ونزف سے مبرا ہے اور غفلت وغلیان اور بیہوشی اور ہذیان سے مبرا قولہ تعالیٰ یشربون من کاس کان مزاجہا کافوراً یعنے پینگے ابرار اُس پیالہ سے کہ مزاج اُسکا کافور ہے انتہے قتادہ نے کہا ملایا جاویگا اُسمین کافور اور مہر لگائی جاویگی

اُسمین مسک کے ملکر نے کو مزاج سی اُسکا مزہ مراد ہی اہل معانی نے کہا کہ بیاض اُسکی مثل کافور کے ہی اور طیب ہے اور برودت اسلئے کہ کافور منجملہ مشروبات نہین جیسکا اللہ تعالی نے فرمایا حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اُسمین کافور کی ملائی جاویگی ابن کیسان نے کہا مشیب کیا ہی اُسکو کافور و مسک و زنجبیل سے عطار اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت مین (بغوی) قولہ تعالی ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا یعنے پلایا جاویگا انکو وہ پیالہ کہ مزاج اُسکا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہیج ہے طبایع کے طرف جماع کی اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نحوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امر جہ بارد کو اور تزجاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اُسکو اپنے خوشبوؤن اور قہوہ مین استعمال کرتا ہے سو وجہ کیا رزاق حقیقی نے کہ پلائی جاویگی وجہ جنت مین مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سی مشابہ نہین ابن عباس نے کہا جو کچھ کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے قرآن مین جنت کے چیزونکا اور نام لیا ہے اُسکا اُسکی مثل دنیا مین کوئی شی نہین اور بعضون نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت مین کہ پایا جاتا ہی اُسمین مزہ زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقربین اُسکو صرفا استعمال کرینگے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہے تسنیم مین قولہ تعالی وسقاہم ربہم شرابا طہورا یعنے پلایا اُنکو اُنکے رب نے شراب طہور یعنے پاک و صاف و مطہر کرنیوالی کے اخلاق ردیہ اور عادات قبیحہ سے پاک کردی اور قلب و روح مین ایک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشے اور طبایع مین انشہ محبت الہی اور مودت نامتناہی پیدا کرے دماغ مین حلو اور طبیعت مین لینت اور حُسن خو کا سبب ہو بدن مین جاکر مولد نجاسات و اقذار نہو بلکہ موجد قوی و انوار ہو مفسرین نے کہا ہے کہ متدنس نہین کیا اُسکو ایدی اور رجل نے مثل خمر دنیا کی ابو قلابہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ بطن مین جاکر بول نجس نہین ہوتا بلکہ پسینا ہو جاتا ہے کہ خوشبو اُسکی مثل مسک کے ہے اور عادات اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہین اور جب اُس سے فارغ ہوتے ہین شراب طہور پلائی جاتی ہین کہ بطون انکے پاکیزہ ہو جاتے ہین اور وہ کہا ہا! ایک پسینا خوشبودار ہو کر اُنکی جلد سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ انکا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتے ہی مقاتل نے کہا ہی وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جسمین سے پیا اللہ تعالی نے اُسکی دل سے بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا کہا ابن عباس نے قولہ تعالی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنے پلائے جائینگے شراب صاف کہ اُسپر مُہر ہے مسک کے انتہی رحیق خمر صافی طیب ہے مقاتل نے کہا خمر بیضاء یعنے سفید مختوم یعنے مُہر لگا یا ہوا ہے تاکہ کسیکا ہاتھ اُسمین نہ لگی اور تصرف غیر سی بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امراء کی توروں اور صراحیون پر اُنکے داروغہ معتبر مُہر لگاتی ہین کہ وہ اُنکے سامنے کہولی جاتی ہے مجاہد نے کہا مختوم سے مراد مطین ہے ختام یعنے طین کہ جسپر مُہر لگائی جاویگی مسک ہے ابن زید نی کہا ختام اُسکا اہل دنیا کی نزدیک طین ہے اور بارگاہ الہی مین مسک ہے ابن مسعود نے کہا مختوم ختامہ مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر مین اُسکے مزہ مسک کا سا آجاتا ہے یعنے ختام سے ختم اُسکا مراد ہے قتادہ نی کہا اُسکو کافور ملاکر مسک کے مُہر لگا دیتی ہین اور قرأت عامہ ختامہ ہی ہے تقدیم تا اور کسائی نے خاتمہ پڑہا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہی علی اور علقمہ کے اور معنی اُن دونون کے ایک ہین جیسے عرب کہتا ہی فلان کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئے کا انتہے یہ ہی تفسیر اُن آیتون کے کہ ذکر کی تہین ہمنی مقدمۂ ابواب مین بحمد اللہ والمنۃ کہ تمام ہوا بیان جنت کا اللہ تعالی مؤلف کتاب کے ساتھ جمیع احباب اس فقیر کو جنت مین پہونچا دی اور عذاب دوزخ سے بچا دے اور سائر مؤمنین و مسلمین کو اس نعمت ابدی سے سرفراز فرما دی آمین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب صفۃ جہنم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہین بیان مین جہنم کے جو وارد ہوئی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مترجم مقدمہ صاحب نہایہ نی کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہی اور بعضون نے کہا عربی ہے موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بعد قعر اپنے کی اُسی سے ہے قول عرب کا رکیۃ جہنام بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنے کنوان بعید القعر اور اُسی سے ہے حدیث یقال لہم الجہنیون یعنے اُنکو جہنی کہینگے کہین سے مراد اُن سے وہ لوگ ہین کہ جہنم سے نکلکر جنت مین داخل ہونگی اور عتقاء اللہ کہلائینگے اور اُنکو جہنی کہنے ہین تنقیص شان منظور نہین بلکہ تذکیر ہے اُنکے نجات کی تاکہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو اُنکو مسرت اپنے فوز و نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلے درکات نار ہے کہ مختص ہے عصاۃ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی اور وہی ہے کہ چند روز مین اپنے ساکنون سے خالی ہو جاویگا اور ہوائین اُسکی دروازون کو بجا دینگی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے پہر اُسکے تین جہنم اسلئے کہا کہ وہ تجہم کرتے ہی عورتون اور مردون کے مونہون پر اور کہا جاتی ہے اُنکے گوشتون کو اور دوسرا طبقہ لظی ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے نزاعۃ للشوی یعنے کہا جانیوالی ہے اطراف بدن اور رجلین کو لغت مین شوی ہاتھ پیر کے کنارون کو کہتے ہین مجاہد نے کہا شوی سے مراد سر کے کہال ہے ابراہیم نے کہا کہینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کہینچ لیتے ہی ابن عباس نے فرمایا عصب اور عقب کہینچ لیتی ہے کلبی نے کہا خوراک اُس آگ کے ادم دماغ ہی کہ جیسے دا سی کہا جاتی ہے پہر از سر نو عود کرتا ہی یہی اُسکا دا ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کہا جاتی ہے ابو العالیہ نے کہا محاسن وجہ

گل جاتی ہی بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ سے **سقر** طبقہ سقر ہے اور سقر اسلئے کہا کہ کہا جاتی ہے گوشت حور توان اور مردوں کے کہ نہین باقی رہتا انکی ہڈیون پر گوشت اور اللہ تعالیٰ انکی حال مین فرمایا ہے لا تبقی ولا تذر یعنے نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہین باقی رکھتی کوئی چیز مگر کہا جاتی ہے اسی اور ہلاک کردیتی ہے مجاہد نے کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے سدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم نہ چھوڑتی ہے عظم ضحاک نے کہا جب وہ انہین پکڑتی ہے باقی نہین رکھتی کوئی جگلد اور جب یہ اسکی طرف جاتی ہین نہین چھوڑتی انکو اور بشری کو ملالت اور فترت ہی مگر جہنم کو **لوّاحۃ للبشر** یعنے چمکنے والی ہے پنڈلی پر اور متغیر ہے جلد کی کہ اسکو کالا کردیتی ہے عرب کہتا ہی لاحہ السقم والحزن یعنے رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کردی اسکی مرض اور غم نے مجاہد نے کہا جھلسا دیتی ہے جلد کو یہانتک کہ کالی ہوجاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا **محرقۃ للجلد** ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑیگی انکو جہنم **لوّاحہ** یعنے دور سی نظر آویگی جیسے فرمایا **وبرزت الجحیم للغاوین** اور شر جمیع ہی بشرہ کی **چوتھا** طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **لینبذن فی الحطمۃ** یعنے ڈالا جاویگا وہ حطمہ مین انتہی اور حطمہ حطم سی مشتق ہے حطم لغت مین توڑنیکو کہتے ہین حطمہ اسلئے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کے توڑیگی اور عظام راس ہر خاص کا پھوڑیگی بیضاوی نے فرمایا اسکی شان یہ ہے کہ جو ڈالا تو توڑ ڈالی اللہ تعالیٰ خود اسکی شان مین فرماتا ہے **نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ** یعنے وہ آگ ہے اللہ کی بھڑکائی ہوئی کہ چڑھتی ہے دلون پر انتہی اور اس آیت مین کمال تخویف ہے اس سے اور نہایت مبالغہ ہے اسکے ایقاد اور بھڑکانی کا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ ہماری بھڑکائی ہوئی ہے پھر کسی کے کیا مجال ہے کہ اسے بجھا سکے یا اسکے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے اللھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی) چمکتی ہی دلون پر یعنے اثر اسکے الم اور وجع کا اور درد اسکے لہب اور احراق کا پہونچتا ہی دلون تک اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنے ہین عرب کہتا ہے متی طلعت ارضنا ای بلغت یعنے کب پہونچی تم ہمارے ملک مین مراد آیۃ یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم ولحم وجلد کو یہانتک کہ پہونچ جاتی ہے دل تک یہی قول ہے قرظی اور کلبی کا **انہا علیہم موصدۃ** یعنے **مطبقۃ مغلقۃ** + **فی عمد ممددۃ** حمزہ اور کسائی اور ابو بکر نے عمد بضم عین وسیم پڑہا ہی اور دوسرے قاریون نے بفتحہا یعنے وہ سندی ہوئے ہے لمبی لمبی ستونون مین انتہی اور عمد بضمین ولین وبفتحہا جمع ہے عمود کے مثل ادیم کے کہ جمع اسکی ادم اور ادم دونون آتی ہے یہ قول ہے فراء کا اور ابو عبیدہ نے کہا جمع عماد کے ہی مثل اہاب اور اہب اور اہب کے بیضاوی نے فرمایا باندہی گئی ہین وہ عمودے مین کہ مثل مقاطر کے ہین کہ جسمین قید کئے جاتے ہین لصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اسمین سوراخ ہوتے ہین موافق پیرون کے اسمین چورونکا پیر ڈالکر قفل لگا دیتے ہین اہل ہند اسے کاٹ ٹھوکنا بولتے ہین بعضے اسے لاٹ کہتی ہین قتادہ نے کہا پہونچا ہی ہمکو کہ وہ ستون ہین کہ معذب ہونگے اہل نار اس سے اور بعضون نے کہا وہ میخین ہین قفل درکی کہ بند کئے جاوینگے اس سے دروازہ مقاتل نے کہا بند کئے گئے دروازی اوپر پہر ہا کے گئین اسمین میخین لوہے کی جو اگ سے تہا یہانتک کہ گھٹن اور گرمی نے اسکی گھیر لیا محبوسین کو اور نہ کہلیگا انپر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی انپر ہوا ہی بیرونے اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنے مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مضبوط ہوتی ہے قصیر سے **پانچوان** طبقہ جحیم ہے وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرۃ ہے کہ ایک ایک چنگاری اسکی ساری دنیا سے بڑھکر ہے بیضاوی نے فرمایا الجحیم التاجج من النار یعنے آگ شعلہ دار اور بغوی نے کہا الجحیم معظم النار بعضون نے کہا نار شدیدۃ التاجج یعنے آگ بہت زور سے شعلہ مارنیوالی اور وہ آگ کہ بعض اسکا اوپر نار کے ہی کہ تہ تہ ڈھیر لگے ہوئی ہے ابو مالک نے کہا جحیم اعظم من النار (دقیقہ) **چھٹا** طبقہ سعیر ہے اسلئے اسی سعیر کہا کہ وہ سلگانی والی ہے آگ کے اسمین تین سو قصر ہین ہر قصر مین تین سو بیت ہین ہر بیت مین تین سو طرح کا عذاب ہے اور اسمین سانپ اور بچھو ہین اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اسی مین ہے جب الحزن اور اس سے اشد عذاب کے طبقہ مین نہین ہے جب جب الحزن کہو لاجاتا ہے اہل نار کو حزن شدید ہوتا ہے (دقیقہ) **ساتوان** طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اسمین گرا پھر نہ نکلا اسی مین ہے ہر بیت کہ جب کہو لا جاتا ہی دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسی مین ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑہینگے دشمنان خدا اسپر اپنے منہ کے بل بندہی ہونگے ہاتھ انکے گردنون مین اور زبانیہ کھڑے ہونگے انکے سرون پر انکے ہاتھون مین ہوگریان ہین لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتی ہین آواز اسکی ثقلین اور دروازی اسکے لوہے کی ہین فرش اسکا چنگاریان ہین غشاوہ اسکا ظلمت ہے زمین اسکی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کے اوپر اور نیچے اسکے آگ ہے اور اونکے ظلل مین نار کے اور نیچے انکے ظلل مین سلگائی گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہوگئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہوگئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئے اب وہ نہایت تیرہ وتاریک ہے اور مخرج ہے ساتھ غضب الٰہی کے (دقیقہ) یہ ہے تفصیل اسکے طبقات کی اور تفصیل اسکے احوال واہوال کے ضمن ابواب مین اور کچھ خاتمہ مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ **باب** ما جاء فی صفۃ النار باب بیان نار کے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی جہنم اور اسکے

اسکی ستر ہزار لگامین ہونگی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ کہ کھینچ رہی ہونگے اسکو ف کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور ثوری اسی مرفوع کرتے تھے روایت کی ہمسے عبدالرحمن بن حمید نے انہون نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہون نے سفیان سے انہون نے علاسی اسی اسناد سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجھنم لھا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونھا جرا **ق** عنق من النار یوم القیمۃ لہ عینان تبصران وأذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلاثۃ بکل جبار عنید وبکل من دعا مع اللہ الھا آخر وبالمصورین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اسکی دو آنکھین ہونگی کہ دیکھتی ہوگی اور دو کان ہونگے کہ سنتے ہوگی اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہیگی کہ مین مقرر ہوئی ہون تین شخصون کے نگلنے کو ایک جبار عنید دوسرے جسنے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا تیسرے مصور لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس حدیث مین بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصورون کو جو جاندار چیزونکی تصویرین بناتی ہین کہ حضرت نے انکو مشرکون کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکون کے ساتھ ایک ہے گردن کا لقمہ ہونگے اسوقت مین بعض سفہا تصویرون کی طرف بہت راغب ہین بلکہ اسکے جواز مین تحریر و تقریر سے پیش آتے ہین ہذا ما عندہم اللہ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونون حکم مین برابر ہین کہ جس گھر مین ہون فرشتہ قدم نرکھین اور آدمی اشرف المخلوقات ہوکر اس سے دل لگاوی معاذ اللہ من ذلک اور مولف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب جہنم کے میدان حشر مین لانیکا اللہ تعالی قرآن عظیم الشان مین کسی مقام مین یہ مضمون فرمایا وعرضنا جھنم یومئذ للکافرین عرضا الذین کانت اعینھم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعا یعنے ہم سامنے لاوینگے جہنم کو اسدن کافرون کے لئے کہ آنکھین انکی پردہ مین تھین ہماری ذکر سے اور طاقت نرکھتی تھے سننے کی انتہے قولہ سامنے لاوینگے یعنی سب لوگ اسی بخوبی دیکھینگے عیانا اور غطا اور غشا جو چیز کہ ڈھانپے کسی کو اور طاقت نرکھتے تھی سننے کی یعنی سمع قبول نرکھتے تھی **باب** ما جاء فی صفۃ قعر جھنم باب قعر جہنم کے بیان مین **عن** الحسن قال قال عتبۃ بن غزوان وان علی منبرنا ھذا منبر البصرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الصخرۃ العظیمۃ لتلقی من شفیر جھنم فتھوی فیھا سبعین عاما ما تقضی الی قرارھا قال وکان عمر یقول لکم الویل واذکر النار فان حرھا شدید وان قعرھا بعید وان مقامعھا حدید **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہا کہ فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہمارے نماز کا کہ فرمایا ہمسے صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جاوے کنارہ جہنم سے اور چلا جاوے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو نہین پہونچیگا اسکی جڑ مین کہا عتبہ نے اور تھے حضرت عمر کہ فرماتی تھی بہت یاد کرو دوزخ کے آگ کو کہ گرمی اسکی شدید ہے اور قعر اسکا بعید اور موگریان اسکی حدید **ف** ہم نہین جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے اور آئی ہے عتبہ بصرہ مین حضرت عمر کے زمانہ خلافت مین اور پیدا ہوے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دو برس **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصخرۃ العظیمۃ تلقی من شفیر جھنم فتھوی فیھا سبعین خریفا ویھوی فیہ کذلک ابدا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہی اسپر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہی اتنی ہی مدت مین ہمیشہ اسی عذاب مین ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کے روایت سے **مترجم** اللہ تعالی فرماتا ہی سأرھقہ صعودا یعنے چڑھاونگے ہم اسے صعود پر اور صعود کو صعود اسلئے کہا کہ کافر اسپر صعود کرتا ہے یا مکلف کرینگے ہم اسے ایسی مشقت کا کہ اسسے راحت نہو اسمین اور مردی ہے حضرت سے کہ فرمایا آپنے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دوزخ مین آگ کا کہ کافر کو اسپر چڑھاوینگے پھر جب وہ ہاتھ رکھیگا پہاڑ پر گھل جاویگا پھر جب اٹھالیگا ویسا ہی ہوجاویگا جیسا تھا کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس ہے کہ کافر کو اسپر چڑھنے کی تکلیف دینگے اور اسکو سانس نہ لینے دینگے چڑھنے مین اور آگے کھینچین گے اسی سلاسل حدید سے اور پیچھے سے ہانکینگے مقامع حدید سے پھر چڑھیگا وہ چالیس برس مین پھر جب اسکے ذروہ پر پہونچ جاویگا ڈھکیل دیا جاویگا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جاویگا اسیطرح ہوتا رہیگا ہمیشہ اور ضمیر سأرھقہ صعودا کے ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہی کہ عرب مین وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم مین کثیر المال والاولاد تھا یہ آیات سورہ مدثر مین اسکی حقمین نازل ہوئی مین نے نبوی **باب** ما جاء فی عظم اھل النار باب اہل نار کی جثہ کے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرس الکافر یوم القیمۃ مثل احد وفخذہ مثل البیضاء ومقعدہ من النار مسیرۃ ثلاث مثل الربذۃ قولہ مثل الربذۃ یعنی فیما بین المدینۃ والربذۃ والبیضاء جبل **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن احد کے برابر ہی اور ران اسکے بیضاء کے برابر اور اسکے بیٹھنے کی جگہ دوزخ مین تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپنے کہ مثل ربذہ کی یعنے جتنا فاصلہ ہی مدینہ سے ربذہ تک اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہون نے مصعب بن مقدام سی انہون نے فضیل سے انہون نے ابی حازم سی انہون نے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا انہون نے اسکو کہ فرمایا آپنے ڈاڑھ کافر کے مثل احد کی ہے حدیث

حسن ہے اور ابو حازم اشجعی ہیں اور نام انکا سلمان ہے اور وہ مولی ہیں عزۃ الاشجعیہ کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر لیسحب لسانہ الفرسخ او فرسخین یتوطأہ الناس ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک کافر کھینچیگا اپنے زبان کو ایک یا دو فرسخ تک روندینگے اسکو لوگ **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوفی روایت کرنے اسکے انسی کے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان غلظ جلد الکافر اثنتان واربعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جہنم ما بین مکۃ والمدینۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کے کھال کا دل میالیس گز ہی اور اسکے ڈاڑھ احد کے برابر اور اسکے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کے روایت سے **مترجم** جلد اور اعضا کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنے جسقدر کفر و بطر اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اسیقدر اسکا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا تاکہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر اور یہی حال ہے عصاۃ مومنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہوجاویگا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا ہوجاویگا انتہے یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا رتفیظہ **باب** ماجاء فی صفۃ شراب اہل النار باب اہل نار کے مشروب کے بیان میں **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ کالمہل قال کعکر الزیت فاذا قربہ الی وجہہ سقطت فروۃ وجہہ فیہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہل کے تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہی پھر جب دوزخی اپنے مونہہ کے پاس لیجاویگا گر پڑیگے کھال اسکے مونہہ کی اس پیالہ کے اندر **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کے روایت سے اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے انکے حافظہ کی طرف سے **مصر مترجم** فروہ اصل میں کھال ہے سر کے معہ بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو مونہہ کے کھال کے لئے اور قولہ مہل کے تفسیر یعنے قرآن میں جو وارد ہوا ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ کا مہل یشوی الوجوہ الآیۃ اسکی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنے رنگ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہی مثل دردی زیت کے مجاہد نے کہا کہ وہ تیج دردم ہے اور ابن مسعود سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو نگھا اسنے سونا اور چاندی اور پگھلایا اسی اور کہا کہ یہ بہت شبیہ ہی مہل سے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر وہو الشحم ثم یعاد کما کان ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمیم ڈالا جاویگا انکے سروں پر سو نفوذ کرجاویگا یہانتک کہ پہونچ جاویگا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالیگا جو کچھ اسکے جوف میں ہے یعنے امعاء اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہانتک کہ نکلجاویگی یہ چیزیں اسکے قدمونکے نیچے سے یعنی دوبری اور یہی مراد ہی صہر سی جو مذکور ہے قرآن میں پہر ہوجاتا ہے اسکا جوف جیسا تھا **ف** ابن جحیرہ کا نام عبد الرحمن بن جحیرہ مصری ہی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی **مترجم** قولہ نفوذ کرجاویگا یعنے اندر سما جاویگا اور دماغ و دل و بطن میں اتر جاویگا قولہ اور یہی مراد ہی صہر سے صہر کے معنے اصل لغت میں پگھلنے کی ہیں چنانچہ عرب کہتا ہی صہرت الشحم اصہرہ اذا اذبتہ یعنے پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلا یا ہوا میں اسکو جبکہ پگھلاوے تو اسکو اور یہاں اشارہ ہے اس آیہ مبارک کی یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود الآیۃ یعنے ڈالا جاویگا انکے سروں پر حمیم کہ پگھل جاویگا اس سے جو کہ انکی پیٹو میں ہے اور کہا لین انتہی لغوی نے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہونچ چکی ہو حرارت اسکی یصہر ای یذاب بالحمیم یعنے پگھل جاویگا بسبب حمیم کے یعنے جب انکے سروں پر پڑیگا شحوم اور احشا اور جلود کو پگھلاویگا اور بہون دیگا کہ وہ جلکر بدن سے جدا ہوجاویگے بیضاوی نے فرمایا حرارت اسکی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگھل جاتا ہے اس سے احشا اسکا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یصہر کو بعضوں نے بہ تشدید ہا پڑہا ہی تاکہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت معنے پر جیسے تضعیف مصدری کو عرب نے تضعاف کہا بسبب بڑا ہونیکے اور شعاذیف سے کما ذکرہ صاحب الکشاف نے تفسیر **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ ویسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ ووقعت فروۃ رأسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تبارک وتعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کی تفسیر میں ویسقی الآیۃ فرمایا کہ قریب کیا جاویگا ماء صدید اسکے مونہہ کی اور وہ کراہت کریگا اس سے پھر جب اور نزدیک کیا جاویگا اس سے مونہہ اسکا اور گر پڑیگی کھال اسکے سر کی پھر جب اسی ہوگا کٹ جاوینگی اس سے آنتیں اسکی یہانتک کہ نکل جاوینگی اسکے دبر سی چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وعم شانہ وسقوا ماء الآیۃ یعنے پلایا جاویگا انکو گرم پانی سو کٹ جاوینگی آنتیں انکی اور فرماتا ہی وتعالی شانہ وان یستغیثوا الآیۃ یعنی اگر فریاد

ف ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث رشدین بن سعد وقد تکلم فی رشدین من قبل حفظہ

ف ہذا حدیث حسن غریب صحیح

ف ہذا حدیث حسن صحیح

ف ہذا حدیث حسن غریب صحیح

ف ہذا حدیث حسن غریب

ف ہذا حدیث حسن غریب

ف ہذا حدیث حسن غریب

گرتیکہ وہ ملیگا پانی انکو مانند مہل کے کہ بون دیگا انکے مونہہ کو بسبب پینے کی چیز اور برا ہی آرامگاہ انتہی اور باقی تفسیر اسکی اوپر گذری ف یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل نے روایۃ عبید اللہ بن بسر اور عبید اللہ بن بسر چچا ہیں حبیب بن عبید کے اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبد اللہ بن بسر سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کے سوا اور محدثین اور عبد اللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک ہیں بھی کہ انکو بھی سماع ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ بن بسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نی روایت کی حدیث ابی امامہ کے یعنے جسکا متن اوپر گذرا شاید بھائی ہوں عبد اللہ بن بسر کے عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمہل کے تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلچھٹ کے مانند ہی پھر جب قریب کیا جاویگا دوزخی کے گر پڑیگا اسکے مونہہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے مروی ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی سرادق نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنی اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جاوے دنیا میں تو سڑ جاویں سب اہل دنیا ف اس حدیث کو نہیں جانتی ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین بن سعد میں مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہیں مترجم سرادق یا احاط الشی من حائط او غیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیرے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی السُّرَادِقُ الْحُجْرَةُ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ یعنے سرادق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتے ہی خیموں کو جسی قنات کہتی ہیں پھر بعد اسکی نقل کے یہی روایت باب کے پھر کہا کہ فرمایا ابن عباس نے وہ دیوار نار کی تجلی کے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سی نکلکر کافروں کو مثل حظیرہ کی گھیر لیگی اور حظیرہ وہ دیوار ہی جو کانٹوں سے جنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اسمیں جانور درندوں سے محفوظ رہیں مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دخان ہے کہ گھیر لیگا دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ الآیۃ انتہی مافی البغوی اور غساق کے لفظ میں دو قراتیں ہیں حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑہا ہی جہاں کہیں وارد ہوا اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف سو جنہوں نے بہ تشدید پڑہا اسی اسم ٹہیرایا جبار اور طباخ کی وزن پر اور جنہوں نے بہ تخفیف پڑہا انہوں نے عذاب و ثواب کے وزن پر کہا اور غساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلا دیگا انکو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنے حرارت کے مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہی کہ جو بہ پچلگی ہو برودت اسکی اور بعضوں نے کہا کہ غساق زبان ترک میں بدبو کو کہتے قتادہ نے کہا ہو مایسیل یعنے وہ چیز ہے کہ بہی دوزخیوں کے لحوم و جلود سے از جنس قیح یا صدید یا بہی فرجوں کے زانیوں کے عرب کہتا ہی غَسَقَتْ عَيْنُهُ اذا انصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اسکی اور غسقان لغت میں انصباب کو جریان ہے (البغوی) عن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامُهُ

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہ آیت اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ الآیۃ یعنے ڈرو اللہ تعالیٰ سے جیسا جی ہی ڈریکا اور نہ مرو تم مگر مسلمان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکایا جاوے دنیا کے گہر میں تو مگڑ جاوے اہل دنیا معیشت انکی پہر کیا حال ہوگا اسکا جسکے وہ خدا ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مترجم زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ یعنے بہلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم ہم نے اسکو رکہا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لئی ظالموں کے وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی دوزخ کے جڑ میں اسکا خوشہ جیسی سر شیطانوں کے سو وہ کہاوینگے اسمیں سے پہر بہریں گے اس سے پیٹ انتہی اور زقوم ایک شجرۂ خبیثہ ہے کہ بہۃ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ کہتے ہیں اہل نار اسکے تناول کو سو زبردستی کہلایا جاویگا وہ انکو چنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمَ الطَّعَامَ جبکہ تناول کرے اسکو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اسکا قولہ ہمنے اسکو آزمانے کو آیہ یعنے کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چنانچہ ابن الزبعری کافر مشاہد قریش سے کہتا تہا کہ محمد ڈراتے ہیں ہمکو زقوم سے حالانکہ زقوم کہتے ہیں ہم بربر میں زبد اور تمر کا نام سو لیگیا ابوجہل اسکو اپنے گہر میں اور کہا اپنے باندی سے یا جاریۃ زقینا سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی اور کہا تَزَقَّمُوا هَٰذَا مَا يُوعِدُكُمْ بِهِ مُحَمَّدٌ یعنے لقم لگاؤ کہ اسی سے ڈراتی ہیں تمہیں محمد قولہ وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے انتہی یعنے قعر نار سے اور حسن نے کہا کہ اصل اور بیخ اسکی قعر جہنم میں ہے اور اغصان اسکے مرتفع ہیں تمامی درکات نار میں قولہ طلعہا مراد طلع سی ثمرہ ہے مجازاً سے طلع کی بسبب طلوع کرنے اسکے اغصان سے

مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارۂ آسمان سے قولہ جیسے کہ سر ہیں شیطانوں کے آہ مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے انکے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور برائی انکے آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں چنانچہ عرب جب کسیکی مذمت کرتا ہے اور اسکا قبح بیان کرنا چاہتا ہے کہتا ہی کہ گویا یہ شیطان ہے گویا شیطان انکے ذہنوں میں نہایت ڈراونی اور خوفناک اور پر عیوب مذموم و قبیح شی ہے اگرچہ انکے نگاہوں نے اسے احاطہ نکیا ہو اور انکھوں نے کبھی دیکھا نہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بغایت قبح اسکی تصور و خیال میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہوگیا اس تقریر سے ہمارے وہ اعتراض کہ جو علمای بیان کیطرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا تھا اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ قوم کے کیونکر صحیح ہوگی اسلئے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر انکے اذہان میں قبح اسکے صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو یہی مراد ہے ابن عباس اور قرظی کے قول کے اور بعضوں نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہیں اسلئے کہ عرب حیۃ قبیحۃ المنظر کو تسمیہ المرئی کو شیطان کہتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح منتن بدمزہ کہ بادیۂ عرب میں ہوتا ہے اور اہل بوادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسکو سیندھ کہتی ہوں قولہ فمالئون لغت میں ملور کہتے ہیں ظرف کے اسقدر بھرنے کو کہ متحمل نہو پھر زیادت کا پس بھر جائینگے اسی طرح بطون انکے معاذ اللہ من ذلک (نووی) اور بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اسکا نزل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلاً اسلئے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہی کہ جو کچھ نعمائی جنت اوپر مذکور ہوئے یعنے ان آیتوں سے قبل تو وہ منزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لئی قبل از طعام پیش کیجاتی ہے عرب اسی نزل کہتا ہے اسلئے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اسکے ماورا ہی وہ ذہن سے بعید ہے اسیطرح زقوم نزل اہل نار ہے اور اور عذاب جو اسکے سوا ہے خیال سے دور ہی کہ احاطہ بیان میں نہیں آسکتا ہی اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدبو بدمزہ تلخ ذا گوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے انتہے

باب ما جاء فی صفۃ طعام اھل النار و اہل زخیوں کے طعام کے بیان میں

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اھل النار الجوع فیعدل ما ھم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذا غصۃ فیذکرون انھم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیدفع الیھم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوھھم شوت وجوھھم فاذا دخلت بطونھم قطعت ما فی بطونھم فیقولون ادعوا خزنۃ جھنم فیقولون الم تکن تاتیکم رسلکم بالبینت قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعاء الکفرین الا فی ضلل قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبھم انکم ماکثون قال الاعمش بلغنی ان بین دعائھم وبین اجابۃ مالک ایاھم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظالمون قال فیجیبھم اخسئوا فیھا ولا تکلمون قال فعند ذلک ییئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل ترجمہ روایت ہے ابی درداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جائیگی اہل نار پر بھوک سو برابر ہو جاویگی تکلیف بھوک کے دوسرے اور عذابوں کے کہ وہ اسمیں گرفتار ہونگی سو فریاد کرینگے وہ اور مانگا جائیگا انکو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کریگا وہ بدن کو اور نہ دور کریگا وہ بھوک کو پھر فریاد کرینگے وہ کھانے کے لئی سو ملیگا انکو کھانا گلے میں اٹکنے والا سو یاد کرینگے وہ کہ دنیا میں انا کرتے تھے اٹکنے ہوئے والے کھانے پکر سو فریاد کرینگے وہ کچھ پینے کی لئی سو دیا جاویگا انکو حمیم بکلالیب حدید کے پھر جب نزدیک کیا جاویگا انکے موہنوں کے بھون دیگا ان کے موہنوں کو پھر جب داخل ہوگا انکے بطنوں میں کاٹ ڈالیگا جو کچھ ہے انکے بطن میں کو کہینگے پکارو جہنم کے خزانچیوں کو سو وہ جواب دینگے انکو اور کہینگے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کہلئے ہوئے معجزے اور روشن دلیلیں انکر کہینگے وہ کیوں نہیں یعنے آئے تھے ہمارے پاس رسول سو کہینگے فرشتے پھر پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر گمراہی فرمایا حضرت نبی پھر کہینگے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہینگے وہ اے مالک چاہئے کہ فیصلہ کردی ہمارا رب تیرا فرمایا حضرت نے کہ مالک انکو جواب دیگا کہ تمہارا تو فیصلہ ہوگیا کہ تم ہمیشہ رہنی والی ہو دوزخ میں اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دیگئی ہے مجھے کہ انکی پکار میں اور مالک کے جواب دینے میں ہزار برس کا فاصلہ ہی فرمایا آپنی سو وہ کہینگے کہ پکارو تم اپنی رب کو اسلئے کہ کوئی بہتر نہیں تمہارے رب سے سو پکارینگے اور کہینگے اے رب ہمارے غالب ہوگئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمارے نکال ہمکو اس سے سو اگر ہم پھر وہی کام کرین تو ہم ظالم ہین فرمایا آپنی پھر جواب دیگا انکو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو پھٹکارے ہوئے تم اور تم مجھسے بات نکرو فرمایا پھر اسوقت مایوس ہو جاوینگی وہ ہر خیر سے اور اسوقت وہ گدھے کیطرح ڈکینی لگینگے اور حسرت اور ویل پکارینگے **ف** کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہونچاتی کہا اور مرفوع ہوئی یہ حدیث اس سند سے حسن

دوزخیوں کے کھانے کا بیان

الاعش عن شمر بن عطیہ عن شہر بن حوشب عن ابی الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کے گئی قول ابی الدرداء کا اور مرفوع نہوئی اور قطبہ بن عبد العزیز ثقہ ہین اہل حدیث کی نزدیک معتبر جگہ معلوم ہوتا ہے یقیناً کہ یہہ حال مشرک کیلئے ہے اسلئے کہ مشرک کے عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ اول ہی مین کسی خدا کو نہین پکارتا اور اُس سے دعا نہین کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور اُنہین سے گڑگڑا نا مدد مانگتا اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہین ہوتی تو دوسرون کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے جی میابی نہین ہوتے تو دوسرے پر چلا جاتا ہے ایک مثال سے بی نیل مراد دیتا ہی تو دوسرے کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے ماندہ باز ماندہ ہوجاتا ہی ہاری یا وحدہ لاشریک اللہ تعالی کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سیرت کی کہ سوا خدا کی کسیکو جانتا ہی نہین رفع مصائب اور دفع معائب مین بجز اُسکی کسیکو مانتا ہی نہین اول و آخر اُسی کے در اجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اُسیکے اعانت پر قایم نہ کسیکی نذر مانی نہ منت نہ کسی سے حور چاہی نہ جنت مجیب الداعین پر اُسکا بھروسا ہی اور رب العالمین پر اُسکا کامیاب مشرکون کا سر ڈنڈا اور شرح حدیث سنئی قولہ ملیگا اُنکو طعام ضریع سی مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نی کہا ہی کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹی دار زمین مین لگی ہوئے کہ قریش اُسکو شبرق کہتا ہی جب خشک ہوجاتی ہے اُسی ضریع کہتی ہین اور وہ بہت بدمزہ ہی نہایت بکٹسہی کلجی لے کہا جب سوکھ جاتی ہے جب ہے کوئی جانور اُسکے پاس نہین جاتا ابن زیدنی کہا دنیا مین ضریع سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جسمین پتا نہو اور آخرت مین کانٹے ہین آگ کے اور ایک روایت مرفوع ابن عباس سے مروی ہے کہ ضریع نار مین ایک چیز ہے مثل کانٹے کی تلخ تر الیوہ سے بدبو زیادہ مردار سی گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہی جب نازل ہوئی یہ آیت لَیْسَ لَہُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ یعنے نہین اور کچھہ کہانا نہین سوا ضریع کی تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کہا کہا کر تو ہمارے اُونٹ خوب فربہ ہوتی ہین حالانکہ یہ اُنہون نے جھوٹ کہا اسلئے کہ اُونٹ اُسی جب ہی تک کہاتا ہی کہ وہ تر ہے اور اُسی شبرق کہتی ہین جیسا کہ اوپر گذرا پھر جب سوکھی اور ضریع ہوئی پھر اُسکے پاس نہین جاتا پھر اللہ تعالی نے اُنکے جواب مین اَمَا لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ اتنے (بغوی) قولہ کلالیب جمع ہی کلوب کے اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہی کہ جسپر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہان مراد وہ آلی ہین کہ جنمین جہنم پھر اُنکے مونہہ مین ڈالینگے قولہ یاخذون فی الزفیر زفیر گدہی کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اُسکے آخر کی آواز قولہ غلبت علینا شقوتنا شقوت مین دو قرائتین ہین حمزہ اور کسائی نے شَقَاوَتُ بفتح شین اور بالف پڑہا ہی اور باقیون نے بکسر شین و بسکون قاف بغیر الف پڑہا ہی قولہ تعالی اخسئوا فیہا اخسأ ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کہ کتے کی دُدکار نیکو موضوع ہی قولہ ولا تکلمون یعنے مجھہ سے بات نکرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب مین اور مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسون کیلئے اسلئے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرمدی حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کرینگے وہ اسکے بعد سوا شہیق و زفیر کے اور اسکے بعد اُنکو خواہ گی مثل عواء الکلب کے کہ نہ خود سمجھینگے نہ دوسرا قطع نے کہا منقطع ہوجاویگے اسکے بعد امید اُنکی اور ہوجاویگا ہر ایک اُنمین کا دوسرے کی مونہہ کے آگی اور بند کردیجاوینگی دوزخ اُنپر (بغوی) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَہُمْ فِیْہَا کَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِیْہِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُہُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِہٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُہُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَہُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین وہم فیہا کالحون یعنے وہ اُسمین بدشکل اور ترشرو ہوہی ہین کہ حقیقت اُسکی یہہ ہا کہ آگ مین ہے کہ سکڑ جاویگا اُسکا اُوپر کا ہونٹ یہانتک کہ پہونچیگا سر کے بیچ مین اور لٹک پڑیگا نیچے کا ہونٹ یہانتک کہ لگیگا ناف تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور وہ یتیم تہے کہ پرورش پائی تہی اُنہون نے ابی سعید کے پاس عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَۃً مِثْلَ ہٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَۃِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَہِیَ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّیْلِ وَلَوْ اَنَّہَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَۃِ اِلَی الْاَرْضِ سَارَتْ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَہَا اَوْ قَعْرَہَا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اسکے اور اشارہ کیا آپنے سر کیطرف یعنے برابر سر کے صحا کو چھوڑ دیا جاوے آسمان کے زمین کیطرف اور مسافت اُن دونون مین پانسو برس کی ہے تو پہونچ جاویگا زمین تک رات سے پہلی اگر وہی گولہ چھوڑا جاوے سلسلہ کی سرپری تو چلا جاوے چالیس برس تک رات اور دن قبل اسکے کہ پہونچے اُسکی اصل مین یا فرمایا اُسکی قعر مین ف اس حدیث کے اسناد حسن ہے صحیح ہی مترجم طیبی نے کہا مراد اُس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم مین نہ پہونچے اور چالیس برس گذر جاوین اسلئے کہ زنجیر کا قعر نہین ہوتا اور بعضون نے کہا مراد اُس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالی نے اس آیت مین فرمائی ہی فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا الغرض اگر زنجیر مراد ہی تو قعر سی اُسکا طول مقصود ہی یعنے وہ اسقدر لانبی ہے کہ اگر لٹکائی جاوے تو وہ رصاص اوپر سی نیچے تک مدت مذکور مین نہ پہونچی واللہ اعلم

باب جاء ان نارکم ہذہ جزء من سبعین جزءا من نار جہنم باب اس بیان مین کہ نار دنیا نار آخرت کے اجزا سی کتنی جزء ہے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ

ف اس حدیث کی نار آخرت کی اجزا سی کتنی جزء ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ بَنُو آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جسکو بنی آدم سلگاتی ہین ایک ٹکڑا ہی جہنم کے آگ کی ستر ٹکڑون مین کا صحابہ نے عرض کی قسم ہی یہی آگ دنیا کی کافی تہی جلانی کو معذبین کے اے رسول اللہ کہی فرمایا وہ زیادہ ہی اُس سی ستر درجہ کہ ہر درجہ حرارت مین دنیا کی آگ کے برابر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ہمام بن منبہ بھائی ہین وہب بن منبہ کے اور روایت کے ہی انسی وہب نے **باب** دوسرا اسی بیان مین **عن** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے ناردوزخ کی ستر ٹکڑون مین کا کہ ہر ٹکڑہ مین ایسے ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک پھر دہونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہوگئی پھر دہونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئی سو وہ اب سیاہ تاریک ہے **ف** روایت کیا ہے اسکو سعید بن نصر نے انہون نے عبداللہ سے انہون نے شریک سے انہون نے عاصم سے انہون نے ابی صالح سی یا کسی اور سے انہون نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی اور مرفوع کیا اسکو اور حدیث ابی ہریرہ کے موقوفا اسبابین صحیح ہے اور نہین جانتا مین کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو سوا یحییٰ بن بکیر کے کہ انہون نے شریک سے روایت کے ہی **مترجم** ابوہریرہ ہی مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہی جہنم کی آگ کی سوا ستر ٹکڑہ مین کا روایت کیا اسکو احمدی نے اور رجال اسکے رجال صحیح ہین اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سوداہی کہ نہین چمکتا شعلہ اور انگارہ اسکا اور ابوہریرہ سی مرفوعا مروی ہے کہ اگر اُس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دو بار تو کسیکی مجال نہتی کہ اُس سے منتفع اُٹھاتا روایت کیا اسکو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُس آگ پر سات بار دریا مارا گیا ہی اور اگر یہ نہوتا تو منتفع نہوتا کوئی شخص اُس آگ سے ذکر کیا اسکو ابوعمر نے اور عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اگر اُسپر دس بار دریا کو نہ جہونکتی تو تم مرگز منتفع نہ ہوسکتے اُس سے اور سوال کیا ابن عباس سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہون نے نار جہنم سی کہ بجہایا اسکو پانی سی ستر بار اور اگر نہ بجہائی تو کوئی اسکے نزدیک نہ جاسکتا اسلئے کہ اصل اسکی نار جہنم ہے انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی جنمی اہل جہنم سے نکالی اپنی ہتیلے اہل دنیا کی طرف کہ دیکھہ لین اُسکو لوگ تو فوراً جلجاوے دنیا اُسکی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سی نکلی اہل دنیا کیطرف کہ اُسکو دیکھہ لین تو مرجاوین اہل دنیا جبکہ نظر پڑے اُنکی اُسپر غضب آہی کے خوف سے روایت کیا اسکو ابراہیم بن ہدبہ نے اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہون کسی مسجد مین ایک لاکہہ آدمی یا اُس سے زیادہ پھر سانس لیوی ایک مرد اہل نار سی اُنپر تو ہونک دی اُنکو لیعنے اپنی گرمی سے روایت کیے یہ بزار نی (بقیہ) **باب** مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ مَخْرَجِ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ باب نار دوزخ کی دو دم لینے اور مرحد دوزخ کے اُسمین سے نکلنے کی یا مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ فَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ وَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُومٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نی اپنے پروردگار کے سامنی اور کہا کہ کہا گئی بعض اجزا میرے بعض کو سو اجازت دی اور مقرر کردی اللہ تعالیٰ نے اُسکے لئی دو سانسین ایک سانس جاڑی مین اور ایک سانس گرمی مین سو سانس اُسکے جاڑی مین سبب ہے شدت برودکا اور سانس اُسکی گرمی مین سبب ہے شدت سموم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کئی سند دن سے اور مفضل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھہ ایسے صاحب حفظ نہین **عن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قِشَامٌ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشمام کے روایت مین ہی کہ نکلیگا دوزخ سے شعبہ کی روایت مین ہی کہ حکم ہوگا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہا لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اُسکے دلمین جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سی جس شخص نے کہ لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اُسکے دلمین گیہون کے دانہ کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سی جسنی کہا ہو لا الہ الا اللہ اور اُسکی دلمین ایک ذرہ کی برابر نیکی ہو اور شعبہ نی اپنی روایت مین کہا کہ اُسکے دلمین ایک جوار کی دانہ کے برابر نیکی ہو **ف**

لہ نسخہ جس مین ترجمہ الاردو ہے بلحاظ سہولت ۱۲

اسماعیل جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے ترجمہ ہی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرتہ یوما او خافنی فی مقام ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماویگا یعنے قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اُس شخص کو جسنے مجھ یاد کیا ہو یا مجھ سے کسی جگہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اخر اھل النار خروجا رجل یخرج منھا زحفا فیقول یارب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ انطلق الی الجنۃ فادخل الجنۃ قال فیذھب لیدخل فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یارب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ اتذکر الزمان الذی کنت فیہ فیقول نعم فیقال لہ تمن قال فیتمنی فیقال لہ فان لک الذی تمنیت وعشرۃ اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملک قال فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں خوب پہچانتا ہوں اُس شخص کو کہ آخر میں نکلیگا اہل دوزخ سے کہ ایک مرد ہوگا کہ نکلیگا اُس سے گھٹنوں چلتا ہوا اور کہیگا ای رب لوگوں نے لی لی ہونگی جنت کے سب گھر فرمایا حضرت نے سو کہا جاویگا اُسکو جاؤ جنت میں اور داخل ہو اُسمیں فرمایا آپنی پھر وہ چلیگا کہ اُسمیں داخل ہو سو لوگونکو پاویگا کہ لے لی اُنہوں نے سب مکان جنت کے پھر آنے اور پھر کہا جاویگا اُسکو کہ جاؤ جنت میں سو پھر آویگا وہ اور عرض کریگا ای رب میں نے لوگوں نے تو لے لئی سب مکان جنت کے فرمایا آپنی پھر کہا جاویگا اُس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جسمیں تو تھا[1] یعنے عذاب دوزخ کا وہ کہیگا کہ ہاں سو کہا جاویگا اُس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرت نے کہ پھر وہ آرزو کریگا اور کہا جاویگا اُس سے تیری لئے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپنی وہ عرض کریگا تجھ سے راہ سی انکاری سے کہ کیا مسخری کرتا ہی تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور مستک دیکھا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے آپ یہانتک کہ کھل گئیں کچلیاں آپکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اخر اھل النار خروجا من النار واخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ رجل یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبہ واخبئوا عنہ کبارھا فیقال لہ عملت کذا یوم کذا وکذا وعملت کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ قال فیقول یارب لقد عملت اشیاء ما ارا ھا ھھنا قال فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اُسکو کہ آخر میں نکلیگا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اُسکی یہ ہے کہ لاوینگے اکیدکو اور فرماویگا اللہ تعالیٰ فرشتونکو کہ اُس سے سوال کرو چھوٹی گناہونکو اور چھپاؤ بڑی گناہونکو سو کہا جاویگا اُس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانی فلانی دن فرمایا آپنے کہ کہا جاویگا اُس سے کہ تیری لئی ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپنی پھر وہ عرض کریگا ای رب میں نے اور بہت ہی گناہ کئے ہیں کہ اُنکو میں یہاں نہیں دیکھتا کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ہنسے یہانتک کہ کھل گئیں کچلیاں آپکی یعنے اللہ تعالیٰ نے اُسکے بڑے گناہونکو بخشدیا اور چھوٹونکو حسنات سے بدلدیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا واللہ ذو الفضل العظیم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اللہ تعالیٰ تبدیل سیئات بحسنات کے بابمیں فرماتا ہی **من تاب وآمن وعمل صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما** یعنے جو توبہ کری اور ایمان لاوے اور عمل نیک کری وہ لوگ ہین کہ بدل دیوینگا اللہ تعالیٰ اُنکی برائیونکو بھلائیون سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے انہی ایک جماعت مفسرین کی اسطرف گئے ہی کہ یہ تبدیل دنیا میں ہوتی ہے چنانچہ ابن عباس سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدلدیتا ہی اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اُسکے قبایح اعمال کو جو حالت شرک و کفر میں کیئے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدلدیتا ہی شرک کو توحید سے اور قتل مومنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احصان سے اور بدعت کو سنت سے اور قبایح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات رذیلہ کو ملکات حمیدہ علی ہذا القیاس غرض جسطرح سیئات میں شاغل تھا قبل اسلام کے اسیطرح حسنات میں مشغول ہتا ہی بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سیئات کی حسنات سے اور ایکجماعت نے کہا کہ بدلدیتا ہی اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اُس سے صادر ہوئی ہین قیامت کے دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب اور مکحول کا اور یہ باب بھی اسی پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹادیتا ہی سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہی اُسکو عوض میں ہر سیئہ کی ایک حسنہ انہی (من البغوی) فقیر کہتا ہی کہ شرطین اس تبدیل کے اللہ تعالیٰ نے تین فرمائین اوّل توبہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پھر جب بندہ ان تینون کو بجالایا اور حقوق ان تینون کے بخوبی ادا کئے دنیا میں بھی جیسا کہ سیئات میں گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضل الٰہی کا مستحق ہے انتہی **عن** جابر قال قال رسول

[1] یا مراد ملک و دنیا کی ہی جو دنیا میں سلطنت و ملکی ہی واللہ اعلم ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم یعذب ناس من اھل التوحید فی النار بقدر ذنوبھم الحدیث ثم ندرکھم الرحمۃ فیخرجون ویطرحون علی ابواب الجنۃ قال وفی رش علیھم اھل الجنۃ الماء فینبتون کما تنبت الغثاء فی حمالۃ السیل ثم یدخلون الجنۃ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معذب ہونگے کچھ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں یہانتک کہ وہ ہوجاوینگے اسمیں کوئلا پھر مدارک کریگی انکا رحمت الٰہی سو نکالی جاوینگی وہ اور ڈالی جاوینگی وہ دروازوں پر جنت کی فرمایا آپنی سو چھڑکینگے اوپر جنکے لوگ پانی اور اگینگے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ کنارہ سیل کے پھر داخل ہونگے جنت میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہ مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر سے مترجم غثاء بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہکر آجاوے کوڑے کرکٹ سی اور حمالۃ السیل جسکو بہالاوے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اسمیں کوئی دانہ اتفاقاً آجاتا ہی تو ایک رات دنمیں اگ جاتا ہے اور سرسبز ہوجاتا ہی اسطرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہونچنے سے جلد سرسبز ہوجائینگے اور تروتازہ حسین خوبصورت بچا دینگے وہ سوا دانوں بیاض وحسن سے متبدل ہوجاوینگا اور جنت میں داخل ہوجائینگے عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان قال ابو سعید فمن شک فلیقرأ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگا دوزخ سے جسکے دلمیں ایک ذرہ کی برابر ایمان ہوگا کہا ابو سعید نے اور جسکو شک ہو اسمیں تو پڑھ لی یہ آیت ان اللہ لا یظلم یعنے اللہ تعالی ظلم نہین کرتا ایک ذرہ کی برابر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم ذرہ ایک چھوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشندانوں کی روشنی مین اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جزو اسکا ذرہ ہی گویا مراد آیت یہ ہوئی کہ اللہ تعالی کچھ ظلم نہین کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہی ان اللہ لا یظلم الناس شیئا چنانچہ انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ظلم نہین کرتا مومن کے کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہی اُس حسنہ پر دنیا مین اور بدلا دیتا ہے اسکا آخرت مین کافر سو وہ اپنی نیکیون کا بدلا کہاتا ہی دنیا مین پھر جب آخرت مین پہونچتا ہی کوئی نیکی اسکے نہین ہوتی کہ جسکے عوض مین کچھ بھلائی کیجاوے اسکی ساتھ اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندیکو لاوینگے اور منادی اولین وآخرین مین ندا کریگا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پھر جسکا اسپر کچھ حق ہو وہ آکر اپنا حق لیلوے پھر کہا جاویگا اُس سے کہ دیدے ان سب لوگون کو حقوق وہ کہیگا کہان سے دون ای رب اور دنیا تو رہی نہین فرماویگا اللہ عزوجل فرشتونکو کہ نظر کرو اُسکے اعمال صالحہ مین اور دو اُنکو اہل حقوق کو سو باقی رہ جاویگا اُسکے لئی ایکذرہ نیکی کا کہینگے فرشتے ای رب ہمارے باقی رہگیا ہی اُسکے لئی ایک ذرہ نیکی کا تو فرماویگا اللہ تعالی دوگنا چوگنا کردو میرے بندیکی لئے اُس ایکذرہ کو اور داخل کرو اسے فضل رحمت سے جنت مین اور مصداق اسکا کتاب اللہ مین موجود ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفھا (نسوی) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اسطرح ہی کہ جب اللہ نے ذرہ برابر نیکی کو ضایع نکیا اور صاحب اسکا اپنے اعمال کے شمار سے دوزخ مین ہے تو ضرور ہے کہ وہ اُس نیکی کا ثواب پاوے اور وجود ثواب کا دوزخ مین ممکن نہین اسلئی کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب مین جاوے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پاوے عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلین ممن دخل النار استد صیاحھما فقال الرب تبارک وتعالی اخرجوھما فلما اخرجا قال لھما الا قی شیئ استد صیاحکما قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فینطلقان فتلقی احدھما نفسہ فیجعلھا علیہ بردا وسلاما ویقوم الاخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ الرب تبارک وتعالی ما منعک ان تلقی نفسک کما القی صاحبک فیقول یا رب انی لا ارجو ان لا تعیدنی فیھا بعد ما اخرجتنی فیقول لہ الرب تبارک وتعالی لک رجاءک فیدخلان الجنۃ جمیعا برحمۃ اللہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص کا اُن لوگونمین سے جو داخل ہوچکے تھے دوزخ مین بلند ہوا چیخنا سو فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے نکالو ان دونونکو پھر جب نکالا اُن دونونکو فرمایا اُنسے کیون بلند ہوا چیخنا تمہارا اُن دونونے عرض کیے کہ تا رحم کرے تو ہمپر فرمایا اللہ تعالی نے میرے رحمت ہے واسطی تمہارے اگر تم دونون چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانونکو اُسی عذاب مین دوزخ کے جہان تم تھے سو دونون جاوینگے اور ڈال دیگا ایک شخص اپنے جان کو آگ مین سو اللہ تعالی کردیگا اُسپر آگ ٹھنڈی اور سلامتی اور ٹھہر رہیگا دوسرا اور نہ ڈالیگا اپنی جان آگ مین سو فرماویگا اُسے پروردگار تعالی شانہ کہ کس چیز نے روکا تجھکو اوس سے کہ ڈالدے تو اپنے جان کو آگ مین جیسا کہ ڈالدی ہیر صاحب نے سو وہ عرض کریگا ای رب مین امید رکھتا ہون کہ پھر نہ بھیجیگا تو مجھکو دوبارہ دوزخ مین اسکے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اسمین سے سو فرماویگا اللہ تبارک وتعالی تیرے لئی ہے امید تیری اور داخل ہونگے دونون جنت مین برحمت الٰہی یعنے اول بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اچھی امید کے جو ساتھ اللہ کے رکھتا تھا ف اس حدیث کے اسناد ضعیف ہے اسلئی کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہین ابن انعم سے اور وہ مفرقی ہین اور مفرقی ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لیخرجن قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجہنمیین ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک نکلیگی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کہ نام اُسکا جہنمی ہوگا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو جار عطاردی کا نام عمران بن تیم ہی اور انکو ابن تیمان بھی کہتے ہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکیا ہم نے دوزخ کے برابر کسیکو کہ اُس سے بھاگنے والا سو جاوے اور نہ جنت کے برابر کسیکو کہ اُسکا طالب سو جاوے یعنے جنت اور دوزخ کے ہوتی ہوئی نہ جانے تعجب ہے ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یحیی بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحیی بن عبید اللہ ضعیف ہیں المحدیث کی نزدیک کلام کیا ہی اُنمین شعبہ نے مترجم خروج موحدین مین ناسی ہیں احادیث وارد ہوئی ہین اور اتفاق ہے اُسپر اہل سُنت کا نہین خلاف کیا اسمین ہمارا مگر معتزلہ نے کہ کہا اُنہون نے نہ نکلینگے ارباب کبائر دوزخ سی حالانکہ تکذیب کرتے ہین اُنکے قول کی روایات باب اور اور بہت روایتین اور دیکھا ہی فقیر نے بعض اجاب معتزلہ کو اس زمانہ مین کہ اُنکا یہی دعوی باطل ہے کہ نہ نکلیگا کوئی دوزخ مین جاکر اور مناظرہ کیا اُنسے اسبابمین مگر نہ دیکھا اُنمین سوا انکار احادیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے اُنکو اور اُنکی ذریات کو آمین یارب العالمین باب ما جاء ان اکثر اہل النار النساء ترجمہ باب اس بیان مین کہ اکثر اہل نار نساہین عن ابن عباس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرأیت اکثر اہلہا النساء ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہانکا مین نے جنت مین تو دیکھا کہ اکثر لوگ اُسکی فقرا ہین اور جہانکا مین نے دوزخ مین تو دیکھا کہ اکثر اُنکی عورتین ہین عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی النار فرأیت اکثر اہلہا النساء واطلعت فی الجنۃ فرأیت اکثر اہلہا الفقراء ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہانکا مین نے دوزخ مین سو دیکھا کہ اکثر اُسکے رہنے والی عورتین ہین اور جہانکا مین نے جنت مین تو دیکھا کہ اکثر اہل اُسکے فقرا ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسطرح کہتے ہی عوف کہ روایت ہے ابی جاسے وہ روایت کرتی ہین عمران بن حصین سے اور ایوب کہتے ہے روایت ہے ابی رجا سی وہ روایت کرتے ہین ابن عباس سے اور دونون اسنادونمین کچھ گفتگو نہین ہے اور ممکن ہے کہ ابو رجا نی دونون سے سُنا ہو یعنے عمران اور ابن عباس سے اور روایت کے عوف کے سوا اور لوگون نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی جار کے مترجم عورتین جیسے دوزخ مین زیادہ ہین ویسی ہے جنت مین بھی بہ نسبت مردون کے زیادہ ہین چنانچہ ہر مرد کی دو عورتین تو ضرور ہی ہونگی اہل دنیا کی عورتون سے اور بعضون کے اس سے زیادہ ہونگی پس متبع روایات سی ثابت ہوتا ہی کہ عورتونکی تولید اولاد آدم مین مردون کے بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ مین اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کے اور خوف دلانا ہو عورتونکو فقط باب دوزخ کے عذاب خفیف کی بیان مین عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہون اہل النار عذابا رجل فی اخمص قدمیہ جمرتان یغلی منہما دماغہ ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب مین دوزخ والون سے ایکدیہوگا کہ اُسکے دونون پیرون کے تلوون مین دو چنگاریان ہونگے کہ جوش کرتا ہوگا اُس سے دماغ اُسکا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبابمین ابی ہریرہ اور عباس بن عبد المطلب اور ابی سعید سے ہے روایت ہے مترجم روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری مین ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خفیف تر عذاب مین اہل دوزخ سے ابو طالب ہین اور اُنکو دو نعل پہنائی گئے ہین کہ پک رہا ہے اُس سے دماغ اُنکا انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مستفید ہوتے ہین اُس کفار ہی کہ یہ تخفیف عذاب ابو طالب کے فقط آنحضرت کے تائید اور حمایت کے برکت سی ہے پھر کیا حال ہوگا اُس مؤمن کامل کا جو حالت ایمان مین پہلا یا احادیث رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور موئید ہوا کے سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ مین مال اور جان خرچے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم باب عن حارثۃ بن وہب الخزاعی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا اخبرکم باہل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللہ لابرہ الا اخبرکم باہل النار کل عتل جواظ مستکبر ترجمہ روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتے ہے سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دونمین تمکو اہل جنت مین سے ہر ضعیف کہ حقیر جانین اُسی لوگ اگر قسم کہا ہے اللہ کے بھروسی پر تو اللہ تعالے سچی کردے قسم اُسکے اور کیا نہ خبر دونمین تمکو دوزخ والونکی دوزخ والا ہی ہر عتل و جواظ و مستکبر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یہ فرمانا اُنکا باعتبار اکثر افراد کی یا مقصود ہے بیان کرنا ان صفتون کے نتایج کا ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل و بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنی زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگونمین نچاہتا ہو متضعف وہ ہے کہ جسکو لوگ ضعیف سمجھین اور رقیق القلب اور لین و ہین نرم دل نرم زبان ہو عتل بضمتین و تشدید لام سخت مزاج اہل جفا تند خو و بدگو جواظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ

دوزخ کے عذاب خفیف عذاب کے کفیف

کہائی نہ کیسیکو دی بلکہ کیسیکو دیتی دیکھی تو مونہہ کیا پیٹ تک پہونچائی اور بعضون نے کہا کہ کثیر اللحم مختال یعنے خریطۂ بلغم اترانیوالا متکبر اپنی بڑائی چاہنیوالا پھر اگر یہ صفات ایک فرد مین جمع ہون تو کریلا اور نیم چڑھا اور زیادہ تر حکامی کا سبب ہے اور اگر ایک دو صفتین ہون تو بہت ڈرنے اور تائب ہونکہ اللہ تعالی نار دوزخ سے بچاوی آمین یارب العالمین

ابواب الایمان عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ باب ہین

ایمان کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے + مترجم + مقدمہ ایمان افعال ہے امن سے اور مومن کو مومن اسی لئی کہتی ہین کہ وہ اپنی نفس کو امن مین کرتا ہی عذاب آخرت سے یا بچاتا ہی انکار سے اور ایمان اصل لغت مین بمعنی تصدیق بہی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا یعنے تو مصدق نہین ہماری بات کا اور یہ مقولہ ہی برادران یوسف علیہ السلام کا کہ خطاب کیا انہون نے اسکے ساتھ اپنی باپ سے اور کبھی وہ متعدی ہوتا ہی ساتھ بی کے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ مین اسلئے کہ متضمن ہے معنے اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنے وثوق کو اور مومن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالی کی پاک ناموں سے مراد اس سے یہ ہے تصدیق کرنیوالا کہ سچا کرتا ہی اپنی بندون سے اپنی وعدونکو دنیا اور آخرت مین یا امن دیتا ہے انکو عذاب سے آخرت مین اور کفر و بطر سے دنیا مین اور اسی سے ہے حدیث اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَۃً یعنے بیٹھو ہمارے ساتھ تاہم بہ برکت ذکر اہی ہامون رہین وساوس و خطرات سے یا اور ہو احسن نفسانیہ سی اور اسی سے ہے حدیث یعنی قول حضرت عیسے علیہ السلام کا اٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَکَذَبْتُ نَفْسِیْ یعنی تصدیق کی مین نے کتاب اللہ کے اور جھٹلایا اپنی نفس کو خطاب کیا اپنی اسکے ساتھ ایک چوری اور اسی سے ہے مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا یعنے جسنے قیام کیا رمضان کا در آنحالیکہ تصدیق کرنیوالا ہے اسکی فضیلت کا اور شریعت مین ایمان سے مراد ہی تصدیق اُن چیزونکی کہ خبر دی اسکی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان جنت و نار وغیرہ سی اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث مین اسکی طرف جہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاخبرنی عن الایمان قال اَن تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت انتہی اور تابعین کے تعریف ایمان شرعی مین کئی قول ہین ابن کثیر نے کہا کہ ایمان جو شرع مین مطلوب ہے وہ نہین ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنے اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب تینون پائی جاوین گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اسطرف اکثر ائمہ گئے ہین بلکہ حکایت کیے اسکی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگون نے اجماعًا اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اسکے کے اور وارد ہوے ہین اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی اور انکار کیا ہی اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اسکے نقصان کا اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑہتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑہتا ہے اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوی ہین ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑہتی ہے نہ گھٹتی ہے اور اعمال داخل ایمان ہین اسپر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان کے ستر اوپر کئی شاخین ہین افضل اُنکا قول لا الٰہ الا اللہ ہے اور ادنی اُسکا دور کرنا اذی کا طریق سے اور حیا ایک شعبہ ہی ایمان کا کہ روایت کیا اسکو شیخین نے ابو ہریرہ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ مین فرمایا ہی کہ چونکہ مبعوث تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواص و عوام بلکہ کافہ انام کیطرف اور منظور آپکی تھا کہ دین آپکا غالب ہو جمیع ادیان پر لجرم عزیز یا مبذل ذلیل اور داخل ہوے آپکے دین مین ہر قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان اُن لوگون کے جو متدین بدین اسلام ہوے اور درمیان غیر اُنکے کے اور اسیطرح ضرور ہوا تمیز درمیان اُن لوگون کے کہ جنہون نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا اُنپر انوار ہدایت اور ایمان کا اُن لوگون سے کہ داخل نہین ہوی نشاشت ایمان کی اُنکے دلونمین پس اس تمیز کے حاصل ہونیکو آپنے ایمان کے دو قسمین ٹہیرائین قسم اول وہ ایمان کہ دائر ہون اُسپر احکام دنیا کی یعنے محفوظ رہے خون اور مال اسکے صاحب کا غازیون کے ہاتھ سے اور اسیر نہو اور رقیت نہ آوی اُسمین اور ضبط کیا اسکو ساتھ اُن امور کے کہ ظاہر ہو اُس سے انقیاد اور فرمانبرداری چنانچہ فرمایا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ اور فرمایا آپنے مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ اور فرمایا آپنے قُلْتُ مَنْ اَصْلُ الْاِیْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نُكَفِّرُهٗ بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ الحدیث اور ثانی وہ کہ دائر ہون اُسپر احکام آخرت کے نجات اور فوز مدرجات وغیرہ ذالک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنے ہر ایک کو اُنمین سے ایمان کہہ سکتے ہین اور لفظ ایمان اِن سبکو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اسطرح جاری ہے کہ مسمے کرتا ہی ہر ایک چیز کو اُنمین سے ساتھ ایمان کے تاکہ تنبیہ بلیغ ہو اسپر

لہ مگر بعضے زیادت ایمان کی سے بعضے اجزا مین اللہ اعلم

ایمان کی تقسیم

کہ یہی جزء ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ
الحدیث اور اسکے شعبے بہت ہیں اور مثال اسکی ایک شجر ثمر کے مانند ہے کہ اسکے دو حصہ اور اغصان اور ثمار اور اوراق اور ازہار ہیں کبھی شجر کہہ سکتی ہیں پھر جب اسکی اغصان کاٹ
ڈالیں اور اوراق تو مدت الیں شمار جن میں تو کہا جاوے گا شجرہ ناقصہ غرضکہ اطلاق شجر کا اب پھر ہو سکتا ہے اگرچہ مقید بہ نقص ہو پھر جب اسکا دو حصہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام و نشان نہ رہا چنانچہ
فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ یعنے اس آیت میں
مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ انکے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کے بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلۂ آب باران کے اسکی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے
رہی ہے پھر جب ہر عقیدۂ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شاخونکو دو قسم کیا **قسم اول** ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزا ہیں ایمان
کے اسی طرف اشارہ کیا اس حدیث میں بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ
وَصَوْمِ رَمَضَانَ اور **قسم ثانی** اور شعبہ ہیں اسکے کہ فرمایا آپنے اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ اور ایمان اول کے مقابل ہیں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو
نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکہ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے
مگر وظیفہ جوارح اسنے فوت کیا ہی مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اسکا فاسق ہے یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سوا التصدیق کے پس وہ منافق ہے بہ نفاق آخر اور بعض
سلف نے اسکو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اسکے یہ ہے کہ غالب ہو جاوے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جاوے وہ دنیا کی محبت میں اور عشایر اور اولاد کی الفت
میں اور آجاوے اسکے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جاوے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت وغیرہ کا بنظر برہانی یا دیکھا اسنے شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اسکو یا کافر کو
سے دوستی ہو گئی اسکو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں **اول** تصدیق جنان کی ان چیزوں کے لئے کہ جنکے تصدیق ضرور ہے
چنانچہ جواب جبرئیل میں جو حضرت نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہے **دوسرے** سکینہ اور ہیبت وجدانیہ اور وقار اور
طمانیت دلکی اور نورانیت روح کے کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ میں یہی معنے مراد ہیں اور حدیث اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ
فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ وہی معنے مقصود ہیں اور اسیطرح قول حاذمین اجلس بنا نؤمن ساعۃ یعنی ایمان کے
یہ چار معنے ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اسکے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں انمیں توفیق و تطبیق ہو جاوے اور اسیطرح
کا شک و شبہ رہا نہ پاوے اور اسلام کا استعمال اکثر معنے اول میں ہوتا ہی اسی لئے فرمایا اللہ صاحب نے قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
سعد سے او مسلماً اور احسان کا استعمال معنے رابع میں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کے انمیں سے بیان کئی جاویں چنانچہ فرمایا آپنے
اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى یَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا
خَاصَمَ فَجَرَ اور فرمایا ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِیْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ
وَمَنْ یَّكْرَهُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا یَكْرَهُ اَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ (انتہی ما قال سیدنا و شیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ) باقی دلائل زیادت
اور کمی ایمان کی اور علامات مومنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کے ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ **باب** مَا جَاءَ اُمِرْتُ
اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باب اس امر میں کہ آنحضرت کے ساتھ قتال کے یہانتک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى
اللّٰهِ ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پھر جب اسکی قایل ہو جاویں مجھ سے بچا لیا انہوں نے اپنی
جانوں کو اور مالوں کو میرے مگر ساتھ حق جان و مال کے اور حساب انکا اللہ پر ہے **ف** اسی باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **تمت ترجمہ**
اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمۂ جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرمایا قولہ مگر ساتھ حق آہ یعنے اگر کسی نے اسکے جان مارنے کے

ف یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں ہے کہ جو کہے لا الٰہ الا اللہ اسکے لئے جنت ہے

تو اُسکا قصاص ہوگا یا کسیکا مال کسی نے چھین لیا تو اُسکے مال میں سے مین دلوادونگا باقی اور کسیطرح کسیکے جان و مال سے تعرض نہین قولہ اور حساب اُنکا اللہ تعالے پر ہی یعنی مجھی یہ تفتیش ضرور نہین کہ اُنکے دلمین ہے تو حیدہی یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتی ہین بلکہ اسکا حساب و کتاب اللہ تعالی اُن سے آخرت مین لیگا **عن** ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ کفر من کفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ فقال عمر بن الخطاب فواللہ ما ہو الا ان رایت ان اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق رجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے جب وفات پائی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اور خلیفہ ہوے ابوبکر بعد اُنکے کافر ہوگئی جو لوگ کافر ہوگئی سو کہا عمر بن خطاب نے ابوبکر سے کیونکر لڑینگے آپ لوگونسی اور حالانکہ فرمایا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا گیا ہونگین کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین وہ لا الہ الا اللہ پھر جسنی کہا لا الہ الا اللہ بچایا اُسنی اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اُسکیکے اور حساب اُسکا اللہ تعالے پر ہی سو جواب دیا ابوبکر نے کہ قسم ہے اللہ تعالی کی بیشک مین لڑونگا اُس شخص سے کہ پھوٹ ڈالی اور فرق کرے نماز و زکوۃ مین اسلیئے کہ زکوۃ وظیفہ مال ہے یعنے جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے اور قسم ہے اللہ تعالی کی اگر مذینگے مجھی وہ ایک اونٹ باندھنی کے رسی کہ دیا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مین لڑونگا اُسکے مذینی پر سو کہا عمر بن خطاب نے کہ قسم ہے اللہ تعالی کے نہین ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا مین نے کہ اللہ تعالے نی کھولدیا سینہ ابی بکر کا قتال کے لئی اور جان لیا مین نے کہ یہی حق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسیطرح روایت کیا شعیب ابن ابی حمزہ نی زہری سے اُنہون نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور روایت کیا عمران قطان نی یہ حدیث معمر سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے انس بن مالک سے اُنہون نے ابی بکر سے اور اُس سند مین حظاہی اسلئی کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر کی روایت کرنے مین **متمم** قولہ کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے واضح ہو کہ اہل ردت دو قسم تہی ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذلت محمد یہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ یکقلم اختیار کیا اور ابو ہریرہ نے اس قول سے اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تہا ایک قسم اصحاب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے اور دونونکی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے دوسری قسم نے جمیع شرایع کا انکار کیا تہا اور نماز و زکوۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تہا اور مذہب جاہلیت پر ہوگئے تھے اور یہانتک ازدیاد کار و کفر کا شور ہوا کہ تین مسجدون کے سوا کہین اللہ عزوجل مسجود نہا اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہہ کے سوا موجود نہا اول مسجد مکہ دوسرے مسجد مدینہ تیسرے مسجد عبد القیس بحرین مین کہ ایک قریہ مین واقع ہے کہ نام اُس قریہ کا جواثا تہا کہ وہان کچھہ لوگ دین حق پر ثابت تہی اور بخوف کفار محصور و مجبور چنانچہ اُنکے شاعر نے کہا ہے **ابیات** الا ابلغ ابا بکر رسولا + وفتیان المدینۃ اجمعینا + فہل لکم الی قوم کرام + قعود فی جواثا محصرینا + کان دمائہم فی کل فج + دمار البدن تغشی الناظرینا + توکلنا علی الرحمن انا + وجدنا النصر للمتوکلینا + اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تہا صلوۃ و زکوۃ مین کہ مقر تھے صلوۃ کی اور منکر تھے زکوۃ کی اور یہ حقیقت مین اہل بغی تہی مگر اُسوقت مین اُنکو باغی نہ کہا گیا بلکہ مرتد ہی خطاب دیا گیا اسلئی کہ اُنہون نے بہی گویا شرکت کی تہی مرتدین کے اور ارتداد اعظم امر تہا بعضی اور بعضی مانعین زکوۃ مین ایسی تھے کہ وہ قبول کرتے تہی زکوۃ دینا مگر اُن کے رؤسا اور سردارون نے اُنہین روکا تہا کہ وہ زکوۃ امام برحق تک پہونچاوین چنانچہ بنی یربوع نی اموال زکوۃ مجتمع کئی اور چاہا کہ ابوبکر صدیق کی خدمت مین بہیجین کہ روکدیا اُنکو مالک بن نویرہ نے اسی جگہہ سے شبہہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت کی اُنہون نے ابوبکر سے اور خیال نفرمایا حضرت عمر نے کہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مین مامور ہوا ہون ساتھ مقاتلہ ناس کے یہانتک کہ وہ کہین لا الہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے یعنے مراد یہی اُس سے قبول کرنا جمیع شرایع اسلام کا چنانچہ دوسری روایت مین بتصریح اسکے آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سی ابو ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے اُمرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یاکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلوتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دمائہم واموالہم الا بحقہا لہم وعلیہم ما علی المسلمین وعلیہم ما علی المسلمین مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتون سی اطلاع نہوئی اُسوقت شیخین کو ورنہ حضرت عمر مراجعت نہ فرماتی اور حضرت ابوبکر قیاس نکرتے پھر قیاس ابوبکر کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنے اُنہون نے فرمایا کہ مین لڑونگا جو فرق کرے نماز و زکوۃ مین تو قبول کر لیا اُسکو حضرت عمر نے تحقیقا نہ تقلیدا کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جایز نہین اور اُس قول سے ابوبکر کے یہ بہی واضح ہوا کہ مانع صلوۃ سے قتال کرنا صحابہ

[illegible] یون کہا کہ جب صلوۃ وزکوۃ دونون فرض ہین تو قتال دونون کے ترک سے ضرور ہی ورنہ لازم آویگی ترجیح بلا مرجح
[illegible] بعضون نے عقال سے زکوۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطابی صحیح نہین ہے کہ مراد اس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ
[illegible] ہے لیکن اللہ وہ تو یہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہی عقال بھی لیا جاوے ساتھ فریضہ کے اسلئے کہ اسکے صاحب پر تسلیم اسکی ضرور ہی اور وہ کامل نہین ہوتی
[illegible] تک کہ اسکے باندھنے کا سامان نہو اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تہی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اسکے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا اور قرن وہ
[illegible] ہے کہ قرین کردی ہوا ونٹون کو آپس مین یعنے اسکے دونون سرونمین ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونو بھاگ نہین سکتے اور ابو عبید نے کہا کہ یہ جو انبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے محمد بن مسلمہ کو زکوۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ مین انکا عقال اور قرن لیتے تہے اور حضرت عمر بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تہے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور
اقسام فواید پر اولاً اسمین دلیل ہے کمال شجاعت پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ اس موطن عظیم مین انہون نے کمر ہمت قتال کے لئے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے
استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اُسوقت مین کوئی انکا شریک نہوا اگرچہ بعد اُسکے سب پر حقیقت اُسکی ظاہر ہوئی اور علمانی انکے دلائل رجحان اور ترجیح تقدم مین سائر صحابہ پر تصانیف
شیر وکئے ہین کہ عمدہ تر اسمین کتاب فضائل صحابہ ہے امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اسمین جواز ہے تقریر و مناظرہ کہ نیکا بڑون سے اور سردارون سے اظہار
حق کے لئی جیسا کہ حضرت عمر وغیرہ نی کیا ابوبکر سے ثالثاً اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے صحت کے لئے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہی چنانچہ
روایت اسکی اوپر گذری رابعاً اسمین وجوب جہاد کا خامساً اسمین صیانت ہے جان و مالکی اُس شخص کے کہ کلمہ توحید زبان پر لاوے اگرچہ عند السیف ہو سادساً اس سے معلوم ہوا کہ
جریان احکام ظاہر پر ہے اور اللہ تعالی متولی سرائر ہے سابعاً اسمین جواز قیاس ہے اور جواز اُسپر عمل کرنیکا ثامناً وجوب قتال مانع صلوۃ وزکوۃ وغیرہا سے اور مانع واجبات
اسلام سے قلیل ہو یا کثیر تاسعاً وجوب قتال اہل بغی عاشراً اجتہاد ایمہ کا نوازل مین اور ردو مناظرہ اہل علم کا اُسمین تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد
کے طرف جب حق ظاہر ہوا اور دلیل اُسکے ساتھ ہو اور ثابت ہوا اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہون فروع مین ایک دوسرے کے ساتھ یہ ہین فواید اور شرح اس حدیث
کے کہ التقاط کیا ہمنے اُسکو نووی سے بعونہ تعالے وفضلہ **باب** وَجَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ باب مقاتلہ دم کا یعنی یہانتک کہ وہ موحد اور مصلے ہون

کہ وہ موحد اور مصلے ہون **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَیَاْکُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ حَرُمَتْ عَلَیْنَا دِمَآؤُھُمْ وَاَمْوَالُھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا لَھُمْ مَا لِلْمُسْلِمِ
وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہے مجھی کہ لڑونمین لوگون سے یہانتک کہ وہ گواہی دین کہ کوئی معبود برحق
نہین سوا خدا وند تعالے کے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندہ اُسکے اور رسول اُسکے ہین اور یہ کہ منہ کرین وہ ہمارے قبلہ کیطرف یعنی نماز ادا کرین ہمارے طریق پر اور کہا وین ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑہین
ہمارے نماز کی پھر جب وہ یہ سب کام بجالاوین حرام ہوگیا ہمپر اُنکا خون اور اُنکا مال مگر ساتھ حق اُسکی کے اور اُنکا حق ہے ہم پر جو سب مسلمانونکا حق ہے اور اُنپر حکم ہے جو سب مسلمانون
پر ہے **ف** اسبابمین معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کیا یحیی بن ایوب نے حمید سے انہون نے انس سے مانند اسکے

باب جَآءَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ باب ارکان اسلام کے بیانمین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ
لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا
ہے اسلام پانچ چیزون پر اول گواہی دینا اسکے کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالے کی اور محمد رسول اُسکے ہین اور دوسرے قایم کرنا نماز کا تیسرے ادا کرنا زکوۃ کا چوتھے روزے رمضان کے
پانچوین حج بیت اللہ کا **ف** اسبابمین جریر بن عبد اللہ سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے ابن عمر سے انہون نے روایت کیے صلے اللہ علیہ
وسلم سے مانند اسکے اور معمر بن الخمس ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک روایت کیے انہون نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہون نے وکیع سے انہون نے حنظلہ بن سفیان سے انہون نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہون نے
ابن عمر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** وَاَوْصَفِ جِبْرَئِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِیْمَانَ وَالْاِسْلَامَ باب بیانمین ایمان و اسلام کے

عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَعْمَرَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِی الْقَدَرِ مَعْبَدٌ الْجُھَنِیُّ قَالَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَحُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْیَرِیُّ حَتّٰی اَتَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِیْنَا اَحَدًا
مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاہُ عَمَّا اَحْدَثَ ھٰؤُلَآءِ الْقَوْمُ فَلُقِیْنَا الْاَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ وَھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاکْتَنَفْتُہٗ اَنَا وَصَاحِبِیْ

قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ عُمُومِهِ وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّي بُرَآءُ وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْزَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَفِي كُلِّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتٰى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرٰى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ ترجمہ روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہ کہا اُنہوں نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار مین تقدیر کے تو معبد جہنی نے سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا مین اور حمید بن عبد الرحمٰن یہانتک کہ آئی ہم دونون مدینہ مین سو کہا ہمنے کہ خدا کرے کہ ملاقات ہو ہمسے کسے مرد کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تا کہ ہم پوچھین اُنسے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نکلے ہے اسمین گفتگو ان لوگون کے سو ملاقات کی ہم نے اُنسے یعنی عبد اللہ بن عمر سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد ہی کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا مین نے اور میرے صاحب نے اُنکو یعنے ہم مین سے ایک اُنکے داہنی ہو گیا ایک بائین سو مین نے کہا اے ابا عبد الرحمٰن کچھ لوگ ہین کہ پڑھتے ہین قرآن اور طلب کرتے ہین علم کو اور باوجود اسکے عقیدہ رکھتے ہین کہ تقدیر نہین ہے اور امر مخلوق کا ابتدا سے ہے کہ پہلے سے اُسکا اندازہ نہین ہوا تو جواب دیا عبد اللہ بن عمر نے کہ جب تو اُن لوگون سے ملے تو خبر دی اُنکو کہ مین اُنسے بیزار ہون اور وہ مجھ سے بیزار ہین یعنے بسبب مخالفت عقیدہ کی اور قسم ہے اُس ذات کی کہ عبد اللہ جسکی قسم کھاتا رہتا ہی اگر کوئی اُنمین کا اُحد برابر سونا خرچ کرے ہرگز اُسمین سے کچھ مقبول نہوگا یہانتک کہ ایمان لاوے قدر پر اور اُسکے خیر و شر پر کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگی عبد اللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ ہم حاضر تھے خدمت مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالون والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اُسپر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم مین سے اُسکو کوئی یہانتک کہ آیا وہ قریب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملا دی اپنے گھٹنے حضرت کے گھٹنون سے یعنے بیٹھنے مین پھر کہا اے محمد کیا حقیقت ہے ایمان کے فرمایا آپنے ایمان کی حقیقت یہ ہی کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتون کے اور اُسکے کتابون اور رسولون کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اُسکے خیر و شر کی پھر کہا اُسنے اور کیا ہی اسلام فرمایا آپنے اسلام گواہی دینا ہی اسبات کی کہ کوئی معبود برحق نہین ہے سوا خدا کی اور محمد بندہ اُسکے اور رسول اُسکے ہین اور قایم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا کہا اُسنے پھر کیا ہے احسان فرمایا آپنے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کے اس خشوع و خضوع سے کہ گویا تو اُسکو دیکھتا ہی پھر اگر یہ تجھسے نہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھکو دیکھتا ہی کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل پھرا تھا مین حضرت کے کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپنے کہا راوی نے سو تعجب کیا ہمنے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اُس سائل نے کب ہے قیامت تو فرمایا آپنے جس سے تم پوچھتے ہو اُسسے کچھ زیادہ علم نہین ہے اُسکا تم سے یعنے جیسے تم اُسکا وقت نہین جانتے ویسا ہی مین بھی نہین جانتا پھر کہا سائل نے کہ کیا ہی نشانی اُسکے فرمایا آپنے نشانی اُسکی یہ ہے کہ جنیگی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھیگا تو ننگے پیر ننگا محتاج بکریون کے چرانیوالون کو کہ لمبی لمبی عمارتین بناتے ہونگے کہا عمر نے سو ملی مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمر تم جانتے ہو کون تھا یہ پوچھنے والا البتہ یہ جبرئیل تھا کہ آیا تھا تمہاری پاس کہ سکھلاوے تمکو دین تمہارا ف روایت کی ہمسے احمد بن محمد نے اُنہون نے ابن مبارک سے اُنہون نے کہا مس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُنہون نے معاذ بن ہشام سے اُنہون نے کہا مس سے اسی اسناد سے مانند اسکے مضمون مین اور اسمین ہین طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے اسکی مانند اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمر سے اُنہون نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح ہے کہ روایت ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مصنف رحمہ قولہ پہلے پہل جو گفتگو کی تہی انکار تقدیر مین تو معبد جہنی نے یعنے نئی نکالی اُسنے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہین قدر کا اور قدر بفتح دال اور بار کان دونون طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اندازہ کیا اشیا کا ازل مین اور محیط تہا علم قدیم اُسکا اسپر کہ یہ واقع ہونگے فلان فلان اوقات معلومہ مین فلانے

مخلوق صفات متضادہ پر پیدا کیا اشیاء اُسی اوقات میں اُسی صفات سے متصف ظہور میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الٰہی ساحت وجود پر منصور ہوتی ہیں اور قدریہ اسکا انکار کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اُسکا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونیکی اور جھوٹ باندھا انہوں نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللہ عن اقوالہم الباطلۃ علوًّا کبیرًا اور موسوم ہوا یہ فرقہ تقدیریہ بسبب انکار قدر کے صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہی کہا ہی کہ باقی نرہی وہ قدریہ کہ جنکا یہ قول شنیع تھا اور اہل قبلہ سے اب کوئی اسکا قایل نہیں اور فی زمانا جو قدریہ پائی جاتی ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کی مگر کہتے ہیں کہ خیر خدا کیطرف سے ہی اور شر اُسکے غیر کیطرف سے تعالی اللہ عن قولہم الامام الحرمین نے فرمایا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور شیخ دسی آنحضرت نے انکو مجوس سے اسلئے کہ اُنہوں نے بھی خیر و شر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ خیر یزدان کیطرف سے ہی اور شر اہرمن کیطرف سے اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اسکو ابوداؤدی نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہی شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر و شر سب کا نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اُسکے مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اُسکے طرف خلقاً اور ایجاداً جیسے منسوب ہیں فاعلین کیطرف اُسکے بندوں سے فعلاً اور اکتساباً خطابی نے فرمایا ہی کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہی کہ معنے قضا کی جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ قضا کیا اُسکی الٰہی اور سلب کرنا ہے اُسکی اختیار کا حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہی اُس تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر و شر کو اور پیدا کرنا خیر و شر کا اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اُس چیز کا کہ صادر ہوئی بمقدار بقدرت قادر عرب کہتا ہے قدرت الشئ و قدرتہ بتخفیف و تثقیل ایک ہے معنے کے لئی اور قضا کے معنے پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقضاھن سبع سموات فی یومین انی خلقتہن یعنے پیدا کیا اُنکو سات آسمان دو روز میں اور ظاہر ادلہ قطعیہ کتاب و سنت کی اور اجماع ہی صحابہ کا اور اتفاق اہل حل و عقد کا سلف و خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اسباب میں چنانچہ احسن اور مفید تر اُنمیں سے کتاب حافظ فقیہہ ابی بکر بیہقی کی ہے قولہ ویتقفرون العلم تقفر یہ تقدیم قاف علی الفا یعنے طلب کرتے ہیں ہشیوہ ہے اور بعضوں نے کہا معنے اُسکے جمع کرنا ہے یتقفرون العلم یعنے جمع کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہی یعنے بحث کرتی ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اُسکے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کے ہیں اور غیر مسلم میں یتقفون بہ تقدیم قاف و تخذف ا وارد ہوا ہی اور وہ بھی صحیح ہی معنے اُسکے تتبع کی ہیں اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے یتقعرون یعنی مہملہ بعد التقاف سنا ہی یعنے طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈتے ہیں اُسکے غوامض اور خفیات کو عرب کہتا ہی تقعر نے کلامہ جب عرب کو اُسکے کلام میں غرابت معلوم ہوتی ہے اور ابو یعلی موصلی کی روایت میں تفقھون مروی ہے اور معنی اُسکے ظاہر ہیں قولہ اوامر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنے قبل وقوع وقایع کے اللہ تعالیٰ کو اُسکا علم تھا اور اُسکے علم قدیم میں اُسکا اندازہ اور مقدار معین نہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اُسکا علم بطور ابتدا کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کی قبل وقوع وقایع کے تعالی اللہ عن ذلک علوًّا کبیرًا اور یہ قول ہے اُنکے غلاۃ کا اور جو قایل ہے اسکا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور بیشک منکران قدر فلاسفہ ہیں قولہ جواب دیا عبد اللہ نے کہ جب تو اُسنے ملی آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبد اللہ کی تکفیر تھی اُن قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کے اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اُس سے کفران نعمت ہو اور جایز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز دار مغصوبہ میں صحیح ہے مگر اُسکے قضا واجب نہیں باوجود اسکے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اُسکا جماہیر علما کے نزدیک اور باجماع سلف اُس پر مترتب نہیں اجر اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک اور لغطویہ نے کہا ذہب کو ذہب کہا ہے اسرعۃ ذہابہ یعنے بسبب جلد چلے جانے اُسکے کے قولہ لا یرضی علیہ اثر السفر اور بعضے روایتوں میں لا ترضی نون سے مروی ہے یعنے نہیں پکہتے ہم اُسپر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں قولہ فرمایا آپنے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپکا جوامع الکلم سے ہے یعنے تھوڑی لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادات طویلہ میں ادا ہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہیے کہ عبادت تین طرح ہی اول اسطرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعًا اُسکا تارک نرہی یعنے بجالانا اُسکا باستیفا شرائط اور ارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اسطور پر کہ یقین ہو اُسکو کہ وہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہی اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑیگا خشوع و خضوع و حسن سمت اور اجتماع ظاہر اور باطنی سے کہ بجالانا اُسکو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہی کہ وہ مقام مشاہدہ ہے اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور تفصیل اُسکے یہ ہے کہ بجالاوے عبادت باشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اُسکی ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ و جلشانہ کو اور یہ مقام آیا ہے کہ فرمایا آپنے جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ بسبب حصول استلذاذ کی ساتھ طاعت اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہی امتلاء زوایا قلب کا محبوب سے اور اشتغال باطن کا ساتھ

اُسکے اور نتیجہ اُسکا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک اِن درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقام اول اُنمین سے شرط ہی صحت اعمال کے اور مقامین اخرین شرط ہین کمال کے اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخرین کے لئے اور کمال ایمان کے واسطے چنانچہ تحقیق اسکے مقدمہ مین گذری اور آخر مین سوال کیا اُسکا جبرئیل نے کہ اہل اُسکے قلیل ہین وقلیل ما ہم اللھم اجعلنا من القلیل اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے یا شرائط سے اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے موصوف سے اور مشروط کی درجہ سی قولہ فرمایا آپنی جس سے تم پوچھتے ہو اُسی کیجہہ زیادہ علم نہین آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول ومرجی کو ضرور ہے کہ جو چیز اُسے معلوم نہو تو لا اعلم ولا ادری کہدی اور اسمین شرما وی نہین اور یہ خیال نکرے کہ میرے کسر شان ہوگی بلکہ اس سے اور اُسکا ورع وتقوی اور محتاط ہونا لوگون مین ظاہر ہوگا اسی لئے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل کا آخر نظر سے نہ تھا کہ لوگ اُسکے وقت کو جان لین بلکہ اس مقصود کے لئے تھا کہ لوگ اُسکا وقت پوچھنے سے باز رہین چنانچہ یہ سوال وجواب حضرت عیسے اور جبرئیل علیہ السلام کے درمیان (یعنے قیامت کے) مین ہو چکا تھا مگر فرق اسا تھا کہ وہان جبرئیل مسئول منہ تھے اور یہان سائل اور جبرئیل نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرت نے انکو دیا اور اسمین عجیب لطف ہوا کہ لیسبب کی پرپوشیدہ نہین ہے قولہ فما المار تھا بعضے روایتونمین المارات کا لفظ ہے اور بعضے مین اشراط کا المارات جمع ہی امارۃ کی امارت باثبات ہا وحذف ہا بمعنے علامت ہے اور اشراط جمع ہی شرط کی وہ بھی بمعنے علامت ہے مگر یہان امارت سے امارات وسطی قیامت مراد ہین کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اُسکے ہین قولہ ان تلد الامۃ ربتہا بعضے روایتونمین یہان آیا ہی خبرہا کی اور رب کے معنے سید اور ربۃ کے معنے سیدہ یعنے جنگلے لونڈی اپنے بی بی اور مالکہ کو یا اپنے میان اور مالک کو چنانچہ بعضے روایتونمین بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سراری سے کہ جب لونڈیون سے اولاد ہوگی تو ان اُنکی گویا اولاد کی لونڈی ہے اسلئے کہ ملک ہے اُنکے باپ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیزادی ہونگے کہ اُنکی ماین اُنکے رعیت ہوگی اور وہ اُسکے حاکم اور سید اور بعضون نے کہا مراد اُس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنے اولاد کے ملک مین آجاوگی اور وہ نجانیگی کہ یہ میرے مان ہے تاکہ اُسکے تعظیم وتکریم کرے اور بعضون نے کہا مراد اُس سے کثرت عقوق ہے یعنے اولاد مان سے ایسا معاملہ کریگی اور کام خدمت لیگی کہ جیسے لونڈیون سے لیتی ہے اور تو دیکھیگا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اُس سے ارتفاع اسافل ہے اور تسول الاذل کہ کمینے لوگ اور خبیث امیر ہونگے اور رئیس چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہی شعر اذا التحف الاسافل بالاعالی + فقد طابت منادمۃ المنایا اور اس قول مین حضرت کے اخبار ہی امتشار اسلام سے اور استیلا اہل اسلام سی کہ وہ غالب ہونگے ملکون پر اور قید کرینگے کفار کے عورتون کو اور کثرت سے ہوگی اُنکی اولاد قولہ سکھلاوے تمکو دین تمہارا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام وایمان واحسان کو جیسا کہ ہمنے تصریح کی ہی مقدمہ مین اور بعضی روایتونمین آیا ہے کہ آپنے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکی ہاتھ مین ہے کہ جبرئیل جب میرے پاس آئی ہین مین نے اُنکو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا مین نے اُنکو مگر جب بیٹھے پھیرے اُنہون نے (وہذا آخر ما اردنا ایرادہ فی شرح ہذا الحدیث والتقطناہ کلہ من النووی والقسطلانی) **باب** ماجاء فی اضافۃ الفرائض الی الایمان

باب اس بیان مین کہ فرائض ایمان مین داخل ہین **عن** ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا ہذا الحی من ربیعۃ وبیننا وبینک ہذا الحی من مضر ولا نستطیع ان نصل الیک الا فی الشہر الحرام فمرنا بشیء ناخذہ عنک وندعو الیہ من وراءنا قال امرکم بار بع بالایمان باللہ ثم فسرہا لہم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم رجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ آئی قاصد عبد القیس کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ہمارے آپکے درمیان یہ قبیلہ ربیعہ کا اُسکے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہین ہوسکتے آپکی خدمت مین مگر حرام کے مہینونمین یعنے اشہر حج مین کہ عرب اُن دنون کسیکو لوٹتے مارتے نہ تھے سو آپ حکم کر دیجئے ہمکو ایسے چیز کا کہ ہم اُسپر عمل کرین اور ترغیب وتحریض کرین اُسکے اور لوگونکو اپنے سوا سو فرمایا آپنی کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیزون کا اول ایمان لانا اللہ تعالے پر اور تفسیر کے آپنی ایمان کے کہ ایمان گواہی دینا ہی اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ تعالے کا اور قایم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوۃ کا اور یہ کہ دیو تم خمس غنیمت سے یعنے آنحضرت نے تفسیر ایمان کے ان عملون سے کی ف روایت کے ہم سے قتیبہ نے انہون نے حماد بن زید سی انہون نے ابی جمرہ سی انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کے شعبہ نے ابی جمرہ سے بھی اور زیادہ کیے اُسمین یہ لفظ امرتکم بالایمان شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ وذکر الحدیث یعنے کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان گواہی دینا اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ کا پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سنا مین نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہین دیکھا مین نے مثل ان چار فقہا بزرگ کے کسیکو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی

ف فرائض ایمان مین قول وعمل کا بیان

کہا قتیبہ نے اور ہنسی تھے ہم اسپر کہ مرجن ہوئیں ہم عباد بن عباد کی پاس سے دو ہی حدیث سنکر اور عباد بن عباد اولاد سی ہین مہلب بن ابی صفرہ کی معتبر حکم غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے اسباب سے یہ ہی کہ اعمال ایمان مین داخل ہین اور یہی مذہب صحیح ہی چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان مین فرمایا ہے الایمان قول وفعل ویزید وینقص اور حاکم کی نزدیک یہ لفظ ہین الایمان قول وعمل ویزید وینقص اور ایسا ہی نقل کیا لالکائی نی کتاب السنۃ مین شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سی بلکہ قایل ہین اسکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور ابو الدرداء اور ابن عباس اور ابن عمر اور عمار اور ابو ہریرہ اور حذیفہ اور عائشہ وغیرہم اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور روایت کیے لالکائی نی بسند صحیح بخاری ہی کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کیے مین نے ہزار مردون سے زیادہ علماء صحابہ اور فقہائی دیار سی پہر ایک کو بھی ندیکھا مین نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول مین کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہی اور کم ہوتا ہی اور لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اسکے نقصان مین تو فقط اس خیال سے کہ کوئی اسپر موافقت خوارج کے تہمت نہ لگاوی اور یہ نہ سمجھی کہ وہ موافق خوارج ہین اور استدلال کیا ہی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زیادت ایمان پر کتنے ہی آیتون سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نی سورہ فتح مین لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ اور سورہ کہف مین وَزِدْنَاهُمْ هُدًى اور سورہ مریم مین وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى اور سورہ مدثر مین وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور سورہ برات مین أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا اور ال عمران مین فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا اور سورہ احزاب مین وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا پہر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شی واحد ہے کہ متجزی نہین ہوتی پس اسمین زیادت اور نقصان کیونکر جایز ہوگا جواب دیا جاویگا کہ درصورتیکہ قول وفعل تعریف ایمان مین داخل ہون پس زیادتی اسکی اظہر من الشمس ہے کہ افعال حسنہ جتنی بڑہے جاوینگے ایمان بڑہتا جاویگا اور درصورتیکہ قول وفعل اسمین داخل نہون تب بہی کمی بیشی اسکی مشاہدہ مین آتی ہے اسلئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اسکے قلب مین ہے وہ کم وبیش ہوتی رہتی ہے باطرح پر کہ بعض اوقات مین یقین اور اخلاص قلب مین زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہوجاتا ہی اور آخرت کو گویا سامنے نظر آتی ہے چنانچہ محافل علما اور صلحا مین اسکا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات مین بسبب ظہور براہین وسطوع دلایل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض اوقات مین کم اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اقوی ہے ایمان غیر سی اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتی ہین کہ یا رسول اللہ جب ہم انکی خدمت مین ہوتی ہین گویا آخرت کو دیکھتی ہین پہر جب اپنی اموال اولاد مین مشغول ہوجاتی ہین وہ تصدیق نہین پاتی اور وہ یقین اپنی دلونمین مشاہدہ نہین فرماتے اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا کہ وہ کہتی ہین کہ نفس تصدیق کم وبیش نہین ہوتی مگر ایمان شرعی کم وبیش ہوتا ہے بزیادت وکمی ثمرات اسکی کے کہ وہ اعمال ہین اور اس تقریر سی حاصل ہوجاتی ہی توفیق ظواہر منصوص مین جو دال ہین زیادت پر اور اقاویل سلف مین اور اصل وضع لغوی مین اور اکثر متکلمین کے قول مین ہان البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سی اور اجمال وتفصیل کے راہ سی اور تعدد کی راہ سی باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین اس قول کی طرف بعض محققین کے اور مواقف مین کہا کہ یہی حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا انہون نے کہ اگر یہ قول قبول کیا جاوے تو لازم آتا ہی شک اور کفر یعنے جب تصدیق کم ہوجاوے تو مبتدل ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہی انہون نے اپنے امام سی کہ زیادت ایمان کے مخصوص ہے آنحضرت کے زمان مبارک کے ساتھ اسلئے کہ ہمیشہ فرائض واحکام وہان زیادہ ہوتے تھے پہر جو فرض زیادہ ہوتا تہا اسپر وہ لوگ ایمان لاتی تہی پس یہی زیادتی ایمان تہی اور بعد آپکے یہ ممکن نہین حاصل اسکا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی ما یجب بہ الایمان تہی اور ایسی زیادت سوا متصور نہین مگر اسمین نظر ہی اسلئے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے غیر زمان مبارک مین اور ایمان واجب ہے اجمالاً اسمین کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اسمین کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ مرتبہ نہین کہ تفصیلی زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بہی جیسے ایک شخص امی ایمان لایا اجمالاً اور بعد اسکے تحصیل علم مین مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کے اور انکار اسکا انکار بدیہی ہے (تسطلانی)

باب فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان مین

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل تر موصوف ہین ایمان کے روسی اچہی خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنیوالا ۞ اسیا ہین ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہین جانتے ہم کہ ابی قلابہ کو سماع ہو حضرت عائشہ سے اور روایت کیے ہی ابی قلابہ سے عبد اللہ بن یزید سی کہ جو نعیم ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے اس روایت کے سوا اور روایتین اور ابو قلابہ

بحث زیادتی وکمی ایمان

استکمال ایمان اور زیادت ونقصان کا بیان

کا نام عبداللہ بن جرمی ہے روایت کرتے ہیں ابن ابی عمر وغیرہ انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا اور کہا واللہ وہ فقیہا ہی ذوی الالباب سے تھے **مترجم** یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر اور حسین کمال ہوتا ہے اسمیں نقصان سے راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِکَثْرَةِ لَعْنِکُنَّ وَکُفْرِکُنَّ الْعَشِیْرَ قَالَ وَمَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذِیْ لُبٍّ مِّنْکُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِیْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَیْنِ مِنْکُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِیْنِکُنَّ الْحَیْضَةُ فَتَمْکُثُ اِحْدٰکُنَّ الثَّلٰثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی انکو پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو سو عرض کی ایک عورت نے انمیں سے اور کیوں ہے یہ یا رسول اللہ فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے یعنے اور ناشکر کرتی ہو تم شوہر کے اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمند دیندار اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ پھر عرض کی ایک عورت نے انمیں سے کہ کیا ہی نقصان عورت کی عقل کا فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے اسکے عقل کا اور نقصان انکے دین کا حیض ہے کہ جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کے تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی **ف** اسباً میں ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا فَاَفْضَلُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر کچھ باب ہیں سو افضل انکی باب دور کرنا اذی کا ہے راہ سے اور اعلے باب قول لا الہ الا اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی روایت کے سہیل بن ابی صالح نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ایمان کے چونسٹھ باب ہیں روایت کیے ہمسے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے غزیہ کی ہیں انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذوی اجزا شی ہے اور جو ذوی اجزا ہو اسمیں باجتماع اجزا تکمیل اور بہ تنقیص اجزا نقص پاتا ہے پس ایمان کے زیادتی و کمی ہوتی و ذلک المقصود قولہ بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح فرانی کہا ہے کہ خاص ہے سات سے عشرات کے تسعین تک سو کہا جاویگا بضع ومائۃ اور نہ بضع والف اور قاموس میں ہے کہ بضع مابین ثلاث وتسع ہی یا خمس تک یا واحد سے چار تک یا چار سے نو تک یا مرادا اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہو اعشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث میں بے ہا کے سو کہیگا تو بضعۃ وعشرون رجلا و بضع وعشرون امرأۃ اور اسکا عکس نہیں ہوتا (قسطلانی) اور مسلم میں سہل بن ابی صالح نے عبداللہ بن دینار سے بضع وستون و بضع وسبعون بر سبیل شک روایت کیا ہی اور اصحاب سنن ثلثہ نے اُن کے طرق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہی اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اسلئے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع وسبعون روایت کیا ہی اور ترجیح اسطرح بھی ہے کہ وہ متیقن ہے اور ماعدا اسکا بضع وسبعون مشکوک ہے اور بیہقی کے ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اسمیں ایمان کے شعبوں کے بیان ہے اور وہ نہج پر منہاج کی تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبداللہ حلیمی کے کہ وہ امام میں شافعیوں کے قاضی عیاض نے کہا ہی کہ بضع اور بضعۃ بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہی لاغیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعاتکا تو وہ بہت ہو جاتی ہیں پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا اُن طاعتوں کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہی تو وہ گھٹ جاتی تہیں بضع وسبعین سے پھر ٹٹولا میں نے قرآن سے اور قرأت کی اُسکے مدبر سے اور گنا اُن طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تہی بضع وسبعین سے پس ملایا میں نے سنت سے اُن چیزوں کو کہ گنا انکو حضرت نے ایمان سے ساتھ طاعات قرآن کے اور گرایا مکرر انکو پس وہ ستر کئی ہو گئے نہ بڑھی اُس سے نہ گھٹے سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے اُن سبکو کتاب وصف الایمان میں (نووی) **باب** فَاَمَّا الْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ باب اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا اپنی بھائی کو حیا سی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے یعنے منع کرنا اُس سے بے محل ہے **ف** کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنی بھائی کو حیا سی الحدیث یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباً میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **مترجم** مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اسحدیث سی اسپر کہ اعمال داخل ایمان ہیں چنانچہ حیا کہ ایک عمل ہے اسکو آنحضرت نے

ف کہا ابن عیینہ نے ایمان کو حیا سے

ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسیطرح اسمین داخل ہونگے اور نہ ترجیح بلامرجح لازم آویگی **باب ماجاء فی حرمۃ الصلوٰۃ** باب فضیلت نماز کے **عن معاذ بن جبل** قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصبحت یوما قریبا منہ ونحن نسیر فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ویباعدنی من النار قال لقد سالتنی عن عظیم وانہ لیسیر علی من یسرہ اللہ علیہ تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر الصوم جنۃ والصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفئ الماء النار وصلوٰۃ الرجل من جوف اللیل قال ثم تلا تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم حتی بلغ یعملون ثم قال الا اخبرک برأس الامر کلہ وعمودہ وذروۃ سنامہ قلت بلی یا رسول اللہ قال رأس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰۃ وذروۃ سنامہ الجہاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذلک کلہ قلت بلی یا رسول اللہ قال فاخذ بلسانہ قال کف علیک ھذا فقلت یا نبی اللہ وانا لمواخذون بما نتکلم بہ فقال ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس فی النار علی وجوھھم او علی مناخرھم الا حصائد السنتھم

ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا انہوں نے کہ تھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں سو صبح کو ہم نزدیک قریب تھا حضرت کی اور ہم سب لوگ چلے جاتے تھے سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خبر دیجئی مجھے ایسی عمل کی کہ داخل کری مجھکو بہشت میں اور دور کردی مجھکو دوزخ سے فرمایا آپ نے تو نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جسپر اللہ آسان کردی عبادت کری تو اللہ کے اور شریک نکری اسکا کسیکو اور قایم کرے تو نماز کو اور ادا کری تو زکوٰۃ کو اور روزی رکھی تو رمضان کی اور حج کری بیت اللہ کا پھر فرمایا آپنے کیا خبر مذدونگا تجھکو خبر کی دروازوں کی روزہ سپر ہے صدقہ بجھاتا ہے گناہونکو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو اور نماز مرد کی رات کے بیچ میں یعنی یہ بھی درخیر ہے پھر پڑھی آپنے یہ آیت تتجافی جنوبھم یعملون تک پھر فرمایا کیا نہ خبر دونمین تجھکو راس الامر کے اور اسکی عمود اور ذروہ سنام کی عرض کی میں کیون نہین اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپنے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اسکا نماز اور ذروہ سنام اسکا جہاد ہے پھر فرمایا آپنے کیا نہ خبر دونمین ان سب کے جڑ کی کہا میں نے کیون نہین اے رسول اللہ کے کہا روکے رکھ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اور فرمایا روک کہہ اسکو اپنے اوپر سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کی کیا ہم پکڑی جائینگے اپنی باتونمیں ہے جو کرتے ہین فرمایا آپنے روو ی تجھپر تیری ماں اے معاذ کیا اور کونسی چیز گراتی ہے لوگونکو دوزخ مین اونکے مونہونکے بل یا اونکے نتھنونکے بل سوا حصائد لسان اونکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ خیر کے دروازونکی کہ خیر اس راہ سے داخل ہو اور اپنے بجالانیوالی کو موفق بخیر کرے یا اسکے فاعل اون افعال کے برکت سے ارباب خیر مین داخل ہو قولہ روزہ سپر ہے یعنے روزہ رکھنی سے آدمی گناہونسی بچتا ہی اسطرح کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتی ہین اور روزی سے دونون کا زور گھٹ جاتا ہے پس گویا وہ سپری دنیا مین آفات شہوت وغضب کے اور آخرت مین عذاب رب کے قولہ پھر پڑھے آپنے یہ آیت تتجافی سے یعملون تک پوری آیت یہ ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقنھم ینفقون فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون یعنے الگ رہتی ہین انکی کروٹین اپنی سونیکی جگہ سے پکارتے ہین اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور بہلادیا کچھہ خرچ کرتے ہین ف اللہ کی لالچ برا نہین نہ اس سے ڈر اور اسواسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کی خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھہ قبول نہین ۱۲ موضح القرآن) سو کسی جیکو معلوم نہین جو چھپا دیرا ہے انکے واسطے ٹھنڈک سے آنکھون کے بدلا اسکا جو کرتے تھے ف اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیتہ کی کیا ہے چنانچہ انس نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار مین اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھکر مسجد مین حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہانتک کہ عشا پڑھ لیتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اس سے یہ بھی ہے کہ یہ اون صحابہ کے حق مین نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشا تک نماز پڑھتے رہتے تھے اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونون نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰۃ اوابین ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہین انکو جو نماز پڑھتے رہتے ہین مغرب اور عشا کے درمیان اور وہ صلوٰۃ اوابین ہے عطائی کہا یہ وہ لوگ ہین کہ نہین سوتے جب تک کہ عشا نہین پڑھ لیتے ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جو عشا اور صبح کی نماز بجماعت ادا کرتے ہین چنانچہ مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے عشا کی نماز بجماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا اور جسنے صبح کی نماز بجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت مین جاگا مگر ان سب قولونمین مشہور وہی قول ہے جسپر حدیث باب دال ہے اور وہی قول ہے حسن اور مجاہد اور مالک اور اوزاعی کا اور اکیجماعت مفسرین کا اسکے بعد نبوی نے ذکر کیا حدیث بارکو اور پھر کہا روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ دأب ہے اگلی صالحون کا اور موجب قرب ہے تمہاری رب کیطرف اور مکفر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور کہا روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا تمہارے رب نے دو مردون پر ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچھونے اور لحاف سے

نماز کے فضیلت کا بیان

اپنے محبوب واہل کے درمیان سے نماز کیطرف سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کیطرف کہ اٹھا اپنی بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کے راہ رغبت طرف اسکے جو میرے پاس ہے یعنے جنت اور دیدار الٰہی سے اور خوف سے اسچیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنے دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کے راہ میں اور شکست کہا گئے رفیق اسکے سو جانا اسنی اور خیال کیا جو خدا سے بہاگ جانے میں اور ثواب سے لوٹ جانی میں سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہانتک کہ بہا دیا گیا خون اسکا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کیطرف لوٹا رغبت کرکے اسکیطرف جو میرے پاس ہے یعنے ثواب شہادت سے اور خوف کرکے اسچیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے یہانتک کہ بہا دیا گیا خون اسکا اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے (بغوی) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاھد المسجد فاشھدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ الآیۃ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کے حاضر باشی اور صفائی اور جاروکشی وغیرہ سے تو گواہی دو اسکے لئے ایمانکی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قایم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ترجم آیہ مبارک انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ ولم یخش الا اللہ فعسیٰ اولئک ان یکونوا من المھتدین سورۂ برات میں ہے یعنے آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قایم رکھی نماز اور دیا کئے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے کسی سو لیکن ہے کہ وہ ہوویں ہدایت پائی ہوؤں سے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسیٰ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین ہیں یقیناً اور مستمسک ہیں طاعت الٰہی کے سانتہ تحما کہ آخر کار اسکا جنت ہے پھر اسکے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو طیار کریگا اللہ تعالیٰ مہمانی اسکے جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سی روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان نے مسجد بنانیکا اور لوگوں نے مکروہ جانا اسکو اور دوست جانا کہ اسکو اپنے حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہر مسجد نبوی ہے سو فرمایا آپنے کہ سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو بناوی اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے ایک گھر اسی نفشی کا جنت میں انتہی ماقال سیدنا وشیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ) **باب** ماجاء فی ترک الصلوٰۃ بات ترک صلوٰۃ کی وعید میں + عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر میں اور ایمان میں ترک صلوٰۃ کا فرق ہی یعنے ادا اسکا ایمان ہے اور ترک اسکا قریب الکفر عن الاعمش بھذا الاسناد ونحوہ قال بین العبد وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ ترجمہ اور باسناد حدیث اول مروی ہے کہ فرمایا آپنے بندہ کی اور کفر یا شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہی ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہی عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ ترجمہ اوپر کے حدیث کے موافق ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العھد الذی بیننا وبینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں کی درمیان ہے نماز ہی پھر جسنے اسی چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا ف اسیطرح انس اور ابن عباس سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے عن عبداللہ بن شقیق العقیلی قال کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سی کہ اصحاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نجانتے تھی سوا نماز کے **باب** حلاوت ایمان کے بیان میں عن العباس بن عبدالمطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ترجمہ روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ انہوں نے سنا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی چکھا مزا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہوا اللہ کو رب ٹھہرا کر اور اسلام کو دین قرار دیکر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی جانکر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ترجم تفصیل اسکی آگی آتی ہے عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث من کن فیہ وجد بھن طعم الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد اذ انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جسمیں ہونگی پاویگا وہ اُنکے سبب سے مزہ ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اسکی طرف ماسوا اُن کے سی اور دوسرے یہ کہ جسی دوست رکھے

ترک صلوٰۃ کے وعید کا بیان

حلاوت ایمان کا بیان

نہ دوست رکھی مگر اللہ کے واسطے اور ترجیح کہ کفر میں گرنیکو بعد اسکی کہ نکالا اسکو اور بچایا اسکو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہی آگ میں گرنی کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو قتادہ نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مترجم یہ دونو حدیثین اصول ایمان سے ہین اور مذکور ہی انمین کمال ایمانکا اور مراد طعم ایمان سے حلاوت اور شیرینی ہے ایمان کے یعنے متلذذ ہونا طاعات سی اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کے رضامندی اور خوشنودی مین اور ایثار کرنا رضای الٰہی کا غرض بنیاد پر اور مراد محبت خدا اور رسول سے اطاعت اور فرمان برداری انکی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اسکی تقدیر پر اور راضی رہنا احکام اسلام پر اگرچہ ناگوار ہون نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنت رسول کو مدعات جہول پر اور نصرت دین اسلام کے قول و فعل و مال سی اور ذب عن الشریعۃ المقدسۃ اور علامات سے اس محبت کے ہی تخلق باخلاق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر وغیرہ ذلک مین **باب** لَا یَزْنِی الزَّانِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ باب زانی کو مومن نہ کہنے کی بیان مین **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰکِنَّ التَّوْبَۃَ مَعْرُوْضَۃٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا ہی زانی درآنحالیکہ وہ مومن ہے اور نہین چوری کرتا ہی چور درآنحالیکہ وہ مومن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے ف اسباب ابن عباس اور عائشہ اور عبداللہ بن ابی اوفی سی بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرتا ہی بندہ نکل جاتا ہی اس سے ایمان اور ہو جاتا ہی اسکے سر پر مانند چھتری کے پھر جب نکلجاتا ہی وہ اس عمل سی لوٹ آتا ہی اسکی طرف ایمان اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ انہون نے کہا مراد اس حدیث سے خروج بھی ایمان کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے زنا اور سرقہ کے باب مین کہ جو مرتکب ہوا انکا اور قایم کیجاوے اوپر حد سو وہ کفارہ ہو گیا اسکا یعنے باقی نرہا گناہ اسکا اور جو مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسکا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اسی قیامت کے دن چاہے بخشدی روایت کیا یہ علی بن ابیطالب نے اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت ذی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے اس تقریر سی ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مومن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہین آیا کہ وہ کافر اور مخلد فی النار ہو جاوی جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہین بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کے اور لفظ مومن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مومن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا اور ابی جعفر کے قول مین تفصیل ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اسکی بخوبی اوپر گذری **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتَہٗ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰہُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُّثَنِّیَ عَلٰی عَبْدِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَفَی عَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَی عَنْہُ ترجمہ روایت ہے ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرتکب ہوا کسی ایسی کام کا کہ آئی اوپر اسکے حد اور اسکو سزا ملگئی دنیا مین یعنے جلد و قطع وغیرہ سی سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہی اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندیکو سزا دیوے آخرت مین اور جسنے ایسا کام کیا کہ حد اوپر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اسکا اللہ تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اسکا قصور تو اللہ بزرگ تر ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دیوے اس قصور کے جو ایکبار معاف کر دیا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نہین جانتے ہم کسیکو کہ کافر کہا ہو کسنے مرتکب زنا اور سرقہ اور شرب خمر کو مترجم مرتکب کبائر کے باب مین یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج عن الملۃ اور کافر نہین جیسا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتے ہین آیات و احادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قاضی عیاض نے فرمایا ہی کہ اختلاف کیا لوگون نے حق مین عاصی کے جو اہل شہادتین مین سے ہو پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اسکو ضرر نہین کرتی ایمان کے ہوتی ہوئی اور خوارج نے کہا ہی ضرر کرتے ہی یہانتک کہ کافر ہو جاتا ہی اسکی سبب سے معتزلہ نے کہا وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اسکو مومن کہینگے نہ کافر بلکہ فاسق کہینگے اور اشعریہ نے کہا ہے بلکہ وہ مومن ہے اور اگر اسکا گناہ نہ بخشا جاوے تو معذب ہوگا وہ نار مین پھر نکلیگا اور داخل ہوگا جنت مین اور مراد مومن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل غرضکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے اور خلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہین چنانچہ تفصیل اسکے آگے آویگی انشاء اللہ تعالیٰ (نووی) **باب** مَا جَاءَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ باب کف لسان مومن کے حق مین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ وَیُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہی کہ بچے رہین مسلمان اسکے زبان اور ہاتھ سے اور مومن کامل وہ ہی کہ امین سمجھین اسکو لوگ اپنے جانون اور مالونکا اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا آپسے کہ کون مسلمان افضل ہے تو فرمایا آپنے جسکی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچی رہین ف

مومن کے حق مین کف لسان کا بیان

مجہول ہین مترجم تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمہ اللہ کے کتاب الصلوٰۃ مین لکہا ہے ظہیر حررہ الیہ **باب** وَجَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ باب ہے مسلم کے فسق ہونیکے بیان مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاهُ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوْقٌ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بہائی مسلمانکو کفر ہی اور گالی دینا اسکو فسق ہے **ف** اسبابمین سعد اور عبداللہ بن منفل سے بہی روایت ہے حدیث ابن مسعود کے حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعود سے کئی سندون سے روایت کے ہم سے محمود بن غیلان نے انہون نے وکیع سے انہون نے سفیان سے انہون نے زبید سے انہون نے ابی وایل سے انہون نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اسکا کفر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب فِيْمَنْ رَمٰى اَخَاهُ بِكُفْرٍ باب مسلمان کے تکفیر کے برائی مین **عن** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى عَبْدٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَنِ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهٖ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین واجب ہوتی بندہ پر نذر اُس چیز کے جسکا وہ مالک نہین اور لعنت کرنیوالا مومن کا گناہ مین اسکی قاتل کے برابر ہی اور جسنی نسبت کی مومن کے طرف کفر کے سو وہ بہی گناہ مین اسکی قاتل کے مانند ہے اور جسنی قتل کیا اپنے تئین کسی چیز سے یعنی ہتیار وغیرہ سے عذاب کریگا اسی اللہ تعالےٰ اسی چیز سے جس سے اسنے اپنی جان ماری قیامت کے دن **ف** اسبابمین ابی ذر اور ابن عمر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بہائی مسلمان کو سو کہا لایا ایک انمین کا کفر کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے تحقیق اسکی ابن قیم کتاب الصلوٰۃ مین واضح ہے

باب فِيْمَنْ يَمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باب اسکی بیان مین جو توحید پر مرے **عن** اَبِي الصَّلْتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِيْ فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنِ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَّاحِدًا وَسَاُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اَحْيَطَ بِنَفْسِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ ترجمہ روایت ہے صنابحی سے وہ روایت کرتے ہین عبادہ بن صامت سے کہا صنابحی نے داخل ہوا مین عبادہ کے پاس اور وہ قریب المرگ تہے سو مین رویا سو کہا عبادہ نے جب رہو کیون روتی ہو تم ہے اللہ تعالےٰ کے اگر مجہہ سے گواہی پوچہی گئے یعنے تمہاری ایمان کی آخرت مین تو بیشک مین گواہی دونگا تمہارے لئے اور مجہی اجازت شفاعت کرنیکی ملیگی تو مین شفاعت بہی کرونگا تمہارے اور مجہی اگر کچہہ استطاعت ہوئی تو نفع پہونچاؤنگا مین تمہین پہر کہا قسم ہے اللہ پاک کے کوئی حدیث ایسی نہین کہ مین نے سنی ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اُسمین تمہارے لئے خیر ہو مگر بیان کردی مین نے تمسے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہون مین اسکو اب آج کے دن اور اب ہوتے ہے میرے جان کو سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جو گواہی دیوے اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالےٰ کے اور بیشک محمد رسول اُسکے ہین حرام کردیگا اللہ تعالےٰ اُسپر آگ دوزخ کے یعنے دوام اسکا **ف** اسبابمین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور جابر اور ابن عمر اور زید بن خالد سے بہی روایت ہے اور صنابحی کا نام عبدالرحمن بن عُسیلہ ہے کنیت اُسکی ابو عبداللہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ اُن سے پوچہا کسی نے کہ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت مین اُسکا مطلب کیا ہی تو فرمایا انہون نے کہ یہ حکم ابتدائی اسلام مین تہا کہ جب تک فرایض اور امر و نہی نازل نہوئی تہے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہونگے جنت مین اگرچہ مبتلا ہون دوزخ مین اپنے گناہون کے شامت سے مگر ہمیشہ نرہینگے وہ دوزخ مین اور مروی ہے ابن مسعود اور ابی ذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری سے اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلینگے ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہونگے وہ جنت مین اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگون سے تابعین مین کے تفسیر مین اس آیت کے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ یعنے آرزو کرینگے لیکن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہی کہ کفار کو یہ آرزو اسوقت ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلینگے اور داخل ہونگے جنت مین جب یہ کفار بچتا نہینگے اور کہینگے کہ کاش ہم بہی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سی نکلنا ہمین بہی نصیب ہوتا **مترجم** مولف رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کے شرح مین یعنے جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت مین دو قول ذکر کئے اول یہ کہ یہ حکم ابتدائی اسلام مین تہا کہ اسوقت مین سوا توحید اور اقرار رسالت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کچہہ فرض نتہا اور رسالت کا ذکر اسلئے نکیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا یعنے جب توحید کو اس نبی سی سیکہیگا تو خواہ نخواہ اقرار رسالت بہی کریگا اور دوسرے

کہ یہہ فرمانا حشر تکا باعتبار حالت اخیر دکی ہے کہ جو توحید پر مراہی اور منکر رسالت ہے نہین اگرچہ اپنی گناہونکے شامت سے گرفتار ہو مگر آخر کار نجات پاویگا چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جسپر گذری ہین اسلاف صالحین اور سائر صحابہ و تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مریگا داخل ہوگا جنت مین قطعاً بہرحال پہر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہوگیا جنون اُسکا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے توبہ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پہر حادث نہوئی اُس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موقف ہے کہ ملوث بمعصیت نہوا الفضل الی اصلا سو یہ صنف داخل ہوجائیگی جنت مین بغیر دخول نار کے لیکن ورود اُنکا نار پر ضرور ہے علی اختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہی ہے کہ ورود ہی دخول نار مراد نہین بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہین اور بغیر توبہ مرے ہین پس وہ اللہ تعالے کے مشیت مین ہین چاہی عفو کردی اور داخل کردی اُنکو جنت مین بکبار گے اور ملاکے اُنکو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جبتک اُسکا ارادہ ہو اور اُسکے بعد داخل کری جنت مین غرضکہ خالد و دایم و ابداً نہ رہیگا کوئی شخص نار مین جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اُسنی معاصی کبیرہ سی کچھہ بہی کیا ہو جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت مین کوئی شخص اُنمین سے جو مرے ہونگے کفر پر اگرچہ اُسنی اعمال حسنہ مین سے کچھہ بہی کیا ہو مختصر مذہب اہل حق کا اسباب مین اور مظاہر مین پس پہلا کتاب سنت کی اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع اون لوگونکا کہ جنکا اجماع معتبر ہے پہر جب یہ قاعدہ ٹہیر چکا اب ظاہر اگر کوئی روایت اسکی خلاف پائی جاوی قابل تاویل ہے اور ضرور ہی کہ اُسکو اپنے معنے ظاہری سے مأول کرکے اسکی طرف پہیرلین ہذا ذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون یقول لا یا رب فیقول افلک عذر فیقول لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضروا وزنک فیقول یا رب ما ہذہ البطاقۃ مع ہذہ السجلات فقال فانک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ ولا یثقل مع اسم اللہ شیء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی کہ اللہ تعالے جدا کریگا ایک مرد کو میری امت سے اوپر سامنی لاویگا اُسکو لوگون کے قیامت کے دن پہر کہولی جاوینگی اُسپر ننانوے دفتر گناہون کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہانتک نظر پہونچی پہر فرماویگا تو انکار کرتا ہے اسمین سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجہپر میرے کاتبون حفاظت کرنیوالون نے کہیگا وہ نہین ای رب میرے سو فرماویگا اللہ تعالے کیا تجہے کچھہ عذر ہی وہ کہیگا نہین اے رب میرے فرماویگا اللہ تعالے کہ نہین تیرا ایک نیکی بہی ہے ہماری پاس اور تحقیق نہین ہے تجہپر کچھہ ظلم سو نکالیگا اللہ تعالے ایک پرچہ کہ اُسمین لکہا ہوگا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالے کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اُسکی ہین اور رسول اُسکے پہر فرماویگا کہ جا اپنے اعمال تولانیکو سو وہ عرض کریگا کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفترون کے روبرو سو اللہ تعالے فرماویگا تجہپر ظلم نکیا جاویگا فرمایا آپنے پہر رکہدیے جاوینگے وہ دفتر ایک پلہ مین میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ مین سو ہلکے ہوجاوینگے وہ دفتر اور بہاری ہوجاویگا وہ پرچہ اور برابر نہین ہوسکتے کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کے ہم سے قتیبہ نے اُنہون نے ابن لہیعہ سے اُنہون نے عامر بن یحیی سے اسی اسناد سی مانند اسکے اور بطاقہ پرچہ ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے کہ ہمارے اخوان نے انہین دونون چیزونکو نہایت ادنی اور کمتر سمجہہ رکہا ہے توحید کو تو یون خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی مین عمر گذاری اور چلہ گور پوجنے مین اوقات خراب کے اولیا انبیا کے مذر لتے رہی شادی بیاہ موت غمی مین شیخ سدو کا کہر ارشاد اول کا مینڈہا کہیے اُنکے گہر سے باہر نکلیا کنگنہ اُنکا دستگیر اور سہرہ گلوگیر رہا اولاد کے پرورش مین ہر ایک چہٹی چلہ مین پانبر بخیر رہا مڈہی بیاہے روٹ اور رابعہ بصری کے کہچڑی نے کبہی اُنکا تو ہنڈیا نہ چہوڑا نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کہ جو شعبہ اقرار رسالت تہا اُسکو یون برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور مہتہ بدعت سے خالی نہ چہوڑا یہانتک اُنکا اہتمام کیا کہ ممکن نہین کہ قضا ہوجاوے قرض لیوین سودی لاوین مگر طعام بدعت ضرور پکاوین یتامی اور مساکین کو نہ کہلاوین اور امرا اور اغنیا کے یہان حصے خون بہجواوین چنانچہ تفصیل بعض بدعات کے ہم اوپر بیان کرچکے ہین تکرار کے مہلت نہین اللہم جنبنا من کلہا وارزقنا اتباع السنۃ وامتنا علیہا **باب** افتراق ہذہ الامۃ باب افتراق امت کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال تفرقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ او اثنتین وسبعین فرقۃ والنصاری مثل ذلک وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہوگئے یہود اکہتر یا بہتر فرقون پر اور نصاری بہی اسیکی مانند اور ہوجاوینگے میری امت تہتر فرقے **ف** اسبابمین سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل

حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین
ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر وسی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا
میرے امت پر ایک زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہووے گی دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہانتک کہ اگر ہوگا انمین کوئی شخص ایسا کہ وہ
زنا کری اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت مین سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا اور بنی اسرائیل متفرق ہوے بہتر مذہبون پر اور متفرق ہوگی میری امت تہتر مذہبون
پر سب اہل مذہب دوزخی ہین مگر ایک مذہب والی عرض کے صحابہ نے کہ وہ کون ہین یارسول اللہ فرمایا آپنے جسپر مین ہون اور میرے اصحاب یعنے کتاب وسنت پر ف یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہین جانتے ہم مثل اسکے مگر اسی سندسی مترجم شاہ ولی اللہ قدس سرہ فی حجۃ اللہ مین لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہی کہ تمسک کیا ہوا سنے عقیدہ
اور عمل مین بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جسپر گذرے ہین جمہور صحابہ وتابعین اگرچہ مختلف ہون وہ فیما بینہم ان چیزون مین کہ جسمین نص جلی نہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہ سے اسمین کوئی امر متفق علیہ
اور وجہ انکے اختلاف کے استدلال کرنا ہوا نکا بعض کتاب وسنت پر یا تفسیر ہوا نمین سے کے مجمل کے اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ متحمل ہوگیا ہو کسی عقیدہ مین خلاف عقیدۂ سلف کے یا
کسے عمل مین سوا انکے عملون کے انتہے اور یہ قول گویا بعینہ تفسیر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کے (جسپر مین ہون اور میرے اصحاب) اور اس حدیث مین کلام ہے اس سے
زیادہ کہ تفصیل اسکے مذکور ہے (تعلیقہ اول الاعتبار ما ورد فی ذکر النار واصحاب النار) مین اور یہ کتاب بیان نار مین بے نظیر ہے کہ اسلام مین شاید اسکا ثانی تصنیف نہوا ہو عن
عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تبارک وتعالی خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیھم من نورہ فمن اصابہ ذلک
النور اھتدی ومن اخطاہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہتے تھی کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے
بیشک اللہ بزرگ وبرتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو یعنے جن وانس کو پھر ڈالا اوپر نور سو جسپر پہونچا وہ نور اسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ گمراہ ہوگیا اسلئے مین کہتا ہون کہ سوکھ گیا قلم علم
آگے پر ف یہ حدیث حسن ہے مترجم مراد اسنے جن وانس ہین کہ جنمین مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونون رکھے گئے ہین اور تخم ضلالت جو سعیر ظلمت ہے مراد ہے اس سے
شہوتین نفس امارہ کے اور بری عادتین شریر کے اور مذموم خصلتین جہال کے اور مراد ہے نوری نور علم کا اور تدین وتشرع وعبادت وتوحید واحسان وطاعت کا (مرقات) ✣
عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدری ما حق اللہ علی العباد قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حقہ علیھم ان یعبدوہ
ولا یشرکوا بہ شیئا قال فتدری ما حقھم علی اللہ اذا فعلوا ذلک قال اللہ ورسولہ اعلم قال ان لا یعذبھم ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالی کا حق بندون پر عرض کے مین نے کہ اللہ ورسول خوب جانتے ہین فرمایا آپنے حق اللہ کا بندون پر یہ ہے کہ عبادت کرین خاص اسکے
اور شریک نکرین اسکا کسے کو فرمایا آپنے پہلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق انکا اللہ پر جب وہ بجالاوین کہا معاذ نے کہ اللہ ورسول اسکا خوب جانتے ہین فرمایا آپنے یہ ہے حق انکا اللہ
تعالے پر کہ انکو عذاب نکرے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئے سندون سے معاذ بن جبل سے عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی
جبرئیل فبشرنی انہ من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال نعم ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آئے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھکو کہ جو مرجاوے یعنے میرے امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالی کا کسے چیز کو داخل ہوگا جنت مین کہا مین نے اگرچہ زنا کیا ہو اسنے اور چوری کی
ہو اسنے فرمایا ہان یعنے اگرچہ مرتکب زنا وسرقہ ہوگر انجام اسکا جنت ہے اگر موحد مرا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابی الدرداء سے بھی روایت ہے **ابواب**
العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب مین علم کے جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے۔ مترجم مقدمہ علم بالفتح پیدا کرنا اور جو کچھہ کہ احاطہ آسمان مین ہے اور علم بالکسر جاننا معلوم جمع اور کہے علم بمعنے معلوم کے بھی آتا ہے چنانچہ بعضون نے کہا ہے وما
یحیطون بشیء من علمہ الے معلومہ اور علم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینون کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بناوین اور اسی سے ہے قول اللہ تعالی کا انہ لعلم للساعۃ
یعنے ظہور حضرت عیسے علیہ السلام کا نشان قیامت ہے اور ایام معلومات سے مراد ہین عشرۂ ذی حجہ اور علم بفتحتین کے جمع اعلام آتی ہے اور علم السعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسم فاعل ہے
علم بالکسر سے یعنے جاننے والا اور نودنہ نام مارستان مین سے ہے کہ علم اسکا محیط ہے جمیع اشیا کو خاصہ اور باطنا اور کوئی تقدیر وتطمیر اسکے علم سے باہر نہین شامل ہے جزئیات وکلیات کو
اعلم افعل التفضیل دانا تر اور زیادہ جاننے والا اعلام جمع اعلومہ نشان وعلامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا یجوز اطلاقہ علی اللہ سبحانہ بالتاء لشبہۃ التانیث معلم وہ

وہ نشان کردادمین رکھدین اور علم جو جاننے کے معنے مین ہے وہ باب سمع کیسمع سے ہی اور جو معنے نشان کرنیکے ہی وہ باب نصر ینصر سے ہی اعلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا
باب افعال سے تعلیم سکھانا آگاہ کرنا تعلّم سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کلام کا اور اُسی سے ہے حدیث مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ الخ یعنے بہترتم مین سے وہ ہی جو قرآن سیکھی اور سکھائے اور علوم مدوّنہ علم
صرف ہے اور علم نحو علم لغت علم معانی علم بیان کہ آلات ہین علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قرأت ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ اور علم فرائض اور علم اصول اور علم کلام اور علوم دنیا
سے ہے علم عروض اور علم قافیہ علم انشا علم رسم الخط علم معما علم منطق علم حکمت اور علم حکمت شامل ہے بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت علم ہندسہ علم عدد و علم طب علم فلاحت علم کیمیا علم
نجوم علم موسیقی علم مناظر اور مرایا علم حیل و مقابلہ علم جر اثقال علم رمل علم جفر علم طلسم علم قیافہ علم مساحت علم اصطرلاب علم محاضرات انھی مین داخل ہین اور انمین سے بعض منہے
عنہ ہین اور بعض جایز اور بعض مفید ہین اور بعض غیر مفید بلکہ مضر باعتبار تضییع اوقات کی اور علوم منہیہ سے ہی منطق کہ قول مشہور فی تحریم المنطق مین کہا ہے فن منطق فن مذموم
ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا چنانچہ قایل ہونا ہیولی کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کیطرف اور کچھ اُسکا ثمرہ نہین دینمین بلکہ نہ دنیا مین تخصیص کی ہے پھر
ائمہ دین اور علماء شریعت نے سوا اول حسبی بیان کیا اسکی حرمت کو امام شافعی ہین اور بیان کیا اُنکے اصحابون مین سے امام الحرمین نے اور غزالی نے اپنی آخر امر مین اور بیان
کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تخصیص کے اوپر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن عساکر اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبد السلام اور ابو شامہ
اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جویری اور ابو حیان اور شرف دمیاطی اور ذہبی اور بلوی اور بستوی اور اوزاعی اور الوی العراقی اور شرف ابن مقری نے اور فتوی دیا اسکی حرمت کے
ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اسپر ائمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالہ اور قاضی ابو بکر بن عربی اور ابو بکر طرطوسی اور ابن الولید الباجی اور ابو طالب المکی صاحب
القوت نے اور ابو الحسن بن الحصار اور ابو عامر بن الربیع اور ابو الحسن بن الجبیب اور ابو المنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تخصیص کی اسکے حرمت پر ائمہ حنفیہ مین سے ابو سعید
شیرازی اور سراج قزوینی اور عرقی فی مدونکے ایک کتاب اُسکی تحریم پر اور تخصیص کے اسکی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الدین الحارثی اور شیخ الاسلام تقی ابن تیمیہ نے
اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نے اسکے ذم مین ایک کتاب انتہی اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین مین ملت اسلامیہ مین موجود نہا بلکہ عمر بن خطاب نے کتابخانہ فلسفہ کا جلوا دیا کذا
فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل اور ظاہر ا اور علوم دنیاویہ یہی جو بکار آمد نہین ہین اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتی ہین ایسی ہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تو اُن علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دین چہ جائیکہ موجب ضرر ہون باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتایج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب مین مذکور
ہونگے انشاء اللہ تعالے

باب اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ باب تفقہ کے فضیلت مین

عن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جسکی بہتری چاہتا ہے اُسے دین کے سمجھ دیتا ہے ف اس
باب مین عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے معتبر جم قولہ دین کے سمجھ دیتا ہے یعنے اُسکو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور
ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ مین علوم دینیہ سے سرفراز ہوکر اپنے اقران مین ممتاز ہوجاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اُسکا
سینہ نورانی ہوجاتا ہے اور نہین خاص یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلح کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اسلئے کہ مروی ہے دارمی مین عمر سے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے حسن بصری سے
کہا ایکدن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہا نی تو اُنہون نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے کہ زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم
ہو عبادت الٰہی پر اور اکبر روایت مین ہے کہ فقیہ وہ ہی کہ کہل گئین اُسکے دونون آنکھین دلکی اور دیکھا اُسنے اپنے رب کو یعنے چشم دل سے انتہے اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرتہ
بالحدیث یعنے فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث مین اور بخوبی پہچاننا اُسکے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے اور حالات
سے لقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جسنے یاد کیا سیر حدیثون مین سے چالیس حدیثون کو سنت سے ملاقات کریگا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہوکر اور ایک روایت مین ہے کہ جسنے
یاد کین چالیس حدیثین امر دین مین اُٹھاویگا اللہ تعالے اُسکو قیامت کے دن زمرۂ فقہا اور علما مین اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے

باب فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ باب طلب علم کے فضیلت مین

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ مین کہ طلب کرتا ہو علم کو آسان کریگا اللہ تعالے اُسکے لئے ایک راہ جنت کے طرف ف
یہ حدیث حسن ہے

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک

فضیلت تفقہ کی فضیلت

طلب علم کے فضیلت

مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم میں تو وہ لوٹے کے راہ میں ہے جبتک کہ لوٹے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا ہے بعضوں نے اور مرفوع نہیں **عن** سنجرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من طلب العلم کان کفارۃ لما مضی ترجمہ روایت ہے سنجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے طلب کیا علم کو اسکی لگے گناہوں کا کفارہ ہو گیا **ف** یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے اور ابو داود کا نام نفیع اعمی ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوتی ہیں عبداللہ بن سنجرہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ انکے باپ کی **باب** فی کتمان العلم باب کتمان علم کے مذمت میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من النار ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کیا جاوے اُس علم سے کہ جانتا ہی اُسکو پھر چھپاوے اُسکو لجام لگائی جاویگی اسکو قیامت کے دن آگ سے **ف** اسماعیل بن جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کے حسن ہے **متترجم** مراد اس سے بقول علما علم ضروری ہے اور چھپانا اُسکا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانیوالا نہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ تر براہی اور روایت کیا ہی اس حدیث کو احمد اور ابو داود نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انس سے **باب** ما جاء فی الاستیصاء بمن یطلب العلم باب طالب علم کے خیر خواہی اور مرحبا کہنے کے بیان میں **عن** ابی مروان قال کنا نأتی ابا سعید فیقول مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الناس لکم تبع وان رجالا یأتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیرا ترجمہ روایت ہے ابی مروان سے کہا کہ ہم آتے تھے ابو سعید کے پاس لینے علم حدیث کے لئے سو وہ فرماتے تھے مرحبا ہے تمکو موافق وصیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیئے اپنی اصحاب سے کہ لوگ تمہاری تابع ہیں اور بہت سے مرد آئینگے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنیکو دین کے پھر جب تم پاس آویں پس طلب کرو اُنکے لئے خیر کو یعنے اُنکو نصیحت و وعظ کرو اور شیرین زبانی سے اُنکی دلجوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں **ف** علی بن عبداللہ نے نقل کیا کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہرون عبدی کو اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے ابی ہرون عبدی سے یہاں تلک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہرون کا نام عمارہ بن جوین ہے **متترجم** عمارہ بن جوین بجیم مصغر کنیت اُنکی ابو ہرون عبدی ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں متروک الحدیث ہے راوی اور بعض محدثین نے اُنکے تئیں منسوب کیا کذب کیطرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے مرے سنہ ۱۳۴ میں (تقریب) **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یأتیکم رجال من قبل المشرق یتعلمون فاذا جاؤکم فاستوصوا بھم خیرا قال فکان ابو سعید اذا رآنا قال مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئینگے تمہارے پاس مشرق کیجانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنیکو پھر جب وہ تم پاس آویں تو بھلی بات کہو اُنکے لئے سو ابو سعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب ہمیں دیکھتے تھے مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتی ہم مگر ہرون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں **باب** ما جاء فی ذھاب العلم باب علم کے بیان میں **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نکریگا علم کو اسطرح کہ ایکبارگی چھین لیوے اُسکو لوگوں سے بلکہ قبض کریگا علم کو ساتھ وفات دینے علما کے یہانتک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا بنالیوینگے لوگ جاہلوں کو سردار سو اُنسے پوچھینگے اور وہ فتوی دینگے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہونگے اور اُنکو بھی گمراہ کرینگے **ف** اس باب میں عائشہ اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **عن** ابی الدرداء قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ھذا اوان یختلس العلم من الناس حتی لا یقدروا منہ علی شیء فقال زیاد بن لبید الانصاری کیف یختلس منا وقد قرأنا القرآن فواللہ لنقرئنہ ولنقرئنہ نساءنا وابناءنا قال ثکلتک امک یا زیاد ان کنت لاعدک من فقہاء اھل المدینۃ ھذہ التوراۃ والانجیل عند الیھود والنصاری فما ذا تغنی عنھم قال جبیر فلقیت عبادۃ ابن الصامت فقلت الا تسمع ما یقول اخوک ابو الدرداء فاخبرتہ بالذی قال ابو الدرداء قال صدق ابو الدرداء ان شئت لاحدثنک باول علم یرفع من الناس الخشوع یوشک ان تدخل مسجد الجامع فلا ترای فیہ رجلا خاشعا ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتہ سو نظر کی آپنے آسمان کی طرف پھر فرمایا ایسا وقت ہے کہ چھینا جاتا ہے علم آدمیوں سے یہانتک کہ نہ قادر ہونگے اُسمین سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائیگا ہم سے علم اور ہم نے پڑہا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم پڑہینگے اور پڑہاوینگے اپنے عورتون کو اور لڑکون کو لیے یہی سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہیگا تو فرمایا آپنے رو دی تجھپر ہان تیرے امی زیاد مین تجھکو مدینہ کے سمجھدارون مین گنتا تہا یہہ توراۃ و انجیل کیا یہود و نصاریٰ کے پاس نہین مگر کیا کام آتی ہے اُنکو کہا جبیر نے سو ملا مین عبادہ بن صامت سے اور کہا مین نے سُنا تنے کہ کیا کہتے ہین بہائی تمہارے ابوالدرداء اور خبر دی مین نے اُنکو ابوالدرداء کی قول کی تو کہا اُنہون نے کہ سچ کہا ابوالدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کر دنمین تجھسے کہ علم سے پہلے جو چیز اُٹھیگی لوگون کی پاس سے وہ خشوع ہی قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہوویگا تو جامع مسجد مین اور نہ دیکھیگا تو اُسمین کوئی مرد خاشع ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مجاعہ بن صالح ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو اُنسی اُنمین مگر یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کیے معاویہ بن صالح نے مانند اُسکی اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے عوف بن مالک سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اُسکا اور نہ باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اُسکے مساجد اُنکے آباد ہین بیعنی بظاہر ہین اور چونہ گچ کی ہوئین اور منارہ دار ویران ہین ہدایت سے یعنے ہدایت کا نام نہین لیتے اُنکے بدترین خلایق ہین تجھسے ادیم سماکی اُنہین سے نکلتا ہی فتنہ اور اُنہین کی طرف عود کرتا ہے روایت کیا اِسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابن جناب سے مروی ہے کہ اُنہون نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے ابا عبداللہ کیا علامت ہے لوگون کی ہلاک کے کہا اُنہون نے کہ ہلاک ہونا علما کا اور سلمان سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا ہمیشہ رہینگی لوگ خیر کے ساتہ جبتلک کہ باقی رہین اگلے یہانتک کہ تعلیم پالیوین پچھلے اور اگر ہلاک ہوجاوین اگلے قبل اسکے کہ تعلیم پالیوین پچھلی تو ہلاک ہوگئے لوگ ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا اُنہون نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا ہمنے کہا نہین اُنہون نے فرمایا ذہاب علم کا ابوالدرداء سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا کیا ہے علما کو میں دیکھتا ہون کہ چلے جاتے ہین اور جاہل لوگ حاصل نہین کرتے اُنسے علم کو سو حاصل کرو علم کو قبل اسکے کہ اُٹہایا جاوے اسلئے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور اُنہین نے فرمایا کہ آدمی عالم ہین یا متعلم اور اسکے بعد پہر کچھہ خیر نہین اور اُنہین نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر مین برابر ہین اور انکے سوا اور لوگون مین کچھہ خیر نہین اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا صبح کرتو عالم یا متعلم یا مستمع ہوکر اور مت ہو چوتہا کہ ہلاک ہوجاویگا اور حضرت عمر نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانی لگے حضرت عمر کے وقت مین تو فرمایا آپنے ای گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنے بچو تعمیر سے بیشک اسلام نہین ہے مگر جماعت سے اور جماعت نہین مگر امارت سے اور امارت نہین مگر اطاعت سے پہر جو سردار ہوا اپنے قوم کا دین کے سمجھہ پیدا کرکے وہ سرداری اُسکی اور لوگون کے حیات ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھہ دین کے وہ سرداری اُسکی اور لوگون کے ہلاکت کا سبب ہے رکلہا فی الدارمی **باب** فِیمَنْ یَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْیَا باب علم سے دنیا طلب کرنیکی مذمت مین **عن** کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ ترجمہ روایت ہے کعب بن مالک سے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو طلب کرے علم اسلئے کہ فخر کرے اُسکے ساتہ علما مین یا تکرار کرے اُسکے ساتہ سفہا سے اور متوجہ کرے اپنی طرف مونہہ لوگون کے داخل کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ مین ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ کچھہ ایسے قوی نہین نزدیک محدثین کے کلام کیا ہی اُنمین حافظہ کیطرف سے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکہے دین کا کوئی علم غیر خدا کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اُس سے غیر خدا کا تو ڈہونڈہ لی جگہہ اپنی دوزخ مین مترجم یہ فرمانا حضرت کا معنے اُسکے یاد رہا ہے یا خبر ہے **باب** فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ باب تبلیغ احادیث کے فضیلت مین **عن** أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ نَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ ترجمہ روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت صحابی مروان کی پاس سے دوپہر کے وقت مین اُنکو سو کہا ہمنے کہ نہین بلایا تہا اُنکو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو کہڑے ہوی ہم اور پوچہا ہم نے زید بن ثابت سی تو کہا اُنہون نے کہ ہان پوچہین ہم سے کتنی ہی چیزین کہ سُنی تہین ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر بیان کی اُنمین سے ایک روایت کہ سُنا مین نے رسول خدا

علم سے طالب دنیا کے نکلنے کی وقت

تبلیغ احادیث کی فضیلت

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے تازہ رکھی اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ سنی ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اُسکو یہانتک کہ پہونچادیوے اُسکو دوسرے کو اسلئے کہ بہت سی اُٹھانیوالی فقہ کے لیجاتی ہین فقہ کو اپنے سے بھی زیادہ فقیہ کے پاس اور بہت سے فقہ کے اُٹھانیوالے خود فقیہ نہین ہین ف اسبا بین عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدرداء اور انس سے یہہ روایت ہے حدیث زید بن ثابت کے حسن ہے مترجم اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اُسکے جاننے اور تحقیق سے آدمی عند اللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اسمین کہ بعد زمانہ صحابہ کے تابعین مین بکثرت فقہا ہونگے اور احادیث جمع کرینگے اور حفاظت کرینگے اور مدیطولی اور کعب علیا اس علم مین حاصل کرینگے اور امور دینیہ مین تفقہ اور تدبر اُنہین عنایت ہوگا اور دعا آخر ہے اسمین تمامی خادمان حدیث کو کہ ہمارے اُنکے چہرے تروتازہ رہینگے اور قلوب مسرور اور چشم پُرنور الحمد للہ علے ذلک اللھم اجعلنا منھم بفضلک وکرمک آمین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تروتازہ رکھی اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ سُنے ہم سے کوئی بات اور پہونچادے اُسکو جیسا کہ سنا ہی اُسی اس لیے کہ بہت سے لوگ کہ جنکو حدیث پہونچگی زیادہ یاد رکھنی والی ہونگے سُننے والی سے **مترجم** اس حدیث مین دعای خیر ہے تمام المحدیث کے لئے اور دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقبول ہے اور بشارت ہی اسکے کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون مین حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہونگے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ وحراست کاملہ جمع کرینگے اور اُنکے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا **باب ۵** فی تعظیم الکذب علے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب حضرت پر جھوٹ باندھنے کی مذمت مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے جھوٹ باندھا مجھپر وہ اپنی جگہہ ٹھہونڈلی دوزخ مین **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت جھوٹ باندھو مجھپر اسلئے کہ جسنے جھوٹ باندھا مجھپر داخل ہوگا دوزخ مین ف اسبا بین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعد بن زید اور عبداللہ بن عمرو انس اور جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ اور عبداللہ بن عمر اور مغیرہ اور اوس ثقفی سے بھی روایت ہے حدیث علی بن ابی طالب کے حسن ہے صحیح ہے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے کہ منصور بن المعتمر ثابت ہین اہل کوفہ مین اور کہا وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام مین کبھی جھوٹ نہ بولا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے جھوٹ باندھا مجھپر گمان کرتا ہون مین کہ فرمایا قصداً وہ ٹھہونڈلی اپنا گھر دوزخ مین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنے زہری کے روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے انس سے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** ابن صلاحی کہا ہے کہ حدیث من کذب علی متواتر ہے اور نہین ہے احادیث مین کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہونچی ہو تواتر مین اسکے برابر اسلئے کہ ناقلین اُسکے صحابہ سے ایک جم غفیر ہین یہانتک کہ بعضون نے کہا ہے کہ راوی اسکے ساٹھ اصحاب ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی اُسمین داخل ہین اور پھر اسیطرح عدد اُسکے رواۃ کے ہر قرن مین بڑھتے گئی (کذا فی المرقاۃ والطیبی) **باب ۶** فی من روی حدیثا وھو یری انہ کذب باب احادیث موضوعہ کے روایت کے مذمت مین **عن** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹون مین کا ایک جھوٹا ہے ف اسبا بین علی بن ابی طالب اور سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے شعبہ نے حکم سے انہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہون نے سمرہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور روایت کیے اعمش اور ابن ابی لیلی نے حکم سے انہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہون نے علی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلی کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح تر ہے کہا پوچھا مین نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے جسنے کنیت ابو محمد ہے مراد اسکی جو فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹون مین کا ایک جھوٹا ہے اور کہا مین نے کہ جسنے روایت کیے کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند مین اُسکی کچھہ غلطی ہے تو مین خوف کرتا ہون کہ داخل ہوگیا وہ وعید مین اس حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مین نے کہا جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کردیتے ہین یا بدل دیتے ہین اُسکے اسناد کو تو وہ بھی داخل ہوگا اسی وعید مین اور یہ سب تقریر تھے سائل کے پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہین یہ لوگ جنکا تم نے ذکر کیا داخل نہین اس وعید مین بلکہ وہ دراصل

حضرت پر جھوٹ باندھنے کی مذمت

حدیث موضوع کے روایت کرنے کی مذمت

جو روایت کرے ایسی حدیث کہ نہین جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی کچھہ اصل اور روایت کردیوے آنحضرت کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص اس وعید مین مترجم اس وعید مین داخل ہین جو لوگ کہ احادیث موضوعہ بر سر وعظ بیان کرتے ہین یا ترغیب و ترہیب کے لئے جھوٹی حدیثین بناتے ہین جیسے انگلیان چومنے کی روایت وقت اذان کے یا التفات محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابر محققین نے اُسکے وضع پر تصریح کردی ہے اور اسیطرح موضوع ہین وہ حدیثین کہ فضائل سورتین صاحب کشاف نے ہر ہر سورت کے ذیل مین نقل کردی ہین اہل علم کو لازم ہے کہ انکو روایت نکرین **باب** وَمَا يُنْهَى عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب استماع حدیث کے آداب مین

عن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ وَغَيْرُهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِّمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر اور سالم سی وہ دونون روایت کرتی ہین عبید اللہ سی وہ ابو رافع سے اور ابو رافع کے سوا اور راویون نے اسکو مرفوع کیا یعنے یون کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤن مین تم مین سے کسیکو تکیہ لگائی ہوے اپنی مسند پر کہ آوی اُسکو حکم میرا کہ امر کیا ہو مین نے یا نہی کے ہو اُس سے اور وہ کہنے لگے کہ مین نہین جانتا جو کچھہ اللہ کے کتاب مین پائینگے ہم تابع ہونگے اُسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا بعضون نے سفیان سے اُنہون نے ابن المنکدر سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا سالم ابی النضر نے عبید اللہ بن ابی رافع سی اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اِس حدیث کو علیحدہ تو جدا کردیتے حدیث محمد بن منکدر کے سالم کی حدیث سے اور جب جمع کردیتے دونون روایتون کو اسی طرح روایت کرتے اور ابو رافع مولا ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اُنکا اسلم ہے

عن الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہونچی گی آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائی ہوگا اپنی مسند پر اور کہنے لگیگا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کے کتاب ہے پھر ہم جو اُسمین حلال پائینگے اُسکو حلال کہینگے اور جسکو حرام پاوینگے اُسکو حرام کہینگے اور بیشک جسکو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو اُنپر اور سلام حرمت مین اُس چیز کے مانند ہی جسکو اللہ نے حرام فرمایا **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے **مترجم** ان حدیثون مین بڑی تنبیہ ہی مقلدان متعصبین کو اور اُن لوگونکو کہ آراء رجال کو ترجیح دیتی ہین احادیث مطہرہ پر اور آحاد امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سی مخالفت رکھتی ہین اُنکو توجیہات بارده سے مزین کرکے قبول فرماتی ہین اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کیا چاہتے ہین معاذ اللہ من ذلک **يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ** حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے اُنکو وصیت کی ہی کہ جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤ تو ہمارے اقوال کو دیوار جدار پھینکدو اور بالکل اُن سی قطع نظر کرو چنانچہ محی السنہ نے نقل کیے حدیث ابی رافع کے اور کہا کہ اِس حدیث مین دلالت واضحہ ہی کہ حاجت نہین عرض کرنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب اللہ پر اسلئے کہ جب ثابت ہوگئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کوئی چیز پس وہ حجت ہی امت پر بنفسہ حاجت نہین اُسکو کسی پر عرض کرنیکی مین کہتا ہون کہ جب حدیث کا عرض کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہوا بلکہ بجرد سماع اُسکا قبول کرنا اور ماننا چاہیئے تو غیر کتاب پر عرض کرنیکی بدرجہ اولی حاجت نہین مگر یہ کہ عرض کرنا کسی حدیث کا اِس نظر سے ہو کہ معلوم ہوجاوے کہ یہ صحیح ہے اِسمین کچھہ مضائقہ نہین پھر اللہ کے طرف شکایت ہے اُن لوگون کے کہ جنکے خیال خام مین یہ امر مستقر ہی کہ احادیث صحیحہ متحاجر ہین بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کیے جاوین قول امام پر جسکے ہم تابع ہین سو اگر اُنہون نے قبول کیا تو لائق حجت ہین اور نہین تو نہین سو اُنکے عقیدہ باطل مین یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حجت نہین بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سو جہلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہین ہوتی اُنکے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتی ہین یہ امور قول امام سی اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کررہے تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا لا یاتی الا بخیر کہ بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہی کتب حکمت مین کہ اُسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ مین تجھی سُناتا ہون حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تو مجھے سُناتا ہی بات اپنی صحیفہ کے اور دوسری روایت مین ہی کہ غصے ہوگئے عمران یہانتک کہ سرخ ہوگئین اُنکی دونون آنکھین اور کہا کہ کبھی نہ دیکھہ ہونگا مین تجھے اِس حال مین کہ مین روایت کرتا ہون تیرے آگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تو درمیان مین لاوے اور بات اِنتہی اور مستنبط ہوتی اِس حدیث سے شناعت اور بُرائی اُسکی جو کہتا ہے حدیث سنکر کہ یہ موافق نہین ہے فقہ ابو حنیفہ کے مثلاً یا نقل کردیتا ہی اُسکی خلاف مین قول کسیکا چہ جائی کہ وہ مرتکب ہو اِس خطائی کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہین حدیث نہین جانتے یا اسیطرح کی اور گستاخی اور بی ادبی بات کہی اور اِس زمانہ

استماع حدیث کے آداب کا بیان

پر فتن ہین تو یہ عادت ہوگئی ہے اکثر طلبۂ علم کی اور دیدن ٹھہیر گیا ہی خواص کا عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہئے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو نقل کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھے تائید اسکے مگر خفا ہوئی اسپر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا اسپر اسلئے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث مین قول کسی کا مشغول کرنا ہی سماع کا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے غیر کیطرف اور لانع ہونا ہی تفکر اور تدبر سے آپکے کلام نور التیام مین اور متفرق کرنا ہے اُنکے قلبۂ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈالدینا ہی اُن انوار مین کہ جو آنحضرت کے قول مین توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہوتے تھی اور محروم کرنا ہے اُن برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ اُنکے کی حدیث مطہر کی طرف اُنکے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہوتے ہے پس انہین وجود سے عمران نے نام رکھا اسکا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے کہ جو ناطق ہین وحی الٰہی کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو جنایت بادیہ اور خطا ظاہر یہانتک کہ سرخ ہوگئین اُنکے آنکھین اور غیرت کھائی اُنہون نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سو ادب پر ناقل کے پھر کیا حال ہے اُس شخص کا جو نقل کردیتا ہے احکام حلال و حرام مین صاحب وحی کے مقابلہ مین قول مخالف زید و عمر کا اور کیا فضیحت ہوتی اُسکی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم مین مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہہ کہکر کہ بشیر منافق نہین ہے یعنے مؤمن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اُسی منافق سمجھا ہے پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو مظنہ نفاق کا ہوجاوے کہ جسمین کسیطرح کی مخالفت حدیث نہ تھی تو کیا حال ہوتا اگر وہ سختی گستاخیان اور بے ادبیان متعصبین نہ مان کی کہ کوئی کہتا ہے قال قال ہمیارا ست مرا قال ابو حنیفہ در کار است اور کوئی کہتا ہی اس حدیث کو ہمارے امام نے نہین لیا ہم کیونکر عمل کرین اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانین حدیث کیا ہی ہمکو فقہ کافی ہے یا قول امام کافی ہے معاذ اللہ من ذالک کلہا وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جب اُنہون نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اُس چیز سے کہ جسکو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباس نے کہا کیا وضو کرین ہم گرم پانی سے تو کہا ابو ہریرہ نے ای ابن اخی جب تو سنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو باتین مت بنا یعنے بلا عذر قبول کر اور تقریر مین مت چہانٹ رواہ الترمذی اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اُنہون نے جب روایت کیا قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا ہے آپنے جب کوئی سو کر اُٹھے تو نہ ڈبوے ہاتھہ اپنا برتن مین جب تک کہ نہ دھولے اُسے تین بار تو کہا قین الشجعی نے کہ کیا کرین ہم مہراس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہ نے نعوذ باللہ من شرک یعنے خدا کی پناہ تیری فساد اور مہراس ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اُسی کوئی اُٹھا نہین سکتا اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہ نے کہ ای ابن اخی جب سُنی تو حدیث تو باتین مت بنا اسمین اشارہ ہے کہ جب حدیث سنی تو اُسکے مقابلہ مین معانی قیاسیہ لاوی اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور نفوس قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نکری اور اسطرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہین کہ اگر جمع کیجاوین تو اُسکے لئے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین و غیرہم سے بھی ایسی اقوال بہت مروی ہین چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہر ایک شخص کہ بعض قول اُسکا خوش ہوگا اور بعض قول اُسکا اُسپر پھیر دیا جاویگا یعنے قابل قبول نہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کیطرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کے کوئی کتاب فقہ مین اور حفظ کیا اُن سے لوگون نے جو حفظ کیا سفیان ثوری اور اُن سے عرض کے ایکبار لوگون نے کہ کیون نہین تصنیف کرتے آپ فقہ مین تو فرمایا اُنہون نے کسکے مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگی یا اُسکے رسول کے کلام کے آگی اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہینگے جبتک کہ اُنمین طالبان حدیث ہونگے پھر جب طلب کرینگے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جاوینگے اور امام شعرانی نے کہا منہج مین کہ اجماع اُمت ہے اسپر کہ سُنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہین ہے کتاب حاکم سُنت پر انتہی یعنے کتاب اللہ اور حدیث مین اگر تعارض ہو بادی النظر مین تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اسلئے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اُسکی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اترکوا قولی بقبول الرسول صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چھوڑدو میرا قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے آگے اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتی تھی جب صحیح ہوجاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور فرماتی تھی جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو یہنیک وہ کلام میرا دیوار پر دہ اخلاصۃ ما فی الدراسات

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب کتابت علم کے کراہت مین

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا رواہ مسلم روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہون نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہمکو یعنے ابتدائی اسلام مین ۵ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سند و سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اسکو ہمام نے زید بن اسلم سے مرفوعاً یعنے ابتدائی اسلام مین حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن مین مجادی اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہوجاوے تو جو کچھہ لکھا ہو سو لوگ قرآن جاننے لگین پھر آخر مین جب صحابہ محیط اور فقیہ ہوگئی اور وحی متلو اور غیر متلو مین فرق بین جاننے لگے تو آپنے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دے

تب بھی بعض احادیث بسبیل ندرت کتابت میں آئی نہ یہ کہ تدوین انکی شروع ہوجائی **باب** فی الرخصۃ فیہ باب کتابت حدیث کی رخصت میں **عن** ابی ھریرۃ قال کان رجل من الانصار یجلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث فیعجبہ ولا یحفظہ فشکی ذالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی لاسمع منک الحدیث فیعجبنی ولا احفظہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعن بیمینک وامأ بیدہ للخط ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ تہا ایکمرد انصار سی کہ بیٹہتا تہا مجلس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سنتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین اور پسند آتی تہین اور یاد نہین رہتی تہین سو شکایت کیے انحنی اپنی یاد نہنی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین سنتا ہون آپکی حدیثین اور مجہی اچہی لگتی ہین اور یاد نہین رہتین مجہکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد لی تو اپنے دہنی ہاتہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتہ سی لکہنے کے طرف **ف** اسباسین عبداللہ بن عمر سی بہی روایت ہے اس حدیث کی اسناد کچہہ قایم نہین یعنے قوی نہین سنا مین سے محمد بن اسمٰعیل سے فرماتی تہی کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وذکر قصۃ فی الحدیث فقال ابو شاہ اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا لابی شاہ وفی الحدیث قصۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث مین یعنی خطبہ کے تقریر بیان کے تو کہا ابو شاہ نی لکہوا یحیی مجہکو یا رسول اللہ تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکہدو ابو شاہ کو اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے مانند اسکے **متر جم** پوری روایت صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے یون مروی ہے کہ فرمایا انہون نے جب فتح دی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو مکہ پر کہڑے ہوی آپ لوگون مین یعنے خطبہ پڑہنے کو اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر پہر فرمایا کہ اللہ تعالی نی روکا کلہ سی اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اسپر اپنے رسول کو اور مومنونکو اور وہ حلال نہین ہوا کسیکے لئی قبل میرے اور میرے لئے بہی حلال ہوا کیسا عت کے اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسیکے لئی سو نہ بہگا یا جاوے شکار اسکا اور نہ توڑا جاوے کانٹے دار درخت اسکا اور حلال نہین گر یہی چیز اسکی اٹہانا مگر اسکو جو بتاتا ہے اور جسکا کوئی عزیز مارا جاوے وہ دو امر مین مختار ہی یا دیت لیوے یا قصاص مین قاتل کو قتل کری سو عباس نے عرض کی مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اسکو اپنی قبور اور بیوت مین ڈالتی ہین تو فرمایا آپنی کر خیر اذخر کے اکہاڑنیکا مضائقہ نہین سو کہڑے ہوے ابو شاہ کہ ایک مرد تہی یمن کے اور عرض کی انہون نے کہ مجہے لکہوا دیجی یا رسول اللہ تو فرمایا آپنی لکہدو ابو شاہ کو دیتے کہا ہے اوزاعی سے پوچہا کہ کیا چیز وہ لکہواتی ہے کہا انہون نے یہی خطبہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ مین پڑہا انہی پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر احادیث کیے اور آیہ آخر امر تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پس نہی اول منسوخ ہی جیسا ہم نے باب گذشتہ مین اشارہ کیا تہا طرف اسکی **عن** ہمام بن منبہ قال سمعت اباھریرۃ یقول لیس احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حدیثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی الا عبداللہ بن عمرو فانہ کان یکتب وکنت لا اکتب ترجمہ روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے ابو ہریرہ سے کہ وہ کہتے تہے کہ کوئی نہین ہے اصحاب سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مجہہ سی زیادہ حدیث جاننی والا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکہتے تہے اور مین نہ لکہتا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہین اپنی بہائی سے تو انکے بہائی کا نام ہمام بن منبہ ہے **باب** ما جاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل باب بنی اسرائیل سے روایت کرنیکے بیان مین **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ مجہہ سی اگرچہ ایک آیت ہو یعنے غائبین کو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے اس امر سے کہ انمین کچہہ حرج نہین اور جو مجہپر جہوٹ باندہی قصداً وہ اپنی جگہہ ٹہہراوے لے دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہم سے محمد بن بشار نی انہون نے ابو عاصم سی انہون نے اوزاعی سے انہون نے حسان بن عطیہ سی انہون نے ابی کبشہ سلولی سے انہون نے عبداللہ بن عمرو سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** قولہ پہنچاؤ مجہہ سے اگرچہ ایک آیت ہو ظاہر اس سے مراد آیات کلام اللہ ہین اور احادیث بہی لیعنی داخل ہین اسلئے کہ جب قرآن باوجود اسکے کہ مشہور و منتشر ہے اور حافظین اور ناقلین اسکے بہت ہین اور رب العالمین نے اسکی حفاظت کا وعدہ بہی کیا ہے اسکے پہنچانیکا حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجۂ اولی ضرور ہوا یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہی خواہ قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو معنے حدیث یہ ہونگے کہ پہنچاؤ مجہہ سے اگرچہ ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالی خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہی کہ وہ تفسیر کتاب پر ہے تو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے الخ یعنے حکایت کرو اور خبر دو ان چیزون کی کہ ان سے سنتے ہو اور نہ انکو روایت کرنین اس خیال سے کہ حمل روایت مین احتیاط

واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر شرط رہی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابط سے لازم ہے اور چونکہ قبل اسکے تواتر کے چڑھنے اور اسکے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود و نصاریٰ متحیر ہیں چنانچہ جابر سے یہ مضمون مروی ہے اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال انکے اُسنے نقل کرو اور اُسنے عبرت چاہو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرایع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سے منسوخ ہو چکے ہیں اور اگر انکی سند متصل انبیاء تک ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسے عقیدہ کی کہ اسکے لئے شریعت محمدیہ کافی ہے کذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ باب تعلیم خیر کرنے والے کے اجر میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکمرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپکے پاس سواری کہ سوار ہو کر اُسپر سو جیسے یا آپ نے اُسکو ایسے شخص کے پاس کہ سواری تھی اُسنی اُس شخص کو اور خبر دی اُسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپ نے بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنیوالے کے ہے **ف** اسباب میں

ابی مسعود اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انس رضی اللہ عنہ کے روایت ہے کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں **عن** اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اَبْدَعَ بِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اُسنے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اُسکی پاس اور سواری دی اُسنی اُس شخص کو تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دلالت کرے کسی چیز پر اُسکو ثواب ہے مثل کرنیوالے کے یا فرمایا مثل عامل کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن یاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کی ہے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے عبداللہ بن نمیر سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی عمرو شیبانی سے اُنہوں نے ابی مسعود سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور کہا اسمیں مثل اجر فاعلہ اور شک نکیا اسمیں **عن** اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرو تاکہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بریدبن عبداللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں کہ روایت کی اُسنی ثوری اور سفیان بن عیینہ اور بریدبن کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹی ہیں ابی موسیٰ اشعری کے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ سے مگر یہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اُسکے خون سے اور اسلئے ہی کہ اُسنے پہلے راہ ڈالی قتل کے اور عبدالرزاق نے کہا سَنَّ اور معنی اَسَنَّ اور سَنَّ کے ایک ہی ہیں اور اسس کے معنے بنیاد ڈالی اُسنے یعنے قتل ناحق کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فِيْ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى فَاتُّبِعَ باب اُس شخص کے ثواب میں جسنے ہدایت کیطرف بلایا اور لوگوں نے اُسکی تابعداری کی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ يَتَّبِعُهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہ بلایا لوگوں کو ہدایت کیطرف اُسکو ثواب ہوگا مانند ثواب اُن لوگوں کے جنہوں نے اُسکی فرمانبرداری کی بغیر اسکے کہ اُنکے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنے اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ غیب سے دعوت کرنیوالیکو مانی والونکی برابر ثواب دیگا یہ نہیں کہ اُنکے ثواب سے کاٹ کر اُسی دیا جاوے اور جسنی بلایا ضلالت کیطرف اُسکو گناہ ہوگا اُن لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اُسکی بات مانی نہ گھٹیگا اُنکے گناہوں سے کچھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** جسنے بلایا لوگوں کو ہدایت کے طرف یعنے ایمان و توحید اور اتباع حدیث کیطرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور پہلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سی اور صرف اموال و بذل سعی لساناً و جناناً اُسکو اجر ہے قیامت تلک اُن سبکا جتنے تابع ہوں اُسکے اور قبول کریں اُسکی دعوت کو اور داخل ہیں اسمیں محدثین بارکت کہ اُنکی تالیف سی ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک اُنکے ثمرات اور برکات سے سارا اُمت مالا مال ہے اور شامل ہیں اسمیں مجتہدین اُمت کہ جنکے استنباطات صحیحہ سی ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک اُنکے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوشحال ہے اور اسیطرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت اور متبع سنت کو اس بشارت سی اپنے حوصلہ کی موافق اور سعی کے مطابق

تعلیم خیر کے اجر کا بیان

اس شخص کے ثواب کا بیان جسنی ہدایت کیطرف لوگوں کو بلایا اور لوگوں نے اُسکی تابعداری کی

حصہ ہی تو لہ جسنی بلایا ضلالت کیطرف یعنی بدعت نکالکر سنت مٹائی ظلم وجور وجفا کی رسم ڈالی یا فعال شرکیہ امت مین پھیلائی امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جوریہ لوگون کو سکھائی فسق وفجور کی ترغیب کذب وزور کے ترخیص محدثات امور کی ترئین لوگون کے ذہن نشین کی سنے اپنی بارگناہ کی ساتھ اپنی اتباع کا بھی وبال ونکال بارگردن کیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا معاذ اللہ من ذلک اور داخل ہے اس وعید مین ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات وخطیئات **عن** جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن سنۃ خیر فاتبع علیھا فلہ اجرہ ومثل اجور من اتبعہ غیر منقوص من اجورھم شیئا ومن سن سنۃ شر فاتبع علیھا کان علیہ وزرہ ومثل اوزار من اتبعہ غیر منقوص من اوزارھم شیئا **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہوے اُسکے اُس طریقہ حسن مین سو اُسکی لیئے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اُسکے تابعون کے مانند بغیر اسکے کہ گھٹایا جاوے اُنکے ثوابون سے کچھ اور جسنی نکالا برا طریقہ اور لوگون نے تبعداری کی اُسکی ہوگا اُسپر بوجہ اُسکے عمل کا اور بوجہ اُن لوگون کا کہ تابع ہوی اُسکے بغیر اسکے کہ گھٹایا جاوے اُنکے بارگناہ سے کچھ **ف** اسا بین حذیفہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سندون سی جریر بن عبد اللہ سے اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبد اللہ سی اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبید اللہ بن جریر سی بھی اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** قولہ احیا طریقہ پھیلایا دیا یعنے کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات وخیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کروا دیا اور رواج دیدیا کہ لوگ اُسکی خوگر اور معتاد ہوگئے اور یہ مراد نہین کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اسلیے کہ حضرت نے دوسری حدیث مین فرمایا ہے شر الامور محدثاتہا پھر طریقہ محدث کو حضرت سنت حسنہ کیونکر فرمائینگے قولہ اور جسنے نکالا برا طریقہ یعنے احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اُسپر قیامت تک کے تابعون کا وبال پڑیگا اسمین بڑی تہدید ہی جہلہ صوفیہ کو اور طلبہ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزارہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہین اور اُنکے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہین اور رسوم شائعہ کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل واکمل جانتے ہین اور اعراس واعیاد مین اُنکا اجرا موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہین **باب** الاخذ بالسنۃ واجتناب البدعۃ باب سنت اور بدعت کے بیان مین

عن العرباض بن ساریۃ قال وعظنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بعد صلوۃ الغداۃ موعظۃ بلیغۃ ذرفت منھا العیون ووجلت منھا القلوب فقال رجل ان ھذہ موعظۃ مودع فماذا تعھد الینا یا رسول اللہ قال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم یرے اختلافا کثیرا وایاکم ومحدثات الامور فانھا ضلالۃ فمن ادرک ذلک منکم فعلیہ بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ **ترجمہ** روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ جوش مین آگئین اُس سے آنکھین بہنے ہم سب رونی لگے اور کانپ گئے اُس سے دل یعنے خوف خدا سے سو عرض کی ایکنے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونیوالی کے ہے سو کیا وصیت فرماتی ہین آپ ہمکو ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے وصیت کرتا ہون مین تمکو اللہ سے ڈرنیکی اور بات سُننی اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اسلیے کہ جو زندہ رہیگا تم مین سے دیکھیگا اختلاف کثیر سو جو تم نکلے ہوئی کامون سے اسلیے کہ نئی کام پر چلنا گمراہی ہے سو جسنی پایا تم مین سے اُسوقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفای راشدین ہدایت والون کی سنت کو مضبوط پکڑو اُسکو ڈاڑھون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ثور بن یزید نی خالد بن معدان سے اُنہون نے عبد الرحمن سے اُنہون نے عرباض سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کیہے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگون نے کہا اُنہون نے کہ روایت کیہے ہمسے ابو عاصم نے اُنہون نے ثور بن یزید سی اُنہون نے خالد بن معدان سے اُنہون نے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے اُنہون نے عرباض بن ساریہ سی اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور عرباض بن ساریہ کنیت ابو نجیح ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے اُنہون نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے **عن** کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال بن الحارث اعلم قال علم یا رسول اللہ قال انہ من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی کان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ ورسولہ کان علیہ مثل اثام من عمل بھا لا ینقص ذلک من اوزار الناس شیئا **ترجمہ** روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سی روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ دادا اسکے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض

کی انہوں نے کہا جانتا ہوں میں اے رسول اللہ کے فرمایا آپ نے بیشک جس نے زندہ کیا ایک سنت میری سنتوں سے کہ مرگئی ہو وہ بعد میرے ہوگا اسکو ثواب اُن لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اُسپر بغیر اسکے کہ گھٹے اُن کے ثوابوں سے کچھ اور جسنے نئی بدعت نکالی گمراہی کے کہ نہیں پسند کرتا اُسکو اللہ اور رسول اُسکا ہوگا اُسپر وبال اور گناہ مثل گناہوں اُن لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اُسپر کہ گھٹی گمراہی کے گناہوں سے کچھ ف یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیسیٰ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ مٹی ہیں عمر بن عوف مزنی کے حدیث انس بن مالک قال قال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی لیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال لی یا بنی وذلک من سنتی ومن احیا سنتی فقد احبانی ومن احبانی کان معی فی الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے میرے مٹی اگر قدرت رکھی تو اس امر کے کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہووے تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسیکی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے اور جسنے زندہ کیا میری سنت کو اُسنے زندہ کیا مجھکو اور جسنے زندہ کیا مجھکو ہوگا میرے ساتھ جنت میں ف اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ اُنکے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہدیتے ہیں اُس روایت کو جسے اور راوی سو قوف روایت کرتے ہیں سنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کیے ہے علی بن زید نے اور وہ رفاعی تھے یعنے موقوف روایتوں کو مرفوع کردینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کے انس سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کیے عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے اُنہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اُسمیں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسمٰعیل بخاری سے تو نہ پہچانا اُنہوں نے سعید بن مسیب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس سے اور نہ غیر اُنکے سے اور انتقال کیا انس بن مالک نے سنہ ۹۳ ہجری میں اور سعید بن مسیب نے اُن کے دو برس بعد سنہ ۹۵ میں

باب فی الانتہاء عما نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب منہی سے احتراز کرنیکے بیان میں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترکونی ما ترکتکم فانما ہلک من کان قبلکم بکثرۃ سؤالہم واختلافہم علی انبیاءہم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو تم مجھے اُسپر جسپر چھوڑ دوں میں تمکو پھر جب بیان کروں میں تمسے کوئی چیز تو سیکہ لو تم اُسکو مجھ سے اور پکڑو اُسکو اسلئے کہ ہلاک ہوگئے تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنیکے سبب سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معنی حدیث کے چھوڑ دو مجھے اُسپر جسپر میں تمہیں چھوڑ دوں یعنے بغیر ضرورت کے مجھسے سوال نکرو اور جسکو میں حکم کردوں اُسکو بجالاؤ اور جس سے منع کروں اُس سے باز رہو اسلئے کہ ہر چیز کو جسنے سی احکام زیادہ ہونگے پھر اُنکی بجاآوری مشکل ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جسمیں سکوت کیا ہے اُسمیں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرت سوال سے جو بلا آئی سورۂ بقر میں مذکور ہے

باب ما جاء فی عالم المدینۃ

باب عالم مدینہ کی فضیلت میں عن ابی ہریرۃ روایۃ یوشک ان یضرب الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہونگے علم کو پھر نہ پاوینگے کسیکو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھکر ف یہ حدیث حسن ہے یعنے جو ابن عیینہ سے مروی ہے اور ابن عیینہ سے یوں ہی مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں کہا اسحٰق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام اُنکا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اُس سے مالک بن انس ہیں میں مصر حجم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت اُنکی ابوعبداللہ ہے پیدا ہوئے سنہ ۹۳ ہجرت میں اور حمل میں رہی تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور ستر ہیوں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنے لوگوں کو درس دینے لگے اور سچائی کی گئی اُنکے لئے امامت ابن خلکان نے کہا وفات پائی اُنہوں نے ربیع الاول میں سنہ ۱۷۹ میں بعمر مبارک اُنکی چورانوے سال کے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا ہے کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیزگار اور فقیہ اور محدث حجت آلہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین سے تھے ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی اُنسے یحییٰ اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے امام مالک نے فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہا ہے کہ میں نے ایک منادی کو سنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دیوے کوئی لوگوں کو سوا مالک بن انس اور ابن ابی ذئب کے اور تیسیر الوصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہیں میں ہیں شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ اُنکے نظیر ہیں اصحاب سے اور زیادہ اُنسی علم کو معین ہیں عیسےٰ قزاز اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ اُستاد ہیں

بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہین حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑھکر یحیی بن سعید نے کہا قوم مین کوئی اصح نہین امام مالک سے زیادہ امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتی تو علم اہل حجاز کا تشریف لیجاتا اور کہا کہ جہان علما کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہین اور استدر علم حدیث کا ادب انکی نظر مین تہا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتی ہین کہ ایکدن مین امام مالک کے محفل ملا یک منزل مین حاضر تہا اور وہ حدیث بیان کر رہے تہے اور اون کے کپڑو مین ایک بچھو تہا کہ اُسنے سولہ جگہ ڈنک مارا اور چہرہ انکا متغیر ہوجاتا تہا اور رنگ زرد ہوجاتا تہا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کا منقطع نکرتے تہے پہر جب فارغ ہوے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوے مین نے کہا ای ابا عبداللہ مین نے تمہارا عجب حال دیکہا انہون نے فرمایا ہان اور مجہے خبر کی اور کہا کہ مین نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور جعفر بن سلیمان سے لوگون نے کہا کہ امام مالک تمہارے بیعت کو کچہہ نہین سمجہتے سو وہ غضبناک ہوا اور انکو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتہ کہینچے یہانتک کہ شانہ انکا اتر گیا اور اسکے بعد انکی بزرگی اور عزت لوگون مین اور زیادہ ہوگئی چنانچہ اُس شانہ اُترنیکے عذر سے وہ ہاتہ نہ باندہ سکتی تہے نہ یہ کہنے کے دلیل سے متمسک ہون مگر افسوس ہے کہ یہ مدینہ پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا مین داخل ہوا امام مالک پر مرض موت مین انکو روتی دیکہا سو مین نے سبب رونیکا پوچہا انہون نے فرمایا کیون نہ روون البتہ مین دوست رکہتا ہون کہ جو فتوی مین نے اپنی رائی اور قیاس سے دیئے ہین ہر ایک کے عوض مین ایک ایک کوڑا مجہے دنیا مین کہا لیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاش کے مین نے کوئی فتوی اپنی رای سے نہ دیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے اُنکے کمال ورع اور تقوی اور احتیاط پر اللہ تعالے رحم فرماوے اُنپر اور بلند کرے درجہ اُنکے اعلے علیین مین اور داخل کرے اس فقیر کو اُنکے محبین اور مخلصین مین اور جگہ دے جنت الماوی مین معیت اُنکے آمین یارب العالمین

باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ

باب علم کے افضل ہونیمین عبادت سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ یعنے عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ ۞ یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سندسی ولید بن مسلم کے روایت سے

عَنْ قَیْسِ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ وَھُوَ بِدِمَشْقَ قَالَ مَا اَقْدَمَکَ یَا اَخِیْ قَالَ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُحَدِّثُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَۃٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَۃٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ اِلَّا فِیْ طَلَبِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا رِضًی لِطَالِبِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَلَا دِرْھَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِہٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ترجمہ روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایکمرد مدینہ سے ابی الدرداء کی پاس اور وہ دمشق مین تہے تو پوچہا ابو درداء نے کیون آئی تم ای بہائی میرے کہا اُسنے کہ مجہے خبر پہونچی ہے ایک حدیث کے کہ تم بیان کرتے ہو اُسی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو الدرداء نے کیا تم نہین آئی کسی اور حاجت کو اُسنے کہا نہین کہا ابو الدرداء نے نہین آئی تم تجارت کو کہا نہین کہا نہین آئی تم مگر اُس حدیث کے طلب کو پہر کہا ابو الدرداء نے کہ بیشک مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو چلی کوئی راستہ کہ ڈہونڈتا ہوا اُسمین علم کو آسان کردیگا اللہ تعالے بسبب اُسکی ایک راستہ طرف جنت کے اور بیشک فرشتے بچہاتی ہین اپنی بازو طالب علم کے رضامندی کے لئے اور عالم کے لئے مغفرت مانگتے ہین جو لوگ ہین آسمانون مین اور زمین مین یہانتک کہ مچہلیان پانی مین اور فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کے تارون پر اور بیشک علما وارث ہین پیغمبرون کے اور پیغمبرون نے ورثہ نہین چہوڑا دینار و درہم کو بلکہ ورثہ چہوڑا ہے علم سو جسنے علم حاصل کیا اُسنے حظ وافر لیا ۞ اور نہین جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجاء بن حیوہ کے روایت سے اور اسناد اُسکی میرے نزدیک متصل نہین اسیطرح روایت کیا ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوہ سی اُنہون نے روایت کیا داود بن جمیل سے اُنہون نے کثیر بن قیس سے اُنہون نے ابی الدرداء سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے محمود خداش کے روایت سے

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ سُلَمَۃَ الْجُعْفِیِّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَخَافُ اَنْ یَّنْسَی اَوَّلَہٗ اٰخِرُہٗ فَحَدِّثْنِیْ بِکَلِمَۃٍ تَکُوْنُ جِمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللّٰہَ فِیْمَا تَعْلَمُ ترجمہ روایت ہے یزید بن سلمہ سی کہ عرض کیا اُنہون نے یارسول اللہ مین سنتا ہون آپسے بہت سی حدیثین اور ڈرتا ہون مین کہ بہلا دین مجہے آخر اُنکا اول اُنکو یعنے جب مین پچہلے حدیثون کو یاد کرنے لگون تو خوف ہے کہ پہلی بہول جاؤین پس فرمایا یحیی مجہسے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کی باعتبار معنے اور مطلب کے

عبارت سے علم کے افضل ہونیکا بیان

فرمایا آپ نے ڈرتو اللہ سے اُن چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں اُنسے محترز رہ بخوف خداوند تعالیٰ شانہ ف یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اسکی متصل نہیں اور میرے نزدیک مرسل ہے اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق دوسرے سمجھ دین میں ف یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کے اسناد سے مگر خلف بن ایوب کے روایت سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو اُن سے سوا محمد بن علاء کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کسی شخص سے عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ حَتَّی النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے دو مرد تو کہا کہ ایک اُنمیں سے عابد تھا اور دوسرا عالم سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنیٰ پر پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اسکے اور آسمان و زمین کے سب لوگ یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اُس شخص کے لئے جو لوگوں کو نیک بات سکھاوے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی سنا میں نے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سموات میں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ یَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جسکو سنتا ہے یہانتک کہ ہو جاتی ہے جگہ اسکی جنت میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مومن کے سو جہاں پاوے وہ اسکو مستحق ہے وہ اسکا

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں

اَبْوَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں استیذان اور آداب کے کہ مروی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ❊ مترجم ❊ مقدمہ اذن بالکسر دستوری اور جاننا عرب کہتا ہی فعلہ باذنی یعنے یہ کام اُسنے میرے اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہی اَذِنَ بِالشَّیْءِ اَذَنًا وَاَذَانًا وَاَذَانَةً یعنے آگاہ اور خبردار ہوا اُس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنے خبردار ہو اور آگاہ اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنی کو اور اَذِنَ لَهُ فِی الشَّیْءِ اِذْنًا وَاَذِنَهٗ اجازت اور دستوری دی اُسکو فلاں چیز کے اور فلانی کام کے اور ائْذَنْ لِیْ عَلَی الْاَمِیْرِ یعنے اجازت دی مجھے امیر کے پاس جانیکی اور امیر داخل ہونیکی اور اُسی سے ہے اِسْتِیْذَان یعنے دستوری اور اجازت چاہنا اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قادم جب وارد پر آوے بغیر اجازت گھر میں نہ جاوے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفسیر اسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے اور آداب جمع ہی ادب کے اور ادب بالضم شگفت اور عجب اور بفتحتین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کے حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں اُسی سے ہے اُدْبَہ کہ تعجب اور شگفت کی معنوں میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اُسی سے ہے مَأْدُبَہ یعنے طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے وَجُعِلَ فِیْهَا مَأْدُبَةٌ یعنے طیار کیا اُسکے لئے ایک طعام دعوت کا اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سُنّت سنیہ نشست و برخاست و عادات وغیرہا میں کہ تفصیل اُسکے ضمن ابواب میں مذکور ہے ❊

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب افشائی سلام کے بیان میں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَاببْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہو گے تم جنت میں جب تک کہ مومن ہو گے اور مومن نہ ہو گے جبتک کہ آپس میں محبت نہ کرو گے اور کیا نہ بتاؤں میں تمکو ایک ایسی چیز کہ جب تم اُسکو بجا لاؤ آپس میں ایکدوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اُسکو آپس میں ف اسباب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمر اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا ذُکِرَ فِیْ فَضْلِ السَّلَامِ

باب فضیلت میں سلام کے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ

صلی اللہ علیہ وسلم عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایکدر آیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اُسنی کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس نیکیاں ہیں یعنے اِس فاعل کے لئے پھر آیا دوسرا اور اُسنی کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس پھر آیا تیسرا اور اُسنی کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنے ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے اور اسباب میں ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی الاستیذان ثلث باب استیذان کے بیان میں **عن** ابی سعید قال استاذن ابو موسی علی عمر فقال السلام علیکم ایدخل فقال عمر واحدۃ ثم سکت ساعۃ ثم قال السلام علیکم ایدخل فقال عمر ثنتان ثم سکت ساعۃ فقال السلام علیکم ایدخل فقال عمر ثلاث ثم رجع فقال عمر للبواب ما صنع قال رجع قال علی به فلما جاءہ قال ما هذا الذی صنعت قال السنۃ قال السنۃ واللہ لتاتینی علی هذا ببرهان وبینۃ او لافعلن بک قال فانا نا ونحن رفقۃ من الانصار فقال یا معشر الانصار الستم اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستیذان ثلث فان اذن لک والا فارجع فجعل القوم یمازحونہ قال ابو سعید ثم رفعت رأسی الیہ فقلت ما اصابک فی هذا من العقوبۃ فانا شریکک قال فانی عمر فاخبرہ ذلک فقال عمر ما کنت سمعت بهذا ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ اذن مانگا ابو موسی نے حضرت عمر کے گھر میں آنیکا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہونمیں ہو کہا عمر نے ایسی تو اکیبار اذن مانگا ہی اُنہوں نے پھر چپ ہی ابو موسی تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہونمیں تو کہا عمر نے دو بار ہوا اُنکا اذن پھر چپ ہی ابو موسی تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے تین بار ہوا اُنکا اذن مانگنا پھر لوٹ چلی ابو موسی سو عمر نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابو موسی نی دربان نے کہا لوٹ گئی فرمایا عمر نے پھر پاس لاؤ اُنکو پھر جب لایا دربان ابو موسی کو عمر کے پاس کہا حضرت عمر نے کیوں کیا تنے یہ کام اُنہوں نے کہا کہ یہہ سنت ہی کہا سُنت ہے قسم ہی اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اسکی سُنت ہونیکی یا گواہ نہیں تو میں بہت کچھہ تنبیہ کرونگا تمکو کہا ابو سعید نے پھر آئی ابو موسی ہمارے پاس اور ہم ایک جماعت کی ساتھ انصاری بیٹھی ہوئے تھے سو کہا اُنہوں نے کہ اسی اگر وہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننی والی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیث کو کیا نہیں فرمایا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگنا چاہئے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جا پھر لوگ ابو موسی سے خوشطبعی کرنے لگی یعنے کہنے لگی کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے کہا ابو سعید نے سو اُٹھایا میں نے اپنا سر اُنکیطرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اِس امر میں یعنی جو عمر سے تمکو پہونچی کہا راوی نے کہ پھر آئی ابو سعید حضرت عمر کے پاس اور خبر دی اُنکو اِس امر کے یعنی کہا کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جاوے تب فرمایا حضرت عمر نے کہ میں یہ نہ جانتا تھا ف اسباب میں علی اور ابو طارق مولاۃ سعدی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابو مسعود اور روایت کی ہے یہ حدیث اور لوگونے بھی اُنکے سوا ابی نضرہ سے اور ابو نضرہ عبد کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے **عن** عمر بن الخطاب قال استاذنت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا فاذن لی ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا اُنہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین بار پس مجھکو اذن دیا اندر آنیکی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو نوفل کا نام بن ابی عقرب ہے اور عمر رضی اللہ عنہ نے جو عتراض کیا ابو موسی پر تو اس امر میں کہ اُنہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہئے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پھر اذن ملا اُنکو اور نہیں معلوم تھی حضرت عمر کو یہ بات جو روایت کی ابو موسی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جا غرض یہ کہ حضرت عمر کو معلوم نہ تھا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد لوٹ جانیکا حکم فرمایا ہے ہی لئے رد کیا ابو موسی پر معترض ہوئے **باب** کیف رد السلام ✦✦ باب جواب سلام کے بیان میں **عن** ابی هریرۃ قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ناحیۃ المسجد فصلی ثم جاء فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک ارجع فصل فانک لم تصل فذکر الحدیث بطوله ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اُسنی یعنے جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پھر آیا وہ آنحضرت کی پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنے تجھپر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اسلئے کہ تو نے نماز کامل ادا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحیی بن سعید قطان نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے سعید مقبری سے سو اُسمیں یوں کہا کہ روایت ہے

سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتی ہیں ابوہریرہ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کے اصح ہی **باب** فی تبلیغ السلام باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام لیجانے کے بیان میں **عن** ابی سلمۃ ان عائشۃ حدثتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا ان جبرئیل یقرئک السلام قالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ روایت ہی ابی سلمہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت عائشہ سے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا حضرت عائشہ نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے اُنپر سلام ہے اور رحمت اللہ کے اور برکتیں اُسکی **ف** اسبابمیں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ بن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ اُنکے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے زہری نے بھی ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** فی فضل الذی یبدأ بالسلام باب اُسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے **عن** ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ الرجلان یلتقیان ایہما یبدأ بالسلام فقال اولہما باللہ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ پوچھا کسی نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ دو مرد جب ملیں آپسمیں تو کون اُنمیں کا پہلے سلام کرے فرمایا جو خدا سے نزدیک تر ہے اُنمیں سے اللہ لطیف یعنے وہی ابتدا السلام کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے اُنکے محمد بن یزید نے مناکیر روایت کرتے ہیں **باب** فی کراہیۃ اشارۃ الید فی السلام باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنیکی کراہت میں **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت تشبیہ کرو یہود و نصاریٰ کی ساتھ اسلئے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا ہے انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کے اشارہ کرنا ہے ہتھیلیوں کے ساتھ یعنے پس تم ایسا مت کرو **ف** اسحدیث کے اسناد ضعیف ہے اور روایت کے ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نکیا اسکو ترجم یعنے مشابہت نکرو یہود و نصاریٰ کے کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنت انبیا ہے اور حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے (شرح مشکوٰۃ) **باب** ما جاء فی التسلیم علی الصبیان باب لڑکوں پر سلام کرنیکے بیان میں **عن** سیار قال کنت امشی مع ثابت البنانی فمر علی صبیان فسلم علیہم فقال ثابت کنت مع انس فمر علی صبیان فسلم علیہم فقال انس کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر علی صبیان فسلم علیہم ترجمہ روایت ہے سیار سے کہا اُنہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ سو گذری وہ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس کے ساتھ سو گذری وہ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر اور کہا مجھ سے انس نے کہ میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتا تھا سو گذری آپ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انس سے روایت کیے ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے جعفر بن سلیمان سے اُنہوں نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ما جاء فی التسلیم علی النساء باب عورتوں پر سلام کرنیکے بیان میں **عن** اسماء بنت یزید تحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی المسجد یوما وعصبۃ من النساء قعود فالوی بیدہ بالتسلیم واشار عبد الحمید بیدہ ترجمہ روایت ہے اسمار بنت یزید سے وہ فرماتی ہیں کہ ایکدن رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتونکا وہاں بیٹھا تھا پس اشارہ کیا اپنی اپنی ہاتھ سے سلام کا اور اشارہ کیا عبد الحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کے روایت شہر بن حوشب سے لابأس بہ ہے اور کہا محمد نے شہر حسن الحدیث ہے اور قوی کہا اُنکو اور کہا کہ کلام کیا اُنمیں ابن عون نے بہر روایت کے اُنہوں نے ہلال بن ابی زینب سے اُنہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کیے مجھ سے ابوداؤد نے اُنہوں نے نضر بن شمیل سے اُنہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے کہا ابوداؤد نے کہا نضر نے نرکوہ یعنے طعن کیا اُنپر **باب** فی التسلیم اذا دخل بیتہ باب گھر میں آنیکی وقت سلام کرنیکے بیانمیں **عن** سعید بن المسیب قال قال انس قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی اذا دخلت علی اہلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اہل بیتک ترجمہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا اُنہوں نے کہ بیان کیا مجھ سے انس نے کہ فرمایا مجھ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے جب داخل ہو تو اپنی گھر والون پر تو سلام کر اُنپر کہ برکت ہوگے تجھپر اور تیرے گھر والون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **منترجم** اس زمانہ کے بعض نادان لوگ دیکھا ہے کہ وہ اپنی گھر والون کو یا اپنی بی بہن اور عورتونکو سلام کرتے نہایت شرماتی ہیں اور اگر کسی نے مردانگی کرکے سلام کہہ بھی لیا تو عورتیں جواب دینی کو عار جانتی ہیں اُنکی شرم کو سلام ہے **باب** الاستئذان قبل الکلام باب قبل کلام سلام کرنیکے بیانمیں **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا

قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوا اَحَدًا اِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کلام سے اول کرنا چاہیے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مت بلاؤ کسیکو کھانے کیطرف جبتک وہ سلام نکرلے ف یہ حدیث منکر ہی ہمین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سنا ہمنے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہمین حدیث مین ذاہب ہمین اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہمین **باب** جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ باب ذمی پر سلام کرنیکی کراہت مین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصاری پر سلام کو یعنے اُنسے پہلے مت کرو اور جب ملو تم اُن سے راہ مین تو لاچار کرو اُسکو راہ تنگ کیطرف ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجم ابتدا بسلام یہود و نصاری سے بظاہر حدیث مذکور کراہت ہی اور جواب دینا اُنکا آگے مسطور ہے اور لاچار کرو یعنے وسط طریق مین اُنکو چلنے نہ دو بلکہ کنارہ مین راہ کے چلین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُنہون نے السام علیک یعنے بجائی سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم یعنے تمہین پر سو کہا عائشہ نے جب سنی اُنکی بی ادبی تو کہا مین نے تم پر ہی سام اور لعنت تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امی عائشہ بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہی نرمی کو سب کامون مین عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ آپنے نہین سنا کہ اُنہون نے کیا بی ادب بات کہی آنحضرت نے فرمایا مین نے ہے تو اُنکا جواب دیدیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنے اتنا ہی کافی تمہارا زیادہ سختی ضرور نہ تھی ف اسنادہین ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبدالرحمن جہنے سی بھی روایت ہے حدیث عائشہ کے حسن ہے صحیح ہی ترجم اس حدیث سی معلوم ہوا کہ یہود و نصاری کی جواب مین وعلیکم فقط کہنا چاہیے اور وہ جو حضرت سے برا و عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنے تم پر موت پڑے **باب** جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَيْرُهُمْ باب جس جماعت مین کافر و مسلمان دونون ہون اُنپر سلام کرنیکے بیان مین **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ روایت ہے اسامہ بن زید سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزری ایک مجلس پر کہ اُسمین مسلمان اور یہود ملی ہوے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپنے اُنپر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي باب اس بیان مین کہ سوار سلام کرے پیادی پر **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوے پر اور تھوڑی جماعت کی لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کیا ابن مثنی نے اپنی روایت مین کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر ف اسنادہین عبدالرحمن بن مہدی سے بھی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابوہریرہ سی کئی سندون سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا ہے کہ حسن کو ابی ہریرہ سے سماع ہے مین **عن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ترجمہ روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ کھڑے ہوے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوعلی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالتَّفَرُّقِ باب مجلس مین بیٹھتے اُٹھتے وقت سلام کے بیان مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہونچے کوئی تم مین کا کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہان کے لوگون پر پھر اگر اُسکا جی چاہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ نہین ضرور ہی پچھلے سے یعنے دونون ضرور ہین ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی اُنہون نے روایت کیے سعید مقبری ہی سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** الْاِسْتِيْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ باب گھر مین جاتی وقت اذن مانگنے کی بیان مین **عن**

فی یہ سلام کرنیکے کراہت

فی جس جماعت مین کافر و مسلمان ہون اُنپر سلام کرنیکا بیان

فی سوار کے سلام کرنیکا بیان پیادے پر

فی مجلس مین بیٹھتے وقت سلام کرنیکا بیان

فی گھر مین جاتے وقت سلام کرنیکا بیان

ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کشف سترا فادخل بصرہ فی البیت قبل ان یوذن لہ فقد اتی حدا لا یحل لہ ان یاتیہ لو انہ حین ادخل بصرہ استقبلہ رجل ففقا عینیہ ما غیرت علیہ وان مر رجل علی باب لا ستر لہ غیر مغلق فنظر فلا خطیئۃ علیہ انما الخطیئۃ علی اھل البیت ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اسکے گھر مین قبل اسکی کہ اجازت لے اسکو اندر آنیکی اور دیکھ لیے اسنی چیز گھر والونکی تو اسنے وہ کام کیا کہ اسکو حلال نتھا کرنا اسکا اور اگر ایکمرد نی جب نظر کرے اور جہانکا اسنی تو پھوڑ دین اسکی دونون آنکھین تو مین نہ بدلا لونگا اسکے کام کو یعنے پسند کرونگا اسکے پھوڑ دینے کو اور اگر گذرا ایکمرد دروازہ پر سی کہ اسپر پردہ نہین اور دروازہ بند بھی نہین اور نظر پڑگئی اسکے گھر والون پر تو اسکے کچھ خطا نہین بلکہ خطا اس صورت مین گھر والونکی ہے کہ انھون نے پردہ کیون نہ ڈالا اور دروازہ کیون نہ بھیڑا ف اسبا بین ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم مثل اسکے مگر ابن لہیعہ کے روایت سے اور ابو عبد الرحمن جبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے **باب** من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم

باب بغیر اذن کسی کے گھر مین جہانکنے کی سزا مین **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بیتہ فاطلع علیہ رجل فاھوی الیہ بمشقص فکانی ارقبہ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین تھے کہ جہانکا ایکمرد نے اسکی گھر مین سو مجھکے آپ اسکی طرف تیر کے گانسی لیکر کہ پھوڑ دین اسکی آنکھ گویا مین اسکو دیکھتا ہون ہٹ گیا وہ شخص ف یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** سھل بن سعد الساعدی ان رجلا اطلع علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجر فی حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مدراۃ یحک بھا راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت انک تنظر لطعنت بھا فی عینک انما جعل الاستیذان من اجل البصر ترجمہ روایت ہے سہل سے کہ ایکمرد نے جہانکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین ایک سوراخ در سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین تھا کہ اس سے کھجا رہے تھے آپ اپنی سر مبارک کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جہانک رہا ہے تو مین تیری آنکھ مین کوچ دیتا بیشک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنے ہماری شریعت مین تو آنکھ کے سبب سے یعنے سارا پردہ آنکھ کے لئے ہی جب آدمی جہانکا تو گویا اندر داخل ہوگیا اور پردہ نرہا ف اسبا بین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے **باب** التسلیم قبل الاستیذان

باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنیکے بیان مین **عن** کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعثہ بلبن ولبإ وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم استاذن ولم اسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم ادخل وذلک بعد ما اسلم صفوان قال عمر وانا اخبرنی بھذا الحدیث امیۃ بن صفوان ولم یقل سمعتہ من کلدۃ ترجمہ روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا انکو دودھ اور پھپھی اور ککڑی کے ٹکڑے دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اذنون اعلے وادی مین تھے کہا راوی نے کہ مین داخل ہوا آپکے خدمت مین اور نہ اذن مانگا مین نے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر باہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہون مین اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانیکے بعد کا ہے کہا عمر نے اور خبر دی مجھکو اس حدیث کے امیہ بن صفوان نے اور نہین کہا امیہ نے کہ سنی مین نے یہ حدیث کلدہ سے ف یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر ابن جریج کی روایت سے اور روایت کیے یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اسکے **عن** جابر قال استاذنت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فقال من ھذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرہ ذلک ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ کہا انھون نے اجازت مانگی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین حاضر ہونیکی کہ کچھ عرض کرون اس قرض کے باب مین جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہوچکے تھے جنگ احد مین سو پوچھا آپ نے یعنے اندر سے کہ کون ہے، تو عرض کیا مین نے کہ مین ہون تو فرمایا آپ نے کہ مین ہین گویا مکروہ جانا اس لفظ کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **معنی ترجمہ** آپنے پوچھا کہ کون جابر نے کہا مین اس مین کو حضرت نے مکروہ جانا اسلئے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے سائل کی غرض اس سے حاصل نہین ہوتی اور معلوم نہین ہوتا کہ کون شخص ہے اور یہ لفظ شرافت بھی ہے بھی مرجب کراہت **باب** کراھیۃ طروق الرجل اھلہ لیلا

باب کراہت اسکی کہ آدمی آوے اپنے گھر والونکو رات مین داخل ہونیکی کراہت مین **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھاھم ان یطرق النساء لیلا ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انکو اس سے کہ جب سفر سے آوین تو رات کو اپنے عورتون پاس داخل ہون ف اسبا بین انس اور ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندون سے جابر سے کہ انھون نے روایت کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انکو اس سے کہ رات کو داخل ہون اپنی عورتون پر جب سفر سے

آوین اور فرمایا ابن عباس نے کہ داخل ہوئے دو شخص رائے اپنی گھر میں حضرت کے منع فرمانے کے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایکدم کو یعنے یہ وبال ہوا اوپر حضرت کے نافرمانی کی سبب سے

باب جاء فی ترتیب الکتاب باب کچھ لکھکر خاک آلود کرنیکے بیان میں **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیترب فانہ انجح للحاجۃ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لکھے کوئی تم میں کا کچھ تو چاہیے کہ اسکو خاک آلود کرے اسلئے کہ اسمیں امید ہے انجام مرام کے

ف یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو ابی الزبیر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ مثنی ہیں عمر نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں **باب عن** زید بن ثابت قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للملی ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکے آگے ایک کاتب تھا سو سنا میں نے کہ آپ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اسلئے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتلانے والی کو

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اسکے ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں **باب** فی تعلیم السریانیۃ باب سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں **عن** زید بن ثابت قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم لہ کلمات من کتاب یہود وقال انی واللہ ما امن یہود علی کتابی قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمتہ لہ قال فلما تعلمتہ کان اذا کتب الی یہود کتبت الیہم واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں انکے واسطے چند کلمہ کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہود کی تحریر پر جو میرے لئے کرتے ہیں کہا راوی نے کہ پھر گذرا مجھپر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی انکے لئے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اسکو تو حضرت جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تو میں انکو لکھ بھیجتا اور جب وہ کچھ لکھکر بھیجتے تو میں اسے آپکے آگے پڑھ دیتا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سند سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کی یہ عنبسہ نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان سریانی سیکھنے کا **ترجم** ابتدائی ہجرت میں حضرت کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور حضرت اسے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہوگئے یہودی لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک شاخ ہے زبان عربی ہی کی شاید کتب سماویہ بھی بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اسوقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اسمیں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو **باب** فی مکاتبۃ المشرکین باب مشرکین سے خط و کتابت کرنیکے بیان میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب قبل موتہ الی کسری والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار یدعوہم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خط لکھے اپنی وفات کی قبل کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر حاکم کو دعوت کرتے تھے انکو اللہ پر ایمان لانیکے اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جسپر نماز جنازہ پڑھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے وہ نجاشی جنکے نماز پڑھی حاکم حبش تھے حضرت پر ایمان لائی تھے اور جنکو خط لکھا وہ کافر تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ما جاء کیف یکتب الی اہل الشرک باب مشرکوں کے خط لکھنے کی کیفیت میں **عن** ابن عباس انہ اخبرہ ان ابا سفیان بن حرب اخبرہ ان ہرقل ارسل الیہ فی نفر من قریش وکانوا تجارا بالشام فاتوہ فذکر الحدیث قال ثم دعا بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرئ فاذا فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم السلام علی من اتبع الہدی اما بعد ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ابوسفیان نے خبر دی انکو کہ ہرقل نے پیغام بھیجا ابوسفیان کے طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ برسبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار میں ہرقل کے اور ذکر کیا ابوسفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ پڑھا گیا اسکے آگے تو اسمیں یہ عبارت تھی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ رحمان و رحیم کے یہ تحریر ہے محمد کے طرف سے جو بندے ہیں اللہ کے اور رسول ہیں اسکے بھیجے گئی ہے ہرقل کے طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا سلام ہے اسپر جو تابع ہو راہ حق کا اما بعد الخ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوسفیار کا نام صخر بن حرب ہے **ترجم** پوری روایت ابتدائی بخاری میں مذکور ہے **باب** ما جاء فی ختم الکتاب باب مکتوب پر مہر کرنیکے بیان میں **عن** انس بن مالک قال لما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم قیل لہ انہم لا یقبلون الا کتابا علیہ خاتم فاصطنع خاتما فکانی انظر الی بیاضہ فی کفہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خط لکھیں عجم کے طرف تو لوگوں نے عرض کی کہ عجم خط نہیں لیتے جب تک اسپر مہر نہ ہو تو بنوائی آپ نے مہر

راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اس انگوٹھی کے جسمیں مہر تھی انکی ہتھیلی میں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **مترجم** حضرت جب انگوٹھی پہنتے تھے اسکے نگینہ کو ہتھیلی کیطرف کرتے **باب** کیف السلام باب کیفیت میں سلام کے **عن** المقداد بن الاسود قال اقبلت انا وصاحبان لی وقد ذهبت اسماعنا وابصارنا من النجد فجعلنا نعرض انفسنا علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیس احد یقبلنا فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی بنا اهله واذا اللبن اعنز فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلبوا هذا اللبن وکنا نحتلبه فیشرب کل انسان نصیبه ویرفع لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیبه فیجیء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فیسلم تسلیما لا یوقظ النائم ویسمع الیقظان ثم یاتی المسجد فیصلی ثم یاتی شرابه فیشرب **ترجمہ** روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا انہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنے مدینہ میں کہ ضعیف ہوگئے کان اور آنکھیں ہمارے فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسوں کو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو کوئی ہمکو قبول نہ کرتا تھا سو آئے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ہمکو اپنے گھر لے آئے اور وہاں تین بکریاں تھیں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہو انکا میں روز ہم دوہتے تھے انکو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اٹھا رکھتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے رات کو اور اسطرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سوتی والی کو اور سنا دیتی تھے جاگتے کو پھر تشریف لاتے تھے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنے تہجد کی پھر آتے تھے اپنی حصہ کے طرف اور پیتے تھے اسکو

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ حسن آداب تھا حضرتؐ کا کہ اسطرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگے اور جاگتا سن لے **باب** ما جاء فی کراهیة التسلیم علی من یبول

باب جو پیشاب کرتا ہو اسپر سلام کے کراہت میں **عن** ابن عمر ان رجلا سلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یبول فلم یرد علیه النبی صلی اللہ علیه وسلم السلام **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپ نے اسکو سلام کا **ف** روایت کے ہمسے محمد بن یحیی نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اسمیں علقمہ بن مرثد اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بحر میں کہا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضاء پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا پیخانہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی اپنے تو انکو جواب دینا واجب نہیں اسلئے کہ سلام اسکا غیر محل میں ہے **باب** ما جاء فی کراهیة ان یقول علیک السلام مبتدئا باب ابتدا میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں **عن** ابی تمیمة الهجیمی عن رجل من قومه قال طلبت النبی صلی اللہ علیه وسلم فلم اقدر علیه فجلست فاذا نفر هو فیهم ولا اعرفه وهو یصلی بیضع فلما فرغ قام معه بعضهم فقالوا یا رسول اللہ فما رایت ذلک قلت علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ قال ان علیک السلام تحیة المیت ثم اقبل علی فقال اذا لقی احدکم اخاه المسلم فلیقل السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته ثم رد علی النبی صلی اللہ علیه وسلم قال وعلیک ورحمة اللہ وعلیک ورحمة اللہ وعلیک ورحمة اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ پایا میں نے انکو سو بیٹھ گیا میں پھر چند لوگ آئے کہ انمیں آپ بھی تھے اور میں آپکو نہ پہچانتا تھا اور آپ صبح کرتے تھے انکے بیچ میں پھر جب فارغ ہوئے آپ کھڑے ہوئے آپکے ساتھ کچھ لوگ انمیں سے اور کہنے لگے یا رسول اللہ پھر جب میں یہ کیفیت دیکھے تو میں کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے یہ دعا میت کے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنی بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته پھر جواب دیا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمة اللہ میں بار **ف** روایت کے یہ حدیث ابو غفار نے ابو تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابی جری سے کہ جنکا نام جابر بن سلیم ہجیمی ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کرکے حدیث آخر تک اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے روایت کیا ہمسے حسن بن علی نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ابی غفار متنی سے انہوں نے ابو تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے علیک السلام تو فرمایا آپنی علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیک کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان اذا سلم سلم ثلاثا واذا تکلم بکلمة اعادها ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنے تاکہ مخاطب لوگ خوب سمجھ جائیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** مجالس پر گذرنے کے بیان میں **عن** ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

سلام کے کیفیت

پیشاب کرنیوالی کی سلام کرنے کی کراہت

ابتدا میں علیک السلام کہنے کی کراہت

مجالس پر گذرنے کا بیان

بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأٰوٰى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد مین اور لوگ آپکے پاس تھے کہ اتنے مین تین شخص سامنے سے آئی سو آگے بڑہ آئی دو شخص رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اور چلا گیا ایک انمین کا پھر جب کہڑے ہوئے وہ مجلس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کیا ان دونون نے اور ایک نے انمین سے دیکھی کچھہ جگہ حلقے کے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس مین اور بیٹھہ گیا وہ اس جگہہ مین اور دوسرا بیٹھہ گیا ابل مجلس کے پیچے اور تیسرا تو پیٹھہ موڑ کر چلا ہی گیا پھر جب فارغ ہوئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اس وعظ و نصیحت سے جو فرما رہے تھے فرمایا آپنے کیا نہ خبر دونگا تمکو ان تینون کے حال کے سو ایک نے انمین سے جگہہ چاہی اللہ کیطرف سو جگہ دی اسکو اللہ تعالی نے حلقہ مین صالحین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کے یعنے حلقہ مین داخل ہونے سے سو شرم کے اللہ تعالی اس سے یعنے بخشدیا اسکو اور مواخذہ نکیا اسکی ذنوب کا اور تیسرا سو اسنے موڑ لیا منہہ پھر اسوسے اللہ تعالی نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولی ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام انکا یزید ہی اور بعضون نے کہا مولی عقیل بن ابی طالب کے **عن** جابر بن سمرۃ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا انہون نے کہ جب آتی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھہ جاتا ہر ایک ہم مین کا جہان پہونچتا یعنے محفل مین جہان جگہ پاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے یہ زبیر بن معاویہ نے سماک سے **ترجمہ** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنت صحابہ یہی تہی کہ محفل مین جہان جگہ پاتے وہین بیٹھہ جاتے طالب مقامات عالیہ اور راغب مسندات علیہ ہوتے جیسے اب ہمارے اساتذی مان اور اخوان دوران السیر تے ہین اور مراتب جلوس مین تکرار کرتے ہین نعوذ باللہ منہا **باب** مَا جَاءَ عَلَى الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيْقِ باب مجالس طرق کے بیان مین **عن** أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِيْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِيْلَ ترجمہ پیچھے مذکور ہوا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے چند لوگون پر انصار کے کہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہ مین سو فرمایا آپنے اگر تمکو ضرور ہے یہان بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنیوالی کا اور اعانت کرو مظلوم کے اور راہ بتاؤ بھولے ہوئے کو یعنے ان شروط سی بیٹھو تو خیر روا ہی **ف** اسیا ہین ابی ہریرہ اور ابی شریح خزاعی سی بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے **ترجمہ** راہون مین بیٹھنا موجب فتنون کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اسلیے کہ بازار مساجد ہین شیطان کی اور بدترین جگہہ ہی دنیا کی پھر وہان بغیر ضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور آپی لازم جانے ورنہ بہرحال اس سے اجتناب اولی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ باب مصافحہ کے بیان مین **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى أَخَاهُ أَوْ صَدِيْقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے انہون نے کہا کہ عرض کی ایکمرد نی کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم مین سے جب ملے اپنے بہائی یا دوست سے تو کیا جھکے اسکے لئے فرمایا آپنے نہین سنی عرض کی کیا لپٹ جاوے اس سے اور بوسہ لے فرمایا آپنے کہ نہین عرض کی سنی پکڑے اسکا ہاتہ اور مصافحہ کرے اس سے فرمایا آپنے ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ روایت ہے قتادہ سی کہا انہون نے انس سے کہ کیا مصافحہ مروج تہا اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم مین تو کہا انس نے کہ ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحیت کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتہ پکڑے یعنے مصافحہ کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سلیم کے روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہین اور پوچہا مین نے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا تو انہون نے محفوظ نہین گنا اور کہا انہون نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحیی نے حدیث سفیان کا جو روایت کیے ہی سفیان نے منصور سی انہون نے حیثمہ سے انہون نے اس شخص سے کہ سنا اسنی ابن مسعود سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے راکعہ باتین کرنا جائز نہین مگر اسکو جو ارادہ نماز کا رکہتا ہو یا مسافر ہو کہا محمد نے اور روایت کیے گئی ہی منصور سی انہون نے روایت کیے ابی اسحاق سی انہون نے عبد الرحمن سی یا کسے اور سی سوا انکے کہ فرمایا تمام تحیت سی ہے ہاتہ پکڑنا یعنے مصافحہ کرنا **عن** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

مجالس طرق کے بیان

مصافحہ کے بیان

ان یضع احدکم یدہ علی جبھتہ او قال علی یدہ فیسألہ کیف ھو وتمام تحیتکم بینکم المصافحۃ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری عیادت مریض کی یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کے پیشانی پر یا فرمایا اسکے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہی وہ اور پوری تحیت تمہاری تمہارے درمیان مصافحہ ہے ف اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں کہا ہے عبید اللہ بن خرقہ میں اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم ابی عبد الرحمن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور عبد الرحمن میں خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لھما قبل ان یتفرقا ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحٰق کی روایت سے وہ براء سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے براء سے

مترجم مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحہ ید کو صفحہ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت ہے اسیکا مؤید ہے چنانچہ قاموس میں ہے المصافحۃ الاخذ بالید اور مجمع البحار میں ہے المصافحۃ مفاعلۃ من الصاق الکف بالکف واقبال الوجہ بالوجہ اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے المصافحۃ الافضاء بصفحۃ الید الی صفحۃ الید

باب ما جاء فی المعانقۃ والقبلۃ

باب معانقہ اور بوسہ لینے کے بیان میں عن عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رأیتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ آئی زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے پس حاضر ہوئی وہ اور دروازہ ٹھونکا سو کھڑے ہو گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکی طرف جانیکو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنی اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کے نہیں دیکھا میں نے انکا بدن کھلا ہوا قبل اسکے اور نہ بعد اسکے پس باہر جا کر انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو زہری کے روایت سے مگر اسی سند سے مترجم زید بن حارثہ بنی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور صحابی جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں انکے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں حضرت انکو بہت چاہتے تھے جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں حضرت کی پاس حاضر ہوئی ہے اسوقت کا ذکر ہے اور برہنہ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپنے پوری چادر نہ اوڑھی جلدی دوڑی کہ انسے ملیں اور معانقہ سنت ہے

باب ما جاء فی قبلۃ الید والرجل

باب ہاتھ پیر کے بوسہ دینے کے بیان میں عن صفوان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک کان لہ اربعۃ اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألاہ عن تسع آیات بینات فقال لھم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببری الی ذی سلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا الفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیھود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبلوا یدیہ ورجلیہ وقالوا نشھد انک نبی قال فما یمنعکم ان تتبعونی قالوا ان داود دعا ربہ ان لا یزال من ذریتہ نبی وانا نخاف ان تقتلنا الیھود ترجمہ روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنی رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اسکی رفیق نے کہ انکو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سن لینگے تو انکی چار آنکھیں ہو جائینگی یعنے بہت خوش ہونگے غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کی اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتی تھے سو فرمایا آپنے کہ وہ تو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسیکو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اسکا مارنا مگر ساتھ حق کے اور مت لیجاؤ بیگناہ بقصور شخص کو حاکم کے پاس تاکہ وہ اسی قتل کرے یعنے تہمت باندھ کے کسیکا خون ناحق مت کراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورتوں کو زنا کی تہمت مت لگاؤ اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لئے ہیں اور خاص تمہارے لئے اے یہود یہ حکم ہے کہ تم ظلم زیادتی حد سے تجاوز مت کرو ہفتہ کے دن کہا راوی نے کہ پس چوم لئے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک تم نبی ہو تب فرمایا آپنے کہ پھر کیا چیز مانع ہے تمکو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے کہ انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ انکی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر تمہارے تابع ہوں تو یہود ہمکو قتل کر ڈالیں ف اسباب میں زید بن اسود سدوسی اور ابن عمر اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یہ جو یہود نے کہا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ کہ ہی انکا اور

صریح اُسکے قول میں تناقض ہے اسلئے کہ خود حضرت کی رسالت پر گواہی دی مچکی پھر عذر انکا سوائے مکر و فریب اور کیا تصور کیا جاوے اور شرنبلالی نے رسالہ مصافحہ میں کہا ہے کہ مستثنا ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنے جو اُس رسالہ میں سابقاً گذرا ہے کہ بوسہ لینے میں یعنی ہاتھ پر یا پیر پر پانچ قول ہیں اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا دوسرا باس بہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ لینا تبرک کے لئے ہے جیسے کہ بوسہ لینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اسکی بعض متاخرین نے چوتھے بوسہ لینا اُسکے ہاتھ کا کہ اُس سے تبرک مراد نہیں بلکہ غرض فاعل کے طلب دُنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہی پانچویں اگر ارادہ کیا اُسکے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تو لا باس ہے انتہے فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب میں دو طور پر واقع ہوئے ہیں بعض میں اُسکی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انس بن مالک کی کہ ابتدای باب مصافحہ میں گذری اور بعض میں جواز اُسکا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی زید بن حارثہ کے حال میں پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا آنحضرت کی زمان مبارک میں مصافحہ اور سلام کے طرح رائج تھا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اسکی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بر سبیل شہوت اور جواز کو حمل کریں اُس پر جو بر سبیل کرامت ہو دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کریں کراہت پر اور فعل کو بیان جواز پر غرض عادت اسکے خلاف عادات زمان رسالت ہے واللہ اعلم

باب مرحبا کہنے کا بیان

وَفِي مَرْحَبًا باب مرحبا کہنے کے بیان میں عَنْ اُمِّ هَانِئٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ ترجمہ روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہیں کہ گئی میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اُنکی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے کہا اُم ہانی نے پھر سلام کیا میں نے اُنپر اور فرمایا اُنہوں نے کون ہے یہ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں فرمایا آپ نے مرحبا اُم ہانی کو اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ اس حدیث میں ۞ یہ حدیث صحیح ہے عَشْرَةٌ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهٗ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ ترجمہ روایت ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا اُنہوں نے کہ جب میں آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپ نے مرحبا ہے سوار مہاجر کو ۞ اسباب میں بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں نہیں جانتے ہم اسکو مگر موسی بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور موسی بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کے عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اُس سند میں مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور سُفیان نے محمد بن بشار سے کہتی تھے موسی بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں کہا محمد بن بشار نے کہ لکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسی بن مسعود سے پھر چھوڑ دیا میں نے اُنکو یعنے بسبب ضعف کے

باب چھینک کا جواب دینے کا بیان

وَفِي اِذَا جَآءَ فِيْ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ باب چھینک کا جواب دینے کے بیان میں عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ سِتُّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اول یہ کہ جب ملے اُس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے تیسرے یہ کہ جواب دے اُسکی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنے یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے چوتھے یہ کہ عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو پانچویں یہ کہ چلے اُسکے جنازے کی ساتھ جب وہ مرے چھٹے یہ کہ دوست رکھے اُسکے لئے جو دوست رکھی اپنے لئے ۞ اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابی ایوب اور براء اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئے ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کے مومن پر چھ حق ہیں عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو اور حاضر ہو اُسکی تجہیز و تکفین میں جب وہ مرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے اُسکو اور سلام کرے اُسپر جب ملے اُس سے اور جواب میں اُسکے یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینکے اور خیر خواہی کرے اُسکی جب اُسکا پیٹھ پیچھا ہو یا سامنا ہو ۞ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسی مخزومی مدنی ہیں اور ثقہ ہیں روایت کی اُنسے عبدالعزیز بن محمد نے اور ابن ابی فدیک نے

باب چھینک کے وقت دعا کرنے کا بیان

باب یَقُوْلُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ باب چھینک کے وقت دعا میں عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ترجمہ روایت ہے نافع سے کہا اُنہوں نے کہ ایک مرد نے چھینکا پاس

کیطرف ابن عمر کے سو کہا اُسنے الحمد للہ والسلام علے رسول اللہ یعنے سب تعریف اللہ تعالی کو ہے اور سلام ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سو کہا ابن عمر نے کہ مین بھی کہتا ہون
الحمد للہ والسلام علے رسول اللہ مگر اسطرح نہین بتایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے تعلیم کرنا سلام کا چھینک کے بعد ہمکو چھینک کے بعد ہی بتایا ہے کہ ہم کہین الحمد للہ علے
کل حال یعنے سب تعریف اللہ تعالی کو ہے ہر حال مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے **باب** ماجاء کیف یشمت العاطس

باب تشمیت کی کیفیت مین **عن** ابی موسی قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ
فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا انہون نے کہ تھے یہود چھینکتے رہتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے محفل مین امید رکھتی تھے اسکی کہ آپ انکے
لیے یرحکم اللہ کہین مگر آپ یہی فرماتے تھے کہ اللہ تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کردی **ف** اسباب مین علی اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبد اللہ بن جعفر
اور ابی ہریرہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** سالم بن عبید انہ کان مع القوم فی سفر فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم
فقال علیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال امانی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلی امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العالمین ولیقل لہ من یردہ علیہ
یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ سفر مین سو چھینکا آئی ایک شخص کو قوم مین سی پس کہا اُسنے السلام
علیکم تو کہا سالم نے سلام ہے تجھپر اور تیری ماں پر سو وہ شخص غصہ ہوگیا اپنے دلمین تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ مین نے نہین کہا کچھ مگر وہی جو کہا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے پھر بیان کی یہ روایت سالم نی کہ چھینکا ایک مرد نے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام ہے تجھپر اور تیری ماں
پر پھر فرمایا جب چھینکے ایک تم مین کا تو چاہیے کہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور اُسکا جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ کہے یغفر اللہ لی ولکم یعنے بخشدی اللہ تعالی مجھکو اور
تجھکو **ف** اسحدیث کی روایت مین اختلاف کیا ہے منصور سے اور داخل کیا ہے بعض راویون نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو **ترجمہ** قولہ کہا سالم نے
سلام ہے تجھپر اور تیری ماں پر یہ کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظر سے تھا کہ مسنون یہ امر ہے کہ بعد چھینکنے کے آدمی الحمد للہ کہی اور اُسنی الحمد للہ کے عوض
مین السلام علیکم کہا پس حضرت نی جواب دیا کہ تجھپر اور تیری ماں پر یعنے سلام ہی سے مین اشارہ ہوا اسکی طرف کہ ماں نے تجھے آداب شرعی تعلیم نہ کیے کہ تو چھینکنے کے جواب
مین سلام کہتا ہے ہذا خلاصۃ مافی اللمعات **عن** ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال و
لیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چھینکے کوئی تم
مین کا تو کہے الحمد للہ علے کل حال یعنے سب تعریف ہے اللہ تعالی کو ہر حال مین اور چاہیے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اُسکو یرحمک اللہ یعنے رحم کرے اللہ تعالی تجھپر اور چاہیے کہ وہ
چھینکنے والا پھر جواب دی اور کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنے ثابت رکھی تمکو اللہ تعالی ہدایت پر اور درست کرے حال تمہارا **ف** روایت کیا ہمسے محمد بن مثنی نی انہون نے محمد
بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے ابن ابی لیلی سے اسی اسناد سی مانند اسکے اور ایسی ہے روایت کے شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلی سے انہون نے کہا روایت ہے ابی ایوب سے انہون نے
روایت کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی لیلے اضطراب کرتے تھے اس حدیث مین یعنی کبھی کہتے تھے روایت ہے ابی ایوب سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور کبھی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی نے دونون نے یحیی بن سعید سی انہون نے
ابن ابی لیلی سے انہون نے اپنے بھائی عیسے سے انہون نے عبد الرحمن بیٹے سی ابی لیلے کے انہون نے علے سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ماجاء فی واجب
التشمیت بحمد العاطس باب واجب ہونیمین تشمیت کے بعد حمد عاطس کے **عن** انس بن مالک ان رجلین عطسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما
ولم یشمت الآخر فقال الذی لم یشمتہ یا رسول اللہ شمتت ھذا ولم تشمتنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا حمد اللہ وانک لم تحمد اللہ **ترجمہ**
ہے انس بن مالک سے کہ دو شخصون کو چھینکا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس جواب دیا آپنے ایک کو اور جواب نہ دیا دوسرے کو پھر جسکو جواب نہ دیا تھا آپنے اُسنی کہا یا رسول
اللہ آپنے جواب دیا اسکو اور مجھے جواب نہ دیا تو فرمایا آپنے اُسنے حمد کی اللہ تعالی کے یعنے الحمد للہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالی کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب**
ماجاء کم تشمت العاطس باب تعداد تشمیت مین **عن** سلمۃ قال عطس رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا شاھد فقال رسول اللہ صلی

واجب ہونا تشمیت کا بعد حمد عاطس کے

تعداد تشمیت کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ ترجمہ روایت ہے سلمہ سے کہ چھینکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکمرتبہ اور مین حاضر تہا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پہر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا حضرت نے اس مرد کو زکام ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کے ہم سے محمد بن بشار نے انہون نے یحیے بن سعید سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ایاس سے انہون نے اپنے باپ سلمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی مگر اسمین یہ مروی ہے کہ تیسری بار حضرت نے فرمایا یہ شخص مزکوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کے حدیث سے یعنے جسکا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کیے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند روایت یحیے بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے عکرمہ بن عمار سے عَنْ عَمَّارِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَاِذَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا ترجمہ روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکور کہ فرمایا آپنے جواب دو چھینکنے والی کا تین بار پہر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دی چاہے نہ دی ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مجہول ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَغْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ باب چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور مونہہ چھپا لینے کے بیانمین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا مونہہ ڈہانپ لیتے اپنے ہاتہ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنے آواز کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ باب چھینک کے مدح اور جمائی کے ذم مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاءَبَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنا اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پہر جب چھینکے ایک تم مین کا تو چاہیے کہ رکہلے اپنا ہاتہ اپنے مونہہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے اور بیشک اللہ تعالی دوست رکہتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکہتا ہے جمائی کو پہر جبکہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے ف یہ حدیث حسن ہے ترجمہ بعض نسخہ مین جو مطبوعہ دہلی مین انمین یہ روایت یہین تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے اور بعض نسخون مین اسکے بعد یہی عبارت جو تحریر ہوئی موجود ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکہتا ہے جمائی کو پہر جب چھینکے کوئی تم مین کا اور کہے الحمد للہ تو لازم ہے کہ جو سنے اسکو کہے یرحمک اللہ یعنے رحمت کرے اللہ تعالی تجہپر اور رہی جمائی سو جب جمائی آوے تم مین سے کسیکو تو چاہیے کہ اسکو روکے جہانتک ہوسکے اور ہاہا نہ کہے اسلئے کہ یہ شیطان کیطرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے ف یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح تر ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنے جو اسکے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد رکہنے والی ہین سعید مقبری کے روایت کو اور ثابت زیادہ ہین ابن عجلان سے اور سنا ہمنے ابی بکر عطار سے روایت کرتے تہے علی بن مدینی سے وہ یحیے بن سعید سے کہا یحیے نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثین سعید مقبری کے روایت کین سعید نے بعضے ابی ہریرہ سے یعنے بلا واسطہ اور بعضی بواسطہ ابیکرد کے ابی ہریرہ سے اور مجہپر مختلط ہوگئین وہ روایتین یعنے یہ یاد نرہا کہ بلا واسطہ کون تہین اور بواسطہ کون تہین سو ہمنے سبکو یون روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرہ

باب مَا جَاءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ باب اس بیانمین کہ نماز مین چھینک آنا شیطان کیطرف سے ہے عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ ترجمہ بسند مذکور مرفوعا مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ چھینک اور اونگہہ اور جمائی نماز مین اور حیض اور قی اور نکسیر یہ سب شیطان کیطرف سے ہے ف یہ حدیث غریب ہے ہمنہین پہچانتے ہم اسکو مگر شریک کے روایت سے کہ وہ ابی الیقظان سے روایت کرتے ہین اور پوچہا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے اس سند مین عن علی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ اور کہا مین نے نام علی کے دادا کا کیا ہے تو فرمایا انہون نے کہ مین نہین جانتا اور مذکور ہے یحیی بن معین سے کہ انہون نے کہا ہے یہ حدیث باطل ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ باب اسمیں کہ مکروہ ہے کہ اٹہے آدمی اپنی جگہ سے پہر بیٹہے اسمین عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

ف یہ حدیث غریب ہے

ف یہ حدیث حسن ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اٹھا دے کوئی شخص اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے اور پھر بیٹھ جاوے اسکی جگہ میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کرے کوئی شخص تم میں کہ اٹھا دیوے اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے اور پھر اس جگہ میں آپ بیٹھ جاوے کہا راوی نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر دیتے تھے ابن عمر کے لئے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے یعنے بسبب اسی نہی مذکور کے **باب** مَا جَاءَ اِذَا قَامَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ باب استحقاق میں مجلس کے جب اسکی طرف لوٹ کر آوے **عن** وَھْبِ بْنِ حُذَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ عَادَ فَھُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ ترجمہ روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر گیا وہ کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں بیٹھا ہوا تھا ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور اسباب ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ الْجُلُوْسِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ بِغَیْرِ اِذْنِھِمَا باب دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِھِمَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں میں یعنے بیچ میں بیٹھ جاوے مگر انکی اجازت سے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا یہ عاصم احول نے عمرو بن شعیب سے ہے **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ باب وسط حلقہ میں بیٹھنے کے کراہت میں **عن** اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ اَوْ لَعَنَ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ ترجمہ روایت ہے ابی مجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موجب یا یہ کہا کہ لعنت کرے اللہ تعالے نے بلسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو بیٹھے حلقہ کے بیچ میں یعنے جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ یہ موجب سخریت اور تضحیک ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ قِیَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ باب قیام تعظیمی کے کراہت میں **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰلِکَ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا اصحاب کے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر اور پھر بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپکو دیکھتے تھے اسلئے کہ جانتے تھے کہ حضرت اسکو برا جانتے ہیں یعنے کھڑے ہونیکو تعظیم کے لئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ترجمہ اس حدیث سے اور اور بہی احادیث سے تعظیماً کسیکے لئے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے اور جو لوگ اپنے بلاد کی رسم و رواج کو علت جواز ٹھیراتے ہیں وہ سخت احمق ہیں اسلئے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے رواج و معمول کے کیا اصل ہے شعر گفتن بر خورشید کہ من چشمہ نورم ✦ دانند بزرگان کہ نزاوار سہانیست **عن** اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِیْنَ رَاَوْہُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّمْثُلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ترجمہ روایت ہے ابی مجلز سے کہا کہ باہر نکلے حضرت معاویہ سو کھڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انکو دیکھکر سو فرمایا حضرت معاویہ نے کہ بیٹھ جاؤ تم دونوں اسلئے کہ سنا ہی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسکو خوش لگے اور پسند آوے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اسکی سامنے تصویر کیطرح تو وہ اپنی جگہ ٹھہرا لے دوزخ میں سے ف اسباب ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایت کیا ہمسے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے ترجمہ سبحان اللہ تقوی اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اسکی کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنے خلاف سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے ہے جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا انکو روک دیا اور باز رکھا افسوس ہے ہماری نوجوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر انکی تعظیم کو کوئی بھولی سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جانکر ترک کرے تو انکے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر ✦

باب مَا جَاءَ فِیْ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ باب ناخون تراشنے کے بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَۃِ اَلْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا اور ختنہ اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخون تراشنا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

استحقاق مجلس کا بیان جب اٹھ کر آوے

حلقہ میں بیٹھنے کی کراہت

قیام تعظیمی کی کراہت

ناخون اور مونچھ ترانے کا بیان

قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ ترجمہ روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں پہلے کترانا مونچھوں کا دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور تو فیرا اس کے تیسرے مسواک کرنا چوتھے ناک میں پانی دینا پانچویں ناخن کترانا چھٹے پہنچوں کی گھستان دھونا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پانی سے استنجا کرنا زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی ہو ف اسباب میں عمار بن یاسر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسیٰ نے انتقاص ماء سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے **باب** مَاجَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ باب ناخون اور مونچھیں ترانشنے کے وقت میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مقرر کر دیا لوگوں کے لئے چالیس رات ناخون کاٹنے اور لیں لینے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنے اس مدت سے متجاوز نہوں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لئے مونچھیں کترنے اور ناخون تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کو کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ یعنے اسکے اندر اندر کر لیں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہوں کہ اشد کراہت ہے ف یہ حدیث حدیث اول سے زیادہ صحیح ہے اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اول کے سند میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں **باب** مَاجَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ باب مونچھیں کترنے کے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ وَيَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنے مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نہ لئے اپنے لب یعنے مونچھیں نہ ترشائیں وہ ہم میں سے نہیں یعنے ہمارے سنت کے مخالف ہے ف اسباب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن حبیب سے اسی اسناد سے مانند اسکے **باب** مَاجَاءَ فِي الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ باب ڈاڑھی کے اطراف سے کچھ بال لینے کی بیان میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض و طول کی طرف سے ف یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں میں انکی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جسکے اصل نہو یا یہ کہا کہ انکی کوئی حدیث نہیں جانتا جسمیں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بال تراشتے تھے اپنی ڈاڑھی کے عرض سے اور طول سے اور نہیں جانتا میں اسکو مگر عمر بن ہارون کے روایت سے اور دیکھا میں نے انکو بہتیرا روا لینے اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں اور سنا میں نے قتیبہ سے عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہمسے وکیع بن جراح نے انہوں نے اکمد سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کئے منجنیق اہل طائف پر کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع سے کون ہے یہ صاحب یعنے جو روایت کرتے ہیں نصب منجنیق کے انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں عمر بن ہارون **مترجم** روایت منجنیق مؤلف رحمۃ اللہ نے فقط عمر بن ہارون کے توثیق کے لئے یہاں بیان کی **باب** مَاجَاءَ فِي اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ باب ڈاڑھی بڑھانے کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحَى ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور بڑھاؤ ڈاڑھیوں کو ف یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحَى ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنیکا اور ڈاڑھیوں کے بڑھانیکا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر بن نافع جو مولی ہیں ابن عمر کے ثقہ ہیں اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبداللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں **باب** مَاجَاءَ فِي وَضْعِ اَحَدِ الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى مُسْتَلْقِيًا باب پیر پر پیر رکھکر لیٹنے کے بیان میں **عن** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ترجمہ روایت ہے عباد بن تمیم سے کہ انکے چچا نے دیکھا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے

ستر عورت بیٹھے اور اوپر پیر رکھ لیتے کو منع جانتے ہیں واقع میں یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسی وقت میں کہ آدمی تہبند باندھے ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مکروہ ہو سکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہ ہو تو فعل مسنون ہے جو منع جانا خود منع ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ذٰلِكَ** باب اسکی کراہت میں عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لپیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اسکے اندر آجاویں اور گوٹ مار کر بیٹھے ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہی نہیں ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چت لیٹا ہو زمین پر اپنی پیٹھ کے بل کہ اسمیں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہے ف اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم خداش کو جو اس حدیث کی سند میں مذکور ہیں کہ وہ کون ہیں اور روایت کیں اسی سلیمان تیمی نے کئی حدیثیں روایت کیے ہمنے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اسطرح لپیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر ہو جاویں اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ کر بیٹھنے سے اور اس سے کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر کو اپنے اور وہ لیٹا ہوا اپنے پیٹھ پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ** باب اوندھا لیٹنے کی کراہت میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کو لیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہیں رکھتا اسکو اللہ تعالیٰ ف اسی باب میں طہفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور روایت کیے یحیی بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے یعیش بن طہفہ سے انہوں نے اپنی باپ سے اور انکو طخفہ بجای مجمعہ کہتے ہیں اور صحیح طہفہ بہائی ہوز ہے اور بعضوں نے طخفہ بخین معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طخفہ بجای مجمعہ کو صحیح کہا ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ** باب ستر عورت کے بیان میں عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ ترجمہ روایت ہے بہز بن حکیم سے انہوں نے روایت کیے اپنی باپ سے انہوں نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کیے یا رسول اللہ عورات ہماری کن سے چھپاویں ہم اور کن کو چھوڑ دیں یعنی ان سے نہ چھپاویں فرمایا آپنے ڈھانپ اور چھپا تو اپنے عورت کو مگر اپنی بی بی سے یا اپنی باندی سے کہ مالک ہے تیری ہاتھ اسکی پھر عرض کیے انہوں نے کہ کبھی آدمی ہوتا ہی ایک آدمی کے ساتھ یعنے دو ہی شخص ہوتے ہیں زیادہ نہیں تو فرمایا کہ جہاں تک ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے عورت تیری کوئی پس کرتو کہا میں نے پھر بعضی جگہ ہوتا ہے آدمی خالی لیتے وہاں ستر کے کیا ضرورت ہے تو فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے اسکا کہ اس سے شرم کیجاوے یعنے وہاں بخوف خدا ستر ضرور ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کیے جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہیں بہز کے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِتِّكَاءِ** باب تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے لوگوں نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر اور نہیں ذکر کیا انہوں نے بائیں طرف کا اور روایت کیے ہم سے یوسف بن عیسے نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر سے کہا جابر نے کہ دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر یہ حدیث صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ** ترجمہ روایت ہے ابی مسعود سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جاوے آدمی اپنی حکومت کی جگہ میں یعنے گھر یا محلہ میں اور نہ بیٹھا جاوے اسکی مسند پر اسکی گھر میں مگر اسکے حکم سے ف یہ حدیث حسن ہے **بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ** باب اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا مستحق ہے عَنْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ وَمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہتے تھے کہ ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے راہ میں کہ ناگہان آگیا انکے پاس ایک آدمی کہ اسکی ساتھ ایک گدھا تھا اور اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ سوار ہو لیجئے آپ اور وہ پیچھے ہٹ گیا تا کہ حضرت آگی سوار ہوں تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا لیکن اسکے کہ تو بخشدے

استلقاء کی کراہت

تکیہ لگا کر بیٹھنے کی اباحت

سواری کے صدر کا مالک مستحق ہے

مجھے حق اپنا تب اُسنی عرض کے کہ مجھے بخشدیا آپکو حق اپنا کہا اوسنے پھر سوار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَاجَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

باب انماط کے بیانمیں **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قُلْتُ وَأَنَّى تَكُونُ لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَإِنَا أَقُولُ لِامْرَأَتِي أَخِّرِي عَنَّا أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَأَدَعُهَا ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تمہارے پاس انماط ہین تو مینے عرض کے کہان سے آئے ہمارے پاس انماط فرمایا آپنے قریب ہے کہ ہونگے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے کہ اب مین اپنے بی بی سی کہتا ہون کہ دور کر کہہ مجھسے انماط اپنی تو وہ کہتی ہی کہ خبر نہین تجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ ہونگے تمہاری پاس انماط کہا جابر نے پھر چھوڑ دیتا ہون مین اُسکو ف یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے

مترجم انماط جمع ہے نمط کے نمط ایک قسم ہے قالین کی کہ اُسپر روئین ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیف ہے کہ ہودج پر ڈالی ہین اور کبھی اُسکا پردہ بناتے ہین کذا فی المجمع غرض اس حدیث مین بطور تنبیہ گوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہمارے امت کو وسعت ہوگی اور فرشون اور لباسون مین لوگ تکلف اور زینت کرینگے **باب** مَاجَاءَ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونیکے بیانمین **عن** سَلَمَةَ قَالَ لَقَدْ قَدِمْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ ترجمہ روایت ہے سلمہ سے کہا انہون نے کہینچا مین نے خچر کو آنحضرت کے جسکا نام شہبا تھا اور اُسپر آپ سوار تھے اور حسن اور حسین یہانتک کہ لیگیا مین خچر کو نبے صلے اللہ علیہ وسلم کے آنگن مین یہ حضرت کے آگے سوار تھے اور وہ پیچھے یعنے امام حسن آگے اور حسین پیچھے ف اسباسین ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** مَاجَاءَ فِي نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ باب ناگہان نظر پڑنیکے بیانمین **عن** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي ترجمہ روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا انہون نے کہ پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم اُس نگاہ کا کہ یکبارگی پڑجاتی ہے یعنے کسی عورت اجنبیہ پر سو فرمایا مجھکو کہ پھیر لے تو نگاہ اپنی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوزرعہ کا نام ہرم ہے **عن** بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ ترجمہ روایت ہے بریدہ سے انہون نے مرفوع کیا اُسکو یعنے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی پہلے نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اسلئے کہ پہلی نگاہ تیرے لئی ہے یعنے چونکہ اچانک پڑگئی معاف ہے اور نہین ہے تیرے لئی دوسری یعنے اُسمین مواخذہ ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے **باب** مَاجَاءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ باب عورتونکو مردون سے چھپنے کے بیانمین **عن** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةُ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ وہ بیٹھی تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میمونہ بھی کہا ام سلمہ نے کہ سامنے آئی عبداللہ ابن ام مکتوم اور داخل ہوئے آپ پاس اور یہ قصہ بعد اسکے ہے کہ ہم کو حکم ہوچکا تھا پردہ کا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپو تم دونون عبداللہ سے سو مینے عرض کے یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہمکو نہین دیکھتا اور نہ پہچانتا ہے ہمکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونون بھی اندھی ہو اور کیا تم دونون نہین دیکھتین اُسکو یعنے وہ نہین دیکھتا تو تم تو دیکھتے ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَأَنْ لَا تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ باب بغیر اذن شوہرون کے عورتون کے پاس جانیکی نہی مین **عن** ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلًى لِعُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنٍ أَوْ رَأَيْتُ ترجمہ روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہین مولی سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا اُنکو حضرت علی کیطرف کہ اجازت مانگی عمرو بن عاص کے لئے اسمار بنت عمیس کے پاس جانیکی سو اجازت دی علی نے اسمار کے پاس جانیکے کہ علی اُنکے شوہر تھے پھر جب فارغ ہوئے عمرو اپنی کام سے یعنے جو کچھ کہنا سُننا تھا کہہ چکے پوچھا مولی نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنی کا تو فرمایا اُنہون نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہون بیبیون پر بے اجازت اُنکے شوہرون کے ف اسباسین عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَاجَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ باب فتنہ نساء کے بیانمین **عن** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ترجمہ روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن

انماط کا بیان — ایک عورت کے سوا دو عورتون کے ساتھ ہونیکا بیان — نگاہ ناگہان کا بیان — عورتون کو مردون سے چھپنے کا بیان — بغیر اذن شوہر عورتون کے پاس جانیکی ممانعت کا بیان — فتنہ نساء کا بیان

زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں چھوڑا میں نے بعد اپنے لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہونچانیوالا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن زید سوا معتمر کے اور اسباب ابی سعید سے ہے روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ باب مچھلے کے برائی میں **عن** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ **ترجمہ** روایت ہے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا سنا میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنے اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اے مدینہ والو سنا ہی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے اس چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب گوٹ لیں انکی عورتوں نے چوٹیاں **مترجم** مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال بہت سے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا موجب ہلاکت ہے اسلئے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ سے **باب** مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ باب واصلہ اور واشمہ وغیرہا کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُتَفَلِّجَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گودنا گودنی والی عورتوں کو اور جو گودنا گودواوی اور جو دانتوں کو سوہن کر کے باریک کرتے ہیں ڈھونڈتے ہیں ان کا موں سے حسن اور خوبصورتی بدلنی والیاں ہیں اللہ تعالے کے پیدا کی ہوئی چیز کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالے نے اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگادی اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگواوی تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں اور لعنت کی گودنا گودنی والے عورت کو اور گودوانی والی کو اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں عائشہ اور معقل بن یسار اور اسمار بنت ابی بکر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے روایت کیے ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیے ابن سعید سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا اسمیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** شاید اس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہوگا اسلئے نافع نے تفسیر کی ورنہ گودنا کہیں بھی ہو ممنوع اور غیر مشروع ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ باب ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو مردوں سے تشبہ کرتے ہیں یعنے لباس اور بات چیت وغیرہ میں اور لعنت کی ان مردوں کو جو عورتوں سے تشبہ کرتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبیہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **مترجم** عورت مرد کی مشابہت کرے یعنے لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے کھڑی بولی بولے سر پر پٹے رکھی یا سر منڈاوے وغیرہ ذالک **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْاَةِ مُتَعَطِّرَةً باب عورت کے خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت میں **عن** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْاَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا وے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گذرے سو وہ ایسی ایسی ہے یعنے زانیہ ہے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ہر آنکھ زانیہ ہے یعنے آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں اکثر ایسے ہیں جنکی نظر نامحرم پر برابر شہوت پڑتی ہے اور یہی آنکھ کا زنا ہے **باب** مَا جَاءَ فِي طِيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ باب مردوں عورتوں کی خوشبو کے بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو اسکی اور چھپا ہو رنگ اسکا اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر

رنگ اُسکا اور چھپی ہو بو اُسکی ف روایت کیے ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے اسمٰعیل سے اُنہون نے جریری سے اُنہون نے ابی نضرہ سے اُنہون نے طفاوی سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ حدیث حسن ہے لیکن الطفاوی کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہین جانتے ہم نام اُسکا اور حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم کے اتم ہے اور اطول
ہے اور اسباہین عمران بن حصین سے ہے روایت ہے عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ طِيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ
وَخَيْرَ طِيْبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ وَنَهٰى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر خوشبو
مردونکی وہ ہی کہ ظاہر ہو بو اُسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا اور بہتر خوشبو عورتون کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور پوشیدہ ہو بو اُسکے اور منع فرمایا آپنے زین پوش سرخ یعنے ریشمی سے

خوشبو مہیا کرنے کی کراہت

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے مترجم مراد ان حدیثون کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہئے کہ جسمین بو ہو اور رنگ نہو مثل عطر وغیرہ کے اور عورت کو
وہ کہ جسمین رنگ ہو اور بو نہو مثل حنا وغیرہ کے باب ما جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيْبِ باب خوشبو پھیرنے کی کراہت مین عن ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ
اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ ترجمہ روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا اُنہون نے کہ انس رضی اللہ عنہ کے عادت
تھے کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے ف اسباہین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوِسَادَةُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تین چیزین ہین کہ وہ پھیری نہین جاتین ایک تکیہ دوسرے خوشبو تیسرے دودھ ف یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم بیٹے ہین جندب کے اور وہ مدینہ کے رہنی والی ہین عن
اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ ترجمہ روایت ہے ابی عثمان نہدی
سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیا وے کسیکو تم مین سے خوشبو تو نہ پھیرے اُسکو اسلئے کہ وہ نکلی ہے جنت سے ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے ہم نہین جانتے ہم جانے
کے کوئی روایت سوا اسکے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے اور پایا اُنہون نے زمانہ مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہین دیکھا اُنکو اور نہ سُنی آپسے کوئی حدیث

مباشرت ممنوعہ کا بیان

باب ما جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ باب مباشرت ممنوعہ کے بیانمین عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ حَتّٰى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے
کہ بیان کرے اُسکا اپنی شوہر کے آگے اسطرح کہ گویا کہ وہ اُسکو دیکھ رہا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یعنے عورت کو نہ چاہئے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے
شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اُسکو دیکھتا ہو کہ اسمین خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا مین گرفتار ہو جانیکا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ
ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہین مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہان ملاقات اور ملنا مراد ہے عن اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ
فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کی ستر کیطرف اور نہ نظر کرے عورت کسی عورت کے
ستر کیطرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے مین یعنے دونون ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہون نہ لیٹین اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے مین ف

ستر عورت کا بیان

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم یعنے جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسیطرح عورت سے بھی ضرور ہے اکثر عورتمن آپسمین بے ستری کو حرام نہین جانتی اور اسمین تساہل
کرتی ہین معاذ اللہ من ذلک التداس بلا سے بچاوے باب ما جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ باب ستر عورت کے بیانمین عن بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ
فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا تَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ النَّاسُ ترجمہ
روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا اُنکے دادا نے کہ پوچھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ عورات ہمارے کیا چھپاوین
ہم اسمین سے اور کیا چھوڑ دین یعنے کس سے ستر ڈھانپین اور کس سے نہ ڈھانپین فرمایا آپنے کہ چھپاؤ عورت اپنی کو مگر اپنے بی بی سے یا جسکے مالک ہو تیرے ہاتھ یعنے باندی سے
پھر راوی نے عرض کیے مینے یا رسول اللہ جبکہ لوگ ملے جلے ہون آپسمین فرمایا اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے عورت تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اُسکو کسیکو کہا مینے یا نبی اللہ جبکہ

ہووے کوئی ہم مین کا اکیلا یعنے خلوت مین ہو فرمایا آپنے اللہ تعالے زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیون کے کہ حیا کیجاوے اُس سے لیئے مکان تنہا مین بھی برہنہ نہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء ان الفخذ عورۃ باب اس بیان مین کہ ران ستر مین داخل ہے **عن** جرھد قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمجرھد فی المسجد وقد انکشف فخذہ قال ان الفخذ عورۃ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہا کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس سے مسجد مین اور اُنکی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپنے کہ ران بھی ستر مین داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر اسکے اسناد مین متصل نہین دیکھتا **عن** جرھد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وھو کاشف عن فخذہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غط فخذک فانھا من العورۃ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری اُنکے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی تو فرمایا آپنے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر مین داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** جرھد الاسلمی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفخذ عورۃ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت مین داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفخذ عورۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورۃ مین داخل ہے **ف** اسامین علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبداللہ بن جحش اور اُنکے بیٹی کو صحبت ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب** ماجاء فی النظافۃ باب پاکیزگی کی بیانمین **عن** صالح ابن ابی حسان قال سمعت سعید بن المسیب یقول ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا ارادہ قال افنیتکم ولا تشبھوا بالیھود قال فذکرت ذلک لمھاجر بن مسمار فقال حدثنیہ عامر بن سعد عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال نظفوا افنیتکم **ترجمہ** روایت ہے صالح سے کہا اُنہون نے کہ سُنا مین نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھی کہ بیشک اللہ تعالے پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو سو تم پاک صاف رکھو کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہون مین کہ فرمایا سعید بن مسیب نے کہ صاف رکھو اپنی صحنون کو اور مشابہت نکرو ساتھ یہود کی یعنے وہ اپنے صحنون مین کوڑا جمع کرتے ہین تم نکرو کہا صالح نے ذکر کرکے مین نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے تو کہا اُنہون نے کہ روایت کیا مجھ سے عامر بن سعد نے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر یہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنون کو یعنے گمان کرتا ہون مین نہین کہا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف سمجھے جاتی ہین اور اُنکو ابن ایاس بھی کہتے ہین **مترجم** اللہ تعالے نظیف ہے الخ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہے اور یہان مراد ہے پاک ہونا بارتیعالی شانہ کا صفات حدوث سی اور سمات زوال و نقص سے اور نظافت کرو یعنے صاف و پاک کرو مکانون کو کوڑے کرکٹ سی اور بدن کو نجاسات سی اور دلکو کبر و حسد سے اور عقاید فاسدہ سے اور روح کو ماسوی اللہ سی **باب** ماجاء فی الاستتار عند الجماع باب جماع کے وقت پردہ کرنیکے بیانمین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم برہنہ ہونے سی اسلئے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہین کہ نہین جدا ہوتے ہین تم سے مگر پاخانے کی وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو اُن سے اور تعظیم کرو اُنکی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور ابو صباح کا نام یحیی بن یعلی ہے **مترجم** وہ ساتھی ملائکہ ہین کہ حفاظت عباد کے لئے ہر ایک کے ساتھ ہین اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے **باب** ماجاء فی دخول الحمام باب حمام مین جانیکے بیانمین **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یدخل حلیلتہ الحمام ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یدخل الحمام بغیر ازار ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یجلس علی مائدۃ یدار علیھا الخمر **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالی پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام مین کہ وہان بے ستری اور بیحیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالے پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کے یعنے برہنہ نہ نہاوے جیسکہ جہال اور نہانے کے عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالے پر اور پچھلے دن تو نہ بیٹھے اُن لوگون کے دسترخوان پر کہ جسپر دور ہوتا ہو شراب کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر طاؤس کے روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہون مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسمعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہین مگر کثرت وہم کرجاتے ہین کسی روایت مین اور کہا احمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہین ہوتا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی الرجال والنساء عن الحمامات ثم رخص للرجال فی المیازر **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردون اور عورتونکو حمام مین جانے سی پھر رخصت دی مردونکو کہ تہمت

نامذکر جاوین ف اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے اور اسناد اسکی کچھ مضبوط نہین عن ابی الملیح الھذلی ان نساء من اھل حمص او من اھل الشام دخلن علی عائشۃ فقالت لعلکن اللاتی یدخلن نساءکن الحمامات سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرأۃ تضع ثیابھا فی غیر بیت زوجھا الا ھتکت الستر بینھا وبین ربھا ترجمہ روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتین اہل حمص کے یا اہل شام مین کے داخل ہوئین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا آپنے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہین عورتین تمہارے یہان کے حماموں مین سنا ہے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہین ہے کہ اتار اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مین مگر یہ کہ پھاڑ ڈالا اسنے وہ پردہ کہ اسکے اور اسکے رب کے درمیان تھا باب ما جاء ان الملئکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب باب جس گھر مین تصویر اور کتا ہو اسمین ملائکہ کے نہ داخل ہونیکی بیان مین عن ابن عباس یقول سمعت ابا طلحۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہتے تھی سنا مین نے ابوطلحہ سے کہ کہتے تھی کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین داخل ہوتے ہین فرشتے اس گھر مین کہ جسمین کتا یا تصویر ہو جاندار چیزون کی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی سعید اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ تماثیل او صورۃ شک اسحاق لا یدری ایھما قال ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہون نے کہ خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہین ہوتے اس گھر مین کہ جسمین تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحٰق نے کہ انمین سے کیا کہا یعنے تماثیل کہا یا صورت ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فقال انی کنت اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت علیک البیت الذی کنت فیہ الا انہ کان فی باب البیت تمثال الرجال وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی بالباب فلیقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع ولیجعل منہ وسادتین منبوذتین توطئان ومر بالکلب فیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ذلک الکلب جروا للحسین او للحسن تحت نضد لھم فامر بہ فاخرج ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی مین پاس جبرئیل اور کہا انہون نے کہ آیا تھا مین آپکے پاس کل کے رات کو سو نزدیک اس سے کہ داخل ہوتا مین نزدیک آپکے گھر مین کہ جسمین آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویرین تھین مردون کی اور گھر مین کپڑا تھا پردہ کا کہ اسمین تصویرین تھین اور تھا گھر مین ایک کتا سو حکم کریے آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جاوے کہ حکم اسکا شجر کا سا ہو جاوے اور پردہ کے لئے حکم کریے کہ اسکو قطع کر کے دو تکیے بنای جاوین کہ پڑے رہین اور روندی جاوین اور حکم کریے کتے کو کہ نکال دیا جاوے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا امام حسن کا یا امام حسین کا یعنے انکے کھیلنے کے لئی تھا انکے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپنے کہ وہ نکالا گیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسماعیل عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے متبر ترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کے کہ سر اسکا کاٹا ہو کہنا اسکا جایز ہے اور اسی طرح درختون اور پھولون وغیرہ غیر ذی روح کے تصویرین باب ما جاء فی کراھیۃ لبس المصفر للرجال باب ثوب معصفر کے کراہت مین عن عبد اللہ بن عمرو قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہون نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس سے اور اسپر دو کپڑے تھی سرخ رنگ کے اور سلام کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپنے اسکو سلام کا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپنے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہنا اور تجویز کیا ہے علماء نے کہ جو رنگا جاوے مدر وغیرہ مین تو اسمین کچھ مضائقہ نہین جبکہ وہ کسم کا نہو متبر ترجم مدر یعنے گیرو وغیرہ مین عن علی بن ابی طالب نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن القسی وعن المیثرۃ وعن الجعۃ قال ابو الاحوص وھو شراب یتخذ بمصر من الشعیر ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے اور ابو الاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے مصر کے کہ جو سے بناتے ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن البراء بن عازب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونھانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعیادۃ المریض وتشمیت العاطس واجابۃ الداعی ونصر المظلوم وابرار المقسم ورد السلام ونھانا عن سبع عن خاتم الذھب او حلقۃ الذھب وآنیۃ الفضۃ والبرابر والدیباج والاستبرق والقسی ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا

نامذکر جاوین ف اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے اور اسناد اسکی کچھ مضبوط نہین عن ابی الملیح الھذلی ان نساء من اھل حمص او من اھل الشام دخلن علی عائشۃ فقالت لعلکن اللاتی یدخلن نساءکن الحمامات سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرأۃ تضع ثیابھا فی غیر بیت زوجھا الا ھتکت الستر بینھا وبین ربھا ترجمہ روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتین اہل حمص کے یا اہل شام مین کے داخل ہوئین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا آپنے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہین عورتین تمہارے یہان کے حماموں مین سنا ہے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہین ہے کہ اتار اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مین مگر یہ کہ پھاڑ ڈالا اسنے وہ پردہ کہ اسکے اور اسکے رب کے درمیان تھا باب ما جاء ان الملئکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب باب جس گھر مین تصویر اور کتا ہو اسمین ملائکہ کے نہ داخل ہونیکی بیان مین عن ابن عباس یقول سمعت ابا طلحۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہتے تھی سنا مین نے ابوطلحہ سے کہ کہتے تھی کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین داخل ہوتے ہین فرشتے اس گھر مین کہ جسمین کتا یا تصویر ہو جاندار چیزون کی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی سعید اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ تماثیل او صورۃ شک اسحاق لا یدری ایھما قال ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہون نے کہ خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہین ہوتے اس گھر مین کہ جسمین تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحٰق نے کہ انمین سے کیا کہا یعنے تماثیل کہا یا صورت ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فقال انی کنت اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت علیک البیت الذی کنت فیہ الا انہ کان فی باب البیت تمثال الرجال وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی بالباب فلیقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع ولیجعل منہ وسادتین منبوذتین توطئان ومر بالکلب فیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ذلک الکلب جروا للحسین او للحسن تحت نضد لھم فامر بہ فاخرج ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی مین پاس جبرئیل اور کہا انہون نے کہ آیا تھا مین آپکے پاس کل کے رات کو سو نزدیک اس سے کہ داخل ہوتا مین نزدیک آپکے گھر مین کہ جسمین آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویرین تھین مردون کی اور گھر مین کپڑا تھا پردہ کا کہ اسمین تصویرین تھین اور تھا گھر مین ایک کتا سو حکم کریے آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جاوے کہ حکم اسکا شجر کا سا ہو جاوے اور پردہ کے لئے حکم کریے کہ اسکو قطع کر کے دو تکیے بنای جاوین کہ پڑے رہین اور روندی جاوین اور حکم کریے کتے کو کہ نکال دیا جاوے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا امام حسن کا یا امام حسین کا یعنے انکے کھیلنے کے لئی تھا انکے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپنے کہ وہ نکالا گیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسماعیل عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے متبر ترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کے کہ سر اسکا کاٹا ہو کہنا اسکا جایز ہے اور اسی طرح درختون اور پھولون وغیرہ غیر ذی روح کے تصویرین باب ما جاء فی کراھیۃ لبس المصفر للرجال باب ثوب معصفر کے کراہت مین عن عبد اللہ بن عمرو قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہون نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس سے اور اسپر دو کپڑے تھی سرخ رنگ کے اور سلام کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپنے اسکو سلام کا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپنے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہنا اور تجویز کیا ہے علماء نے کہ جو رنگا جاوے مدر وغیرہ مین تو اسمین کچھ مضائقہ نہین جبکہ وہ کسم کا نہو متبر ترجم مدر یعنے گیرو وغیرہ مین عن علی بن ابی طالب نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب وعن القسی وعن المیثرۃ وعن الجعۃ قال ابو الاحوص وھو شراب یتخذ بمصر من الشعیر ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے اور ابو الاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے مصر کے کہ جو سے بناتے ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن البراء بن عازب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونھانا عن سبع امرنا باتباع الجنائز وعیادۃ المریض وتشمیت العاطس واجابۃ الداعی ونصر المظلوم وابرار المقسم ورد السلام ونھانا عن سبع عن خاتم الذھب او حلقۃ الذھب وآنیۃ الفضۃ والبرابر والدیباج والاستبرق والقسی ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا

اور منع فرمایا ہمکو سات چیزوں سے حکم کیا ہمکو جنازوں کے ساتھ چلنے کا اور مریض کے عیادت کا اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا اور بلانیوالے کے بات قبول کرنیکا اور مظلوم کے مدد کا اور قسم کھانیوالے کے قسم سچا کرنیکا اور سلام کے جواب دینے کا اور منع فرمایا ہمکو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردونکو اور سونے چاندی کے چھلے پہننے سے اور ریشم کے برتنوں سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسحٰق بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنے ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے **باب** ماجاء فی لبس البیاض باب سفید کپڑے پہننے کے بیان **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسلیئے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اسکا اپنے مُردوں کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی لبس الحمرۃ للرجال باب سُرخ کپڑوں کی اجازت مردوں کے لیے **عن** جابر بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ہو عندی احسن من القمر ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرتی اگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور چاند کیطرف اور اُنپر جوڑا تہا سرخ رنگ کا تو اُسوقت میرے نزدیک وہ دیا حسین تہے چاند سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر سُرخ جوڑا یعنے انمیں خطوط سرخ تہے نہ یہ کہ بالکل سُرخ ہو روایت کی ہمسے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اور روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے یہی روایت اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابی اسحاق کے جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کے تو تحریر کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اسباب میں براء اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الثوب الاخضر باب سبز کپڑوں کے بیان **عن** ابی رمثۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ بردان اخضران ترجمہ روایت ہے ابی رمثہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اُنپر دو کپڑے سبز تہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید اللہ بن ایاد کے روایت سے اور ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے **باب** فی الثوب الاسود باب سیاہ کپڑوں کے بیان **عن** عائشۃ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط من شعر اسود ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکیدن صبحکو اور اُنپر چادر تہی کالے بالونکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی الثوب الاصفر باب زرد کپڑوں کے بیان **عن** قیلۃ بنت مخرمۃ انہا قالت قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت الحدیث بطولہ حتی جاء رجل وقد ارتفعت الشمس فقال السلام علیک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیہ تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمال طیئتین کانتا بزعفران وقد نفضتا ومعہ عسیب نخلۃ ترجمہ روایت ہے قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئی ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے اسکے بعد حدیث بہت لمبی یہانتک کہ کہا انہوں نے کہ آیا آپکے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تہا آفتاب سو کہا السلام علیک یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے تہے پرانے بے سیئی ہوئے رنگی گئے تہے زعفران میں اور جھڑ گیا تہا اُنمیں سے رنگ زعفران کا یعنے بسبب کثرت استعمال کے اور آنحضرت کے پاس ایک شاخ تہی کھجور کے ف قیلہ کے حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبد اللہ بن حسان کی روایت سے ترجمہ مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا اُن کپڑوں سے جھڑ گیا تہا اور کچھ اثر باقی رہا تہا **باب** ماجاء فی کراہیۃ التزعفر والتخلق للرجال باب زعفر اور خلوق کے کراہت میں مردوں کے لیے **عن** انس بن مالک قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التزعفر للرجال ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تزعفر سے مردوں کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن علیہ سے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنے مردوں کو ف روایت کی یہ حدیث ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے آدم سے انہوں نے شعبہ سے کہا شعبہ نے معنے کراہت تزعفر کے مردوں کے لئے یہ ہیں کہ مردوں خوشبو کے لئے بجائی عطر کے زعفران لگائی **عن** یعلی بن

استیذان اور آداب کا بیان

سرخ کپڑوں کے اجازت مردوں کو

زعفر اور خلوق کے کراہت

مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا جاتو اور دھو اسکو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اسکو ف یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اسکی اسناد میں جو مروی ہے
عطا بن سائب سے کہا اسنے نہ کہا یحییٰ بن سعید نے جسنے کہ سنا ہی عطا بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنے انکی اول عمر میں سو سماع اسکا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطا
بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطا سے مروی اور روایت کرتے ہیں راذان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطا سے آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے
کہ عطا بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اسباب میں عمار اور ابی موسیٰ اور انس سے ہے روایت ہے تمہ حکم خلوق ایک خوشبو کی مرکب ہے زعفران و غیرہ سے اور غالب ہوتے
ہے اسپر سرخی یا سفیدی اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے **باب** جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ باب حریر اور دیباج
کے کراہت میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ترجمہ روایت ہے ابن
عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنیگا اسے آخرت میں یعنے جنت میں ف اسباب میں علی
اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے کہ جسکا ذکر کیا ہے ہمنے کتاب اللباس میں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے
اور اسماء جو بیٹی ابوبکر صدیق کے ہیں انکے مولی کا نام عبداللہ ہے اور کنیت انکی ابو عمر ہے اور روایت کیے ہے انسے عطا بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے **باب** **عن** الْمِسْوَرِ
بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَمَةُ ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو انمیں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے بیٹے چلو میرے ساتھ ہے
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا مسور نے کہ گیا میں انکے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے آنحضرت کو میرے لئے سو بلایا میں نے انکو مخرمہ کے لئے اور نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اور اوپر اپنے ایک قبا تھے انہیں قباؤں میں سے سو فرمایا آپ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی ہے میں نے تمہارے لیے کہا اور نے پھر دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کیطرف اور فرمایا راضی
ہو گئے مخرمہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے **باب** جَاءَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ + اظہار کرنا نعمت کی بیان میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى
عَبْدِهِ ترجمہ روایت مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جاوے اثر اسکی نعمت کا اسکے بندے پر یعنے کپڑے سفید ہوں اور زینت
شرعی سے بدن آراستہ ہو ف اسباب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے
باب مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ باب موزہ سیاہ کے بیان میں **عن** بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ
فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والی حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑہ موزے کا کہ وہ دونو سیاہ تھے اور انمیں
کچھ نقش نہ تھے پہنا آپ نے انکو اور وضو اور مسح کیا انپر ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی کے روایت سے اور روایت کیے محمد بن ربیعہ نے دلہم سے کہ نام ہے اسکا
باب مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ باب بوڑھے کے بال نکالنے کی نہی میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا ف
یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے یہ عبدالرحمن بن حارث نے اور کئے لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے **باب** جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ باب صاحب مشورہ کے امانت دار کی بیان میں **عن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے
کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو امانت داری ضرور ہے یعنے اسکو فشای راز نکرنا چاہیے ف اسباب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابن
عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کے روایت سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو امانت داری ضرور ہے ف اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے اور

شیبان صاحب کتاب ہین اور صحیح الحدیث ہین اور کنیت انکی ابو معاویہ ہے روایت کیے ہمسے عبدالجبار بن علاء عطار نے انہون نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان نے کہا عبدالملک
نے جو راوی ہین ابی ہریرہ کے حدیث کے کہ مین جو حدیث بیان کرتا ہون اُسمین سے کوئی حرف کاٹ نہین رکھتا یعنے پوری پوری بیان کرتا ہون **باب** ماجاء فی الشوم باب
نحوست کے بیان مین **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشوم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیز ونمین ہے عورت اور گھر اور جانور مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے سندمین اس حدیث کے
ذکر نہین کیا حمزہ کا اور یون کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسی ہے روایت کے ہمسے ابن ابی عمر نے یہ حدیث انہون نے سفیان سے
انہون نے زہری سے انہون نے سالم اور حمزہ سے کہ دونون بیٹے ہین عبداللہ بن عمر کے اُن دونون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہمسے سعید بن عبدالرحمن
انہون نے سفیان سے انہون نے زہری سے انہون نے سالم سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اسمین اسکا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمن
سے وہ روایت کرتے ہین حمزہ سے اور روایت سعید کے صحیح تر ہے اسواسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونون نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہون
نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اُسکے سندمین کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونون بیٹے ہین عبداللہ بن عمر کے انہون نے روایت کی اپنے
باپ سے اور سہل بن سعد اور عائشہ اور انس سے روایت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز مین تو عورت اور جانور اور گھر مین ہوتی
یعنے کسی چیز مین نحوست نہین اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شوم یعنے نحوست نہین ہے کسی شی مین اور کبھی ہم نے کہا ہے گھر
گھر مین اور عورت اور گھوڑے مین روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن بحر نے انہون نے اسمعیل بن عیاش سے انہون نے سلیمان سے انہون نے یحیے بن جابر سے انہون نے معاویہ سے انہون نے اپنے عم حکیم
بن معاویہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء لا یتناجی اثنان دون الثالث باب ادب تناجی مین **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلثۃ فلا یتناجی اثنان دون صاحبھما وقال سفیان فی حدیثہ لا یتناجی اثنان دون الثالث فان ذالک یحزنہ ترجمہ روایت ہے
عبداللہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کانمین بات کرین انمین سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑکر اور سفیان نے اپنے روایت مین
کہا کہ کانمین باتین کرین دو شخص تیسرے اپنے رفیق کو چھوڑکر اسلیے کہ یہ بات اُسکو غم مین ڈالتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے
نے فرمایا کانمین باتین نکرین دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑکر اسلیے کہ اُس مومن کو ایذا ہوتی ہے یعنے بسبب اکیلی رہ جانی کے اور اللہ تعالے کو بُری معلوم ہوتی ہے ایذا مومن کی اسباب
مین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے روایت ہے **مقصد حکم** یہ نہی سرگوشی کی تین ہی شخصون کے ساتھ مخصوص ہے کہ اسمین ایک شخص اکیلا رہ کر غمگین ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہون تو سرگوشی منع نہین **باب** ماجاء فی العدۃ باب عہد و اقرار کے بیان مین **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبھہ وامر لنا بثلاثۃ عشر قلوصا فذھبنا نقبضھا فاتانا موتہ فلم یعطنا شیئا ثم قال ابوبکر
قال من کانت لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ فلیجئ فلیتمم الیہ فاخبرتہ فامر لنا بھا ترجمہ روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا انہون نے دیکھا مین نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ گوری ہے اور بڑھاپا آچلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالونکے سفید ہوچکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپکے یعنی صورتمین اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیون
جوان کا تو ہم اُن اونٹنیون کے لینے کو گئے سو اگلی ہمکو خبر اُنکے وفات کی سو غنیمت یا ہمکو لوگون نے کچھ پھر جب قایم ہوے ابوبکر رضی اللہ عنہ یعنے امور خلافت پر تو کہا ابوبکر نے کہ جس سے
کچھ وعدہ ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تو وہ ہمارے پاس آوے سو اُٹھا مین اور خبر کی مین نے اُنکو حضرت کی وعدے کے سو حکم فرمایا ہمکو اُن اونٹنیون کے دینے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے
اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابی جحیفہ سے مانند اسکے اور روایت کی کئی لوگون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہون نے ابی جحیفہ سے کہا ابی جحیفہ نے دیکھا مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ اُنکے تھے یعنے شکل و صورت مین اور اس سے زیادہ کچھ روایت نکیا یعنے اونٹنیونکا ذکر اس روایت مین نہین روایت کی ہمسے محمد بن
بشار نے انہون نے یحیے سے انہون نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہون نے ابی جحیفہ سے کہا انہون نے دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ تھے اُنکے اور روایت
کی کئی لوگون نے اسمعیل سے مانند اسکے اور سابن جابر سے بھی یہ روایت ہے اور ابی جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے **باب** ماجاء فی فداک ابی وامی باب فداک ابی وامی کہنے کے
بیان مین **عن** علی قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد غیر سعد بن ابی وقاص ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا انہون نے کہ نہین

سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا ہو آپنے اپنے ماں باپ کو یعنے یہ کہا ہو کہ فدا ہون تجھپر ان باپ تیر سوا سعد بن ابی وقاص کے **عن** سعید بن المسیب یقول قال لی ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا ہ و امہ الا لسعد بن ابی وقاص قال لہ یوم احد ارم فداک ابی و امی و قال لہ ایضا ارم ایا الغلام الخ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ نہین جمع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسیکے لئی سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا اونکو جنگ احد کے دن مار تو ایک تیر فدا ہین تجھپر ماں باپ میرے اور کہا اون سے مار تو تیر ای جوان پہلوان **ف** اسما بین زبیر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کے کئی لوگون نے یہ حدیث یحیی بن سعید بن مسیب سے انہون نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں باپ کو دن احد کے یعنے فداک ابی و امی فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونون حدیثین صحیح ہین **باب** ما جاء فی یا بنی باب میرا شفقۃ بیٹا کہنے کے بیان مین **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا بنی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا فرمایا **ف** اسما بین مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انس سے اور ابو عثمان شیخ ثقہ ہین اور نام انکا جعد بن عثمان ہی اور انکو ابن دینار بھی کہتے ہین اور وہ بصرہ کے رہنے والی ہین اور روایت کے انسے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے **باب** ما جاء فی تعجیل اسم المولود باب تسمیہ مولود کے جلد کرنا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بتسمیۃ المولود یوم سابعہ و وضع الاذی عنہ و العقیقۃ **ترجمہ** سند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتوین دن یعنے ولادت سے اور اسکے بال وغیرہ جدا کرنیکا کہ موجب اذیت ہین اور عقیقہ کرنیکا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ما یستحب من الاسماء باب اسامی مستحبہ کے بیان مین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمان ہین یعنے اسلئی کہ اسمین اقرار ہے اللہ تعالے کی بندگی کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** ما جاء ما یکرہ من الاسماء باب اسامی مکروہہ کے بیان مین **عن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنہین ان یسمی رافع و برکۃ و یسار **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک مین منع کرتا ہون کہ نام رکھا جاوے کسیکا رافع اور برکت اور یسار **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسے ہی روایت کیا ابو احمد نے سفیان سے انہون نے ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہین حافظ ہین اور مشہور لوگون کے نزدیک روایت ہے جابر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین ہین سند مین عمر **مترجم** رافع کے معنی بلند کرنیوالا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنے آسانی اور راحت پس ان نامون مین یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہین یا آسانی نہین اور غیر معین ہے **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسمی غلامک رباح و لا افلح و لا یسار و لا نجیح یقال اثم ہو فیقال لا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت نام رکھہ تو اپنے غلام کا رباح یعنے نفع دینے والا اور نہ افلح یعنے نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح اور نجیح افلح کے مرادف ہے اسلئے کہا جاویگا کہ وہ یہان ہے پھر جواب دیا جاویگا کہ نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخنع اسم عند اللہ یوم القیمۃ رجل تسمی ملک الاملاک قال سفیان شاہان شاہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہونچاتی ہین اس روایت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے بدترین سب ناموں نزد اللہ تعالے کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جسنے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنے اسکی شہنشاہ ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخنع کے معنے قبیح تر **باب** ما جاء فی تغییر الاسماء باب نام بدلنے کے بیان مین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر اسم عاصیۃ قال انت جمیلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحیی بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کیے عبید اللہ سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث عبید اللہ سے انہون نے نافع سے انہون نے عمر سے مرسلا اور اسما بین عبد الرحمن بن عوف سے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکم بن سعید اور مسلم اور اسما بن احدر اور شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ شریح اپنی باپ سے روایت کرتی ہین اور خثیمہ بن عبد الرحمن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہین **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدل دیا کرتی تھی بری نام کو **ف** کہا ابو بکر بن نافع نے جو راوی ہین اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے احدیث کے سند مین کہ روایت ہی ہشام بن عروہ سے

سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور نہیں ذکر کیا انہوں حضرت عائشہ کا ترجمہ حکم عائیہ کے منے انہوں نے گمان کیا ہے راوی نے اس کو حضرت کی نسبت

باب ما جاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کیا مگر مستحب ہے اکثر اہل تحریرت کہ وہ اپنے نبی صاحبی کو پسند کرتے ہیں باب ما جاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی ترجمہ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کئے جاویں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدان حشر میں اور میں عاقب ہوں یعنی پیچھے آنیوالا ہوں کہ اسکے بعد کوئی نبی نہیں ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی کراھیۃ الجمع بین اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنیتہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنیکے کراہت میں عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفی ان یجمع احد بین اسمہ وکنیتہ ویسمی محمدا ابا القاسم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپکے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم یعنے اگر محمد نام رکھے تو جائز ہے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابوالقاسم رکھے تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنیسے منع فرمایا ف اسباب ہین جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تسمیتم بی فلا تکنوا بی ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنے محمد تو کنیت نہ رکھو میرے یعنے ابوالقاسم ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے ایسا کیا ہی ہے یعنے انہوں نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپکے حیات کی ساتھ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے سنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا ابا القاسم تو متوجہ ہوئے اسکی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کہا اسنے کہ میں نے آپکو نہیں پکارا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو میرے کنیت روایت کرے تم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہیت اسکی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے عن ابن ابی طالب انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان ولد لی بعدک اسمیہ محمدا واکنیہ بکنیتک قال نعم قال فکانت رخصۃ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ بھلا فرمائیے تو اگر ہو امیر لئے کوئی لڑکا آپکے بعد تو نام رکھوں میں اسکا محمد اور کنیت رکھوں اسکی جو آپکی کنیت ہے یعنے ابوالقاسم تو فرمایا آپنے کہ ہاں کہا حضرت علی نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لئی تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی الشعر

شعر کا بیان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک بعضی شعر حکمت ہے ف یہ حدیث غریب ہے اس کو مرفوع کیا اسکو فقط ابوسعید اشج نے ابن ابی عیینہ کی روایت سے اور روایت کیا اور لوگوں نے انکے سوا ابن ابی عیینہ کے روایت سے یہ حدیث موقوفاً اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسباب ہین ابی بن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ اور کثیر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ ترجمہ اور گذرا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی انشاد الشعر

باب شعر پڑھنے کے بیان میں عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینصب لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قالت ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس مایفاخر او ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم رکھتی تھے حسان کے لئے منبر مسجد میں کہ وہ اوسپر کھڑے ہوکر فخر کرتے تھے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یا کہا حضرت عائشہ نے ینافح یعنے جواب دیتی ہی اور دفع اعتراضات کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنے راوی کو شک ہے اور فرماتے تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ بیشک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنے جبرئیل کی ساتھ جبتک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہیں یا جواب دیتے رہتی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ف روایت کی ہے اسمٰعیل اور علی بن حجر نے دونوں نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسباب ہین ابی ہریرہ اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے صحیح ہے یعنے حدیث ابن ابی الزناد کے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وعبد اللہ بن رواحۃ بین یدیہ وھو

یقول خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ۔ الیوم نضربکم علی تنزیلہ ۔ ضربا یزیل الہا م عن مقیلہ ۔ ویذہل الخلیل عن خلیلہ ۔ فقال لہ عمر یا بن رواحۃ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حرم اللہ تقول الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خل عنہ یا عمر فلہی اسرع فیہ من نضح النبل ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں عمرۂ قضا کی سال اور عبداللہ بن رواحہ انکے آگے تھی اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھی تم چھوڑو اور خالی کردو راہ والا کفار کے رستہ اسکا ۔ آجکی دن مارینگی ہم تمکو اسکے اترنے پر ۔ ایسی مار کہ ہٹا دے دماغ کو اسکی جگہہ سی ۔ اور بھلا دیوے اور غافل کردیوے دوست کو دوست سے ۔ سو کہا حضرت عمر نے ای ابن رواحہ آگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ تعالے کی حرم محترم میں تم شعر پڑھتے ہو تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑو اسکو ای عمر اسلئے کہ یہہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر اندازی سے یعنے انکو بہت گران گزرتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے یہہ انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے مانند اسکے اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ کو عمرۂ قضا میں اور کعب بن مالک آگے تھی اور یہ زیادہ صحیح ہی بعض اہل حدیث کے نزدیک اسلئے کہ عبداللہ بن رواحہ مقتول ہوئے موتہ کی دن اور عمرہ قضا اسکی بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہی شام میں مترجم حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے اور تعجب ہے کہ حافظ ترمذی سی کیونکر یہہ ذہول وغفلت واقع ہوئی اسلئے کہ عمرۂ قضا میں احتمام ہوا ہے سفر کا اور اسکے بھائیکا بنت حمزہ کے لئی اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ سب ایک جگہہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہہ امر حافظ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیونکر مخفی رہا عن عائشۃ قالت قیل لہا ہل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت کان یتمثل بشعر ابن رواحۃ ویقول ویأتیک بالاخبار من لم تزود ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ کسی پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے تو کہا آپنے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے ویاتیک الخ ف اسباب میں ابن عباس سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی مترجم پورا شعر ابن رواحہ کا یہہ ہے ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا ۔ ویأتیک بالاخبار من لم تزود یعنے کھولدینگی ایام اور فراہم کردینگے تجھہ پر وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا اور لادینگے تیری پاس وہ شخص خبر میں کہ جسکے تو نی زاد راہ تیار نکی تھی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بہا العرب قول لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اسکے ساتھ شعرای عرب قول ہے لبید کا الا کل شے الخ یعنے آگاہ رہو کہ ہر چیز اللہ تعالے کے سوا باطل ہے یعنے برسبیل فنا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے یہ ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے عن جابر بن سمرۃ قال جالست النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من مائۃ مرۃ فکان اصحابہ ینشدون الشعر ویتذاکرون اشیاء من امر الجاہلیۃ وہو ساکت فربما یتبسم معہم ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا کہ بیٹھا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو بار سی زیادہ سو آپکے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور ذاکر کرتے تھی امور جاہلیت کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھی انکے ساتھ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے زہری نے سالم سے بھی

باب ماجاء لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر لہ من ان یمتلی شعرا ترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھر جاوے پیٹ کسیکا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھر جاوے شعر سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریہ خیر لہ من ان یمتلی شعرا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھر جاوے پیٹ کسیکا ایسے پیپ سی کہ اسکو دیکھے اور فاسد کردیوے اسکی پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھر جاوے شعر سے ف اسباب میں سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ماجاء فی الفصاحۃ والبیان باب فصاحت کے بیان میں عن عبداللہ بن عمر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما یتخلل البقرۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنے لپیٹتا ہے باتوں کو جیسکہ گائی لپیٹتی ہے اپنی زبان سی چارہ کو یعنے بہت کثیر الکلام اور بیفائدہ بات کرنی والا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی اسماعیل بن امیہ سی روایت ہے

باب ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ باب نہیں ہے

ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ باب نہیں ہے

عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمروا الانیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا الابواب واطفئوا المصابیح فان

الغویسقة ربما عرقت الفتیلة فاحرقت اھل البیت ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو برتنوں کو یعنے شب کو اور باندھ دو مونہہ مشکوں کا اور سمیٹ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اسلئے کہ جو ہا اکثر لیجاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے بہت سے کئی سندوں سے اور روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** آداب سفر کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظھا من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بھا نقیھا واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانھا طرق الدواب ومأوی الھوام باللیل ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر کرو تم بہار کے اونٹوں کو تو دو تم اونٹوں کو حصہ انکا زمین سے یعنے خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جاویں اور جب سفر کرو تم خشک اور قحط کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اسکے قوت باقی رہے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ پاویگا قوت جاتی رہیگی تو جلد اُس زمین سے نکلجاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لئے اُترو تو راہ ہی الگ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھیکانے ہیں کیڑوں مکوڑوں کے رات کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبا میں انس اور جابر کی بھی روایت ہے **باب** **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ایسے کوٹھی پر سوئے کہ جسکے گرد منڈیر یا دیوار نہو یعنے خوف ہو لڑھک کر گر جانیکا نیند کی حالت میں ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم بروایت محمد بن منکدر کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبدالجبار بن عمر ابی ضعیف ہیں **عن** عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظۃ فی الایام مخافۃ السامۃ علینا ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرصت دیتے تھے ہمکو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنے ہر وقت وعظ و نصیحت نکرتے اسخوف سے کہ ہم ملول نہو جاویں اور اکتا نہ جاویں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اسکے **باب** **عن** ابی صالح قال سئلت عائشۃ وام سلمۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالتا ما داوم علیہ وان قل ترجمہ روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کونسا عمل پیارا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا اُن دونوں نے کہ جسپر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تھوڑا ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا کہ جسپر ہمیشگی کیجاوے روایت کیے ہمسے ہارون بن اسحٰق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے **بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الامثال عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یہ باب میں مثالوں کے جو وارد ہوئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** ماجاء فی مثل اللہ عزوجل لعباد باب مثال میں اللہ تعالی کے اپنے بندوں کے لئے **عن** النواس بن سمعان الکلابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ضرب مثلا صراطا مستقیما وعلی کنفی الصراط سوران لھما ابواب مفتحۃ علی الابواب ستور وداع یدعو علی راس الصراط وداع یدعو فوقہ واللہ یدعو الی دار السلام ویھدی من یشاء الی صراط مستقیم والابواب التی علی کنفی الصراط حدود اللہ فلا یقع احد فی حدود اللہ حتی یکشف الستر والذی یدعو من فوقہ واعظ ربہ ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالی نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اسکے دونو جانب یعنے داہنے بائیں دو دیواریں ہیں اُن دیواروں میں جابجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئی ہیں اور ایک بلانیوالا بلا رہا ہے اس راہ کے سر پر اور ایک بلا رہا ہے اسکے اوپر پھر آپنے یہ آیت پڑھی واللہ یدعو الی دار السلام سے آخر تک یعنے اللہ تعالی بلاتا ہے جنت کیطرف اور وہ راہ بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالی کے یعنے محرمات ہیں مثل زنا اور شرب خمر وغیرہ کے سو نہیں گرفتار ہوتا اُن حدود میں اللہ تعالی کی جب تک کہ پردہ نکھولے یعنے پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبائر میں اور اسیطرح اول شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنیوالا ہے اُس راہ کے اوپر وہ ایک فرشتہ ہے نصیحت کرنیوالا اللہ تعالی کیطرف سے یعنے ہر مومن کے دل میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا ہمنے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کہتے تھے سنا ہمنے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابو اسحٰق فزاری نے کہ لو تم روایتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمٰعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے ؛؛

اسمٰعیل بن عیاش پر جرح

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال انی رأیت فی المنام کان جبرئیل عند راسی ومیکائیل عند رجلی یقول احدھما لصاحبہ اضرب لہ مثلا فقال اسمع سمعت اذنک واعقل عقل قلبک انما مثلک ومثل امتک کمثل ملک اتخذ دارا ثم بنی فیھا بیتا ثم جعل فیھا مائدۃ ثم بعث رسولا یدعو الناس الی طعامہ فمنھم من اجاب الرسول ومنھم من ترکہ فاللہ ھو الملک والدار الاسلام والبیت الجنۃ وانت یا محمد رسول من اجابک دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنۃ ومن دخل الجنۃ اکل ما فیھا رجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرئیل میرے سر پر ہے ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک انمیں کا اپنی ساتھی سے کہ بیان کر واس نبی کے لئے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنے خطاب کیا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف ہمیشہ سنتی رہیں کان تیرے یہ دعا اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیرے اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک گھر بنایا اور اسمیں ایک گھر طیار کیا پھر اس گھر میں دسترخوان چنا یعنے انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کہ بلاوے لوگونکو اسکے طعام کیطرف سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نما انکے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کے یہ ہے کہ اللہ تعالے جل جلالہ بادشاہ ہے وہ گھر اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تو اے محمد رسول ہے سو جسنے تمہاری بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں اور جو داخل ہوا جنت میں کھایا جو کچھ اسمیں ہے، ف یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبد اللہ کو یعنی درمیان میں کوئی راوے چھوٹ گیا ہے اور اسباب ابن مسعود سے ہے روایت ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے عن ابن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بید عبد اللہ بن مسعود حتی خرج بہ الی بطحاء مکۃ فاجلسہ ثم خط علیہ خطا ثم قال لا تبرحن خطک فانہ سیلتقی الیک رجال فلا تکلمھم فانھم لن یکلموک ثم مضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث اراد فبینا انا جالس فی خطی اذا اتانی رجال کانھم الرط لتعارھم واجمامھم لم ار عورۃ ولا ارى عشرا وینتھون الی ولا یجاوزون الخط ثم یصدرون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان من آخر اللیل لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاءنی وانا جالس فقال لقد اراني منذ اللیلۃ ثم دخل علی فی خطی فنوسد فخذی فرقد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی سید فخذی اذا انا برجال علیھم ثیاب بیض اللہ اعلم ما بھم من الجمال فاستھوا الی فجلس طائفۃ منھم عند رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطائفۃ منھم عند رجلیہ ثم قالوا بینھم ما رأینا عبدا قط اوتی مثل ما اوتی ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عینیہ تنامان وقلبہ یقظان اضربوا لہ مثلا مثل سید بنی قصرا ثم جعل مائدۃ فدعا الناس الی طعامہ وشرابہ فمن اجابہ اکل من طعامہ وشرب من شرابہ ومن لم یجبہ عاقبہ او قال عذبہ ثم ارتفعوا واستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک فقال سمعت ما قال ھؤلاء وھل تدری منھم قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ھم الملئکۃ فتدری ما المثل الذی ضربوا قلت اللہ ورسولہ اعلم قال المثل الذی ضربوا اللہ الرحمن بنی الجنۃ ودعی الیھا عبادہ فمن اجابہ دخل الجنۃ ومن لم یجبہ عاقبہ او عذبہ رجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عشا کی یعنے ایکدن اور پھر ہاتھ پکڑ لیا میرا عبد اللہ بن مسعود کا یہانتک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کیطرف مکہ کے سو بٹھلا دیا انکو پھر کہنچا انکے گرد ایک خط اور فرمایا رہیو تو اسی خط میں یعنے باہر نہ نکلنا اس سے اسلئے کہ آویگے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کیجیو تو انسے اور نہ بات کرینگے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہانکا ارادہ رکھتے تھے سو اس اثنا میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ رط ہیں بال انکے اور بدن انکے نہ تو میں نے دیکھا تھا اور نہ انپر کپڑا تھا آتے ہی وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے ہی میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہانتک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپنے کہ بیشک میں نے دیکھا اپنی تئیں آجکی رات یعنے نہیں سویا میں بالکل پھر داخل ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میرے ران پر اور سو گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سو جاتے تھے تو خراٹے لینے لگتے تھے سو اس حالمیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکایک آگئی میرے پاس چند مرد کہ انکے بدن پر سفید کپڑے تھے اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی انمیں تھی یعنے نہایت حسین تھے سو پہنچے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ انمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سرہانے اور ایک گروہ انکے پیروں کے پاس اور وہ آپسمیں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا کہ اسکو ملا ہو جو کچھ

کرنیکو ملائے تجسس کرنیکو اس بات کے سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنے ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہوسیاں کرنیکے لئے ایک مثل مثل سردار کی کہ اسنے بنایا ایک محل پھر بچھایا کیا اسمیں ایک دسترخوان اور بلایا لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کیطرف سو جنہوں نے قبول کیا اسکے بلاوے کو کھایا اسکا کھانا اور پیا اسکا پینا اور جنہوں نے قبول نہ کیا بلاوا اسکا عذاب کریگا وہ سردار اسکو اپنی کوشش ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ معنے دونوں کے ایک ہیں پھر اٹھ گئے وہ لوگ یعنے میرے پاس سے اور جاگ اٹھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت اور فرمایا آپنے سنا تو جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ کون لوگ تھے کہا ہمنے اللہ اور رسول اسکے خوب جانتا ہے فرمایا آپنے وہ فرشتے ہے اور تم سمجھے جو مثل انہوں نے بیان کی ہمنے کہا اللہ اور رسول اسکے خوب جانتا ہے کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت اسکی یہ ہے کہ رب نے بنائی جنت یعنی سردار نے رحمن اور عمل سے جنت مراد ہے اور بلایا یعنی بندوں کو سو جنہوں نے قبول کیا اسکی بلاوے کو داخل ہوا جنت میں اور جنہوں نے نہ قبول کیا عذاب کریگا اسکو اپنی کوشش سے کہ عاقبہ فرمایا یا عذبہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی پس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بصرے میں محالد کے اور ابو عثمان ہندی کا نام عبدالرحمن ہے اور وہ بصرے میں مل کے اور سلیمان تیمی وہ بصری ہیں طرخان کے اور وہ ذکر کرتے تھے قبیلہ بنی تیم میں اسلیے تیمی مشہور ہوگئے کہا علی نے کہا یحیی بن سعید نے نہیں دیکھا کسیکو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان زیادہ **مترجم** وہ لوگ جو اول ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تہی اور زط ایک ملک ہے اور سیوستان کے کردھی اسطرف منسوب ہے جیسے زنجی کیطرف زنج اور رومی کیطرف روم اور نبایہ میں ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کے اور منہوری اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیوں کے سندھ کے لوگوں میں سے اور مغرب ہے جٹ کا **باب** ما جاء مثل النبی والانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وسلم باب آنحضرت کی اور نبیوں کی شان میں **عن** جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی دارا فاکملہا واحسنہا الا موضع لبنۃ فجعل الناس یدخلون ویتعجبون منہا ویقولون لولا موضع اللبنۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیاء کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور اسکو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنے زینت بخوبی کی مگر جو ورد می اسمیں جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اسمیں اور تعجب کرتے تھے اسکے خوبی پر اور کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہوتا مگر یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا کہ نفس نفیس آپکا ہے کہ جس سے قصر انبیا کا پورا ہو گیا **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور ابی ابن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ما جاء مثل الصلوۃ والصیام والصدقۃ باب نماز روزہ اور صدقہ کے مثال میں **عن** الحارث الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ امر یحیی بن زکریا بخمس کلمات ان یعمل بہا ویامر بنی اسرائیل ان یعملوا بہا وانہ کاد ان یبطیٔ بہا قال عیسی ان اللہ امرک بخمس کلمات لتعمل بہا وتامر بنی اسرائیل ان یعملوا بہا فاما ان تامرہم واما انا امرہم فقال یحیی اخشی ان سبقتنی بہا ان یخسف بی او اعذب فجمع الناس فی بیت المقدس فامتلاء وقعدوا علی الشرف فقال ان اللہ امرنی بخمس کلمات ان اعمل بہن وامرکم ان تعملوا بہن اولہن ان لا تشرکوا باللہ شیئا فان مثل من اشرک باللہ کمثل رجل اشتری عبدا من خالص مالہ بذہب او ورق فقال ہذہ داری وہذا عملی فاعمل وادی الی فکان یعمل ویؤدی الی غیر سیدہ فایکم یرضی ان یکون عبدہ کذلک وان اللہ امرکم بالصلوۃ فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان اللہ ینصب وجہہ لوجہ عبدہ فی صلوتہ مالم یلتفت وامرکم بالصیام فان مثل ذلک کمثل رجل فی عصابۃ معہ صرۃ من مسک فکلہم یجد ریحہا واطیب عند اللہ من ریح المسک وامرکم بالصدقۃ فان مثل ذلک کمثل رجل اسرہ العدو فاوثقوا یدہ الی عنقہ وقدموا لیضربوا عنقہ فقال انا افدیہ منکم بالقلیل والکثیر فافتدی نفسہ منہم وامرکم ان تذکروا اللہ فان مثل ذلک کمثل رجل خرج العدو فی اثرہ سراعا حتی اذا اتی علی حصن حصین فاحرز نفسہ منہم کذلک العبد لا یحرز نفسہ من الشیطان الا بذکر اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا امرکم بخمس اللہ امرنی بہن السمع والطاعۃ والجہاد والہجرۃ والجماعۃ فانہ من فارق الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ الا ان یراجع ومن ادعی دعوی الجاہلیۃ فانہ من جثی جہنم فقال رجل یا رسول اللہ وان صلی وصام فقال وان صلی وصام فادعوا بدعوی اللہ الذی سماکم المسلمین المؤمنین عباد اللہ **ترجمہ** روایت ہے حارث اشعری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حکم فرمایا یحیی علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اپر اور حکم کریں بنی اسرائیل کو کہ وہ بھی عمل کریں اپر اور وہ لوگ کہ پہونچانے میں کچھ تاخیر کرتے ہے یعنے سوچتے ہے کہ بنی اسرائیل کو کسطرح پہونچاؤں تب کہا یحیی علیہ السلام نے کہ اے اللہ تعالی نے حکم کیا ہے تجھکو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اپر عمل کریں سو تم بنی اسرائیل کو حکم کرو دیتا ہوں میں تو حکم کرتا ہوں تمکو

کہا یحیے نی کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر سبقت کی تمنے مجھپر اُن امور کی تبلیغ مین تو دہنس نہ جاؤنمین یا کہین عذاب کیا جاؤن مین سو جمع کیا یحیی علیہ السلام نے لوگون کو بیت المقدس مین سو بہر گئے وہ لوگ اُسمین اور بیٹھے بلندیون پر سو فرمایا حضرت یحیی علیہ السلام نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجھکو پانچ باتونکا تاکہ عمل کرونمین اُن پر اور حکم کرون مین تمکو کہ تم بہی عمل کرو اُنپر پہلی اُنکی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالے کی اور مت شریک کرو اُسکے ساتہ کسیکو اور بیشک مثال اُس شخص کے کہ جنی شریک کیا اللہ تعالی کے ساتہ کسی چیز کو مانند اُس شخص کے ہے کہ خریدا اُسنی ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنے بلا شرکت غیری سونی سی یا چاندی سی اور کہا اُس غلام سی کہ یہ گہر میرا ہی اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کرتو اور نفع اسکا مجھکو دی سو وہ پیشہ کرتا ہی اور نفع اُسکا کسی اور کو دیتا ہی اپنی آقا کی سوا سو کون راضی ہوگا تم مین سے کہ اُسکا غلام ایسا ناکام ہو اور اللہ تعالی نے حکم کیا تمکو نماز کا سو جب تم نماز پڑہو تو ادہر اُدہر مت دیکہو اسلئے کہ اللہ تعالی اپنا مونہہ کئی رہتا ہی بندے کی مونہہ کیطرف اُسکی نماز مین جب تک کہ وہ ادہر اُدہر مت دیکہے اور حکم کیا تمکو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اُس شخص کے مانند ہی جو ایک گروہ مین ہی اور اُسکے ساتہ ہی ایک تہیلی کہ اُسمین مشک ہے سو سبکو اچہی لگتی ہے بو اُسکی اور اُسکو بہی پسند آتی ہے بو اُسکی اور بو روزہ دار کی مونہہ کے اللہ تعالی کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہی اور اللہ تعالی نے حکم کیا تمکو صدقہ کا سو بیشک مثال صدقہ دینی والی کی مانند اُس شخص کے ہے کہ قید کیا اُسکو دشمن نے اور باندہی اُسکی ہاتہ اُسکی گردن مین اور لیچلی اُسکو تاکہ اُسکی گردن مارین سو اُسنے کہا کہ مین فدیہ دیتا ہون جو کچہہ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دیکر چہوڑا لی اُسنی اپنی جان یعنے اسیطرح صدقہ دینی والا عذاب آہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اُسنے تمکو کہ یاد کرو تم اللہ تعالی کو اسلئے کہ مثال اللہ تعالی کے یاد کرنیوالی کی ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اُسکی پیچہے دوڑتا ہوا اور وہ بہاگا یہان تک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط مین اور بچالی اُسنی اپنی جان اُس سے اسیطرح بندہ نہین بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالی کے ذکر کے ساتہ پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین حکم کرتا ہون تمکو پانچ باتونکا کہ اللہ تعالے نے حکم کیا ہے مجھکو اُنکا اوّل بات سُننا ہی دوسرے کہنا ماننا حاکم کا یعنے جو خلاف خدا حکم نکرے تیسرے جہاد چوتہے ہجرت پانچوین التزام جماعت مسلمین کا اسلئے کہ جو جُدا ہوا جماعت سی ایک بالشت کے برابر اُسنی نکالدی رسی اسلام کے اپنی گردن سے مگر یہ کہ پہر آجاوے جماعت کی طرف اور جنی پکارا پکار زمانہ جاہلیت کا یعنے لوگون کو بغی و فساد و خانہ جنگی کے لئے جمع کیا تو وہ جہنم کے جماعت مین ہی سو عرض کیا ایک مرد نے کہ یارسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکہی یعنے جب بہی جہنمی ہے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکہے سو پکارو تم اللہ تعالی کے پکار کے موافق جیسا کہ نام رکہا ہے تمہارا اُسنے مسلمان مؤمن بندے اللہ کے یعنے جب مجتمع ہو تو اطاعت الہی کے لئے نہ بغی و فساد کی واسطی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکی اور بہی حدیثین ہین سوا اسکے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنسے ابوداؤد طیالسی نے اُنسی ابان بن یزید نی اُنسی یحیے نی اُنسے زید بن سلام نی اُن سے ابی سلام نی اُنسے حارث اشعری نی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنون مین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحیی بن کثیر سے

باب ما جاء مثل المؤمن القاری للقرآن وغیر القاری باب قاری قرآن اور غیر قاری کے بیان مین

عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرۃ لا ریح لہا وطعمہا حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانۃ ریحہا طیب وطعمہا مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ ریحہا مر وطعمہا مر ترجمہ روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس مؤمن کے کہ قرآن پڑہتا ہے مانند ترنج کے ہی کہ بو اُسکی خوش ہے اور مزہ اُسکا اچہا ہے اور مثال اُس مؤمن کے کہ قرآن نہین پڑہتا ہے مانند کہجور کے ہے کہ اُسمین خوشبو نہین اور مزہ اُسکا میٹہا ہے اور مثال اُس منافق کے کہ قرآن پڑہتا ہے مانند ریحان کے ہے کہ بو اُسکی خوش ہے اور مزہ اُسکا کڑوا ہے اور مثال اُس منافق کے کہ قرآن نہین پڑہتا ہے مانند حنظل کے ہی کہ بو اُسکی بد ہے اور مزہ اُسکا بُرا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے ہی یہ حدیث شعبہ نے قتادہ سی ہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الزرع لا تزال الریح تفیئہ ولا یزال المؤمن یصیبہ بلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارز لا تہتز حتی تستحصد ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال مؤمن کے مانند کہیتی کے ہے کہ ہمیشہ اُسکو ہوا جہکاتی رہتی ہے یعنے کبہی داہنے اور کبہی بائین اور مؤمن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہونچتی ہے اُسکو بلا اور مثال منافق کی مانند درخت

صنوبر کے ہی کہ ہرگز ہلتا نہیں یہانتک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جاوے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من
الشجرۃ شجرۃ لا یسقط ورقھا وھی مثل المؤمن حدثونی ما ھی قال عبد اللہ فوقع الناس فی شجر البوادی ووقع فی نفسی انھا النخلۃ فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ھی النخلۃ فاستحییت یعنی ان اقول قال عبد اللہ فحدثت عمر بالذی وقع فی نفسی فقال لان تکون قلتھا احب الی من ان یکون
لی کذا وکذا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختون مین سے ایک درخت ایسا ہی کہ ایام خزان مین اسکی پتی نہین جھڑتے اور وہ مومن کی
مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح مین سو بیان کرو تم مجھہ سے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختون مین اور میرے دل مین آیا
کہ وہ کھجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی مین نے یعنے اُس سے کہ مین بولون یعنی چھوٹا ہو کر بڑون کے سامنے شرمایا کہا عبداللہ نے کہ پھر
ذکر کیا مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے اُس درخت کا کہ میرے دلمین آیا تہا تو فرمایا مجھہ سے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنے آنحضرت کے آگے تو مجھکو نہ یاوہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھہ
ایسا ایسا مال ملتا یعنے حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپکی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباب مین
ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے باب ماجاء مثل الصلوات الخمس باب نماز پنجگانہ کی مثال مین عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ارأیتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات
الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اُسمین ہر روز مین پانچ بار غسل
کرتا ہو آیا باقی رہیگا اُسکی بدن پر کچھہ میل عرض کے صحابہ نے کہ نہ باقی رہیگا اُسکے بدن پر کچھہ میل تب فرمایا آپنے کہ یہی مثل ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی اُسکی
برکت سے گناہونکو ف اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیے ہمسے قتیبہ نے انہون نے بکر بن مضر سے انہون نے ابن ہادی مانند اسکی باب
اس امت کے مثال مین عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اٰخرہ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا آنحضرت
نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال میری امت کے مانند مینہہ کے ہے کہ معلوم نہین ہوتا کہ اول اُسکا بہتر ہے یا آخر اُسکا ف اسباب مین عمار اور عبداللہ بن
عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عبدالرحمان بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تہے حماد بن یحیی کو اور کہتے تہے کہ وہ ہماری تمنا ہون
سے ہین باب ماجاء مثل ابن ادم واجلہ واملہ باب آدمی کے اجل اور امید کے بیان مین عن بریدۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون
ما مثل ھذا وھذا ورمی باصبعین قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا الانسان وھذا اجلہ ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال انکی اور اُنکی اور پہینکے آپنے دو کنکریان عرض کے صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جاننے والا ہی فرمایا آپنے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الناس کابل مائۃ لا تجد الرجل فیھا راحلۃ
ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ ایسی ہین جیسے سو اونٹ کہ اُسمین پاوے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور نہ پاوے
کے یعنے اسیطرح کام کا آدمی نہین ملتا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیے ہمسے سعید نے انہون نے سفیان سے انہون نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور اسمین کہا
کہ پاوے تو یعنے اُن اونٹونمین ایک اونٹ قابل سواری کے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الناس کابل مائۃ لا تکاد تجد فیھا
راحلۃ او کما تجد فیھا الا راحلۃ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹون کے ہین کہ پاوے تو اُسمین ایک بھی اونٹ قابل
سواری کے یا فرمایا کہ پاوے تو اُسمین مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل اور یہ بھی حضرت کے زمانہ مین تہا کہ سو مین ایک کام کا نکل آتا تہا اب لاکہون مین بھی ایک کام کا نکلنا
مشکل ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثلی ومثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیھا
فانا اخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیھا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور میری امت کے مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی
سو کیڑے اور پتنگے اُسمین گرنے لگی سو مین پکڑتا ہون کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ مین یعنے معاصی مین کہ جو سبب ہین دخول نار کا ف یہ حدیث حسن
صحیح ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فیما خلا من الامم کما بین صلوۃ العصر الی مغارب الشمس وانما مثلکم

وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مدت بقا تمہارے پہلے آپکی امت کے مقابلہ میں اُن امتوں کے جو گذر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہارے اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایکمرد کی ہے کہ اُسنے کام میں لگایا کئی مزدور دنکو اور کہا اُسنے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لئے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک قیراط پر پھر کہا اُسنے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لئے دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر یہ خطاب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیطرف سو غضبناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا اُنہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی سو کہا اُس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تمہارا کچھ حق اُنہوں نے کہا نہیں سو کہا اُس مزدور نے کہ پھر یہ فضل میرا ہے جسی چاہوں دوں ۱۲ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم مراد حدیث یہ ہے کہ آپکی اُمت کو عمر میں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب جلیل مستحق اجر جزیل ہیں

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب میں فضائل میں قرآن عظیم الشان کے جو وارد ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب سورۂ فاتحہ کے فضیلت میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى أُبَيٍّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْ وَصَلّٰى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنِ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ابی ابن کعب کے پاس ہو کر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی کو اور وہ نماز پڑھتے تھے سو پھرے کیطرف ابی نے اور جواب نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ہلکی کی نماز کو اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنے سلامتی ہو تم پر اے رسول خدا کے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام ہی تجھ پر کس چیز نے روکا تجھکو اے ابی اس سے کہ تو جواب دیوے مجھکو میں نے پکارا تھا تجھکو سو عرض کیا اُنہوں نے کہ اے رسول اللہ کے میں نماز میں تھا تب فرمایا آپنے کہ نہیں پایا تو نے آیت کہ وحی کے میر طرف اللہ تعالیٰ کے یعنے قرآن میں اس آیت کو اِسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ سے آخر آیت تک یعنے قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اُسکے رسول کو جب پکارے وہ تمکو واسطے چیز کے لئی کہ زندہ کرے تمکو کہا اُبی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کرونگا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائی جواب میں دیر نہ کرونگا اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپنے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھکو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اُسکے مثل عرض کیا اُنہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی ضرور سکھائی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا راوی نے کہ پڑھی ابی نے ما قرآن کے یعنے سورۂ فاتحہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اُتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اُسکی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہی ۱۲ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن انس بن مالک سے بھی روایت ہے مترجم اس سورۂ مبارک کے بہت سی نام ہیں منجملہ اُنکے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور آثار اور بنیاد اُسکے مضامین عظیم الشان کے کہ اصل اور منشا اُسکا ہے اور وجہ تسمیہ اُسکی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثنای و حمد الٰہی کے اور تعبد اور وعد و عید کے اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتون نظریہ اور احکام عملیہ کے کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب سعداء اور منازل اشقیاء کے دوسرے سبع مثانی یعنے سات آیتیں

سورۂ فاتحہ کے فضیلت

دوبار اُتری ہوئی ہیں اسلئے کہ یہ سورہ ایکبار مکہ میں نازل ہوئی ایکبار مدینہ میں جبکہ قبلہ متحول ہوا اور سیسرے یہ قرآن عظیم اور دونوں نام آخر کی سورہ جمعہ میں مذکور ہیں اور اسکو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسمائی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمّی کے سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک حق تعالیٰ کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور حضرت نے خود اسکو بی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اسکو بدعات محرمہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اسکی برکات سے لاالعقل محض ہیں اور غافل بحت

باب ما جاء فی سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی باب سورہ بقر اور آیۃ الکرسی کے فضیلت میں

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجعلوا بیوتکم مقابر وان البیت الذی تقرأ البقرۃ فیہ لا یدخلہ الشیطان ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبرین یعنے مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر مت ہوجاؤ اور تحقیق کہ وہ گھر کہ جسمین سورہ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اُسمین داخل نہین ہوتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء سنام وان سنام القرآن سورۃ البقرۃ وفیھا آیۃ ھی سیدۃ آی القرآن آیۃ الکرسی ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورہ بقر ہے اور اسمین ایک آیت ہی کہ وہ سردار ہے قرآن کے سب آیتون کے اور وہ آیت الکرسی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حکیم بن جبیر کے روایت سے اور کلام کیا ہے اسمین شعبہ نے اور ضعیف کہا ہی اسکو

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم المؤمن الی الیہ المصیر وآیۃ الکرسی حین یصبح حفظ بھما حتی یمسی ومن قرأھما حین یمسی حفظ بھما حتی یصبح ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی حم مؤمن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی جبکہ صبح کی اُسنے تو حفاظت کیا جاویگا وہ انکی برکت سے یہانتک کہ شام کرے اور جسنے کہ پڑہا انکو جبکہ شام کے حفاظت کیا جاویگا وہ یہانتک کہ صبح کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمن بن ابی بکر ابن ابی ملیکہ مین اُنکے حافظہ کے طرف سی

عن ابی ایوب الانصاری انہ کانت لہ سھوۃ فیھا تمر فکانت تجیء الغول فتأخذ منہ فشکی ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذھب اذا رأیتھا فقل بسم اللہ اجیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فأخذھا فحلفت ان لا تعود فأرسلھا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال حلفت ان لا تعود قال کذبت وھی معاودۃ للکذب قال فأخذھا فحلفت ان لا تعود فأرسلھا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال حلفت ان لا تعود فقال کذبت وھی معاودۃ للکذب فأخذھا فقال ما انا بتارکک حتی اذھب بک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی ذاکرۃ لک شیئا آیۃ الکرسی اقرأھا فی بیتک فلا یقربک شیطان ولا غیرہ فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل اسیرک قال فأخبرہ بما قالت قال صدقت وھی کذوب ترجمہ روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ اُنکا ایک کھتا تھا کہ اُسمین کھجورین بہرین تھین سو غول آتا تھا اور اسمین سے لیجاتا تھا سو شکایت کی اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے سو فرمایا آپنے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اُسکو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اسکو ابو ایوب نے یعنے تاکہ لیجاوین اُسی آپکے پاس سو اُسنے قسم کہائی کہ پھر نہ آویگا سو چھوڑ دیا اُنہون نے اُسکو اور آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے عرض کی اُسنے قسم کہائی کہ اب نہ آویگا سو آپنے فرمایا کہ جھوٹ کہا اُسنے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کے کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اُسکو ابو ایوب نے سو پھر قسم کہائی اُسنی کہ میں اب نہ آونگا سو پھر چھوڑ دیا اُسکو اور آئی اُنحضرت کی خدمت مین اور پوچھا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے عرض کی اُنہون نے کہ قسم کہائی اُسنے کہ اب نہ آویگا فرمایا کہ جھوٹا ہی وہ اور وہ پھر آنیوالا ہے طرف جھوٹ بولنی کے سو پھر پکڑا اُسکو ابو ایوب نے اور کہا میں تجھی ہرگز چھوڑنیوالا نہین یہانتک کہ لیجاؤنگا میں تجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اُسنی کہ میں تمسے ذکر کرتا ہون ایک چیز کا اور وہ آیۃ الکرسی ہے پڑہ تو اُسکو اپنے گھر مین سو قریب نہ آویگا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور پھر بیان سو حاضر ہوی ابو ایوب خدمت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی اُنہون نے آپکو اُسکے حال سے تب فرمایا آپنے کہ سچ کہا اُسنے اگرچہ وہ جھوٹا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

عن ابی ھریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا وھم ذو عدد فاستقرأھم فاستقرأ کل رجل منھم یعنی ما معہ من القرآن فأتی علی الرجل من احدثھم سنا فقال ما معک یا فلان فقال معی کذا وکذا وسورۃ البقرۃ فقال أمعک سورۃ البقرۃ قال نعم قال اذھب فأنت أمیرھم فقال رجل من أشرافھم واللہ ما صحبنی ان أتعلم البقرۃ الا مخافۃ ان لا أقوم بھا فقال

سورہ بقر اور آیۃ الکرسی کی فضیلت

فی سورۃ الکہف باب سورۂ کہف کی فضیلت میں عن البراء یقول بینما رجل یقرأ سورۃ الکہف اذ رأی دابتہ تركض فطرفہا فاذا دنس الغمامۃ او السحابۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک السکینۃ نزلت مع القرآن او نزلت علی القرآن ترجمہ روایت ہے براء سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ الکہف سورہ کہف پڑھتا تھا یعنے تہجد میں کہ دیکھا اسنے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر کی اسنے آسمان کیطرف سو دیکھا ایک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ ہوا آیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپسے تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سکینہ ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ ثلث آیات من اول الکہف عصم من فتنۃ الدجال ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھیں تین آیتیں سورہ کہف کی اول سے بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے ف کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کی مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ماجاء فی یٰسٓ باب سورۂ یٰسین کے فضیلت میں عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء قلبا وقلب القرآن یٰسٓ ومن قرأ یٰسٓ کتب اللہ لہ بقرأتہا قرأۃ القرآن عشر مرات ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورہ یٰسین ہے اور جسنے پڑھی سورہ یٰسین لکھیگا اللہ تعالے بعوض اسکے ثواب دس بار قرآن پڑھنے کا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمنہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبد الرحمن کے روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اسی سند سے اور ہارون کہ جسکے کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کرتے ہے ابو موسی سے ان سے احمد بن سعید نے انسے قتیبہ نے انسے حمید بن عبد الرحمن نے یہی حدیث اور اسباب میں ابو بکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے ازروی اسناد کے اور اسناد اسکے ضعیف ہے

باب ومن سورۃ حم الدخان باب سورۂ دخان کے فضیلت میں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم الدخان فی لیلۃ اصبح یستغفر لہ سبعون الف ملک ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورہ دخان کے رات میں صبح کریگا وہ اور ستر ہزار فرشتے اسکے لئے مغفرت مانگتے ہونگے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابی خثعم نے یہ بھی کہا محمد نے کہ وہ منکر حدیث ہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی حم دخان شب جمعہ کو بخشے جاوینگے اسکے لئے گناہ اسکے ف حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جسکی کنیت ابو المقدام ہے ضعیف ہیں اور حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہیں ایسا ہی کہا ایوب نے اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے

باب ماجاء فی سورۃ الملک باب سورۂ ملک کے فضیلت میں عن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خباءہ علی قبر وہو لا یحسب انہ قبر فاذا قبر انسان یقرأ سورۃ الملک حتی ختمہا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ضربت خبائی علی قبر وانا لا احسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرأ سورۃ الملک حتی ختمہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی المانعۃ ہی المنجیۃ تنجیہ من عذاب القبر ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کے کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہانتک کہ ختم کیا اس سورہ مبارک کو سو آئی وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نہ جانتا تھا کہ وہاں قبر ہے سو وہاں قبر تھے ایک آدمی کی کہ وہ پڑھتا تھا سورہ ملک پڑھتا تھا یہانتک کہ ختم کیا اسکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مانع ہے یعنے عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سورۃ من القرآن ثلاثون آیۃ شفعت لرجل حتی غفر لہ وہی تبارک الذی بیدہ الملک ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سورت قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اسنے ایک مرد کی یہانتک کہ بخشا گیا وہ اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے ف یہ حدیث حسن ہے عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا ینام حتی یقرأ الم تنزیل وتبارک الذی بیدہ الملک ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ نہ پڑھ لیتے سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ف اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہی اسکو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے

سورۂ کہف کے فضیلت

سورۂ یٰسین کے فضیلت

سورۂ دخان کے فضیلت

سورۂ ملک کے فضیلت

انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کے زہری کہا انہوں نے کہ کہا مجھ سے ابی الزبیر سے کہ سنا تھا جابر سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو سو کہا ابوالزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوالزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں روایت کے ہے ہشام بن اُسے ابوالاحوص نے اُسے لیث بن اُن ہی ابی الزبیر نے اُن سے جابر نے اُنہوں نے روایت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کے ہے ہرثم بن سفر نے اُن سے فضیل نے اُن ہی لیث نے اُن سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنے الم تنزیل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کے ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے

سورہ اذا زلزلت کی فضیلت

باب ماجاء فی اذا زلزلت

باب اذا زلزلت کے فضیلت میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ اذا زلزلت عدلت لہ بنصف القرآن ومن قرأ قل یا ایہا الکافرون عدلت لہ بربع القرآن ومن قرأ قل ہو اللہ احد عدلت لہ بثلث القرآن **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی سورہ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اُسکا آدھی قرآن کے اور جسنے پڑھی قل یا ایہا الکافرون تو ثواب اُسکا چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جسنے پڑھی سورہ قل ہو اللہ احد ثواب اُسکا برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اس شیخ یعنے حسن بن سلم کے روایت سے اور اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل من اصحابہ ہل تزوجت یا فلان قال لا واللہ یا رسول اللہ ولا عندی ما اتزوج بہ قال الیس معک قل ہو اللہ احد قال بلی قال ثلث القرآن قال الیس معک اذا جاء نصر اللہ والفتح قال بلی قال ربع القرآن قال الیس معک قل یا ایہا الکافرون قال بلی قال ربع القرآن قال الیس معک اذا زلزلت الارض قال بلی قال ربع القرآن قال تزوج تزوج **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ آیا نکاح کیا تو نے اے فلانی کہا اُسنے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالی کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں فرمایا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل ہو اللہ یعنے تجھے یاد نہیں اُسنے عرض کی کیوں نہیں آپنے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپنے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل یا ایہا الکافرون عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا آپنے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا آپنے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپنے نکاح کر تو نکاح کر تو **ف** یہ حدیث حسن ہے

سورہ اخلاص اور اذا زلزلت کے فضیلت

باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص

باب سورہ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن وقل یا ایہا الکافرون تعدل ربع القرآن **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنے ثواب اجر میں اور قل ہو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یزید بن عبدالرحمن بن مغیرہ کے روایت سے

سورہ اخلاص کے فضیلت

باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص

باب سورہ اخلاص کے فضیلت میں **عن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یقرأ فی لیلۃ ثلث القرآن من قرأ اللہ الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھکتا ہے ایک تم میں سے کہ اس سے کہ پڑھ لیا کرے ایکرات میں تہائی قرآن جسنے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنے سورہ اخلاص سو اُسنے بیشک پڑھا تہائی قرآن **ف** اسباب میں ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کرے ہو اُسنی یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور ثابت کی زائدہ کے اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کے شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا ہے میں **عن** ابی ہریرۃ قال اقبلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت قلت وما وجبت قال الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یعنے کسی مقام میں تو سنا آپنے ایکمرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل ہو اللہ احد سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واجب ہو گئے پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی فرمایا آپنے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر مالک بن انس کے روایت سے اور ابو حنین دو عبید بن حنین ہیں **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل یوم مائۃ مرۃ قل ہو اللہ احد محی عنہ ذنوب خمسین سنۃ الا ان یکون علیہ دین وہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینام علی فراشہ فنام

علی یمینہ ثم قرأ قل ھو اللہ احد مائۃ مرۃ فاذا کان یوم القیمۃ یقول لہ الرب تبارک وتعالی یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھی ہر دن مین دو سو بار سورہ قل ہو اللہ احد سو مٹائی جاوینگے اسکے گناہ پچاس برس کی اگرچہ کہ ہون اسپر قرض اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو ارادہ کرے سونیکا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنے داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرماویگا پروردگار تبارک و تعالی اے میرے بندی داخل ہو تو اپنے داہنی طرف سے جنت مین ف یہ حدیث غریب ہے ثابت کے روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہین اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن سنکے سوا اور سند سے ثابت سے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احشروا فانی سأقرأ علیکم ثلث القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ قل ھو اللہ احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی سأقرأ علیکم ثلث القرآن انی لأری ھذا خبر جاءہ من السماء ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت سأقرأ علیکم ثلث القرآن الا وانھا تعدل بثلث القرآن ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم کہ مین پڑھونگا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہو گئے اصحاب مین سے جو جمع ہوسکے پھر نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پڑھی آپنے سورۂ قل ہو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ مین سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین پڑھونگا تمپر تہائی قرآن سو مین گمان کرتا ہون کہ یہہ داخل ہوا آپکا کسی خبر کے واسطے سے جو آئی ہے آپکے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپنے مینے کہا تھا کہ پڑھونگا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورہ برابر ہے تہائی قرآن کے ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس بن مالک قال کان رجل من الانصار یؤمھم فی مسجد قبا فکان کل ما افتتح سورۃ یقرأ لھم فی الصلوۃ مما یقرأ بہا افتتح بقل ھو اللہ احد حتی یفرغ منھا ثم یقرأ سورۃ اخری معھا وکان یصنع ذلک فی کل رکعۃ فکلمہ اصحابہ فقالوا انک تقرأ بھذہ السورۃ ثم لا تری انہا تجزئک حتی تقرأ بسورۃ اخری فاما ان تدعھا وتقرأ بسورۃ اخری قال ما انا بتارکھا ان احببتم ان اؤمکم بھا فعلت وان کرھتم ترکتکم وکانوا یرونہ افضلھم وکرھوا ان یؤمھم غیرہ فلما اتاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ الخبر فقال یا فلان ما یمنعک من ان تفعل ما یأمر بہ اصحابک وما یحملک ان تقرأ ھذہ السورۃ فی کل رکعۃ فقال یا رسول اللہ انی احبھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حبھا ادخلک الجنۃ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا انکی مسجد قبا مین اور عادت تھی اسکے کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اسکو انکے لئے نماز مین تو شروع کرتا قل ہو اللہ احد کے ساتھ یعنے بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ پڑھ لیتا یہانتک کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورت اسکے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت مین سو کلام کیا اس سے اسکے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورۂ اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہہ کافی نہین تمہاری صحت نماز کے لئے یہانتک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا تو پڑھا کرو تم اسے سورت کو یا اسکو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو سو کہا اُن صحابی نے نہین ہون مین اسکا چھوڑنیوالا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کرون مین تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کرون مین تمہارے اور اگر برا مانو تم تو چھوڑ دونمین تمکو یعنے امامت نکرون اور انصار اُنکو اپنے لوگون مین افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے اُن کے سوا پھر جب آئے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین خبر دی آپکو اُن اصحابی کے حال کے سو فرمایا آپنے اُسنے کہ کیا چیز مانع ہوئی ہے تجھکو اس سے کہ جو حکم کرتے ہین تجھکو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۂ اخلاص کو ہر رکعت مین سو عرض کی اُسنے اے رسول اللہ تعالی کے مین بیشک دوست رکھتا ہون اس سورت کو سو فرمایا آپنے صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک محبت اسکی لیجاویگی تجھکو جنت مین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے عبید اللہ بن عمر کے روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہون اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہون نے انس سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین دوست رکھتا ہون اس سورت کو یعنے قل ہو اللہ احد کو تو فرمایا آپنے کہ محبت اُسکی تجھکو داخل کریگی جنت مین باب ما جاء فی المعوذتین باب معوذتین کے فضیلت مین عن عقبۃ ابن عامر قال سمعت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد انزل اللہ علی آیات لم ر مثلھن قل اعوذ برب الناس الی آخر السورۃ وقل اعوذ برب الفلق الی آخر السورۃ ترجمہ

معوذتین کے فضیلت

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے اُتارین ہین مجھپر آجتین کہ نہین دیکھا کسیے انکا مثل اور وہ قل اعوذ برب الناس ہین آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا اُنہون نے کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہا کرون معوذتین ہر نماز کے پیچھے ف یہ حدیث غریب ہے بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ باب قاری قرآن کی فضیلت مین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑہتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنے خوب یاد رکہتا ہے اُسکو وہ ہی بزرگ نیک فرشتون کے ساتہ جو عہدہ سفارت رکہتی ہین یعنے رسول ہوتے ہین آدمیون کی طرف اور جو پڑہتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت مین کہا کہ وہ قرآن اُسپر سخت ہے یعنے دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت مین کہ وہ قرآن پڑہنا اُسپر شاق ہے اُسکے لئے دونا اجر ہے یعنے ایک قرات کا دوسرے مشقت کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اُسکو اور حلال کیا اُسکے حلال کو اور حرام کیا اُسکے حرام کو داخل کریگا اسکو اللہ تعالیٰ بسبب اُسکی جنت مین اور شفاعت قبول کریگا اُسکی دس شخصون کے حق مین اُسکے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لئے اُنمین سے دوزخ ف یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اُسکی کوئی اسناد صحیح نہین اور حفص بن سلیمان جنکے کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزاز ہین کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہین حدیث مین بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ باب قرآن عظیم الشان کے فضیلت مین عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كِتَابُ اللهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ ترجمہ روایت ہے حارث اعور سے کہا اُنہون نے کہ گذرا مین مسجد مین سو لوگ باتین بنا رہے تہے پہر داخل ہوا مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور کہا مین نے اے امیر المؤمنین کیا نہین دیکہتے آپ لوگون کو کہ باتین بنا رہے ہین فرمایا آپنے کہا ان اُنہون نے ایسا کیا مین نے کہا کہ ہان فرمایا حضرت علی نے آگاہ ہو کہ تحقیق کہ سنا ہے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا مین نے کیا ہے رستہ اُس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے کتاب اللہ یعنے قرآن سبب ہے اُس سے بچنے کا اُسمین خبر ہے تم سے اگلون کے اور خبر ہے جو تم سے بعد ہونگے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنے جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہون اور وہ دو لوگ ہے نہین ہے اُسمین ہنسی ٹہٹہی کی بات جسنے چہوڑا اُسکو جبار جانکر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اللہ تعالیٰ اُسکے اور جسنے ڈہونڈی ہدایت اُسکی غیر مین گمراہ کریگا اُسکو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کے مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا اور وہ سیدہی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہین کج کر سکتے اُسکو ہوائی نفسانی اور نہین مل سکتین اُسمین زبانین اور سیر نہین ہوتا اُس سے عالمونکا اور پرانا نہین ہوتا بار بار پڑہنے سے اور تمام نہین ہوتی عجائب اُسکی وہی ایسی کتاب ہے کہ نرمہ پڑی جن جب سنا اُسکو یہانتک کہ بول اُٹہے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اُسپر جسنے کلام کیا مطابق اُسکے سچ کہا اور جسنے عمل کیا موافق اُسکے ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا اُسپر عدل کیا اور جسنے بلایا اُسکے طرف راہ بتایا گیا وہ سیدہی راہ لیلو تم اُس حدیث کو اے اعور ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اُسکی مجہول ہے اور حارث کی روایت مین مقال ہے

ماجاء فی ثواب قاری القرآن

فضیلت قرآن عظیم الشان کی

باب ماجاء فی تعلیم القرآن باب تعلیم قرآن کے فضیلت مین **عن** عثمان بن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ قال ابو عبد الرحمن وذالک الذی اقعدنی مقعدی ھذا وعلم القرآن فی زمان عثمان حتی بلغ الحجاج بن یوسف ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین کا وہ ہی کہ جسنے سیکھا قرآن اور سکھایا اور راوی کو کہا ابو عبد الرحمن نے جو راوی ہے اس حدیث کے مین کہ اسی روایت نے مجھے بٹھایا اسجگہ اور قرآن سکھاتے رہے وہ لوگون کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم او افضلکم من تعلم القرآن وعلمہ ترجمہ روایت ہے عثمان سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین کا یا افضل تم مین کا وہ شخص ہے کہ جسنے سیکھا قرآن اور سکھایا اسکو اور لوگون کو **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کیے عبد الرحمن بن مہدی نے اور کئی لوگون نے سفیان ثوری سے انہون نے علقمہ بن مرثد سی انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے عثمان رضی اللہ عنہم سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نہین ذکر کرتے اس سند مین سعد بن عبیدہ کا اور روایت کیے یحیی بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سی انہون نے علقمہ بن مرثد سی انہون نے سعد بن عبیدہ سی انہون نے ابی عبد الرحمن سے انہون نے عثمان سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے ہمسے یہ محمد بن بشار نے انسی یحیی بن سعید نے انسی سفیان اور شعبہ نی کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحیی بن سعید نے انہون نے روایت کیے سفیان سے اور شعبہ سی کئی مرتبہ انہون نے علقمہ بن مرثد سے انہون نے سعد بن ابی عبیدہ سے انہون نے ابی عبد الرحمن سے انہون نے عثمان سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا محمد بن بشار نے اور صحاب سفیان کے نہین ذکر کرتے اس روایت مین اسبات کا کہ روایت کیے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین سعد بن عبیدہ سی کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے کہا ابو عیسی نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کے سند مین سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کے اشبہ ہے یعنے صحت کے ساتھ کہا علی بن عبد اللہ نے کہ کہا یحیی بن سعید نے کہ ہیچ نزدیک کو نہین شعبہ کے برابر نہین یعنے ثقاہت اور حفظ روایت مین اور جب مخالفت کرتے ہین شعبہ کی سفیان تو مین لے لیتا ہون قول سفیان کا سنا مین نے ابو عمار سے کہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھسے زیادہ یاد رکھنے والی ہین اور نہین روایت کے مجھسے سفیان نے کسے شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا مین نے اس شخص سے مگر ہا یا مین نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا اور اسباب مین علی اور سعد سے یہہ روایت ہے **عن** علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ ترجمہ اوپر گذرا **ف** اسحدیث کو نہین جانتے ہم مگر اس روایت سے کہ روایت کیے یہ حدیث کو ابو اسحاق کے مسند سی

باب ماجاء فی من قرأ حرفا من القرآن مالہ من الاجر باب قرات قرآن کے فضیلت مین **عن** عبد اللہ بن مسعود یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہا اللہ کے کتاب سے ایک حرف اسکے لیے ایک نیکی ہے اور نیکی کا ثواب دس گنا ہی مین نہین کہتا ہون کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف دوسرا اور میم ایک حرف تیسرا ہے یعنے الف لام میم کہنے ہین تیس نیکیون کا اجر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے سنا مین نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پوچھا مجھکو کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوے جیوۃ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سی بھی سوا اس سند کے ابن مسعود سے روایت کیا اسکو ابو الاحوص نے عبد اللہ بن مسعود سے اور مرفوع کیا اسکو بعضون نے اور موقوف کیا بعضون نے ابن مسعود سے یعنے انہین کا قول ٹہہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابو حمزہ ہے **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ صاحب القرآن یوم القیمۃ فیقول یا رب حلہ فیلبس تاج الکرامۃ ثم یقول یا رب زدہ فیلبس حلۃ الکرامۃ ثم یقول یا رب ارض عنہ فیرضی عنہ فیقال اقرأ وارق ویزاد بکل آیۃ حسنۃ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئیگا صاحب قرآن کے دن پھر کہیگا قرآن کہ اے رب میرے اسکو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جاویگا تاج کرامت کا پھر کہیگا قرآن عظیم الشان اے رب زیادہ دے اسکو پہنایا جاویگا اسکو جوڑا کرامت کا پھر کہیگا اے رب راضی ہو اس سے سو راضی ہوگا اس سے پروردگار تعالی شانہ پھر کہا جاویگا اسسے کہ پڑہ تو اور چڑہ تو اور زیادہ کیجاویگی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے ابن سے محمد بن جعفر نے انسے شعبہ نے انسے عاصم بن بہدلہ نے انسے ابی صالح نے ان سے ابو امامہ کے اور مرفوع کیا اسکو اور یہ صحیح ہے ابو زرعہ نے کہا ذکر کی عبد العزیز کے روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہین **باب** **عن** زرارۃ بن اوفی عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ

قرآن کے فضیلت کا بیان

قرات قرآن کے فضیلت کا بیان

لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُومُ بِالرَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان لگا کر سنتا اللہ تعالیٰ کسی نبی کی بات کو کسے چیز میں افضل و بہتر کلموں کے پڑھتا ہے وہ کلموں اور نہیں چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جبتک کہ وہ نماز میں ہوتا ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتی ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اس تعالیٰ شانہ سے کہا ابو النضر نے مراد لیتے تھے آپ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو یعنے جیسا قرب اللہ کے قرآن پڑھنے سے بندے کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور جمہور نے اسکو روایت لیا آخر امر میں یعنے بسبب ضعف کے **باب عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک جسکی اندر قرآن میں سے کچھ نہیں یعنے کچھ یاد نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے ف یہ حدیث صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَعْنِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا جاویگا یعنے صاحب قرآن سے کہ پڑھ تو اور چڑھتا جا یعنے درجات جنت میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں اسلئے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اسکو پڑھیگا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کے ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اسکے **باب عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کئے گئے میرے آگے ثواب اور نیکیاں میری امت کے یہانتک کہ تنکا ہی جو نکال کر پھینکدیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھپر برائیاں اور گناہ میری امت کی سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھکر کہ دیگئی ہو کسیکو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنے یاد ہو پھر وہ اسکی بھول جاوے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ذکر کرے میں نے یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اسکو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے یہی قول دلالت کرتا ہے کہ انکو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اسکے اور کوئی چیز دال نہیں اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہو انکو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد اللہ نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انس سے **باب عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُودٌ هَذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اسنے کچھ تب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسنے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اسلئے کہ آویگی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھینگی پھر طلب کرینگے آدمیوں سے اور کہا محمود نے کہ یہ خیثمہ بصری جسنے روایت کی ہے جابر جعفی نے وہ خیثمہ بن عبد الرحمن نہیں ف یہ حدیث حسن ہے اور خیثمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت انکی ابو نصر ہے روایت کے میں انہوں نے انس بن مالک سے کتنے حدیثیں اور روایت کے ہی جابر جعفی نے ان خیثمہ سے بھی **عن** صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ ترجمہ روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جسنے حلال جانا ما تم کیا ہوا اسکی حرام کی ہوئی چیز کو ف روایت کے محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث سو زیادہ کیا انہوں نے اسکے اسناد میں یہ کہ کہا روایت کیے مجاہد نے سعید بن مسیب سے انہوں نے صہیب سے اور متابعت نہیں کی محمد بن یزید کے روایت کرنے اور وہ ضعیف ہیں اور ابو المبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ اچھی نہیں اور خلاف کیا گیا وکیع کا انکی روایت میں اور محمد نے کہا ابو فروہ یزید بن سنان راوی اس حدیث کے کچھ مضائقہ نہیں ہے ساتھ اسکے کہ روایت کرتے

ہیں انسے مناکیر **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجاھر بالقرآن کالجاھر بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقۃ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسا شکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کے یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اسلئے کہ چھپا کر نیکی کرنیوالا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا ہے اسپر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر **باب عن** ابی لبابۃ قال قالت عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ بنی اسرائیل والزمر **ترجمہ** روایت ہے ابی لبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المومنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جبتک کہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو لبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی انسے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے روایت کی ہے یہ محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ میں **عن** عرباض بن ساریۃ انہ حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان ینام وقد یقول ان فیھن آیۃ خیر من الف آیۃ **ترجمہ** روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اور سبح اور یسبح سے قبل اسکے کہ سووین اور فرماتے تھے کہ انمیں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح ثلاث مرات اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم وقرأ ثلاث آیات من آخر سورۃ الحشر وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی وان مات فی ذلک الیوم مات شھیدا ومن قالھا حین یمسی کان بتلک المنزلۃ **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورہ حشر کے اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسپر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اسکے لئے شام تک اور اگر مرجاوے اس دن میں تو مرا وہ شہید اور جسنے کہا انکو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اسی درجہ میں یعنے شب کو بھی یہی ثواب پاویگا اور اگر مریگا تو شہید ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **باب** ما جاء کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت میں **عن** یعلی بن مملک انہ سأل ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلاتہ فقالت ومالکم وصلاتہ وکان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءتہ فاذا ھی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن مملک سے کہ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے جو بیوی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسے تھے قرارت اور نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا ام المومنین نے کہ کیا نسبت ہے تمکو انکی نماز سے یعنے تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ انکی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے قرارت اور نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا ام المومنین نے کہ کیا نسبت ہے تمکو انکی نماز سے یعنے تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ انکی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے شب کو پھر سو جاتے تھے اسقدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اسقدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جسقدر کہ نماز پڑھی تھی یہانتک کہ صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت انکے قرارت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قرارت انکی جدا جدا تھی حرف حرف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کیا ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے تھے قرارت اپنی یعنے ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے **عن** عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان یوتر من اول اللیل ام من اخرہ فقالت کل ذلک قد کان یصنع ربما اوتر من اول اللیل وربما اوتر من اخرہ قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ فقلت کیف کان قراءتہ اکان یسر بالقراءۃ ام یجھر قالت کل ذلک کان یفعل وربما اوتر من اخرہ قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قال قلت کیف کان یصنع فی الجنابۃ اکان یغتسل قبل ان ینام قد کان ربما اسر وربما جھر قال فقلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قال قلت کیف کان یصنع فی الجنابۃ اکان یغتسل قبل ان ینام ام ینام قبل ان یغتسل قالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجا لاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے سب تعریف

آنحضرت کی قرارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کو سبھی چیزیں امروں میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی تھی قرأت آپکی یعنے نماز میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے ساتھ قرأت کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے اور کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اُسنے امروں میں وسعت رکھی کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے حالت میں غسل کرنے قبل سونیکے یا سو جاتے قبل نہانیکے کہا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کرکے سوتی اور کبھی فقط وضو کرکے سو جاتی کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اُسنے امروں میں وسعت رکھی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد اتا کہ مجھے لیچلے اپنی قوم کیطرف اسلئے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھکو اس سے کہ پہونچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنے اُسکی بندوں کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جسکو مشغول کیا قرآن نے میرے یاد سے اور مجھے سوال کرنے سے دونگا میں اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کے اپنے مخلوق پر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے متعبر جسکو مشغول کیا قرآن نے میرے یاد سے یعنے اوراد اور وظایف میں مشغول نہوا بلکہ قرآن ہی کی قرأت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل آداب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اسکو اجر و ثواب دنیا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفوں سے افضل و اعلےٰ ہے اور یہ اُن وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن اُن سب سے بہتر ہے وایں اوپر حال اُن لوگوں کے کہ جنھوں نے قرآن کو ہی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی ہوتھ دھو بیٹھے اور اوراد متبعہ اور وظائف مجتمعہ مین اپنی اوقات کا ئی اناللہ وانا الیہ راجعون

أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

یہ ہے باب ان قراتوں کے جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقُولُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنے قرأت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے مالک یوم الدین ف یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑھتے تھے ابو عبید اور اختیار کرتے تھے اسکو یعنے مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہے روایت کی یحییٰ بن سعید اموی نے اور اُنکے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اسلئے کہ لیث بن سعد نے روایت کیا ابی ملیکہ سے انہوں نے یعلے بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کے صحیح ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ مالک یوم الدین پڑھتے تھے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انس کہ انہوں نے عثمان کا بھی نام لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کیا عبدالرزاق معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پڑھتے تھے مالک یوم الدین عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اَنَّ النفس بالنفس والعین بالعین سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اسکے ف کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہمسے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور ابو علی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں

اور اسیطرح پڑھا ابو عبیدہ والعین بالعین بنظر اسناد اسی حدیث کے **عن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ھل تستطیع ربک ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہل تستطیع ربک یعنے بتا دیتا فوقانیہ اور نصب لفظ ربک کے اور مراد یہی کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگ اپنے رب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر رشدین کے روایت سے اور اسناد اسکی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأھا انہ عمل غیر صالح ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے انہ عمل غیر صالح یعنی نہ عمل غیر صالح کیا اسنی غیر صالح مراد فرمانا ہے کہ جو غرق ہو گیا **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اسکے اور یہ حدیث ثابت بنانی کی ہے اور روایت کیے ہیں حدیث شہر بن حوشب سے بھی اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید سی کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کیے شہر بن حوشب نے دو حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے اور دو اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کیے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ قد بلغت من لدنی عذرا مثقلۃ ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا انہ قد بلغت من لدنی عذرا ثقل کے ساتھ یعنے بضم دال عذرا اور یہ بہ نسبت عذرا کے جو بسکون دال ہے ثقیل ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابو المجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اسکا **عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی عین حمئۃ ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فی عین حمئۃ **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے قرأت انکی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اختلاف کیا اس آیت کے قرأت میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کیطرف سو اگر اس بارہ میں روایت ہوتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کیطرف اور کافی ہوتی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **عن** ابی سعید قال لما کان یوم بدر ظهرت الروم علی فارس فاعجب ذلک المؤمنین فانزلت الم غلبت الروم الی قولہ یفرح المؤمنون قال ففرحوا بظهور الروم علی فارس ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنے نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الم سے یفرح المومنون تک سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اسلئے کہ روم اہل کتاب ہے اور مسلمانوں سے موافقت رکھتی ہے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکان فارس موافقت رکھتی ہے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑھا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے پس غلبت بفتح غین میں خبر ہے اسکے غالب ہونیکی ایسا ہی پڑھا ہے نضر بن علی نے غلبت بفتح غین و باء **عن** ابن عمر انہ قرأ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلقکم من ضعف فقال من ضعف ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے خلقکم من ضعف یعنی بفتح ضاد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ من ضعف پڑھو یعنے بضم ضاد معجمہ **ف** روایت کیا ہے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضیل بن مرزوق کے روایت سے **عن** عبداللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فھل من مدکر ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فھل من مدکر یعنے بدال مہملہ اور قرأت مشہور یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فروح وریحان وجنۃ نعیم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فروح وریحان وجنت نعیم یعنے بفتح را لفظ روح کو قرأت کرتے تھے اور یہ قرأت شاذ ہے قرأت مشہور بضم راہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ہارون اعور کے روایت سے **عن** علقمۃ قال قدمنا الشام فاتانا ابو الدرداء فقال افیکم احد یقرأ علی قراءۃ عبداللہ قال فاشاروا الی فقلت نعم قال کیف سمعت عبداللہ یقرأ ھذہ الآیۃ واللیل اذا یغشی قال قلت سمعتہ یقرأھا واللیل اذا یغشی والذکر والانثی فقال ابو الدرداء وانا واللہ ھکذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقرأھا وھؤلاء یریدوننی ان اقرأھا وما خلق فلا اتابعھم ترجمہ روایت ہے علقمہ سے کہ جب پہنچے ہم شام میں سو آئی ہمارے پاس ابو الدرداء اور کہا انہوں نے کہ ہے تم میں کوئی ایسا شخص کہ پڑھتا ہو یعنے قرآن عبداللہ بن مسعود کی قرأت سے کہا علقمہ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میرے طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبداللہ کی قرأت پر کہا ابو الدرداء نے کیونکر سنا تم نے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی کہا علقمہ نے کہ میں نے سنا ہے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی سو کہا ابو الدرداء نے اور میں نے بھی قسم اللہ تعالیٰ کے ایسا ہی سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

کہ آپ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وما خلق الذکر والانثی پڑھیں میں انکا کہنا نہ مانونگا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہی ہے قرارت عبداللہ بن مسعود کے یعنے واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلّٰی والذکر والانثی عن عبداللہ بن مسعود قال اقرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین اور قرارت مشہور ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ وترى الناس سكارى وما هم بسكارى روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ف یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی ہے روایت کی حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری سنا دسکی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپنے یہ آیت یا ایہا الناس اتقوا ربکم الآیۃ آخر حدیث تک جو اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کے میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بئسما لاحدکم ان یقول نسیت آیۃ کیت وکیت بل ھو نسی فاستذکروا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لھو اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم من عقلہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا ہے انمیں سے کسیکے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلانی آیۃ کلام اللہ کے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا میں فلانی آیۃ اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہی لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چار پایوں کے اپنی باندھنے کے رسی سے

باب ما جاء ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے عن ابی بن کعب قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فقال یا جبرئیل انی بعثت الی امۃ امیین منھم العجوز والشیخ الکبیر والغلام والجاریۃ والرجل الذی لم یقرأ کتابا قط قال یا محمد ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ انمیں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والی اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسی لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرئیل نے اے محمد بیشک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنے جس سے جسطرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اسکی قراتوں میں آسانی اور وسعت ہے ف اسباب میں عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے بھی روایت ہے اور ام ایوب یہ بی بی ہیں ابو ایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہی ابی بن کعب سے کئی سندوں سے عن المسور بن مخرمۃ وعبدالرحمن بن عبدالقاری انھما سمعا عمر بن الخطاب یقول مررت بھشام بن حکیم بن حزام وھو یقرأ سورۃ الفرقان فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستمعت لقراءتہ فاذا ھو یقرأ علی حروف کثیرۃ لم یقرئنیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکدت اساورہ فی الصلوۃ فتصبرت حتی سلم فلببتہ بردائہ فقلت من اقرأک ھذہ السورۃ التی سمعتک تقرأھا قال اقرأنیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ کذبت واللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھو اقرأنی ھذہ السورۃ التی تقرأھا فانطلقت اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ھذا یقرأ سورۃ الفرقان علی حروف لم تقرئنیھا وانت اقرأتنی سورۃ الفرقان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یا عمر اقرأ یا ھشام فقرأ علیہ القراءۃ التی سمعتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر فقرأت التی اقرأنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرأوا ما تیسر منہ ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہ کہتے تھے گذرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورۂ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں اسی نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہانتک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا انکی گردن میں ڈالدی یعنے چادر انکی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تجکو یہ سورت جو میں نے سنی تجھے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اسکو سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھکو یہ سورت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تجھے قسم ہے اللہ تعالی کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے پڑھائی ہے مجھکو یہ سورت کہ جو پڑھی تمنے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور کہا میں نے ای رسول اللہ کے میں نے سنا اسکو سورہ فرقان پڑھتے ہے
ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپنے مجھکو اُس حرفوں پر اور آپ ہی نے پڑھائی مجھکو سورۂ فرقان سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو ای عمر اور فرمایا کہ پڑھ تو ای ہشام سو
پڑھا انہوں نے اُسی قراءت پر کہ میں نے سنا تھا اُن سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ تو ای عمر
سو پڑھی میں نے اُس قراءت پر جو پڑھائی تھی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی اُتری ہے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ
قرآن اُتارا گیا ہے سات حرفوں پر سو پڑھو تم اُسمیں سے جو تم پر آسان ہو انمیں سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند
اِسکے مگر ذکر نہ کیا اُسمیں مسور بن مخرمہ کا ۞ باب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن اخیہ کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ
عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون
العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ وما قعد قوم فی مسجد یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ
بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ ومن ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ ۞ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے جسنے کھولدی اپنی بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کھولدیگا اللہ تعالیٰ اُسکی ایک مصیبت روز قیامت کے مصیبتوں سے اور جسنے پردہ ڈالا اپنا کسی مسلمان کا لیعنے اُسکا
عیب چھپایا پردہ ڈالدیگا اللہ تعالیٰ اُسکا دنیا میں اور آخرت میں اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر لیعنے اپنا قرض وصول کرنیمیں آسانی کریگا اللہ تعالیٰ اُسپر دنیا اور آخرت
میں اور اللہ تعالیٰ بندی کے مدد میں ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈھتا ہے اُسمیں علم کو لیعنے دین کے آسان کریگا اللہ تعالیٰ اُسپر ایک راہ جنت
کے اور نہ بیٹھے کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتی ہوں وہ کتاب اللہ تعالیٰ کی یا درس لیتے ہوں وہ اُسکا آپسمیں مگر نازل ہوئے اُنپر تسکین اور ڈھانپ لیا اُنکو رحمت نے اور
گھیر لیا اُنکو فرشتوں نے اور جسکو عمل نے سست کیا نہیں بڑھایا اُسکو نسب اُسکی نے ف ایسی ہی روایت کیے کئی لوگوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابوہریرہ
سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسحدیث کے اور روایت کیے اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے کہ پہونچی مجھکو روایت ابی صالح سے اور اُنکو ابوہریرہ سے اُنکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پھر ذکر کرکے تھوڑی حدیث اُسمیں کے ۞ باب عن عبد اللہ بن عمرو قال قلت یا رسول اللہ فی کم اقرأ القرآن قال اختمہ فی شہر قلت انی اطیق
افضل من ذلک قال اختمہ فی عشرین قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی خمسۃ عشر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال
اختمہ فی عشر قلت انی اطیق افضل من ذلک قال اختمہ فی خمس قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فما رخص لی ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو سے کہا اُنہوں نے کہ عرض کیے میں نے کہ ای رسول اللہ کے کتنی دنو نمیں ختم کروں قرآن شریف کو فرمایا آپنے ختم کر تو اُسکو ایک مہینے میں عرض کیے میں نے کہ میں اُس سے
افضل کے طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپنے ختم کر تو اُسکو بیس دنمیں عرض کیے میں کہ میں طاقت رکھتا ہوں اُس سے افضل کے فرمایا آپنے ختم کر تو اُسکو دس دنمیں عرض کیے میں نے کہ میں طاقت
رکھتا ہوں اُس سے افضل کے فرمایا آپنے کہ ختم کر تو اُسکو پانچ دن میں عرض کیے میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اُس سے افضل کے سوا جازت دی آپنے مجھے اُس سے کم دو نمیں ختم
کرنیکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ جو عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں نادر مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبد اللہ بن عمرو
سے اور روایت کیے عبد اللہ بن عمرو نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جسنے پڑھا اُسکو تین دن سے کم میں
اور مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گذرجاوے کوئی آدمی پر
چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اُسنے قرآن کو موافق اسی حدیث کے لیعنے ہر حلیہ میں ختم کرنا بہتر ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم میں موافق اُس حدیث
کے جو مروی ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور رخصت دی بعض اہل علم نے اسکی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کے اور مروی ہے
سعید بن جبیر سے کہ اُنہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کہ سکے اندر اور ترتیل قرآن کے مستحب ہے اہل علم کے نزدیک ۞ عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لہ اقرأ القرآن فی اربعین ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں ف یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے بعضوں نے معمر سے اُنہوں نے سماک بن فضل سے اُنہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن

۱۲ یعنے جو کوئی سنے اسکو اور دل میں اللہ سے ڈرے اور کوشش کرے اسکے سمجھنے کی اور عمل کرے اسکے موافق اور ہر وقت اسکو نہ بھولے

عن ابن عباس قال قال رجل یا رسول اللہ ای العمل احب الی اللہ قال الحال المرتحل ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے کونسا شخص سے سوئی عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمایا آپ نے کہ اترنیوالا اور کوچ کرنیوالا یعنے ختم قرآن کرکے شروع کرنیوالا ف یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے روایت کرتے ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اسکی مضمون میں اور نہیں ذکر ہے اسمیں ابن عباس کا اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نضر بن شمیل کی روایت سے جو ہیثم بن بیع سے مروی ہے عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جسنے پڑھا تین دن سے کم ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کرتے ہم سے محمد بن بشار نے انسے محمد بن جعفر نے انسے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسکے

ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہیں تفسیر قرآن کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیہ باب تفسیر بالرای کے مذمت میں

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا قرآن کے تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ ڈھونڈھ لے وہ جگہہ اپنی دوزخ میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ومن قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت بیان کرو میرے طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اسکو خوب جان لو یعنے یقین ہو کہ یہہ میرے کہے ہوئی ہے اسلئے کہ جسنے جھوٹ باندھا مجھپر قصداً سو چاہیے اسکو کہ جگہہ ڈھونڈھ لے اپنی دوزخ سے اور جسنے قرآن میں کچھہ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کی تو چاہیے کہ وہ جگہہ اپنی ڈھونڈھ لے دوزخ سے ف یہ حدیث حسن ہے عن جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ ترجمہ روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا قرآن کے تفسیر میں اپنی رائی سے اور ٹھیک پڑی اسکی رائی جب بھی اسنے خطا کی یعنے بری جانے کہنے پر کیونکہ بسا اوقات ف یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نے ہمیل بن ابی حزم میں یعنی اسکو ضعیف کہا اور ایسی ہے مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سوا انکے اور علماء سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کے تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان انکی ذوات مقدسہ صفات پر نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دلسی کچھہ بات بنا کر کہدی ہو اور مروی ہوا ہے انسی ایسا کچھہ کہ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنی دلسی کچھہ نہیں کہا بغیر علم کے روایت کرتے ہم سے حسین بن مہدی نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنے نہیں میں نے اسکی تفسیر میں کوئی بات یعنے یہ آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کرتے ہم سے ابن ابی عمر نے انسے سفیان نے انسے اعمش نے کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں قرأت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباس سے بہت جگہ قرآن میں جسکا کہ میں نے سوال کیا ہے

ومن سورۃ فاتحۃ الکتاب فاتحۃ الکتاب کے تفسیر میں

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج غیر تمام قال قلت یا ابا ہریرۃ انی احیانا اکون وراء الامام قال یا ابن الفارسی اقرأہا فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین فنصفہا لی ونصفہا لعبدی ولعبدی ما سأل یقول العبد فیقول الحمد للہ رب العالمین فیقول اللہ تبارک وتعالی حمدنی عبدی فیقول الرحمن الرحیم فیقول اللہ اثنی علی عبدی فیقول مالک یوم الدین فیقول مجدنی عبدی وہذا لی وبینی وبین عبدی ایاک نعبد وایاک نستعین واخر السورۃ لعبدی ولعبدی ما سأل یقول اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھے کوئی نماز کہ نہ پڑھے اسمیں ام القرآن یعنے سورۃ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے کہا راوی نے ابو ہریرہ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابو ہریرہ نے اسی فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کر اسکو تو اپنے دل میں

یعنی چپکے چپکے اسلئے کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کی درمیان آدھوں آدھ سو آدھی میرے ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لئے ہی جو وہ مانگے پھر جب بندہ کہتا ہے نماز میں اور کہتا ہی الحمد رب العالمین یعنے سب تعریف ہی اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے ساری جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حمد کی میری میرے بندے نے پھر جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی میرے لئے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنے مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تعظیم کے میری میرے بندے نے اور یہ میرے لئے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے اور میرے بندے کے بیچمیں ہے ایک بعد دو ایک نصف یعنے تجھی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم اور آخر سورت میرے بندے کی لئے ہی اور میرے بندے کے لئی ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبے نے اور اسمٰعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کی اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابی السائب سے جو مولی ہیں ہشام کے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یعنے یہ کہ نماز بغیر سورہ فاتحہ کے ناقص ہے اور روایت کی ابن اویس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھسے میرے باپ نے اور ابو السائب نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَبَّأَنِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ ترجمہ روایت ہے علاء بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا روایت بیان کی مجھسے میرے باپ اور ابی السائب نے جو مولے ہیں ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونوں ہمنشین تھے ابو ہریرہ کے کہا ابو ہریرہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھے کوئی نماز کہ نہ پڑھی اسمیں فاتحہ پس وہ ناقص ہے ناتمام ہے ف اسمٰعیل بن ابی اویس کے روایت میں اس سے زیادہ نہیں ہے اور یہ حدیث میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کو سو کہا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اور سند پکڑی انہوں نے ابن ابی اویس کے روایت سے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ علاء سے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دَفَعَتْ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ مَعِي فَقِيتُهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتّٰى أَتٰى بِي دَارَهُ فَأَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَيْفِرُّكَ أَنْ تَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ تَقُولَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي حَنِيفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ يَنْبَسِطُ فَرَحًا ثُمَّ أَمَرَ بِي فَأُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَتْ أَغْشَاهُ طَرَفَيِ النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ عِدَادِ التَّمِيمِ قَالَ فَصَفَّنِي وَقَامَ خَلْفَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةً وَلَوْ بِبَعْضِ قُبْضَةٍ بَقِيَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوِ النَّارَ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهَ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَبْقٰى بِهِ وَجْهُهُ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَتَّقِيَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتّٰى تَسِيرَ الظَّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيرَةِ لَا تَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ قُلْتُ فِي نَفْسِي فَأَيْنَ لُصُوصُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے سو لوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور آیا ہے میں آپکے پاس بغیر امان کے اور بغیر کسی تحریر کے پھر جب لوگ مجھی آپکے پاس لیگئے پکڑ لیا آپنے میرا ہاتھ اور پہلے سی آپ یہ خبر دیچکے تھے یعنی اپنی اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں یہ اللہ اسکا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدیگا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوئے آپ مجھے لیکر سو ملاقات کے لئے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اسکے ساتھ تھا سو عرض کی انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ہیں ہم آپکے سو کھڑے ہو گئے آپ انکی ساتھ اور انکا کام پورا کر دیا پھر پکڑا میرا ہاتھ یہانتک کہ لائی مجھے اپنی گھر میں سو بچھا دیا انکی لئے ایک چھوکری نے بچھونا سو بیٹھے آپ اور میں آپکے سامنے آپکے سو تردد نہیں کیے آپنے اللہ کی اور ثنا کی اسکی پھر فرمایا کیا چیز بھگاتی ہے تجھکو اس سے کہ تو لا الٰہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے کہا عدی نے کہ کہا

نہیں کہا راوی نے پھر ہاتین کہن حضرت نے ایک گہڑی پھر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے کہا میں نے نہیں فرمایا آپ نے کہ یہود پر غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے پھر کہا میں نے کہ میں اکیطرف کا ہوں مسلمان کہا عدی نے پس دیکھا میں نے رُخ آپکا مونہہ چمکتا ہے خوشی سے کہا عدی نے کہ پھر تکم کیا میرے لئے کہ میں اُتارا گیا انصار کے ایکمرد پاس اور میں حاضر ہونی لگا آپکے پاس دن کے دونوں کنارہ میں یعنے صبح اور شام کہا عدی نے کہ پھر اس درمیان کہ میں اُنکے پاس تھا ایک رانکو کہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کے اپنے چادروں سے جو مخلوط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پھر نماز پڑہی آپنے اور کھڑے ہوے یعنے خطبہ پڑہنے کو اور رغبت دلائی اُنکے لئے صدقہ دینی کی یعنے اصحاب کو پھر فرمایا اگرچہ ایک صاع ہو یعنے صدقہ سی اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک مٹھی ہی اور اگرچہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچاوے ایک تم میں کا اپنے مونہہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کے گرمی سے اگرچہ ایک کہجور دیکر ہو یا ایک کہجور کا ٹکڑا اسلئے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کریوالا ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانیوالا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے جو میں اُسے کہتا ہوں اور فرماویگا کیا نہیں بنایا ہے تجھے سنتا اور دیکھتا فرماویگا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہے تیری لئی مال اور لڑکا وہ کہیگا کیوں نہیں پھر فرماویگا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لئے سو دیکھیگا وہ اپنے آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں ہاتھ اور نہ پاویگا کوئی چیز کہ بچاوے اُسکے ساتھ اپنے مونہہ کو جہنم کی گرمی سے چاہئے کہ بچاوے ایک تم میں کا اپنا مونہہ آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑا کہجور کا دیکر ہو سو اگر وہ بھی نہ پاوے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنے کلمہ خیر سے جس سے کسیکا بھلا ہو اسلئے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تمکو دینے والا ہے یہانتک کہ چلی جاویگی اکیلی عورت یثرب یعنے مدینہ سی حیرہ تک اور نہ ڈریگی کہ اُسکی سواری چور لیجاوے یعنے عملداری اسلام کی اس امن و امان سے قائم ہو جاویگی پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طی کے کہاں ہونگے یعنی اُسوقت میں ۞ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سماک بن حرب کے روایت سے اور روایت کیا ہے شعبہ نے سماک سے اُنہوں نے جباد بن جیش سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث النبی روایت کیا ہمسے محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے دونوں نے کہا روایت کیا ہمسے محمد بن جعفر نے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے سماک بن حرب سے اُنہوں نے عباد بن حبیش سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث النبی مثل حدیث عدی کے روایت سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہیں اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو اُنکے رسم و رواج تو اُنسے بھی بدتر ہوے مگر تعجب ہے اُن مسلمانوں سے کہ سورۂ فاتحہ پڑہتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذالک اور ابوہریرہ کے روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیۃً پڑہ لے اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسیکو محققین محدثین نے جنکو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کے اور یہ سورہ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دو بار نازل ہوئی ایکبار مکہ میں ایکبار مدینہ میں اسی لئے اسکو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کیجاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسلئے اسکا نام فاتحہ ہے کہ کہولا جاتا ہے دروازہ قرآن کا پڑہا جاتا ہے نماز میں اسی لئے اسکو ام القرآن بھی کہتے ہیں

سورۃ البقرۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض فجاء منہم الاحمر والابیض والاسود وبین ذالک والسہل والحزن والخبیث والطیب ۞ ترجمہ روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اُسکو سارے زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق سو آئی بعض اُنکے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کی درمیانی اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۞ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ ادخلوا الباب سجدا قال دخلوا مستلقین علی اقفائہم ۞ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے تفسیر میں ادخلوا الباب سجدا کہ داخل ہو بنی اسرائیل کہسکتے ہوے اپنے چوتڑوں پر یعنے گہسٹتے ہوے ۞ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تفسیر میں فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لہم کہ فرمایا آپنے کہا بنی اسرائیل کے لوگوں نے حبۃ فی شعیرۃ انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۞ عن عامر بن ربیعۃ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فی لیلۃ مظلمۃ فلم ندر این القبلۃ فصلی کل رجل منا علی حیالہ فلما اصبحنا ذکرنا

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اشعث بن سمان ابی الربیع کے روایت سے کہ وہ عاصم بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں عن ابن عمر قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدہر رو ہوتا پھیرتی اگر اور رو آنیوالے تھے مکہ سے مدینہ کیطرف یعنے ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کیطرف پیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمر نے یہ آیت وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدہر رو ہو تم اُدہر رو ہے اللہ تعالیٰ کا یعنے خواہ مشرق کیطرف ہو یا مغرب کیطرف اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنے نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جدہر تم بحکم الٰہی متوجہ ہوگے نماز ادا کروگے قبول ہوگے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کے تفسیر میں وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اسکی یہ آیت ہی قَوْلِ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنے پھیر لے تو اپنا منہ طرف مسجد الحرام کے روایت کیا ہے ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے اُنسے یزید بن زریع نے اُنسے سعید نے اُنسے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جدہر رو ہو تم کرو اُدہر قبلہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنے مقبول ہوگے نماز اُسطرف روایت کیا ہے یہ ہمسے ابو کریب نے اُنسے وکیع نے اُنسے نضر بن عربی نے اُنسے مجاہد نے یہ مضمون جو اوپر مذکور ہوا مترجم بعض ضُلّال اس آیت شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اسکی تفسیر بتنویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کرکے کہتے ہیں کہ مراد آیت یہ ہے کہ جدہر ہو تم کرو اُدہر ذات ہی اللہ تعالیٰ کی یعنے وہ ہر جگہ میں موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استوائی رحمٰن علے العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ یہ تفسیر انکی کئی طرح مردود ہے اوّلاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائی سلف کے کہ اقوال اُنکے اوپر مذکور ہوئے ثانیاً یہ کہ انکار کرنا ہے اس سے شان نزول اسکا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگرچہ وجہ کے معنے ذات کے لئے جاویں تو یہاں مراد دو ہی جانبیں ہونگی جو آیت میں مذکور ہیں یعنے مشرق اور مغرب اور ظاہر ہے کہ یہاں دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کے جانب میں جدہر تو جہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائی مکانی سے موصوف ہے غرض ہر نوع یہ آیۃ آیہ استوا سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَاَنْزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے پس نازل ہوئی یہ آیت واتخذوا الآیۃ یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کے جگہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہے ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے ہشیم نے اُنسے حمید طویل نے اُنسے انس نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ کاش کہ مقرر فرماتے آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیۃ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسابہین ابن عمر سے بھی روایت ہے ترجمہ اس میں حضرت عمر کی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ انکی فرمایش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انکے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ انکے فضیلت قبول نہیں کرتے عن اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عُدُوْلًا ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا وکذلک جعلناکم امۃ وسطا یعنے اسی طرح ٹھیرایا تمکو ہمنے اُمت بیچ کی یعنے عادل مراد یہ ہے کہ علم عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخاستہ بلکہ عقاید و اعمال میں عین توسط سبیل پر ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهٗ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ وَّمَا اَتَانَا اَحَدٌ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تُشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا اَوِ الْوَسَطُ الْعَدْلُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام یعنے قیامت کو سو کہا جاویگا ان سے کہ آیا تم نے پیغام پہونچایا یعنے اپنی امت کو کہینگے وہ کہ ہاں پہونچایا جاویگا اُنکی امت سے کہ آیا پہونچایا تمکو پیغام نوح نے سو وہ کہینگے کہ نہیں آیا ہمپاس کوئی ڈر سنانیوالا اور نہیں آیا ہمپاس اور کوئی کہا جاویگا حضرت نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنے تم مدعی ہو اور گواہ مدعی کو ضرور ہے سو عرض

آئینگے حضرت نوح کہ گواہ ہے محمد صلے علیہ وسلم اور امت اُنکی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر لائی جاؤ گے تم یہ گواہی دوگی تم کہ بیشک حضرت نوح نے پیغام الٰہی پہونچایا ہے یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اِس قول کا وجعلناکم امۃ وسطاً یعنے فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ کہ اسیطرح رہنما بنائے تمکو امت بیچ کی تاکہ ہو تم گواہ لوگون پر اور ہووے رسول گواہ تمپر اور وسط اسی مراد عادل ہے یعنے امت گواہی دیگی اور آنحضرت اپنی امت کے تعدیل اور تزکیہ کرینگے کہ گواہی اُنکی قابل قبول ہے اور یہ شاہد شاہد عدل ہے ف حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے اُنھون نے جعفر بن عون سے اُنھون نے اعمش سے مانند اسکے عن البراء قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صلی نحو بیت المقدس ستۃ او سبعۃ عشر شھرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ فانزل اللہ عز وجل قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاھا فول وجھک شطر المسجد الحرام فوجہ نحو الکعبۃ وکان یحب ذلک فصلی رجل معہ العصر قال ثم مر علی قوم من الانصار وھم رکوع فی صلوۃ العصر نحو بیت المقدس فقال ھو یشھد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد وجہ الی الکعبۃ قال فانحرفوا وھم رکوع ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنھون نے کہ جب آئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین نماز پڑہتے تھے رہی بیت المقدس کیطرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکہتے تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پھیری جاوین کعبہ کیطرف سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قد نری تقلب یعنے دیکھتے ہین ہم پھیرنا تیرے مونہہ کا اسمانکیطرف سو پھیر دینگے ہم تجھکو اُس قبلہ کیطرف جسمی تو دوست رکہتا ہی سو پھیر مونہہ اپنا مسجد الحرام کے طرف سو متوجہ ہوگئے آپ کعبہ کیطرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑہے ایکیساتہ ایک شخص نے عصر کی کہا راوی نے کہ پھر وہ گذرا ایک لوگونپر انصار کے اور وہ رکوع مین تھے عصر کی نماز مین بیت المقدس کیطرف سو کہا اُسنی کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اُسنے نماز پڑہی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور آپ پھیری گئے کعبہ کیطرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب اُنھون نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع مین تھی سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی چاہیے کہ حدیث سنتی ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہہ نہین کہ قبلہ وکعبہ کے خاطر سے حدیث مین تاویلین کرنے لگے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہی سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کیے ہمسے ہناد نے اُنسے وکیع نے اُنسے سفیان نے اُنسے عبداللہ بن دینار نے اُنسے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع مین تھے نماز فجر کے اور اسباہین عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہے عن ابن عباس قال لما وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الکعبۃ قالوا یا رسول اللہ کیف باخواننا الذین ماتوا وھم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم الآیۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنھون نے کہ جب پھیری گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کیطرف تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہماری اُن بہائیون کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑہتے تہی بیت المقدس کیطرف سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم یعنے اللہ ایسا نہین کہ ضایع کردے ایمان تمہارا یعنے قبول نکرے نماز تمہاری ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عروۃ قال قلت لعائشۃ ما اری علی احد لم یطف بین الصفا والمروۃ شیئا ولا ابالی ان لا اطوف بینھما فقالت بئسما قلت یا ابن اختی طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطاف المسلمون وانما کان من اھل لمناۃ الطاغیۃ التی بالمشلل لا یطوفون بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تبارک وتعالی فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما ولو کانت کما تقول لکانت فلا جناح علیہ ان لا یطوف بھما قال الزھری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام فاعجبہ وقال ان ھذا لعلم ولقد سمعت رجالا من اھل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا والمروۃ من العرب یقولون ان طوافنا بین ھذین الحجرین من امر الجاھلیۃ وقال آخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بہ بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ قال ابو بکر بن عبد الرحمن فاراھا قد نزلت فی ھؤلاء وھؤلاء ترجمہ روایت ہے عروہ سے کہ کہا اُنھون نے حضرت عائشہ سے کہ مین کچھہ حرج نہین دیکھتا اُس شخص پر جو طواف نکرے صفا اور مروہ کے بیچ مین اور مین کچھہ پرواہ نہین رکہتا کہ نہ طواف کرونمین اُنمین یعنے کچھہ مضائقہ نہین جانتا اُنکے ترک مین سو جواب دیا حضرت عائشہ نے کہ بُرا کہا تو نے اے بھتیجے میرے بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانون نے اور جاہلیت کے عادت تہی کہ جو لبیک پکارتا تہا مناۃ سرکش کے نام کے کہ وہ مشلل مین تہا نہین طواف کرتا تہا صفا اور مروہ کے بیچ مین سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فمن حج البیت او اعتمر الآیۃ یعنے جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے سو اُسپر کچھہ گناہ نہین یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ مین پھر فرمایا حضرت عائشہ نے کہ اگر وہی مراد ہوتی اللہ تعالیٰ کے جیسا تم کہتے ہو تو یون فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف یعنی گناہ نہین

ہے جس اور معتمر پر اگر طواف نکرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اسکا ابی بکر بن عبدالرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنے نہایت معتمد و ثابت ہے خبر کے اور میں نے سنا ہی بہت اہل علم لوگوں کو کہتے ہیں کہ کہتے عرب میں دو لوگ کہ طواف نکرتے ہے صفا اور مروہ کی بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف سعا اس دو پتھروں کے بیچ میں امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہمکو حکم سوا ہے قصد بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں ہوا طواف کا سو اسپر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیتہ مبارک اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ کہا ابوبکر بن عبدالرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیتہ انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنے جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى اَنَّهُمَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ترجمہ روایت ہے عاصم احول سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے حال صفا اور مروہ کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا کہ جب اسلام آیا تو باز رہی ہم انمیں طواف کرنے سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیتہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ یعنے صفا اور مروہ شعائر الٰہی سے ہیں سو جسنے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ کیا سو گناہ نہیں اسپر کہ طواف کرے ان دونوں کے بیچ میں کہا انس نے طواف انکا تطوع ہے سو جو شخص کہ خیر بجالاوے تو اللہ تعالیٰ قدردان ہے جاننے والا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ وَقَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آئی مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پڑھا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑھی آپنے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئی حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اسکا یعنے بوسہ کثیر طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جسکے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور پڑھی یہ آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهٗ وَلَا يَوْمَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فَقَالَ اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهٗ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ وَجَاءَتْهُ اِمْرَاَتُهٗ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ ترجمہ روایت ہے براء سے کہا تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب انمیں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت آجاتا افطار کا اور وہ سو جاتا قبل افطار کے تو نہ کھاتا وہ کچھ رات اور سارا دن یہانتک کہ شام کرتا یعنے روزہ پر روز در کھتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزی سے تھے پھر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئے اور پوچھا کہ کہا پاس کچھ کھانا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لئے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور اسدن انکی محنت مزدوری کا دن تھا سو غالب ہوگئی انکو قیس کے یعنے انکو لگ گئے اور آئیں بی بی انکی پھر جب انکو سوتا دیکھا کہا کہ ہای محرومی تیری پھر جب دوپہر دن چڑھا بیہوش ہوگئے وہ اور ذکر کیا گیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت احل لکم سے آخر تک یعنے حلال کیا گیا واسطے تمہاری روزہ رکھنے کی راتوں میں بی بی سے تو نہایت خوش ہوئی لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ صاحب نے کہا کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو جاوے سفید تاگا سیاہ تاگے سے یعنے روشنی صبح نمایاں ہو جاوے تاریکی شب سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ دَاخِرِيْنَ ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیتہ وقال ربکم ادعونی استجب لکم کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا یہی اصل عبادت ہے اور پھر پڑھی آپنے آیتہ سورہ مومن کے وقال ربکم ادعونی استجب لکم سے داخرین تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ آیہ مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورہ مومن کی ہے اور پوری آیت یوں ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین یعنے فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو مجھکو اور درگذارو تمہارے کہ میں قبول کرونگا تمہاری دعا کو بیشک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے عنقریب داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہو کر رہتے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیتہ اور اسکی تفسیر کو یہاں اسلئے لائے کہ

مناسب تہی اجیب دعوۃ الداع کے جو سورۂ بقر مین وارد ہی عَنِ الشَّعبیِّ قَالَ سَأَلَ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِکَ بَیَاضُ النَّہَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّیْلِ ترجمہ روایت ہے شعبی سے اُنہون نے کہا مجھسے بیان کیا عدی بن حاتم نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حتی یتبین لکم الآیۃ یعنے کہاؤ پیو یہانتک کہ ظاہر ہو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر کے تب فرمایا مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد اس سے روشنی دنکی ہے کہ ظاہر ہوتا ہی رکی شب سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے احمد بن منیع نی اُنہون نے ہشیم سے اُنہون نے مجالد سے اُنہون نے شعبی سے اُنہون نے عدی بن حاتم سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَیْنِ اَحَدُھُمَا اَبْیَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْھِمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّہَارِ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہون نے پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم روزہ کا فرمایا آپنے کہ رات کو کہاؤ پیو رہو یہانتک کہ ظاہر ہو تمہیں سفید تاگا سیاہ تاگی سے کہا راوی نے کہ لی مین نے دو رسیان کہ ایک اُنمین سفید تہی اور دوسری سیاہ سو مین اُنکو دیکھہ لیا کرتا تہا یعنے آخر شب مین سو کہا مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یاد نرہا سفیان کو سو کہا کہ مراد تاگی سے رات اور دن ہے یعنے تاریکی اور نورانکا ف یہ حدیث حسن صحیح ہے عَنْ اَسْلَمَ اَبِیْ عِمْرَانَ التُّجِیْبِیِّ قَالَ کُنَّا بِمَدِیْنَۃِ الرُّوْمِ فَاَخْرَجُوْا اِلَیْنَا صَفًّا عَظِیْمًا مِنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِثْلُھُمْ اَوْ اَکْثَرُ وَعَلٰی اَھْلِ مِصْرَ عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَی الْجَمَاعَۃِ فَضَالَۃُ بْنُ عُبَیْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰی دَخَلَ فِیْھِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ یُلْقِیْ بِیَدَیْہِ اِلَی التَّھْلُکَۃِ فَقَامَ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ لَتَاوِّلُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ ھٰذَا التَّاْوِیْلَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّ اللّٰہُ الْاِسْلَامَ وَکَثَّرَ نَاصِرَوْہُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَکَثَّرَ نَاصِرَوْہُ فَلَوْ اَقَمْنَا فِیْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْھَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرُدُّ عَلَیْنَا مَا قُلْنَا وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ فَکَانَتِ التَّھْلُکَۃُ الْاِقَامَۃَ عَلَی الْاَمْوَالِ وَاِصْلَاحَھَا وَتَرْکَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ شَاخِصًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ ترجمہ روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا ہم شہر روم مین سو نکلے ہماری طرف ایک صف بڑی روم کے لوگون کی یعنے اُنکو سو نکلے اُنکی طرف مسلمانون سے مثل اُنکے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تہے اور باقی جماعت پر فضالہ ابن عبید سو حملہ کیا ایکمرد نے مسلمانونمین سے روم پر یعنے نصاریٰ کے صف پر یہانتک کہ گھس گیا اُنمین سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگی کہ سبحان اللہ یہ اپنی ہاتھون ہلاکت مین پڑتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ پس یہ اُسکے خلاف کرتا ہے سو کہڑے ہو گئے ابو ایوب انصاری اور پکارا ای آدمیون تم یہ معنے کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصار ہی کی جماعت مین اُتری ہے اور کیفیت اسکی یون ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نی غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئی مددگار اُسکے سو کہا بعض ہمارے بعض سے آہستہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضایع ہو گئے یعنی کہیت باڑیان اور اللہ تعالیٰ نی غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اُسکے سو اگر ہم مشغول ہون اپنے اموال کیطرف اور درست کرین جو اُنمین سے ضایع ہو گیا ہے تو بہتر ہو سو اُسپر اُتاری اللہ تعالیٰ نی یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اُسبات کی رد مین جو ہمنے کہی تہی وانفقوا فی سبیل اللہ یعنے خرچ کرو اللہ کے راہ مین اور مت ڈالو اپنی ہاتہ ہلاکت مین سو مراد ہلاکت سے اموال کے درستی مین مشغول ہونا اور اُسکی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تہا ہم لوگون کا یعنے جیسا ارادہ تہا بعض کا سو ہمیشہ رہی ابی ایوب نکلی ہوئے اللہ کی راہ مین یعنے جہاد مین یہانتک کہ مدفون ہوئے زمین روم مین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے مترجم غرض یہ کہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد مین ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہین اور یہ اُنکی نافہمی ہے اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکون و فساد عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قَالَ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَا یَعْنِیْ بِھَا اَحَدًا غَیْرِیْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا اَوْ بِہٖ اَذًی مِنْ رَاْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِکُوْنَ وَکَانَتْ لِیْ وَفْرَۃٌ فَجَعَلَتِ الْھَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰی وَجْھِیْ فَمَرَّ بِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَاَنَّ ھَوَامَّ رَاْسِکَ تُؤْذِیْکَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ قَالَ مُجَاھِدٌ الصِّیَامُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالنُّسُکُ شَاۃٌ فَصَاعِدًا ترجمہ روایت ہے مجاہد سے کہا اُنہون نے کہ کہا کعب بن عجرہ نی قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے البتہ اُتری ہے یہ آیت اور مین ہی مراد ہون اس آیت سی فمن کان منکم مریضا الآیۃ یعنے جو تم مین سے بیمار ہو یا اُسکو

دکھ دیا ہو اسکے سر نے تو بدلا دیوے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا اتنے کہا راوی نے کہ تبھی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکوں نے اور سیے ہیں بال تھے کانوں تک سو لگیں جو میں جھڑنے میرے سر پر سو گذری مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شاید جوئیں تمہاری سر کے تکلیف دیتی ہیں تبھی میں نے کہا کعب نے کہ ہاں فرمایا اپنی بال مونڈ ڈالو اور دس میں اتری یہ آیہ مبارک کہا مجاہد نے روزہ اگر کہی تو تین روزے رکھے یعنے خلق کے جنایت میں اور کہا نافع نے مساکین کو دی ہا اور قربانی میں ایک بکری یا اس سے زیادہ **ف** روایت کیا ہمسے علی بن حجر نے انسی بشر نے انسی ابی بشر نے انسی مجاہد نے انسی عبدالرحمن بن ابی لیلی نے انسی کعب بن عجرہ نے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے علی بن حجر نے انسے ہشیم نے انسے اشعث بن سوار نے انسی شعبی نے انسی عبداللہ بن معقل نے او عبداللہ بن معقل بھی روایت کرتے ہیں کعب بن عجرہ سے مانند اسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا عبدالرحمن بن مہدی نے عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انسے اسمٰعیل نے انسی ایوب نے انسی مجاہد نے انسی عبدالرحمن نے انسی کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائی ہے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تھا اور جوئیں جھڑتی تھیں میرے منہ پر پانی پر کہا میرے منہ پر سو فرمایا آپ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تمکو جوئیں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں سو فرمایا آپ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچھ قربانی دیدو یا روزہ رکھو تین یا کھلاؤ چھ مساکین کو کہا ایوب نے کہ یہ یا دنہ رہا مجھکو کہ کونسی چیز ہے فرمائی انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن عبدالرحمٰن بن یعمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحج عرفات الحج عرفات ایام منی ثلث فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ ومن ادرک عرفۃ قبل ان یطلع الفجر فقد ادرک الحج ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام منی کے تین ہیں جو جلدی کرکے دو ہی دن میں چلا گیا تو اسپر کچھ گناہ نہیں اور جو تین دن ٹھہرا اسپر ہے کچھ گناہ نہیں اور جسنے پایا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اسنے پایا حج کو **ف** کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہہ بہت عمدہ حدیث ہی جو روایت کی ہے ثوری نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر بکیر کے سند سے **قال** قولہ حج عرفات ہی یعنے رکن حج کا عرفات ہے کہ اسکے بجا نہیں ہی حج ملتا ہے اور اسکے فوت ہو جانے سی حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اسپر اور وقت اسکا نو میں تاریخ کی زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **ترجمہ** مولف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سی تفسیر اس آیت کے منظور ہے ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا ویشہد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام یعنے بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھکو خوش لگے بات اسکی دنیا کے زندگی میں اور گواہ ٹھیراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنی دلی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے انتہے اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی کہ اسمیں ایسے خصال بد تھے معاذ اللہ من ذلک **عن** انس قال کانت الیھود اذا حاضت امرأۃ منھم لم یواکلوھا ولم یشاربوھا وکانوا یخرجونھا فی البیوت فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یواکلوھن ویشاربوھن وان یکونوا معھن فی البیوت وان یفعلوا کل شیء ما خلا النکاح فقالت الیھود ما یرید ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ فجاء عباد بن بشر واسید بن حضیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبراہ بذلک وقالا یا رسول اللہ افلا ننکحھن فی المحیض فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا انہ قد غضب علیھما فخرجا فاستقبلتھما ھدیۃ من لبن فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اثرھما فسقاھما فعرفنا انہ لم یغضب علیھما ترجمہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی انکی میان کوئی عورت تو اسکو ساتھ کھانا نہ کھلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں رہتی نہ تھی مذہبی سو سوال کیا گیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتاری اللہ تعالیٰ وتبارک نے یہ آیہ مبارک ویسالونک عن المحیض الآیۃ سو حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ کھاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ انکو اور انکے ساتھ رہو گھروں میں اور سب کچھ کرو بوس وکنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے کسی کا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اسمیں کہا راوی نے کہ آئی عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر آپکے خدمت میں اور خبر دی آپکو اسکے اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ کیا جماع کریں

ف یہ قول ہے ترمذی کا ۱۲

ہم اُنسے حیض مین یعنے تاکہ پوری مخالفت یہود سے ہو جاوے متغیر ہو گیا چہرہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ یقین کیا ہمنے کہ غضبناک ہوئی اُنپر آپ سو وہ اُٹھہ کھڑے ہوے یعنے اپنے گھر چلے سو سامنے آیا اُنکے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون کے پیچھے یعنی دودھ لیکر کسیکو سو پایا اُسنے اُن دونونکو سو جانا ہم لوگون نے کہ آپ اُن دونون پر غصہ نہین ہوے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے محمد بن عبد الاعلی نی اُنسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنسے حماد بن سلمہ نے مانند اُسکی مفہوم ہوا مترجم قولہ یا رسول اللہ کیا جماع نکرین الخ یہہ اُن صحابی نی اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرت حیض مین جماع کرنیکی بھی اجازت دیدین تو یہود کی پوری مخالفت ہو جاے اور اُنکو غصہ اسپر آیا کہ مرتکب معاصی کے ہوکر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے عن ابن المنکدر سمع جابرا یقول کانت الیھود تقول من اتی امراتہ فی قبلھا من دبرھا کان الولد احول فانزلت نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ترجمہ روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا اُنہون نے جابر سے کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سے اگرچہ دخول کرے اُسکی قبل مین تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے سو اُسپر اُتری یہ آیہ نساءکم حرث لکم الآیہ یعنے عورتین تمہاری کھیتی ہین سو جاؤ اپنی کھیتی مین جہان سے چاہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی مین کھیتی وہی ہے جہان تخم ڈالو تو اُگی نہ یہہ کہ اندہی کنوے مین جاؤ کہ تخم بھی ضایع ہوا اور محنت برباد گناہ لازم ہو عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم یعنی صماما واحدا ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیہ نساءکم حرث لکم الآیۃ کی تفسیر مین فرمایا کہ مراد اُس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ مین یعنی قبل مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ ہے اور وہ بیٹی ہین عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبد الرحمن ہے وہ بیٹی ہین عبد اللہ کے وہ سابط کے جو حجمی مکی ہین اور حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق کے ہین اور بعضے روایت مین فی سہام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونون کے ایک ہین عن ابن عباس قال جاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھلکت قال وما اھلکک قال حولت رحلی اللیلۃ قال فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال فانزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم اقبل وادبر واتقی الدبر والحیضۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے کہ آئی حضرت عمر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین فرمایا آپنی کس چیز نے ہلاک کیا تجھکو کہا کہ پھیر دی مین نے سواری اپنی آجکی رات سو کچھہ جواب نہ دیا اُنکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اوسنے کہ پھر اُتری رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیہ نساءکم حرث لکم الآیۃ سامنے سے صحبت کرو اور پیچھے سے صحبت کرو بیچ دُبر مین دخول کرنے سے اور حیض مین صحبت کرنے سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہین عبد اللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہین مترجم قولہ پھیر دی مین نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہی کہ آدمی اُسکو وقت جماع کے دھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اُسکا یہ کہ صحبت کی اُسکے قبل مین بیٹھہ کیطرف سے غرضکہ حضرت عمر ڈری کہ اسمین شاید معصیت ہو اللہ تعالے نی اُسکی اجازت دی خوف زایل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کرو آہ خطاب عام ہے غرض بہرحال دخول قبل مین ہو پھر چاہے صحبت کسیطرف سے ہو عن معقل بن یسار انہ زوج اختہ رجلا من المسلمین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانت عندہ ما کانت ثم طلقھا تطلیقۃ لم یراجعھا حتی انقضت العدۃ فھویھا وھویتہ ثم خطبھا مع الخطاب فقال لہ یا لکع اکرمتک بھا وزوجتکھا فطلقتھا واللہ لا ترجع الیک ابدا اخر ما علیک قال فعلم اللہ حاجتہ الیھا وحاجتھا الی بعلھا فانزل اللہ تبارک وتعالی واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن الی قولہ وانتم لا تعلمون فلما سمعھا معقل قال سمعا لربی وطاعۃ ثم دعاہ فقال ازوجک واکرمک ترجمہ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ اُنہون نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانون مین کے زمانی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر رہین وہ اُسکے نزدیک جبتک رہین پھر طلاق دی اُسنے اُنکو ایک اور رجعت نکی یہانتک کہ عدت گذر گئی پھر خواہش کے اُس مرد نی اُنکی اور خواہش کے اُنہون نے اُسکی پھر پیغام دیا اُنکا اُس مرد نے اور پیغام دینی والون کے ساتھہ سو کہا اُسنے معقل نے ای دیوانی مین نے بزرگی دی تھی تجھکو اُسی دیکر اور نکاح کر دیا تھا اُسکا تجھسے سو طلاق دیدی تو نے اُسکو قسم ہے اللہ تعالی کے وہ نہ رجوع کریگے تیری طرف آخر عمر تک کہا اوسنے پھر جانی اللہ تعالی نے حاجت اُس مرد کے طرف اس عورت کے اور حاجت اُس عورت کے طرف اپنی شوہر کے سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت واذا طلقتم النساء الی وانتم لا تعلمون تک پھر جب سنا اُسکو کہا بات سُننی چاہیئے اپنی رب کے اور طاعت کرنی چاہیئے اُسکی پھر بلایا اُنکے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہون مین تجھکو اور بزرگی دیتا ہون مین تجھکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے جس سے اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ نہین جایز ہے نکاح بغیر ولی اسلئے کہ یہان معقل کے شیبہ نہین اگر اختیار نکاح کا انہین کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتین اور محتاج نہ ہوتین ولی کے یعنے معقل بن یسار کے اور خطاب کیا اللہ تعالے نے اس آیت مین اولیا کو سو فرمایا کہ فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن تو روکو اپنا نکاح آپ کر لینے مین اور محتاج نہ ہونے مین ولی کے یعنے معقل بن یسار کے اور خطاب کیا اللہ تعالے نے اس آیت مین اولیا کو سو فرمایا کہ فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن یعنے جب طلاق دی تمنے عورتونکو پھر پہونچ چکین وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو انکو کہ نکاح کر لین اپنی خاوندون سے سو اس آیت مین بھی دلالت ہی کہ اختیار نکاح اولیا کو نہین رضامندی عورتون کے **مترجم** قولہ سو اتاری اللہ تعالے یہ آیتہ اوہ پوری آیتہ یون ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جب طلاق دی تمنے عورتونکو پھر پہونچ چکین وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو انکو کہ وہ نکاح کر لین اپنی خاوندون سے جب راضی ہو جاوین آپسمین موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اسکو جو کوئی تم مین یقین رکھتا ہی اللہ پر اور پچھلے دن پر اسی مین ستھرائی ہی تمکو اور ستھرائی اور اللہ جانتا ہے تم نہین جانتے **عن** ابی یونس مولی عائشۃ قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لھا مصحفا وقالت اذا بلغت ھذہ الآیۃ فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی فلما بلغتھا اذنتھا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین وقالت سمعتھا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی یونس سے جو مولی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہون نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھو مجھکو انکے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہون نے کہ جب پہونچے تو اس آیتہ پر تو مجھے خبر کر دینا حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الآیۃ پھر جب پہونچا مین اس آیتہ پر تو خبر کر دی مین نے انکو سو بتلایا انہون نے مجھکو حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے حفاظت کرو نمازون کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالے کے لیئے ادب سے یعنے سکوت و خشوع سے اور فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ایسا ہی سنا مین نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** اسباب مین حفصہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سمرۃ بن جندب ان نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ کے نماز نماز عصر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبیدۃ السلمانی ان علیا حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الاحزاب املأ اللہ قبورھم وبیوتھم نارا کما شغلونا عن صلوٰۃ الوسطی حتی غابت الشمس **ترجمہ** روایت ہے عبیدہ سلمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اُنسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دی انکی قبرین اور گھر آگ سے جیسا کہ انہون نے باز رکھا ہمکو نماز وسطی سے یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے **عن** عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ صلوٰۃ وسطی صلوٰۃ عصر ہے **ف** اسباب مین زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صلوٰۃ وسطی یعنے بیچ کے نماز مین کئی قول ہین محدثین کے چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادہ اور حسن اور ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطی سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ سلف سے گیا ہے کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاذ اور جابر کا اور اسی کے قایل ہین عطا اور عکرمہ اور مجاہد اور اسیطرف گئے ہین مالک اور شافعی کذا فی شرح الموطا للقاری **عن** زید بن ارقم قال کنا نتکلم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ فنزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہون نے کہ ہم باتین کرتے تھے زمانے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز مین سو اترے یہ آیتہ مبارک وقوموا للہ قانتین یعنے کھڑے رہو اللہ کے لیئے ادب سے پس حکم کیے گئے ہم چپ رہنے کا **ف** روایت کیے ہم سے احمد بن منیع نے اُن سے ہشیم نے اُنسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے مانند اسکے اور زیادہ کیا اسمین یہ لفظ ونھینا عن الکلام یعنے منع کیے گئے ہم باتین کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے **عن** البراء کان اصحاب النخل یاتی احدھم بالتمر فیعلقہ فی المسجد وکان اھل الصفۃ لیس لھم طعام فکان احدھم اذا جاء اتی القنو فضربہ بعصاہ فیسقط البسر والتمر فیاکل وکان ناس ممن لا یرغب فی الخیر یاتی الرجل بالقنو فیہ الشیص والحشف فیعلقہ فانزل اللہ تبارک وتعالی یا ایھا الذین امنوا

مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُهْدِيَ
إِلَيْهِ مِثْلُ مَا أُعْطِيَ لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ کا ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے
کہ آیہ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والی سو شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنی مقدور موافق یعنے حضرت کے پاس
اور بعضے لوگ لاتی تھی دو گچھی اور لٹکا دیتی تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ تھا سو انہیں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی
لاٹھی تو گر پڑتے تھی گدر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ ایسی تھی کہ وہ خیرات دینی کے رغبت نہ کرتے تھی سو انہیں کا آدمی لاتا تھا ایسے گچھا کہ انہیں
خراب گدر ہوتے تھی اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعضا گچھا ایسا لاتا تھا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا سو لٹکا دیتا تھا اسکو مسجد میں سو اوقاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ الْآيَةَ یعنے اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیز میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہمنے تمہارے لئے زمین سے اور نیت نہ کرو گندی چیز
پر کہ خرچ کرو اور تم آپ لوگی مگر جو آنکھیں موند لو انتہی کہا راوی نے کہ اگر کوئی تمسکو تم میں سے ہدیہ بھیجا وہی ایسی چیز جو اسنے خیرات میں دی ہے تو سر گزنہ لی مگر از راہ چشم پوشی یا
حیا کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اسکے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اسکے پاس ہوتی تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک غطفانی قبیلہ بنی غطفان
سے ہیں اور کہتے ہیں کہ نام انکا غزوان ہے اور روایت کیے سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ
بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ
بِالْفَحْشَاءِ الْآيَةَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے
فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنے زینت دینا اسکا اور جھٹلانا حق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پاوے یعنے اپنی دل میں
اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کے اور جو پاوے اثر دوسرا یعنے شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان
سے پھر پڑھے آپنے یہ آیت اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الْآيَةَ یعنے شیطان تمکو ڈراتا ہے محتاجی سی یعنی خیرات دینی کے وقت اور حکم کرتا ہے تمکو
بیحیائی کا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر ابی الاحوص کے روایت سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا
مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ
إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں کو جسکا حکم کیا ہے پیغمبروں کو سو فرمایا یَا أَيُّهَا الرُّسُلُ الْآيَةَ یعنے
اے رسولوں کہا تم پاکیزہ چیز میں سے اور عمل کرو نیک میں تمہاری عمل جانتا ہوں اور فرمایا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْآيَةَ یعنے اے ایمان والو کہا تم پاکیزہ جو ہمنے دی
ہیں تمکو کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کا کہ لمبے سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اسکے خاک پڑی ہے اوپر پھیلاتا ہے اپنی ہاتھ آسمان کیطرف
اور کہتا ہے اے رب اے رب اور کھانا اسکا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑے اسکے حرام کے ہیں اور خوراک دیجاتی ہے اسکو حرام کے پھر کیونکر قبول ہو دعا اسکی ف
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسناد سی فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سی ہیں نام انکا سلمان ہے، وہ مولی ہیں عزہ اشجعیہ عَنِ
السُّدِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ
الْآيَةَ أَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لَا نَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ترجمہ روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سی اس شخص نے کہ جسنے سنا حضرت علی سے کہ وہ فرماتے تھی کہ جب اتری آیتہ
ان تبدوا ما فی انفسکم الآیتہ یعنے اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دلمیں ہے یا چھپاؤ اسکو حساب کریگا اسکا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشیگا جسکو چاہے اور عذاب کریگا جسکو چاہے آخر آیت

آیت تک انتہی غمگین کر دیا اُسنی ہمکو اور کہا ہمنے اخیال کرتا ہے ایک ہم مین کا اپنے دلمین یعنے کسی گناہ کا سو اُسپر ہی حساب ہوگا پھر معلوم نہین کہ کیا بخشا جاوے اُسمین سے اور کسپر عذاب کیا جاوے پھر اُتری بعد اُسکے یہ آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ یعنے تکلیف نہین دیتا اللہ تعالی کسیکو مگر اُسکی طاقت کے موافق اُسکے لئے ہے ثواب اُس نیکی کا جو کمائی اور اُسپر ہے عذاب اُس بدیکا جو کمائی یعنے خیال پر پکڑ نہین انتہی سو فرماتی ہین حضرت علی کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو **عن** اُمیَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا یُصِیْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّكْبَةِ حَتَّی الْبِضَاعَةُ یَضَعُهَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِهٖ فَیَفْقِدُهَا فَیَفْزَعُ لَهَا حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا یَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِیْرِ ترجمہ روایت ہے امیہ سی کہ اُنہون نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونون آیتونکا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ الآیۃ اور مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ الآیۃ یعنے جو برائی کریگا اُسکی سزا پاویگا پس فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ پوچھا کسی نے مجھسے مطلب انکا جب سے کہ پوچھا مین نے اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مراد اِسسے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالی کا اپنی بندیکو اُن مصیبتونمین جو پہونچتی ہین بخار اور بدبختیون سے یہانتک کہ کوئی چیز رکھدیتا ہے اپنی کرتونکی باہنہ مین پھر خیال کرتا ہے کہ کھو گئی اور گھبراتا ہے اُسکے لئے یعنے اِس گھبراہٹ سے بھی گناہ معاف ہوجاتی ہین یہانتک کہ نکل جاتا ہے اور پاک ہوجاتا ہی بندہ اپنی گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سرخ انگیٹھی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نہین جانتے ہم اِسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے **معتبر جم** غرض یہ کہ اِن دونون آیتونمین جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملیگی تو آپنے فرمایا کہ مراد اُس سے سزا دی دنیاوی ہے نہ عذاب اُخروی پھر اگر اُسکے تفسیر کی اِس صورت مین آیہ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ کو منسوخ کہنے کی حاجت نرہی جیسے کہ اور حضرت علی کے قول مین مذکور ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَیْءٌ لَمْ یَدْخُلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَی اللّٰهُ الْاِیْمَانَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الآیۃ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ الآیۃ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ الآیۃ یعنے اگر ظاہر کروگے تم جو تمہارے دلونمین ہے یا چھپاؤگے اُسکو جب حساب کریگا اُسکا تمسے اللہ تعالی انتہے داخل ہوا اصحاب کے دلونمین اِس سے ایسا خوف وخطر کہ کسی چیز سے نہوا تھا سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے کہو تم کہ سُنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے سو ڈالا اللہ تعالی نے ایمان اُنکے دلونمین یعنے قبول وتسلیم پھر اُتارین اللہ تعالی یہ آیتین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الآیۃ یعنے ایمان لایا رسول اُسپر جو اُتاری گئی اُسکی طرف اُسکی رب سے اور ایمان لائی مومن لوگ آخر آیت تک لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا الآیۃ یعنے نہین تکلیف دیتا اللہ تعالی کسے جی کو مگر اُسکے طاقت کے موافق اُسکے لئے ہین جو نیکیان کمائین اور اُسی پر ہی وبال اُن برائیونکا جو کمائین اے رب ہمارے مت پکڑ ہمکو اگر ہم بھولجاوین یا چوک جاوین پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین نے قبول کیا یعنے تمہاری اِس دعا کو رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنے ای رب ہمارے اور مت رکھ ہمپر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلون پر یعنے احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ انتہے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ مین نے ایسا ہے کیا یعنے سخت احکام تم پر نہ کہونگا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا الآیۃ یعنے مت رکھ ہمپر ایسا بوجھ کہ جسکے طاقت نہو ہم مین اور عفو کر ہمسے اور بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر آخر آیت تک انتہی سو فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین نے ایسا ہی کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سی ابن عباس سے اور اسبا بمین ابی ہریرہ ہی بھی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہتے ہین کہ والد مین یحیے کے **مترجم** مطلب اِس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئی اور آنحضرت نے اصحاب پڑھے ہے تو اللہ تعالی نے اُن دعاؤن کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ تعالی جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اِس خاتمہ سورۂ بقر کے احادیث مین بہت آئی ہے چنانچہ وارد ہے جبیر بن نفیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا ہے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتون پر کہ عنایت ہوئی ہین مجھے اُس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے

سو سکھاؤ اُنکو اور سکھاؤ اپنی عورتون کو اسلئے کہ وہ رحمت ہین اور موجب قرب الٰہی ہین اور دعا ہین روایت کیا اسکو دارمی نے مرسلاً اور واثلہ بن عبد کلاعی سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کون سی سورت قرآن مین بڑی ہے فرمایا آپنے قل ہو اللہ احد پھر کہا اُسنے کون سی آیت قرآن مین بڑی ہے فرمایا آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اِلٰی آخِرِہٖ یہ پھر عرض کی اُسنے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہین آپ کہ پہونچی وہ آپکو اور آپکی امت مرحومہ کو یعنے اُسکی موافق معاملہ کیا جاوے فرمایا آپنے خاتمہ سورۂ بقر کا اسلئے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے اُن خزائن رحمت سے ہے جو اُسکے عرش کے نیچے ہین عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالےٰ نے اہل امت کو نچھوڑی اس خاتمہ مین کوئی خیر دنیا اور آخرت کی کہ جسپر شامل نہو یہ روایت کیا اسکو بھی دارمی نے انتہی اب جاننا چاہیئے کہ یہ سورہ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ و معانی آسمین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصۂ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب اُنکے اعتراضات کے اور قصۂ گائے کا اور قصۂ ابتلای ابراہیم اور بنای کعبہ اور قصۂ طالوت و جالوت اور گذرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کے نمرود سے توحید کے باب مین اور فرمایش ابراہیم علیہ السلام کے اللہ تعالےٰ سے واسطے احیای مردے کے اور تمثیلات سے مذکور ہین دو مثالین منافقون کے اور تمثیل مصارف جہاد کے سبع سنابل سے اور تمثیل ریاکاروں کے ساتھ اُس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کے ساتھ باغ بلند کے کہ دو چند میوہ دے اور تمثیل ریاکاروں کے مصارف کی ساتھ اُس باغ کے جو بیرانہ سالی مین صاحب باغ کی چاہتا ہے اور تمثیل اور تشبیہ سود خوارونکے ساتھ اُس شخص کے کہ جسپر شیطان سوار ہوا اور احکام و اوامر مین سے حکم عبادت الٰہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم کے مصلے ٹھہرانیکا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانیکا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈھنیکا نیکیون مین اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت ڈھونڈنیکا صبر و صلوٰۃ کے ساتھ اور امر اکل حلال کا اور امر اداے شکر کا اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافرونکی اخراج کا اور اُنکی لڑائیکا مسجد الحرام کے پاس اور حکم قتال کا اشہر حرم مین اور امر مال خرچ کرنیکا جہاد مین اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اُس عورت کی جسکا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینی کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر حفاظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنیکا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لئے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنیکا امر صدقہ دینی کا اُن لوگون کو کہ راہ خدا مین محصور ہین حکم اُن لوگون کا جو بجبر و نزول حرمت ربوا اُس سے باز رہے اور امر تقوی کا اور باقی سود کے ترک کا اور امر قرضدار کے مہلت دینی کا اگر تنگدست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہے راعنا کہنے سے اور امتراء یعنے شک کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے اور شہدا کو موتی کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگونکا مال کھا جانے سے اور نہی رفث و فسوق و جدال سے حج مین اور نہی مشرکون سے نکاح کرنیکے اور کثرت سے قسم کھانیکے اور نہی صدقات کے ابطال سے من و اذی کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضای حق کے اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح کرنے کے اور مصارف جہاد کی اور فضیلت اُن لوگون کے جو جہاد مین مال خرچ کرتے ہین اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کے اور ذمایم افعال سے رشوت کی اور مذمت اتباع امانی کے اور سوال بضرورت کے اور مذمت اُسکی جو مساجد مین ذکر الٰہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل الکتاب اور مذمت اُسکے جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید ابا کی اور مذمت اشراک فی الدعا کی اور مذمت کتمان کلام الٰہی کے اور ثمن قلیل اُسپر لینے کی اور کتاب اللہ مین اختلاف کرنیکے اور مذمت لداد اور فساد کے اور تعدی کے حدود شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بہت سی فوائد عمدہ عمدہ اس سورۂ متبرکہ مین مذکور ہین کہ قلم اُسکے تحریر سے عاجز ہے بیان کے ہمنے بعض اُنمین سے بسبکیہ الذہب الابریز مین

سورۂ آل عمران کا بیان

وَمِنْ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرٰنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّاھُمُ اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ سوال کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے تفسیر کا ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ الْاٰیَۃَ سب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم دیکھو اُن لوگون کو کہ پیچھے پڑتے ہین آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہین کہ نام لیا اُنکا اللہ تعالےٰ نے سو پرہیز کرو اُن سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ملیکہ سے حضرت عائشہ سے مترجم اللہ جل جلالہ نے کہین سارے کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت مین اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا یعنے متشابہت

رکھتی ہے برابر اسکی دوسری آیت سی فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ مین اور دوسرے مقام مین ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اسمین عبث اور ہزل نہین اور صدق و عدل سے بھری ہے اور اسمقام مین یعنے آل عمران مین تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہین اور بعض متشابہ پس اس مین کئی قول ہین اکابر دین کے چنانچہ ابن عباس فرماتے ہین کہ محکمات تین آیتین ہین سورۂ انعام کی قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَبُّكُمْ اور نظیر ان آیتون کا بنی اسرائیل مین ہے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور انہین کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ مین ہین یہی متشابہ ہین اور مجاہد اور عکرمہ نے کہا کہ جن آیتون مین حلال و حرام مذکور ہے وہ محکم ہین اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہی ہر ایک دوسری کی صدق و حسن مین اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہی کہ جسپر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہی اسپر اور عمل نہین کیا جاتا اور روایت کی علی بن ابی طلحہ نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ فرمایا انہون نے کہ محکمات قرآن اسکے ناسخ اور حلال و حرام اور حدود و فرایض ہین کہ اپر ایمان لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اسکی اور مقدم و موخر اور امثال اور اقسام کہ اسپر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہین ہوتا اور بعض مفسرین نی کہا کہ محکم وہ ہین کہ جنکا علم اللہ تعالے نی اپنی بندونکو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہی کہ اسکا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسی علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنای دنیا کہ اوقات انکی سوای اللہ تعالی کے اسیکو معلوم نہین اور محمد بن جعفر زبیر نے کہا کہ وہ محکم ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کی ہو اور متشابہ وہ ہی کہ معانی متعددہ کی محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابرین نے آیات صفات کو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی انکے واضح ہین اور مطالب الیح مگر کیفیات انکی مجہول جیسی کہ اشراط ساعت مین اوقات مجہول ہین پس اسی خفا کی وجہ سی انکو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک رح فرماتے ہین الاستوا معلوم والکیف مجہول یعنے استوا باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیفیت کے مجہول مگر بعضے جہول بالفضول اسکی معنون کو بھی مجہول قرار دیکر اپنی تئین جاہل ٹھہراتی ہین اور انکی معانی واضحہ پر ایمان نہین لاتی ۱۲ منہ اہدنا الصراط مستقیم عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَهُمْ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ عَنَاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نی کہ پوچھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس آیت کے فاما الذین فی قلوبہم زیغ الآیہ یعنی جنکی دلونمین کجی ہے پس وہ پیچھے لگتی ہین اسکے متشابہ کے فتنہ اور اسکی تاویل ڈھونڈھنے کو انتہی پس فرمایا آپنے کہ جب دیکھی تو انکو تو پہچان رکھیو اور کہا یزید نے اپنی روایت مین کہ حضرت نی فرمایا کہ جب دیکھو تم انکو تو پہچان رکھو اسکو دو بار کہا یا تین بار ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے بسیطرح روایت کے کئی لوگون نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہین ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام انکا عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہین عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور انکو سماع ہے حضرت عائشہ سے بھی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سی کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے دوست ہین نبیون مین سی اور میرے دوست باپ میرے ہین اور خلیل میرے رب کے پھر پڑہی آپنے یہ آیت ان اولی الناس بابراہیم الآیہ یعنے قریب زیادہ آدمیون سے ابراہیم کے طرف وہ لوگ ہین کہ جنہون نے تابعداری کی انکے یعنے توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائی یعنے اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالی دوست ہے مومنون کا ف روایت کی ہمسے محمود نی انہی ابو نعیم نے ان سی سفیان نے انہی انکے باپ نے ان سی ابی الضحی نے انہی عبد اللہ نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہین ذکر کیا اس سند مین مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے روایت سے ابی الضحی کے جو مروی ہے مسروق سی اور ابو الضحی کا نام مسلم بن صبیح ہے روایت کی ہمسے ابو کریب نے انہون نے وکیع سی انہون نے سفیان سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابی الضحی سے انہون نے عبد اللہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو نعیم کے روایت کے مطابق اور اسمین بھی مسروق کا ذکر نہین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس قسم کہائی کسی امیر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اسلئے کہ کاٹ کر لیجاوے اُس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملیگا اللہ تعالیٰ سے اور وہ تعالیٰ اُسپر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے باب میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ کے اور تفصیل اُسکے یہ ہی کہ میرے اور ایک یہودی کے شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہوگیا یعنے میرے حصہ کا پس لیگیا میں اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سو فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیے کہ نہیں پھر فرمایا آپ نے یہودی سے کہ تو قسم کہا سو میں نے عرض کیے کہ یا رسول اللہ وہ قسم کہا کر میرا مال مار لیگا سو آپ اُسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان الذین سے آخر تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں علی بن ابی اوفی ہی ہی روایت ہے ترجمہ پوری آیت یوں ہے اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہیں کہ اُنکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کریگا اُنسے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کریگا اُنکی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا اُنکو اور اُن کیلئے ہی عذاب دردناک انتہی عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ أَوْ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ أَبُو طَلْحَةَ وَكَانَ لَهَا حَائِطٌ يَا رَسُولَ اللهِ حَائِطِي لِلهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنَّ سِرَّهُ لَمْ أُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ قَرَابَتِكَ ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا الْآيَةَ یا مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ الْآيَةَ کہا ابو طلحہ نے اور اُنکا ایک باغ تھا کہ یا رسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہی اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہر گز ظاہر نکرتا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کر دو اُسکو اپنی قرابت والوں میں راوی کو شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربتک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنی عرض کیے کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ جسکا گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اُسنی کہ ارکان حج کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اوازبلند کرنا یعنے لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنے قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اُسنی کہ آیہ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ توشہ اور سواری یعنے جو شخص قادر ہو حج فرض ہے ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کے روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں اُنکے حافظہ کے طرف سے عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْآيَةَ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي ترجمہ روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ الْآيَةَ بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور کہا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے مترجم اس آیہ مبارک کو آیہ مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اسکا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی شبہات کے جواب باصواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکی تب یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنے جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسےٰ کی باب میں بعد اسکے کہ آچکا تمکو علم سو کہو آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنے عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر انتہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی وغیرہ کو لیکر حاضر ہوئی مگر عاقب جو اُنمیں عقیل و ہوشیار تھا اُسنے اپنی صاحب سے کہا کہ ای عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اُسنے کہا کہ محمد بیشک نبی مرسل ہے اور جسنے مباہلہ کیا نبی سے نہ اُنکا بڑا جیا اور نہ جھوٹا بڑھا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے

اور وہ ہزار علوں پر مسلح ٹھیری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کرتے انتہی خلاصۃ مافی البغوی عن ابی غالب قال رأی ابو امامۃ رؤسا منصوبۃ علی درج دمشق فقال ابو امامۃ کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوہ ثم قرأ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الی آخر الآیۃ قلت لابی امامۃ انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم اسمعہ الا مرۃ او مرتین او ثلاثا او اربعا حتی عد سبعا فاحدث شلوہ ترجمہ ابی غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابو امامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے زیر سایہ سے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو انکے ہاتھ سے ماری گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت یوم تبیض وجوہ الآیۃ کہا ابی غالب نے کہا میں نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہی تم نے اس امر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اسکو یعنے ان لوگوں کی برائی کو مگر ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز نہ بیان کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے حضرت سے سنا ہی جب تم سے بیان کیا

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام خزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا علی اللہ ترجمہ بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الآیۃ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالے کی نزدیک

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیم سے مانند اسکی اور ذکر کیا ہے میں آیہ کنتم خیر امۃ کا عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج وجہہ شجۃ فی جبہتہ حتی سال الدم علی وجہہ فقال کیف یفلح قوم فعلوا ہذا بنبیہم وہو یدعوہم الی اللہ فانزلت لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپکی پیشانی میں یہانتک کہ خون بہا آپکے روئی مبارک پر سو فرمایا آپنے کیونکر نجات پاوینگی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور بلاتا ہو انکو اللہ کیطرف پس اتری یہ آیۃ لیس لک من الامر الآیۃ یعنے تجھی اختیار نہیں اللہ تعالی توبہ دی انکو یا عذاب کری

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شج فی وجہہ وکسرت رباعیتہ ورمی رمیۃ علی کتفہ فجعل الدم یسیل علی وجہہ وہو یمسحہ ویقول کیف یفلح امۃ فعلوا ہذا بنبیہم وہو یدعوہم الی اللہ فانزل اللہ تبارک وتعالی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپکی اور مارا گیا ایک پتھر آپکے شانہ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپکے مونہہ پر اور آپ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھی کیونکر نجات پاویگی وہ امت کہ جنے اپنی نبی کے ساتھ یہ بدسلوکی کی اور وہ اللہ تعالی کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ مبارک لیس لک الآیۃ یعنے تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالی توبہ عطا کرے انکو یا عذاب کرے اسلئے کہ وہ ظالم ہیں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد اللہم العن ابا سفیان اللہم العن الحارث بن ہشام اللہم العن صفوان بن امیۃ قال فانزلت لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم فتاب علیہم فاسلموا فحسن اسلامہم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابو سفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیہ مبارک لیس لک من الامر شیء یعنے تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالی توبہ دی انکو انتہی پس توبہ دی انکو اور وہ لوگ اسلام لائی اور اچھا ہوا اسلام انکا یعنے مضبوط ہو گئے اسلام میں

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتی ہے اور اوس سے روایت کرتی ہے اوس سے زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو علی اربعۃ نفر فانزل اللہ تبارک وتعالی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون عد اسمائہم اللہم العن فلانا وفلانا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بددعا کرتے تھی چار شخصوں کی لیے سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ لیس لک الآیۃ اور ہدایت کی انکو اسلام کی طرف

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب بھی کہی جاتی ہے اس سند سے نافع کے روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اسکو یحییٰ ابن ایوب اور ابن حجلان

سے عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیا یقول انی کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ ہذہ الآیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ الی آخر الآیۃ ترجمہ روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ فرماتا تھا کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع بخشتا مجھکو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دیوے مجھکو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپکے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اسکو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لئے تب میں تصدیق کرتا اسکی اور بیشک بیان کیا مجھ سے ابو بکر نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجا لاوے یعنے وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخشدیا جاتا ہے وہ پھر پڑھے آپ نے یہ آیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ ف اسحدیث کو روایت کیا ہی شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نکیا اُن دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء کی مگر یہی حدیث معتبر جسم پوری آیت یوں ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون یعنے اور وہ لوگ کہ جب کرتے ہیں کچھ کہلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنی گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑتے نہیں اپنے کئے پر جانتے عن ابی طلحۃ قال رفعت رأسی یوم احد فجعلت انظر وما منہم یومئذ احد الا یمید تحت حجفتہ من النعاس فذلک قولہ تعالیٰ ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا ترجمہ روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی انمیں سے اسدن ایسا نہیں ہے جو جھکا نجاتا ہو اپنے سپر کے نیچے اونگھنے کے سبب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کی اس قول کے ثم انزل الآیۃ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الزبیر سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس ان ابا طلحۃ قال غشینا ونحن فی مصافنا یوم احد حدثت انہ کان فی من غشیہ النعاس یومئذ قال فجعل سیفی یسقط من یدی واخذہ وتسقط من یدی واخذہ والطائفۃ الاخری المنافقون لیس لہم ہم الا انفسہم جبن قوم وارعبہ واخذ لہ الحق ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ بیہوش ہو گئے تھی ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابو طلحہ نے کہ وہ بھی تھی اُن لوگوں میں کہ جنکو ڈھانپ لیا تھا اونگھنے اسدن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میرے گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اُسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا کہ انکو کچھہ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھی اور نہایت ڈرنیوالی اور چھوڑنیوالی مدد حق کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معتبر جسم پوری آیۃ جسمیں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشی طائفۃ منکم وطائفۃ قد اہمتہم انفسہم یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاہلیۃ یقولون ہل لنا من الامر من شیء قل ان الامر کلہ للہ یخفون فی انفسہم ما لا یبدون لک یقولون لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ہہنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم واللہ علیم بذات الصدور یعنے پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگھہ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعضوں کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھی اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھہ بھی کام ہے ہماری بات تو کہدو اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جسپر لکھا تھا ماری جانا اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھہ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھہ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات ف جنگ احد میں جب شکست کی آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جنکو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جنکو مٹنا تھا مٹ گئی پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے اُنپر اللہ تعالیٰ نے ایسا اونگھہ اتاری کہ اُس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے سر پر کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی ذرا کم کے درستت ایمان والے کہنے لگی کہ کچھہ بھی کام ہمارا تھا ظاہر یہ معنے کہ اس شکست کے بعد کچھہ ہے ہمارا کام بنا رہیگا یا بالکل

یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ چاہے سو کیا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی ہے کہ ہمارے مشورے پر عمل نکیا جو اتنی لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اپنی حکمت منظور تھی تا صادق اور منافق معلوم ہوں **عن** مقسم قال قال ابن عباس نزلت هذه الآية وما كان لنبي ان يغل في قطيفة حمراء افتقدت يوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذها فانزل الله تبارك وتعالى وما كان لنبي ان يغل الى اخر الآية **ترجمہ** روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ما کان لنبی الآیۃ ایک لال چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان لنبی الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے مانند اسکی اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس کا اس روایت میں **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے وما کان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون یعنے اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاوی گا لاوی گا اپنا چھپا یا قیامت کے دن پھر پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کمایا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا **ف** اس سے مراد مسلمانوں کے خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نجانیں کہ حضرت نے ہمکو ظاہر معاف کیا اور دلمیں خفہ ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نکریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہو گئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا **عن** جابر بن عبداللہ یقول لقیني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر مالي اراك منكسرا قلت يا رسول الله استشهد ابي وترك عيالا ودينا قال افلا ابشرك بما لقي الله به اباك قال بلى يا رسول الله قال ما كلم الله احدا قط الا من وراء حجاب واحيى اباك فكلمه كفاحا وقال يا عبد تمن علي اعطيك قال يا رب تحييني فاقتل فيك ثانية قال الرب تبارك وتعالى انه قد سبق مني انهم اليها لا يرجعون قال وانزلت هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا الآية **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے ملے مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا مجھے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھکو شکستہ خاطر عرض کیے میں نے یا رسول اللہ شہید ہوئے باپ میرے یعنے جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑکے بالی اور قرض فرمایا آپ نے کہ کیا نہ بشارت دوں تجھکو اُس چیز کے کہ ملاقات کیے اللہ تعالیٰ نے اُسکے ساتھ تمہارے باپ کے انہوں نے عرض کیے کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کلام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردے کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا اُسنے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کے کہ دوں تجھکو عرض کیے انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کرے مجھکو اور پھر قتل کیا جاؤں تیرے راہ میں دوبارا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جب کے لوگ دنیا کیطرف نہ لوٹینگے کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارک ولا تحسبن الذین قتلوا الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر موسیٰ بن ابراہیم کے روایت سے اور روایت کیے یہ علی بن عبداللہ مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اسمیں کا **ترجمہ** پوری آیات جو اسپارہ میں نازل ہوئی ہیں ولا تحسبن الذین قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين بما اتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم الا خوف عليهم ولا هم يحزنون يستبشرون بنعمة من الله وفضل وان الله لا يضيع اجر المؤمنين یعنے اور نہ خیال کر تو اُن لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کے راہ میں مُردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اُسپر جو دیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے اپنی فضل سے اور خوشوقت ہوتی ہیں اُنکی طرف سے جو ابھی نہیں پہونچے اُنمیں پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے اُنپر اور نہ غم خوشوقت ہوتے ہیں اللہ کے نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضایع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کے **ف** شہیدوں کو مرنیکے بعد ایکطرح کے زندگی ہے اور مردوں کو نہیں کہا ماپنا اور عیش اور خوشی پوری ہے اور دنکو قیامت کے بعد ہوگی **عن** عبداللہ بن مسعود انه سئل عن قوله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم فقال اما انا قد سألنا عن ذلك فاخبرنا ان ارواحهم في طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت وتاوي الى قناديل معلقة بالعرش فاطلع عليهم ربك اطلاعة فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم قالوا ربنا وما نستزيدك ونحن في الجنة نسرح حيث شئنا ثم اطلع عليهم الثانية فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم فلما راوا انهم لا يتركون قالوا اردد ارواحنا في اجسادنا حتى نرجع الى الدنيا فنقتل في سبيلك مرة اخرى **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ اُن سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول

مبارک کے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الْآیَۃَ سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہوئے ہم نے پوچھی ہی تفسیر اسکے یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دیگئی ہمکو کہ ارواح شہیدوں کی یعنے جنکا ان آیتوں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جہانکا انپر پروردگار تیرے نے ایکبار اور فرمایا انسی کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تمکو زیادہ دوں عرض کے انہوں نے کہ ای رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جہانکا انپر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تمکو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم پہنچوٹیں گے یعنے جبتک کہ کچھ فرمایش نکریں تب ہم نے کہ پھیری جاویں روحیں ہماری ہمارے بدنوں میں یہانتک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کیے جاویں تیرے راہ میں دوبارہ یعنے یہی آرزو ہی سوا اسکے کچھ آرزو نہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معتبر جم ان آیتوں کا ترجمہ یہی اوپر گذرا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَہٗ وَزَادَ فِیْہِ وَیُقْرِئُ نَبِیَّنَا السَّلَامَ وَیُخْبِرُہٗ اَنَّ قَدْ رَضِیْنَا وَرُضِیَ عَنَّا ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنے جو ابھی اوپر گذرے مگر زیادہ کیا انہیں راوی نے یہ مضمون کہ فرماتا ہے ان روحوں سے کہ بھیجا جاوے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دیجاوے انکو کہ راضی ہوئے ہم یعنے اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہم سے ف یہ حدیث حسن ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ عُنُقِہٖ شُجَاعًا اَقْرَعَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ الْآیَۃَ وَقَالَ مَرَّۃً قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ بِیَمِیْنٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ الْآیَۃَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اپنے مال کے زکوۃ نہ دیتا ہو مگر بنا دیویگا اللہ تعالے قیامت کے دن اسکی گردن میں ایک اژدہا یعنے اسکے مال کو پھر پڑھی ہے آپنے ہمراہ اسکے مصداق میں یہ آیت اللہ کے کتاب سے لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الْآیَۃَ اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی مصداق میں یہ آیت سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ الآیہ اور فرمایا آپنے کہ جو لیوے مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کہا کر وہ ملاقات کریگا اللہ تعالے سے اور اللہ اسپر غصہ ہوگا پھر پڑھی آپنے یہ آیت اسکی مصداق میں اللہ کے کتاب سے اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ الْآیَۃَ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنے گنجا کہ جسکے چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو معتبر جم بعضے روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز کہ اللہ نے انکو دی ہے اپنی فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے انکے حق میں بلکہ یہ برا ہی انکے واسطے آگی طوق پڑیگا ان کے جسپر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہی اور آیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ مع ترجمہ اوپر گذری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اسمیں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیۃ مبارک فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ سے آخر تک یعنے پھر جو سرکا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اسکا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ قَالَ اذْھَبْ یَا رَافِعُ بْوَّابُہٗ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَہٗ لَئِنْ کَانَ کُلُّ امْرِءٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِیَ وَاَحَبَّ اَنْ یُّحْمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذِّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَکُمْ وَلِھٰذِہِ الْآیَۃِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہٖ فِیْ اَھْلِ الْکِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ فَکَتَمُوْہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِغَیْرِہٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْہُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْہُ بِمَا سَاَلَھُمْ عَنْہُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِکَ اِلَیْہِ وَفَرِحُوْا بِمَا اَتَوْا مِنْ کِتْمَانِھِمْ وَمَا سَاَلَھُمْ عَنْہُ ترجمہ روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے دربان سے کہ ای رافع جا تو ابن عباس کے پاس اور کہہ اسنے کہ اگر ہر شخص معذب ہوا اسپر کہ خوش ہوا اسپر جو اسے ملی اور دوست رکھی کہ شاباشی دیا جاوے اس کام پر جو اسنے نہیں کیا تو ہم

سب مخاطب ہوں سو فرمایا ابن عباس نے تمکو کیا مطلب اس آیت سی یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق مین پھر پیچھی ابن عباس نے یہ آیت یعنی اوپری وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ سی بیان کرنا کہ یقولوا تک پھر فرمایا ابن عباس نے کہ پوچھی اہل کتاب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیزین چھپائی اُنہون نے اور خبر دی اور چیز کی اُسکے سوا اور چلی گئے اور خبر سے ظاہر کیا کہ خبر دی اُسی چیز کے جو حضرت نے پوچھی تھی اُسنے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور پھوکے اُسپر جو خبر دی اُنہون نے اپنے کتاب سے اور اُس چیز سے کہ حضرت نی پوچھی تھی ف یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے صحیح ہے مترجم پوری آیتین یون ہین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے اور جب اللہ تعالی نے قرار لیا کتاب والون سے کہ اُسکو بیان کرو لوگون پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینکدیا وہ قرار اپنے پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اُسکے بدلی مول تھوڑا سو کیا بُری خرید کرتے ہین تو نہ سمجھہ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہین اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہین بن کئے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونیوالے ہین عذاب سے اور اُنکو دکھہ کے مار ہے ف وہی پہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتین کہاتے اور پیغمبر کے صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہمکو کوئی پکڑ نہین سکتا اور امید رکھتی کہ لوگ ہمارے تعریف کرین کہ خوب عالم اور دیندار و حق پرست ہین (موضح القرآن) غرض ابن عباس نے فرمایا کہ ان آیتون سے پہود مراد ہین اور جاننا چاہئے کہ سورہ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اسمین تذکیرات اور قصص سے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کے بیوی کے نذر کرنیکا مریم کو اور قصہ ولادت یحیی کا اور ولادت حضرت عیسے علیہما السلام کا مذکور ہے اور اوامر سی مذکور ہے امر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اطاعت کا اور ایمان لانیکا خداوند تعالی پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل کا خداوند تعالی پر اور حب کے طلب کرنیکا اور زمین مین سیر کرنیکا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنی کا ثغور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہے کافرون کے محبت سے اور اختلاف اور تفرق سے اور خفیہ محبت سے کافرون کے اور اُنپر حسرت کہانے سے اور سوا اسکے بڑے بڑی فوائد عمدہ مذکور ہین

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

سورہ نساء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ترجمہ روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تہے کہ بیمار ہوا مین سو آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین بیہوش تہا پھر جب مجھی افاقہ ہوا مین نے کہا کہ کیا حکم کرون مین اپنے مال مین سو حضرت چپ ہو رہے یہانتک کہ نازل ہوئے یہ آیت مبارک یوصیکم اللہ الآیۃ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے کئی لوگون نے محمد بن منکدر سے اُنہون نے جابر بن عبد اللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے اور فضل بن صباح کی روایت مین کچھہ زیادہ کلام ہے اس روایت سی مترجم پوری آیت یون ہے يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا یعنے اللہ کہہ رکہتا ہے تمکو تمہاری اولاد مین مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر تیری عورتین ہون دو سی اوپر تو اُنکو دو تہائی جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اُسکو آدہا اور میت کے ماباپ کو ہر ایک کو دونو مین چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اُسکو اولاد نہین اور وارث ہین اُسکے ماباپ تو اُسکی ماں کو تہائی پھر اگر میت کے کئی بہائی ہین تو اُسکے مانکو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہاری باپ اور بیٹی تمکو معلوم نہین کون شتاب پہونچتی ہین تمہارے کام مین حصہ باندہا اللہ کا ہے اللہ خبردار ہے حکمت والا ف اس آیت مین دو میراثین فرمائین اولاد کی اور ان باپ کے اولاد اگر ملی ہین مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتین ہین تو ایک کو آدہا مال اور زیادہ ہون تو دو تہائی برابر بانٹ لیوین اور ان کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے یا بہائی ہین ہے ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونو نہین تو تہائی اور باپکا حصہ اگر میت کو اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہین تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اسکے دفن اور کفن کو لگائی جو کچھہ بچے وہ اُسکی قرض مین وبچی جو کچھہ بچے تو اُسکے وصیت مین ایک تہائی تک لگائی اسکے بعد میراث کی حصہ ہین اور ان حصون مین عقل کا دخل نہین اللہ صاحب نے مقرر فرمائی وہ سب سے دانا تر ہے انتہی موضح القرآن عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ

یوم اوطاس اصبنا نساء لھن ازواج فی المشرکین فکرھھن رجال منھم فانزل اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کے لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ انکے شوہر ہے مشرکوں میں سو مکروہ جانا ہم نے ان سے صحبت کرنی کو بعض مردوں نے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک والمحصنات الآیۃ ف یہ حدیث حسن ہے عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس لھن ازواج فی قومھن فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ انکے شوہر ہے انکے قوم میں سو ذکر کیا اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت والمحصنات الآیۃ ف یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہے روایت کے ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مذکور کے اور اس روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسیکو کہ اسنے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابی قتادہ اور ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے ترجمہ پوری آیت یوں ہے والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتب اللہ علیکم واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین ط فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ ان اللہ کان علیما حکیما یعنے اور نکاح بندہی عورتیں ہے حرام ہیں مگر جنکو مالک ہو جاویں تمہارے رہا تہ حکم ہوا اللہ کا تمپر اور حلال ہوئیں تمکو جو انکے سوا ہیں یوں طلب کرو اپنے مال کے بدلی قید میں لانیکو نہ مستی نکالنی کو پھر جو کام میں لائی تم ان عورتوں میں سے انکو دو انکے حق جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تمکو اسمیں جو ٹھیرا لو دونوں کے رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہی خبردار حکمت والا عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الشرک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور نافرمانی کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسے جانکا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر سے مگر یہ صحیح نہیں عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشھادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھا حتی قلنا لیتہ سکت ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں تمکو اکبر کبائر کے صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو فرمایا آپ نے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور نافرمانی کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ اور تھے قبل اسکے تکیہ لگائی اور فرمایا آپ نے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپ یہی فرماتی رہی یہانتک کہ ہمنے کہا کہ کاش آپ چپ رہتے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن عبد اللہ بن انیس الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک باللہ وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف باللہ یمین صابر فادخل فیھا مثل جناح بعوضۃ الا جعلت نکتۃ فی قلبہ الی یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن انیس جہنی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور نافرمانی کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گذری ہوئی بات پر جانے بوجھی اور نہیں قسم کہانیوالے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اسپر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے پر برابر بیچنے جھوٹ مگر ہوگا ایک نکتہ اسکے دل پر قیامت کے دن تک ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو امامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام انکا اور روایت کیے ہیں انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین او قال الیمین الغموس شک شعبۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور نافرمانی کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کیا اسمیں شعبہ نے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ام سلمۃ انھا قالت یغزو الرجال ولا تغزو النساء وانما لنا نصف المیراث فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض قال مجاھد وانزل فیھا ان المسلمین والمسلمات وکانت ام سلمۃ اول ظعینۃ قدمت المدینۃ مھاجرۃ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد نہیں جہاد کرتیں عورتیں

اور ہم عورتوں کے لئے بھی آدھی میراث لیتے اور مرد کو دو ہر احصہ سو آماری اللہ تعالیٰ یہ آیت وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ یعنے مت آرزو کرو اسچیز کے کہ فضیلت دی اللہ نے بسبب اُسکی بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور آئی ہے ام سلمہ کے بارہ میں یہ آیت اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اور تھیں ام سلمہ پہلی عورت کہ جس آئیں مدینہ میں ہجرت کرکے ف یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کے بعض راویوں نے ابن نجیح سی اُنہوں نے مجاہد سی مرسلاً کہ ام سلمہ نے ایسا ایسا کہا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے کہ یا رسول اللہ نہیں سُنا میں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اُسنے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنے انکو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سو آماری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ الآیہ یعنے میں ضایع نہیں کرتا عمل کسے عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں کے ہیں بعض سے آخر آیت تک عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا عَمَّرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ترجمہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا اُنہوں نے کہ کہا عبداللہ نے حکم کیا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھوں میں آپکے آگے قرآن اور آپ منبر پر تھے سو پڑھے میں نے کچھ سورۂ نسا یہانتک کہ جب پہونچا میں اس آیت پر فکیف اذا جئنا الآیۃ اشارہ کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مجھے بس کرو سو نظر کرکے میں نے اُنکے طرف اور آنکھیں اُنکے آنسو بہاتی تھیں ف ایسی ہے روایت کے ابوالاحوص نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبداللہ سی اور حقیقت میں وہ سندیں ہیں کہ روایت ہے ابراہیم سی وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ ترجمہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو تم مجھپر قرآن سو عرض کی میں نے کہ ای رسول اللہ کیا میں پڑھوں آپکے آگے اور آپ پر تو نازل ہوا ہے فرمایا آپ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اسکو اپنی غیر سے سو کہا عبداللہ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نسا یہانتک کہ پہونچا میں اس آیت تک وجئنا بک علی ھٰؤلاء شہیدا کہا عبداللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنسو بہاتی تھیں ف یہ روایت صحیح ہے ابی الاحوص کے روایت سے روایت کی ہے سوید بن نصر نے اُنہوں نے ابن مبارک سے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کے روایت کے مانند ترجمہ پوری آیت یوں ہے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا یعنے پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہم ہر اُمت میں سے احوال کہنی ملا اور بلاویں گے تجھکو اوپر لوگوں پر احوال بتانی الانتہی اور اس آیت میں خطاب ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور کمال فضیلت ہی آگی عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَاْتُ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ترجمہ روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہا اُنہوں نے کہ طیار کیا ہمارے لئے عبدالرحمن بن عوف نے کچھ کہا نا اور دعوت دی ہمکو اور پلائی ہمکو کچھ شراب سو لی ای شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے مجھے آگے کیا یعنے امام بنایا پس پڑھی میں نے سورۂ قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون یعنی کہدے تو ای کافرو نہیں پوجتا جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہہ غلطے کے حضرت علے نے پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یا ایہا الذین اٰمنوا سے آخر تک یعنے اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ نماز کے اُس حالمیں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نجانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنے ہوش نہ آئی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی ترجمہ یہ دوسرے آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اسکے بعد پہلے تیسرے آیت میں حرمت نازل ہوئی عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ الزُّبَيْرَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهِ النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ وَاَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ

یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک متغیر وجہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق واحبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر واللہ انی
لاحسب ھذہ الآیۃ نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ترجمہ روایت ہے عروہ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر
سے کہا عبداللہ نے کہ ایک دن انصار میں کا لڑا زبیر سے بہانے کے پانی کے لئی جو پہاڑی زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصار نے کہا زبیر سے کہ
پانی چھوڑ دو چلا جاوے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنا کھیت
اسی زبیر اور پہر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کے طرف اور زبیر کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اسکے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اسنے کہا
کہ یا رسول اللہ یہ بات آپنے اسلئے فرمائی کہ زبیر آپکے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنے آپنے اسکی طرفداری کی پس متغیر ہوگیا چہرہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور پہر
فرمایا آپنے کہ اے زبیر تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک رکھو پانی کو یہانتک کہ پہونچ جاوے کھیت کے منڈیر تک سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ تعالے کی میں یقین کرتا ہوں کہ
یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ میں فلا وربک سے آخر تک ف سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کیا ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری
سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے مانند اسی روایت کے اور روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے
عبداللہ بن زبیر کا ترجمہ پوری آیت یوں ہے، فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و
یسلموا تسلیما یعنے سو قسم ہے تیرے رب کے انکو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھی کو منصف بنائیں جو جھگڑا اٹھے آپسمیں پہر نپاوین اپنے جی میں خفگی تیرے حکومتی سے اور قبول
رکھیں مانکر تیرے اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اولا ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کھیہ پانی
لیکر باقی اپنے ہمسایہ کے لئے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھہ امر شرعی تھا بعد اسکے جب انصاری نے جہالت کی حضرت نے زبیر کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لیلو کہ یہ قابل احسان نہیں
اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کے سزا تھے اور اسکے جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اول ظاہر تر ہے زلمعات عن زید بن ثابت انہ قال
فی ھذہ الآیۃ فما لکم فی المنافقین فئتین قال رجع ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فکان الناس فیھم فریقین فریق
منھم یقول اقتلھم وفریق یقول لا فانزلت ھذہ الآیۃ فما لکم فی المنافقین فئتین فقال انھا طیبۃ وقال انھا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الحدید
ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے اس آیت کے تفسیر میں فما لکم فی المنافقین فئتین کہا کہ لوٹ گئی چند لوگ اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن یعنے
جہاد سے سو لوگ انمیں دو فریق ہوگئے ایک فریق کہنے لگا کہ انکو قتل کرینگے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنے انکو مارنا چاہئے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پہر کہا
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنے مدینہ پاک ہے اللہ تعالے ان ناپاکوں کو وہاں سے نکالدیگا انشاء
اللہ تعالے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ پوری آیت یوں ہے، فما لکم فی المنافقین فئتین واللہ ارکسھم بما کسبوا اتریدون ان تھدوا
من اضل اللہ ومن یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا یعنے پہر تمکو کیا پڑا ہے منافقوں کے دو طائفے دو جانب ہو رہی ہو اور اللہ نے الٹ دیا انکو انکی کامونپر کیا تم چاہتے
ہو کہ راہ پر لاؤ جسکو بھلایا اللہ تعالے نے اور جسکو اللہ راہ نہ دے پہر تو نپاوے اسکے لئی کوئی راہ اسکے اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اوپر گذرا
میں مذکور ہوا یعنے جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پہر گئے دوسرے مجاہدنے کہا ہے کہ کچھہ لوگ مدینہ میں آکر مسلمان ہوئے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جاکر کچھہ مال
تجارت لاوین اور وہاں بیٹھہ رہینگے اور مرتد ہوگئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں رہے اور مسلمان
ہوئے مگر ہجرت نکی اور کافروں کے مددگار رہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ المقتول بالقاتل یوم القیمۃ ناصیتہ
ورأسہ بیدہ واوداجہ تشخب دما یقول یا رب قتلنی ھذا حتی یدنیہ من العرش قال فذکروا لابن عباس التوبۃ فتلا ھذہ الآیۃ ومن
یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم قال ما نسخت ھذہ الآیۃ ولا بدلت وانی لہ التوبۃ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ آویگا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کے گلی کے رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہیگا کہ اے
رب میرے اسنے مجھے قتل کیا یہانتک کہ لیجاویگا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پہر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس سے توبہ کا یعنے توبہ اسکی قبول ہے یا نہیں تو بولے

انہون نے یہ آیت ومن یقتل مؤمنا آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہین ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی پس اسکی توبہ کہان قبول ہوسکتی ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا بعضون نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہون نے ابن عباس سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو یعنے حضرت کا قول نہین ٹھہرایا مترجم پوری آیت یون ہے ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما یعنے اور جو کوئی ماری مسلمانکو قصد کرکے تو اسکی سزا دوزخ ہے پڑا رہی اسمین اور اللہ اسپر غضب ہوا اور اسکو لعنت کی اور اسکے واسطے طیار کیا بڑا عذاب ف ابن عباس کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضی علمانی کہا ہے کہ سزا اسکے یہی ہے جو یہان مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنے چاہے عفو کری یا نکرے لیکن اگر قصاص مین مارا گیا تو اسکے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہی کہ ابن عباس نے جو توبہ قبول نہونا بیان کیا شاید اس سے تشدید مراد ہو اور اسی اسکی خلاف ہے مروی ہے اور جمہور قائل ہین کہ یہہ عذاب جو آیت مین مذکور ہے یہ اسکی سات مخصوص ہے جسنے توبہ نکی اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وانی لغفار لمن تاب الآیہ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسکے واسطی ہی جسنے قتل مؤمن کو حلال جانکر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا مراد خلود سی مدت دراز ہے نہ دوام اسلئے کہ بہت سی دلیلون سے ثابت ہوچکا ہے کہ عذاب عصاۃ مؤمنین کا دایم نہین عن ابن عباس قال مر رجل من بنی سلیم علی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ غنم لہ فسلم علیہم قالوا ما سلم علینا الا لیتعوذ منا فقاموا وقتلوہ واخذوا غنمہ فاتوا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ گذرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلہ کا ایک گروہ پر اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اسکے ساتھ اسکے بکریان تہین پھر سلام کیا انمین اصحاب پر تو صحابہ بولے کہ اسنے سلام اسلئے کیا تا کہ بچ جاوے ہمسے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اسکے قتل کیا اسکو اور چھین لین بکریان اسکے اور لائے انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت یا ایہا الذین امنوا سے آخر تک یعنے اے ایمان والون جب چلو تم اللہ کے راہ مین یعنے جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اسکو جو تمپر سلام کرے کہ تو مؤمن نہین ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو مالک بن اسامہ بن زیدی ہی روایت ہے عن البراء بن عازب قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین الآیۃ جاء عمرو بن ام مکتوم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ضریر البصر فقال یا رسول اللہ ما تامرنی فانی ضریر البصر فانزل اللہ ہذہ الآیۃ غیر اولی الضرر الآیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایتونی بالکتف والدواۃ او اللوح والدواۃ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے جبکہ نازل ہوئی آیہ لا یستوی القاعدون الآیۃ آئی عمرو بن ام مکتوم نبے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نابینا تہی سو کہا انہون نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھی کیا حکم فرماتے ہین اور مین نابینا ہون پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت غیر اولی الضرر یعنے سوا ان لوگون کے جنکو مرض ہی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لاو تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور کہا گیا ہی اس روایت مین عمرو بن ام مکتوم اور بعضون نے عبد اللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبد اللہ بیٹی ہین زائدہ کی اور ام مکتوم انکے مان ہین عن ابن عباس انہ قال لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر عن بدر والخارجون الی بدر لما نزلت غزوۃ بدر قال عبد اللہ بن جحش وابن ام مکتوم ائنا اعمیان یا رسول اللہ فہل لنا رخصۃ فانزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین درجۃ فہؤلاء القاعدون غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منہ علی القاعدین من المؤمنین غیر اولی الضرر ترجمہ روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا تفسیر مین اس آیت کے لا یستوی القاعدون الآیۃ یعنے برابر نہین ہین بیٹھنے والی مومنون مین سوا بیماری والون کے انتہے کہ مراد اس سے یہ ہی کہ برابر نہین جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھہ رہی اور جو نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبد اللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے کہا کہ ہم دونون نابینا ہین یا رسول اللہ سو ہمکو رخصت ہے کہ جہاد مین نجاوین پس اتری یہ آیہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین درجۃ یعنے برابر نہین جہاد سی بیٹھہ رہنی والی مومنون مین سے مگر جو بیمار و معذور ہین اور فضیلت دی ہے اللہ تعالی نے مجاہدون کو بیٹھنے والون پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباس نے کہ بیٹھنے والون سے مراد اس آیہ مین غیر معذور لوگ ہین یعنے باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدون کے برابر ہین فرمایا اللہ تعالی نے فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منہ یعنے فضیلت دی اللہ تعالی نے مجاہدون کو بیٹھنے والون پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے انتہی کہا ابن عباس نے کہ یہان ہے قاعدین سے وہی مومن مراد ہین جو بیمار

ومعذور نہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباس اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبد اللہ بن الحارث کی اور بعض نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبد اللہ بن عباس کے اور کنیت مقسم کے ابو القاسم ہے ترجمہ پوری آیتیں یوں ہیں لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا یعنے نہیں برابر ہو بیٹھ رہنے والی مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے یعنے جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنیوالی اللہ کی راہ میں اپنی مالوں اور جانوں کی ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنیوالوں کو اپنی جانوں اور مالوں کی ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنے جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب سے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے انتہے اور غرض ابن عباس کے روایت مذکورہ میں یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہی بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدوں کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلے آیت میں قاعدین سے لنگڑے لولے معذور مراد ہوں کہ عزم و نیت جہاد کی اور شوق و ذوق اسکا رکھتے ہیں مگر اپنے معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین انکی ایک درجہ افضل ہیں اسلئے کہ نیت و عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت و تعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسرے آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئی خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جو انکے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت دینی سے پس انپر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہی اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑے فضیلت ہے مجاہدین کے نام

مؤمنین پر ۳۲۶۳ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّىٰ جَلَسْتُ إِلَىٰ جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَاهُ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِيهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ جَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَىٰ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَفَخِذُهُ عَلَىٰ فَخِذِي فَثَقُلَتْ حَتَّىٰ خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ ترجمہ روایت ہے سہل سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا آسکے پاس سو خبر دی مجھکو کہ خبر دی اسکو زید بن ثابت نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا اسکو یہ لکھنے کی لئے لا یستوی القاعدون من المؤمنین الآیۃ یعنے برابر نہیں ہو بیٹھ رہنے والے قاعدین مومنوں میں سے اور جہاد کرنیوالی اللہ کے راہ میں انتہی کہا راوی نے کہ آگئے انکی پاس ابن ام مکتوم اور آپ املا کرا رہے تھے مجھکو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بیشک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور آپکی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہو گئی مجھ پر یہاں تک کہ میں ڈرا تھا کہ کچل جاوے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپکی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپ پر غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کیا ایک تابعی سے اعنے روایت کیا سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تابعین میں سے ہے ۳۲۶۴ ترجمہ قولہ سو بھاری ہو گئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپکا جسم مبارک بھاری ہو جاتا ہے اور کچھ غشی سے طاری ہو جاتی تھی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپ اصحاب کو حوالہ فرماتے

۳۲۶۴ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ ترجمہ روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمر سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تمکو خوف ہو یعنے کافر فتنہ کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنے اب قصر کرنیکا جائز نہ ہوگا تو کہا حضرت عمر نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سو ذکر کیا میں نے اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا ہے تمکو سو قبول کرو تم اسکے صدقے کو ف

۳۲۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ فَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّي بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَيَقُومُونَ لَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُترے ضحیان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ انکو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو اپنا کام اور دھاوا کرو انپر ایکبار گی اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حکم کیا آپکو کہ دیویں آپ اصحاب کو وگرنہ نماز ادا کرے آگے وہ کے ساتھ اور کھڑا ہو دوسرا گروہ اُن سے الگ اور لیلیویں اپنی ڈھالیں اور ہتیار پھر آویں دوسرے گروہ کی لوگ اور پڑھیں آپکے ساتھ ایک رکعت پھر لیلیویں یہہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتیار سو ہوئی اصحاب کے ایک ایک رکعت اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن شقیق کے روایت سے کرو والی ہرر سے روایت کرتے ہوں اور اسباہیں عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ سی یہی روایت ہے اور ابوعیاش کا نام زید بن صامت ہے **عن** قتادۃ بن النعمان قال کان اھل بیت منا یقال لھم بنو ابیرق بشر وبشیر ومبشر وکان بشیر رجلا منافقا یقول الشعر یھجو بہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحلہ بعض العرب ثم یقول قال فلان کذا وکذا فاذا سمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الشعر قالوا واللہ ما یقول ھذا الشعر الا ھذا الخبیث او کما قال الرجل وقالوا ابن الابیرق قالھا قال وکانوا اھل بیت حاجۃ وفاقۃ فی الجاھلیۃ والاسلام وکان الناس انما طعامھم بالمدینۃ التمر والشعیر وکان الرجل اذا کان لہ یسار فقدمت ضافطۃ من الشام من الدرمک ابتاع الرجل منھا فخص بھا نفسہ واما العیال فانما طعامھم التمر والشعیر فقدمت ضافطتہ من الشام فابتاع عمی رفاعۃ بن زید حملا من الدرمک فجعلہ فی مشربۃ لہ وفی المشربۃ سلاح درع وسیف فعدی علیہ من تحت البیت فنقبت المشربۃ واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتانی عمی رفاعۃ فقال یا ابن اخی انہ قد عدی علینا فی لیلتنا ھذہ فنقبت مشربتنا وذھب بطعامنا وسلاحنا قال فتحسسنا فی الدار وسألنا فقیل لنا قد رأینا بنی ابیرق استوقدوا فی ھذہ اللیلۃ ولا نرى فیما نرى الا علی بعض طعامکم قال وکان بنو ابیرق قالوا ونحن نسأل فی الدار واللہ ما نرى صاحبکم الا لبید بن سھل رجل منا لہ صلاح واسلام فلما سمع لبید اخترط سیفہ وقال انا اسرق فواللہ لیخالطنکم ھذا السیف او لتبینن ھذہ السرقۃ قالوا الیک عنا ایھا الرجل فما انت بصاحبھا فسألنا فی الدار حتی لم نشک انھم اصحابھا فقال لی عمی یا ابن اخی لو اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ قال قتادۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان اھل بیت منا اھل جفاء عمدوا الی عمی رفاعۃ بن زید فنقبوا مشربۃ لہ واخذوا سلاحہ وطعامہ فلیردوا علینا سلاحنا فاما الطعام فلا حاجۃ لنا بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سأنظر فی ذلک فلما سمع بنو ابیرق اتوا رجلا منھم یقال لہ اسیر بن عروۃ فکلموہ فی ذلک واجتمع فی ذلک ناس من اھل الدار فقالوا یا رسول اللہ ان قتادۃ بن النعمان وعمہ عمدا الی اھل بیت منا اھل اسلام وصلاح یرمونھم بالسرقۃ من غیر بینۃ ولا ثبت قال قتادۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال عمدت الی اھل بیت ذکر منھم اسلام وصلاح ترمیھم بالسرقۃ علی غیر ثبت ولا بینۃ قال فرجعت ولوددت انی خرجت من بعض مالی ولم اکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فاتانی عمی رفاعۃ فقال یا ابن اخی ما صنعت فاخبرتہ بما قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ المستعان فلم یلبث ان نزل القرآن انا انزلنا الیک الکتب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ ولا تکن للخائنین خصیما یعنی بنی ابیرق واستغفر اللہ مما قلت لقتادۃ ان اللہ کان غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون انفسھم ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثیما یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم الی قولہ رحیما ای لو استغفروا اللہ لغفر لھم ومن یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ الی قولہ واثما مبینا قولھم للبید لولا فضل اللہ علیک ورحمتہ الی قولہ فوق مؤنثیہ لجراعظیما فلما نزل القرآن اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسلاح فرده الی رفاعۃ فقال قتادۃ لما اتیت عمی بالسلاح وکان شیخا قد عشا او عسا الشک منی فی الجاھلیۃ وکنت ارى اسلامہ مدخولا فلما اتیتہ بالسلاح قال یا ابن اخی ھی فی سبیل اللہ فعرفت ان اسلامہ کان صحیحا فلما نزل القرآن لحق بثبیر بالمشرکین فنزل علی سلافۃ بنت سعد بن سمیۃ فانزل اللہ تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی الی قولہ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا انہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن

یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا فلما نزل علی صلافۃ رکاھا حسان بن ثابت بابیات من شعر فاخذت رحلہ فوضعتہ علی راسھا ثم
خرجت بہ فرمت بہ فی الابطح ثم قالت ھذا بیتی بشعر حسان فما کنت تاتینی بخیر روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہا انہون نے کہ ایک گھر والی لوگ تھی ہم مین سے
یعنے انصار مین سے کہ انکو بنو ابیرق کہتے تھی اور وہ تین بھائی تھی بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو مین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پھر منسوب کردیتا تھا اُن شعرون کو بعض عرب کے طرف اور کہتا تھا کہ فلانی نے ایسا کہا پھر جب سنتی تھے اُسکو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے قسم ہے اللہ کے
نہین کہا یہ شعر مگر اُسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتی اصحاب کہ یہہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہی راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والی تھے جاہلیت مین
بھی اور اسلام مین بھی اور مدینہ مین لوگون کا کھانا کھجور اور جو ہی تھے اور آدمی کو جب کچھہ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آجاتا ملک شام سے میدہ لیکر تو وہ اُسمین سے خرید لیتا کچھ
خاص اپنے لئے اور لڑکے بالونکا تو کھانا وہی کھجور اور جو رہتی سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نی ایک گون میدہ کی اور رکھدیا اُسکو ایک حجرے کے
مین اور اُس حجرے مین ہتیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی کے گئی اُسپر گھر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئے حجرے مین اور لیلیا گیا وہی میدہ اور ہتیار یعنے چوری
گیا پھر جب صبح ہوئی آئی میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا ای میرے بھائی کے بیٹی ہم پر ظلم ہوا آجکی رات اور نقب لگائی گئے ہمارے حجرے کی مین اور ہمارا میدہ اور ہتیار کوئی
لیگیا کہا راوی نے پھر دریافت کیا ہمنے محلہ مین اور پوچھا سو کسی نے ہمسے کہا کہ ہمنے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہی تھے آجکی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہین کہ وہ تمہارے
ہی طعام پر ہوگے یعنے جو چوری گیا ہے کہا راوی نے کہ بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہمنے جو پوچھا محلہ مین تو قسم ہے اللہ کے ہمارے خیال مین نہین آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ
ایکمرد صالح اور مسلمان تھا ہم مین کا پھر جب سنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے چوری لگاتے ہین نکال لے اپنے تلوار اور کہا کہ کیا مین چوری کرتا ہون سو قسم ہے
اللہ کے کہ مین تکو بھی تلوار لگاؤنگا نہین تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ ای مرد سو تو چوری کرنیوالا نہین پھر اور پوچھہ پاچھہ
کے ہمنے محلہ مین یہانتک کہ ہمکو کچھہ شک نرہا اسمین کہ بنی ابیرق ہی چور ہین سو مجھسے کہا میرے چچا نے ای میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور ذکر کرتے اُن سے یعنے تو شاید ہمارے چیز نکلجاتی کہا قتادہ نے کہ آیا مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی مینے کہ ایک گھر والی ہم مین سے کہ ظالم ہیں
آئی میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی حجرے کے مین اور لیگئے ہتیار اور غلہ اُنکا سو ہم چاہتے ہین کہ پھیر ملے ہمکو ہتیار ہمارے اور غلہ کے ہمکو حاجت نہین سو فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب مین فیصلہ کرتا ہون اسکا پھر جب سُنا بنی ابیرق نے آئی ایک مرد کے پاس اپنے قوم مین سے کہ اُسکا نام اُسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اُس سے
اسباب مین اور جمع ہوئے اُسکے لئی بہت سے لوگ محلہ کے اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے تحقیق قتادہ بن نعمان اور اُنکے چچا نے ہمارے ایک گھر والون پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہین
تہمت لگاتی ہین چوری کے بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہ نے پھر آیا مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی مینے سو فرمایا آپنے کہ تو ایک گھر والون پر کہ
جنکے اسلام اور صلاح کا یہ چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہ نے کہ پھر مین لوٹا اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھہ مال میرا مگر نہ کلام کرتا مین
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسباب مین پھر آئی میرے چچا رفاعہ اور کہا ای بھتیجے میرے کیا کیا تمنے سو خبر دی مینے اُنکو حضرت کے قول کے سو کہا اُنہون نے اللہ مددگار ہے پھر
کچھہ دیر نہوئی کہ اُتری یہ آیت قرآن کی انا انزلنا الیک الکتاب الآیہ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے کہ اُتاری ہمنی تیرے طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگون مین جیسا
دکھلاوے تجھکو اللہ اور نہو تو چورون کیطرف سے جھگڑنیوالا اور مراد چورون سے بنے ابیرق ہین اور فرمایا اللہ تعالے نی واستغفر اللہ یعنے مغفرت مانگ اللہ تعالے سے اُسبات کی
جو کہے تو نی قتادہ سے اور فرمایا ان اللہ کان غفورا رحیما ولا تجادل عن الذین یختانون انفسھم سے رحیما تک یعنے اگر مغفرت مانگین وہ اللہ تعالے سے تو بخشدیوے وہ اور فرمایا
اللہ تعالے نے ومن یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ یعنے جو کماتا ہے گناہ اُسکا عذاب اُسکی جان پر ہے واثما مبینا تک اور مراد اُس سے بنے ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل
کے لئے یعنے جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ سے فسوف نؤتیہ اجرا عظیما تک پھر جب اُترا قرآن لے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتیار
رد دیئے آپنے وہ رفاعہ کو پھر کہا قتادہ نے جب لایا مین اپنے چچا کے پاس ہتیار اور وہ بوڑھے تھے کہ اُنکے بینائی مین ضعف تھا ابو عیسے کو شک ہے کہ عشا الشین مجمہ
یا السین مہملہ اور اُنکے بینائی مین ضعف ہوگیا تھا ایام جاہلیت مین اور مین گمان کرتا تھا کہ اسلام مین اُنکے کچھہ خلل ہے پھر جب لایا مین اُنکے پاس ہتیار کہا انہون
نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ مین پس جان لیا مینے کہ اسلام اُنکا صحیح تھا پھر جب اُترا قرآن لگیا بشیر شر کو مینے اور اُترا وہ سلافہ بنت سعد بن

سمیہ کے پاس سوا تاری اللہ تعالیٰ نے اُسکے حق مین یہ آیۃ ومن یشاقق الرسول سے بعید تک یعنے جو نافرمانی کرے رسول کے بعد اسکے کہ کھل گئے اُسپر ہدایت اور چلی مومنون کے راہ سے الگ پھیر دینگے ہم اُسکو جدہر پھرا اور داخل کرینگے ہم اُسکو جہنم مین اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشیگا یہ کہ شریک کیا جاوے اُسکی ساتھ اور بخشدیگا اُسکے سوا جسکو چاہے اور جسنے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اُترا البشیر سلافہ کے پاس بھیجکے اُسکے حسان بن ثابت نے شعر ومین تب اُٹھایا اُسنے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلے اور پھنک آئی اُسکو میدانمین اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لئے حسان کا شعر یعنے تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھسے کبھی مجھکو خبر یہ پہونچیگی ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اُسکو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کیے یونس بن بکیر اور کئی لوگون نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے اُنہون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسلا نہین ذکر کیا اُنمین کہ روایت کرے عاصم اپنے باپ سے اور اُنہون نے اُنکے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہین ابی سعید خدری کے اور ابو سعید کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے

عن علی بن ابی طالب قال ما فی القرآن آیۃ احب الی من ھذہ الآیۃ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہون نے کہ نہین ہے قرآن مین کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الآیۃ یعنے بیشک اللہ تعالیٰ نہ بخشیگا اُسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اُسکے اور بخشدیگا اُسکے سوا جسکو چاہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو فاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور سوید کے کنیت ابو حجر ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہین اور اُنکو ابن عمر اور ابن زبیر سے سماع ہے اور ابن مہدی اُنپر کچھ طعن کرتے تھے جنکر حکم اس آیت کی پیاری ہونیکے وجہ یہ ہے کہ اسمین امید ہے شرک کے سوا سب گناہونکے معاف ہونیکی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہین معاذ اللہ من ذلک عن ابی ھریرۃ قال لما نزلت من یعمل سوءا یجز بہ شق ذلک علی المسلمین فشکوا ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قاربوا وسددوا وفی کل ما یصیب المؤمن کفارۃ حتی النکبۃ ینکبھا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ومن یعمل سوءا یجز بہ یعنے جو کوئی برائی کریگا ضرور بدلا پاویگا گران گذرا مسلمانون پر اور بیان کیا اُسکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مومن کو ہر مصیبت مین کفارہ ہے گناہونکا یہانتک کہ کانٹا چبھنے یا کوئی بلا آوے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہین عبد الرحمن کے وہ مکی ہین محصن کے عن ابی بکر الصدیق قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت علیہ ھذہ الآیۃ من یعمل سوءا یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیا ولا نصیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر الا اقرئک آیۃ انزلت علی قلت بلی یا رسول اللہ قال فاقرأنیھا فلا اعلم الا انی وجدت فی ظھری انقصاما فقمت لیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شانک یا ابا بکر قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی وانا لم نعمل سوءا وانا لمجزیون بما عملنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا ابا بکر والمؤمنون فتجزون بذلک فی الدنیا حتی تلقوا اللہ ولیس لکم ذنوب واما الآخرون فیجمع ذلک لھم حتی یجزوا بہ یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اُنہون نے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اُترے یہ آیت ومن یعمل سوءا یجز بہ الآیۃ یعنے جو برائی کریگا بدلا پاویگا اور نپاویگا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار رہتے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی بکر آیا نہ پڑھاؤن مین تجھکو ایک آیت جو اُتری ہے ہی مجھپر عرض کرنے مین نے کیون نہین اے رسول اللہ کے کہا ابو بکر نے پھر پڑھائی مجھکو آیت مذکور تب مین کچھ نہین جانتا مگر پایا مین نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سو انگڑائی لی مین نے اُسکے سبب سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا اے ابی بکر عرض کی مین نے ای رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہین آپ پر کون ہم مین سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اُسنے تو کیا ضرور ہم بدلا پاوینگے اپنے عملونکا تب فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو ای ابی بکر تجھے اور مومنین کو بدلا ملیگا بُرائیون کا دنیا مین یہانتک کہ ملاقات کرین گے اللہ تعالیٰ سے اور نہوگا اُنپر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنے جو منافق وغیرہ ہین جمع ہونگی اُنکے بُرائیان یہانتک کہ وہ بدلا پاوینگے اُنکا قیامت کے دن ف یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد مین گفتگو ہے اور موسے بن عبیدہ ضعیف ہین حدیث مین ضعیف کہا ہے اُنکو یحیے بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور ہرثمی بن سبیع مجہول ہین اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابی بکر سے اور اُسکے اسناد بھی صحیح نہین لو اسباب مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے عشر حکم خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگون کے واسطے کفارۂ ذنوب ہین اور دافع عیوب وہوا اطلوب عن ابن عباس قال خشیت سودۃ ان یطلقھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا تطلقنی وامسکنی واجعل یومی لعائشۃ ففعل ونزلت فلا جناح

عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ ترجمہ روایت ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہ کو کہ طلاق دیوین اسکو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب بڑھاپے کے سو عرض کی انہون نے کہ طلاق نہ دیجئی آپ مجھکو اور اپنی بیبیون مین رکھئی اور معاف کر دیتے ہون مین باری اپنی حضرت عائشہ
کو سو حضرت نے ویسا ہی کیا پس اتری یہ آیت فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا الآیۃ یعنے گناہ نہین شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیوین دونون اور صلح بہتر ہے سو جس
پر انہون نے صلح کرلے جایز ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ اَوْ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي
الْكَلَالَةِ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ ف یہ حدیث
حسن ہے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضون نے ابن نجیحہ ثوری کہا ہے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ ترجمہ روایت ہے براء سے کہ ایک آیا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کے یستفتونک الآیۃ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھکو اسکے تفسیر کے لئی وہ
آیت جو گرمی مین نازل ہوئی یعنے حکم نبوی فرماتے ہین کہ یہ آیۃ حجۃ الوداع کے راہ مین ایام گرما مین نازل ہوئی اسلئے آیۃ الصیف مشہور ہوئے اور پوری آیت یون
ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ
فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ یعنے تجھسے فتوے پوچھتے ہین کہا اللہ
فتوی دیتا ہے تمکو کلالہ کا اگر کوئی مرد مرجاوی اور نہو اسکے اولاد اور اسکی ایک بہن ہو سو اسکے لئی آدھا ہی اُسمین کا کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہی اُس بہن کا اگر نہو اسکی اولاد
پھر اگر ہین اسکے دو بہنین تو اُن دونون کے لئے دو تہائی ہے اُسمین کے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہون وہ وارث جماعت مرد اور عورتین تو مرد کے لئے برابر حصہ دو عورتون کے ہے انتہی اور کلالہ
کا اطلاق تین شخصون پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور دوسرے اُن وارثون پر کہ جو میت کے والد و ولد نہون تیسرے اُس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے
جہت سے نہو پس قول اول پر ہین ابوبکر صدیق اور عمر اور علی اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہین کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہی جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد ہین اس آیت
مین حقیقی ہین یا علاتی نہ اخیافی خاتمہ سورۂ نسا ایک فرنعمت ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندون کے لئے آسمان سے اُتارا ہے اُسمین بڑی عمدہ عمدہ فوایدہ ذکر ہین اور بہتر بہتر
عواید مسطور جانچہ احکام فقہیہ مین سے احکام پرورش یتامی کے اور تعداد منکوحات کے اور امر ادای مہر کا اور امر یتامی کے آزمایش کا وقت تفویض مال کے اور اُسپر شاہد کرنیکا
کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثون کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی دست مال یتیم کے کہا جانی کی اور حصہ ذوی الفرایض کے اور حق عصبات کے
اور حکم اُن بیبیون کا کہ مرتکب فواحش ہون قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینی کا زانیون کے اور یہ دونون حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہو گئے اور نہی بجبر عورتون کے
وارث ہو جانی سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کے اور بیان اُن چودہ عورتونکا جنسے نکاح درست نہین اور فرضیت مہر کے اور جواز نوندیون کے نکاح کا باذن
مالکان اور آزاد ہونا حد زنا کا لونڈیون پر اور احکام عورتون کے زدوکوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے مین اور امر عبادت الٰہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان
کرنیکا والدین اور قربا اور یتامی اور مساکین اور ہمسایۂ ذی قربت اور جنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض
و مسافر اور صاحب غایط اور لامس نساء کے جو پانی نہ پاوے اور امر ادای امانات اور عدل کا اور امر اطاعت خدا و رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنیکا وقت تنازع کے خدا
و رسول کیطرف اور امر منافقون سے اعراض کرنیکا اور خدا پر توکل کرنیکا اور امر تحریض مومنین کا قتال کے لئے اور حکم اُن لوگونکا جو اپنے قوم سے اور مسلمانون سے امن چاہتے
ہین اور حکم کافرون سے صلح کرنیکا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر مین اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام و قعود و غیرہ مین
اور موقوت ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سی تعاقب کفار مین اور حکم نکاح زنان یتامی اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہے معلق چھوڑ دینی سے عورتون کے
اور جواز تفریق کا زوجین مین اور امر عدل و انصاف کا ادائی شہادات مین اور نہی کفار کے محبت سے اور حکم ایمان لانیکا رسول پر اور نہی دین مین غلو کرنے سی اور
نہی تثلیث سی اور شرح کلالہ کی اور حکم اُسکا انتہی گویا کہ یہ سورہ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمامی احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اُسمین کچھ مذکور نہین فضایل
سے اسمین مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کے اور فضیلت و ضرورت قتال کے واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کے قاعدین پر اور فضیلت استغفار کے

اور فضیلت اسلام کے اور ملت ابراہیمی کے اور فضیلت خیر و عفو کی اور فضیلت واجر مومنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چمٹنے والے کی اور ذم ایسی مذمت اکل مال یتیم کے اور مذمت عصیان کے اور مذمت حرام خوری کی اور مذمت بخیل کے اور ذلت افترا کی خداوند تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکان ہجرت اور نہی اُنس محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کے اور مذمت اُسکی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کے اور مذمت کفر کے اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت اُنکی اور مذمت غیبت کی اور جواز اُسکا مظلوم کے لئے اور جملہ خصائل مذمومہ یہود کی یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلف کہنا اپنی قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہا السلام پر اور دعوی قتل عیسے علیہ السلام اور چار خصلتیں اُنکی یعنے ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کہا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کے عبادت سے تکبر کرنے کی اور بہت سی امور ضروری اور بکار آمد امین مذکور ہیں چنانچہ پیدائش انسان کے ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اُسکی قبول ہونے کی اور ارادہ الٰہی متعلق ہونا واسطی بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانیکا قبل اسکے کہ چہرے اُنکی مسخ ہو جاویں اور بخشے نجانا شرک کا اور ترکیت جبت اور طاغوت کے اور ڈرنا کافروں کا طاغوت کے لئے اور مومنوں کا اللہ تعالیٰ کی اور برائی اُنکی جو پہلی سے مشتاق جہاد تھی اور بعد فرض ہونے کے قیل و قال کرنیکی اور پہونچا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اُسکا اور عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اسکا کہ منافق بی تحقیق خبر مشہور کر دیتی ہیں اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کے لڑائی بند ہو جاویگی یعنے انکو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہیگی اور بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر ہونا اکثر مشورونکا مگر جو صدقہ وغیرہ کی لئے ہو یا صلح کے واسطی اور منعم علیہم ہونا پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رواہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک دنی یہود میں سے حضرت عمر بن خطاب سے کہ ای امیر المومنین اگر ہم پر اُترتے یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم یعنے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ آجکی دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور تمام کر دی تمپر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہاری لئی اسلام کو دین انتے تو بیشک ہم اُسدن کو عید ٹہیراتی یعنے اسکی بسبب کہ وہ ہر سال کرتے تب فرمایا حضرت عمر نے کہ میں خوب جانتا ہون کہ یہ آیہ کسدن اُتری ہے اُتری ہے یہ آیہ عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنے ہمکو عید ٹہیرانیکی ضرورت نہین وہ خود عید ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رواہ عمار بن ابی عمار سے انہون نے کہا کہ پڑہی ابن عباس نے یہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ اور اُنکے پاس ایک یہودی بیٹہا ہوا تہا اُسنی کہا اگر یہ آیہ اُترتے ہم پر تو ہم بیشک اُسدن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباس نے کہا یہ نازل ہوئی ہے دن کہ اُسدن ہمارے یہان دو عیدین تہین ایک جمعہ دوسرا عرفہ ف یہ حدیث حسن غریب ہے ابن عباس کے روایت سے تمبر جمع اس آیت مبارکمین بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونیکے دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونیکی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اُسکی عنایت ہونیکی الحمد للہ علی ذلک معالم مین ابن عباس سے مروی ہے کہ جسدن یہ آیہ نازل ہوئی اُسدن پانچ عیدین جمع تہین جمعہ اور عرفہ دو عیدین مسلمانون کی اور یہود اور نصاری اور مجوس کی ایک ایک عید اور اپنا اجتماع عید ونکا کہے نہ اسکے قبل ہوا اور نہ بعد ہوگا فقیر کہتا ہی کہ اسمین اللہ تعالیٰ نی فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین مین کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کی نکالنی کے حاجت نرہی اب جو نیا کام نکالی وہ گویا کہ چٹلی اُنگلے ہی کہ وہ مرجب عیب ہے اور موجب لایب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑہکر کوئی نعمت نہین کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اسکے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اُترا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بعد تہوڑی سی دن زندہ رہی پہر گذار دنیا سے تشریف لیگئی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ رواہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

سورہ مائدہ مدنی ہے اسکی سولہ رکوع ہین ایک سو بیس آیتین ہین ایک ہزار دو سو تہتر کلمے ہین پانچ ہزار چار سو ستاسی حرف ہین

فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنیوالا اور بہانیوالا ہے نعمتوں کا اور رزق کا نہیں کم ہوتا ہے کسیطرح رات دن میں فرمایا آپنے کہ خیال تو کرو کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیا آسمان و زمین کو کچھ کم نہیں ہوا جو اُسکے ہاتھ میں ہے اور عرش اُسکا پانی پر تھا یعنے قبل پیدائش سموات کی اور دوسرے ہاتھ میں اُسکے ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جسکی لئے چاہی اور بلند کرتا ہے جسکی لئے چاہی یعنے جسی چاہتا ہی زیادہ دیتا ہے اور جسی چاہتا ہے کم ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کے وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيهِمْ یعنے یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہمکو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھی ہوئے ہیں اُنکے ہاتھ اور لعنت کی گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جسطرح چاہتا ہی الآیۃ اور اس حدیث میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لاوی یعنے صفات آلہی پر مثل ید و وجہ وغیرہ کے بغیر اسکے کہ تفسیر کرے اُسکی یا وہم کرے اُسمیں ایسا ہی کہا ہے سب سی ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک کہ کہتے ہیں روایت کی جاوین یہ چیزیں اور اُسپر ایمان رکھا جاوے اور نہ بیان کیجاوے کیفیت اُنکی یعنی یہ نہ کہا جاوے کہ اُسکا ہاتھ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جاوے کہ جیسے اُسکی ذات ہی ویسا ہی اُسکا ہاتھ ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا عَنِّيْ فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہا انہوں نے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپکی نگہبانی کے لئے یہانتک کہ اُتری یہ آیت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنے اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سو نکالا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والو سی لوگو چلی جاو میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیے یہ حدیث بعضوں نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کیجاتی تھی اور نہیں ذکر کیا انمیں حضرت عائشہ کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاءُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا جَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پڑگئی بنی اسرائیل گناہونمیں منع کیا اُنکو عالموں نے اور وہ باز نہ آئی پھر علماء اُنکے ساتھ بیٹھنے لگے اُنکی مجلسونمیں اور کھانے پینے لگی اُنکے ساتھ سو ملادی اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی اُنپر داؤد اور عیسےٰ بن مریم کے زبان سے یہ سزا اس امر کے تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھے کہا راوی نے پھر اُٹھ بیٹھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤگی تم یہانتک کہ بجبری زور کو ظالم کو ظلم سے اور نہ لاوے حق مظلوم کا اُس سے ف عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبداللہ بن مسعود کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سی وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ ابو عبیدہ سی وہ عبداللہ بن مسعود سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور بعضوں نے کہا روایت ہی ابی عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ يَقْعُدُ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا ترجمہ ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آگیا تو یہ حال تھا کہ آدمی اُنمیں کا اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اُسکو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو نہ روکتا اُسکو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گناہ گار سے اُسکے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملادی اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور اُتارا اُنکے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی گئی جو منکر ہوئی بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسےٰ بن مریم کے زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپنے ان آیتوں کو یہانتک کہ پہونچی لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ سے

آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر وہ ایمان رکھتی ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اُس پر تو نہ بناتی گنہگاروں کو دوست ولیکن اکثر اُنمیں بیحکم ہیں کہا راوی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائی ہوئے تھی سو اُٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب الٰہی سے جبتک کہ نہ پکڑ لو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کرو اُسی حق کے طرف بخوبی ف روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا کہ لکھوا دیا مجھکو ابوداؤد نے کہا ابوداؤد نے کہ خبر دی ہمکو محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ عبید سے وہ عبداللہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے مترجم اِن حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے اُن لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے ملنے جلنے اور محبت رکھتے ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور اُن سے اجتناب اور احتراز نہ کیا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیجا پس سب نیک و بد ہلاک ہو گئی پس جیسے نیکوں کو نیکی ضرور ہے اسیطرح بد و بدی سے اجتناب واحتراز ضرور ہے عن ابن عباس اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِیْ شَھْوَتِیْ فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے میں جب گوشت کھاتا ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کے لئے اور پکڑ لیتی ہے مجھکو شہوت میرے سو میں نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا سے آخر تک یعنی ای ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو حلال کیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اُسمیں سے کہ دیا تمکو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا بعضوں نے عثمان بن سعد کے سوا اور سند کے مرسلاً کہ اُسمیں ذکر نہیں ابن عباس سے روایت ہونیکا اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء نے عکرمہ سے مرسلاً عن عمر بن الخطاب اَنَّہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَاَنْزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ اِلَی الْاٰیَۃِ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَیْہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَاَنْزَلَتِ الَّتِیْ فِی النِّسَاءِ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَاَنْزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْمَائِدَۃِ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَیْہِ فَقَالَ اِنْتَھَیْنَا اِنْتَھَیْنَا ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے کہا اُنہوں نے کہ یا اللہ بیان کر دی ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف سو اُتری وہ آیت جو سورۂ بقر میں ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ آخر آیت تک یعنی پوچھتے ہیں تجھسے حکم شراب اور جوئی کا کہدے تو کہ اُن دونوں میں گناہ بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ اُنکا بڑا ہی اُنکے فائدوں سے پھر بلائی گئے حضرت عمر اور پڑھی گئے اُنکے آگے یہ آیت پھر کہا اُنہوں نے یا اللہ بیان کر دی ہمارے لئی شراب کا حکم صاف صاف پھر اُتری وہ آیت جو سورۂ نساء میں ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ یعنے ای ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ نشہ کے حالمیں پھر بلائی گئی حضرت عمر اور پڑھی گئی آپکے آگے یہ آیت پھر کہا آپنے یا اللہ بیان کر ہمارے لئی حکم شراب کا صاف صاف پس اُتری وہ آیت جو سورۂ مائدہ میں ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ یعنے شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈالدیوی تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئی کے سبب سے اور اُتری یہ آیت فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئی سے یا اُسکا حکم پوچھنے سے پس کہا عمر نے باز رہی ہم باز رہی ہم ف اور روایت ہوئی یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے مرسلاً روایت کیا ہمسے محمد بن علاء نے اُنہوں نے کہا کہ کہا ہمسے اُنہوں نے ابن ادریس سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی میسرہ سے کہ عمر بن خطاب نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لئے حکم شراب کا صاف صاف پھر ذکر کرے روایت مانند اسکے اور صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے عن البراء قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ کَیْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَاَنْزَلَتْ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے کہ مر چکے چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگی لوگ کیا حال ہوگا ہماری اُن یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اُتری یہ آیت لیس علی الذین آمنوا سے آخر تک یعنی کچھ گناہ نہیں اُن لوگوں پر جو ایمان لائی اور عمل کئے نیک اُس چیز میں جو کھائی اُنہوں نے یعنے قبل حرمت کی جب تقویٰ اختیار کیا اُنہوں نے اور ایمان لائی اور عمل کئے اچھے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے بھی روایت کیا ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے

ابی اسحاق ہی کہا ابی اسحاق فی کہ کہا براء بن عازب نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتی تھی پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کے کہا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں نے کہ یا رسول اللہ کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا آخر آیت تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُهَا فَأَنْزَلَ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے فرمائی تو کہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کے حرمت اتر چکی تھی پس اتری یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا الآية ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھی انہیں سے ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ جب اتری یہ آیت وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ یعنی لوگوں پر فرض ہے اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اسکے راہ کی عرض کی صحابہ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہی آپ پھر عرض کے اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے ایمان والو مت سوال کرو بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کیجاویں تو تمکو ناگوار ہو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علی کے روایت سے اور اسباط بن ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ قَالَ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پھر اتری یہ آیت یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا یعنے اے ایمان والو مت پوچھو ایسے چیزیں کہ اگر بیان کیجاویں تو تمکو برا لگے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ ترجمہ ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا یعنے اے ایمان والو فکر کرو تم اپنے جانو تمکو ضرر نہ پہونچا دیگا جو گمراہ رہیگا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ میں نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی جب لوگ دیکھیں ظالم کو اور اسکے دونوں ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ اللہ کیطرف سے انپر عذاب عام آجاوے یعنے اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ امر معروف نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر دوسرے نہ لیں تو آپ نہیں ماخوذ نہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعاً اور روایت کیے بعضوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابی بکر سے اور موقوف کیا اسکو عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِي غَيْرُ عُتْبَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ ترجمہ ابی شعبانی سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں انہوں نے کہا کونسی آیت میں نے کہا قول اللہ تعالیٰ کا یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو تم سے اللہ تعالیٰ کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا انہوں نے اس آیت کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ تم امر بالمعروف کرتے رہو اور بری بات سے منع کرتے رہو یہانتک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ جسکا کہا مانا جاوے اور ہوائے نفسانی کہ جسکی تابعداری کیجاوے اور دنیا ایسی کہ آخرت

پر مقدم رکھی جاوے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کر دو تم فقرا پنے جاتکی اور چھوڑ دو تم عوام کو اسلئے کہ انکی ہدایت ایسی بیماریوں کے سبب سے محال ہی اسلئے کہ بیشک بعد تمہارے ایسے دن ہی کہ انمین صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ مین لینا مال سنت کو اختیار کرنیوالے کو پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہون مثل تمہارے کہا عبداللہ بن مبارک نے جو راوی اس حدیث کی ہین اور زیادہ بیان کیا مجھسے عتبہ کے سوا اور راویون نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیونکا ہم مین سے یا پچاس آدمیونکا اس زمانہ کے لوگون سے فرمایا آپنے نہین بلکہ پچاس آدمیونکا تم مین سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مختصر جم غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و گنجوس کہی چوس ہو جاوین اور اپنی ہوای نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسیکے بات انمین اثر کرے اور طالب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جاوین کہ آخرت سے کچھہ غرض نرکھین اور ہر شخص اپنے ہی رٹ ہانکنے لگی خود رائی کے سوا کسی کی کہنا نہ سنے اور انکی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اسوقت آدمی کو چاہیئے کہ انسے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت صفوہ پر قایم رہی اور ان نابکارونکا ساتھ چھوڑ دیوی اور آیتہ مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھی کہ اگر یہ ہمارے بات نہ مانین گے تو ہمارا کیا بگڑیگا عن تمیم الداری فی ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت قال برئ الناس منھا غیری وغیر عدی بن بداء وکانا نصرانیین یختلفان الی الشام قبل الاسلام فاتیا الشام لتجارتھما وقدم علیھما مولی لبنی سھم یقال لہ بدیل بن ابی مریم بتجارۃ ومعہ جام من فضۃ یرید بہ الملک وھو عظم تجارتہ فمرض فاوصی الیھما وامرھما ان یبلغا ما ترک اھلہ قال تمیم فلما مات اخذنا ذلک الجام فبعناہ بالف درھم ثم اقتسمناہ انا وعدی بن بداء فلما اتینا الی اھلہ دفعنا الیھم ما کان معنا وفقدوا الجام فسألونا عنہ فقلنا ما ترک غیر ھذا وما دفع الینا غیرہ قال تمیم فلما اسلمت بعد قدوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اتیتھم من ذلک فاتیت اھلہ فاخبرتھم الخبر وادیت الیھم خمسمائۃ درھم واخبرتھم ان عند صاحبی مثلھا فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألھم البینۃ فلم یجدوا فامرھم ان یستحلفوہ بما یعظم بہ علی اھل دینہ فحلف فانزل اللہ یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت الی قولہ او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانھم فقام عمرو بن العاص ورجل اخر فحلفا فنزعت الخمسمائۃ درھم من عدی بن بداء ترجمہ روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شان نزول مین یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت یعنے ای ایمان والون گواہی تمہاری درمیان جب آجاوی تم مین سی کسیکو موت وقت وصیت کے تم مین سے دو شخص ہین معتبر کہا تمیم نی بری رہی اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بداء کی اور یہ دونون نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھی اسلام سی پہلی سو دونون گئی شام کو تجارت کے لئی اور انکے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اسکو بدیل بن ابی مریم کہتے تھی تجارت کے لئی اسکے ساتھ ایک پیالہ چاندی کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دون اور وہ اسکے تجارت کے مال مین بڑی چیز تھے سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی انسی ان دونونکو اور حکم کیا انکو کہ پہونچا دینا ترکہ میرا میرے گھر والونکو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا مینے وہ پیالہ اور بیچا اسکو ہزار درہم کو اور تقسیم کر لیا اسکو مینے اور عدی بن بداء نی پھر جب آئی ہم اسکی گھر والونمین دیدیا جو کچھہ ہمارے پاس تھا اور نپایا انہون نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہون نے مجھسے تو مینے کہا کہ نہین چھوڑا اسنے اسکی سوا اسکے اور نہین دیا ہمکو انسی کچھہ سوا اسکے کہا تمیم نے پھر جب مین اسلام لایا بعد اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اس گناہ سی ڈرا اور اسکے گھر والون کے پاس آیا اور خبر دی مینے انکو پیالہ کے اور ادا کر دیئے مینے انکو پانسو درہم اور خبر دی مینے انکو کہ میرے رفیق یعنے عدی پر مثل اسکے ہین سو پکڑ لائی وہ لوگ عدی کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مانگا آپنے اسسے بینہ یعنی گواہ سو نپای انہون نے گواہ سو حکم کیا آپنے انکو کہ عدی سے قسم لو اسپر نے کہ اسکے دین والی بڑا جانتے ہون پس قسم کہالی اسنے یعنے جھوٹی سو اتاری اللہ تعالی یہ آیتہ یا ایھا الذین امنوا سی او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانھم تک پس کھڑے ہوئے عمرو بن العاص اور ایک اور مرد یعنے بدیل کے وارثون مین سے اور قسم کہائی انہون نے یعنے اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لی پانسو درہم عدی بن بداء سے ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی صحیح نہین اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نی یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت اسکی ابو النضر ہے اور چھوڑ دی اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہے یعنے مفسرین مین جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ کہتی تھی کہ محمد بن سائب کی کنیت ابو النضر ہی اور نہین جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدینی کے ابی صالح سے جو مولی ہین ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھہ تھوڑی چیز اس روایت

مین کہ ابن عباس سے بطور اختصار کے اور سند سے عن ابن عباس قال خرج رجل من بنی سہم مع تمیم الداری وعدی بن بداء فمات السہمی بارض لیس بہا مسلم فلما قدموا بترکتہ فقدوا جاما من فضۃ مخوصا بالذہب فاحلفہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم وجدوا الجام بمکۃ فقیل اشتریناہ من تمیم وعدی فقام رجلان من اولیاء السہمی فحلفا باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما وان الجام لصاحبہم قال وفیہم نزلت یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا نکلا ایک مرد بنی سہم کی قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ مین مر گیا کہ وہان کوئی مسلمان نتھا پھر جب تمیم داری اور عدی اُسکا ترکہ لیکر آئی تو سہمی کے وارثون نے اُسمین ایک پیالہ چاندی کا پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ مین اور کہا اُن لوگون نے کہ ہمنے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوی سہمی کے وارثون مین سے دو شخص اور اُنہون نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے اُن دونونکی گواہی سے اور پیالہ ہمارے آدمی کا ہے کہا ابن عباس نے کہ اسی بارہ مین نازل ہوئی یہ آیت یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم الآیہ ف حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہی ابن ابی زائدہ کی مترجم پوری آیت معہ ترجمہ یہ ہے یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم او اخران من غیرکم ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتکم مصیبۃ الموت تحبسونہما من بعد الصلوۃ فیقسمان باللہ ان ارتبتم لا نشتری بہ ثمنا ولو کان ذا قربی ولا نکتم شہادۃ اللہ انا اذا لمن الآثمین ۱۲ فان عثر علی انہما استحقا اثما فاخران یقومان مقامہما من الذین استحق علیہم الاولیان فیقسمان باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما وما اعتدینا انا اذا لمن الظالمین یعنے فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والون گواہ تمہارے اندر جب پہونچی کسکو تم مین موت جب لگی وصیت کرنے دو شخص معتبر جانمین تم مین سے یا دو اور ہون تمہارے سوا اگر تمنے سفر کیا ہو ملک مین پھر پہونچی تمپر مصیبت موت کی دونونکو کھڑا کرو بعد نماز کے پھر وہ قسم کھاوین اللہ کے اگر تمکو شبہ پڑے کہین ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگرچہ کسیکو ہمسے قرابت ہو اور ہم نہین چھپاتے اللہ کے گواہی نہین تو ہم گنہگارون مین پھر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونون حق دبا گئے گناہ سی تو دو اور کھڑے ہون اُنکی جگہ کہ جنکا حق دبا ہے اُنمین سے جو بہت نزدیک ہین پھر قسمین کہاوین اللہ کے کہ ہماری گواہی سچی ہے اور ہمنے زیادہ نہین کہا نہین تو ہم بی انصاف ہین عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت المائدۃ من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردۃ وخنازیر ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُترا دسترخوان آسمان سے کہ اُسمین روٹی اور گوشت تہا اور حکم ہوا کہ خیانت نکرین اُسمین اور جمعہ نکرین کل کے لیے پھر خیانت کی اُنہون نے اور جمعہ کیا اور اُٹھا رکہا کل کے لئی سو ہو گئے اُنکی صورت بندر اور سُور کے ف اسحدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگون نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہون نے قتادہ سی اُنہون نے خلاس سے اُنہون نے عمار سے موقوفا اور ہم اسکو مرفوع نہین جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سی روایت کیے ہمسے حمید بن مسعدہ نی اُنہون نے حسان بن حبیب سی اُنہون نے سعید بن ابی عروبہ سے مانند اسکے اور مرفوع کیا اُنہون نے اسکو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کے کوئی اہل علم کو معلوم نہین ہوتی مترجم مائدہ حضرت عیسے علیہ السلام کی دعا سی اُنکی امت پر اُترا تہا اور مفسرین کے بہت اقوال ہین کہ اُسمین کیا چیز تہی ومن شاء تفصیلہ فلیرجع الی المبسوط عن ابی ہریرۃ قال یلقی عیسی حجتہ فلقاہ اللہ فی قولہ واذ قال اللہ یا عیسی بن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ قال ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلقاہ اللہ سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق الآیۃ کلہا مترجم روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ سکہلاویگا اللہ تعالی عیسے علیہ السلام کو حجت اُنکی اور تعلیم کردی اللہ تعالی نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر مین کہی واذ قال اللہ یا عیسے الآیۃ یعنے جب فرماویگا اللہ تعالی یعنے قیامت مین کہ اے عیسی بن مریم کیا تو نے کہا تہا لوگون سے کہ ٹہہرا لو مجہکو اور میرے ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر سکہلا دیا اللہ تعالی نے جواب اسکا عیسے علیہ السلام کو سبحانک ما یکون لی الخ آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میرے طاقت کہان ہے کہ مین کہون جو میرا حق نہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم بغوی مین مذکور ہے کہ جب اللہ تعالی حضرت عیسے اور مریم سے یہ سوال کریگا اُنکے ہر بن موسی خون کے ندیان بہنی لگینگی اور مارے خوف کے ٹہہرنے اور کانپنے لگینگے سبحان اللہ کیا عظمت ہے بارگاہ شانہ کی کہ جسکی سوال مین یہ ہیبت اُٹہائی جاتی ہین کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت مین اللہ کا شریک ہویگا

دعوی کرسکے سو اللہ من ذالک اور اللہ تعالی یہ تماشا مشرکوں کے ذلیل و خوار کرنیکے لئی میدان قیامت مین دکھلاویگا کہ سب اپنی معبودان باطل کے مدد اور نصرت سے
مایوس ہوجاوین اور جان لین کہ ہمنے جو کچھہ کہ نذرین نیازین اولیا اور انبیا کے کی تھین اور سجدے اور رکوع قبرون اور چلون کو کئے تھے وہ سب ضایع ہوگئی اب
حسنات ہماری ہیچ ہستا اور خیرات و صدقات ہمارے رہا منثور ہوگئے عن عبد اللہ بن عمرو قال اخر سورۃ انزلت سورۃ المائدۃ تر والفتح ترجمہ روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا انہون نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورہ مائدہ اور فتح ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباس سے کہ آخر سورت جو
نازل ہوئی اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے مترجم سورہ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی بندون کے لئے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائی دینی
و دنیوی انمین چن دی ہین حفاظ و قرار بلکہ تمامی علما و فقہا اسکے زلہ ربا ہین احکام فقہیہ سے انمین بہت کچھہ مسطور ہے کہ خلاصہ اسکا یہان لکھنا منظور نہین
سے ہی امر بوفا بعہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت احرام مین اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام مین روکنے سے کافرون کو نیز سے
اور حرمت دس چیزون کی یعنے میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ اور المنخنقۃ اور الموقوذۃ اور المتردیۃ اور النطیحۃ اور ما اکل السبع اور ما ذبح علی النصب اور تقسیم بالازلام
کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کے عورتون اور کہانکی اور تفصیل فرایض اربعہ وضو کے اور حکم تیمم کا اور امر تقوی کا اور امر عدل کا
ادای شہادت مین اور امر قطع ید سارق و سارقہ اور توبہ اون لوگونکی اور کفارہ قسم کا سا تہ کہانا کہلانے دس مسکینون کے یا کپڑا پہنانا انکو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی
کا اور اگر یہ تینون نہو سکین تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب و ازلام کے اور جزای صید جو حالت احرام مین مارا جاوے اور حلت صید بحر کے محرم کے لئی اور حکم
گواہ کرنیکا وصیت پر اور قسم اونکے بعد نماز عصر اور قصص و اخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسی علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس مین جانیکا اور اونکا عذر کرنا اور پریشان ہونا چالیس
برس تک جنگل مین اور قصہ ہابیل و قابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزون کے جو عیسے علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور ردکاری عیسے علیہ السلام کے امر معبودیت مین جسکی
تفصیل اخیر حدیث مین ابہی گذری اسطرح کے اور بہت فوائد و مضامین عمدہ مذکور ہین ومن سورۃ الانعام بسم اللہ الرحمن الرحیم عن
علی ان ابا جہل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک ولکن نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالی فانہم لا یکذبونک ولکن الظالمین بایات
اللہ یجحدون ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ ابو جہل نے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم تجھکو نہین جھٹلاتی ہین بلکہ جو تو لایا ہے اسی جھٹلاتے ہین یعنے قرآن کو پس
اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت فانہم لا یکذبونک سی آخر تک یعنی وہ لوگ تجھکو نہین جھٹلاتی ہین لیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتون کے منکر ہین ف روایت کیا ہمسے اسحاق بن
منصور نے انہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہون نے سفیان سے انہون نے ابو اسحق سے انہون نے ناجیہ سی کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ذکر کیا حدیث
مانند اسکی اور نہین ذکر کیا اسکی سند مین حضرت علی کا اور یہ روایت صحیح ہے عن جابر بن عبد اللہ یقول لما نزلت ہذہ الآیۃ قل ہو القادر علی ان یبعث
علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعوذ بوجہک فلما نزلت او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم بأس بعض قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتان ایسر او ہاتان اہون او ہاتان اہون ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ وہ کہتے تہی جب اتری یہ آیت قل ہو القادر سے ارجلکم تک یعنے
کہدی محمد کہ وہ پروردگار قادر ہے اسپر کہ بھیجے عذاب تمپر اوپر سے یا تمہاری پیرون کے نیچی سے تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ مین پناہ مین آتا ہون تیرے منہ
کے پھر جب اتری یہ آیت او یلبسکم سے آخر تک یعنے قادر ہی وہ اسپر کہ کردیوے تمکو فرقہ فرقہ اور چکھاوے لڑائی بعض کے بعض کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونون
باتین آسان ہین راوی کو شک ہے کہ انہون فرمایا یا ایسر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ
الآیۃ قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما انہا کائنۃ ولم یأت تأویلہا بعد
ترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا قل ہو القادر یعنے کہدی تو ای محمد کہ اللہ قادر ہے اسپر کہ بھیجے تمپر عذاب
تمہاری اوپر سے یا تمہارے پیرون کے نیچے سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ بیشک یہ عذاب آنیوالا ہے اور ابھی تک نہین آیا ف یہ حدیث غریب ہے
عن عبد اللہ قال لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم شق ذلک علی المسلمین فقالوا یا رسول اللہ وایننا لا یظلم نفسہ قال لیس ذلک
انما ہو الشرک الم تسمعوا ما قال لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا انہون نے جب نازل

ہوئی یہ آیۃ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم یعنے جو لوگ ایمان لائی اور نہ ملایا انہون نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گران ہوا مسلمانون پر اور عرض کے لوگون نے کہ ای رسول اللہ کے کون ہم مین کا ایسا ہی کہ ظلم نہین کرتا اپنی جان پر فرمایا آپ نے اسکا یہ مطلب نہین مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہین سنا تمنے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ ای میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسیکو اسلیئے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنے مراد ظلم سے گناہان صغیر نہین بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے ف

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن مسروق قال کنت متکئا عند عائشۃ فقالت یا ابا عائشۃ ثلاث من تکلم بواحدۃ منھن فقد اعظم الفریۃ علی اللہ قلت ما ھن قالت من زعم ان محمدا رای ربہ فقد اعظم الفریۃ علی اللہ واللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب وکنت متکئا فجلست فقلت یا ام المومنین انظرینی ولا تعجلینی الیس اللہ تعالی یقول ولقد راٰہ نزلۃ اخری ولقد راٰہ بالافق المبین قالت انا واللہ اول من سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ھذا قال انما ذاک جبرئیل ما راٰیتہ فی الصورۃ التی خلق علیھا غیر ھاتین المرتین راٰیتہ منھبطا من السماء سادا عظم خلقہ ما بین السماء والارض ومن زعم ان محمدا کتم شیئا مما انزل اللہ علیہ فقد اعظم الفریۃ علی اللہ یقول اللہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ومن زعم انہ یعلم ما فی غد فقد اعظم الفریۃ علی اللہ واللہ یقول لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس بیٹھا تہا سو فرمایا انہون نے کہ ای ابا عائشہ تین باتین ہین کہ جسنے کہی انمین سے ایک بہی اسنے جہوٹ باندہا اللہ تعالی پر جسنے کہا کہ محمد نے دیکہا اپنے رب کو یعنے شب معراج مین تو اسنے بڑا جہوٹ باندہا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنے نہین پاسکتین اسکو آنکہین اور وہ لیتا ہے آنکہون کو اور وہ لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہین طاقت ہے کسی بشر کے کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی بہیجنا یعنے بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچہے سے اور مین تکیہ لگائی ہوئے تہا سو اٹہہ بیٹہا اور کہا مین نے کہ اے مومنون کی ماں مجہے مہلت دیجئی اور جلدی مت کیجئی کیا اللہ تعالی نہین فرماتا ہے ولقد راٰہ نزلۃ اخری یعنے بیشک دیکہا اسکو محمد نے دوبارہ اور فرماتا ہے ولقد راٰہ بالافق المبین یعنے بیشک دیکہا اسکو محمد نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے اللہ تعالی کی مین نے سب سے پہلے پوچہا ہین یہ آیتین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ مراد ان آیتون سے دیکہنا ہے جبرئیل کو اور نہین دیکہا مین نے جبرئیل کو اس صورت مین کہ وہ پیدا کئے گئے ہین مگر انہین دو مرتبہ مین دیکہا مین نے اسکو آسمان سے اترتے کہ بہر لیا تہا اسکی جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچ کو اور فرمایا حضرت عائشہ نے جسنے کہا کہ محمد نے چہپایا کچہہ چیز اسمین سے جو اتاری اللہ تعالی نے اون پر پس جہوٹ باندہا اسنے اللہ پر اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ای رسول پہونچا دی جو اترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جسنے کہا کہ محمد کو معلوم ہے جو کل ہونیوالا ہی تو اسنے جہوٹ باندہا اللہ پر اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نہین جانتا کوئی آسمان و زمین والون مین سے غیب کو سوا اللہ تعالی کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کے کنیت ابو عائشہ ہے عن عبد اللہ بن عباس قال اتی ناس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انا کل ما نقتل ولا نا کل ما یقتل اللہ فانزل اللہ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایاتہ مومنین الی قولہ وان اطعتموھم انکم لمشرکون ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا انہون نے کہ چند لوگ آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا کہا وین ہم اسچیز کو کہ قتل کی ہم نے یعنے جانور مذبوح کو اور نہ کہا وین ہم اسکو کہ قتل کیا اسکو اللہ تعالی نے یعنے میتہ کو سو اتارے اللہ تعالی نے یہ آیت فکلوا سے مشرکون تک ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سندسی بہی سوا اس سند کے ابن عباس سے اور روایت کی بعضون نے عطاء بن سائب سے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا ترجمہ پوری آیۃ معہ ترجمہ یون ہے فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایاتہ مومنین یعنے سو تم کہاؤ اسمین سے جسپر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اسکے آیتون پر یقین رکہتے ہو اور اسکے بعد کہ آیتون کے بیچے اللہ تعالی نے فرمایا وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ وان کثیرا لیضلون باھوائھم بغیر علم ان ربک ھو اعلم بالمعتدین وذروا ظاھر الاثم وباطنہ ان الذین یکسبون الاثم سیجزون بما کانوا یقترفون ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم وان اطعتموھم انکم لمشرکون اور اسمین سے نہا کہاؤ جسپر نام لیا گیا اللہ کا اور وہ گناہ ہی اور شیطان دلمین ڈالتے ہین اپنے رفیقون کے کہ تمسے جہگڑا کرین اور اگر تمنے انکا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنے یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کہاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنے میتہ نہین کہاتے اللہ نے اسکا جواب سکہا دیا کہ میتہ پر اللہ نام نہین لیا گیا اور ذبیحہ اسکے نام سے کاٹا گیا اسلیئے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پہر یہ بہی فرمایا

کرا ہے اگر تم اُس شبہ مین پڑی ہوگی تو مشرک ہوجاؤ گے اسلئے کہ شرک فقط یہی نہین کہ غیر خدا کو پوجی بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال و حرام مین کرنا یہی اشراک فی الالٰہیت ہے **عن** عبداللہ قال من سرہ ان ینظر الی الصحیفۃ التی علیہا خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلیقرأ ھؤلاء الآیات قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الی قولہ لعلکم تتقون ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا اُنہون نے جسکا جی چاہے کہ نظر کری اُس صحیفہ کیطرف جسپر مہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو چاہیے کہ پڑہے یہ آیتین قل تعالوا سے تتقون تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **معرب** پوری آیت یون ہے قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یعنے تو کہہ آؤ مین سُناؤن جو حرام کیا ہی تمپر تمہارے رب نے کہ شریک نکرو اُسکی ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار ڈالو اپنے اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہین تمکو اور اُنکو اور نزدیک نہو بیحیائی کے کام سی جو کھلا ہوا اُسمین سے اور جو چھپا ہوا اور مار ڈالو جان جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تمکو کہدیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جسطرح بہتر ہو جبتک وہ پہونچی اپنی قوت کو اور پوری کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم تکلیف دیتے ہین کسیکو وہی جو اُسکو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ ہو اپنے ناتی والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تمکو کہدیا ہے شاید تم دھیان رکھو یہ ہی میرے سیدہی سو اُسپر چلو اور مت چلو کئی راہ پھر تمکو بہکا دینگے اُسکے راہ سی یہ کہدیا ہی تمکو شاید تم بچتے رہو **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ تعالٰی او یاتی بعض آیات ربک قال طلوع الشمس من مغربہا ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیتہ کے تفسیر مین فرمایا او یاتی بعض آیات ربک یعنی آجاوین بعض نشانیان تیرے پروردگار کے سو فرمایا آپنی کہ مُراد اُن نشانیون سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیے یہ حدیث بعضون نے اور موقوف کیا اسکو **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث اذا خرجن لم ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل الآیۃ الدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا او ومن المغرب ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہونگے تین چیز مین نفع نہ لگا کسیکو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تہا پہلا انمین کا دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اُسکی سے یا فرمایا مغرب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تبارک وتعالٰی وقولہ الحق اذا ھم عبدی بحسنۃ فاکتبوھا لہ حسنۃ فان عملہا فاکتبوھا لہ بعشر امثالہا فاذا ھم بسیئۃ فلا تکتبوھا فان عملہا فاکتبوھا بمثلہا فان ترکہا ورُبما قال فان لم یعملہا فاکتبوھا لہ حسنۃ ورُبما قال فان عملہا فاکتبوھا لہ بعشر امثالہا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے اور اُسکا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کری کسی نیکی کا تو لکھو اُسکی ایک نیکی پہر اگر وہ کرچکے تو لکھو اُسکی دس نیکیان اور جب قصد کرے بُرائی کا تو مت لکھو اُسکے لئی پہر اگر کرے وہ تو لکھو اُسکے ایک بُرائی پہر اگر چھوڑ دی اور کبہے فرمایا آنحضرت نے کہ نکری وہ بُرائی یعنے بعد ارادہ کے تو لکھو اُسکے لئی ایک نیکی پہر پڑہی آپنے یہ آیت من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا لئے دس گنی ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **معرب** سورہ انعام اللہ تعالٰی کا بڑا انعام ہے جو اسکے قدرنجانی وہ بدترین انام بلکہ کہترین انعام ہے اسمین احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کے جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اُہل بہ لغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم و بقر کے یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سُبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنیکا اور کیل و میزان کے پورا کرنیکا اور بات مین عدل کرنیکا اور عہد الٰہی کے پورا کرنیکا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ سب احکام ابتدای توراۃ مین لکھے جاتی تہی اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کے معبود حقیقی کے تلاش کا اور رویت کوکب و قمر و شمس کے اور توحید اُنکی اور براءت شرک سی اور اسامی مبارک اٹہارہ پیغمبرون کے اور صلاح اور احسان اور توحید اُنکے اور حبط ہوجانا اُنکے عملونکا اگر خدانخواستہ وہ شرک کرتے اور نادانیون ہی کفار کا ہجا کی اعراض اُنکا آیات الٰہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیون نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سی اور حشر سمجہنا اُنکا سو

کو اور جنہیں قرار نکلوا۔ جیسا یہود کا اعتقاد ہے کہ اور تین کہنا انکا اور ہم کو کوئی چیز دیکھیں تو فوراً ایمان لاوین اور انکا ان مشرکوں کا اپنے معبودوں کے حصے حرث والانعام سے جیسے اسوقت کے مشرک پیروں کے نام کی چٹی مٹھی نکالتی ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھیرانا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیا کی اپنے جانب سے اور تزکیہ بالآلات سے نکو ہے برکات سماویہ اور ارضیہ جو اکثر لوگوں پر ہے اور سولہ قدرتین اللہ تعالیٰ کی کہ تعلق رکھتی ہے دنیوی سے اور اخروی حیٰ کا میت سے اور عکس اسکا اور خلق الاصناف اور اسکان لیل اور حسبان شمس و قمر اور نباتی نجوم اور انشائی انسان ایک جان سے اور انزال پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبز کا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر سات خلق جنات و نخل و زرع مختلف الاکل زیتون و رمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر سات پیدا کرنے چار پایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے اور دو بکری سے اور دو اونٹ سی اور دو گائے سے اور تمتن سات خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں وغیرہ ذالک من الشعار الکثیرۃ والآلاء الوافرۃ غرض اس سورہ مبارک میں تذکیر بآلاء میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور نیز اردن نعمتین دینی اور دنیوی جابجا بیان کے گئیں ہیں اور صفات الٰہی سے آیات قدرت اسکی جیسے زمین و آسمان کا بنانا اور ظلمات و نور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور مدبر امور اور اعمال عباد کا جاننا اور سموات و ارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکلکشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا اون پر بھیجنا اور ارواح کا منسب ہو کر اسکی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بر و بحر میں اور پکارنا بندوں کا اوسکو تضرعاً و خفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تحتانی پر اور شفیع و ولی ہونا کسیکا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادہ الٰہی اور مالک ہونا اسکا قیامت کے دن اور علم و حکمت اسکی قیامت کے دن اور دس صفتین ایک مقام میں مذکور ہیں یعنے ابداع سموات و ارض اور نہونا لڑکے اور جورو کا اسکے لئی اور پیدا کرنا مناسب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شئے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف و خبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اسکی کہ چاہے تو فنا کرکے اور دوسرا کو پیدا کرے اور اسطرح کے اور فوائد و منافع عمدہ مذکور ہیں کہ جسکے تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نکریں علما اور وعاظ کو چاہیے کہ غور و تامل سے اس سورہ مبارک میں نظر فرماوین اور حفظ و ظروحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھاوین تاکہ بعد مردن حسرت و افسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھاوین **وَمِنْ**

سورۃ الاعراف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ھذہ الآیۃ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا قال حماد صدہ وامسک سلیمان بطرف ابہامہ علی انملۃ اصبعہ الیمنی قال فساخ الجبل فخر موسیٰ صعقا رجمہ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت فلما تجلی ربہ یعنی جب تجلی کی موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اسکو دہایا ہوا کہا حماد نے اسطرح اور سلیمان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے رکھی نوک اپنی انگوٹھے کی داہنی انگلی کی پور پر کہا راوی نے کہ پس پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسیٰ بیہوش ہو کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے ہمسے عبد الوہاب وراق نے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** مسلم بن یسار الجہنی ان عمر بن الخطاب سئل عن ھذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ھذا غافلین فقال عمر بن الخطاب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم ثم مسح ظھرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للجنۃ وبعمل اھل الجنۃ یعملون ثم مسح ظھرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للنار وبعمل اھل النار یعملون فقال رجل یا رسول اللہ ففیم العمل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنۃ استعملہ بعمل اھل الجنۃ حتی یموت علی عمل من اعمال اھل الجنۃ فیدخلہ اللہ الجنۃ واذا خلق العبد للنار استعملہ بعمل اھل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اھل النار فیدخلہ اللہ النار رجمہ مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب سے کسینے اس آیت کا مطلب پوچھا واذ اخذ ربک یعنے جب نکالی تیری رب نے بنی آدم کے پیٹھوں سے اولاد انکی اور گواہ کیا انکو انکی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا ان سبھوں نے کہ کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتی ہیں ہم یہ اسلیے کیا کہ کہیں کہنے لگو تم قیامت کی دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھی آپ سے یہی آیت تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا انکی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی اس سے ایک اولاد اور فرمایا کہ پیدا

کی ہے مین نے یہ جنت کے لئی اور جنت ہی کا کام کرینگے یہ لوگ پھر پھرا اپنا ہاتھ اُسکے پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی اُسنے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لئی بنایا مین نے اُنکو اور دوزخ ہی کا کام کرینگے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرورت ہے عمل یا رسول اللہ یعنے جب دوزخی اور جنتی وہین سے مقرر ہوگئے تو عمل کے کیا حاجت ہی کہا رادی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالے جب پیدا کرتا ہی بندیکو جنت کے لئی کام مین لگاتا ہے اُسکو جنت والون کے یہانتک کہ وہ مرتا ہی جنت والون کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اُسکو اللہ تعالے جنت مین اور جب پیدا کرتا ہے اللہ کسی بندیکو دوزخ کے لئی کام مین لگاتا ہے اُسکو دوزخ والون کے یہانتک کہ مرتا ہی وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والون کے عملون سے پھر داخل کرتا ہے اسکو دوزخ مین ف یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہین ہے عمر سے اور ذکر کیا بعضون نے اِس اسناد مین مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ مین ایکمرد کو عن ابی عمران قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم مسح ظہرہ فسقط من ظہرہ کل نسمۃ ہو خالقہا من ذریتہ الی یوم القیمۃ وجعل بین عینی کل انسان منہم وبیصا من نور ثم عرضہم علی آدم فقال ای رب من ہؤلاء قال ہؤلاء ذریتک فرای رجلا معجبہ فاعجبہ وبیص مابین عینیہ فقال ای رب من ہذا قال ہذا رجل من آخر الامم من ذریتک یقال لہ داود قال رب وکم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال ای رب زدہ من عمری اربعین سنۃ فلما انقضی عمر آدم جاءہ ملک الموت قال اولم یبق من عمری اربعون سنۃ قال اولم تعطہا ابنک داود قال فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم فنسیت ذریتہ وخطئ آدم فخطئت ذریتہ ترجمہ ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالے نی آدم علیہ السلام کو پھیری اُنکی پیٹھ اور نکلے اُنکی پیٹھ سے وہ سب روحین جنکو اللہ تعالے پیدا کرنیوالا ہی اُنکی اولاد سی قیامت کے دن تک اور کردی ہی ہر انسان کے دونون آنکھون کے بیچ مین ایک چمک نور کے پھر سامنے لایا اللہ تعالے اُن سبکو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے ای رب یہ کون لوگ ہین فرمایا اللہ نے یہ سب تمہاری اولاد ہین پھر دیکھا ایک مرد کو اُنمین سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک اُنکے آنکھون کے بیچ کے اور کہا اُنہون نے کہ ای رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالے نے کہ یہ ایکمرد ہی آخر کے امتونمین کا تیرے اولاد مین سے کہ اسکو داود کہتے ہین کہا آدم نے کہ ای رب کتنے ٹھہرائی تو نے عمر اسکے فرمایا اللہ نے ساٹھ برس کی کہا آدم نے کہ ای رب زیادہ دی اسکو میرے عمر سے چالیس برس پھر جب گذر گئی آدم علیہ السلام کے باقی عمر اور ملک الموت آئی کہا آدم نے کہ کیا باقی نہین میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دیدی تمنے اپنی بیٹی داؤد کو فرمایا حضرت نے کہ پھر مکر گئے آدم اور مکرانے لگے اولاد اُنکی اور بھول گئے آدم اور بھول گئے اولاد اُنکی اور چوک گئے آدم اور چوک گئے اولاد اُنکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن عمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما حملت حواء طاف بہا ابلیس وکان لا یعیش لہا ولد فقال سمیہ عبد الحارث فسمتہ عبد الحارث فعاش وکان ذلک من وحی الشیطان وامرہ ترجمہ سمرہ بن جندب کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ حاملہ ہوئین حوا آنے لگا اُنکے پاس شیطان اور اُنکا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبد الحارث سو یہی نام رکھا اُنہون نے اور وہ جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکھلانی سے اور اُسکے حکم سے تھا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عمر بن ابراہیم کے روایت سے کہ وہ قتادہ سی روایت کرتے ہین اور روایت کی یہ بعضون نے عبد الصمد سے اور مرفوع نکیا اسکو مفسر رحمہم کہتا ہے سورہ اعراف ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اسمین بھرے ہین اور عجیب وغریب جواہر مضامین اُسمین دہرے ہین قصص ماضیہ سی اسمین مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اُترنیکا اور زمین مین چنی اور مرنیکا اور قصہ نوح علیہ السلام کے دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مومنین کے نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسی علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان اور جراد وقمل وضفادع ودم کا فرعون پر اور غرق ہونا اُسکا اور تجلی پروردگار کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب اُنکا اور فضیلت اِس اُمت کے اُمران معروف اور نہایان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح ونصرت کا اُنکی لئی اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہوجانا اُنکی صورتونکا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم سے اور قصہ ملحم باعور کا اور احوال آخرت سی کہ ہے سوال کرنا امتونسی اُنکی رسولونکی رسالت کا اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات اُنکا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکون اور مفترونکا اور خطاب کرنا ملائکہ کا اُنسی سکرات موتکی وقت اور دخل ہونا امم کا دوزخ مین اور لعنت کرنا امک کا دوسری کو اور نزدیک ہونا ابواب سموات کا منکرونکی لئی اور مہاد دخواش دوزخیونکا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکونکی لئی اور نکالنا حسد بغض کا اُنکی سینونسی اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور تجلی اُنکا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع وفوائد مذکور ہین کہ تفصیل اُنکی ایک بحر طویل ہے عاشقان قرآنکو ضرور ہی کہ اس سورہ مین غور وتامل فرماوین اور حظوظ روحانیہ اُٹھاوین

ومن سورۃ الانفال بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** سعد قال لما کان یوم بدر جئت بسیف فقلت یا رسول اللہ ان اللہ قد شفی صدری من المشرکین

او نحو ھذا فھذا سیفک فقال لیس لی ولا لک فقلت عسی ان یعطی ھذا من لا یبلی بلائی فجاءنی الرسول انک ما سألتنی ولیس لی وانہ قد صار لی وھو لک

قال فانزلت یسألونک عن الانفال الایۃ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ کہا انہوں نے کہ جبکہ ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کیا کہ ای رسول اللہ تعالیٰ

نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اسکے یعنے خوب مارا میں نے انکو پس مت دیجئی مجھے یہ تلوار یعنے مال غنیمت سے سو فرمایا آپنے کہ یہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دلمیں

کہا کہ یہ ایسے شخص کو ملیگی جسنی میری سی بلا نہ اٹھائی ہوپھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا آپکی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی اور جب میرے

نہ تھی اور اب مجھی اختیار ہوگیا پس وہ تیری ہے کہا راوی نے کہ جب یہ آیت اتری یسألونک عن الانفال **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو

نے مصعب بن سعد سے اور اسباب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **مترجم** پوری آیت یوں ہے یسألونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول فاتقوا

اللہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین یعنے تجھسے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہی اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے

اور صلح کرو آپسمیں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اسکے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو انتہی اللہ تعالیٰ یہاں تک ہی فرمادیا کہ فتح و ظفر اللہ ہی کی مدد سی ہوئی ہے غنیمت اسیکا مال ہے

تم اپنا بچانو پھر آگے وعلما میں فرمایا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کے نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سی خرچ و تقسیم ہو اور رہی چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں یا وہ کو ایک حصہ اور سوار

کو دو **عن** عمر بن الخطاب قال نظر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المشرکین وھم الف واصحابہ ثلثمائۃ وبضعۃ عشر رجلا فاستقبل نبی اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم القبلۃ ثم مد یدیہ وجعل یھتف بربہ اللھم انجز لی ما وعدتنی اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ من اھل الاسلام لا تعبد فی الارض فما زال

یھتف بربہ ماد یدیہ مستقبل القبلۃ حتی سقط ردائہ من منکبیہ فاتاہ ابوبکر فاخذ ردائہ فالقاہ علی منکبیہ ثم التزمہ من ورائہ وقال یا نبی

اللہ کفاک مناشدتک ربک فانہ سینجز لک ما وعدک فانزل اللہ تبارک وتعالی اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین

فامدھم اللہ بالملائکۃ **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے کہا نظر کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپکے تین سو اور چند آدمی سو

سے کچھ کم تھے پس کیا نبی اللہ نے قبلہ کیطرف اور پھیلائی اپنی دونوں ہاتھ اور پکارنے لگی اللہ کو کہ ای اللہ پورا کر دی وہ وعدہ جو تو نے مجھسے کیا ہی یعنے ظفر کا یا اللہ اگر ہلاک کریگا

تو اس جماعت کو مسلمانوں کی تو نہ عبادت کیجاویگی تیری زمین میں پھر اسیطرح پکارتی رہے اپنے رب کو دونوں ہاتھ پھیلائی قبلہ کیطرف منہ کئے ہوئے یہانتک کہ گر گئی

چادر مبارک آپکی کندھوں سے اور آئی ابوبکر اور اٹھائی چادر اور ڈالدیا اسکو آپکے کندھوں پر پھر لپٹ گئی پیچھے سے اور کہا کہ ای نبی اللہ کے کافی ہے تمہارا عرض کرنا پروردگار

کے درگاہ میں اور بیشک وہ پورا کریگا جو وعدہ کیا ہے تجھسے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اذ تستغیثون یعنے یاد کرو اسوقت کہ فریاد کرتے تھی تم اپنے رب سے اور

قبول کرلی اسنی اور فرمایا کہ میں مدد دینی والا ہوں تمکو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتی ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب

ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عکرمہ بن عمار کے روایت سے کہ وہ ابو زمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا **عن** ابن عباس

قال لما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدر اقبل لہ طلیحۃ العیار لیس دونھا شیء قال فناداہ وھو فی وثاقہ الا اصعد فقال ان اللہ وعدک احدی

الطائفتین وقد اعطاک ما وعدک قال صدقت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے کسی نے کہا کہ طلیحہ آپ قافلہ

پر یعنے جو شام سے آتا تھا کہ اسطرف کوئی آپسے لڑنیوالا نہیں کہا راوی نے کہ آواز دی آپکو عباس نے کہ وہ اپنی زنجیر میں بندہی ہوئے تھے اور کہا کہ آپکو لائق نہیں اور

کہا اللہ تعالیٰ نے آپسے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنے قافلہ کا یا لشکر کا سو دی چکا وہ ایک پر فتح جسکا وعدہ کیا تھا فرمایا آپنے کہ تو نے سچ کہا **ف** یہ حدیث حسن

ہے **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل اللہ علی امانین لامتی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم

وھم یستغفرون فاذا مضیت ترکت فیھم الاستغفار الی یوم القیمۃ **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہیں اللہ

تعالیٰ نے دو امان کے چیزیں میرے امت کے لئے چنانچہ فرمایا اسنی کہ اللہ عذاب کرنیوالا نہیں انکو اور تو انمیں ہو اور عذاب کرنیوالا نہیں جب وہ مغفرت مانگتی ہوں

پھر جب میں چلا جاؤنگا چھوڑ جاؤنگا استغفار انکے امان کے لئے قیامت تک **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں **مترجم** یعنے

دو چیزیں عذاب الٰہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے استغفار **عن** عقبہ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ هذه الآية على المنبر وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة قال ألا إن القوة الرمي ثلاث مرات ألا إن الله سيفتح لكم الأرض وستكفون أمورها فلا يعجزن أحدكم أن يلهو بأسهمه ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی واعدوا لهم ما استطعتم من قوة سنو تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اسکو آپ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دیگا تمکو زمین میں اور کفایت کریگا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی ہیں سستی نکرو **ف** اور روایت کے بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث ولیم کی صحیح ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہی ابن عمر کو **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم تحل الغنائم لأحد سود الرؤس من قبلكم كانت تنزل نار من السماء فتأكلها قال سليمان الأعمش من يقول هذا إلا أبو هريرة كان فلما كان يوم بدر وقعوا في الغنائم قبل أن تحل لهم فأنزل الله لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما أخذتم عذاب عظيم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالی سر والے کو یعنے کسی بشر کو تم سے پہلی زمانہ سابق میں یہہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اسکو کہا جاتی تھی کہا سلیمان نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابو ہریرہ کے اسوقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اسکے کہ وہ حلال کیجاویں انپر سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لولا کتاب الآیہ یعنے اگر لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تمپر حلال ہونگی تو پہونچتا تمکو اسکے لینے کی سبب بڑا عذاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد الله بن مسعود قال لما كان يوم بدر وجيء بالأسارى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للقوم في هؤلاء الأسارى وذكر في الحديث قصة قصة يعنے اصحاب کے مشورہ دینی کا پھر فرمایا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بچیگا کوئی انمیں سے مگر ساتھ فدیہ دینی کے یا گردن مارے جانیکے سو عرض کی عبد اللہ بن مسعود نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کہ میں نے سنا ہی کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبد اللہ نے کہ چپ ہو رہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا عبد اللہ نے کہ دیکھا میں نے کہ پھیر لیا رسول اللہ نے اپنے کو کہ گویا کہ میں نہیں جانتا ہوں میں کہ کیا کہا سہیل بن بیضاء نے اور اتارا اللہ نے کسیدن اوپر نبی والا اس سے کہ بر سین مجھیر آسمان سے پتھر اسدن سے زیادہ اور مجھی ہی رہا ہوں میں یہانتک کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضا کہا عبد اللہ نے اور اترا اللہ عمر کے قول کے موافق تا کان سے آخر آیات تک یعنے کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اسکے پاس قیدی ہوں یہانتک کہ بہا ندیوی خون اکھاڑ زمین میں یعنی فدیہ لیکر چھوڑنا انکے شان سے بعید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے خاتمہ چونکہ سورہ انفال سورہ توبہ کے ملحقات سے ہی اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ نہیں لکھتے اسلئے فہرست بتانے اسکی مضامین کے سورہ توبہ کے خاتمہ میں لکھے جائینگی **من سورة التوبة عن** ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان ما حملكم أن عمدتم إلى الأنفال وهي من المثاني وإلى براءة وهي من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطول ما حملكم على ذلك فقال عثمان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو ينزل عليه الأمور ذوات العدد فكان إذا نزل عليه الشيء دعا بعض من كان يكتب فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا فإذا نزلت عليه الآية فمثل ذلك وكانت الأنفال من أوائل ما أنزلت بالمدينة وكانت براءة من آخر القرآن وكانت قصتها شبيهة بقصتها فظننت أنها منها فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين لنا أنها منها فمن أجل ذلك قرنت بينهما ولم أكتب بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتها في السبع الطول ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمان سے کہ کیا سبب ہوا تمکو کہ اراوہ کیا تمنے طرف انفال کے اور وہ مثانی میں سے اور طرف براءت کے اور وہ مئین میں سے پس ملا دیا تمنے اُن دونوں کو اور نہ لکھے تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہدیا تمنے اُن دونوں کو سبع طول میں کہ

ہوا تمہاری ایسا کرنیکا تو جواب دیا حضرت عثمان نے کہ تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا اُنپر زمانہ اور اُترتے تھی اُنپر سورتین گنتی کی پھر جب اُترتی تھی اُنپر کچھ آیتین تھے بعض لکھنے والیکو اور فرماتے تھے لکھدو ان آیتونکو اُس سورتمین کہ جسمین ایسا ایسا مذکور ہے پھر جب اُترتی اُنپر کوئی آیت فرماتی رکھدو اِس آیت کو اُس سورت مین کہ جسمین ایسا ایسا مذکور ہے اور تھی انفال کہ مدینہ مین اول اول نازل ہوئی تھے اور تھی سورۂ براءۃ کہ قرآن کے آخر مین اُتری تھی اور بیان اسکا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا مین نے کہ یہ اُسی مین سے ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لئی کہ وہ اُنمین سے ہے پس اسی سبب سے مین نے ان دونونکو ملادیا اور نہ لکھے اُن کے بیچمین سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور رکھدیا مین نے اُنکو سبع طول مین ف یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عوف کے روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہین وہ ابن عباس سے اور یزید فارسی تابعین مین ہین بصرے والونمین اور یزید بن ابان قاشی وہ بھی تابعین سے ہین بصرے والونمین اور وہ چھوٹے ہین یزید فارسی سے اور یزید قاشی روایت کرتے ہین انس بن مالک سے مثرجم مثانی وہ سورتین ہین کہ مئین سے چھوٹی ہین اور مفصل سے بڑی اور مئین سو سو آیتون والی سورتین ہین اور اول قرآنمین سات سورتونکو سبع طول کہتے ہین پھر اُسکی بعد مئین ہین یعنی سو سو آیتون والی پھر اُسکی بعد مثانی ہین پھر اُسکی بعد مفصل قولہ اور بیان اسکا اور انفال کا مشابہ تھا یعنے سورۂ انفال مین ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافرون یا ور مسلمانونمین تھا اور سورۂ برات مین اُسی عہدون کو اُنکے آگے ڈالدیا اور اُن دونو سورتونمین تعلیم جہاد کے اور احکام قتال کے مذکور تھے اسلئے اِن دونونکو ایک کردیا اور بسم اللہ اسلئے نہ لکھی کہ شاید دونون ایک ہون اور حضرت نے یہ بیان نفرمایا کہ دونون ایک ہین عن عمرو بن الاحوص انہ شہد حجۃ الوداع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ وذکر ووعظ ثم قال ای یوم اعظم حرمۃ ای یوم احرم قال فقال الناس یوم الحج الاکبر یا رسول اللہ قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شہرکم ھذا الا لا یجنی جان الا علی نفسہ ولا یجنی والد علی ولدہ ولا ولد علی والدہ الا ان المسلم اخو المسلم فلیس یحل لمسلم من اخیہ شیئا الا ما احل من نفسہ الا وان کل ربا فی الجاھلیۃ موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون غیر ربا العباس بن عبد المطلب فانہ موضوع کلہ الا وان کل دم کان فی الجاھلیۃ موضوع واول دم اضع من دمائنا دم الحارث بن عبد المطلب کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلتہ ھذیل الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما ھن عوان عندکم لیس تملکون منھن شیئا غیر ذلک الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربا غیر مبرح فان انتھین فلا تبغوا علیھن سبیلا الا وان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فاما حقکم علی نسائکم فلا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یاذن فی بیوتکم لمن تکرھون الا وان حقھن علیکم ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن ترجمہ روایت ہے عمرو بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوا حجۃ الوداع مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر حمد کی آپنے اللہ کی اور ثنا کی اُسپر یعنے خطبہ پڑھا اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پھر فرمایا آپنے کون دن ہی جسکی حرمت بیان کرتا ہو نمین کونسا دن ہے جسکی حرمت بیان کرتا ہو نمین کونسا دن ہے جسکے حرمت بیان کرتا ہو نمین کہا راوی نے کہ لوگونے عرض کی کہ دن ہے حج کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپنے کہ بیشک خون اور مال اور عزتین تمہارے تمپر حرام ہین جیسی حرمت آج کے دن کی ہے تمہاری اس شہر مین تمہارے اس مہینے مین آگاہ ہو کوئی قصور نہین کرتا مگر اُسکا وبال اور سزا اُسیکے جان پر ہے اور نہین قصور کرتا کوئی باپ کہ سزا اسکے بیٹے پر ہو اور نہین قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اُسکے باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہین حلال ہے کسی مسلمان کو اُسکے بھائی کے کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کیا اُسنے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لئے حلال ہے فقط اصل مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تمپر کوئی ظلم کرے اور سود عباس بن عبد المطلب کا سب معاف ہے یعنے اُسکی اصل ہے معاف ہے آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنے اُسکا قصاص لیا جاویگا اور پہلا خون جسکو ہم چھوڑ دیتی ہین اور اُسکا قصاص نہین طلب کرتے حارث بن عبد المطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتی تھی بنی اللیث کی قبیلہ مین اور قتل کردیا اُنکو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتونکے ساتھ اسلئے کہ وہ قیدی ہین تمہارے پاس تم اُنکے مالک نہین ہو سوا اسکے مگر یہ کہ وہ کرین کوئی کھلی ہوئی بیحیائی پھر اگر وہ نافرمانی کرین تمہارے تو الگ کرو اُنکو بستر اور مارو اُنکو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ تمہارے کہی مین آجاوین تو پھر نہ الزام رکھو اُنپر آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتونپر اور تمہاری عورتونکا حق ہے تمپر سو تمہارا حق تمہاری عورتونپر یہ ہے کہ نہ آنی دین تمہارے بچھونے پر اُن لوگونکو کہ جنکو تم بُرا جانتے ہو

اور اجازت دین اپنی گھر و نمین اُن لوگونکو کہ جنکو تم مراجانتے ہو آگاہ ہو کہ حق اُن کا تمپر احسان کرنا ہے اُن پر کپڑے اور کہانی مین ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا یہ ابوالاحوص نے شبیب سے مترجم یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینونکی حرمت تمام عرب کے دہنونمین جمی ہوئی تہی کہ ان دونمین ظلم و زیادتی سی بہت بچتے تہے آنحضرت نی فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون و مال اور عزت کی حفاظت ضروری ہے اور جہال عرب مین دستور تہا کہ جب کسی سے قتل مذہب و خون ہوتا تہا اُسکے عزیز و اقارب کو پکڑتے تہے اور ایک کے جرم مین دوسرے سے مواخذہ کرتے تہی آنحضرت نے اس دستور کو نامنظور کرکہا کہ یہ صریح ظلم و تعدی ہے اور جاہلیت مین سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تہا آپنے بعد حرمت سود کے فرمادیا کہ جسپر کسیکا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور راس المال لیلوے سود چڑہا ہوا نہ مانگی کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرضدار اصل مال بہی نہ دی تو یہ اُسکا ظلم ہے اور ترمذی کی روایت مین حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری مین ربیعہ بن حارث کا اور صواب وہی جو مشکوٰۃ مین ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تہا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اُسکا ایاس تہا اور وہ بیٹا تہا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا اور یہ ایاس چہوٹا تہا کہ اُسکو ایک پتہر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی مین اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ بڑا تہا عباس سے وفات پائی اوسنے خلافت عمر مین عن علی قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر ترجمہ حضرت علی سی روایت ہے کہا اُنہون نے پوچہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ حج اکبر کسدن ہے فرمایا آپنے نحر کے دن یعنی اسلئے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اُسیدن ہوتے ہین عن علی قال یوم الحج الاکبر یوم النحر ترجمہ حضرت علی نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے ف یہ روایت صحیح ہے محمد بن اسحٰق کے روایت سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی اسلئے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہین حارث سی وہ حضرت علی سی سو قوی ہے یعنے اُنہین جانتے ہم کہ کسنے اسی مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حج اکبر سی حج مراد ہے اور اسیطرح حج اصغر عمرہ ہی اور یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ عمرہ کے دن اگر جمعہ پڑی تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے عن انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببراءۃ مع ابی بکر یقرءہ فقال لا ینبغی لاحد ان یبلغ ہذا الا رجل من اہلی فدعا علیا فاعطاہ ایاہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برارت کو ابوبکر کے ساتہ پہر بلایا اُنکو اور فرمایا کہ نہین لائق ہے کسیکو کہ پہونچاوے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گہر والونمین سے پہر بلایا علی کو اور دی وہ برارت اُنکو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس کے روایت سے عن ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر و امرہ ان ینادی بہؤلاء الکلمات ثم اتبعہ علیا فبینا ابوبکر فی بعض الطریق اذ سمع رغاء ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصوی فخرج ابوبکر فزعا فظن انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا علی فدفع الیہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علیا ان ینادی بہؤلاء الکلمات فانطلقا جمیعا فقام علی ایام التشریق فنادی ذمۃ اللہ ورسولہ برئیۃ من کل مشرک فسیحوا فی الارض اربعۃ اشہر ولا یحجن بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان ولا یدخل الجنۃ الا مؤمن وکان علی ینادی فاذا عیی قام ابوبکر فنادی بہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اور حکم کیا کہ اُن کلمات کو جو سورۂ توبہ کے ابتدا مین مذکور ہین حج مین پکاردین پہر بہیجے پیچہا علی کو سو ابوبکر راہ مین تہے کہ سنی اُنہون نے آواز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناقہ قصوی کے بلبلانی کے اور نکلے ابوبکر گہبرائے ہوئے اور خیال کیا کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائی کہ ناگہان وہ علی تہے سو دیا اُنہون نے ابوبکر کو خط رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اُسمین حکم تہا کہ پکاردین اُن کلمات کو علی پہر دونون چلی اور جو کیا اور کہڑے ہوی ایام تشریق مین علی اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر شرک سے یعنے کسی مشرک کو پناہ نہین سو پہرلو زمین مین چار مہینے اور حج کو نہ آوی اس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نکرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت مین مگر مؤمن اور علی پکارتے رہی پہر جب وہ تہک گئی ابوبکر کہڑے ہو کر پکارنے لگی ف یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کے سند سے عن زید بن یثیع قال سألنا علیا بای شیء بعثت فی الحجۃ قال بعثت بار بع ان لا یطوفن بالبیت عریان ومن کان بینہ وبین النبی عہد فعہدہ الی مدتہ ومن لم یکن لہ عہد فاجلہ اربعۃ اشہر ولا یدخل الجنۃ الا نفس مؤمنۃ ولا یحج المشرکون والمشرکات بعد عامہم ہذا ترجمہ زید بن یثیع سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ پوچہا ہمنے علی سے کہ کیا پیغام لیکر تم بہیجے گئی تہے حج مین تو کہا اُنہون نے کہ چار باتین ایک یہ کہ طواف نکری کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت مین دستور تہا) اور جس کا فر کے اور نبی کے درمیان صلح تہے ایک مدت تک اُسکی صلح قایم ہے بہت

معینہ تک اور جنسے کچھ صلح و پیمان نہ تھا اُنکی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہوگا جنت مین مگر ایمان لانیوالا شخص اور جمع نہون مشرک اور مسلمان (حج مین)
اس سال کے بعد ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی یعنی روایت ابوعیینہ کی ابی اسحٰق سی اور روایت کیے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق کے بعض اصحاب سے اُنہون نے علی سے
اور وہ روایت مروی ہے ابی ہریرہ سے ترجمہ ابتدای سورہ برات مین بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے اِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ تک جب یہ آیتین نازل ہوئین حضرت نے
اُنکی تعمیل کے اور چھٹی سال ہجرت کی حضرت کو مکے کی لوگون سے صلح ہوئی تھی اور یہی کئی فرقون سے جو نامفتحامین مذکور ہے اور عرب کے بہت سی فرقون سے صلح تھی جب
مکہ فتح ہوا اُس سے اِسکے بعد آیتین نازل ہوئین اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور آیات حج مین پکار دو اور صلح کا جواب دیکر چار مہینے فرصت دی کہ اسمین
خواہ وطن چھوڑ جاوین یا لڑائی کا سامان کرین یا مسلمان ہون اور جنسے وعدہ ٹھیرگیا اور دغا اُنسے نہ دیکھی اُنسے صلح قایم رہی اور جنسے کچھ وعدہ نہ تھا اُنکو چار مہینے کی رخصت
ملے اور پہلے حضرت نے ابوبکر کو روانہ کیا تھا پھر اصحاب نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنیکا آپکے گھر والونمین سے ضرور ہے اِسلئے آپنے حضرت علی کو روانہ
فرمایا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد مین آنیکے تو
گواہی دو اُسکے لیئے ایمان کے اِسلئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالٰی نے کہ آباد کرتے ہین مسجدین اللہ تعالٰی کے وہی لوگ جو ایمان رکھتی ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر ف روایت کرے
ہمسے ابن عمر نے اُنہون نے عبداللہ بن وہب سے اُنہون نے عمر بن حارث ہی اُنہون نے دراج سی اُنہون نے ابی الہیثم سے اُنہون نے ابی سعید سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم سے مانند اِسکے مگر اِسمین یہ کہا یتعاهد المسجد یعنے خیال رکھتا ہی مسجدین آنیکا اور غیر حاضر نہین رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالہیثم کا نام سلمان ہے
وہ بیٹے عمر کے وہ بیٹے عبدالعتواری کے اور سلیمان یتیم ہے ابی سعید کے گودمین پرورش پائی عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَتْ فِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ
لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ شَاکِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِیْنُهٗ عَلٰی اِیْمَانِهٖ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہا جبکہ نازل ہوئی یہ آیۃ والذین یکنزون الذہب والفضۃ ہم ساتھ تھے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر مین تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونیکی تو مذمت اُتری اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اُسکو جمع کرتے تب فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے ذاکر خدا کی یاد کرنیوالی اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر ف یہ حدیث حسن ہے پوچھا مین نے
محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہی ثوبان سے تو اُنہون نے کہا کہ نہین پھر پوچھا مین نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا اُنہون نے
کہ سماع ہے اُنکو جابر بن عبداللہ اور انس سے اور ذکر کیا اُنہون نے کئی شخصونکا جنے صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ یَا عَدِیُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهٗ یَقْرَاُ فِیْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ اتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰکِنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَیْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَیْهِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْهُ ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہون نے کہ آیا
مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے گردنمین ایک چلیپا تھا سونکی تو فرمایا آپنے ای عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا مینے اُنکو کہ پڑھتے تھی سورہ
برات مین کہ یہ آیت اتخذوا احبارہم الآیۃ یعنے ٹھیرا لیا اُنہون نے اپنے مولویون اور درویشون کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپنے کہ وہ لوگ اُنکی عبادت نکرتے تھی ولیکن
جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہدیتے تو وہ حلال جان لیتے اور جب وہ حرام ٹھیرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اُسکو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
نہین جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کے روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہین حدیث مین ترجمہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹھیرانا اللہ ہی کا کام
ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار مین نہین اور جو کسے عالم اور مجتہد کو اسکا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ یَنْظُرُ اِلٰی قَدَمَیْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْهِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ابوبکر نے انس سے
کہا کہ مین نے عرض کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونون غار مین تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافرونمین سے کوئی نظر کرے اپنے قدمونکیطرف تو بیشک دیکھے ہمکو
اپنے قدمون کے نیچے تو فرمایا آپنے ای ابوبکر کیا گمان ہے تیرا اُس شخص کے ساتھ کہ اللہ اُنکا تیسرا ہے یعنی مدد اور نصرت اُسکی ہمارے ساتھ ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح

غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ عمار ہی سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو حبان بن علی اور کئی لوگوں نے ہمام سے مثل اسکی **عن** ابن عباس قال لما مات عبد الله بن ابی جاء ابنه عبد الله الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعطاه قمیصه وقال البسه ابک وکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاه قمیصه وقال اذنونی اذنتمونی فانی لا ارضی علی جلده جلد عمر فقال ایس قد نهی الله ان یصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفر لهم او لا تستغفر لهم فصلی علیه فانزل الله ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره الآیة ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ آیا عبد اللہ بن ابی کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ مرا باپ اسکا اور عرض کی اسنے کہ عنایت کیجئے مجھکو اپنا کرتا کہ میں کفن دوں اسکو اور نماز پڑھئے اور استغفار کیجئے آپ اسکے لئے پھر دیا آپ نے اسکو اپنا کرتا اور فرمایا جبکہ فارغ ہو تم اسکے غسل و غیرہ سے تو خبر دو مجھکو پھر جب آپنی چاہا کہ نماز پڑھیں اسپر کھینچ لیا آپکو حضرت عمر نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا آپکو منافقوں پر نماز پڑھنے سے سو فرمایا آپ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ میں استغفار مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لئے پھر نماز پڑھی آپ نے اسپر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے آیت ولا تصل علی احد الخ یعنے نماز نہ پڑھ ہرگز اوپر کسی کے کہ اگر مرجاوے اور نہ کھڑا ہو اسکے قبر پر پھر جو دفن کی آپنی منافقوں پر نماز پڑھنا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مفسر جیسے عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اور قرآن جا بجا اسکے شکایت مذکور ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اسپر نماز پڑھی تو آپ نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہوگی مراد اس سے تحدید ہے یعنے اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اسکا جواب اتارا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنے کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی اور آپنے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑھی یہ سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب تھا اور منظور تھی اسمیں بھلائی اسکے فرزند کی کہ وہ مومن تھا پھر جب انہی وارد ہوئی آپ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت کا صائب نہ ہوا پھر مجتہد کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجۂ اولیٰ احتمال خطا ہے **عن** ابی سعید الخدری انه قال تماری رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوی

من اول یوم فقال رجل فیہ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو مسجدی ہذا
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ انہون نے کہا تکرار کی دو مردون نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقوی پر اول دن سے کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہی دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ میری ہے مسجد ہی یعنے مسجد مدینہ مین ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید ہی سے اس سند کے اور سند سی بھی روایت کیا اسکو انیس بن ابی یحیی نے اپنی باپ سے انہون نے ابی سعید سے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت ہذہ الآیۃ فی اہل قباء فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین قال کانوا یستنجون بالماء فنزلت فیہ
الآیۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتری ہے یہ آیت قبا کی لوگون مین فیہ رجال یحبون الآیۃ یعنے مسجد قبا مین وہ لوگ ہین
کہ پاک رہین اور اللہ دوست رکھتا ہی پاکیزگی اور انکی عادت تہی کہ استنجا کرتے تہی پانی سی سو اتری یہ آیۃ انہین کی شان مین ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سی
اور اس باب مین ابی ایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ بن سلام سی بھی روایت ہے عن علی قال سمعت رجلا یستغفر لابویہ وہما مشرکان فقلت
لہ اتستغفر لابویک وہما مشرکان قال ولیس استغفر ابراہیم لابیہ وہو مشرک فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت ما کان للنبی والذین
امنوا ان یستغفروا للمشرکین ترجمہ علی سے سی روایت ہے کہا انہون نے کہ سنا مین نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تہا اپنے شرک مان باپ کی لیے سو مین نے اس سے کہا کہ کیون
تو مغفرت مانگتا ہے اپنی مان باپ کے لئی اور وہ مشرک تہے تو اسنی جواب دیا کہ کیا ابراہیم نے مغفرت نہین مانگی اپنے باپ کے لئے اور وہ مشرک تہا سو ذکر کیا مین نے
اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری اوسپر یہ آیت ما کان للنبی الآیۃ یعنے نبی کو اور مسلمانونکو نہین پہونچتا کہ مغفرت مانگین مشرکون کے لئے ف یہ حدیث حسن ہے
اور اسی باب مین سعید بن مسیب سے بہی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہین الخ ترجمہ پہر اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کے وجہ بہی بیان فرمائی کہ
انہون نے فقط بنظر الفای وعدہ استغفار کے تہے پہر جب انکو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اوس سے باز رہے عن کعب بن مالک قال لم اتخلف عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاہا حتی کانت غزوۃ تبوک الا بدرا ولم یعاتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدا تخلف عنہ انما خرج یرید العیر فجاء
قریشا علی میعاد بینہم فالتقوا من غیر میعاد کما قال اللہ تعالی ولقد شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام
وما احب ان لی بہا مشہد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منہا وہی لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام ثم لم تکن لی بدر ولا احب ان لی بہا
شہدتہا مکان بیعتی لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام ثم لم تکن لی بدر ولا احب ان لی بہا مشہد بدر ولا احب ان لی بہا مشہد بدر ولا احب ان لی بہا
ترجمہ کعب بن مالک سے کہا نہین پیچہے رہا مین کسی لڑائی سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر غزوہ تبوک سی اور غزوہ بدر سی نہین ملامت کیا گیا کسی نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر کسی غزوہ مین کہ جہاد کیا اوسمین آنحضرت نے مگر غزوہ بدر مین غزوہ تبوک تک اور خفا نہین ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی پر جو نہ گیا بدر مین اور
حضرت ارادہ رکہتے تہے قافلہ کے لوٹنے کا (جو شام سے آتا تہا) سو نکلے قریش فریاد رسی کے لئے اپنی قافلہ کے اور ملے دونون لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام
مین جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے قرآن مین اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونیکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لوگونمین بدر ہے اور مین نہین
دوست رکہتا کہ حاضر ہوتا بدر مین عوض مین لیلۃ العقبہ کے بیعت کے اسلمی کہ مضبوط ہو گئے ہم اوسدن اسلام پر پہر مین نہین پیچہے رہا اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کو چھوڑ کر یہانتک کہ ہوا غزوۂ تبوک اور یا خیر غزوہ ہی جسمین تشریف لیگئی آپ اور خبر کردی سو لخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمیونمین کوچ کی اور ذکر کیا قصہ انسا کہا کعب نے کہ پھر حاضر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین (یعنے غزوۂ تبوک سے لوٹنے کی بعد اور بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھی ہوی تھے مسجد مین اور گرد انکے مسلمان تھے اور چہرہ انکی چمک رہا تھا خوشی سے فتح و ظفر کے جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتی آپ تو چہرہ آپکا چمکنے لگتا سو مین آیا اور آپکے آگی بیٹھ گیا سو فرمایا آپنے لای کعب بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھکو سب دنون سے بہتر دن کے جو گذری ہین تجھپر جب سے جنا ہی تجھکو تیری ماں نے سو عرض کی مین نے کہ ای نبی اللہ کے یہ بشارت آپکے طرف سے ہی یا اللہ کے طرف سے فرمایا آپنے کہ نہین اللہ تعالے کی طرف سے ہے پھر پڑہی آپنے یہ آیتین لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ سے آخر تک یعنے رجوع ہوا باری تعالے نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہون نے تبعداری کی ہے کی اسکٹھن گھڑی مین بعد اسکے کہ قریب تھا کہ پھر جاوین دل ایک فرقے کے انمین سے پھر رجوع ہوا انپر اور بیشک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعب نے اور سہار ہی باب مین اتری ہین آیتین اور آیتہ اتَّقُوا اللّٰهَ یعنے ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچون کے کہا کعب نے کہ پھر عرض کی مین نے کہ ای نبی اللہ کے یہ بھی میرے توبہ مین ہے کہ نہ بولونگا مین مگر سچ اور جدا ہو جاونگا مین اپنی سب مال سے وہ سب صدقہ ہی اللہ و رسول کے راہ مین فرمایا آپنے کہ روک رکھو تم تھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تمکو مین نے عرض کی تو مین رکھہ چھوڑتا ہون اپنا حصہ خیبر کا کہا کعب نے پھر کہی اللہ نے میری نجات سچ بولنے کی ساتھ اور نہ ہوگا میرے توبہ مین س

پیچھے رہگیا کیا تو نے نہین خریدی تھی سواری اپنی مین نے عرض کیا کہ البتہ یارسول اللہ اگر مین کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو البتہ اُسکے غضب سے کوئی عذر کرکے بچ جاتا اور مجھے بہت تیز آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر مین جھوٹ بولونگا ایسی تو آپ راضی ہوجائینگے مگر اللہ تعالے آپکو پھر مجھپر غضبناک کردیگا اور اگر مین سچ کہونگا تو آپ مجھسے گران خاطر ہونگے مگر امید ہوگی مجھے اللہ تعالے سے عفو کی قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر نتھا اور مین بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپ سے آپ نے فرمایا کہ گاہ ہو قسم ہے اللہ کی اُسنے سچ کہا جا تو جبتک اللہ حکم کرے تیرے حق مین اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہوے اور کہنے لگے کہ ہم نہین جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیون نہ عذر کردیا جیسا کہ عذر کردیا اور پیچھے رہنے والون نے اور کافی ہوجاتا تیرے گناہ کے لئی استغفار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہانتک اُنہون نے مجھے اُبھارا کہ مین نے ارادہ کیا کہ اب جاؤن اور جھوٹ بولون حضرت سے پھر مین نے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے لوگون نے کہا کہ ہان دو شخصون کا اور اُنکو بھی حضرت نے ویسے کہا جو تجھے کہا مین نے کہا وہ کون ہین کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور وہ دونون نیک ہے حاضر ہوے تھی بدر مین اور اُنکے بعد اری بہتر تھے پھر منع کردیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم تینون سے بات کرنیکو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہانتک کہ زمین مجھپر تنگ ہوگئی اور گذرین ہمپر پچاس راتین اور وہ دونون صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور مین جوان اور کڑے دلکا تھا سو مین نکلتا اور نماز پڑھتا مسلمانون کے ساتھ اور بازارون مین جاتا اور کوئی مجھسے بات نکرتا اور حضرت کے پاس حاضر ہوتا اور کلام کرتا جب آپ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل مین کہتا کہ حضرت نے ہونٹھ ہلائی میرے جواب کے لئے یا نہین اور آپکے قریب نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپکو دیکھتا پھر جب مین اپنے نماز مین لگجاتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب مین آپکیطرف دیکھتا آپ اور طرف دیکھنے لگتے یہانتک کہ جب اُسکو مدت گذر گئی مین ابی قتادہ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بھائی تھی میرے اور میرے بڑے دوست تھی اور کلام کیا مین نے اور اُنہون نے جواب ندیا سو مین نے کہا مین تجھکو قسم دیتا ہون ای ابی قتادہ اللہ کے کیا تم نہین جانتے کہ مین دوست رکھتا ہون اللہ کو اور اُسکے رسول کو پھر وہ چپ رہے پھر مین نے اُنکو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہی پھر قسم دی تو اُنہون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے پھر میری آنکھین بھر آئین اور مین لوٹا اور دیوار مین چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگون مین سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ مین بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتا دے مجھی کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اُسنی بادشاہ غسان کا اُسمین لکھا تھا کہ ہمنے سُنا ہی کہ تمہارے صاحب نے تجھپر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کرینگے پھر جب مین نے اُسے پڑھا مین نے کہا یہ اور بلا آئی سو مین نے اُسے چولہے مین ڈالدیا پھر جب مجھپر چالیس راتین گذرین اُسیوقت ایک قاصد رسول خدا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے مین نے کہا طلاق دون کہا نہین بس جدا رکھو اُسکو اور پاس نجاؤ اُسکے اور میرے رفیقونکو بھی یہی پیغام بھیجدیا تب مین نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے میکے جا یہانتک کہ اللہ تعالی اِسکا فیصلہ کرے اور ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت کے پاس آئین اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہلال بوڑھا نکما ہے اور کوئی اُسکا خادم نہین پھر آپکو ناگوار ہے کہ مین اُسکی خدمت کرون آپنے فرمایا کہ نہین مگر وہ تجھسے صحبت نکرے اُسنی عرض کی کہ وہ کسیطرف ہلتا بھی نہین اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے کہا کعب نے کہ مجھسے بھی لوگون نے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ تمہین بھی اجازت ملجاوے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت ملگئی خدمت کرنیکے مین نے کہا قسم ہے اللہ کی مین آپسے اجازت نہانگونگا اور معلوم نہین کہ جب مین اجازت مانگون تو حضرت کیا فرماوین اور مین جوان بھی ہون پھر ٹھیرا مین اسی حال پر دس راتین اور پوری ہوگئین پچاس راتین جمیر جسدن سے فرمایا تھا حضرت نی ہم سے بات نکرنیکا پھر جب مین نے نماز پڑھی پچاسوین رات کی اور مین اپنے کوٹھے پر تھا اور مین اُسی حال مین تھا کہ اللہ تعالے نی قرآن مین فرمایا ہے کہ زمین مجھپر تنگ اگئی تھے سُنی مین نے آواز ایک پکارنیوالی کے کہ جبل سلع پر پکارتا تھا کہ ای کعب خوشخبری ہو تجھکو اور مین سجدہ مین گر پڑا باری تعالے کے لگے اور جانا مین نے کہ آئی میرے لئے کشادگی اور خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے توبہ قبول ہونیکی جب نماز فجر پڑھ لے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینی کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دینی کو اور بنی اسلم مین کا ایکدوڑا مگر آواز پکارنیوالی مجھی سوارسے پہلی پہونچی پھر جسنے پاس آیا وہ شخص جسنے مجھے بشارت دی تھی مین نے اپنے کپڑے اُتار کر اُسکو پہنا دیے اور قسم ہے اللہ تعالی کی میرے پاس وہی کپڑے تھی اور وہ کپڑے مین نے مانگ پہنے تھے اور حاضر ہوا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین اور لوگ مجھسے فوج فوج مبارکباد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہونیکی یہان تک کہ مین

داخل ہوا مسجد میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد لوگ جمع تھے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا **عن** زید بن ثابت
قال بعث الی ابوبکر الصدیق مقتل اھل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ فقال ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم القراء القرآن یوم
الیمامۃ وانی لاخشی ان استحر القتل بالقراء فی المواطن فیذھب قرآن کثیر وانی اری ان تامر بجمع القرآن قال ابوبکر لعمر کیف افعل شیئا
لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر ھو واللہ خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلک حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر عمر ورایت
فیہ الذی رای قال زید قال ابوبکر انک شاب عاقل لا نتھمک قد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القرآن قال فواللہ لو
کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی من ذلک قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر ھو واللہ خیر فلم
یزل یراجعنی فی ذلک ابوبکر وعمر حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدورھما فتتبعت القرآن اجمعہ من الرقاع والعسب
واللخاف وصدور الرجال فوجدت من سورۃ براءۃ مع خزیمۃ بن ثابت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم
بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ثم حمیم روایت ہے زید بن ثابت سے کہ ابوبکر صدیق نے
بلا بھیجا انکو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کے اور عمر بن خطاب بھی انکے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ابوبکر نے کہ عمر میرے پاس آئی اور کہا کہ قتل کے گرم بازاری ہوئی قراء قرآن
کے ساتھ یمامہ کے دن اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر بہت ہوا قتل قاریوں کا ہر ہر مقام میں تو جاتا رہے بہت سا قرآن (یعنے بہت کے یاد سے) اور میں مناسب جانتا ہوں
کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنیکا ابوبکر نے عمر سے کہا کیونکر کروں میں وہ کام کہ نہیں کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسیطرح وہ مجھ سے تکرار
کرتے رہے اس بارہ میں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھولدیا تھا عمر کے سینہ پر اور مناسب جانا میں نے جو مناسب جانا انہوں نے
زید نے کہا کہ پھر ابوبکر نے مجھے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تمکو متہم نہیں کرتے کسی بات میں اور تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں قرآن لکھتے تھے
سو درپے ہو تم قرآن کی کہا زید نے قسم ہے اللہ کی اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانیکی پہاڑوں میں سے تو مجھپر اتنا گراں نہ گزرتا میں یہی کہتا تھا کہ کیونکر
کروگے تم اسکام کو جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابوبکر نے کہا قسم ہے اللہ تعالی کے وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونوں یہانتک کہ کھولدیا اللہ تعالے
میرے سینہ پر جو کھولدیا تھا ابوبکر و عمر کے سینہ پر اور درپے ہوا میں قرآن کے جمع کرنیکے اکٹھا کرتا تھا میں پرچوں سے اور کھجور کے پتوں اور لخاف یعنی نرم پتھروں سے
اور سینوں سے لوگوں کے اور آخر تک انہیں چیز پر لکھا ہوا تھا اور جمع کرتا تھا میں لوگوں کے سینہ سے سو پایا میں نے اخیر سورہ برات کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاءکم رسول
سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا گراں ہے اوپر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالی اور زور رکھتا ہے تمہاری ہدایت کے مومنوں پر شفقت رکھنے
والا ہے مہربان پھر اگر پھر جاویں وہ تو کہدے تو کافی ہے مجھی اللہ کسیکی عبادت نہیں سوائی اسکی اوپر اسی کا میں نے اور وہ مالک ہے بڑی تخت کا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان حذیفۃ قدم علی عثمان بن عفان وکان یغازی اھل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اھل
العراق فاذا حذیفۃ اختلافھم فی القرآن فقال لعثمان یا امیر المؤمنین ادرک ھذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف
الیھود والنصاری فارسل الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت حفصۃ الی عثمان
بن عفان بالصحف فارسل عثمان الی زید بن ثابت وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ھشام وعبد اللہ بن الزبیر ان انسخوا
الصحف فی المصاحف وقال للرھط القرشیین الثلاثۃ ما اختلفتم انتم وزید بن ثابت فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانھم ففعلوا حتی اذا نسخوا
الصحف فی المصاحف بعث عثمان الی کل افق بمصحف من تلک المصاحف التی نسخوا قال الزھری وحدثنی خارجۃ بن زید بن ثابت سمع زید بن ثابت
قال فقدت ایۃ من سورۃ الاحزاب کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأھا مع المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فنسخناھا
فی مصحف ونسخنا مصحفا من بیتہ فالتمسناھا فوجدناھا مع خزیمۃ بن ثابت الانصاری فالحقناھا فی سورتھا قال الزھری فاختلفوا یومئذ فی
التابوت والتابوہ فقال القرشیون التابوت وقال زید التابوہ فرفع اختلافھم الی عثمان فقال اکتبوہ التابوت فانہ نزل بلسان قریش

قال الزہری فاخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان عبد اللہ بن مسعود کرہ لزید بن ثابت نسخ المصاحف وقال یا معشر المسلمین اعزل عن نسخ کتابۃ المصاحف ویتولاھا رجل واللہ لقد اسلمت وانہ لفی صلب رجل کافر یرید زید بن ثابت ولذلک قال عبد اللہ بن مسعود یا اھل العراق اکتموا المصاحف التی عندکم وغلوھا فان اللہ یقول ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ فالقوا اللہ بالمصاحف قال الزہری فبلغنی ان ذلک کرہ من مقالۃ ابن مسعود رجال من افاضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن سے روایت ہے کہ حذیفہ آئی عثمان بن عفان کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے آرمینیہ اور آذربیجان کے فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف انکا قرأتمین تب کہا عثمان بن عفان سے کہ ای امیر المومنین خبر لیجئے اس امت کے اس سے پہلے کہ مختلف ہو جاویں وہ قرأتمین جیسے کہ مختلف ہو گئی یہود و نصاریٰ اپنے اپنے کتابوں میں سو عثمان نے پیغام بھیجا حفصہ کیطرف کہ بھیجدو تم ہمکو مصحف کہ نقل کر لیں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجینگے ہم اسکو تمہاری پاس پھر بھیجا حفصہ نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیجا عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کے پاس کہ نقل کریں پھر لوگ مصحفوں کے اور مصاحف میں اور کہا تینوں قریشیوں سے کہ جب زید بن ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اسکو قریش کے زبان میں لکھو اسلئے کہ قرآن انہیں کی زبان میں اترا ہے پھر یہانتک ہوا کہ نقل کر انہوں نے اس مصحف کے کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمان نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل کئے گئے تھے کہا زہری نے اور روایت کی مجھسے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت نے کہا کہ نہ ملے مجھے ایک آیت سورہ احزاب کے جو میں نے سنا کرتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے من المؤمنین رجال صدقوا الآیۃ پھر ڈھونڈا ہمنے اسکو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملائے ہمنے اسکی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اسمیں لفظ تابوت میں تو قریشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لیگئے اس اختلاف کو حضرت عثمان کے پاس اور فرمایا آپنے کہ تابوت لکھو اسلئے کہ قرآن اترا ہے قریش کے زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود کو ناگوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ ای گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہو اسکا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کے کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کے پیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لئے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ ای عراق والوں چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو اسکو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھیگا کوئی چیز لاویگا اسکو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لیکر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل صحابیوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگوار ہوئی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنے حدیث زہری کے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر زہری کے روایت سے خاتمہ سورہ انفال اور برأت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اسمیں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورہ حج میں احکام حج کا اور یوسف میں اسکے قصہ کا ضروریات جہاد اسمیں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و اسر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لئے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لئے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اسمیں مذکور ہے انفال کا اور مملوک ہونا اسکا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدۂ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنے قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ کے باذن الٰہی اور تذکیر بغشیان نعاس اور انزال ماء اور اثبات ملائکہ کا قلوب مؤمنین کے لئے اور رعب ڈالنا اللہ تعالیٰ کا قلوب کفار میں اور ملائکہ کو وحی ہونا کافروں کے سروں پر اور ہر جوڑوں پر یا میں اور تھے کافروں کے مقابلہ سے بھاگنے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور رمی کا اللہ کے جانب سے اور تخویف فتنۂ عامہ سے اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیصلہ کا کافروں اور مؤمنین کے بیچ میں اور ذکر کافروں کے مشورہ کا جو دار الندوہ میں ہوا تھا حضرت کے قید و قتل و اخراج کے بارہ میں اور دعا ابو جہل کے جنگ بدر میں نکلتے وقت باب کعبہ پر اور خطاب کافروں سے کہ جنگ سے باز رہو ورنہ بدر کیطرح پھر شکست پاؤگی دوستی اللہ تعالیٰ کے اور مدد گار ہونا اسکا مسلمانوں کے لئے اور حکم غنیمت کے خمس نکالنی کا رسول اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافر کے واسطے حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور قلیل دیکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے امر خدا کے اطاعت کا اور نہی تنازع سے اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا جائز ہونا نقض صلح کا اس شخص سے کہ خوف خیانت ہو امر تیاری کا سامان جہاد کے

اور گھوڑے بننے اور مال خرچ کرنیکا جواز قسم ساتھ کفار کے تمکن اللہ تعالیٰ کا تائید مومنین اور انکے تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی کو اور تابعدار مومنوں کو امر مومنوں کے ترغیب تحریض کا قتال وجہاد پر وعدہ بیس نفر کے غلبہ کا دو صد کافر پر اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایکسو کے غلبہ کا دوسو کافر پر ادکار فدیہ لینی پر اسارتی بدر سی تحلیل مال غنیمت کے تحریص مومنین مہاجرین مجاہدین و انصار کے ایکدوسرے سی اور محبت و ولایت کا فرونکی آپسمین سچی مومن ہونا مہاجرین اور مجاہدین اور انصار اور الحاق مہاجرین و پسین کا ساتھ سابقین کی تمام ہوے مضامین جہاد سورۂ انفال کے اسکے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہین چنانچہ سات صفتین متعلق کے خوف الٰہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قایم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا انکی لئی اور عزت کی روزی کا امر جواب دینی اور لبیک کہنی کا جب خدا اور رسول کسیکو بلاوے حرمت خیانت کے اور فتنہ مال اور اولاد کا اسباب الاولین کہنا کافرونکا قرآنکو مانع ہونا کافرونکا مسلمانو کو مسجد الحرام سے مشرکونکی نماز بیت اللہ مین سیٹی بجانا اور تالیان تہین تہی انکی تشبیہ سی جو بطر اور ریا کی راہ سی اپنے گہرون سے نکلے کافرونکا حال وقت مرگ کے اللہ کیسکو نعمت دیکر بدلتا نہین جبتک وہ اپنی نیت نہ بدلے ہلاک آل فرعون کا اور تبدیل نعمت کے عذاب سے بسبب ذنوب کے خیانت رسول کے عین خیانت خدا کی ہی ہونا درائت کا الوالارحام مین انتہی اور سورۂ توبہ مین متعلقات جہاد سے مذکور ہے براءت خدا اور رسول کے اُن مشرکون سے کہ جنسے صلح تہی اور رخصت مدت کی جنسے صلح نہ تہے اور قتل کا حکم بعد گذرنے شہور مذکورہ کے حکم ہاتہ اٹہانیکا مشرکون کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائی نماز و زکوۃ کی حکم مستامن کا امر عہد کے پورا کرنیکا اُن کافرونسے جنسے خیانت سرزد نہوئی لحاظ عہد و قرابت نرکہنا مشرکونکا حکم اس ذمی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر طعن کرے تحریض قتل پر کفار مکہ کے ضرور ہونا مومنون کے امتحان کا ساتھ جہاد کے برابر نہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مومنون پر بشارت رحمت و رضوان و جنات و اجر عظیم کی مجاہدین و مہاجرین کے لئے نہی کافرونسی صحبت کہنی کے اگرچہ اقربا ہون اور اجتناب غیر خدا کے محبت پر آبا اور ابنا و اخوان وغیرہ سے اور فسق اُن لوگونکا جو اُنکے محبت مین جہاد سے باز رہین یاد دلانا نصرت الٰہی کا مواطن کثیرہ اور یوم حنین مین اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا وعدہ توبہ کا اُن کافرون کے لئے جو جنگ حنین مین باقی رہے منع کرنا مشرکون کا مسجد الحرام سے اور نجس ہونا اُنکا تحریض کافرون کے قتل پر یہانتک کہ وہ جزیہ دین وعدہ عذاب اور داغ دینے کا اُن لوگون کی پیشانی اور کروٹون پر جو جہاد مین مال نہین خرچتے تعجب اُن مسلمانون کے حال پر جو جہاد مین نکلنے کے لئی سستی کرتی ہین تخویف اُن مسلمانون کے جو جہاد مین کوچ نہین کرتے عذاب الیم کے ساتھ قصہ ابوبکر کے اور رفاقت انکی غارمین وقت ہجرت کے حکم کوچ کا جہاد کے لئی ہر حال مین عتاب اُن صحابیون پر جو غزوۂ تبوک مین شریک نہوے مذمت عذر کرنیوالون کے جہاد مین کامل الایمان لوگ گہر مین رہنے کا اذن نہین مانگتے مذمت جہاد سے بیٹہہ رہنے والونکے منافقون کے جاسوسون کا ہونا لشکر اصحاب مین فتنہ کرنا منافقونکا جہاد مین اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تہا گہر مین رہنے کے لئی جواب اُن منافقونکا جو مصائب پر مومنون کے خوش ہوتے تہے قبول نہونا منافقون کے صدقات کا جہاد مین مال خرچ نکرنا اور نماز مین سستی کرنا نفاق ہے جہوٹی قسمین کہانا منافقونکا کہ ہم مومن ہین عیب کرنا ذی الخویصرہ تمیمی کا نبی پر صدقات کی باہمین بیان مصارف صدقات کا کہ اٹہ شخص مین خطاب نبی کو اور حکم جہاد کا کافرون اور منافقون سے قصد کرنا منافقونکا کہ رسول کو قتل کرین شب عقبہ مین غزوۂ تبوک سے لوٹتی وقت عہد کرنا منافقونکا کہ اگر ہم مال پاوین صدقہ دین اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا منافقونکا گہر بیٹہہ رہنے پر جہاد چہوڑکر خطاب نبی کو کہ اگر کوئی منافق بہر اجازت جہاد مین رفیق ہونیکے طلب کرے تو اُسے اجازت نہ دو مذمت امیرون کے اور اجازت چاہنا اُنکا کہ گہر مین بیٹہہ رہین اور جہاد مین نجاوین وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات و انہار و خلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لئے غایت اعراب کے جو گہر مین رہنے کی اجازت مانگتے ہین رخصت ترک جہاد کی بیمارون اور ضعیفون اور مفلسون کے لئے اور جو سواری نہین پاتی الزام اور مذمت اُن گہر بیٹہنے والونکے جو امیر مین معذرین کا آنا حضرت کے پاس بعد غزوۂ تبوک کے اور قبول نہونا اُنکے عذر کا فضیلت سابقین اولین کے مہاجرین و انصار سے فضیلت مجاہدونکی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا اُنکے جان اور مال کو عوض مین جنت کے صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاحت اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے قبول توبہ مہاجرین و انصار جو غزوۂ تبوک مین مطیع رسول رہے نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال

بن امیہ اہل مدینہ کو جایز نہین کہ نبی سی تخلف کرین یا اپنی جان اُنکی جان سے عزیز رکھین آجر مجاہدونکی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طی کرنیکا اور مال خرچ کرنیکا فرض کفایہ ہونا جہاد کا امر اُن کافرون سی لڑنیکا جو مسلمانون کے ملک سی قریب ہین یہ مضامین سب متعلق جہاد ہین اور چونکہ منافقونکا امتحان کامل جہاد مین ہوتا ہے اسلئے منافقون کے احوال بہت اسمین مذکور ہین چنانچہ منجملہ اُسکے ناگوار ہونا بہبود رسول کا اُنپر اور خوش ہونا اُنکا مصیبت سی رسول کے اور مؤمنون کے اور قبول نہونا اُنکے مال کا اور سستی اُنکی نماز مین اور وعید اُنکی عذاب کے ساتھ اموال واولاد کی اور بھاگ جانا اُنکا رسول کے پاس سے اگر کہین پناہ پاوین اور اُنکا دنیا اُنکا نبی کو کہ یہ فقط کان ہے کہتے ہین اور جھوٹی قسمین کہانا اُنکا نبی اور مؤمنون کے راضی کرنیکو اور ڈرنا اُنکا نزول قرآن سے کہ اُسمین اسرار اُنکے طشت ازبام ہوجاتے تھے اور استہزا کرنا اُنکا خدا اور رسول سی اور حیلہ کرنا لہو ولعب کا اور کافر ہوجانا اُنکا بُری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا اُنکا وعید نار جہنم کے اُنکے لئے اور لعنت خدا کی اُنپر اور تشبیہ حضرت کے زمانہ کی منافقونکی اگلے منافقون سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسران دارین اُنکا تحریض منافقون کے واسطے توبہ کے طعن کرنا منافقونکا اُن مؤمنون پر جو اپنی مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کے اُنکے لئے نہی نماز جنازہ پڑہنے سی منافقون کے اور اُنکے مال واولاد کے پسند کرنی سی خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونی پر جھوٹی قسمین کہاوینگے اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق مین اور نادان جاننا اُنکا اُس مال کو جو راہ خدا مین خرچ ہو منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ مین اور مدینہ مین خطاب منافقونکو کہ تم عمل کرو اللہ تمہاری عمل دیکھتا ہے مسجد ضرار بنانا منافقونکا اور نہی نبی کو اُس مسجد مین کھڑے ہونی سی اور کہانا منافقونکا وقت نزول سورہ کے کہ ایمان کسکا زیادہ ہوا امتحان منافقونکا ہر سال مین ایک یا دو بار نظر کرنا بعض منافقونکا بعض پر وقت نزول سورہ کے اور سوا اسکے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانی سی اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شایان ہے مؤمنین کے اور کہنا یہود ونصاریٰ کا کہ عزیر وعیسےٰ فرزند ہین خدا کے اور معبود ٹہیرا لینا اُنکا اپنے احبار ورہبان کو سوا خدا کے اور ارادہ کافرونکا کہ نور خدا اپنے مونہہ سی بجہا دین اور تمنن ارسال رسول پر اور وعدہ غلبۂ دین کا خطاب مؤمنون کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب مین جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافرونکا ایک مہینے کی جگہہ دوسرے کو یاد دلانا قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور مؤتفکات کے ہلاکت کا بسبب گناہون کے محبت اور دوستی مؤمنون کے مؤمنون سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت خدا ورسول کرنا اُنکا اور وعدہ محبت کا اُنکے لئے حال اعراب مؤمنین کا اور موجب قربت الٰہی ہونا دعای رسول کا اُنکے لئے حال اُن لوگون کا کہ جو اعمال نیک وبد دونون کے کہتے ہین صفات باریتعالیٰ کے قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب ورحیم ہونا اُسکا فضیلت مسجد قبا کی اور بنا اُسکی تقوی پر مالکیت اور اجبار اور امامت اور ولایت اور نصرت اُس تعالیٰ کی اور قبول توبہ اُن اصحاب کے کہ غزوۂ تبوک مین رفیق رہی خبر دینا رسول کے اُنکی حریص ہونا اُسکا ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت اُسکی مؤمنون پر

سورۃ یونس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عن صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ قال اذا دخل اہل الجنۃ نادی منادٍ ان لکم عند اللہ موعدا ویریدون ان ینجزکموہ قالوا الم یبیض وجوہنا ویثقل موازیننا ویدخلنا الجنۃ ویجیرنا من النار ویدخلنا الجنۃ قال فیکشف الحجاب قال فواللہ ما اعطاہم شیئا احب الیہم من النظر الیہ ترجمہ صہیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ یعنے جو لوگ نیک ہین اُنکو اچہا بدلا ہے اور زیادتی فرمایا آپ نے کہ جب داخل ہونگے جنتی جنت مین ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ وہ تعالیٰ اُسکو پورا کرنیوالا ہے جنتی کہینگے کیا روشن نہین ہوئے چہرے ہماری اور نجات نہین ہوئی ہمکو دوزخ سے اور داخل نہین کیگئے ہم جنت مین یعنے اب کونسی نعمت باقی رہی فرمایا آپ نے پہر کہولدیا جاویگا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ مین ہے) فرمایا آپ نے کہ پہر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہین دی گئی کوئی چیز زیادہ پیارے نظر کرنے سی اُس تعالیٰ کے جمال مبارک پر ۹۰ حدیث حماد بن سلمہ کے اسیطرح روایت کیا اسکو کئی لوگون نے حماد بن سلمہ سی مرفوعاً اور روایت کیے سلیمان بن مغیرہ نے بھی حدیث ثابت سے اُنہون نے عبدالرحمن سے قول اُنہین اور نہین ذکر کیا اُسمین کہ یہ روایت صہیب سے روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن رجل من اہل مصر قال سألت ابا الدرداء عن ہذہ الآیۃ لہم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا قال ما سألنی عنہا احد منذ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا فقال ما سألنی عنہا احد غیرک منذ انزلت ہی الرؤیا الصالحۃ یراہا المسلم او تری

ترجمہ ابکر دمصری سے روایت ہے انہی کہا کہ مین نے پوچھی تفسیر اس آیت کے ابوالدرداسی لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا یعنے انکو بشارت ہے دنیا کی زندگی مین تو فرمایا ابوالدرداء نے نہین پوچھی مجھسے کسی نے یہ آیت جب سے مین نے پوچھہ رکھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اسکے اور جب مین نے پوچھی آپ سی تو فرمایا آپ نے نہین پوچھی مجھسے کسی نے یہ آیت سوا تیرے جبسے نازل ہوئی مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اسکو مسلمان یا دیکھا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالی کی جانب سی ف روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نی انہون نے سفیان سے انہون نے عبدالعزیز سی انہون نے ابی صالح سمان سے انہون نے عطاء بن یسار سی انہون نے ایک مرد مصری سے انہون نے ابوالدرداء سے پہر ذکر کی انہون نے حدیث مانند اسکے روایت کی ہمسے احمدنی انہون نے حماد بن زید سی انہون نے عاصم سی انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی الدرداء سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے اور اس سند مین روایت نہین ہے عطاء بن یسار سی اور اسباہین عبادہ بن صامت سے بہی روایت ہے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما اغرق اللہ فرعون قال امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل فقال جبرئیل یا محمد لو رأیتنی وانا آخذ من حال البحر فادسہ فی فیہ مخافۃ ان تدرکہ الرحمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ڈبویا اللہ نی فرعون کو کہا اسنی ایمان لایا مین کہ بیشک کوئی معبود نہین ہے مگر وہی جسپر ایمان لائی بنی اسرائیل تو جبرئیل نے کہا ای محمد کاش تم دیکھتے مجھکو اسوقت جب وہ یہ کہتا تہا اور مین لیتا تہا کیچڑ دریا سی اور ڈالتا تہا اسکی منہ مین اس خوف سی کہ گہیر لے اسکو رحمت ف یہ حدیث حسن ہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر ان جبرئیل جعل یدس فی فی فرعون الطین خشیۃ ان یقول لا الہ الا اللہ فیرحمہ اللہ او خشیۃ ان یرحمہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جبرئیل دیتا تہا فرعون کے منہ مین مٹی اسی ڈر سے کہ وہ کہہ نہ بیٹہے لا الہ الا اللہ اور گہیر نہ لیوے اسکو رحمت اللہ کی یا فرمایا اس ڈر سی کہ رحمت کرے اسپر اللہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ سورہ یونس ایک دریائی معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف الٰہیہ اس سے سیراب ہین اور طالبان عقاید شتہ اسکی طالب مین اسمین بے آب اسمین صفات الٰہی سے مذکور ہے الوہیت اسکی اور پیدا کرنا زمین و آسمان کا چہہ روز مین اور استوا اسکا عرش پر اور تدبیر امر کے اور نہونا کسیکا شفیع سوا اسکے اور مرجع کل ہونا اسکا اور پہلے پیدا کرنا اسکا عالم کو اور وعدہ اعادہ خلق کا واسطے جزای اعمال کے اور قدرتین اسکی اضات شمس اور نور قمر اور تقدیر منازل قمر کے اور گہٹنا بڑہنا لیل و نہار کا اور پیدا کرنا سموات و ارض کا اور احاطہ اسکے علم کا ہمارے اقوال و اعمال و احوال پر اور مخفی نہونا کسے ذرہ کا اسپر اور مالکیت اسکی انسان زمین پر اور احسان رکہنا اسکا ساتہ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور عقائد ضروریہ سے مذکور ہے وعید نار کی منکرون کے لئے اور وعدہ ہدایت اور جنت و نعیم دائمہ کا صالحون کے لئے اور لکہنا کرام کاتبین کا اعمال بنی آدم کو اور وعدہ حسنی اور زیادت کا محسنون کے لئے اور ہونا قرآن کا منجانب اللہ اور مصدق ہونا اسکا واسطی کتب سابقہ کے اور تفصیل ہونا ہر شی کی اور طلب ایک سورت کے کفار سی مثل اسکے اور عاجز ہونا اسکا اور ایمان لانا بعض کا اسپر اور منکر ہونا بعض کا اور توصیف قرآن کے ساتہ ہونے اسکے موعظت اور شفاء لما فی الصدور اور ہدے اور رحمت اور آنا اسکا ساتہ فضل اور رحمت حق کے اور بہتر ہونا اسکا ان چیزون سے کہ جنہین لوگ جمع کرتے ہین اور مشرکون کے حال سے مذکور ہے عبادت کرنا انکا ایسے چیزونکی جنکے ہاتہ مین نفع و ضرر نہین اور شفعا کہنا انکا اپنے معبودان باطل کو اور عالم دعا کرنا انکا اللہ تعالی سے کشتے ڈوبتی وقت اور نجی اور شرک انکا وقت نجات کے اور رد و بکاری مشرکونکی حشر مین اور انکار کرنا انکے معبودونکا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکونکا کہ رزاق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور ہم شریک کرتا غیرون کو اور اتمام حجت کا انپر اور سوال مشرکون سی کہ کوئی تمہارے معبودون مین ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اسکا کرسکے اور بدلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکون کا اور نفی شرک سے نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادات اور اشراک فی الدعا کی اخیر رکوع مین اور انسانکی شکایت سی مذکور ہے بہت دعا کرنا اسکا مصیبتون مین اور غافل ہونا اسکا راحت مین اور ناشکری اسکی راحت مین جو مصیبت کی بعد حاصل ہوا اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات انکی اور غرق قوم کا اور حالات موسی علیہ السلام سے بعثت انکے اور ہارون کی فرعون کیطرف اور ساحر کہنا اسکا اور پہلانا ساحرونکا اپنے خرافات کو اور علم واسطے بنائی مساجد کے مصریون اور واسطے قایم کرنے نماز کے اور بددعا موسی علیہ السلام کے واسطے سخت ہوجانے قلب فرعون کے اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہونا اسکے ایمان کا اور وعدہ اسکے بدنکے نجات کا اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنیکے بعد اور معلوم ہونا انکو محامد

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اسکے اور فوائد عدیدہ اور مضامین سدیدہ مذکور ہین منجملہ اُنکے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بی ایمان کے اور ہونا رسولون اور مومنون کی نجات کا اللہ تعالیٰ کی ذمہ پر بمقتضی فضل و احسان کے

سورۃ ہود

سورہ ہود

بسم اللہ الرحمن الرحیم عن ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه علی الماء قال احمد قال یزید الماء ای لیس معه شیء ترجمہ ابی رزین سے روایت ہے کہا انہون نے کہ عرض کیا مین نے کہ ای رسول اللہ کہان تہا پروردگار ہمارا اپنے مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے فرمایا آپنے عماء مین تہا کہ اُسکے نیچے بہی کچہہ نہا اور اُسکے اوپر بہی کچہہ نہا اور پیدا کیا اُسنے عرش اپنا پانی پر احمد نے کہا عماء کے معنے یہ ہین کہ اُسکے ساتہ کوئی چیز نہی ف اسیطرح کہتے تہے حماد بن سلمہ اس سند مین کہ روایت ہے وکیع بن حدس سے اور شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم وکیع بن حدس کہتے تہے یہ حدیث حسن ہے عن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ یملی ولم یقل یملی ولم یقل ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرصت دیتا ہے اور کبہی حضرت نے یملی کی جگہہ یہمل فرمایا یہانتک کہ جب پکڑتا ہے اُسکو پہر ہرگز نہین چہوڑتا پہر پڑہی آپنے یہ آیت وکذلک اخذ ربک سے آخر تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا ابو اسامہ نے یزید سے مانند اُسکے اور یملی کا لفظ کہا روایت کیا ہمسے ابراہیم نے انہون نے ابی اسامہ سے انہون نے یزید بن عبد اللہ سے انہون نے اپنی دادا ابی بردہ سے انہون نے ابی موسیٰ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند اور یملی کا لفظ کہا اور شک نہین کیا

سورۃ ہود پوری آیتہ یون ہے وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید یعنے ایسا ہی پکڑنا ہے تیرے رب کا کہ جب پکڑتا ہے کسے گانون والون کو اور وہ ظالم ہوتے ہین تو پکڑ اُسکی دردناک ہے سخت عن عمر بن الخطاب قال لما نزلت هذه الآیة فمنهم شقی وسعید سألت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقلت یا نبی اللہ ففیم نعمل علی شیء قد فرغ منه او علی شیء لم یفرغ منه قال بل علی شیء قد فرغ منه وجرت به الاقلام ولکن کل میسر لما خلق له ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے انہون نے کہا جب اُتری یہ آیت فمنهم شقی وسعید یعنے آدمیون مین بدبخت ہین اور نیک بخت پوچہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مینے ای نبی اللہ کے کس چیز کے موافق عمل کرتے ہین ہم آیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہین کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہین ہوئی فرمایا آپنے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اُس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو گئی ہے مین اُسپر ای عمر لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جسکے لئی وہ پیدا ہوا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد الملک بن عمر کے روایت سے **مفسر** غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اعمال عباد اور اُنکی سعادت اور شقاوت پہلے سے لکہہ چکا ہی اور اُسکی مطابق بندی عمل کرتے ہین مگر سعید کو نیک عمل کے اور شقی کو بد کی توفیق دیجاتی ہے ہر شخص کو وہی بن پڑتا ہے جسکے لئی وہ بنا ہے **شعر** ہر کسے را بہر کاری ساختند ۔ میل او اندر دلش انداختند عن عبد اللہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال انی عالجت امرأة فی اقصی المدینة وانی اصبت منها ما دون ان امسها وانا هذا فاقض فی ما شئت فقال له عمر لقد ستر ک اللہ لو سترت علی نفسک فلم یرد علیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شیئا فانطلق الرجل فاتبعه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رجلا فدعاه فتلا علیه اقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین الی آخر الآیة فقال رجل من القوم هذا له خاصة قال بل للناس کافة ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اُسنی کہ مینے چہوا ایک عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور مینے اُس سے سب کچہہ کیا سوا جماع کے اور مین حاضر ہون آپ جو حکم فرماوین رسجان اللہ کیا ایمان تہا کہ سزا کے قبول کرنیکو حاضر ہے عمر نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈہانپا تہا اگر تو بہی پردہ ڈہانپتا اور حضرت نے اُسی کچہہ جواب دیا اور وہ شخص چلا گیا پہر ایکمرد کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی پیچہے بہیجا اور اُسی بلایا اور اُسپر یہ آیت پڑہی اقم الصلوٰة سے آخر آیت تک یعنے قایم کر نماز کو دونون کنارون پر اور وقتون مین رات کی بیشک نیکیان دور کر دیتی ہین برائیون کو یہ نصیحت ہے یاد رکہنی والون کو پہر ایکمرد نے عرض کی قوم مین سے کہ یہ بشارت اسیکی لئے خاص ہے آپنے فرمایا نہین سبکی لئی ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی سے روایت کیا اعمش نے ابراہیم سے انہون نے ابی معمر سے انہون نے اسود سے انہون نے عبد اللہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور روایت کیا سفیان ثوری نے سماک سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے عبد اللہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

اور روایت ان لوگونکی زیادہ صحیح ہی ثوری کے روایت سے روایت کیا ہمسے محمد بن یحیی نیشاپوری نے انہون نے سفیان ثوری سے انہون نے اعمش سے اور سماک سی ان دونون نے ابراہیم سے انہون نے عبدالرحمن بن یزید سی انہون نے عبداللہ سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنونمین روایت کے ہم سے محمود بن غیلان نے انہون نے فضل بن موسی سے انہون نے سفیان سی انہون نے سماک سی انہون نے ابراہیم سے انہون نے عبدالرحمن بن یزید سی انہون نے عبداللہ بن مسعود سی انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنونمین اور نہین کہا انہون نے اس سند مین یعنے سفیان کے بعد کہ روایت کیا اعمش سے اور سلیمان تیمی نی روایت کیا یہ حدیث ابی عثمان نہدی سے انہون نے ابن مسعود سی انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابن مسعود ان رجلا اصاب من امرأة قبلة حراما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بذلک فانزل اللہ تعالی واقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل الآیة فقال الرجل الی هذه یا رسول اللہ فقال لک ولمن عمل بها من امتی ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایکمرد نے بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تہا اور آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچہا اُسنے کفارہ اسکا پس اتری یہ آیت اقم الصلوة سے آخر تک پہر عرض کی اُس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے تیرے لئی بہی ہے اور جو عمل کرے اسپر میری امت سے یعنے جو نماز پڑہا کرے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** معاذ بن جبل قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا لقی امرأة ولیس بینهما معرفة طلیس یاتی الرجل لی امرأته شیئا الا قد اتی هو الیها الا انه لم یجامعها قال فانزل اللہ اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین وامره ان یتوضا ویصلی قال معاذ فقلت یا رسول اللہ ایهی له خاصة ام للمؤمنین عامة قال بل للمؤمنین عامة ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے انہون نے کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکمرد اور کہنی کہا ای رسول اللہ کے خبر دیجی مجہکو ایک مرد ملا ایک عورت سے اور ان دونو مین حجاز پہچان نہین یعنے نکاح وغیرہ نہین اور نہین کرتا ہے مرد اپنے عورت سے کوئی کام مگر کیا اُسنی اُس اجنبیہ کے شایدے چومنا بوسہ لینا اور سوا اسکے مگر جماع نکیا اُس سے کہا معاذ نے کہ پہر اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اقم الصلوة سے آخر تک پہر حکم کیا آپنے اُسکو کہ وضو کری اور نماز پڑہے معاذ نے عرض کیا کہ ای رسول اللہ کے یہہ بشارت خاص اُسیکو ہے یا سب مومنون کے لئے عام ہے فرمایا آپنے نہین سب مومنون کے لئے عام ہے ف اس حدیث کے اسناد متصل نہین اسلئی کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی کو سماع نہین معاذ بن جبل سے اور معاذ بن جبل نے وفات پائی حضرت عمر کے خلافت مین اور مقتول ہوے حضرت عمر اسی وقت مین کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی چہوٹے سی لڑکے تہی جہہ برس کے اور روایت کیے ہے انہون نے عمر سے اور دیکہا ہے انکو اور روایت کیے شعبہ نے یہہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سی انہون نے صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **عن** ابی الیسر قال اتتنی امرأة تبتاع منی فعلت ان فی البیت تمرا اطیب منه فدخلت معی فی البیت فاهویت الیها فقبلتها فاتیت ابا بکر فذکرت ذلک له فقال استر علی نفسک وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتیت عمر فذکرت ذلک له فقال استر علی نفسک وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم فذکرت ذلک له فقال اخلفت غازیا فی سبیل اللہ فی اهله بمثل هذا حتی تمنی انه لم یکن اسلم الا تلک الساعة حتی ظن انه من اهل النار قال واطرق رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم طویلا حتی اوحی الیه اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین قال ابو الیسر فاتیته فقرأها علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال اصحابه یا رسول اللہ الهذا خاصة ام للناس عامة قال بل للناس عامة ترجمہ ابی الیسر سے روایت ہے کہا انہون نے کہ میرے پاس آئی عورت کہجور لینے کو مین نے کہا کہ اس سے اچہی کہجور گہر مین ہیز سود اخل ہوے وہ میرے گہر مین سو جہکا مین اُسکی طرف اور بوسہ لیا مین نے اُسکا پہر آیا مین ابوبکر کے پاس اور ذکر کیا مین نے اُسکا تب فرمایا انہون نے کہ تو پردہ ڈہانپ اپنا اور توبہ کر اور کسیکو خبر مت کر پہر مجہسے صبر نہو سکا اور مین عمر کے پاس آیا اور مین نے ذکر کیا اسکا اُسنے انہون نے بہی یہی کہا کہ تو پردہ ڈہانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر کسیکو پہر مجہسے صبر نہو سکا اور آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین نے آپسے تب فرمایا آپنے کیا تو نی ایک غازی کے پیچہے جو اللہ کے راہ مین نکلا تہا ایسا کام کیا اُسکے گہر والی کے ساتہ یہانتک کہ آرزو کے اُسنی کہ کاش مین اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اُسنے کہ وہ دوزخ والون سے ہے کہا راوی نے کہ سر جہکا لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی دیر تک یہانتک کہ وحی بہیجی گئی آپکے طرف اقم الصلوة سے آخر آیۃ تک کہا ابو الیسر نے پہر آیا مین آپکے پاس اور پڑہی یہہ آیت سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پہر عرض کی آپکے اصحاب نے کہ ای رسول اللہ کے یہہ بشارت خاص اسیکے لئی ہے یا سب آدمیون کے واسطے فرمایا آپنے

ہیں سب آدمیوں کے واسطی ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہی وکیع وغیرہ نی اور شریک نے روایت کیے یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سی قیس بن ربیع کی روایت کے مانند اور اسباہین ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سی بہی روایت ہے اور ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہی **خاتمہ** سورہ ہود عجیب و غریب سورہ ہے اسمین مقصص ماضیہ سی مذکور ہی قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو انکی قوم سی اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور اسکے فرزند کنعان کا اور ٹہیرنا کشتے کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو انکے اور ہلاک قوم کا عذاب غلیظ سی اور نجات ہود کی اور مومنون کے اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور دعوت انکے اور کونچی کا ٹنا ناقہ کے اور ہلاک قوم کا جبرئیل علیہ السلام کی چنگہاڑ سے اور قصہ ضیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحٰق اور یعقوب کی اور آنا انکا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک قوم کا صبح کے وقت پتہر برسنی سے اور نجات لوط علیہ السلام کے اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا انکا کمال اور میزان کے کم کرنے سی اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا انکا چنگہاڑ سے اور نجات شعیب کے اور مومنون کے اور اسکی سوا اور بہت سی فوائد مذکور ہین **ومن سورۃ یوسف** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم قال ولبثت فی السجن ما لبث یوسف ثم جاءہ الرسول لجبت ثم قرأ فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فاسألہ ما بال النسوۃ اللاتی قطعن ایدیہن قال ورحم اللہ علی لوط ان کان لیأوی الی رکن شدید فما بعث اللہ من بعدہ بنیا الا فی ذروۃ من قومہ

ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بزرگ بیٹی بزرگ کے اور وہ بیٹی بزرگ کے اور وہ بیٹی بزرگ کے یوسف بیٹی یعقوب کے اور وہ بیٹی اسحاق کے اور وہ بیٹی ابراہیم کے ہین ارینے چار پشت تک جنکی نبوت اور شرافت چلی آتی ہو وہ یوسف علیہ السلام ہین) اور فرمایا آپنے اگر مین قید خانہ مین بیتا جتنے یوسف علیہ السلام رہے، اور پہر سے پاس قاصد آتا ہی (بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانی کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تہا تو بیشک مین قبول کرلیتا اسکے بلانی کو پہر پڑہے آپنے یہ آیتہ قال ارجع الی ربک الایہ یعنے کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنی بادشاہ پاس اور پوچہہ اُس سے کہ کیا حال ہے اُن عورتونکا جنہون نے اپنے ہاتہ کاٹ ڈالی اور فرمایا آپنے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط پر کہ وہ آرزو کرتے تہے کہ پناہ پکڑین کسی مضبوط قلعہ مین پہر نہ بہیجا اللہ تعالی نے اُنکے بعد کوئی نبی مگر اُسکے اشراف قوم مین سے یعنے غیر قوم مین کا نبی کسیکی طرف نہ بہیجا ف روایت کیے ہمسے ابوکریب نے انہون نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سی انہون نے محمد بن عمرو سے فضل بن موسی کی حدیث کے مانند یعنے جو اوپر مذکور ہے مگر اسمین یہ کہا ما بعث اللہ بعدہ بنیا الا فی ذروۃ من قومہ یعنے ذروہ کی جگہ ثروہ کہا اور معنی دونون کے ایک ہین محمد بن عمرو نی کہا کہ ثروہ کہتے ہین کثرت اور قوت کے ہین اور یہ فضل بن موسی کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث حسن ہے **خاتمہ** عکرمہ کہتے ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانہ مین رہے کلبی کہتے ہین پانچ برس پہر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپنے چاہا کہ میری امانت بخوبی ثابت ہو جاوے جب نکلون اور جلدی نکی کہ یہ کمال صبر کے بات ہے اور جب بادشاہ نے دیکہا کہ عورتین بہی ملامت کرتے ہین اُنکی دعوت کی اور گوشت کہانیکو چہریان اُنکی ہاتہ مین دین اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ اُنپر نکلین آنہون نے اُنکو دیکہکر اپنے ہاتہ کاٹ لئی اللہ تعالی نے ایسا حسن اُنکو عنایت فرمایا تہا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اُس خالق اکبر کی ایسی ہے اُسکی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالی ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنی جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سی مشرف فرماوی آمین یا احسن الخالقین اور آنحضرت نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالی نے اُنکو بہی صبر جمیل اور ثبات جزیل عنایت فرمایا تہا مگر بڑے لوگونکا اور مہذب شخصونکا یہی قاعدہ ہے کہ دوسرونکو بڑہاتے ہین اور اپنے نفس کو اُنسی کم بتاتی ہین یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگون کو ضرور ہین اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے پہر اُنکے بعد اللہ تعالی نے جو نبی بہیجا اُسکی قوم کے طرف مبعوث کیا کہ اُس کی قوم مددگار رہی اگرچہ اُنکو اللہ تعالی کے مدد کافی ہے اور اللہ تعالی اس سورہ مین فقط اُنکے قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اسمین بڑی عبرت ہے شہوت پرستونکو اور بڑی حکمتین ہین اور ایسی فوائد ہین کہ جنسے دنیا اور دین اصلاح پاوے اور آدمی اگر اس سورہ مبارک مین غور و تامل فرماوی تو فوز دارین پر فائز ہو جاوے اور اسمین حسن سیرت ہے، بادشاہونکی اور نصیحت ہے غلامونکی اور عبرت ہے علما کی اور بیان ہے عورتون کے مکر کا اور صبر ہے اذیت اعدا پر اور حسن تجاوز ہے خطاسی خالدین معدان نے فرمایا ہی کہ سورہ یوسف اور سورہ مریم ایسی ہین کہ جنتی جنت مین اس سے لذت پاوینگی اور عطائی فرمایا ہے کہ سورہ یوسف جو محزون و غمگین سنی اور اسمین تامل فرماوے شاد و خرم ہو جاوے اور تسکین اور راحت پاوے **ومن سورۃ الرعد** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عن ابن عباس قال اقبلت یہود الی

اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا ھُوَ قَالَ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ مُوَکَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَہٗ مَخَارِیْقُ مِنْ نَّارٍ یَسُوْقُ بِھَا السَّحَابَ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ فَقَالُوْا فَمَا ھٰذَا الصَّوْتُ الَّذِیْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُہٗ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَہٗ حَتّٰی یَنْتَھِیَ اِلٰی حَیْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا اَخْبِرْنَا عَمَّ یُرْسَلُ عَلٰی لَقْمِہٖ قَالَ اِسْتَکٰی عِرْقَ النَّسَاءِ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا یُلَائِمُہٗ اِلَّا لَحْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَھَا فَلِذٰلِکَ حَرَّمَھَا قَالُوْا صَدَقْتَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں نے ایک دن یہود صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے کہ اے ابوالقاسم بتاؤ ہمکو رعد کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک فرشتہ ہی فرشتونمین کا مقرر ہے بدلی کے ہانکنے پر اسکی رانمین کوڑے ہین آگ کے ہانکتا ہی اُس سے بدلی کو جہان اللہ چاہتا ہے سو انہون نے عرض کی کہ یہ آواز کسکے ہی جو ہم سنتے ہین فرمایا یہ اسکا جھڑکنا ہے بدلیکو وہ جھڑکتا ہے جبتک نہ پہونچی جہان حکم ہوا ہے کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپنے پھر عرض کی بتائی ہمکو کیا چیز حرام کی تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر فرمایا انہین شکایت ہوئی عرق النسا کے تو نپایا کوئی چیز کہ موافق ہو اُس مرض کے مگر اونٹ کا گوشت اور دودھ یعنے اس سی مرض مین ترقی پائی اسی لئی حرام کیا انہون نے اپنے اوپر کہا یہود نے کہ سچ فرمایا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَنُفَضِّلُ بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِیُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وَنُفَضِّلُ بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ یعنے فضیلت دی بعض میوہ کو بعض پر فرمایا آپنے مراد اس سے بری سو کہی کھجور اور فارسی اور میٹھی اور کھٹی (فارسی ایک قسم کھجور کے ہی) ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے زید بن ابی انیسہ نے اعمش سے اسکی مانند اور سیف بن محمد بھائی ہین عمار بن محمد کے اور عمار اُنسے زیادہ معتبر ہین اور وہ بھائی ہین سفیان ثوری کے خاتمہ اس سورۃ مین آیات قدرت الٰہی سی مذکور ہے آسمانونکا بغیر ستونون کے بلند کرنا اور استوا اُس تخت خانہ کا عرش پر اور کام مین لگانا شمس و قمر کا اور تدبیر کا مونکے اور پہلا نا زمین کا اور پیدا کرنا میخونکا یعنے پہاڑونکا اور نہرونکا اور پیدا کرنا پہلونکا اور رات ودنکا اور زمین کے ٹکڑون کا اور ہونا باغونکا انگور سے اور زرع و نخیل اور اختلاف اُنکے مزونکا باوصف اسکی کہ ایک پانی سی سینچی جاتی ہین اور صفات الٰہی سے علم اُسکا ماضی الارحام پر اور علم غیب و شہادت اور بزرگی اور علو اُسکا اور علم اُسکے اقوال و احوال پر لیل و نہار مین اور سجدہ کرنا آسمان و زمین والونکا اُسکے لئی اور اولوالالباب کے صفات سی مذکور ہے وفائی عہد اور صلہ رحم اور خوف خدا اور خوف عاقبت اور صبر ابتدائے اصلوٰۃ اور انفاق مال اور دفع سیئہ بحسنہ اور وعدہ جنات عدن کا اُنکے لئی اور اسکے سوا اور بہت سی فوائد عمدہ مذکور ہی کہ چیز فوز دارین اور حسن کونمین موقوف ہے

وَمِنْ سُوْرَۃِ اِبْرَاھِیْمَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ عَلَیْہِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ کَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَفَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ ھِیَ الْحَنْظَلَۃُ قَالَ وَکَذٰلِکَ یَقُوْلُ اَبُو الْعَالِیَۃِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہے کہا کوئی لایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا کہ اُسمین تر کھجور ہی تو فرمایا آپنے کہ اس آیہ مبارک مین مثل کلمۃ یعنے مثل کلمہ پاک کے مانند پاک درخت کے ہے کہ جڑ اسکی جمی ہوئی ہے اور شاخین اُسکی آسمان کیطرف ہین دیتا ہے وہ پھل اپنا ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے پاک درخت سے کھجور مراد ہے اور اس آیہ مین مثل کلمۃ یعنے مثال کلمہ ناپاک کے مانند درخت ناپاک کے ہے کہ اکھاڑا گیا ہو زمین سے نہو اسکو قرار مراد درخت ناپاک سی مانند اس کا درخت ہی اور پہونچی یہ روایت ابوالعالیہ کو تو کہا انہون نے کہ سچ فرمایا اور بہت اچھا فرمایا ف روایت کیے ہمسے قتیبہ نے انہون نے ابوبکر بن خُنیس بن النجاب سے انہون نے اپنے باپ سی انہون نے انس بن مالک سے مانند اسکے موقوفا نمین اور مرفوع نہین کیا اسکو کسی نہین ذکر کیا قول ابی العالیہ کا اور یہ صحیح ہے حماد بن سلمہ کے روایت سی اور کئی لوگون نے روایت کیے اسکی مثل موقوفا اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسنے اس روایت کو حماد بن سلمہ کے سوا اور روایت کیے معمر اور حماد بن زید اور کئی لوگون نے اور مرفوع نہین کیا انہون نے روایت کیے ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے انہون نے حماد بن زید سی انہون نے شعیب سے جو بیٹے حجاب کے ہین انہون نے انس بن مالک سے عبداللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حجاب کے حدیث کی مانند اور مرفوع کیا اسکو عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ قَالَ فِی الْقَبْرِ اِذَا قِیْلَ لَہٗ مَنْ رَبُّکَ وَمَا دِیْنُکَ وَمَنْ نَبِیُّکَ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارک کی تفسیر مین فرمایا

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے ثابت رکھتا ہے اللہ تعالے مومنوں کو مضبوط بات پر دنیا کی زندگی مین اور آخرت مین کہ یہہ اُسوقت ہوتا ہے جب پوچھا جاتا ہے (مردی ہے) کہ کون ہے معبود تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَی الصِّرَاطِ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے اس آیتہ مین پوچھا یوم تبدل الارض یعنے جسدن بدل دیجاوینگی زمین اس زمین کے سوا پس عرض کی عائشہ نے کہ ای رسول اللہ کے لوگ اُسوقت کہان ہونگے فرمایا آپنے پل پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے اور سندسی بھی حضرت عائشہ سے خاتمہ سورہ ابراہیم مین خلاصہ حال انبیاء کے دعوت کا اور بی اویان اور گستاخیان قوم کے اور نیبت وخسران ہر جبار وعنید کا اور تمثیل اعمال کفار کے فاکستر کے ساتھ اور تمثیل کلمہ طیبہ کے شجرہ طیبہ کے ساتھ اور کلمہ خبیثہ کے شجرہ خبیثہ کے ساتھ اور ثبوت الوہیت کا بدلیل خلق سمٰوات وارض اور انزال ماء سما اور اخراج ثمرات اور تسخیر فلک وانہار وشمس وقمر ولیل ونہار وعطائی سئولات اور بجید ہونا نعمای الٰہیہ کا اور دعا ابراہیم علیہ السلام کے مکہ معظمہ کے امن کے واسطے اور شکر ابراہیم علیہ السلام کا اسحق واسماعیل کے ولادت پر اور دعا ابراہیم کے اقامت صلوٰۃ اور مغفرت کے لئے اور اسیطرح اور بہت سے فوائد مذکور ہین سُوْرَةُ الْحِجْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّیْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَکَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ یَتَقَدَّمُ حَتّٰی یَکُوْنَ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَا یَرَاهَا وَیَتَاَخَّرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَکَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطَیْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا انہون نے کہ ایک عورت خوبصورت نماز پڑھتے تھی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کہ وہ حسین لوگون مین تھی اور بعضی لوگ آگے جاتے تھی یہانتک کہ پہلے صف مین ہوجاتے تاکہ اُسکو نہ دیکھین اور بعضے لوگ پیچھے رہتے یہانتک کہ پچھلے صف مین ہوجاتی پھر جب رکوع کرتے اپنی بغلون کے نیچے سے جھانکتے اور اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیتہ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ یعنے جان لیا ہمنے تم مین سے اگلی پڑھیجانیوالون کو اور پیچھے ہٹ جانیوالونکو ف روایت کی جعفر بن سلیمان نے یہ حدیث عمرو بن مالک سے انہون نے ابی الجوزاء سے اسکے مانند اور نہین ذکر کیا اُسمین ابن عباس سے روایت کا اور یہ گمان ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہو نوح کی حدیث سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّیْفَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ عَلٰی اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہین ایک دروازہ اُسمین سے اُس شخص کے لئے ہی جو تلوار کھینچے میری امت پر یا فرمایا امت محمد پر رادی کو شک ہے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر مالک بن مغول کے روایت سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْکِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ الحمد جڑ ہے قرآن کی اور جڑ ہے کتاب کے اور سات آیتین ہین کہ پڑھی جاتی ہین یعنے ام القرآن اور ام الکتاب اور سبع مثانی یہہ تینون نام اسی سورہ کے ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرَاةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین اُتاری اللہ نے توراۃ مین نہ انجیل مین کوئی سورت ام القرآن کے مانند اور یہی سات آیتین ہین کہ بار بار پڑھی جاتی ہین یعنے ہر رکعت مین اور یہی سورہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے بٹ چکی ہے میرے اور میرے بندی کے بیچمین اور میرے بندی کے لئے ہے جو مانگے ف روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے عبد العزیز سے جو بیٹے ہین محمد کے انہون نے علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ابی کیطرف اور وہ نماز پڑھتے تھے پھر ذکر کیا مانند اسکے حدیث اور حدیث عبد العزیز کے جو بیٹے ہین محمد کے زیادہ ہی طول مین اور پوری ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبد الحمید بن جعفر کے روایت سے اور ایسی ہے روایت کی کئی لوگون نے علاء بن عبد الرحمن سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم مومن کی فراست یعنے دانائی سے اسلئے کہ وہ دیکھتا ہے اللہ کے نور سے پھر پڑھے آپنے یہ آیت اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ سے آخر تک یعنے اس قرآن مین نشانیان ہین دانا لوگون کو ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور روایت کیے بعض اہل علم نے اس آیتہ کے تفسیر مین کہ متوسمین کے معنے متفرسین ہین یعنے دانا لوگ

عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ لنسألنھم اجمعین عما کانوا یعملون قال عن قول لا الہ الا اللہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا لنسألنھم اجمعین الآیہ قیامت میں ہم ان سے پوچھینگے کہ وہ کیا عمل کرتے تھے فرمایا آپ نے سوال ہوگا لا الہ الا اللہ کے کہنے سے یعنے توحید ف یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو مگر لیث بن ابی سلیم کے روایت سے اور روایت کیا عبداللہ نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے بشر سے انہوں نے انس بن مالک سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اسکو حاتم سورہ شعرا میں قصص ماضیہ کے مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کا اور مہلت طلب کرنا شیطان کا قیامت تک اور قصہ ابراہیم کے مہمانوں کا اور قصہ ہلاک قوم لوط کا اور بہت سی فوائد مذکور ہیں **ومن سورۃ النحل** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظھر بعد الزوال تحسب بمثلھن من صلوۃ السحر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس من شیء الا وھو یسبح اللہ ربک الساعۃ تری اظلۃ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وھم داخرون کذا قرأھا ترجمہ عمر بن خطاب کہتے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت فرض ظہر کے قبل آفتاب ڈھلنے کے بعد گنے جاتی ہیں تہجد کے نماز کے برابر یعنے یہ چار رکعت تہجد کے وقت کی چار رکعت کی برابر ہوتے ہیں اور فرمایا آپ نے کوئی چیز نہیں کہ تسبیح نہ کرتے ہو اللہ کی اسوقت پھر پڑھے آپ نے یہ آیت پوری یتفیؤا ظلالہ سے آخر آیت تک یعنی جھک جاتا ہے سایہ اسکا داہنی اور بائیں سجدہ کرتا ہوا اور وہ ذلیل ہیں یعنے اللہ کے آگے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر علی بن عاصم کے روایت سے **عن** ابی بن کعب قال لما کان یوم احد اصیب من الانصار اربعۃ وستون رجلا ومن المھاجرین ستۃ منھم حمزۃ فمثلوا بھم فقالت الانصار لئن اصبنا منھم یوما مثل ھذا لنربین علیھم قال فلما کان یوم فتح مکۃ فانزل اللہ تعالی وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین قال رجل لا قریش بعد الیوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفوا عن القوم الا اربعۃ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا جب ہوا احد کا دن مصیبت زدہ ہوئے انصار میں سے چھیاسٹھ مرد اور مہاجرین میں سے کہ انمیں میں حمزہ بھی تھے (چچا حضرت کی) اور ناک کان کاٹ لئی مہاجرین کے کافروں نی سو انصار نے کہا اگر ہم انپر قابو پاوینگے کسیدن تو ہم اس کے دونے لوگو مثلہ کرینگے (ناک کان کاٹینگے) کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اتاری اللہ تعالی نی یہ آیت وان عاقبتم سے صابرین تک یعنے اگر بدلا لو تم تو بدلا لو برابر اسکے کہ تکلیف پہونچائی ہے تمکو اور اگر صبر کرو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لئے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہیگا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ روکے رہو (قتل سے) قوم کے مگر چار شخص سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی بن کعب کے روایت سے **خاتمہ** سورہ نحل میں صفات الٰہی سے مذکور ہے ستر نہایہ باریتعالی کے اور قدرتین اسکے فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل وبغال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا لیل و نہار اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان انکا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور اسیطرح کی اور قدرتین اور اکیلا ہونا اسکا الوہیت میں اور جھکنا پرچھائیوں کا اسکے سجدہ کیلئے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور ڈرنا انکا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور قدرتین اسکی انزال مار اور احیاء ارض اور خلق انعام اور لبن اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے اور پیدا کرنا شہد کی مکھی اور وحی کرنا اسکی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اسکے ساتھ اور مالک ہونا اسکا سموات و ارض کے چھپی چیزوں پر اور قدرتین اور انعام اسکے جیسے نکالنا ہمارا ماں کے پیٹوں سے اور عنایت فرمانا آنکھ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا آثاث البیت کا اور متاع کا اصواف و اوبار و اشعار سے انکے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھاٹیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اس تعالی کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذوی القربی کو دینے کا اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنیکا اور نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اس عورت کے کہ سوت کات کر کھولڈالتی تھی اور نہی جھوٹی قسموں سے اور نہی عہد آگے کے بیچنے سے اور امر اعوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہدینے کا جب کفار جبر و اکراہ کریں اور امر اکل حلال اور ادای شکر کا اور حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بحائری خود حرام و حلال ٹھیرا لینے سے اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا اسکا اور امر نبی کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقہیہ ہیں اور سوا اسکے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے متکبر ہونا ان لوگوں کا جو تحت

پر یقین نہین رکھتی اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب اُنکا مومنون کی روح سے اور انتظار کرنا کافرونکا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنی کا اور تمثیل معبودان باطل کے ساتھ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتھ حُر مالک و متصرف کے اور تمثیل معبود باطل کے گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیرہ ذلک **سورۂ بنی اسرائیل** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اسرے بی لقیت موسی قال فنعتہ فاذا رجل قال حسبتہ قال مضطرب الرجل الراس کانہ من رجال شنوءۃ قال ولقیت عیسی قال فنعتہ قال ربعۃ احمر کانہ خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراہیم قال وانا اشبہ ولدہ بہ قال واُتیت باناءین احدھما لبن والاخر فیہ خمر فقیل لی خذایھما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ھدیت للفطرۃ او اصبت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیگئے مجھکو شب معراج مین ملامین موسی علیہ السلام سی کہا راوی نے کہ علیہ بیان کیا آپنے اُنکا راوی کہتا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ فرمایا آپنے موسی علیہ السلام کے بھرے ہوی بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہین شنوہ کی قبیلہ مین کے اور فرمایا کہ ملامین عیسی علیہ السلام سی اور صورت بیان کی آنکی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہین سرخ رنگ گویا کہ ابہی نکلے ہین دیماس یعنے حمام سے اور دیکھا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا آپنے کہ مین اُنکی اولاد مین بہت مشابہ ہون اُنسی اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودہ کا تہا اور دوسرے مین شراب تہی اور کہا مجھسے کہ لی تو اسمین سے جو چاہے سو لی لیا مین نے دودہ اور پیا سو کہا مجھسی کسنے کہ راہ پائی تو نے فطرت کے یا کہا کہ پہونچا تو فطرت کو اور بیشک اگر لیتا تو شراب کو تو گمراہ ہوجاتی امت تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت نی دودہ پسند کیا اُسمین بشارت ہی علم اور کمالات دنیہ کی جو آنکی امت مرحومہ کو حاصل ہونگے اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت مین پہیل جاتی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُتی بالبراق لیلۃ اُسرے بہ مُلجما مُسرجا فاستصعب علیہ فقال لہ جبرئیل ایمحمد تفعل ھذا فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ قال فارفض عرقا ترجمہ انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی براق لایا جس شب کہ معراج ہوئی انکو اور وہ لگام لگا ہوا تہا کاٹھی بندہا ہوا اور اُسنی شوخی کی تب فرمایا جبرئیل نے ہان تو محمد کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے آجتک کوئی تجھپر سوار نہین ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر پسینا ٹپکنے لگا براق کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمین جانتے ہم اُسکو مگر عبد الرزاق کے روایت سے **عن** بُریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتھینا الی بیت المقدس قال جبرئیل باصبعہ فخرق بہ الحجر وشد بہ البراق ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پہونچی ہم بیت المقدس مین یعنے شب معراج مین اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی انگلی سے اور چیر دیا پتھر اور باندہ دیا اُس سے براق **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کذبتنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن اٰیاتہ وانا انظر الیہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھٹلایا مجھکو قریش نے یعنے معراج سے باہین کہڑا ہوا مین حجیم مین اور ظاہر کردیا مجھپر اللہ تعالی نے بیت المقدس کو سو مین اُنکو خبر دینے لگا اُسکی نشانیون سے اور مین خوب اُسی دیکھتا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباہین مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سی بہی روایت ہے **عن** ابن عباس فی قولہ تعالی وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس قال ھی رویا عین اُریھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اُسرے بہ الی بیت المقدس قال والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن قال ھی شجرۃ الزقوم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے وما جعلنا الرویا یعنے نہین دکہایا ہمنے تجھکو جو کچھہ خواب دکہایا مگر لوگون کے جانچنے کو تو مراد اُس سے دیکھنا آنکھہ کا ہے کہ دکہایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رات مین کہ گئے وہ بیت المقدس کو کہا ابن عباس نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے والشجرۃ الملعونۃ یعنے ملعون درخت جسکا مذکور ہے قرآن مین مراد اُس سے زقوم کا درخت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا تشھدہ ملئکۃ اللیل وملئکۃ النھار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیہ کے تفسیر مین فرمایا وقرآن الفجر آخر آیت تک یعنے پڑہنا قرآن کا فجر کو حاضر ہوتا ہے فرمایا آپنے کہ حاضر ہوتے ہین اُسپر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا یہ علی بن مسہر نے اعمش سے انہون نے

ابی صالح سی انہوں نے ابوہریرہ سے اُن دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عَنْ ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ یوم ندعوا کل اناس
باما مھم قال یدعی احدھم فیعطی کتابہ بیمینہ ویمد لہ فی جسمہ ستون ذراعا ویبیض وجھہ ویجعل علی راسہ تاج من لولوء یتلالاء
فینطلق الی اصحابہ فیرونہ من بعد فیقولون اللھم ائتنا وبارک لنا فی ھذا حتی یاتیھم فیقول ابشروا لکل رجل منکم مثل ھذا واما الکافر فیسود وجھہ
ویمد لہ فی جسمہ ستون ذراعا علی صورۃ ادم ویلبس تاجا فیراہ اصحابہ فیقولون نعوذ باللہ من شر ھذا اللھم لا تاتنا قال فیاتیھم فیقول
اللھم اخزہ فیقول ابعد کم اللہ فان لکل رجل منکم مثل ھذا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا یوم ندعوا
کل اناس باما مھم یعنے جسدن بلایا جاویگا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپنے کہ بلایا جاویگا ایک آدمی امین کا یعنے جنتی اور ملیگا نامہ اعمال اُسکا داہنی ہاتھ
میں اور بڑہا دیا جائیگا بدن اُسکا ساٹھ گز اور روشن کیا جائیگا چہرہ اُسکا اور اُسکے سر پر پہنایا جاویگا ایک تاج موتیونکا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائیگا اپنے یارون
کے طرف اور وہ اُسے دور سی دیکھکر کہینگے یا اللہ ایسی ہے نعمتین ہمکو بھی عنایت کر اور اُسمین ہمین برکت دی یہانتک کہ وہ آویگا اور اُنسے کہیگا کہ تمکو خوشخبری
ہو ہر مرد کو تم مین سے ایسا ہی انعام ہے اور کافر کا منہ کالا ہوگا اور اُسکا بدن ساٹھ گز بڑہایا جاویگا جیسے آدم علیہ السلام کا قد و قامت تہا اور پہنایا جاویگا
اُسکو تاج سو دیکھینگے رفیق اُسکے اور کہینگے پناہ ہی اللہ کے اسکی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آوی فرمایا آپنے کہ پھر وہ اُنکے پاس آویگا اور کہینگے وہ کہ یا اللہ اسکو
ذلیل کر اور وہ کہیگا یا اللہ اُنکو مجھ سے دور کر اسلئے کہ ہر ایک کو اُنمین سے عذاب ہے مثل اسکے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن
ہے مترجم اس حدیث مین بڑی بشارت ہی مجتہدان شریعت اور امامان طریقت کو جنکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اُنہون نے خلق اللہ کو اللہ کیطرف
بلایا اور اتباع سنت اور توحید کیطرف دعوت کی اور عباد صالحین نے اُنکی اتباع پر کمر باندہی اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے اُن لوگون کے لئے جنہون نے دین مین
احداث کیا اور بدعتین نکالین اور خلق نے اُنکو پیشوا اور مقتدا قرار دیا اور اپنا متبوع ٹہیرایا عَنْ ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی قولہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وسئل عنھا قال ھی الشفاعۃ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس آیت کی تفسیر مین اور کسنے آپ سے پوچھا عسی ان یبعثک ربک یعنے قریب ہے کہ اُٹہاویگا تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود مین سو فرمایا آپنے مراد اُس سے
شفاعت ہی ف یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعافری داؤد اودی ہین اور وہ چچا ہین عبداللہ بن ادریس کے مترجم مقام محمود کی معنے تعریف کی جگہہ چونکہ
اُس مکان عالی کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل جان کرینگے لہذا اُسکا نام مقام محمود ہوا اور اللہ نے اُسکا وعدہ خاتم النبیین شفیع المذنبین سے فرمایا
ہے کہ آپ اس مقام مین آپ شفاعت اصحاب توحید پر اور کرینگے عَنْ ابن مسعود قال دخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکۃ عام الفتح وحول الکعبۃ ثلاث
مائۃ وستون نصبا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطعنھا بمخصرۃ فی یدہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان
زھوقا وما یبدئ الباطل وما یعید ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ
گڑے تہی کہ اُنکی پرستش ہوتی تہی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارنے لگے اُن پتہرونکو ایک چھڑی سے کہ آپکے ہاتہ مین تہی اور کہتے تہے عبداللہ نے کہا ایک ایک ٹکڑی سے
اور فرماتے تہی آیا حق اور بہاگ گیا باطل باطل بڑا بہگوڑا ہے آیا حق اور نہین شروع ہوگا اب باطل اور نہ لوٹکر آویگا ف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور
اسباط مین روایت ہے ابن عمر سے بھی عَنْ ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثم امر بالھجرۃ فانزلت علیہ وقل رب ادخلنی مدخل
صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین تہے
پہر حکم ہوا آپکو ہجرت کا اور اُتری آپ پر یہ آیت وقل رب ادخلنی سے آخر تک یعنی کہہ تو اے میرے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام مین اور نکال مجھکو بزرگی سے اور
ٹہیرا دے میرے لئے قوی مددگار ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ ابن عباس قال قالت قریش لیھود اعطونا شیئا نسال عنہ ھذا الرجل فقال سئلوہ
عن الروح فان اوتوہ عن الروح فانزل اللہ تعالیٰ ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا قالوا اوتینا علما کثیرا اوتینا
التوریۃ ومن اوتی التوریۃ فقد اوتی خیرا کثیرا فانزلت قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الی اخر الایۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہا کہ

کہ قریش نے یہود سے فرانس کے کہ ہمکو ایسی چیز بتائی کہ ہم اس شخص سے حضرت سے پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت روح کی سو اتاری اللہ تعالیٰ یہ آیۃ یسئلونک عن الروح سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمکو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہمکو بڑا علم ملا ہے ہمکو توراۃ ملی ہے اور جسکو توراۃ ملی اسکو بڑی خیر ملے سو اسپر اتاری اللہ تعالیٰ یہ آیت قل لو کان البحر مداداً سے آخر آیت تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے غریب ہے پوری آیۃ یوں ہے قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مدداً یعنے کہہ تو اگر ہو دریا سیاہی میرے رب کے باتیں لکھنے کے لئے البتہ تمام ہو جاوے دریا اس سے پہلے کہ تمام ہوں باتیں میرے رب کے اگرچہ لاویں برابر دریا کے اور ع عن عبد اللہ قال کنت اشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرث بالمدینۃ وھو یتوکأ علی عسیب معہ فمر بنفر من الیھود فقال بعضھم لو سألتموہ فقال بعضھم لا تسألوہ فانہ یسمعکم ما تکرھون فقالوا یا ابا القاسم حدثنا عن الروح فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ورفع رأسہ الی السماء فعرفت انہ یوحی الیہ حتی صعد الوحی ثم قال الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپ ایک لکڑی پر کھجور کے ٹیکا دیتے تھے سو گذری آپ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا انکے بعض نے کاٹھ کے تم انسے کچھ سوال کرو تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اسلئے کہ وہ تمکو جواب سناوینگی کہ تمہیں برا لگیگا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اے ابو القاسم بیان کر دو تم ہمسے حقیقت روح کے سو کھڑے رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہانتک کہ وحی کے آثار آپ پر ظاہر ہوئی پھر فرمایا آپنے الروح من امر ربی یعنے روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمکو نہیں ملا ہے مگر تھوڑا علم ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ع عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیامۃ ثلاثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوھھم قیل یا رسول اللہ وکیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم اما انھم یتقون بوجوھھم کل حدب وشوکۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لائی جاوینگی لوگ تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کہنے لگے کہا یا رسول اللہ مونہہ پر کیونکر چلینگے آپنے فرمایا جسنے پیروں پر چلایا ہے وہ مونہہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنی مونہہ ہی سے بلندی اور کانٹے سے بچکر چلینگے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی وہیب نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں کچھ مضمون ع عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم محشورون رکبانا ومشاۃ وتجرون علی وجوھکم ترجمہ بہز مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر میں آوگے پیادہ اور سوار اور گھسیٹے جاوینگے بعض تم میں کے اپنے مونہوں پر ف یہ حدیث حسن ہے ع عن صفوان بن عسال المرادی ان یھودیین قال احدھما لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی نسألہ قال لا تقل لہ نبی فانہ ان یسمعھا تقول نبی کانت لہ اربعۃ اعین فاتیا النبی فسألاہ عن قول اللہ تعالی ولقد اٰتینا موسی تسع اٰیات بینات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تسرقوا ولا تسحروا ولا تمشوا ببری الی سلطان فیقتلہ ولا تأکلوا الربا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تفروا من الزحف شک شعبۃ وعلیکم الیھود خاصۃ الا تعتدوا فی السبت فقبلا یدیہ ورجلیہ وقالا نشھد انک نبی قال فما یمنعکما ان تسلما قالا ان داود دعا اللہ ان لا یزال فی ذریتہ نبی وانا نخاف ان اسلمنا ان تقتلنا الیھود ترجمہ صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کیطرف کچھ پوچھیں اسنے کہا انکو نبی نہ کہو اگر وہ سنینگے کہ تو انکو نبی کہتا ہے تو انکی چار آنکھیں ہو جاوینگی یعنے بہت خوش ہونگے پھر وہ دونوں آپکے پاس آئی اور اس آیت کی تفسیر پوچھی ولقد اٰتینا موسی تسع اٰیات بینات یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دیں ہمنے موسی کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپنے فرمایا کہ شریک نکرو اللہ کے ساتھ کسیکو اور نہ قتل کرو اس جاندار کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری نہ کرو اور جادو مت کرو اور نہ لیجاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسکو قتل کرے یعنی تہمت خون کی

لگ کر اور مت کہہ اوسود اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورتوں کو اور نہ بھاگو جہاد سے اور شعبہ کو شک ہے کہ نوبن بات یہی تھی کہ فرمایا آپ نے اور تفسیر اسی سے خاصہ منسوخ ہے کہ زیادتی کرو تم ہفتہ کے دن سو چومنے لگی وہ دونوں ہاتھ پیر آنحضرت کی اور کہا گواہی دیتی ہیں ہم کہ بیشک تم نبی ہو آپ نے فرمایا کہ پھر کیا چیز مانع ہے تمکو اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہرگز نہ ہو انکی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم یہ بھی ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود ہمیں مار ڈالیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عباس ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت بمكة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع صوته بالقرآن سبه المشركون ومن انزله ومن جاء به فانزل الله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها عن اصحابك بان تسمعهم حتى يأخذوا عنك القرآن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت بها یعنے مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے سے پڑھ یہ آیت مکہ میں اتری ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آواز بلند سے قرآن پڑھتے گالیاں دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جنہی نے اسے اتارا اور جو لایا اسکو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ سنے اور اسکی اتارنیوالی کو گالیاں دیویں اور مت آہستہ پڑھو تا کہ صحابہ نہ سنیں ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہارے زبان سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عباس فی قوله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا قال نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف بمكة وكان اذا صلى باصحابه رفع صوته بالقرآن فكان المشركون اذا سمعوا شتموا القرآن ومن جاء به فقال الله تعالى لنبيه ولا تجهر بصلوتك اى بقرأتك فيسمع المشركون فيسبوا القرآن ولا تخافت بها عن اصحابك وابتغ بين ذلك سبيلا ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ آیت ولا تجهر بصلوتك الایه + یعنے پکار کر مت پڑھ تو نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لے اسکے بیچ کے راہ مکہ میں اتری اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چھپے ہوئے تھے اور جب آپ یاروں کو لیکے ساتھ نماز پڑھتے قرآن آواز بلند سے پڑھتے اور مشرک گالیاں دیتے قرآن کو جب سنتے اور جنہی اتارا اور جو لایا اسکو (یعنے خدا و جبرئیل کو) تب اللہ تعالے نے اپنے نبی سے فرمایا ولا تجهر بصلوتك یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو یعنے قرآن کو کہ مشرک سنکر قرآن کو گالیاں دینے لگیں اور ایسے چپکے سے بھی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب نہ سنیں اور اسکے درمیان کی راہ اختیار کر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ذر بن حبيش قال قلت لحذيفة ابن اليمان اصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيت المقدس قال لا قلت بلى قال انت تقول ذلك يا اصلع لم تقول ذلك قلت بـ القرآن يعنى وبينك القرآن فقال حذيفة من اجتج بالقرآن فقد افلح قال سفيان يقول قد احتج وربما قال قد افلح فقال سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى قال افتراه صلى فيه قلت لا قال لو صلى فيه لكتبت عليكم الصلوة فيه كما كتبت الصلوة فى المسجد الحرام قال حذيفة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بدابة طويلة الظهر ممدودة هكذا خطوه مد بصره فما زال الظهر البراق حتى رأيا الجنة والنار ووعدا الآخرة اجمع ثم رجعا عودهما على بدئهما قال ويحدثون انه ربط لما يفر منه وانما سخره له عالم الغيب والشهادة ترجمہ ذر بن حبیش سے روایت ہے کہا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے کہ کیا نماز پڑھے ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بیشک پڑھی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجی کیا دلیل ہے تیرے جس سے تو یہ دعوی کرتا ہے میں نے کہا دلیل میرے قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جسنے دلیل پکڑی تو مراد کو پہونچا سفیان کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے شیخ مضر نے کہا کہ جسنے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت میں غالب آیا اور کبھی کہا کہ مراد کو پہونچا پھر کہا ذر بن حبیش نے کہ پڑھی ہیں نے یہ آیت سبحان الذی اسرے یعنے پاک ہے وہ پروردگار کہ لیگیا رات ہی رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصے تک کہا حذیفہ نے کہ پھر مانا ہی تو اس آیت میں کہ نماز پڑھے آپ نے بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو تمپر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد الحرام میں نماز فرض ہے پھر حذیفہ نے لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور (یعنے براق) لمبے پیٹھ والا قدم اسکا وہاں پڑتا جہاں نظر پہونچتی پھر ہم اترے (یعنے جبرئیل اور آپ) براق کے پیٹھ پر سے یہانتک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور آخر کیے وعدہ کی چیزیں سب پھر لوٹے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اسکو باندھ دیا تھا (یعنے بیت المقدس میں) کیا ضرورت تھی اسکے باندھنے کی کیا وہ بھاگ جاتا اسکو تو عالم الغیب والشہادۃ نے آنحضرت کے لئے مسخر کر دیا تھا ف

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی معتبر جم حذیفہ نی انکار کیا ہی بیت المقدس مین حضرت کے نماز پڑہنے کا اور براق کے باندہنی کا بیہقی نے کہا ہی کہ چونکہ اثبات ان دونو کا اور رواہ کرتے ہین اور مثبت کو نافی پر تقدم ہی یعنے جو روایت کرتا ہے کہ حضرت نے وہان نماز پڑہے اور براق باندہا اُسکے پاس اک شی کا علم زیادہ ہے اور قول اُسکا قابل قبول ہے رہا حذیفہ نی جو کہا کہ اگر آپ وہان نماز پڑہتے تو ہمپر نماز وہانکی فرض ہوجاتی اگر اس سے فرضیت مراد ہی تو یہہ ملازم صحیح نہین اور اگر تشریع مراد ہی تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شدرحال کے اور وہان نماز کی ادا کی فضیلت مین جو وارد ہوئی ہے اُسکی مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہی انتہی عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَیَفْزَعُ النَّاسُ ثَلٰثَ فَزَعَاتٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُھْبِطْتُ مِنْہُ اِلَی الْاَرْضِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ دَعَوْتُ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ دَعْوَۃً فَاُھْلِکُوْا وَلٰکِنِ ائْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ کَذَبْتُ ثَلٰثَ کَذَبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْھَا کَذْبَۃٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِھَا عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ عَبْدٌ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَنْطَلِقُ مَعَھُمْ قَالَ بْنُ جُدْعَانَ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَۃِ بَابِ الْجَنَّۃِ فَاَقْعَقِعُھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیُقَالُ مُحَمَّدٌ فَیَفْتَحُوْنَ لِیْ وَیُرَحِّبُوْنَ بِیْ فَیَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَیُلْھِمُنِیَ اللّٰہُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَیُقَالُ لِیْ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ یُسْمَعْ لِقَوْلِکَ وَھُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ سُفْیٰنُ لَیْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا ھٰذِہِ الْکَلِمَۃُ وَاٰخُذُ بِحَلْقَۃِ بَابِ الْجَنَّۃِ فَاَقْعَقِعُھَا رَوَاہُ جَمِیْعًا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین سردار ہون تمام اولاد آدم کا قیامت کی دن اور اسمین کچہہ فخر نہین اور میرے ہاتہہ مین ہوگا نیزہ حمد کا اور اسمین کچہہ فخر نہین اور کوئی نبی نہوگا اُسدن آدم اور اور نبی اُن کے سوا سب میرے ہی نیزے کی نیچے ہونگے اور پہلے میرے ہی لئی زمین شق ہوگی (یعنے بعث کے وقت) اور اسمین کچہہ فخر نہین فرمایا آپنے اور تین بار لوگ بہت گہبرائینگے پہر آئینگے آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ ہمارے باپ ہین سو سفارش کیجئی ہمارے اپنے رب کے پاس وہ کہینگے مجھسے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اُتارا گیا مین اُسکے سبب سے زمین پر لیکن تم نوح کی پاس جاؤ پہر نوح کے پاس آوینگے وہ کہینگے مین نے ساری زمین والون کے لئی بددعا کی اور وہ ہلاک ہوگئے لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر وہ ابراہیم کے پاس جائینگے اور وہ کہینگے مین نے تین جہوٹ بولی ہین پہر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہوٹ نہین بولا اُنہون نی مگر مقصود تہی اُس سے تائید دین کے پہر فرمائینگے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسی علیہ السلام کے پاس اور وہ آئینگے موسی علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مین نے ایک شخص کو بقصور مارڈالا ہے ولیکن تم جاؤ عیسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے سب لوگ عیسے علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مجھے اللہ تعالے کے سوا لوگون نے معبود بنایا تہا ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا آپنے پہر سب لوگ میرے پاس آئینگے سو مین اُنکے ساتہ جاؤنگا (دربار الٰہی مین) ابن جدعان جو راوی حدیث ہین اُنہون نے کہا کہ انس نے کہا ہے مین گویا کہ دیکہہ رہا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ فرماتے تہے کہ پکڑے کہڑا ہونگا مین جنت کا دروازہ اور کہٹکہٹاؤنگا اُسکو سو اندر سے کوئی پوچہیگا کون ہے لوگ کہینگے کہ محمد آئین ہین آو بہلت کرینگے میرے اور مجھے مرحبا کہینگے پہر مین سجدے مین گر پڑونگا شکر کے لئی سو سکہاوینگا مجھے اللہ تعالے حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر اُٹہا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیرے بات سنی جائیگی اور وہ مقام (جہان یہ باتین ہونگی) مقام محمود ہے کہ جسکا وعدہ اللہ نے اس آیۃ مین فرمایا عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ الآیۃ یعنے قریب ہے کہ اُٹہاوینگا تجھی اللہ تعالے مقام محمود مین سفیان نے کہا کہ اس روایت مین انس سے یہہ مروی ہے کہ فرمایا آپنے پکڑونگا مین دروازہ جنت کا اور اسی کہٹکہٹاؤنگا ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث ابی نضرہ سی انہون نی ابن عباس سے پوری حدیث معتبر جم اس حدیث مین بہ تفصیل مذکور ہوا کہ شفاعت بغیر اذن الٰہی نہوگی اور جو جہال اپنی جہالت سی اہل حق کو تہمت لگاتی ہین انکار شفاعت کے محض غلط ہی تابع حدیث کب اُسکا منکر ہوسکتا ہے خاتمہ سورہ بنی اسرائیل مین بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہی دو بار غالب آنا اُنکا مین اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سنحاریب کا اہل نینوی سی یا جالوت جزری کا اُنپر اور وعدہ رحمت کا اُنسے اور وعید تباہی کے بصورت ارتکاب جرائم اور خطا

ہونا نوح علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرت کے اسرار کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رویائی رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور خباثتین شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اسکا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مومنون کو اور مذکر ہونا اسکا اور حجاب ہو جانا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا انکے دلون اور کانون پر اور بھاگ جانا منکرون کا توحید قرآن سے اور سعادت رحمت مومنون کے لئے اور خسران ظالمون کے لئے نزول قرآن مین اور عاجز ہونا جن و انس کا اسکے مقابلہ سے اور مثل کا ہونا قرآن مین اور اترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن آسانی قرارت کے لئے اور سجدہ مین گر پڑنا اہل علم کا اسی سے اور خاشع ہونا انکا اور ادا مرد کی سے امر ادای حقوق ذوی القربیٰ اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نہی اسراف و تبذیر سے اور امر نرم بات کہنی کا اقربا اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنیکی اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کھانے سے اور امر وفای عہد کا اور وفای کیل و میزان کا اور نہی اتباع سے طور فاسدہ کے اور آواز کا مسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور مین اور امر نرم بات کرنیکا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل تک اور امر قرارت قرآن کا وقت فجر کے اور امر نبی کو اس دعا پڑھنے کا رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ الآیۃ اور امر توسط کا سر و جہر مین وقت قرارت قرآن اور امور آخرت سے ذکر احتمال امونکا اور مذمت طالب دنیا کے اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیونکا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہون پر اندھے بہرے ہو کر اور اسیطرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ عجلت انسانکی اور طلب کرنا اسکا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تک رسول نہ آوے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اسکے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہین اور انپر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سموات و ارض اور ہر شی کی اور مسخور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال انکا اور تفضیل بعض انبیاء کے بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی اور غافل ہو جانا مشرکونکا اپنے معبودون سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہو جانا اور کرامت بنی آدم کے اور سوار کئے پھرنا اسکا بر و بحر مین اور فضیلت اسکی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کے راحت اور تکلیف مین اور یوجھنا لوگونکا روح کی حقیقت کو اور فرمایش کافرونکی رسول سے بہرین جاری کرنیکی اور باغونکی وغیرہ ذالک اور جواب اسکا

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

سورۃ کہف مکی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسٰى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى اَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ اِحْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ مُوْسٰى حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اِذَا اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَاَنَّ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُخْبِرَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيٰوةِ لَا يُصِيْبُ مَاءُهَا مَيِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قَطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ

شیٔ حتی احدث لک منہ ذکرا قال نعم فانطلق الخضر وموسی یمشیان علی ساحل البحر فمرت بھما سفینۃ فکلموھم ان یحملوھما فعرفوا الخضر فحملوھما بغیر نول فعمد الخضر الی لوح من الواح السفینۃ فنزعہ فقال لہ موسی قوم حملونا بغیر نول عمدت الی سفینتھم فخرقتھا لتغرق اھلھا لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرا ثم خرجا من السفینۃ فبینما ھما یمشیان علی الساحل واذا الغلام یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسہ فاقلعہ بیدہ فقتلہ فقال لہ موسی اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا قال وھذہ اشد من الاولی قال ان سألتک عن شیٔ بعدھا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرا فانطلقا حتی اذا اتیا اھل قریۃ استطعما اھلھا فابوا ان یضیفوھما فوجدا فیھا جدارا یریدان ینقض یقول مائل فقال الخضر بیدہ ھکذا فاقامہ فقال لہ موسی قوم اتینا ھم فلم یضیفونا لو شئت لاتخذت علیہ اجرا قال ھذا فراق بینی وبینک سأنبئک بتاویل ما لم تستطع علیہ صبرا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ موسی لوددنا انہ کان صبر حتی یقص علینا من اخبارھما قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاولی کانت من موسی نسیانا قال وجاء عصفور حتی وقع علی حرف السفینۃ ثم نقر فی البحر فقال لہ الخضر ما نقص علمی وعلمک من علم اللہ الا مثل ما نقص ھذا العصفور من البحر قال سعید بن جبیر وکان یعنی ابن عباس یقرأ وکان امامھم ملک یأخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا وکان یقرأ واما الغلام فکان کافرا،

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے کہا ابن عباس سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسی بنی اسرائیل والے وہ موسی نہیں ہیں جنکا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباس نے کہا کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب سے سنا ہے سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے موسی علیہ السلام ایکدن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل میں سو کسیکو پوچھا انسے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسی نے کہ میں سو عتاب کیا اللہ تعالی نے اوسپر کہ یہ کیوں نکہا کہ اللہ ہی جانتا ہے سو وحی کی اللہ تعالی نے انکیطرف کہ ایک بندہ میرے بندوں میں سے ہے جہاں دو دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھسے زیادہ علم رکھتا ہے موسی نے عرض کی کہ ای رب میں کیونکر اوس تک پہونچوں سو فرمایا اللہ تعالی نے لیلو ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر جہاں وہ کھو جاوے وہ اوسی جگہہ ملیگا پھر موسی چلی اور انکے ساتھ انکے خادم یوشع بن نون بھی چلی اور رکھہ لی موسی نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں سو چلے جاتے تھے رفیق آنکی اور وہ یہانتک کہ پہونچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئی اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکلکر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالی نے پانیکو اوسکی چلنے کے جگہہ میں روک دیا پہنچے سے یہانتک کہ ایک طاق سا بنگیا اور اوسکا رستہ دیسا رہا اور موسی علیہ السلام اور انکے رفیق کے لئے ایک شب کے چیز ہو گئی اور دونوں ہانسی اوٹھکر چلے باقی دن اور رات تک اور بھولگئی رفیق موسی کے کہ خبر دی اوسکو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسی نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتا لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی کہا راوی نے کہ نہیں تھکی موسی مگر جبکہ آگے بڑھگئی مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھئے آپ جب ٹھیری تھے ہم پتھر پر تو میں بھولگیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں اوسکا ذکر کروں اوسی اور اوسنی اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسی نے کہا اوسکو تو ہم ڈھونڈھتے تھے پھر چلے اپنی الٹی پاؤں کہا راوی نے ڈھونڈھتے تھے اپنے قدموں کے نشانکو تا کہ اوسی جگہ لوٹکر پہونچیں سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اوسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہونچتا ہی پانی اوسکا فورا زندہ ہو جاتا ہے اور اوس مچھلی سے کچھہ کہا ہی چلے تھے پھر جب اوسپر پانی ٹپکا وہ زندہ ہو گئی غرض الٹے پانوں چلے یہانتک کہ اوس پتھر تک پہونچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا مونہہ چادر سے ڈھانپے ہوئے ہی موسی علیہ السلام نے اوسکو سلام کہا تو اونہوں نے کہا تمہارے اس ملک میں سلام کہاں ہے تو کہا اونہوں نے کہ میں موسی ہوں کہا خضر نے کہ موسی بنی اسرائیل کے کہا ہاں کہا ای موسی تمکو ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ اللہ نے سکھایا ہے تمکو اور میں نہیں جانتا اوسکو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے سکھایا ہے اللہ تعالی نے کہ نہیں جانتے تم اوسکو سو موسی نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے سکھاؤ اوسمیں سے کہ جو سکھائی ہے تمکو اللہ نے کام کی بات خضر نے کہا تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے تم ایسی بات پر جسکی تمکو خبر نہیں موسی نے کہا اللہ چاہیگا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نکرونگا کسی بات میں خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہا چاہتے ہو تو مجھسے کوئی خبر نہ پوچھنا جبتک میں خود بیان نکروں موسی نے کہا اچھا پھر خضر اور موسی چلے دریا کے کنارے پر اور انکے پاس ایک کشتی گذری اور اون دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھا لو پھر پہچان لیا اونہوں نے خضر کو اور چڑھا لیا اونہوں نے اون دونوں کو بغیر کرایہ کے سو خضر نے ایک تختہ اوس کشتی کا توڑ ڈالا پس

پس موسیٰ نے کہا ان لوگون نے ہمکو بغیر کرایہ کے چڑہایا اور تمنے انکی کشتی توڑ ڈالی کہ اُسکے لوگ ڈوب جاوین یہہ تو بڑا کام کیا تمنے خضر نے کہا مین تمسے پہلی ہی کہہ چکا تہا کہ تم میرے ساتہ صبر نکر سکوگے موسیٰ نے کہا خیر تم مجھپر الزام نرکھو جسکو مین بہول گیا اور میرے کام مین مشکل مت ڈالو پہر دونون کشتی سے نکلے اور کنارہی دریا کی چلے جاتے تہے کہ ایک لڑکا لڑکون مین کہیل رہا تہا سو خضر نے اُسکا سر پکڑا اور اُکہاڑ لیا اپنے ہاتہ سے اور وہ مرگیا موسیٰ نے کہا کہ تمنے ایک بیقصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے یہہ بہت بُرا کام کیا خضر نے کہا مین تو تم سے پہلے ہی کہہ چکا تہا کہ تم میرے ساتہ صبر نہ کر سکوگے راوی نے کہا کہ یہ بات (یعنے بی قصور خون کرنا) پہلی بات سے بہی زیادہ تعجب کے تہے موسیٰ نے کہا اگر مین اب کچہہ پوچہون اسکے بعد تو تم مجھے اپنے ساتہ نر رہنے دینا میرا عذر اب پورا ہو چکا (یعنے اب عذر نکرونگا) پہر دونون چلے یہانتک کہ ایک گاؤن مین پہونچے اور وہانکے لوگون سے ضیافت طلب کی سو اُنہون نے انکی ضیافت سے انکار کیا اور کچہہ نہ کہلایا اور اُسمین ایک دیوار دیکہی کہ وہ گری پڑتی تہی راوی کہتا ہے کہ وہ جہکی ہوگئی تہی سو خضر نے ہاتہ سے اشارہ کر دیا کہ وہ سیدہی ہوگئی موسیٰ نے کہا ایسے لوگ ہین کہ ہم انکے پاس اُترے اور انہون نے ہماری ضیافت تک نکی اور نہ کہانا کہلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر اُنسے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر نے کہا لو اب میرے تمہاری جدائی کا وقت ہے مین ان سب باتون کے حقیقت بتا دیتا ہون جسپر تم صبر نکر سکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسیٰ پر ہم چاہتے تہے کہ وہ ذرا اور صبر کرتے کہ اُنکی عجیب و غریب خبرین ہم سُنتے کہا راوی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا سوال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سہوا کیا اور فرمایا آپنے کہ ایک چڑیا آئی کشتی کے کنارے پر اور اُسنے اپنی چونچ ڈبوئی دریا مین سو خضر نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم مین سے کچہہ نہین گہٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گہٹایا ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس اس آیت کو یون پڑہتے تہے وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا اور پڑہتے تہے وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یہ ابو اسحاق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے ابی بن کعب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے زہری نے عبید اللہ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے ابی بن کعب سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابو مراجم سمرقندی نے کہا کہ مین نے حج کیا تہا اسی نیت سے کہ مین سفیان سے یہ حدیث سنون کہ وہ اُسمین ایک چیز بیان کرتے تہے یہانتک کہ سُنا مین نے اُنکو کہتے تہے کہ روایت بیان کی ہمسے عمرو بن دینار نے اور مین سنا کرتا تہا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہین کیا اُنہون نے اُسکا تو مجہے اس قصہ مین بڑی فضیلت سے علم کے اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے مین شرم نچاہیئے اور اُسکے لئے سفر اور طے منازل ضرور ہے اور اطاعت استاد کہ موجب مزید علم ہے اور عصیان اُسکا موجب حرمان اور یہ بہی جاننا چاہیئے کہ اگر استاد یا پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ کیطرح ضرور اُس سے دریافت کرلے اور ہرگز نہ شرماوے اور اسی بیمروتی اور بی ادبی نے تو بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اُسکا علم بجا رہنے اور معلومات بعید ترجمہ ابی بن کعب عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس لڑکیکو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تہا وہ کافر پیدا ہوا تہا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے عن ابوہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضر اسلئے اُنکا نام ہوا کہ وہ بیٹہے خشک زمین پر جسپر گہاس نہی تہی پہر وہ اُنکے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری کو کہتے ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن ابی رافع عن حدیث ابی ہریرۃ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُوْنَهٗ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرُقُوْنَهٗ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهٗ غَدًا قَالَ فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَشَدِّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهٗ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهٗ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَآءِ قُوَّةً وَعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِيْ اَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ ترجمہ ابی ہریرہ سے دیوار سکندر کے باب مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج اُسے روز کہودتے ہین یہانتک کہ قریب ہٹنے کے ہوجاتی ہے پہر کہتا ہے جو اُنپر حاکم ہے کہ پہر چلو کل اسکو گراوینگے فرمایا اپنے کہ اللہ تعالیٰ اُسی پہر اول روز سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے یہانتک کہ جب اُنکا وقت آجائیگا

اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ انکو لوگوں پر نکالی کہیگا حاکم انکا کہ پھر حیلوکل اسی توڑ لینگے اگر چاہیگا اللہ تعالے اور انشاء اللہ کہیگا فرمایا آپنے پھر دوسرے روز لوٹ کر آوینگے اور اللہ کا وعدہ ویسا ہی ناقص پاوینگے جتنا اول توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالینگے اسمین اور نکل پڑینگے لوگون پر اور سب پانیونکا پانی پی ڈالینگے اور لوگ انسی بھاگینگے پھر وہ آسمانکیطرف تیر پھینکینگے اور انپر کریگا تیر خونمین ڈوبا ہوا سو بولینگے کر دبا لیا ہم نے زمین والونکو اور چڑھائی کی آسمان والی یعنے خداوند تعالی پر کہینگے یہ اپنی دلکی سختی اور غرور سی سو بھیجیگا انپر اللہ تعالے ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا انکی گردنونمین اور وہ سب مر جائینگے فرمایا آپنے قسم ہی اس پروردگار کے کہ جان محمد کے اسکے ہاتھ مین ہے کہ زمین کے جانور انکا گوشت کہا کہا کر موٹے ہو جائینگے اور مٹکے پھرینگے اور شکر کرینگے بخوبی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسطرح نہین جانتے اسکو مگر اسی سند سی مترجم یاجوج ماجوج دونون اعجمی نام سے مشتق ہین اوجیج کے معنے ضوا در شر اور اسکا سبب کثرت اور شدت انکے کے سبب سے ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کے اولاد سی ہین ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہین ترک مین سے اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج وماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہان سد طیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا اور حذیفہ سی مرفوعا مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہین اور ماجوج ایک گروہ ہین اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے نہین مرتا انمین سے کوئی جب تک نہ دیکھ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتیار باندھنے کے اور وہ تین قسم ہین ایک قسم درخت صنوبر کے مانند ہین کہ طول انکا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ انمین سے ایسا ہے کہ عرض وطول انکا برابر ہے اکیسو بیس گز ہے قد انکا اور کوئی پہاڑ اور لوہا انکی برابری نہین کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اوڑھتا ہے نہین پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور کتے کو مگر کہا جاتا ہے اور جو انمین سے مرجاتا ہے اوسی کو کہا جاتے ہین جب وہ نکلینگے سر انکے شام مین ہوگا اور ساقہ انکا خراسان مین پی جاوینگے وہ نہر بن مشرق کے اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا غرض خروج انکا ایک بڑی نشانیون سے ہے قیامت کے عن ابی سعید بن ابی فضالۃ الانصاری وکان من الصحابۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا جمع اللہ الناس لیوم القیمۃ لیوم لا ریب فیہ نادی منادٍ من کان اشرک فی عمل عملہ للہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک ترجمہ ابی سعید بن ابی فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہین سنا انہون نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جبکہ اللہ تعالے جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن کہ جسمین شک نہین پکاریگا ایک پکارنیوالا کہ جسنے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل مین کسیکو کہ کیا ہو اسکو اللہ کے واسطے تو چاہئے کہ مانگے وہ ثواب اسکا اللہ کے سوا اسی شریک سے اسلئے کہ اللہ تعالی سب شریکون سی برابر ہے بہ نسبت اور شریکون کے شرک سے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن بکر کے روایت سے عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وکان تحتہ کنز لہما قال ذہب وفضۃ ترجمہ ابی الدرداء کی روایت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وکان تحتہ کنز لہما یعنے اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے بنائی تھی خزانہ تھا اُن یتیمون کا فرمایا آپنے سونا اور چاندی کا ف روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہون نے صفوان بن صالح سی انہون نے ولید بن مسلم سے انہون نے یزید بن یوسف صنعانی سے انہون نے یزید بن یزید جابر سی انہون نے مکحول سے اسی اسناد سی مانند اسکے خاتمہ سورہ کہف مین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیونکا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسی اور خضر علیہما السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر حکم انشاء اللہ کہنی کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر بنی کو ذکر ان خدا کے ساتھ رہنی کا اور نواہی سے نہی اطاعت سی غافلون کے اور احوال آخرت سی وعید نار کے ظالمون کے لئے اور بیان دوزخ کی پردون کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مومنین صالحین کے لئے اور تیسیر کرنا پہاڑونکا اور سرابا بنا دینکا اور خطاب عتاب اور تقسیم نامہ اعمال کی اور خوف عاصیونکا حشر مین اور مشرکونکو خطاب ہونا کہ اپنے معبودونکو پکارو اور جواب نہ پانا انکا حشر مین اور آثار قیامت سی نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کے مشرکون کے لئے اور انکے لئے جو انبیا سی ٹھٹھا کرتے ہین اور وعدہ جنت کا صالحین کے لئے اور مضامین توحید سی رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہین من سورۃ مریم بسم اللہ الرحمن الرحیم عن المغیرۃ بن شعبۃ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی نجران فقالوا الستم تقرؤن یا اختہ ہارون وقد کان بین موسی وعیسی ما کان فلما قدمت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال الا اخبرہم انہم کانوا یسمون بانبیائہم

والصابئین قبلہ تو ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاریٰ کیطرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھسے کہا کہ تم پڑھتے ہو یا اُخْتَ هٰرُوْنَ یعنے ای بہن ہارون کے (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ کی درمیان بہت کچھ مدت تھی مغیرہ نے کہا کہ میں نے اُنکا جواب بجانا اور لوٹا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور انکو خبر دی آپنے فرمایا کہ تو نے کیوں خبر نہ دی اُنکو کہ عادت تھی اگلے لوگوں کی کہ پیغمبروں کے نام رکھا کرتے تھی اور جو صالحین اُنمیں پیشتر ہوتے (یعنے یہ ہارون مریم کے بھائی اور میں اور موسیٰ کی بھائی اور ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ابن ادریس کے روایت سے عن ابی سعید الخدری قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم وانذرھم یوم الحسرۃ قال یؤتی بالموت کانہ کبش املح حتی یوقف علی السور بین الجنۃ والنار فیقال یا اھل الجنۃ فیشرئبون ویقال یا اھل النار فیشرئبون فیقال ھل تعرفون ھذا فیقولون نعم ھذا الموت فیضجع فیذبح فلولا ان اللہ قضی لاھل الجنۃ الحیاۃ والبقاء لماتوا فرحا ولو لا ان اللہ قضی لاھل النار الحیاۃ فیھا والبقاء لماتوا ترجمہ ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وانذرھم یوم الحسرۃ یعنے ڈرا دی تو انکو ای نبی حسرت کے دن سے) فرمایا آپنے کہ موت کو لاوینگے ایک چتکبرے بھیڑ کے صورتمین اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے بیچ کے دیوار پر اور کہا جاویگا ای جنت والون سو وہ سر اُٹھا کر دیکھنے لگینگے اور کہا جاویگا ای دوزخیون اور وہ بھی سر اُٹھا کر دیکھنے لگینگے پھر کہا جاویگا اُن سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہینگے کہ ہان یہ موت ہے پھر اُسی لٹائینگے اور ذبح کر دینگی سو اگر اللہ تعالےٰ حکم نکر چکا ہوتا جنت والون کے لئی زندگی اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ خوشی کے ماری مرجاتی اور اگر حکم نکر چکا ہوتا دوزخیون کے لئے اُنمیں زندہ اور ہمیشہ رہنی کا تو وہ غم کے ماری مرجاتے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما عرج بی رأیت ادریس فی السماء الرابعۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں آسمان پر گیا معراج میں دیکھا میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگون نے قتادہ سے انہون نے انس بن مالک سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی قصہ مذکور کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبرئیل ما یمنعک ان تزورنا اکثر مما تزورنا فانزل اللہ تعالیٰ وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا الی آخر الآیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیون نہین آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا آپنے ہمکو دی کہا کہ پھر اسی پر آیت اُتری وما نتنزل الا بامر ربک یعنے نہین اُترتی ہم تیری رب کے حکم سی اُسیکا ہی جو ہمارے آگی ہی اور پیچھی ہے آخر آیت تک (یہ جبرئیل کیطرف سے اللہ تعالےٰ فرمایا اور اُترتی وقت آسمان بیچھے ہوجاتے ہے زمین آگی چڑھتی وقت زمین بیچھی آسمان آگی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عن السدی قال سألت مرۃ الھمدانی عن قول اللہ تعالیٰ وان منکم الا واردھا فحدثنی ان عبد اللہ بن مسعود حدثھم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون عنھا باعمالھم فاولھم کلمح البرق ثم کالریح ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشیہ ترجمہ سدی نے کہا پوچھا میں نے مرہ ہمدانی سی مطلب اس آیت کا وان منکم الا واردھا یعنے کوئی تم مین سے ایسا نہین جو دوزخ پر وارد نہو تو کہا مجھسے مرفوعاً بیان کیا مجھسے عبد اللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وارد ہونگے لوگ دوزخ پر پھر اُس سے نکلینگے اپنے عملون کے موافق سو پہلا گروہ ایسا جاویگا جیسے بجلی چمکتی ہے دوسرا جیسے ہوا تیسرا جیسے گھوڑا دوڑتی چوتھا جیسے سوار اُونٹ کا پانچوان جیسے آدمی دوڑتا ہو چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہین کیا اُسکو عن عبد اللہ وان منکم الا واردھا قال یردونھا ثم یصدرون باعمالھم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے آیہ مذکور کی تفسیر مین فرمایا کہ وارد ہونگے لوگ دوزخ مین پھر نکلینگے اُس سے اپنے عملون کے مطابق ف روایت کی ہے ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے شعبہ سے انہون نے سدی سے اسکی مانند کہا عبد الرحمن نے کہا مین نے شعبہ سی کہا تھا نے مجھسے بیان کیا کہ سدی نے روایت کیا مرہ سی انہون نے عبد اللہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے مین نے یہ روایت سدی سے مرفوعاً لیکن مین چھوڑ دیتا ہون اسکو قصداً یعنے رفع نہین کرتا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب اللہ عبدا نادی جبرئیل انی قد احببت

فلانا فاحبہ قال فینادی فی السماء ثم ینزل لہ محبۃ فی اھل الارض فذلک قول اللہ ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا واذا
ابغض اللہ عبدا نادی جبرئیل انی قد ابغضت فلانا فنادی فی السماء ثم ینزل لہ البغضاء فی الارض ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیل سے فرماتا ہے کہ میں نے فلانے کو دوست کیا ہے سو تم بھی اسی دوست رکھو پھر جبرئیل پکار دیتی ہیں آسمان
میں پھر اتاری جاتی ہے اسکی محبت زمین والوں میں بھی مطلب ہے اس آیت کا ان الذین آمنوا یعنے جو لوگ ایمان لائی اور اچھے کام کئی رحمن انکی محبت ڈالدیگا آخر آیت تک
اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالے کسی بندے کو فرماتا ہے جبرئیل سے میں نے فلانی کو دشمن کیا تم بھی اسی دشمن رکھو پھر جبرئیل پکار دیتی ہیں آسمان میں اور اتاری جاتی
ہے عداوت اسکی زمین والوں کے بیچ میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی صالح سی انہوں
نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند عن خباب بن الارت یقول جئت العاص بن وائل السھمی اتقاضاہ حقا لی عندہ
فقال لا اعطیک حتی تکفر بمحمد قلت لا حتی تموت ثم تبعث قال وانی لمیت ثم مبعوث قلت نعم فقال ان لی ھناک مالا وولدا فاقضیک فانزل اللہ
افرایت الذی کفر بایاتنا وقال لاوتین مالا وولدا الایۃ ترجمہ خباب بن ارت کہتی ہیں کہ آیا میں عاص بن وائل کے پاس اپنا حق لینی کو وہ کافر تھا سو اسنے
کہا میں تجھی ہرگز نہ دونگا جبتک کہ تو منکر نہ ہوگا محمد کا میں نے کہا میں انکا کبھی منکر نہ ہونگا یہانتک کہ تو مر کر اٹھے اسنی کہا میں مر کر پھر اٹھونگا میں نے کہا ہاں اسنی کہا
وہان میرا مال ہوگا اور اولاد سو میں وہان تیرا حق ادا کردونگا اسپر یہ آیت اتری افرایت سے آخر تک یعنی بھلا دیکھو تو اسکو جو منکر ہوا ہمارے آیتوں کا اور کہا اسنی کہ
ملیگا مجھکو مال اور اولاد ف روایت کیا ہمنے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ سورہ مریم میں مذکور
ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا اور پیدا ہونا حضرت یحیی علیہ السلام کا اور قصہ مریم علیہ السلام کا اور پیدا ہونا عیسے علیہ السلام کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام
کا اور مناظرہ انکا باپ کے ساتھ اور تذکیر موسی اور اسمعیل اور ادریس علیہ السلام کے حال کے اجمالا اور سوا اسکے اور بہت سی فوائد متفرقہ مذکور ہیں ومن
سورۃ طہ بسم اللہ الرحمن الرحیم عن ابی ھریرۃ قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر اسرینا حتی ادلجنا فعرسنا
فعرس ثم قال یا بلال اکلانا اللیلۃ قال فصلی بلال ثم تسند الی راحلتہ مستقبل الفجر فغلبتہ عیناہ فنام فلم یستیقظ احد فیھم ولا کان اولھم
استیقاظا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال فقال بلال مابی نمت یا رسول اللہ احد بنفسی الذی احد بنفسک فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقتادوا فاقتادوا شیئا ثم توضأ فاقام الصلوۃ ثم صلی مثل صلاتہ فی الوقت فی غد ثم قال اقم الصلوۃ لذکری ترجمہ ابوہریرہ نے کہا جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹی رات کو چلے جاتی تھی کہ پہونچی انکو نیند اور اپنے اونٹ بٹھائی اور سو رہی اور فرمایا اے بلال تم ہماری لئی ہوشیار رہو رات کو کہا راوی نے کہ پھر
نماز پڑہی بلال نے پہر ٹیکیہ لگایا اپنی کجاوی کا اور منہہ کیا مشرق کیطرف پہر آنکہہ جہپک گئی اور سو گئی اور کوئی نجاگا انمیں سی اور پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جاگے
اور کہا اے بلال (یہ کیا کیا) سو بلال نے عرض کی کہ میرا باپ فدا ہو آپ پر اے رسول اللہ کہ میرے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جسنی انکی روح کو پکڑ رکھا تھا سو آپ نے فرمایا
چلو اونٹوں کو لے چلو پہر آپ نے آگی جاکر اونٹ بٹھائی اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی جیسے وقت میں نماز پڑہا کرتے تھی پھر ٹہیر کر پھر فرمایا آپنی کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی کہ قایم کر نماز کو میری یاد کی لئے (یعنے جو بہولجائی نماز کو جب یاد آوی پڑہ لی) ف یہ حدیث غیر محفوظ ہی روایت کیا اسکو کئی حافظان حدیث
نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی ہریرہ کا اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہیں حدیث
میں ضعیف کہا انکو یحیی بن سعید قطان نے اور اور لوگوں نے انکے حافظہ کے طرف سے خاتمہ سورہ طہ میں قصص ماضیہ سے قصہ موسی علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور
قصہ آدم علیہ السلام کا اور صفات الہی سے استوا اللہ تعالے کا عرش پر اور مالکیت اسکی آسمان و زمین پر اور علم اسکا اور توحید الوہیت اور خوبی اسکی اور صفات
قرآن سی نازل ہونا اسکا رفع مشقت کی لئے اور نصیحت کے واسطی اور عربی ہونا اسکا اور نہی جلد پڑہنے سی اسکے اور ضال اور شقی نہونا کسی اسکے تابعوں کا اور
وعید تنگی رزق کے اسکی لئی جو قرآن سے منہہ موڑی اور اندہا ہونا اسکا قیامت میں اور مذمت اسپر ایمان نہ لانیکی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفخ اور
گہبرا دینا اور گفتگو انکی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑوں کا اوڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنے عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹہہ جانا رحمن کے خوف

سے اور نہوا شفاعت کیلئے بغیر اذن خدا کے اور قبول ہو انہونکا اسکے آگی اور محرومی ظالم کے اور جزا صالح کی اور سیطرح کی اور فوائد پسندیدہ مذکورین **ومن**

سورۃ الانبیاء بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** عائشۃ ان رجلا قعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مملوکین یکذبونی ویخونونی ویعصونی واشتمہم واضربہم فکیف انا منہم قال یحسب ما خانوک وعصوک وکذبوک وعقابک ایاہم فان کان عقابک ایاہم بقدر ذنوبہم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاہم دون ذنوبہم کان فضلا لک وان کان عقابک ایاہم فوق ذنوبہم اقتص منک الفضل قال فتنحی الرجل فجعل یبکی ویہتف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرأ کتاب اللہ ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا الآیۃ فقال الرجل واللہ یا رسول اللہ ما اجد لی ولہم شیئا خیرا من مفارقتہم اشہدک انہم احرار کلہم ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے پاس بیٹھا اور اسنے عرض کیا کہ ای رسول اللہ کے میرے غلام ہین کہ مجھے جھوٹ بولتے ہین اور میرے مال مین خیانت کرتے ہین اور میرا کہنا نہین مانتے اور میں انہین گالیان دیتا ہون اور مارتا ہون سو میرا اور انکا کیا حال ہوگا فرمایا آپنے شمار کی جاویگی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ انکا اور سزا دینا تیرا ان کے لئے سو اگر سزا تیری انکے تقصیر کے موافق انکے تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق اُنپر رہا اور نہ اُنکا تجھپر اور اگر سزا تیری انکے قصور سے کم پہونچی تو تیرا حق اُنپر باقی رہا اور اگر سزا تیری انکی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھسے بدلا لیا جائیگا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین پڑھتے تو کتاب اللہ کے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا یعنے رکھینگے ہم ترازو انصاف کے قیامت کے دن سو ظلم نہوگا کسی شخص پر سو اُس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کے ای رسول اللہ کے مین نہین پاتا کوئی امر اپنے اور اُنکے لئی بہتر اس سے کہ جدا ہون وہ مجھ سے سو مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ وہ سب آزاد ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن غزوان کی روایت سے **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل وادٍ فی جہنم یہوی فیہ الکافر اربعین خریفا قبل ان یبلغ قعرہ ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل ایک نالہ ہے جہنم مین کہ گرتا جاویگا ہے کافر اسمین چالیس برس تک اور نہین پہونچتا اسکے گہراؤ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسی مرفوع نہین جانتے مگر اس سند کے روایت سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراہیم فی شیء قط الا فی ثلاث قولہ انی سقیم ولم یکن سقیما وقولہ لسارۃ اختی وقولہ بل فعلہ کبیرہم ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہین بولی کسی مقام مین مگر تین جگہ ایک تو کہا اُن کافرون سے جو اُنکو اپنی عید گاہ مین لیجانا چاہتے تھے کہ مین بیمار ہون اور بیمار نہ تھی دوسرے کہا اُنہون نے سارہ کو (کہ بیوی آپکے تھین) کہ یہ میری بہن ہین تیسرے کہا بت پرستون سے جنہون نے کہا تھا کہ ہمارے بت کس نے توڑی) بلکہ توڑی ہین اُنکے بڑی بت نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** طیبی نے کہا کہ اصل مین یہ سب معاریض ہین مگر چونکہ صورت اُنکی کذب ہے اسلئے حضرت نے اُسکو کذب فرمایا کہ شان انبیا سے یہی بعید ہے اور ہر ایک امر کے تاویل صحیح ہو سکتی ہے مثلاً آپنے کہا کہ مین سقیم ہون یعنے سقیم القلب یعنے رنجیدہ ہون تمہاری گمراہی دیکھکر اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مومنہ تھین اور آپ مومن اور مومنین مسلمات بھائی بہن ہین اور بت شکنی کے نسبت جو بڑی بت کیطرف کے اسمین یہ کہا کہ اسنے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہون تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہین بولتے تو اور نے توڑا ہوگا مگر وہ بیوقوف اس تعریض کو نہ سمجھے **عن** ابن عباس قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الموعظۃ فقال یا ایہا الناس انکم محشورون الی اللہ حفاۃ عراۃ غرلا کما بدانا اول خلق نعیدہ الی آخر الآیۃ قال اول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم وانہ سیؤتی برجال من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال فاقول رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم الآیۃ فیقال ان ہؤلاء لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وعظ کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ای لوگو تم حشر مین اوگے اللہ تعالی کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پھر پڑھے آپنے یہ آیت کما بدانا اول خلق نعیدہ یعنے فرمایا اللہ تعالی نے کہ جیسے پیدا کیا ہے ہمنے آدمیکو پہلی دفعہ ویسا پیدا کرینگے آخر آیت تک فرمایا آپنے پہلے جسکو کپڑے پہنائے جاوینگے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام ہونگے اور کچھ اور لوگون کو لائینگے میرے اصحاب سے اور انکو

کے بائیں طرف لیجائینگے (جدہر دوزخ ہے) مین کہونگا ای رب یہ تو میرے اصحاب ہین سو مجھسے فرشتے کہینگے تم نہین جانتی کہ کیا کیا نئی باتین نکالین انہون نے (دین مین) تمہارے بعد سو مین کہونگا جیسے اُس نیک بندے نی کہا (یعنے عیسے علیہ السلام نے) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا سے آخر آیت تک سو یعنے مین واقف تہا اُنکے حال سے جب تک اُنمین تہا پھر جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو نگہبان تہا اُنکے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو اُنکو تو تیرے بندے ہین اور اگر بخشے تو اُنکو تو تو زبردست ہے حکمت والا پھر کہا جائیگا مجھسے کہ یہ لوگ پھر گئے اپنی حالت اولی پر جب سے تو نی اُنکو چھوڑا تہا اُنہون نے دین مین بدعتین نکالین اور رسوم جاہلیت کے پابند ہو گئے ف روایت کے ہے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اسکے **متنبہ** اس حدیث مین بڑی تنبیہ ہے اُن لوگون کو جو اپنے رسوم آبائی کے پابند ہین یا دین مین جنہون نے نئی باتین نکالین ہین جیسے مولود کی مجلسین تعزیت کی مجلسین مُردون کی عُرس قبور کے جیلے فاتحہ کے جھیلے شادیون کے دہوم غمی کے رسوم اس حدیث سی ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو حضرت کے صحبت سی فیضیاب ہوئے اور حضرت کو بچشم خود دیکھا جب بسبب احداث فی الدین کے دوزخ مین گئے تو اور کسکی کیا حقیقت ہے معاذ اللہ من ذلک **خاتمہ** سورہ انبیاء مین قصص ضمنیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ اُنکا باپسی اور اپنی قوم سے اور گلذار ہونا آگ کا اُنپر اور تذکیر لوط اور نوح کی احوال کے اور قصہ داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کا کھیتون کے باب مین اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اُس فیصلہ کو اور تذکیر ایوب اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذالکفل اور ذوالنون اور زکریا کے حال کے اور اوصاف مشترکہ انبیاء مدوحین کے جیسے نیکیون مین دوڑنا خدا کو خوف و امید سے پکارنا اور اُس سے ڈرنا اور تذکیر احصان مریم کے اور پھونکدینا روح کا اُنکی طرف اور علامات قیامت سے قریب ہونا بندونکے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کے پروردگار سے اور رکہنا تراز و نکا اور تولنا بندون کے عملونکا اور وعدہ یاجوج و ماجوج کے خروج کا اور حسرت کافرون کی اپنے حالون پر اور اترنا معبودان باطل کا جہنم مین اور دور رہنا نیکونکا جہنم سے اور خوش رہنا اُنکا اور نہ گہبرانا نفخہ صور سے اور ملاقات ملائکہ کے اور بشارت دینا اُنکا اور لپیٹنا اُنکا آسمانونکو خط کیطرح اور وعدہ نیک بندون کے وارث کردینے کا زمین مین اور معلوم نہونا قیامت کے وقت کا نبی کو اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ مشورہ کرنا کفار مکہ کا رسول کے ایذا دہی کے باب مین اور تذکیر ارسال رسل سابق قبل اس نبی کے اور تمثیل انزال کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور رد شرک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل شرکو نسی اور اجماع تمام پیغمبرونکا توحید الوہیت پر اور نفی ولد خداوند تعالے سے اور ثبت کرنا بندگان مقبولین کا خداوند تعالے کے آگی کلام مین اور رتق فتق آسمان نکا اور پہاڑون اور راہونکا ہونا زمین مین اور پیدا کرنا لیل و نہار و شمس و قمر کا اور تہمت سے کرنا کافرونکا نبی کے ساتہ اور اجماع سب اُمتونکا جو آسمانی دین کہتے ہین توحید پر اور اختلاف نالایقونکا اس امر اجماعی مین اور مشکور ہونا صالحون کی سعی کا اور دور محسنین کے جہنم سے اور نہ سُننا اُسکے آواز کا اور رحمۃ للعالمین ہونا ہمارے نبی کا **وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **عَنْ** عمران ابن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید قال اتدرون ای یوم ذلک یوم یقول اللہ لآدم ابعث بعث النار قال یا رب وما بعث النار قال تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون فی النار وواحد الی الجنۃ فانشاء المسلمون یبکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا وسددوا فانہ لم یکن نبوۃ قط الا کان بین یدیہا جاہلیۃ قال فیؤخذ العدد من الجاہلیۃ فان تمت والا کملت من المنافقین وما مثلکم والامم الا کمثل الرقمۃ فی ذراع الدابۃ او کالشامۃ فی جنب البعیر ثم قال انی لارجو ان تکونوا ربع اہل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ فکبروا قال وکاد ان لا یری قال الثلثین امر لا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اُتری یہ آیت اے آدمیو ڈرو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراونی شی ہے ولکن عذاب اللہ شدید تک اور اُترنون آپ سفر مین تہے فرمایا آپنے تم جانتے ہو کہ کون دن ہے صحابیون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرماویگا اللہ تعالے آدم علیہ السلام سے کہ اٹھو تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کرینگے کہ ای پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرماویگا اللہ تعالے نو سے ننانوے حصے دوزخ مین ہین اور ایک جنت مین سو مسلمان سب یہ سنکر رونے لگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھونڈتے رہو نزدیکی اللہ تعالے کی اور بیچ کی چال چلو سنئے کہ کبھی نبوت نہین ہوئی مگر قبل اسکے زمانہ تہا

جاہلیت کا (یعنے کفر کا) فرمایا آپنے کہ پوری کیجاویگی گنتی (دوزخیونکی) جاہلیت کے لوگون سے پھر اگر پوری ہوگئی گنتی تو خیر نہین تمام کیجاوینگی منافقون سے اور تمہارے مثال اگلے امتونکی آگے ایسی ہے جیسے سفید دھبا بیل کے بازو مین یا اک تل اونٹ کی پسلی مین پھر فرمایا اپنی امید کہتا ہون کہ تم چوتھائی ہو جنت والون کے سو سب یارون نے اللہ اکبر کہا (شکر کے راہ سے) پھر فرمایا آپنے مین امید کرتا ہون کہ ہو تم تہائی جنت والون کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپنے مین امید رکھتا ہون کہ ہو تم نصف جنت والون کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا راوی نے کہا مین نہین جانتا کہ حضرت نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہین ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندون سے حسن سے انہون نے روایت کیے عمران بن حصین سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن عمران بن حصین قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقاوت بین اصحابہ فی السیر فوقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ بھاتین الایتین یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید فلما سمع ذلک اصحابہ حثوا المطی وعرفوا انہ عند قول یقول فقال ھل تدرون ای یوم ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذلک یوم یناد ی اللہ فیہ ادم فینادی ربہ فیقول یا ادم ابعث بعث النار فیقول ای رب وما بعث النار فیقول من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون الی النار واحد الی الجنۃ فبکی القوم حتی ما ابدوا وابضاحکۃ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی باصحابہ قال اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیدہ انکم لمع خلیقتین ما کانتا مع شیء الا کثرتاہ یاجوج وماجوج ومن مات من بنی ادم وبنی ابلیس قال فرسی عن القوم بعض الذی یجدون قال اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیدہ ما انتم فی الناس الا کالشامۃ فی جنب البعیر او کالرقمۃ فی ذراع الدابۃ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے انہون نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین سو آگے پیچھے ہوگئے اصحاب آپکی چلنے مین سو آواز بلند کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو آیتون کے ساتھ یا ایھا الناس سے عذاب اللہ شدید تک پھر جب حضرت کے یارون نے سنا اپنی سواریون کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت کچھہ فرمانے والی ہین پھر فرمایا آپنے جانتے ہو تم کہ یہ کون دن ہے انہون نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ پکاریگا اللہ تعالے آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دینگے اپنے رب کو پھر فرماویگا اللہ ای آدم جہانٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کرینگے ای رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرماویگا اللہ تعالے ہر ہزار مین سے نو سو ننانوی دوزخ والی ہین اور ایک جنت والا سو تم کے لوگ مایوس ہوگئے (جنت مین جانی سے) یہانتک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ ہنسینگے پھر جب دیکھے حضرت نے گھبراہٹ اپنی اصحاب کے فرمایا آپنے عمل کرو اور بشارت دو سو قسم ہی اس پروردگار کے کہ جان محمد کے اسکے ہاتھ مین ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقین ایسی ہونگی کہ وہ جسکے ساتھ ہون وہ بیشک بڑھ جاوین یاجوج وماجوج دوسرے جو مرگیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنے کفر مین) کہا راوی نے دور ہوگیا کچھہ تھوڑا سا رنج اون لوگونکا فرمایا آپنے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو) سو قسم ہے اس پروردگار کے کہ محمد کی جان اسکے ہاتھ مین ہے نہین ہو تم اور لوگون کے بہ نسبت مگر جیسے اک تل بھرا ہوا اونٹ کے بازو مین یا ایک داغ ہو جانور کے پیر مین (یعنے تم بہت تھوڑے ہو کفار کے بہ نسبت) ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عبداللہ بن الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما سمی البیت العتیق انہ لم یظہر علیہ جبار ترجمہ عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اسلئے ہوا کہ غالب نہین ہوا آجتک اسپر کوئی ظالم (عتیق کے معنے آزاد) ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی زہری سے انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیے ہمسے قتیبہ نے انہون نے لیث سے انہون نے عقیل سے انہون نے زہری سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی عن ابن عباس قال لما اخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ قال ابوبکر اخرجوا نبیھم لیھلکن فانزل اللہ تعالی اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الایۃ فقال ابوبکر لقد علمت انہ سیکون قتال ترجمہ ابن عباس نے کہا جبکہ نکالی گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ابوبکر نے کہا انہون نے اپنی نبی کو نکالدیا بیشک یہ ہلاک ہونگے پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری اذن سے آخر آیت تک یعنے اجازت ہوئی ان لوگون کو کہ جنسے کفار لڑتے ہین لڑنیکے اس سبب سے کہ اوپر ظلم ہوا اور اللہ تعالے ان کی مدد پر قادر ہے سو ابوبکر نے کہا جانا مین نے کہ اب لڑائی ہوگی (یعنے کافرون مومنون مین) ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے کئی لوگون نے سفیان سے انہون نے اعمش سے انہون نے مسلم بطین سے انہون نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور اوسمین ابن عباس سے روایت نہین

خاتمہ سورۂ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقوی کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین قائمین وغیرہ کے لئے اور امر حج کے لئے پکار دینی کا اور امر خود کہانے اور کہلانی کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اُتارنی کا اور نذروں کے پورا کرنیکا اور طواف کا اور اوامر اوثان اور قول زور سے بچنی کا اور نہی شرک سے اور نہی کافروں سے نزاع کرنیکی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سے مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کے اور مذمت عابدان خام طبع کے کہ ادنی مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور مذمت اُن کافروں کے کہ مسجد الحرام سے باز رکھتے تھے اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کے اور فضیلت مہاجروں اور شہیدوں کی اور عقاید سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول اُنکا اور اثبات بعث کا اولاً خلق انسان سے اور ثانیاً ہے ہوجانے سے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعا کا اور نفع مذبوح عوان باطل کا اور وعدہ جنات وانہار کا صالحین کے لئے اور وعید آگ کے کیڑوں کے اور حمیم کی اور لوہے کی موگریوں کی اور عذاب حریق کے کافروں کے لئے اور وعدہ جنات وانہار کا اور سونے کے کنگنوں کا اور موتی اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مؤمنوں کے لئے اور وعید عذاب مہین کی کافرین ومکذبین کی لئے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجروں اور شہیدوں کے لئے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے بیچ میں قیامت کے دن اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسی مذکور ہیں کہ دوسرے سورتوں میں نہیں چنانچہ تشبیہ اُس شخص کے جو مدد الٰہی پر یقین نکرے اُسکی ساتھ جو آسمان کیطرف رسی باندھکر لٹکے اور پھر اُسے توڑدی اور سجدہ سموات وارض کا اور سجدہ شمس وقمر کا اور نجوم وجبال وشجر ودواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالے کے لئے اور مخاصمہ مؤمن وکافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیم کو جگہہ دینی کی اور اذان لوگوں کا فجاج عمیقہ سے شہود منافع کے لئے اور بہت سی متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالی کا بعض آدمیوں کے ساتھ بعض کو اور نصرت خدا کے ناصران دین کے لئے اور تسکین نبی کے لگے کافروں کے تکذیب سنکر اور جلدی کافروں کے ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایکدن کا برابر ہزار سال کے اور القا شیطان کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافروں کا قیامت میں اور وعدہ نصرت الٰہی کا مظلومان مؤمنین کے لئے اور تذکیر املاج لیل کے نہار میں اور عکس اُسکا اور تذکیر ایزال ماء اور سبزہ زمین کے اور دو سر قدرتوں کے ساتھ اور اجتبا اور مقبولیت خدا کے مؤمنوں کے لئے اور نہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکھنا اُنہیں کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی کا گواہ ہمپر اور ہونا ہمارا گواہ دوسروں کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت اور نصرت اُس تعالی کی اور خوبی اُس جل جلالہ جشانہ کے

سورۂ مؤمنون کی تفسیر

سورۂ مؤمنون بسم اللہ الرحمن الرحیم عن عمر بن الخطاب یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی سمع عند وجہہ کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللھم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا وارض عنا ثم قال لقد انزل علی عشر آیات من اقامھن دخل الجنۃ ثم قرء قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر آیات ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تھی آپکے مونہہ کے پاس ایک گنگناہٹ سنی جاتی تھی شہد کی مکھی کی سی سو ایکدن اُنپر وحی اُتری اور ٹھیرے ہم ایک گھڑے پھر آپنے قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور دونوں ہاتھ اُٹھائی اور یہ دعا کی کہ ای اللہ زیادہ دی ہمکو اور کم مت کر اور عزت دی ہمکو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہمکو (نعمتیں اپنے) اور محروم مت کر اور مقدم کر ہمکو اوروں پر اور نہ مقدم کر ہمپر کسیکو (فوز دارین میں) اور راضی کر ہمکو اور راضی ہو تو ہمسے پھر فرمایا آپنی اتری ہیں مجھپر دس آیتیں کہ جو اُنپر عمل کرتا ہے داخل ہو جنت میں پھر پڑہیں آپنے یہ آیتیں قد افلح المؤمنون دس آیتوں تک ف روایت کی ہمسے محمد بن ابان نی اُنہوں نے عبد الرزاق سے اُنہوں نے یونس بن سلیم سے اُنہوں نے یونس بن یزید سے اُنہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکے مضمون اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے سُنا ہمنے اسحق بن منصور سے کہتے تھے روایت کی ہمنے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبد الرزاق سے اُنہوں نے یونس بن سلیم سے اُنہوں نے یونس بن یزید سے اُنہوں نے زہری سے یہ حدیث اور جسنے سُنا ہے عبد الرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعضوں نے ذکر نہیں کیا یونس بن یزید کا اور جسنے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا وہ روایت زیادہ صحیح ہے اور عبد الرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں مترجم پوری آیتیں یہ ہیں قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون والذین ھم

هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنے فلاح پائی ایمان والونے جو اپنی نماز مین عاجزی کرنیوالی ہین اور جو لوگ بیفائدہ کامون سے مونہہ پھیرنیوالی ہین اور جو زکوۃ دینے والی ہین اور جو اپنے شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالی ہین مگر اپنے بی بیون پر یا جنکے مالک ہوے اُنکے ہاتھ سو اُنپر ملامت نہین اور جو کوئی اُسکے سوا چاہے وہ لوگ ہین حدسے گذر نیوالے اور جو لوگ اپنی امانتون اور عہدون کی رعایت کرنیوالے ہین اور جو نماز کے حفاظت کرنیوالی ہین یہی لوگ ہین وارث فردوس کے وہ اُسمین ہمیشہ رہینگے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةَ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِیْبَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَالَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ حَارِثَةَ اِنْ كَانَ اَصَابَ خَیْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ یُصِبِ الْخَیْرَ اجْتَهَدْتُ فِی الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ یَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِی جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر آئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہوچکا تہا بدر کے دن اُسکو ایک تیر غیبے لگا تہا کہ معلوم نہو کسنے مارا پھر آئین ربیع رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ خبر یحیی مجھکو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہونچا ہے تو مین امیدوار ثواب ہون اور صبر کرون اور اگر نہین پہونچا وہ خیر کو تو کوشش کرون مین دعا مین سو حضرت نے فرمایا ای حارثہ کے مان بیشک جنت مین کئی باغ ہین اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس مین اور فردوس بلند ترین ہے جنت کی اور جنت کے بیچ اور بہتر ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کے روایت سے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا بِنْتَ الصِّدِّیْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا تُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ ترجمہ یعنے جو لوگ دیتے ہین جو دیا ہے اور دل اُنکا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانیوالی ہین عرض کی عائشہ نے کیا وہ لوگ شراب پیتی ہین یا چوری کرتے ہین فرمایا آپنے کہ نہین اے بیٹی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکہتے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور صدقہ دیتے ہین اور باوجود اسکے ڈرتے ہین کہ قبول نہو خیرات اُنکی وہی لوگ ہین کہ دوڑتے ہین نیکیون کی طرف اور وہ آگے بڑہنے والی ہین ف روایت کیے یہ حدیث عبد الرحمن بن مہدی نے اور حاکم نے اور بیہقی نے اور ہیثمی نے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ قَالَ تَشْوِیْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُهُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین وہم فیہا کالحون کہ جلیگا اور وہ اُسمین تیوری چڑہاتے ہین فرمایا آپنے کہ جہلس دیگی کافرون کے مونہہ کو آگ پس جلکر سکڑ جاویگا اُنکا اوپر کا ہونٹ یہانتک کہ پہونچ جاویگا سر کے بیچ مین اور لٹکجاویگا نیچے کا ہونٹ یہانتک کہ لگنے لگیگا ناف مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے خاتمہ سورہ مومنون مین جو مذکور ہین ایمان و صلوۃ و خشوع و اعراض لغو سے اور دینا زکوۃ کا اور حفاظت فروج کے اور رعایت امانتون اور عہدون اور حفاظت صلوۃ کی اور وعدہ فردوس کا اُنکے لئے اور بدء خلق سے تفصیل خلق انسانی کی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اُسکا اور پہنانا گوشت کا ہڈیون پر اور اللہ تعالے کی قدرتون سے پیدا کرنا آسمان کا اور اُتارنا پانی کا اور ٹہیرانا پانی کا زمین مین اور پیدا کرنا باغونکا کہجورون کا انگور سے اور نکالنا اکثر میوونکا اُس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودہ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیونکی اُس سے اور سوار ہونا جانورون پر اور کشتی پر اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسی بن مریم کا علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کے طرف اور حکم طیبات کی کہانیکا اور عمل صالح اور تقوی اور توحید کا اُنکو اور صفات اہل خیر سے خوف خدا اور یقین کرنا آیتونپر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود انفاق مالکی اور احوال آخرت سے گمراہ ہونا منکرونکا آخرتکا اور انکا اہل مکہ کا اوپر حشر کے اور حسرت کافرون کے وقت موت کی اور آرزو حیات کے واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اٹہہ جانا نسبونکا نفخ صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کی گران ہونے پر اور جہلس جانا مونہونکا دوزخ کے آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیونکا اپنے شقاوت کا اور دعا کرنا اُنکا اور خطاب کرنا اللہ تعالے کا بلفظ اخسؤا اور لا تکلمون اور بیان

اللہ تعالیٰ کا اثنائی مخبری کو جو مومنوں کے ساتھ کی تھی اور عتاب اللہ کا انپر اور بہت سی فوائد متفرقہ **سورۃ النور** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رجل یقال لہ مرثد بن ابی مرثد وکان رجل یحمل الاسرا من مکۃ حتی یاتی بھم المدینۃ قال وکانت امرأۃ بغی بمکۃ یقال لھا عناق وکانت صدیقۃ لہ وانہ کان وعد رجلا من اساری مکۃ یحملہ قال فجئت حتی انتھیت الی ظل حائط من حوائط مکۃ فی لیلۃ مقمرۃ قال فجاءت عناق فابصرت سواد ظلی بجنب الحائط فلما انتھیت الی عرفت فقالت مرثد فقلت مرثد فقالت مرحبا واھلا ھلم فبت عندنا اللیلۃ قال قلت یا عناق حرم اللہ الزنا قالت یا اھل الخیام ھذا الرجل یحمل اسراءکم فتبعنی ثمانیۃ وسلکت الخندمۃ فانتھیت الی غار او کھف فدخلت قال فجاءوا حتی قاموا علی رأسی فبالوا فطل بولھم علی رأسی وعماھم اللہ عنی قال ثم رجعوا ورجعت الی صاحبی فحملتہ وکان رجلا ثقیلا حتی انتھیت الی الاذخر فکسرت عنہ اکبالہ فجعلت احملہ ویعینی حتی قدمت المدینۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناقا فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرد علی شیئا حتی نزلت الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک فلا تنکحھا ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیونکو مکہ سی مدینہ لیجاتا تھا اور مکہ مین ایک عورت زنا کار تھی کہ اسکا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اُسنی وعدہ کیا تھا مکہ کی قیدیون مین سے ایک شخص سی کہ لیجاویگا اُسکو (مدینہ مین) کہا مرثد نی کہ آیا مین ایک دیوار کے نیچے مکہ کے دیوارون سے چاندنی رات مین اور عناق آگئی اور اُسنی دیکھی کالک سیرے سایی کے دیوار کے بازو مین پھر جب وہ مجھہ پاس پہونچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہی مین نے کہا مرثد ہون اُسنی کہا شاباش مبارک ہو آنو اور رات کو رہو ہمارے پاس مین نے کہا ای عناق اللہ نی حرام کی زنا سو وہ پکار اُٹھی کہ ای خیمہ والون یہ شخص تمہاری قیدیونکو اُٹھا لیجاتا ہے سو میرے پیچھے دوڑے آٹھہ مرد اور مین نے خندمہ کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو مین پہونچگیا ایک غار کی کہف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اُسمین گھس گیا اور وہ بھی گھسی اور میرے سر کے پاس آن کھڑی ہوئی اور اُنہون نے پیشاب کیا اور پیشاب اُنکا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے اُنکو اندھا کر دیا کہ اُنہون نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئی اور مین بھی اپنے رفیق کے پاس آیا جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لیجانیکا) اور مین نے اُسکو اُٹھایا اور وہ بھاری آدمی تھا یہانتک کہ پہونچا مین اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچمین) اور توڑ ڈالین مین نے زنجیرین اُسکی اور اُسکو بیٹھہ لاد لیا اور وہ مجھے تھکائی دیتا تھا یہانتک کہ مین مدینہ پہونچا اور آنحضرت کی پاس حاضر ہوا اور مین نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجئی اور حضرت چپ رہی اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اُتری کہ زانی نکاح نہین کرتا ہے مگر زانیہ سی یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہین کرتی ہے مگر زانی یا مشرک مرد سے تب فرمایا حضرت نے اُس سے نکاح مکر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی **عن** سعید بن جبیر قال سألت عبد اللہ بن عمر عن الملاعنین فی امارۃ مصعب بن الزبیر ایفرق بینھما فما دریت ما اقول فقمت من مکانی الی منزل عبد اللہ بن عمر فاستاذنت علیہ فقیل لی انہ قائل فسمع کلامی فقال لی ابن جبیر ادخل فما جاء بک الا حاجۃ قال فدخلت فاذا ھو مفترش بردہ رجل لہ فقلت یا ابا عبد الرحمن الملاعنان ایفرق بینھما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارأیت لو ان احدنا رأی امرأتہ علی فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الذی سألتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ الآیات فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فشھادۃ احدھم اربع شھادات باللہ حتی ختم الآیات قال فدعا الرجل فلاعن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب اللہ الدنیا اھون من عذاب الآخرۃ فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیھا ثم ثنی بالمرأۃ ووعظھا وذکرھا واخبرھا ان عذاب اللہ الدنیا اھون من عذاب الآخرۃ فقالت لا والذی بعثک بالحق انہ لکاذب فشھد اربع شھادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأۃ فشھدت اربع شھادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخامسۃ ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین ثم فرق بینھما

ترجمہ جملہ معترضہ ہے اور یہ حدیث کہ کسی نے مجھے بوجہا لعان کرنیوالی مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت مین کہ اُن دونونمین جدائی کر دی جاوے تو

تو میں نے سنا کہ کیا جواب دیتے ہیں سو میں اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمر کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی میں نے انکے گھر میں جانکی سو مجھ سے اُن لوگوں نے کہا کہ وہ قیلولہ کرتے ہیں اور انہوں نے میری بات سن لی سو مجھی پکارا کہ کیا ابن جبیر ہیں آو تم نہیں آئی ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پھر داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائی ہوئے تھے جو کجاوے کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے ای ابو عبدالرحمن عورت اور مرد لعان کرنیوالی جُدائی ڈالی جاوے اُن دونوں کے بیچ میں سو کہا سبحان اللہ ہاں پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلاں بن فلانے کی تھی آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی ای رسول اللہ کے بتائی مجھکو کہ ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بیجائی پر یعنے زنا پر کیا کرے اگر بولی تو بڑی بات بولی اور اگر چپ رہی تو بڑی بات پر چپ رہی سو چپ رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو پھر اُسکے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی کہ میں نے جو بات آپسے کہی تھی میں اُسمیں مبتلا ہوا ہوں اور اُتارین اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورہ نور میں ہیں وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ سے دس آیتوں تک کہا راوی نے پھر ملا یا حضرت نے اُس مرد کو اور پڑھیں اُسپر یہ آیتیں اور سمجھایا بجھایا اُسکو اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا بہت سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اُسنے عرض کی کہ قسم ہے اُس پروردگار تعالیٰ کی جسنی آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اُس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا پھر آپ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اُسکو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اُسنی عرض کی کہ قسم ہی اُس پروردگار کی جسنی آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پھر آپ نے مرد سے شروع کیا اور اُسنے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہی کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اُسکے اگر وہ ہی جھوٹا نہیں ہو پھر متوجہ ہوئے عورت کیطرف اور گواہی دی اُسنی چار بار کہ اللہ گواہ ہی کہ شوہر اُسکا جھوٹا نہیں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اُسپر اگر شوہر اُسکا سچا نہیں ہو پھر صادق ہو عورت کیطرف اور گواہی دی اُسنی چار بار کہ اللہ گواہ ہی کہ شوہر اُسکا جھوٹا نہیں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اُسپر اگر وہ ہی جھوٹا نہیں ہو پھر جدائی کر دی آپ نے اُن دونوں میں **ف** اسبابین سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** ابن عباس ان ھلال ابن امیۃ قذف امرأتہ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ والا حد فی ظھرک قال فقال ھلال والذی بعثک بالحق انہ لصادق ولینزلن اللہ فی امرنا ما یبرئ ظھری من الحد فنزل وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ ولکن لم یشھد علیھا فقامت فشھدت فلما کانت عند الخامسۃ وقفوھا وقالوا انھا موجبۃ فقال ابن عباس فتلکأت ونکصت حتی ظننا انھا ترجع فقالت لا افضح قومی سائر الیوم فمضت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابصروھا فان جاءت بہ اکحل العینین ساببغ الالیتین خدلج الساقین فھو لشریک بن سحماء فجاءت بہ کذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا ما مضی من کتاب اللہ لکان لنا ولھا شان ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شریک بن سحمار کی ساتھ سو حضرت نے فرمایا گواہ لاو ورنہ حد پڑیگی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھی کوئی ہم میں کا ایکدو کو اپنے عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھریگا پھر حضرت یہی فرماتے تھی کہ گواہ لاو ورنہ حد پڑیگی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے قسم ہے اُس پروردگار تعالیٰ کی جسنے آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص اپنے میں سچا ہی اور بیشک اُتریگی میرے حق میں ایسی آیت کہ بچاویگی پیٹھ میری حد سے پھر اُتری یہ آیت والذین یرمون ازواجھم اور پڑھیں آپنے یہ آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ والخامسۃ ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین تک کہا راوی نے کہ جب فارغ ہوئے اُنکے پڑھنے سے آپ بلا بھیجا اُن دونوں کو اور وہ آئی سو کھڑے ہوئی ہلال اور گواہی دینے لگے (جسطرح قرآن میں اُنہوں نے وارد ہوئے ہیں) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھی کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جھوٹا ہے سو کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہی پھر وہ عورت کھڑے ہوئی اور اُسنی بھی گواہی دی پھر جب وہ پانچویں گواہی میں کہ غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اُس عورت پر اگر وہ مرد (یعنے شوہر میرا) سچوں میں ہو لوگوں نے کہا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینے والی ہے اور ابن عباس نے کہا کہ وہ ٹھہر گئے یعنے خوف خدا سے اور پھری یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جاویگی (یعنے اقرار زنا کریگی) پھر کہنے لگی میں ہمیشہ اپنی قوم کو رسوا نہ کرونگی (یعنے اگر اقرار زنا کردں تو برادری کو دھبا لگے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اُسکا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو موٹے چوتڑوں والا پھری ہوئی رانوں والا

تو وہ شریک بن سحار کا لطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ویسا ہی ہوا سو حضرت نے فرمایا اگر تو چکتا حکم اللہ کا پہلے ہی (یعنی لعان کا) تو میرا اور اسکا عجیب حال ہوتا (یعنی

مین اسکو حد مارتا) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی طرح روایت کیے عباد بن منصور یہ حدیث عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیے

یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس کا **عن** عائشۃ قالت لما ذکر من شانی الذی ذکر وما علمت بہ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم فی خطیبا فتشہد فحمد اللہ واثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد اشیروا علی فی اناس ابنوا اھلی واللہ ما علمت علی اھلی من سوء قط وابنوا بمن

واللہ ما علمت علیہ من سوء قط ولا دخل بیتی قط الا وانا حاضر ولا غبت فی سفر الا غاب معی فقام سعد بن معاذ فقال ائذن لی یا رسول اللہ ان

نضرب اعناقھم وقام رجل من الخزرج وکانت ام حسان بن ثابت من رھط ذلک الرجل فقال کذبت اما واللہ ان لو کانوا من الاوس ما احببت ان

تضرب اعناقھم حتی کاد ان یکون بین الاوس والخزرج شر فی المسجد وما علمت بہ فلما کان مساء ذلک الیوم خرجت لبعض حاجتی ومعی ام مسطح

فعثرت فقال تعس مسطح فقلت لھا ای امہ تسبین ابنک فسکتت ثم عثرت الثانیۃ فقالت تعس مسطح فانتھرتھا فقلت لھا ای امہ تسبین ابنک فسکتت ثم عثرت

الثالثۃ فقالت تعس مسطح فانتھرتھا فقلت لھا ای امہ تسبین ابنک فقالت واللہ ما اسبہ الا فیک فقلت فی ای شانی فقالت فبقرت لی الحدیث

قلت وقد کان ھذا قالت نعم واللہ لقد رجعت الی بیتی وکان الذی خرجت لہ لم اخرج لہ احدا منہ قلیلا ولا کثیرا ووعکت فقلت لرسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ارسلنی الی بیت ابی فارسل معی الغلام فدخلت الدار فوجدت ام رومان فی السفل وابو بکر فوق البیت قالت فقالت امی ما جاء

بک یا بنیۃ قالت فاخبرتھا وذکرت لھا الحدیث فاذا ھو لم یبلغ منھا ما بلغ منی فقالت یا بنیۃ خفضی علیک الشان فوالہ لقلما کانت امراۃ حسناء

عند رجل یحبھا لھا ضرائر الا کثرن علیھا قلت اوقد علم بھذا ابی قالت نعم قلت وقد علم بہ رسول اللہ قالت نعم قلت

استدبرت وبکیت فسمع ابو بکر صوتی وھو فوق البیت یقرأ فنزل فقال لامی ما شانھا قالت بلغھا الذی ذکر من شانھا ففاضت عیناہ فقال

اقسمت علیک یا بنیۃ الا رجعت الی بیتک فرجعت ولقد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیتی وسال عن جاریتی فقالت لا واللہ ما

علمت علیھا عیبا الا انھا کانت ترقد حتی تدخل الشاۃ فتاکل خمیرھا او عجینھا وانتھرھا بعض اصحابہ فقال اصدقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حتی اسقطوا لہ بہ فقالت سبحان اللہ واللہ ما علمت علیھا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذھب الاحمر فبلغ الامر ذلک الرجل الذی قیل لہ فقال سبحان اللہ

واللہ ما کشفت کنف انثی قط قالت عائشۃ فقتل شھیدا فی سبیل اللہ قالت واصبح ابوای عندی فلم یزالا عندی حتی دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وقد صلی العصر ثم دخل وقد التف ابوای عن یمینی وشمالی فتشھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحمد اللہ واثنی علیہ بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد یا عائشۃ ان کنت

قارفت سوءا او ظلمت فتوبی الی اللہ فان اللہ یقبل التوبۃ عن عبادہ قالت وقد جاءت امراۃ من الانصار وھی جالسۃ بالباب فقلت الا تستحی من ھذہ المراۃ

ان تذکر شیئا ووعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والتفت الی ابی فقلت اجبہ قال فماذا اقول والتفت الی امی فقلت اجیبیہ قالت اقول ماذا فلما لم یجیبا تشھدت فحمدت اللہ واثنیت علیہ بما ھو اھلہ ثم قلت اما واللہ لئن قلت لکم انی لم افعل واللہ یشھد انی لصادقۃ ما ذاک بنافعی عندکم

لقد تکلمتم واشربت قلوبکم ولئن قلت انی قد فعلت واللہ یعلم انی لم افعل لتقولن انرھا قد باءت بہ علی نفسھا واللہ انی ما اجد لی ولکم مثلا قالت والتمست

اسم یعقوب فلم اقدر علیہ الا ابا یوسف حین قال فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون قالت وانزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ساعتہ

فسکتنا فرفع عنہ وانی لاتبین السرور فی وجھہ وھو یمسح جبینہ ویقول ابشری یا عائشۃ فقد انزل اللہ براءتک قالت فکنت اشد ما کنت غضبا فقال

لی ابوای قومی الیہ فقلت لا واللہ لا اقوم الیہ ولا احمدہ ولا احمدکما ولکن احمد اللہ الذی انزل براءتی لقد سمعتموہ فما انکرتموہ ولا غیرتموہ و

کانت عائشۃ تقول اما زینب ابنۃ جحش فعصمھا اللہ بدینھا فلم تقل الا خیرا واما اختھا حمنۃ فھلکت فیمن ھلک وکان الذی یتکلم فیہ مسطح وحسان

بن ثابت والمنافق عبد اللہ ابن ابی وکان یستوشیہ ویجمعہ وھو الذی تولی کبرہ منھم ھو وحمنۃ قالت فحلف ابو بکر ان لا ینفع مسطحا بنافعۃ

ابدا فانزل اللہ تعالی ھذہ الایۃ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ یعنی ابا بکر ان یؤتوا اولی القربی والمساکین والمھاجرین فی سبیل اللہ یعنی مسطحا الی

الی قولہ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم قال ابوبکر بلی واللہ انا نحب ان یغفر لنا وعاد لہ الذی کان یصنع بمسطح من اجل عائشہ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب جرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھی اسکے کچھ خبر نہ تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز میان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور شہادت تین بڑھی اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالے کے جیسے اسکی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپ لوگو مشورہ دو مجھے ان لوگون کے باب مین جنہون نے میرے بی بی پر تہمت لگائی ہے اور قسم ہے اللہ کے مین نہین جانتا اپنی بی بی مین کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا اسمین کوئی برائی کبھی اور کبھی نہ داخل ہوا وہ میرے گہر مین مگر جبکہ مین موجود ہوتا اور نہ باہر گیا مین کسی سفر مین مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا سو سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجئے مجھے اے رسول اللہ کی کہ مارین ہم گردن اُنکی (یعنے جنہون نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت کے ان اس شخص کے قوم مین سے تھی اور کہا اُس شخص نے (سعد سے) کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالے کی اگر وہ ہوتا (یعنے تہمت لگانیوالا) اوس مین سے تو کبھی دوست نہ رکھتے کہ اسکی گردن ماروں (یعنے اپنی قوم کے رعایت سے) غرض یہانتک نوبت پہونچی کہ فساد عظیم ہوجاوے اوس اور خزرج کے درمیان (دونو قبیلہ تھے انصار کے) اور مجھے اسکی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے ام المؤمنین کا) پھر جب اُسدن شام ہوئی نکلی مین اپنے کسی کام کو یعنے پیخانی کو اور مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اُسنی ٹھوکر کہائی اور کہنے لگی مسطح مرے سو مین نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھیر گئے پھر دوبارہ ٹھوکر کہائی اور کہا اُسنی مسطح مرے اور پھر مین نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنی بیٹے کو پھر ٹھیر گئے پھر ٹھوکر کہائی اُسنے تیسرے بار اور کہا مسطح مرے پھر مین نے اُسکو جھڑکا اور کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اُسنی کہا قسم ہے اللہ کے مین نہین کوستی مگر تیرے واسطے مین نے کہا میرے کس حال کے لئے تو اُسکی کوستی ہے کہا عائشہ نے کہ پھر کہی اُسنی ساری حقیقت اسباتکی اور مین نے اُس سے پوچھا کہ لوگو نے اسکا چرچا ہو چکا اُسنے کہا ہان اور قسم ہے اللہ کی ٹوٹی مین اپنے گہر کو اور گویا مین جسکے لئے نکلی تہی اُسکے لئے نکلی ہی نہین پائی مین نے حاجت اُسکی تہوڑی نہ بہت یعنے پیخانیکی اور بخار آگیا مجھے اور مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گہر بہیجدیجئے پھر میرے ساتھ خضرت نے ایک لڑکا کر دیا اور مین گہر پہونچی اور پایا مین نے ام رومان کو (یہ ماں ہین حضرت عائشہ کے) نیچے کی گہر مین اور ابوبکر اوپر قرآن پڑہ رہے تہے سو میرے ماں نے کہا کیون آئین تم ای میرے بیٹی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی مین نے اُنکو اور ذکر کیا مین نے اس قصہ کو اور اُنکو اُس قصہ سے اتنی اذیت ہوئی جو مجھکو ہوئی تہی سو اُنہون نے مجھے فرمایا اے میرے بیٹی اپنے حال پر تخفیف کرو (یعنے گہبرا ؤ نہین) اسلئے کہ قسم ہے اللہ تعالے کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اُسے چاہتا ہو اور اُسکے سوتین بہی ہون کہ حسد نکرین اُسپر اور باتین نہ بنا دین اُسکے لئے غرض اُنکو اتنی اذیت ہوئی جو مجھکو ہوئی تہی کہا ام المؤمنین نے کہ جانتے ہین گے باپ میرے جواب دیا اُنکی ماں نے کہ ہان کہا مین نے اور رسول اللہ کو کہا اُنہون نے کہ ہان پھر مین غمگین ہوئی اور رونے لگے اور ابوبکر نے میرے آواز سے اور وہ کوٹھے پر قرآن پڑہتے تہی پھر وہ اُترے اور کہنے لگے اسکا کیا حال ہے اُنکی ماں نے کہا خبر ہو گئی اسکو اپنی حال کے جسکا چرچا ہو رہا ہے سو پھر آئین اُنکی آنکہین سے کہا ابوبکر نے مین تجھی قسم دیتا ہون اے بیٹے کہ تو پھر جا اپنے گہر مین سو مین پھر گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گہر تشریف لائی اور میرے حال پوچھا میرے خادمہ سے اُسنی کہا قسم ہے اللہ کی نہین جانتی مین اُسمین کوئی عیب مگر اتنا ہی کہ سو جاتی ہے وہ اور بکری آکر اکہا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خمیر تہا کہا یا عجین تہا سے دونون کے ایک ہین اور گہر کا اُسکو بعض یار دن نے آپکے اور کہا کہ سچ کہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ سخت و سست کہا اُسکو اسباب کے لئے اُسنی کہا پاک ہے اللہ قسم ہے اللہ کی مین اُنکا حال کچھ نہین جانتے مگر جتنا جانتا ہے سُنار سونے خالص سرخ رنگ کا اور اُس مرد کو بہی خبر پہونچی جسکی اوپر تہمت لگائی گئی تہی اُسنے کہا اللہ پاک ہے مین نے کبہے ستر نہین کہولا ہے کسی عورت کا کبہی حضرت عائشہ ام المؤمنین فرماتے ہین کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ کے راہ مین کہا ام المؤمنین نے کہ صبحکو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور نماز عصر پڑہکر آپ تشریف لائی تہے اور میرے ماں باپ اہنی پاس بیٹہے تہے پس تشہد پڑہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حمد و ثنا کی اللہ تعالے کے جیسی اُسکو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے ای عائشہ اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کے یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنے اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کیطرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنی بندونکی کہا ام المؤمنین نے کہ آئی ایک عورت انصار مین کی اور وہ دروازہ پر بیٹہی تہی مین نے کہا آپ شرماتے نہین اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہین اُسکے سامنے غرض نصیحت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین متوجہ ہوئی اپنے باپ کیطرف اور مین نے کہا خضر کو جواب دو اُنہون نے کہا مین حضرت سے کیا کہہ سکتا ہون (یہ کمال ادب تہا حضرت ابوبکر کا اور مومن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب چاہئے

خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپکی حدیث کی اگلی بات نہ نکلی اور جواب آوی) پھر میں متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپکی آگے کیا عرض کروں کہا ام المؤمنین نے کہ پھر جب کچھ جواب نہ پایا اُن دونوں نے تشہد پڑہا میں نے اور حمد و ثنا کی اللہ کی جیسے اسکے ذات مقدس کے لائق ہے پھر میں نے کہا اللہ کے قسم ہے اگر میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہی دے کہ میں سچی ہوں جب بھی یہ بات مجھی فائدہ نہ دیگی تمہاری آگی اسلئے کہ تم اسکو سُن چکی اور تمہاری دل اُس سے رنگ گئے اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہی اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم کہو گے کہ اقرار کر لیا اپنی اپنی قصور کا اور اللہ کے قسم ہے میں نہیں جانتی تمہارے اور اپنی لئے کوئی کہاوت کہا ام المؤمنین نے اور سوچا میں نے یعقوب کا نام پھر اُسوقت میرے خیال میں نہ آیا مگر میں نے کہا یوسف کی باپ کے (یعنے اُنکی کہاوت برابر ہے) جب کہا اُنہوں نے فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون یعنے صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اُسپر جسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المؤمنین نے اور وحی نازل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اُسی وقت اور ہم چُپ ہو رہی پھر جاتی رہی آثار وحی کے اور دیکھی میں نے خوشی آپکی مونہہ میں اور وہ اپنی پیشانی ہی پسینا پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھکو اے عائشہ کہ اللہ نے اُتاری پاکیزگی تیری کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو حضرت کے آگی (یعنے شکریہ حضرت کا ادا کر) میں نے کہا کبھی نہیں قسم ہے اللہ کی میں اُنکا شکر ادا کرنی کبھی کھڑی نہ ہونگی اور نہ تعریف کرونگی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کرونگی پر تعریف کرونگی اللہ تعالیٰ کی جسنے میرے پاکیزگی اُتاری تم لوگوں نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نکیا اور نہ اُسکو روکا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ زینب جحش کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ بچایا اُسکی دینداری کے سبب سے اور نکہی اُسنی اس مقدمہ میں مگر اچھی بات پر پہن اُسکی حمنہ وہ ہلاک ہو گئی ہلاک ہونیوالوں کے ساتھ یعنے شریک بہتان ہو گئی اور جو اسکا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبد اللہ بن ابی منافق اور وہ اسکا ذکر نکالتا تھا پھر اُسے پھیلاتا تھا اور اسنے اس بات کا بڑا بوجھ اُٹھایا اور حمنہ نے کہا ام المؤمنین نے کہ قسم نے کہائی ابوبکر نے کہ اب نفع نہ دینگے کسیطرح کا مسطح کو کبھی سو اُتاری اللہ تعالیٰ اُسپر یہ آیت ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ یعنے قسم نہ کھاویں بزرگی اور کشائش والی تم میں سے اور مراد اس سے ابوبکر ہیں کہ نہ دینگے قرابت والونکو اور مساکین اور مہاجرین کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم یعنے کیا دوست نہیں کہتی تم کہ اللہ تعالیٰ بخشدیوی تمکو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہا ابوبکر نے بیشک قسم ہی اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشی ہمکو اور پھر دینے لگی مسطح کو جو دیتی تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث روات کے ہے بیان کی اُنہوں نے ابن عدی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے جب نازل ہوئی طہارت میرے کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور ذکر کیا اُسکا اور قرآن پڑہا پھر جب منبر سے اُترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ اُنکو مارے حد قذف کے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کے روایت سے مترجم اس روایت میں قصہ افک مذکور ہے کیفیت مضمون اُسکے یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوہ بنی المصطلق پیش آیا قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا پھر وہ حضرت کے ساتھ نکلیں بعد نزول حجاب کے اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُٹھا لیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے اُتار لیتے پھر جب حضرت غزوہ سے لوٹی اور مدینہ کے قریب پہونچی حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رانکو چلنے کا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں لشکر کے باہر قضائی حاجت کو گئی اور جب وہاں سے لوٹکر اپنے فرودگاہ میں پہونچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹٹولا اور ایک ہار جو میرے گلے میں تھا اُسکو نہ پایا اور میں اُسی ڈھونڈھنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اُٹھا لیتے تھے وہ آئی اور ہودج میرا اونٹ پر لادو دیا اور اسوقت میں عورتیں قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پھلکی تھیں کہ لوگوں نکو معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض اُنہوں نے ہودج لادو دیا اور لشکر چلا گیا جب میں اپنی جگہ پہونچی مجھے خیال ہوا کہ لوگ ڈھونڈھنے آئینگے اور میں سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میرے جگہہ پہونچے اور اُنہوں نے مجھے پہچانا کہ قبل نزول حجاب مجھے دیکھا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور اُنکے آواز سے میں جاگی اور سوا اُسکے کچھ کلام اُنہوں نے مجھسے نکیا اور میں اُنکے اونٹ پر سوار ہو گئی اُنہوں نے اونٹ لشکر میں پہونچا دیا اور منافق لوگ اپنا مونہہ کالا کرنے لگے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ اس تہمت میں شریک تھے اُنکی کوڑے حد ماری کا

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برات میں کتنی ہی آیتیں اتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ کیا اور ترمذی نے ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فخر فرماتی تھیں کئی باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا اُنکے پہلے یہ کہ جبرئیل اُنکی تصویر ایک پارہ حریر سبز پر لیکر حضرت کے پاس لائی اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر اُنکی ہتھیلے میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ حضرت نے کوئی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا اُنکے تیسرے یہ کہ وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سر آپکا اُنکی گود میں تھا چوتھے یہ کہ آپ انہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ کہ حضرت پر وحی اترتی تھی اور آپ انکے لحاف میں ہوتی تھیں چھٹے یہ کہ اُتری برات اُنکی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اول کے آٹھویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا نویں یہ کہ اللہ نے وعدہ کیا اُنکے لئے مغفرت اور رزق کریم کا اور مسروق جب روایت کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے روایت کی مجھ سے صدیقہ بنت صدیق کے بیٹی ہیں رسول اللہ کے پیاری ہیں جنکی برات اللہ نے فلک سے اُتاری ہے ہذا خلاصۃ ما فی البغوی ابی سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ یہ جبرئیل ہیں کہ تمکو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا اُنپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی الحدیث روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور اُنہیں سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ میں نے تین بار تمکو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہارے تصویر پارۂ حریر پر لایا تھا اور کہتا تھا یہ اُنکی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا منہ کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھے تھی پھر میں نے اپنے دلمیں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اسکا ظہور ہوگا روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور اسی طرح بہت سی روایتیں اُنکے فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم قصور واروں کا حشر یوم النشور میں اُنکے ساتھ کرے اور ہمارے خطیات اور سیئات کو بخشے آمین یا رب العالمین اجب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحا ام المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے علم الیسا عنایت فرمایا تھا کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یاروں پر جو حدیث مشکل ہوتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور اُنکے پاس اُسکا علم وافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص مذکہا فصیح تر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب اللھم ارفع درجتھا فی اعلی علیین واکرم نزلھا یوم الدین وانزلھا منزلا مبارکا فانک خیر المنزلین امین یا رب العالمین خاتمہ سورۂ نور چشم بد دور اُنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور اسکی آیات کو یاد حال ہو رہو ہیں اور معانی و مطالب چراغ بیت المعمور اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اسمیں بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ بھی اکثر مسطور منجملہ اُنکے حد ہے زانیہ اور زانی کے اور حکم اُنکے نکاح کا اور اسی کوڑی ہونا حد قاذف کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانیکے سلام و استیذان سے اور نہی خالی گھر و نہیں جانی ہی بغیر اذن مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانیکا کہ جسمیں اپنا سامان رکھا ہو اور حکم غض بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتو نکو اپنے زینت ظاہر کرنے کی اور امر کرنیکا گھونگھٹ لٹکانے کا اور بیان محرمونکا جیسے شوہر باپ دادی یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتونکو کہ آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کردینی کا لونڈی غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانیکی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنیکے لئے تین وقتونمیں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشا کی اور اُسکے سوا اور وقتوں میں جواز آمد و رفت کا اہل بیت کے لئے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغون کے جب وہ بالغ ہو جاویں گھر میں آتی وقت اور جواز قناعت کرنیکا تھوڑے کپڑوں پر بڑھیوں کے لئے اور جواز کھانا کھانیکا اپنے گھر و نہیں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھر و نہیں اور جواز ملکر کھانیکا اور جدا جدا کھانیکا اور حکم سلام کا وقت گھر میں آنیکے اور جانیکے اور جانیکی نہونیکے بغیر اذن کے چلے جانا اُنکی محفل سے اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برات ام المؤمنین کا اور صفات الٰہیہ سے مذکور ہے تمثیل اُسکے نور مبارک کے ساتھ ایک طاق کے کہ جسمیں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اُسکے نور کا اُن گھر و نہیں جہاں صبح و شام اُسکے پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ و تسبیح اہل سموات و ارض کے اور مالکیت اُس تعالیٰ کے سب پر اور قدرتیں اُسکی جیسے بدلیونکا چلانا اور پانی کا اُن ہی برسانا اور برف اور اولونکا گرانا اور بیل بہانا کا بدلتی آنا اور مالکیت اور علم اُسکا اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بینات کا اس سورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا نور آپکے کا اُن لوگونمیں جنکو تجارت اور بیع ذکر اُسکے سے غافل نہیں رکھتے اور تمثیل اعمال کفار کے سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جانا مدعیان ایمان کا حد الاذعان رسول کے اطاعت سے اور فضیلت اُن لوگونکی جو خدا اور رسول کے حکم پر سمعنا و اطعنا کہتے ہیں اور قسم کہانا منافقونکا رسول کے آگے کہ اگر آپ جہاد کا حکم فرماویں تو ہم بھی چلیں اور وعدہ خلیفہ کرنیکا اس زمین پر صالحونکو اور امر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کے کافرون کے لئے اور جمعہ اور حج و جہاد و حج

تھوا اعمی اور جو پڑھا سورۂ فرقان بسم اللہ الرحمن الرحیم عن عبداللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو
خلقک قال قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قال قلت ثم ماذا قال ان تزنی بحلیلۃ جارک ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے انہون نے کہا
رسول اللہ کی کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپنے فرمایا یہہ ٹہیراوی تو اللہ کا شریک اور اسنے پیدا کیا ہے تجھکو (یعنے بلا شرکت غیری) مین نے کہا پہر کونسا بہت بڑا ہے آپنے
فرمایا کہ قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتہ کہانا کہائیگا مین نے کہا پہر کونسا فرمایا آپنی ہمسایہ کی بی بی سے ف یہ حدیث حسن ہے روایت
کی ہمسے بندار نے انہون نے عبدالرحمن سے انہون نے سفیان سے انہون نے منصور سے اور اعمش سے انہون نے ابی وائل سے انہون نے عمرو بن شرجیل سے انہون نے عبداللہ سے انہون نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن عبداللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الذنب اعظم قال ان
تجعل للہ ندا وھو خلقک وان تقتل ولدک من اجل ان یاکل معک او من طعامک وان تزنی بحلیلۃ جارک قال وتلی ھذہ الآیۃ والذین
لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ
ویخلد فیہ مھانا ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے کہ مین نے پوچہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہہ کہ ٹہیراوے تو اللہ کا شریک اور اسنے
تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کہاوے گا تیرے ساتہ یا تیرے کہانی سے اور یہ کہ زنا کری تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے کہا راوی نے کہ پہر آپ ہی
حضرت نے یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہین کہ نہین پکارتی اللہ کی سوا دوسرے کو معبود جانکر اور نہین قتل کرتے اس جانکو کہ حرام
کیا اللہ نے مگر ساتہ حق کے یعنے قصاص غیر مین اور زنا نہین کرتے اور جسنے یہ کام کیا پہونچیگا وہ اپنی گناہونکی سزا کو دونا ہوگا اسپر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا
دوزخ مین ذلیل ہوکر ف حدیث سفیان کی منصور و اعمش سے صحیح زیادہ ہے اس حدیث سے جو شعبہ نے واصل سے روایت کیے ہی اسلئے کہ واصل کے اسناد مین
ایک شخص زیادہ مذکور ہی روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے واصل سے انہون نے ابی وائل سے انہون نے عبداللہ سے
اور نہ ذکر کیا اسمین عمرو بن شرجیل کا خاتمہ سورۂ فرقان مین صفات قرآن سے مذکور ہے اترنا اسکا تمام اہل جہان کے ڈرانیکو اور افاک عنتری اور اساطیر الاولین
کہنا کافرونکا اسکو اور کہنا کافرونکا کہ قرآن سارا ایکبار کی کیون نازل نہوا اور ہونا کافرون کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن مین اور پہر پہر کر سمجہانا
قرآن کو اور متعلقات نبوت سی مذکور ہے اعتراض کافرون کا نبی کے کہانی اور بازار مین پہرنے پر اور نہونا خزانہ اور باغ کا انکے لئی اور جواب اسکا کہ سارے
انبیا رسالتین کہاتی اور بازار مین پہرتے تہے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیون نہ نازل ہوے اور استہزا کافرون کا رسول کے ساتہ اور
کہنا انکا کہ یہ ہمارے معبودون سے چہوڑانا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول کا اور کوئی اجر نہچاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکیر موسی اور ہارون کے حال کے
اور قوم نوح اور انکے ہلاک ہونیکی اور ہلاک عاد و ثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریون کی اور صفات الہی سی مالکیت اس تعالی کے اور نفی ولد اور شریک
کے اسکے اور مخلوق ہونا معبودان باطل کا اور قادر نہونا انکا نفع و ضرر اور اماتت و احیا پر اور پیدا کرنا آسمانونکا چہ روز مین اور استوا عرش پر اور بنانا برجونکا
آسمانونمین اور رکہنا سراج اور قمر منیر کا انمین اور پہر پہر یل کرنا لیل و نہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جہٹلانا کافرونکا قیامت کو اور وعید شدید کے انکے واسطی اور
غصہ اور غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیون کے لئے اور روبکاری معبودان باطل کے حشر مین اور انکار کرنا انکا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے
مقامونکی اور فرشتونکا اترنا اور کافرونکا اپنے ہاتہ کاٹ کاٹ کہانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول کے اور حسرت کہانا غیر رسول کے اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول کا
کہ میرے قوم نے قرآن کو چہوڑ دیا اور دشمن نبی ہونا ایسے مجرمونکا اور محشور ہونا کافرونکا مونہہ کے بل اور قدرتون سے اس تعالی کی سیا مدظل کا اور پہر نہارات اور دن کا
اور لباس کر دینا رات کو اور نشور کر دینا دن کو اور بہیجنا ہواؤنکا مینہہ کے خوشخبری کے لئے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اس سے اور پلانا بہت سی مخلوق کو
اور یہ سب ایک مقام مین مذکور ہین اور صفات صالحین سے بارہ خصال حمیدہ عباد الرحمن کے جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلون سے اعراض کرنا وغیرہ ذالک اور یہ مقام نہایت
قابل وعظ کے ہے اور اسیطرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہین سورۃ الشعراء بسم اللہ الرحمن الرحیم عن عائشۃ قالت لما نزلت ھذہ الآیۃ وانذر عشیرتک
الاقربین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صفیۃ بنت عبد المطلب یا فاطمۃ بنت محمد یا بنی عبد المطلب انی لا املک لکم من اللہ شیئا سلونی من

استحقاق مین تعلیم کی نہایت درجے

تفسیر سورہ شعراء

مانی کا شیم ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈرا دے تو اپنی نبی اپنی قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ (یہ حضرت کے پھوپھی ہیں) بنی عبد المطلب کے اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے بنیون عبد المطلب کے بیشک میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کے درگاہ میں تمہارے لئی کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال میں سے جو چاہو (یعنے آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے شفاعت بھی بغیر اسکے حکم کے نہیں ہو سکتی ف یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ایسی ہی روایت کے وکیع اور کئی لوگون نے بھی حدیث ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن عبد الرحمن طفاوی کے روایت کے مانند اور روایت کے بعضون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہین ذکر کیا ابن سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور اسامہ بن علی اور عباس سے بھی روایت ہے عن ابی ھریرۃ قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قریشاً فخص وعم فقال یا معشر قریش انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ ضرا ولا نفعا یا معشر بنی عبد مناف انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ ضرا ولا نفعا یا معشر بنی قصی انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ ضرا ولا نفعا یا معشر بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم ضرا ولا نفعا یا فاطمۃ بنت محمد انقذی نفسک من النار فانی لا املک لک ضرا ولا نفعا ان لکن رحما وسابلها ببلالها ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے جب اتری یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین یعنے ڈرا تو ای نبی اپنی قرابت والونکو جمع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اور خاص کے نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا ای گروہ قریش کے چھڑاؤ تم اپنے جانونکو آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہین رکھتا اللہ کے درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا ای گروہ بنی عبد مناف کے چھڑاؤ اپنی جانونکو آگ سے اسلئی کہ میں اختیار نہین رکھتا اللہ کے درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا ای گروہ بنی قصی کے چھڑاؤ تم اپنے جانونکو آگ سے اسلئی کہ میں اختیار نہین رکھتا تمہارے ضرر کا نہ نفع کا ای گروہ بنی عبد المطلب کے چھڑاؤ اپنی جان آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہین رکھتا تمہارے لئی ضرر کا نہ نفع کا ای فاطمہ بیٹی محمد کے چھڑا تو اپنی جان آگ سے اسلئے کہ میں اختیار نہین رکھتا تیرے لئی ضرر کا نہ نفع کا تیرے قرابت کا مجھپر حق ہے سو میں اسکو ادا کرونگا (یعنے دنیا مین باقی رہی آخرت اسمین مجھے کچھ اختیار نہین ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے روایت کے ہے علی بن حجر نے انہون نے شعیب سے انہون نے عبد الملک سے انہون نے موسی بن طلحہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مضمون کے موافق عن الاشعری قال لما نزل وانذر عشیرتک الاقربین وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعیہ فی اذنیہ ثم صرخ فقال یا بنی عبد مناف یا صباحاہ ترجمہ اشعری سے روایت ہے انہون نے کہا جب اتری یہ آیت وانذر یعنے ڈرا تو ای نبی اپنی قرابت والونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کا نون میں کہ جیسے مؤذن رکھتا ہے کہ آواز بلند ہو جاوے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا ای اولاد عبد مناف کے ڈرو تم لشکر آن پہونچا ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کے یہ بعضون نے عوف سے انہون نے قسامہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ روایت صحیح تر ہے اور اسمین ابی موسی کا ذکر نہین معجم عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص انمین کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کو اکثر صبح کو پہونچتا ہے اسلئی مطلق لشکر کے لئے یہ کلمہ کہتے ہین خاتمہ سورہ شعراء مین تفصیل ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسی علیہ السلام کے فرعون کیطرف جانیکا اور گفتگو انکی اور ہارون کے فرعون کے ربوبیت الہی کے باب مین اور مقابلہ سحرہ کا اور نجات بنی اسرائیل کا اور پار ہو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور گفتگو انکی اصنام کے باب مین اور توصیف باری تعالی کے خلق اور ابداء اور اطعام اور سقی اور شفا دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب باب کے مغفرت کے اس تعالے سے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت انکے اور قصہ ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہم السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی کو کہ لوگون کے ایمان لانیکے لئی اپنی جان مارو گی اور عرام کافرونکا ذکر جدید سے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال و اولاد کا اسدن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکون کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہان گئے اور کونسی چیز ہے جسمین ہونا مشرکون کے واسطی اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر آپکے موجود ہونا کتب سابقہ مین اور سچا پانیے اسرائیل کا آپکو اور ہونا آپکا ہر قریہ مین اور خطاب نبی کو اور نہی اشراک سے الالوہیت سے اور حکم اقربا کے ڈرانیکا اور بازو جھکانیکا مومنون کے لئے اور امر ساتھ توکل کے خدا پر اور دیکھنا اسکا نبی کے وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا افاک اثیم پر اور عادے ہونا متبعان شعراء کا اور سرگردانی انکے ہر جنگل مین اور نصیحت انکی باستثنائی مومنین صالحین کے

اور ڈرانا شاعران ظالمین کو **سُوْرَةُ النَّمْلِ** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَیْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰی
فَتَجْلُوْا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰی اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَیَجْتَمِعُوْنَ فَیَقُوْلُ هٰذَا یَا مُؤْمِنُ وَیَقُوْلُ هٰذَا یَا كَافِرُ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض نکلیگا اور اسکے پاس سلیمان کے مُہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کھینچیگا وہ مُومن کے مونہہ پر کہ وہ چمک جاویگا (یعنے
عصائے موسیٰ سے) اور مُہر کردیگا کافر کے ناک پر مُہر سلیمان سے یہانتک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہونگے اور یہ پکاریگا ای مُومن اور وہ پکاریگا ای کافر (یعنے کافر اور مُومن
ممتاز ہوجاوینگے) **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے یہ حدیث ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے سوا اور سند سی دابۃ الارض کے بیان مین ابن ابی اسامہ
بھی روایت کیے **خاتمہ** سورۂ نمل مین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور گذرنا اُنکا چیونٹیون کے جنگل پر اور آنا ہُدہُد کا ملک
سباسی کا اور خبر دینا بلقیس کے اور خط بھیجنا سلیمان کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدرتین اُسکی اور شرک
فی الالوہیت کا اُنکی استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا اور اُتارنا پانی کا اور نکالنا باغونکا اور قرار دینا زمین کا اور بہانا نہرونکا اور پیدا کرنا پہاڑون کا
اور سوا اُسکے اور متعلقات قیامت سے انکار کافرونکا بعث پر اور مٹی ہڈا الوعد کہنا اُنکا اور توزیع امم کے حشر مین اور نفخ صور اور فزع اہل سموات وارض وغیرہ ذلک
اور خطاب نبی کو کہ کہین مامور ہون مین کہ عبادت کرونمین اس شہر (مکہ) کے مالک کی اور سوا اسکے بہت سی فوائد مذکور ہین **سُوْرَةُ الْقَصَصِ**
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهٖ قُلْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَیِّرَنِیْ قُرَیْشٌ اِنَّمَا
یَحْمِلُهٗ عَلَیْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَیْنَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اپنے چچا ابوطالب سے کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے کہ گواہی دون مین تمہارے ایمان کی اُسکے سبب سے قیامت کی دن ابوطالب
نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہینگے کہ اس کلمہ کو کہوا دیا اُس سے موت کی گھبراہٹ نے تو مین ٹھنڈی کردیتا یہہ کہکر تمہاری آنکھونکو سو آتاری اللہ
تعالے نے یہ آیت انک لا تہدی من احببت سی آخر تک یعنے ای نبی تو نہین کرسکتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے **خاتمہ** سورۂ قصص مین مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصلاً
اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے روبکار شر کونکی دوجگہہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اسکے اور فوائد متعددہ
مذکور ہین جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک **سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ** عَنْ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِیْ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَیْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی اَمُوْتَ اَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ اَلْاٰیَةَ ترجمہ سعد نے کہا میرے بابت چار آیتین نازل ہوئین پہر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ
نے حکم نہین کیا احسان کا قسم ہے اللہ کے نہ مین کہانا کہاؤنگی نہ پانی پیونگی یہانتک کہ مرجاؤن یا تو پھر کافر ہوجاؤ (یعنے جیسے پہلے تھا) کہا راوی نے کہ جب اُسکو کہلانا
چاہتے اُسکا مونہہ چیرکے (یعنے لکڑی وغیرہ ڈالکر پھر یہ آیت اُتری ووصینا الانسان یعنے حکم کیا ہمنے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنیکا اور اگر وہ چاہین کہ تو شریک کرے
میرے ساتھ اسچیز کو کہ جسکے تجھکو کچھہ خبر نہین سو کہنا نہ مان اُنکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مفسر حکم** حضرت سعد سابقین اولین مین سے ہین اور اپنی ماں کی بہت
خدمت کرتے ماں نے اُنسے کہا کہ تونے جو دین اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئیگا مین نہ کہاؤنگی نہ پانی پیونگی یہانتک کہ مرجاؤن اور لوگ تجھے ہمیشہ بُرا کہا
کرینگے کہ اسنے اپنی ماکو مارڈالا غرض دو دن کچھہ نہ کہا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا ای ماں اگر تیرے سو جانین ہون اور ایک ایک نکلتی جاوین جب بھی مین دین محمد
سے نہ پھرونگا واہ واہ کیا محبت دینکی ہے پھر جب مایوس ہوئین کہانی پینے لگین اُسپر اللہ نے یہ آیت اُتاری حدیث مین آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست
نہین اللہ کی نافرمانی کرکے **عَنْ** اُمِّ هَانِیٍٔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوْا یَحْذِفُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ
وَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ترجمہ ام ہانی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیتہ کی تفسیر مین فرمایا وتاتون فی نادیکم المنکر یعنے کرتے ہو تم اپنے مجلسون مین گناہ (اور اس آیت
مین شکایت ہے قوم لوط کی) سو فرمایا حضرت نے کہ وہ کنکریان پھینکتے تھے زمین والونپر اور ٹھٹھا کرتے اُنسے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر

تفسیر سورۂ نمل

تفسیر سورۂ عنکبوت

حاتم بن ابی صغیرہ کے روایت ہے کہ وہ سماک سے روایت کرتی ہیں ف سورۂ عنکبوت میں قصص ماضیہ سے مذکور ہی حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا اُن پر اور طاہر ہونا قوم لوط کا اور نجات اُنکی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حالکی اور تذکیر عاد و ثمود و قارون و فرعون و ہامان کے ہلاک ہونیکی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی سازسے نو سو برس دعوت کرنیکی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کے دعوت کی اور معبودان باطل کے مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور لقائی الٰہی کا اور نفع مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لئے اور وصیت الٰہی واسطے احسان والدین کے اور زنا اور تلی بازگی شرک میں حال مدعیان خام کا کہ فتنہ ناس کو عذاب الٰہی سمجھیں کافروں کا مومنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہمپر ہے اور جواب اُسکا تسلی بمارے نبی کی تکذیب امم سابقہ سناکر آسان ہونا خلق اول ثانی کا اللہ تعالیٰ پر حکم زمین میں سیر کرنیکا موقوف ہونا عذاب و رحمت کا مشیت ایزدی پر یاس ہونا کافروں کا رحمت حق سے بمثیل شرک کے اور معبودان باطل کے مکڑی کے جالی کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوتکا اور نماز کے قایم کرنیکا اور مانع ہونا نماز کا بیحیائی اور ہر برائی سے اور بزرگی ذکر الٰہی کے اور اہل کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنیکا احسان کہنا اللہ تعالیٰ کا نزول کتاب سے اور صدور علما میں محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکری ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کے اور فضیلت مہاجرین کے مشرکوں کا کشتی میں موحد بن جانا حرم کے امن کا بیان ظالم ہونا اُسکا جو اللہ پر جھوٹ باندھے وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لئے **سورۃ الروم عن ابی سعید** قال لما کان یوم بدر ظهرت الروم علی فارس فاعجب ذالک المؤمنین فانزلت الٓمٓ غلبت الروم الی قوله یفرح المؤمنون بنصر الله فرح المؤمنون بظهور الروم علی فارس ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے تو مسلمانوں کو یہ امر پسند آیا اسلئے کہ روم کے لوگ اہل کتاب تھے اور مسلمان بھی کتاب والی ہیں بخلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اتری الم غلبت الروم سے بفرح المؤمنون بنصر الله تک سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسیطرح پڑھا ہے نضر بن علی نے غلبت الروم یعنے غین اور لام کے زبر سے **عن ابن عباس** فی قوله تعالیٰ الم غلبت الروم فی ادنی الارض غلبت وغلبت قال کان المشرکون یحبون ان یظهروا اهل فارس علی الروم لانهم وایاهم اهل اوثان وکان المسلمون یحبون ان یظهر الروم علی فارس لانهم اهل کتاب فذکروه لابی بکر فذکره ابو بکر لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اما انهم سیغلبون فذکره ابو بکر لهم فقالوا اجعل بیننا وبینک اجلا فان ظهرنا کان لنا کذا وکذا وان ظهرتم کان لکم کذا وکذا فجعل اجل خمس سنین فلم یظهروا فذکروا ذالک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال الا جعلتها الی دون قال اراه العشر قال سعید والبضع ما دون العشر قال ثم ظهرت الروم بعد قال فذالک قوله تعالیٰ الم غلبت الروم الی قوله ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر الله قال سفیان سمعت انهم ظهروا علیهم یوم بدر ترجمہ ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر میں کہا الم غلبت الروم کہا انہوں نے کہ غلبت اور غلبت دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اسلئے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم غالب ہوں فارس پر اسلئے کہ وہ اہل کتاب تھے سو ذکر کیا اسکا ابو بکر سے اور ابو بکر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ وہ پھر غالب ہو جاویں گے یعنے روم پھر ذکر کیا ابو بکر نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنی درمیان کوئی مدت ٹھہراؤ سو اگر اُس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنے فارس) تو ہمکو تم اتنا اتنا دینا اور اگر تم غالب ہو تو ہم اتنا اتنا کچھ دینگے سو پانچ برس مدت ٹھہری اور اس مدت میں روم غالب نہوئی سو اسکا ذکر آپسے کیا آپنے ابو بکر سے فرمایا کہ تمنے کیوں نہ مدت ٹھہرائی قریب کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ کہا دس کے قریب کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہیں کہا راوی نے پھر غالب ہو گئے روم اسکے بعد (یعنے دس کے اندر) کہا ابن عباس نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا الم غلبت الروم سے بفرح المؤمنون بنصر الله تک سفیان نے کہا میں نے سنا ہے کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کے روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں **عن ابن عباس** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لابی بکر فی مناجذة الم غلبت الروم احضرت یا ابا بکر فان البضع ما بین ثلث الی تسع ترجمہ عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سے کہ تم نے شرط لگانے میں الم غلبت الروم کے احتیاط کیوں نہ کی ابی بکر اسلئے کہ بضع تین سے نو تک ہے ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنے زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں **عن زیاد بن مکرم**

الا مسلمی قال لما نزلت الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین فکانت فارس یومئذ ظاھرین
للروم وکان المسلمون یحبون ظھور الروم علیھم لانھم واایاھم اھل کتاب وفی ذلک قول اللہ تعالی ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر
من یشاء وھو العزیز الرحیم وکانت قریش تحب ظھور فارس لانھم واایاھم لیسوا باھل کتاب ولا ایمان بعث فلما انزل اللہ ھذہ الآیۃ
خرج ابوبکر الصدیق یصیح فی نواحی مکۃ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین قال ناس من قریش
لابی بکر فذلک بیننا وبینکم زعم صاحبک ان الروم ستغلب فارسا فی بضع سنین افلا نراھنک علی ذلک قال بلی وذلک قبل تحریم الرھان
فارھن ابوبکر والمشرکون وتواضعوا الرھان وقالوا لابی بکر کم تجعل البضع ثلاث سنین الی تسع سنین فسم بیننا وبینک وسطا ننتھی الیہ
قال فسمی بینھم ست سنین قال فمضت الست السنین قبل ان یظھروا فاخذ المشرکون رھن ابی بکر فلما دخلت السنۃ السابعۃ ظھرت الروم
علی فارس فغاب المسلمون علی ابی بکر بسبعۃ ست سنین قال لان اللہ تعالی قال فی بضع سنین قال واسلم عند ذلک ناس کثیر رحیم بار
بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ انہون نے کہا جب نازل ہوئی الم غلبت الروم یعنے مغلوب ہوگئی روم تھوڑی زمین مین (یعنے تھوڑا ملک انکا فارس نے دبالیا)
اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پھر غالب ہوجائینگے چند سال مین تو فارس کے لوگ جب یہ آیۃ اتری غالب تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے غلبہ روم کا فارس پر
اسلئے کہ روم اور مسلمان دونون کتاب والی تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی باب مین اتری یہ آیت ویومئذ یفرح المؤمنون سے رحیم تک
یعنے اُسدن خوش ہونگے مؤمن اللہ کی مدد پر مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھی غلبہ فارس کا اسلئے کہ وہ اور فارس
دونون اہل کتاب نہ تھی اور نہ ایمان رکھتے تھی قیامت پر پھر جب اللہ نے یہ آیۃ اُتاری ابوبکر صدیق پکارتے تھی مکہ کے گرد الم غلبت الروم یعنے مغلوب
ہوگئی روم تھوڑی زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پھر غالب ہوجائینگے چند سال مین سو کچھ لوگون نے قریش مین سے کہا ابوبکر صدیق سے کہ ہمارے تمہارے
درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہین (یعنے نبی علیہ السلام نے کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سالمین سو کیا ہم شرط کرین تم سے اس بات پر
انہون نے کہا کیون نہین اور یہ شرط حرام ہونیکے قبل کی بات ہے سو شرط باندھی ابوبکر نے اور مشرکون نے اور دونون نے اپنے شرط کا مال کہین پر رکھوادیا اور ابوبکر سے
کہا مشرکون نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دیدی لو بیچ کے کہا راوی نے کہ ٹھیرایا انہون نے اپنی درمیان
چھ سال کو اور چھ سال گذر گئے قبل اسکے کہ غالب ہو روم سو مشرکون نے ابی بکر کا مال شرط لیا پھر جب ساتوان سال لگا روم فارس پر غالب ہوا اور مسلمانون
نے ابوبکر پر الزام رکھا کہ تمنے چھ برس کیون قرار دئی کہا راوی نے اسلئے کہ اللہ تعالی نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائی یہہ
یعنی تین گونی دیکھکر بہت لوگ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہمین نہین پہچانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن ابی الزناد کے روایت سے مفسرین کہتے ہین
یہ ہے کہ غلبت مین دو قراتین ہین جنہون نے بضم غین بصیغہ مجہول پڑہا ہے انہون نے کہا جب روم مغلوب ہوئی یہ آیت اتری اور انہون نے سیغلبون
بصیغہ معروف پڑہا ہے کہ آیندہ بشارت ہے انہین روم کے غالب ہونیکی اور قرارت مشہور یہی ہے اور لغوی نے بھی اسکو اصح کہا ہے اور بعضون نے بفتح
غین پڑہا ہے اور انہون نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئی یہ آیت اتری اور انہون نے سیغلبون بضم یا بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور معنے یہ کہی کہ روم اب
تو غالب ہوگئے مگر عنقریب مغلوب ہوجائینگے یعنے مسلمانون کے ہاتہ سے اور نزول آیۃ سے دس برس کے اندر مسلمانون نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانون
سے مغلوب ہوگئی اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکر اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس اونٹون پر اور سات برس کے مدت پر پھر حضرت نے فرمایا کہ بضع
کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے سو تم مال اور مدت دونو زیادہ کرو پھر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابوبکر نے سو اونٹ
ابی کے وارثون سے لئی کہ وہ مرچکا تہا انتہے المترجم سورہ روم مین خداوند تعالی شانہ کی قدرتون سے انیس ۱۹ قدرتین ایک جگہہ مذکور ہین جیسے نکالنا
زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا انکا زمین مین اور پیدا کرنا انکے جوڑون کا اور مودت
اور رحمت انمین ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانون اور رنگون کا وغیر ذالک اور چار قدرتین اسکی اور مقام مین جیسے خلق اور رزق اور اثبات

اور قدرتمین اُسکے جیسے کشتی کا بہانا اور سوداگروں کا بھیجنا اور بدلیوں کا اُٹھانا اور تہ بہ تہ کرنا بدلیوں کا اور نکالنا مینہہ کا اُنکے بیچ سے اور اُگانا مُردہ زمین کا اُس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریضات سی تحریض سیر اور تفکر پر اور مضامین توحیدی مشتمل ہونا مشرکون کے لئے اور تنزیہ باری تعالیٰ کی اور تحریض اُنکے بتسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کے غلامون اور کنیزان دنیا کے ساتھ اور حکم نبی کو کہ دین حنیف اور فطرت الٰہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکون کا اُنکے جانب مسبب کے وقت اور شرک اور کفر انکا رحمت کے بعد اور سوا اُسکے اور بہت سی فوائد مذکور ہین کہ حافظ وتالی اور متفکر پر غیر مستور ہین **سورۂ لقمان**

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْھُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْھُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَۃٍ فِیْھِنَّ وَثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ ترجمہ ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو گانیوالی لونڈیونکو اور مت خریدو اُنکو اور مت سکھاؤ اُنکو گانا اور اُنکے تجارت مین بہتری نہین اور قیمت اُنکی حرام ہے اور اسی باب مین اُتری ہے یہ آیت ومن الناس سے آخر آیت تک یعنے بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کہیل کے بات کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے سوا اُسکے نہین کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے اُنہون نے روایت کی ابی امامہ سے اور قاسم ثقہ ہین اور علی بن یزید ضعیف ہین حدیث مین کہی ہے یہ بات محمد بن اسمٰعیل بخاری نے **مفسر حکم** کلبی اور مقاتل نے کہا ہے کہ یہہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ قصد عجم کے خرید کر لایا تھا اور عرب کو سُنا کر کہتا تھا کہ محمد تمکو عاد و ثمود کے کہانیان سناتا ہے اور مین تمکو رستم اور اسفندیار کے قصے سُناتا ہون اور سنہا اور حمقا اُسکے باتون پر فریفتہ ہوکر استماع قرآن سے محروم رہتے سو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری اور حدیث مین آیا ہے کہ جو آدمی اپنے آواز بلند کرتا ہے گانیکے ساتھ اللہ تعالےٰ اُسپر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اِس شانہ پر ایک اُس شانہ پر پھر وہ اُسکو اپنی لاتون سے مارتے رہتے ہین جبتک کہ وہ چپ نہ ہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کتے کی اور گانی والی عورت کے کسب سے کہ اُسکے بدلے کہا جنے گانے بجانیوالی لونڈے خریدی کہ وہ اُسکے آگے گاوے بجاوے اور وہ اُسی حال مین مرگیا مین اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہونگا اسلئے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الآیۃ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سب کا یہی قول ہے کہ لہو الحدیث سے گانا مراد ہے ابراہیم نخعی نے فرمایا گانا دلمین نفاق اُگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغارقیۃ الزنا یعنے گانا زنا کا منتر ہے تعجب ہے اُن مشایخون سے کہ دعوے تقوی کا رکھتے ہین اور پھر خانکو گرنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہین وما ذالک الا لاضلال بعید **خاتمہ سورۂ لقمان** مین بڑے بڑے حکمتین اور نصیحتین بھری ہین چنانچہ صفات الٰہی اور اُسکے قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانونکا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین کے میخون یعنے پہاڑونکا اور پھیلانا دواب کا اور اُتارنا مینہہ کا اور اُگانا نباتات کا اور پیدا کرسکنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکونکا اور تسخیر آسمان وزمین کے چیزون کی اور ظاہر وباطن کی نعمتین یا ان صفت بربانا اور مالکیت اُس تعالیٰ شانہ کی آسمان وزمین کے چیزون پر اور آیات قدرت سی داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار مین اور اوقات نہار کا لیل مین اور تسخیر شمس وقمر کے اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتون سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزونکی علم کا ساتھ اللہ تعالےٰ کی یعنے وقت قیامت اور وقت نزول باران اور کیفیت ارحام کے اندر کے اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال لقمان کے حصانی حکمت کا اور نصیحتین اُنکی یعنے منع کرنا شرک سے اور وصیت ان باپ سے احسان کرنیکے اور حکم اُسکے تعداری کا جو اللہ کیطرف رجوع ہوا اور امر اقامت صلوۃ کا اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتون اور نہی سونہہ پھیلانے اور اکڑکر چلنے سے اور امر اقتصاد متوسط کا اور آہستہ کہنے نیچے رکھنے کا اور اُنکا ریچہ بولنے پر اور اسیطرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین جیسے بے علم لوگون کا اور بُرے کے مجادلہ کرنا اور مذمت باپ دادونکی تقلید کی اور تمام ہونا کلمات الٰہی کا اگرچہ اشجار قلم ہوجائین اور دریا سیاہی اور توحید مشرکون کی کشتی مین اور خوف دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد ولد کا اُسدن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیر ذالک من الفوائد **سورۃ السجدۃ عن انس بن**

مالک ان ھذہ الآیۃ تتجافی جنوبھم عن المضاجع نزلت فی انتظار الصلوۃ التی تدعی العتمۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہہ آیت تتجافی جنوبھم یعنے جُدا رہتی ہین کروٹین خوابگاہونسے اُتری ہے اُس نماز کے انتظار کے فضیلت مین جسے لوگ عتمہ کہتے ہین یعنے عشا کے نماز **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسکو مگا اسی سند سے **مفسر حکم** پوری آیت یہ ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقنھم ینفقون ۵

یعنے جدا رہتے ہین کروٹین انکی خوابگاہون سے پکارتے ہین اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہمنے انکو دیا ہے اُسمین سے کچھ خرچ کرتے ہین اسکے بعد اللہ نے فضیلت انکے اُس آیت مین فرمائی جو آگی کی حدیث مین آئی ہے اور اس آیت مین کئی قول ہین مفسرین کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گذارہین جو رات کو اپنی خوابگاہ سے اُٹھکر اللہ کو پکارتے ہین اور انس کی ایک روایت مین ہے کہ یہ اُن لوگونکی فضیلت مین اُترتی ہے جو مغرب سے عشا تک نوافل پڑہتے تھے اور ابی حازم اور مجاہد منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے جو مغرب اور عشا کی بیچ مین پڑہی جاتی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فرشتے اُن لوگونکو ڈھانپ لیتے ہین جو مغرب اور عشا کے بیچمین نماز پڑہتے ہین اور یہی صلوۃ اوابین ہے اور عطا نے کہا مراد اُن سے وہ لوگ ہین جو بغیر عشا پڑہے سوتے نہین ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اُس سے وہ لوگ ہین جو عشا اور صبح کی نماز جماعت سی ادا کرتے ہین خلاصہ مافی البغوی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهٖ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ترجمہ ابی ہریرہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا تیار کیا مین نے اپنے بندون کے لئے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سُنا ہی نہ کسی بشر کے دلمین اُسکا خیال گذرا ہے اور اسکی تصدیق اللہ کے کتاب مین موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے فلا تعلم الخ یعنے کوئی شخص نہین جانتا جو چھپا رکھے ہی ہمنے اُنکے لئے اُنکھون کے ٹھنڈک سے بدلا ہی اُنکے عملونکا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنِ الشَّعْبِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَرْفَعُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰی سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَیُّ رَبِّ اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰی مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ یَاْتِیْ بَعْدَ مَا یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَیُقَالُ لَهٗ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ كَیْفَ اَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَیُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰی اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے اُنہون نے کہا مین نے مغیرہ بن شعبہ سی سنا کہ وہ منبر پر کہڑے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تہی کہ آپ فرماتی تہی کہ موسی علیہ السلام نے پوچہا اپنی رب سے کہ ای رب میرے کون جنت والا درجہ مین سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایکمرد ہوگا کہ جنت مین اوریگا بعد اسکے کہ جنت والی جنت مین داخل ہوجاوین سو اُس سے کہا جاویگا کہ داخل ہو تو جنت مین وہ کہیگا کیونکر داخل ہون مین جنت مین اور لوگون نے لے لئے اپنے اپنے گہر اور لے لین اپنی اپنی لینی کے چیزین فرمایا آپنے کہ پہر کہا جاویگا اُس سے کہ تو راضی ہوگا اسپر کہ ملی تجھکو اپنی دولت کہ جتنے تہے ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا مین سے وہ کہیگا ہان ای رب میرے مین راضی ہوگیا سو کہا جاویگا کہ تیرے لئے ہے اتنا اور مثل اسکی اور مثل اسکی اور مثل اسکے وہ کہیگا مین راضی ہوا ای رب میرے کہا جاویگا کہ تیری لئی یہ بہی ہے اور اسکا دس گنا سو وہ کہیگا کہ راضی ہوا مین ای رب میرے پہر کہا جاویگا کہ تیرے لئی اسکے ساتہ وہ بہی ہی جو تیرا جی چاہی اور تیری انکہین جس سے مزا پاوین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے بعضون نے یہ حدیث شعبی سے اُنہون نے مغیرہ سی اور مرفوع نہین کیا اُسکو اور مرفوع صحیح تر ہے خاتمہ سورۂ سجدہ مین اللہ کی قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا چہ دنمین اور مستوی ہونا اس تعالی کا عرش عظیم الشان پر اور نہونا شفیع اور ولی کا سوا اسکے اور تدبیر کرنا ایک امر کے آسمان سے زمین پر اور چڑہ جانا اُسکا ایکدن مین کہ مدت اُسکی ہزار سال ہے اور علم ہونا اُسکو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتہ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سی اور نسل اُسکے منی سے اور برابر کرنا اُسکے اعضا کا اور روح پہونکنا اور کان اور آنکہین اور دل عنایت فرمانا اور بہت تہوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوا اسکے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافرونکا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مومنین سے سجدہ اور تسبیح و تحمید اُنکی جب آیات الٰہی سے اُنہین سمجہائی اور فضیلت تہجد گزارون کی اور برابر نہونا مومن اور فاسق کا اور تذکیر ساتہ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتہ پیدا کرنے کہیتون کے اور متی ہذا الوعد کہنا کافرونکا اور نفع نہ دینا کافرونکے ایمانکا قیامت کی دن سورۃ الاحزاب عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ مَا عَنٰی بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُصَلِّیْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ لَهٗ قَلْبَیْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ترجمہ ابی ظبیان

نی کہا ابن عباس سے کہ بہلا خبر یحیی اللہ تعالی کی اس قول کی باجل یعنے نہین بنای اللہ تعالی کسی سینہ مین دو دل کیا مطلب ہے اسکا انہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیدن کہڑے ہی نماز پڑہتے تہی سو آپ سے کچہہ سہو ہوا نماز مین اور منافق کہنے لگی جو آپکے ساتہ نماز پڑہتے تہے ایکدوسری سے دیکہو تو انکے دو دل ہین ایک تمہارے ساتہ ایک اور لوگون کے ساتہ پہر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہین پیدا کیا اللہ نے کسی کے سینہ مین دو دل ف روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہون نے احمد بن یونس سے انہون نے زہیر سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے معتبر حمر نبوی نے کہا ہے کہ یہ آیت ابی معمر کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تہا اور جو سنتا یاد رکہتا اور کہتا میرے دو دل ہین ہر ایک ہی سمجہتا ہون محمد سے اچہا پہر جب اللہ نے بدر کے دن کافرون کو شکست دی وہ اونٹ پر ایسا گہبرا کر بہاگا کہ ایک جوتی پیر مین اور ایک ہاتہ مین اور رستی مین اسی ابوسفیان ملا پوچہا کیا حال ہے لوگون کا اسنے کہا شکست کہا کر بہاگے ہین ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر مین ہے اور ایک ہاتہ مین جب اس بیہوش نے کہا مجہے خبر نہی مین جانتا تہا کہ دونون پیر مین ہین اسدن سے لوگ جان گئے کہ یہہ جہوٹا ہے اسکا بہی ایک ہی دل ہے اور زہیر اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالی نے ایک مثال بیان فرمائی متبنی اور مظاہر کے لئی کہ جیسے کسیکے اندر دو دل نہین ہوتی ایسے ہی اپنی بیوی کو مان کہنے سے مان نہین ہوتی اور کسیکو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہین ہوجاتا عن انس قال قال عمی انس بن النضر سمیت بہ لم تشہد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر علیہ فقال اول مشہد قد شہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غبت عنہ اما واللہ لئن اراانی اللہ مشہدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرین اللہ ما اصنع قال فہاب ان یقول غیرہا فشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد من العام المقابل فاستقبلہ سعد بن معاذ فقال یا ابا عمرو این قال واہا لریح الجنۃ اجدہا دون احد فقاتل حتی قتل فوجد فی جسدہ بضع وثمانون من بین ضربۃ وطعنۃ ورمیۃ قالت عمتی الربیع بنت النضر فما عرفت اخی الا ببنانہ ونزلت ہذہ الآیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا ترجمہ انس سے روایت ہے انہون نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کہ جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا جنگ بدر مین حاضر نہین ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور یہ امر انکو نہایت گران ہوا اور کہا انہون نے کہ پہلے حاضر ہونیکی جگہ کہ جسمین حضرت تشریف لیگئی مین اس سے غائب رہا آگاہ ہو قسم ہے اللہ کے اگر اللہ مجہکو دکہاوے کوئی حاضر ہونیکی جگہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تو دیکہے اللہ تعالی کہ مین کیا کرتا ہون کہا راوی نے کہ ڈری وہ کہ اسکے سوا اور کچہہ کہین پہر حاضر ہوے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ احد کے دن ایکسال کے بعد سو ملے انکو راہ مین سعد بن معاذ اور انہون نے کہا ای ابو عمر کہان چلے انہون نے کہا واہا خوشبو مین کوہ احد کیطرف سے پارہا ہون پہر لڑے وہ یہانتک کہ قتل ہوے سو انکے بدن مین اسی پر کئی زخم تہے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے سو میری پہوپہی ربیع بنت نضر نے کہا مین نے نشان نہ پہچانی اپنے بہائی کی مگر بسبب اسکے پورون کے اور یہ آیت اتری رجال صدقوا یعنے وہ ایسے مرد ہین کہ سچ کر دیا انہون نے جو اقرار کیا اللہ تعالی سے سو انمین سے بعضا وہ ہی کہ پورا کر چکا اپنا کام اور انمین سے بعضا وہ ہی جو انتظار کرتا ہے اور نہین بدل ڈالا اپنی اقرار کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن انس بن مالک ان عمہ غاب عن قتال بدر فقال غبت عن اول قتال قاتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین لئن اللہ اشہدنی قتالا للمشرکین لیرین اللہ کیف اصنع فلما کان یوم احد انکشف المسلمون فقال اللہم انی ابرا الیک مما جاء ہؤلاء یعنی المشرکین واعتذر الیک مما صنع ہؤلاء یعنی اصحابہ ثم تقدم فلقیہ سعد فقال یا اخی ما فعلت انا معہ فلم استطع ان اصنع ما صنع فوجد فیہ بضعا وثمانین بین ضربۃ بسیف وطعنۃ برمح ورمیۃ بسہم وکنا نقول فیہ وفی اصحابہ نزلت منہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر قال یزید یعنی الآیۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ انکے چچا جنگ بدر مین حاضر نہوے اور کہا انہون نے براہ افسوس کے کہ حاضر نہوا مین پہلے لڑائی مین کہ لڑے اسمین رسو خدا صلے اللہ علیہ وسلم مشرکون سے اگر اللہ تعالی مجہے بہجاوے کسی لڑائی مین مشرکون کے اللہ تعالی دیکہی کیسا کرتا ہون پہر جب اور دن ہوا شکست کہائی مسلمانون نے انہون نے کہا یا اللہ مین بیزار ہوتا ہون تجہسے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے

یعنے مشرک لوگ اور مین تیری طرف عذر کرتا ہون اُس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگون سے یعنے اصحاب سے پہر وہ آگی بڑہے اور ملے اُن سے سعد اور کہا ای بہائی کیا کیا تمنے مین تمہارے ساتہ ہون مگر مجہے نہو سکا جو اُنہون نے کیا اور اُنکی لاش ملی کہ اُسمین اسّی برکئی زخم تہے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بہونکنے کی اور تیر کے لگنے کی اور ہم لوگ کہتے تہے کہ اُنہین کے اور اُنکی یارون کی حق مین نازل ہوئی کہ اُنمین سے بعضے ایسے ہین کہ پورا کرچکے اپنا کام اور بعضے منتظر ہین یزید نے کہا مراد اس سے آیتہ ہی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور انس بن مالک کے چچا کا نام بہی انس ہے اور وہ بیٹے ہین نضر کے عن موسیٰ بن طلحۃ قال دخلت علی معاویۃ فقال الا ابشرک قلت بلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ ممن قضی نحبہ ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے اُنہون نے کہا مین گیا معاویہ کے پاس اُنہون نے کہا مین تمہین ایک بشارت سُناؤن مینے کہا ہان کہا سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے طلحہ اُن لوگو مین سے کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کرچکے ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسکو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوا اسکے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے اُنہون نے روایت کی اپنی باپ سے عن طلحۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لاعرابی جاہل سلہ عن من قضی نحبہ من ہو وکانوا لا یجترؤن علی مسئلتہ یوقرونہ ویہابونہ فسالہ الاعرابی فاعرض عنہ لم سالہ فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم رآنی اطلعت من باب المسجد علی ثیاب خضر فلما رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال این السائل عمن قضی نحبہ قال الاعرابی انا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ممن قضی نحبہ ترجمہ طلحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون نے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپسے پوچہہ کہ اللہ تعالیٰ نے جنکے حق مین فرمایا ہے کہ پورا کرچکے اپنا کام وہ کون لوگ ہین اور حضرت کے یارونکو جرأت نہوتی تہی سوال کرنیکے وہ آپکی توقیر کرتی تہے اور ڈرتی تہی سو اُس گنوار نے پوچہا آپنی التفات نکیا اُسنے پہر پوچہا آپنی التفات نکیا اُسنے پہر پوچہا آپنی التفات نکیا پہر مین دروازہ مسجد کے نکلا یعنی اندر آیا اور مین نے سبز کپڑے پہنے ہوئے تہے پہر جب مجہکو آپنے دیکہا فرمایا کہان ہے وہ سائل جو پوچہتا ہے اُن لوگون کو کہ اپنا کام پورا کرچکے گنوار نے کہا مین ہون یارسول اللہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کرچکا اپنا کام ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم یونس بن بکیر کے روایت سے عن عائشۃ قالت لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتخییر ازواجہ بدأ بی فقال یا عائشۃ انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تستعجلی حتی تستامری ابویک قالت وقد علم ان ابوای لم یکونا یامرانی بفراقہ قالت ثم قال ان اللہ یقول یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قلت ففی ای ہذا استامر ابویّ فانی ارید اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ وفعل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما فعلت ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُنہون نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیون کے اختیار دینی کا کہ چاہین دنیا اختیار کرین اور رفاقت رسول چہوڑین اور چاہین دولت عقبیٰ لین اور خدمت رسول) سو شروع کیا آپنی میرے ساتہ اور فرمایا ای عائشہ مین تجسے ایک بات کا ذکر کرتا ہون سو تم اُسکے جواب مین جلدی نکرنا یہانتک کہ مشورہ لے لینا اپنی ماں باپ سے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ آپ جانتی تہے کہ میرے ماں باپ کبہی مجہے حضرت سے جدا ہونیکا حکم نہ دینگے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پہر آپنے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی سے اجرا عظیما تک یعنے ای نبی کہدے تو اپنی بیبیون کو کہ اگر تم ارادہ رکہتے ہو دنیا کی زندگی اور اُسکے زینت کا تو آؤ مین تمکو کچہہ دیدون (یعنے طلاق کا جوڑا) اور رخصت کردون تمکو اچہی طرح اور اگر ارادہ کرتے ہو تم اللہ کا اور اُسکے رسول کا اور آخرت کے گہر کا تو تیار رکہا ہے اللہ تعالیٰ نے تم مین سے نیکون کے لئے بہت بڑا اجر انتہی تب مینے کہا کہ مین اسمین کیا مشورہ لون اپنے ماں باپ سے مین تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گہر ہی کو چاہتی ہون اور پہر اور بیبیون نے بہی یہی کیا جو مینے کیا تہا (یعنے میرے دیکہا دیکہی) ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بہی اُنہون نے روایت کی ہے عروہ سے اُنہون نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **مترجم** ان آیتونکو آیات تخییر کہتے ہین کہ اسمین اختیار دیا گیا حضرتکی عورتونکو اور شان نزول اسکا بغوی وغیرہ نے یون بیان فرمایا ہے کہ بیبیون نے آپس کے رشک سے حضرت سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا حضرت نے اُنسے خفہ ہوکر ایکماہ تک بات نکی اور قسم کہائی کہ اُنکے پاس نجائینگے پہر یہ آیتہ اُتری اور اُسدن آپکے پاس نو عورتین تہین پانچ قریش مین کی عائشہ صدیقہ ابی بکر صدیق کی صاحبزادی حفصہ حضرت عمر کے بیٹی اُم حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی اُم سلمہ امیہ کی بیٹی سودہ زمعہ کی بیٹی اور غیر قریشیات

چار تھیں زینب بنت جحش بنی اسد کی قبیلہ کے منہ بولی حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ جیی بن اخطب کے بیٹے خیبر والی اور جویریہ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کے رضی اللہ عنہن اور حکم تخییر میں علما کا اختلاف ہے مثلاً کسیئے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہی میرے پاس رہ چاہے جدا ہو جا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا کہ اگر اس عورت نے اپنی شوہر کو اختیار کر لیا تو کچھ واقع نہ ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوگا اور یہ قول ہے عمر بن عبد العزیز اور ابن ابی لیلی اور سفیان اور شافعی اور اصحاب رائی کا لیکن اصحاب رای یعنی حنفیہ کی نزدیک اس صورت میں طلاق بائن ہوتا ہی اور دوسرے کی نزدیک رجعی اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر عورت نے اپنی شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوا اور اگر اسنی اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑے اور حسن بصری اور مالک کا بھی یہی قول ہے مگر یہ قول اول صحیح تر ہے کل دلائل کے البغوی **عن** عمر بن ابی سلمۃ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت ھذہ الآیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ فدعا فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم بکساء وعلی خلف ظھرہ فجللہ بکساء ثم قال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر ترجمہ عمر بن ابی سلمہ جو ربیب ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت تطہیرا تک یعنی ارادہ رکھتا ہی اللہ تعالی کہ دور کر دے تم سے نجاست گناہ کی ای گھر والون اور پاک کرنی تمکو خوب پاک کرنا ام سلمہ کے گھر میں بلایا آپنی فاطمہ اور حسن اور حسین اور ان سب پر ایک چادر ڈالدی اور آپکے پیچھی حضرت علی تھی پھر انپر بھی چادر ڈالدی پھر فرمایا آپنی کہ یا اللہ یہ ہیں میرے گھر والی ہیں سو انسی نجاست گناہ کی دور کر دی اور انکو پاک کر دی خوب پاک کرنا ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی انکے ساتھ ہون ای ہے اللہ کے (یعنے ارادہ کیا چادر میں آنیکا) فرمایا آپنی کہ تم اپنے جگہہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو اور تم نیکی پر ہو (یعنے تمہاری تئیں چادر میں آنیکی بھی کچھہ ضرورت نہیں گھر والونکا لفظ خود تمکو شامل ہے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سی یعنی عطاکی روایت سے کہ وہ عمر بن ابی سلمہ سی روایت کرتے ہیں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر ببا ب فاطمۃ ستۃ اشھر اذا خرج لصلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی چھہ مہینے تک یہی عادت تھی کہ جب آپ صبحکو نماز فجر کے لئے نکلتے اور دروازہ پر حضرت فاطمہ کے گذرتے فرماتی نماز کو چلو ای گھر والون اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دی اور پاک کر دے تمکو بخوبی پاک کرنا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں اور اسماعیل بن ابی الحجاج اور مقسل بن یسار اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے **عن** عائشۃ قالت لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاتما شیئا من الوحی لکتم ھذہ الآیۃ واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ یعنی بالاسلام وانعمت علیہ یعنی بالعتق فاعتقتہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ الی قولہ وکان امر اللہ مفعولا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوجھا قالوا تزوج حلیلۃ ابنہ فانزل اللہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی بہ وھو صغیر فلبثت حتی صار رجلا یقال لہ زید بن محمد فانزل اللہ ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا آباءھم فاخوانکم فی الدین ومواليكم فلان مولی فلان وفلان اخو فلان ھو اقسط عند اللہ یعنی اعدل عند اللہ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ انہون نے فرمایا اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھہ چھپاتے تو یہ آیۃ چھپاتے واذ تقول سے اخر آیت تک یعنی جب تو کہتا تہا اس سے کہ انعام کیا اللہ نے یعنے اسلام کی ساتھ اور انعام کیا تو نے یعنی آزاد کرنے کی ساتھ کہ تو نے اسکو آزاد کر دیا روک رکھہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چھپاتا تہا تو ای نبی اپنے دلمیں جسکو اللہ تعالی کہولدینی والا تہا اور ڈرتا تہا تو لوگون سے اور اللہ تعالی بہت مستحق ہے کہ تو اس سے ڈری وکان امر اللہ مفعولا تک اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے اپنی بیٹی کی بیوی سے نکاح کر لیا سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم الآیۃ یعنے محمد تمہارے مردونمیں سے کسیکا باپ نہیں ہے لیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیون پر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو متبنی یعنے منہ بولا بیٹا کیا تہا جب وہ چھوٹی تہے پھر وہ حضرت پاکر

رہی یہانتک کہ وہ جوان ہوگئی اور انکو زید بن محمد کہتے تھے سو اتاری اللہ تعالیٰ یہ آیت ادعوہم یعنے منہ بولی بیٹو نکو پکارو انکی باپ کیطرف منسوب کرکے یعنے جبکہ وہ نطفہ ہیں یہی انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تمکو معلوم نہوں انکے باپ تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے رفیق ہیں یعنے یوں پکارو کہ فلانا رفیق ہے فلانے کا اور فلانا بھائی فلانی کا یہی قسط کے بات ہے اللہ کے نزدیک یعنے عدل کے **ف** یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بیشک یہہ آیتہ چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر آیت تک اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا روایت کیا ہمسے حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور کہا ترمذی نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان نے انہوں نے روایت کیا ابن ابی عدی سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیتہ مبارک کو چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال ما کنا ندعو زید بن حارثۃ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لابائہم ہو اقسط عند اللہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے تو یہی کہتے زید بن محمد یہانتک کہ قرآن اترا کہ پکارو تم انکو انکے باپوں کیطرف منسوب کرکے یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالے کی نزدیک **عن** عامر الشعبی فی قول اللہ تعالی ما کان محمد ابا احد من رجالکم قال ما کان یعیش لہ فیکم ولد ذکر **ترجمہ** عامر بن شعبی نے ما کان محمد ابا احد کی تفسیر میں کہا کہ حضرت کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا انکا تمہارے درمیان زندہ نرہا یعنے تاکہ مضمون اس آیتہ کا صادق آجاوے کہ محمد کسیکے باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے **عن** ام عمارۃ الانصاریۃ انہا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما اری کل شیء الا للرجال وما اری النساء یذکرن بشیء فنزلت ہذہ الآیۃ ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات الآیۃ **ترجمہ** عمارہ انصاریہ کے ان آنحضرت کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتے ہوں کہ سب چیزیں مردوں ہی کے لئے ہیں اور قرآنمیں عورتونکا ذکر کہیں نہیں اسپر یہ آیت اتری ان المسلمین سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اس سند سے جانتے ہیں **عن** انس قال لما نزلت ہذہ الآیۃ فی زینب بنت جحش فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا قال فما کانت تفخر علی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول زوجکن اہلوکن وزوجنی اللہ من فوق سبع سموات **ترجمہ** انس نے کہا جب یہ آیتہ اتری زینب بنت جحش کے شانمیں کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فلما قضے یعنے جب یدا اپنی خواہش اس سے پوری کرچکا یعنے زینب سے بیاہ دیا ہمنے اسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھیں ازواج مطہرات کے حضرت کے سب بیبیوں پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزوں نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالے نے کہ ساتوں آسمان کے اوپر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ساتوں آسمان کے اوپر ہے اور حضرت کی سب بیبیونکا جو امہات مؤمنین ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب اسباکو سکر پسند کرتی تھیں اب جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے **عن** ام ہانی بنت ابی طالب قالت خطبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتذرت الیہ فعذرنی ثم انزل اللہ انا احللنا لک ازواجک اللاتی اتیت اجورہن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک وبنات عمک وبنات عماتک وبنات خالک وبنات خالاتک اللاتی ہاجرن معک الآیۃ قالت فلم اکن احل لہ لانی لم اہاجر کنت من الطلقاء **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے جو بیٹے ہیں ابیطالب کے (یعنے حضرت کے چچیری بہن) انہوں نے کہا کہ حضرت نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹی چھوٹی لڑکے ہیں روتے پیٹتے آپکو شاید ناگوار ہو) آپنے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری انا احللنا لک سے آخر تک ام ہانی نے کہا کہ پھر میں آپ پر حلال نہیں ہوئی اسلئے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی میں ان لوگونمیں تھی جو فتح مکہ کے اسلام لائے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سدی کے روایت سے اسی سند سے **مترجم** پوری آیتہ کا ترجمہ یہہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے حلال کئے ہمنے تیرے لئے بیبیاں تیری جنکا مہر تونے دیدیا اور وہ جنکے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنے لونڈیاں جو غنیمت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تجھکو اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیرے خالاؤں کی بیٹیاں انمیں سے جو ہجرت کرکے آئیں تیرے ساتھ یعنے جنہوں نے

ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں آخر آیت تک **عن** انس قال لما نزلت هذه الآية وتخفي في نفسك ما الله مبديه في شأن زينب بنت جحش جاء زيد يشكو فهم بطلاقها فأمر النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم امسك عليك زوجك واتق الله **ترجمہ** انس نے کہا جب یہ آیت اتری وتخفی فی نفسک یعنے جسکا تو ہی نبی اس چیز کو کہ اللہ اسکا کہنے والا ہے اور یہ آیت زینب بنت جحش کے شان میں اتری اور زید ان کے شوہر آئے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا روک رکھو تم اپنی بیوی اپنی پاس یعنے طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **مترجم** یعنے حضرت کے دلمیں تھا کہ اگر زید انکو طلاق دیگا تو میں انکے دلجوئی کے لئے ان سے نکاح کرلونگا مگر لوگوں کے شرم کے ماری اس امر کو ظاہر نہ کرتی تھی اللہ نے اسکو ظاہر کردیا اللہ کسی سے شرماتا نہیں ہے **عن** ابن عباس انه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اصناف من النساء الا ما كان من المؤمنات المهاجرات قال لا يحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبك حسنهن الا ما ملكت يمينك واحل الله فتياتكم المؤمنات وامرأة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبي وحرم كل ذات دين غير الاسلام ثم قال ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في الآخرة من الخاسرين وقال يا ايها النبي انا احللنا لك ازواجك اللاتي آتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك الى قوله خالصة لك من دون المؤمنين وحرم ما سوى ذلك من اصناف النساء **ترجمہ** ابن عباس نے کہا منع کئے گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کی اقسام سے مگر جو مومنہ ہوں ہجرت کی فرمایا اللہ تعالے نے لا يحل لك النساء من بعد یعنے حلال نہیں تجھے اسکے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدلدی ان عورتوں میں سے یعنے جواب تیرے نکاح میں ہیں اگر تجھکو پسند آوے خوبصورتی انکی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں اپنے تیرے ہاتھ (یعنے وہ حلال ہیں) اور حلال کیں اللہ تعالے نے جوان عورتیں ایمان والیاں اور وہ عورت ایمان والی کہ بخشدی اپنی جان نبی کو اور حرام کیا اللہ تعالے نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پھر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمان کا ضایع ہوگئے اسکے عمل نیک اور آخرت میں وہ نقصان والوں میں ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کی ہمنے تیرے لئی بیبیاں تیری کہ جنکا مہر تو نے دیدیا اور جو تیری ہاتھ کی مالک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمائیں تجھکو یہانتک کہ فرمایا خالصة لك یعنے یہ امر کہ جو عورت مومنہ بخشدی اپنی جان اور ارادہ کری نبی اسکے نکاح کا وہ حلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لئے ہی ہے اور مومنوں کے لئے نہیں (یعنے اور نکا نکاح بغیر مہر نہیں ہوسکتا) اور حرام کیں اللہ تعالے نے انکے سوا اور قسمیں عورتوں کی **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم اسکو عبد الحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں سنا میں نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہا احمد بن خلیل نے کہا کہ عبد الحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں خوب ہے اسمیں کچھ مضائقہ نہیں **عن** عائشة قالت ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احل له النساء **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرمایا وفات نہیں ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ حلال ہوگئیں آپکے لئی سب عورتیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صحابہ کرام کا اختلاف تھا کہ آنحضرت پر اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہ کا مذہب اسحدیث میں گذرا انس فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنے موجود تسعہ کے سوا اور سے نکاح جایز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے لا يحل لك النساء من بعد یعنے اب انکے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں عکرمہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدم حلت سے یہ مراد ہی کہ سوا ان عورتوں کے جنکا آیہ احللنا لك ازواجك میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علمانی اسمیں بھی کہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق میں جایز ہے یا نہیں مثلاً عورت کہی کہ میں نے اپنے جان تجھے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر اسطرف گئے ہیں کہ نکاح صحیح نہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جاوے اور سعید بن مسیب اور زہری اور مجاہد اور عطا کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بھی اسکی قایل ہیں اور الکجاعت اسطرف گئے ہے کہ بلفظ ہبہ اور تملیک بھی صحیح ہوتا ہی اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنے احناف کا اور جنکے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جایز نہیں ہوتا انکا اختلاف ہے نکاح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آنحضرت کا نکاح بلفظ ہبہ بھی جایز ہوجاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا خالصة لك من دون المؤمنين اور دوسرا گروہ اسطرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ان اراد النبی ان یستنکحها یعنے نبی کے واسطی بھی اللہ تعالے نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص حضرت کے

ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنے بغیر مہر کے آپکا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح انمین آپ اور امت دونونکا ایک حال ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ ایسی کونسی بیوی تھے آپکی جنہون نے اپنی جان ہبہ کردی ہو یا نہین عبداللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی اور جو بیان آپکے پاس نہین وہ منکوحہ تھین یا ملوکہ اور ان دونون کا ثبوت نفسہا جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہین اور دوسرون نے کہا ہی کہ آپکے پاس موہوبہ بھی تھین اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ وہ کون تھین شعبی نے کہا زینب بنت خزیمہ ہلالیہ کہ انکو ام المساکین کہتی تھی قتادہ کہتی ہین کہ وہ میمونہ بنت حارث تھین علی بن حسین اور ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تھین عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تھین بنی سلیم کے قبیلہ سی ہذا خلاصہ مافی النبوی مع توضیح وتاخیر **عن** انس بن مالک قال قال نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ من نسائہ فارسلنی فدعوت قوما الی الطعام فلما اکلوا وہی خرجوا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منطلقا قبل بیت عائشۃ فرای رجلین جالسین فانصرف راجعا فقام الرجلان فخرجا فانزل اللہ یاایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہا انہون نی کہ زفاف کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویونمین سے ایک عورت سی اور مجھی بلا بھیجا اور مین نے ایک گروہ کو بلایا کہا کھیکر پھر جب وہ کہا چکے اور باہر نکلی کھڑے ہوی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئی حضرت عائشہ کے گھر کیطرف سو دیکھا آپنے کہ دو شخص بیٹھی ہوے ہین پھر آپ لوٹ گئی سو کھڑے ہوئی وہ دونون اور باہر چلے گئی پس اتاری اللہ تعالی نے یہ آیتہ یاایہا الذین امنوا سی آخر تک یعنی اے ایمان والون نہ داخل ہو گھرونمین نبی کے مگر جب وہ اجازت دیوین اور بلاوین کہا نیکو نہ یہہ کہ انتظار کرتے رہو اسکے پکنی کا **ف** اس حدیث مین ایک قصہ ہی اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہم بیان کی روایت سے اور روایت کیے ثابت نی انس سے یہ حدیث اپنی طول کے ساتھ **عن** انس بن مالک قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی باب امرأۃ عرس بہا فاذا اعد قوم فاطاق یقضی حاجۃ واحتبس فرجع وقد خرجوا قال فدخل واخی بیتہ وبیتہ ستر فقال لہ فطلحۃ قال فقال لان کان کما تقول لیزلن فی ہذا شیء قال فنزلت آیۃ الحجاب ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپ بی بی کے دروازی پر تشریف لائی کہ آپنی انکو بیوی بنایا تھا سو انکے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ چلی گئے اور اپنا کچھہ کام کیا اور پھر آئی اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے انس نے کہا کہ پھر آپ داخل ہوے اور میرے اور اپنی بیچمین پردہ ڈال دیا کہا انس نے کہ پھر ذکر کیا مین نے اسکا ابی طلحہ سی انہون نے کہا اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا ہے تو بیشک اسمین کچھہ اتریگا کہا راوی نے کہ پھر آیت حجاب اتری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سندسی اور عمر بن سعید کو ابوحسن کہتے ہین **تنبیہ مہم** جن بی بی کا زفاف تھا وہ زینب بنت جحش تھین اور حضرت کئی بار آئی گئے کہ یہہ لوگ جو اس گھر مین بیٹھے ہین چلے جائین اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر کے حدیث مین گذری ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانون کے حق مین کہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کی کہانا پکنی کے پھر جب پکجاتا قبل نکلنے کے جا بیٹھتے اور کہا کرتا باہر نجانے حضرت کو تکلیف ہوتی آپکا کوئی آرام کرنیکا مقام سوا اسکے نہا اسپر اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری **عن** انس بن مالک قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل باہلہ فصنعت امی ام سلیم حیسا فجعلتہ فی تور فقالت یا انس اذہب بہذا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقل لہ بعثت بہذا الیک امی وہی تقرئک السلام وتقول ان ہذا لک منا قلیل یا رسول اللہ قال فذہبت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان امی تقرئک السلام وتقول ان ہذا منا لک قلیل قال ضعہ ثم قال اذہب فادع لی فلانا وفلانا ومن لقیت فسمی رجالا قال فدعوت من سمی ومن لقیت قال قلت لانس عددکم کانوا قال زہاء ثلاثمائۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس ہات التور قال فدخلوا حتی امتلات الصفۃ والحجرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتحلق عشرۃ عشرۃ ولیاکل کل انسان مما یلیہ قال فاکلوا حتی شبعوا قال فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ حتی اکلوا کلہم قال لی یا انس ارفع قال فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت قال وجلس طوائف منہم یتحدثون فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس وہو مولیہ وجہہ الی الحائط فقلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علی نسائہ ثم رجع فلما رای

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رجع فطفق ناس منھم قد تقلوا علیہ فابتدروا الباب فخرج الیھم وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ضرب بیدہ
ودخل وانا جالس فی الحجرۃ فلم یلبث الا یسیرا حتی خرج علی وانزلت ھذہ الآیات فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأھن علی الناس یا ایھا الذین اٰمنوا
لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ ولکن اذا دعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث
ان ذلکم کان یؤذی النبی الی اٰخر الآیۃ قال انس انا احدث الناس عھدا بھذہ الآیات وحجبن نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ

انس بن مالک نے کہا نکاح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی سے (یعنے زینب سے) پھر اپنے گھر مین تشریف لیگئے (یعنے بیوی کے پاس) سو میری ماں ام سلیم نے
کچھ حیس پکایا اور ایک پتیل کے یا پتھر کے برتن مین کرکے مجھے کہا ای انس لیجا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو میرے ماں نے اور
وہ آپکو سلام کہتے ہین اور عرض کرتے ہین کہ یہہ ہمارے طرف سے آپکو نہایت قلیل ہے ای رسول اللہ کے انس نے کہا پھر مین اُسے لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا
مینے عرض کی میرے ماں آپکو سلام کہتی ہین اور کہتی ہین یہ آپکو ہمارے طرف سے نہایت قلیل ہے آپنے فرمایا رکھدو پھر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے شخصون کو اور جو
تمکو ملے اُسکو بلا لاؤ اور کئی آدمیون کے نام فرمائے انس نے کہا پھر اُن سبکو مین نے بُلایا جنکے نام آپنے لئے تھے اور جو مجھے ملگیا راوی کہتا ہے کہ مین نے انس سے
پوچھا کتنے لوگ ہونگے اُنہون نے کہا کہ تین سو کی قریب انس نے کہا پھر مجھسے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای انس وہ برتن لاؤ انس نے کہا پھر سب گھر مین داخل
ہوے یہانتک کہ دالان اور کوٹھری سب بھر گئے اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندہ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھاوے انس نے
کہا پھر سب نے کھایا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہانتک کہ سب کھا چکے پھر آپنے مجھہ سے فرمایا کہ لے انس اُٹھاؤ (یعنے یہ
برتن) انس نے کہا پھر مینے اُٹھایا سو مین نہین جانتا تھا کہ جب مینے رکھا تھا اُسوقت زیادہ تھا یا جب مین نے اُٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھی رہے کئی آدمی گھر مین
اُنمین سے باتین کرتے ہوے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مین اور رسولخدا بھی بیٹھے تھے اور آپکی بی بی دیوار کیطرف مونہہ پھیرے بیٹھین تھین اور آنحضرت
پر لوگونکا بیٹھنا گران گذرا اور آپ نکلے اور سلام کیا آپنے عورتونپر یعنے ہر بی بی کے حجرے پر تشریف لیگئی پھر لوٹے پھر جب دیکھا اُنہون نے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم لوٹے گمان کیا اُنہون نے کہ حضرت کو ہمارا بیٹھنا گران گذرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر پردہ
ڈالدیا اور اندر آئے حجرہ کے اور مین بیٹھا ہوا تھا سو کچھہ دیر نہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آیتین اُتریں سو آپنے نکلکر لوگون پر پڑھین یا ایہا الذین اٰمنوا
آخر تک یعنے ای ایمان والون نہ داخل ہو نبی کے گھر وئمین مگر یہہ کہ بلائی جاؤ تم کہانیکو نہ یہہ کہ انتظار کرتے رہو اُسکے پکنے کا ولیکن جب تم بلائی جاؤ
تو داخل ہو پھر جب کھا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتین بنانیکو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی کو اور وہ تمسے شرماتا ہے اور اللہ سچی بات سے نہین شرماتا اور جب مانگو
تم کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہہ بہت پاک کرنیوالا ہے تمہارے دلونکو اور بی بیون کے دلونکو اور تمکو لایق نہین کہ اذیت دو رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اُسکے بعد اُسکے بی بیون سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے انتہی جعد نے کہا انس کہتے تھے کہ پہلے سب لوگونسی مجھکو یہی آیتین اور
اُسی دن سے پردہ ہونے لگین بیان بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے ہین عثمان کے اور اُنکو ابن دینار کہتے ہین اور کنیت
اُنکی ابو عثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک روایت کی اُنسی یونس بن عبید نے اور شعبہ اور حماد بن زید نے عن ابی مسعود الانصاری انہ
قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا ان نصلی علیک فکیف نصلی علیک قال فسکت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسألہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم
وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید والسلام کما قد علمتم ترجمہ ابی مسعود انصاری نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسولخدا صلے
اللہ علیہ وسلم اور ہم سعد بن عبادہ کے مجلس مین تھے سو عرض کی آپسے بشیر بن سعد نے کہ حکم دیا ہے ہمکو اللہ تعالی نے کہ درود بھیجین آپ پر سو کیونکر درود بھیجین آپ پر کہا راوی
نے کہ آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ آرزو کی ہمنے کہ اُسنے نہ پوچھا ہوتا (یعنے گمان ہوا کہ شاید حضرت خفا ہوے) پھر آپنے فرمایا کہ کہو تم اللھم سے مجید تک
یعنے یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد کے آل پر جیسے رحمت کی تونے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تونے ابراہیم کی آل کو جہانون مین

تو بڑی خوبیون والا آپ بزرگ رکھتا اور فرمایا سلام تم پیغمبر پہ جان چکے ہو (یعنے التحیات مین) **ف** اسباطین علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی سعید اور زید بن خارجہ سے بھی روایت ہے اور انکو ابن حبان بھی کہتے ہین اور بریدہ سے بھی روایت ہی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** حضرت پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت مین ہوا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے اللہ اور فرشتے اُسکے درود بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اُسپر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا اور اللہ تعالے نے اس آیت مین کمال تحریض اور ترغیب کے درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھیجتے ہین اُسکے پس معلوم ہوا کہ اقتدا اُنکے ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنے یصلون کہا کہ جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرے یعنے عادت الٰہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بھیجتے ہین نہ یہ کہ علی سبیل الشذوذ یہہ امر اُنسے صادر ہو چوتھے خطاب کیا لوگون کو توصیف ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفات مومنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگونکا پانچوین صیغہ امر کا فرمایا یعنے سلّموا کہ مثبت وجوب کا ہے چھٹے منضم کیا اُسکے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا ساتوین تسلیما سے اُسکے تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکے کے لئے نہ فرمایا ہوگا پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات وذلک المقصود **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا مَا یُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً مِنْہُ فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَسْتَتِرُ ھٰذَا السِّتْرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَۃٌ وَاِمَّا اٰفَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّئَہٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰی خَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ فَوَضَعَ ثِیَابَہٗ عَلَی الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰی ثِیَابِہٖ لِیَاْخُذَھَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِہٖ فَاَخَذَ مُوْسٰی عَصَاہُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاَہٗ مِمَّا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَلَبِسَہٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاہُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ عَصَاہُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا **ترجمہ** ابی ہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ موسی علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تھے کہ اُنکے بدنکو کوئی دیکھتا نہا مارے شرم کے سو اُنکو ایذا دی جنہے ایذا دی بنی اسرائیل مین سے اور کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہین تو اسلئے کہ اُنکے بدن مین کوئی عیب ہے برص ہوا ہے جیسے بڑے ہون یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالے نی چاہا کہ اُنکے تہمت سے بری کردے سو موسے ایکدن اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھکے نہا رہے تھے (یعنے برہنہ) پھر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے وہ پتھر بھاگا آپکے کپڑے لیکر سو موسے نے اپنا عصا لیا اور اُسکے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہانتک کہ پہونچگیا وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور اُنہون نے آپکو ننگا دیکھا بیا کہ صورت شکل مین سب لوگون سے بہتر ہے اور اللہ نے اُنکو بری کردیا اُنکی تہمت سے آپنے فرمایا کہ پھر وہ پتھر کھڑا ہو گیا اور موسے نی اپنے کپڑے لیکر پہن لئے اور پتھر کو عصا مارنے لگے سو قسم ہے اللہ کی پتھر مین بر تین پڑگئین اُنکے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس قول کا یعنے اے ایمان والو مت ہو مثل اُن لوگون کے کہ جنہون نے ایذا دی موسی کو اور پاک کردیا اللہ نے اُسکو اُس تہمت سے کہ اُنہون نے لگائی تہی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **خاتمہ** سورہ احزاب مین بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہین کہ خطاب نبی کو اور امر تقوی کا اور نہی منافقون اور کافرونکی اطاعت سے اور نہ ہونا دو دل کا کسیکے سینہ مین اور حکم زنان مظاہر کا اولی اور مقدم ہونا نبی کا مومنون کے جان سے اور مومنونکی ماں ہونا آپکے بیبیونکا اقرار لینا تمامی انبیا سے ازلمین قصہ جنگ احزاب کا اور آجانا کفار کے فوجون کا ہر طرف سے اور ابتلا مومنین کے اور مداہنت اور گہرا نا منافقین کا آیت تخییر ازواج تعلیم ازواج مطہرات کو بات کرنیکے آیۃ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس چیزون پر یعنے اسلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ اور صوم اور حفظ فروج اور ذکر کا آپکے بے اختیار ہو جانا مومنونکا جب خدا اور رسول کا حکم آجاوے اور باطل ہو جانا تقلید کا جب حدیث پہونچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر مذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بھیجنا اللہ اور ملائکہ کا مومنون پر شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا قبل مس جسکو طلاق دین اُسکو عدت کا نہونا تحلیل ازواج مطہرات اور بوندیونکی نبی کے لئے اور تحلیل مہاجرات کے جو آپکی قرابت رکھتے ہون اور تفصیل اُنکے اور تحلیل اُسکے جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی کے واسطے

اور آداب گھر میں آنی جانی کے اور حکم چلے جانیکا بعد کہانا کہانی کے اور حکم حجاب کا ازواج مطہرات کے لئے اور بیان اُن لوگونکا جنسے پردہ نہیں ہے اور فضیلت
اور امر درود کا اور لعنت اُنپر جو بنی کو ستاویں اور امر بڑی چادریں اوڑھنے کا عورتونکو نکلتے وقت ذرا انا منافقونکا کہ مدینہ سے نکالدی جاوگی قیامت کا علم
خدا ہی کو ہی وعید سعیر کے کافرونکے لئے اور حسرت کہانا اُنکا اطاعت رسول کے فوت ہونی پر اور خرابی تقلید کے اِن آیتون میں بیان موسی علیہ السلام
کے برادت کا امر تقوی کا بیان عرض امانت کا سموات وارض پر وعید عذاب کے منافقون کے لئے اور وعدہ مغفرت کا مومنون کے واسطے سورۃ سبا

عن فروۃ بن مسیک المرادی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ الا اقاتل من ادبر من قومی بمن اقبل منھم فامرنی فلما خرجت من عندہ سال عنی ما فعل الغطیفی فاخبرانی وقد رحلت قال فارسل فی اثری فردنی فاتیتہ وھو فی نفر من اصحابہ فقال ادع القوم من اسلم منھم فاقبل منہ ومن لم یسلم فلا تعجل حتی احدث الیک قال وانزل فی سبا ما انزل فقال رجل یا رسول اللہ وما سبا ارض او امرأۃ قال لیس بارض ولا امرأۃ ولکنہ رجل ولد عشرۃ من العرب فتیامن منھم ستۃ وتشاء م منھم اربعۃ فاما الذین تشاء موا فلخم وجذام وغسان وعاملۃ واما الذین تیامنوا فالازدوا الاشعرون وحمیر وکندۃ ومذحج وانمار فقال رجل یا رسول اللہ وما انمار قال الذین منھم خثعم وبجیلۃ ترجمہ

فروہ بن مسیک مرادی نے کہا کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا نہ لڑونمیں اُس شخص سے کہ جو اسلام سے پیٹھ موڑے
میرے قوم میں سے اُن لوگون کو ساتھ لیکر جو انہیں قبول کر چکے تو آپ نے اجازت دی مجھی اور امیر کیا اپنے قوم کا پھر جب میں آنکے پاس سے نکلا میرا حال آپ نے پوچھا
کہ غطیفی کہاں گیا اور خبر بھیجے آپکو کہ میں چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسیکو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور میں حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب میں بیٹھے تھے
پھر آپنے فرمایا بلاؤ قوم کو پھر جو اسلام لائی قبول کر اور جو اسلام نہ لائی جلدی نکر یہانتک کہ میں تازہ حکم بھیجون تجھکو کہا راوی نے اور اُتر چکے تھے کیفیت سبا کے سو
ایک شخص نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام آپنے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اُسکے دس لڑکے تھی چھ کو
اُنمیں سے مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جنکو منحوس جانا وہ لخم ہیں اور جذام اور غسان اور عاملہ اور جنکو مبارک سمجھا وہ ازد ہیں اور اشعری اور
حمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا ای رسول اللہ کے انمار کونسا قبیلہ ہے آپنے فرمایا جنمیں خثعم اور بجیلہ ہیں ف یہ حدیث غریب ہے
حسن ہے مترجم سبا بیٹا ہی یعجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہی قحطان کا اور ساکن اُنکے یمن میں تھے اللہ نے اُنکی طرف تبع نبی بھیجی اور اُنکے شہر نہایت
کثیر الفواکہ تھے اور پاکیزہ اُنمیں سے ہے اور مچھر اور کھٹکے اور سانپ اور بچھو نہ تھا پھر اُنکے پیغمبرون نے اللہ کیطرف بلایا اور اُنکی نعمتیں بیان فرمائیں اُن نالائقون نے
کہا اللہ کے کوئی نعمت ہمکو نہیں معلوم ہوتی پھر اللہ نے اُنکا نالات توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اور اوسمیں تاثیر زہر کے دیدی کہ وہ پانی جس زمین پر
گذر گیا وہ بنجر ہو گئی کذا ذکرہ البغوی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ فی السماء امرا ضربت الملئکۃ باجنحتھا خضعانا
لقولہ کانھا سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر قال والشیاطین بعضھا فوق بعض ترجمہ

ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی آسمانون پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہیں عاجزی کے راہ سے اللہ کے قول
کے لئے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑکانی کی پتھر پر پھر جب فرشتون کو ہوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے
جواب دیتے ہیں کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا اور فرمایا آپنے کہ شیطان آسمان و زمین کے بیچمیں ایک دوسرے پر جمع ہو جاتے ہیں تاکہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی میں سے
کچھ چرا دیں ف حدیث حسن ہے صحیح عن ابن عباس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی نفر من اصحابہ اذ رمی بنجم فاستنار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما کنتم تقولون لمثل ھذا فی الجاھلیۃ اذا رأیتموہ قالوا کنا نقول یموت عظیم او یولد عظیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لا یرمی بہ لموت احد ولا لحیاتہ ولکن
ربنا تبارک اسمہ وتعالی اذا قضی امرا سبح حملۃ العرش ثم سبح اھل السماء الذین یلونھم حتی یبلغ التسبیح الی ھذہ السماء ثم قال اھل السماء السابعۃ اھل
السماء السابعۃ ماذا قال ربکم قال فیخبرونھم ثم یسبح اھل کل سماء حتی یبلغ الخبر الی اھل السماء الدنیا وتخطف الشیاطین السمع فیرمون
فیقذفونہ الی اولیائھم فما جاء وا بہ علی وجھہ فھو حق ولکنھم یحرفون ویزیدون ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اصحاب مین بیٹھے ہوے تھی کہ یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہوگئی آپنے فرمایا کہ تم اسکو جاہلیت مین کیا کہتے تھے جب یکہتے تھی انہون نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کیسکے موت وحیوٰۃ کے سبب سے نہین ٹوٹتا ولیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اُسکا اور بلند ہی ذات اُسکی جب وہ حکم کرتا ہے کسیکام کا تسبیح کرتے ہین حاملان عرش پھر تسبیح کرتے ہین اُس آسمان والی فرشتی جو عرش کے قریب ہے پھر جو اُس سے قریب ہین یہانتک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہونچتا ہے پھر چڑھتے آسمان والے فرشتے ساتوین آسمان والون سے پوچھتے ہین کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگار نے پھر اُنکو وہ خبر دیتے ہین پھر اسیطرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کی آسمان والون سے پوچھتے جاتی ہین یہانتک کہ دنیا کی آسمان پر خبر پہونچتی ہے اور جن اچک کر سُنا چاہتے ہین سو اُنپر مارا پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لاکر ڈالدیتے ہین اپنے یارون کیطرف یعنے جو کاہن ہین پھر جسکو وہ جیسے ہی ویسی ہی پہونچاتی ہین وہ خبر تو سچ ہوتی ہے مگر وہ اُسکو بدلتے ہین اور بڑھا گھٹا دیتے ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہون نے روایت کی علی بن حسین سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے انصار کے کئی مردون سے کہ اُن انصاریون نے کہا کہ ایکدن حاضر تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آخر حدیث تک **خاتمہ** سورۂ سبا مین عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہین کہ پہلے حمد باری تعالےٰ کی بعد اُسکے انکار کرنا کافرونکا قیامت پر اور وعدۂ مغفرت اور رزق کا مومنین صالحین کے لئے جانتا عالمونکا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کے طرف تعجب کافرونکا اور پر خبر بعث کی ڈرانا کافرونکو زمین پھٹنے سے اور آسمان گرنے سے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسخیر جبال کے اُسکے ساتھ اور قصہ سلیمان کے صبح وشام کے سیر کا اور تانبی کا چشمہ بہانا اُسکے لئے اور بنانا جنون کا محاریب اور تماثیل اور جفان اور قدور راسیات وغیر ذلک اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت اُنکے باغون کی تالک ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین سے اور نہونا شفاعت کا بے اذن خدا کے کیفیت اللہ تعالےٰ کے حکم اُترنیکی عرش سے قایل ہونا مشرکونکا بھی اللہ تعالےٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکون اور موحدون کا قیامت مین عام ہونا حضرتکے رسالت کا کافۂ ناس کے لئے اور بشیر ونذیر ہونا اُنکا اور جلدی کرنا کافرون کا قیامت کے لئی انکار کافرونکا قرآن اور کتب سابقہ سے تکبر کرنا ہر قریہ کے امیرونکا کثرت اموال واولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ کے ہاتہ مین ہونا اموال واولاد کا موجب قرب الٰہی نہونا اسواے ایمان وعمل صالح کے وعید عذاب کے منکر آیات کی لئے پوچھنا اللہ تعالےٰ کا فرشتون سے کہ لوگ تمکو پوجتے تھی اور جواب اُنکا کافرون کا قرآن سُننے کی وقت کہنا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودون سے روکتا ہے عطا نہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا اگلے جھٹلانیوالونکا باوجود کثرت اموال و اولاد کے خطاب کافرونکو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کرین امر رسول مین اور جانی کہ اُسے جنون نہین حق کا اُترنا آسمان سے حق آنی ہی باطل کا بہاگ جانا کہنا نبے کا کہ اگر مین گمراہ ہون ومال مجہپر ہے میرے اطاعت مین تمہارا کیا نقصان ہے کافرونکا گھبرانا آخرت مین **سورۃ الفاطر عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیتہ کی تفسیر مین ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا سے بِاِذْنِ اللّٰهِ تک یعنے پہر وارث کیا ہمنے کتاب کا اُن لوگونکو کہ پسند کیا ہمنے اپنے بندون سے سو اُنمین سے بعضے ظالم ہین اپنے جان کے لئے اور اُنمین سے بعضے متوسط ہین اور اُنمین سے بعضے آگے بڑہنے والی ہین نیکیون کے ساتھ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپنے یہہ سب اسلام مین برابر ہین اور سب جنت مین ہین ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** سامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ تینون گروہ اسی امت سی ہین اس آیتہ سے بڑے فضیلت قرآن پڑہنے والونکی ثابت ہوئی اور عمر بن خطاب سے یہ آیتہ منبر پر پڑہی اور فرمایا کہ مین نے حضرت سی سنا ہی کہ فرماتے تھی آگے بڑہنے والی ہم مین کا وہ تو آگے بڑہنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانی والا اور ظالم بخشا ہوا ابی ثابت سی روایت ہے کہ ایکمرد داخل ہوا مسجد مین اور اُسنے دعا کی کہ ای اللہ رحم کر میرے غریب پر اور انس دی میرے وحشت مین اور عنایت کر مجہکو ایک نیکنشین نیک سو ابو درداء جو صحابی تھے انہون نے فرمایا کہ اگر تو نے سچی دل سی یہ دعا کی ہے تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پامینگے بہ نسبت تیرے پھر کہا ابو درداء نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آپنی پڑہی آیت ثم اورثنا اور فرمایا سابق بالخیرات داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہ کا جاویگا قیامت کے میدان مین اور فکر مین پڑجاویگا پھر داخل ہوگا

جنت میں پہنچ کر جسی آپنے یہ آیت الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور دیکھی وہ بعد فکر کے جنت میں جاکر کہیگا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جسنے دور کیا مجھسے فکر کو میرا رب بخشنے والا قدردان اور عتبہ بن ضہبان نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ آیت پوچھی تم اور ثانا تو انہوں نے فرمایا ہی تمہارے یہ تینوں جنت میں ہیں اور سابق بالخیرات وہ لوگ ہیں کہ حضرت کے زمانہ میں گذر گئی اور حضرت نے انکو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہیں کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہانتک کہ اُنسے ملگئے اور رہی ظالم لنفسہ سو جیسے میں اور تم پس حضرت عائشہ نے اپنے نفس کو ہمارے ساتھ شمار کیا یہ ہے رہی نصیب ہمارے ائمہ تفسیر کہتا ہے کہ کیا کسر نفس تمہارا مالمومنین رضی اللہ عنہا کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات میں ہیں کہ اللہ تعالے نے انکی طہارت اور برارت قرآن میں آثاری الروایات کلہا من المعالم **خاتمہ** سورۂ فاطر کہ اُسے سورۂ ملائکہ بھی کہتی ہیں مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالے کی اور قدرت اُسکی سموات کے پیدا کرنے سے اور رسول کرنے سی ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کے لگے قومونکی تکذیب سنکر حق ہونا وعدۂ الٰہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کے عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافرون کے لئے وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مومنون کے لئے ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کے مشیت سے بیان ہواؤن کے چلانے اور بدلیون کی اُٹھانی کا مونا پوری عزت کا اللہ کے لئے اور چڑہنا پاک کلمون کا اُسکی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا انسان کا مٹی سی اور نطفہ سے بیان اُسکی قدرتونکا جیسے پیدا کرنا میٹھے اور کہاری دریاؤنکا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنے مچھلے کا اُس سے اور نکالنا زیور کا اور چلانا کشتی کا انمین منکر دنیا مشرکونکا حشر کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسانکا اور غنی ہونا رحمن کا بیان اسکا کہ کوئی کسیکا گناہ نہ اُٹھاویگا قیامت کے دن اگرچہ عزیز ہو بیان اسکا کہ ڈرانا نفع نہیں دیتا مگر انہین کو جنکو خدا کا خوف ہے برابر نہونا اندھے اور انکھیاری کا بیان مردے کے نہ سُنے کا بیان اگلے قومون کے جھٹلانیکا تذکیر آلاء الٰہی کی جیسے میٹھہ کا برسانا پہلونکا نا جبال و دواب و انعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالمونکا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑہنے والون کے تصدیق قرآن بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیون کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافرون کے لئے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالی کے لئے غصہ اور نقصان کافرون پر ردّ اشراک فی الدعا کا بیان آسمان کے تھامنے کا جھوٹی قسمین کھانا کافرونکا کہ اگر ہمارے پاس نبی آوین تو ہم اوروں سے زیادہ ہدایت پاوین تحویل و تبدیل نہونا عادت الٰہی مین تحریص اور ترغیب زمین مین سیر کرنیکے اللہ اگر مواخذہ کرے تو کوئی رینگنے والا زمین پر نہ چھوڑے **سورۂ یٰس** عن ابی سعید الخدری قال کانت بنو سلمۃ فی ناحیۃ المدینۃ فاراد وا التقلۃ الی قرب المسجد فنزلت ھذہ الآیۃ انا نحن نحیی الموتی ونکتب ما قدموا واثارھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اثارکم تکتب فلا تنتقلوا رجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے انہون نے کہا بنی سلمہ مدینہ کے کنارے مسجد کے قریب اُٹھہ آنا چاہتے تھے تو یہ آیت اُتری انا نحن نحیی الموتی ہم زندہ کرتے ہین مردونکو اور لکھتے ہین جو انہون نے آگے بھیجا اور قدم اُنکے فرمایا حضرت نے قدم تمہارے لکھے جاتے ہین سو تم اپنے گھر نہ بدلو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے اور ابو سفیان وہ طریف سعدی سے **عن** ابی ذر قال دخلت المسجد حین غابت الشمس والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اتدری این تذھب ھذہ قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذھب فتستاذن فی السجود فیوذن لہا وکانہا قد قیل لہا اطلعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا قال ثم قرأ والشمس تجری لمستقر لہا قال وذلک فی قراءۃ عبد اللہ رجمہ ابی ذر سی روایت ہے انہون نے کہا داخل ہوا مین مسجد مین جب آفتاب غروب ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے سو آپنے فرمایا کہ ای ابی ذر تو جانتا ہے کہ آفتاب کہان جاتا ہے مین نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے کہ وہ جاکر اجازت مانگتا ہے اللہ تعالی سے سجدہ کی اور اُسکو اجازت ملتی ہے اور گویا کہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل وہین سے جہان سے آیا ہے یعنے جہان غروب ہوا ہے سو وہ نکلیگا مغرب سے یعنے قیامت کے قریب کہا راوی نے پھر آپنے یہ آیت پڑہی والشمس تجری الخ اور وہ اُسکے ٹھہرنے کی جگہہ ہے کہا راوی نے کہ قراءت عبد اللہ کے یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** یہ سورۃ کہ قلب قرآن ہے عمدہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اور سیدھے مضامین پر متضمن ہے جیسے اثبات رسالت ہمارے نبی کے لئے اور نزول قرآن کا واسطے انذار اہل مکہ کے اور منحصر ہونا فوائد انذار کا بعون کے لئے بیان مردونکے زندہ کرنی کا اور لکھنا اعمال و آثار عباد کو قصہ اصحاب قریہ انطاکیہ اور گفتگو حبیب نجار کے توحید کے بابین اور قدرتین اُس تعالے کی زمین کے زندہ کرنے سے اور حبیب کے

کے نکالنے سے اور کھجور اور انگور کے باغ پیدا کرنے سے اور اسیطرح جیسے نہروں کا جاری کرنا اور دن کا رات سے نکالنا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل قمر مقرر کرنا اور کشتی میں انسان کا چڑھانا اور اعراض کافروں کا آیات قدرت سے اور حالات قیامت سے عاجز ہونا کافروں کا وصیت سے اور پھونکنا صور کا اور نکلنا لوگوں کا قبروں سے اور یکبیہ لگانا جنتیوں کا ایک پر اور میوہ خوری انکی اور سلام انپر اللہ تعالیٰ کے طرف سے اور خطاب اللہ تعالیٰ کا مشرکوں سے کہ نہ تھے تمسے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا اور مہر ہو جانا انکے مونہوں پر اور کلام انکے ہاتھوں کا اور گواہی انکے پیروں کی اور تعلیم نہونا شعر کا ہمارے نبی کو بیان چار پایوں کا قادر نہونا معبودان باطل کا اپنے نفسوں پر پیدائش انسان کا بیان سبز درخت سے آگ نکلنے کا بیان بعث کا اثبات کرنے سے ہو جانا ہر چیز کا سُوْرَةُ وَالصّٰفّٰتِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ وَقْفٌ فَاِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی بلانیوالا کسی چیز کیطرف ایسا نہیں جو روکا نجاوے قیامت کے دن اور لازم نہو اسکو وبال اسکے دعوت کا ایسا کہ نہ چھوڑے اسکو اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی کو بلایا ہو (مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو معاصی کیطرف لوگوں کو بلاتے ہیں) پھر آپنے یہ آیت پڑہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَقِفُوْهُمْ سے آخر تک یعنے کھڑا کرو انکو یہہ پوچھے جاوینگے اور کہا جاویگا انسے کیا ہوا ہے تمکو جو تم ایکدوسرے کی مدد نہیں کرتے ف یہ حدیث غریب ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا ترجمہ ابی بن کعب نے حضرت سے اس آیت کی تفسیر پوچھے وارسلناہ یعنے اللہ فرماتا ہے بھیجا ہم نے اسکو (یعنے یونس کو) ایک لاکھ آدمیوں پر زیادہ کی طرف فرمایا آپنے ایک لاکھ سے بیس ہزار زیادہ تھے ف یہ حدیث غریب ہے عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا وجعلنا ذریتہ ہم الباقین یعنے ہمنے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپنے کہ وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام اور یافث ثے سے کہا ابو عیسے نے کہ یافث اور یافث تے اور ثے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یفث بھی کہا گیا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر سعید بن بشیر کے روایت سے عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ ترجمہ سمرہ ہی روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا خاتمہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپکے ساتھ تھے ہلاک ہو گئے مگر آپکے تین بیٹے اور انکے بیبیاں اب ساری دنیا انہیں کے اولاد ہے انتہے اسورہ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کے توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کے زمین کا کواکب سے اور حفاظت انکی شیاطین سے پیدا کرنا انسان کا چپکتی مٹی سے بیان قیامت کا اور روبکاری ظالموں کی بیان جنتیوں کا بیان زقوم کا دوزخ میں جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوح کے نجات کا اور قوم کے ہلاک کا قصہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسمٰعیل علیہ السلام کا قصہ موسیٰ و ہارون علیہم السلام کا قصہ الیاس کا قصہ لوط کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد ان مشرکوں کا جو خدا کے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح انکے وحدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافروں کے ساتھ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالیٰ کی سُوْرَةُ ص عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسٌ رَجُلٌ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهٗ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَاُنْزِلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ ترجمہ ابن عباس نے کہا ابوطالب بیمار ہوے اور قریش آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی آئے اور ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کے جگہہ تھے سو ابوجہل اٹھا کہ آپکو منع کرے (یعنے وہاں بیٹھنے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے آنحضرت کی ابیطالب سے انہوں نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے تم اپنے قوم سے کیا چاہتے ہو آپنے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ کہ اگر اسکو قبول کریں تو عرب پر حاکم ہوں اور عجم سے جزیہ لیویں ابوطالب نے کہا ایک ہے کلمہ آپنے فرمایا ایک ہی کلمہ پھر آپنے فرمایا اے چچا کہو تم لا الٰہ الا اللہ یعنے کوئی معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے

کہا انہوں نے کیا پوچھیں ہم اکیلے ایک اللہ کو کہنے تو یہ اگلی لوگ نہیں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے راوی نے کہا پھر اترا انکے حق میں قرآن ص والقرآن ذی الذکر سے اختلاق تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ہے پوری آیتیں یوں ہیں ص والقرآن ذی الذکر بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق کم اھلکنا من قبلھم من قرن فنادوا ولات حین مناص وعجبوا ان جاءھم منذر منھم وقال الکفرون ھذا ساحر کذاب اجعل الالھۃ الھا واحدا ان ھذا لشیء عجاب وانطلق الملاء منھم ان امشوا واصبروا علی الھتکم ان ھذا لشیء یراد ما سمعنا بھذا فی الملۃ الاخرۃ ان ھذا الا اختلاق یعنے قسم ہے قرآن نصیحت کرنیوالیکی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئی ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کئے ہم نے پہلے اُن سے سنگتیں پس پکارتی پھرتی اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تعجب کیا اُنہوں نے کہ آیا اُنکے پاس ڈرانیوالا اُنہیں کا اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے جھوٹا کیا کر دیا اُنہوں نے سب معبودوں کو ایک معبود بیشک یہ ایک چیز ہے تعجب کے اور چلے سردار اُنہیں کے کہتے ہوئی کہ چلو اور صبر کرو اپنی معبودوں پر تحقیق اسبات میں کچھ غرض معلوم ہوتی ہے نہیں سنی ہمنے یہ بات پچھلی دین میں نہیں ہی یہ مگر دلکی بنائی ہوئی بات عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی اللیلۃ ربی تبارک وتعالی فی احسن صورۃ قال احسبہ قال فی المنام فقال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملاء الاعلی قال قلت لا قال فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردھا بین ثدیی او قال فی نحری فعلمت ما فی السموات وما فی الارض قال یا محمد ھل تدری فیم یختصم الملاء الاعلی قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث فی المسجد بعد الصلوۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات واسباغ الوضوء فی المکاره ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللھم انی اسالک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین واذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوۃ باللیل والناس نیام ترجمہ ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ آپنے فرمایا خواب میں اور فرمایا اسی محمد جانتا ہی تو کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کی فرشتے میں نے کہا نہیں پھر اپنا ہاتھ اللہ نے میرے شانوں کے بیچ میں رکھا کہ پائی میں نے اُسکی ٹھنڈک اپنے چھاتیوں میں یا فرمایا اپنی ہنسلی میں سو معلوم کر لیا میں نے جو ہی آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اسی محمد تو جانتا ہے کہ میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفارو ں میں اور کفارہ مسجد میں بعد نماز کے ٹھیرنا ہے اور جماعتو ں کیطرف پیدل چلنا ہی اور تکلیفو ں میں وضو کا پورا کرنا ہے جسنے یہ کام کیا یعنے ہمیشہ زندہ رہا خیریت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے اُسیدن ماں نے جنا ہی پھر فرمایا اسی محمد جب تو نماز پڑھے تو کہہ اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے نیک کام کرنا اور بُرے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور جب ارادہ کرے تو اپنی بندوں کو بھلانے کا تو موت دی مجھے بغیر بھلائی فرمایا آپنی اور درجات سلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتی ہوں ف ذکر کیا ہے یعنی بصیر رواۃ نے ابی قلابہ اور ابن عباس کے بیچ میں ایک مرد کو اس سند میں اور قتادہ نے ابی قلابہ سے روایت کیا اُنہوں نے خالد سے اُنہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے معاذ بن ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے خالد سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اسی محمد میں نے عرض کے حاضر ہو میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمان برداری میں فرمایا کہ میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا اسی رب میں نہیں جانتا سو رکھا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے بیچ میں کہ پائی میں نے اُسکی ٹھنڈک اپنے چھاتیو ں میں سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہیں سو فرمایا اسی محمد میں نے عرض کی حاضر ہو میں اور مستعد ہوں تیری فرمان برداری میں فرمایا کہ میں جھگڑتی ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور جماعتو ں کیطرف پیدل جانا میں اور تکلیفو ں میں پورا وضو کرنا میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار کرنا میں اور جو اُسکے حفاظت کرے خیریت سے بھی اور خیر سے مرے اور اپنے گناہو ں سے ایسا پاک رہے گویا اُسیدن جنا اُسکی ماں نے ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے اور روایت کیا ہے یہ حدیث معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول کے ساتھ اور فرمایا آپنی اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا یعنے دیکھا اچھی صورت میں اور فرمایا اُس تعالی نے کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتہ آخر حدیث تک خاتمہ سورہ ص میں

قصص ماضیہ سے مذکور ہی قصہ داود علیہ السلام کے محراب مین دو فرشتون کے آنیکا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونیکا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانی کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سی غرور اور ضد کافرون کے اور تشدد انکا شرک مین اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر جبال اور طیور کا داود علیہ السلام کے لئے برابر ہونا متقیون اور فاجرون اور صالحون اور مفسدون کا مبارک ہونا قرآن کا تذکرہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کے حال کے طلب نکرنا نبی کا دعوت پر کوئی اجر **سُوْرَةُ زُمَرٍ عَنِ** الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكَرِّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّتِيْ كُنَّا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ اَهْوَنَ الْاَمْرَيْنِ اَنْ تُسَدِّدَ بِرَجُمَةِ زبیر نی کہا جب اُترسی یہ آیت ثم انکم یوم القیمۃ یعنے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگی زبیر نی عرض کی ای رسول اللہ کی کیا دوبارہ ہوگی ہم مین خصومت بعد اسکے کہ ہمارے بھجین دنیا مین ہوچکے تھی آپنی فرمایا ہان زبیر نے کہا تو تو کام بہت مشکل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ **ترجمہ** اسماء یزید کی بیٹی نے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھی یا عبادی الذین یعنے ای میرے بندون جنہون نے زیادتی کی اپنی جانون پر یعنے گناہ کئے نا امید مت ہو اللہ کے رحمت سے بیشک اللہ تعالے سب گناہ بخشتا ہی اور پرواہ نہین رکھتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ثابت کے روایت سے کہ وہ شہرین حوشب سے روایت کرتے ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ كَمَا قَالُوْا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ **ترجمہ** عبداللہ نی کہا ایک یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ای محمد اللہ تعالی اٹھاتا ہی آسمان کو ایک انگلی پر اور پہاڑ ایک انگلی پر اور زمینین ایک انگلی پر اور ساری مخلوق ایک انگلی پر پھر کہتا ہی مین بادشاہون کا بادشاہ ہون راوی نی کہا پھر ہنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ کھل گئین کچلیان آپکی پھر فرمایا کہ اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسے اسکی قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے روایت کیا ہمسے بندار نے انہون نے یحیے سے انہون نے فضیل بن عیاض سے انہون نے منصور سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے عبیدہ سے انہون نے عبداللہ سے کہا عبداللہ نی حضرت ہنسے تعجب اور تصدیق کے راہ سے یعنی اُس یہودی کے بات سنکر حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى ذِهٖ وَالْاَرْضِيْنَ عَلٰى ذِهٖ وَالْمَاءَ عَلٰى ذِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰى ذِهٖ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى ذِهٖ وَاَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰى بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای یہودی کچھ بات کر ہمسے اُسنے کہا کیا کہتے ہو تم ای ابوالقاسم جب اللہ تعالے کہتا ہے آسمانونکو اوپر اسکے اور زمینونکو اوپر اسکے اور پانی کو اوپر اسکے اور پہاڑونکو اوپر اسکے اور ساری مخلوق کو اوپر اسکے اور اشارہ کیا محمد بن صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلیا سے پہر لگاتار اشارہ کیا یہانتک کہ پہونچا انگوٹھے تک سو اللہ تعالی اتاری یہ آیتہ وما قدروا اللہ یعنے نہ پہچانی اللہ کے قدر جیسے اسکے قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسی گراسی سند سی اور ابوکدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور دیکھا مین نے محمد بن اسمعیل کو کہ روایت کیا انہون نے یہ حدیث حسن بن شجاع سے انہون نے محمد بن صلت سے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْمَرَ اَنْ يَّنْفُخَ فَيَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبَّنَا وَرَبَّمَا قَالَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا **ترجمہ** ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیونکر آرام کرونمین حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا مونہہ مین لئی ہوے ہے (یعنے صور) اور اپنے پیشانی جھکائی ہوے ہے اور کان لگائی ہوے منتظر ہے پہونکنے کی حکم کا کہ فورًا پہونکدی مسلمانونے کہا کیا کہین ہم یارسول اللہ آپنی فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے توکل کیا ہمنے اللہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپنے فرمایا اللہ ہی پر بھروسا کیا ہمنے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نی کہا ایک اعرابی نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک سینگ ہے کہ اسمین پھونکا جاویگا **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کے روایت سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى

علی البشر قال فمر رجل من الانصار یدفه فصک بها وجهه قال تقول هذا وفینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون فاکون اول من رفع راسه فاذا موسی اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادری رفع راسه قبلی او کان ممن استثنی اللہ ومن قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار مین کہا قسم ہے اُس کی جسنے پسند کریا موسیٰ کو سب آدمیون پر کہا راوی نے ایکمرد نے انصار مین سے ہاتھ اُٹھاکر اُسکے مونہہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے (اور وہ دونون حضرت کے پاس حاضر ہوی) آپنے فرمایا جب صور پھونکیگا آسمان مین کے لوگ گھبرا جاوینگے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جاویگا سو اُسیوقت وہ دیکھتے ہونگے سو سب سے پہلے مین سر اُٹھاؤنگا (یعنے قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہونگے سو مین نہین جانتا کہ مجھسے پہلے سر اُٹھایا اُنہون نے یا اُسی مین داخل ہے جنکو اللہ نے مستثنے کردیا (یعنے بیہوش نہوئے نفخ صور سے) اور جسنے کہا کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون اُسنے جھوٹ کہا ۵ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ شیخ نے لمعات مین کہا کہ اس نفخہ سے مراد ہے نفخہ فزع کہ بعد بعث کے ہوگا بیہوش ہوجاوینگے اُسکے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اُسوقت بیہوش نہونگے اسلئے کہ وہ طور پر بیہوش ہوچکے ہین اور اسمین ایک فضیلت خاصہ جزئیہ سے بالکل افضل ہونا اُنکا حضرت سے لازم نہین آتا اسلئے کہ فضائل خاصہ آنحضرت کے اس سے زیادہ ہین انتہی مختصرا بنوع تغیر قلیل اور جسنے کہا کہ مین یونس بن متی سے الخ اسکے دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ آنحضرت کو یونس بن متی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنے باعتبار اصل نبوت کے کہ اُسمین سب نبی برابر ہین دوسرے یہہ کہ اپنے تئین اُن سے افضل کہے اور یہ ظاہر ہے کہ غیر نبی سے افضل نہین ہوسکتا ۵ عن ابی سعید وابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ینادی منادان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلک قوله تعالی وتلک الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون ترجمہ ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پکارنیوالا پکاریگا (یعنے جنت مین) کہ تمہارے لئے زندگی ہے کہ کبھی نہ مروگے اور تم تندرست رہوگے کہ کبھی بیمار نہوگی اور تم جوان رہوگی کہ کبھی بڈھے نہوگے اور تم ہمیشہ آرام مین رہوگے کہ کبھی تکلیف نپاؤگی یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالی کے وتلک الجنة الآیة یعنے یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اُسکے اپنے عملون کے بدلے ۵ ابن مبارک وغیرہ نے یہہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نکیا اُسکو عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ما اندری ما هذه الرسعة جهنم قلت لا قال اجل واللہ ما اندری حدثنی عائشة انها سالت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن قوله والارض جمیعا قبضته یوم القیمة والسموات مطویات بیمینه قالت قلت فاین الناس یومئذ یا رسول اللہ قال علی جسر جهنم ترجمہ ابن عباس نے مجاہد سے کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنے بڑی ہے مجاہد نے کہا کہ مین نہین جانتا ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم مین بھی نہین جانتا مگر سنا کیا مجھسے عائشہ ام المؤمنین نے کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا والارض جمیعا قبضته یعنے سارے زمین ایک مٹھی مین ہے اُس پروردگار کے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہین اُسکے سیدے ہاتھہ مین سو ام المؤمنین فرماتے ہین کہ مین نے عرض کی کہ لوگ اُسدن کہان ہونگے ای رسول اللہ آپنے فرمایا جہنم کے پل پر ۵ اس حدیث مین ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سندسی ترجمہ وہ قصہ بروایت عبداللہ عنقریب اوپر گذرا کہ ایک یہودی حضرت کے پاس حاضر ہوا اور اُسنے کہا کہ اللہ تعالے آسمانکو ایک انگلی پر اُٹھاتا ہے الخ خاتمہ سورہ زمر مین اللہ تعالے کی قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا اور لپیٹنا رات کا دن پر اور دن کا رات پر اور کام مین لگانا شمس وقمر کا اور پیدا کرنا لوگونکا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھہ جوڑون کا جانورون کے اور پیدا انسانکا رحم مادرمین اور اثبات توحید ربوبیت کا اُن قدرتون سے یہ سب ایک مقام مین مذکور ہے اور دوسرے رکوع مین آثار پانی کا اور بہا ماندیون کا اور نکلنا کھیت کا اور چورا کردینا اُسکا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکونکا اور اُنکے مکانونمین ہونا اُنکا اور بچانا اللہ کا اپنے بندون کو اُن عذابون سے اور بصورت موتی کے ہونا دین مین سُستے کرنیسے اور تین قول اُنکے قیامت کے دن اور مونہہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کے متقیون کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادت کا اور رد اُن مشرکونکا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الٰہی کہتے ہین اور اُن لوگون کا جو خدا کے لئے بیٹا ٹھہراتے ہین اور وعید عذاب جہنم کے مشرکون کو اور مثال مشرک کے ساتھہ جد مشترک کے اور موحد کی ساتھہ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو دعا کرنا مشرکونکا غیر خدا

مخالفیت کی رد اُن مشرکوں کی جو اپنے معبودوں کو شفیع جانکر پوجتے ہیں تنگدل ہونا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے رد اشراک فی العبادت کا نجانا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھر کنا صور کا اور زندہ ہونا مردوں کا اور جمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامۂ اعمال کا اور روبکاری انبیاء اور شہداء کے اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کے طرف اور متقیوں کا جنت کیطرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے غنا اس تعالے کی اور رضا اسکی شکر سی اور عدم رضا کفر سی شکایت انسان کی اور ہیبت دعا کرنا اُنکا مصیبتوں میں اور بھولجانا اور شرک کرنا اسکا آرام میں تحریض اور ترغیب اسکے جاگنی پر اور قیام وسجود پر تحریض ہجرت پر وعدہ جنت کے غرفوں کا وساطے متقیوں کے رؤیں کھڑے ہوجانا قرآن سے اور شامل ہونا قرآن میں خبر آنحضرت کے وفات کے فضیلت قرآن لانے والے کی اور اُسکے تصدیق کرنیوالیکی کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اُس تعالی کے اختیار میں ہے تحریض توکل پر پھیر لینا روحوں کا سوتے وقت قبول ہونا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب اُن بدولتی جو حد شرعی سے تجاوز کیا اور نہی اللہ کی رحمت سی ناامید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کے مغفرت کا وغیر ذالک من الفوائد **سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دعا وہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپنے یہ آیت وقال ربکم ادعونی اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھسے قبول کرونگا میں تمہارے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میرے عبادت سے یعنے میرے دو اسی داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورۃ میں صفات الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطول ہونا اُس تعالے کا اور رفیع الدرجات ذوالعرش اور مالک ہونا اُسکا اور جاننا اُسکا آنکھوں کی چوریکو اور عادت الٰہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مؤمنوں کے اور احیاء اور اماتت اور تصویر اُسکے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اور ہامان اور قارون کا اور قصہ مؤمن آل فرعون کا اور نصیحت اُسکے فرعون اور قوم کو اور احوال آخرت سے مذاکرہ کافروں کو قیامت میں کہ غصہ خدا کا اور دشمن رکھنا اُسکا بڑھکر ہے تمہارے غصہ سی اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب اُنکا کہنا دوزخیوں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایکدن عذاب کے ہمپر تخفیف کرے قبول نہونا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان فی الآیات کے جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملان عرش کے تائبین اور متبعین قرآن کے لئے اور قدرتوں سے اُس تعالے کے رزق کا اتارنا آسمان سے اور تمثیل ساتھ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور تمثیل ساتھ قرار دینے زمین کے اور بناء سماء کے اور صورت بنانی آدم کے اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور چھ مرتبے انسانکی پیدایش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اُسکا اور تمثیل کشتی اور جانوروں پر سوار ہونیکی ساتھ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور احزاب کے تکذیب کے اور حملہ کرنا ہر اُمت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کے اور تذکیر عطاء تورات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح اور تحمید کا صبح اور شام اور برابر ہونا اعمی اور بصیر اور صالح اور مسیٔ کا اور امر دعا کا اور وعدہ اُسکے قبول کا اور امر نبی کو کہ کہے منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر خدا کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الٰہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنیکے وغیر ذالک **سُوْرَةُ السَّجْدَةِ عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جھگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس دو قرشی تھے اور ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قرشی دو ملین اُنکے سمجھ تھوڑی تھی اور پیٹ پر اُنکے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہی جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکارین اور نہیں سنتا اگر ہم چپکے سے بولیں تیسرے نے کہا اگر ہمارے پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بھی سنتا ہوگا سو اللہ تعالے نے اتارا وما کنتم تستترون سے یعنے نہ تھے تم پردہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دینگے تمپر تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں یعنے غیر سے چھپکر گناہ کرتے تھی نہ خبر تھی کہ اعضا گواہی دینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَآءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ قَلِيْلٌ فِقْهُ

وثور بصر قرشی وختناہ ثقفیان او ثقفی وختناہ قرشیان فتکلموا بکلام لم افہمہ فقال احدہم اترون ان اللہ یسمع کلامنا ھذا فقال الاخر ان
رفعنا اصواتنا سمعہ وان لم یرفع اصواتنا لم یسمعہ فقال الاخر ان سمع منہ شیئا سمعہ کلہ قال عبد اللہ وذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فانزل اللہ وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم الی قولہ فاصبحتم من الخاسرین ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سی روایت ہے
کہ عبد اللہ نے کہا کہ مین کعبہ کے پردونمین چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ انکے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دلمین سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دو اسکے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد
اسکے قرشی انہون نے ایسی بات کہی کہ مین نہ سمجھا پھر ایک بولا کہ بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری یہ بات سنتا ہی دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہین سنتا ہی اور جب بلند
نہین سنتا میرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہی تو سب سن سکتا ہے عبد اللہ نے کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری وما کنتم تستترون
سے خاسرین تک ف یہ حدیث حسن ہے روایت کیا ہمسے محمود بن خیلان نے انہون نے وکیع سی انہون نے سفیان سے انہون نے اعمش سے انہون نے عمارہ بن عمیر سی انہون
نے وہب بن ربیعہ سے انہون نے عبد اللہ سے مانند اسکے مفسر ہم پوری آیت یہ ہے وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم
ولکن ظننتم ان اللہ لا یعلم کثیرا مما تعملون وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم ارداکم فاصبحتم من الخاسرین یعنے تم پردہ کرتے تھے اس خیال سے
کہ گواہی دینگے تمہارے کان تمہارے اور نہ آنکھین تمہاری اور نہ کھالین تمہاری ولیکن یقین کیا تمنے کہ اللہ نہین جانتا تمہارے بہت عملونکو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تمنے
اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا اسنے تمکو سو ہوگئے تم آج نقصان والون مین عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا ان الذین قالوا ربنا
اللہ ثم استقاموا قال قد قال الناس ثم کفر اکثرہم فمن مات علیہا فمضی من استقام ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہا ان
الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اسپر قایم رہے فرمایا آپنے بہت لوگون نے یہ کہا پھر منکر ہوگئے سو جو اسی پر مرا وہ قایم رہا ف یہ حدیث
غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے سنا مین نے ابو زرعہ سی کہتے تھے عثمان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہی خاتمہ سورہ سجدہ مین بڑے
بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہین تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر ونذیر ہونا رسول کا اعراض بہت لوگونکا قرآن سے بشیر ہونا نبی کا اور توحید خدا کے اور امر
استقامت اور استغفار کا خرابی زکوۃ مذمتی والون کے وعدہ اجر غیر ممنونکا مومنان صالحین کے لئے قدرتین اسکے جیسے دو روز زمین زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت
دینا اور اندازہ کرنا وقتونکا چار روز مین اور استوا الی السماء اور آثار زمین وآسمانکا طوع ورغبت سی ایکدوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کے دو روز مین اور ارسال حکم
کا ہر آسمان مین اور زینت آسمان کے ستارون سے عاد وثمود کے صاعقہ کا بیان اللہ کے دشمنونکا حشر اور سمع اور بصر اور جلود کی گواہیان غل مچانا کافرون کا قرآن پڑہتے
وقت مشرکونکا حشر مین آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودونکو پاوین پیرکے نیچے روندڈالین بشارت جنت کے اور آتنا فرشتونکا موحدون کے لئے فضیلت داعی الی اللہ کے امر
بدی کو دفع کرنیکا نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنیکا حرمت غیر خدا کی سجدہ کرنیکے زمین کا تازہ کرنا اور اثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحاد کے آیات باطل
کا قرآن کے آگی پیچھے نہ آی اور شفا ہونا قرآن کا شک واختلاف یہود کا توراۃ مین نفی ظلم کے خدا کی ذات سے گم ہونا معبودان باطل کا حشر مین ناامیدی انسان کے
مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیات قدرت دکھانا انفس وآفاق مین احاطہ اور شہادت اللہ کے ہر شی پر سورۃ الشوری عن
قال سئل ابن عباس عن ہذہ الایۃ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی فقال سعید بن جبیر قربی آل محمد فقال ابن عباس عجلت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بطن من قریش الا کان لہ فیہم قرابۃ فقال الا ان تصلوا ما بینی وبینکم من القرابۃ ترجمہ طاؤس نے کہا کہ ابن عباس سے کسی
نے اس آیت کا مطلب پوچھا قل لا اسئلکم علیہ اجرا یعنے کہہ تو اے نبی مین تمسے دعوت اسلام کا کچھہ اجر نہین چاہتا مگر حق قرابت کا سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس
نے جواب دیا کہ تو نہین جانتا کہ عرب مین کوئی گھرانا نہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمین قرابت نہو سو فرمایا اللہ تعالی نے کہ تو مین نہین چاہتا
تمسے کچھہ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب جو میرے تمہاری بیچمین ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے ابن عباس
سے عن شیخ من بنی مرۃ قال قدمت الکوفۃ فاتیت عن بلال بن ابی بردۃ فقلت ان فیہ لمصابرا فاتیتہ وہو محبوس فی دار ابی
یقال کان بنی قال واذا کل شی فیہ قد تغیر من العذاب والضرب واذا ہو فی فناء فقلت الحمد للہ الذی اراک ثابتا عن منہجک یرون منکرا بقلبک

مِنْ عَامِرِ عِبَادٍ وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عُبَادٍ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ قُلْتُ هَاتِ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ
أَكْثَرُ قَالَ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ رجمہ بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اُسنے کہا مین کوفی مین آیا اور مجھے خبر ہوئی
ہلال بن ابی بردہ کے حال کی سو مین نے کہا انکے حال مین عبرت ہے اور مین انکے پاس آیا وہ قید تھی اپنی اُسی گھر مین جو بنوایا تھا اور سب چیز اُنکے شکل وصورت کے
بدلگئی تھے نا رسیدہ اور اُنکے بدن پر ایک پُرانا چیتھڑا تھا مین نے کہا الحمد للہ یا ہلال مین نے تمکو دیکھا تھا کہ تم جب ہمارے اوپر سی گذرتی تھی ناک بھوں چڑھاتی تھی بغیر دہلے
کے اور آج تم اسحال مین ہو اُنہون نے کہا تو کس قبیلہ کا ہی مین نے کہا بنی مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کرو مین تجھسے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اُس سے
فائدہ دی مین نے کہا لاؤ کہا روایت کیے مجھسے ابی بردہ نی اُنہون نے اپنی باپ سے جو ابو موسی ہین کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی ہے کسیکو
کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کردیتا ہے وہ بہت ہی زیادہ اُس سے جسکا بلا ملا کہا راوی نی پھر پڑھی اُنہون نے ما اصابکم یعنے
نہین پہونچتی تمکو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملون سے اور معاف کردیتا ہے وہ بہت گناہون کو ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند
سے خاتمہ سورۂ شوری مین عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہین تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیون سے مالک ہونا اللہ کا آسمان وزمین پر قریب ہونا آسمان کے
پھٹ جانے کا کثرت سی ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری ہدایت اور رحمت اُسکی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امرمین خاص اللہ
ہے کا حکم ہے اور رد تقلید کا قدرت خدا کی آسمان اور زمین اور چارپایون کے پیدا کرنے سے اور مقالید سموات وارض اُسکے ہاتھ مین ہونا ناگوار ہونا مشرکون
توحید اور اتباع سنت مختلف ہونا آدمیونکا علم آنیکے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہوجانا حق اور باطل کا نہونا علم قیامت کا نبی کو لطف اور
رزاقیت اور قوت وعزت خداوند تعالی کے دنیا اور آخرت کے کہتے کا حال ظالمونکا ڈرنا حشر مین جزا نیکے کی زیادت کے ساتھ خدا کے رحمت کا بیان اور توبہ قبول
کرنا اور گناہ بخشنا وعید عذاب شدید کی کافرون کے لئے اگر رزق مین وسعت ہو تو بندی بغاوت کرین منجملہ اُنکے بیان آسمان وزمین اور دواب کا پیدا کرنا
کشتے کا بیان وعید مجادلہ کرنیوالیکے اللہ کے آیتون کے ساتھ تحقیر دنیا اور فضیلت توکل واعتماد کے اللہ تعالی پر صفات مومنون کی فضیلت صبر اور عفو کے حال
ظالمونکا حشر مین انسان کے شکایت نبی پر احسان رکھنا فرشتون کے بھیجنے کا اور وحی اُتارنیکا اور راہ سیدھی بتانا اُنکا سورۃ الزخرف عن
أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ رجمہ ابی امامہ نے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہین ہوئی راہ پانیکے
بعد جسپر وہ تھی مگر جب کہ اُنکو جھگڑنا ملا پھر پڑھے آپنے یہ آیت ماضربوہ لک یعنے وہ تجھپر نام نہین رکھتی ہین مگر جھگڑنیکو اور وہ لوگ جھگڑالو ہین ف یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کے روایت سے اور حجاج ثقہ ہین مقارب الحدیث ہین اور ابو غالب کا نام خزور ہے خاتمہ سورۂ زخرف
مین فوائد عمدہ ہین چنانچہ سوگند قرآن کے اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اُسکا لوح محفوظ مین موقوف نہونا نزول وحی کا مسرفون کے اسراف کے سبب سے بیان
ارسال انبیاء کا قدرتین اُس تعالی کے آسمان کے پیدا کرنے سی اور زمین کے بچھانی سی اور اسیطرح راہین بنانا اور پانی اُتارنا وغیرہ ذلک ردان مشرکونکا جو خدا
کے ولد ٹھیراتے ہین تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید اباء کے ساتھ ابراہیم کے بیزاری تقلید اباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافرونکا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیون
نہ اترا جو قرآن سے غافل ہوا ایک شیطان اسکے پیچھے لگانے کو طاقت نہین کہ بہکو سناوی امر قرآن کے ساتھ چنگل مارنیکا توحید انبیاء کی قصہ موسی علیہ السلام
کا عیسے علیہ السلام کا حال منکر مشرکان قریش کا رکنا شان قیامت ہونا عیسے علیہ السلام کا عداوت شیطان کے انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف و
حزن نہونا عباد مخلصین کو بیان اور سونیکے رکابیان اور صراحیونکا وعدہ نیکونکے لئے خلود وعذاب جہنم کا مجرمون کے لئے اور پکارنا اُنکا مالک کو اور جواب
اُنکا کرام کاتبین کا بیان کہنا نبی کا کہ اگر خدا کے بیٹا ہوتا تو مین اول پوجا معبود ہونا اُس تعالی کا آسمان وزمین مین بطلان معبودان باطل کے
شفاعت کا قایل ہونا کافرونکا خدا کے خالقیت پر نبی کو حکم معاف کا اور سلام کا سورۃ الدخان عن مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

الی عبد اللہ فقال ان قاصا یقص یقول انہ یجیء من اکر الدخان فیاخذ بسماع الکفار ویاخذ المؤمن کھیئۃ الزکام فقال فغضب وکان متکئا فجلس ثم قال اذا سئل احدکم عما یعلم فلیقل بہ واذا سئل عما لا یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من علم الرجل اذا سئل عما لا یعلم ان یقول اللہ اعلم فان اللہ قال لنبیہ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای قریشا استعصوا علیہ قال اللھم اعنی علیھم بسبع کسبع یوسف فاخذتھم سنۃ فاحصت کل شیء حتی اکلوا الجلود والمیتۃ وقال احدھما العظام قال وجعل یخرج من الارض کھیئۃ الدخان قال فاتاہ ابو سفیان فقال ان قومک قد ھلکوا فادع اللہ لھم قال فھذا لقولہ یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم قال منصور فذکرت ذلک لابراھیم فقال ان قومک یکشف عنا العذاب فعل یکشف عذاب الاخرۃ قال مضی البطشۃ واللزام والدخان وقال احدھما القمر وقال لا ادری الروم ترجمہ مسروق سے کہا ایک شخص ابو عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا ہے کہ نکلیگا زمین میں سے ایک دھواں یعنے قیامت کی قریب اور کافروں کے کان بند کریگا اور مومنوں کو زکام سا ہو جاویگا مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبد اللہ اور تکیہ لگائی ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھی جاوے ایسی بات کہ وہ جانتا ہے تو کہدے منصور سے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ خبر کردی اس سے اور جب پوچھا جاوے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو کہدے اللہ خوب جانتا ہے اسی لئے کہ یہ بھی آدمی کو علم کی بات ہے کہ جب سوال ہو اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہدے اللہ خوب جاننے والا ہے اسلئے کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہا کہدے تو نہیں مانگتا میں تجھ سے مزدوری اور نہیں ہوں میں اپنی دل سے بات بنانیوالا اصل اس دخان کی یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میری اوپر سات برس کے قحط سے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے اندر سو اوپر قحط پڑا اور سب چیز ہو چکے یہانتک کہ کھالیں اور مردی کھانے لگے اور عمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں بھی کھانی لگے اور کہا عبد اللہ نے زمین سے دھواں سا نکلنے لگا کہا رادی نے پھر آنحضرت کے پاس ابو سفیان اور عرض کی کہ آپکے لوگ ہلاک ہو گئی اللہ سے دعا کرو انکے لئے کہا عبد اللہ نے یہی مراد ہے اس آیت سے یوم تاتی السماء یعنے جسدن لاویگا آسمان کہلا دھواں کڈھاپ لیویگا لوگوں کو یہہ دکھ کی مار ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے ربنا اکشف عنا العذاب یعنے کہولدی ہمسے عذاب سو کیا کہولا جاویگا عذاب آخرت کا یعنے وہی قحط کا دھواں مراد ہے عبد اللہ کہا گذر گیا بطشۃ اور لزام اور دخان اور عمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گذر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا کہا ابو عیسیٰ نے کہ لزام سے مراد وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ دخان یعنے دھواں جسکا ذکر یوم تاتی السماء بدخان مبین میں ہے اسمیں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس روایت کے آخر میں مذکور ہوا دوسرا یہکہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اس سے مومنوں کو زکام اور کافروں کو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے اور بطشۃ سے اشارہ ہے اس آیت کے طرف یوم نبطش البطشۃ الکبری یعنے جسدن پکڑینگے ہم انکو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کے طرف فسوف یکون لزاما یعنے اب ہوگی پکڑ دھکڑ اس سے یہہ مراد معاملہ بدر ہے اور روم میں اشارہ ہی الم غلبت الروم کے طرف یعنی خبر ہے اسمیں روم کے مغلوب ہونیکے اور یہہ بھی حضرت کے وقت میں ہو چکا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب یصعد منه عمله وباب ینزل منه رزقه فاذا مات بکیا علیه فذلک قوله فما بکت علیهم السماء والارض وکانوا منظرین ترجمہ انس بن مالک سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں کہ اسکے لئے نہوں دو دروازے یعنے آسمان میں ایک دروازہ جسی اسکے عمل نیک چڑھتے ہیں دوسرے سے رزق اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں اسپر روتے ہیں یہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہ روئی اوپر اسکے کنارہ پر آسمان اور زمین اور نہ تھے وہ مہلت پانیوالے **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسے سندسی اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان قاشی ضعیف ہیں حدیث میں **خاتمہ** سورۂ دخان میں یہہ مضامین ہیں ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور احیا اور اماتت اللہ تعالیٰ کی بطش کرنے کا بیان بیان قوم فرعون کا کچھ تھوڑا سا حال قول منکران بعث کا پیدا ہونا آسمان و زمین کا کھیل کے لئے اور اثبات بعث کا اس سے بیان شجرہ زقوم کا بشارت مقام امین اور جنات اور عیون اور سندس اور استبرق کی لباس کے اور حور عین کے تزویج کے اور فواکہ کی متقیوں کے لئے آسان ہونا قرآن کا نبی کے زبان پر **سورۂ جاثیہ** گو اگرچہ مولف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لکھا مگر اسکا خلاصہ مضامین یہ ہے اترنا کتاب کا رب الارباب کے طرف سے قدرتیں اسکی جسی آسمان و زمین کا بنانا اور انسان اور چارپایوں کا

پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترنا اور ایسی جھوٹی گنہگار روحوں کی قدرتیں اسکی جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مومنوں کو کافروں کے قصور معاف کرنیکا حکم نیکی بدی کا بدلا ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت کا عنایت ہونا قرآنمیں عبرت اور ہدایت اور رحمت ہونا پیدا کرنا زمین آسمان کا اسلئے کہ ہر ایک اپنی عمل کے جزا یا سزا پاوے مذمت ہوا پر چلنے والیکی فرقہ دہریہ کا رد منکران بعث کا کہنا کہ ہمارے باپ کو زندہ کردو مالک ہونا اس تعالے کا آسمان و زمین پروردگار ہر است کے اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریا اور حکمت اس تعالی شانہ کی

سُورَةُ الْاَحْقَافِ

عَنِ ابْنِ اَخِی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِیْدَ عُثْمَانُ جَآءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَہٗ عُثْمَانُ مَا جَآءَ بِکَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نُصْرَتِکَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَی النَّاسِ فَاطْرُدْھُمْ عَنِّیْ فَاَنْتَ خَارِجٌ خَیْرٌ لِّیْ مِنْکَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ کَانَ اِسْمِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فُلَانٌ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ وَنَزَلَتْ فِیَّ اٰیَاتٌ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ نَزَلَتْ فِیَّ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ وَنَزَلَتْ فِیْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ اِنَّ لِلّٰہِ سَیْفًا مَعْمُوْدًا عَلَیْکُمْ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ قَدْ جَاوَرَتْکُمْ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْہِ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاللّٰہَ اللّٰہَ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْہُ فَوَاللّٰہِ اِنْ قَتَلْتُمُوْہُ لَتَطْرُدُنَّ جِیْرَانَکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ وَلَیَسْلُبَنَّ سَیْفُ اللّٰہِ الْمَعْمُوْدُ عَلَیْکُمْ فَلَا یُغْمَدُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَقَالُوْا اُقْتُلُوا الْیَھُوْدِیَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ ترجمہ عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا عبداللہ بن سلام آئی حضرت عثمان نے اُنسے کہا تم کیوں آئی اُنہوں نے کہا آپکی مدد کو آپنے فرمایا کہ جاؤ لوگوں کے پاس اور اُنکو مجھ سے دور رکھو اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لئے اندر رہنے سے کہا راوی نے کہ عبداللہ بن سلام نکلے لوگونکیطرف اور کہا اے آدمیوں میرا نام جاہلیت میں فلانا تھا (یعنے حصین) پھر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ نام رکھا اور میرے بارہ میں کئی آیتیں اُتریں اللہ کے کتاب سے میرے ہی بارہ میں اُتریں وشہد شاہد من بنی اسرائیل یعنے گواہی دی ایک گواہی دینے والی نے بنی اسرائیل میں سے اسکے مثل پر یعنے اسپر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہی اور ایمان لایا اور تکبر کیا تمنے اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق میں یہ آیہ اُتری کفی باللہ شہیدا یعنے بس کہ حکم ہوا کہ کہدو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں) اور اللہ کے ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ ہی ہیں اس تمہارے شہر میں کہ اُترے تمہارے نبی یہاں سو ڈرو اللہ سے سو ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنے حضرت عثمان کے) قتل کرنیسے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تمنے اُسکو مار ڈالا دور ہو جاوینگے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آویگی تمپر تلوار اللہ کے جو چھپی ہوئی تھی تمسے پھر میان میں نجاویگی قیامت تک سو لوگوں نے عبداللہ کی بات سنکر کہا مارو اس یہودی کو (اور عبداللہ پہلے یہودی تھے پھر مشرف باسلام ہوئے) اور مارو عثمان کو ف یہ حدیث غریب ہے روایت کیا اسکو شعیب بن صفوان نے عبدالملک بن عمیر سے اُنہوں نے ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اُنہوں نے اپنی دادا عبداللہ بن سلام سے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی مُخِیْلَۃً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّیَ عَنْہُ قَالَتْ فَعَلِمْتُ ذٰلِکَ فَقَالَ وَمَا یُدْرِیْنِیْ لَعَلَّہٗ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِھِمْ قَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتی پھر جب مینہہ برسنے لگتا خوش ہو جاتی کہا عائشہ نے میں نے عرض کی کہ اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا نہیں معلوم ہے مجھکو شاید ویسا ہی ہو جیسا اللہ نے فرمایا جب دیکھا اُنہوں نے ابر سامنے اپنی نالوں کے کہنیوں کے کہنے لگی یہ ابر ہے ہمپر برسنے والا اور اسمیں بیان ہے اُس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا اُنکو خوف ہوتا کہ ویسا ہی عذاب نہو ف یہ حدیث حسن ہے عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ ھَلْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ صَاحِبٌ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَہٗ مِنَّا اَحَدٌ وَلٰکِنَّا فَقَدْنَاہُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ وَھُوَ بِمَکَّۃَ فَقُلْنَا اُغْتِیْلَ اُسْتُطِیْرَ فَعَلَ بِہٖ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَیْلَۃٍ بَاتَ بِھَا قَوْمٌ حَتّٰی اِذَا اَصْبَحْنَا وَکَانَ فِیْ وَجْہِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِہٖ یَجِیْءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ وَقَدْ کُنَّا قُلْنَا لَہٗ وَقَالَ الَّذِیْ کَانُوْا فَقَدُوْہُ فِیْہِ قَالَ فَقَالَ اَتَانِیْ دَاعِیَ الْجِنِّ فَاَتَیْتُھُمْ فَقَرَاْتُ عَلَیْھِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَھُمْ وَاٰثَارَ نِیْرَانِھِمْ وَاَرَانَا اٰثَارَ یَرَاعِھِمْ قَالَ وَسَاَلُوْہُ الزَّادَ وَکَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِیْرَۃِ فَقَالَ کُلُّ عَظْمٍ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یَقَعُ فِیْ اَیْدِیْکُمْ اَوْفَرَ مَا کَانَ لَحْمًا وَکُلُّ بَعْرَۃٍ اَوْ رَوْثَۃٍ عَلْفٌ لِّدَوَابِّکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِھِمَا فَاِنَّھُمَا زَادُ اِخْوَانِکُمْ مِنَ الْجِنِّ ترجمہ علقمہ نے ابن مسعود سے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جس رات جن آئی تھے اُنہوں نے کہا

نہیں مگر ایک رات حضرت گم ہوگئے کہ میں ہم نے کہا کسی نبی کو پکڑ کر لیا کوئی اُٹھا لیگیا کیا ہوگئے آپ سب لوگوں سے بری رات گئی ہماری یہانتک کہ جب صبح ہوا صبح میں وہ چلے آتی ہیں حرا کی طرف سے سو لوگوں نے اپنا گھبرانا اور انکا آپ سے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپنے فرمایا میرے پاس بلاوا آیا جنوں کا سو میں انکے پاس گیا اور پر قرآن پڑھا پھر آپ ہمکو لیگئے اور انکی نشانیاں دکھائیں اور نشان دکھائی انکے آگ کے شعبے نے کہا کہ پھر جنوں نے آپ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرہ کی رہنے آپنے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہیں لیتی وہ تمہاری ہاتھ لگجاویگی خوب گوشت سے بھری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہاری جانوروں کا خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا تم استنجا مت کرو ان دونوں سے لینے ہڈی وغیرہ سے کہ وہ توشہ ہی تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے ف یہ حدیث حسن ہے متیر جمہ لیلۃ الجن میں حاضر ہونیکے باب میں عبداللہ بن مسعود سے روایتیں متعارض آئی ہیں کسی میں انکا ہونا مذکور ہے کسی میں نہونا مطلب یہ ہے کہ عبداللہ ساتھ گئے مگر جنوں کی جمع ہونیکے جگہ سے دور بیٹھے رہی اسلئے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانیکے اور نہونا ذکر کیا باعتبار حاضر ہونیکے مجمع جن میں احتمال ہے کہ یہ معاملہ دو بار ہوا ہو ایک میں نہیں حاضر ہوئے ایک میں نہیں **خاتمہ** سورۂ احقاف میں فوائد ذیل مذکور ہیں کتاب کا اثر تا شرک کا ابطال مگر غیر خدا سے دعا کرے جواب اسکا جو قرآن کو جھٹلاوی علم غیب نہونا نبی کو شہادت ایک چیز کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں کافر سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے ہمکو ملتا انام رحمت ہونا تورات کا موحدوں کو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے احسان کرنیکے وصیت اور تیس وفصال رکیکا حال خلف کا جو موحد ہے اور نا خلف بے ایمان کا کافروں کے نیکے کا بدلہ دنیا میں بلجا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تھکنا خدا کا آسمان کرنے سے روبرو دوزخ کے جانا کافروں کا سورہ **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** عن ابی ھریرۃ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاستغفر اللہ فی الیوم سبعین مرۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت مانگتا ہوں اپنے گناہ کے لئے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے آپنے فرمایا میں مغفرت مانگتا ہوں ہر دن میں ستر بار **ف** یہ حدیث حسن ہے محمد اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مغفرت مانگتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار روایت کیا اسکو محمد بن عمر نے ابی بکر بن سلمہ سے انہوں نے ابوالزناد سے ہریرہ سے عن ابی ھریرۃ قال تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الایۃ وما ان سولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا ومن یستبدل بنا فاں فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منکب سلمان ثم قال ھذا وقومہ ھذا وقومہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا پھر ہی رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اگر دن وان تتولوا یعنے اگر تم پھر جاؤ گے ای عرب کے لوگوں ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلی لاویگا دوسرے قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہونگے صحابہ نے پوچھا کہ کون لوگ آوینگے ہمارے بدلی آپنے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا سلمان اور اسکے قوم اور یہ اور اسکے قوم **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد میں گفتگو ہے اور عبدالرزاق بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے علاء بن عبدالرحمن سے عن ابی ھریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ انزلت علیہ سورۃ الجمعۃ فقرأھا حتی بلغ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم فقال رجل من ھؤلاء یا رسول اللہ فلم یراجعہ حتی سأل ثلاثا وفینا سلمان الفارسی وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجال او رجل من ھؤلاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض یاروں نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کون لوگ ہیں وہ جنکا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جاویں تو ہمارے بدلی لاکھولا دیگا اور وہ ہمارے مانند نہونگے کہا راوی نے کہ سلمان آپکے پاس تھے سو ہاتھ مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہ ہے اور اسکے یار قسم ہے اسکی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا میں (ثریا چند ستارہ ہیں بہت بلند) تو بھی لیتے اسکو چند فارس کے لوگ **ف** عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد ہیں علی بن مدینی کے اور روایت کی علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کی ہے علی نے یہ حدیث اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے **متیر جم** عجیب بات ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یا کم ہوئے بڑی بڑی علما جنسے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا سندی ترکی ہوں یا رومی چنانچہ بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس میں پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علماء و کبار محدثین گذرے ہیں حدیث سے ان بزرگوں کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **خاتمہ** سورۂ محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہیں باطل ہونا کافروں کے عمل

کا وعدہ تکفیر سیئات اور اصلاح حال کا مومنوں کے لئے آمر کافروں کی گردن مارنیکا وقت مقابلہ کے شہید ہونیکی فضیلت وعدہ نصرت ناصرین دین کے لئے خبط ہونا کافروں کے عملوں کا ولی ہونا اللہ کا مومنوں کے لئے اور وعدہ جنت کا انکے لئے چار پانچ کیطرح کہانا کافروں کا تفصیل جنت کے نہروں کی وعید خلود فی النار کے کافروں کے لئے مذمت احادیث کی ہونیکا نکی استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمان کا توحید الوہیت نبی کو حکم استغفار کا اپنی اور مومنوں کے لئے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنیکے وقت جسمیں لڑائیکا حکم ہو مذمت زمین میں فساد کرنیوالیکی قرآنمیں غور وفکر کرنیکی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مومنوں کی آزمائیکا جہاد وصبر سے حبط اعمال کافروں کا امر خدا اور رسول کے اطاعت کا مغفرت ہونا کافروں کی مومنوں سی غلبہ کا وعدہ لہو ولعب ہونا دنیا کی زندگی کا مذمت بخل کی بیان اللہ کے غنا اور ہمارے فقر کا ڈرانا اس سے کہ اگر تم تائید نکروگے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے لے آوینگے کہ وہ تمہارے مانند سست نہونگے

سورۃ الفتح عن عمر

سورۂ فتح

بن الخطاب یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فکلمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علی فقلت لنفسی ثکلتک امک یا ابن الخطاب نزرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات کل ذلک لا یکلمک فاخلقت ان ینزل فیک القرآن قال فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ بی قال فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابن الخطاب لقد انزل علی هذه اللیلة سورة ما احب ان لی بها ما طلعت علیه الشمس انا فتحنا لک فتحا مبینا

ترجمہ عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں سو میں نے کچھ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھے روئے ای خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے تجھکو جواب نہ دیا بہت لایعنی تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے سو میں کچھ ٹھہرا نہ تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپکے پاس اور فرمایا آپنے ای خطاب کے بیٹے آجکے رات مجھپر ایک سورہ اتری ہے کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جنپر سورج نکلتا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عن انس قال انزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر مرجعه من الحدیبیة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد نزلت علی آیة احب الی مما علی الارض فقرأها النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیهم فقالوا هنیئا مریا یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ما ذا یفعل بک فما ذا یفعل بنا فنزلت علیه لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهر خالدین فیها ویکفر عنهم سیاتهم

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہ آیت لیغفر لک یعنے تاکہ بخشدی اللہ تعالے تیرے اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ لوٹے آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھپر ایک ایسی آیت اتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپ نے اصحاب پر یہ آیت انہوں نے کہا مبارک اور خوشوقتی ہو آپکو ای رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالے نے جو آپکے ساتھ کریگا یعنے گناہ بخشیگا مگر معلوم نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا سو اتری یہ آیتہ لیدخل سے عظیما تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباہیں مجمع بن جاریہ سے یہی روایت ہے ترجم پوری آیت یوں ہے لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهر خالدین فیها ویکفر عنهم سیاتهم وکان ذلک عند اللہ فوزا عظیما یعنے تا پہنچاوی ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغہائے بہشت کے نیچے بہتی ہیں نہریں رہا کرینگے ان میں اور اتاری انسے انکے برائیاں اور ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملنے عن انس ان ثمانین رجلا هبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واصحابه من جبل التنعیم عند صلوة الصبح وهم یریدون ان یقتلوه فاخذوا اخذا فاعتقهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فانزل اللہ وهو الذی کف ایدیهم عنکم وایدیکم عنهم الآیة

ترجمہ انس نے کہا اسی کافر اترے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب کے طرف تنعیم پہاڑ کے صبح کے نماز کی قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں انکو سو سب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا انکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت وہو الذی یعنے وہ ایسا ہے کہ روکدئے اسنے ہاتھ انکے تمسے اور تمہارے ہاتھ انسی آخر آیت تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیه وسلم والزمهم کلمة التقوی قال لا الٰه الا اللہ

ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلمہ تقوی سے مراد ہے لا الٰہ الا اللہ ف یہ حدیث غریب ہے اسکو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسن بن قزعہ کے روایت سے اور پوچھا میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کو تو انہوں نے کہا ہے مرفوع نجانا مگر اسی روایت سے خاتمہ سورۂ انا فتحنا میں فوائد ذیل مذکور ہیں بشارت صلح حدیبیہ کے مغفرت حضرت کے نزول سکینہ مومنوں کے دل پر وعدہ جنات کا مومنوں کے لئے وعید عذاب منافقوں کے لئے شاہد ومبشر ونذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا اقوال منافقوں کے تابیان حدیبیہ کے فضیلت وعدہ فتح کا مومنوں سے پھیر دینا اور روکنا کفار

حجرات

مکہ کا مسجد الحرام سے حکم تا خیر فتح مکہ میں ہی کسی خوارج کا بیان فضیلت اصحابی عدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہ کے لئی **سورۃ الاحقاف** عن عبد اللہ بن الزبیر ان لا قرع بن حابس

قام عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر یا رسول اللہ استعملہ علی قومہ فقال عمر لا تستعملہ یا رسول اللہ فکانا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ارتفعت

اصواتہما فقال ابو بکر لعمر ما اردت خلافک قال فنزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی قال وکان عمر بعد

ذلک اذا تکلم عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسمع کلامہ حتی یستفہمہ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ اقرع بن حابس آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابو بکر نے

کہا ای رسول اللہ کے اسکو عامل کر دیجئی اسکی قوم پر عمر نے کہا نہ عامل کیجئے ای رسول اللہ کے سو دونوں تکرار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بلند ہوئیں دونوں

کے آوازیں سو ابو بکر نے کہا عمر سے کہ تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سو اتری یہ آیت ای ایمان والو مت بلند

کرو اپنی آوازیں نبی کے آواز پر راوی نے کہا اسکے بعد عمر کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتی حضرت سے تو سنائی نہ دیتی بات انکی جبتک کہ سمجھا کر نہ پوچھ لیتے **ف** کہا ابو عیسیٰ

ذکر کیا ابن زبیر کی اپنی دادا یعنے ابی بکر کا یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کیا بعضوں نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلا اور ذکر نہیں کیا اسمیں عبد اللہ بن زبیر کا **عن**

البراء بن عازب فی قولہ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ان حمدی زین وان ذمی شین فقال النبی صلی اللہ

علیہ وسلم ذاک اللہ عز وجل ترجمہ براء بن عازب سے اس آیت کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے ای نبی اپنی حجروں کی باہر سے اکثر انمیں سے عقل نہیں رکھتے

سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنے آپکے دروازہ پر اور اسنے کہا ای رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

شان اللہ ہی کی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی جمیرۃ بن الضحاک قال کان الرجل منا یکون لہ الاسمان والثلاثۃ فیدعی ببعضہا

فعسی ان یکرہ قال فنزلت ہذہ الآیۃ ولا تنابزوا بالالقاب ترجمہ ابی جمیرہ بن ضحاک نے کہا ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض نام سے

پکارنا اسکو برا لگتا تھا اسپر یہ آیت اتری ولا تنابزوا یعنے اور چڑاؤ نہیں لوگوں کو نامون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے ابو سلمہ نے انہوں نے بشر بن

مفضل سے انہوں نے داود بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابی جمیرہ بن ضحاک سے مانند اسکے اور ابو جمیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن الضحاک انصاری کے

عن ابی نضرۃ قال قرا ابو سعید الخدری واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم قال ہذا نبیکم یوحی الیہ وجد ان تم

لو اطاعہم فی کثیر من الامر لعنتوا فکیف بکم الیوم ترجمہ ابی نضرہ نے کہا ابی سعید خدری نے یہ آیت پڑہی واعلموا ان فیکم یعنے جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول

ہے اگر تمہارا کہنا مانے تو بیشک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی تمہارے ہیں کہ انپر وحی بھیجی جاتی ہے اور جسے پیشوا تمہارے یعنے صحابہ کے تو اگر اطاعت

کرتا نبی ان صحابہ کے بہت کام مومنین تو تکلیف میں پڑتی پھر اب تم لوگونکا اگر کہنا مانے تو کیسے خرابی ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے

کہا پوچھا میں نے یحیی ابن سعید قطان سے حال معتمر بن سلیمان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں **مترجم** غرض یہ ہے کہ اللہ تعالے ائمہ اصحاب کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی تمہارا

کہا مانے تو تم تکلیف پاؤ پھر انکے بعد جو لوگ ہیں انکی اطاعت اگر کیجاوے تو خدا جانے کیا کیا خرابی ہو اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاسی واجب التسلیم نہیں ہیں

اگرچہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلف کا سبب ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خطب الناس یوم فتح مکۃ فقال یا ایہا الناس ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وتعاظمہا یا ایہا الناس فالناس رجلان رجل بر تقی کریم

علی اللہ وفاجر شقی ہین علی اللہ والناس بنو آدم وخلق اللہ آدم من التراب قال اللہ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا

وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا

لوگو سپر فتح مکہ کے دن اور فرمایا ہے لوگو اللہ تعالے نے گیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہیں ایک نیک متقی پرہیزگار

والا اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدمی اولاد آدم سے ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا چنانچہ فرمایا اسنے ای لوگو ہم نے پیدا کیا

تمکو نر اور مادہ سے اور بنای تمہارے لئے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بیشک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا ہے خبردار ہے اللہ

کے یہاں بزرگی تقوی سے ہے نہ حسب نسب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو عبد اللہ بن دینار کے روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے

ہوں مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا انکو یحییٰ بن معین نے اور سوا انکے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اسباط بن ابی ہریرہ اور عبداللہ ابن عباس سے ہے روایت ہے **مترجم** اس جگہ ایک بزرگ کے نقل یاد آئی کہ انکے آگے ذاتوں کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا کہ ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک نیکذات دوسرے بدذات **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحسب المال والکرم التقوی **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی خبر تقوی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کے روایت سے

خاتمہ سورہ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہے نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول پر اور امر تقوی کا نہی آواز بلند کرنے سے نبی کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگوں کے لئے جو آواز پست کرتے ہیں نبی کے آگے ہیوقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر سے آپکو پکارتے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول انکے اطاعت کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم رائی کی کتاب و سنت پر اور اپنے قیاس کے جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جو ہوئی تاویلوں سے حدیث کو رد کرنیکے حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جو لڑتے ہوں ظلم تارکان توبہ کا نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کے پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر اعراب کا مطیعوں کے اعمال کا حبط ہونا صفات مومنوں کے اعراب کے احسان کہنے کا ذکر نبی پر اپنے ایمان کے ساتھ سورہ **ق** عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جہنم تقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط وعزتک ویروی بعضہا الی بعض

بعض ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہیگی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہانتک کہ رکھدیگا رب العزت اپنا قدم اسمیں تو وہ کہنے لگیگی بس قسم ہے تیری عزت کے اور دب جائیگی ایک قسم اسکے دوسرے میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **خاتمہ** سورہ ق میں مضامین ذیل مذکور ہیں چار قسم قرآن عظیم الشان کے تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت تکذیب قوم نوح و اصحاب رس و ثمود و عاد و فرعون و اخوان لوط و اصحاب ایکہ و قوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو خدا انہکتا نہیں انسانکی پیدائش حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور وغیرہ حالات قیامت کا فر عنید کا جہنم میں جانا الکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنیسے اللہ کی بات بدلتی نہیں ہل من مزید کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیوں سے اور صفات انکے قرآن کا نفع صاحبدل کو ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنیکا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور اکثر اور سجدوں کے بعد بیان منادی قیامت مارنا جلانا اس تعالی کا آسان ہونا حشر کا اس تعالی پر قرآن سے ڈرانیکا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو **سورۃ الذاریات** عن ابی وائل عن رجل من ربیعۃ قال قدمت المدینۃ فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت عندہ وافد عاد فقلت اعوذ باللہ ان اکون مثل وافد عاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما وافد عاد قال قلت علی الجبر سقطت ان عادا لما قحطت بعثت قیلا فنزل علی بکر بن معاویۃ فسقاہ الخمر وغنتہ الجرادتان تخرج ریدا جال مکہ فقال اللہم انی لم آتک لمریض فادا وہ ولا لاسیر فافدیہ فاسق عندک ما کنت تسقیہ واسق معہ بکر بن معاویۃ یشکر لہ الخمر اللذی سقاہ فوضع لہ سحابات فقیل لہ اختر احداہن فاختار الشوداء منہن فقیل لہ خذ ہا رمادا رمدد لا تدع من عاد احدا ولا ذکرانہ لم یرسل علیہم من الریح الا قدر ہذہ الحلقۃ تعنی حلقۃ الخاتم ثم قرا اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم ما تذر من شیء اتت علیہ الایۃ **ترجمہ** ابی وائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپکے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کے پناہ مانگتا ہوں میں اس سے کہ قاصد عاد کے مانند ہوں تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیسا تھا قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ جو دار ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا اور گھر اسکا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تھے پھر کرنے اسکو شراب پلائی اور دو لونڈیاں اسکے لگے گانے رہیں پھر قیل نکلا اور ارادہ رکھتا تھا مہرہ کے پہاڑوں کا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پھر اسنے کہا یا اللہ میں کسی بیماری کے لئے نہیں آیا ہوں کہ دوا کروں اسکے اور نہ کسی قیدی کے لئے کہ فدیہ دوں اسکا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلاتا ہو اور پلا اسکے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور شکریہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا جو اسکو پلائی گئی تھی سو اسکے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ پسند کرلے تو ان میں سے ایک کو سو پسند کرلے اسنے کالی سو ہاتف نے آواز دے کر کہی تو راکھ جیسی ہوگی کہ نہ چھوڑیگی عاد کے قوم سے کسیکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ عاد پر سوا نہ چھوڑی گئی مگر اس حلقہ کے

برابر یعنے حلقہ انگوٹھی کا پہر پڑہی آپنے انوار سلسا یعنے یاد کرو جب ہمچی ہم نے اُنپر بابرکت ہوئے جسمین کچھ خیر تھے بچھوڑتی تھی جسپر آتی نہی مگر کردیتی تھی اُسکو چواساف روایت کی یہ حدیث کئی لوگون نے سلام ابی المنذر سی اُنہون نے عاصم بن ابی النجود سی اُنہون نے ابی وایل سے اُنہون نے حارث بن حسان سے اور اُنکو حارث بن یزید سی کہتے ہین عن الحارث بن یزید البکری قال قدمت المدینۃ فدخلت المسجد فاذا ھو غاص بالناس واذا رایات سود تخفق واذا بلال متقلد السیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ماشان الناس قالوا یریدان یبعث عمرو بن العاص وجھا فذکر الحدیث بطولہ بنحو مما مر حدیث سفیان بن عیینۃ بمعناہ ویقال لہ الحارث بن حسان ترجمہ حارث بن یزید بکری نے کہا مین مدینہ ایا اور مسجد مین گیا کہ لوگ اُسمین بہرے ہوے ہین اور کالی پہریرے اُڑ رہی تھے اور بلال تلوار پہرے مین لٹکائی ہوے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے مین نے کہا کیا حال ہے لوگون کا کہا ارادہ ہے حضرت کا کہ بھیجین عمرو بن عاص کو کسیطرف پہر ذکر کے حدیث اپنی طول کے ساتھ سفیان کے روایت کے مانند اُسی کے ہم ملتے اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہین خاتمہ سورہ والذاریات مین مضامین ذیل مذکور ہین صدق وعدہ قیامت آسمان کے قسم کافرونکا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیون کے لئی آیات قدرت اُسکی زمین اور جان مین رزق آسمان مین ہے تمثیل کلام کہنے کی ہمارے کلام کے ساتھ قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسی کے حال کے تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکیر آسمان بانے کی امر اللہ کیطرف بھاگنے کا ساحر ومجنون کہنا انبیا کو پیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لئی رزاقیت اور قوت اور متانت اُس تعالے کی بیان عذاب کا سورۃ الطور عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادبار النجوم الرکعتین قبل الفجر وادبار السجود الرکعتین بعد المغرب ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا نجوم کے پیچھے مراد اُس سے دو رکعتین ہین فجر کے قبل کے یعنی سُنتین اور سجدون کے بعد سے مراد ہین دو رکعتین مغرب کے بعد کی ف یہ حدیث غریب ہے ہمین نہین جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سی محمد بن فضل کے روایت سے کہ وہ رشدین بن کریب سے روایت کرتے ہین پوچھا مین نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین کریب کے بطور کا حال کہ کون اُنمین زیادہ ثقہ ہے تو اُنہون نے کہا وہ دونون ایک سی ہین اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا مین نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے ان دونونکا حال تو اُنہون نے کہا کہ وہ دونون ایک سے ہین اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہین خاتمہ سورہ طور مین یہ مضامین مذکور ہین قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکذبین وخائضین کے خرابی فائدہ مذبنا صبر کا دوزخ مین جنات ونعیم کا وعدہ متقیون کے لئے وعدہ ذریت کے الحاق کا اُنکے آبا کے ساتھ امداد جنتیون کے فاکہہ ولحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنون کے نبی سے شاعر ومفتری کہنا کافرونکا نبی کو پندرہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب اُنکا اگر آسمان ٹوٹ پڑی کا دابان اور کام نہ آنا کافرون کے مکر کا قیامت مین صبر اور تسبیح وتحمید کا حکم سورۃ النجم عن ابن مسعود قال لما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتھی قال انتھی الیھا ما یعرج من الارض وما ینزل من فوق فاعطاہ اللہ عندھا ثلاثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن مات من امتہ المقحمات لا یشرکون باللہ شیئا قال ابن مسعود اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال السدرۃ فی السماء السادسۃ قال سفیان فراش من ذھب واشار سفیان بیدہ فارعدھا وقال عمرو بن مرۃ الیھا ینتھی علم الخلق لا یعلم ما فوق ذلک ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہے تک پہونچے (شب معراج مین) کہا عبداللہ نے کہ منتہے ہوتی ہے اُس تک جو چیز چڑہتے ہی زمین سے اور جو اُترتی ہے اوپرسے سو عنایت فرمائین اُنکو اللہ تعالی نے تین چیز ین کہ نہین دین وہ کسی نبی کو اُنسے پہلی فرض ہوئین اُنپر پانچ نمازین اور عنایت ہوا اُنکو خاتمہ سورہ بقر کا بخشے گئے اُنکی اُمت کے کبیرہ گناہ جنکا شرک نہ کرین اللہ کے ساتھ کسی چیز کو ابن مسعود نے پڑہا اذ یغشی السدرۃ یعنے جب ڈہانپ رہی تھی سدرہ کو جو چیز ڈہانپ رہی تھی کہا اُنہون نے کہ سدرہ چھٹے آسمان مین ہے سفیان نے کہا ڈہانپ رہی تھے اُسکو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا اُنکو یعنے اسطرح اُڑ رہے تھی اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگون نے کہا کہ اسی تک منتہے ہوتا ہے علم خلق کا نہین جانتا کوئی مخلوق اُسکے اوپر کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مقحم سدرۃ المنتہے ایک درخت ہے کہ اُسکو طوبی بھی کہتے ہین اور وہ ایک درخت ہے ہر اُسکے مثلون کے برابر پتے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اُسکے حضرت کے گھر مین ہے ایک ایک شاخ اُسکی ہر جنتی کے گھر مین شب معراج مین اُسپر سہری پنکھے اُڑتے ہے اور بخشے گئے اُنکی اُمت کے گناہ کبیرہ یعنے اُنکے سبب سے خلود فی النار نہوگا اگرچہ دوزخ مین کچھ دن عذاب ہو عن الشیبانی قال سألت زر بن حبیش عن قولہ فکان قاب قوسین او ادنی فقال اخبرنی ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای جبریل لہ ستمائۃ جناح ترجمہ شیبانی نے کہا مین نے زر بن

تفسیر سورہ طور

تفسیر سورہ والنجم

جبرئیل سے اس آیت کے تفسیر پوچھی فکان قاب قوسین یعنے پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بھی نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھکو ابن مسعود نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل کو اور انکے چھ سو پر تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس آیت میں دو مذہب ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا یہ ملاقات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خداوند تعالیٰ شانہ سے اور بعضوں نے کہا جبرئیل سے یہ حدیث مؤید قول ثانی ہے اور اگلی رویت الٰہی کے اور تفصیل مذکور ہے **عن** الشعبی قال کنت عند ابن عباس لکبار یعرفہ فسالہ عن شیء فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس انا بنو ھاشم فقال کعب ان اللہ قسم رویتہ وکلامہ بین محمد وموسی فکلم موسی مرتین ورآہ محمد مرتین فقال مسروق فدخلت علی عائشۃ فقلت ھل رای محمد ربہ فقال لقد تکلمت بشیء قف لہ شعری فقلت رویدا ثم قرات لقد رای من آیات ربہ الکبری فقالت این یذھب بک انما ھو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ ویانزل الغیث فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای جبرئیل فی صورتہ الا مرتین عند سدرۃ المنتھی ومرۃ فی جیاد لہ ستمائۃ جناح قد سد الافق **ترجمہ** شعبی نے کہا ملاقات کے عبداللہ بن عباس نے کعب سے عرفات میں اور پوچھی انسے کوئی بات سو اللہ اکبر کہنے لگے وہ یہاں تک کہ پہاڑوں نے انکو جواب دیا یعنے گونجنے لگی) سو ابن عباس نے کہا کہ ہم بنو ہاشم ہیں (یعنے اتنا غصہ ہم پر نہ کیجئے) تب کعب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمد اور موسی علیہ السلام پر سو کلام کیا موسی علیہ السلام سے دو بار اور دیکھا اس تعالیٰ شانہ کو محمد نے دو بار مسروق نے کہا میں گیا حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور میں نے کہا کہ محمد نے اپنی رب کو دیکھا یا نہیں انہوں نے فرمایا تو نے ایسی بات کی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئی میں نے کہا آپ تامل فرماویں پھر میں نے یہ آیت پڑھی لقد رای من آیات ربہ الکبری یعنے دیکھا حضرت نے اللہ تعالیٰ کی بڑی قدرتوں کو پھر کہا تیری عقل کہاں گئی ہے جھکو دیکھا ہی وہ تو جبرئیل ہیں جسنے خبر دی تجھکو کہ محمد نے دیکھا اپنی رب کو یا چھپائی کوئی چیز جسکا حکم اللہ نے فرمایا پہنچا دینے کا ہیں وہ پانچ چیزیں جنکی خبر دی اللہ نے اس آیت میں ان اللہ عندہ علم الساعۃ پس اسنی جھوٹ باندھا ولیکن انہوں نے جبرئیل کو دیکھا ہے اور انکو اصلی صورت میں نہیں دیکھا ہے مگر دو بار دیکھا ہے سدرۃ المنتہی کے پاس اور دیکھا جیاد میں کہ انکے چھ سو پر ہیں کہ ڈھانپ لیا ہے انہوں نے آسمان کے کنارونکو **ف** اور روایت کیا داود بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مانند اور حدیث داود کی مجالد کے حدیث سے چھوٹی ہے **عن** عکرمۃ عن ابن عباس قال رای محمد ربہ قلت الیس اللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی بنورہ الذی ھو نورہ وقد رای محمد ربہ مرتین **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے اپنے رب کو میں نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اسکو آنکھیں نہیں پا سکتی اور وہ آنکھوں کو لیتا ہے ابن عباس نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے ذاتی نور کے ساتھ تجلی فرماوے اور محمد نے اسکو دو بار دیکھا ہے **عن** ابن عباس فی قول اللہ ولقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتھی فاوحی الی عبدہ ما اوحی فکان قاب قوسین او ادنی قال ابن عباس قد راہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر میں کہا ولقد راہ یعنے دیکھا اسکو دو بار سدرۃ المنتہی کے نزدیک اور وحی کی اسنے اپنی بندی کیطرف جو وحی کی پھر رہ گیا دونوں کمانوں کے برابر فرق یا اس سے بھی کم ابن عباس نے کہا کہ دیکھا ہے اس تعالیٰ شانہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابن عباس قال ما کذب الفواد ما رای قال راہ بقلبہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے پڑھا ما کذب الفواد یعنے نہیں جھوٹ بولا دل نے اسمیں کہ دیکھا اسنی کہا انہوں نے کہ دیکھا نبی نے اپنی دل کی آنکھ سے یعنے رب کو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبداللہ بن شقیق قال قلت لابی ذر لو ادرکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسالتہ فقال عما کنت تسالہ قلت اسالہ ھل رای محمد ربہ فقال قد سالتہ فقال نورانی اراہ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا میں نے ابی ذر سے کہا اگر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپ سے پوچھتا ابوذر نے کہا کیا پوچھتے میں نے کہا پوچھتا کہ محمد نے اللہ کو دیکھا انہوں نے کہا میں نے پوچھا اور آپنے فرمایا وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** نورانی اراہ میں دو روایتیں ہیں ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور اراہ بفتح ہمزہ اور اسکے معنے وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنے پردہ اسکا نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں دوسرے بفتح رائی نور و کسر نون ثانی و تشدید یا یعنے میں اسکو نورانی دیکھتا ہوں اور اسمیں اثبات رویت کا ہے جیسے معنی اول میں استبعاد اسکا یا معنے اسکی یوں ہیں کہ وہ حائل ہے ایسی نور کا جو مانع ہے اسکی رویت سے کذا فی مجمع البحار بادنی زیادۃ او

رویت الٰہی مین ابن عباس اور ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رویت قلب سے ہی اسطرح پر کہ بصر کو اللہ تعالیٰ قلب مین پیدا کردیا کہ قلب سے آپنی ایسا دیکھا جیسا آنکھ سے دیکھتی ہین اور اکثر جماعت مفسرین کے اسطرف گئے ہی کہ آپنی چشم سر دیکھا اور یہی قول ہی انس اور عکرمہ اور ربیع کا کذا ذکرہ القشیری اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے اور حضرت عائشہ اسپر انکار فرماتی تہین چنانچہ اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم وعلمہ احکم **عن** عبد اللہ ما کذب الفؤاد ما رای قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فی حلۃ من رفرف قد ملأ ما بین السماء والارض ترجمہ عبد اللہ سے اس آیت کے تفسیر مین کہا ما کذب الفواد ما رای یعنی جہوٹ نہ کہا دل نے جو دیکھا کہا دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بھر لیا تہا انہون نے آسمان اور زمین مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابن عباس الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم تغفر جما وای عبد لک لا ألما ترجمہ ابن عباس سے آیۃ مذکور کے تفسیر مین کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بخشدے اے اللہ تو بخشدے بہت بندون کو اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہوگا گناہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر زکریا بن اسحٰق کے روایت سے **تمت ترجمہ** پوری آیت یون ہے وللہ ما فی السموات وما فی الارض لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنی الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ ہو انشأکم من الارض الآیۃ یعنی اللہ ہی کا ہی جو بہی آسمانون اور زمین مین ہی تا وہ بدلا دیوے برائی والونکو انکی کئی کا اور بدلا دیوی بہلائی والونکو بہلائی سے جو بچتے ہین بڑی گناہونسی اور بیحیائی کے کا مونسی مگر کچھ آلودگی بیشک تیرے رب کے بخشش مین سمائی ہے اور وہ تمکو خوب جانتا ہی جب بنانکا لا تمکو زمین سے اور جب تم بچے تہے اپنی ماؤن کے پیٹون مین پس آپ نہ ستاؤ اپنے جیو کو وہ خوب جانتا ہی اسکو جو بچتا ہی برائیون سے اور فواحش سے بجتا رہا مگر اسکی صغائر معاف ہین اللہم ادخلنا فیہم **خاتمہ** سورہ والنجم مین قسم ہی نجم کی اور تعریف ہے جبرئیل کے اور ملاقات انکی ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نفی کذب کے نبی سے اور دیکہلات وغیرہ کی اور سزا کافرون کی آخرت اور دنیا مین خدا کی ہاتہ مین ہونا اور شفاعت نہونا بغیر اذن کے اور اسی کہنا کافرون کا ملائکہ کو اور کافرونکا ملائکہ کو اور کافرونکا گمان کا حق کے روبرو اور امر دنیا سے اعراض کرنیکا وعدہ مغفرت صغائر کا علم خدا کا بیان مذمت اسکی جو حق سے موڈہے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفونکا بیان انسانکی سعی کا بیہودہ اور ماتو دزندگی اس تعالیٰ کی ہاتہ مین ہونا خلق انسانکا بیان عاد اولیٰ کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور مؤتفکات کا بیان نذیر ہونا ہمارے نبی کا قرب قیامت امر ساعۃ کا

سورۃ القمر

عن ابن مسعود قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی فانشق القمر فلقتین فلقۃ من وراء الجبل وفلقۃ دونہ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا اشہدوا ترجمہ ابن مسعود نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے منی مین کہ چاند شق ہوگیا (یعنے آپکی معجزہ سے) اور دو ٹکڑے ہوگیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا گواہ رہو گواہ رہو یعنی آپ اسکو قرب قیامت اور پہٹ گیا چاند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال سأل اہل مکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایۃ فانشق القمر بمکۃ مرتین فنزلت ایۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر الی قولہ مستمر ترجمہ انس نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کا پس شق ہوگیا چاند مکہ مین دو بار پس اتری آیۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر سحر مستمر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن مسعود قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا ترجمہ ابن مسعود نے کہا حضرت کے زمانہ مین چاند شق ہوا اور آپ نے ہمسے فرمایا گواہ رہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن محمد قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا ترجمہ مثل حدیث سابق کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جبیر بن مطعم قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صار فرقتین علی ہذا الجبل وعلی ہذا الجبل فقالوا سحرنا محمد فقال بعضہم لئن کان سحرنا فما یستطیع ان یسحر الناس کلہم ترجمہ جبیر بن مطعم نے کہا چاند آنحضرت کے زمانہ مین دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہمپر محمد نے اور بعضون نے کہا ہمپر کیا ہوگا تو سب پر تہوڑا ہی کرسکیگا پہر جو لوگ باہر سے آئے انہون نے خبر دی) **ف** یہ حدیث روایت کے ہے بعضون نے حسین سے انہون نے جبیر سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے دادا سے یعنے جبیر بن مطعم سے مانند اسکے **عن** ابی ہریرۃ قال جاء مشرکو قریش یخاصمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدر فانزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا مکے کے مشرک قریش حضرت کے پاس تقدیر کے بابمین لڑنے آئے اور یہ آیت اتری جبدن کہینچے جاوینگے وہ آگ مین اپنے مونہون کے بل چکہو عذاب دوزخ کا ہمنے پیدا کیا ہر چیز تقدیر کے مطابق **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **تمت ترجمہ** سورہ قمر ایک بار

ہر ہر آیت اسکی ایک نورانی جہتر مضامین سورہ اسکی یہ ہین قرب قیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان حشر کا بیان کیفیہ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ایک آیت سی چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کے اور ہلاکت انکی بیان قوم لوط کا بیان آل فرعون کا تمغی روز قیامت کے لوح محفوظ کا ذکر جات و نہر کا ذکر **سورۃ الرحمن عن** جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیھم سورۃ الرحمن من اولھا الی اخرھا فسکتوا فقال لقد قرأتھا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبای الاء ربکما تکذبان قالوا لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد ترجمہ جابر سی روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے طرف نکلی اور انکے آگی سورہ رحمن اول سے آخر تک پڑہی اور اصحاب چپ رہی تب آپنے فرمایا مین نے یہ سورہ جنون کے آگے پڑہی تو وہ مجھی اچھا جواب دینی والی تھے تم سے جب مین پہونچا تہا اللہ تعالے کے اس قول پر فبای الاء یعنے کس کس نعمتون کو اپنے رب کے جھٹلاوگے تم دونون وہ کہتی تہی نہین جھٹلاتے ہین ہم تیرے نعمتون مین سے کسی چیز کو ای رب ہمارے اور سب تعریف تجھی کو ہی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کے روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہین احمد بن حنبل نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہین شاید وہ نہین ہین جنسے عراق کے لوگ روایت کرتے ہین گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہین کہ لوگون نے انکا نام بدل دیا اسلئے کہ وہ لوگ اس سے منکر حدیثین روایت کرتی ہین اور شامین مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تہی شام کے لوگ روایت کرتے ہین زہیر بن محمد سی منکر روایتین اور اہل عراق انسی روایت کرتی ہین حدیثین قریب بصحت **خاتمہ** سورہ رحمن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اسمین تذکیر بالاء اسی بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ مضامین اسکے بہ ترتیب یہان مسطور ہین تعلیم قرآن کی انسان کے پیدائش شمس و قمر و نجم و شجر کا بیان میزان و زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتونکی جھٹلانیکی اکیس مقام مین ایک آیت سی پیدائش جن و انس اور روبصبت اللہ کے بہنا دریاؤنکا موتی و مرجان کا نکلنا کشتیونکا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقای ذات الٰہی وعدہ قیامت قادر نہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکلجا سکین حور و قصر اور نخل و رمان اور رفرف اور عبقری ہے اور برکت اللہ کے نام کے **سورۃ الواقعۃ عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون وفی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا واقرؤا ان شئتم وظل ممدود وموضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیھا واقرؤا ان شئتم فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے تیار کی ہے مین نے اپنے نیک بندون کے لئے ایسی چیز کہ نہ کسے آنکہ نے دیکہی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی دل مین اسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑہ لو فلا تعلم نفس یعنے نہین جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اسکے لئے انکہون کی ٹہنڈک سی بدلا اسکے عملون کا اور جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ مین سو برس تک چلا جاوے اور اسکو طی نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑہ لو وظل ممدود یعنے جنتیون کے لئے ہے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکہنے کی جگہہ جنت مین بہتر ہے دنیا سے اور جو اس مین ہے تم چاہو تو پڑہ لو فمن زحزح عن النار جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت مین وہ اپنی مراد کو پہونچا اور دنیا کی زندگی تو دہوکے کی ٹٹی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا واقرؤا ان شئتم وظل ممدود وماء مسکوب ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ مین سو برس چلا جاوے اور اسے طی نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑہ لو وظل ممدود وماء مسکوب یعنے اور انکے لئے ہے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسناد مین ابی سعید سے بہی روایت ہے **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وفرش مرفوعۃ قال ارتفاعھا کما بین السماء والارض ومسیرۃ ما بینھما خمسمائۃ عام ترجمہ ابی سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس آیت کے تفسیر مین روایت کیا وفرش مرفوعۃ یعنے جھونے اونچے (یعنے جنتیون کے)

فرمایا آپ نے بلندی اُنکی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور اُن دونوں کی بیچ میں فاصلہ ہی پانسو برس کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسکو مگر رشدین کے روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنے یوں کہے ہیں کہ بلندی اُن چیزوں کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوع درجوں میں ایسی ہے کہ ایک درجی سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتجعلون رزقکم انکم تکذبون قال شکرکم تقولون مطرنا بنوء کذا وکذا وبنجم کذا وکذا **ترجمہ** علی نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتجعلون رزقکم یعنے تم ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے یعنے ٹھیراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہتے ہو مینہہ برسا ہمپر فلانی نچھتر کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب سے اور ایسا ویسا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کے سفیان نے عبد الاعلے سے اسی یہ حدیث اسی سند سے اور مرفوع نہیں کیا اسکو **مترجم** کہتا ہے اللہ تعالی نے فضل سے پانی دیتا ہی لوگ اُسکے فضل سے منکر ہوکر نچھتروں اور تاروں کی طرف سے جانتے ہیں یہی اُنکا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتوں کو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ انا انشانا ہن انشاءا قال ان من المنشات اللائی کن فی الدنیا عجائز رمصا **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انا انشانا ہن انشاءا کی تفسیر میں فرمایا کہ نئی اُٹھان والی عورتوں سے ہیں وہ بھی عورتیں کہ جو دنیا میں بڑھاپے میں مندی ہوئی تھیں **ف** یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتے ہیں ہم اسکو مرفوع مگر موسی بن عبیدہ کی روایت سے اور موسی بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں **مترجم** انا انشانا ہن انشاءا یعنے اُٹھایا ہم نے اُنکو نئی اُٹھان اور اس آیت میں بیان ہے جنت کی حور تو انکا حضرت نے فرمایا کہ یہ دنیا ہی کی عورتیں ہیں کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ ہم نے اُنکو دوبارہ ایک عمدہ صورتمیں پیدا کیا **عن** ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ ابوبکر نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کی آپ بوڑھے ہوگئے فرمایا آپ نے شیبتنی ہود سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے انمیں جو قیامت کے خبریں ہیں اور عذاب کے آیتیں اُنسے میں بوڑھا ہوگیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسکو ابن عباس کے روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کے علی بن صالح نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی میسرہ سے اسکے اور روایت کے کسی نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی میسرہ سے کچھ تھوڑی سی حدیث اسمیں کے مرسلات **خاتمہ** سورہ واقعہ میں احوال قیامت سی بذکر خافضہ ورافعہ ہونا اسکا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کے طرف اور حال تینوں گروہ کا اور جنت کی چیزوں میں سے بیان تختوں کا اور غلمان اور کوثر دن اور صراحیوں اور پیالوں اور میووں اور پرندوں کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر اور طلح اور ظل اور فواکہ وغیرہ کا انکے لئی اور احوال نار سے بیان سموم وحمیم اور ظل کا اور زقوم اور شرب حمیم کا اور بیان انسانکی پیدایش کا معنے سی اور بیان حرث وزراعت کا اور بیان حرث وزراعت کا اور بیان درخت سی آگ نکلنی کا حکم تسبیح کا مذکر میں کہا تہ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کے امر تسبیح کا **سورۃ الحدید**

عن ابی ہریرۃ قال بینما نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذ اتی علیہم سحاب فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذا العنان ہذہ روایا الارض یسوقہ اللہ الی قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ہل تدرون ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الرقیع سقف محفوظ وموج مکفوف ثم قال ہل تدرون کم بینکم وبینہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم وبینہا خمسمائۃ سنۃ ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان فوق ذلک سماءین ما بینہما مسیرۃ خمسمائۃ عام حتی عد سبع سماوات ما بین کل سماءین ما بین السماء والارض ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان فوق ذلک العرش بینہ وبین السماء بعد ما بین السماءین ثم قال ہل تدرون ما الذی تحتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الارض ثم قال ہل تدرون ما الذی تحت ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان تحتہا ارضا اخری بینہما مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ حتی عد سبع ارضین بین کل ارضین مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ ثم قال والذی نفس بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لہبط علی اللہ ثم قرأ ہو الاول والاخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء علیم **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب بیٹھے تھے کہ اُنپر ایک بدلی آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے

عنان ہے اور یہ پنہاری اونٹ ہین زمین کے کہ اللہ تعالے انکو ہانکتا ہے ایسے لوگون کے طرف جو اُسکا شکر نہین بجالاتی اور نہ اُسکو پکارتے ہین پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے تمہارے اوپر لوگون نے عرض کے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے یہہ قبہ ہے اونچی جہت جنون سے حفاظت کی گئی اور موج ہے روکی گئی یعنے چھت ستون کے ٹھہری ہوئی ہے پھر فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہاری اور اُسکے درمیان لوگون نے عرض کے کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے تمہارے اور اُسکے درمیان پانسو برس کی راہ ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہی اُسکے اوپر بولی اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنی اُسپر دو آسمان ہین جنکی چھین پانسو برس کا فاصلہ ہے یہانتک کہ گنے آپ نے سات آسمان ہر دو آسمان کے چھین اتنا فرق ہے کہ آسمان زمین کے چھین پھر فرمایا آپنے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اسکے انہون نے عرض کے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اوپر اُسکے عرش ہے کہ عرش اور آسمان کے چھین اتنی دوری ہے جتنے دو آسمانون کے بیچ مین پھر فرمایا آپنے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہی لوگون نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہ زمین ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اسکی نیچی لوگون نے عرض کے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اُسکے نیچے دوسری زمین ہے کہ اُن دونون کے چھین پانسو برس کا رستہ ہے یہانتک کہ گنی آپ نے سات زمین ہر دو زمین مین پانسو برس کے راہ ہے پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ مین ہے اگر ڈالو تم ایک رسّی نیچے کی زمین کیطرف تو اُترے وہ اللہ پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ہو الاوّل سے علیم تک یعنے وہی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور باطن اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مرفوع ہی ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے کہ اُنہون نے کہا حسن کو سماع نہین ابی ہریرہ سے اور تفسیر کے اسکی بعض اہل علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اُترے وہ رسّی اللہ کے علم پر اور اُسکے قدرت اور حکومت پر اور علم اللہ کا اور قدرت اور حکومت اُسکے ہر جگہہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اُسنے وصف کیا اپنی ذات کا اپنے کتاب مین خاتمہ اسحدیث مین تصریح ہے کہ اللہ تعالے کو ادراکی عالم کے احاطۂ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہین استواء علے العرش کے جیسا کہ بعض لوگون نے سمجھا ہے اسلئے کہ اس سے ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم مین ہونا ثابت نہین ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستدلین کا اور اس صورت مین تاویل کے بھی ضرورت نہین اور اگر تاویل کیجاے تو وہی تاویل صحیح ہی جو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم سے روایت کیے اور اس آیت کا پڑہنا بھی موید اس تاویل کا ہے کہ اسمین ہے علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپکو عموم علم بیان کرنا ہے اُس تعالے شانہ کا نہ ہر جگہہ اُسکے ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ ہے اور سورہ حدید مین مضامین ذیل مذکور ہین تسبیح آسمان و زمین کے چیزون کے چھہ صفتین اُس تعالے کی احیاء اور اماتت اور ملک اور استوا علے العرش اور خلق اور علم اور چار نام اُس تعالے کے اول و آخر و ظاہر و باطن بیان رات اور دن کا برابر ہونا اُن مجاہدون کا جنہون نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا اُن مجاہدین سے جنہون نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنیکے جہاد مین بمنصراط پر سے مومنون کے گذرنیکا بیان قبول نہونا کافرون اور منافقون کی فدیہ کا خشوع کا وقت آجانا مومنون کے لئے قسوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کے تصدیق اور شہدا کا بیان وعید جہنم کے کافرون کے لئے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مومنون کے لئے دخول جنت محض فضل رب العزت پر ہے لوح محفوظ مین جمیع مصائب کا مکتوب ہونا متکال و فخور و بخیل کے مذمت رسولون کا بھیجنا بندون کے ہدایت کی لئی لوہے کا بیان نوح و ابراہیم کا مختصر بیان متبعان انجیل کے نرم دلی رہبانیت کا بیان اُس تعالی کے فضل کا بیان

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ عَنْ

سلمۃ بن صخر الانصاری قال کنت رجلا قد اُوتیت من جماع النساء ما لم یؤت غیری فلما دخل رمضان تظاہرت من امراتی حتی ینسلخ رمضان فرقا من ان اصیب منہا فی لیلتی فاتابع فی ذلک الی ان یدرکنی النہار وانا لا اقدر ان انزع فبینما ہی تخدمنی ذات لیلۃ اذ تکشف لی منہا شیء فوثبت علیہا فلما اصبحت غدوت علی قومی فاخبرتہم خبری فقلت انطلقوا معی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بامری فقالوا لا واللہ لا نفعل نتخوف ان ینزل فینا قرآن او یقول فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقالۃ یبقی علینا عارہا ولکن اذہب انت فاصنع ما بدا لک قال فخرجت فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ خبری فقال انت بذاک قلت انا بذاک قال انت بذاک قلت انا بذاک قال انت بذاک قلت انا بذاک وہا انا ذا فامض فی حکم اللہ فانی صابر لذلک قال اعتق رقبۃ قال فضربت صفحۃ عنقی بیدی فقلت لا والذی بعثک بالحق ما اصبحت املک غیرہا قال فصم شہرین قلت یا رسول اللہ وہل اصابنی ما اصابنی الا فی الصیام قال فاطعم ستین مسکینا قلت والذی بعثک بالحق لقد بتنا لیلتنا ہذہ وحشی ما لنا

عشاء ثم قال اذهب الی صاحب صدقة بنی زریق فقل له فلیدفعها الیک فاطعم عنک منها وسقا ستین مسکینا ثم اسر من بسائره علیک وعلی عیالک قال فرجعت الی قومی فقلت وجدت عندکم الضیق وسوء الرای ووجدت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم السعة والبرکة امرنی بصدقتکم فادفعوها الی فدفعوها الی رجمہ سلمہ بن صخر انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایسا مرد تھا کہ جماع میں میرے ایسی حالت ہوتی کہ کسیکی نہوتی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا میں نے اپنی بیوی سے (یعنے کہا کہ تو مجھپر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ) یہانتک کہ گذری رمضان اس خوف سے کہ اگر کچھ شروع کرونمیں اُس سے جماع راتکو تو تا رنہ ہا ہیگا اُسکا میرطرف سی یہانتک کہ آجاوی مجھپر دن اور نہ ہوسکیگا مجھسے کہ میں اُسکو چھوڑدون تو انمیں رات دونہر خدمت کررہی تھی کہ کہل گئی اُسکی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کہل گئی پازیب اُسکی) اور میں اُسپر کود اد (یعنے جماع کیا اُس سے) پھر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور اُنکو اپنی حال سے خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ چلو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تاکہ میں اپنی حال سے اُنکو خبر دون تو میرے قوم نے کہا ہم نجاوینگے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہو اُترے ہماری حق میں قرآن یا فرماوین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی ایسے بات کہ اُسکا ادلہنا باقی رہے ہمپر لیکن تو جا اور جو مناسب ہو کر کہا راوی نے کہ پھر نکلا میں اور حاضر ہوا آپکے پاس اور خبر دی میں نے اُنکو اپنی حال کی آپ نے فرمایا تو نے ایسا کیا میں نے کہا میں ہی نے ایسا کیا فرمایا آپنے تو ہی نے ایسا کیا کہا میں نے بی ایسا کیا آپنے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا میں نے کہا میں ہی نے ایسا کیا اور میں حاضر ہون جاری کیجئے اللہ کا حکم مجھپر میں اُسپر ثابت رہنی والا ہون آپنے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چبر گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ نہیں ہے اُس پروردگار کے جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں سوا اسکے کسی دوسرے کا فرمایا آپنے کہ پھر روزہ رکھہ دو مہینے کا میں نے عرض کے ای رسول اللہ کی مصیبت جو مجھے پہونچی ہے یہ روزہی ہی میں تو پہونچی ہے فرمایا آپنے کہ پھر کھلا دے ساٹھ مسکینون کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کے جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آجکے رات بھوکے رہی کہ راتکا کھانا ہمارے پاس نتھا فرمایا آپنے کہ جا اُسکے پاس جو بنی زریق کے زکوۃ تحصیلتا ہی اور کہہ اُسکو کہ دی دے تجھکو سو کھلادے تو اُسمیں سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینونکو اور باقی اُسمیں سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر کہا راوی نے کہ پھر گیا میں اپنے قوم کے پاس اور کہا میں نے کہ پائی میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کشادگی اور برکت حکم کیا ہے مجھکو کہ تم لوگ اپنی زکوۃ مجھے دو سو دی اُنہون نے اپنی زکوۃ مجھکو **ف** یہ حدیث جسکو کہا محمد نے سلیمان بن یسار نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا اُنہون نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتی ہیں اور اسماعیل خولہ بن ثعلبہ سے بھی روایت ہے **مفسر حم** اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتونمیں سلمہ بن صخر کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہ کہا کہ ایک شخص آیا اور اُسنے یون بیان کیا الی آخر الحدیث پس جمہور نے اُن دونون روایتونکو جدا جدا شخصونکا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونو ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بھی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کے اور وسق ایک ٹوکرا ہے کہ ساٹھ صاع کھجور اُسمیں آتی ہے **عن** انس بن مالک ان یھودیا اتی علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فقال السام علیکم فرد علیہ القوم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون ما قال ھذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم سلم یا نبی اللہ قال لا ولکنہ قال کذا وکذا ردوہ علی فردوہ فقال قلت السام علیکم قال نعم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک اذا سلم علیکم احد من اھل الکتاب فقولوا علیک ما قلت قال وفی روایۃ اذا جاؤک حیوک بما لم یحیک بہ اللہ رجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے یارون کے پاس آیا اور اُسنے کہا السام علیکم (یعنے مری پڑے تمپر) اور جواب دیا لوگون نے اُسکو تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تم جانتے ہو کہ اُسنے کیا کہا اُنہون نے کہا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے سلام کیا ہے اُسنے ای نبی اللہ کے آپنے فرمایا نہیں بلکہ اُسنے ایسا ویسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے اُسکو جواب دیا (یعنے نیت کی اُسکو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہتھا) پھر آپنے اُس یہودی سے پوچھا کہ تو نے السام علیکم کہا ہے اُسنے کہا ہان فرمایا اللہ کے نبی نے اُسوقت سی کہ جب سلام کرے تمپر کوئی اہلکتاب سے تو تم اتنا ہی کہو وعلیک جواب میں علیک ما قلت (یعنے تجھی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑھی آپنے یہ آیت واذا جاؤک یعنے جب آتی ہیں تجھہ پاس یعنے اہل کتاب وعادتی ہیں تجھکو ایسی جو تمہیں دی تجھکو اللہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی بن ابیطالب قال لما نزلت یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم

صدقۃ قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تری دینارا قلت لا یطیقونہ قال فنصف دینار قلت لا یطیقونہ قال فکم قلت شعیرۃ قال انک لزہید قال فنزلت اأشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات الآیۃ قال فبی خفف اللہ عن ہذہ الامۃ ترجمہ علی بن ابی طالب نے کہا جب یہ آیت اتری یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم یعنے اے ایمان والو جب کانمین بات کرو رسول کے تو آگے ہر اوس سے پہلے صدقہ مجھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا رای ہے تیری (یعنے کیا صدقہ مقرر کیا جاوے) ایک دینار مینے عرض کی کہ لوگ طاقت نرکھینگے اسکے فرمایا آپنے کہ آدھا دینار مینے کہا نہ طاقت رکھینگے لوگ اسکی آپنے فرمایا پھر کتنا مینے کہا ایک جو فرمایا آپنی تو بہت کمی کرنیوالا ہے پس یہ آیت اتری اأشفقتم یعنے کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھوگے مناجات اپنی کے صدقہ آخر آیت تک کہا حضرت علی نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کردیا اللہ نے اس حکم کو (یعنے منسوخ ہوگیا) ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہین جانتے اسکو مگر اسی سند سے اور مراد ایک جو سے جو کے برابر سونا ہے خاتمہ سورہ مجادلہ مین یہ مضامین ہین حال خولہ بنت ثعلبہ کا اور حکم ظہار کا وعید عذاب مُہین کے خدا و رسول کی مخالفت کے لئی حشر کا حال تعلیم اللہ تعالی کا اور حیثیت اسکی ہر صاحب نجوی کے ساتھ شکایت منافقان اہل نجوی کی تحذیر انکے حال کی جو بجائی سلام کے سام کہتے ہین جواز نجوی برو تقوی کے لئی امر مجلسون مین کہلکر بیٹھنے کا نسخ اس صدقہ کا جو نجوی کے لئی مامور ہوا تھا تعریض اُن لوگونکے حال پر جو یہود سی دوستی رکھتی تھی اور بڑی مذمت کافرون سے محبت رکھنی کی وعدہ غلبہ کا رسولون کے لئے سونپنی کی شان سے نہین کہ کافرون سے دوستی رکھین اگرچہ انکے اقارب ہون اور فضیلت ایسی مؤمنون کی **سورۃ الحشر عن** ابن عمر قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر وقطع وہی البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جلا دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کی درختونکو اور کاٹ ڈالی اور اس مقام کا نام بویرہ تہا سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ما قطعتم من لینۃ سے آخر تک یعنے نہین کاٹا تمنے کوئی درخت کھجور کا اور نہ چھوڑا قایم اپنی جڑ پر مگر اللہ کے حکم سے اور تاکہ ذلیل کرے وہ فاسقونکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس فی قول اللہ عز وجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا قال اللینۃ النخلۃ ولیخزی الفاسقین قال استنزلوہم من حصونہم قال وامروا بقطع النخل فجعل فی صدورہم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وترکنا بعضا فلنسألن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل لنا فیما قطعنا من اجر وہل علینا فیما ترکنا من وزر فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا الآیۃ ترجمہ ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر مین کہا ما قطعتم یعنے نہین کاٹا تمنے کوئی لینہ یا چھوڑ دیا اُسکو قایم اپنی جڑون پر کہا ابن عباس نے لینہ کہجور کا درخت ہی ولیخزی الفاسقین یعنے تاکہ ذلیل کرے اللہ فاسقونکو کہا ابن عباس نے اُتارو انکو مسلمانون نے اُنکے قلعون سے کہا ابن عباس نے اور جب حکم ہوا اُنکو کہجور کے درختون کے کاٹنے کا تو اُنکے دلمین خیال آیا اور مسلمانون نے کہا کہ کاٹے ہمنے بعضے درخت اور چھوڑے بعضے تو جیسے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو درخت ہمنے کاٹے ہین اُسمین کچھ ثواب ہے اور جو چھوڑ دئی ہین اُسمین کچھ عذاب ہے پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ما قطعتم سے آخر تک ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث حفص بن غیاث ہی اُنہون نے حبیب سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے مرسلا اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابن عباس کا روایت کے ہمسے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُنہون نے ہارون بن معاویہ سے اُنہون نے حفص سے اُنہون نے حبیب بن ابی عمرہ سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا کہا ابو عیسے نی یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل بخاری نے مجھسے سنی ہے ترجمہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس سند کے روسی شیخ ہوی بخاری کے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا من الانصار بات بہ ضیف فلم یکن عندہ الا قوت صبیانہ فقال لامرأتہ نومی الصبیۃ واطفی السراج وقربی للضیف ما عندک فانزلت ہذہ الآیۃ ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے کہ ایکمرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اُسکے پاس کہانا نہ تہا مگر اُسکا اور اُسکے لڑکونکا سو اُسنے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکونکو سلا دی اور چراغ بجہا دی اور مہمان کے آگے رکھدے جو تیرے پاس ہو اُسپر یہ آیت اتری ویؤثرون یعنے مقدم رکھتی ہین وہ اپنی جانون پر اگرچہ اُنکو بھوک ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ سورہ حشر مین یہ مضامین ہین حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان و زمین کے چیزون کی قصہ

بہو دنبی نضیر کا اور کاٹ ڈالا انکے درختوں کا تقسیم فی کی حکم راضی رہنی کا رسول کے عطا پر صفات مہاجرین اور انصار کے اور حسن نصرت انصار کی صفات
اُن مؤمنوں کے کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور بنی محمد سی مائل
ہونے سے خاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اُسپر قرآن اترے توحید الوہیت اور اسمائی الٰہی یعنے ملک و قدوس اور سلام و مؤمن و مہیمن و عزیز و جبار و متکبر
وغیرہ تسبیح سموات وارض کے **سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ
بْنَ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاَتَوْنِيْ بِهٖ فَخَرَجْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا
الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا
قَالَ فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِّنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ
وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ
فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةَ قَالَ
عَمْرٌو قَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ رحمہ علی بن ابیطالب کہتے ہے کہ بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا
جاؤ تم یہانتک کہ پہونچو روضۂ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہان ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اُسکے پاس ایک خط ہے سو لو اُس سے اور میرے
پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھی گھوڑے ہمارے ہمیں لیے ہوی یہانتک کہ ہم روضہ میں پہونچے تو ہمکو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہمنے کہا نکال تو خط
اُسنے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہمنے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اُتار کہا راوی نے کہ پھر نکالا اُسنے اپنی چوٹی میں سے کہا لائی ہم وہ خط آپکے پاس اور وہ
حاطب بن بلتعہ کا لکھا ہوا تھا مشرکان مکہ کے نام خبر دیتی تھی وہ اُسکے ذریعہ سے آنحضرت کی کسی بھید کے تب آپنی فرمایا کیا ہے یا حاطب اُنہوں نے عرض کی کہ بلدے
مگر میں آپ مجھپر ای رسول اللہ کے میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں اُنکے قوم کا اور لوگ جو آپکے ساتھ ہیں مہاجرین سے اُنکے قرابت والی ہیں
مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں اُنکے اہل اور مال کی پھر جب میرا کوئی نسب اُنمیں نہیں ہے تو میں نے چاہا کہ اُنپر کچھ احسان کروں کہ اُسکے وہ ہے میرے عزیزوں کی حمایت
کریں اور یہ کام میں نے کفر و ارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا عمر نے
عرض کی کہ اجازت دیجئے مجھکو ای رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کے گردن ماروں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا
جانو شاید ہے کہ اللہ نے جہانکا ہے بدر والوں پر اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تمکو بخش چکا کہا راوی نے اور اسی باب میں یہ آیت اُتری یا ایہا الذین آمنوا یعنے ای ایمان
والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ اُنکو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے آخر سورہ تک عمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں دیکھا میں نے ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب
تھے حضرت علے کرم اللہ وجہہ کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں عمر اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور روایت کیے کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اسکے
سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا اُنہوں نے بھی لفظ کہ علی اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اُتار سب کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے الی عبد الرحمن
سلمے سے وہ روایت کرتے ہیں علے بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کیا بعضوں نے کہ اُنہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ
ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا ترجمہ ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو نہ آزماتی تھے مگر اسی آیت سے اذا جاءک المومنات معمر نے کہا خبر دی مجھکو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے کہ کہا اُنکے باپ نے نہیں

چھوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپ کے ملک ہو (یعنے آنحضرت یا نکاح سی مراد ہے) کہ بیعت آپ زبانی لیتے تھے ف یہ حدیث حسن صحیح ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاُبَايِعُكَ فَقَالَتْ مِرَارًا فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قَضَائِهِمْ ثُمَّ لَا نَحُنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدُ قَضَائِهِنَّ وَلَا اَغِرَّهُ حَتّٰى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ اِمْرَاَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرَ تَرجمہ ام سلمہ انصاریہ نے کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کیا مراد ہے جسمین ہمکو آپکی نافرمانی جایز نہین آپنے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو تم مین سے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے فلانے قبیلہ کی عورتین نوحہ مین میرے شریک ہوئین جب مین نے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اُسکا بدلہ کرنا ضرور ہے حضرت نے میرے بات نمانی مین نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اُسکا بدلہ کرنیکے اجازت دی پھر نہ روئی مین اُنکے بدلہ کے بعد اُن پر اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نرہی کوئی عورت اُن عورتون سے یعنے جنہون نے بیعت کی تھی مگر اُسنے نوحہ کیا سوا میرے ف یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور اس باب مین ام عطیہ سے بھی روایت ہے عبد بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسمار ہے اور وہ بنی ہین یزید کے جو بیٹے ہین سکن کے ترجمہ پوری آیت جسپر آپ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ یعنے ای نبی جب آوین تیرے پاس مسلمان عورتین قرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹھہراوین اللہ کا کسیکو اور چوری نکرین اور بدکاری نکرین اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نہ لاوین اپنے ہاتھ پیرون مین باندھکر (یعنے بی اصل جواز خود بافتہ لیا ہو) اور نافرمانی نکرین وہ تیری کسی معروف مین (ام سلمہ کے روایت مین اسی معروف سے سوال ہوا تھا) تو اُنسے قرار لے اور معافی مانگ اُنکی واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا ہی مہربان ہے اور اس حدیث سی نہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب مین ایسا مروج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جز اعظم تھا اسی لیے اُس عورت نے اجازت مانگی کہ مین فلانی قبیلہ والون کے شریک نوحہ ہونگی کہ وہ میرے شریک ہوئین تھین اور آپ نے اُسکے عجز و الحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اُتارنیکے پھر کبھی نہ روے شارع کو اختیار ہے کہ کسیکو براہ مصلحت اجازت دیوے مگر یہہ سمجھنا نہی ہند کا معلوم نہین اجازت کا پٹا کہان سے آیا ہے کہ ہر سال بارہ سی برس سے محرم مین روتے پیٹتے چلے آتی ہین اُنکا نوحہ تمام ہی نہین ہوتا اب انکے رونی پر ہمین رونا آتا ہے معاذ اللہ من ذلک خاتمہ سورہ ممتحنہ مین مضامین ذیل مندرج ہین نہی دشمنان خدا کی دوستی سے اور موالات اُنسے محبت کرنیکے نفع نہ دینا کسیکے اولاد و قرابت کا قیامت مین لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہمپر اور بیزار ہونا اُنکا اپنے برادری سے بسبب اُنکے شرک کے لازم ہونا مومنون پر انبیا کی پیروی کا اس امر مین کہ اُنہون نے عداوت کفار سی کے رخصت حسن سلوک کی اُن کافرون سے جنہون نے مسلمانون کو ایذا دی مومنات کا امتحان حکم مومنون کے بیبیونکا جو کفار کے ہاتھ مین پڑجاوین بیعت عورتون کے نہی اُن لوگونکی محبت سی جو خدا کے غضب مین گرفتار ہین مایوس ہونا کافرونکا اصحاب قبور سے لطیفہ گورپرست کافرون سے بدتر ہین کہ اُنکو اہل قبور سے امید ہے

وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبَحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ ترجمہ عبد اللہ بن سلام نے کہا ہم چند یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے ہوے تھے اور چرچا کیا ہمنے اسکا کہ اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بیشک اُسکو بجا لاتے پس اللہ تعالے نے اُتاری یہہ آیت سبح للہ ما فی السموات سی آخر تک یعنے تسبیح کرتا ہے اللہ کے جو ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہ زبردست ہے حکمت والا ای ایمان والو کیون کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہین عبد اللہ بن سلام نے کہا ہمپر پڑہے یہ سورۃ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو سلمہ نے کہ ہمپر پڑہے یہ سورت عبد اللہ بن سلام نے کہا یحیی نے ہمپر پڑہی ابو سلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہمپر پڑہی اوزاعی نے کہا عبد اللہ نے کہ ہمپر پڑہی ابن کثیر نے ف اور محمد بن کثیر مین اختلاف کیا گیا ہے اس حدیث کی سند مین اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے اُنہون نے یحیی بن کثیر سے اُنہون نے ہلال بن ابی میمونہ سی اُنہون نے عطاء سے اُنہون نے عبد اللہ سے جو بیٹے سلام کے ہین یا روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن سلام سے

اور راویت کیے ولید بن مسلم نے یہ حدیث اور اوزاعی سے محمد بن کثیر کے روایت کے مانند **ترجمہ** یہ حدیث مسلسل بالقراءۃ ہی کہ ہر شاگرد نے اپنی اُستاد سے سورۂ صف سنی ہی **خاتمہ** سورۂ صف میں فوائد پسندیدہ کا ایک پراگندہ ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اُسکے وصف کہیں عاجز اور مداح کی لسان اُسکی بیان اوصاف سے قاصر ہے سورۂ مجاہد فی سبیل اللہ کے فتح و ظفر کا پروانہ ہے ہر قتال فی سبیل اللہ اسکا دیوانہ ہے آئین اول تسبیح سموات وارض کے مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا اپنے قوم سے خطاب ہے اور اُنکی اذیت دہی کا سوال و جواب پھر بشارت سماوی نبی کے لیے علیہ السلام کے زبان ہے اور ظلم مشرکوں کا اور ارادہ کفار کا کہ نور خدا کو اپنی موہبہی سے بجھا دیں اور فضیلت جہاد کے جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح و ظفر کا مجاہدین کے لیے اور خطاب مومنوں کو انصار اللہ ہو جاؤ **سورۂ جمعہ عن** ابی ہریرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورۃ الجمعۃ فلما تلاھا قلنا یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یقل شیئا حتی سئل ثلاثا وفینا سلمان الفارسی وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان فقال لو کان الایمان بالثریا لتناولہ رجال من ھؤلاء **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب سورۂ جمعہ اُتری اور پڑھا اُسکو آپنے پھر جب پہونچے اس لفظ پر وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے بھیجا اللہ نے نبی کو پڑھتا ہی اُپر اُنمیں اُسکے اور اُنکو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور اُن لوگوں کے لئے جو ابھی اُنسے نہیں ملی پوچھا ایک شخص نے کہ ای رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہیں جو ہمسے ابھی نہیں ملے پھر حضرت نے اُس سے کچھ نہ فرمایا اور سلمان ہمارے درمیان تھے پھر آپنے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو آتا لاتی چند مردان خدا ان لوگوں میں سے یعنے اہل فارس سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحیی بن معین نے اُنکو ضعیف کہا ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولی ہیں عبداللہ بن مطیع کی اور ثور بن یزید مدینہ کے ہیں اور ثور بن یزید شامی **عن** جابر قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ قائما اذ قدمت عیر المدینۃ فابتدرھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی لم یبق معہ الا اثنا عشر رجلا فیھم ابو بکر وعمر فنزلت ھذہ الآیۃ واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کھڑی ہوئی کہ ایک بنجارہ آیا مدینہ میں اور پہلے سی گرانی بہت تھی سو دوڑ پڑے اُسپر یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا تک کہ باقی نہ رہے اُنکی ساتھ مگر بارہ آدمی کہ اُنمیں ابوبکر و عمر ہے تھی پس اُتری یہ آیت واذا رأوا تجارۃ یعنے جب دیکھتے ہیں کوئی سوداگری یا کھیل کود کی چیز دوڑ جاتی ہیں اُسطرف اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی راویت کے ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے ہاشم سی اُنہوں نے حسین سے اُنہوں نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ جمعہ میں تسبیح اللہ تعالی کی اور اسمای حسنے میں سی ملک و قدوس و عزیز و حکیم مذکور ہے اور تمنی بعث رسول پر اور تمثیل علماء بے عمل کے گدہی کے ساتھ یہود کو خطاب کہ اگر خدا کی دوست ہو موت کی آرزو کرو لقائی موت ضروری ہی نماز جمعہ کیطرف چلنے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہو جانیکا حکم ذکر الہی کا حکم شکایت اُن لوگوں کی جو لہو و تجارت کیطرف رسول کو چھوڑ کر چلے گئے **ومن سورۃ المنافقین عن** زید بن ارقم قال کنت مع عمی فسمعت عبد اللہ بن ابی ابن سلول یقول لاصحابہ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا ولئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل فذکرت ذلک لعمی فذکر ذلک عمی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عبد اللہ بن ابی واصحابہ فحلفوا ما قالوا فکذبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدقہ فاصابنی ھم لم یصبنی مثلہ قط فجلست فی البیت فقال عمی ما اردت الا ان کذبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومقتک فانزل اللہ اذا جاءک المنافقون فبعث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأھا ثم قال ان اللہ قد صدقک یا زید **ترجمہ** زید بن ارقم نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو سنا میں نے عبداللہ بن ابی کو کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتا تھا مت خرچ دو اُن لوگوں کو جو رسول کے ساتھ ہیں یہانتک کہ وہ چلے جاویں اور اگر ہم پھر کر جاوینگے مدینہ میں تو نکال دینگے عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو (اصحاب و مہاجرین کو اُسنے ذلیل کہا) پس ذکر کیا میں نے اسکا اپنے چچا سے اور اُنہوں نے ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر بھیجکو بلایا آپنے میں نے آپ سے اُسکا ذکر کیا آپنے ایک شخص کو عبداللہ اور اُسکے رفیقوں کے پاس بھیجا اور اُنہوں نے آکر

قسم کہا لی کہ ہمنے یہ بات نہین کہی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھٹلایا اور اُسکو سچا جانا سو مجھی ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہوا تہا اور مین اپنے گہر بیٹھ رہا سو میرے چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تہا کہ رسول اللہ تجھے جھٹلاوین اور تجھ سے خاہون سوا تاری اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اذا جاءک المنافقون سے آخر تک سو بلایا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پڑہی آپنے یہ سورت پہر فرمایا آپنے اللہ نے تجھے سچا کیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن زید بن ارقم قال غزونا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان معنا اناس من الاعراب فکنا نبتدر الماء وکان الاعراب یسبقوننا الیہ فسبق اعرابی اصحابہ فیستوفی الاعرابی فیملا الحوض ویجعل حولہ بحجارۃ ویجعل التمر علیہ حتی یجیء اصحابہ قال فاتی رجل من الانصار اعرابیا فاخذ زمام ناقتہ لیشرب فابی ان یدعہ فانتزع قاض الانصاری حوضہ بجحارتہ

سنة يعني ثت عن زيد بن ارقم ان عبد الله بن ابي قال في غزوة تبوك لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل قال فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته بذلك فارسل الى عبد الله فسأله فحلف ما قاله فقال كذبت يا زيد فوقع في نفسي مما قال شيء حتى انزل الله تصديقي فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ان الله قد صدقك قال فانزلت هذه الآية هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا ترجمہ حکیم عتیبہ نے کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس برس ہوئے کہ وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹکر جاوینگے تو عزت والی لوگ ذلت والوں کو نکال دینگے یعنے عربائی اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے انسے ذکر کیا اور عبد اللہ سے قسم کہا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگی تو کیا چاہتا تھا یعنے اس جھوٹ بولنے سے سو میں گھر میں آیا اور غمگین ہو کر سو گیا اور انی مجھ پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم یا میں آپکے پاس گیا اور فرمایا آپنے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اتری یہ آیت ہم الذین سے آخر تک یعنی وہی لوگ ہین کہ کہتے ہے مت خیرچ کرو اُن لوگون پر جو رسول کے پاس ہین یہانتک کہ منتشر ہو جاوین آخر آیت تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن جابر بن عبد اللہ یقول کنا في غزاة قال سفيان يرون انها غزوة بني المصطلق فكسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار فقال المهاجري يا للمهاجرين وقال الانصاري يا للانصار فسمع ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما بال دعوى الجاهلية قالوا رجل من المهاجرين كسع رجلا من الانصار فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعوها فانها منتنة فسمع ذلك عبد الله بن ابي ابن سلول فقال اوقد فعلوها والله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل فقال عمر يا رسول الله دعني اضرب عنق هذا المنافق فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعه لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه وقال غير عمرو فقال له ابنه عبد الله بن عبد الله والله لا تنقلب حتى تقر انك الذليل ورسول الله صلى الله عليه وسلم العزيز ففعل ترجمہ جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجر نے پکارا اے مہاجرون اور انصار نے کہا اے انصار کی لوگون حضرت نبی یہ کہا سنکر فرمایا جاہلیت کی کہاں کیون ہونے لگی لوگون نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپنے فرمایا اس کہاں کو جانے دو خراب ہے جب عبد اللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگون نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جاوینگے عزت دار لوگ ذلیلون کو نکال دینگے عمر نے کہا اے رسول اللہ مجھے چھوڑیے کہ گردن ماردون اس منافق کی آپنے فرمایا جانے دو لوگ کہینگے کہ محمد اپنے یار کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویون نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے عبد اللہ نے کہا ہرگز نہ جاؤنگا جب تک تو اقرار نکرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرت عزت والی اُسنے اقرار کیا (سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مومن) ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عباس قال من كان له مال يبلغه حج بيت ربه او يجب عليه فيه زكاة فلم يفعل يسأل الرجعة عند الموت فقال رجل يا ابن عباس اتق الله فانما يسأل الرجعة الكفار فقال سأتلو عليك بذلك قرانا يا ايها الذين امنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخاسرون وانفقوا مما رزقناكم من قبل ان يأتي احدكم الموت فيقول رب لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق الى قوله والله خبير بما تعملون قال فما يوجب الزكوة قال اذا بلغ المال مائتين فصاعدا قال فما يوجب الحج قال الزاد والبعير ترجمہ ابن عباس نے کہا جسکو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہوا اُسپر زکوۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوۃ تو وہ موت کے وقت آرزو کریگا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اے ابن عباس اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کرینگے تو کہا ابن عباس نے میں تمپر قرآن پڑھتا ہون یا ایہا الذین سے بما تعلون تک یعنی اے ایمان والون غافل نکر دے تمکو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جسنے یہ کیا وہی لوگ ہین ٹوٹا پانیوالے اور خرچ کرو جو دیا ہمنے تمکو پہلے اس سے کہ آوے کسی تمکو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیون نہ مہلت دی مجھکو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخر آیت تک ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے زکوۃ کہا ابن عباس نے جب دو سو درہم ہو جاوین یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو ف روایت کیا ہم سے عبد بن حمید نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے ثوری سے انہون نے یحیی بن ابی حیہ سی انہون نے ضحاک سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تفسیر سورۂ تغابن

مقاتل کے ایسی روایت کے ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی خباب سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے قول انکا اور مرفوع نکیا اسکو اور یہ عبد الرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب قصاب کا نام یحیی ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں **خاتمہ** سورۂ منافقون میں جھوٹی گواہی منافقوں کی نبی کی رسالت پر شکایت انکی ایمانکی اور ارتداد انکا شکایت انکی فرضی کی شکایت انکے جبکہ منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے خطاب مومنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ غافل نکریں حکم انفاق مال کا تاخیر نہ ہو اجل میں **سورۃ التغابن عن** ابن عباس وسالہ رجل عن ھذہ الآیۃ یا ایھا الذین امنوا ان من ازواجکم و اولادکم عدوا لکم فاحذروھم قال ھؤلاء رجال اسلموا من اھل مکۃ وارادوا ان یاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فابی ازواجھم واولادھم ان یدعوھم ان یاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راوا الناس قد فقھوا فی الدین ھموا ان یعاقبوھم فانزل اللہ یا ایھا الذین امنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے کسی نے یہ آیت پوچھی ای ایمان والو تمہارے بیبیوں اور اولاد میں بعض تمہارے دشمن ہیں سو انمیں بچو کہ یہ کسکی حقیقت اتری انہوں نے کہا وہ کچھ لوگ تھے کہ اسلام لائی تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرت کے پاس حاضر ہوں اور انکے عورتوں اور اولاد نے روکا پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگوں نکو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہوگئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالی نے یہ آیۃ اتاری یعنے فرمایا کہ انکا قصور معاف کرو سو اللہ تعالی نے یہی آیت اتاری ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ تغابن میں مذکور ہی تسبیح اور ملک اور حمد باری تعالی کے پیدا ہونا کافر اور مومن کا کافران سابق کے عذاب کا ذکر انکا ذکر بعث کرنا کافروں کا حکم ایمان لانیکا یوم التغابن یعنے قیامت کا بیان مصیبت بی حکم اسکے نہیں آتی اطاعت خدا اور رسول کا حکم توحید الوہیت عدو ہونا بعض اموال واولاد کا امر خدا سے ڈرنیکا جہانتک ہو سکی وعدہ تضاعف اجر ومغفرت کا واسطی اُن لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا علم اس تعالی کا غیب وشہادت

تفسیر سورۂ تحریم

ومن سورۃ التحریم عن ابن عباس قال لم ازل حریصا ان اسال عمر عن المراتین من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللتین قال اللہ ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما حتی حج عمر وحججت معہ فصببت علیہ من الاداوۃ فوضات فقلت یا امیر المؤمنین من المراتان من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللتان قال اللہ ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما فقال لی واعجبا لک یا ابن عباس قال الزھری وکرہ واللہ ما سالہ عنہ ولم یکتمہ فقال لی ھی عائشۃ وحفصۃ قال ثم انا اتحدث الحدیث فقال کنا معشر قریش نغلب النساء فلما قدمنا المدینۃ وجدنا قوما تغلبھم نساؤھم فطفق نساؤنا یتعلمن من نساءھم فغضبت یوما علی امراتی فاذا ھی تراجعنی فانکرت ان تراجعنی فقالت ما تنکر من ذلک فواللہ ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیراجعنہ وتھجرہ احداھن الیوم الی اللیل قال فقلت فی نفسی قد خابت من فعل ذلک منھن وخسرت قال وکان منزلی بالعوالی فی بنی امیۃ وکان لی جار من الانصار کنا نتناوب النزول الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینزل یوما وانا ینبئنی بخبر الوحی وغیرہ وانزل یوما فاتیہ بمثل ذلک قال فکنا نتحدث ان غسان تنعل الخیل لتغزونا قال فجاءنی یوما عشاء فضرب علی الباب فخرجت الیہ فقال حدث امر عظیم قلت اجاءت غسان قال اعظم من ذلک طلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساءہ قال فقلت فی نفسی قد خابت حفصۃ وخسرت وکنت اظن ھذا کائنا قال فلما صلیت الصبح شددت علی ثیابی ثم انطلقت حتی دخلت علی حفصۃ فاذا ھی تبکی فقلت اطلقکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لا ادری ھو ذا معتزل فی ھذہ المشربۃ قال فانطلقت فاتیت غلاما اسود فقلت استاذن لعمر قال فدخل ثم خرج الی قال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا قال فانطلقت الی المسجد فاذا حول المنبر رھیط یبکون فجلست الیھم ثم غلبنی ما اجد فاتیت الغلام فقلت استاذن لعمر فدخل ثم خرج الی قال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا فانطلقت الی المسجد ایضا فجلست ثم غلبنی ما اجد فاتیت الغلام فقلت استاذن لعمر فدخل ثم خرج الی فقال قد ذکرتک لہ فلم یقل شیئا قال فولیت منطلقا فاذا الغلام یدعونی فقال ادخل فقد اذن لک قال فدخلت فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئ علی رمل حصیر فرایت اثرہ فی جنبیہ فقلت یا رسول اللہ اطلقت نساءک قال لا قلت اللہ اکبر لو رایتنا یا رسول اللہ وکنا معشر قریش نغلب النساء فلما قدمنا المدینۃ وجدنا قوما تغلبھم نساؤھم

فطفق نساءنا یتعلمن من نسائہم فتغضبت یوما علی امراتی فاذا ہی تراجعنی فانکرت ذلک فقالت ما تنکر فواللہ ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیراجعنہ وتہجرہ احداہن الیوم الی اللیل قال فقلت لحفصۃ اتراجعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم وتہجرہ احدانا الیوم الی اللیل
قال قلت قد خابت من فعل ذلک منکن وخسرت افتامن احداکن ان یغضب اللہ علیہا لغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ہی قد
ہلکت فتبسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقلت لحفصۃ لا تراجعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تسالیہ شیئا وسلینی ما بدا لک ولا یغرنک
ان کانت صاحبتک اوسم منک واحب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فتبسم اخری فقلت یا رسول اللہ استانست قال نعم قال فرفعت صلسلتی فما
رایت فی البیت الا اہبۃ ثلاثۃ فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یوسع علی امتک فقد وسع علی فارس والروم وہم لا یعبدون اللہ فاستوی جالسا
فقال ایفیک انت یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لہم طیباتہم فی الحیوۃ الدنیا قال وکان اقسم ان لا یدخل علی نسائہ شہرا فعاتبہ اللہ بذ
ذلک فجعل لہ کفارۃ الیمین قال الزہری فاخبرنی عروۃ عن عائشۃ قالت فلما مضت تسع وعشرون دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدا
بی قال یا عائشۃ انی ذاکر لک شیئا فلا تعجلی حتی تستامری ابویک قالت ثم قرا ہذہ الایۃ یا ایہا النبی قل لازواجک الایۃ قالت قلت فاللہ افی
ابوی لارجع یا مرانی بفراقہ قالت فقلت فی ہذا استامر ابویّ فانی ارید اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ قال معمر فاخبرنی ایوب ان عائشۃ
قالت لہ یا رسول اللہ لا تخبر ازواجک انی اخترتک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثنی اللہ مبلغا ولم یبعثنی متعنتا ۔ ۴۹۱۳ ابن عباس کہتے

ہین کہ مین چاہتا تہا کہ پوچہون حضرت عمر سے کہ وہ کون عورتین ہین حضرت کے بی بیون مین سے جنکے حق مین اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کیطرف تو جھک ہی ہین
تمہارے دل پہانتک کہ حج کیا عمر نے اور مین نے اُنکے ساتہ سو مین نے پانی ڈالا اُنپر ڈولچی سے اور وضو کیا اُنہون نے مین نے کہا ای امیر المومنین وہ عورتین حضرت کی بی بیون
مین سے کون ہین جنکو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع کرو تم اللہ کیطرف تو جھک ہی ہین تمہارے دل سو مجہسے کہا حضرت عمر نے تعجب ہے ای ابن عباس یعنے تمہین یہی معلوم
نہین کہا زہری نے بُرا لگا اُنکو ابن عباس کا پوچہنا مگر چہپا یا نہین پہر کہا اُنہون نے کہ وہ عائشہ ہین اور حفصہ پہر مجہسے قصہ شروع کیا اسکا اور کہنے لگی ہم قریش
لوگ عورتون کو دباتی تہی پہر جب مدینہ مین آئی ہمنے ایسے لوگ پائی کہ عورتین اُنکی دباتی ہین سو ہمارے عورتین بہی اُنکے عادتین سیکہنے لگین سو مین اکیدن اپنے
عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجہے جواب دینی لگی مجہے اُسکا جواب دینا بُرا لگا اُسنی کہا تم کیون بُرا مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت کے بیبیان اُنکو جواب دیتی ہین اور دن
رات تک اُنکو چہوڑ دیتی ہین کہا عمر نے مین نے اپنی دلمین کہا کہ جسنے ایسا کیا محروم ہوگئی اور نقصان پایا اور مین بنی امیہ کے محلہ مین مدینہ کی بلندی پر رہتا تہا اور
میرا ایک ہمسایہ تہا انصار مین سے کہ باری باری آیا کرتے تہے ہم اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ایکدن وہ آتا تہا اور وحی وغیرہ کے خبر مجہے دیتا تہا اور
ایکدن مین آتا تہا اور اُسکو خبر دیتا تہا اور ہم مین چرچا تہا کہ غسان اپنے گہوڑون کے نعل لگا رہا ہے کہ ہمسے لڑی کہا عمر نے کہ ایکدن اُنکا آنکر اُس انصاری نے دروازہ
ٹہونکا اور مین نکلا اُسنے کہا ایک بڑی بات ہوئی مین نے کہا کیا غسان آیا اُسنے کہا نہین اس سے بڑی طلاق دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیون کو مین نے اپنے
دلمین کہا حفصہ محروم ہوئی اور ٹوٹے مین پڑی مین پہلے سی خیال کرتا تہا کہ ایسا ہوگا کہا عمر نے جب مین نے صبح کی نماز پڑہی اپنے کپڑے لئی اور چلا اور حفصہ کے پاس
گیا وہ رو رہی تہی مین نے کہا کیا تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا اُنہون نے کہا مین نہین جانتی وہ اس جہروکے مین بیٹہے ہین کہا حضرت عمر نے کہ
پہر مین ایک کالی لڑکے کی پاس آیا اور مین نے کہا اجازت مانگ میرے لئی پہر وہ حضرت کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ مین نے تمہاری خبر کی مگر حضرت کچہہ نبولی کہا اُنہون
نے کہ مین مسجد مین گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رو رہے تہی مین اُنکے پاس بیٹہا پہر مجہپر وہی فکر غالب ہوئی اور مین لڑکے کے پاس آیا اور مین نے کہا اجازت مانگ
تو عمر کے لئی وہ پہر گیا اور نکلا اور کہا مین نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت کچہہ نبولی پہر مین مسجد کو گیا اور بیٹہا پہر مجہے وہی فکر غالب ہوئی اور پہر آیا مین اُس لڑکے کی پاس
اور مین نے کہا اجازت مانگ عمر کے لئی پہر اندر گیا اور نکلا اور کہا مین نے حضرت سے ذکر کیا اور وہ کچہہ نہ بولی پہر مین نے پیٹہہ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجہے بلانے لگا اور کہا
اندر آؤ تمہین اجازت ملی حضرت عمر نے کہا پہر مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ ایک بورے پر تکیہ لگائی تہی کہ مین نے اُسکا نشان دیکہا آپکی دونون
بازو مین اور مین نے عرض کی ای رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپنے اپنی بیبیون کو اپنی فرمایا نہین مین نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپ دیکہتے ہم قریش

لوگ عورتونکو دباتی تھی پھر جب مدینہ مین آئی ہمنے ایسے لوگ پائی جنکو عورتین دباتی رہتین اور ہمارے عورتین بھی اُنکی عادتین سیکھنے لگین سو مین ایکدن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے بہت بُرا لگا اُسنی کہا تمکو کیون بُرا لگا اللہ کی قسم حضرت کے بی بیان تو حضرت کو جواب دیتی ہین اور اُمہین کی ایک ایک حضرت سے خفا رہتی ہے اور رات تک حضرت عمر نے کہا کہ پھر مین نے حفصہ سے کہا کیا تو جواب دیتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسنے کہا ہان اور خفا رہتی ہے ہم مین کی ایک ایک دن سے رات تک مین نے کہا بیشک جسنے ایسا کیا تم مین سے وہ تو خراب گئی اور نقصان پایا کیا تم مین سے ہر ایک اس بات سے نہین ڈرتی کہ اللہ اُسپر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جاوے پس حضرت مسکرائی اور مین نے کہا حفصہ سے مت جواب دے تو کبھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مت مانگ اُسنے کوئی چیز اور مجھ سی مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال مین مت رہ کہ تیری سوت تجھسے خوبصورت اور چہیتی ہے رسول اللہ کی یعنے تو اُسکے برابر نہین حضرت پھر مسکرائی پھر مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپکا دل بہلاؤن آپنے فرمایا ہان مین نے سر اُٹھا کر دیکھا تو گھر مین کچھہ نظر نہ آیا سوا تین چمڑون کے مین نے عرض کی اے رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے کہ وہ کشادگی دی آپکی اُمت کو اُسنی کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہین کرتے اُسکی پھر آپ اُٹھہ بیٹھے اور کہا تم ابہی تک شک مین ہو اے ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہین کہ اُنکی نیکیونکا بدلا دنیا مین ملگیا کہا حضرت عمر نے کہ آپنی قسم کہائی تھی کہ اپنی عورتون پاس نجاوین ایک مہینے تک سو عتاب کیا اُنپر اللہ تعالی نے اور حکم کیا اُنکو کفارہ کا زہری نے کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ عائشہ نے کہا جب گذری اُنتیس دن آئی ہمارے پاس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور شروع کیا مجھہ سے اور فرمایا اے عائشہ مین تجسے ایک بات ذکر کرنیوالا ہون تم اُسکا جواب بغیر ماں باپ سے مشورہ کیے مت دینا پھر آپنے یہ آیت پڑھی اے نبی کہدو اپنی بی بیون سے آخر آیت تک حضرت عائشہ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی اون کو چھوڑنیکا حکم نہ کرینگے تو مین نے کہا اسمین ماں باپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہی مین اللہ اور رسول کو اور آخرت کی گھر کو اختیار کرتی ہون معمر نے کہا خبر دی مجھے ایوب نے کہ عائشہ نے کہا اے رسول اللہ کے اپنی بی بیونکو آپ خبر نہ دیجئے کہ مین نے آپکو اختیار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی نے پیغام پہونچانیکے لئے بھیجا ہے نہ مشقت مین ڈالنے کے لئے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور کئی سندون سے مروی ہے ابن عباس سے **خاتمہ** سورۃ التحریم مین یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہین خطاب سنے کو کہ حلال کو کیون اپنے اوپر حرام کرتا ہے ایسے قسم کہ جسکے سبب سے ایک حلال کو حرام کرین اُسکے کہولنی کا حکم حضرت نبی جو خفیہ بات کہی اپنی بی بیون سے اُسکا بیان توبہ کی ترغیب عائشہ اور حفصہ کو رضی اللہ عنہما دوستی اور حمایت خدا اور جبرئیل اور صالحان مؤمنین کی نبی کے ساتھ نبی اگر طلاق دی تو اُس سے بہتر بی بیان ملین دوزخ کا بیان کافرونکا عذر قبول نہونا توبہ نصوح کا حکم عزت نبی کی قیامت مین بیمطلب پر نور کا بیان کافرون اور منافقون پر جہاد اور سختی کا حکم نوح اور لوط کی بی بیون کا حال فرعون کے بی بی اور مریم علیہا السلام کا حال **سُوْرَةُ الْمُلْكِ** کے تفسیر اگرچہ مؤلف نی بیان نفرمائی مگر مضامین اُسکے حسب تفصیل ذیل ہین برکت اور ہاتھ اور قدرت آلہی کا بیان موت اور حیوٰۃ کا بیان خلق سموات کا بیان جہنم کے عذاب کا بیان وعدہ مغفرت اور اجر کا خدا سے ڈرنیوالون کے لئے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانون پر ہونا مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان چڑیون کے ہوا مین اڑنیکا بیان ناصر و رزاق نہونا کسیکا سوا اُسکے نیک راہ اور گمراہ کا بیان سمع و ابصار و افئدہ کا بیان خلق کرنا کافرونکا قیامت کے لئے قادر ہونا اُس تعالی کا ملاک پر انبار کے ایمان اور توکل کا حکم پانی کا بیان **وَمِنْ سُوْرَةِ نُوْنٍ وَالْقَلَمِ عَنْ** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُولُونَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ لِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ ترجمہ عبد الواحد بن سلیم نے کہا مین مکہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سی ملا اور مین نے کہا اے ابا محمد ہمارے یہان کچھہ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہین عطاء نے کہا مین ولید بن عبادہ سے ملا اُنھون نے کہا میرے باپ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی فرماتے تھی کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اُس سے کہا لکھہ جو ہونیوالا ہے ابد تک اُسنے لکھا اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباس کے سند سی **خاتمہ** سورۂ نون مین حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہین قلم اور مکتوب کے قسم نفی جنون کے نبی سے جاننا اُس تعالی کا نیکون اور بدون کو نہی جھوٹی اور سست

لوگوں کے اطاعت سے دس برا ایمان منکران آیات اور نافرمان رسول کے قصہ اصحاب باغ کا اور جل جانا اسکا وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے کافرون سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کوئی دلیل کتاب سے رکھتے ہو یا کوئی اقرار نامہ تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکا سے کہ ہمکو بہشت میں اس تعالی کی ساق مبارک کھلنی کا وعدہ کافرونکو مہلت دینی کا بیان ہی کو صبر کا حکم نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والونکے لئے **وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ** عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اِثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ هُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ اِلَى السَّمَاءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ اِلَى السَّمَاءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ ترجمہ عباس بن عبد المطلب نے کہا میں بطحا میں ایک صحابہ کے جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اسی دیکھنے لگی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو اسکا کیا نام ہے لوگونے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپنے فرمایا مزن ہے لوگونے کہا ہاں مزن ہے آپنے فرمایا عنان ہے لوگونے کہا عنان ہے پھر آپنے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگونے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے آپنے فرمایا ان دونوں میں اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان اسکے اوپر ہی وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہانتک کہ سات آسمان گنوائے پھر فرمایا ساتوین آسمان پر ایک دریا ہے کہ اسکے اور اسکے کنارہ نیچی سی ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکرون کی صورت کہ انکے کھر سے ٹخنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر انکے پیٹھ پر عرش ہے کہ اسکے نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہی جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اسکے اوپر اللہ ہے ف عبد بن حمید نے کہا مجھ سے یحیی بن معین سے سنا ہی کہتے تھے کہ عبد الرحمن بن مہدی کیون نہیں جاتے جو کوئی انسے یہ حدیث سن لیں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ولید بن ابی ثور نے روایت کیا سماک سے اسی مانند اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کیا شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اسکو اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور عبد الرحمن عبد اللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں روایت کیا ہے یحیی بن موسی انہون نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی سے کہ انکے باپ عبد اللہ نے انکو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اسکے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہی مفسر گم شاید مولف رحمۃ اللہ علیہ یحیی بن موسی کی روایت اسلئے ذکر کی کہ معلوم ہو جاوے کہ عبد اللہ تابعی ہیں اور اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اسکی کہ وہ تعالی بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا **خاتمہ** سورہ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک ثمود و عاد و فرعون اور مؤتفکات اور ہلاک قوم نوح اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین و شمال کے کیفیت اور قرآن کے تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لئے مذکور ہے **وَمِنْ سُوْرَةِ سَاَلَ سَائِلٌ** عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ ترجمہ ابی سعید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے تفسیر میں روایت کیا یوم تکون السماء کالمہل یعنی جسدن آسمان مانند مہل کے ہو جاوے آپنے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جاوے پھر جب کافر کے مونہہ پاس لاوین اسکے مونہہ کے کہال گر جاوے ف یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسے مگر رشدین کے روایت سے مفسر گم اس حدیث کو مولف نے جو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کر دیا یہ مناسب ہے اس سورہ میں مہل کا لفظ آسمان کے صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور حضرت نے اس مہل کے کیفیت بیان فرمائی جو کافرونکو ملایا جاویگا جسکا ذکر اس آیت میں ہے کالمہل بشوی الوجوہ **خاتمہ** سورہ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ کے ذی المعارج ہونیکا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اسکیطرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم قیامت کے آثار کا کافرونکی خرابی دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا ملوع ہونا انسان کا اٹھ کھڑے ہونا جنتیون کے ادای نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف خدا اور فرجونکی حفاظت اور امانت اور اقرار کے رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کے حفاظت کا کرنے پر اور حرام کرنا قادر ہونا اللہ کا اسپر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے **تفسیر** حشر کی کیفیت

سورۂ نوح کے تفسیر میں اگرچہ مولف رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصہ مضامین اسکے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت انکی رات اور دن اور جیسے اور کہلی پانچ فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہہ کا برسنا مال کا بڑہنا بیٹوں کی کثرت باغوں کا سرسبز ہونا ندیوں کا بہر پہنا بیان آسمان اور چاند اور سورج کا بیان انسان کی پیدائش کا بیان زمین کے بچھانے کا قوم نوح کے بت ود و سواع و یغوث و یعوق و نسر کا بیان بددعا نوح علیہ السلام کے مشرکوں کے لئے اور استغفار مومنوں کے لئے

سورۂ جن

وَمِنْ سُوْرَةِ قُلْ اُوْحِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَاَهُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَاَوْهُ يُصَلِّيْ وَاَصْحَابُهٗ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ قَالَ تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ اَصْحَابِهٖ لَهٗ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ نہ قرآن پڑہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنوں پر نہ انکو دیکہا رسول خدا نے اپنی یاروں کے ساتہ عکاظ کے بازار جاتے تہے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں لگتا تہا) اور جنوں سے آسمان کی خبر رکی ہے اور اوپر شعلے چہوٹتے ہیں (یعنے آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہی جنوں نے کہا آسمان کی خبر ہمسے رکی گئی ہے اور ہم پر شعلے ماری جاتی ہیں ان شورسی والوں نے کہا یہہ خبر کا رکنا کسی نئے امر کے سبب سے ہی سو تم مشرق اور مغرب میں زمین کے پہرو اور دیکہو کہ کیوں رکی ہے ہمسے خبر آسمان کی سو وہ چلی مشرق اور مغرب کو ڈہونڈتے ہوئے کہ کون چیز مانع ہوئی ہے انکو خبر سے پہر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تہا حضرت پاس پہونچا آپ مقام نخلہ میں تہے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے اور آپ نماز پڑہتے تہے اپنے یاروں کے ساتہ فجر کے پہر جب جنوں نے قرآن سنا کان لگا کر سننے لگی اور بولی کہ اللہ کی قسم کیہی یہی حایل ہوئی ہے تمہارے اور آسمان کے خبر میں پہر اسی جگہہ سے اپنی قوم کیطرف لوٹ گئی اور کہنے لگے ای ہماری قوم انا سمعنا الآیۃ یعنے ہمنے سنا ایک قرآن عجیب کہ اچہے راہ بتاتا ہی سو ہم اسپر ایمان لائی اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتہ کسیکو سو اللہ تعالے نے اتاری یانہیں کا قول اپنے نبی پر قل اوحی الی تک اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ ابن عباس نے کہا یہہ بہی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنے قوم سے کہا لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا یعنے جب کہڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اسکو پکارنے لوگ اسپر ٹہٹہہ ہو جاتی ہیں جب انہوں نے حضرت کو دیکہا نماز پڑہتے اور اصحاب ہے آپکی ساتہ نماز پڑہتے تہے اور انکے سجدہ کے ساتہ وہ بہی سب سجدہ کرتے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کے اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے لما قام عبد اللہ الآیۃ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عباس قال کان الجن یصعدون الی السماء یستمعون الوحی فاذا سمعوا الکلمۃ زادوا فیہا تسعا فاما الکلمۃ فتکون حقا واما ما زادوہ فیکون باطلا فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعوا مقاعدہم فذکروا ذلک لابلیس ولم تکن النجوم یرمی بہا قبل ذلک فقال لہم ابلیس ما ہذا الا من امر قد حدث فی الارض فبعث جنودہ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما یصلی بین جبلین اراہ قال بمکۃ فلقوہ فاخبروہ فقال ہذا الحدث الذی حدث فی الارض ترجمہ ابن عباس نے کہا جن آسمان کیطرف چڑہتے تہے آسمان کی خبر سننی کو پہر جب وہ ایک بات سنتے تو باتیں اسمیں بڑہا دیتے تہے تو وہ ایک سچ ہوجاتی اور جو انہوں نے بڑہائیں تہیں جہوٹ ہوتیں پہر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے انکے بیٹہکی جہن گئی انہوں نے ابلیس پر تب ابلیس سے اسکا ذکر کیا اور اسکے قبل تارے نہ ٹوٹتے تہے ابلیس نے کہا یہہ نہیں ہوا ہے مگر کسی نئی حادثہ کے سبب سے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اسنے اپنا لشکر سب طرف

بھیجا اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑے میں لپٹے پایا دو پہاڑوں کے بیچ میں یا وحی کہتا ہے کہ شاید کہ میں سوتی روئی پیسے اور کہا بھی نیا خدا وند تعالیٰ زمین میں ظاہر ہوا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح بھی ہے خاتمہ سورہ جن میں مذکور ہے قول جنوں کا اور بیزاری ان کے شرک سے اور سرور دل کا نہ ہونا خداوند تعالیٰ کے اور سرکشی انکی زیادہ ہونا بسبب انکی کہ آدمی انکو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں آسمان کے چوکیدار اور شعلے انکی کثرت اور بہتیرے مقرر کرنا خبر کے خبر آسمان سننے کی لئی نیک وبد سنانا جنوں کا ایمان لانا انکا قرآن پر مسلمان اور کافر ہونا انکا وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لئے جو دین پر ثابت رہیں جو قرآن سے کرے اسکا عذاب سجدہ خاص اللہ کے لئے ہی از دحام الناس دحن کا نبی پر وقت نماز کے اشراک نہ اللہ اور اشراک نہ التشہد کا رد وعید دوزخ کی حاصیوں کے لئے خاتمہ نبی کا قیامت کے وقت کو اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالیٰ کی لئی احاطہ الٰہی اور گن رکھنا اس تعالیٰ کا ہر چیز کو **سورۂ مزمل** اگرچہ مولف رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیر میں اسکے لب کہولا مگر خاصہ مضامین اسکے یہ ہیں خطاب نبی کو بلفظ مزمل اور حکم قیام شب کا یعنے تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر اور تبتل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف ٹوٹکر آجانیکا حکم ربوبیت الٰہی و توحید الوہیت تصبر کا حکم زبان کا لزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن مثل موسی کی ہونا ہمارے نبی کا ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنی رسول کے جوانوں کا بوڑھا ہو جانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں تہجد کے فرضیت منسوخ ہونا قرارت قرآن اور اقامت صلوٰۃ اور ادائی زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم **ومن سورۃ المدثر** عن جابر بن عبداللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ بینما انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا فرجعت فقلت زملونی فدثرونی فانزل اللہ تعالیٰ یا ایھا المدثر قم فانذر الی قولہ والرجز فاھجر قبل ان تفرض الصلوٰۃ ترجمہ جابر بن عبداللہ نے کہا میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے تھے وہ حال جب میں وحی موقوف ہوئی تھی کا فرمایا آپ نے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اٹھایا میں نے اپنا سر تو وہی فرشتہ جو مجھے غار حرا میں ملا تھا آسمان زمین کے بیچ میں کرسی پر بیٹھا نظر آیا میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کمل میں لپیٹ دو پھر مجھے کمل اڑھا دیا اور یہ آیت اتری یا ایھا المدثر سے فاہجر تک اور یہ معاملہ نماز فرض ہونیکے قبل تھا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے بھی مختصر مجھ پوری آیتیں یوں ہیں یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر اے کپڑا اوڑھنے والی کھڑا ہو اور ڈر الوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور کچھ بکو چھوڑ دی عن ابن سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ثم یھوی بہ کذلک ابدا ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اس پر چڑھایا جاویگا ستر برس تک پھر گرایا جاویگا اور پہر ڈھکیل دیا جاویگا یہی عذاب ہوتا رہیگا ابد تک ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کے روایت سے اور اسمعیل کا کچھ مضمون عطیہ نے ابی سعید سے روایت کیا ہی موقوفا عن جابر قال قال ناس من الیھود ولناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل یعلم نبیکم کم عدد خزنۃ جھنم قالوا لا ندری حتی نسالہ فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد خلیا اصحابک الیوم قال وما غلبوا قال سالھم یھود ھل یعلم نبیکم کم عدد خزنۃ جھنم قال فما قالوا قال قالوا لا ندری حتی نسال نبینا قال افغلب قوم سئلوا عما لا یعلمون فقالوا لا نعلم حتی نسال نبینا لانھم قد سالوا نبیھم فقالوا ارنا اللہ جھرۃ حتی یا عباد اللہ انی سالتھم عن تربۃ الجنۃ وھی الدرمک فما جاءوا قالوا یا ابا القاسم کم عدد خزنۃ جھنم قال ھکذا وھکذا فی مرۃ عشرۃ وفی مرۃ تسع قالوا نعم قال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تربۃ الجنۃ قال فسکتوا فھنیھۃ ثم قالوا اخبرنا یا ابا القاسم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخبز من الدرمک ترجمہ جابر نے کہا کہ چند یہود نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ خزانچی جہنم کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر ہم پوچھیں گے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر ایک شخص آیا اور اسنے کہا کہ یا محمد تمہارے یار ہار گئے آج آپنی فرمایا کیوں اسنے کہا یہود نے پوچھا اسنے کہ نبی تمہارا جانتا ہے کہ خزانچی دوزخ کے کتنے ہیں پھر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا ہم نہیں جانتے جب تک اپنی نبی سے نہ پوچھ لیں آپنے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جنسے پوچھے گئی ایسے چیز جسے وہ نہیں جانتے اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک

نہ پوچھ لیں اپنے نبی سے (یعنے ایسی ہا رتبی ہوئی بات نہیں) یہود نے تو اس سے بڑھکر بے ادبی کی بات اپنی نبی سے پوچھی کہ دکھلا دو ہمکو اللہ کو کیسے لاؤ اللہ کے دشمنوں کو
میں اُنسی پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کا ہیکی ہے اور وہ بیدے پھر جب یہود آئی آپکے پاس آپسی پوچھا ہی ابوالقاسم جہنم کے خزانچی کتنے ہیں آپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار
ایکبار دس انگلیوں سے اور ایکبار نو سے (یعنے اُنیس ہوئے) اُنہوں نے کہا ہاں پھر حضرت نے اُنسے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہیکی ہے وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہی پھر کہنے لگے
روٹی کی ہے اسی ابوالقاسم حضرت نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے مجالد کے روایت سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ
يَجْعَلْ مَعِيَ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى یعنے وہ اللہ
اسکے لایق ہی کہ اُس سے ڈریں اور لایق ہے بخشنے کی فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ میں لایق ہوں کہ بندے مجھسے ڈریں اور جو مجھسے ڈرا اور میرے سوا کسیکو معبود
نہ ٹھہرایا تو مجھے لایق ہے کہ میں اُسے بخشدوں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سہیل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے

خاتمہ سورۂ مدثر میں ہے ڈرانیکا حکم اور بکبیر اور طہارت اور ترک شرک کا اور نہی تملن سے بہ نیت استکبار کے نفخ صور اور تکلیف قیامت کے مذمت ایکا فر کے جسکا نام
ولید بن مغیرہ تھا اور نیز خزانچی جنت کے قیامت کا بیان چار چیزیں دخول جہنم کے جو قرآن سے بھاگیں وہ گدھے ہیں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا +

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيٰمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ
يَحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ ترجمہ ابن عباس نے کہا سو لحذا
صلے اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اُسکو یاد کر لیں سو اللہ تعالٰی نے اُتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کی سنانے میں
جو راوی ہیں ہلاتی تھے اپنی دونوں ہونٹ اور سفیان نے ہلائی اپنے ہونٹ (یعنے اسطرح حضرت ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے) ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے علی
بن مدینی نے کہا یحیٰی بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسی بن ابی عائشہ کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنَى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ
اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ترجمہ ابن عمر کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیوں میں ادنی درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ اور بیبیوں اور خادموں اور تختوں کو ہزار برس کے راہ سے اور اُنمیں بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے
جو دیکھتا ہے اللہ کے مونہہ کیطرف صبح اور شام پھر پڑھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وجوہ سے آخر تک یعنے بہت سے مونہہ اُسدن تازہ ہونگے اور اپنے رب کو دیکھتے
ہونگے ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہشام سے مثل اسکے مرفوعاً اور روایت کی عبدالملک بن ابجر نے ثویر سے اُنہوں نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع
بنایا اسکو اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے اُنہوں نے ثویر سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع کیا اُنہوں نے اور کسی نے اس سند میں مجاہد کا نام
نہیں لیا سوائے ثوری کے **خاتمہ** سورۂ قیامہ میں مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلد پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے نبی کے لئے شکایت دنیا کی محبت کی دیدار آخرت
کا بیان سکرات موت کا بیان شکایت انسانکی عدم تصدیق کی اور ترک صلوٰۃ اور تکذیب اور مونہہ موڑنیکی پیدائش انسان منی سے اور اثبات بعث کا **سورۂ**
دھر کا خلاصہ مضامین یہ ہے بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسانکا وعید سلاسل و اغلال کے کافروں کے لئے صفات ابرار کے جزائی نیکان نجات اور
سرور و نضرت و جنت و حریر وغیرہ بیس چیزیں نزول قرآن کا بیان امر بصبر ذکر و سجدہ و تسبیح مذمت محبت دنیا کے اور غفلت کرنیکے آخرت سے خلق انسان کا بیان
موقوف ہونا ہدایت کا مشیت ایزدی پر وعید عذاب الیم کے ظالموں کے لئے غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہی **سورۃ والمرسلات**
میں قسم ہے فرشتوں کی اور آثار میں قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانیوالوں کے دس جگہ اور ہلاک مجرمان اولین و آخرین انسان کے پیدائش کا بیان سمجانا احیا اور
موتی کا زمین میں تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہوگا قبول نہونا عذر کا فرونکا قیامت میں اور جمع ہونا اولین و آخرین کا اسدن ظلال اور عیون
وفواکہ کا وعدہ متقیوں کے لئے تھوڑی برخورداری مجرمونکی اور انکار انکار کرنے سے **سورۂ نبا** میں پوچھ پاچھ اور اختلاف لوگونکا قیامت کے بابمیں اُس تعالے

کے قدرت کی نشانیان جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑونکا اور پیدا کرنا چوپاؤنکا اور سونا رات کا اور معاش کمانا دن کا اور پیدا کرنا سات آسمانونکا اور سورج کا اور پانی کا اتارنا بدلیون سے اور نکالنا حب و نبات کا اور باغونکا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مردونکا اور کہنا آسمان کے دروازونکا اور چلنا پہاڑونکا وعید جہنم کے شرکشونکے لئے اور حمیم و غساق کے مکتوب ہونا ہر شریر کا لوح محفوظ مین حدایق اعناب اور کواعب اتراب و کاس دہاق متقیون کے لئے ٹھہرا ہونا روح و ملائکہ کا حشر مین اور نہونا شفاعت کا بی اذن خداوند تعالے کے آرزو کرنا کافر کا کہ کاش خاک ہوجاتا قیامت کے دن **سورۂ والنازعات** مین ہے قسم فرشتون کی چند جماعتون کے بیان نفخہ اولی کا تعجب کرنا کافرونکا مردون کے جینے پر قصہ موسی علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالے کا انکو وادی مقدس طوے مین اور حکم فرعون کے طرف جانیکا بیان آسمان کے بلند کرنیکا اور رات کا اور زمین کا بیان قیامت کا وعید جہنم کے سرکشون کے لئے وعدہ جنت کا ڈرنیوالون کے لئے نہونا علم قیامت کا نبی کو قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو **ومن سورۃ عبس عن** عائشۃ قالت انزل عبس وتولی فی ابن ام مکتوم الاعمی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقول یا رسول اللہ ارشدنی وعند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل من عظماء المشرکین فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض عنہ ویقبل علی الاخر ویقول اتری بما اقول باسا فیقول لا ففی هذا انزل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا عبس و تولی نازل ہوئی عبداللہ ابن ام مکتوم کے واسطے کہ وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے دین کے راہ بتائی اور آپکے پاس ایک بڑا مشرک تہا آپ اُسے سمجھا رہے تہی اور عبداللہ سے کنارہ کرتے تہی اور اُسکی طرف متوجہ ہوتی تہی اور عبداللہ کہتے تہے کہ کیا میری بات مین کچھ برائی ہے آپ فرماتی تہی نہین پھر اُسی پر یہ سورۃ اتری **ف** یہہ حدیث غریب ہے اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے کہا کہ اُتری عبس و تولی عبداللہ ابن ام مکتوم کے لئے اور نہین ذکر کیا اُس سند مین حضرت عائشہ کا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا فقالت امراۃ ایبصر او یرے بعضنا عورۃ بعض قال یا فلانۃ لکل امرء منھم شان یغنیہ ترجمہ ابن عباس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ حشر مین آئینگے ننگے پیر ننگے بدن بی ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ پھر ایک دوسریکا ستر دیکھیگا آپنے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اُسدن ایسا ایک دھندا ہوگا کہ غافل کردیگا اُسے غیر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندون سے ابن عباس سے **خاتمہ** سورۂ عبس مین تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہوا اس قرآن کا اور تحریر اُسکے صحف مکرمہ مین اور شکایت انسان کے ناشکری کے اور فکر انسان کے کھانیکا خوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ان باتون کا اور روشن ہونا بعض چہرونکا اور سیاہ ہونا بعض کا **ومن سورۃ اذا الشمس کورت عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رای عین فلیقرا اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت ترجمہ ابن عمر کہتے ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکھون سے دیکھلے تو وہ پڑہے اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **خاتمہ** سورۂ تکویر مین اُنہی قیامت سے مذکور ہے لپیٹنا شمس کا کدورت تارونکی سیر پہاڑونکی کھلے پھرنا گابھن اونٹنی کا اکٹھا ہوجانا چرند کا جھونکے جانا دریاؤنکا جوڑے لگانا آدمیونکا روبکاری مؤدہ سے پھیلنا نامہ اعمالونکا سرہ ہوجانا آسمانونکا جھونکے جانا جحیم کا قریب ہونا جہنم کا علم ہر ایک کا اپنے عملونپر صفت قرآن اور جبریل کے اور قوۃ اور قرب حق کا اور مطاع اور امین ہونا نفی جنون کے نبی سے اور دیکھنا اُنکا جبریل کو اور قول شیطان نہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر **سورۂ انفطار** مین آثار قیامت سے پھٹنا آسمان کا جھڑ پڑنا تارونکا لمحانا دریاؤنکا اُٹھنا مردونکا خطاب انسان کو اور حال اُسکی پیدائش کا شکایت قیامت کے تکذیب کے بیان کرام کاتبین کا وعدہ نعیم ابرار کے لئے اور وعید جحیم فجار کے لئی کل مختار ہونا اللہ تعالے کا قیامت کے دن **ومن سورۃ ویل للمطففین عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا اخطا خطیئۃ نکتت فی قلبہ نکتۃ سوداء فاذا ھو نزع واستغفر وتاب سقل قلبہ وان عاد زید فیھا حتی تعلو قلبہ وھو الران الذی ذکر اللہ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اُسکے دل مین پڑجاتا ہے پھر جہان وہ اُسنے چھوڑدیا اور استغفار کی اور نیز ارہا اُسکے دل کی صیقل ہوگئی اور اگر پھر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑہگئی یہانتک کہ سارے دل پر چھاگئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس

آیۃ مین کہ چھا گئی اُنکے دلون پر جو وہ کرتے تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عمر یوم یقوم الناس لرب العالمین قال یقومون فی الرشح الی انصاف اذانہم ترجمہ ابن عمر نے اس آیت کے تفسیر مین کہا جسدن کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کھڑے ہونگے لوگ پسینی مین آدہی کانون تک ف روایت کیے ہمسے ہناد نے اُنہون نے عیسے بن یونس سے اُنہون نے ابن عون سے اُنہون نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے تفسیر مین یوم یقوم یعنے جسدن کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپنے کھڑے ہونگے آدہی کانون تک پسینی مین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے خاتمہ سورۂ تطفیف مین خرابی کیل ووزن مین کمی کرنیکے اور بیان سجین اور علیین کا خرابی مکذبان قیامت کی اور معتدو اثیم ہونا اُنکا اور اساطیر اولین کہنا کافرونکا قرآن کو اور محجوب ہونا اُنکا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور ارا ک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کے لیے حوالہ عنطبہ کا امور آخرت مین ہنسنا اور اشارے کرنا مجرمونکا مومنون سے اور ہنسنا مومنون کا کافرون پر قیامت کے دن

ومن سورۃ اذا السماء انشقت

عن عائشۃ قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نوقش الحساب ہلک قلت یا رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالی یقول فاما من اوتی کتابہ بیمینہ الی قولہ یسیرا قال ذلک العرض ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جس سے پوچہہ کی گئی حساب مین ہلاک ہوا مین نے عرض کیے کہ ای رسول اللہ کے اللہ تو فرماتا ہے کہ جسکو دیے نامہ اعمال اُسکا حساب آسانی سے ہوگا آپنے فرمایا وہ حساب نہین ہے وہ تو فقط نیکیونکا پیش کردینا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیے ہمسے محمد بن ابان نے اور کئی لوگون نے کہا اُنہون نے روایت کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے اُنہون نے ایوب سے اُنہون نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حوسب عذب ترجمہ انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حساب ہوا عذاب مین پڑا ف یہ حدیث غریب ہے قتادہ کے روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون نہین جانتے ہم اسکو قتادہ کے روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے

خاتمہ سورۂ انشقاق مین قیامت کے احوال سے مذکور ہے آسمانونکا پہٹنا اور زمین کا اپنے خزانونکو ڈالدینا اور خالی ہوجانا قیامت مین حساب انسانکو اور جان اُسکی سعی اور کوشش کا اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگون کے اور انکار کرنا اُنکا سجدہ سے وقت قرآن سُنی کے عذاب کافرونکا اور ثواب صالحونکا

ومن سورۃ البروج

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیمۃ والیوم المشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ قال وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مومن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یستعیذ من شیء الا اعاذہ اللہ منہ ترجمہ ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسے دنمین جو افضل ہو جمعہ سے اُسمین ایک گھڑی ہے کہ مومن جو اچھی دعا کرے اللہ سے قبول کرتا ہے اور جس سے پناہ مانگتا ہے اُس سے پناہ دیتا ہے ف اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر موسی بن عبیدہ کے روایت سے اور موسی بن عبیدہ ضعیف ہین حدیث مین یحیی بن سعید وغیرہ نے اُنکو ضعیف کہا ہے اُنکی حافظہ کے سبب سے اور روایت کیے ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی امامون نے موسی بن عبیدہ سے روایت کیے ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے قرآن بن نمام اسدی سے اُنہون نے موسی بن عبیدہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور موسی بن عبیدہ زبدی کے کنیت ابوعبدالرزاق ہے اور کلام کیا ہے اُسمین یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اُنکے حافظہ کیطرف سے عن صہیب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی العصر تمس والشمس فی قول بعضہم تحرک بفتیہ کانہ یتکلم فقیل لہ انک یا رسول اللہ اذا صلیت العصر تمست قال ان نبیا من الانبیاء کان اعجب بامتہ فقال من یقوم لہؤلاء فاوحی اللہ الیہ ان خیرہم بین ان انتقم منہم وبین ان اسلط علیہم عدوہم فاختاروا النقمۃ فسلط علیہم الموت فمات منہم فی یوم سبعون الفا قال وکان اذا حدث بہذا الحدیث حدث بہذا الحدیث الآخر قال کان ملک من الملوک وکان لذلک الملک کاہن او من لہ فقال الکاہن انظر لی غلاما فہما او قال فطنا لقنا فاعلمہ علمی ہذا فانی اخاف ان اموت فینقطع منکم ہذا العلم ولا یکون فیکم من یعلمہ قال فنظروا لہ علی ما وصف فامروہ ان یختلف الی الکاہن وکان علی طریق الغلام راہب

فی صومعۃ قال معمر وأحسبہ أن أصحاب الصوامع کانوا یومئذ مسلمین قال فجعل الغلام یسأل ذلک الراھب کلما مر بہ فلم یزل بہ حتی أخبرہ فقال إنما أعبد اللہ قال فجعل الغلام یمکث عند الراھب ویعطی علی الکاھن فأرسل الکاھن إلی أھل الغلام أنہ لا یکاد یحضرنی فأخبر الغلام الراھب بذلک فقال لہ الراھب إذا قال لک الکاھن أین کنت فقل عند أھلی وإذا قال لک أھلک أین کنت فأخبرھم أنک کنت عند الکاھن قال فبینما الغلام علی ذلک إذ مر بجماعۃ من الناس کثیر قد حبستھم دابۃ فقال بعضھم إن تلک الدابۃ کانت أسدا قال فأخذ الغلام حجرا فقال اللھم إن کان ما یقول الراھب حقا فأسألک أن أقتلھا ثم رمی فقتل الدابۃ فقال الناس من قتلھا قالوا الغلام ففزع الناس فقالوا قد علم ھذا الغلام علما لم یعلمہ أحد قال فسمع بہ أعمی فقال لہ إن أنت رددت بصری فلک کذا وکذا قال لا أرید منک ذلک ولکن أرأیت إن رجع إلیک بصرک أتؤمن بالذی ردہ علیک قال نعم قال فدعا اللہ فرد علیہ بصرہ فآمن الأعمی فبلغ الملک أمرھم فبعث إلیھم فأتی بھم فقال لأقتلن کل واحد منکم قتلۃ لا أقتل بھا صاحبہ فأمر بالراھب والرجل الذی کان أعمی فوضع المنشار علی مفرق أحدھما فقتلہ وقتل الآخر بقتلۃ أخری ثم أمر بالغلام فقال انطلقوا بہ إلی جبل کذا وکذا فالقوہ من رأسہ فانطلقوا بہ إلی ذلک الجبل فلما انتھوا إلی ذلک المکان الذی أرادوا أن یلقوہ منہ جعلوا یتھافتون من ذلک الجبل ویتردون حتی لم یبق منھم إلا الغلام قال ثم رجع فأمر بہ الملک أن ینطلقوا بہ إلی البحر فیلقونہ فیہ فانطلق بہ إلی البحر فغرق اللہ الذین کانوا معہ وأنجاہ فقال الغلام للملک إنک لا تقتلنی حتی تصلبنی وترمینی بسم اللہ رب ھذا الغلام قال فأمر بہ فصلب ثم رماہ فقال بسم اللہ رب ھذا الغلام قال فوضع الغلام یدہ علی صدغہ حین رمی ثم مات فقال الناس لقد علم ھذا الغلام علما ما علمہ أحد فإنا نؤمن برب ھذا الغلام قال فقیل للملک أجزعت أن خالفک ثلاثۃ فھذا العالم کلھم قد خالفوک قال فخد أخدودا ثم ألقی فیھا الحطب والنار ثم جمع الناس فقال من رجع عن دینہ ترکناہ ومن لم یرجع ألقیناہ فی ھذہ النار فجعل یلقیھم فی ذلک الأخدود قال یقول اللہ تبارک وتعالی فیہ قتل أصحاب الأخدود النار ذات الوقود حتی بلغ العزیز الحمید قال فأما الغلام فإنہ دفن قال قید کرانہ أخرج فی زمن عمر بن الخطاب وإصبعہ علی صدغہ کما وضعھا حین قتل

ترجمہ روایت ہے صہیب سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عصر کے نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعضوں نے کہا ہمس کے معنے ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کیا آپ عصر پڑھ چکتے ہیں ہونٹ ہلاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کے کثرت کا اور اپنی دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے اسپر وحی بھیجی کہ انکو اختیار دو کہ میں انکو ہلاک کردوں یا اپنے کوئی دشمن مسلط کردوں پھر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ نے اسپر موت بھیجی تو انمیں سے ایک دن ستر ہزار آدمی مر گئے اور حضرت جسے یہ حدیث بیان فرماتے اسکے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتی فرماتی کہ ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس کاہن نے کہا میرے لئے ایک ہوشیار لڑکا تجویز کرو راوی کو شک ہے کہ فہما کہا یا فطنا کہا تو میں اسکو سیانا یہ علم سکھا دوں اسلئے کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں جاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جاوے اور تم میں کوئی اسکا معلم نہ رہے پھر ان لوگوں نے ایک لڑکا ویسا تجویز کیا اور اسکو کہا کہ ہر روز اسکے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اسکے راہ میں ایک راہب تھا ایک عبادتخانہ میں معمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادتخانوں کے لوگ ان دنوں مسلمان تھے سو وہ لڑکا جب وہ وہیں جاتا اس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا یہاں تک کہ اس نے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانی لگا اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اسکے گھر والوں کو کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا ہے کہ اب میرے پاس نہ آئیگا سو لڑکے نے راہب کو اسکی خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن پاس تھا غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایکدن ایک جماعت پر گذرا کہ انکو کسی جانور نے روک رکھا تھا بعضوں نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھسے چاہتا ہوں کہ اسکو قتل کردوں یہ کہکر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کسنے مارا انہوں نے دیکھا تھا کہا اس لڑکے نے لوگ گھبرا لئے اور کہنے لگے اسنے ایسا علم سیکھا کہ کسیکو نہیں یہہ بات ایکمادہی نے سنی اور اسنے کہا کہ اگر مجھے انکہیں ہو جاویں تو تجھے بہت کچھ دوں اسنے کہا میں تجھی کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھی انکہیں ہو جاویں تو اسپر ایمان لانا جسنے انکہیں دیں اسنے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور بینا ہو گیا اور ایمان لایا

اور اسکی خبر بادشاہ کو پہونچی اُسنے ان سبہونکو بلایا اور کہا کہ مین تم سبکو ایک نئی نئی طرح سی مارونگا پہر راہب کو آرے سے چروا ڈالا اور اندہی کو اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کی لئے حکم کیا کہ اُسکو فلانے پہاڑ پر لیجاؤ اور اُسکے چوٹی پر سے پہینکدو سو اُسکو اُس پہاڑ پر لیگئے اور جب وہان پہونچے جہان سے گرانا چاہتے تہے وہ خود گرنے لگے یہانتک کہ کوئی اُنمین کا نرہا سوا لڑکے کی اور پہر وہ لوٹکر بادشاہ کے پاس آیا اور اُسنے حکم دیا کہ اسکو دریا مین لیجاکر ڈالو دو اُسی دریا مین لیگئے اور اُنمین نے اُسکے ساتہیون کو ڈبو دیا اور اُسے بچا لیا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجہے کبہی نہ مار سکیگا جب تک باندہکر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہہ کہی کہ شروع کرتا ہون اُسکے ساتہیون کو ڈبو دیا اور اُسے بچا لیا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجہے کبہی نہ مار سکیگا جب تک باندہکر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہہ کہی کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے غرض اُسنے اُسی باندہکر تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب ہذا الغلام اور اُس لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتہ رکہہ لیا جب تیر لگا اور مر گیا اور لوگ بول اُٹہے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسیکو نہ ہم اُسکی معبود پر ایمان لائی تب لوگون نے بادشاہ سی کہا تو تو تین ہی شخصونکی مخالفت سے گہبرا تہا الی یہ سارا عالم تیرا مخالف ہو گیا پہر اُسنے بڑی بڑی کہائیان کہدوائین اور اُنمین لکڑیان جمع کرکے آگ لگا دی اور لوگون کو جمع کیا اور کہا جو اپنی نئی دین سے پہرے اُسے ہم چہوڑ دینگے اور جو نہ پہرے اُسی اس آگ مین ڈالدینگے پہر مومنونکو کہائیون مین ڈالنی لگا اللہ تعالے فرماتا ہے ہلاک ہوے کہائیون والے کی آگ تہی بہت ایندہن والی یہانتک کہ غریز الحمید تک پہونچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتی ہین کہ اُسکی نعش عمر بن خطاب کے زمانہ مین نکلی تہی اور وہ اُنگلی اپنی کنپٹی پر رکہے ہوے تہا جیسے قتل کے وقت رکہی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **خاتمہ** سورہ بروج مین قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہی اصحاب الاخدود کا اور صفات حمیدہ اُس تعالے کے اور وعید عذاب حریق کی اُنکی لئے جو مسلمانون مین فتنہ ڈالین اور وعدہ جنت کا مومنون کے لئے صفت اس تعالے کی جیسے شدت بطش اور ابدا اور اعادہ اور مغفرت اور ودود و صاحب عرش اور فعال و مرید ہونا اُسکا اور تکذیب ثمود و فرعون کی اور احاطہ اُس تعالے کا اور اوعالم اور لوح محفوظ مین ہونا قرآنکا **سورۂ اعلے** مین حکم اُس تعالے کی تسبیح کا اور پیدایش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبی کو ایسا پڑہانے کا کہ کبہی نہ بہولی حکم وعظ و نصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لئے خیریت اور بقا آخرت کے **وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ عَنْ** جابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا ہے کہ قتل کرون لوگونکو یہانتک کہ وہ کہین کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے پہر جب وہ یہ کہنے لگین بچا لیا اُنہون نے مجہسے اپنی جانون اور مالونکو اور حساب اُنکا اللہ پر ہے پہر آپ نے یہہ آیت پڑہی انما انت مذکر یعنے تو نصیحت کرنیوالا ہی تو اُنپر کچہہ داروغہ نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ غاشیہ مین دوزخیونکا کہانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیون کی نعمتین اور نہرین اور تخت اور صراحیان اور تکیے اور مسندین وغیرہ اور پیدایش اونٹ کی اور بلندی سماکی اور نصب جبال کا اور بچہانا زمین کا اور داروغہ نہونا نبے کا بندون پر اور وعید عذاب کے کافرون کے لئے **وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتْرٌ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسنے پوچہا کہ جفت اور طاق کیا ہے آپنی فرمایا نمازین ہین کہ بعض جفت ہین اور بعض طاق **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر قتادہ کے روایت سے اور روایت کیا ہے اسکو خالد بن قیس نے بہی قتادہ سی **خاتمہ** سورہ فجر مین ہے قسم فجر کے اور دس راتونکی اور شفع اور وتر کے اور ذکر عاد اور اُنکے عمارتونکا اور ثمود اور اُنکے مکانونکا اور فرعون اور اُسکے میخونکا اور حال انسانکی آزمایش کا نعمت اور تنگی مین اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کی اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لئے **سُوْرَةُ الْبَلَدِ** مین قسم کرکے اور والد و ولد کے اور پیدا ہونا انسان کا تکلیف مین اور فخر کرنا اُسکا ہلاک مال پر اور بیان آنکہہ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنیکے اور یتیم کے کہلانیکے اور مسکین کے اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا **وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَذْكُرُ النِّسَآءَ فَقَالَ اِلٰى مَا يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ ترجمہ عبداللہ بن زمعہ نے کہا مین نے نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اکدن کہ وہ ذکر کرتے تہے صالح علیہ السلام کے اونٹنی کا اور جسنے اُسکے کونچین کاٹ ڈالین تہے اور پڑہا آپنے اذا انبعثت اشقاہا اور

فرمایا اٹھا اُسکے مارنیکو ایک شخص شیر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم مین مثل ابی رمثہ کے پھر سنا مین نے اُنکو کہ ذکر کرتے تھی عورتونکا اور فرمایا کیون کوڑی مارے کوئی تم مین کا اپنے عورتکو غلام کیطرح اور شاید کہ وہ اُسکے ساتھ سووے آخر دن مین پھر نصیحت کی اُنکو کہ نہ ہنسو گونر پر اور کیون ہنستا ہی کوئی تم مین کا اُسپر جو آپ کرتا ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ والشمس مین مذکور ہے قسم شمس قمر و نہار و لیل وغیرہ کے اور فلاح اہل تزکیہ کے اور محرومی اہل ضلال کے اور تکذیب ثمود کے اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا **ومن سورۃ واللیل اذا یغشی عن** علی قال کنا فی جنازۃ فی البقیع فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجلس وجلسنا معہ ومعہ عود ینکت بہ فی الارض فرفع راسہ الی السماء فقال ما من نفس منفوسۃ الا قد کتب مدخلہا فقال القوم یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فمن کان من اہل السعادۃ فسیعمل للسعادۃ ومن کان من اہل الشقاء فانہ یعمل للشقاء قال بل اعملوا فکل میسر اما من کان من اہل السعادۃ فانہ میسر لعمل السعادۃ واما من کان من اہل الشقاء فانہ میسر لعمل الشقاء ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ترجمہ حضرت علی نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ تھے بقیع مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے تشریف لائی اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپکے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اُس سے زمین کرید تے تھے پھر آپنے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہین کہ جسکا ٹھکانا لکھا نہو دیا ہے دوزخ مین یا جنت مین) سو لوگون نے کہا ای رسول اللہ کے ہم بھروسا کیون نکرین اپنے لکھے پر پھر جو نیکی والا ہوگا اُس سے اچھا معاملہ کیا جاویگا اور جو بدی ہوگا اُس سے بُرا معاملہ ہوگا آپنے فرمایا نہین بلکہ عمل کرو تم ہر ایک پر آسان ہے وہی جسکے لئی وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اُسکی لئے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اُسکو بدی آسان ہے پھر آپنے یہ آیت پڑہی فاما من اعطی سے عسری تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **خاتمہ** سورہ واللیل مین مذکور ہے قسم لیل و نہار وغیرہ کی وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لئے اور وعید عسر کے بخیل کے لئے کام مین نہ آنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن سے اور نجات سخی اور فرد کی کے قبول نہونا عمل کا بغیر اخلاص کے

ومن سورۃ والضحی عن جندب البجلی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غار فدمیت اصبعہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللہ ما لقیت قال وابطأ علیہ جبرئیل فقال المشرکون قد ودع محمدا فانزل اللہ تبارک وتعالی ما ودعک ربک وما قلی ترجمہ جندب بجلی نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک غار مین سو خون نکل آیا انگلی مین (یعنے کسی صدمہ سے) سو آپنے فرمایا تو ایک انگلی ہے جسے خون نکلا خدا کے راہ مین ہے جو تجھکو سو پہنچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئی اُنکے پاس جبرئیل تو مشرکون نے کہا کہ محمد چھوڑ دیے گئے اللہ نے اُسپر یہ آیت اُتاری ما ودعک یعنے نہین چھوڑ دیا تجھکو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہین قیس کے **خاتمہ** سورہ والضحی مین قسم ہے ضحی کے اور رات کی اسپر کہ خدا نے نبی کو چھوڑ نہین دیا اور آخرت نبی کے دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ اُنکے راضی کرنے کا اور احسان جتانا ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اوپر اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جھڑکنے سے اور نعمت الٰہی کے بیان کرنیکا حکم

ومن سورۃ الم نشرح عن انس بن مالک عن مالک بن صعصعۃ رجل عن قومہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما انا عند البیت بین النائم والیقظان اذ سمعت قائلا یقول احدا بین الثلاثۃ فاتیت بطست من ذہب فیہا ماء زمزم فشرح صدری الی کذا وکذا قال قتادۃ قلت لانس ما یعنی قال الی اسفل بطنی قال فاستخرج قلبی فغسل قلبی بماء زمزم ثم اعید مکانہ ثم حشی ایمانا وحکمۃ وفی الحدیث قصۃ طویلۃ ترجمہ انس بن مالک نے مالک سے روایت کی جو اُنکے قوم کے ایک آدمی ہین کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کے آواز سُنے کہ دو شخص اور اُنکے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک طشت لائی کہ زمزم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہانتک کہ سعید نے کہا مین نے قتادہ سے پوچھا کہا تک اُنہون نے کہا کہ آپنے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دھویا پھر دہن مین رکھدیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا اور اس حدیث مین ایک طویل قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسیطرح مین ابی ذر سے روایت ہے **مترجم** شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اسلئی بعد راوی نے ذکر کیا ہے معراج کا اور تفصیل اُسکے کتب سیر مین مذکور ہے **خاتمہ** اور اس سورہ مین نبی کے شرح صدر کا بیان اور بوجہ اُتارنے اور ذکر بلند ہونی کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونیکا مذکور ہے

ومن سورۃ والتین عن ابی ہریرۃ یقول من قرأ سورۃ والتین والزیتون فقرأ الیس اللہ

بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ترجمہ ابی ہریرہ کہتے تھے جو پڑھے والتین اور پڑھے الیس اللہ باحکم الحاکمین تو چاہئے کہ کہے وانا علی ذلک سے آخر تک یعنے مین اسپر گواہ ہون ف یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابی ہریرہ سے روایت کرتا ہے اور اسکا نام نہین لیا گیا خاتمہ اور اس سورۃ مین قسم ہے انجیر کے اور زیتون اور طور سینین اور بلد امین کے اور بیان ہے انسان کی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا **سُوْرَةُ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ عَنِ** ابن عباس سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَاَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا ترجمہ ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر مین کہا سندع الزبانیۃ یعنے بلائینگے ہم دوزخ کے فرشتونکو کہا انہون نے کہ ابوجہل بولا اگر مین محمد کو نماز پڑھتے دیکھون تو اسکے گردن لاتون سے روندون آپنے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اسکو دیکھتے ہی پکڑ لین ف **عَنِ** ابن عباس قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْتَهَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهٗ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهٗ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ ترجمہ ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور ابوجہل آیا اور کہنے لگا کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا پھر جب حضرت نماز تمام کرچکے اسکو جھڑکا اور ابوجہل بولا تو جانتا ہے کہ کسیکے ہمنشین مجھسے زیادہ نہین اللہ تعالے نے اسپر یہ آیت اتاری کہ وہ اپنے ہمنشین بلائے ہم دوزخی فرشتے بلاتی ہین ابن عباس نے کہا اللہ کے قسم اگر وہ اپنی ہمنشینون کو بلاتا تو اللہ تعالی کے فرشتے اسکو پکڑ لیتے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسباسمین ابی ہریرہ سے بہ روایت ہے **خاتمہ** سورۂ اقرا مین مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنیکا اور انسان کے پیدا کرنیکا اور قلم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہے پرہیزگاری پر اور کافرون پر فرشتون کے بلانیکا بیان اور حکم سجدہ کا **سُوْرَةُ الْقَدْرِ عَنْ** یوسف بن سعد قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاءَهٗ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ ترجمہ یوسف بن سعد نے کہا ایک شخص حسن بن علی کے پاس کھڑا ہوا بعد اسکے کہ امام حسن بیعت کرچکے تھے معاویہ سے اور اسنے کہا تو نے مومنون کے مونہہ مین کالک لگادی آپنے فرمایا تو مجھپر الزام نہ کر اللہ تجھپر رحمت کرے پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپکو برا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری انا اعطینا ک الکوثر اے محمد اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کے اور یہ آیت اتری انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنے ہمنے اتارا قرآن شب قدر مین اور تو کیا جانے شب قدر کیسے ہی شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے کہ سلطنت کرینگے اسمین بنو امیہ اے محمد قاسم نے کہا ہمنے انکے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایکدن کم نہ زیادہ ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کے روایت سے اور بعضون نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہین یوسف بن ماذن سے اور قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہین یحیی بن سعید اور عبدالرحمن نے انکو ثقہ کہا اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہین جانتے مگر اسی سند سے **مترجم** اس شخص کو امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کرلینا حضرت معاویہ سے ناگوار گذرا اور مسلمانون کے جو حضرت امام کے امامت کے مؤید تھے سبکی جانی حالانکہ اس بیعت سے بڑا اتحاد و اتفاق ہوا اور ہزارون مسلمانونکی جان بچگئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ مین اس بیعت مین مجبور ہون کہ منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگون کے سلطنت ہزار ماہ تک رہیگی اللہ نے سورۂ قدر مین اسکے خبر دی **عَنْ** زر بن حبیش يَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا ترجمہ زر بن حبیش کہتے ہے کہ مین نے ابی بن کعب سے کہا کہ عبداللہ بن مسعود تمہارے بھائی کہتے ہین کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پاوے ابی نے کہا اللہ ابی عبدالرحمن کو بخشے (اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی) وہ جانتے ہین کہ آخر کے دس تاریخ مین رمضان کے شب قدر ہے اور وہ

ستاسیوین رات ہے ولیکن انہون نے چاہا کہ لوگ اسی پر بھروسا کرین پھر انہین پیرابی قسم کہاتے تھے بغیر استثنا کی کہ وہ ستاسیوین رات ہے مین نے کہا کیون کہتے ہو تو ابی بن المنذر انہون نے کہا اس نشان کے سبب سے جسکے خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اسکی صبحکو نکلتا ہی اور اسمین شعاع نہین ہوتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۃ القدر مین نزول قرآن کا شب قدر مین اور بہتر ہونا اسکا ہزار مہینے کی راتون ہی اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے **سورۃ لم یکن عن** المختار بن فلفل قال سمعت انس بن مالک یقول قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا خیر البریۃ قال ذاک ابراہیم **ترجمہ** مختار بن فلفل نے کہا سنا مین نے انس بن مالک کو کہتے تہے کہ کہا ایکمرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ای تمام مخلوق سے بہتر آپنے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ لم یکن مین مذکور ہے ضرورت نبی کے آنیکی اور صحف مطہرہ کے اترنیکی اور خبر ہے اہل کتاب کے متفرق ہونیکی بعد آنے دلیل کے اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوۃ و ایتاء زکوۃ کا و وعید نار جہنم کے کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے اور شر البریہ ہونا انکا اور خیر البریہ ہونا مومنان صالحین کا اور وعدہ جنت اور رضای الہی کا انکے لئے **سورۃ اذا زلزلت عن** ابی ہریرۃ قال قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ یومئذ تحدث اخبارہا قال اتدرون ما اخبارہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارہا ان تشہد علی کل عبد او امۃ بما عمل علی ظہرہا تقول عمل یوم کذا وکذا فہذہ اخبارہا **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی اسدن بیان کریگی یعنی زمین اپنی خبرین فرمایا آپنے تم جانتے ہو کہ اسکی خبرین کیا ہین لوگون نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا خبرین اسکی یہ ہین کہ گواہی دیگی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اسکی علونکی جو اوپر اسکے پیٹہہ پر کئے ہین کہیگی اسنے فلانے دن ایسا ایسا کیا یہی اسکی خبرین ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **خاتمہ** اس سورتہین زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور بہتہ حال دنیا اسکا اپنے دفینون کو اور تعجب انسان کا اسپر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اسکا خیر و شر سے **سورۃ العادیات** مین مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیون کے گہوڑونکی اور شکایت انسانکی ناشکریکی اور محبت مالکی اور غفلت اسکے بعث سی **سورۃ القارعۃ** مین تخویف قیامت سے اور پراگندگی لوگونکی اسدن اور اڑنا پہاڑونکا اسدن اور جزا و سزا اعملونکی مذکور ہے **ومن سورۃ الہکم التکاثر عن** عبد اللہ بن الشخیر انہ انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقرا الہکم التکاثر قال یقول ابن ادم مالی مالی وہل لک من مالک الا ما تصدقت فامضیت او اکلت فافنیت او لبست فابلیت **ترجمہ** عبد اللہ بن شخیر پہنچے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ الہکم التکاثر پڑہتے تہے پہر فرمایا آپنے کہتا ہے بیآدم کا کہ میرا مال میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچہہ نہین ہے مگر جسے صدقہ دیا تونے اور جاری کر دیا کہایا تونے اور فنا کر دیا یا پہنا تونے اور پرانا کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی قال ما زلنا نشک فی عذاب القبر حتی نزلت الہکم التکاثر **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمکو عذاب قبر مین شک تہا یہانتک کہ اتری الہکم التکاثر **ف** ابو کریب نے اپنی سند مین کہا روایت ہے عمرو بن ابی قیس سے انہون نے روایت کیا ابن ابی لیلی سے انہون نے منہال سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** زبیر بن العوام قال لما نزلت ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال الزبیر یا رسول اللہ ای النعیم نسئل عنہ وانما ہما الاسودان التمر والماء قال اما انہ سیکون **ترجمہ** زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ثم لتسئلن کہ پہر پوچہے جاؤگے تم اسدن نعمتون سے عرض کی زبیر نے کہ ای رسول اللہ کونسی نعمت کا ہمسے سوال ہوگا ہمارے پاس سوا کہجور اور پانی کے اور کیا ہے آپنے فرمایا یہہ اب ہوگا **ف** یہہ حدیث حسن ہے **مترجم** یہہ اب ہوگا کے دو معنی ہین ایک یہہ کہ نعمتین اب تمکو ملینگی اور بڑے بڑے ملک فتح ہونگے اور تم آرام و راحت مین ہو جاؤگے دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہین کہ ہزارون نعمتین اس منعم حقیقی کے موجود نہون صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنے بڑی نعمتین ہین **عن** ابی ہریرۃ قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال الناس یا رسول اللہ عن ای النعیم نسئل وانما ہما الاسودان والعدو حاضر وسیوفنا علی عواتقنا قال ان ذلک سیکون **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا جب یہ آیت اتری لتسئلن یعنے سوال ہوگا تمسے نعمتون کا لوگون نے عرض کی ای رسول اللہ کس نعمت کا سوال ہمسے ہوگا ہمارے پاس تو دو چیزین ہین کہجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلوارین ہمارے دوش پر آپنے فرمایا یہہ ضرور ہوگا (یعنے نعمتون کا ملنا یا سوال) **ف** حدیث ابن عیینہ کے جو محمد بن عمر وسی مروی ہے (یعنے جو اس سے اوپر گذری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اسلئے کہ سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکہنے والی اور پہت

صحیحین اندوی حدیث کے ابی بکر بن عیاش سے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسأل عنہ یوم القیمۃ یعنی العبد من النعیم ان یقال لہ الم نصح لک جسمک ونروک من الماء البارد ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اس سے کہا جاویگا کہ کیا ہمنے تیرا بدن درست نہ کیا اور تجھے ٹھنڈی پانی سے سیر نہ کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ضحاک عبدالرحمن کے بیٹے ہیں وہ عرب کے اور انکو ابن عزرم بھی کہتے ہیں **خاتمہ** اس سورہ مین بیان ہے انسان کی غفلت کا اور اسکے طلب مال کا اور قیامت مین نعمتون سے سوال کا **سورۂ عصر** مین قسم ہے عصر کے اور خسران مین ہونا ہر انسان کا سوای صالحین صابرین کے **سورۃ الھمزۃ** مین شکایت ہے ہر غیبت کرنیوالی طعن کرنیوالی کے اور بخیل کے اور وعید جہنم کے اسکے لئے اور جہنم دوزخ کے آگ کا دلونپر اور بند ہونا اسکا ساتھ ستونون کے **سورۂ فیل** مین مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا **سورۂ قریش** مین کوچ کرنا انکا گرمی اور جاڑے مین اور امر رب کعبہ کے عبادت کا اور تمنن امن مکہ کے ساتھ **سورۃ الماعون** مین مذمت مکذب دین کے اور دور کرنا اسکا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اسکا مسکین کے کہلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنیوالون کے اور ریاکاردن کے اور جو مانگے کی چیز کوئی نہ دے **سورۃ الکوثر** **عن** انس انا اعطیناک الکوثر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھو نھر فی الجنۃ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت نھرا فی الجنۃ حافاتہ قباب اللؤلؤ فقلت ما ھذا یا جبرئیل قال ھذا الکوثر الذی اعطاکہ اللہ ترجمہ انس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے تفسیر مین روایت کیا کہ آپنے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت مین اور فرمایا آپنے دیکھی مین نے ایک نہر جنت مین کہ اسکے دونون طرف خیمے تھے موتی کے مین نے کہا ای جبرئیل یہہ کیا ہے انہون نے کہا یہہ کوثر ہے جو اللہ نے تمہین دی ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذ عرض لی نھر حافاتہ قباب اللؤلؤ قلت للملک ما ھذا قال ھذا الکوثر الذی اعطاکہ اللہ قال ثم ضرب بیدہ الی طینہ فاستخرج مسکا ثم رفعت لی سدرۃ المنتھی رأیت عندھا نورا عظیما ترجمہ انس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین چلا جاتا تھا جنت مین کہ پہونچا ایک نہر پر کہ اسکے دونون طرف خیمے تھے موتی کے مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے انہون نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تمکو دی ہے پھر انہون نے ہاتھ ڈالا اور اسکے مٹی نکالی تو وہ مشک تھی پھر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہی اور مین نے اسپر ایک بڑا نور دیکھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے انس سے مروی ہوئی ہے **عن** عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکوثر نھر فی الجنۃ حافاتہ من ذھب ومجراہ علی الدر والیاقوت تربتہ اطیب من المسک وماؤہ احلی من العسل وابیض من الثلج ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت مین کنارے اسکے دونون طرف سونے کے ہین اور پانی اسکا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اسکے مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اسکا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ مین بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرت کے دشمن کے **سورۂ کافرون** مین بیان ہے کافرونکا معبود اور ہے اور مسلمانونکا اور **سورۃ الفتح** **عن** ابن عباس قال کان عمر یسألنی مع اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ عبدالرحمن بن عوف انسألہ ولنا ابنون مثلہ قال فقال لہ عمر انہ من حیث تعلم فسألہ عن ھذہ الآیۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح فقلت انما ھو اجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ ایاہ وقرأ السورۃ الی آخرھا فقال لہ عمر واللہ ما اعلم منھا الا ما تعلم ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ حضرت عمر مجھسے مسئلہ پوچھا کرتے تھے اصحاب کے سامنے سو کہا اسنے عبدالرحمن بن عوف نے آپ اسسے پوچھتے ہین اور ہمارے بہت لڑکے ہین مانند اسکے تب کہا اسنے حضرت عمر نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے پوچھتا ہون اور پوچھا اسنے مطلب اس آیت کا اذا جاء نصر اللہ والفتح سو مین نے کہا اسمین خبر ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کے کہ خبر دی اسکے اللہ نے اور پڑھی یہ سورت آخیر تک پھر کہا حضرت عمر نے اللہ کے قسم ہے یہی جانتا ہون جو تم جانتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے ابی بشر سے اسی اسناد سے مانند اسکے مگر اسمین مذکور ہے کہ عبدالرحمن نے کہا اتسألہ ولنا ابن مثلہ یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ مین حکم ہے تسبیح اور استغفار کا وقت نزول نصرت آپکے کی اور اشارہ ہے حضرت کے وفات کا **سورۂ تبت** **عن** ابن عباس قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم علی الصفا فنادی یا صباحاہ فاجتمعت الیہ قریش فقال انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید ارأیتم لو انی اخبرتکم ان العدو مصبحکم او ممسیکم

لکم تصدقونی فقال ابو لهب الهذا جمعتنا تبا لك فانزل الله تبارك وتعالى تبت يدا ابي لهب وتب ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن چڑھے صفا پر اور پکارا قبیلوں کو اور جمع ہو گئے آپکے پاس قریش آپنے فرمایا میں تمکو ڈرانیوالا ہوں سخت عذاب سے پہلا دیکھو تم اگر میں تمکو خبر دوں کہ دشمن شام کو یا صبح کو تم پر آنیوالا ہے تو تم مجھے سچا جانو گے ابولہب نے کہا تو نے اسی لئے ہمکو جمع کیا تھا ٹوٹ جاوے تیرے ہاتھ سو اتاری اللہ تعالے نے تبت یدا ابی لہب وتب یعنے ٹوٹ جاویں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہووے خود ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ اس سورہ میں ہلاکت ابی لہب کے اور کام نہ آنا اسکے مال کا اور وعید دار کے اور جمل ہونا اسکی عورت کے گلے میں مذکور ہے

ومن سورة الاخلاص

عن ابي بن كعب ان المشركين قالوا للرسول الله صلى الله عليه وسلم انسب لنا ربك فانزل الله تبارك وتعالى قل هو الله احد الله الصمد والصمد الذي لم يلد ولم يولد لانه ليس شيء يولد الا سيموت وليس شيء يموت الا سيورث وان الله لا يموت ولا يورث ولم يكن له كفوا احد قال لم يكن له شبيه ولا عدل وليس كمثله شيء ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہمسے بیان کر اللہ نے اتاری قل ہو اللہ یعنے کہہ وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو اسلئے کہ جو کسی سے پیدا ہوگا ضرور مریگا اور جو مریگی اسکا کوئی وارث ہی ہوگا اور اللہ نہ مریگا اور نہ کوئی اسکا وارث ہوگا اور نہ اسکا کوئی کفو ہے کہا راوی نے یعنے اسکے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اسکے مثل کوئی چیز ہے عن ابي العالية ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر الصنم فقالوا انسب لنا ربك قال فاتاه جبريل عليه السلام بهذه السورة قل هو الله احد فذكر نحوه ولم يذكر ولم يلد ولم يولد ترجمہ ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا تو انہوں نے کہا تو بیان کر نسب اپنے معبود کا جبریل آئے اور یہ سورت لائی قل ہو اللہ پہر ذکر کے حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا ف یہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابی سعد کے روایت سے یعنے جو اوپر گذرے اور ابو سعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں مُنیسر کے خاتمہ اس سورہ میں مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور منزہ ہونا اللہ تعالے کی اولاد اور کفو سے

سورة المعوذتين

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نظر الى القمر فقال يا عائشة استعيذي بالله من شر هذا فان هذا هو الغاسق اذا وقب ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھا اور فرمایا اے عائشہ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اسلئے کہ یہی غاسق ہے اپنے اندھیری کرنیوالا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قد انزل الله علي آيات لم ير مثلهن قل اعوذ برب الناس الى آخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الى آخر السورة ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھپر چند آیتیں ایسی اتاری ہیں کہ انکا مثل کسی نے نہ دیکھا قل اعوذ برب الناس آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورۃ تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ معوذتین میں امر ہے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اس تعالے کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کے ہر ہر سورت کے بعون الملک الوہاب ونصرہ العزیز التواب والحمد للہ علے ذلک

باب

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله ادم ونفخ فيه الروح عطس فقال الحمد لله فحمد الله باذنه فقال له ربه يرحمك الله يا ادم اذهب الى اولئك الملائكة الى ملا منهم جلوس فقال السلام عليكم فقالوا وعليك السلام ورحمة الله ثم رجع الى ربه قال ان هذه تحيتك وتحية بنيك بينهم فقال الله له ويداه مقبوضتان اختر ايتهما شئت قال اخترت يمين ربي وكلتا يدي ربي يمين مباركة ثم بسطها فاذا فيها ادم وذريته فقال اي رب ما هؤلاء قال هؤلاء ذريتك فاذا كل انسان مكتوب عمره بين عينيه فاذا فيهم رجل اضوؤهم او من اضوئهم قال يا رب من هذا قال هذا ابنك داود وقد كتبت له عمره اربعين سنة قال يا رب زده في عمره قال ذاك الذي كتب له قال اي رب فاني قد جعلت له من عمري ستين سنة قال انت وذاك قال ثم اسكن الجنة ما شاء الله ثم اهبط منها فكان ادم يعد لنفسه قال فاتاه ملك الموت فقال له ادم قد عجلت قد كتب لي الف سنة قال بلى ولكنك جعلت لابنك داود ستين سنة فجحد فجحدت ذريته ونسي فنسيت ذريته قال فمن يومئذ امر بالكتاب والشهود

ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے آدم کو بنایا اور اُنمین روح پھونکی اُنکو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ پھر اللہ کے تعریف کی اُسکے حکم سے پھر اُسکے رب نے فرمایا اللہ تجھپر رحم کرے آی آدم جاتو ان فرشتون کے طرف جو بیٹھے ہوئے ہین اور اُنسے کہہ السلام علیکم اُنھون نے جواب دیا آدم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کیطرف اور فرمایا رب نے یہہ تیرے دعا ہی اور تیرے اولاد کے آپسمین (اسمین زرہے بندگی اور کورنشات کام پھر فرمایا اللہ نے اپنی دونون مٹھیان بند کرکے کہ انمین سے جسے چاہے تو اختیار کرآدم نے کہا اختیار کیا مین نے دہنا ہاتھہ اپنی رب کا اور دونون ہاتھہ اُسکے داہنے ہین برکت ہے پھر اُس مٹھی کو کھولا تو اُسمین تمثال تھے آدم اور اُسکے اولاد کے پوچھا آدم نے کہ یہ کون لوگ ہین فرمایا یہہ سب تیرے اولاد ہے اور ہر ایک کے عمر دونون آنکھون کے بیچمین لکھے ہوئی تھی اُسمین ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے یہہ کون ہے اے پروردگار ارشاد ہوا یہہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور مین نے اُسکی عمر چالیس برسکی لکھے ہے آدم نے کہا الٰہی اسکی عمر زیادہ کر اللہ تعالے نے فرمایا اتنی ہے لکھے ہی اُنھون نے عرض کی کہ خداوندا مین نے اپنے عمر سے اِسکو ساٹھ برس دیے اللہ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت پھر وہ جنت مین رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہان سے اُتاری گئے اور وہ اپنے عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے آدم نے کہا تمنے جلدی کی میرے عمر تو ہزار برسکے ہے اُنھون نے کہا بیشک ولیکن تمنے ساٹھہ برس داؤد کو دیے ہین پھر وہ منکر ہوگئے اور اُنکے اولاد بھی منکر ہونے لگی اور بھولنے لگے آدم اور بھولنے لگی اُنکے اولاد فرمایا آپنے اُسدن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہونکا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہوئی ہے کئی سندون سے ابی ہریرہ سے اُنھون نے روایت کی نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب وعن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ فِيْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ فِيْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑون کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھہر گئے تب فرشتون کو تعجب آیا پہاڑون کی مضبوطی سے اور عرض کے اُنھون نے ای پروردگار کوئی چیز تیرے مخلوق مین پہاڑ سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان لوہا عرض کے ای رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین لوہی سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان آگ عرض کے ای رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہان پانی عرض کے ای رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہان ہوا عرض کے ای رب کوئی چیز تیری مخلوق مین ہوا سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان وہ آدمی جو صدقہ دی اسطرح کہ داہنے ہاتھہ سے دی اور بائین ہاتھہ کو خبر نہو ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی سند سے اور یہ آخر تفسیر ہے **ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** یہہ باب ہین دعاؤنکی بیانمین جو ثابت ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ باب دعا کی فضیلت مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز اللہ تعالے کے درگاہ مین دعا سے زیادہ بزرگ نہین ف یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہین جانتے مگر عمران قطان کے روایت سے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنھون نے عبد الرحمن بن مہدی سے اُنھون نے عمران قطان سے مانند اسکے **باب منہ عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا مغز ہے عبادت کا ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسے مگر ابن ابی لہیعہ کے روایت سے **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی تو عبادت ہے پھر پڑھے آپ نے یہ آیت وقال ربکم یعنے فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھکو قبول کرونگا مین تمہارے پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہین میرے عبادت سے داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہین جانتے اسکو مگر ذر کے روایت سے **باب منہ** باب دوسرا اسے بیانمین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ ترجمہ ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اللہ تعالے سے سوال نکیا اللہ اُسپر غصہ ہوگا ف اور روایت کے وکیع نے کئی لوگوں سے اُنہوں نے ابی الملیح سے یہہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسے سند سی روایت کے ہے اسحاق بن منصور نے اُنہوں نے ابو عاصم سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے ابو صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ما جاء فی فضل الذکر باب ذکر کے فضیلت مین **عن** عبد اللہ بن بسر ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فاخبرنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کے کہ ای رسول اللہ اسلام کے حکم بہت ہوگئے سو مجھے بتائی ایسی چیز کہ لازم پکڑون آپنے فرمایا ہمیشہ تیرے زبان تر رہی اللہ کے ذکر سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** منہ باب دوسرا اسی بیانمین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العباد افضل درجۃ عند اللہ یوم القیمۃ قال الذاکرین اللہ کثیرا قال قلت یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ قال لو ضرب بسیفہ فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویختضب دما لکان الذاکرین اللہ کثیرا افضل منہ درجۃ ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ کسنے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا بندہ افضل ہے درجہ مین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن آپنے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنیوالے اُنہون نے کہا ای رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپنے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافرون اور مشرکون کو مارے یہانتک کہ تلوار ٹوٹ جاوے اور وہ خون آلودہ ہوجاوے تو بھی اللہ کا یاد کرنیوالا اُس سے افضل ہوگا درجہ مین ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مرفوع کے روایت سے **باب** منہ **عن** ابی الدرداء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاہا عند ملیککم ولارفعہا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذہب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقہم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ قال معاذ بن جبل ما شیء انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ ترجمہ ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو سب عملون سے بہتر کام کے اور نہایت پاکیزہ کے اپنی مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنیوالی تمہارے درجون کو اور بہتر تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تمکو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنین مارو اُنکی اور وہ گردنین مارین تمہاری اُنہون نے کہا ہان آپنے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا معاذ بن جبل نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سی بڑھکر نہین ف روایت کے بعضون نے یہ حدیث عبد اللہ بن سعید سے مثل اسکے اسی اسناد سے اور روایت کے بعضون نے اُسکو اسی مرسل کیا **باب** ما جاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ ما لہم من الفضل باب مجلس ذکر کے فضیلت مین **عن** ابی سعید الخدری وابی ہریرۃ انہما شہدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملئکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ترجمہ ابی سعید خدری سے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہین کہ یاد کرتے ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہین اُسکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے اُنکو رحمت اور اُترتی ہے اُن پر تسکین اور یاد کرتا ہے اُنکو اللہ اپنے پاس والون (یعنے فرشتون) کے آگی ف یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال خرج معاویۃ الی المسجد فقال ما یجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل حدیثا عنہ منی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما یجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ لما ہدانا للاسلام ومن علینا بہ فقال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم انہ اتانی جبرئیل واخبرنی ان اللہ یباہی بکم الملئکۃ ترجمہ ابی سعید خدری نے کہا کہ معاویہ مسجد مین آئے اور لوگون سے کہا تم کیون بیٹھے ہو اُنہون نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہین معاویہ نے کہا اسی لئے بیٹھے ہو اُنہون نے کہا اسی لئے قسم ہے اللہ کے معاویہ نے کہا مین نے تمہین اسلئے قسم نہین دی کہ تم جھوٹے ہو اور مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیثین بہت کم روایت کرتا ہون (یعنے بسبب احتیاط کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے یارون کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیون بیٹھے ہو اُنہون نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہین اور تعریف کرتے ہین اُسکے کہ ہدایت کی ہمکو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہمپر فرمایا آپنے قسم ہے اللہ کے کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو اُنہون نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لئے بیٹھے ہین فرمایا آپنے مین نے تمکو قسم نہین دی اسلئے کہ تمپر گمان ہے جھوٹ کا آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالے تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتون پر (یعنے فرماتا ہے

ذکر کی فضیلت

مجلس ذکر کی فضیلت

کہ کیا ایسی ہی ہے تم میرے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسے ہی اور عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن ابن مل ہے **باب** ماجاء فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ تا اب جس جلسہ میں ذکر نہو اسکے مذمت میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم الا کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اسمیں بیٹھکر خدا کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے نبی پر مگر ہوجاویگی اوپر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے انکو چاہے معاف کردی ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے **باب** ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ تا باب دعا کے اجابت کے بیان میں **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من احد یدعو بدعاء الا اتاہ اللہ ما سأل او کف عنہ من السوء مثلہ ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ترجمہ جابر نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اسکو وہی چیز یا دور کردیتا ہے اسکے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناطہ توڑنے کی لئی دعا کرے ف اسی میں ابی سعید اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء فی الرخاء ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اسکی دعا سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کیا کرے راحت میں ف یہ حدیث غریب ہے **عن** جابر بن عبداللہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ ترجمہ جابر کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر موسی بن ابراہیم کے روایت سے اور روایت کیے علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسی ابن ابراہیم سے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر یحیے ابن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور یہی کا نام عبداللہ ہے **باب** ماجاء ان الداعی یبدأ بنفسہ تا باب اس بیان میں کہ دعا کرنیوالا پہلے اپنی لئے دعا کرے **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ذکر احدا او دعا لہ بدأ بنفسہ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسیکو یاد کرتے اسکے لئی دعا کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرلیتے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے قنبر جم پہلے اپنے لئے دعا کرنیمیں حاجی اپنی اور بی بی والدہ اللہ کے بخوبی ظاہر ہوجاتی ہے **باب** ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء باب دعا کیوقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں **عن** عمر بن الخطاب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ قال محمد بن المثنی فی حدیثہ لم یردھما حتی یمسح بھما وجھہ ترجمہ عمر بن خطاب نے کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے نہ اتارتے انکو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے مونہہ پر اور محمد بن مثنی نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے انکو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے مونہہ پر ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حماد بن عیسے کی روایت سے ان ہی کے اکیلے روایت کیا اسکو اور وہ قلیل الحدیث ہیں اور روایت کیے ہے انسی کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحیی بن سعید قطان نے انکو ثقہ کہا ہے **باب** ماجاء فی من یستعجل فی دعائہ باب دعا میں جو جلدی کرتا ہے اسکے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم ما لم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا قبول کیجاتی ہے تم میں سے ہر کسیکی جب تلک کہ وہ جلدی نکرے اور یہ نہ کہنے لگی کہ میں نے دعا کی اور قبول نہوئی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبید کا نام سعد ہے اور وہ عبدالرحمن بن ازہر کے مولی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف کا مولی بھی کہتے ہیں اور اسباب میں انس سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی باب صبح اور شام کے دعا میں **عن** عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلۃ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ثلث مرات فیصیبہ شیء وکان ابان قد اصابہ طرف فالج فجعل الرجل ینظر الیہ فقال لہ ابان ما تنظر اما ان الحدیث کما حدثتک

وَلَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ لِيَعْنِي اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ دَكَهٗ ترجمہ عثمان بن عفان کہتے ہے کہ سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اُسی ضرر کرے بسم اللہ جس علیم تک تین بار یعنے صبح کی بیٹی یا شام کے اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اُسکے نام کے ساتھ کوئی چیز آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہی جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہیں لولے فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا ابان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اُس سے کہا تو کیوں دیکھتا ہے (یعنے تعجب ہی) آگاہ ہو کہ حدیث میں نے تجھی بیان کی وہ بیشک ہے لیکن میں جس دن غضب ہوا یہ دعا نہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کر دی (یعنے میں اُسکی قضا پر راضی ہوں) ف یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے عَنْ ثوبان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهٗ ترجمہ ثوبان کہتا ہے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کہ سے شام کو رضیت سی بیٹیا تک اللہ پر حق ہے کہ اللہ راضی کر دے اُسکو اور معنی روا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عَنْ عثمان اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی فرماتے اَمْسَيْنَا سے عذاب القبر تک یعنے شام کے ہمنے اور شام کی ملک نے اللہ کی حکم سے سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اُسکے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اُسکا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اُسی کے لئے ہی سلطنت اور اُسیکو ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتر اس رات کی اور بہتر اسکی بعد کے اور پناہ مانگتا ہوں میں برائی اس رات کی اور برائی اسکی بعد کے اور پناہ مانگتا ہوں میں سستی سے اور برائی سے بڑھاپے کے اور پناہ مانگتا ہوں میں دوزخ کی عذاب سے اور قبر کی عذاب سے اور جب صبح ہوتے جب بھی یہی فرماتے اور اُسمیں اَمْسَيْنَا کے جگہہ اَصْبَحْنَا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن مسعود سی اسی اسناد سے اور مرفوع نکیا اسکو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهٗ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ترجمہ ابی ہریرہ سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کرو اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے حکم کے ساتھ صبح کی ہمنے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کے ہمنے اور تیری ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مرینگے ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے شام کے ہمنے اور تیرے ہی حکم سے صبح کی ہی ہمنے اور تیری ہی حکم سے زندہ ہیں اور مرینگے اور تیری ہی طرف اُٹھکر جانا ہے ف یہ حدیث حسن ہے **باب** وَمِنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ قَالَ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ ترجمہ ابی ہریرہ سے کہا ابوبکر نے عرض کی اسی رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتائی کہ میں اُسے کو صبح کو اور شام کو پڑھا کروں آپنے فرمایا کہا کرو تم اللھم سے شرکہ تک یعنے یا اللہ جاننے والی جیسے اور کہلے کے پیدا کرنوالی آسمانوں کے اور زمین کے پالنے والی ہر چیز کے اور مالک اُسکے گواہ ہو میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرکت سی انتہے فرمایا آپنے پڑھ لیا کر تو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھونے پر جائی تو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** وَمِنْهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا اَحَدٌ كُلَّ حِيْنَ يُمْسِيْ فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُوْلُهَا حِيْنَ يُصْبِحُ فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپنے کہ بتا دوں میں تمکو سردار سب استغفار کی اللھم سے اِلَّا اَنْتَ تک یعنے یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور میں تیرا ہے بندہ ہوں اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قایم ہوں جہانتک

میرے سی ہو سکتا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کام مونکے شر سی اور ذکر کرتا ہوں میں تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا سو بخش دے تو مجھ پر میرے گناہوں کو کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے تیرے سوا اور نہیں کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اُسے موت آوے صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اُسکے لئے جنت اور کوئی ایسا نہیں کہ پڑھے اسکو صبح کو اور آوے اُسکو موت شام کے پہلے مگر واجب ہوگی اُسکے لئے جنت ف اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابزی اور بریدہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عبدالعزیز بن ابی حازم ابی حازم زاہد کے بیٹے ہیں **باب** ما جاء في الدعاء اذا اوى الى فراشه باب سونیکی دعاؤں کا بیان میں **عن** البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له الا اعلمك كلمات تقولهن اذا اويت الى فراشك فان مت من ليلتك مت على الفطرة وان اصبحت اصبحت وقد اصبت خيرا تقول اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك رغبة ورهبة اليك والجات ظهري اليك لا ملجا ولا منجا منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت وبنبيك الذي ارسلت قال البراء فقلت وبرسولك الذي ارسلت قال فطعن بيده في صدري ثم قال وبنبيك الذي ارسلت ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسنی کہ بتا دوں میں تجھی ایسے چند کلمے کہ پڑھا کرے تو اگر تو اپنے بچھونے پر یعنے سوتے وقت پھر اگر تو اُس رات میں مرجاوے تو مری تو اسلام پر اور اگر صبح کرے تو تو صبح کرے اور پائی ہو تو نے خیر کہہ تو اللھم سے ارسلت تک یعنے یا اللہ سونپی میں نے جان اپنی تجھکو اور متوجہ ہوا میں تیرے طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تیرے تئیں خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی میں نے اپنے پیٹھہ کو تیری طرف نہ کہیں پناہ کے جگہہ ہے نہ ٹھکانا ہے تجھسے بھاگ کر سوا تیرے ایمان لایا میں تیرے کتاب پر جو تو نے اُتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا براء نے کہا میں نے کہا یعنے بنبیك الذي ارسلت کے جگہہ وبرسولك الذي ارسلت تو حضرت نے اپنے ہاتھ سے میری چھاتی میں کو نچا مارا اور فرمایا وبنبیك الذي ارسلت ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں رافع بن خدیج سے روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے اور روایت کیا منصور بن معتمر نے سعد سی اُنہوں نے براء سی اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسیکے مانند مگر اُسنے یہ کہا کہ جب آدمی تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنے باوضو یہ دعا پڑھ **عن** رافع بن خديج ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اشتكى احدكم او اشتكى اخ له فليقل ربنا الله الذي في السماء تقدس اسمك امرك في السماء والارض كما رحمتك في السماء فاجعل رحمتك في الارض اغفر لنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك على هذا الوجع فيبرا باذن الله ثم قال اذا اضطجع احدكم على جنبه الايمن ثم قال اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك والجات ظهري اليك وفوضت امري اليك لا ملجا ولا منجا منك الا اليك اومن بكتابك وبرسولك فان مات من ليلته دخل الجنة ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کا کوئی داہنے کروٹ پر لیٹکر کہے اللھم سے برسولك تک اور اُس رات میں مرجاوے تو داخل ہو جنت میں یعنے یا اللہ سپرد کی میں نے اپنے جان تجھکو اور متوجہ کیا میں نے اپنا مونہہ تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھہ کو تیرے طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تجھکو نہیں ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا تیرے ایمان لایا میں تیرے کتاب پر اور تیرے رسول پر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے رافع بن خدیج کی روایت سے **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا واوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی بچھونے پر آتے الحمد للہ سے آخر تک فرماتے یعنے سب تعریف ہے اُس اللہ کو جسنے کھلایا اور پلایا ہمکو اور بچایا ہمکو (یعنے خلق کے شر سے) اور جگہہ دی ہمکو (یعنے رہنے سونیکے) اور بہت سے لوگ ہیں جنکا کوئی بچانیوالا اور کہیں ٹھکانا نہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** منه **عن** ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يأوي الى فراشه استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه ثلاث مرات غفر الله له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر او كانت عدد ورق الشجر او كانت عدد رمل عالج او ايام الدنيا ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے جب اپنی بچھونے پر جاوے استغفر اللہ سے واتوب الیہ تک تین بار اللہ اُسکے گناہ بخشدیگا اگرچہ دریا کی پھین کے برابر ہوں یا درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلہ کی ریت کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبداللہ بن ولید وصافی کی سند سی **باب** منه **عن** حذيفة بن اليمان ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وضع يده تحت راسه ثم قال اللهم قني عذابك يوم تبعث او تجمع عبادك ترجمہ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سرہانی رکھہ لیتے اور کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بچا مجھکو اپنے عذاب سے جسدن جمع کریگا تو اپنے بندونکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوسد يمينه عند المنام ثم قال

بچھونے پر جانیکے وقت کی دعائیں

یقول رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک ترجمہ براء بن عازب نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کیسے بستر پر سوتے وقت اور فرمایا تو اپنی رب قنی سے آخر تک ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کیا ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے اور نہیں ذکر کیا ابی اسحاق اور براء کے بیچ میں کسی راوی کا اور روایت کیا شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے اور ایک دوسرے شخص سے انہوں نے براء سے اور روایت کی یہ اسرائیل نے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے براء سے اور مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** منہ عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا اخذ احدنا مضجعہ ان یقول اللھم رب السموات ورب الارضین ورب کل شیء فالق الحب والنوی ومنزل التوراۃ والانجیل والقرآن اعوذ بک من شر کل ذی شر انت اخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء والظاھر فلیس فوقک شیء والباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغنی من الفقر ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو کہے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پالنے والی آسمانوں کے اور پالنی والی زمینوں کے اور پالنی والے ہماری اور پالنی والے ہر چیز کے چیرنے والی دانہ اور گٹھلی کے (یعنے وہ چیز ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں ساتہ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنیوالا ہے اسکے ماتھے کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہی تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب کے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب سے اوپر ہے تیری اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ادا کردی ہمیں قرض اور غنی کردے ہمیں محتاجی سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** منہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم عن فراشہ ثم رجع الیہ فلینفضہ بصنفۃ ازارہ ثلاث مرات فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ بعدہ فاذا اضطجع فلیقل باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ فان امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین فاذا استیقظ فلیقل الحمد للہ الذی عافانی فی جسدی ورد علی روحی واذن لی بذکرہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے بچھونے پر لوٹ کر آوے تو چاہئے کہ اپنے تہہ بند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جہاڑے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اسکے بعد کیا خیر اسپر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمک ربی سے صالحین تک یعنے تیرے نام سے اے رب میرے کہی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤنگا سو تو اگر روک رکہے میری جان کو یعنے موت دی تو رحم کر اسپر اور اگر چھوڑ دی تو نگہبانی کر اسکی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی اور جب جاگے تو چاہئے کہ کہے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اسنے میرے بدن میں اور پھیر دی مجھپر میری روح اور حکم دیا مجھکو اپنے یاد کرنیکا یعنے توفیق دی ف اس باب میں ابوہریرہ اور عائشہ سے بھی روایتیں ہیں اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **باب** ما جاء فی من یقرأ من القرآن عند المنام اور باب سوتے وقت کچھ قرآن پڑہنے کی فضیلت میں عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ فیھما قل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بھما ما استطاع من جسدہ یبدأ بھما علی راسہ ووجھہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلث مرات ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتیلیاں جمع کرکے پھونکتے اور پڑہتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہانتک پہونچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور منہ اور آگے کے بدن سے ایسا ہی کرتے تین بار ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **ترجمہ** اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کے ہی راوی نے مراد یہی ہے کہ پہلے قرآن پڑہتے پھر پھونکتے اور ہاتھ سارے بدن پر ملتے **باب** منہ عن فروۃ بن نوفل انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اویت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایھا الکافرون فانھا برأۃ من الشرک قال شعبۃ احیانا یقول مرۃ واحیانا لا یقولہ ترجمہ فروہ بن نوفل آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ مجھے ایسی چیز سکہادیجئے کہ میں اسکو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپنے فرمایا پڑہا کر تو قل یا ایہا الکافرون اسلئے کہ اسمیں نجات ہے شرک سے شعبہ نے کہا ابی اسحاق کبھی کہتے کہ پڑہ ایکبار اور کبھی ایکبار کا لفظ نہ کہتے ف روایت کی ہمسے موسی بن حزام نے انہوں نے یحیی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنے حدیث سابق کے اور یہ روایت صحیح تر ہے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے نوفل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہی شعبہ کے روایت سے اور مضطرب ہوئے ہیں

اصحاب ابی اسحٰق کے احدیث مین اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے روایت کیے ہی عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور عبدالرحمٰن بھائی ہین فروہ بن نوفل کے **عن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ تنزیل السجدۃ وتبارک ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتی جبتک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے **ف** اسیے ہی روایت کیے ثوری اور کئی لوگون نے یہ حدیث لیس سے انہون نے ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے اور روایت کیے زہیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زہیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تمنے یہہ حدیث جابر سی انہون نی کہا نہین سنی مین نے جابر سی مین نے سنی ہی صفوان ہی یا ابن صفوان سے اور روایت کیے شبابہ نے مغیرہ سے انہون نے ابی الزبیر سی انہون نے جابر سی حدیث لیث کی مانند **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینام حتی یقرأ الزمر وبنی اسرائیل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جبتک کہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتی **ف** خبر دی مجھکو محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے کہ ابو لبابہ کا نام مروان ہی وہ مولی ہین عبدالرحمٰن بن زیاد کے اور انکو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہی انسے حماد بن زید نے **عن** العرباض بن ساریۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا ینام حتی یقرأ المسبحات ویقول فیھا آیۃ خیر من الف آیۃ ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے جبتک کہ وہ سورتین نہ پڑھ لیتے تھے سرے پر سبح یا یسبح یا سبحان ہے اور فرماتے تھی کہ انمین ایک آیۃ بہتر ہے ہزار آیتون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** رجل من بنی حنظلۃ قال صحبت شداد بن اوس فی سفر فقال الا اعلمک ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا ان نقول اللھم انی اسألک الثبات فی الامر واسألک عزیمۃ الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک لسانا صادقا وقلبا سلیما واعوذ بک من شر ما تعلم واسألک من خیر ما تعلم واستغفرک مما تعلم انک انت علام الغیوب قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یأخذ مضجعہ یقرأ سورۃ من کتاب اللہ الا وکل اللہ بہ ملکا فلا یقربہ شیء یؤذیہ حتی یھب متی ھب ترجمہ بنی حنظلہ کے ایکمرد نے کہا مین شداد بن اوس کے ساتھ تھا سفر مین تو انہون نے کہا مین تجھے ایسی چیز سکھاؤن کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمین سکھاتے تھے کہ ہم کہین اللھم سے علام الغیوب تک یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے مضبوطی کام کی اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہون تجھسی شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیرے عبادت کے اور مانگتا ہون سچی تجھسے زبان سچی اور دل چنگا اور پناہ مانگتا ہون تجھسی اسچیز کے شر سے جسی تو جانتا ہے اور مانگتا ہون تجھسی خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہون مین تجھسے ان گناہون کی جسی تو جانتا ہے تو ہی چھپی چیزون کا جاننے والا ہے انتہی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہین کہ اپنے بستر پر جاوے اور ایک سورۃ اللہ کے کتاب کے پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالٰی مقرر کر دیتا ہے اسکی حفاظت کے لئی ایک فرشتہ کہ نہین آتی اسکے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستاوی یہانتک کہ وہ جاگے جب جاگی **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسے سند سی اور ابو العلاء کا نام یزید ہے اور وہ عبداللہ کے بیٹے ہین اور وہ شخیر کے

باب ما جاء فی التسبیح والتکبیر والتحمید عند المنام باب سوتے وقت تسبیح وتکبیر وتحمید کے بیان مین

عن علی قال شکت الی فاطمۃ مجل یدیھا من الطحین فقلت لو اتیت اباک فسألتیہ خادما فقال الا ادلکما علی ما ھو خیر لکما من الخادم اذا اخذتما مضجعکما تقولان ثلاثا وثلاثین وثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین من تحمید وتسبیح وتکبیر وفی الحدیث قصۃ ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی انسے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھون کے گٹون کے چکی پیسنے کے سبب سے سو کہا علی نے کہ کاش تم جاتین اپنی باپ کے پاس اور انسے ایک غلام مانگتین (سو وہ گئین حضرت کے پاس اور مانگا آپ سے ایک غلام) اور آپنے فرمایا مین بتاؤن تمکو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لئے جب تم دونون اپنے بچھونون پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر اور اسحدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن حون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے حضرت علی سے **عن** علی قال جاءت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشکو مجل یدیھا فامرھا بالتسبیح والتکبیر والتحمید ترجمہ حضرت علی نے کہا فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور شکایت کی اپنے ہاتھون کے گٹون کی تو حکم کیا انکو آپنے تسبیح اور تکبیر اور تحمید کی **باب** منہ **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلتان لا یحصیھما رجل مسلم الا دخل الجنۃ الا وھما یسیر ومن یعمل بھما قلیل یسبح اللہ فی دبر کل صلوٰۃ عشرا ویحمدہ عشرا ویکبرہ عشرا قال فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقدھا بیدہ قال فتلک خمسون ومائۃ باللسان والف وخمسمائۃ فی المیزان واذا اخذت مضجعک تسبحہ وتکبرہ وتحمدہ مائۃ

سونے وقت تسبیح وتکبیر وتحمید کا بیان

فِي الْمِيزَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان اُسپر ہمیشگی کریگا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جو اُپر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپنے کہ یہہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جاگو تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہے سو بار یعنے اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور دونوں تینتیس ۳۳ بار سو یہ سو ہونگی زبان پر اور ہزار ہونگی میزان میں پھر کون تم میں کہ رات اور دن میں دو ہزار برائیاں کرتا ہے یعنے اگر اتنے بھی برائیاں کرے معاف ہو جاوین) غرض کے صحابہ نے کہ کیوں نہ ہمیشگی کرین ہم اسپر پھر فرمایا آپنے کہ شیطان تمہارے ایک کی پاس آتا ہے اور وہ نماز میں ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو یاد کر فلانی چیز کو یہانتک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا یعنے جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر جاتا ہے پھر اُسی تہیکتا ہی یہانتک کہ سو جاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصراً اور اسباب میں زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے تھے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے اعمش کے روایت سے **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ اُنکا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہے تو چونتیس ۳۴ بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور روایت کیے شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع کی اور روایت کیے منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی **باب** وَمِنْ بَابِ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ باب رات کے جاگنے کی دعا میں **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الہ سے الا باللہ تک یعنے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اُسکا اُسکی ہے سلطنت اور اُسیکو ہی سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اُس اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنیکے قوت نہیں مگر اللہ کیطرف سے پھر کہے رَبِّ اغْفِرْ لِي یعنے یا اللہ مجھے بخشدے یا یہ فرمایا آپنے کہ پھر دعا کرے قبول ہو جاتی ہے دعا اُسکی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی قبول ہوئی نماز اُسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کیے ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے **باب** مِنْهُ **عن** رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهُوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهُوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی نے کہا میں رات کو سوتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پاس اور دیتا تھا میں آپکو وضو کا پانی پھر بہت دیر تک میں سُنتا رہتا تھا آپکو کہ آپ فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بڑی دیر تک آپکو فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مِنْهُ **عن** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ترجمہ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سونیکا فرماتے اللّٰھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے نام سے مرونگا میں اور تیرے ہی نام سے جیتا ہونگا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنے سب تعریف ہے اللہ کو جسنے زندہ کیا میرے ذات کو بعد اسکے کہ مارا اُسکو اور اُسیکی طرف ہے پھر جانا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ

رات کے جاگنے کی دعا میں

مَا یَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ اِلَی الصَّلٰوۃِ باب تہجد کے وقت اٹھنے کے دعاؤں کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے فرماتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنے رونق ہے اور زمین کے اور تیری ہی لئے ہے سب تعریف تو قایم کرنیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تیری ہی لئے ہے سب تعریف تو پالنی والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو لوگ انمیں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لئے اسلام لایا میں اور تیری ہی اوپر ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے اور تیرے ہی واسطے لڑا میں اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخشدی جو کہ گئے بھیجے میں نے گناہ اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائی اور جو کہولے تو ہی معبود ہے میرا انہیں کوئی معبود سوا تیرے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** مِنْہُ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْلَۃً حِیْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ وَتُصْلِحُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِھَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَّرَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّھَدَآءِ وَعَیْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَآءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِکَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ اَفْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَاَسْاَلُکَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ کَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْہُ رَاْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْاَلَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مُسْلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِکَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْکَ فِیْہِ وَاَسْاَلُکَہٗ بِرَحْمَتِکَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْاَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّۃَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ وَاِنَّکَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مُھْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَالِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِیَآئِکَ وَعَدُوًّا لِّاَعْدَآئِکَ نُحِبُّ بِحُبِّکَ مَنْ اَحَبَّکَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِکَ مَنْ خَالَفَکَ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَیْکَ الْاِجَابَۃُ وَھٰذَا الْجُھْدُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰھُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے راتکو (یعنے بعد تہجد کے) اللھم انی اسالک سے آخر تک یعنے یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آجاوے اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جاوے میرے اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی سے اور سنور جاوے اسکی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جاوے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جاوے اسکی سبب سے میرا عمل اور سکھلا دے تو مجھ کو اس سے سیدھی راہ اور جمع کر دے تو اس سے میرے پراگندگیوں کو اور بچا تو اس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دے مجھکو ایمان اور یقین ایسا کہ نہو اسکے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہونچوں میں اس سے تیرے کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ مانگتا ہوں میں مرادکو پہنچنا قضا میں اور مہمانی شہیدوں کی اور زندگی نیکوں کی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے گرے اپنی حاجت لایا ہوں اگرچہ میرے عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہی محتاج ہوں تیری رحمت کا جو تجھ سے مانگتا ہوں میں اے ہر کام کے بنانیوالی اور سینوں کے درست کرنے والی کہ بچاوے تو مجھکو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہی تو دریاؤں کو ملنے سے اور بچاوے تو ہلاک کرنیوالی دعا سے اور قبروں کے فتنوں سے یا اللہ جو خیر میرے عقل میں نہ آئی اور میرے نیت اور سوال بھی اس تک نہ پہونچا اور وعدہ کیا ہے تو نے اسکا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنی کسی بندگی دینی والا ہے جو میں وہ تجھی سے طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں تجھی سے تیرے رحمت کے وسیلے سے اے پالنی والی عالموں کے یا اللہ بڑی قوت والی اور اچھے کام والی مانگتا ہوں

تجھے چین قیامت کے دن کا اور جنت ہمیشگی کی دنیمیں نزدیکی والوں کے ساتھ جو گواہی دینے والی ہیں رکوع و سجدہ بجالانی والی اپنے اقراروں کے پورا کرنیوالی بیشک تو مہربان ہے دوستی کرنیوالا اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ کردی ہکو ہدایت کرنیوالے ہدایت پائی ہوئے نگمراہ اور نہ گمراہ کرنیوالی تیرے دوستوں سے صلح رکھنی والی اور تیرے دشمنوں سے دشمنی دوست رکھیں ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھی تجھکو اور دشمنی رکھیں ہم تیرے دشمن رکھنے کی سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ یہہ تو وعدہ ہے اور تیرے ذمہ ہے قبول کرنا (یعنے براہ فضل و احسان کے) اور یہہ تو کوشش میری ہے اور بھروسا تجھی پر ہے یا اللہ ڈالدے میرے دلمیں ایک نور اور میرے قبر میں ایک نور اور میرے آگے ایک نور اور میرے پیچھے ایک نور اور میرے داہنی ایک نور اور میرے بائیں ایک نور اور میرے اوپر ایک نور اور میرے نیچے ایک نور اور میرے کانوں میں ایک نور اور میری آنکھوں میں ایک نور اور میرے بالوں میں ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت میں ایک نور اور میرے خون میں ایک نور اور میرے ہڈیوں میں ایک نور یا اللہ بڑھا دی میرا نور اور دی مجھکو نور اور ٹھیرا دے میرے لئی نور پاک ہے وہ جسنے عزت کی چادر اوڑھی اور خاص کیا اسکو اپنے ذات کے لئی پاک ہے وہ جسنے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم ہوا ساتہ بزرگی کی پاک ہے وہ کہ نہیں لایق ہے تسبیح کے کوئی سوا اسکے پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا ف یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو ابن ابی لیلی کے روایت سے مگر اسی سند سی اور روایت کیا شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا اور نہیں ذکر کیا اتنی لمبی

باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلوة بالليل باب تہجد کے شروع کے دعاؤں میں

عن ابی سلمة قال سألت عائشة بأي شيء كان النبي صلى الله عليه وسلم يفتتح صلوته اذا قام من الليل قالت كان اذا قام من الليل افتتح صلوته قال اللهم رب جبرئيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني لما اختلف فيه من الحق باذنك انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم ترجمہ ابی سلمہ نے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سی کیا پڑہتے تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نماز کے شروع میں (یعنے قبل قرات اور بعد تحریمہ) جب راتکو کہڑے ہوتے فرمایا انہوں نے جب راتکو کہڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی ای رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالی آسمانوں اور زمین کے جاننے والی چہپے اور کہلے کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندوں کے بیچمیں جسمیں وہ اختلاف کرتے تہے سیدہی راہ بتادے مجھی جسمیں اختلاف کیا گیا ہے سچی باتوں سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدہی راہ پر ف یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

باب ومنه عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام في الصلوة قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا انه لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها الا انت انت تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك فاذا فرغ من القراءة قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فاذا رفع راسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات والارض وما بينهما وملأ ما شئت من شيء فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه فصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله احسن الخالقين ثم يكون آخر ما يقول بين التشهد والسلام اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت

ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کہڑے ہوتے فرماتے وجہت وجہی سے والتوب الیک تک کہ متوجہ کیا میں نے اپنا منہ اسکے طرف جسنی پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو میں ایکطرف کا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے بیشک نماز میرے اور قربانی میرے اور زندگی میرے اور موت میرے اللہ کے واسطے ہے جو پالنی والا ہے سارے جہانوں کا کوئی شریک نہیں اسکا اور اسیکی مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہی نہیں کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور میں غلام تیرا ظلم کیا میں نے اپنے جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخشدی میرے سب گناہ بیشک کوئی گناہ نہیں بخشتا مگر تو راہ بتادی مجھکو نیک خصلتوں کی کسیکیلئے نہیں بتاتا کوئی اسکے راہ سوا تیرے اور دور کردی مجھ سی بری خصلتیں کہ نہیں دور کرتا مجھسے کوئی انکو سوا تیرے ایمان لایا میں تجھپر بڑی برکت والا ہی تو اور بلند ہے منفرت مانگتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر جب رکوع کرتے فرماتے اللہم سے عصبی کہا اور معنی اسکے یہہ ہیں یا اللہ رکوع کیا میں نے تیرے لئے اور ایمان لایا تجھپر اور تابع

ہوا مین تیرا جھکنے والے تیرے لئی کان میرے اور آنکھہ میرے اور گودا میرا اور ہڈی اور پٹھی میرے پھر جب سر اُٹھاتے فرماتی اللھم ربنا سے من شئی تک یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہر تعریف آسمان اور زمین بھر جو اُسکے بیچ مین ہے اور جتنی جو چاہے اُسکے بعد پھر جب سجدہ کرتے فرماتی اللھم لک سجدت سے الخالقین تک یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سجدہ کیا مین نے اور تجھے پر ایمان لایا مین اور تیرا ہی تابع ہوا سجدہ کیا میرے مونہہ نے اُسکی لئی جسنے اُسے بنایا اور اُسکے تصویر کھینچی اور اُسکے کان اور آنکھین کھولین سو بڑی برکت والا ہی سب بنانی والون سے اچھا پھر سب کے آخر مین تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللھم اغفرلی سی آخر تک یعنے یا اللہ بخشدی اُسکو جو مین نے اگلی کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھسے زیادہ جانتا ہے میرے عملونمین سے تو ہی ہے مقدم کرنیوالا اور مؤخر کرنیوالا کوئی معبود نہین تیرے سوا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوٰۃ قال وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت ربنا وتعالیت استغفرک واتوب الیک فاذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی واذا رفع قال اللھم ربنا لک الحمد ملأ السماء وملأ الارض وملأ ما بینھما وملأ ما شئت من شئ بعد فاذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ثم یقول ما بین التشھد والتسلیم اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتی نماز مین یعنے بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجھت وجھی سے واتوب الیک تک اور معنی اُسکے اوپر گذری مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا تک کے معنے یہہ ہین کہ حاضر ہوا مین تیرے خدمت مین اور موافقت کی مین نے تیرے اطاعت کی ساتھہ اور خیر بالکل تیرے ہاتھہ مین ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی ہے مین تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہون اے رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیرے آگی پھر جب رکوع کرتے اللھم لک رکعت سی عصبی تک پڑھتے اور معنی اُسکے اوپر کی حدیث مین گذرے پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور اُسکے معنی بھی اوپر گذرے پھر آخر مین بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک اور معنی اُسکی بھی اوپر کے حدیث مین گذرے فقط اسمین ایک لفظ وما اسرفت زیادہ ہے اور اُسکے معنے جو حد سے زیادہ بڑھا مین یعنے اُسکو بھی بخشدے ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم الشر لیس الیک کے کئی معنی ہین چنانچہ مجمع البحار مین ہے کہ مراد اس سے یہہ ہی کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی اور تیرے رضامندی نہین ملتی یا شر تیری طرف چڑھتا نہین اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ مین تعلیم ہے ادب کے کہ بندی کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنی کو جانے اور خیر اللہ کیطرف سے سمجھے کہ اُسکی توفیق اُسی کی جانب سے ہوئی یہہ مقصود نہین کہ شر اُسکی تقدیر یا خلق سے باہر ہی بلکہ یہہ محض ادب ہے آور اسی نظر سے اللہ تعالے کو کتون یا مستور کارب نہ کہنا چاہئے اگرچہ وہ رب العالمین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی بات واقعی ہوتی ہے مگر اُسکی تعبیر مین ایک سو ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہان سے غلطی شطحیات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام اُنکا مشعر سوء ادب کا ہے اُس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہہ بھی معنے ہو سکتے ہین کہ شر کی نسبت تیری طرف نہین یعنے اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہین تیری لئی جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لئے شر ہے عن علی بن ابیطالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع ذلک اذا قضی قراءتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شئ من صلوتہ وھو قاعد فاذا قام من سجدتین رفعھما کذلک فکبر ویقول حین یفتتح الصلوٰۃ بعد التکبیر وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت سبحانک انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا

إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ بَيْنَ ذَلِكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ الْإِلَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اُٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا ہی کرتے جب قرارت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اُٹھاتے یعنے تینوں وقت رفع یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ اُٹھاتے نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنے سجدوں وغیرہ میں پھر جب دو رکعت پڑھکر اُٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجہی سے انت الیک تک اور معنے اسکے انا بک والیک تک اوپر گذرے اور لا منجا منک سے آخر تک یہ ہیں کہ نہیں نجات کی جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانا مگر تیرے ہی طرف مغفرت مانگتا ہوں تجھ ہی سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر قرارت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپکا کلام یہ ہوتا اللھم لک رکعت سے رب العالمین تک اور معنی اُسکے اوپر گذرے پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنے سنا اللہ نے اُسکی کلام کو جسنے اُسکی تعریف کی پھر اُسکے بعد فرماتے اللھم ربنا لک الحمد سے بعد تک یعنی یا اللہ رب ہمارے تجھکو تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر اور جتنے تو چاہے اُسکے بعد پھر جب سجدہ کرتے سجدہ میں فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور جب نماز ختم ہوتی لگتی تو فرماتے یعنے قبل سلام کے اللھم اغفر لی سے آخر تک ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعی کا اور بعض ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہم سے کہ یہ ادعیات نوافل میں پڑھے اور فرائض میں نہ پڑھے **سنا مین بن** ابو اسمعیل یعنے ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنا مین نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہوں نے سالم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے

باب ما جاء ما يقول في سجود القرآن

باب سجدۂ تلاوت کی دعاؤں کے یا نہیں **عن** ابن عباس قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيتني الليلة وأنا نائم كأني أصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها وهي تقول اللهم اكتب لي بها عندك أجرا وضع عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود قال ابن جريج قال زجر قال ابن عباس فقرأ النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد قال ابن عباس فسمعته وهو يقول مثل ما أخبره الرجل عن قول الشجرة ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے تین راتوں خواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت کے پیچھے اور میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا اور میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا اللھم سے عبدک داؤد تک یعنے یا اللہ لکھ میرے لئے اسکا ثواب اور مٹا مجھ سے اسکے سبب سے بوجھ یعنی گناہوں کا اور جمع کر رکھ اسکا ثواب میرے لئے اپنی نزدیک اور قبول کر اسکو مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنی بندے داؤد سے کہا ابن جریج نے کہا مجھے تمہارے دادا یعنے عبید اللہ نے اور یہ حضرت کیا انہوں نے حسن سے کہ کہا ابن عباس نے پھر پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباس نے پس سنا میں نے اُسکو کہ پڑھتے تھے اُسی دعا کو جسکی خبر دی تھی اُس مرد نے اور کہا تھا قول درخت کا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسماعیل بن ابی سعید سے بھی روایت ہے **عن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سجدۂ تلاوت میں پڑھتے تھے سجد وجہی سے آخر تک یعنے سجدہ کیا میرے موہنے نے اُسکو جسنے بنایا اور موہنے کو اور چیرے اُسکے کان اور آنکھیں اپنے حول وقوہ سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے صحیح حضرت عائشہ کے یہ روایت دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کیے ہے اور ابن سکن نے اسکو صحیح کہا ہے اور اسکے آخر میں یہ بھی زیادہ کہ دعائے مذکور تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارك الله أحسن الخالقين اور بیہقی نے خلقه کے بعد صوره کا بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اسکو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے اور اسکی اسناد میں حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونوں حدیثیں دال ہیں کہ سجود تلاوت میں کچھ پڑھنا مسنون ہے اور جتنی احادیث سجود تلاوت میں آئی ہیں

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

سب قاطبۃ دلالت کرتے ہیں کہ اُسکے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدۂ تلاوت بی وضو بھی روا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہوتا تھا اسلئے تکلف سجدہ کرتا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپنے انکو وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس با وضو ہوا کریں اور مشرکون کے بھی آپکی ساتھ سجدہ کیا ہے حالانکہ وہ نجس ہین اور وضو کے قابل نہین اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ ابن عمر بے وضو سجدہ کیا کرتے تھی اور ایسا ہی روایت کیا ہی اُنسی ابن ابی شیبہ اور جو بیہقی نے اُنسے روایت کیا ہے کہ سجدہ نکرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونو مین اسطرح ہے کہ مُراد طہارت سے طہارت کبرے ہی یعنے جنابت نہو یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بھی جایز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سی نہین سمجھی جاتی ہی ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہین ہوتی اور ستر عورت اور استقبال قبلہ جب ممکن ہو تو بعضون نے کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری مین ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اسمین ابن عمر کے موافق کوئی نہین ہے مگر شعبی کی روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اُنسے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑہتے اور بی وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کیطرف اور اگر راہ مین ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت مین ابن عمر کے موافقت بی وضو سجدہ کرنیمین ابو طالب اور منصور باللہ بھی کی ہی اور مروی ہے بعض صحابہ سے کہ وہ مکروہ کہتے تھے سجدۂ تلاوت کو اوقات مکروہہ مین اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہین اسلئے کہ سجدۂ تلاوت نماز نہین اور کراہیت مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نیل الاوطار **باب** ماجاء مایقول اذا خرج من بیتہ باب گھر سے نکلنے کی دعاؤنکا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال یعنی اذا خرج من بیتہ بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ کفیت ووقیت وتنحی عنہ الشیطان ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہے یعنے گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا جاتا ہے اُس سے کفایت کیا گیا تو اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اُس سے شیطان اور منحے اُسکے یہ ہین کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے بہروسا کیا مین نے اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانیکی قوت کسی کو نہین ہے مگر اللہ کے ساتھ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **باب** منہ باب دوسرا اسے بیانمین **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجھل او یجھل علینا ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے بسم اللہ سے آخر تک پڑہتے یعنے شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے بہروسا کرتا ہون اللہ پر یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے اسسے کہ پہسل جاؤن یا راہ بھول جاؤن یا ظلم کرون کسی پر یا مجھپر کوئی ظلم کرے یا جہالت کرون کسی پر یا مجھسے کوئی جہالت کرے **باب** مایقول اذا دخل السوق باب بازار مین جانیکی دعاؤنکا **عن** عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر کتب اللہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بازار مین داخل ہوا اور لا الہ الا اللہ قدیر تک پڑہے اُسکے لئی ہزار ہزار نیکیان لکہی جاتی ہین اور ہزار ہزار برائیان مٹائی جاتی ہین اور ہزار ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار نے جو خزانچی ہے زبیر کے گہر کے سالم بن عبد اللہ سے مانند اسی روایت کے چنانچہ روایت کیا ہمسے احمد ابن عبد الصمد نے اُنہون نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونون نے کہا روایت کیا ہمسے عمرو بن دینار نے جو خزانچی ہین زبیر کے گہر کے اُنہون نے سالم سے اُنہون نے عبد اللہ بن عمر سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے سالم کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے بازار جاتے لا الہ سے قدیر تک یعنے جیسا اوپر مذکور ہوا لکہے جاتی ہین اُسکے لئی ہزار ہزار نیکیان اور مٹائی جاتی ہین اُسکے لئی ہزار ہزار برائیان اور بنایا جاتا ہے اُسکے لئے ایک گہر جنت مین **باب** ماجاء مایقول العبد اذا مرض باب بیمار کے دعا کا **عن** ابی سعید وابی ھریرۃ انھما شھدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ ربہ وقال لا الہ الا انا وانا اکبر واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ قال یقول اللہ لا الہ الا انا وانا وحدی واذا قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد قال اللہ لا الہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ لا الہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالھا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار ترجمہ روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے دونون نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تصدیق کرتا ہے اُسکی

اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں اور جب کہتا ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرے ملک ہے اور مجھے کو ہی سب تعریف اور جب کہتا ہے وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی مگر میرے ہی طرف سے اور فرماتے تھے کہ جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر مر جاوے اسکو آگ نہ کھاوے

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید سے مانند اسی روایت کے مضمون میں اور مرفوع کیا اسکو شعبہ نے روایت کیا ہے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کیا ہے ہمیں محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے

باب مَا جَاءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی مُبْتَلًی باب اس بیان میں کہ جب کسیکو بلا میں دیکھے تو کیا کہے

عن عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اِلَّا عُوْفِیَ مِنَ الْبَلَاءِ کَائِنًا مَا کَانَ مَا عَاشَ ترجمہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے کسیکو بلا میں اور کہے الحمد للہ تفضیلا تک یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جسنے بچایا مجھکو اُس بلا سے جسمیں مبتلا کیا تجھکو اور فضیلت دی مجھکو اپنے اکثر مخلوقات پر تو بچایا جاوے گا وہ اُس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہیگا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسباب ابی ہریرہ اور عمرو بن دینار سے جو خزاعی ہیں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصرے اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کرتے ہیں انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور روایت کی ابی جعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کسیکو بلا میں دیکھے تو اور وہ چاہتا ہو تو اس دعا کو اپنے دل میں کہہ کر وہ سنی روایت کیا ہمسے ابوجعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کیا ہمسے مطرف بن عبداللہ نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھے کسی گرفتار بلا کو اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اسکو وہ بلا کبھی نہ پہونچیگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب مَا یَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ باب مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعا کا

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَکَثُرَ فِیْہِ لَغَطُہٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ذٰلِکَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسِہٖ ذٰلِکَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت لغو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اُٹھنے سے پہلی سبحانک سے اَتُوْبُ اِلَیْکَ تک کہے یعنے پاک ہے تو ای اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے مغفرت مانگتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے تو بخشے جاتی ہیں اسکے باتیں جو اُس مجلس میں کہیں **ف** اسباب ابی برزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں پہچانتے ہم اسکو سہیل کے روایت سے مگر اسی سند سے

عن اِبْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ تُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَۃُ مَرَّۃٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ گنا جاتا تھا ہر مجلس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اُٹھنے کے رب اغفر لی سے آخر تک یعنے ای رب میرے بخشدے مجھکو تحقیق کہ تو ہے توبہ قبول کرنیوالا اور بخشنے والا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ترجمہ** اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریص ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی معصوم جنکو اللہ نے گناہوں سے بچایا ہی تھا اور اگلے پچھلے خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھی تو ہم گرفتار ذنوب پُر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اسکی ضرورت ہے

باب یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ باب شدت غم کے وقت کی دعا کا

عن اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ عِنْدَ الْکَرْبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْحَکِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے آخر تک یعنے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ پالنی والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑی تخت کا **ف** روایت کیا ہمسے محمد بن شابنی انہوں نے انسی ابن عدی نے انسی ہشام نے انسی قتادہ نے انسی ابوالعالیہ نے انسی ابن عباس نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے اور اسباب میں علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** واقع میں جو بکہ اس دعا میں اللہ کی توحید اور اُسکا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اُسکی پروردش کا آسمان و زمین میں مذکور ہے اہلی موحدان عرشی دماغوں کا

غم کہونکے لی ہیہ اکسیر عظم ہے اگرچہ جہمیہ لیہیہ کو اس سے کچھ بہرہ نہو اور اسمین صاف اشارہ ہوتا ہے اسکی ذات مقدس کے عرش پر ہونیکی طرف وہو المقصود عن ابیہ رضی اللہ عنہ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَھَمَّہُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَاِذَا اجْتَھَدَ فِی الدُّعَآءِ قَالَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کیطرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنے پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے دعا میں فرماتے یا حی یا قیوم یعنے اے زندہ سب کے تھامنے والی ف یہ حدیث غریب ہے ترجم حقیقت میں حی وقیوم دونون نام مبارک ایسی پیارے ہین اور استقدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر وتحریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالے نے ان نامونکی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت مین یہہ دونون صفتین ایسی ہین کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہین سے وابستہ ہی اگر ایک لحظہ اپنے قیومیت کا اظہار نکرے تو سارا جہان کتم عدم مین فوراً چلا جاوے اور اگر انکی حیوٰۃ کو جو ہمیشہ حیوٰۃ کاملہ کی ظل ہین ایک لحظہ اُسنے روک لے تو ساری ذوی الارواح مین سے ایک بھی زندہ نظر نہ آوے **باب** مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا باب منزل مین اترنیکے دعا کا **عن** خَوْلَۃَ بِنْتِ الْحَکِیْمِ السُّلَمِیَّۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِہٖ ذٰلِکَ ترجمہ روایت ہے خولہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اترے کسی منزل مین اور کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنے پناہ مین آتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہونچاویگی اسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اُس منزل سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے یہی حدیث کہ پہونچی انکو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سوا ذکر کرکے انہون نے حدیث اسکی مثل اور مروی ہوئی ہے ابن عجلان سے کہ انہون نے بھی روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اور انہون نے انسمین کہا کہ روایت کی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہین خولہ سے اور حدیث لیث کے یعنے جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا باب سفر کے وقت کی دعا کا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَہٗ قَالَ بِاِصْبَعِہٖ وَمَدَّ شُعْبَۃُ اِصْبَعَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِکَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ اَللّٰھُمَّ اِزْوِلَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْقَلَبِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنے سواری پر اشارہ فرماتے اپنے انگلی سے یعنے آسمان کی طرف اور دراز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور پھر فرماتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور تو خلیفہ ہے گھر مین یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنے خیر خواہی سے اور لوٹا مجھ کو اپنے ذمہ مین یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لئے زمین کو یعنے چھوٹا کردے مسافت کو اور آسان کردے ہمپر سفر کو یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کے مشقت سی اور غمگین اور ناامراد لوٹنے سے ف مروی ہے سوید بن نصر نے انہون نے عبداللہ بن مبارک سے انہون نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے معنون مین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی ہریرہ کے روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہین **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے فرماتی اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے گھر مین یا اللہ تو رفیق رہ ہمارے سفر مین اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر مین یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے سفر کے مشقتون سے اور اور نجیدہ محروم و نامراد لوٹنے سی اور حور سے بعد کور کے اور بددعا سے مظلوم کے اور بُرائی دیکھنے سی اپنے اہل اور مال مین ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کے جگہہ یا بعد الکون بھی اور معنے اسکی یہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ایمان سے کفر کی طرف لوٹنی سے یا طاعت سی معصیت کے طرف لوٹنی سے غرض یہ ہے کہ جو جو امر خیر سے شر کیطرف مراد ہے **باب** مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِہٖ باب سفر سے لوٹنی کی دعا کا **عن** اَلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتی فرماتی آئبون سے آخر تک اور معنے اسکے یہ ہین کہ ہم لوٹنے والی ہین یعنے سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنیوالی ہین عبادت کرنیوالی اپنے رب کی تعریف کرنیوالی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابی اسحاق سی انہون نے براء سے اور نہین ذکر کیا انسمین ربیع بن براء کا اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہے اور اسباب مین ابن عمر اور جابر

منزل مین اترنیکے وقت کی دعا

سفر سے لوٹنے کی دعا

بن عبد اللہ سے روایت ہے **باب** منہ **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر فنظر الی جدران المدینۃ اوضع راحلتہ وان کان علی دابۃ حرکھا من حبھا **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیوار کو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسکو بھی جلدی چلاتے مدینہ کے محبت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء ما یقول اذا ودع انسانا باب کسیکی رخصت کرنیکے بیان میں **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعھا حتی یکون الرجل ھو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول استودع اللہ دینک وامانتک واخر عملک **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسیکو رخصت کرتے اسکا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ یہانتک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپکا اور فرماتے استودع سے آخر تک یعنے امین کرتا ہون اللہ تعالے کو تیرے دین اور ایمان اور آخر اعمال کا **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اس سند سے اور مرفوع ہے اور سند سے بھی ابن عمر سے **عن** سالم ان ابن عمر کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ان ادن منی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا فیقول استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک **ترجمہ** روایت ہے سالم سے کہ ابن عمر جب کسیکو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آ میں تجھے رخصت کرون جیسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو رخصت کرتے تھے پھر استودع سے آخر تک پڑھتے اور منے اسکے اوپر پھونکے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اسوجہ سے روایت ہے سالم بن عبد اللہ کے **باب** منہ **عن** انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اریدا سفرا فزودنی قال زودک اللہ التقوی قال زدنی یا غفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیثما کنت **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا آیا ایک مرد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے کہ یا رسول اللہ میں سفر کو جاتا ہون سو مجھے کچھ توشہ دیجیے آپنے فرمایا توشہ دی تجھکو اللہ تعالے تقوی کا عرض کیے اور کچھ زیادہ کیجیے آپنے فرمایا بخشدی اللہ تعالے گناہ تیرے عرض کیے اور کچھ زیادہ کیجیے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہین فرمایا آسان کرے تیرے لئے خیر کو جہانکو تو ہو **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** منہ **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی اریدا ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ان ولی الرجل قال اللھم اطو لہ البعد وھون علیہ السفر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیے یا رسول اللہ مین سفر کا ارادہ رکھتا ہون کچھہ وصیت فرمائی آپنے فرمایا تجھی اللہ سے ڈر ناضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر پھر جب وہ چلا آپنی فرمایا اللہ لپیٹ دی اسکے لئے زمین کے دوری کو اور آسان کردی اسپر سفر **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماذکر فی دعوۃ المسافر باب مسافر کے دعا مقبول ہونیمین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیھن دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علی ولدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون کی دعائین مقبول ہین ایک مظلوم دوسرے مسافر تیسرے باپکے دعا اڑکون کے لئے روایت کی ہمسے علی نے انہون نے اسمعیل بن ابراہیم سے انہون نے ہشام دستوائی سے انہون نے یحیی سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور زیادہ کیا اسمین دعوات مستجابات لا شک فیھن (یعنے تین دعائین مقبول ہین انمین شک نہین) یہ حدیث حسن ہے اور ابو جعفر وہی ہین جنسے یحیی بن ابی کثیر نے روایت کیے اور وہ ابو جعفر موذن کہلاتے ہین اور انکا نام ہم نہین جانتے **باب** ماجاء ما یقول اذا رکب دابتہ باب سواری پر چڑہنے کی دعامین **عن** علی بن ربیعۃ قال شھدت علیا اتی بدابۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاثا واللہ اکبر ثلاثا سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک یعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب غیرک **ترجمہ** روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا مین حضرت علی کے پاس اور انکی سواری لائی تھے تاکہ وہ سوار ہون پھر جب پیر رکاب مین رکھا بسم اللہ کہکے پھر جب اسکی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پڑھا یعنے پاک ہے وہ اللہ جسنے ہمارے کام مین لگایا اسکو اور ہم اسکو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کیطرف لوٹنے والے ہین پھر الحمد للہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا پھر کہا سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت یعنے پاک ہے تو اے اللہ بیشک مین نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخشدے مجھکو کہ نہین بخشتا کوئی گناہونکو مگر تو پھر ہنسے حضرت علی اور مین نے کہا آپ کیون

دعا وغیرہ کے کہنے کے بیان

سفر کے دعا مقبول ہونیکا بیان

سواری پر چڑھنے کی دعامین

ہنسے ای امیر المؤمنین فرمایا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا پھر ہنسی سو میں نے عرض کی کیوں ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا بیشک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنی بندے سے جب وہ کہتا ہے اے میرے بخشدے گناہ میرے بیشک کوئی نہیں بخشتا گناہ سوا تیرے ف اسی باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر فرکب راحلتہ کبر ثلاثا وقال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم یقول اللھم انی اسألک فی سفرنا ھذا من البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا المسیر وھو اطو عنا البعد الارض اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اھلنا وکان یقول اذا رجع الی اھلہ ایبون ان شاء اللہ تائبون عابدون لربنا حامدون ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سبحان الذی سے منقلبون تک کہتے یعنے ایکبار پھر اللھم سے فی الاھل تک پڑھتے یعنے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقوی اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارے اوپر چلنا اور لپیٹ دی ہمارے لئے زمین کی مسافت کو یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو ہمارا ساتھ رہ سفر میں اور خلیفہ رہ گھر میں اور جب گھر آتے فرماتے ہم لوٹنے والے ہیں اگر خدا نے چاہا توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنی رب کے تعریف کرنیوالے

باب ما جاء ما یقول اذا ھاجت الریح

ف یہ حدیث حسن ہے باب آندھی کے دعا میں عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای الریح قال اللھم انی اسألک من خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ ترجمہ روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوا چلتے یہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اسکی اور جو خیر اسمیں رکھی گئی ہے اور جو اسکے ساتھ بھیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اسکے شر سے اور جو شر اسمیں رکھا گیا ہے اور جو اسکے ساتھ بھیجا گیا ہے

باب ما یقول اذا سمع الرعد

ف اور اسی باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے باب گرج کی دعا میں عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذالک ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سنتے تھے آواز گرج اور کڑک کے فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ نہ مار ہمکو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہمکو اپنے عذاب سے اور بخشدے قبل اسکے ف یہ حدیث ہی نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

باب ما یقول عند رؤیۃ الھلال

باب چاند دیکھنے کی دعا کا عن طلحۃ بن عبید اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال قال اللھم اھلہ علینا بالیمن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ ترجمہ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے اللھم سے آخر تک پڑھتے یعنے یا اللہ مبارک کر ہمپر اس چاند کو ساتھ برکت اور ایمان کے اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور تیرا اللہ ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ما یقول عند الغضب

باب غصہ کی دعا کا عن معاذ بن جبل قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی عرف الغضب فی وجہ احدھما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب عنہ ما یجد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ترجمہ روایت ہے معاذ سے کہا دو شخص آپسمیں سخت و سست کہنی لگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہانتک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے اور وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے یعنے پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندی ہوئے سے ف اسی باب میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے

باب ما جاء فی الرجل یستیقظ فیری فی منامہ ما یحب او ما یکرہ

روایت کے ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے سفیان سے مانند اسکے اور یہ حدیث مرسل ہے اسلئے کہ عبد الرحمن بن لیلی نے نہیں سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا ہے عمر بن خطاب کے خلافت میں اور عمر بن خطاب جب شہید ہوئے تو عبد الرحمن بن ابی لیلی چھ برس کی تھی ایسی ہی روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور روایت کی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے عمر بن خطاب سے اور دیکھا ہے انکو اور عبد الرحمن کے کنیت ابو عیسے ہی اور ابو لیلی یعنے انکے باپ کا نام یسار ہے اور روایت کی گئی ہے عبد الرحمن سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے اکیسو بیس صحابہ کو انصار سے رضی اللہ عنہم اجمعین

باب ما یقول اذا رای رؤیا یکرھھا

باب برا خواب دیکھنے کی دعا کا اور اچھے خواب کے بیان میں عن ابی سعید الخدری انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رای احدکم الرؤیا یحبھا فانما ھی من اللہ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث بما رای واذا رای غیر ذالک مما یکرھہ فانما ھی من الشیطان فلیستعذ باللہ من شرھا ولا یذکرھا لاحد فانھا لا تضرہ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے جب دیکھے کوئی تم میں خواب میں جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ کی طرف سے ہی ہر تعریف

کرے اللہ کی اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے اسکے سوا ایسی چیز جسکو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہی پس پناہ مانگے اسکے شر سے اور کسی سے ذکر نکرے اسکا کہ وہ اسکو کچھ ضرر نہیں پہونچا دیگا ف اسباب میں ابی قتادہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہی اس سند سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کی نزدیک روایت کیے ہے اسکو امام مالک نے اور بہت لوگوں نے **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا رَاَی اَلْبَاکُوْرَۃَ مِنَ الثِّمَارِ نیا پھل دیکھنے کی دعا میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ بِہٖ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ قَالَ ثُمَّ یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ یَرَاہُ فَیُعْطِیْہِ ذٰلِکَ الثَّمَرَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے پھر جب آپ لیتے فرماتے الٰہم سے وسلمہ معہ تک یعنی یا اللہ برکت دی ہمارے ہمارے پہلو میں اور برکت دی ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تھا اسنے دعا کی مکہ کے لئے اور میں کہ تیرا بندہ اور نبی ہوں تجھسے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لئے مثل اسکے کہ دعا کی انہوں نے مکہ کے لئے اور برابر اسکے اور بھی اسکے ساتھ پھر بلاتی جس چھوٹے لڑکیکو دیکھتے اور وہ پھل اسے عنایت فرماتے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا اب کہانے پینے کی دعا کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ فَجَآءَتْنَا بِاِنَآءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِہٖ فَقَالَ لِیْ اَلشَّرْبَۃَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِھَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا کُنْتُ اُوْثِرُ عَلٰی سُؤْرِکَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ طَعَامًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِنْہُ وَمَنْ سَقَاہُ اللّٰہُ لَبَنًا فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِءُ مَکَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَیْرُ اللَّبَنِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ کے گھر میں سو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اسمیں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں اپکے داہنے اور خالد بائیں تھے سو مجھسے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر اپنے اوپر خالد کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کرونگا آپکے جھوٹے پر کسی کو پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو اللہ تعالیٰ کچھ کہلائے تو کہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِنْہُ یعنے یا اللہ برکت دی ہمکو اسمیں اور کہلائے اس سے اچھا اور جسکو اللہ دودھ پلائے تو چاہیے کہ کہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ یعنے یا اللہ برکت دی ہمکو اس میں اور زیادہ دی ہمکو اسی اور فرمایا آپنے کہ کوئی شئی ایسی نہیں جو کہانے اور پینی دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے ف یہ حدیث حسن ہے، اور روایت کیے بعضوں نے یہہ حدیث علی بن زید سے سو کہا انہوں نے روایت کیے ہے عمر بن حرملہ سے اور بعضوں نے کہا عمر بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں **منہ ترجمہ** اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہہ کہانے پینے کی چیز میں اصحاب حضرت پر تقدم نکرتے تھے اور یہی لازم ہے ہر مسلمان کو کہ اپنے صلحا اور علما کے ساتھ یہی آداب کہیں دوسرے یہہ کہ پینے کی بعد داہنی طرف سے دور کریں کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں پر تیسرے یہ کہ سوء رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا چونکہ برکات دینی کا سبب اعظم تھا اسلئے ابن عباس نے اسمیں ایثار نکیا معلوم ہوا کہ امور دنیہ میں ایثار اولیٰ نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا چاہیے دعا تمام کہانوں کے پانچویں دعا دودھ کے چھٹے یہہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سی بہتر دنیا میں کوئی شئی نہیں کہ حضرت نے اسمیں یہہ دعا نکی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شئی طعام و شراب کے قایم مقام سوا اسکے نہیں **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ باب کہانے سے فارغ ہونیکی دعا کا **عن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَۃُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا ترجمہ روایت ہے ابو امامہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے سے جب دسترخوان اٹھاتے تھے تو آپ فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والے کہ نہیں بیزار ہم اس سے اور نہیں بے پرواہ ہم اس سے اے رب ہمارے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ وَشَرِبَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہاتے یا پیتے فرماتے الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف ہی اس اللہ کو جسنے کہلایا اور پلایا ہمکو اور بنایا ہمکو مسلمان **عن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ روایت ہے معاذ بن انس سے

دعا سونے کے وقت کی

کہانے سے فارغ ہونیکی دعا

کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہا یا کچھ کہا نا پھر کہا الحمد للہ سے ولا قوۃ تک یعنے سب تعریف اس اللہ کو ہے جسنی کہلایا مجھکو یہ کہا نا اور عنایت فرمایا نیز سے حول اور قوت کے بخشے جاوینگے اسکے اگلے گناہ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے **باب** ما یقول اذا سمع نھیق الحمار و نباح الکلب کی آواز سنے کی دعا مین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانھا رأت ملکا واذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان الرجیم فانہ رأی شیطانا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم آواز مرغ کی تو مانگو اسکا فضل مانگو اسلئے کہ اسنے دیکھا ہی فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدہے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اسنے دیکھا ہے شیطان کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتھلیل والتحمید باب تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت مین **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی الارض احد یقول لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الا کفرت عنہ خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی زمین پر ایسا نہین کہ لا الہ الا اللہ سے الا باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہوجاتے اسکے چھوٹے گناہ اگرچہ دریا کے کف برابر ہون ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا شعبہ نے یہی حدیث ابی بلج سے اسی سند مانند اسکے مگر مرفوع نہین کیا اسکو اور ابو بلج کا نام یحیے ہے اور وہ بٹی ہین ابی سلیم کے اور بعضون نے ابن سلیم کہا ہے روایت کیا محمد بن بشار نے انہون نے ابن ابی عدی سے انہون نے حاتم سے انہون نے ابی بلج سے انہون نے عمرو بن میمون سے انہون نے عبد اللہ بن عمرو سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے ابی بلج سے مانند اسکے اور مرفوع نہین کیا انہون نے اسکو **عن** ابی موسی الاشعری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فلما افضنا اشرفنا علی المدینۃ فکبر الناس تکبیرۃ ورفعوا بھا اصواتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم لیس باصم ولا غائب ھو بینکم وبین رؤس رحالکم ثم قال یا عبد اللہ بن قیس الا اعلمک کلمۃ من کنوز الجنۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ مین پھر جب پھرے ہم اور قریب پہونچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگون نے اور بلند آواز کی اپنی اسکے ساتھ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک رب تمہارا بہرا نہین ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگون کے سواریون کے یعنے ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگون کے درمیان موجود ہو پھر فرمایا اے عبد اللہ بیٹی قیس کے کیا نہ بتلادون تجھکو ایک خزانہ جنت کے خزانون سے کہ وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل اور ابو بغامہ کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے ہین عیلے کی اور مراد تمہارے درمیان اور لوگون کے سواریون نہین ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اسکی ہر جگہ ہے یعنے یہہ مراد نہین کہ ذات مقدس اسکی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ کا عقیدہ فاسد ہے **باب** **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیت ابراھیم لیلۃ اسری بی فقال یا محمد اقرأ امتک منی السلام واخبرھم ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانھا قیعان وان غراسھا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ترجمہ روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملے مجھسے ابراہیم علیہ السلام شب معراج مین اور کہا اے محمد تم اپنے امت کو میرا سلام کہو اور خبر دو انکو کہ جنت کے زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اسکا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ہے ف اسباب ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابن مسعود کے روایت کیا **عن** سعد انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجلسائہ ایعجز احدکم ان یکسب الف حسنۃ فسالہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال یسبح احدکم مائۃ تسبیحۃ تکتب لہ الف حسنۃ وتحط عنہ الف سیئۃ ترجمہ روایت ہے سعد سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہمنشینون کو کیا تھکتا ہے ایک تم مین کا اس سے کہ کمائے ہزار نیکیان یعنے ہر روز سوا ایک شخص نے پوچھا انمین سے کیونکر کمائے کوئی ہم مین کا ہزار نیکیان فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار کہ لکھے جاوین اسکے لئے ہزار نیکیان اور اتاری جاوین اس سے ہزار برائیان ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہ غرست لہ نخلۃ فی الجنۃ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اسکے لئے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت مین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح نہین ہے ہم اسکو مگر ابی الزبیر کے روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہین اور اسی سند سے ہمسے محمد بن رافع نے انہون نے مولی سے انہون نے حماد بن سلمہ سے انہون نے ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے

شیطان کا دیکھنا اور مرغ کا فرشتے کو دیکھنا

کو سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اسکے لئے ایک درخت جنت میں لگایا جاتا ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار بخشی جاوینگے اسکے گناہ اگرچہ کف دریا کی برابر ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں کہ ملکے ہیں زبان پر بھاری ہیں میزان پر پیارے ہیں رحمان کو سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کان لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکان لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر سو بار اسکو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنیکا اور لکھے جاوینگے اسکے لئے سو نیکیاں اور مٹائی جاوینگی اسکی سو برائیاں اور ایک پناہ ہوگی اسکے لئے شیطان سے اسدن شام تک اور آخرت میں کوئی اس سے اچھے عمل نہ لاویگا مگر جو اس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار مٹائی جاتے ہیں اسکے گناہ اگرچہ کف دریا سے زیادہ ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے صبحکو اور شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار لاویگا قیامت کے دن عمل نیک کوئی اس سے افضل مگر جو اسکے برابر کہا کرے یا اس سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم لاصحابہ قولوا سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ من قال مرۃ کتبت لہ عشرا ومن قالھا عشرا کتبت لہ مائۃ ومن قالھا مائۃ کتبت لہ الفا ومن زاد زادہ اللہ ومن استغفر اللہ غفر لہ ترجمہ روایت ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے یاروں سے کہو تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور جسنے یہ کلمہ ایکبار کہا اسکے لئے دس نیکیاں لکھے جاوینگے اور جسنے اسکو دس بار کہا اسکے لئے سو نیکیاں لکھے جاوینگے اور جسنے سو بار کہا اسکے لئے ہزار نیکیاں لکھے جاوینگی اور جسنے زیادہ کہا اسکو اللہ اس سے زیادہ ثواب دیگا اور جو بخشش مانگے اللہ اسکو بخشدیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حمل علی مائۃ فرس فی سبیل اللہ او قال غزا مائۃ غزوۃ ومن ھلل اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن اعتق مائۃ رقبۃ من ولد اسمٰعیل ومن کبر اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی لم یات فی ذلک الیوم احد بافضل مما اتی الا من قال مثل ما قال او زاد علیہ قال ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ سو بار صبح اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کئے اسنے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کے راہ میں یا فرمایا سو جہاد کئے اور جو لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام کو گویا آزاد کئے اسنے سو فرزند اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور سو بار شام نہ لاویگا کوئی شخص نیک عمل یعنے قیامت میں اس سے زیادہ مگر جسنے اس سے زیادہ کہا یا اسکے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہے حسین بن اسود نے انہوں نے یحیی بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابی شبرمہ سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایکبار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار غیر رمضان میں **باب** **عن** تمیم الداری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الھا واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد عشر مرات کتب اللہ لہ اربعین الف الف حسنۃ ترجمہ روایت تمیم داری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے اشہد سے کفوا احد تک دس بار لکھتا ہے اللہ تعالے اسکے لئے چار کروڑ نیکیاں **ف** یہ حدیث غریب

نہیں جانتے ہم اسکو مگر اس سند سے اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہی عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ کُلَّہٗ فِیْ حِرْزٍ مِنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْکَ بِاللّٰہِ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد کہی اور وہ اپنے پانوں موڑے ہو یعنے دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز میں بیٹھا تھا دس بار لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک لکھی جائینگی اسکی لئے دس نیکیاں اور مٹائی جاوینگی اس سے دس برائیاں اور بلند کئے جاوینگے اسکے دس درجہ اور اسدن محفوظ رہیگا وہ ہر برائی سے اور نگاہبانی کیجاویگی اسکی شیطان سے اور ہلاک نکریگا اسکو اسدن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنے اگر شرک کریگا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہوجاوینگے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے

باب ما جاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

متفرق دعاؤں کا بیان

عَنْ بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْا وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی قَالَ زَیْدٌ وَذَکَرَہُ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَمُعَاوِیَۃَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِسِنِیْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَیْدٌ ثُمَّ ذَکَرَہُ لِسُفْیَانَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ترجمہ روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہا انہوں نے کہ سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اللھم سے کفوا احد تک یعنے یا اللہ مانگتا ہوں تجھسے اس وسیلہ سے کہ میں گواہی کرتا ہوں تجھکو کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تو نے کسیکو اور نہ جنا تجھکو کسی نے اور نہیں تیرا کوئی شریک ذات میں کہا راوی نے کہ پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ اس نے مانگا اللہ تعالے سے اسکے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا کیجاوے اس سے تو قبول کیجاوے اور جب مانگا جاوے اسکے وسیلہ سے تو عنایت کرے کہا زید نے جو راوی حدیث ہیں کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھسے ابو اسحاق نے انہوں نے روایت کی مالک بن مغول سے کہا زید نے پھر ذکر کیا میں نے اسکا سفیان سے تو انہوں نے بھی روایت کی مالک سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنی ہے یہ روایت ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ترجمہ روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ کی آیہ اور آل عمران کے شروع کی آیت الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کی آیہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ ترجمہ روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا کہ ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اللھم اغفر لی وارحمنی یعنے یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھکر بیٹھے تو تو حمد کر اللہ کی جیسے اسکو لائق ہے اور درود بھیج مجھپر پھر دعا کر اللہ سے پھر نماز پڑھے دوسرے شخص نے اسکے بعد اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تو فرمایا اس سے آپ نے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حیوہ بن شریح نے ابی ہانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اور تمکو یقین ہو قبول ہونیکا اور یاد رکھو کہ اللہ قبول نہیں کرتا غافل اور کھیلتے ہوئے دل سے کچھ ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْا فِیْ صَلَاتِہٖ فَلَمْ یُصَلِّ عَلٰی

اسم اعظم کا بیان

نماز میں دعا سے پہلے حمد و درود کا بیان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجل ھذا ثم دعاہ فقال لہ او لغیرہ اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیدع بعد ما شاء ترجمہ روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہوں نے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی اس نے پھر بلایا اس کو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھے تو شروع کرا اللہ کے حمد اور ثنا سے پھر درود بھیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے جو چاہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم عافنی فی جسدی وعافنی فی بصری واجعلہ الوارث منی لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ان لفظوں سے الٰہی سے آخر تک یعنے یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کر دے میرا وارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت والا بزرگ پاک ہے وہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا ہم نے محمد سے یعنی بخاری سے کہ فرماتے تھے حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ بن زبیر سے کچھ **باب عن** ابی ھریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسألہ خادما فقال لھا قولی اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء منزل التوراۃ والانجیل والقرآن فالق الحب والنوی اعوذ بک من شر کل شیء انت اخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاھر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغنی من الفقر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے آئیں فاطمہ بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگیں سو فرمایا انہوں نے آپ سے کہ کہو تم اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پروردگار سات آسمانوں کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب ہمارے اور رب ہر چیز کے اتارنے والی توراۃ اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والی دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے آگے کی چوٹی تو سب سے اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظر دن سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں ادا کر دے میرا قرض اور بے پرواہ کر دی مجھ کو محتاجی سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہے روایت کے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اسکے اور روایت کے بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے مرسلا اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابی ہریرہ کا **باب عن** عبد اللہ بن عمرو قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من قلب لا یخشع ومن دعاء لا یسمع ومن نفس لا تشبع ومن علم لا ینفع اعوذ بک من ھؤلاء الاربع ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جسمیں خوف نہ ہو اور ایسے دعا سے جو سنی نہ جاوے اور ایسی نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے ف اسناد میں جابر اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی یا حصین کم تعبد الیوم الٰھا قال ابی سبعۃ ستۃ فی الارض واحد فی السماء قال فایھم تعد لرغبتک ورھبتک قال الذی فی السماء قال یا حصین اما انک لو اسلمت علمتک کلمتین تنفعانک قال فلما اسلم حصین قال یا رسول اللہ علمنی الکلمتین اللتین وعدتنی فقال قل اللھم الھم رشدی واعذنی من شر نفسی ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کتنے معبود تم پوجتا ہے تو اندون انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں فرمایا آپ نے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں نے اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ نے اے حصین اگر تو اسلام لاوے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھکو کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہو کے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب سکھائیے مجھے وہ کلمے جنکا وعدہ کیا تھا آپنے فرمایا آپنے کہہ اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری میری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عمران بن حصین سے اور سند سے بھی **باب عن** انس بن مالک قال کثیرا ما کنت اسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل وضلع الدین وقھر الرجال ترجمہ روایت ہے انس سے جن مالک سے کہا اکثر میں سنتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم اور ترکپن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبے اور مردوں کی غلبہ ف یہ حدیث

حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرو کی روایت سے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بما یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل وفتنۃ الصدر وعذاب القبر ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سینے کے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء فی عقد التسبیح بالید باب انگلیوں پر تسبیح گننے کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن عمرو قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیدہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہیں اور روایت کرتے شعبہ اور ثوری بھی یہی حدیث عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور سابعین یسیر بنت یاسر سے بھی روایت ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا قد جھد حتی صار مثل فرخ فقال لہ ما کنت تدعو ما کنت تسأل ربک العافیۃ قال کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی الاخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انک لا تطیقہ ولا تستطیعہ افلا کنت تقول اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک صحابی کے کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کی ہو گئے تھے سو فرمایا انہی آپ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کیے کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھے نہیں ہو سکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب عن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داود یقول اللھم انی اسألک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی واھلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر داود یحدث عنہ قال کان اعبد البشر ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داود علیہ السلام کے دعاؤں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے اللہم سے الماء البارد تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیرے اور محبت اس کی جس کو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچا دے مجھے تیرے محبت تک یا اللہ کر دے اپنی محبت میرے لئے زیادہ پیارے میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈی پانی سے کہا راوی نے کہ حضرت جب ان کا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** عبد اللہ بن یزید الخطمی الانصاری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی دعائہ اللھم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک اللھم ما رزقتنی مما احب فاجعلہ قوۃ لی فیما تحب اللھم ما زویت عنی مما احب فاجعلہ فراغا لی فیما تحب ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا تھی اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اس کی جو نفع دے مجھ کو تیرے درگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میرے پیارے چیزوں سے سو کر دے اس کو قوت اس چیز کے جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میرے پیاری چیزوں سے تو کر دے اس کو موجب فراغت کا اس چیز کے لئے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنے جو ملے وہ تیرے مرضیات اور محبوبات میں خرچ ہو اور جو جائے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونے کا کہ میں تیرے مرضیات میں مشغول رہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے **مترجم** حقیقت میں یہ جامع ہوم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتے ہی جیسا سنگ گران شیشۂ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اسقدر لذت بخش دل و جان ہوتے ہے کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اسکے لذت عنایت فرماوے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین + **باب عن** شکل بن حمید قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ علمنی تعوذا اتعوذ بہ قال فاخذ بکفی فقال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیتی یعنی فرجہ ترجمہ روایت ہے شکل بن حمید سے انہوں نے کہا آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتائیے کہ میں اس کو پڑھا کروں سو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو اللہم سے منیتی تک یعنے میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کے روایت ہے کہ وہ بلال بن یحیی سے روایت کرتے ہیں **باب عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

انگلیوں پر تسبیح گننے کے بیان میں

مختلف دعاؤں کا بیان

یُعلِّمُھُم ھٰذا الدُّعاءَ کما یُعلِّمھم السُّورۃَ مِنَ القرآنِ اللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِن عذابِ جَھَنَّمَ وَمِن عذابِ القبرِ وَاَعُوذُ بِکَ مِن فتنۃِ المسیحِ الدَّجّالِ وَاَعُوذُ بِکَ مِن فتنۃِ المحیا والممات ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو یہ دعا ایسی سکھاتے تھے جیسی کوئی سورت سکھاتے تھے یعنی قرآن کے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے زندگی اور موت کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن عائشۃ قالت کان رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھؤلاءِ الکلماتِ اللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِن فتنۃِ النارِ وعذابِ النارِ وعذابِ القبرِ وفتنۃِ القبرِ ومن شرِّ فتنۃِ الغِنٰی ومن شرِّ فتنۃِ الفقرِ ومن شرِّ المسیحِ الدَّجّالِ اللّٰھُمَّ اغسِل خطایایَ بماءِ الثلجِ والبردِ ونَقِّ قلبی من الخطایا کما نقّیتَ الثوبَ الابیضَ من الدَّنَسِ وباعِد بینی وبین خطایایَ کما باعدتَ بین المشرقِ والمغربِ اللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الکسلِ والھرمِ والمأثمِ والمغرمِ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہہ کلمے پڑھتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دھوڈے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کردے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور ڈالدے میرے اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دور ڈالدی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں الکساہٹ اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹی سے ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عائشۃ قالت سمعتُ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ عندَ وفاتِہٖ اللّٰھُمَّ اغفِر لی وارحَمنی والحِقنی بالرَّفیقِ الاعلٰی ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا مجھکو رفیق اعلے سے یعنے بلند گروہ یعنے فرشتوں سے یا جماعت انبیاء سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب عن عائشۃ قالت کنتُ نائمۃً الی جنبِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَفَقَدتُّہٗ من اللیلِ فلمستُہٗ فوقعَت یدی علی قدمَیہِ وھو ساجدٌ وھو یقولُ اَعُوذُ برضاکَ من سخطِکَ وبمعافاتِکَ من عقوبتِکَ لا اُحصی ثناءً علیکَ انتَ کما اثنَیتَ علی نفسِکَ ترجمہ روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں سوتی تھی بازو میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور میرے پاؤں آپکو لگے تو بچھا لیا اور سمیٹ لیا ہاتھ آپکے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک یعنے پناہ میں آتا ہوں میں تیری رضائی تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیری عفو کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کرسکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ اپنے ذات مقدس کی تعریف کی ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اسمیں یہ الفاظ زیادہ ہیں واعوذ بک منک لا احصی ثناءً علیک یعنے پناہ مانگتا ہوں میں تجھسے تیرے ساتھ اور تعریف نہیں کرسکتا تیرے باب عن ابی ھریرۃ ان رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولُ احدُکم اللّٰھُمَّ اغفِر لی ان شئتَ اللّٰھُمَّ ارحَمنی ان شئتَ لیعزِمِ المسألۃَ فانَّہٗ لا مُکرِہَ لہٗ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھکو اگر تو چاہے یا رحم کر مجھپر اگر تو چاہے چاہئے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنیوالا اسکے لئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب عن ابی ھریرۃ ان رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قال یَنزِلُ ربُّنا کلَّ لیلۃٍ الی السَّماءِ الدُّنیا حینَ یَبقٰی ثُلُثُ اللیلِ الآخرُ فیقولُ من یَدعُونی فاَستجیبَ لہٗ من یَسألُنی فاُعطیَہٗ ومن یَستغفِرُنی فاَغفِرَ لہٗ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتے ہے تہائی رات آخر کے اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھسے کہ میں قبول کروں دعا اسکے کون ہے کہ سوال کرے مجھسے تاکہ میں دوں اسکو اور کون ہے کہ مغفرت مانگی کہ بخشدوں میں اسکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور ابو سلمہ بن عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابی الدرداء اور عثمان ابن ابی العاص سے بھی روایت ہے عن ابی امامۃ قال قیلَ یا رسولَ اللہِ ایُّ الدُّعاءِ اَسمعُ قال جوفَ اللیلِ الآخرِ ودُبُرَ الصلواتِ المکتوباتِ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپنے کہ دعا آخر رات کے اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ابی ذر سے اور ابن عمر سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دعا آخر رات کے بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونیکے اور مانند اسکے

باب عن انس یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح اللھم اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصاب فی یومہ ذلک وان قالھا حین یمسی غفر اللہ لہ ما اصاب فی تلک اللیلۃ من ذنب ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا صبحکو اللھم سے رسولک تک یعنے یا اللہ صبح کی ہمنے گواہ کرتے ہین ہم تجھکو اور گواہ کرتے ہین ہم عرش کے اٹھانیوالونکو اور تیرے فرشتون کو اور سارے مخلوق کو اسپر کہ تو معبود برحق ہے نہین کوئی معبود برحق سوا تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہین تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے انتہے تو بخشدیتا ہے اللہ تعالے اسکے گناہونکو جو اس دن ہوون اور اگر کہے اسنے یہی کلمات شام کو تو بخشدیتا ہے اللہ تعالے اسکے گناہونکو جو اس رات کو ہوون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ سمعت دعاءک اللیلۃ فکان الذی وصل الیّ منہ انک تقول اللھم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی دارے وبارک لی فیما رزقتنی قال صلی اللہ علیہ وسلم فھل ترا ھن ترکن شیئا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سنی مینے دعا آپکی آجکی رات سو پہونچی مجھے اس دعا سے یہ کہ آپ فرماتے تھے اللھم سے رزقتنی تک یعنے یا اللہ بخشدی گناہ میرے اور کشادگی دی میرے گھر مین اور برکت دی میرے رزق مین فرمایا آپنے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا یعنے دین و دنیا کی سب بھلائی آجمین آگئی **ف** ابو اسلیل کا نام صریح بن نفیر ہے اور یہ حدیث غریب ہے **باب عن** ابن عمر قال قل ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الکلمات لاصحابہ اللھم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بیننا وبین معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مجلس سے اٹھتے بغیر اسکے کہ یہہ دعا کرلین اپنے اصحاب کے لئے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ بانٹ دی ہمارے لئے اپنا خوف اتنا کہ حایل ہوجاوے ہمارے گناہون کے درمیان اور بانٹ دی فرمان برداری اتنی کہ پہونچادیوے ہمکو تیری جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہوجاوین ہمپر مصیبتین دنیا کی اور برخوردار دے ہمکو ہمارے کانون سے اور ہمارے آنکھون سے اور ہماری قوتون سے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور کردے ہمارا وارث ہماری نسلون سے اور خاص کردے انتقام ہمارا اسی پر جو ہمپر ظلم کرے اور مدد دے ہمکو اسپر جو ہمپر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہمارے دین مین اور نکر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کے اور مسلط نکر ہمپر ایسے شخصکو جو رحم نکرے ہمپر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کے بعضون نے یہ خالد بن ابی عمران سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے **منہ** ترجمہ اس دعا مین سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہین **اول** فضیلت خوف الہی کے کہ وہ حایل اور مانع ہوجاتا ہے بندونکا گناہون سے معلوم ہوا کہ جتنا فرمان خدا کا ہے اتنا خوف کم رکھتا ہے اور تقوی اور گناہون سے بچنا یہی خوف ہے اور خوف خدا عمدہ چیز ہے کہ حضرت نبی اور اصحاب کے لئی ہمیشہ مانگتے تھی **دوسرے** فضیلت طاعت کی کہ اشارہ فرمایا ہے اپنے کہ اطاعت الہی ہے جنت تک پہونچانیوالی ہے **تیسرے** فضیلت یقین کے کہ بیان فرمایا آپنے کہ یقین سے مصیبتین ہلکی ہوجاتی ہین اسلئے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہمکو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اسپر آسان ہوجاتی ہے اور جسکو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالے ثواب کثیر اور طاعات پر جزیل عنایت فرماویگا اسپر ریاضات شاقہ آسان ہوجاتی ہین اور جسکو یقین ہوا کہ مصیبت مین اللہ تعالے نے صابرین کے بڑے درجے رکھے ہین اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اسکو بیشک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسیطرح جب اللہ تعالے کی وعید اور عذاب قبر اور عذاب حشر و نار کا یقین ہوجاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہوجاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے **چوتھے** یہہ جو فرمایا کہ خاص کردے انتقام ہمارا اسی پر جو ظلم کرے ہمپر اسمین تعلیم کری کہ بقصور سے انتقام نہ لین اور ایک کے تقصیر پر دوسرے کو سزا دین جیسے جاہلیت کا دستور کہ ایک کے بدلی دس کو مارتے **پانچوین** یہہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہمارے دین اس سے مراد یہہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی کہ مثلاً فقر و محتاجی ہوئی یا دکھ درد بیمار ہوئی دوسرے مصیبت دین مین کہ صحبت اہل بدع کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معیت زامنون کے یا گرفتاری معاصی مین کہ اس سے آدمی کے عاقبت خراب ہوجاتی ہے اور ایمان مین خلل آتا ہے اور اسمین ہرگز ثواب کے توقع نہین پس اس سے پناہ مانگی آپنے **چھٹے** مذمت دنیا کے کہ دعا کی آپنے کہ اسکو ہمارا بڑا مقصود نکر اسلئے کہ دنیا

لعون ہے اور غالب لعون کا لعون ہے چنانچہ مروی ہے آپسی کہ دنیا لعون ہے اور جو اُسمیں ہے لعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اسکی مدد کرے ساتویں پشت حاکم ظالم پر حکم ماضی کے کہ اُس سے پناہ مانگی آپنے **عن** مسلم بن ابی بکرۃ قال سمعنی ابی وانا اقول اللھم انی اعوذ بک من الفقر والکفر وعذاب القبر قال یا بنی من سمعت ھذا قال قلت سمعتک تقول لمن قال الزمھن فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولھن ترجمہ روایت ہے مسلم بن ابی بکرہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میرے باپ نے کہ میں کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے فقر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سنی تمنے یہہ دعا میں نے کہا تمسے کہا انہوں نے کہ گانٹھ میں باندھ رکھو اس دعا کو اسلئے کہ میں نے سنی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اسکو پڑھتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتھن غفر اللہ لک وان کنت مغفورا لک قال قل لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم قال علی بن حشرم واخبرنا علی بن الحسین بن واقد عن ابیہ بمثل ذلک الا انہ قال فی اٰخرھا الحمد للہ رب العالمین ترجمہ روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تمکو ایسے کلمات کہ اگر تو انکو کہے تو بخشدیا جاوے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجہ بلند ہوں کہہ تو لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم تک یعنے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے بلند ہے اور بڑا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن حشرم نے خبر دی ہمکو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اسکے مگر انہوں نے اخر میں الحمد للہ رب العالمین بڑہایا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی اسحاق کے روایت سے کہ وہ حارث ہی روایت کرتے ہیں وہ علی سے **باب عن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذ دعا وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب اللہ لہ ترجمہ روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا ذوالنون کے جو پڑھے انہوں نے مچھلے کی پیٹ میں ایسے ہی کہ جو مسلمان اُس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الہ سے ظالمین تک ہے یعنے نہیں کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو میں ظالموں میں سے ہوں **ف** محمد بن یوسف فریابی کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتی ہیں اور روایت کے کئی لوگوں نے حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہیں ذکر کیا سند میں انہوں نے روایت کے ہو اپنے باپ سے اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہیں یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کے روایت کے مانند **باب عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ غیر واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کی ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہو جنت میں **ف** یونس نے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلے نے ہشام سے انہوں نے محمد بن حیان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابوہریرہ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ غیر واحدۃ من احصاھا دخل الجنۃ ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القھار الوھاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشھید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاٰخر الظاھر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الھادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو احصا کرے انکا داخل ہو جنت میں وہ اللہ کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر وہ سے آخر تک **ف** یہہ حدیث غریب ہے روایت کے ہمسے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہیں جانتے ہم یہہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں جانتے ہم اکثر روایتوں میں ذکر اسماء الٰہی کا مگر اسے روایت میں اور روایت کے آدم بن ابی ایاس نے یہہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا اسمیں اسماء کا اور اسکے اسناد صحیح نہیں **روایت** کی ہمسے ابن ابی

عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جو انکو یاد رکھے داخل ہو جنت میں اور اس روایت میں ہے ذکر اسماء کا نہیں یعنی تفصیل انکی مذکور نہیں غرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے یہ ابو الیمان نے شعیب سے انہوں نے ابی الزناد سے اور نہیں ذکر کیا انہیں اسماء کا **مترجم** اس حدیث کی متعلق کئی فوائد ہیں کہ انکا جاننا ضرور ہے اور نہایت مفید **اول** یہ کہ علماء میں یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمّٰی ہے یا غیر مسمّٰی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل میں داخل ہیں اور گفتگو اسمیں محض لایعنی اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ نے فرمایا یا خوبی اسلام کی یہ ہے کہ لایعنی کو چھوڑ دی اور اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے حالمیں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہینگے وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ پس مومن کامل کو چاہیئے کہ ایسی مباحث میں لب نہ کھولے اور لاینعم کچھ نہ بولی اور گفت و شنید اسمیں خلاف سلف جائز نہ رکھے **دوم** یہ کہ حصر اسماء میں علماء کی دو قول ہیں جمہور تو اسطرف گئی ہیں کہ اسمائے الٰہی اس سے زیادہ بھی ہیں ولیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں ننانوے سے خاص ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسماء حسنیٰ اسی عدد میں محصور ہیں مگر نووی نے جمہور کے قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن مسعود کی روایت جسکو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسکی مؤید ہے کہ اسمیں یہ لفظ ہیں وَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اور ایک روایت میں ہے أَوْ أَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ اس نو کے سوا اور بھی نام ہیں اس تعالیٰ شانہ کی **سوم** یہ کہ احصا جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علماء کی اسمیں کئی اقوال ہیں **اول** یہ کہ احصا اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے **دوم** اہل اللہ کے نزدیک متصف ہو جانا اُن صفتوں سے اور متخلق باخلاق الٰہی ہو جانا اور ظہور اُنکے حقایق کا اور بروز اُنکے نتایج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینوں قول کو صاوی نے حاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجر نے اسمیں چار قول ذکر کیے ہیں پہلا یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اور مسلم کے نزدیک یہی ہے **دوم** یہ کہ معنی اسکی پہچاننے اور ایمان لانے اور یقین کرنے کے ہیں **سوم** یہ کہ جتنا ممکن ہے اسکے معنوں پر عمل کیا اور اُنکے ساتھ متخلق ہوا **چہارم** یہ کہ سارا قرآن پڑھ گیا اسلیے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسیطرف گئی ہیں ابو عبد اللہ زبیری **چہارم** معانی اسمائے الٰہیہ میں **اللّٰہ** جلیمی نے کہا ہے کہ یہ کہ اکبر الاسماء یہی اور اجمع اُنکا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام سے موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اسکے قدیم یورسی قدرت والا اور جایز نہیں کہ اسکے سوا کسیکو اللہ کہیں اور سیبویہ سی مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتیں ہیں اور بیضاوی نے اسکو کئی لفظوں سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اسکے ذکر کا نہیں بوجہ طول کے غرض اقوال اصحاب عربیت اور نحو کے اس اسم مبارک میں بہت ہیں اور بیہقی نے کہا اُن سب قولوں سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشتقہ کے **اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ** قول معتبر یہ ہے کہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور رحمٰن میں زیادہ رحمت بوجہی جاتی ہے رحیم سے کہ اسمیں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار اور بعضوں نے کہا کہ رحمٰن اسم عبرانی ہے اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ وہ دونوں اسم رقیق ہیں اور ایک میں رقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے **اَلْمَلِكُ** سلکا بادشاہ اور یہ نام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب و نقصان سے پاک **اَلسَّلَامُ** خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنیوالا یا مومنین کو ہول قیامت سے نجات دینی والا اور امن میں رکھنے والا **اَلْمُهَيْمِنُ** شاہد امانت دار محافظ **اَلْعَزِيْزُ** غالب عزت والا **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑ نیوالا **اَلْمُتَكَبِّرُ** عظیم الشان گھمنڈ والا **اَلْخَالِقُ** عدم سے پیدا کرنیوالا **اَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا بنانیوالا **اَلْغَفَّارُ** اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور اُنکے برائیوں کو ڈھکنے والا **اَلْقَهَّارُ** سب پر غالب **اَلْوَهَّابُ** بے عوض کثرت سے دینی والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی دینی والا **اَلْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا **اَلْعَلِيْمُ** ہر چیز جاننے والا **اَلْقَابِضُ** بند کرنیوالا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹھی میں لے لینے والا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنیوالا رزق کا اور جاری کرنیوالا روحوں کا بدنوں میں **اَلْخَافِضُ** پست کرنیوالا مغروروں کا اور زیر کرنیوالا سرکشوں کا **اَلرَّافِعُ** بلند کرنیوالا مومنین متکبرین کا بالادست کرنے والا زیردستوں کا **اَلْمُعِزُّ** عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنیوالا **اَلسَّمِيْعُ** ہر آواز کو سننا **اَلْبَصِيْرُ** ہر چیز کو دیکھنا **اَلْحَكَمُ** فیصلہ کرنیوالا **اَلْعَدْلُ** منصف حاکم **اَللَّطِيْفُ** مہربان باریک دان **اَلْخَبِيْرُ** اگلے پچھلے ہر چیز سے خبردار

اَلْحَلِیْمُ بردبار بڑی سہائی والا کہ اہل کفر و فسق کو جلد نہیں پکڑتا اَلْعَظِیْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہو اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّکُوْرُ شکر گذار بندوں کا
قدردان اَلْعَلِیُّ سب سے اونچا اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِیْظُ اپنے مخلوقات کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظ اقدرت خلایق کا قوت دینی والا اَلْحَسِیْبُ
تمام عالم کو کافی اُسکے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں اَلْجَلِیْلُ بڑے شان والا اَلْکَرِیْمُ صاحب کرم کہ جسکے عطا کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ ہر شے کا نگہبان
اَلْمُجِیْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنیوالا اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَکِیْمُ حاکم حکمت استوار کار اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محبوب اہل محبت کا
محب اَلْمَجِیْدُ بزرگ بامرتبہ کہ بندہ کے بندگی کا بدلہ دینیوالا اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اُٹھانیوالا اَلشَّہِیْدُ ہر چیز اُسکے آگے حاضر اَلْحَقُّ سچ جسکے ذات اور
صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ استوار کار جسکو تھکن اور ماندگی نہیں
اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِیْ ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اُسکے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِئُ بے مثال کے
عالم کا ایجاد کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندوں کا مارنیوالا آخرت میں مردوں کو زندگے بخشنے والا اَلْمُحْیِیْ جلانیوالا اَلْمُمِیْتُ مارنیوالا اَلْحَیُّ مدت خود زندہ
اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قایم دوسروں کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگ والا اَلْوَاحِدُ اکا جسکا کوئی دوسرا نہیں اَلصَّمَدُ
سردار دائمی جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اُسکے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑی قدرت والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ
پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا کہ اُس سے قبل کوئی نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جسکے بعد کچھ نہیں اَلظَّاہِرُ قدرت کے راہ سے کہلا جسمیں کچھ شک نہیں اَلْبَاطِنُ سب سے
اوپر جسکے اوپر کوئی نہیں اَلْبَاطِنُ خلق کے وہم و نظر سے چھپا جسکے کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں اَلْوَالِیْ مالک صاحب حکومت اَلْمُتَعَالِیْ بلند شان اور
بلند ذات والا یعنے ذات اُسکی عرش سے سب سے اوپر اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کو سزا دینے والا
اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانیوالا گنہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّءُوْفُ نہایت مہربانی والا مَالِکُ الْمُلْکِ سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے ذُوالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم و تکریم اَلْمُقْسِطُ عادل منصف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلایق کا جمع کرنیوالا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیُ جسکو چاہے
بے پرواہ بناوے اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہونچانیوالا اَلنَّافِعُ نفع دینے والا اَلنُّوْرُ ذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنیوالا اُسکے نور سے ایمان کا ظہور
ہے اَلْہَادِیْ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانیوالا اَلْبَدِیْعُ خود بغیر نظیر اور نئی اپج کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنیوالا اَلْبَاقِیْ موجود دائمی ہمیشہ
قایم اَلْوَارِثُ فنائی عالم کے بعد قایم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہنما اَلصَّبُوْرُ بڑی سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرِّتْعُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو
میں نے عرض کیے کہ یا رسول اللہ جنت کے باغ کون ہیں آپنے فرمایا مسجدیں میں نے عرض کیے کیونکر ہے چرنا انہیں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ف یہ حدیث غریب ہے
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ ترجمہ روایت ہے
انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گذرو تم باغوں پر جنت کے چرو پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں فرمایا حلقے وعظ کے ف یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کے روایت سے بَابُ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمْ مُصِیْبَۃٌ
فَلْیَقُلْ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا فَلَمَّا حَضَرَ اَبَا سَلَمَۃَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْ فِیْ اَھْلِیْ
حَدِیْثًا مِنْھَا قَبَضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَ اللّٰہِ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہونچے کسیکو مصیبت تو کہے انا للہ سے اخیر تک یعنے ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اُسکے طرف جانیوالی ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک
سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں سو ثواب دے مجھکو اُسمیں اور بدل دے اس سے بہتر چیز یعنے جو فوت ہو گئی مجھسے پھر جب موت حاضر ہوئی ابو سلمہ کے تو دعا کی
انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو پھر جب اُنکی روح قبض ہو گئی ام سلمہ نے کہا انا للہ سے آخر تک یعنے ہم اللہ کے مال ہیں ہم اُسکی طرف

جامع ترمذی ہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سند دسری بواسطہ ام سلمہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبداللہ بن اسد ہے مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ ام سلمہ کے اس قول کو قبول فرمایا کہ وہ امہات مومنین میں داخل ہوئیں اللہ اعلم ہوا ان سب سے **باب عن** انس بن مالک ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال مثل ذلک ثم اتاہ یوم الثالث فقال له مثل ذلک قال فاذا اعطیت العافیۃ فی الدنیا واعطیتها فی الاخرۃ فقد افلحت ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایک شخص آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے آپنے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ دوسرے دن اور اسنے ویسا ہی عرض کیا آپنے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپنے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھکو عافیت دنیا میں اور آخرت میں تو تو مراد کو پہونچگیا یعنے پھر کیا چاہئے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کے روایت سے ہی اسی جانتے ہیں **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ارایت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القدر ما اقول فیها قال قولی اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ بتائیے مجھکو اگر میں جان جاؤں کہ کونسی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھوں آپنے فرمایا کہو اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنے کو سو بخش مجھکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ علمنی شیئا اسئله الله قال سل الله العافیۃ فمکثت ایاما ثم جئت فقلت یا رسول الله علمنی شیئا اسأله الله فقال لی یا عباس یا عم رسول الله سل الله العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھی سکھائیے ایسی چیز کہ میں اللہ سے مانگوں آپنے فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن میں ٹھہرا اور پھر یہی عرض کی آپنے فرمایا اے عباس رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں ف یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ بیٹے حارث کی ہیں وہ بیٹے نوفل کے اور انکو سماع ہے عباس سے **باب عن** عائشۃ عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد امرا قال اللهم خرلی واخترلی ترجمہ روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دی میرے کام میں ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر نفیل کے روایت سے اور وہ ضعیف ہیں محدثین کے نزدیک انکو نفیل بن عبداللہ المرثی کہتے ہیں اور وہ عرفات میں رہا کرتے تھے اور الکبی انہیں نے یہ روایت بیان کیے ہے اور انکا کوئی متابع نہیں **باب عن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء شطر الایمان والحمد للہ تملاء المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملآن او تملاء ما بین السموات والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برهان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبایع نفسه فمعتقها او موبقها ترجمہ روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان اعمال کو یعنے ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں بھر دیتی ہیں یا ہر ایک انمیں کا بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہی تیرے نجات کے یا تیرے ہلاک کے اور ہر شخص صبح کرتا ہے اسحال میں کہ بیچنے والا ہے اپنی نفس کا پھر یا اسکا آزاد کرنیوالا ہے یا ہلاک کرنیوالا یعنے اگر اطاعت و عبادت کے اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح نصف المیزان والحمد للہ تملاہ ولا الہ الا اللہ لیس لها دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد للہ سارا میزان بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہانتک کہ وہ اللہ تک پہونچ جاتا ہے یعنے مقبول ہو جاتا ہے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اسکی کچھ قوی نہیں **عن** رجل من بنی سلیم قال عدهن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدی او فی ید یدہ التسبیح نصف المیزان والحمد للہ تملاءہ والتکبیر تملاء ما بین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطهور نصف الایمان ترجمہ روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گن دیئے میرے یا انکے انگلیوں پر یا تہ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور یہ پہلے بات ہے اور دوسرے یہ کہ الحمد للہ بھر دیتی ہے اسکو تیسرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے بیچ کو چوتھے یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچویں یہ

طہارت نصف ایمان ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیے شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **باب عن** علی بن ابیطالب قال اکثر ما دعا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فی الموقف اللھم لک الحمد کالذی نقول وخیرا مما نقول اللھم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک رب تراثی اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللھم انی اعوذ بک من شر ما تجیء بہ الریح ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تجھکو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لئے ہی نماز ہماری اور قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیئے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور وسوسہ سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو ہوا لاتی ہے ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اسکے قوی نہیں **باب عن** ابی امامۃ قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدعاء کثیر لم نحفظ منہ شیئا قلنا یا رسول اللہ دعوت بدعاء کثیر لم نحفظ منہ شیئا قال الا ادلکم علی ما یجمع ذلک کلہ تقول اللھم انا نسألک من خیر ما سألک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ پڑھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہیں ہم کو عرض کیے کہ یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہمکو کچھ یاد نہیں آپنے فرمایا میں تمکو ایسے چیز بتا دوں جو ان سب کے جامع ہو تم کہو اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیرے اسکے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تو ہی مدد گار ہے اور تو ہی پہونچانیوالا ہے یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کے اور قوت عبادت کرنیکے نہیں مگر اللہ کیطرف سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** شہر بن حوشب قال قلت لام سلمۃ یا ام المؤمنین ما کان اکثر دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عندک قالت کان اکثر دعائہ یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک قالت فقلت یا رسول اللہ ما لا اکثر دعاءک یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک قال یا ام سلمۃ انہ لیس آدمی الا وقلبہ بین اصبعین من اصابع اللہ فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ فنسأل اللہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا ترجمہ روایت ہے شہر بن حوشب سے کہا انہوں نے کہا ام سلمہ سے کہ ای ام المؤمنین حضرت کے اکثر دعا کیا تھے جب وہ آپکے پاس ہوتے انہوں نے کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنے اے دلوں کے پھیرنے والی حماد میرے دلکو اپنے دین پر ثابت رکھ میں نے عرض کیے کہ یا رسول اللہ آپ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپنے فرمایا ای ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں جسکا دل اللہ کے دو انگلیوں میں نہو پھیر جسے وہ چاہتا ہے قایم رکھتا ہے یعنے دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اسکا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر معاذ نی جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھے ربنا لا تزغ الآیۃ یعنے ای رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلونکو بعد اسکے کہ ہدایت کیے تو نے ف اسبا میں عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبد اللہ بن عمر اور نعیم بن ہمار سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے **باب عن** بریدۃ قال شکی خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت الی فراشک فقل اللھم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضین وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن کن لی جارا من شر خلقک کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم او ان یبغی علی عز جارک وجل ثناءک ولا الہ غیرک لا الہ الا انت ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کیے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انکو مین نہ سوسکا یعنے کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو نہ سکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بستر پر پہنچے تو لیٹے پھونکے پر کہہ تو اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ پالنے والی ساتوں آسمان کے اور جنپر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والی زمینوں کے اور جنکو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والی شیطانوں کے اور جنکو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تو ہمسایہ میرا اپنے ساتھ مخلوق کے شر سے بچانیکو نہ زیادتی کرے انمیں سے کوئی مجھپر یا بھاگے مغفرت ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیرے کوئی معبود نہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر تو ف اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اسکے سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہی کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لیا بعض محدثین نے اور مروی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اسکے اور وہ مرسل ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا فزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامۃ

مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنِّيْ اُعِيْذُهُمَا بِكَ اَنْ تَحْضُرَهُمَا فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں کا نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک یعنے میں اللہ کے پوری باتوں کے پناہ میں آتا ہوں اُسکے غضب سے اور عذاب سے اور اُسکے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطانوں کے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آویں سو جو اب اُسے ضرر نکریگا اور عبداللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اُسکو جو بالغ ہوتا تھا اُنکے اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اُسکو لکھکر اُسکے گلے میں لٹکا دیتے تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ ترجمہ روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے ابو وائل سے کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے عبداللہ بن مسعود سے عمرو بن مرہ کہتے تھے کہ میں نے پوچھا ابو وائل سے کہ تم نے خود سنا عبداللہ سے اُنہوں نے کہا کہ ہاں مرفوع کے اُنہوں نے یہ روایت یعنے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سے بڑھکر کوئی غیرت والا نہیں اور اسی لئے حرام کیا اُسنے بیحیائیوں کو کھلے ہوں یا چھپے اور کسیکو تعریف اپنی اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھے لگتی ہے اور اسی لئے اُسنی خود تعریف کی اپنے ذات مقدس کی ف یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ اُنہوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپنے فرمایا کہہ تو اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنے جان پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو سو بخشدے مجھکو اپنے نزدیک سے بخشنا اور رحمت کر مجھپر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا رحمت کرنیوالا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور وہ حدیث لیث بن سعد کے اور ابو الخیر کا نام مرثد بن عبداللہ مزنی ہے **باب عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْزَمُوْا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی سخت کام اُنپر آتا فرماتے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یعنے اے جی زندہ قائم رکھنے والی تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں میں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے لازم پکڑو تم یا ذا الجلال والاکرام کو یعنے اے بڑائی اور بزرگی والے ف یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ انس سے اور سند سے بھی سوا اس سند کی چنانچہ روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے مؤمل سے اُنہوں نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لازم پکڑو تم یا ذا الجلال والاکرام یہہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے روایت کی حمید سے اُنہوں نے حسن بصری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح زیادہ ہے اور مؤمل نے اسمیں غلطی کی کہ نہار روایت کی ہے حماد سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور اُنکا کوئی متابع نہیں **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْاَلْهُ الْعَافِيَةَ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا اُنہوں نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے پوری نعمت تو آپنے فرمایا کیا ہے پوری نعمت اُسنے عرض کی کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اُس سے بہتری کی آپنے فرمایا پوری نعمت یہ ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سنا آپنے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام آپنے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپنے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے صبر آپنے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے اسمٰعیل سے اُنہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے **باب عن** اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

جو دعا کرے اپنے بچونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہانتک کہ سو جاوے نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسیطرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کے اللہ اسکی عنایت فرماتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہی اور مروی ہوئی یہہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہین بی ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

عن ابی راشد الحبرانی قال اتیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت لہ حدثنا مما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالتفت الی صحیفۃ فقال ھذا ما کتب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قطرت فیھا فاذا فیھا ان ابا بکر الصدیق قال یا رسول اللہ علمنی ما اقول اذا اصبحت واذا امسیت قال یا ابا بکر قل اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ لا الہ الا انت رب کل شیء ومملیکہ اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ وان اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ الی مسلم ترجمہ روایت ہے ابی راشد حبرانی سے کہا انہون نے کہ آیا میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس اور انسے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھسے جو سنی ہو تمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سو انہون نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈالدیا اور کہا کہ لکھا ہوا یہ مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ میں نے اسمین دیکھا اسمین لکھا تھا کہ ابو بکر نے عرض کیے کہ یا رسول اللہ سکھائیے مجھکو جو میں کہا کرون صبح اور شام تو فرمایا آپنے کہو تم اللھم الخ یعنی یا اللہ پیدا کرنے والی آسمانون اور زمین کے جاننے والی چھپی اور کھلے کے کوئی معبود برحق نہین مگر تو تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ مین آتا ہون من تیری اپنی نفس کی شرسے اور شیطان کے فساد اور شرکت سے اور اس سے کہ کماؤن مین اپنے اوپر برائی یا کھینچ لیجاؤن اسکو کسی مسلم کی طرف ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بشجرۃ یابسۃ الورق فضربھا بعصاہ فتناثر الورق فقال ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لتساقط من ذنوب العبد کما تساقط ورق الشجرۃ ھذا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک درخت پر جسکے پتے سوکھے تھے سو مارا اسکو اپنے لاٹھی سے اور پتے اسکے جھڑ پڑے سو فرمایا آپنے کہ یہہ چارون کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہین جیسے جھڑتے ہین پتے اس درخت کے ف یہ حدیث غریب ہے اور نہین جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا ہو انس سے مگر انہون نے دیکھا ہے انس کو اور نظر کی ہے انکی طرف عن عمارۃ بن الشیب السبائی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات علی اثر المغرب بعث اللہ لہ مسلحۃ یحفظونہ من الشیطان حتی یصبح وکتب لہ بھا عشر حسنات موجبات ومحی عنہ عشر سیئات موبقات وکانت لہ بعدل عشر رقاب مؤمنات ترجمہ روایت ہے عمارہ بن شیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہی لا الہ الا اللہ الخ دس بار بعد مغرب کے بھیجیگا اللہ تعالے اسکی طرف فرشتے کہ حفاظت کرینگے وہ اسکی صبح تک اور لکھے جاوینگی اسکی لئے دس نیکیان جو حسنے کے واجب ہونیوالی اور مٹائی جاوینگی اس سے دس برائیان اور ثواب ہوگا اسکو دس بردہ آزاد کرنیکا جو مسلمان ہون ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور ہم نہین جانتے کہ عمارہ بن شیب کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب ما جاء فی فضل التوبۃ والاستغفار وما ذکر من رحمۃ اللہ بعبادہ** یعنی باب توبہ و استغفار کی فضیلت کے بیانمین اور اللہ کی رحمت کا اپنے بندون پر عن زر بن حبیش قال اتیت صفوان بن عسال المرادی اسألہ عن المسح علی الخفین فقال ما جاء بک یا زر فقلت ابتغاء العلم فقال ان الملئکۃ لتضع اجنحتھا لطالب العلم رضا بما یطلب قلت انہ حک فی صدری المسح علی الخفین بعد الغائط والبول وکنت امرأ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجئت اسألک ھل سمعتہ یذکر فی ذلک شیئا قال نعم کان یأمرنا اذا کنا سفرا او مسافرین ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیھن الا من جنابۃ لکن من غائط وبول ونوم قال فقلت ھل سمعتہ یذکر فی الھوی شیئا قال نعم کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فبینا نحن عندہ اذ ناداہ اعرابی بصوت لہ جھوری یا محمد فاجابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی نحو من صوتہ ھاؤم فقلنا لہ ویحک اغضض من صوتک فانک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد نھیت عن ھذا فقال واللہ لا اغضض قال الاعرابی المرء یحب القوم ولما یلحق بھم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب یوم القیمۃ فما زال یحدثنا حتی ذکر بابا من قبل المغرب مسیرۃ عرضہ او یسیر الراکب فی عرضہ اربعین او سبعین عاما قال سفیان قبل الشام خلقہ اللہ یوم خلق السموات والارض مفتوحا للتوبۃ لا یغلق حتی تطلع الشمس منہ ترجمہ روایت ہے زر بن حبیش سے انہون نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھون اسسے مسح موزون کا سو پوچھا انہون نے کیون آئے تم اے زر سو کہا میں نے علم حاصل کرنیکو سو کہا انہون نے بیشک ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہین

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے کہ ہم اسکو صرف اسی سند سے جانتے ہین

طالب علم کے لئی اُسکی طلب سے راضی ہوکر پھر سن نے کہا کہ میرے دلمین خیال آیا موزون کے مسح کا بعد پیشاب کے کرین یا نکرین اور مین ایک صحابی ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سو آیا مین تمہارے پاس کہ پوچھون مین تمسے کہ کچھ سنا ہے تمنی حضرت سے کہ ذکر کرتے ہون اسکا کہا اُنہون نے کہ ہان ہمکو حکم کرتے تھے آپ جب ہم مسافر ہون کہ نہ اُتارین ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لئی اور نہ اُتارین ہم پیشاب یا سونیکے بعد پھر کہا مین نے کہ کچھ سُنا تمنے ذکر کرتے ہی محبت کا اُنہون نے کہا کہ ہم ایک سفر مین ساتھ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک گنوار آیا اور اُسنے بلند آواز سے پکارا کہ یا محمد سو حضرت نے اُسکو جواب دیا اُسی آواز اسی اور فرمایا کہ آہستہ اُس سے کہا ای خرابی تیرے پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منع ہے اُن پاس آواز بلند کرنا سو کہا اُسنی کہ واللہ مین پست نکرونگا اپنی آواز اور کہا اُسنے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہین ملتا اُنسی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی قیامت کے دن اُسکے ساتھ ہوگا جسکو چاہتا ہے یعنی عمل مین اگرچہ اُنکی برابر نہو پھر صفوان مجھسے باتین کرتے رہے یہانتک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کے طرف ہے چوڑان اُسکی ایسی ہے کہ سوار اونٹ کا چالیس یا ستر برس تک اُسمین چلا جاوے اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف ہے پیدا کیا ہے اُسکو اللہ نے جسدن پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنے توبہ کے لئے اور بند نہین ہوتا یہانتک کہ آفتاب نکلے مغرب سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ اِبْتِغَاءُ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ اِنَّهُ حَاكَ اَوْ قَالَ حَكَّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِي اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِي حَتّٰى حَدَّثَنِي اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا الْاٰيَةَ ترجمہ اسکا اوپر گذرا اسمین اعرابی کو جلف جاف کہا یعنے احمق سخت و درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہہ آیت پڑہی یوم یاتی الآیہ یعنے جسدن آجاوینگی بعض نشانیان تیرے رب کی نفع نہ دیگا اُسدن کسیکو ایمان اُسکا یعنے جب آفتاب مغرب سے طلوع کریگا کسیکے توبہ قبول نہوگی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابٌ عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی جب تک کہ گھرگھرانے لگے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کرے ہمسے محمد بن بشار نے کہا اُنہون نے ابو عامر عقدی سے اُنہون نے عبد الرحمن سی اُنہون نے اپنے باپ ثابت سی اُنہون نے مکحول سے اُنہون نے جبیر بن نفیر سے اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کے روایت کے اُسی کے ہم معنے **بَابٌ عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پاکر خوش ہو ف اس باب مین ابن مسعود اور نعمان بن بشیر اور انس سے ہے روایت ہے یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے **بَابٌ عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ ترجمہ روایت ہے ابی ایوب سے کہ جب اُنکو موت سامنی آئی اُنہون نے کہا مین نے ایک چیز سُنی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تم سے چھپاتا تھا سُنا مین نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نکرو تو اللہ تعالے ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ اُنکے گناہ معاف کرے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہین ابی ایوب سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے عبد الرحمن سے اُنہون نے عمر وسی جو مولی ہین غفرہ کے اُنہون نے محمد بن کعب قرظی سے اُنہون نے ابی ایوب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **بَابٌ عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ

اِدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا أبالي يا ابن آدم إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لأتيتك بقرابها مغفرة ۔ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے اے بنی آدم کے تو جب تک مجھی پکارے جاویگا اور مجھے امید مغفرت کے رکھیگا میں تجھی بخشتا رہونگا تو کسی کام میں بھی ہو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر پہونچیں باوجود گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشش مانگے تو مجھسے تو بھی بخشدوں میں تجھکو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹی آدم کے اگر تو زمین بھر گناہ لیکر مجھسے ملی کہ شریک نہ کیا ہو تو نے میرے ساتھ کسیکو تو میں اتنی ہی بخشش لیکر تیرے آگے آؤں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے معتمر حکم یعنے اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہین فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی دنیا میں بلکہ شیطان بھی اسی میں پھر یوں سمجھیے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوئے ہین سو ایک آدمی ہو سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اسکے گناہ میں اللہ صاحب اتنی ہی اسپر بخشش کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کے برکت سی سب گناہ بخشے جاتے ہین جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہوجاتے ہین اور یہی حق ہے اسلئے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہو کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اسکے سوا کہیں بھاگنے کی جگہہ نہ جانے اور اسکے دلمیں خوب ثابت ہوجاوے کہ اللہ کے تقصیروار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اسکے مقابل کسی زور آور کا زور نہیں چلتا اور اسکے روبرو کسیکے حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسیکے سفارش اپنے اختیار سے نہیں کرسکتا سو جب یہ بات دلمیں خوب ثابت ہوجاوے پھر جتنے گناہ اس سے ہونگے بشرط کی اسے ہونگے یا بھول چوک کر اور ان گناہوں کا ڈر اسکے دلپر گھر رہا ہوگا اور اسنے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنے جان سے تنگ ہوگا اور شک یہ آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور جون جون اسکا ہنر اور مقرارے گناہوں کے سبب سے رہتی جاتی ہے دون دون رحمت الٰہی اسپر زیادہ ہوتی جاتی ہے سو یہ سمجھنا چاہئے کہ جسکے دلمیں توحید کا مغز ہے اسکا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی وہ عبادت وہ کام نہیں کرتے باستثنا موحد نہایت درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے اور زہد پر تقصیر کا کہنا درجہ افضل ہے باقی خوشامدی سے کہ یہہ اپنے تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور **باب عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل اللہ الرحمۃ مائۃ جزء فامسک عندہ تسعۃ وتسعین رحمۃ وانزل فی الارض رحمۃ واحدۃ فمن ذلک الواحدۃ یتراحمون حتی ترفع الدابۃ حافرہا عن ولدہا خشیۃ ان تصیبہ ۔ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے پیدا کیا سو رحمتوں کو اور اتاری ایک رحمت انمیں سے یعنے دنیا میں کہ جسکے سبب سے لوگ آپسمیں رحم کرتے ہین اور اسکے پاس ننانوے رحمتین ہین یعنے قیامت کے دن اسسے بخشیگا اپنے موحد بندوں کو ف ابراہیم سکان اور جذب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے یہہ روایت سنی ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح **باب عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من الجنۃ احد ۔ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جان لیوے مومن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نکرے بہشت کی کوئی اور اگر جان لیوے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے نا امید نہو جنت سے کوئی ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر علاء بن عبدالرحمن کے روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین معتمر حکم حقیقت مین اللہ کے رحمت اور اسکا غلبہ دونون سے حساب نہین کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎ شمر تہدید گر بکشد تیغ حکم ؎ باز ندکرد و بیان صحم و بکم ؎ وگر دہد پاک صلائی کرد ؎ غرز ریل گو بہ نصیبے برم **باب عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حین خلق الخلق کتب بیدہ علی نفسہ ان رحمتی تغلب غضبی ۔ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے جب پیدا کیا مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنے ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح **عن انس** قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد ورجل قد صلی وہو یدعو وہو یقول فی دعائہ اللہم انی اسألک بأن لک الحمد لا إلہ إلا أنت المنان بدیع السموات والأرض ذا الجلال والإکرام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد دعا اللہ باسمہ الأعظم الذی إذا دعی بہ أجاب وإذا سئل بہ أعطی ۔ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ داخل ہوئے صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں اور ایک شخص نے نماز پڑھی اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنے دعا میں کہتا تھا اللہم سے الاکرام تک یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہیں مگر تو ہی ہے احسان کرنیوالا پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا صاحب بزرگی اور بڑائی کا سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم جن لفظون سے اسنے دعا کی دعا کی اسنے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کیجاوے قبول کرے اور جب اس نام سے مانگے اس نام سے عطا کرے

ف یہہ حدیث غریب ہے اس سندسی اور مروی ہوئی یہہ حدیث اور سندسی بھی انس سے **باب عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبر فلم یدخلاہ الجنۃ قال عبد الرحمن واظنہ قال او احدھما ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ناک مین خاک بہرے اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اسکے پاس اور درود نہ پڑہا مجہپر اور ناک مین خاک بہرے اس شخص کے کہ آیا اسپر رمضان اور چلا گیا قبل اسکے کہ وہ بخشا گیا اور ناک مین خاک بہرے اسکی جسنے پایا اپنی ماں باپ کو بڑہاپے کو اور نہ داخل کیا انہون نے اسکو جنت مین یعنے انکی خدمت سے مستحق جنت نہوا کہا عبد الرحمن نے اور گمان کیا مین نے کہ فرمایا یا ایک انمین کا یعنے ماں باپ کا ف اسماعیل جابر اور انس سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سندسی اور ربیع بن ابراہیم وہ بہائی ہین اسمٰعیل بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہین اور وہ ابن علیہ ہین اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہون نے جب درود بہیجتا ہے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یکبار مجلس مین تو کافی ہے اسکو جب تک اس مجلس مین رہے **عن** علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بخیل وہ ہی کہ جسکے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجہپر درود نہ پڑہے ف یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم برد قلبی بالثلج والبرد والماء البارد اللھم نقنی قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا ہے رسوخدا صلے اللہ علیہ وسلم یہہ دعا کرتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ ٹہنڈا کردے میرے دل کو برف اور اولون اور ٹہنڈی پانی سی یا اللہ صاف و پاک کردے دل میرا گناہون سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سئل اللہ شیئا یعنی احب الیہ من ان یسأل العافیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی لئی کہولے گئے دروازے دعا کی کہولی گئی اسکے لئی دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگنا اللہ کو اتنی پیاری نہین معلوم ہوتی جتنی عافیت مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اترگی کہ ابہی نہین اتری سو لازم جانو ای بندون اللہ کے دعا کرو ف یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو عبد الرحمن بن ابی بکر قرشی اور وہ ملیکی ہین اور ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے انمین بعض محدثین نے انکے حافظہ کیطرف سے اور روایت کیا اسرائیل نے یہہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہون نے موسیٰ بن عقبہ سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے الدسی نہین مانگی گئی کوئی شئی پیاری زیادہ عافیت سے روایت کی یہہ ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے اسحاق بن منصور سے انہون نے اسرائیل سے **عن** بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بقیام اللیل فانہ دأب الصالحین قبلکم وان قیام اللیل قربۃ الی اللہ ومنھاۃ عن الاثم وتکفیر للسیئات ومطردۃ للداء عن الجسد ترجمہ روایت ہے بلال سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم رات کا جاگنا کہ وہ طریقہ ہے تمہارے سے اگلے لوگون کا اور رات کا جاگنا یعنے نماز پڑہنا نزدیکی ہے اللہ کی اور دوری ہے گناہون سے اور کفارہ ہے برائیون کا اور دور کرنیوالا ہے مرض کو بدن سے ف یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو بلال سے مگر اسی سند سے اور یہہ صحیح نہین ہے از روی اسناد کے اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ کہتے تہے محمد القرشی محمد بن سعید شامی ہین اور وہ بیٹے ہین ابی قیس کے اور وہ محمد بن حسان ہین اور چہوڑدی گئی حدیث انکی اور روایت کی یہہ حدیث معاویہ ابن صالح نے ربیعہ سے انہون نے ابی ادریس سے انہون نے ابی امامہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے یہہ روایت محمد ابن اسمٰعیل نے انہون نے عبد اللہ بن صالح سے انہون نے معاویہ سے انہون نے ربیعہ سے انہون نے ابی امامہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لازم جانو رات کا نماز پڑہنا کہ وہ طریقہ ہے تمسے اگلے نیکو کا اور نزدیکی ہے تمہارے رب کے طرف سے اور کفارہ ہے برائیون کا اور باز رکہنے ہے گناہون سے اور یہہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابی ادریس کے روایت سے جو انہون نے بلال سے روایت کی **باب عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین وا قلھم من یجوز ذلک ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرین میری امت کے ساٹہہ اور ستر کے بیچمین ہین اور بہت کم ہین جو انسے بڑہ جائین ف یہہ حدیث غریب ہے حسن ہے روایت سے محمد بن عمرو کے انہون نے روایت کی ابی سلمہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سندسی اور مروی ہوئی ہے یہہ ابی ہریرہ سے اور سندسی سوا اسکے **باب عن**

ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو یقول رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدی لی
وانصرنی علی من بغا علی رب اجعلنی لک شکارا لک ذکارا لک رھابا لک مطواعا لک مخبتا الیک اواھا منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی
وثبت حجتی وسدد لسانی واھد قلبی واسلل سخیمۃ صدری ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے رب اعنی سی آخر تک یعنے
یا اللہ مدد کر میرے اور نہ مدد کر کسیکے میرے اوپر اور تائید کر میرے اور نہ تائید کر میرے اوپر کسیکے اور مکر کر میرے لئے میرے نقصان اور ضرر کے واسطے اور ہدایت کر مجھکو اور
آسان کر میرے لئے ہدایت اور مدد کر میری اس شخص کے اوپر جو مجھپر زیادتی کرے اور ای رب میرے کر دی تو مجھے اپنا ہی شکر کرنیوالا اور اپنا ہی یاد کرنیوالا اور تجھی سے ڈرنیوالا اور میرے
اطاعت کرنیوالا اور تجھی سے ڈرنیوالا اور تیرے ہی سے اپنا درد دندہ بیان کرنیوالا اور تیرے ہی طرف رجوع ہونیوالا ای رب قبول کر توبہ میری اور دھو دی گناہ میرا
اور قبول کر دعا میرے اور ثابت کر دی حجت میرے اور سیدھا کر دے میری زبان کو اور ہدایت کر میرے دلکو اور نکال دی حسد میرے سینہ کا ف کہا محمود بن غیلان
نے اور روایت کی ہمسے محمد بن بشر عبدی نے انہوں نے سفیان سے اسی اسناد سی مانند اسکے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من دعا علی من ظلمہ فقد انتصر **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بددعا کی اپنی ظالم کے لئے اسنی بدلا لیا **ف**
یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی حمزہ کی روایت سے اور کلام کیا ہے بعض علما نے ابی حمزہ مین انکے حافظہ کیطرف سے اور وہ ہیمون اعور مین روایت کی ہمسے
قتیبہ نے انہون نے حمید سی انہون نے ابی الاحوص سے انہون نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سی مانند اسکے **باب عن** ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قال عشر مرات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کانت لہ عدل اربعۃ رقاب من ولد
اسمعیل **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہے دس بار لا الہ الا اللہ سی قدیر تک اسکو چار بردون کے آزاد کرنیکا ثواب ہوگا
جو اولاد اسمعیل سے ہون **ف** روایت کی گئی یہہ حدیث ابی ایوب سے موقوفا **باب عن** صفیۃ تقول دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدی اربعۃ آلاف
نواۃ اسبح بھا قال لقد سبحت بھذہ الا اعلمک بما سبحت بہ فقلت بلی علمنی فقال قولی سبحان اللہ عدد خلقہ **ترجمہ** روایت ہے صفیہ سے کہ داخل ہوے
اوپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے آگے چار ہزار گٹھلیان تھین کہجور کے کہ وہ تسبیح کرتی تھین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نے تسبیح کی ان گٹھلیون کے اور مین
سکھادون تجھے ایسی تسبیح جو ثواب مین اس سے زیادہ ہو مین نے عرض کے ضرور سکھائی فرمایا آپ نے کہو سبحان اللہ عدد خلقہ یعنے پاکی ہے اللہ تعالی کو اسکی مخلوق کے
گنتے کے برابر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم صفیہ کے روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کے روایت سے اور اسناد اسکی معروف نہین ہے اور اسباب مین
ابن عباس سے بھی روایت ہے **عن** جویریۃ بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیھا وھی فی مسجدھا ثم مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بھا قریبا من نصف النھار فقال لھا ما زلت علی حالک قالت نعم فقال لقد قلت بعدک اربع کلمات تقولینھا سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان
اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ
زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ **ترجمہ** روایت ہے جویریہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے مسجد مین انکے اوپر گذرے
پھر دوبارہ آئے دوپہر کے قریب اور پوچھا انسے کہ تم جب سے اسی حال پر ہو یعنے تسبیح کرتی ہو مین تمہین ایسے کلمہ بتادون کہ تم اسے کہو یعنے تاکہ ثواب اسکے برابر یا زیادہ پھر فرمایا
آپنے سبحان اللہ سے آخر تک یعنے پاکی ہے اللہ کو اسکے مخلوق کے عدد کے برابر اور یہ تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اسکے ذات مقدس کے خوشی کے برابر تین بار اور پاکی ہے اللہ
کو اسکے عرش کے وزن برابر اسکو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اسکے کلمون کے سیاہی برابر یہہ بھی تین بار کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولی بنی
آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہین مدینہ کے رہنی والے ثقہ ہین اور روایت کی اسنے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث **باب عن** سلمان الفارسی عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان اللہ حیی کریم یستحیی اذا رفع الرجل الیہ یدیہ ان یردھما صفرا خائبتین **ترجمہ** روایت ہے سلمان فارسی سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالی بڑی شرم والا بزرگ والا ہے اور اللہ شرم کرتا ہے جب آدمی اسکے طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اس سے کہ خالی پھیرے انکو اور محروم رکھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
اور روایت کی بعضون نے یہی روایت اور مرفوع نکی **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا کان یدعو باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا احدا **ترجمہ**

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیوں سے تو آنحضرت نے فرمایا ایک سے دعا کر ف یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی دعا میں یعنے تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے **احادیث شتی من ابواب الدعوات متفرق حدیثین دعاؤنکی عن** رفاعۃ قال قام ابو بکر الصدیق علی المنبر ثم بکا فقال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الاول علی المنبر ثم بکا فقال سلوا اللہ العفو والعافیۃ فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من العافیۃ **ترجمہ** روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر پھر روئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال میں یعنے ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اسلئے کہ بعد یقین کے کسیکو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابی بکر سے **باب عن** ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر ولو عمله فی الیوم سبعین مرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے استغفار کیا اپنے گناہ پر اُسنے اصرار نکیا اگرچہ مرتکب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی نصیرہ کی روایت سے اور اسناد اُسکے قوی نہیں **عن** ابی امامۃ قال لیس عمر بن الخطاب ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق فتصدق به کان فی کنف اللہ وفی حفظ اللہ وفی ستر اللہ حیا ومیتا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ حضرت عمر نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ جسنے فی حیاتی تک پہرکہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اُس اللہ کو کہ پہنایا اُسنے مجھکو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اُس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں میں اُس سے اپنے زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دیدیا ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے اُنہوں نے روایت کیا علی بن یزید سے اُنہوں نے قاسم سے اُنہوں نے ابی امامہ سے **عن** عمر بن الخطاب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم کثیرۃ واسرعوا الرجعۃ فقال رجل ممن لم یخرج ما رأینا بعثا اسرع رجعۃ ولا افضل غنیمۃ من هذا البعث فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی قوم افضل غنیمۃ واسرع رجعۃ قوم شهدوا صلاۃ الصبح ثم جلسوا یذکرون اللہ حتی طلعت الشمس فاولئک اسرع رجعۃ وافضل غنیمۃ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر نجد کیطرف اور اُنہوں نے بہت سی غنیمت حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئی سو ایک شخص نے کہا جو اُنکے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لاوے اس سے بڑھکر سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں بتادوں تمکو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائی ہوں اور اُنسے جلد لوٹے ہوں اور وہ وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنے جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہانتک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں اُنسے جلد تر لوٹنے والی ہیں اور اُنسے افضل غنیمت لانیوالی ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہیں اور وہ ابراہیم انصاری ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں **عن** عمر انه استاذن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی العمرۃ فقال ای اخی اشرکنا فی دعائک ولا تنسنا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہ اُنہوں نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی تو آپ نے فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہمکو بھی دعا میں اور بھولنا نہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی ان مکاتبا جاءه فقال انی قد عجزت عن کتابتی فاعنی قال الا اعلمك کلمات علمنیهن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لو کان علیك مثل جبل صیر دینا اداه اللہ عنك قل اللهم اکفنی بحلالك عن حرامك واغنی بفضلك عمن سواك **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ آیا اُنکے پاس ایک مکاتب اور اُسنے کہا میں اپنے ادائے کتابت سے عاجز ہوگیا سو میری مدد کیجئے آپ نے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو سکھائے مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تجھپر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہوجاوے تو کہہ اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ بازرکھ اور دور کر مجھکو اپنے حرام سے حلال دیکر اور بے پروا کردے مجھکو اپنے غیر سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** علی قال کنت شاکیا فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وانا اقول اللهم ان کان اجلی قد حضر فاسترحنی وان کان متاخرا فاذرعنی وان کان بلاء فصبرنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کیف قلت قال فاعاد علیه ما قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شعبۃ الشاك قال فما اشتکیت وجعی بعد **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ میں بیمار ہوا اور حضرت میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میرے موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اُٹھا دے یعنے تندرست کردے اور اگر امتحان منظور ہو تو

صبر دے سو فرمایا آپنی کہنکر کہا تو نے کہا علی نے پھر کہی میں نے وہی بات سو اللہ نے مجھکو آپنے پاس سے اور فرمایا یا اللہ اسکو عافیت دے یا فرمایا اسکو شفا دے شعبہ جو راوی حدیث ہیں اُنکو شک ہے فرمایا حضرت علی نے کہ پھر میں نے اپنے مرض کے شکایت نہیں کیے یعنے تندرست ہوگیا **عن** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے عیادت فرماتے تو اوسکے پاس سے آخر تک پڑھتے یعنے یا اللہ دور کر مرض کو اے رب آدمیوں کے اور شفا دی تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیرے دی ہوئی ایسی شفا دے کہ کوئی مرض باقی نرہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وِتْرِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ وہ اپنے وتر میں یہہ دعا پڑھتے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیرے غصہ سے اور تیرے بخشش کے پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں تیری پوری تعریف نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو آپ کی اپنے ذات مبارک کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کے روایت سے **عن** سَعْدٍ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسی کہ معلم لکھنا لکھنے کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں بخیلی سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کے عمر سے یعنے جسمیں عقل جاتی رہے اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دنیا سے اور عذاب قبر سے **ف** کہا ابو عیسے نے کہ عبداللہ ابو اسحاق ہمدانی نے اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمر بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ قَالَ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور اوسکے آگے گٹھلیاں یا کنکر تھے کہ وہ اوسپر تسبیح کرتی تھیں تو آپنے فرمایا کہ میں تجھکو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنے ثواب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کم سبحان اللہ سے آخر تک یعنے پاکی ہے اللہ تعالی کو آسمان و زمین کی مخلوقات کے برابر اور جو انکے بیچ میں ہے اور پاکی ہے اُس مخلوق کے برابر جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے یعنے ابد تک اور بڑائی ہے اسکو اسکے برابر اور حول و قوۃ نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سعد کی روایت سے **عن** الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنیوالا نہیں پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی **ف** یہہ حدیث غریب ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِيْ فَمَا اَجِدُنِيْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهٗ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِيْ صَدْرِكَ قَالَ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَهِيَ سَاعَةٌ فِيْهَا اَرْجُو اِجَابَةَ الدُّعَآءِ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ اَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسْطِهَا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاَحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَآءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰى سَآئِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ

اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا اَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اَحْذُرُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ وَنَحْوَهُنَّ فَاِذَا اَقْرَؤُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَنَحْوَهَا فَاِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَّدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ عَنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا اَبَا الْحَسَنِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ علی بن ابی طالب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اُسکے حفظ پر قادر نہیں ہوا آپنے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھادوں کہ تکو بھی نفع دیں اور جسے تم سکھاؤ اُسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے اُنہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھائی آپنے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اُٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتہ حاضر ہوتے ہیں اور دعا اُسوقت مقبول ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگونگا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنے جب آدھی رات جمعہ کے پہر اگر نہو سکے تجہسی تو کھڑا ہو بیچ رات میں ورنہ اول رات میں اور چار رکعت پڑہ کہ پہلی میں فاتحہ اور یٰسٓ اور دوسری میں فاتحہ اور حٰمٓ دُخان اور تیسری میں فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدہ اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے ہر رکعت پڑہ چکے تو حمد و ثنا کر اللہ کے اور خوب درود بھیج پیغمبر اور تمام پیغمبر پر اور مغفرت مانگ مومن مردوں اور عورتوں کے لئے اور اُن بھائیوں کے لئے جو تجھسے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے پہر آخر میں کہہ اللھم سے الا باللہ العظیم تک یعنے یا اللہ رحم کر مجھپر ساتھہ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بیفائدہ تکلف نکروں اور عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والی کہ کوئی اُس عزت کے خواہش نکر سکے مانگتا ہوں میں تجھسے اے بڑے رحمت کرنیوالے تیرے جلال اور تیرے مونہہ کے روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کردے میرے دلپر یاد رکھنا تیرے کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اُسے پڑہوں میں جسطرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگے والے اور ایسی عزت والے کہ جسکا کوئی ارادہ نکر سکے مانگتا ہوں میں تجھسے اے اللہ تیرے بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلہ سے کہ پُرنور کردے تو میرے آنکھیں اپنے کتاب سے اور جاری کرے اُسکو میرے زبان پر اور کھول دے اُس سے میرا دل اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اُس سے میرا بدن اسلئے کہ میرے مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنیکی مگر اللہ عظمت والیکی طرف سے تمام ہوئی دعا پہر فرمایا آپنے اے ابوالحسن ایسا ہی کرو تم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اُس پروردگار کے کہ جسنے بھیجا مجھکو حق کے ساتھ کہ محروم نرہیگا اِسکو پھر کوئی مومن کبھی ابن عباس نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئے ویسی ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلی میں چار آیتیں یاد کرتا تہا اور جب پڑہتا تہا بھول جاتا تہا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑہتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگی ہے اور میں حدیث سنتا تہا اور بار بار اُسکو کہتا تہا پہر دلسے اُتر جاتی تہی اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اُسمیں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے رب کعبہ کے ابوالحسن بیشک مومن ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کے روایت سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ سے فضل اُسکا اسلئے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کی قبول ہونیکا **ف** ایسی ہے روایت کے حماد بن واقد نے یہہ حدیث اور حماد بن واقد حافظہ نہیں رکھتے اور روایت کے ابونعیم نے یہی حدیث اسرائیل سے اُنہوں نے حکیم بن جبیر سے اُنہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کے اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اُسکی **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے یہہ دعا اللھم میں تیری پناہ

میں آماہوں سستی اور عجز اور بخیلی سے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبادۃ بن الصامت
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ یَدْعُوا اللّٰہَ تَعَالٰی بِدَعْوَۃٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ اِیَّاھَا اَوْ صَرَفَ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَھَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ
قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِذًا نُکْثِرَ قَالَ اللّٰہُ اَکْثَرُ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے
کوئی چیز مگر دیتا ہے اسکو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اُس سے کوئی برائی اسکے برابر جب تک نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سو ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کرینگے
آپ نے فرمایا وہ اُس سے بہت زیادہ قبول کرنیوالا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ثوبان کا نام عبدالرحمن ہے وہ بیٹے ہیں ثابت کے وہ ثوبان کے
وہ عابد شامی ہیں **عن** البراء اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَکَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰھُمَّ
اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ
الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُّتَّ فِیْ لَیْلَتِکَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَۃِ قَالَ فَرَدَدْتُّھُنَّ لِاَسْتَذْکِرَہُ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بچھونے پر جاوے وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اللھم
ارسلت تک یعنے یا اللہ اپنا مونہہ کیا میں نے تیرے طرف اور سونپ دیا میں نے کام اپنا تجھکو اور پشت پناہ پایا میں نے تجھکو امید اور خوف کے وقت تیرے ہی طرف رجوع ہو نہیں ہے امان
اور نہیں چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیرے ہی طرف ایمان لایا میں تیرے اُس کتاب پر جو تو نے اُتاری اور اُس رسول پر جو تو نے بھیجا پھر اگر مرا تو اُس رات میں تو مرا تو فطرت
اسلام پر کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی میں نے یہ دعا کہ یاد ہو جاوے مجھے اور کہا میں نے اٰمنت برسولک الذی ارسلت تو فرمایا نہیں کہہ تو اٰمنت بنبیک الذی ارسلت
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازب سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں پاتے سوا اس رات کے **عن** عبداللہ بن حبیب
قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃٍ مَّطِیْرَۃٍ وَّظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَّطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَکْتُہٗ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ
اَقُلْ شَیْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا ہم نکلے ہم
مینہہ کے رات تاریک میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے کو تاکہ امامت کریں ہمارے نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپنے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا
پھر کہا میں نے کیا کہوں آپنے فرمایا پڑھ تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھکو ہر چیز سے **ف** یہ حدیث حسن
صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو سعید راوی کا نام ابی سعید بن ابی اسید ہے **عن** عبداللہ ابن بسر قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا
اِلَیْہِ طَعَامًا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَکَانَ یَاْکُلُہٗ وَیُلْقِی النَّوٰی بِاِصْبَعَیْہِ جَمَعَ السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَۃُ وَھُوَ ظَنِّیْ فِیْہِ اِنْشَآءَ اللّٰہُ وَاُلْقِی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ
ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَہٗ ثُمَّ نَاوَلَہُ الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِہٖ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ **ترجمہ**
روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ اُترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس اور لائے ہم اُنکے نزدیک کھانا سو کھایا اُسمیں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کے
انگلی اور بیچ کی انگلی سے پھینکتے شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور خدا چاہے صحیح ہو کہ آپ دو انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے سو آپنے پی اور اپنے داہنے
والے شخص کو دی پھر میرے باپ نے لگام اپکے سواری کے پکڑے اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے ہمارے لئے آپنے دعا کی یا اللہ برکت دے اُنکے رزق میں اور بخشش کر اور رحمت کر
اُنپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** زید اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ
وَاِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ **ترجمہ** روایت ہے زید سے کہ اُنہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنے مغفرت مانگتا ہوں میں
اُس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اسکے زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہوں اُسکے آگے بخشدیتا ہے اللہ اُسکو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو **ف** یہ حدیث
غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** عثمان ابن حنیف اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ قَالَ
اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہُ قَالَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّاَ فَیُحْسِنَ وُضُوْءَہٗ وَیَدْعُوَ بِھٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ
اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ ایک نابینا آپکے پاس آیا اور

عرض کی کہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دی آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لئے اُسنے عرض کی کہ دعا ہی کیجئے میرے لئے سو حکم دیا آپ نے کہ وضو کر اچھے طرح اور یہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے اور متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے نبی کے جو محمد ہیں نبی رحمت کے میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنی رب کے طرف اس حاجت میں کہ پوری کر دیجاوے حاجت میری یا اللہ پھر قبول کر میرے حق میں شفاعت اُنکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی جعفر کے روایت سے اور وہ خطمی کے سوا ہیں **مترجم** اس روایت سے جو بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ استعانت موتی سے جایز ہے یہ محض حماقت ہے اسلئے کہ خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ یعنے جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اُس نابینا کی حضرت کی حیات میں تھی اور آپکے حیات میں آپ سے شفاعت کا طالب ہونا جایز ہے مگر اسپر استعانت از موتی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور روایت طبرانی سی جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہی اسلئے کہ اُس روایت میں روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عابد سندھی نے اسپر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت میں یہہ عبارت لکھی من کانت لہ ضرورۃ فلیتوضا ولیصل رکعتین ثم لیقل یہہ اُنکا ادراج ہے اور لفظ حدیث نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیار سے جایز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم نے صراط مستقیم میں کہا ہے فَعُلِمَ اَنَّ ذٰلِکَ التَّوَسُّلَ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ ھُوَ مَا لَفَعَلَ بِالْاَحْیَاءِ دُوْنَ الْاَمْوَاتِ وَالْمَیِّتُ لَا یُطْلَبُ مِنْہُ شَیْءٌ لَا دُعَاءٌ وَلَا غَیْرُہٗ کَذٰلِکَ حَدِیْثُ الْاَعْمٰی فَاِنَّہٗ طَلَبَ مِنَ النَّبِیِّ صلے اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّدْعُوَ لَہُ لِاَنَّہٗ اَرَادَ اللہُ عَلَیْہِ بِبَصَرِہٖ فَعَلَّمَہُ النَّبِیُّ صلے اللہ علیہ وسلم دُعَاءً وَاَمَرَہٗ فِیْہِ اَنْ یَّسْاَلَ اللہَ فَیُؤْذَنَ بِشَفَاعَتِہٖ وَاَنْ تَقْوٰی اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ اَیْ بِدُعَائِہٖ وَشَفَاعَتِہٖ کَمَا قَالَ عُمَرُ وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَلَفْظُ التَّوَجُّہِ وَالتَّوَسُّلِ فِی الْحَدِیْثَیْنِ بِمَعْنًی وَاحِدٍ اِنْتَہٰی یعنے جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالاحیار ہے نہ بالاموات ہے اور میت سے کچھہ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اُسکا اور حدیث اعمی بھی اسی پر دال ہے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب دعا کی یعنے حیات میں اور حضرت نے اُسکو دعا سکھائی اور اُسنے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنی نبی کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے اُسکی لئی شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمر کا تھا کہ اُنہوں نے کہا ہم متوسل ہوتے ہیں اپنے نبی کے چچا کے ساتھ دیکھو حضرت عمر نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے حضرت کی وفات کی بعد آپ سے توسل نکیا اب اُن گورپرستوں کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہیں حضرت عمر کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے انتہے خلاصہ مافی صواعق الالٰہیہ بتقدیم و تاخیر **عن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَّذْکُرُ اللّٰہَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سو اگر تجھہ سے ہو سکے کہ اُسوقت ذاکران الٰہی میں ہو تو ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** عُمَارَۃَ بْنِ رُزَیْقَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنِیْ وَھُوَ مُلَاقٍ قِرْنَہٗ یَعْنِیْ عِنْدَ الْقِتَالِ **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن رزیقہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجھکو اپنے برابر والی کے مقابلہ کے وقت یعنے لڑائی کے وقت جہاد میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اُسکی قوی نہیں **عن** قَیْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّ اَبَاہُ دَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْدُمُہٗ قَالَ فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّیْتُ فَضَرَبَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن سعد سے کہ اُنکے باپ نے اُنکو سپرد کر دیا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپکی خدمت کریں سو اُنہوں نے کہا کہ حضرت مجھہ پر گذرے اور مجھے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتا دوں تجھکو ایک دروازہ جنت کا میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ھَانِیِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّہٖ حُمَیْضَۃَ بِنْتِ یَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِہَا لِاُمِّہَا یُسَیْرَۃَ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنو انگلیوں کے پوروں پر اسلئے کہ اُنسے سوال کیا جاویگا اور حکم ہوگا اُنکو بولنے کا یعنے قیامت کی دن اور غافل نہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنے ثواب رحمت کو **ف** اس

اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر روایت ہانی بن عثمان کے اور روایت کیا اسکو محمد بن بشیر نے ہانی بن عثمان سے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتری قال اللھم انت عضدی وانت نصیری وبک اقاتل ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہی اور تو ہی ہے میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کے دعا ہے اور بہتر قول میرا اور اگلے پیغمبر دنکا لا الہ الا اللہ سے آخر تک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید محمد بیٹے ابی حمید کے ہیں اور کنیت انکی ابو ابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک **باب عن** عمر بن الخطاب قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللھم انی اسألک من صالح ما تؤتی الناس من المال والاھل والولد غیر الضال ولا المضل ترجمہ روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کردے اور ظاہر نیک کردے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اسمیں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ نہ خود گمراہ ہوں نہ کسیکو گمراہ کریں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہیں **عن** عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ عن جدہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی وقد وضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ وبسط السبابۃ وھو یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک ترجمہ بسند مذکور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نماز میں بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھکر انگلیوں کو بند کرکے اور انگشت کہولے کہتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنے اے پھیرنے والی میرا دل اپنے دین حق پر جما دے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** محمد بن سالم ثنا ثابت البنانی قال قال لی یا محمد اذا اشتکیت فضع یدک حیث تشتکی ثم قل بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا ثم ارفع یدک ثم اعد ذلک وترا فان انس بن مالک حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ بذلک ترجمہ روایت ہے محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں ثابت سے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھکو تو ہاتھ رکھ جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے ہزار بار یعنے اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اسکے عزت اور قدرت کے اس درد کے شر سے جو میں پاتا ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار اسلئے کہ انس بن مالک نے روایت کی مجھ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسنے ایسا ہی بیان فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ام سلمۃ قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قولی اللھم ھذا استقبال لیلک واستدبار نھارک واصوات دعاتک وحضور صلواتک اسألک ان تغفر لی ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ یہ تیرے رات کے آنیکا وقت ہے اور دن کے جانیکا اور تیرے پکارنیوالوں کی آواز کا اور تیرے نمازوں کے حاضر ہونیکا سو میں سایل ہوں تیرے مغفرت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور حفص بن سلیم کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ انکے باپ کو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیے جاتے ہیں اسکے لئے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہے عرش تک اور یہ جبکہ کلمہ کا جب ہی تک ہے کہ کبائر سے بچتا رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** زیاد بن علاقۃ عن عمہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں اور برے عملوں اور بری خواہشوں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے **عن** ابن عمر قال بینا نحن نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رجل من القوم اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القائل کذا وکذا فقال رجل من القوم انا یا رسول اللہ قال عجبت لھا فتحت لھا ابواب السماء قال ابن عمر ما ترکتھن منذ سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ ایکبار ہم نماز پڑھتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر ہے اصلا تک یعنے اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسکو ہی سزا

تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی نے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کے یعنی نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تعجب ہوا مجھکو اس کلمہ کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے ابن عمر نے کہا جب سے میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنا نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان حجاج بن میسرہ صواف ہیں اور کنیت انکی ابو الصلت ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک **عن** اَبِی ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَہٗ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْکَلَامِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ مَا اصْطَفٰہُ اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ابو ذر کی یا انہوں نے آنحضرت کی عیادت کی اور کہا ابو ذر نے بیر ان باپ تیرے پر ہیں اے رسول اللہ کونسا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لئے سبحان ربی وبحمدہ یعنے پاک ہے رب میرا اور تعریف اسکو ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا رد نہیں ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کی لوگوں نے پھر کیا کہیں ہم اسوقت فرمایا آپ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ کی صحیح ہے اس حدیث میں یہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہیں ہم فرمایا آپ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبد الرزاق سے اور احمد اور ابراہیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا رد نہیں کیجاتی یعنے ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں اور ایسی ہے روایت کی ابو اسحق ہمدانی نے یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ صحیح ہے **باب** **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَہْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْہُمْ اَثْقَالَہُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِفَافًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ گئے ہلکے پہلکے لوگ عرض کی لوگوں نے کون ہلکے پہلکے ہیں آپ نے فرمایا جو ذکر الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ اسنے بوجھ گناہوں کے اتار دیا ہے اور وہ قیامت کے دن آوینگے ہلکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جس پر آفتاب نکلتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمُ الصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَیُفْتَحُ لَھَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کے جب افطار کرتا ہے دوسرا امام عادل کے تیسرے مظلوم کے اللہ تعالے مظلوم کے دعا کو ابر کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اسکے لئے دروازے کھولدیے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کے میں تیری مدد کرونگا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سعدان فمی وہ سعدان بن بشیر ہیں اور روایت کی اسنے عیسے بن یونس نے اور ابو عاصم وغیرہ نے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت انکی ابو بدلہ ہے وہ مولی ہیں ام المومنین حضرت عائشہ رضے اللہ عنہا کے اور ہم انکو اسی حدیث سے جانتے ہیں اور مروی ہے اسنے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور بوری **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ نفع دے مجھکو اس چیز سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنے اسپر عمل نصیب کر اور سکھا مجھکو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ فُضُوْلًا عَنْ کُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی بُغْیَتِکُمْ فَیَحُفُّوْنَ بِھِمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَیُّ شَیْءٍ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ یَصْنَعُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ یَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ وَیَذْکُرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ لَکَانُوْا

شَدِيدًا وَاشَدَّ تَحْمِيدًا وَاشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُولُ وَاَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُولُونَ لَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوا اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُولُ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ قَالُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُولُ فَاِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنیوالی نامۂ اعمال لکھنے والوں کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایکدوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود کی طرف سو وہ آنے جاتے ہیں اور انکو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالے کہ کام میں چھوڑ آئے میرے بندوں کو وہ کہتے ہیں جب ہم نے انکو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھی اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں جب ہم نے انکو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھی اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھیں فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تیری تعریف اور بزرگی بیان کریں اور زیادہ تجھے یاد کریں پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ تعالے فرماتا ہے کیا جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالے فرماتا ہے اگر دیکھیں وہ جنت کو وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں پھر فرماتا ہے اللہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں دوزخ سے اللہ فرماتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں اللہ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر دوزخ کو دیکھیں وہ تو اور زیادہ بھاگیں گے اور ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے پھر اللہ فرماتا ہے میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں بخشدیا انکو پھر وہ کہتی ہیں کہ ایک شخص انمیں یونہی آگیا یعنی کسی ضرورتکو جاتا تھا انکو دیکھکر بیٹھ گیا خاص انکے لئے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسی ہیں کہ انکی ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا یعنے وہ بھی بخشا گیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ابو ہریرہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كُشِفَ عَنْهُ سَبْعُونَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنسے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہت کہا کر اسلئے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالے اُس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنے اُسکا محتاجی ہے ف اس حدیث کی اسناد متصل نہیں اسلئے کہ مکحول کو سماع نہیں ابو ہریرہ سے یعنے بیچمیں کوئی راوی جھوٹ گیا ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کے ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنے دعا اٹھا رکھے ہے اپنی امت کے شفاعت کے لئے اور وہ انکو پہنچنے والی ہے انشاء اللہ تعالے جو انمیں سے مریگا کہ نہ شریک کیا ہوگا اُسنے اللہ کے ساتھ کسیکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَاِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اُسکے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں میں بھی اُسکو یاد کرتا ہوں اپنے دل میں اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں تو میں بھی یاد کرتا ہوں اُسکو اُس جماعت میں جو اُس سے بہتر ہے یعنے فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آوے تو میں اُسکے طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آوے تو میں اُسکی طرف ایک باہم آتا ہوں اور اگر میری طرف چلتا ہوا آوے تو میں اُسکے طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کے تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالے نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اُسکی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اُس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنے اُسکی ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائی محدثین نے کہ کہا ہے انہوں نے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کیطرف اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اُسکے امورات اور احکام کو بجا لاتا ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے اُسپر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے مصنف رحمہ غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے اس تفسیر سے روکرتے

مذہب باطل جہمیہ لہمیہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہہ مین ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کے لئے پیش کرتا ہے حالانکہ یہہ روایت خود اُنکے عقاید فاسدہ کے رد کو کافی ہے اسلئے کہ اگر بالفرض موافق اُنکے عقیدہ کے اللہ تعالےٰ بذات مقدس خود ہر جگہہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اُسکے قرب مین مخمر باطل تہا بلکہ دوری اُس سے محال تہی اور طلب اُسکے قرب کے محض تحصیل حاصل تہی اور جب قرب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچہہ نہین ہے تو قریب ہونا اللہ کا بہی سوا قبول طاعت اور اثبات اجر اور عفو اور مغفرت کے اور کچہہ نہین ہے غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے جو تاویل اور تفسیر اسکی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے ودونہ خرط القتاد **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ مسیح دجال سے اور فتنہ سے زندگی اور موت کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّهُ حُمَةُ تِلْكَ اللَّیْلَةِ قَالَ سُهَیْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا یَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَیْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ما خلق تک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اُسکے کلمات کے وسیلہ سے اُسکی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نہ کریگا اُسکو اُس رات مین کوئی زہریلا نے کہا ہمارے گہر والے یہہ کلمہ روز کہا کرتے تہے سو ایک لڑکی کو ہم مین سے کیسنے کاٹ کہایا سو اُسکو بالکل درد نہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا مالک نے یہہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا عبید اللہ بن عمر وغیرہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث سہیل سے اور نہین ذکر کیا اُنہون نے ابو ہریرہ کا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَعَا رَجُلٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے مین کبہی نہ چہوڑونگا ایک دعا جو سیکہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اللہم سے آخر تک ہے یعنے یا اللہ مجہے ایسی توفیق دے کہ مین تیرا بڑا شکر بجا لاؤن اور تیرا ذکر بہت کرون اور تیری نصیحت کی تابعداری کرون اور یاد رکہون تیری وصیت کو **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوا اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِیْبَ لَهُ فَاِمَّا اَنْ یُعَجِّلَ لَهُ فِی الدُّنْیَا وَاِمَّا اَنْ یَدَّخِرَ لَهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ یُكَفِّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ اَوْ یَسْتَعْجِلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ یَسْتَعْجِلُ قَالَ یَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَمَا اسْتَجَابَ لِیْ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہین کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہو یعنے ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا مین اُسکو ملجاتی ہے یا آخرت مین اُسکے لئے ذخیرہ رہتے ہی یا کفارہ ہوجاتی ہے اُسکے گناہونکا موافق اُسکے جتنے دعا کی تہی اُسنے اور یہہ وہانتک ہے کہ کسے گناہ کے لئی دعا نکرے یا قطع رحم کے لئے اور جلدی نکرے اُسکے قبول ہونمین لوگون نے عرض کی کہ جلدی کیسی یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ مین نے دعا کی اور تو نے قبول نہ کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یَبْدَاَ وَارْیُهُ یَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اَتَاهَا اِیَّاهُ مَا لَمْ یَعْجَلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَیْئًا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہین جو بلند کرے اپنے ہاتہ یہانتک کہ کہل جاوے بغل اُسکے اور پہر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اُسکو اللہ تعالےٰ جب تک وہ جلدی نکرے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ جلدی کیسے آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے کہ مین نے بہت مانگا مین نے بہت مانگا اور مجہے کچہہ نہ ملا **ف** روایت کیا یہ حدیث زہری نے ابی عبید سے انہ ازہر سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مقبول ہے دعا تم مین سے ہر ایک کے جب تک کہ جلدی نکرے اور یہ نہ کہے کہ مین نے دعا کی اور قبول نہوئی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا عِنْدَ حُسْنِ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ فَلْیَظُنَّ بِیْ مَا شَاءَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن ظن اللہ کے ساتہ عمدہ عبادت ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنے نیک گمان رکہنا ہے ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہیے کہ اللہ سے نیک گمان رکہے اور مغفرت اور نجات کے اسیسے ہمیشہ اپنا دل مسرور رکہے کہ ناامید اُسکی رحمت سے کفر ہے مگر اسکے ساتہ ہی بجا لانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اسلئے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوح کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جسنے اصلاح عقائد کی نکی اور توحید کو بخوبی حاصل کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہین

نہیں رکھ سکتا اسلئے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اسکی معرفت کا اور جو معرفت و توحید سے محروم ہے وہ حسن ظن سے محروم ہے پھر جب عقاید صالحہ حاصل ہوں تو اب اعمال میں اسکے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَا الَّذِیْ یَتَمَنّٰی فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا یُکْتَبُ لَہٗ مِنْ اُمْنِیَّتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ چاہئے کہ نظر کرتا رہے ایک تم میں کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اسکی آرزوؤں میں سے یعنے ہمیشہ نیک خیال اور نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْہُ بِثَارِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ برخورداری دے مجھے میرے آنکھ اور کان سے اور ان دونوں کو میرا وارث کردے یعنے جب تک کہ انکو جب تک میں جیوں یا انسے ایسی عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آویں اور ہمیشہ باقی رہیں اور مدد کر میری اس شخص پر جو مجھپر ظلم کرے اور لیلے میرا بدلہ اس سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْاَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہئے کہ مانگا کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنے سب حاجتیں یہانتک کہ تسمہ اپنے جپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نام نہ لیا انہوں نے سند میں انس رضی اللہ عنہ کا چنانچہ روایت کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے چاہئے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنے سب حاجتیں اپنے رب سے یہانتک کہ مانگے اس سے نمک اور مانگی اسی سے تسمہ اپنے جپل کا جب ٹوٹ جاوے اور یہ روایت صحیح ہے قطن کے روایت سے جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں مناقب کے جو مروی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب فضیلت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

عَنْ وَاثِلَۃَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ قُرَیْشًا وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ **ترجمہ** روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے چن لیا اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو اور انمیں سے قریش کو اور انمیں سے بنی ہاشم کو اور انمیں سے مجھکو یعنے آپ تمام موجودات اور اشراف اولاد آدم میں ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ قُرَیْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاکَرُوْا اَحْسَابَھُمْ بَیْنَھُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَکَ مَثَلَ نَخْلَۃٍ فِیْ کَبْوَۃٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ فِرَقِھِمْ وَخَیْرِ الْفَرِیْقَیْنِ ثُمَّ خَیَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ الْقَبِیْلَۃِ ثُمَّ خَیَّرَ الْبُیُوْتَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ بُیُوْتِھِمْ فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا **ترجمہ** روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے انہوں نے کہا عرض کیا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ قریش بیٹھکر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو انکی ایسے درخت سے مثال دی جو گھورے پر ہو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا سارے مخلوق کو اور مجھے ان سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہوں کو یعنے اولاد اسحٰق اور اولاد اسمٰعیل کو پھر چنا قبیلوں سے اور مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنا گھروں کو اور مجھے سب گھروں سے بہتر گھر میں کیا سو میں ان سب سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ حارث کے بیٹے ہیں وہ دونوں کے **عَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَۃَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَاَنَّہٗ سَمِعَ شَیْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا وَخَیْرِھِمْ نَفْسًا **ترجمہ** روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا وہ کچھ سنکر آئے تھے یعنے قریش وغیرہ سے سو کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں لوگوں نے عرض کی کہ آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر فرمایا آپنے کہ میں محمد بیٹا ہوں عبداللہ کا وہ بیٹے ہیں عبدالمطلب کے اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور انکے اچھے لوگوں میں مجھے پیدا کیا پھر انکے دو گروہ کئے سو مجھے بہتر گروہ سے نکالا پھر انکے کئی قبیلہ کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھر انکے کئی گھر کئے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل

اور بہتر ذات میں ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی مانند جو اسمٰعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی ھاشما من قریش واصطفانی من بنی ھاشم ترجمہ واثلہ سے اسکا اور گذرا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا لوگوں نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کب واجب ہوئی آپ پر نبوت آپنے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح طیار ہو رہی تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابی ہریرہ کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبھم اذا وفدوا وانا مبشرھم اذا ییئسوا الواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں یعنے قبر سے اور میں خطیب انکا جب وہ اللہ کے درگاہ میں حاضر ہونگے اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں انکو جب وہ ناامید ہوں حمد الٰہی کا نیزہ قیامت میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد آدم سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک اور کچھ فخر نہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں پہلے ہوں گا جنکے قبر چیری جائیگی اور پہنایا جاویگا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہونگا میں عرش کے داہنی طرف کوئی دہان کھڑا نہ ہوسکیگا سوا میرے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے باب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالھا الا رجل واحد ارجو ان اکون انا ھو ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالے سے میرے لئے وسیلہ لوگوں نے عرض کیے وسیلہ کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملیگا وہ کسیکو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں ف یہ حدیث غریب ہے اور کعب جو اسکے سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسیکو نہیں جانتے کہ اسنے روایت کیے ہو سوا لیث بن ابی سلیم کے عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنھا واکملھا واجملھا وترک منھا موضع لبنۃ فجعل الناس یطوفون بالبناء ویعجبون منہ ویقولون لو تم موضع تلک اللبنۃ وانا فی النبیین موضع تلک اللبنۃ وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری شان پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچھا اور پورا بنایا اور اسمیں ایک اینٹ کی جگہہ چھوڑ دی اور لوگ اسمیں پھرتے ہے اور تعجب کرتے تھے یعنے اسکی خوبی کو دیکھکر اور کہتے تھے کاشکے یہ جگہہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں اور اسی سند سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام ہونگا پیغمبروں کا اور ہونگا خطیب اور صاحب شفاعت انکا اور کچھ فخر نہیں یعنے باب شفاعت اول میں ہے کہو لونگا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر وفی الحدیث قصۃ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں سردار ہوں اولاد آدم کا قیامت کے دن اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہے نیزہ حمد الٰہی کا اور کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اسدن آدم ہو خواہ اسکے سوا مگر وہ میرے نیزے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لئے زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں یعنے سب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخراً نہیں کہ اپنی بڑائی منظور ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے ف اور یہ حدیث حسن ہے عن عبداللہ بن عمرو انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا ثم سلوا لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ھو ومن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن

بتاتا ہے پھر مجھپر درود بھیجتا ہے کہ جو مجھپر درود بھیجتا ہے ایکبار اللہ اُسپر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر مانگو میرے لئے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت مین کہ نہین لائق ہے اُسکے مگر ایک بندہ اللہ کے بندون سے اور مین امید کرتا ہون کہ وہ مین ہی ہون اور جسنے میرے لئی وسیلہ مانگا اُسکو میری شفاعت ہوگی یعنے قیامت مین ف یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبدالرحمن بن جبیر قرشی ہین اور وہ مصر کے رہنے والے ہین اور عبدالرحمن جو پوتے ہین نفیر کے وہ شامی ہین عن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرونہ قال فخرج حتی اذا دنا منہم سمعہم یتذاکرون فسمع حدیثہم فقال بعضہم عجبا ان اللہ اتخذ من خلقہ خلیلا اتخذ ابراہیم خلیلا وقال اخر ماذا بأعجب من کلام موسی کلمہ تکلیما وقال اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم فسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل اللہ وہو کذلک وموسی نجی اللہ وہو کذلک وعیسی روحہ وکلمتہ وہو کذلک وادم اصطفاہ اللہ وہو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ چند اصحاب حضرت کے انتظار مین بیٹھے باتین کرتے تھے سو آپ نکلے اور اُنکی باتین سُنین سو کسی نے کہا کہ تعجب ہے اللہ تعالے نے ابراہیم کو اپنے مخلوق سے اپنا دوست بنا لیا دوسرے نے کہا اللہ کا موسے سے کلام کرنا اُس سے بہے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسے اللہ کی صرف کلمہ کُن سے پیدا ہوگئے اور روح اُنکی اسکیطرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم کو اللہ نے پسندیدہ کیا سو حضرت اُنپر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ مین نے تمہاری باتین سُنین اور تمہارا عجب کرنا ابراہیم کے خلت پر اور وہ ایسی ہے ہین اور موسی چُنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسی ہی ہین اور عیسی کے روح اللہ کی طرف سے ہے اور اُسکے کلمہ سے پیدا ہوئی اور وہ ایسی ہی ہین اور آدم کو منتخب کر لیا اللہ نے اور وہ ایسی ہی ہین یعنے جو درجات اُنکے بیان ہوئے سب حق ہین سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو مین محبوب ہون اللہ کا اور کچھہ فخر نہین اور مین اُٹھانیوالا ہون حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھہ فخر نہین اور مین پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہون اور کچھہ فخر نہین اور مین پہلے جنت کی زنجیر درہلاؤنگا اور کھولدی جائیگی وہ میرے لئے اور داخل کریگا مجھکو اللہ اور میرے ساتھ فقرا مؤمنین ہونگے اور کچھہ فخر نہین اور مین اگلون پچھلون سے بزرگ زیادہ ہون اور کچھہ فخر نہین ف یہہ حدیث غریب ہے عن عبداللہ بن سلام قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد وعیسی بن مریم یدفن معہ قال فقال ابو مودود قد بقی فی البیت موضع قبر ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے توراۃ مین وصف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہ عیسے بن مریم اُنکے ساتھ دفن ہونگے ابو مودود نے کہا کہ حجرہ مبارک مین ایک قبر کے جگہہ باقی ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایسی ہے کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدنی ہین عن انس بن مالک قال لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اضاء منہا کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منہا کل شیء وما نفضنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایدی وانا لفی دفنہ حتی انکرنا قلوبنا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ جسدن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہوگئی تھی اور جسدن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہوگئے اور ہمنے ابھی ہاتھون سے خاک نہ جھاڑی تھے اور دفن مین مشغول تھے کہ بدلگئی دل ہمارے یعنے وہ نور ایمان نہ رہے جو آپکے حیات مین تھے ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ممتر حم سوچنا چاہئے کہ جب ایسا جلد انوار قلوب مین تغیر آگیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے بارہ سو ننانوے ۱۲۹۹ برس گذر گئے کیا کچھہ فرق عظیم الشان آگیا ہوگا

باب ما جاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان مین عن قیس بن مخرمۃ قال ولدت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل قال وسال عثمان بن عفان قباث بن اشیم اخا بنی یعمر بن لیث ایہما اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد قال ورایت خذاق الطیر اخضر محمرا ترجمہ روایت ہے قیس بن مخرمہ سے کہا اُنہون نے کہ پیدا ہوا مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس سال ہاتھی کعبہ کے ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو اُنہون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے بڑے ہین اور پیدا ہونے مین مین اُنسے پہلے ہون اور مین نے دیکھی ہے بیٹ اُن چڑیون سبز کے یعنے جنہون نے ابرہہ کے ہاتھیون کو مارا تھا کہ رنگ اُسکا بدلگیا تھا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحق کے روایت سے ممتر حم قباث نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے بڑے ہین اور پہر اپنے عمر ولادت اُنسے پہلے بیان کی اور یہ کمال ادب تھا اُنکا رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مبارک مین کما تنا ہے کہ نا گوار نہ کیا کہ مین

میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان

اُنسے بڑا ہون سبحان اللہ یہہ آداب تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کے قلوب کیہ اور طبایع سلیمہ مین بخلاف اخوان زمان کے کہ اُنپر جب کوئی امر دینی حضرت کے پیش کیجاتی ہین اور وہ اُنکے مذاہب مجددہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے اور اسمین یہہ مطلب نکالا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہین کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اسکا یہہ مطلب ہوا کہ حضرت کے باتین خلاف عقل ہوتی ہین کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اسکا یہ مطلب کہ حضرت نے ہمکو سخت مشکل مین ڈالا کوئی کہتا ہے یہہ حدیث ہمارے امام نے نہین لی ہم اسپر کیونکر عمل کرین اسکا یہ مطلب کہ حضرت کے قول کا اعتبار نہین اور اُسپر عمل جایز نہین جب تک امام حکم مذہن غرض ایسی ہے خرافاتین بکتے ہین اور محدثین متبعین کے طرف تعجب سے تکتے ہین اور ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آداب و تعظیم پر نظر نہین کرتے وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ مَعَ حَضْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انتہٰی

بَابُ

مَا جَآءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ابتدائی نبوت کے بیانمین

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَآءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّآ اَتَاهُمْ بِهٖ فَكَانَ هُوَ فِيْ رَعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَآئِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا انہون نے کہ نکلے ابو طالب شام کیطرف یعنے تجارت کو اور نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہی اُنکے ساتہ اور بوڑہے لوگ بہی قریش کے پہر جب پہونچے بحیرا راہب پاس وہ اپنے صومعہ سے اُترا اور ان لوگون نے اپنے کجاوے اونٹون سے اُتارے سو وہ راہب اُنکے پاس آیا اور ہمیشہ یہہ جب وہان جاتے تہے تو وہ کبہے ان کے پاس نہ آتا تہا اور اُنکی طرف التفات نکرتا تہا سو وہ اپنے کجاوے اُتار رہے تہے کہ راہب اُنکے بیچ مین گہس آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا یہہ سردار ہے سب جہان کے لوگون کا یہہ رسول ہے رب العالمین کا بہیجیگا اللہ اُسکو سارے جہان کے لوگون پر رحمت کے لئے سو بوڑہے قریش کے لوگون نے کہا کہ تو کیا جانے اُسنے کہا جب تم اُترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتہر باقی نرہا مگر گر پڑا سجدہ مین اور یہ دونون سجدہ نہین کرتے مگر نبی کو اور مین پہچانتا ہون اُسکو مہر نبوت سے جو ایک غدہ ہے شانہ پر مثل سیب کے پہر صومعہ مین گیا اور طیار کیا اُنکے لئے کہانا پہر جب اُنکے پاس لایا اُسوقت حضرت اونٹ چرانے گئے تہے پہر راہب نے کہا کسیکو بہیجو اُن کو بلاؤ سو آئے حضرت اور اُنپر بدلی سایہ کئے ہوئے تہی پہر جب اُنکے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ مین بیٹہے ہوئے تہے پہر جب آپ بیٹہے تو سایہ اُسکا آپ پر جہک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکہو سایہ درخت کا آپ پر جہک گیا کہا راوی نے پہر وہ اُنکے پاس کہڑا اُنکو قسم دیکر کہہ رہا تہا کہ اُنکو روم کو نہ لیجاؤ اسلئے کہ روم کے لوگ اگر اُنکو دیکہینگے پہچان لینگے اُنکے اوصاف سے اور قتل کر ڈالینگے پہر متوجہ ہوا تو دیکہا کہ سات آدمی آئے ہین وہ روم سے سو وہ متوجہ ہوا اُنکے طرف اور اُنسے پوچہا کہ تم کیون آئے ہو اُنہون نے کہا ہم اُس نبی کے لئے آئے ہین جو اس مہینے مین آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچہہ کچہہ لوگ بہیجے گئے ہین اور جب ہمکو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بہیجے گئے اُسنے پوچہا کوئی اور تمہارے پیچہے ہے جو تمسے اچہا ہو یعنے عقل و شعور مین اُنہون نے کہا ہمکو تمہارے راہ کی خبر لگی اور ہم بہیجے گئے اُسنے کہا بہلا دیکہو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اُسکو کوئی پہیر سکتا ہے اُنہون نے کہا نہین اُسنے کہا پہر بیعت کر دو یعنے اُس نبی سے اور اُسکے رفاقت مین رہو پہر وہ اُنکے طرف مخاطب ہوا یعنے اہل مکہ کیطرف اور کہا کون اُنکے خدمت کرتا ہے لوگون نے کہا ابو طالب پس وہ اُنکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ پہیر آنحضرت کو ابو طالب نے اور ابو بکر نے ساتہ کر دیا آپکے ملال کو اور توشہ دیا اُنکو راہب نے کعک اور زیت سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ترجمہ اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے چنانچہ بعض نے اسکو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اسلئے کہ بلال تو اسوقت تک پیدا بھی نہ ہوئی تھے اور ابوبکر حضرت سے بہت چھوٹے تھی کہ وہ حضرت سے دو برس چھوٹے ہیں اور حافظ ابن حجر نے اصابہ میں کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال تو ثقات ہیں اور اسمیں اور کوئی انکار کی وجہ نہیں سوا اسکے یعنے بلال کی صغر سنی کے اور احتمال ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات **باب** مَاجَاءَ فِی مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَابْنُ کَمْ کَانَ حِیْنَ بُعِثَ **باب** اس بیان میں کہ آپ کس سن میں مبعوث ہوئے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعِیْنَ فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اُتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپکے جب تریسٹھ برس کے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آپکے وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے **ف** ایسی ہے روایت کیے ہے محمد بن بشار نے اور روایت کیے اُسنے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اسی کے مثل **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ وَتُوُفِّیَ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپکا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گون اور بال آپکے سر کے نہ بہت زولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے مبعوث کیا اللہ تعالےٰ نے آنحضرت کو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات پائی تریسٹھ برس کے عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپکے سر میں اور ریش میں یعنے اس سے کم تھے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مَاجَاءَ فِیْ اٰیَاتِ نُبُوَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّہُ اللّٰہُ بِہٖ **باب** معجزات اور خصائص نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ لَیَالِیَ بُعِثْتُ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْاٰنَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھپر سلام کرتا تھا جن راتوں میں مبعوث ہوا تھا کہ میں اُسے اب بھی پہچانتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے **عَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَۃٍ مِنْ غُدْوَۃٍ حَتَّی اللَّیْلِ تَقُوْمُ عَشَرَۃٌ وَتَقْعُدُ عَشَرَۃٌ قُلْنَا فَمَا کَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ مَا کَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی السَّمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اُٹھتے تھے ہمنے کہا سمرہ سے کہ پھر اُس کونڈی میں کچھ بڑھایا جاتا تھا انہوں نے کہا تو تعجب کیوں کرتا ہے اسمیں کہیں سے بڑھایا جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کیطرف یعنے خدا کے طرف سے اُسکی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزاق آسمانوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن الشخیر ہے **باب عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اُسنے کہا سلام ہے تیرے رسول اللہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیے اُسکو لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت کیے ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں من غیر واحد کے کنیت ابی المغرار ہے **باب عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذَ وَالَّہٗ مِنْبَرًا فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِیْنَ النَّاقَۃِ حَتّٰی نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَّہٗ فَسَکَتَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ٹھنٹ سے تکیہ لگا کر پھر جب آپکے لئے منبر بنایا گیا اور آپ اسپر خطبہ پڑھنے لگے تو وہ ٹھنٹ رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُسکو چھوا وہ چپ ہو رہا **ف** اسی طرح ابی بن کعب اور جابر اور ابن عمر اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ام سلمہ سے یہی روایت ہے اور حدیث انس کے حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **ترجمہ** وہ ستون چونکہ ذکر الٰہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحان تھا جب منبر تیار ہوا وہ درد ہجران اور فراق سے رونے لگا جب حضرت کے جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان کی جدائی کا کیا پوچھنا کیا معنے اور یقین جانو کہ تمام محدثات امور و تعلق بہ بدعات بھی نور کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپ اُسنے نفور ہیں سو جو مرد ان چیزوں سے نفرت نکرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ ھٰذَا الْعِذْقَ مِنْ ھٰذِہِ

فَسَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک اعرابی آیا اور اُسنے کہا کیونکر جانونمین کہ آپ نبی ہین آپنی فرمایا اگر مین بُلا دون اس شاخ کو کھجور کے اور وہ گواہی دی کہ مین رسول ہون جب تو جانیگا پھر بُلایا آپنی اور وہ کھجور سے اُتر کر حضرت کے آگی اگر گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جاو چلی گئے پس وہ اسلام لایا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عَنْ

أَبِي زَيْدٍ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَيْرَاتٌ بِيضٌ

ترجمہ روایت ہے ابی زید سے کہ ہاتھہ پھیرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے مونہہ پر اور دعا کی میرے لئے عزرہ نے کہا جو راوی حدیث ہین کہ ابی زید کو بیس برس تک زندہ رہے اور اُنکے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ

أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْهُ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابو طلحہ نے کہا ام سلیم سے میں نے آواز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے اُنکو بھوک سو کچھ تمہارے پاس ہے اُنہون نے کہا ہان سو نکالی کئی روٹیان جَو کی پھر اوڑھنی مین لپیٹکر میرے ہاتھ مین چھپا دین اور کچھہ اوڑھنی مجھی اُڑا بھیجی پھر بھیجا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور مین جب اُنکی پاس گیا اُنکو مسجد مین بہت لوگونکی ساتہ بیٹھا پایا پھر مین اُنکی پاس کھڑا ہوا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہی مینی کہا ہان فرمایا کہانا لیکر مینی عرض کی ہان

آپنے اپنے ساتہیون سے فرمایا اٹھو پھر چلے اور مین اُنکے آگے تہا پھر جب ابو طلحہ کے پاس آیا مین اور مینے اُنکو خبر دی ابو طلحہ نے کہا ای ام سلیم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتہ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھہ موجود نہین کہ اُنکو کہلا دین ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے سو ابو طلحہ چلے یہانتک کہ ملے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سو آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو طلحہ اُنکے ساتہ تہے یہانتک کہ اندر آئے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ام سلیم لاؤ جو تمہارے پاس ہے سو وہی روٹیان لیکے آگے لائین اور حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ توڑی گئین اور اوپر دی اُسپر ام سلیم نے گھی کی اور چکنا کر دیا اُسکو پھر پڑھا اُسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بُلا دس شخصون کو سو بُلایا اور وہ کہا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بُلا دس کو پھر وہ کہا کر سیر ہو کر چلے گئی پھر فرمایا بُلا دس کو اور وہ بھی کہا کر سیر ہو کر چلے گئے غرض سارے لوگ کہا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا اسی تھے ف یہ حدیث حسن صحیح ہے بَابُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے دیکہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تہا اور لوگون نے وضو کا پانی ڈہونڈہا اور نپایا سو لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپنے اُس برتن مین ہاتہ رکہکر یا اور لوگون کو فرمایا کہ وضو کرین پھر مین نے دیکہا کہ آپکے انگلیون سے پانی جوش مارتا تہا اور لوگ وضو کرتے تہے یہانتک کہ جو لوگ آخر مین تہے اُنہون نے بہی وضو کر لیا اسباب مین عمران بن حصین اور ابن مسعود اور جابر سے بہی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے بَابُ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِينَ أَرَادَ اللهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ كَانَ لَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا جَاءَ كَفَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ كَانَتْ عَلَى

ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَمْكُثَ وَحَبَّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةَ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَ ترجمہ روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابتدائی نبوت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جب اللہ نے بزرگی اور رحمت اپنے بندوں کے اُنسے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اُسکی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپ کا یہی حال رہا جبتک اللہ نے چاہا اور اُنمیں خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شے ایسی پیاری نہ تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَلَمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ اُنہوں نے کہا تم قدرت کے نشانیوں کو عذاب جانتے ہو اور ہم اُنکو حضرت کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کہا کہتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور اُسکے تسبیح سنتی تھی اور لائی حضرت کے پاس ایک برتن اور اُسمیں آپنی ہاتھ رکھدیا پھر پانی آپکے انگلیوں کے بیچ سے بہنی لگا اور آپنے فرمایا آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کیطرف سی کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہانتک کہ ہم سب نے وضو کر لیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب نزول وحی کی کیفیت میں عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَاُفْصَمُ عَنْهُ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپنے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹے کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن آتا ہے اور مجھسے کلام کرتا ہے کہ میں اُسے یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپکو دیکھا کہ سخت جاڑوں میں جب وحی اُترتی اور تمام ہو جاتی تو اُنکے ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا یعنی بسبب شدت کے

نزول وحی کی کیفیت کا بیان

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابی جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائی ہیں اور فضلائی صحابہ سی ہیں اور فتوح شام میں شہید ہوئے پندرہوین سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ اُنہوں نے حضرت عائشہ کے آگے حضرت سے یہ سوال کیا ہو یا اُنکو خبر دی ہو اور اُس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اسلئی کہ عقل اور قیاس کو اسمیں دخل نہیں تو لہ آپ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سی سوال کیا یا اُسکے اوصاف سے اور بہرحال مراد یہ ہے کہ وحی لیکر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا بصورت مرد م اول شدید ہے اسلئے کہ حامل متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اسلئی کہ متصف باوصاف سامع ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ میں عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ ترجمہ روایت ہے براء سے کہ کہا اُنہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لمبے والی کو سرخ جوڑی میں خوبصورت زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنکے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپکے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد بہت لانبی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتے ہے سینہ کے چوڑی ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دال ہے اور قد آپکا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچی معلوم ہوتے **باب** عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ ترجمہ روایت ہے ابی اسحاق سے کہ کسنے پوچھا کسی نے کہ کہنے آپکا مثل تلوار کے تھا یعنے طولانی اُنہوں نے کہا نہیں مثل چاند کے تھا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپکا لمبا ہوگا برابر نے کہا نہیں گول تھا **باب** عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشَى تَكَفَّاَ تَكَفُّاً كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانبے اور نہ بہت ٹھنگنے پر گوشت تھین ہتھیلیاں آپکی اور تلوے بڑے سر والی بڑے جوڑوں والے یعنے گٹنے اور شانے کہنیاں پر گوشت اور فربہ تھین سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگی جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے اُنسے پہلے

اور نہ اُنکے بعد کوئی اُنکے برابر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُنہوں نے ابی سے اُنہوں نے مسعودی سے اسی اسناد کے مانند اسکے باب عن علی کان اذا وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعۃ من القوم ولم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطهم ولا بالمکلثم وکان فی الوجه تدویر ابیض مشرب ادعج العینین اهدب الاشفار جلیل المشاش والکتد اجرد ذو مسربۃ شثن الکفین والقدمین اذا مشی تقلع کانما یمشی فی صبب واذا التفت التفت معا بین کتفیه خاتم النبوۃ وهو خاتم النبیین اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجۃ والینهم عریکۃ واکرمهم عشرۃ من راٰہ بدیهۃ هابه ومن خالطه معرفۃ احبه یقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کہتے آپ بہت لانبے نہ تھے اور نہ بہت پستہ میانہ قد والی تھے لوگونمیں اور بہت گھونگھر والی نہ تھے بال آپکے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر لیے اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اسمیں کچھ گولائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیاہ چشم لمبے پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پُر گوشت تھا بدن پر آپکے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالونکا پُر گوشت تھیں ہتیلیاں اور تلوے آپکے جب چلتے زمین پر پیر گاڑکر رکھتے گویا وہ نیچے اُترتے ہیں اور جب کسی کیطرف پھر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے یعنے فقط آنکھہ چُراکر نہ دیکھتے جیسے متکبروں کے عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ملکے لوگوں کے عادت ہی اُنکے دونوں شانوں کے بیچ میں مُہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والی یعنی بغض و حسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چون آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچی بات میں اور نرم طبیعت والی بزرگ عشیر جو انکو یکبارگے دیکھتا ڈر جاتا اور جو اُنسے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا اُنکی تعریف کرنیوالا کہتا تھا کہ میں نے کبھی اُنکے مثل نہ دیکھا نہ قبل اُنکے نہ بعد رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ اُنپر ف اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابو جعفر نے سُنا میں نے اسمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ممغط بہت لمبا کہا اُنہوں نے اور سُنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تمغط فی ثنایته یعنے بہت کھینچا اپنا تیر اور متردد وہ ہے کہ جسکا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھنگنے پن کے سبب سے اور قطط وہ بال ہیں جسمیں بہت گھونگھر ہو اور رجل وہ کہ جسکے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مطهم نہایت فربہ کثیر اللحم اور مکلثم جسکا چہرہ گول اور مدور ہو اور مشرب وہ کہ جسکے رنگ میں سپیدی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور ادعج وہ ہے جسکے آنکھوں کے سیاہی خوب کالی ہو اهدب جسکے پلکیں لمبی ہوں اور کتد دونوں شانوں کے ملنے کی جگہہ اور اُسکو کاہل بھی کہتے ہیں اور مسربۃ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالونکا اور شثن وہ شخص ہے جسکے انگلیاں ہاتھ پیروں کے اور ہتیلے اور قدم فربہ پُر گوشت ہوں اور تقلع قوت سے چلنا پیر گاڑکر اور صبب اُترا عرب کہتا ہے اُترے ہم صبوب اور صبب سے یعنے بلندی سے اور جلیل المشاش یعنے بڑے جوڑوں والے مراد اُس سے شانوں کا سر ہے یعنے شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد ہے اسلئے کہ عشیر ہم صحبت ہے اور بدیهۃ یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بدهته بامر یعنے اچانک یکبارگی گھبرا دیا میں نے اُسکو کسی کام سے باب عن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسیرد سردکم هذا ولکنه کان یتکلم بکلام بینه فصل یحفظه من جلس الیه ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے اسقدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو اُنکے پاس بیٹھا ہر بخوبی یاد کرلی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کرے یونس بن یزید نے زہری سے عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعید الکلمۃ ثلاثا لیعقل عنه ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر عبد اللہ بن مثنی کے روایت سے باب عن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے کہ اُنہوں نے کہا میں نے کسیکو زیادہ مسکراتی نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ف یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یزید بن حبیب سے اُنہوں نے روایت کی عبد اللہ بن حارث سے مثل اسکے روایت کی ہمسے یا احمد بن خالد نے اُنہوں نے یحیی سے اُنہوں نے لیث سے اُنہوں نے یزید بن حبیب سے اُنہوں نے عبد اللہ بن حارث سے کہ اکثر ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسکرانا تھی ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو اسی سند سے مگر اسی سند سے باب ما جاء فی خاتم النبوۃ باب مُہر نبوت کے بیان میں عن السائب بن یزید یقول ذهبت بی خالتی الی النبی صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ ترجمہ روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا مجھکو خالہ میرے نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے سو آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپنے سو پیا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپکے کھڑا ہوا تو دیکھے میں نے مہر نبوت دونو شانوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کھٹ کی ف اسباب میں سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبداللہ بن سرجس اور عمر بن خطاب اور ابو سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عُدَّةُ حَمْرَاءَ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ مہر نبوت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے جو شانوں کے بیچ میں تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونو پنڈلیوں میں باریکی تھی اور آپکا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا اور جب میں آپکو دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائی ہوئے ہیں حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنے خود آنکھوں کے پپوٹے اندر سے سیاہی کی معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور انکھوں کے ڈورے سرخ اور ایڑیوں میں گوشت کم ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیے ہمسے ابو موسی نے انہوں نے محمد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العینین منہوس العقب شعبہ نے کہا میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا کشادہ دہان میں نے کہا اشکل العینین انہوں نے کہا حدقہ چشم کلان یعنے بڑے آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے میں نے کہا منہوس العقب انہوں نے کہا کہ ایڑی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے بَابٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسیکو خوبصورت نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گویا سورج انکے چہرہ پر پھرتا تھا یعنے ایسا درخشان اور تابان تھا اور کسیکو نہ دیکھا میں نے اُنسے زیادہ جلد چلنے والا گویا زمین انکے لئے لپیٹی جاتی تھی ہم اپنے جانوں کو مشقت میں ڈالتے ہیں یعنے انکے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پروا چلے جاتے تھی ف یہ حدیث غریب ہے بَابٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگے آئے انبیا یعنے شب معراج میں تو موسے علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوء کے لوگ ہوتی ہیں اور دیکھا میں نے عیسے بن مریم کو تو اُنسے بہت مشابہ لوگوں میں عروہ بن مسعود ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اُن سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مُراد لیتے تھے آپ اپنی تئیں اور دیکھا میں نے جبرئیل کو تو اُنسے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہیں اور وہ اصحاب میں بہت خوبصورت تھی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بَابٌ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ كَانَ جَائِزَ مَاتَ بَابٌ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سن میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے ف روایت کیے ہمسے نصر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد حذا سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے بَابٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِيْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ تشریف رکھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس یعنے بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے ف اسباب میں حضرت عائشہ اور انس بن مالک اور عقبل بن حنظلہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سن شریف کا بیان

سے بھی روایت ہے اور وہ فضل کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس کی حسن ہی غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے **باب**

عَنْ جریر عن معاویۃ بن ابی سفیان انہ قال سمعتہ یخطب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین وابو بکر وعمر وانا ابن ثلاث وستین ترجمہ روایت ہے جریر سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات سوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ تریسٹھ برس کی تھی اور ابوبکر اور عمر بھی تریسٹھ کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب**

عَنْ عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات وھو ابن ثلاث وستین ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ برس پر ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور روایت کیے زہری کی بیہقی نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسکی مثل **مناقب ابی بکر الصدیق** رضی اللہ عنہ

عنہ واسمہ عبد اللہ بن عثمان ولقبہ عتیق **مناقب ابی بکر صدیق** رضی اللہ عنہ اور نام انکا عبد اللہ بن عثمان ہی اور لقب انکا عتیق ہے

عَنْ عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابرأ الی کل خلیل من خلہ ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافۃ خلیلا وان صاحبکم خلیل اللہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں ہر دوست کے دوستی سے بیزار ہوا اور اگر میں کسیکو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکر کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتی ہیں وہ اپنے آپکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی ابن ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے اور ابن زبیر سے بھی روایت ہے **عَنْ** عمر بن الخطاب قال ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں نے بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تھی ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابوبکر قلت ثم من قالت عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبیدۃ بن الجراح قال قلت ثم من قال فسکتت ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا حضرت عائشہ سے کہ اصحاب سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر میں نے کہا پھر کون فرمایا ابو عبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل الدرجات العلی لیراھم من تحتھم کما ترون الکوکب الطالع فی افق السماء وان ابا بکر وعمر منھم وانعما ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بلند درجہ والی جنت میں دیکھینگے انکو نیچے درجے والی جیسی تم دیکھتی ہو تارہ نکلا ہوا آسمان کے کنارہ میں اور ابوبکر اور عمر انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کیے ابی سعید سے **باب**

عَنْ ابی المعلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما فقال ان رجلا خیرہ ربہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا ما شاء ان یعیش ویاکل فی الدنیا ما شاء ان یاکل وبین لقاء ربہ فاختار لقاء ربہ قال فبکی ابوبکر فقال اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون من ھذا الشیخ اذ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا صالحا خیرہ ربہ بین الدنیا ولقاء ربہ فاختار لقاء ربہ قال فکان ابوبکر اعلمھم بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر بل نفدیک بآبائنا وامواتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الناس احد امن علینا فی صحبتہ وذات یدہ من ابن ابی قحافۃ ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافۃ خلیلا ولکن ودہ واخاء ایمان مرتین او ثلاثا الا وان صاحبکم خلیل اللہ ترجمہ روایت ہے ابی المعلی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جئے دنیا میں اور کھاوے اور جب چاہے اپنی رب سے ملے سو اختیار کی اسنے ملاقات اپنی رب کے سو رونے لگی ابوبکر اور اصحاب نے کہا تمکو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں رویا ہے جب ذکر کیا حضرت نے ایک بندہ کا کہ اسکو مخیر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب سے ملنے میں سو اسنے اختیار کیے ملاقات اپنی رب کے کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکر ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ حضرت کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپہی کی ذات ہی سو ابوبکر نے کہا بلکہ ہم فدا کرینگے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں مجھپر زیادہ مال خرچ کرنیوالا اور حقوق صحبت بجا لانیوالا ابن ابی قحافہ سے بڑھکر نہیں اور اگر میں کسیکو دوست ولی بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا ولیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے

مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی

فرمایا کہ اپنی دو باتین ابراہیم اور فرمایا اگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا مراد لیا اس سے اپنے تئین **ف** اسباہین ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی عوانہ سے انہون نے روایت کیے عبدالملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مراد من الینا سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنیوالے اوپر ہمارے یعنے ابوبکر ہین

عن اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ وَھُوَ یَقُوْلُ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ ھُوَ اَعْلَمَنَا بِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ لَا یُبْقِیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزون سے اور زینت سے جو چاہی لی یا اختیار کری جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سے سو ابوبکر نے کہا فدا کیا ہمنے آپ پر اپنی ماں باپکو سو لوگون نے تعجب سے کہا یہ بوڑھا بڑھ رہے ہے کو کہ رسول خدا تو خبر دیتے ہین ایک بندے کی کہ اللہ نے اسکو مخیر کیا دنیا کی زینت اور عقبے کی دولت مین اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپ پر ہمنے اپنی ماں باپ کو اور حقیقت مین وہ بندہ مخیر رسول خدا ہی تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ہمسے زیادہ جاننے والے تھے انکے حالکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق صحبت اور کرنیوالی اور اپنا مال خرچ کرنیوالی ابوبکر ہین اور اگر مین کسیکو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا ولیکن اخوت اسلام کافی ہے باقی نرہے کوئی کھڑکی مسجد مین مگر کھڑکی ابوبکر کی یعنے سب کھڑکیان بند کردو سوا ابوبکر کے کھڑکی کے اور یہ اشارہ ہے گویا انکی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد مین آنی جانیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَابَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسیکا احسان ہمپر ایسا نہین جسکا بدلا ہمنے نکردیا ہو سوا ابوبکر کے کہ انکا احسان جو ہمپر ہے اسکا بدلا انکو اللہ قیامت مین دیگا اور اتنا نفع مجھکو کسیکے مال نے نہین دیا جتنا نفع پایا مین نے ابوبکر کے مال سے اور اگر مین دوست بناتا کسیکو تو دوست بناتا ابوبکر کو اگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

اس سند سے **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقتدا کرو میرے بعد ابوبکر و عمر کا **ف** اسباہین ابن مسعود کی روایت سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہون نے ربعی کے سوا سے انہون نے ربعی سے انہون نے حذیفہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہے ان دونکی خلافت راشدہ کا اور پیشگوئی خدا کی کہ اقتدا خلافت انکا ہوگا صحابہ ہوا اور کسیکی اہلسنت سے اسکا انکار کیا سوا انکے کلاب ناس گرفتار وسواس شیاطین الانس والجن واحدہ اعاذنا اللہ منہ شرورہم **قول ابوعیسیٰ** راوی روایت کے ہمسے احمد بن منیع نے اور کئی لوگون نے سفیان بن عیینہ سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اسکی اور سفیان بن عیینہ کہتے ہے تدلیس کرتی تھے اس حدیث مین اور اکثر ذکر کرتی تھے کہ روایت سے زائدہ سی اور دور روایت کرتی ہین عبدالملک بن عمیر سی اور کہتے زائدہ کا ذکر کرتے اور روایت کرتے یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے انہون نے بلال سے جو مولی ہین ربعی کے انہون نے ربعی سے انہون نے حذیفہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ وَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہین جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہون سو تم اقتدا کرو ان دو کا جو میرے بعد ہونگے یعنے خلیفہ ہونگے اور اشارہ کیا ابی بکر اور عمر کے طرف **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ یَا عَلِیُّ لَا تُخْبِرْھُمَا ترجمہ روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انہون نے کہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابوبکر و عمر آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونون سردار ہین جنتیون کے اوہیڑ لوگون کے اگلے ہون یا پچھلے مگر انبیا اور مرسلین کے اے علی تو انکو خبر

تکملہ ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہ حدیث حضرت علی سے اور سند سے بھی اور اسباب ہیں انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ لَا تُخْبِرْھُمَا یَا عَلِیُّ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر و عمر دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیا اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا انکو اے علی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت کیے ہمسے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا داؤد نے شعبی سے انہوں نے روایت کیے حارث سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ابوبکر اور عمر سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے خواہ اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا انبیا اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا انکو اے علی ترجمہ کہول بضم کاف جمع ہی کہل کے اور کہل عرب میں اسکو کہتے ہیں جو مرد تیس برس سے عمر میں تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہونچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اسلئے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہونگے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمان ہیں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ انکے سردار ہونگے اور بعضوں کہا ادھیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہیں کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِھَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ ابوبکر نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اسکا مستحق نہیں ہوں شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنے احرار لوگوں میں کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا ف اس حدیث کو بعضوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکر نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کے یہ ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکر نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اسکے اور نہیں نام لیا ابی سعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ عَلٰی اَصْحَابِہٖ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَھُمْ جُلُوْسٌ وَّفِیْھِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَلَا یَرْفَعُ اِلَیْہِ اَحَدٌ مِّنْھُمْ بَصَرَہٗ اِلَّا اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَاِنَّھُمَا کَانَا یَنْظُرَانِ اِلَیْہِ وَیَنْظُرُ اِلَیْھِمَا وَیَتَبَسَّمَانِ اِلَیْہِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْھِمَا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اپنی اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتی اور انمیں ابوبکر اور عمر بھی ہوتے پھر کوئی انکی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنے ہیبت سے مگر ابوبکر و عمر کہ تھے نظر کرتے حضرت کے طرف اور مسکراتے اور حضرت بھی انکی طرف دیکھ کر مسکراتی ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حکم بن عطیہ کے روایت سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے حکم بن عطیہ میں بَابٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا وَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکر و عمر دونوں آپکے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ اُن دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپنے اسیطرح اٹھائے جاوینگے ہم قیامت کے دن ف یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تھی میرے غار میں یعنے ہجرت میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن خطب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو دیکھکر کہ یہ دونوں سمع اور بصر ہیں ف اسنا میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن خطب نے نہیں پایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے ترجمہ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالے نے ابوبکر و عمر کو وزیر کیا تھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپکے جبرئیل اور میکائیل آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کے اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے انکی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اسپر کہ وہ اتباع حق

اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور شمائم انوار غیبیہ اور آیات آلیہ میں یگانۂ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں انپر مقدم کوئی نہیں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَکَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ لَہٗ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِذَا قَامَ فِیْ مَقَامِکَ لَمْ یُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُکَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا کُنْتُ لِاُصِیْبَ مِنْکِ خَیْرًا

ترجمہ روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو یعنے امامت کریں سو عائشہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ابوبکر جب کھڑے ہونگے آپکی جگہہ تو لوگوں کو رونی کے سبب سے قراءت نہ سنا سکینگے یعنی نرم دل ہیں سو آپ حکم دیجئے عمر کو کہ وہ امامت کریں لوگوں کے پھر آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو کہ امامت کریں لوگوں کے تب حضرت عائشہ نے ام المؤمنین حفصہ سے کہا کہ تم عرض کرو حضرت سے کہ ابوبکر جب کھڑے ہونگے آپکے جگہہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکینگے رونیکے سبب سے سو آپ حکم دیجئے کہ عمر امامت کریں لوگوں کی سو عرض کی حفصہ نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم وہی ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنے یہانتک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپنے کہ حکم کرو ابوبکر کو امامت کریں لوگوں کے سو حفصہ نے کہا عائشہ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھی کبھی خیر نہ پہونچی یعنے ایسے بات بنائی کہ حضرت کے خفگے سنوائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں عبداللہ بن مسعود اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور سالم بن عبید سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکر ہیں اسلئے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکان دین ہے پس اور امور دین میں بھی وہی امام ہیں اور سائر صحابہ مقتدی اور رد ہے اسمیں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علی کو کہتے ہیں **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْھِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَؤُمَّھُمْ غَیْرُہٗ

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں سزاوار ہے کسی قوم کو کہ انمیں ابوبکر ہو اور پھر امام بناویں کسی شخص کو سوا ابوبکر کے **ف** یہ حدیث غریب ہے **بَابٌ عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَھَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنے دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ کی راہ میں پکارا جاویگا جنت میں اے بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لئے تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل سے اسکا شوق رکھتا ہے وہ نماز کے دروازہ میں سے بلایا جاویگا یعنے جنت میں اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا جاویگا اور جو اہل صدقہ سے ہے وہ باب صدقہ سے بلایا جاویگا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازہ سے بلایا جاویگا سو ابوبکر نے عرض کی کہ یارسول اللہ سب دروازوں سے بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھہ ضرور نہیں اسلئے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخول جنت کے لئے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ بارہ دروازوں سے بلایا جاوے آپنے فرمایا کہ ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ سَبَقْتُہٗ یَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ قُلْتُ مِثْلَہٗ وَاَتٰی اَبُوْ بَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قُلْتُ لَا اُسَابِقُکَ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا

ترجمہ ہے عمر بن خطاب سے کہ ایکبار حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور اتفاق سے اُن دنوں میرے پاس مال بھی تھا سو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بڑھ جاؤنگا ابوبکر سے آج کے دن بڑھ گیا کہا عمر نے کہ پھر میں ادھا مال آپ کے پاس لے آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے بالوں کے لئے کیا چھوڑ آئے میں نے کہا اسیکے برابر اور ابوبکر لے آئی جو انکے پاس تھا یعنے سب کا سب سو فرمایا آپنے اُنسے کہ تم کیا چھوڑ آئے اُنہوں نے کہا چھوڑ آیا میں اُنکے لئے اللہ اور رسول کو تب تو میں نے کہا کہ میں اُنسے کبھی آگے نہ بڑھ سکونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس سے فضیلت ابوبکر کے سائر صحابہ پر عموماً اور حضرت عمر پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت اور جماعت کا کہ ابوبکر افضل امت ہیں انکے بعد عمر **بَابٌ عَنْ** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَتْہُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَھَا اَنْ تَرْجِعَ

فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ ترجمہ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے کچھ عرض کی اور آپ نے اُسکو کچھ حکم کیا پھر اُسنے عرض کی اگر میں آپکو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا جب مجھکو نہ پاوے تو تو آیا کر ابوبکر کے پاس اور اسمیں اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب عن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ ترجمہ روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کردیے جاویں مگر دروازہ ابوبکر کا اسمیں بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہی قضا اور افتا وغیرہ کے لئے ف اسباب ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے باب عن عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللهِ مِنَ النَّارِ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابوبکر داخل ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنے آزاد کئے ہوئے ہو اللہ کے آگ سے یعنے دوزخ سے سو اُسدن سے اُنکا نام عتیق ہوگیا یا اللہ ہی کو یہی آزاد کرا اپنے فضل سے دوزخ سے ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کے بعضوں نے یہ حدیث موسیٰ سے اور کہا روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے باب عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نبی ایسا نہیں جسکے دو وزیر نہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر و عمر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ اُنہوں نے کہا ابوالجحاف مرد پسندیدہ تھے عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً إِذْ قَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اُسنے کہا میں سواری کے لئے نہیں بنایا گیا میں تو کھیت جوتنے کے لئے بنایا گیا ہوں پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یقین کیا اسپر میں نے اور ابوبکر اور عمر نے اور وہ دونوں اُسوقت لوگوں میں حاضر بھی نہ تھے ف روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ترجمہ اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابوبکر کے اور فضائل ایمانیہ اُنکے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور مشتی نمونہ از خروارے بطور اختصار بیان کردیتے ہیں اوّل یہکہ وہ نہایت شریف النسب ہیں اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ اسی لئے اُنکا نام عتیق ہوا کہ اُنکے نسب میں کوئی عیب نہیں ثانیاً یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور مبارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں اُنکے خطب بلیغہ مشہور ہیں ثالثاً یہ کہ خمر کو ایام جاہلیت میں اُنہوں نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بُت کو کبھی سجدہ نہ کیا اور صوامع میں مذکور ہے کہ اُنہوں نے اللہ میں کبھی شک نہ کیا اور ابن الدغنہ نے اُنکی بزرگی اور شرافت اور جود و سخا اور مہمان نوازی اور ہدایت خلق پر گواہی اور شرفای قریش نے اُنکی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اُلفت تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپکے ملنے آتے تھے چنانچہ تفصیل اسکے اوپر مذکور ہوئی اور احرار بالغین میں سب سے اول آپ اسلام سے مشرف ہوئے جیسا صغار صحابہ میں حضرت علی اور عبید میں حضرت بلال اور نسا میں حضرت خدیجہ سباق مسلمین ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حُر بالغ معزز و مطاع خلق اُسنے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور اُنہوں نے بعد اسلام ترغیب تحریص اسلام پر یہانتک کوشش کی کہ بہت لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوے اور سبب اُنکے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھی چنانچہ اُنہیں سے مروی ہے کہ میں ایکدن جاہلیت میں ایکدرخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اُسنے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اُسپر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اُس درخت نے مجھے خبر دی اور میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپکے رسالت کی تصدیق کی اور ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ جب آپ اسلام لائے آپکے ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ اسلام سے مشرف ہوئے اور انمیں سے ہر ایک بجبار قریش اور اُنکے اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں اُنکے ایمان لانے سے کفر کے کمر ٹوٹ گئی اور ابتدای اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویت اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لئے حضرت کے خدمت میں صرف کئے اور سات شخصوں کو غلامان قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی اُنکے طرح طرح کی تکالیف اور شدائد اُنکو پہونچاتے تھے حضرت ابوبکر

نے خرید کے اور اللہ کے رضامندی کے لئے آزاد کئے کہ اُنہین مین ہین بلال اور عامر بن فہیرہ اور جب آیۃ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ اُتری اور حضرت نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکر صدیق نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خشبہ عجیبہ قریش پر پڑ پڑا اور اُنہون نے بہت ایذائین اُنکو دین اور اُسپر صابر رہے اور یہ پہلا خطبہ تہا جو اسلام مین پڑہا گیا اور قریش نے کئی بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذائین پہونچانیکا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق نے اپنی جان آپ پر فدا کی اور اُن بلیات و آفات مین اُنکے نفس نفیس کا وقایہ اور سپر بنے چنانچہ تفصیل اُسکے کتب حدیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ مین مذکور ہے اور جب قریش یا کسی ایذا پر مجتمع ہوئے حضرت صدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک حال رہے اور پہلے جس نے اسلام مین مسجد بنائی ابوبکر ہین کہ اُنہون نے اپنے گہر کے آنگنائی مین مکہ مین مسجد بنائی اور قرآن کے قرارت مین مشغول ہوئے روایت کیا اسکو بخاری نے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے محاربۂ فارس اور روم مین اُنہون نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمد للہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آمد و رفت جسقدر صدیق کے گہر تہی اُسقدر اور کہین نہ تہی چنانچہ مکہ مین ہر روز آپ صبح و شام اُنکے گہر تشریف لاتے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ جب ہم مدینہ مین آئے تو صدیق اکبر نے پوچہا کہ یا رسول اللہ آپ اپنے بیوی سے ہم بستر کیون نہین ہوتے آپنے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر نے ساڑہے بارہ وقیہ چاندی اُنکے پاس بہیجدی اور آپنے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجہ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کے معراج کی ابوبکر سے اول کسی نے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج مین اپنے تئین احیاء عرب پر پیش کیا کہ کون آپکی مدد کرتا ہے تو سوا حضرت صدیق آپکے رفیق رہے چنانچہ ریاض نضرت مین یہ قصہ مفصل مذکور ہین اور جنگ بدر مین جو افضل مشاہد اسلام سے تہے حضرت صدیق اکبر کا آثار نمایان حاصل ہوئے اول یہ کہ حضرت کے عریش مین آپ ہی تہی دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپکے دل پر ہوا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہے ابوبکر نے کہا کافی ہے آپکو پہر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ غرض حضرت صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہوگئی تیسرے یہ کہ لڑائی مین میمنہ لشکر صدیق اکبر کو عنایت کیا اور میکائیل کو اُنکے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت مرتضیٰ کو اور اسرافیل کو اُنکے ساتہ کیا چوتہے یہ کہ اسیران بدر کے حق مین مشورہ حضرت صدیق اکبر کا آپکو پسند آیا اور اُسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر مین فضیلت حضرت عمر کے ظاہر ہوئی اور اسیطرح جنگ اُحد مین آپکو بہت سی آثار جمیلہ ہاتہ آئے چنانچہ حضرت کے خدمت مین اُسدن سعی جمیلہ بجالائے چنانچہ حضرت عائشہ مصروی ہے کہ جب اصحاب آپکے منتشر ہوگئے پہلے جو لوٹکر حضرت کے پاس آئی اُحد مین ابوبکر تہے یہی کہا ابوبکر نے اور کہا کہ جب مین لوٹا مین نے دیکہا ایک اور شخص کو اپنے ساتہ مکدود یہی حضرت کی طرف آتا ہے اور وہ ابوعبیدہ بن جراح تہے روایت کیا اسکو حاکم نے اور کفار قریش ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر کو گنتے تہے چنانچہ جب ابوسفیان نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو اُنہین تین شخصون کو پوچہا پہلے کہا کیا لشکر مین محمد ہین تو آپنے فرمایا اسی جواب مدوبہر پوچہا ابوقحافہ مین آپنے فرمایا جواب مدوبہر کہا ابن خطاب ہین پہر اُسنے کہا یہ تینون قتل ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پہر حضرت عمر رہ نہ سکے اور فرمایا آپنے جہوٹا ہے تو اے دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لئی بچا رکہا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کریگی تجہکو اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق اُس معرکہ مین حاضر تہے اور اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ کے بشارت مین شامل اور اسی طرح جنگ خندق مین ایک جانب لشکر کے حضرت صدیق کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپکے خندق کے نزدیک موجود ہے اور حقیقت مین وہ موضع نزول تہا حضرت صدیق کا غزوہ خندق مین اور اسیطرح غزوہ مریسیع مین جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقون نے تہمت لگائی اور جن مسلمانون نے برارت صدیقہ مین توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیق کو اسمین فضایل نمایان نصیب ہوئے بچند وجوہ اول یہ کہ اُس واقعہ ہوش رُبا مین کمال انقیاد اور تسلیم اور فدا اُنسے ظاہر ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین چنانچہ تتبع روایات سے معلوم ہوتا ہے ثانی یہ کہ جب برارت عائشہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالےٰ نے اُس برارت مین اُنکو بہی شریک کیا اور فرمایا اُولٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ثالث یہ کہ حضرت صدیق مسطح بن اثاثہ کو کچہہ خرچ دیا کرتے تہے اور جب شرکت اُسکی افک مین ظاہر ہوئی آپنے ہاتہ روکا اُسوقت اللہ تعالےٰ نے حضرت صدیق کو اولوالفضل فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ اور پہر حضرت صدیق نے کہا مین اللہ کے مغفرت دوست رکہتا ہون اور نفقہ جاری کر دیا اور اسیطرح صلح حدیبیہ مین اُنکو آثار جمیلہ حاصل ہوئے اول کہ عروہ بن مسعود نے جب حضرت سے گستاخی کی حضرت صدیق نے اُسکو دشنام سخت اور اظہار ملالت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ منجر بصلح ہوئے اور جب حضرت فاروق کو غیرت نے گہیرا ابوبکر نے اُنکو وہی جواب یا جو نبی نے دیا تہا اس سے کمال قرب اور اتحاد اُنکا نبی کے ساتہ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ مین جب صحابہ کا اختلاف ہوا حضرت نے اُنہین کے مشورہ پر عمل کیا اور اسیطرح غزوۂ خیبر مین حضرت صدیق حاضر رہے اور آپنے

ف ایک کہجور کہ ہوئے آپکے ہاتہ مین آگئی تہی

انکو امیر لشکر کیا اور اسیطرح سریۂ بنی فزارہ پر امیر کیا اور جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اطراف مین اور لوگونکو تعلیم کے لئے روانہ فرماتی ہین ابوبکر و عمر کو کیون نہین بھیجتے تو آپنے فرمایا لا غنی لی عنھما انھما من الدین کالسمع والبصر یعنے مجھے ہر وقت اُنسے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر ہین اور اس سے کمال فضیلت شیخین کے ثابت ہوئی روایت کیا اسکو حاکم نے اور حضرت صدیق سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم راتونکو امور مسلمین مین مشورہ فرماتی تہی اور صبحکو اُسپر کاربند ہوتے تہی رواہ احمد اور جب ازواج طاہرات نے غیرت کے اور سورۂ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالے نی شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا رواہ الحاکم اور حضرت صدیق غایت سعی کتمان اسرار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تہی چنانچہ یہ امر اُس قصہ مین مذکور ہے جسمین حفصہ کو عثمان پر عرض کرنا مسطور ہے رواہ البخاری اور حضرت صدیق ہجرت مین سبقت فرماتے تہے یہانتک کہ صحابہ مین آپکا لقب السابق الی الخیر ہوگیا اور حضرت عمر نے انکو السابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ مین قحط تہا اور کاروان شام پہونچا اور لوگ حضرت کو خطبہ پر چہوڑ گئے حضرت صدیق نے نبی کا ساتہ نہچہوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسیطرح غزوۂ فتح مکہ مین حضرت صدیق کو فضائل نمایان حاصل ہوے اوّل یہ کہ ابوسفیان قبل واقعہ حضرت صدیق کے پاس حاضر ہوے اور طلب شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بہی جانتے تہی کہ حضرت صدیق کو بڑی وجاہت مؤمنون مین حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اسکے منکر ہین دوسرے یہ کہ باپ صدیق اکبر کے اُسدن مشرف باسلام ہوے اور یہ فضیلت سوا ابوبکر کے اور کسیکو نصیب نہوئی کہ چار پشت اُنکے شرف صحبت سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت صدیق کے والد کو لائے آپنے اُنکے سینہ پر ہاتہہ پہیرا اور فرمایا کہ اسلام لاؤ مسلمان ہوگئے موسی بن عقبہ سی مروی ہے کہ اُنہون نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سرفراز نہوے سوا ابوبکر کے اور ملے حضرت سے ابوقحافہ اور ابوبکر اور اُنکے بیٹی عبدالرحمن اور اُنکے بیٹے ابوعتیق اور قصہ حنین اور قضیہ ابی قتادہ مین مشورت اُنکی شرف تصویب کو پہونچی اور غزوۂ طائف مین بہی آپکو فضائل جمیلہ اور مآثر جلیلہ ہاتہ آئے اوّل یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیق کے اُسمین مجروح ہوی اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات ہوئی دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرۂ اہل طائف سی آپکے مشورہ کے موافق ہوئے اور غزوۂ تبوک مین بہی بہت سی فضائل آپکو حاصل ہوے چنانچہ مال خرچ کرنمین سب سے سبقت لیگئی اور اپنا کل مال اللہ کے راہ مین حاضر کیا اور فاروق اعظم نے نصف مال دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپکو عنایت ہوئی تیسرے یہ کہ اثنار راہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتہ آرام کو اُترے آخر شب مین اور وہان فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکر و عمر کے اطاعت کرے تو راہ یاب ہو اور نوین سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق کو امیر حاج کیا اور وہ اول شخص ہین کہ اسلام مین حاجیون کے امیر ہوے اور یہان پر بعض علماء سے غلطی ہوئی ہے کہ اُنہون نے سمجہا کہ حضرت علی کو پیچہے سے روانہ کرنا بنظر عزل حضرت صدیق تہا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت مین امیر حاج صدیق ہی تہی اور حضرت علے کو ابلاغ براءت تحویل ہوئی تہی اور اسی لئے نسائی نے خطبۂ حجۃ ابوبکر سے یہی روایت کئے ہین کہ حضرت صدیق نے موسم حج مین پڑہے اور حجۃ الوداع مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر تہے اور سامان حضرت کا اپنی سواری پر لادا تہا یہانتک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوی حضرت صدیق کے حق مین بڑی عنایات بجالائے چنانچہ نماز کا اُنکو امام کیا کہ تمام صحابہ اس سے سمجہ گئے کہ وہ خلیفہ بلفین حضرت کے اور بعد وفات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو فضائل حضرت صدیق کو حاصل ہوے منجملہ اُسکے یہ ہے کہ آپکے نزدیک دفن ہوے اور موت و حیوٰۃ مین آپکا ساتہ نہ چہوڑا اور خلفائی اربعہ مین سب سے پہلے آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عالم برزخ مین حاضر ہوے اللھم احشرنا معھم بمنک وکرمک یوم القیمۃ آمین یا رب العالمین

مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

مناقب عمر بن خطاب کے رضی اللہ عنہ عن

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک بابی جہل او بعمر بن الخطاب قال وکان احبھما الیہ عمر رواہ الترمذی ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطاب دونون سے جو پیارا ہو اُسکے ساتہ اور اُن دونو مین حضرت عمر اللہ کے پیارے نکلے ف یہ حدیث حسن بلکہ صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے مترجم بمنطوق حدیث مذکور بلاشبہ مسلمانون کو حضرت عمر کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوی اور اُسدن سے اہل اسلام مکہ مین کہلکر رہنے لگے اور کفار سہمنے لگے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ قال وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فیہ وقال فیہ عمر او قال ابن الخطاب فیہ شک خارجۃ الا نزل فیہ القرآن علی نحو ما قال عمر رواہ الترمذی ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر کے زبان اور دل پر اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور انہیں لوگوں نے کلام کیا مگر اتر آیا قرآن حضرت عمر کے قول کے موافق ف اسباب ہیں فضل بن عباس اور ابی ذر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابو جہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمر اسلام لائی ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں خبکی کنیت ابی عمر ہے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں **باب عن** جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذاک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ حضرت عمر نے کہا ابو بکر صدیق سے اے بہتر لوگوں کی بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ابو بکر نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو عمر سے بہتر ہو یعنے بعد انبیاء کے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی کچھ خوب نہیں اور اسباب ہیں ابی الدرداء سے بھی روایت ہے **عن** محمد بن سیرین قال ما اظن رجلا ینقص ابا بکر و عمر یحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہے نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابو بکر و عمر کی ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **باب عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو عمر ہوتا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شرحبیل بن اعناق کی روایت سے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت کانی اوتیت بقدح لبن فشربت منہ فاعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے خواب میں کہ لائی میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا لوگوں نے عرض کیا کہ کیا تعبیر اسکی آپ نے فرمایا تعبیر اسکی علم ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمر کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قوی انبیاء کا ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فاذا انا بقصر من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا لشاب من قریش فظننت انی انا ھو فقلت و من ھو فقالوا عمر ابن الخطاب ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنے عالم رویا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا سو میں نے کہا یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان کا کہ قریش میں ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے وہ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب ہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم اس حدیث سے مبشر بالجنۃ ہونا عمر بن خطاب کا اور کمال قرب انکا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے انکے محل کو اپنا ہی خیال کیا **باب عن** بریدۃ قال اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال یا بلال بم سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی دخلت البارحۃ الجنۃ فسمعت خشخشتک امامی فاتیت علی قصر مربع مشرف من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا لرجل من العرب فقلت انا عربی لمن ھذا القصر قالوا لرجل من قریش فقلت انا قرشی لمن ھذا القصر قالوا لرجل من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انا محمد لمن ھذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فقال بلال یا رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین و ما اصابنی حدث قط الا توضأت عندھا و رأیت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھما ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہا انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلال کو اور فرمایا کہ اسی بلال کیا سبب ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتی ہو کبھی داخل نہ ہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کے اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کے اپنے آگے پھر گذرا میں ایک چبوترہ اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا یہ ایک مرد قریشی کا ہے میں نے کہا میں قریشی ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہیں میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا پھر عرض کی بلال نے کہ یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لئے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے ف اسباب ہیں جابر اور معاذ اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

اور مراد اس قول کے حضرت کے کہ مین داخل ہوا آجکے شب جنت مین یہہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتون مین اور مروی ہے ابن عباس سے کہ خواب انبیا کا وحی ہے
مترجم اس حدیث سے بڑی فضیلت وضو اور تجدید الوضو کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلال کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تھا
جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہون کے آگے چلتے ہین نہ یہہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہین عَنْ بُرَيْدَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ
بِالدُّفِّ وَأُغَنِّيَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ
وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ
لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ
يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہا انہون نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین پھر جب آئی لوٹکر ایک لڑکی کالی اور اسنے عرض کی کہ یا رسول
اللہ مین نے نذر مانی تہی کہ اگر اللہ آپکو صحیح وسالم لاویگا تو مین آپکے آگے دف بجاونگی اور گاونگی سو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا نہین تو نہین اور وہ بجانے
لگی پھر آئے ابوبکر اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئی اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئی اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمر آئے اور وہ دف اپنے چوتڑ کے نیچے ڈالکر بیٹھ گئی پھر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہی اے عمر مین بیٹھا تہا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی اور علی آئی اور وہ بجاتی رہی
اور عثمان آئی وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمر تو اسنی دف ڈال دیا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہ کی روایت سے اور اسی باب مین عمر اور عائشہ سے
بھی روایتین ہین مترجم شیخ نے لمعات مین کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر دال ہے اور عورتون کے غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہو اور وہ گانا
مہیج شہوت اور زنا کا نہو ولیکن حدیث مین ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اسکو گانے دیا اور ابوبکر و علی و عثمان نے پھر حضرت عمر کے آنیکے وقت آپنے اسی کو
شیطان فرمایا اور جواب اسکا بعض لوگون نے یون دیا ہے کہ پہر نا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غرا سے صحیح وسالم ایک بڑی نعمت تہی اور موجب سرور و فرحت
اسلئے آپنے حکم دیا اسکو وفا نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائی چونکہ تہوڑا بجانے سی بہی حاصل ہوجاتی ہے اور اسنے جب
اس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کے مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمر آئے پس آپنے اسکو منع نہین فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہونچی اور برائی بہی اسکی فرادی کہ
ثبوت کراہت کا ہوجاوے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو حکم فتنہ کا ہے وہی اسکے اسباب کا یعنے حرام ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ
حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَمَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ
أَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تہے کہ
ہمنے ایک غل سنا اور آواز لڑکون کے سو کہڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دیکہا کہ ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اسکے گرد ہین تو آپنے فرمایا اے عائشہ
آو دیکہو سو رکہدے مین نے اپنے ٹہوڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شانے پر اور اسکو دیکہنے لگی اور میری ٹہوڑی حضرت کے شانہ اور سر کے بیچ مین تہی پھر فرمایا
آپنے مجہسے کہ تیرا پیٹ بہرا یعنے تماشے سے اور مین کہنے لگی نہین کہ دیکہون حضرت کو میرے خاطر کسقدر ہے اسی عرصہ مین حضرت عمر سامنے آئی اور سب لوگ بہاگ
گئے اس عورت کے پاس سے اور فرمایا حضرت نے کہ مین دیکہتا ہون جن اور انس کے شیطانون کو کہ بہاگ گئے عمر سے کہا حضرت عائشہ نے کہ پہر مین لوٹ آئی ف یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت لہو ہوا گرچہ حرام نہین کہ حضرت نے اسکو دیکہا ہے مگر تاہم اسپر شیاطین کا
اجتماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو مہیج شہوت حرام ہین اسکے ساتہ ملحق ہوجاوین تو پہر حرمت اسکی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرت کو دیکہکر نہ بہاگتے
تہے اور عمر کو دیکہکر بہاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ کچھہ تعجب نہین اسلئے کہ حضرت بمنزلہ بادشاہ کے ہین اور عمر بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہین

بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمر کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من تنشق عنہ الارض ابوبکر ثم عمر ثم اتی اہل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اہل مکۃ حتی احشر بین الحرمین **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے میرے قبر شق ہوگی پھر ابوبکر کی پھر عمر کے پھر آونگا میں بقیع والوں کے پاس اور وہ میرے ساتھ اٹھائی جاوینگے پھر انتظار کرونگا مکہ والونگا یہانتک کہ حشر ہوگا میرا حرمین کے بیچ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری میرے نزدیک حافظ نہیں محدثون کے آگے **مترجم** اس حدیث سی فضیلت شیخین کی اور قرب انکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بخوبی ثابت ہوا **باب عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان یکون فی الامم محدثون فان یک فی امتی احد فعمر منہم الخطاب **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتون میں محدثین ہوتے تھے اور میری امت میں محدث ہے تو عمر بن خطاب ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجھکو بعض اصحاب نے ابن عیینہ کی سفیان بن عیینہ سی کہ انہوں نے کہا محدثین وہ ہیں جنکو اللہ نے دین کی فہم کامل عنایت کیے **مترجم** قاموس میں ہے کہ محدث بروزن معظم یعنے صادق کہے ہے اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ شخص ہے جسکے دل میں بات فوراً القا ہووے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جسکو عنایت کرے اور بعضون نے کہا محدث وہ ہی جسکا ظن صحیح نکلے گویا اُس سے کسینے کہدیا اور بعضون نے کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کرین اور بعضی روایتون میں مکلمون بھی آیا ہے اور وہ اس معنے کا مؤید ہی اور بخاری نے کہا محدث وہ ہے جسکے زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا حضرت نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمر کے زبان اور دل میں اور اسی لیے حضرت عمر نے کہا موافقت میرے رای نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہی کہ جسکی رائی اقرب ترین آرا ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمر ہیں اگرچہ ہر عالم کتاب و سنت اور متبع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمیٰ سے کچھ بہرہ نہیں اسلیئے کہ وہ اپنے رائی کو راہ خدا میں صرف ہی نہیں کرتے بلکہ دوسرونکی رای پر تکیہ کئے ہوے ہیں خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہیں کہ زبان و قلب پر انکے ہرگز حق جاری نہیں ہوتا یعنے نہ قال اللہ نہ قال الرسول الا رات و دن انکا وظیفہ ہے افتی فلان قد افتی فلان **باب عن** عبداللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یطلع علیکم رجل من اہل الجنۃ فاطلع ابوبکر ثم قال یطلع علیکم رجل من اہل الجنۃ فاطلع عمر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آتا ہے تمپر ایک جنتی سو آئی ابوبکر پھر فرمایا آتا ہے ایک جنتی سو آئی عمر **ف** اس باب میں ابی موسی اور جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے ابن مسعود کے روایت سے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یرعی غنما لہ اذ جاء الذئب فاخذ شاۃ فجاء صاحبہا فانتزعہا منہ فقال الذئب کیف تصنع بہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامنت بذلک انا و ابوبکر و عمر قال ابوسلمۃ وما ہما فی القوم یومئذ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریان چراتا تھا کہ ایک بھیڑیے نی اگر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نی اُس سے چھڑا لی وہ بولا کہ تو کیا کریگا درندہ کے دن یعنے جسدن انسان سر جاوینگے اور درندے رہ جاوینگے کہ اُسدن کوئی انکا چرواہا نہوگا میرے سوا فرمایا آپنے کہ یقین لایا میں اسپر اور ابوبکر اور عمر ابوسلمہ نے کہا کہ شیخین اُسوقت حاضر بھی نہ تھی قوم میں یعنے یہ کمال نوازش تھی کہ انکے غیبت میں انکو یاد فرمایا اور کمال ایمان کے انکی تعریف کی **ف** روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا و ابوبکر و عمر و عثمان فرجف بہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اثبت احد فانما علیک نبی و صدیق و شہیدان **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر و عثمان چڑھے اُحد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرا رہ ای اُحد کہ تجھپر نبی اور صدیق اور دو شہیدون کے سوا اور کوئی نہیں اور دو شہید فرمایا عمر و عثمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ازجملہ حضرت عمر کے بھی بیحساب ہیں چنانچہ آپ اشراف قریش میں سے ہیں اور قریش میں کمال عزت و وقار و وجاہت رکھتے تھے اور تدبیر عینی اور دعائی محمدی انکے اسلام کا سبب ہوئیں مراد تھے نہ مرید اور مخلص تھے نہ مخلص شتان بین المرتبتین درود دیوارنے انکو ملکے اور رسول مختار نے انکے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپنے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخکر کہا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ غرض یہ گھبرا کر اُٹھے اور انہیں دنون دعوت نبوت شایع ہوئی اور محمد بن اسحاق نے

کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور اُنکے شوہر سعید بن زید اُنہی پیشتر ایمان لاچکے تھے جب اُنکو خبر پہونچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر توڑ دیا کہ خون آلود ہوگئیں پھر اُنکے دلمین رحم آیا اور سورۂ طٰہٰ جو اُنکے پاس تھی لیکر پڑہی اور داعیۂ اسلام اُنکے دلمین آیا اور حضرت کے خدمت مین حاضر ہوے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لئے دعا کی کہ یا اللہ اُنکے دلسے غل نکال دے اور ایمان بھر دے اور اُنکے سینہ پر ہاتھ مارا روایت کیا اسکو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شایع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ مین پیش آئین اُنکو شہد و شکر کیطرح گوارا کیا یہانتک کہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوے لوگون سے کہا کون ایسا ہے جو بات کو جلدی مشہور کردے لوگون نے کہا جمیل بن معمر جمحی حضرت فاروق صبحکو اُسکے پاس گئے اور کہا کہ ای جمیل مین مسلمان ہوگیا اور اُسنے کچھہ جواب نہ دیا اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا حضرت عمر اُسکے ساتھہ ہوے عبداللہ کہتے ہین کہ مین بھی اپنے باپ کے ساتھہ ہوا یہانتک کہ جب مسجد الحرام کے دروازہ پر پہونچا اُسنے پکارا کہ ای گروہ قریش کے اور وہ اپنے مجلسون مین بیٹھے تھے جو کعبہ کے گرد تھے ابن خطاب صابی ہوگیا یعنے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا اور حضرت عمر اُسکے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے مین مسلمان ہوا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ معبود برحق نہین بجز اللہ کے اور محمد اُسکے بندے اور رسول ہین اور لوگ اُنکی طرف جھپٹے اور وہ لوگون سے لڑتے تھے اور لوگ اُنسے لڑتے تھے یہانتک کہ آفتاب اُنکے سر پر آگیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھہ گئے اور لوگ اُنکو گھیرے کھڑے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ مین اللہ کی قسم کہتا ہون کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنے مسلمان تو تمکو چھوڑ دیتے یعنے ہجرت کر جاتے یا تمکو نکالدیتے مکہ سے غرض وہ اسی حال مین تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اُسکے بدن پر ایک منقش کرتا تھا اُسنے کہا کیا ہے لوگون نے کہا عمر صابی ہوگیا اُسنے کہا پھر کیا ہوا ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنے قوم کے آدمی تمکو دینگے ایسے حال سے کہ تمسے کچھہ تعرض نکرینگے اگر اُسکو ایذا دوگے چلو چھوڑو اسکو کہا عبداللہ نے وہ ایسے اُنکے پاس سے ہٹ گئے جیسے کپڑا لپٹ جاتا ہے اور مین نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھی کون تھے اُنہون نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگرچہ اسلام حضرت عمر کا بعثت سے چھے برس ہوا اور بہت سے سوابق اُنسے فوت ہوے مگر تائید الٰہی نے اُسکے حوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط اُنکا امت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم مین اور ترویج دین مین ایسا عنایت کیا کہ اول امر مین اگرچہ وہ حضرت ابوبکر صدیق سے مفضول تھے مگر آخر امر مین اُنکے ہمعنان و سہیم ہوگئے چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِن دونون امرونکو بخوبی بیان فرمایا ہے امر اول کو اسطرح کہ جب شیخین سے اُسمین تکرار ہوئی آپنے حضرت عمر کو خطاب باعتاب فرمایا اور فرمایا کہ مین نے کہا تھا مین رسول ہون اللہ کا تمہاری طرف سو تم سب نے مجھکو جھٹلایا اور ابوبکر صدیق نے میرے تصدیق کی روایت کیا یہ بخاری نے غرض اسمین مسبقت اسلامی ابوبکر کے مذکور ہی اور رویای قلیب کے رواۃ مین آپنی فرمایا کہ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور اُنکے کھینچنے مین ضعف تھا اور اللہ اُنکو بخشدیگا پھر عمر نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہوگیا سو مین نے کوئی ایسا گرئیل جوان نہ دیکھا جو اُسکے برابر کام کرتا ہو یہانتک کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو سیراب کرکے پانی کے گرد بٹھا دیا روایت کیا اسکو شیخین وغیرہما نے اور اسمین کارگذاری ایام خلافت عمر کی مذکور ہے اور جب سے حضرت فاروق ایمان لائے مومنون کے عزت بڑھگئی ابن مسعود سے مروی ہے مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ رواہ البخاری اور اُنہین سے مروی ہے کہ ہم حرم مین نماز نہ پڑھسکتے تھے یہانتک کہ حضرت عمر اسلام لائے اور اُنہون نے نماز پڑہی اور ہم نے بھی اُنکے ساتھہ نماز پڑہی کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمر کے یہ بھی کہ حضرت سے پیشتر آپنے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات اُنکے بہت ہین کہ تفصیل اُسکے دراز ہے و مین شاء فلیرجع الی ازالۃ الانحصار

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اور اُنکی دو کنیتین ہین ابو عمر اور ابو عبداللہ **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰی حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَیْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر تھے کہ ایک پہاڑ ہے مکہ مین اور ابوبکر اور عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر آپکے ساتھہ تھے پس وہ پتھر ہلا یعنے جسپر یہ سب تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر رہ کہ تجھپر سوا نبی یا صدیق و شہید کے اور کوئی نہین **ف** اسبا مین عثمان اور سعید بن زید اور ابن عباس اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور بریدہ اسلمی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے **باب عن** طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ ترجمہ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنے جنت مین عثمان بن عفان ہے ف یہ حدیث غریب ہے اور اسکا راوی قوی نہین اور وہ منقطع ہے باب عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ اَهَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ جَرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ جَرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يَبْتَاعُ نَفَقَةَ مَقْبَلَةَ وَ مُدْبِرَةَ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَاءَ عَدَّهَا ترجمہ روایت ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہ جب محصور ہوے حضرت عثمان مدینہ مین چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور فرمایا کہ مین تمکو یاد دلاتا ہون اللہ کا حوالہ دیکر آیا تم جانتے ہو کہ جراکو جب وہ ہلا تھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرا رہ ای جرا کہ تجھپر کوئی نہین مگر نبی اور صدیق اور شہید اُن لوگون نے کہا کہ ہان پھر کہا حضرت عثمان نے مین تمکو یاد دلاتا ہون اللہ کا حوالہ دیکر آیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جیش عسرت یعنے غزوۂ تبوک کے لئے پسندیدہ خرچ دیوے یعنے اُسکی لی جنت ہے اور لوگ اُن دنون مشقت اور تنگی مین تھے سو مین نے تیار کردی اُسکے لوگون نے کہا ہان پھر آپنے فرمایا مین تمہین اللہ کا حوالہ دیکر یاد دلاتا ہون آیا تم جانتے ہو رُومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئے کا مدینہ مین اور اُسمین سے کوئی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے سو خرید مین نے اُسکو اور سبیل کردیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگون نے کہا یا اللہ ہان ہم جانتے ہین اور اسیطرح بہت سے فضائل اپنے یاد کئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابی عبد الرحمن کے روایت ہے کہ وہ عثمان سے روایت کرتے ہون عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن خباب سے کہا کہ حاضر ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ ترغیب دے رہی تھے لشکر عسرت کے سامان کے سو کھڑے ہوے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ سو اونٹ ہین مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ مین پھر ترغیب دی آپنے اُسپر پھر ترغیب دی آپنے اُسی لشکر کی پھر کھڑے ہوے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ دو سو اونٹ ہین مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کے راہ مین پھر ترغیب دی آپنے اُسپر پھر کھڑے ہوئی حضرت عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ تین سو اونٹ ہین مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کے راہ مین سو دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اُترے اوپر سے منبر کے اور وہ فرماتے تھے کہ اب عثمان پر کسی عمل کا مواخذہ نہین جو کچھ کرے وہ اسکی بعد یعنے قطعاً مغفور و مرحوم ہین ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب مین عبد الرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حَجْرِهٖ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حَجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا آئی عثمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لیکر حسن بن واقع جو راوی حدیث ہین انہون نے کہا کہ دوسرے میرے کتاب مین یون ہے کہ لائے وہ اپنے آستین مین جبکہ تیار کی لشکر عسرت کے اور ڈال دیا اُنکے گود مین کہا عبد الرحمن نے کہ پھر دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اُلٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود مین اور فرماتے تھے اب ضرر نہ کریگا عثمان کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دو بار ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا انہون نے جب حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قاصد بنکر گئے تھے اہل مکہ کیطرف کہا راوی نے کہ پھر بیعت کی لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپنے کہ عثمان اللہ اور رسول کے کام مین گیا پس مارا آپنے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان کے لئے ہزار درجہ بہتر تھا لوگون کے ہاتھون سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ترجمہ

اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان کی ثابت ہوئی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گویا عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ انکے نائب ہوئے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحدیث وذلک **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال شہدت الدار حین اشرف علیہم عثمان فقال ائتونی بصاحبیکم اللذین الباکم علی قال فجیئ بہما کانہما جملان او کانہما حماران قال فاشرف علیہم عثمان فقال انشدکم باللہ والاسلام ہل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ ولیس بہا ماء یستعذب غیر بئر رومۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بئر رومۃ فیجعل دلوہ مع دلاء المسلمین بخیر لہ منہا فی الجنۃ فاشتریتہا من صلب مالی فانتم الیوم تمنعونی ان اشرب منہا حتی اشرب من ماء البحر قالوا اللہم نعم فقال انشدکم باللہ والاسلام ہل تعلمون ان المسجد ضاق باہلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یشتری بقعۃ آل فلان فیزیدہا فی المسجد بخیر لہ منہا فی الجنۃ فاشتریتہا من صلب مالی وانتم تمنعونی الیوم ان اصلی فیہا رکعتین قالوا اللہم نعم قال انشدکم باللہ والاسلام ہل تعلمون انی جہزت جیش العسرۃ من مالی قالوا اللہم نعم قال انشدکم باللہ والاسلام ہل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی ثبیر مکۃ ومعہ ابوبکر وعمر وانا فتحرک الجبل حتی تساقطت حجارتہ بالحضیض قال فرکضہ برجلہ فقال اسکن ثبیر فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان قالوا اللہم نعم قال اللہ اکبر شہدوا لی ورب الکعبۃ انی شہید ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا انہوں نے کہ حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمان پر چڑھے تھے اور فرمایا آپ نے میرے سامنے لاؤ ان دونوں کو جن دونوں نے تمکو جمع کیا ہے مجھپر سو لائے انکو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تھے سو متوجہ ہوئے انکی طرف حضرت عثمان اور فرمایا آپ نے میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے نہیں میٹھا پانی پینے کو تھا سوا بیر رومہ کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اس رومہ کو خریدے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنے کچھہ زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے جس لیا جاویگا بدلا اسکا جنت سے سو خریدا میں نے اسکو اپنے اصل مال سے اور تم مجھکو آج روکتے ہو کہ میں اسمیں سے پیوں یہانتک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنے کہا ری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپ نے کہ میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنے مسجد نبوی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خریدے فلانے لوگوں کے زمین اور بڑہاوے اسکو مسجد میں جنکر دیا جاویگا بدلا اسکا جنت میں سو خریدا میں نے اسکو اپنے اصل مال سے اور آج تم مجھے اسمیں دو رکعت پڑہنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپ نے میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ طیار کیا میں نے سامان جیش عسرت کا یعنے غزوۂ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں پھر فرمایا آپ نے واسطہ دیتا ہوں میں تمکو اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ثبیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپکے ساتھ ابوبکر و عمر اور میں تھا پھر وہ ہلا یہانتک کہ بعض پتھر اسکے نیچے گر پڑے یعنے فخر کے راہ سے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا ٹھہر ارہ اے ثبیر تیرے اوپر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے کہ دو گواہی دے چکے یہ میرے لئے یہ شہادت کے قسم ہے رب کعبہ کے اور یہہ تین بار فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمان سے کئی سندوں سے **عن** ابی الاشعث الصنعانی ان خطباء قامت بالشام وفیہم رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخرجہم رجل یقال لہ مرۃ بن کعب فقال لولا حدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قمت وذکر الفتن فمر بہا فمر رجل مقنع فی ثوب فقال ہذا یومئذ علی الہدی فحمت الیہ فاذا ہو عثمان بن عفان فاقبلت علیہ بوجہہ فقلت ہذا قال نعم **ترجمہ** روایت ہے ابی الاشعث صنعانی سے کہ بہت خطیب کھڑے ہوئے شام کے ملک میں کہ اسمیں صحابی بھی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر اسمیں سے مرد بن کعب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو میں ہرگز خطبہ کے لئے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا انہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا کہ ظہور انکا قریب ہے اور گذرے ایک شخص منہ پر کپڑا ڈالے تو کہا مرہ نے یعنے حضرت کا قول نقل کیا کہ یہ شخص اسدن ہدایت پر ہوگا سو میں کھڑا ہوا انکے پاس تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے مرہ کیطرف منہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں ابن عمر اور عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے **تنبیہ** اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمان کے زمان خلافت میں ہوے اس سے حضرت عثمان پاک تھے اور انکے اعداء و قاتلین سب گرفتار فتنہ غرض

شفیعہ برحق حق پر تھا اور وہ باطل پر **باب** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم وفی الحدیث قصۃ طویلۃ **ترجمہ** روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید اللہ تجھکو ایک کرتا پہناوے اور لوگ اسکا اتارنا چاہین تو تو ہرگز نہ اتاریو اور اس حدیث مین ایک قصہ طویلہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہین کہ تیرا قمیص اتارلین جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتاریو مین نے کہا یہی فرمایا نعمان نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہہ حدیث لوگون کو کیون نہ سکھائی انہون نے فرمایا مین بھول گئے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے شاید مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتین اسبا مین بہت ہین چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان بن عفان آئے اور جب انکے قریب آئے آپنے فرمایا اے عثمان تم مقتول ہوگے ایسے وقت مین کہ پڑھتے ہوگے سورہ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فیسقیکہم اللہ پر گریگا کہ مشرق اور مغرب کے لوگ اسپر تمسے رشک کرینگے اور شفاعت قبول کیجاویگی تیرے ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہوگا تو قیامت کے دن امیر المومنین ہر مرحوم کے اوپر روایت کیا اسکو حاکم نے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبحکو اٹھے اور بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو آجکی شب اور فرمایا آپنے کہ اے عثمان آج تم ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبحکو حضرت عثمان روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ عنہ روایت کیا اسکو حاکم نے **باب** عن ابن عمر قال کنا نقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی ابو بکر حی عمر حی عثمان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حیوۃ مین بڑی لوگون مین گنا کرتے تھے ابوبکر و عمر و عثمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجھی جاتی ہے عبید اللہ بن عمر کے روایت سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سندون سے **عن** ابن عمر قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقال یقتل ھذا فیھا مظلوما لعثمان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان اسمین مظلوم قتل ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** عن عثمان بن عبد اللہ بن موھب ان رجلا من اھل مصر حج البیت فرای قوما جلوسا فقال من ھؤلاء قالوا قریش قال فمن ھذا الشیخ قالوا ابن عمر فاتاہ فقال انی سائلک عن شیء فحدثنی ھل تعلم ان عثمان فر یوم احد قال نعم قال تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشھدھا قال نعم قال تعلم انہ تغیب یوم بدر فلم یشھد قال نعم فقال اللہ اکبر قد کان ذلک قال تعال حتی ابین لک ما سألت عنہ اما فراره یوم احد فاشھد ان اللہ قد عفا عنہ وغفر لہ واما تغیبہ یوم بدر فانہ کانت عندہ ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لک اجر رجل ممن شھد بدرا وسھمہ واما تغیبہ عن بیعۃ الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکۃ من عثمان لبعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان عثمان بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان وکانت بیعتہ الرضوان بعد ما ذھب عثمان الی مکۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمینہ ھذہ ید عثمان وضرب بھا علی یدہ وقال ھذہ لعثمان قال لہ اذھب بھذا الآن معک **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ ایکمرد مصر سے آیا حج بیت اللہ کو سو کچھ لوگون کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہین لوگون نے کہا یہ قریش ہین کہا یہ بوڑھا کون ہے کہا عبد اللہ بن عمر سو وہ مصری اُن پاس آیا اور کہا مین تجھسے کچھہ پوچھنے والا ہون سو تم مجھے بیان کرو تمہین قسم ہے اس گھر کے مرسے کیا تم جانتے ہو کہ عثمان بھاگے تھے احد کے دن انہون نے کہا ہان پھر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غائب تھے بیعت الرضوان مین انہون نے کہا ہان اسنے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر تھے بدر مین انہون نے کہا ہان اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنے پھر تم انکے فضیلت کے کیون قایل ہو سو ابن عمر نے کہا آمین تجھسے بیان کرون تیرے سوالون کو احد کے بھاگنے کا جو حال تو نے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے انکو معاف کردیا اور بخشدیا اور غیر حاضر بدر کی اسکا سبب یہ کہ انکے نکاح مین صاحبزادی تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سو حضرت نے اُنسے فرمایا کہ تمہین اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر مین حاضر ہوا اور اسکا حصہ بھی تمہین ملیگا اور غیر حاضری انکی بیعت الرضوان سے اسکا سبب یہ کہ اگر کوئی اُنسے بڑھکر مکہ مین عزت رکھتا تو حضرت اسکو بھیجتے عثمان کے بدلے اور حضرت نے انکو مکہ روانہ کیا اور بیعۃ الرضوان انکے بعد ہوئی اور حضرت نے اپنے داہنے ہاتھ کو فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسکو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمان کی پھر کہا عبد اللہ نے جاؤ یہ جواب اپنے ساتھ لیجا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ**

چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل و حصار امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ کے ہوئے تھے اس لئے اس حدیث سے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ عبداللہ بن عمر کو اللہ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خوب اسکی تسلی کردی اللہ ہر زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلثہ کے خدمات میں گستاخیاں نکرین آمین یا رب العالمین

باب عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لیے آپ نے نماز نہ پڑھی لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمنے کبھی نہ دیکھا آپکو کسیکے نماز پڑھنے سے آپنے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمان سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اس سے ف یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں بہت اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ وہ ثقہ ہیں اور کنیت انکی ابو الحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب الامامہ ثقہ ہیں شامی کنیت انکی ابو سفیان ہے **ثم** یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر یہ روایتیں معین کا حضرت ذی النورین سے مداومت رکھنا باوجود ان روایات کے اس سے زیادہ غریب ہے

باب عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اِنْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِاَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْلِكْ عَلَيَّ بَابَ فَلَا يَدْخُلْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ ترجمہ روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں باور پوری کی آپنے وہاں حاجت اپنے اور مجھسے فرمایا اے ابو موسی تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہ ہونے پاوے بغیر اذن کے سو ایک شخص آیا اور اسنے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر میں نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر اذن مانگتے ہیں آپنے فرمایا انکو اذن دو اور بشارت دو جنت کے سو وہ داخل ہوئے پھر دوسرا شخص آئی اور انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عمر میں نے عرض کی یا رسول اللہ عمر اذن مانگتے ہیں آپنے فرمایا انکے لئے دروازہ کھولدو اور بشارت دو انہیں جنت کی سو دروازہ کھولا میں نے اور بشارت دی انکو جنت کے پھر ایک اور شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عثمان میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عثمان ہیں اذن مانگتے ہیں آپنے فرمایا کھول دو انکے لئے اور بشارت دو انکو جنت کے ایک بلا پر جو انپر ہوگا اور وہ بلا وہی آخر خلافت کا جسمیں آپ شہید ہوئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے اور اسباب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایتیں ہیں

عَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے ابی سہلہ سے کہ فرمایا مجھسے حضرت عثمان نے جب وہ اپنے گھر میں گھیرے ہوئے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے ایک عہد کیا ہے میں اسپر صابر ہوں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسمٰعیل بن ابی خالد کے روایت سے **ثم** حکم مآثر جمیلہ اور محامد حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بھی بہت ہیں انجملہ یہ ہے کہ قریش میں آپکا نسب بہت عالی تھا ننہیال اور ددہیال دونوں طرف سے استیعاب وغیرہ میں ہے کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصے ہیں اور والد انکے اروی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبد الشمس اور نسا اروی کے نام انکا بیتا ہے کہ وہ ان ہیں حکیم بنت عبد المطلب کے جو پھوپھی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قبل اسلام بھی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخا تھے بعضے لوگوں نے کہا ذی النورین انکا لقب اسی لئے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک قبل اسلام ایک بعد اسکے اور فطرت سلیمہ انکے بہت سے امور جاہلیت سے نفور و مہجور رہی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ وہ اصل فطرت میں تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں پوچھی کسی نے اور وہ سابقین مسلمین سے ہیں ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف سے پہلے ایمان لائے ہیں بدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں کہ انضمام عمر سے انکے چالیس عدد پورے ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ کو انکے نکاح میں دیا اور انکے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذا پر کمر باندھی انہوں نے حبشہ کیطرف ہجرت کی اور دو پہلے شخص ہیں کہ اپنے زوجہ کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے اور حضرت انکے خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں نزول فرما

ہوے حضرت عثمان اُنہین دنون حاضر خدمت ہوے بخلاف اور مہاجران حبشہ کے کہ وہ بعد واقعۂ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات مین آپکے ہمرکاب رہی سوا بدر کے کہ اُسمین بجا بردارئ رقیہ مین شاغل تھے بحکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپنے اُنکے اجر و غنیمت دونونکا وعدہ کیا اسلئے بدریین مین اُنکا شمار ہوے اور جب غزوۂ احد مین ذرا صحابہ پس پا ہوے رحمت الٰہی نے اُنکا تدارک کیا اور اُس خطا کو مذیل فرمادیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسرا مسلمین کے تسلے کی لئے اُنکو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین مین آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے اُنکو امان دی اور مکہ جاکر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہونچایا اور جب صلح حدیبیہ مین آپنے اُنکو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ اُنکے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعۃ الرضوان کا اور آپنے اپنے ایک ہاتھہ پر دوسرا رکھا کہ بیعت عثمان ہے اور اسلئے معدود ہوے وہ اہل رضوان مین اور جب رقیہ نے انتقال فرمایا آپنے اُنکے نکاح مین ام کلثوم دین رضی اللہ عنہا اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ اُنکے سوا کسی کو میسر نہین اور جب ام کلثوم کا بھی انتقال ہوا تو آپنے فرمایا اُنکے نکاح کے تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیان ہوتین تو مین ایک ایک بیاہتا جاتا اُنکے ساتھ اگرچہ ایک برہنگی اور جیش عسرت کی تجہیز مین نصیب ادنی اور اکمل اُنکو غایت ہوا اور حضرت نے اُنکو اسی مین بشارت دی کہ اب کوئی عمل اُنکو نقصان نہین کرتا اور بتسبیل اُنہون نے بیر رومہ کے اور توسیع کی مسجد نبوی کے ایک مربد خرید کی بیس یا پچیس ہزار کو اور غزوۂ تبوک کے مجہز جیش شدید کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت و طعام و اُدم کا حضرت کے خدمت مین خرید کے حاضر کیا اور اُسے دیکھکر آسمان کی طرف ہاتھہ اُٹھائے اور کہا کہ یا اللہ مین عثمان سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء اور مرضی عنہا کما مر رضی عنہ اور اکثر احیان کتاب وحی آپنے کی ہے اور وہ اول شخص ہین کہ اُنہون نے حضرت کے لئے قمیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہین اور حضرت نے اُسے بہت پسند کیا اور کہا اور اُن کے لئے دعا کی اور ریاض نضرہ مین ہے کہ ایکبار حضرت کے گھر مین عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور حضرت نے کہا جبتک نماز پڑھتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمان حاضر ہوے کہ اسپر مطلع ہوکر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھے آٹا اور گیہون اور کھجور اور چند بکریان چھلے چھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہا ہانڈی مین تیار ہوگا اسلئے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور حضرت جب گھر مین تشریف لائے اور اُسپر مطلع ہوے باہر نکلے اور دونون ہاتھہ اور دعا کی کہ یا اللہ مین راضی ہوا عثمان سے سو تو بھی راضی ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے اُنکو عنایت فرمایا تھا چنانچہ حضرت کے زمانہ مین اُنہون نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے باہمین اعتنای کامل برکھتے تھے چنانچہ حدیث حمران کے اور ایک جماعت کے جو صحیحین مین ہے اسپر شاہد عادل ہے اور صیام و قیام مین یدطولے رکھتے تھے چنانچہ مولاۃ سے عثمان کے مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام لیل بجالاتے تھے یعنے ساری رات جاگتے تھے سوا اول شب کے کہ تہوڑا سا سو جاتے تھے اور صدقہ کا یہہ حال تھا کہ ایکبار خلافت ابی بکر مین مدینہ مین قحط ہوا اور ابو بکر نے کہا شام تک اللہ تمہارے تکلیف کھولدیگا پھر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار گندم و طعام کے حضرت عثمان کے یہان شام سے آئے اور تاجرون کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپنے فرمایا اور لوگ اُس سے زیادہ مجھے دیتے ہین لوگون نے کہا وہ کون ہین آپنے فرمایا کہ یہہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ نے اُسکا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ اُس شب مین نے خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہین اور ہاتھہ مین ایک نورانی چھڑی ہے اور دو نعلین آپ آپکے پیر مین ہین کہ اُسکے نور کے ہین سو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہین مجھے آپکی زیارت کا نہایت شوق تھا آپنے فرمایا کہ میز عثمان کے شادی مین جاتا ہون کہ اللہ نے ایک حور سے اُنکے شادی جنت مین کی ہے اور اُنہون نے ہزار اونٹ اللہ کے راہ مین صدقہ کئے ہین اور اللہ نے اُنسے قبول کیا ہے اور اسیطرح اعتاق مین پایہ بلند رکھتے تھے چنانچہ فرمایا اُنہون نے کہ جب سے مین اسلام لایا کوئی جمعہ نہین گذرا کہ مین نے ایک غلام آزاد نکیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعۂ آیندہ مین اُسکو جمع کرتا اور ادای حج و عمرہ مین بھی ماشاء اللہ اُنکا یہی حال تھا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اُتارتے اور پھر چلے جاتے اور صلہ رحم مین بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَاِنَّهٗ لَاَبَرُّهُمْ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ وَاَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسیطرح مرتب سلوک مین پایہ عالی رکھتے تھے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

يُقَالُ لَهٗ كُنْيَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ **مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ** اور اُنکے دو کنیتین مشہور ہین ایک ابوتراب دوسرے ابوالحسن

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ

فاصاب جارية فانكروا عليه وتعاقد اربعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا انا اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرنا بهم حسنة على كان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدأ برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه ثم انصرفوا الى رحالهم فلما قدمت السرية سلموا على النبي صلى الله عليه وسلم فقام احد الاربعة فقال يا رسول الله الم تر الى علي بن ابي طالب صنع كذا وكذا فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قام الثاني فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام اليه الثالث فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم والغضب يعرف في وجهه فقال ما تريدون من علي ما تريدون من علي ما تريدون من علي ان عليا مني وانا منه وهو ولي كل مؤمن من بعدي ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابیطالب کو امیر حاصل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت حضرت کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتی پہلے حضرت کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ کر آیا اور حضرت پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ تجھے کیا تو نے علی کی کیا کیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور وہی کہا اور تیسرا اور چوتھا آپ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے اور غضب آپکے چہرے سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی سے علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مومن کا بعد میرے ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر جعفر بن سلیمان کے روایت سے عن ابی سریحۃ او زید بن ارقم شک شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ترجمہ روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا میں دوست ہوں اسکا علی دوست ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا شعبہ نے یہ حدیث میمون ابی عبداللہ سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابو سریحہ کا نام حذیفہ ہے وہ بنی غفار میں سے ہے کہ اور وہ صحابی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ص ترجمہ شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ثبوت خلافت بلا فصل پر حضرت علی کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اول یہ کہ مولی عربی میں بہت معنوں پر آتا ہے اور اطلاق اسکا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم ومحق اور ناصر ومحب اور تابع اور جار اور ابن عم اور حلیف اور عقید اور صہر اور عبد اور معتق اور منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کے بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص ایکہی معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ محتملہ کے ہمنے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولی سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے یہ ثبوت خلافت بلا فصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہیں تیسرے یہ کہ مولی کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی ولایت سے مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت میں دلالت اسکی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اسکے معنے امارت کے ہیں اس صورت میں پھر وہی اشکال وارد ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے انتہی ما قال المترجم عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ الحق وما لہ صدیق رحم اللہ عثمان تستحیہ الملائکۃ رحم اللہ علیا اللھم ادر الحق معہ حیث دار ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکر پر کہ بیاہ دی انہوں نے مجھے لڑکی اپنے اور لے آئے مجھکو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمر پر کہ حق بات کہتا ہے اگرچہ ناگوار ہو کسیکو حق نے اسکو ایسے حال میں چھوڑا کہ اسکا کوئی دوست نہیں سوا اللہ اور رسول کے اور رحمت کرے اللہ عثمان پر کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے رحمت کرے اللہ علی پر کیا اللہ حق کو اسکے ساتھ رہے وہ جہاں کہیں ہو ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ص ترجمہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علی کے زمان خلافت میں ہوئے اور جن لوگوں نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اسمیں حق حضرت علی کی طرف تھا اسلئے کہ دعا آپکی مقبول ہے اور ان لوگوں سے جنہوں نے آپکا خلاف کیا خطائی اجتہادی ہوئی اور خطائی اجتہادی محل طعن نہیں پس طعن اعتراض ہر مقدمہ ہر فصل سے خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں یا اور کوئی عن علی بن ابی طالب بالرحبۃ فقال لما کان یوم الجمل بعثہ الجمل بعثہ خرج الینا ناس من المشرکین فیہم سہیل بن عمرو وناس من رؤساء المشرکین فقالوا یا رسول اللہ خرج الیک ناس من ابنائنا واخواننا وازواجنا ولیس لہم فقہ فی الدین و

انما حرجوا فرارا من اموالنا وضیاعنا فارددهم الینا فان لهم ما شرطوا لنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا معشر قریش لتنتهن او لیبعثن الله علیکم من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن الله قلوبهم علی الایمان قالوا من هو یا رسول الله فقال له ابوبکر من هو یا رسول الله وقال عمر من هو یا رسول الله وقال هو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جب کوفہ میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ انمیں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کئی شخص ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے آپکے طرف نکلے ہیں کہ مودین کے سمجھ نہیں اور ہمارے اموال اور ضیاع میں بھاگ کر سو ہمکو پھیر دیجئے کہ اگر انکو دین کے سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دینگے حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش کے تم اپنے نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ ایسے لوگ تیر بھیجیگا جو تمہاری گردن پر دین کے لئے مار ہے اور اللہ نے آزمایا انکے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ اور ابوبکر نے بھی اور عمر نے بھی عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تھی روانی نے کہا کہ پھر علی ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مجھپر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسی کو اسی سندسی ربعی کے روایت سے کہ وہ علی سے روایت کرتے ہیں **باب عن** ابی سعید الخدری قال ان کنا لنعرف المنافقین نحن معاشر الانصار ببغضهم علی بن ابیطالب ترجمہ روایت ہے کہ ابی سعید خدری نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب سے ف یہ حدیث غریب ہے اور کام کیا ہے شعبہ نے ابی بردن عبدی سے اور مروی ہوئی یہہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کیا ابی صالح سی انہوں نے ابی سعید سے **باب عن** ام سلمة تقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یحب علیا منافق ولا یبغضه مؤمن ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علی کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا انکو کوئی مومن ف اسباہمیں علی سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سندسی **باب عن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله امرنی بحب اربعة واخبرنی انه یحبهم قیل یا رسول الله سمهم لنا قال علی منهم یقول ذلک ثلاثا وابو ذر والمقداد وسلمان وامرنی بحبهم واخبرنی انه یحبهم ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے مجھے حکم کیا ہی چار شخصوں کے محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کی انکے نام فرمائے آپنے فرمایا علی انمیں سے ہیں فرماتے تین بار یہ نام لیتے تھے ابوذر اور مقداد اور سلمان کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھکو انکی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انسے محبت رکھتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شریک کے روایت سے **باب عن** حبشی بن جنادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی ترجمہ روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ تو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علی اور یہ حضرت نے جب فرمایا کہ ابوبکر کے ساتھ علی کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ برات کا سنادیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال اخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه فجاء علی تدمع عیناه فقال یا رسول الله اخیت بین اصحابک ولم تواخ بیننا فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرة ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ کروادیا ایک کا دوسرے سے یعنے ایک مہاجر اور ایک انصار سے اور علی روتی ہوئے آئی کہ یا رسول اللہ آپنے بھائی چارہ کروادیا اپنے اصحاب میں اور مجھے کسیکا بھائی نکیا آپنے فرمایا تم ہمارے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسباہمیں زید بن ابی اوفی سے بھی **باب عن** انس بن مالک قال کان عند النبی صلی الله علیه وسلم طیر فقال اللهم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی هذا الطیر فجاء علی فاکل ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ میں آپکے پاس تھا کہ آپنے دعا کی کہ یا اللہ لے آ میرے پاس اس شخصکو جو سارے مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندکا گوشت کھاوے پھر علی حاضر ہوئے اور انہوں نے آپکے ساتھ کھایا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو سدی کے روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے اور سند یکا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک کو اور دیکھا ہے حسین بن علی کو **عن** عبدالله بن عمرو بن هند الجملی قال

قَالَ عَلِيٌّ لَسْتُ إِذَا سُئِلْتُ رَسُوْلَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے کہ
مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین یعنے جیسے ہارون نبی تہی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اسماعیل بن سعد اور زید
علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ ہی روایت ہے باب عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی ترجمہ روایت ہے
علے اسکا دروازہ ہین ف یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کے بعضون نے یہ حدیث شریک سے اور سمجھے گا ... از علم رکا ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم اسکو شعبہ
کے قول سے اور اسماعیل ابن عباس سے ہے روایت عن سعد بن ابی وقاص قال امر معاویۃ بن ابی سفیان

اما ما ذکرت ثلاثا قالھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن اسبہ لان تکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم
علیہ وسلم یقول لعلی وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ تخلفنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ
اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ
اللہ ورسولہ قال فتطاولنا لھا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینہ فدفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ وانزلت ھذہ الآیۃ ندع
ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم الآیۃ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللھم ھؤلاء اھلی ترجمہ روایت ہے
سعد بن ابی وقاص سے کہ پوچھا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سعد کو کہ تم برا کیون نہین کہتے ابوتراب کو یعنے حضرت علی کو کہا جبتک یاد رکھونگا تین باتون کو کہ کہا تہا انکو رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نہین برا کہونگا انکو انمین سے ایک کا میرے واسطے ہونا اس سے اچہا ہے کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہون سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مدینہ مین چہوڑا تہا انکو آپ نے بعض
مغازی مین سنا انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجہی چہوڑے جاتے ہین عورتون اور لڑکون کے ساتہ فرمایا کیا تو راضی نہین ہوتا اس
درجہ عالیہ پر کہ تو میرے حق مین ایسا ہو جیسا ہارون موسی کے حق مین تہا مگر فرق اتنا ہی کہ نبوت میرے
بعد کسیکو نہین دوسری یہ کہ سنا مین نے کہ فرماتے تہے خیبر کے دن کہ آج جہنڈا لڑائی کا ایسے مرد کو دونگا کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ و رسول اسکو کہا راوی نے
کہ پہر ہم سب لوگون نے اسکی اور آپنے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علی کو اور وہ حاضر ہوے اور انکی آنکہین دکہتی تہین پس آپنے لب مبارک ڈال دیا انکی آنکہ مین اور دیدیا جہنڈا
انکو اور فتح دی اللہ نے انکو یہ سنکر کہ جب آتری آپ پر یہ آیت ندع ابناءنا سے آخر تک بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور فرمایا کہ
یا اللہ یہ میرے گہر والے ہین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے مصنف رح یعنی حضرت معاویہ نے پوچہا کہ تم جو انکے یعنے حضرت علی کے خطائی اجتہادی کا اظہار اور ہمارے
اجتہاد کی خوبی بیان نہین کرتے اسکا کیا سبب ہے نہ یہ کہہ حکم کیا ہو معاویہ نے کہ انکو برا کہو اسلئے کہ صحابہ اس نفسانیت سے پاک تہے اور خصومت کے پہلے صرف مراد انکی یہی تہی کہ انکی خطا
لوگون سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ انہون نے حضرت معاویہ اور انکے لوگون کے حق مین یہی فرمایا کہ ہمارے بہائیون نے ہمپر بغاوت کے نہ یہ انکو منافق کہا نہ
کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بہائیون مین تکفیر کا بازار اسقدر گرم ہے اور تکفیر اسقدر ارزان ہے کہ معاذ اللہ سعد انکے جوابمین تین فضیلتین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیان
فرمائین اور حضرت نے انکو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسی علیہ السلام حضرت ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور تشریف لیگئی تہے اور آیہ مذکور کو آیہ مباہلہ کہتے ہین پورا آیہ یون ہے فقل تعالوا
ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنے اگر پہر تجہہ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجہکو
آچکا تو کہہ انسے کہ آؤ بلاوین ہم اپنے لڑکونکو اور تمہارے لڑکونکو اور اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پہر عاجزی کرین ہم دعا مین اور لعنت کرین
ہم اللہ کے جہوٹون کے لئے یعنے جو ہم مین سے جہوٹا ہو اسپر خدا کی لعنت اور یہ آیہ نصاری نجران کے مقدمہ مین نازل ہوی کہ جب عیسے علیہ السلام کے باب مین انہون اور حضرت سے تقریر ہوئی
تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہون نے آپسمین مشورہ کیا اور عاقب جو انکا سردار اور عاقل اور ہوشیار تہا انسے اپنے قوم سے کہا کہ اے لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کا نبی ہے
اور قسم ہے اللہ کے کہ کسی نے نبی سے لعان نہین کیا کہ آخر کو سچا نہ ہوا کہ بڑا انکا جیتے نہ پایا اور چہوٹا بڑے نہ پایا اور اگر تم اون سے ملاعنہ کروگے تو سب کے سب ہلاک
ہوگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گود مین حسین رضی اللہ عنہ کو لیکر اور امام حسین کا ہاتہ پکڑ کر اسطرح حاضر ہوے کہ حضرت فاطمہ آپکے پیچہے تہین اور حضرت علی
اون کے پیچہے جب اسقف نجران نے انکو دیکہا اپنے قوم سے کہا کہ مین ایسے پاکیزہ چہرے دیکہتا ہون کہ اگر اللہ سے سوال کرین تو پہاڑ ٹل جاوے سو تم مباہلہ

انما خرجوا فرارا من امرائنا وضیاعنا فاردد وھم الینا فان لم یکن لھم فقہ فی الدین سنفقھھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مباہلہ کریں اور آپ ہمارے
اللہ علیکم من تضربون رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن اللہ قلوبھم علی الایمان قالوا من ھو یا رسول اللہ فقال لہ ابوبکر من ھو یا رسول اللہ وقال
النعل وکان اعلی علیا نعلہ یخصفھا قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب
ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جب کوفہ میں کہ حدیث کرے اور مباہلہ کرنے جائز ہے چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے منکران صفات سے کہ
اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا شخص ہمارے بیٹوں اور عورتوں سے مباہلہ کرے گا سو ہمکو پھیر دیجئی کہ اگر انکو دین کے سمجھ نہیں اور مشتبہ صفات سے مباہلہ کرنے سے
باب عن البراء قال بعث النبی صلی اللہ
پر دین کے تلوار سے اور اللہ
آپنے فرمایا کہ
علیہ وسلم فقرأ الکتاب متغیرا لونہ ثم قال ما ترای فی
یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال قلت اعوذ باللہ من غضب اللہ ورسولہ وانما انا رسول فسکت ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے
کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر دیکر اور ایک پر علی کو امیر کیا دوسرے پر خالد کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علی ہیں سو فتح کیا حضرت علی نے ایک قلعہ اور لی لی لونڈی
یعنی مال غنیمت سے سو لکھ بھیجا ہمیرے ساتھ خالد نے ایک خط حضرت کی خدمت میں کہ جنکو بھیجا تھا حضرت علی کی سو میں آیا آپکے پاس اور آپنے خط پڑھا یعنے پڑھوا کر
سنا اور رنگ آپکا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا جانتا ہی تو اس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں میں نے
کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں انکی اور اسکے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنے میرا کیا قصور ہے آپ چپ ہو رہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو
مگر اسی سند سے یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہمیرے انکو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لیلی تو کیا ہوا اور حضرت اپنے حاکم ہے آپنے اسے جائز کہا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جسکو
چاہے کچھ اسکے حسن خدمت کے نظر سے دیدیوے اور حضرت خالد کو یہ سُلنہ معلوم ہوگا اسلئی حضرت سے اطلاع کردی باب عن جابر قال دعا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ معہ ابن عمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ
ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علے کو طائف کے دن اور اُنسے سرگوشی کی سو لوگ کہنے لگے آج آپنے اپنے چچیرے بھائی کے
ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپنے فرمایا میں نے اُنسی سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود اُنسے سرگوشی کی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اجلح کی روایت
سے اور روایت کیا ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود اُنسے سرگوشی کی یہ ہے کہ اُسنے مجھکو حکم دیا کہ میں اُنسے کان میں کچھ کہدوں
باب عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن
المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی ھذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسیکو کہ جنب ہو اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اسکے معنے پوچھے تو انہوں نے
کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال نہیں کسیکو کہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گذر جاوے حضرت اور علی کے سوا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو
مگر اسی سند سے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سُنا اور غریب جانا ترجمہ غرضکہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علی کا کہ
وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جاویں اور کسیکو جائز نہیں باب عن انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی علی
یوم الثلثاء ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ مبعوث ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو اور نماز پڑھی ہے حضرت علی نے سہ شنبہ کو ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے
ہم اسکو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی ہے انہوں نے علی سے اللہ
اسکے عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ترجمہ روایت ہے سعد سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے یعنے خلیفہ ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعد سے انہوں
سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور یحیی بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے کہ تم میرے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنے جیسے ہارون نبی تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اسی معنے پر سعد اور زید بن ارقم اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے **باب** عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اُن دروازوں کے بند کرنیکا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علی کا ف یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو شعبہ کے روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے عن علی بن ابیطالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن وحسین قال من احبنی واحب ھذین وابا ھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑا امام حسن اور امام حسین کا اور فرمایا کہ جو دوست رکھے مجھکو اور ان دونوں کو اور انکے باپ اور ماں کو ہوگا میرے ساتھ میرے درجہ میں قیامت میں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو جعفر بن محمد کے روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم** ای اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل وکرم سے تیرے رسول کو اور حسنین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت کے لخت جگر فاطمہ زہرا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور اُنکے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے جب اُنکی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال وافعال ومرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر ونشر ہو اللھم کما جمعتنی بین حدیث نبیک وسنتہ فی الدنیا فاجمع بینی وبینہ فی العقبیٰ برحمتک وفضلک وکرمک انک یا مجیب الداعین **باب** عن ابن عباس قال اول من صلی علی ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی ہے مؤمنین حضرت علی ہیں ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بلج سے مگر محمد بن حمید کے روایت سے اور ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہے اور بعض علماء محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائی مرد ہیں سے ابوبکر صدیق ہیں اور اسلام لائے حضرت علی جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں عن زید بن ارقم قال اول من اسلم علی قال عمرو بن مرۃ فذکرت ذلک لابراھیم النخعی فانکرہ وقال اول من اسلم ابوبکر الصدیق ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علی ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اسکا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے اسکو منکر جانا اور کہا کہ اول جو اسلام لائے ابوبکر صدیق ہیں یعنے لڑکوں میں اول حضرت علی اور بوڑھے مردوں میں حضرت صدیق ہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن یزید ہے **باب** عن علی قال لقد عھد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی الامی انہ لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق قال عدی فقلت لثابت انا من القرن الذین دعا لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا مجھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نبی اُمی تھے کہ دوست نہ رکھیگا تجھکو مگر وہی جو مؤمن ہوگا اور بغض نہ رکھیگا تجھسے مگر وہی جو منافق ہوگا عدی بن ثابت نے کہا کہ میں اُس قرن میں ہوں جنکے لئے حضرت نے دعا کی ہے یعنے قرون ثلثہ مشہود بالخیر میں ہوں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ام عطیۃ قالت بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیھم علی قالت فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو رافع یدیہ یقول اللھم لا تمتنی حتی ترینی علیا ترجمہ روایت ہے ام عطیہ سے کہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اُسمیں حضرت علی بھی تھے اور کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے کہ آپ ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھکو جبتک کہ دکھائی مجھکو علی کو یعنی اپنی دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آویں اسلیئے کہ آخر میں اُنسے بہت کام لینا ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** محامد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت ہیں منجملہ اُنکے یہ ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب نامہ یہ ہے علی بن ابیطالب بن عبدالمطلب اور مادر انکی فاطمہ بنت اسد اور وہ بنت ہاشم کے ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ پہلے ہاشمیہ ہیں کہ اُنہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰ اور اُنکے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور اُنکے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور اُنکے بعد امام محمد باقر اور عبداللہ محض اور بھائی اُنکے سب دو نوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے والد یعنے فاطمہ کے لئے فرمایا کہ میرے ماں کے انتقال کے بعد وہی میرے ماں تھیں کہ ابوطالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہمکو کہلا بھیجتیں اور فاطمہ میرے لئے اُنمیں سے کچھ بچا رکھتیں میں یہ کہتا ہوں روایت کیا اسکو حاکم نے اور اُنکے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جو کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صغر سنی سے اُنکی پرورش کے متکفل ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں تو کہاڑی نکیطرف کہ کے نخلستانی ہو علی بن ابیطالب

بہے اُنکے ساتہ اپنی باپ سے چہپکر چلے جاتے اور وہان نماز ادا کرتے شام تک اکیدن ابو طالب اسپر مطلع ہوگئے اور وہ دونون نماز ادا کرتے تہی اُنہون نے حضرت سے پوچہا کہ یہ کونسا دین ہے جسپر تم چلتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ای چچا یہ اللہ کا اور فرشتونکا اور رسولون اور ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجہے اُسکے ساتہ مبعوث کیا ہے اور اُنکو دعوت کرتے ہے اُنہون نے کہا ای میرے بہتیجے یہ تو مجہسے نہین ہو سکتا کہ مین اپنے مان باپ کا دین چہوڑ دون مگر قسم ہے اللہ کی کہ جب تک مین جیونگا کوئی تمہین ایذا نہ دیسکیگا اور مردی ہوا ہے کہ اُنہون نے حضرت علی سے کہا کہ ای بیٹے یہ کیا دین ہے جسپر تم چلتے ہو اُنہون نے کہا ای میرے باپ مین ایمان لایا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق کرتے ہے اُنکے اور اُنکے ساتہ نماز پڑہتا ہون اور اُنکا تابع ہون تو ابو طالب نے کہا وہ تجہے خیر کے سوا اور کچہہ نہ بتاویگا سو تو اُنکا ساتہ کبہے نہ چہوڑنا سبحان اللہ کیا اچہے بات کہی اور جب ابو طالب کا انتقال ہوا اور حضرت علی نے آنکو غسل دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے لئے ایسے دعا خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہین وہ دعا مجہے سرخ اونٹون سے بہی زیادہ پیاری ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنے جان عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی اور آپکی ردائے مبارک اوڑہ لی کہ کافر دنکو دہوکا ہوا اور حضرت تشریف لیگئے پہر بعد چند روز کے علی بہی ہجرت کرکے حاضر خدمت ہوگئے اور جب صحابہ مین مواخات واقع ہوئی حضرت نے اُنکو اپنا بہائی فرمایا چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور شہد بدر مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوے اول یہ کہ جب موضع بدر مین پہونچے چند لوگون کو آپنے خبر کفار دریافت کرنیکو روانہ کیا حضرت علی بہی اُنمین تہے ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانون نے اُنکا مدافعہ کیا حضرت علی بہی اُنمین تہے ثالثاً یہ کہ جبرئیل اور میکائیل اُنکے ساتہ تہے روایت کیا اسکو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپکی یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لخت جگر نور چشم پدر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اُنکے نکاح مین دیا اور شہد احد مین بہی آپکو بڑے فضائل ہاتہ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لوا شہید ہوے حضرت نے لوائی محمدی آپکے ہاتہ مین دیا اور حضرت علی نے قریش کے صاحب لوا کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دہویا جاتا تہا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علی کرتے تہے اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئی حضرت علی نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اُس سے کفار کے کمر ٹوٹ گئے اور بیعۃ الرضوان مین بہی حاضر تہے اور ہاتہ صلے آپکے دست مبارک سے لکہا گیا فقیر مترجم کہتا ہے کہ مین نے اس روایت کو لکہا ہے اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجہے بہی اس سے زیادہ بہائی کا درجہ عنایت فرماوے اور غزوہ خیبر مین رایت فتح آپہی کے ہاتہ مین تہا چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور اس غزوہ مین آپنے بڑی شجاعت اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپکے ٹوٹ گئی تہی آپنے اُسکے حوض ایک دروازہ اکہاڑ لیا اور سپر بنا لیا یہانتک کہ فتح نمایان ظاہر ہوئی ابی رافع فرماتے ہین کہ ہم سات آدمی چاہتے تہے کہ اُسکو دالین تو اُسے اُلٹ نہ سکے اور مسابقہ کے وقت آپنے اُنکو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اسکے اوپر گذری غرض فضائل اور محامد آپکے بہت ہین جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اور کنیت اُنکے ابو محمد ہے عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ ترجمہ روایت ہے زبیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد مین دو زرہین پہنے ہوے تہے اور ایک پتہر پر چڑہنے لگے تو نہ چڑہ سکے پس بٹہایا طلحہ کو اپنے نیچے اور اُسپر چڑہ گئے سو سنا مین نے کہ فرماتے تہے واجب ہو چکی طلحہ کے لئے بہشت ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہمترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہین اور جو معاملات اُنسے اور حضرت علی کے درمیان گذرے اللہ اُسے معاف کریوالا ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الشَّهِيدِ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکہے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکہے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد الرحمن بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا ہے اُنمین بعض اہل علم نے اور ضعیف کہا ہے اُنکو اور کلام کیا ہے اُنمین بعضون نے صالح بن موسی طلحی سے عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ ترجمہ روایت ہے موسی بن طلحہ سے کہ کہا مین نے معاویہ سے کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے موئہ سے کہ فرماتے تہے طلحہ اور زبیر دونون ہمسایہ مین یعنے جنت مین ف یہ حدیث غریب ہے کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

موسی بن طلحہ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہ کے پاس اور انہوں نے کہا میں نے تجھے ایک بشارت دون میں نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے طلحہ انہیں میں جنکے حقین اللہ تعالے فرماتا ہی کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے یعنی تائید دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے **باب عن** طلحۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لاعرابی جاہل سلہ عمن قضی نحبہ من ھو وکانوا لا یجترؤن علی مسئلتہ یوقرونہ ویھابونہ فسالہ الاعرابی فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم رای الطلحۃ من باب المسجد وعلی ثیاب خضر فلما رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال این السائل عن قضی نحبہ قال الاعرابی انا یا رسول اللہ قال ھذا ممن قضی نحبہ ترجمہ روایت ہے طلحہ سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھ تو حضرت سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرأت نکرتی تھے حضرت سے پوچھنے کی حضرت کے توقیر کرتی تھی سو پوچھا اسی اعرابی نے اور آپنے مونہہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا طلحہ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد کے آیا اور میں سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھکو آپنے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا یہ طلحہ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی کریب کے روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کرتے کئی کبار محدثین نے ابی کریب سے بھی حدیث اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اسکو ابی کریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں **مناقب الزبیر بن العوام** رضی اللہ عنہ **مناقب زبیر بن عوام** راضی ہو اللہ سے **عن** عبد اللہ بن الزبیر عن الزبیر قال جمعنی لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ یوم قریظۃ فقال بابی وامی ترجمہ روایت ہے حضرت زبیر سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ابوین کو دن لینے فرمایا کہ باپ میرے تیری اور فدا ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وان حواری الزبیر بن العوام ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنے مددگار کے ہیں **باب عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر وزاد ابو نعیم فبدینہم فبدینہم الاحزاب قال من یاتینا بخبر القوم قال الزبیر انا قالہا ثلاثا قال الزبیر انا ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں اور زیادہ کیا ابو نعیم نے اس روایت میں یہ ہے کہ احزاب کے دن حضرت نے فرمایا کہ کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافروں کے یعنے وہ بھاگ گئے یا ہیں تو زبیر نے عرض کی کہ میں اور حضرت نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیر نے یہی جواب دیا کہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے جنگ احزاب میں کے قوموں نے آکر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور حضرت نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے گرد خندق کھودلی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں غرض الکتیب نہایت سردی تھی اور نہ دے جاڑے کے کوئی سر باہر نکال سکتا تھا اُس وقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لا سکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیر کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھا کہ مارے سردی کے اور بھوک کے پریشان ہیں اونٹ انکے اکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگ گئے اور زبیر کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا حضرت کا **باب عن** ھشام بن عروۃ قال اوصی الزبیر الی ابنہ عبد اللہ صبیحۃ الجمل فقال ما میتی عصوصا وقد جرح مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتھی ذلک الی فوجہہ ترجمہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ وصیت کی زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو جس کے صبحکو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں جو زخمی نہوا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رفاقت میں یہانتک کہ میرے فرج بھی اور یہ وصیت شاید اسلئے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نکرے سبحان اللہ کیا جان نثاریاں تھیں صحابہ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ساری امت کو اُن سے فخر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کے روایت سے **مترجم** جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اُس لڑائی کا نام ہے جس میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علی سے مقابل ہوئیں تھیں اور طلحہ اور زبیر ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور بعد قتال پھر اپنے خطا سے مطلع ہوئیں اور اللہ کے رحمت نے اُسکا تدارک کیا چنانچہ مروی ہے ام المومنین سے کہ انہوں نے فرمایا کاش میں ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت قبول کی اور زبیر جب مقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے آپنے اُن سے فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے تھے کہ حضرت نے

مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

فرمایا تو اُن سے سرگوشی کرتا ہے اور اکیلا دن بہت تجھ سے ڈریگا اور ظالم ہوگا یعنے زبیر غرض جب انکو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز رہے راوی نے ایک شخص نے انکو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تھا اور مجتہد کو خطا میں بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ لوگ قابل طعن نہیں بلکہ سب مرحوم و مغفور و مرضی ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ **مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ** بن عبد عوف الزہری رضی اللہ عنہ **مناقب عبد الرحمن بن عوف کے** راوی ہوا اللہ سے **عَنْ** عبد الرحمن بن عوف **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ و عثمان فی الجنۃ و علی فی الجنۃ و طلحۃ فی الجنۃ و الزبیر فی الجنۃ و عبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ و سعد بن ابی وقاص فی الجنۃ و سعید بن زید فی الجنۃ و ابو عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور عثمان جنت میں ہیں اور علی جنت میں ہیں اور طلحہ جنت میں ہیں اور زبیر جنت میں ہیں اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعید بن زید جنت میں ہیں اور ابو عبیدہ جنت میں ہیں یعنے یہ دس جنتی ہیں اور انہیں کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں **ف** روایت کیا ہمسے ابو مصعب نے کہ پڑھا انہوں نے عبد العزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کیا عبد الحمن بن حمید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبد الرحمن بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد الرحمن بن علیہ سے انہوں نے روایت کیا اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ صحیح ہے حدیث اول سے **عَنْ** سعید بن زید **قَالَ** شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ فی الجنۃ ابو بکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ و علی فی الجنۃ و عثمان و الزبیر و طلحۃ و عبد الرحمن و ابو عبیدۃ و سعد بن ابی وقاص قال فقد ھؤلاء التسعۃ و سکت عن العاشر فقال القوم ننشدک اللہ یا ابا الاعور و من العاشر قال نشدتمونی باللہ ابو الاعور فی الجنۃ قال ھو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ترجمہ روایت ہے سعید بن زید سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابوبکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں اور علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص کہا راوی نے کہ پھر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ رہے دسویں پر پھر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تمکو ای ابا الاعور دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تمنے مجھکو قسم دی اللہ کے ابو الاعور جنت میں ہے کہا راوی نے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں **ف** سنا ہمیں نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے **بَابٌ عَنْ** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لہا ان لم تکونی لما یعنینی بعدی و لن تصبر علیک الا الصابرون قال ثم تقول عائشۃ فسقی اللہ ابا ک من سلسبیل الجنۃ تریدعبد الرحمن بن عوف و قد کان وصل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمال بیعت باربعین الفا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی بیویوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر میں ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنے حال تمہارا اور نہ صبر کرینگے تمہارے ادائی حقوق اور خدمت میں مگر صابرین کہا راوی نے کہ پھر ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ اللہ تعالے تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کری مراد لیتی تھیں وہ عبد الرحمن بن عوف کو اور انہوں نے سلوک کیا تھا حضرت کے بیبیوں کے ساتھ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** ابی سلمۃ ان عبد الرحمن بن عوف اوصی بحدیقۃ لامہات المومنین بیعت باربعمائۃ الف ترجمہ روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات مومنین کے لئے کہ وہ چار لاکھ کو بکا شاید حدیث اول میں دینار اور اس حدیث میں درہم مراد ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مَنَاقِبُ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ** رضی اللہ عنہ و اسم ابی وقاص مالک بن وہیب **مناقب سعد کے** اور کنیت انکی ابی اسحق ہے وہ بیٹی ہیں ابی وقاص کے اور نام انکا مالک ہے وہ بیٹی ہیں وہیب کے **عَنْ** سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم استجب لسعد اذا دعاک ترجمہ روایت ہے سعد سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کے دعا کو جب تجھے دعا کری **ف** مروی ہوئی یہ حدیث اسمعیل سے انہوں نے روایت کیا قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کے دعا کو جب تجھے دعا کری **بَابٌ عَنْ** جابر بن عبد اللہ **قَالَ** اقبل سعد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خالی فلیرنی امرؤ خالہ ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ سعد آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ماموں میں سے کوئی دکھائے مجھے اپنا ماموں مجھے جیسے میرے ماموں میں کیسا ماموں ہے

مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

ف یہ حدیث غریب ہے ہمین نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنی زہرہ سے تھے اور ہان سو نحذا صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسی قبیلہ سے تھین اسلیئے آپنے اُنکو اپنا ماموں فرمایا **باب** عن علی قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد الا لسعد قال لہ یوم احد ارم فداک ابی وامی ارم ایھا الغلام الحسن ترجمہ روایت ہے علی سے کہ جمع نہین کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسیکے لئے سوا سعد کے کہ اُنسے فرمایا اُحد کے دن مار تو ایک تیر میرے ماں باپ فدا لین تجھپر مارا سی جوان پٹھے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباہین سعد سے ہے روایت ہے اور روایت کیے کئی لوگون نے یہ حدیث یحیی بن سعید نے اُنہون نے سعید بن مسیب سے روایت کیے ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے لیث بن سعد سے اور عبد العزیز بن محمد سی اُنہون نے یحیی بن سعید سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے اُنہون نے سعد بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میرے لئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں باپکو احد کے دن ف یہ حدیث صحیح ہی اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے اُنہون نے روایت کیے علی سی اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے یہ ہمسی محمود بن غیلان نے اُنہون نے وکیع سی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے سعد بن ابراہیم سے اُنہون نے عبد اللہ بن شداد سے اُنہون نے علے بن ابیطالب سے کہا حضرت علی نے نہین سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فدا کیا ہو آپنے اپنے ماں باپکو کسی پر سوا سعد کے اور مین نے سُنا اُنکو احد کے دن کہ فرماتی تہی مار تو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہین ف یہ حدیث صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت سہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا یحرسنی اللیلۃ قالت فبینما نحن کذالک اذ سمعنا خشخشۃ السلاح فقال من ھذا فقال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاء بک فقال سعد وقر فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ ایکدن آنکہنہ لگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین جب وہ کسی غزوہ سے لوٹکر آتی تہی تو فرمایا آپنی کہ کوئی نیکمرد ہوتا کہ وہ باقی رات میرے چوکیداری کرتا نافرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہم اسے خیال مین ہے کہ ایک شخص کے ہتیاروں کے آواز سنی اور حضرت نے پوچھا کون اُنہون نے عرض کے سعد بن ابی وقاص آپنے فرمایا تم کیون آئے کہا اُنہون نے میرے دلمین خوف آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرر نہ پہونچاوے سو حاضر ہوا مین کہ پہرہ دون آپکے لئی سو دعا کی اُنکے لئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سوگئے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مناقب ابی الاعور** واسمہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ **مناقب سعید** کے اور کنیت اُنکی ابو الاعور ہے اور وہ بیٹی ہین زید کے وہ عمرو کے وہ نفیل کے راضی ہو اللہ اُنسے **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ قال اشھد علی التسعۃ انہم فی الجنۃ ولو شھدت علی العاشر لم اثم قیل وکیف ذاک قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحراء فقال اثبت حراء فانہ لیس علیک الا نبی او صدیق او شہید قیل ومن ھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد وعبد الرحمن بن عوف قیل فمن العاشر قال انا ترجمہ روایت ہے سعید سے کہ کہا اُنہون نے مین گواہی دیتا ہون نو شخصونکی کہ وہ جنتی ہین اور اگر دسوین کو کہون تو بہی گنہگار نہین لوگون نے کہا کیونکر اُنہون نے کہا ہم ساتہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حرا مین تو آپنے فرمایا اے حرا ٹہیرا رہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے لوگون نے عرض کے کہ وہ کون لوگ ہین یعنے جنہین آپنے صدیق یا شہید فرمایا آپنے فرمایا ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحہ وزبیر اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف ہین لوگون نے کہا کہ دو دسوان کون ہے سعید نے کہا مین ہون ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندون سے بواسطہ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہمسے احمد بن منیع نے اُنہون نے حجاج بن محمد سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے حر بن صباح سے اُنہون نے عبد الرحمن بن اخنس سے اُنہون نے سعید بن زید سی اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنون ہین یہ حدیث حسن ہے **مناقب ابی عبیدۃ** بن عامر بن الجراح رضی اللہ عنہ **مناقب ابو عبیدہ بن** عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے **عن** حذیفۃ بن الیمان قال جاء العاقب والسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا ابعث معنا امینک قال فانی سابعث معکم امینا حق امین فاشرف لہا الناس فبعث ابا عبیدۃ قال وکان ابو اسحاق اذا حدث بھذا الحدیث عن صلۃ قال سمعتہ منذ ستین سنۃ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ آئی سردار اور اُس کے نائب ایک قوم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُن دونون نے کہا کہ بہیجدیجئے ہمارے ساتہ لینے امین کو آپنے فرمایا مین تمہارے ساتہ ایک پورا امین بہیجتا ہون سو لوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پہر بہیجا آپنے ابو عبیدہ کو کہا راوی نے کہ ابو اسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سُنی ہے مین نے یہ حدیث اُن سے ساٹہ برس سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مناقب سعید ابی الاعور رضی اللہ عنہ

مناقب ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

اور مروی ہوا ابن عمر اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے سلم بن قتیبہ اور ابو داود سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے کہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سے کہ آدمی ہے بہت اچھا **عن** عبداللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان احب الیہ قالت ابو بکر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبیدۃ بن الجراح قلت ثم من فسکتت **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کون تھا انہوں نے فرمایا ابو بکر میں نے کہا پھر کون کہا پھر عمر میں نے کہا پھر کون انہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل ابو بکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدۃ بن الجراح **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب شخص ہے ابو بکر اور کیا خوب شخص ہے عمر اور کیا خوب شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر سہیل کی روایت سے **مناقب ابی الفضل عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ** **مناقب عباس کے** راضی ہو اللہ اُنسے اور کنیت اُنکی ابو الفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں عبدالمطلب کے **عن** عبدالمطلب بن ربیعۃ بن الحارث بن عبدالمطلب ان العباس بن عبدالمطلب دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا وانا عندہ فقال ما اغضبک قال یا رسول اللہ مالنا ولقریش اذا تلاقوا بینھم تلاقوا بوجوہ مبشرۃ واذا لقونا لقونا بغیر ذلک قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احمر وجھہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب رجل الایمان حتی یحبکم للہ ولرسولہ ثم قال یا ایھا الناس من اذی عمی فقد اذانی فانما عم الرجل صنو ابیہ **ترجمہ** روایت ہے عبدالمطلب بن ربیعہ سے کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غضبناک اور میں بھی آپ کے پاس تھا حضرت نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو ہمسے کیا بڑی ہے کہ وہ جب آپسمیں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہمسے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں پھر غضبناک ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ چہرہ آپکا سرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اُس اللہ کی کہ میرے جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ کسیکے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جبتک کہ اللہ اور رسول کے لئے دوست نہ رکھے پھر فرمایا اے لوگو جسنے ایذا دی میرے چچا کو اُسنے مجھے ایذا دی اسلئے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارث عم الرجل صنو ابیہ ومن صنو ابیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس چچا ہیں رسول اللہ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو ابی الزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے **باب عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر فی العباس ان عم الرجل صنو ابیہ وکان عمر کلمہ فی صدقۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمر سے حضرت عباس کے باب میں کہ چچا آدمی کا اُسکے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمر نے اُنسے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے باب میں یہ حدیث حسن ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس اذا کان غداۃ الاثنین فاتنی انت وولدک حتی ادعو لھم بدعوۃ ینفعکم اللہ بھا وولدک فغدا وغدونا معہ فالبسنا کساء ثم قال اللھم اغفر للعباس وولدہ مغفرۃ ظاھرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا اللھم احفظہ فی ولدہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس سے کہ دوشنبہ کی صبحکو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دی اُس سے تمکو اور تمہارے لڑکے کو پھر ہم صبحکو گئے اور ہمکو آپنے ایک چادر اُڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشدے عباس اور اُنکے لڑکے کے لئے ظاہر اور باطن ایسی بخشش کہ کوئی گناہ نہ چھوڑے اور یا اللہ توفیق دے کہ وہ اپنے لڑکیکا خوب حق ادا کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مناقب جعفر** **مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ** ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے اور وہ بیٹے ہیں ابیطالب کے راضی ہو اللہ اُنسے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت جعفرا یطیر فی الجنۃ مع الملائکۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں اُڑ رہے ہیں فرشتوں کے ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن جعفر کے روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحیی بن معین نے عبداللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینے کے اور اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب عن** ابی ہریرۃ قال ما احتذی النعال ولا انتعل ولا رکب

مناقب ابی الفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مِنْ جَعْفَرٍ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل جعفر سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر سے کہ تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتَّى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أَسْمَاءُ أَطْعِمِينَا فَإِذَا أَطْعَمَتْنَا أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے اما تمر آنی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اسلئے پوچھتا کہ وہ کچھ کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جبتک اپنے گھر نہ لیجاتے اور اپنی بی بی سے نہ کہتے کہ ہمیں کھانا دو پھر جب کھلا چکتیں تو مجھے جواب دیتے اور جعفر مسکینوں کو چاہتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے اور وہ بھی انسے باتیں کرتے تھے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انکو ابو المساکین فرمایا کرتے تھے یعنی مسکینوں کے باپ ف یہ حدیث غریب ہے اور ابو اسحٰق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدنی ہے اور بعض محدثین نے انکے حافظہ میں کلام کیا ہے

مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابی طالب والحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

مناقب حضرت امام حسن اور امام حسین کے

اور وہ دونوں بیٹے ہیں علی کے اور وہ ابیطالب کی رضی ہو اللہ سب سے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن اور امام حسین دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے ف روایت کیا ہے سفیان نے انہوں نے جریر ابن فضیل سے انہوں نے یزید سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَلَسَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا ترجمہ روایت ہے اسامہ سے کہ کہا انہوں نے میں ایکرات گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپ نکلے اور اپنے پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نجانتا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپنے کھولا تو وہ امام حسن اور امام حسین تھے آپکے کولے پر اور فرمایا آپنے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے یا اسکے بیٹے ہیں الٰہی میں انکو دوست رکھتا ہوں تو بھی انکو دوست رکھ اور جو انکو دوست رکھے اسکو بھی دوست رکھ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن ابن ابی نعم سے کہ ایکمرد نے عراق کے پوچھا ابن عمر سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگجاوے تو ابن عمر نے فرمایا دیکھو تو اسکو کہ یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو یعنے امام حسین کو اور سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے امام حسن اور امام حسین دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا ہے شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کیا ہے ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابن ابی نعم وہی عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں عَنْ سَلْمَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا ترجمہ روایت ہے سلمے سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہ کے پاس اور وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے خواب میں اور انکے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل حسین کے ابھی ف یہ حدیث غریب ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا أَوْ يَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ

مناقب حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما

پیار اسے فرمایا حسن اور حسین اور آپ حضرت فاطمہ سے فرماتی تھی کہ بلاؤ تمہارے لئے اپنے دونوں بیٹوں کو اور انکو سونگھتے تھے اور اپنے کلیجہ سے لگاتے تھے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس کے **باب ۶۰** **عن** ابی بکرۃ قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فقال ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح اللہ علی یدیہ بین فئتین **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ چڑھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر اور فرمایا بیٹا میرا یعنے امام حسن سید ہے امید کہ صلح کریگا اللہ تعالے اسکے ہاتھوں سے دو گروہوں میں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مراد اس سے امام حسن ہیں **مترجم** یعنے دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں انکے سبب سے صلح کرینگے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہ کے ساتھ تھا ایک حضرت امام حسن کے ساتھ اور خلافت کا نزاع تھا پھر حضرت امام حسن نے اپنے خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قتل و قمع سے بچایا اور بڑا کام کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء **باب ۶۱** **عن** ابی بردۃ یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین علیھما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملھما ووضعھما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ھذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتھما **ترجمہ** روایت ہے ابی بردہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ امام حسن اور حسین آئی اور وہ دونوں کرتے سرخ پہنے ہوئے تھے کہ چلتی تھے اور گر پڑتے تھے یعنے صغر سنی اور ضعف کے سبب سے سو اتری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے اور ان دونوں کو اٹھا لیا اور اپنے آگے بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالی سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہارے فتنہ ہے یعنے آزمایش دیکھا میں نے ان دونوں لڑکوں کو کہ چلتے تھے اور گرتے تھے سو میں نہ رہ سکا یہانتک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور انکو اٹھا لیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کی روایت سے **مترجم** افسوس ہے کہ جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسقدر محبت اور الفت تھی انکے ساتھ اس امت کے ظالموں نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذا اور تکلیف دی انا للہ وانا الیہ راجعون **عن** یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے دوست رکھتا ہے اللہ اسکو جو دوست رکھے حسین کو حسین ایک نواسا ہے نواسوں میں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** انس بن مالک قال لم یکن احد اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحسین بن علی **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ لوگوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہ حسن سے زیادہ کوئی نہ تھا **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان الحسن بن علی یشبھہ **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انکے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح ابی بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن الزبیر سے بھی روایت ہے **عن** ابی جحیفۃ قال کنت عند ابن زیاد فجیء برأس الحسین فجعل یقول بقضیب فی انفہ ویقول ما رأیت مثل ھذا حسنا قط یذکر قال قلت اما انہ کان من اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا اور لائے وہاں سر امام حسین کا یعنے کربلا سے سو وہ لگا میں چھڑی مارتا تھا اور کہتا تھا میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا اور یہ کیوں ذکر کیا جاتا ہے راوی نے کہا کہ میں بولا وہ سب لوگوں سے زیادہ تر مشابہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** بخاری کے روایت میں یہ لفظ ہیں فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا یعنے چھڑی مارتا تھا اور انکے حسن میں عیب لگاتا تھا اور اس روایت کے تطبیق ترمذی کے روایت سے اسطرح ہو سکتی ہے کہ یہ جو اسنے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن و استہزا ہو **عن** علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الرأس والحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما کان اسفل من ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ امام حسن سب سے زیادہ مشابہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے سر تک اور امام حسین سینہ سے نیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب **عن** عمارۃ بن عمیر قال لما جیء برأس عبید اللہ بن زیاد وأصحابہ نضدت فی المسجد فی الرحبۃ فانتھیت الیھم وھم یقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حیۃ قد جاءت تخلل الرؤس حتی دخلت فی منخری عبید اللہ بن زیاد فمکثت ھنیئۃ ثم خرجت فذھبت حتی تغیبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلک مرتین او ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اسکے لوگوں کے سر مسجد میں لاکر ڈالدیے جو رحبہ میں تھی اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے کہ یہ آیا

اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگون مین سی ہو کر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنون مین تھوڑی دیر گھسا رہا پھر نکلا اور چلا گیا اور غایب ہو گیا پھر لوگون نے کہا کہ آیا آیا اور پھر گھسا اسطرح تین بار گیا یا دو بار اور یہ نوشتہ تھا اللہ کے عذاب کا اس نافرمان کے واسطے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن حذیفہ** قال سالتنی امی متی عھدک تعنی بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت مالی بہ عھد منذ کذا کذا فنالت منی فقلت لھا دعینی ائتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسالہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا حذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک قال ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہا کہ پوچھا مجھسے میری ماں نے کہ تو حضرت کی خدمت مین کب جایا کرتا ہے مین نے کہا اتنی روزون سے میرا کوئی حاضر کا وقت مقرر نہین یعنے اکثر غیر حاضر رہتا ہون تو وہ مجھپر بہت خفا ہوین میں نے کہا اب جاتی ہون میں حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر مغرب انکے ساتھ پڑھونگا اور حضرت سے سوال کرونگا کہ میرے اور تمہاری لیے مغفرت مانگین پھر مین آپکے پاس حاضر ہوا اور مغرب انکے ساتھ پڑھی پھر آپ نوافل پڑھتے رہے یہانتک کہ عشا پڑھی اور لوٹی اور مین آپکے ساتھ چلا سو میری آواز سنی اور فرمایا کون حذیفہ ہے مین نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تجھکو اللہ اور تیری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترا تھا آجکی رات اسنے اجازت مانگی رب سے کہ مجھپر سلام کرے اور بشارت دی کہ فاطمہ سردار ہے عورتون کے جنت کی اور حسن اور حسین سردار ہین جنت کے جوانون کے یعنے جو دنیا مین جوان تھی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسرائیل کے روایت سے **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر حسنا وحسینا فقال اللھم انی احبھما فاحبھما ترجمہ روایت ہے براء سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت امام حسن اور امام حسین کو اور کہا کہ یا اللہ مین انکو دوست رکھتا ہون تو بھی انکو دوست رکھ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندھے پر لیے ہوے تھے سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے ای لڑکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سوار بھی کیا خوب ہے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے **عن** البراء بن عازب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واضعا الحسن بن علی علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے انہون نے کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علی کو اپنے کندھے پر لیے ہوے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ مین اسکو دوست رکھتا ہون تو بھی اسکو دوست رکھ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مناقب اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب اہل بیت کے راضی ہو اللہ انسے **عن** جابر بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب فسمعتہ یقول یا ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجہ مین عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے جسکا نام قصوی تھا اور خطبہ پڑھتے تھے سو سنا مین نے کہ فرماتے تھے ای لوگون مین تمہارے لئے ایسی چیز چھوڑے جاتا ہون کہ جب تک تم اسے پکڑے رہوگی کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک کتاب اللہ کے دوسرے عترت یعنے اہل بیت اپنی ف اسباب مین ابی ذر اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید سلمی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کیے ہی مصنف رحمہ تورپشتی نی کہا کہ عترت کے کئی معنی ہین اسلئے حضرت نے فرمایا کہ مراد اس سے اہل بیت ہین تا کہ معلوم ہو جاوے کہ مقصود اس سے آپکی نسل اور ولی بیان اور قرابت قریبہ والی ہین اور پکڑی رہنے سے مراد ہے انکی محبت رکھنا اور انکی حرمت کی حفاظت کرنا اور انکے روایات پر عمل کرنا اور انکے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی مسالمہ کتاب سے ضرور ہے کہ اسکی حرمت نگاہ رکھنا اور سر عال رہنا اور امر کو بجا لانا اور نواہی سے باز رہنا **عن** عمر ابن ابی سلمۃ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت ھذہ الایۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم بکساء وعلی خلف ظھرہ فجللھم بکساء ثم

مناقب اہل بیت رضی اللہ عنہم

قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت ام سلمة وانا معهم يا رسول قال انت على مكانك وانت الى خير ترجمہ یہ ہے
عمرو بن ابی سلمہ سے جو گیارہ برس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا جب آیت اتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت یعنے اللہ تو چاہتا ہے کہ دور کردے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو ام سلمہ کے گھر میں سویا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور اما حسن اور حسین کو اور اوپر ایک چادر ڈالدی اور انکے پیچھے حضرت علی تھے سو ان سب پر ایک چادر ڈالکر آپنے عرض کی کیا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں سو انکی ناپاکی دور کردے اور انکو خوب پاک کردے اور ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی انمیں ہوں تب سو آن سب پر ایک چادر ڈالکر آپنے عرض کی کیا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں سو انکی ناپاکی دور کردے اور انکو خوب پاک کردے اور ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی انمیں ہوں تب آن سب پر ایک چادر ڈالکر آپنے عرض کی کیا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں سو انکی ناپاکی دور کردے اور انکو خوب پاک کردی اور ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی انمیں ہوں تب سو

قرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورہ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی تبسم کے راہ سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عن انس بن مالك قال جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعة كلهم من الأنصار أبي بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبو زيد قال أحد عمومتي ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابو زید راوی نے کہا میں نے کہا ابو زید کون ہیں انس نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل أبو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل أبو عبيدة بن الجراح نعم الرجل أسيد بن حضير نعم الرجل ثابت بن قيس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہیں ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ اور اسید بن حضیر اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن الجموح ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سہیل کے روایت سے عن حذيفة بن اليمان قال جاء العاقب والسيد إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا ابعث معنا أمينك قال فإني سابعث معكم أمينا حق أمين فأشرف لها الناس فبعث أبا عبيدة قال وكان أبو إسحاق إذا حدث بهذا الحديث عن صلة قال سمعته منذ ستين سنة ترجمہ روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار ایک قوم کا اور نایب اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی امین روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسا امین بھیجونگا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کے طمع کے سو بھیجا آپ نے اسکے ساتھ ابو عبیدہ کو کہا راوی نے ابو اسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث اسنے سنی تھی اور یہ انکا کمال حافظہ تھا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیگئی یہ عمر اور انس سے دونوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ

مناقب سلمان الفارسي رضي الله عنه

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الجنة تشتاق إلى ثلاثة علي وعمار وسلمان ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین شخصوں کے مشتاق ہے علی اور عمار اور سلمان فارسی کی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حسن بن صالح کے روایت سے ترجمہ سلمان فارسی فارس کے تھے اُنکے باپ آتش پرست تھے اُنکو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پہر یہودی ہوئی پہر نصرانی ایک مدت تک دین کی تلاش میں بسر کئی جگہ پھرے آخر میں توفیق الٰہی حضرت کے خدمت میں کھینچ لائی یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھے قریب چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کے صلاح و مشورہ سے کھودی گئی حضرت نے انکو اہل بیت سے فرمایا ہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

مناقب عمار بن ياسر وكنيته أبو اليقظان رضي الله عنه

مناقب عمار بن یاسر اور کنیت انکی ابو الیقظان ہے

عن علي قال جاء عمار بن ياسر يستأذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له مرحبا بالطيب المطيب ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ عمار حاضر ہوئے اور اجازت چاہی حضرت نبی نے فرمایا انکو آنے دو مرحبا مرد پاکذات پاک خصلت کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خير عمار بين أمرين إلا اختار أرشدهما ترجمہ روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا گیا عمار کو کسی دو امر میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے انمیں سے بہتر کو ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عبد العزیز بن سیاہ کے روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور اسنی محدثین نے روایت کی ہے اور انکا ایک لڑکا ہی کہ اسکو یزید بن عبد العزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی اسنی یحیی بن آدم نے عن حذيفة قال لما جلسوا عندنا النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني لا أدري ما قدر بقائي فيكم فاقتدوا بالذين من بعدي وأشار إلى أبي بكر وعمر واهتدوا بهدي عمار وما حدثكم ابن مسعود فصدقوه ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ فرمایا آپنے میں نہیں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتدا کرو میرے بعد ابی بکر و عمر کا اور چلو چال عمار کے اور ابن مسعود جو حدیث بیان کریں اسکو سچ جانو ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوری سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال مولی ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند عن

اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ یَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت ہو تجھکو اے عمار کہ قتل کرینگے تجھکو باغی لوگ ف اسماء بن ام سلمہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی الیسر اور حذیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے عزیز ہے علاء بن عبدالرحمن کی روایت سے مفہم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے جنگ و جدال مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حق پر تھے اور حضرت معاویہ خطا پر مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان واجب ہے اور خطا انکی اجتہادی تھی اسلئے محل طعن نہین اور حضرت عمار کو اصحاب معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہید کیا **مَنَاقِبُ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ** رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب ابی ذر غفاری کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نکیا اور زمین نے کسیکو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ابوذر سے ف اس باب مین ابی الدرداء اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شَبِیْهُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ الْجَاهِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْا لَهٗ ذٰلِكَ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ انہون نے کہا میرے لئے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان نے کسی پر سایہ نکیا اور زمین نے کسیکو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہو ابی ذر سے اور وہ بہت مشابہ ہے عیسے بن مریم کے سو عمر بن خطاب نے حضرت سے پوچھا جیسے کیسکو شک آتا ہے کہ کیا آنکو خبر کردین ہم اسکی آپنے فرمایا کہ ہان کہدو اس سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث اور کہا کہ حضرت نے یون فرمایا کہ ابوذر زمین پر ایسے زہد کے ساتھ بسر کرتا ہے جیسے عیسے بن مریم

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ بَلَغَ عُثْمَانَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ قَالَ لَهٗ عُثْمَانُ فَاَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ جِئْتُ فِیْ نَصْرِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَی النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّیْ فَاِنَّكَ خَارِجٌ اَحْرَزُ لِیْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اِسْمِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِیَّ اٰیَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ وَنَزَلَ قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ اِنَّ بِیْنَهٗ سَیْفًا مَّصْلُوْتًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِیْ بَلَدِكُمُ الَّذِیْ نَزَلَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدَنَّ جَارَ اللّٰهِ مِنْ جِوَارِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَتَسْلُبَنَّ سَیْفَ اللّٰهِ الْمُغْمَدَ عَنْكُمْ فَلَا یُغْمَدُ اِلَی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالُوْا فَتَلُوْهُ الْیَهُوْدِیَّ دَخَلَ فَاقْتُلُوْهُ عُثْمَانَ ترجمہ روایت ہے عبدالملک سے کہ انہون نے کہا جب ارادہ کیا لوگون نے حضرت عثمان کے قتل کا آئے عبداللہ بن سلام اور حضرت عثمان سے اسنے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو انہون نے عرض کی کہ آپکے مدد کو آپنے فرمایا جاؤ لوگون کو میرے ایذا سے باز رکھو اسلئے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لئے زیادہ مفید ہے اندر کے رہنے سے سو عبداللہ باہر نکلے اور لوگون سے کہا اے لوگون میرا نام جاہلیت مین فلان تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ اور کئی آیتین کتاب اللہ کے میرے شان مین نازل ہوئین چنانچہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ اور قُلْ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا میرے لئے نازل ہوے اور اللہ کی تلوار میان مین ہے اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہین اس شہر مدینہ مین جسمین اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ کے اگر تمنے اسکو قتل کیا یعنے حضرت عثمان کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تمسے دور ہو جاوینگے اور تلوار اللہ کے تمپر میان سے باہر ہو جاویگی کہ پھر قیامت تک میان مین نہ آئیگی سو لوگون نے اُن کی نصیحت سنکر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو یہی اور حضرت عثمان کو یہی ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبدالملک بن عمیر کے روایت سے اور روایت کے شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہون نے کہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہین اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے **مفہم** یہ دونون آیتین عبداللہ بن سلام کی شان مین نازل ہوئین اوّل قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ یعنے کہو تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اسکے منکر ہو اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اسکی گواہی دے چکا اور اسپر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تمنے تو کتنا بڑا ظلم کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا ظالمون کو انتہے اور اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام ہی ہین

مناقب عبداللہ بن سلام رضی

یہی قول ہے قتادہ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہیں دوسرے وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ یعنے کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اُس سے ہے عبداللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ کا اور اُن انکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مؤمن کامل الایمان کو یہودی کہا اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمان خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کی غضب کے تلوار اُنکے اُوپر کھینچی کہ اُسنے آپس میں پھوٹ ڈالنی اور تحریش فیما بینہم کا سبب ہو گئی

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حُضِرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْصِنَا قَالَ اجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ روایت ہے یزید بن عمیرہ سے کہ جب حضرت معاذ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا کہ کو وصیت کرو انہوں نے کہا مجھکو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں موجود ہے جو اُنکو ڈھونڈے بیشک پاوے تین بار کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈھو چار شخصوں کے پاس ایک ابو الدرداء دوسرے سلمان فارسی تیسرے عبداللہ بن مسعود چوتھے عبداللہ بن سلام جو یہودی تھے اور اللہ نے اُنکو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سُنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ وہ بھی اُن دس میں ہے جو جنتی ہیں **ف** اسبابین سعد سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو میرے بعد ابی بکر و عمر کے اور خصلت اختیار کرو عمار کے اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعود کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعود کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سلمہ بن کہیل کے روایت سے اور یحیی بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور ابی الزعرا کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابو الزعرا جنسے شعبہ اور ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں اُنکا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ یحیی بن ابی الاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعود کے **عَنِ** الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَىٰ يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرَىٰ حِينًا إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَىٰ مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے اسود بن یزید سے کہ اُنہوں نے سنا ابو موسی سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئی ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود ایک شخص ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے اسلئے کہ ہم بہت اُنکی اور اُنکی والدہ کی آمد و رفت دیکھتے حضرت کے گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَتَمَسَّكَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّىٰ يَتَوَارَىٰ مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللّٰهِ زُلْفًا ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہا اُنہوں نے کہ آئی ہم حذیفہ کے پاس اور کہا ہمنے بتاؤ ہمکو کہ کون شخص زیادہ قریب تر ہے بنسبت لوگوں کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چال و چلن میں کہ ہم اُس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو اُنہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چال و چلن اور خصلت میں عبداللہ بن مسعود ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے حضرت کے واقف ہوتے تھے جو ہم نہ جانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنے عبداللہ بن مسعود اُن سب میں زیادہ نزدیک ہیں اللہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسکو امیر کرتا اُنمیں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے یعنے کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اسلئے کہ خلیفہ قریش سے ہیں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کے روایت سے کہ وہ علی سے روایت کرتے ہیں روایت کیا ہے ہمسے سفیان بن وکیع نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے

انہون نے حارث سے انہون نے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسیکو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلَی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن سیکھو چار شخصون سے عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** خَیْثَمَۃَ بْنِ اَبِیْ سَبْرَۃَ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اِنْ یَّسَّرْتَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرْتَ لِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ لَہٗ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِیْ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قُمْتُ اَلْتَمِسُ الْخَیْرَ وَاَطْلُبُہٗ فَقَالَ اَلَیْسَ فِیْکُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ صَاحِبُ الدَّعْوَۃِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَھُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَیْہِ وَحُذَیْفَۃُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ قَالَ قَتَادَۃُ وَالْکِتَابَیْنِ اَلْاِنْجِیْلُ وَالْقُرْاٰنُ **ترجمہ** روایت ہے خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آکر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابوہریرہ ملگئے میں نے انکے پاس بیٹھا اور کہا میں نے کہ میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم ملگئے انہون نے کہا کہانکے ہو میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلب خیر میں یہان آیا ہون تو انہون نے کہا کیا تم میں سعد بن مالک مجاب الدعوات نہین اور ابن مسعود حضرت کے وضو کا پانی دینے والی اور آپکی نعلین اٹھانیوالی نہین اور حذیفہ حضرت کے ہمراز نہین اور وہ عمار نہین جنکو بزبان رسول اللہ نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابون کے نہین قتادہ نے کہا یعنے انجیل اور قرآن کے کہ وہ پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائی تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خیثمہ بیٹے ہین عبدالرحمن کے وہ بیٹے ہین ابی سبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنی دادا کی طرف

مناقب حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

مَنَاقِبُ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **مناقب حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے** **عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْکُمْ فَعَصَیْتُمُوْنِیْ عُذِّبْتُمْ وَلٰکِنْ مَا حَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ فَصَدِّقُوْہُ وَمَا اَقْرَاَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَءُوْہُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِیْسٰی یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَاَعَنْ زَاذَانَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ انہون نے کہا لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاش آپ خلیفہ کردیتے ہم پر کسیکو تو اپنی فرمایا اگر میں تمپر خلیفہ کرون اور پھر تم اسکا کہنا نہ مانو تو تمپر عذاب ہو ولیکن جو تم سے حذیفہ بیان کرے اسکو سچ جانو اور جو عبداللہ پڑہاوین پڑہ لو کہا عبداللہ نے جو راوی حدیث ہین کہ میں نے اسحٰق بن عیسے سے کہا لوگ کہتے ہین یہ مروی ہے ابی وائل سے انہون نے کہا نہین زاذان سے انشاءاللہ تعالے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے **ترجمہ** حضرت حذیفہ صاحب سر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے اور حضرت نے انکو منافقون کے نام بتلادیے تھے اور حضرت عمر ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام ان منافقون میں تو نہین سبحان اللہ یہ انکا کمال ایمان اور غایت خوف تھا جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

مَنَاقِبُ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے** **عَنْ** اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ فَرَضَ لِاُسَامَۃَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اٰلَافٍ وَخَمْسِمِائَۃٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِیْ ثَلَاثَۃِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ کَاَبِیْہِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَۃَ عَلَیَّ فَوَاللّٰہِ مَا سَبَقَنِیْ اِلٰی مَشْھَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَیْدًا کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِیْکَ وَکَانَ اُسَامَۃُ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْکَ فَاٰثَرَ حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حُبِّیْ **ترجمہ** روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمر نے اسامہ کو ساڑہے تین ہزار دیے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمر کو تین ہزار تو عبداللہ نے کہا اپنی اسامہ کو مجھپر فضیلت کیون دی اور قسم ہے اللہ کی انہون نے کسی شہد خیر میں مجھسے پیشقدمی نکی تو حضرت عمر نے فرمایا اسلئے کہ زید اسامہ کے باپ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہ زیادہ پیارے تھے انکو تیسے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا کُنَّا نَدْعُوْ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ اِلَّا زَیْدَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَائِھِمْ ھُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے انہون نے کہا ہم زید بن حارثہ کو حضرت کا بیٹا کہا کرتے تھے یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو انکون کو انکے باپ کیطرف منسوب کرکے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** جَبَلَۃَ بْنِ حَارِثَۃَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْعَثْ مَعِیْ اَخِیْ زَیْدًا قَالَ ھُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَکَ لَمْ اَمْنَعْہُ قَالَ زَیْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ مَا اَخْتَارُ عَلَیْکَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَیْتُ رَاْیَ اَخِیْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْیِیْ **ترجمہ** روایت ہے جبلہ بن حارثہ سے جو بھائی ہین زید بن حارثہ کے انہون نے کہا کہ میں رسول

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمایئے آپنے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جاوے تو میں کب روکتا ہوں زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپکی صحبت چھوڑ کر کسیکی صحبت اختیار نہیں کرتا جبلنے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رای میرے بھائی کی افضل تھی میری رای سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسکو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ بن زید کو اُنپر امیر کیا سو لوگ اُنکے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپنے فرمایا تم اُسکے امیر ہونے پر طعن کرتی ہو تو کیا ہوا اُسکے باپ کے امیر ہونے پر بھی تو طعن کرتے اول سے اور قسم ہے اللہ کے کہ وہ مستحق زیادہ تہا امارت کا اور بہت پیارا تہا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اُسکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے اُنہوں نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنے جو اوپر عبد اللہ سے مروی ہوچکی

مَنَاقِبُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ ترجمہ روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ جب مرض شدید ہوا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اُترا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنے جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر اُنکا ٹہیرا ہوا تہا جو حضرت نے روانہ فرمایا تہا اور داخل ہوا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپکی زبان بند ہوچکی تہی یعنے مرض موت میں پہر آپنے کچھ کلام نکیا اور اپنا ہاتھ مجھپر رکہتے تہے اور اُٹہاتے تہے اور میں جانتا تہا کہ میرے لئے دعا کرتی ہیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجیب الدعا میں اوپر سے کہ دعا کے لئے آپ ہاتھ اوپر کی اُٹہاتے تہے اور یہی عقیدہ تہا تمامی اصحاب انبیا کا

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنْحِيَ مِخَاطًا اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهٗ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہا اُنہوں نے کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پونچہیں رینٹ اُسامہ کی تو حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ چہوڑ دیں میں پونچہ دیتی ہوں آپنے فرمایا اے عائشہ اُسکو دوست رکہو کہ میں اُسکو دوست رکہتا ہوں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اَتَسْتَاْذِنُ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَدَرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَلَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ ترجمہ روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ مین بیٹہا تہا کہ علی اور عباس آئی اور اجازت مانگی اور مجہسے کہا اے اسامہ اجازت لو ہمارے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کی یا رسول اللہ علی اور عباس اجازت چاہتے ہیں آپنے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئی ہیں میں نے عرض کی نہیں آپنے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئی ہیں اجازت دی اُنکو پہر اُن دونوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اسلئے حاضر ہوئے کہ آپسے دریافت کریں کہ آپکی اہل سے آپکو کون زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا فاطمہ بیٹی محمد کے اُنہوں نے کہا ہم آپکے اولاد کو نہیں پوچہتے آپکے گہر والوں سے سوال کرتے ہیں آپنے فرمایا گہر والوں میں مجہی وہ زیادہ پیارا ہے جسپر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید ہے پہر اُن دونوں نے عرض کی اُسکے بعد کون پیارا ہے آپنی فرمایا علی بن ابیطالب عباس نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکہا آپنے فرمایا علی نے تمسے پہلے ہجرت کی ہے **مترجم** اسی طرح ایمان بہی اُنکا عباس سے اول ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تہے

مَنَاقِبُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب جریر

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ ترجمہ روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ کبہی محروم نہ رکہا مجہے کسی حاجت سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکہا مجہے آپنے ہنسے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت سے

مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

ہمسے یحیی بن منیع نے انہوں نے معویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم کیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں اسلام لایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ**

مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

کے **عن** ابن عباس انہ رای جبرئیل مرتین ودعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرتین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دوبار اور دعا کی حضرت نے انکے لئے دوبار **ف** یہ حدیث مرسل ہے ابوجمرہ نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام انکا موسی بن سالم ہے **عن** ابن عباس قال دعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یؤتینی اللہ الحکمۃ مرتین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے دوبار دعا کی میرے لئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عطا کرے اللہ مجھکو حکمت **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عطاکی روایت سے اور روایت کیے یہ عطار نے ابن عباس سے چنانچہ روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا سینہ سے لگایا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ یا اللہ سکھلا دے اسکو حکمت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما**

مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عن ابن عمر قال رایت فی المنام کانما بیدی قطعۃ استبرق ولا اشیر بہا الی موضع من الجنۃ الا طارت بی الیہ فقصصتہا علی حفصۃ فقصتہا حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخاک رجل صالح او ان عبداللہ رجل صالح **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے خواب میں کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ میں جنت میں جدہر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا تمہارے بھائی نیکمرد ہیں یا فرمایا عبداللہ نیکمرد ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ**

مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای فی بیت الزبیر مصباحا فقال یا عائشۃ ما اری اسماء الا قد نفست فلا تسموہ حتی اسمیہ فسماہ عبداللہ وحنکہ بتمرۃ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا راتکو زبیر کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ ای عائشہ میں یقین کرتا ہوں کہ اسماء بیوی زبیر کے جنی سو اسکا نام تم لوگ مکہنا میں کہونگا پھر انکا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر انکے مونہہ میں دی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مناقب انس**

مناقب انس

بن مالک رضی اللہ عنہ **عن** انس بن مالک قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت امی ام سلیم صوتہ فقالت بابی وامی یا رسول اللہ انیس قال فدعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات قد رایت منہن ثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گذرے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور سنی میری ماں نے آواز انکی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر یا رسول اللہ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں کہ دو انمیں سے میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ام سلیم انہا قالت یا رسول اللہ انس بن مالک خادمک ادع اللہ لہ قال اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ **ترجمہ** روایت ہے ام سلیم سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپکا خادم ہے سو اسکے لئے دعا کیجئے اللہ سے آپنے فرمایا اللہ زیادہ کر اسکا مال اور اولاد اور برکت دی اسکو اسمیں جو تو نے اسے عنایت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال کنا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقلۃ کنت اجتنیہا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ کہا انہوں نے کنیت رکھی میرے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک ساگ کے ساتھ کہ جسکو میں چن رہا تھا اور اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت انکی ابوحمزہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے جابر بن حبفی کے روایت ہے کہ وہ ابی نضر سے روایت کرتے ہیں اور ابونضر کا نام خنیثہ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابی خنیثہ کے جو بصری ہیں اور وہ انس سے بہت روایت کرتے ہیں **عن** ثابت البنانی قال قال لی انس بن مالک یا ثابت خذ عنی فانک لن تاخذ عنی احدا اوثق منی انی اخذتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل واخذہ جبرئیل عن اللہ عز وجل **ترجمہ** روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھسے انس بن مالک نے اے ثابت تم مجھسے علم دین حاصل کرو کہ مجھسے زیادہ معتبر آدمی کوئی تمکو نہ ملیگا اسلئے کہ میں نے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے

بن حباب سے انہوں نے میمون ابی عبداللہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب

کے حدیث کے مانند ہے جو اوپر گذری مگر اُسمین یہ مذکور نہین کہ یہ علوم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے یہ حدیث غریب ہے ہمین جانتے ہم اسکو مگر مزید بن حباب کے روایت سے عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ یَعْنِیْ مَازِحُہٗ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ اُنہون نے کہا اکثر مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای دو کان والے ابو اسامہ نے کہا یہ فرماتا آپکا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپکا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دو کان ہوتے ہین ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے عَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِی السَّنَۃِ الْفَاکِھَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْہَا رَیْحَانٌ یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ ترجمہ روایت ہے ابی خلدہ سے کہا اُنہون نے کہ مین نے ابو العالیہ سے کہا کہ انس نے احادیث سنی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنہون نے کہا سنا کیسا کہ اُنہون نے تو خدمت کی ہے حضرت کی دس برس اور دعا کی ہے اُنکے لئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُنکا ایک باغ تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پھل لاتا تھا اور اُسمین ایک پھول تھا کہ اُس سے مشک کی خوشبو آتی تھی ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہین محدثین کے نزدیک اور اُنہون نے پایا ہے انس بن مالک کو اور روایت کی ہے اُنسے ترجمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعای خیر سے اللہ نے اُنکو ایسی برکت عنایت فرمائی کہ اُنہون نے کہا میرے زمین دو بار ہر سال مین بار آور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور اولاد میرے اور پوتے نواسے قریب سو کے ہین کذا فی المشکوۃ **مَنَاقِبُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے** عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْمَعُ مِنْکَ اَشْیَاءَ فَاَنْسَاھَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَآءَکَ فَبَسَطْتُہٗ فَحَدَّثَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنِیْ بِہٖ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا عرض کیا مینے یا رسول اللہ مین آپسے بہت حدیثین سنتا ہون اور یاد نہین رہتین آپنی فرمایا کہ تم اپنے چادر پھیلاؤ سو پھیلا دی مینے اپنے چادر اور آپنی بہت سی حدیثین فرمائین کہ مین اسمین سے کچھ نہ بھولا اور یہ معجزہ آپکا تھا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ عِنْدَہٗ ثُمَّ اَخَذَہٗ فَضَمَّہٗ عَلٰی قَلْبِیْ قَالَ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَہٗ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا حاضر ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین اور پھیلا دی مینے اپنی چادر اُنکے پاس اور آپنے اُسکو کھٹا کر کے سینے پر رکھدی اُس دن سے مین کچھ نہ بھولا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَنْتَ کُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَحْفَظُنَا لِحَدِیْثِہٖ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ اُنہون نے ابی ہریرہ سے کہا تم ہمسے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر رہنے والی تھے اور ہم سے زیادہ اُنکی حدیثون کو یاد رکھنے والی ف یہ حدیث حسن ہے عَنْ مَالِکِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَیْتَ ھٰذَا الْیَمَانِیَ یَعْنِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَھُوَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْکُمْ تَسْمَعُ مِنْہُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ مِنْکُمْ اَوْ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ یَّکُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْہُ وَذٰلِکَ اِنَّہٗ کَانَ مِسْکِیْنًا لَا شَیْءَ لَہٗ ضَیْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُہٗ مَعَ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُنَّا نَحْنُ اَھْلَ بُیُوْتَاتٍ وَعِنَّا وَکُنَّا نَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّھَارِ لَا اَشُکُّ اِلَّا اَنَّہٗ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَکَانَ لَا یَجِدُ اَحَدًا فِیْہِ خَیْرٌ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ ترجمہ روایت ہے مالک بن ابی عامر سے کہا اُنہون نے کہا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور اُسنے کہا ای ابو محمد دیکھے تو اس مرد یمانی نے یعنے ابا ہریرہ کو کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اُس سے بہت حدیثین سنتے ہین کہ تمنے نہین سنتی کیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے اُنہون نے کہا نہین بیشک اُسنے بہت حدیثین سنی ہین جو ہمنے نہین سنین اور اسکا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھا یعنے اصحاب صفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اُنکا ساتھ پڑتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے یعنے کھانی پینی مین اور ہم گھر بار والی لوگ تھے اور مالدار اور ہر حاضر ہوتے تھے حضرت کے خدمت مین صبح اور شام اور اسمین کچھ شک نہین کہ اُسنے سنی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین کہ ہمنے نہین سنین اور تو کسی شخص کو نہ پاویگا کہ دو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحاق کے روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا کُنْتُ اَرٰی اَنَّ فِیْ دَوْسٍ اَحَدًا فِیْہِ خَیْرٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ مجھسے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کس قبیلہ سے ہو مینے عرض کیا کہ بنی دوس سے آپنی فرمایا مین نہین جانتا تھا کہ دوس مین کوئی نیکی ہوگا ف

حدیث غریب ہے صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِیْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوَیْ حَتّٰی كَانَ یَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لایا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ اسمیں برکت کے دعا کیجئے آپ نے انکو جمع کر کے اُسمیں برکت کے دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اسکو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب اُسمیں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈالکر نکال لو اور اُسکو جھاڑو تو میں نے اُسمیں سے کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور اُسمیں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اور میرے کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہ ہوتی یہانتک کہ جسدن حضرت عثمان قتل ہوئے وہ گر گئیں ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہ سے سوا اس سند کے ترجمہ یہ حضرت کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتی اور کئی بار وسق کے وسق اُسمیں سے خرچ کئے مگر تمام نہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب چار سیر کے ہے اور اکثر متبرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہو گئے چنانچہ وہ تھیلی اور حضرت کے انگوٹھی کہ حضرت عثمان کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر گئی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ لِمَ كُنِّیْتَ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَا تُفَارِقُنِیْ مُنْذُ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُدْعٰی بِذٰلِكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰی غَنَمَ اَهْلِیْ وَكَانَتْ لِیْ هُرَیْرَةٌ صَغِیْرَةٌ فَكُنْتُ اُضَمُّهَا بِاللَّیْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكُنَّوْنِیْ بِاَبِیْ هُرَیْرَةَ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن رافع سے کہ میں پوچھا ابی ہریرہ سے کہ آپکے کُنیت ابو ہریرہ کیوں ہوئی اُنہوں نے کہا کیا تم مجھسے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں میں تم سے ڈرتا ہوں اُنہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا اور میرے ایک بلی تھی چھوٹی سی اور میں اُسکو رات کو درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا اُسکو لیجاتا اور اُس سے کھیلتا سو لوگوں نے میرے کنیت ابو ہریرہ رکھدی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهُ كَانَ یَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہوں نے کہا مجھسے زیادہ کوئی حدیث یاد نہیں رکھتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر عبد اللہ بن عمر کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا ترجمہ حضرت ابو ہریرہ کثیر الروایت ہیں اور قوی الحافظہ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے راتدن احادیث یاد کرتے حضرت نے اُنکو اسی وجہ سے اوّل شب میں وتر پڑھ لینے کا حکم دیا تھا اور اصحاب مہتمم نہ مال نہ متاع رأس مال اُنکا حدیث پر اجلال تھی رضی اللہ عنہ

مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ

مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب معاویہ بن ابی سفیان** رضی اللہ عنہ کے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِ بِهٖ ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے لئے دعا کی کہ یا اللہ اسکو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اُس سے ہدایت کر ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ ترجمہ روایت ہے ابی ادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمر نے عمیر بن سعد کو حمص کے حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ کو تو لوگ کہنے لگے کہ عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے سو عمیر نے کہا انکو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات سلئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ ہدایت کر معاویہ سے لوگوں کو

مناقب عمرو بن العاص

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب عمرو بن العاص** رضی اللہ عنہ کے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ترجمہ روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مؤمن ہوئے عمرو بن العاص یعنے ایمان قلبی لائے انکو عنایت فرمایا جسکا درجہ اسلام سے اوپر ہے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کے روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسناد اسکی قوی نہیں عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِیْ قُرَیْشٍ ترجمہ روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ سے کہ اُنہوں نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمر الجمحی کے روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اسکی متصل نہیں اسلئے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا عائشہ کو **مناقب خالد** بن الولید رضی اللہ عنہ **مناقب خالد بن الولید** رضی اللہ عنہ کے **عن** ابی ھریرۃ قال ترکنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا فجعل الناس یمرون فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا یا ابا ھریرۃ فاقول فلان فیقول نعم عبد اللہ ھذا وھذا ومن ھذا فاقول فلان فیقول بئس عبد اللہ ھذا حتی مر خالد بن الولید فقال من ھذا قلت خالد بن الولید قال نعم عبد اللہ خالد بن الولید سیف من سیوف اللہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی منزل میں یعنے کسی سفر میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے سے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ کون ہے ابی ہریرہ اور میں کہنے لگا فلان شخص ہے پھر آپ کسیکو فرماتے کہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسیکو فرماتے کہ کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہانتک کہ خالد بن الولید بھی نکلے اور آپنے فرمایا یہ کون ہیں میں نے عرض کی خالد بن الولید آپنے فرمایا یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولید ایک تلوار ہے اللہ کے تلوارون میں سے ف یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہو ابی ہریرہ سے اور یہ حدیث مرسل ہے ہمارے نزدیک اور اسباط بن ابی بکر صدیق سے ہے روایت ہے ترجمہ فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ نے سچا کیا کہ ایام خلافت عمر میں حضرت خالد بن الولید سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات متعدد حاصل ہوئی حقیقت میں وہ اس ملت کے ایک تلوار تھی کہ اللہ نے کافروں کی بربادی کے لئے میان سے باہر نکالی تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء **مناقب سعد** بن معاذ رضی اللہ عنہ **مناقب سعد بن معاذ** رضی اللہ عنہ کے **عن** البراء قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوب حریر فجعلوا یتعجبون من لینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتعجبون من ھذا لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ احسن من ھذا ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ انکی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسپر تعجب کرتے ہو بیشک رومال سعد بن معاذ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں اس سے انکا جنتی ہونا ثابت ہوا ف اسباط بن انس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وجنازۃ سعد بن معاذ بین ایدیھما اھتز لھا عرش الرحمن ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذ کا انکے آگے تھا کہ ہلگیا انکے لئے عرش رحمن کا یعنی خوشی سے جب روح مبارک انکی وہان پہونچی ف اسباط بن سعید بن حضیر سے اور ابی سعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث صحیح ہے **عن** انس قال لما حملت جنازۃ سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف جنازتہ وذلک لحکمہ فی بنی قریظۃ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الملائکۃ کانت تحملہ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اسکا اور یہ طعن انہوں نے اسلئے کیا کہ سعد نے حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل وسبی کا پھر جب خبر پہونچی اسکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہ ملائکہ اسکو اٹھا رہے تھے ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ترجمہ بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس ہوئے تھے تنگ اسلام نے انکو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعد نے یہ حکم کیا کہ انکے جوان مقاتلین قتل ہوں اور مال انکا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورات واطفال غلام ولونڈی بنیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اسپر منافقوں نے آنسے جلکر یہ طعن کیا کہ انکا جنازہ کیسا ہلکا ہے اُن احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھا رہے ہیں **مناقب قیس** بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ **مناقب قیس بن سعد بن عبادہ** رضی اللہ عنہ کے **عن** انس قال کان قیس بن سعد من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۃ صاحب الشرط من الامیر قال الانصاری یعنی من امورہ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ قیس بن سعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک منزلہ کوتوال امیر کے انصاری جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا یعنے قیس حضرت کے بہت کاموں کو سنبھالتے تھے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر انصاری کے روایت سے روایت کرتے ہیں محمد بن یحیی نے انہوں نے انصاری سے مانند اسکے اور اسمیں انصاری کا قول مذکور نہیں **مناقب جابر** بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ **مناقب جابر بن عبد اللہ** رضی اللہ عنہ کے **عن** جابر بن عبد اللہ قال جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس براکب بغل ولا برذون ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ وہ نہ خچر پر سوار تھے نہ کسی ترکی گھوڑے پر یعنے پیدل تشریف لائے ف یہ حدیث

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین مرۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا مغفرت مانگی میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی رات پچیس بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے وہ شب مراد ہے کہ جو کئی سند دن کی مسافت ہے جابر سے کہ وہ کسی سفر میں جاتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور انہوں نے اپنا اونٹ حضرت کے ہاتھ بیچا اور شرط کی کہ مدینہ تک میں سوار ہونگا اور جابر ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جس رات میں نے اپنے ہاتھ اونٹ بیچا اُس رات حضرت نے میرے لئے پچیس بار مغفرت مانگی اور جابر کے والد ماجد عبداللہ بن عمرو بن حرام جنگ اُحد میں شہید ہوئے تھے اور کئی لڑکیاں چھوڑ گئے تھے کہ جابر اُنکی پرورش کرتے تھے اور اُنکو خرچ دیتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتھ ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور اُنپر رحم فرمایا کرتے اس وجہ سے ایسا ہی مروی ہے جابر سے ایک روایت میں **مناقب مصعب** بن عمیر رضی اللہ عنہ **مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ** **عن** خباب قال ھاجرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ فوقع اجرنا علی اللہ فمنا من مات لم یاکل من اجرہ شیئا ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبھا وان مصعب بن عمیر مات ولم یترک الا نمرۃ کانوا اذا غطوا بھا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطوا بھا رجلیہ خرج راسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطوا راسہ واجعلوا علی رجلیہ الاذخر **ترجمہ** روایت ہے خباب سے انہوں نے کہا ہجرت کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے رضامندی ڈھونڈنے کو اور اجر ہمارا اللہ پر ہے سو کوئی ہم میں سے ایسا مر گیا کہ اُسنے اپنی اجر میں سے دنیا میں کچھ نہ کھایا اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے کہ اُسکا درخت امید بار آور ہوا اور اُسمیں پھل کھا رہا ہے اور مصعب بن عمیر نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ نہ چھوڑا انہوں نے کچھ مگر ایک کپڑا ایسا کہ جب اُنکا سر ڈھانپتے تھے پیر کھل جاتے تھے اور جب پیر ڈھانپتے تھے سر کھل جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ انکا سر ڈھانپ دو اور اُنکے پیر پر اذخر کہ وہ ایک گھاس ہے مکہ کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے خباب ارت سی مانند اسکے یہ **مبرھم** یعنے بعض صحابہ مہاجرین نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعضے جیئے کہ انہوں نے غنایم کثیرہ اور اموال وافرہ پائے **مناقب البراء بن مالک رضی اللہ عنہ** **مناقب البراء بن مالک رضی اللہ عنہ** **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منھم البراء بن مالک **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے پریشان حال غبار آلودہ دو پرانی کپڑی والے کہ جنکی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اُنکی قسم سچی کرے انہیں میں ہیں براء بن مالک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مناقب ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ** **مناقب ابی موسی** **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داود **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسی تمکو ایک آواز خوش ملی ہے آل داود کی آوازوں میں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں بریدہ اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے **مناقب سھل بن سعد رضی اللہ عنہ** **مناقب سھل** **عن** سھل بن سعد قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحفر الخندق ونحن ننقل التراب فیمر بنا فقال اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا آخرت کے عیش کے سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجر کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کئی سندوں سے **باب** ما جاء فی فضل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ باب صحابہ کے فضیلت میں **عن** جابر بن عبداللہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تمس النار مسلما رانی او رای من رانی قال طلحۃ فقد رایت جابر بن عبداللہ وقال موسی وقد رایت طلحۃ قال یحیی وقال لی موسی وقد رایتنی ونحن خرجوا اللہ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے دوزخ کے

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
مناقب براء بن مالک
مناقب ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ
مناقب سھل بن سعد رضی اللہ عنہ
فضیلت صحابہ کے

اگ نہ لگیگی اُس مسلمانکو جسنے دیکھا مجھکو یا دیکھا اُسکو جسنے دیکھا مجھکو طلحہ نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ نے کہا کہ مین نے دیکھا ہے طلحہ کو اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے کہ تمنے دیکھا ہے مجھکو اور ہم سب امید کرتے ہین اللہ سے نجات کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کیے یہ علی بن مدینی اور اسی لوگون نے محدثین کے موسیٰ سے **مترجم** امید رکھتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اُسنے خدمت کی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کے اور پہچانا ہے اُنکی احادیث مطہرہ کو ایک نظر عالم مین اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھتا ہے اُس امیر المؤمنین کے لئے نجات و فلاح و فوز دارین کی جسکے دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع و نشر کے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ وَشَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب زمانون سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو اُسکے بعد ہو پھر جو اُسکے بعد ہو یعنے تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آوینگے کہ گواہی کے قبل قسم کہا وینگے اور قسم کے قبل گواہی دینگے **ف** اسباب عمر اور عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین تین زمانون کی خیریت حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اسلئے کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمعصر تھے اور اُسکے بعد تابعین کا زمانہ اُسکے بعد تبع تابعین کا اور اسکے بعد یعنے قرن رابع کی بُرائی فرمائی اور شیوع کذب اور شہادت زور اور ایمان کاذبہ اور افترا اور فتن کے خبر دی پس مؤمن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہین تین زمانہ کے عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیزان تین زمانون مین بالنکیر اہل اسلام مین ہو بہتر سمجھے اور بعد اسکے جو ہور مسلمانون مین ایسے شایع ہوے کہ اصل بالنظر اُنکے ان تین زمانون مین نہوا انکو لغو اور ہیچ جانے اور اُن فقہائی متقشفہ اور جہلائی متزہدہ اور فقرائی متصوفہ کے اقوال پر مغرور نہو جنہون نے بدعات کو حسنہ کہکے لوگون مین پھیلا دیا اور ہزارون تعصبات مذہبی اور نفسانیتون کو عوام کیا بلکہ خواص کے نظر و تمین ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہا اُنکے دلون سے منطفی ہو گئے **یُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ** اور بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تصلب مشربی بھی اسی قرن رابع مین پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھہرایا یا قبول اسکے تمامی اہل اسلام کا شعار محدثیت خالصہ تھا اور احدیت مخلصہ مگر یہان صحابہ اور تابعین کے تعریف و غیرہ جو اصولیون نے کی ہے اور علم حدیث مین اکثر کام آتی ہے اُسکا جاننا ضرور ہے سو **صحابی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے جسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اسکو بخاری وغیرہ سے اور بعضون نے کہا صحابی وہ ہے کہ جسکی مجالست طویل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علی طریق التبع اور صحابہ سب عدول ہین کوئی انمین ضعیف غیر معتبر نہین اور انمین کثیر الروایت سب سے زیادہ ابوہریرہ ہین کہ انہون نے پانچہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) حدیث روایت کیے ہے کہ انمین سے سوا تین سو (۳۲۵) پر شیخین متفق ہین یعنے بخاری اور مسلم اور بخاری نے انفراداً تراسی (۸۳) اور مسلم نے ایک سو اسی (۱۸۰) اور آٹھہ سو سے زیادہ لوگون نے اُنسے حدیث سنی ہے اور وہ حفظ صحابہ تھی اور امام شافعی نے کہا ہے کہ ابوہریرہ احفظ راویان حدیث تھے اپنے زمانہ مین اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل مین اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی اصحاب آپکے جنہون نے آپسے روایت کی اور حدیثین سُنین ایک لاکھہ چودہ ہزار تھے اور انکے طبقات مین محدثین کا اختلاف ہے بعضون نے انمین بارہ طبقہ کئے ہین کہ مذکور ہین مطولات مین اور **تابعی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت مین رہا ہو صحابی کے اور بعضون نے کہا جسنے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے کذا فی التدریب اور اُنکے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقہ مین چنانچہ مذکور ہین مطولات مین اور معلوم ہو گئی اس بنا تعریف تبع تابعین کی انتہے

جاء في فضل من بايع تحت الشجرة بیعت رضوان والون کی فضیلت مین عن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ مین داخل نہوگا جسنے بیعت کے درخت کے نیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اسکے یہ ہے کہ چھٹے سال الہجرت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوشنبے کے روز غرہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچھہ کم و بیش لیکر بقصد عمرہ مدینہ سے لیکر حدیبیہ مین پہونچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنوئین یا درخت کا کہ اُس جگہہ مین تھا اور اب نام ہو گیا اُس مقام کا اور وہ مکان حضرت کے زمان فیض قوامان مین معلوم تھا زمانہ صحابہ مین گم ہو گیا غرض جب حدیبیہ مین پہونچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوے آپنے حضرت عثمان

تحقیق و تعریف صحابی و تابعی کی

بیعت رضوان والون کی فضیلت

کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئے ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اڑا دی کہ حضرت عثمان کو کفار نے قتل کیا اسپر حضرت کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک ایک کرکے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ نازل ہوا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی اللہ راضی ہوا ان مومنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں اور اسلئے اسکو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضامندی سے حضرت نے اسکو بشارت دی کہ اس بیعت کی لوگو کو دوزخ سے آزادی ہے غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے فتحا مبینا اسکی بشارت دی بقول اکثر مفسرین **فیمن**

سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب اصحاب کے خدمت میں جو بے ادبی کرے اسکی بابت عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو میرے یاروں کو اسلئے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں کا احد کے برابر سونا خرچ کرے تو انکے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہوگا یعنے ثواب میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نصیف سے نصف مراد ہے روایت کی ہے

حسن بن علی نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** عبد اللہ بن مغفل قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بابت اور انکو ہدف ملامت نہ ٹھیراؤ میرے بعد اسلئے کہ جسنے انکے محبت رکھی اسنے میرے محبت کی راہ سے انکے محبت رکھی اور جسنے انکے عداوت کی اسنے میری ہی عداوت کی نظر اسی بنا پر انکی اور جسنے انکو ایذا دی سنی مجھی ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی اللہ اسکو شرور پکڑیگا یعنے عذاب میں

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسے سند سے **عن** جابر بن عبد اللہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبُ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک داخل ہوگا جنت میں جسنے بیعت کی درخت کے نیچے یعنے حدیبیہ میں مگر سرخ اونٹ والا ف یہ حدیث غریب ہے مترجم مراد اونٹ والے سے جد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہوا

عن جابر ان عبدا لحاطب جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشکو حاطبا فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار فقال کذبت لا یدخلہا فانہ شہد بدرا والحدیبیۃ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ غلام حاطب کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوا اور حاطب کے شکایت کرنی لگا اور کہا کہ یا رسول اللہ حاطب دوزخ میں داخل ہوگا آپ نے فرمایا جھوٹ کہا تو نے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جاویگا اسلئے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا ونورا لہم یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجاوے مگر قیامت میں آویگا وہ انکا پیشوا اور نور ہوکر ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبد اللہ بن مسلم نے ابی طیبہ سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور یہ صحیح تر ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحاب کو تو کہو واللہ کے لعنت ہے تمہارے فساد پر ف یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید اللہ بن عمر کے روایت سے مگر اسی سند سے

ما جاء فی فضل فاطمۃ رضی اللہ عنہا باب حضرت فاطمہ کی فضیلت میں عن المسور بن مخرمۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو علی المنبر ان بنی ہشام بن المغیرۃ استاذنونی فی ان ینکحوا ابنتہم علی بن ابیطالب فلا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن الا ان یرید ابن ابیطالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم فانہا بضعۃ منی یریبنی ما اراہا ویؤذینی ما اذاہا ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھسے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا نہیں دیتا نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلے اسلئے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اسے برا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھکو جس سے

اصحاب کی خدمت میں بے ادبی کرنے والے کے بارے میں

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بارے میں

اُسے ایذا ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اَبُوْ اِبْرَاھِیْمَ یَعْنِیْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ اُنہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ تھیں اور مردوں میں حضرت علی ابراہیم نے کہا یعنے اپنے اہل بیت سے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَھْلٍ فَلَمَّا ذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَھَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ حضرت علی نے ذکر کیا ابی جہل کے لڑکی سے نکاح کا اور نبی صلی اللہ کو یہ خبر پہونچی اور فرمایا آپ نے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتی ہے مجھے جو اُسے اذیت دی اور تعب میں ڈالتی ہے مجھے جو اُسے تعب میں ڈالی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح کہا ایوب نے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اسکو اور روایت کیے عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے مسور بن مخرمہ سے لیث کی روایت کے مانند عن زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے کہ میں لڑنیوالا ہوں اُس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اُس سے جس سے تم ملو ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور صحیح مولی ام سلمہ کے کچھ معروف نہیں ہیں عن اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ کِسَآءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَحَامَّتِیْ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اڑھا دی امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ پر پھر فرمایا الٰہی یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے تو اُنکی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے اُنکو بخوبی یعنے اخلاق خسیسہ اور عادات رذیلہ سے دور رکھ سو ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی اُنکے ساتھ ہوں ای رسول اللہ کے آپنے فرمایا تم خیر پر ہو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ احسن ہے اُن روایتوں سے جو مروی ہیں اسباط بن نصر اور اسباط بن انس اور عمرو بن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے عن عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ سَمْتًا وَدَلًّا وَمَمْشًی بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِیَامِھَا وَقُعُوْدِھَا مِنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَیْھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِھَا فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ فَاَکَبَّتْ عَلَیْہِ فَقَبَّلَتْہُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَھَا فَبَکَتْ ثُمَّ اَکَبَّتْ عَلَیْہِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَھَا فَضَحِکَتْ فَقُلْتُ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ ھٰذِہٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَآءِنَا فَاِذَا ھِیَ مِنَ النِّسَآءِ فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَھَا رَاَیْتُ حِیْنَ اَکْبَبْتِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَکِ فَبَکَیْتِ ثُمَّ اَکْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَاْسَکِ فَضَحِکْتِ فَاَعْلَمُ عَلٰی اَیِّ ذٰلِکَ قَالَتْ لِیْ اِذَنْ لَبَذْرَۃٌ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ مَیِّتٌ مِنْ وَجَعِہٖ ھٰذَا فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَسْرَعُ اَھْلِہٖ لُحُوْقًا بِہٖ فَذٰلِکَ حِیْنَ ضَحِکْتُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہ اُنہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال اور چلن اور خصلت اور عادت میں اور اُٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ سے زیادہ جو بیٹی ہیں اُنکی اور حضرت کے یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ اُٹھ کھڑے ہوتے یعنے محبت کی راہ سے اور اُنکا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور حضرت بھی جب اُنکے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپکا اور بٹھاتیں اُنکو اپنے جگہ میں پھر جب حضرت بیمار ہوئے حضرت فاطمہ آئیں اور آپ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپکا پھر اپنا سر اُٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ پر گریں اور سر اُٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر اُنکے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہے تو میں نے کہا موقع ہنسنے کا ہے پھر جب حضرت کے وفات ہوئی میں نے اُنسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اسکا کہ میں نے تمکو دیکھا کہ تم گریں حضرت پر اور سر اُٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اُٹھا کر ہنسنے لگیں اُنہوں نے کہا میں نے حضرت کے حیوٰۃ میں یہ بھید چھپایا کہ افشائی راز اچھا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپنے مجھے خبر دی کہ اُنکا انتقال ہونے والا ہے اِس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ اُنکے گھر والوں میں سب سے اول میں اُنسے ملونگی سو اسی پر میں ہنسی ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے عن جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ التَّیْمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسُئِلَتْ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا اِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا ترجمہ روایت ہے جمیع

بن عمیر تیمی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنے چچا کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا میں نے اُنسے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمایا فاطمہ میں نے کہا مردوں سے انہوں نے فرمایا شوہر اکثر یعنے حضرت علی اور پھر فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں خوب جانتے ہیں کہ دوڑی روزہ رکھنے والی اور تہجد پڑھنے والی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے

باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

عن عائشۃ قالت کان الناس یتحرّون بھدایاھم یوم عائشۃ قالت فاجتمع صواحباتی الی ام سلمۃ فقلن یا ام سلمۃ ان الناس یتحرّون بھدایاھم یوم عائشۃ وانا نرید الخیر کما تریدہ عائشۃ فقولی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر الناس ان یھدوا الیہ این کان فذکرت ذلک ام سلمۃ فاعرض عنھا ثم عاد الیھا فاعادت الکلام فقالت یا رسول اللہ ان صواحباتی قد ذکرن ان الناس یتحرّون بھدایاھم یوم عائشۃ فامر الناس یھدون الیک این کنت یومھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْجَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا ترجمہ عمرو بن عاص کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیے یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپکو آپنی فرمایا عائشہ میں نے عرض کے مردوں میں فرمایا انکا باپ یعنی ابوبکر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا ترجمہ روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص آپکو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا عائشہ انہوں نے عرض کے مردوں میں آپ نے فرمایا انکا باپ ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اسمٰعیل کے روایت سے کہ وہ قیس سے روایت کرتے ہیں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضیلت عائشہ کی سارے عورتوں پر ایسے ہی جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر ف اسی باب میں حضرت عائشہ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالہ الانصاری مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَقَالَ اغْرُبْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا أَتُؤْذِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ روایت ہے عمرو بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمار نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو ایذا دیتا ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَعْنِي عَائِشَةَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسر کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ أَنَسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا ترجمہ روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کون زیادہ پیارا ہے آپکا لوگوں میں آپنے فرمایا حضرت عائشہ لوگوں نے عرض کے کہ مردوں میں آپنے فرمایا انکے باپ یعنے ابوبکر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انس کے روایت سے **مترجم** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انکو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورہ نور کو انکی برات سے نور علیٰ نور کیا کہ قیامت تک برات اور طہارت انکی بلکہ سارے اہل بیت کی حفاظ و قراء کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لئے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر مردود ہے اسلئے کہ وہ منکر قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ نے آنکو کمال تفقہ اور زہد و ورع و تقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اکیاون مدت تک اصحاب نے انسے احادیث رسول کی سماعت کیے اور آپ بی بیوں میں حضرت کے سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا آپکے پاس اسکا خزانہ ملتا اور فوراً وہ مشکلات علمیہ حل ہو جاتی خدا انہا عنا خیر الجزاء

فَضْلُ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا باب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھے کسی بی بی پر نہ آیا حضرت کے بی بیوں سے جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکو پاتی اور رشک کا سبب کچھ اور نہ تھا بجز اسکے کہ حضرت انکو یاد بہت کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر خدیجہ کے دوستوں کو ہدیہ دیتے تھے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھکو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہ پر اور مجھ سے تو حضرت نے جب نکاح کیا تھا کہ وہ انتقال فرما چکیں تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت نے انکو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اسمیں غل غپاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر حضرت خدیجہ تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں **ف** اسباہیں انس سے اور ابن عباس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد واسیۃ امرأۃ فرعون **عن** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھکو جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بی بی فرعون کے یعنے یہ چاروں سارے جہان کی افضل ہیں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** یعنے یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور اقتداء اور پیروی کے لائق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا اور انکے احسان کو بیان کیا ہے اور حضرت خدیجہ کو اللہ تعالیٰ اپنا سلام بھیجتا تھا اور حضرت فاطمہ زنان جنت کے سردار ہیں اور آسیہ فرعون کی بی بی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں تھیں اور جب فرعون بے عون انکے ایمان لانے پر آگاہ ہوا انکو چوبیخہ کرکے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ انکو دھوپ سے عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ اُن سے دور ہو جاتے فرشتے اُن پر سایہ کرتے آخر جب انکی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین یعنے یا اللہ بنا میرے لئے جنت میں اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دی مجھے فرعون سے اور اُسکے کاموں سے اور نجات دی مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالیٰ نے اُنکی آنکھوں سے پردہ اُٹھا دیا کہ جنت میں اُنہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو جنت کیطرف اُٹھا لیا کہ وہ اُسمیں کھاتی پیتی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مُراد ہے جیسے ظالموں سے موذی مشرک مُراد ہیں غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے اُنکو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء **ف**

فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی فضیلت میں **عن** عکرمۃ قال

قیل لابن عباس بعد صلوٰۃ الصبح ماتت فلانۃ لبعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد قیل لہ اتسجد ھذہ الساعۃ فقال انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم آیۃ فسجدوا وای آیۃ اعظم من ذھاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا نماز صبح کے بعد کہ فلان بیوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اسوقت سجدہ کرتے ہیں اُنہوں نے کہا حضرت نے فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو سو کونسی آیت بڑی ہے حضرت کے بیبیوں کے جانی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** صفیۃ بنت حیی قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد بلغنی عن حفصۃ وعائشۃ کلام فذکرت ذلک لہ فقال الا قلت وکیف تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی ھارون وعمی موسیٰ وکان الذی بلغنھا انھم قالوا نحن اکرم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا وقالوا نحن ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبنات عمہ **ترجمہ** روایت ہے صفیہ سے جو بیٹی ہیں حیی کی اُنہوں نے کہا میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور حفصہ اور حضرت عائشہ سے مجھے الکیات پہنچی تھی کہ وہ میں نے آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا تمنے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھسے بہتر کیونکر ہونگی حالانکہ شوہر میرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسیٰ علیہما السلام ہیں اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ ہمارے آبرو حضرت کے نزدیک زیادہ ہے صفیہ سے اسلئے کہ ہم پہلے تو بیبیاں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اُسکے چچا کی **ف** اسباہیں انس سے بھی یہ حدیث غریب ہے ہمیں جانتے ہم اسکو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور اسناد اُسکی کچھ ایسی قوی نہیں **مترجم** صفیہ کا نسب یہ ہے صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر ابن النحام بن ناخوم اور بعضوں نے ناخوم کو تخوم اور بعضوں نے نخوم کہا ہے اور اول قول یہود ہے اور وہ اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسیٰ علیہ السلام کے اور اسی لئے حضرت نے حضرت ہارون کو اُنکا باپ اور حضرت موسیٰ کو چچا فرمایا اور صفیہ کی ماں برہ بنت سموال ہیں کہ وہ بیوی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اُسکے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہ بن خلیفہ اور اُنہوں نے حضرت سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لیلو اُنہوں نے صفیہ کو لیا اور لوگوں نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ سردار ہیں قریظہ اور نضیر کے اور یہ آپ ہی کے لائق ہیں حضرت نے دحیہ سے فرمایا تم اور لونڈی لیلو اور اُنکو حضرت نے پسند کیا اور اُنکو پردہ میں رکھا اور نکاح کیا اُنسے اور آزاد کیا اور اُنکے لئے باری مقرر کی اور بڑی عقلمند بی بی تھیں اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ

جب فتح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قموص کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہ بنت حیی کو لائے اور اُنکے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونوں کو بلال لیکر یہود کے مقتولین پر سے گذرے تو جب اُنھوں اس چچیری بہن کو دیکھا اپنا مونہہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور حضرت نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لئے حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے چلو اور آنحضرت کا کپڑا اُنکو اڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ حضرت نے اُنکو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلال سے آپنی فرمایا کہ ای بلال کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتوں کو اُنکے مقتولین پر سے لیکر چلے اور صفیہ نے اس سے پیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاند اُن کے گود مین اُترا آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اُسنے ایک طمانچہ اُنکے مونہہ پر ایسا مارا کہ اُسکا نشان اُنکے چہرہ پر ہو گیا اور کہا کہ تو ایسی سرفراز ہو گی کہ بادشاہ عرب تک پہونچ جائیگی اور وہ نشان اُنکے چہرہ پر جبتک تھا کہ وہ حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئین اور آپنے اِسکا سبب پوچھا اور اُنھون نے سب کیفیت خواب کے بیان کی اور انس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور آزادی کو اُنکا مہر ٹھہرایا اور اِس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور مجتہدین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اِسکا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیر سے وہ مخالف ہین اور وفات حضرت صفیہ کے سن چونتیس ۳۴ ہجری مین ہے اور بعضون نے پچاس ہجری کہے ہین جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اَنِّيْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ صفیہ کو خبر پہونچی کہ حفصہ نے اُنکو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہ رونے لگین اور حضرت تشریف لائی اور وہ رو رہی تھین سو حضرت نے پوچھا کہ کیون روتی ہو اُنھون نے عرض کی کہ حفصہ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو حضرت نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح مین بھی نبی کے ہے پھر وہ تجھپر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے ای حفصہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اِس سند سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا فَضَحِكَهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سال کہ فتح ہوا حضرت فاطمہ کو بلایا اور اُن کے کانمین کچھہ کہا کہ وہ رو دین پھر کچھہ کہا کہ ہنس دین پھر جب آپکی وفات ہوئی مین نے پوچھا اُنکے رونے اور ہنسنے کا سبب تو اُنھون نے کہا مجھے حضرت نے اپنی وفات کی خبر دی سو مین رونے لگی پھر خبر دی کہ مین جنت کی سب عورتون کی سردار ہون سوا مریم کے سو مین ہنس پڑی **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہے جو اپنے گھر والون سے اچھا سلوک کرے اور مین تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنیوالا ہون اپنے گھر والون سے اور جب کوئی تم مین کا مرجائے تو اُسی چھوڑ دو یعنے اُسکی برائی نہ ذکر کرو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے اُنھون نے روایت کی اپنے باپ سے اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِيْ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُلْتُهِمْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِيْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَثَبَتُّ حَتّٰى سَمِعْتُهَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ دَعْنِيْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے یاروں مین سے کوئی کسیکی برائی مجھہ تک لاوے اسلئے کہ مین دوست رکھتا ہون کہ جب اُن کی طرف نکلون تو صاف سینہ میرا یعنے بے کینہ کہا عبداللہ نے کہ ایکبار حضرت کے پاس کچھہ مال آیا اور آپنے اُسکو بانٹا تو مین دو شخصون کے پاس پہونچا کہ وہ کہہ رہے تھی اللہ کی قسم اِس تقسیم سے محمد کو نہ رضائے الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس برا جانا مین نے جب مین نے سُنا اُسکو آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین نے اُنکو خبر دی تو آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنے ازے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اسلئے کہ موسی اِس سے زیادہ ستائی گئے اور صبر کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اِس سند سے اور اِسکی سند مین ایکدو ٹرا دیا گیا ہے۔ روایت کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنھون نے عبداللہ بن محمد سے اُنھون نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے اُنھون نے اسرائیل سے اُنھون نے سدی سے اُنھون نے ابو

بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مضمون اسی کا اس سند کے سوا اور سندسے **فضل ابی بن کعب**

رضی اللہ عنہ **فضیلت ابی** بن کعب رضی اللہ عنہ کی **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القرآن

فقرأ علیہ لم یکن الذین کفروا وقرأ فیھا ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ لا الیھودیۃ ولا النصرانیۃ ولا المجوسیۃ من یعمل خیرا فلن یکفرہ وقرأ علیہ

لو ان لابن ادم وادیا من مال لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ ثانیا لابتغی الیہ ثالثا ولا یملأ جوف ابن ادم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسی کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ میں تمکو قرآن سناؤں یہ پڑھا آپ نے انکے آگے لم یکن الذین کفروا اور پڑھا انمیں

ان الدین سے یکفرہ تک یعنے دین اللہ کے نزدیک الیکطرف کے ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کریگا ذیحجا دیگی یعنی اسکا بدلہ پاویگا اور پڑھا آپ نے قرآن سے

آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈھتا ہی اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہیں بھرتا مگر مٹی سے یعنے قبر

کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اسکی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اسکو جو قناعت کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ

اور سند سے ہے اور روایت کیے ہے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ازہی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب

سے کہ اللہ نے حکم کیا ہے مجھ کو کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں اور روایت کی قتادہ نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی

نے مجھکو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں **مترجم** حقیقت میں انسان ایسا حریص ہے کہ کسیطرح مال متاع دنیوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے

کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہی **شعر** کور چشم تنگ دنیادار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور ۔ اور دوسرے نے کہا ہے **شعر** کاسۂ چشم حریصان پر نشد ۔

تا صدف قانع نشد پر در نشد **فضل الانصار وقریش باب انصار وقریش کی فضیلت میں عن** ابی بن کعب قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الہجرۃ لکنت امرأ من الانصار ولو سلک الناس وادیا وشعبا لسلکت وادی الانصار وشعبھم **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرت دین میں نہوتی تو میں ایک در انصاری ہوتا اور

اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں چلیں تب بھی انکے ساتھ رہوں یعنے انکی رفاقت نہ چھوڑوں **ف** یہ حدیث حسن ہے

عن البراء بن عازب انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الانصار لا یحبھم الا مؤمن ولا یبغضھم الا منافق من

احبھم احبہ اللہ ومن ابغضھم ابغضہ اللہ فقلنا لہ انت سمعتہ من البراء فقال ایای حدثت **ترجمہ** روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں

براء بن عازب سے کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق میں کہ نہیں دوست رکھتا ہے انکو مگر مومن اور نہیں

بغض رکھتا انسے مگر منافق اور جو انکو دوست رکھے اللہ اسکو دوست رکھی اور جو ان سے بغض رکھے اللہ انسی بغض رکھے سو ہم لوگوں نے عدی سے کہا کہ تنے سنی ہے یہ حدیث

براء سے انہوں نے کہا ہاں براء نے مجھ سے تو بیان کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** انس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا من الانصار فقال ھل

فیکم احد من غیرکم فقالوا لا الا ابن اخت لنا فقال ابن اخت القوم منھم ثم قال ان قریشا حدیث عھدھم بجاھلیۃ ومصیبۃ واني اردت ان

اجبرھم واتالفھم اما ترضون ان یرجع الناس بالدنیا وترجعون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیوتکم قالوا بلی فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لو سلک الناس وادیا او شعبا وسلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار وشعبھم **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ

علیہ وسلم نے جمع کیا چند لوگوں کو انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں نے عرض کی کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بھانجا ہمارا آپ نے فرمایا بھانجا قوم کا قوم میں داخل

ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنے نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور انہوں نے مصیبت بھی پائی ہیں یعنے قتل و اسر وغیرہ سے اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ انکی دلشکنی کا علاج

کروں اور انکا دل پرچاؤں یعنے اسی لیے مال غنیمت میں سے میں نے انکو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ لوگ دنیا لیکر اپنے گھر جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر

جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہوئے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ کسی نالی میں یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلیں اور انصار اور نالی اور گھاٹی

میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھاٹی میں چلوں **عن** زید بن ارقم انہ کتب الی انس بن مالک یعزیہ بمن اصیب من اھلہ

انصار اور قریش کی فضیلت

وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْجَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَا أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ انہوں نے لکھا انس بن مالک کو ایک خط تعزیت کا جب انکے گھر والوں اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے وِن حرّہ کے اور اسمیں یہ لکھا کہ میں تمکو ایک بشارت دیتا ہوں اللہ کیطرف سے کہ سنی ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یا اللہ بخشدے انصار کو اور انکی اولاد کو اور انکی اولاد کی اولاد کو یعنے تین پشتوں تک سب کے بمغفرت کے لئی آپنے دعا دی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انس سے انہوں نے زید بن ارقم سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابی طلحہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے کہ سلام کہدو میرا تم اپنے قوم کو کہ انکو میں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے **عن** اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي اٰوِي اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ میرے جامدانی کہ جسکی طرف میں لوٹکر آتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار اور امین انصار ہیں سو معاف کردو انکی برائیوں کو بروں سے اور قبول کرو نیکیوں کو انکے نیکوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسباب میں انس سے ہے روایت ہے **متبرجم** جعبہ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہیں کہ جسمیں کپڑے حفاظت سے رہیں آپنے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپکے خدمتگار اور امانتدار تھے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپنے انصار کو کرش یعنے جیسے معدہ میں طعام وغذا طیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اُس سے سارے بدن کو نفع پہونچتا ہے اسیطرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کی حافظ ونگہبان ہیں اور دل وجان سے مجھپر قربان ہیں جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء اللھم اغفر لہم وارحمہم واحتضانہم **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار معدہ میرا ہیں اور جامدانی میرے اور لوگ بڑھتے ہیں اور بڑھتے جائینگے اور انصار کم ہوتے جائینگے سو قبول کرو انکے نیکوں سے اور معاف کردو انکی بدوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللهُ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اُسکو ذلیل کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہمکو عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اسکے **عن** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاٰذِقْ اٰخِرَهُمْ نَكَالًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ دعا کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ چکھایا تو نے قریش کو اول عذاب یعنے قتل اور اسر کا اور چکھا انکو آخر میں مزاعنایت اور رحمت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہمسے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے یحیے سے اسی انہوں نے اعمش سے مانند اسکے **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشدے انصار کو اور انکی اولاد کو اور انکی اولاد کی اولاد کو اور انکی عورتوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَيِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

انصار کے گھروں کے فضیلت میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّاْمِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں تمکو انصار کے افرمایا انصار کے بہتر لوگونکی لوگونکے عرض کی کیوں نہیں ای رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار ہیں پھر جو انکے قریب ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو انکے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو انسے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپنے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا انگلیوں کو اور پھر کھولا انکو جیسے

کرلی پھر بات چیت کے پیچھے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس سے بھی روایت کیا ہے ہم نے اس کو ساعدی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْہَلِ ثُمَّ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَکُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ ترجمہ روایت ہے ابی اسید ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر ہے عبدالاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو سعدؓ نے کہا میں نے کہتا ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ بیشک آپ نے فضیلت دیئے ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ تمکو بھی تو فضیلت دی اپنی بہت لوگوں پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو اُسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دِیَارِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر ہے بنو نجار کے گھر ہیں ف یہ حدیث غریب ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْہَلِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار میں بہتر گھر ہے بنو عبدالاشہل کے ہیں ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے

باب مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْمَدِیْنَۃِ باب مدینہ کی فضیلت میں عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِحَرَّۃِ السُّقْیَا الَّتِیْ کَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ عَبْدَکَ وَخَلِیْلَکَ وَدَعَا لِاَھْلِ مَکَّۃَ بِالْبَرَکَۃِ وَاَنَا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ مُدِّھِمْ وَصَاعِھِمْ وَمِثْلَیْ مَا بَارَکْتَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ ترجمہ روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ یہانتک کہ جب پہنچے ہم حرہ سقیا میں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھا سعد بن ابی وقاص کا وہاں فرمایا آپنے کہ وضو کا پانی مجھے لاؤ پھر وضو کرکے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اُسنے دعا کی مکہ والوں کے لئے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لئے کہ برکت دے اُنکے مُد اور صاع میں اُس برکت سے دونی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنے مکہ والوں سے چوگنی برکت عنایت کر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر بن عائشہ اور عبداللہ بن زید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ ترجمہ روایت ہے علی بن ابیطالب سے اور ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے روایت کیے ہمیں محمد بن کامل مروزی نے اُنہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے اُنہوں نے کثیر بن زید سے اُنہوں نے ولید بن رباح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ایک نماز میرے اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں سے مگر مسجد حرام یعنے مسجد حرام کے ایک نماز حضرت کے مسجد کے ہزار نمازوں کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اسکو ابن الملک نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اسکے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے ہوسکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اسلئے کہ میں شفاعت کرونگا اُسکی جو وہاں مرے ف اسامہ بن سبیعہ بنت حارث بن اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث ہم صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاۃً لَہٗ اَتَتْہُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الشَّامِ قَالَ فَعَلَیْکِ بِاَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاَصِیْرِ الْکَاعِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِھَا وَکَاءَھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک مولاۃ اُنکی آئیں اور کہنے لگیں کہ مجھپر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں اُنہوں نے کہا شام کو نہیں جانا تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کے اور صبر کرای نادان اسلئے کہ میں نے سُنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر میں اُسکا گواہ اور شفیع ہونگا قیامت کے دن ف اسامہ بن ابی سعید اور سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَةٍ مِنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر جبارہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَیَنْصَعُ طِیْبُهَا ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ ایک گنوار نے بیعت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اور اسکو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں میرے تئیں مدینہ سے چلا جاوں آپ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا وہ اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپ نے اور نکلا وہ گنوار سو فرمایا آپنی مدینہ جنہ لہٹی کے ہی دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے ف اسبا بن ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا حَرَامٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اسکو اسلئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو پتھریلی زمین کے بیچ میں حرم ہے ف اسبا بن سعد اور عبداللہ بن زید اور انس اور ابی ایوب اور زید بن ثابت اور رافع بن خدیج اور جابر بن عبداللہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے مانند اسکے یعنے ابی ہریرہ کے روایت کے مانند اور ابوہریرہ کے حدیث حسن ہے صحیح ہے مگر محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے جیسا کہ مکہ حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اسکا انکار کیا ہے مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جنکے نام اوپر مذکور ہوئے حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا کوہ اُحد تو آپنے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اسکو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنے مدینہ کو حرم ٹھہراتا ہوں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحَی اِلَیَّ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ نَزَلْتَ وَفِیْ دَارِهِ یَعْنِیْ دَارَ اَبِیْ بَكْرٍ اَلْمَدِیْنَةَ اَوِ الْبَحْرَیْنِ اَوْ قِنَّسْرِیْنَ ترجمہ روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جاوے وہ تیرے ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضل بن موسی کے روایت سے اور اکیلی ابو عامر نے اسکو روایت کیا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اسکا شفیع یا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے

ف فضل مکۃ باب مکہ معظمہ کے فضیلت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَی الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَی اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عدی سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کی اوپر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی کہ تو بہتر ہے ساری زمین سے اللہ کے اور پیاری ہے ساری زمین سے اللہ کو اور اگر میں نکالا نہ جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یونس زہری سے مانند اسکے اور روایت کیا ہے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث زہری کی جو ابی سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عدی بن حمرا سے روایت کی ہے وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْیَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَیْرَكِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھکو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھکو نہ نکالتی تو میں سوائے تیرے کہیں نہ رہتا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ف فضل العمرۃ باب عمرہ کے فضیلت میں

عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک ہدانی اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی ترجمہ روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھہ تو مجھے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپسے کیونکر بغض رکھونگا اور آپ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھیگا عرب سے تو بغض رکھیگا مجھسے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہمین جانتے ہم اسکو مگر ابی بدر شجاع بن ولید کی روایت سے عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مودتی ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہوگی اسکو محبت میری ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حصین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہین اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہین عن محمد بن ابی رزین عن امه قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیها فقیل لها انا نراک اذا مات الرجل من العرب اشتد علیک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعة هلاک العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاها طلحة بن مالک ترجمہ روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہون نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہون نے کہا حریر کی مانکا یہ حال تہا کہ جب عرب مین سے کوئی مرتا تہا تو اسکو نہایت غم ہوتا تہا لوگون نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تجھکو نہایت غم ہوتا ہے انہون نے کہا مین نے سنا ہی اپنی مولا کہ وہ کہتے تہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی قرب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولی انکے طلحہ بن مالک تہے ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے عن ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ واین العرب یومئذ قال هم قلیل ترجمہ روایت ہے ام شریک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بہاگینگے دجال سے یہانتک کہ کوہستانہ مین جا رہینگے ام شریک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اسدن کہان ہونگے آپنے فرمایا وہ اندنون بہت کم ہونگے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عن سمرة بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سام ابو العرب ویافث ابو الروم وحام ابو الحبش ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہے عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے ف یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافث یعنے تا رمثناۃ سے اور یقث بہی کہتے ہین

فی فضل العجم باب عجم کی فضیلت مین

عن ابی هریرة یقول ذکرت الاعاجم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبغضهم احد الا لئیم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ کہتے ہے کہ ذکر آیا عجم کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپنے فرمایا مجہے انکا یا انکے بعض کا زیادہ اعتماد ہے یا بغضهم اوثق منی بکر او ببعضکم ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی بکر بن عیاش کے روایت سے اور صالح دو بیٹے ہین مہران کے مولی ہین عمرو بن حریث کے عن ابی هریرة قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ واخرین منهم لما یلحقوا بهم قال له رجل یا رسول اللہ من هؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمه قال وسلمان الفارسی فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یده علی سلمان فقال والذی نفسی بیده لو کان الایمان بالثریا لتناوله رجال من هؤلاء ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہون نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جب سورہ جمعہ اتری سو جب پڑہا اسکو آپنے پہر جب پہونچے آپ واخرین منهم لما یلحقوا بهم یعنے اور لوگ جو ابہی آئے نہین ہے ایک شخص نے پوچہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین جو ابہی سے نہین ملے آپنے کچھ نفرمایا اور سلمان فارسی ہمارے درمیان موجود تہے پہر آپنے اپنا ہاتہ سلمان پر رکہا اور فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ میری جان اسکے ہاتہ مین ہے اگر ایمان ثریا مین اٹکا ہوتا تو البتہ لاتے اسکو چند لوگ انمین کے یعنے فارس کے ف یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندون سے ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین ترجمہ پوری آیت سورہ جمعہ مین یہ ہے هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم یعنے وہ اللہ ایسا ہی ہے کہ اٹہایا اسنے امیون مین ایک رسول انہین مین کا کہ پڑہتا ہے ان پر آیتین اسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکہلاتا ہے انکو کتاب حکمت اور بیشک وہ اسکے پہلے البتہ صریح گمراہی مین اور اور لوگ ہین کہ ابہی انمین نہین ملی اور وہ زبردست ہے حکمت والا یعنے اس آیت مین بشارت ہی کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آکر ملینگے اور دین کی تائید مین انکے شریک ہونگے پس حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ جنکی اس آیت مین بشارت ہی فارس کے لوگ

ہین اور حقیقت مین ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگون نے بڑی تائید دین کے اور بڑی خدمت حدیث و قرآن کی بجالائی اور ہزارون محدثین اور مفسرین اور مؤیدان کتاب وسنت فارس سے پیدا ہوے ہین **فی فضل الیمن باب یمن کی فضیلت مین عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم اقبل بقلوبھم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی یمن کیطرف اور کہا کہ یا اللہ انکے دل ہماری طرف پھیر دی اور ہمارے صاع اور مد مین برکت دے یعنے اگر وہ لوگ آوین مدینہ مین تکلیف نہ اوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زید بن ثابت کے روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن قطان کے روایت سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم اھل الیمن ھم اضعف قلوبا وارق افئدۃ الایمان یمانٍ والحکمۃ یمانیۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئی تمہاری پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہین ایمان یمن سے نکلا ہے اور حکمت یمن سے نکلے ہی **ف** اسی باب مین ابن عباس سے اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت اور بادشاہی قریش مین ہے اور قضا انصار مین اور اذان حبشہ مین اور امانت ازد مین یعنے یمن مین **ف** روایت کیے ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے معاویہ سے انہون نے ابی مریم سے انہون نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے اور مرفوع نہین کیا اسکو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کے روایت سے **فضل** حکم سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو دی اور ائمہ قریش مین ہوے اور اذان حبشیون کو کہ انکی آواز بلند ہے اور حضرت بلال مؤذن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبشی تھی اور ایمان وحکمت کو جو یمنی فرمایا اسلیے کہ ایمان وحکمت دونون مکہ سے نکلے ہین اور مکہ تہامہ مین ہے اور تہامہ زمین یمن مین داخل ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزداد اللہ فی الارض یریدالناس ان تنقص الا ازدادت اللہ فی الارض یریدالناس ان تنقص الا ازدادت اللہ فی الارض یریدالناس ان تنقص الا ازدادت

اور وہ پڑا جاتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبیلہ بنی ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنیوالا ہے ف روایت کیا ہمسے عبدالرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسی مانند اور عبداللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصمہ کہا اور اسباط بن نصر نے ابی اسحاق سے بھی روایت ہے ف حضرت کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اسنے دعوی نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جسنے ہزاران ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا عن ابی ھریرۃ ان اعرابیا اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرۃ فعوضہ منھا ستۃ بکرات فقبضھا فبلغ ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان فلانا اھدی الی ناقۃ فعوضتہ منھا ستۃ بکرات فظل ساخطا فقلت لقد ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی وفی الحدیث کلام اکثر من ھذا ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ دی رسول خدا کو ایک جوان اونٹنی اور آپنے اسکے عوض میں چھ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر حضرت کو پہونچی تو آپنے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی اور میں نے اسکے بدلے چھ اونٹنیاں دیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے مصمم کیا کہ ہرگز قبول نکروں ہدیہ کسیکا سوائے قرشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے ف یہ حدیث مروی ہوئی ابی ہریرہ سے کئی سندوں سے اور یزید بن ہارون ایوب ابی العلاسی روایت کرتے ہیں اور وہ ایوب بن مسکین ہیں اور انکو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہے جو مروی ہوئی ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابوالعلا ہیں اور وہی ایوب بن مسکین ہیں کہ اسکو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں عن ابی ھریرۃ قال اھدی رجل من بنی فزارۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناقۃ من ابلہ الذی کانوا اصابوا بالغابۃ فعوضہ منھا بعض العوض فتسخط فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یقول ان رجلا من العرب یھدی احدکم الھدیۃ فاعوضہ منھا بقدر ما عندی ثم تسخطہ فیظل یتسخط فیہ علی وایم اللہ لا اقبل بعد مقامی ھذا من رجل من العرب ھدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے ہدیہ دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹنیوں میں جو لی تھی غابہ میں سو حضرت نے اسکے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا سو سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں اسکے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دیدیتا ہوں پھر وہ خفا رہتا ہے اور مجھپر خفگی ہی جتاتا رہتا ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اسکی بعد میں کسی عرب کا ہدیہ نلونگا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنے یہ لوگ مہمید ہیں اور اعراب نادان ف یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے عن عامر بن ابی عامر الاشعری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحی الاسد والاشعرون لا یفرون فی القتال ولا یغلون ھم منی وانا منھم قال فحدثت بذالک معاویۃ فقال لیس ھکذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھم منی والی فقلت لیس ھکذا ثنی ابی ولکنہ ثنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم منی وانا منھم قال فانت اعلم بحدیث ابیک ترجمہ روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے قبیلہ بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چوراتے نہیں مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں نے کہا عامر کے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہ سے تو انہوں نے کہا حضرت نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں تو میں نے کہا کہ ایسے تو روایت نہیں کی میرے باپ نے بلکہ انہوں نے تو کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مجھ سے ہیں میں نے کہا ہوں تب کہا حضرت معاویہ نے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے وہب بن جریر کے اور اسد اور ازد دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں مصنف اسد اور ازد دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسکی اولاد ہیں اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن طارثہ اسکا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کا کہ اسی میں سے ہیں ابوموسی اشعری اور اشعریین سب اسکی اولاد ہیں عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ لھا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور غفار کے مغفرت کرے ف اسباب میں

ابی ذر اور ابی برزہ اور اسلمی اور بریدہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ لھا وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کے مغفرت کرے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبد اللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند یعنے جو اس حدیث کے اوپر گذری اور اسمیں زیادہ کیا کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ کے اور اسکے رسول کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لغفار واسلم ومزینۃ ومن کان من جھینۃ او قال جھینۃ ومن کان من مزینۃ خیرا عند اللہ یوم القیمۃ من اسد وطی وغطفان ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں قیامت کے دن اسد اور طی اور غطفان کے لوگوں سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عمران بن حصین قال جاء نفر من بنی تمیم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابشروا یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا قال فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء نفر من اھل الیمن فقال اقبلوا البشری اذ لم یقبلھا بنو تمیم قالوا قد قبلنا ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا کہ چند لوگ آئے بنی تمیم کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا بشارت ہو تمکو اے بنی تمیم انہوں نے کہا آپ ہمکو بشارت دیتے ہین تو کچھ عنایت کیجئے پس متغیر ہوگیا چہرہ مبارک آپکا اور چند لوگ یمن کے آئے اور آپنے فرمایا قبول کرو تم بشارت کو اسلئے کہ بنی تمیم نے اسکو قبول نکیا سو انہوں نے عرض کی کہ ہمنے قبول کی اسمین فضیلت اہل یمن کے نکلی اور ہیبو قوفی بنی تمیم کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم وغفار ومزینۃ خیر من تمیم واسد وغطفان وبنی عامر بن صعصعۃ یمدبھا صوتہ فقال القوم قد خابوا وخسروا قال فھو خیر منھو ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسلم اور بنی غفار اور بنی مزینہ بہتر ہین تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلوں سے بلند کرتے تھی آپ اسکی ساتھ آواز اپنی سو لوگون نے کہا کہ یہ محروم ہوے اور نقصان میں پڑے آپنے فرمایا کہ بنی اسلم وغیرہ اسنے بہتر ہین ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا فقال اللھم بارک لنا فی شامنا وبارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا قال ھناک الزلازل والفتن وبھا او قال قرن الشیطان ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں یا اللہ برکت دے ہمارے یمن میں لوگون نے کہا اور ہمارے نجد میں آپنے فرمایا یا اللہ برکت دے ہمارے شام میں اور برکت دے ہمارے یمن میں لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد میں آپنے فرمایا وہان زلزلے ہین اور فتنے اور اسی سے نکلیگا سینگ شیطان کا یعنے لشکر اور مددگار اسکے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہے یہ حدیث سالم بن عبد اللہ کی روایت سے بھی کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتھین اقوام یفتخرون بآبائھم الذین ماتوا انما ھم فحم جھنم او لیکونن اھون علی اللہ من الجعل الذی یدھدہ الخراء بانفہ ان اللہ اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالآباء انما ھو مؤمن تقی وفاجر شقی الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باز رہین لوگ کہ فخر کرتے ہین اپنے باپ دادون پر جو مر چکے یعنے حالت جاہلیت وکفر مین اور حقیقت مین وہ کوئلا ہین جہنم کا نہین تو ذلیل ہوجاوینگے اللہ کے آگی گوبریلے سے بھی زیادہ جو اپنے ناک سے گوبر کی گولیان بناتا ہے اور بیشک اللہ نے دور کی تم سے بڑائی اور لاف زنی جاہلیت کے اور فخر کرنا اپنے باپ دادون پر اب تو لوگ مؤمن متقی ہین اور فاجر شقی اور نسب کے حقیقت سے کہ سب لوگ اولاد آدم ہین اور آدم مٹی سے بنے ہین ف اسی معنی ہین ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد اذھب اللہ عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالآباء مؤمن تقی وفاجر شقی والناس بنو آدم وآدم من تراب ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے دور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کے اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم ہین مؤمن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولاد آدم ہین اور آدم مٹی سے بنے ہین ف یہ حدیث حسن ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے بہت چیزین کہ روایت کی تھین انکے باپ نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور

اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام بن عمار سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی عاصم کے حدیث کے مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ الطاہرین

کتاب العلل یہہ کتاب ہے حدیثوں کے

علتوں اور راویوں کی جرح وتعدیل میں ۔ خبر دی ہمکو زاہر نے انکو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ عورجی اور ابو المظفر وہان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو محمد جراحی نے انکو ابو العباس محبوبی نے انکو ابو عیسیٰ ترمذی یعنے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں ہے حدیث سے وہ سب معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہی اسکے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثوں کے ایک حدیث ابن عباس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کی ظہر اور عصر مدینہ میں اور مغرب اور عشا بغیر خوف اور سفر اور مطر کے اور دوسرے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی شراب پیوے کوڑے مارو اسکو پھر اگر پیوے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کردی ہے علت دونوں حدیثوں کے کتاب میں متعہ حج کہتا ہے کہ حج بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بجز زجار میں مذکور ہے بعض اہل علم کہ سیر احلی ہے یعنے حرام ہونا جمع بین الصلوتین کا بغیر عذر کے صحیح علیہ ہے اور بعضوں نے جو جواز اسکا بغیر عذر کے حضرت سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے اور روایت صحیح نہیں ہے اور حاصل یہ کہ اگر سیر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ اور تابعین اور اہل بیت اور علماء امت اور ائمہ ملت کا تو ہی اور بحر زخار میں کہا ہے کہ مرام ہے جمع بغیر عذر کے غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اسقدر موجود ہیں کہ استیفا اسکا کتاب وسنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا ابو قتادہ نے بین ہذین اور ایمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلی بلام جنس ہو وہ مقصور ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہو غرض الوقت یہاں مبتدا ہے اور وہ مقصور ہے بین ہذین میں اور یہ آپ نے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھے پس معلوم ہوا کہ وقت اپنی اوقات کی بیچ میں ہے اور انہی دو تو میں مقصور ہے اور ایسا ہی قول آپکا کہ فرمایا وقت صلوتکم بین ما رأیتم اور یہ ترکیب ہے صیغہ اور مقاما مفید حصر ہے غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوقات صلوۃ کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی بادزاد امنے پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا نہ کہ بصیر حافظ علی الصلوۃ پر اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کتاب میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازیں بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ میں آیا مگر اسکی سند میں خشن ہے اور وہ حسین بن قیس الرحبی ہے کہ ملقب بالبی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے بسند صحیح حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں ابو موسیٰ کو لکھا کہ جمع بین الصلوتین بغیر عذر کے کبائر سے ہے اور بڑی دلیل مجوزین جمع کے مطلقاً یہی حدیث ابن عباس کے ہے کہ امہات میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں پڑھیں سات یا آٹھ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور ابو ایوب نے کہا ہے کہ شاید یہ معاملہ شب باران میں ہوا اور شیخین کے روایت میں ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی ہو اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر کی ہو اور عشا میں تعجیل اور ایک میں ہے کہ پڑھی آپ نے ظہر اور عصر جمیعا اور مغرب اور عشا جمیعا بغیر خوف وسفر کی اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں اور روایت کیا حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ابن مسعود سے کہ جمع کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سو لوگوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا میں نے اسلئے کیا کہ تکلیف نہو میری امت پر اور بعضے لوگوں نے جو اسکو ضعیف کہا ہے اسلئے کہ اسمین ابن عبد القدوس ہے تو تضعیف انکی مضر نہیں اسلئے کہ ابن عبد القدوس میں جمہ محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفا سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہی اور اول غیر قادح ہے باعتبار ماخن فیہ کے اسلئے کہ اسکو کسی نے ضعیف سے روایت نہیں کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہیں ہو سکتا جبتک کہ حد متعبر سے تجاوز نکرے اور تجاوز اسکا حد معتبر سے منقول نہیں باوجودیکہ بخاری نے اسکو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور یہ دونوں بڑے امام ہیں جرح وتعدیل کے اور اس حدیث کو بزار نے بھی ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اسکا یہ ہے کہ جمع کیا آنحضرت نے دو نمازوں کو مدینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ جمع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے ابن عمر سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ امت پر حرج نہو اور روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عباس سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں بغیر خوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابو ایوب کا رد ہو گیا یعنے جو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باران کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا لفظ مطر متن حدیث میں وارد نہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی میں یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس کے جو بڑی دلیل ہے مجوزین جمع کی بغیر تقیید باعذار تھہرے جمیع طرق سے معلوم ہو گئی تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ

جمع کا لفظ ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صورتین تینون مین موجود ہے مگر ایک وقت مین دو صورتون یا تین کو شامل نہین ہوسکتا خواہ انمین ایک ہی مراد ہو اسلئے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے علم نہین ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہیٰ اور اسکے شرح مین اسپر تصریح کی ہی اور غایۃ السول مین اور اکثر کتب اصول مین مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہوگیا تو انمین سے کوئی جمع متعین نہین ہوسکتا مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی مین ابن عباس سے مروی ہے کہ انہون نے کہا نماز پڑہے ہین مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی جمیعا اور تاخیر کے آٹھ ظہر مین اور تعجیل کے عصر مین اور تاخیر کے مغرب مین اور تعجیل کے عشا مین اور اسکے مؤید ہی جو ابی الشعثاء ابن عباس کے راوی سے مروی ہے کہ اُسنے ابن عباس سے کہا مین گمان کرتا ہون کہ پہلے نماز مین تاخیر کی ہوگی اور دوسرے مین تقدیم تو انہون نے کہا مین بہی یہی گمان رکھتا ہون اور اسکی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعود کی بہی کہ مالک اور بخاری اور ابی داؤد اور نسائی نے اُسکو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ مین نے مذ دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کبہی پڑہی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات مین مگر دو نمازین کہ جمع کین آپنے مغرب اور عشا مزدلفہ مین اور نماز پڑہے ہین آپنے اُسدن فجر کے قبل میقات اسلئے کہ ابن مسعود نے اسمین مطلقاً نفی کے جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ مین باوجود اسکے کہ وہ جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہین غرض یہ سب مؤید ہین اس امر کے کہ جمع بالمدینہ جمع صوری تھی اور اگر حمل کرین اسکو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود کے دونون روایتون مین تناقض لازم آویگا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہ بہی اس امر کی مصرح ہے چنانچہ مروی ہے ابن عمر سے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تھی ظہر مین اور تعجیل کرتے تہے عصر مین اور دونوکو جمع کرتے تہے اور تاخیر کرتے تہے مغرب مین اور تعجیل کرتے تھی عشا مین اور جمع کرتے تہے اُن دونون کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر بہی جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہین غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے ہو دونہ خرط القتاد انتہے

ماقال المترجم اور کہا ابو عیسے رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو ذکر کیا ہمنے اس کتاب مین مذہب فقہا کا اُسمین سے جو قول ہے سفیان ثوری کا تو اکثر اُسمین سے روایت کیا ہمسے محمد بن عثمان کوفی نے اُنہون نے روایت کیا عبید اللہ بن موسیٰ سے اُنہون نے سفیان سے اور بعض اسمین سے روایت کیا ہمسے ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے اُنہون نے روایت کیا ہمسے محمد بن یوسف فریابی سے اُنہون نے سفیان سے اور جو اس کتاب مین مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہمسے اُسکو اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے اُنہون نے معن بن عیسے قزاز سے اُنہون نے مالک بن انس سے اور جو اس کتاب مین ابواب صوم سے ہے اُسکی خبر دی ہمکو ابو مصعب مدینی نے اُنہون نے روایت کیا مالک بن انس سے اور بعض کلام مالک کے خبر دی ہمکو موسیٰ بن حزام نے اُنکو عبد اللہ بن مسلم قعنبی نے اُنکو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب مین ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہمسے احمد بن عبدہ آملی نے اُنہون نے روایت کیا ابن مبارک کے اصحاب سے اُنہون نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہمکو بواسطہ ابی حب کے پہونچی ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کیے ہمسے عبدان نے اُنہون نے سفیان بن عبد الملک سے اُنہون نے ابن مبارک سے اور بعض پہونچی ہمکو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سی اور بعض روایت کیے ہمسے وہب بن زمعہ نے اُنہون نے فضالہ سی اُنہون نے عبد اللہ بن المبارک سے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت کرنیوالی اور بہی ہین سوا اُنکے جو ہمنے ذکر کیے اور جو اس کتاب مین امام شافعی کا قول ہے تو اکثر کے اُسمین سے خبر دی ہمکو حسن بن محمد زعفرانی نے اُنہون نے روایت کیے امام شافعی سے اور جو وضو اور نماز کے باب مین ہے اُسکی خبر دی ہمکو ابو الولید مکی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہونچی ہمکو ابو اسمعیل سے اُنہون نے روایت کیے یوسف بن یحیی قرشی بویطی سی اُنہون نے امام شافعی سے اور ذکر کی ابو اسمعیل نے اکثر حدیث بواسطہ ربیع کے امام شافعی سے اور کہا ابو اسمعیل نے کہ اجازت دی ہمکو ان چیزونکی ربیع نے اور لکہہ بہیجا ہمارے طرف اور جو اسمین امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے اُسکے خبر دی ہمکو اسحٰق بن منصور نے اُنہون نے روایت کیے امام احمد اور اسحٰق سے مگر جو اُنمین سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدود مین اُسکو مین نے نہین سنا اسحٰق بن منصور سے بلکہ خبر دی اُسکی مجہکو محمد بن موسیٰ الاصم نے اسحٰق بن منصور سے اُنہون نے احمد اور اسحٰق سے اور بعض کلام اسحاق کے خبر دی ہمکو محمد بن فلیح نے اُنہون نے روایت کیے اسحٰق سے اور بیان کر دیے ہمنے یا سایند بخوبی اس کتاب مین کہ اُس کتاب مین موقوف روایتین ہین یعنے وہ جنکو ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب مین علتین حدیثونکی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اُسکو لیا ہے مین نے کتاب التاریخ سے یعنے بخاری کے اور اکثر علل ایسے ہین کہ مین نے خود مناظرہ کیا ہے اُسمین محمد بن اسمعیل بخاری سے اور بعض ایسے ہین کہ مناظرہ کیا مین نے اُسمین عبد اللہ بن عبد الرحمٰن اور ابو زرعہ سے اور اکثر چیزین محمد بن اسمعیل بخاری سے لی اور کچہہ تہوڑی عبد اللہ اور ابو زرعہ سے اور ہمنے جو بیان کیے اس کتاب مین اقوال فقہا اور علل احادیث کی تو اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگون نے ہمسے اسکی فرمایش کی اور امید تک ہمنے نکیا پہر جب یقین

ہوا کہ اسمین لوگونکا نفع ہے تو شامل کردیا ہے اُسکو کتاب مین مفسر رحم کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہا کی حاجت نہ تھی مگر اقوال فقہا اور علل احادیث کو دو سبب سے ہمنے شامل کتاب کیا ایک تو فرائض لوگون کے دوسرے علت اور احوال رجال کے بیان مین وثوق وعدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہا کے بیانہین معلوم ہوجاتا ہے کہ کسکے قول مین خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کسکے قول مین صواب ہے اور موافقت حدیث کے اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اسلئے ہمنے اسکو بھی شامل کتاب کیا انتہے اقال المترجم **فرمایا مؤلف** رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے کہ ہمنے دیکھا کئی ائمہ دین کہ اُنہون نے بکمال مشقت ایسی تصنیفین کین کہ اُنسے اگلون مین کسیسے نہ کی تہین اُنہین ائمہ مومنین مین ہشام بن حسان اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اور سعید بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبداللہ بن مبارک اور یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم اور یہ لوگ اہل علم و فضل ہین کہ تصنیف کے اُنہون نے اور اللہ تعالے نے اُنکی تصنیف مین منفعت کثیر عنایت کی اور اُنکو اللہ تعالے کی درگاہ مین اجر جزیل ثابت ہوا اسلئے کہ نفع دیا اللہ نے مسلمانونکو اُنکی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتدا ہین فن تصنیف مین اور بعضے لوگون نے جنکو حدیث کا فہم نہین اُنہون نے رجال مین گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنے سمجھا اپنی نافہمی سے کہ یہ غیبت مین داخل ہے حالانکہ ہمنے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ اُنہون نے کلام کیا ہے رجال مین کہ اُنہین مین حسن بصری اور طاؤس کا کلام کیا اُنہون نے مجاہد جبی مین اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب مین اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور مین اور ایسے ہی رجالمین کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عون اور سلیمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور یحیی بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تھے کہ کلام کیا اُنہون نے رجال مین اور ضعیف کہا اُنکو اور سبب اسکا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانون کے آگے اللہ جانے اور ان اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہین ہوسکتا کہ اُنہون نے لوگون پر طعن یا اُنکی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ اُنکا ارادہ یہی تھا کہ بیان کردین ضعف اُن لوگون کا کہ مشہور ہوجاوین یعنے تاکہ لوگ اُنکی حدیث سے احتراز کرین اور ضلالت سے بچین اور جن لوگونکا ضعف ان بزرگون نے بیان کیا ہے اُنہین سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی اپنے حدیث مین متہم تھا یعنے تہمت تھی کہ اسنے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لے ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تھا یعنے بسبب ضعف حفظ کے بھولجاتا تھا اپنے حدیث کو پس ان ائمہ نے ارادہ کیا کہ اُنکا حال بیان کردین کہ اُنکو دین کا خیال بہت تھا اور ہمیشہ اُسکے درپی رہتے تھے اور بات یہ ہی کہ گواہی دین مین زیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق واموال کے گواہی سے یعنے جب حقوق ناس اور اُنکے اموال کے گواہیون مین تزکیہ اور تحقیق گواہون کے ضرور ہوتے ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور دینیہ کے گواہ ہین ضرور تر ہوئی **روایت** کی ہمسے محمد بن رافع نیشاپوری نے اُنہون نے یحیے بن آدم سے کہا یحیے نے کہ لوگون نے ابی بکر بن عیاش سے کہا کہ بعضے لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹھتے ہین اور لوگ اُنکے پاس حاضر ہوتے ہین حالانکہ اُنکو لیاقت حدیث بیان کرنیکی نہین تو ابوبکر نے کہا کہ لوگونکا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے اُسکے پاس بیٹھنے لگتے ہین گر صاحب سنت جب مرجاتا ہے اللہ اُسکا ذکر وہ مذکور لوگ نہین جاری رکھتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہین کرتا **روایت** کی ہمسے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے اُنہون نے نضر بن عبداللہ بن اہم سے اُنہون نے اسماعیل بن زکریا سے اُنہون نے عاصم سے اُنہون نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق مین اسناد کی پوچھ کچھ نہوتی تھی یعنے اسلئے کہ لوگ سچے اور عادل تھے پھر جب فتنے واقع ہوے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کی لیکن وہ لیلیتے ہین حدیث اہل سنت کے اور چھوڑدیتے ہین حدیث اہل بدعت کے اور **روایت** کی ہمسے محمد بن علی بن الحسن نے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے عبدان سے کہ کہتے تھے عبداللہ بن مبارک کو اسناد میرے نزدیک دین مین داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو جسکا جو جی چاہتا کہہ بیٹھتا اور اب جو اسناد ہی تو جب راوی سے پوچھو کہ تجھسے کسنے بیان کیا تو وہ رہجاتا ہے یعنے اگر جھوٹا ہے تو مبہوت ہوجاتا ہے اور **روایت** کی ہمسے محمد بن علی نے اُنہون نے جہان بن موسی سے کہ کہا جہان نے عبداللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث مذکور ہوئی اُنہون نے کہا اسکی مضبوطی کے لئے اینٹون کا پشتہ درکار ہے یعنی اُنہون نے اسکی اسناد ضعیف سمجھی اور **روایت** کی ہمسے احمد بن عبدہ نے اُنہون نے وہب بن زمعہ سے کہ کہا وہب نے عبداللہ بن مبارک نے چھوڑدی حدیث حسن بن عمارہ کے اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کے اور مقاتل بن سلیمان اور

عثمان تیمی اور روح بن مسافر اور ابی شیبہ واسطا اور عمرو بن ثابت کے اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزو اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کے عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق مین پھر چھوڑ دی حبیب کی بن حنبل نے کہا احمد بن حنبل سے اور سنا مین نے عبدان سے کہ عبداللہ بن مبارک نے پڑھین حدیثین بکر بن خنیس کے اور آخر عمر مین جب اُن حدیثون پر گذرتے تھے اُنسے اعراض کرتے تھے اور پھر اُنکا ذکر کرتے تھی اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہمسے ابو وہب نے کہ عبداللہ بن مبارک کے آگی لوگون نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث مین وہم کرتا تھا تو عبداللہ نے کہا اگر مین رہزنی کرون تو بہتر ہے اس سے کہ اُس شخص سی روایت کرون اور خبر دی مجھکو موسی بن حزام نے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے یزید بن ہرون سے کہتے تھے کسیکو حلال نہین کہ روایت کرے سلیمان بن عمر نخعی کوفی سے اور سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ تھے ہم احمد بن حنبل کے پاس تو ذکر کیا لوگون نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہی پس ذکر کیا لوگون نے قول بعض علما کا تابعین وغیرہم سے تو مین نے کہا کہ اسبارہ مین ایک حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین نے کہا ہان اور کیا مین نے روایت کی ہے حجاج بن نصیر نے اُنہون نے معلوک بن عبارسی اُنہون نے عبداللہ بن سعید مقبری سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اُسپر فرض ہے جو اُنکو لوٹکر اپنے گھر آسکے کہا احمد بن حنبل نے کہ غصہ ہوگئے اس روایت کو سنکر امام احمد بن حنبل اور دو بار مجھ سے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور اُنہون نے اسلئے یون کہا کہ تصدیق نہوئی اُنکو اس روایت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بسبب ضعف اسناد کے غرضکہ نجانا اُنہون نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہین حدیث مین اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت ضعیف کہا ہے یحیی بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ متہم ہو یعنے کذب و وضع کے ساتھ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کی اور اُس حدیث کا کوئی راوی نہو سوا اُسکے تو وہ قابل احتجاج نہین اور روایت کے بہت سے امامون نے ضعیف راویون سے اور بیان کردیا ہے احوال اُنکا لوگون نے **روایت** کی ہمسے ابراہیم بن عبداللہ نے اُنہون نے بعلے بن عبید سے کہا بعلے نی کہ کہا ہمسے سفیان نے بچو کلبے سی سو لوگون نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اُس سے تو کہا اُنہون نے کہ مین پہچانتا ہون اُسکے سچ کو جھوٹ سے اور **خبر دی** ہمکو محمد بن اسمعیل نے اُنہون نے روایت کی یحیی بن معین سے اُنہون نے عفان سے اُنہون نے ابی عوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے مین نے اُنکی کلام کے خواہش کے سو ڈھونڈھنا شروع کیا مین نے اُنکے اصحاب سے سوا یا مین ابان بن عیاش کے پاس اور اُسنے جو کچھ پڑھا سب حسن بصری سے روایت کیا یعنے جو اُس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کردیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابو عوانہ نے کہ پھر مین اُس سے کوئی روایت کرنا حلال نہین جانتا اور روایت کی ہے ابان بن ابی عیاش سے کئی امامون نے اگرچہ اُسمین ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نی سو تو مغرور مت ہو پھر کہ ثقہ لوگ اُس سے روایت کرتے ہین یعنے بعضے ائمہ تنقید اور اعتبار کے لئے ضعفا کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اُسمین نظر اور غور کرین گے تو اُس سے اُنکا ثقہ ہونا لازم نہین آتا اسلئے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا بعضا شخص مجھ سے روایت بیان کرتا ہے اور مین اُسکو متہم نہین جانتا ہون لیکن متہم جانتا ہون اُس سے اُوپر کے راوی کو اور روایت کی کئی لوگون نے ابراہیم نخعی سے اُنہون نے علقمہ سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے وتر مین قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کے بعضون نے ابان بن عیاش ہی اسناد سے مانند اُسکے اور اُسمین زیادہ کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے کہ وہ راکثر رہن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو دیکھا اُنہون نے اُنکو کہ قنوت پڑھا آپنے قبل رکوع کے وتر مین اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث مین اُسکا یہی حال تھا یعنے جھوٹ بولدیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہین اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہین مگر شہادت کے لیاقت نہین رکھتے نہ اُسکو یاد رکھتے ہین غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث مین یا غافل ہو یا کثیر الخطا پس لایق ہے کہ اُسکی روایت کے ساتھ مشغول نہون یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنے اُس سے روایت نکرین کیا دیکھا نہین تو نے کہ عبداللہ بن مبارک ایک قوم سے اہل علم کی حدیث لی اور پھر جب اُنپر اُنکا حال کھلگیا تو چھوڑ دیا اُنسی روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علما پر اور اُنکو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب سے اور توثیق کی ہے اُنکی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ اُنسے وہم ہوگیا ہے بعض روایتون مین اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو مین اور پھر اُنسے روایت بھی کی ہے **روایت** کی ہمسے ابو بکر عبدالقدوس بن محمد العطار نے اُنہون نے علی بن مدینی سے کہا اُنہون نے کہ پوچھا مین نے یحیی بن سعید سے حال محمد بن عمرو بن علقمہ کا تو کہا اُنہون نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدید کا مین نے کہا نہین بلکہ تشدید چاہتا ہون تو اُنہون نے کہا کہ وہ اُنمین نہین ہین جنکا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھی کہ اشیاخ ہمارے ابو سلمہ یعنے محمد بن عمرو اور یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب

ہین کہا یحیے بن سعید نی اور پوچھا مین نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو انکے حق مین اُنہون نی یہ ہے وہی بات کہی جو مین نے کہے تہی کہا علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے کہ محمد بن عمرو بہتر ہین سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرملہ سے بہی درجہ مین اوپر مین یعنے بہتر کہا علی بن مدینی نے پہر کہا مین نے یحیے سے کیا دیکہا تمنے عبدالرحمن بن حرملہ سے اُنہون نے کہا کہ اگر چاہو مین کہ تلقین کردون تو کرسکتا ہون علی نی کہا کہ وہ تلقین کیے جاتے ہے یحیی نی کہا ہان کہا علی بن مدینی نے اور روایت نکی یحیی نے شریک سے اور نہ ابی بکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے کہا **ابو عیسے** نی اور یحیے نی جو اُنسے روایت لینا چہوڑ دیا تو اس نظر سے نہین کہ وہ متہم بکذب تہے بلکہ اس نظر سے کہ اُنکا حافظہ خوب نتہا اور ذکر کیا گیا یحیے بن سعید سے کہ اُنکا قاعدہ تہا کہ جب آدمی ایکبار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر اور دوسری بار اور طور سے تو اُسکی کوئی روایت ثابت نجانتے تہے اور اُس سے روایت لینا چہوڑ دی تہی اور جن لوگون سے یحیے بن سعید قطان نے روایت لینا چہوڑ دیا اُن سے عبدالرحمن بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ اور اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسیطرح کلام کیا ہی بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور جعفر بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور اُنکے مانند اور لوگون سے اُنکے قلت حافظہ کے سبب سے اُنکی بعض روایتون سے اور پہر اُنسے روایت کیے **مترجم** خلاصہ یہ کہ مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہین ایک وہ کہ متہم بکذب ہین اُنسے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہین ہین صدوق ہین مگر اُنکے حافظہ مین کچہہ فرق ہے اُنسے لوگون نے روایت لی ہی ہے اور اُنکا سوء حفظ بہی بیان کردیا ہے انتہے **ماقال المترجم** **قال المولف رحمۃ اللہ علیہ** **روایت** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نی اُنہون نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو ثبت جانتے تہے حدیث مین **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نی محمد بن عجلان ثقہ تہی اُنہون نے حدیث مین اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت مین جو اُنہون نے سعید مقبری سے روایت کی ہے چنانچہ **روایت** کی ہمسے ابوبکر نی علی بن عبداللہ سے اُنہون نے کہا کہ کہا یحیے بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثین سعید مقبری کی روایت سے بعضے تو ایسے ہین کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی ہین اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور بعضے ایسے ہین کہ سعید سے روایت کیے ہے اور اُنہون نے روایت کیے ایک مرد سے اُنہون نے ابوہریرہ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دونون قسم کے حدیثین گڈمڈ ہوگئین تو مین نے سب حدیثون کو مسند کردیا سعید سے اُنہون نے روایت کیے ابوہریرہ سے **مترجم** غرض مولف کے یہ ہے کہ یحیے بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اُسکا یہ تہا کہ اُنہون نے کہا میرے پاس دو قسم کے حدیثین تہین ابوہریرہ کے ایک مین فقط سعید کا واسطہ تہا دوسرے مین سعید اور ابوہریرہ کے بیچمین ایک اور راوی تہا اور جب وہ دونون قسم بیچمین مشتبہ ہوگئین تو مین سبکو ابوہریرہ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اسلیے آگے پہر مولف اسکی تصریح فرماتے ہین انتہے **قال المولف** غرض میرے نزدیک یحیے بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اسکے روایت کیے ہین یحیے نے ابن عجلان سے بہت حدیثین اور اسیطرح جسنے کلام کیا ہے ابی لیلی مین تو فقط سوء حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحیے بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لبابہ سے اُنہون نے اپنے بہائی سے جو جیسے ہین اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُنہون نے ابی ایوب سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے چہینک کے باب مین کہا یحیے نی کہ پہر ملا مین ابن ابی لیلی سے تو روایت کیے اُنہون نے اپنے بہائی عیسے سے اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا **ابو عیسے** نی اور ابی لیلی کے روایتون مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبہی کچہہ روایت کرتے ہین کبہی کچہہ غیر اسناد کے اور یہ فقط نقصان حافظہ کے سبب سے ہے اسلئے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکہتے تہے اور جسنے لکہی تہی تو بعد سماع کے لکہی **مترجم** غرض کہ عدم کتابت حدیث موجب ہوتے تہے ایسی خطاؤنکا جیسے ابن ابی لیلی ایکبار کے روایت مین ابی ایوب کا نام لیا ایکبار علی کا اور کتابت بہی کہین ہوتی تہی تو بعد سماع کے **قال المولف** اور سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تہے سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہتے تہے ابن ابی لیلی اُنمین ہین جنکی روایت قابل احتجاج نہین اور ایسا ہی ہے کلام اُن علما کا جنہون نے کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما مین کہ کلام کیا اُنہون نے اُنمین بسبب سوء حفظ کے اور بجہت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگون سے کتنے ہے اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہون کسی روایت کے ساتہ اور اُسکا کوئی تابع نہو تو وہ قابل احتجاج نہین ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلی کے روایت قابل احتجاج نہین اور مراد اُس سے وہی روایت ہے جو اکیلے ابن ابی لیلی روایت کرین اور اُنکا متابع کوئی نہو اور سبب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اُسکے روایت مین یہ ہے کہ اسناد یاد رکہے اور اسناد مین کچہہ بڑہادی یا گہٹادی یا اسناد بدلدی یعنے ایک حدیث کی اسناد دوسرے مین لگادی یا متن مین ایسا تغیر کردی کہ جس سے معنی مین فرق آجاوے پس اُسکی روایت ہرگز قابل احتجاج نہین اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کرے اور اُسکو یاد رکہے اور کسی ایسی لفظ مین تغیر کرے جس سے معنی مین تغیر آوے تو اہل علم کے نزدیک

کچھ مضایقہ نہیں مترجم یہاں تصریح کی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بالمعنے جایز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنون میں فرق نہ آوے روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اسکے یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہیں یا واقف ہے الفاظ کے مدلولات سے اور اُنکے مقاصد سے اور خبر نہیں رکھتا اُنکے معانی اور محال کے اور معرفت کامل نہیں اُسکو مصادیق الفاظ کی پس جایز نہیں اُسکو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اُسکو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اسطرف گیا ہے کہ اُسکو بھی روایت بالمعنے جایز نہیں اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابو بکر رازی حنفیہ سی اشرف گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جایز کہا ہے بعض نے اُسکے لئے روایت بالمعنی کو اور جمہور سلف و خلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اُنمیں ہیں اسکا جواز بیان فرمایا ہے اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے سے اسکے جواز میں کسیطرح کا شک اور شبہ نہیں رہتا ہے اسلئے کہ وہ قصۂ واحد کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوع بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن سلیمان بن الکمہ اللیثی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ میں آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جیسی آپ سے سنوں ویسی ہے ادا کروں بلکہ اُنمیں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہی سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نکرو اور کسی حلال کو حرام نکرو اور پہنچ جاؤ تم معنے کو تو کچھ مضایقہ نہیں یعنے ایسا تغیر جس سے معنون میں فرق نہ آوے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آوے روایت میں کچھ قدح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن ہے تو اُنہوں نے کہا اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی رحمۃ اسکے جواز پر انزل القرآن علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ سے اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظوں پر اُتارا اور اُنمیں ایسی تغیر جایز کہی کہ جسمیں معنون میں فرق نہ آوے تو غیر قرآن اُسکے جواز کے لئے اولی ہے اور بیہقی نے مکحول سی روایت کیا کہ اُنہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابو الازہر واثلہ بن اسقع پر اور کہا ہمنے کہ ای ابا الاسقع ہمسے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تمنے سنی ہو اور نہ اُسمیں وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان سو اُنہوں نے کہا کہ تم میں سے کسیکو قرآن یاد ہے ہمنے کہا ہاں پڑہا تو ہے ہمنے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑہا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں تب اُنہوں نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اُسکو تم یاد نہیں کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہمسے اُسمیں کچھ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پھر پہلی حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہمنے سنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بعض حدیث ایکہی بار سنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنے کرتے ہیں اور مدخل میں جابر بن سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پھیر بدل کرتے ہیں ہم باتو نکو اور مقدم و موخر کر دیتے ہیں اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا داخل ہوا میں اور عبدان حسن پر اور کہا ہمنے کہ ای ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اُسمیں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے اُنہوں نے کہا جو قصداً ایسا کرے وہ کذاب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ مضمون اُسکا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنے کیا کرتے تھے اور ابی ادریس نے کہا پوچھا ہمنے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو اُنہوں نے کہا یہ تو قرآن میں جایز ہے پھر حدیث میں کیوں نہ روا ہوگی اور جب تو معنے حدیث پر واقف ہو جائے اور کسی حرام کو حلال نہ بنا دی اور نہ کسی حلال کو حرام تو اُسمیں کچھ مضائقہ نہیں اور یہ نقل بالمعنے سماع میں جایز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنے ہو قطعاً اور راوی بالمعنے کو ضرور ہے کہ آخر روایت میں کہدے کہ اسیکے مانند ہے یا شبیہ یا اسکے ہے الفاظ اور اکثر صحابہ کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والی تھے معانی کلام کو اور اہل لسان تھے چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاغرورقت عیناہ واشتغت پھر کہا کہ حضرت نے یہ فرمایا یا مثل اسکے یا مانند و شبیہ اسکے اور مسند دارمی وغیرہ میں ہے کہ ابی الدرداء کے عادت تھی کہ وہ جب حضرت سے کچھ روایت کرتے تھے اُسکے بعد نحوہ او شبیہہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انس بن مالک سی مروی ہے کہ اُنہوں نے کچھ روایت کی پھر گہبرا گئے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہی کذا فی التدریب کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے اُنہوں نے معویہ بن صالح سے اُنہوں نے علاء بن حارث سے اُنہوں نے مکحول سے اُنہوں نے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا اُنہوں نے کافی ہے تمکو ہمارے روایت بالمعنے اور روایت کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُنہوں نے عبدالرزاق سے اُنہوں نے معمر سے اُنہوں نے

ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے مین ستتا ہون حدیث کو وہ الفظون مختلف سی کہ معنی اُسکے ایک ہی ہوتے ہین اور روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے محمد بن عبداللہ انصاری نے اُنہون نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثونکو بالمعنے روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ اعادۂ حدیث کیا کرتے تھے اُنہین حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تہا روایت کی ہمسے علی بن خشرم نے اُنسے حفص بن غیاث نے اُنہون نے عاصم احول سے کہا عاصم نے کہ کہا مین نے ابی عثمان نہدی سے کہ آپ ایکبار ایک حدیث ہمسے بیان کرتے ہین پہر اُسکو دوسرے بار اور طرح بیان کرتے ہین تو اُنہون نے کہا اختیار کرو تم سماع اول کو روایت کی ہمسے جارود نے اُنسے وکیع نے اُنسے ربیع بن صبیح نے اُنسے حسن نے کہا حسن نے جب معنی حدیث ثابت ہوے تو کافی ہے یعنے تتبع الفاظ ضرور نہین روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے عبداللہ بن مبارک نے اُنہون نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہین سلیمان کے کہا سیف نے سنا مین نے مجاہد سے کہ حدیث مین سے تو جانے تو کچہہ گہٹا دے مگر بڑہا مت یعنے گہٹانے مین کچہہ نقصان نہین کہ دوسرا راوی اُسے بیان کریگا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کرسکتا ہے مگر اپنے طرف سے بڑہانے مین تو بڑا نقصان ہے **مترجم** اشارہ کیا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے اسطرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جایز ہے یعنے ایک ہی حدیث مین سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہین اور اسمین کئی مذہب ہین محدثین کے بعضون نے تو اسکو مطلقاً منع کیا ہے بناءً علے منع الروایۃ بالمعنے اور بعضون نے اسکو جایز کہا ہے اگرچہ روایت بالمعنے اُن کے نزدیک جایز ہے مگر عدم جواز کے اُسوقت قایل ہوے ہین کہ اس روایت کو اُسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اسکے تمامہ بیان کیا ہو اور اگر ایکبار اُسنے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کردیا ہے تو روا ہی کہ پہر دوبارہ اُسکا ایک ہی ٹکڑا بیان کرین اور بعضون نے مطلقاً جایز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اسمین تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی مین ایسا علاقہ نہو کہ جز متروک کے ترک سے اختلال معنے کا لازم آوے مثلاً جزو متروک استثنا رہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اُسکے ترک سے دلالت مروی مین کچہہ فرق نہ آوے تو حذف اُسکا جایز ہے اور جواز اُسکا بدیہی ہے جیسے اسکے خلاف مین عدم جواز ضرور ہے اور اسیطرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ مین جیسے محدثین کا دواب ہے اقرب الصواب ہے کذا فی التدریب انتہی قال **المترجم قال المولف** رحمۃ اللہ علیہ **روایت** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُنسے زید بن حباب نے اُنہون نے ایکدے کہ کہا اُسنے کہ نکلے ہمارے طرف سفیان ثوری اور کہا اگر مین تمسے کہون کہ حدیثا مین نے سُنا ہے یعنیہ ویسا بیان کرتا ہون تو ہر گز تم سچ نجانو حقیقت مین وہ اُسکے معنے ہین **روایت** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہتے تھے کہ اگر معنے مین وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہوجاتے یعنے سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اُٹہہ جاتا اور تفاضل علما کا حفظ و اتقان اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہی اگرچہ اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا و غلط سی نہین بچے **روایت** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے اُنہون نے جریر سے اُنہون نے عمارہ بن قعقاع سی اُنہون نے کہا کہ کہا مجہسے ابراہیم نخعی نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابو زرعہ سے جو بیٹے ہین عمرو بن جریر کے اسلئے کہ اُنہون نے مجہسے ایک حدیث بیان کی پہر پوچہی مین نے اُنسے دو برس بعد تو برابر بیان کردی اُنہون نے اور نہ گہٹایا اُسمین سے ایک حرف **روایت** کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے اُنہون نے یحیے بن سعید قطان سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا مین نے ابراہیم سی سالم بن ابی الجعد کی حدیث تمسے زیادہ پوری کیون ہوتی ہے اُنہون نے کہا اسلئے کہ وہ لکہتے تہے **روایت** کی ہمسے عبدالجبار نے اُنہون نے سفیان سے کہا کہا مجہسے عبدالملک بن عمیر نے کہ مین جب حدیث لیتا ہون تو اُسمین سے ایک حرف نہین چہوڑتا **روایت** کی ہمسے حسین بن مہدی نے اُنہون نے عبدالرزاق سے اُنہون نے معمر سے کہا کہا قتادہ نے نہین سنی سیرین کانون نے کوئی بات کہ یاد نہ کیا ہو اُسکو میرے دل مین **روایت** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سی اُنہون نے عمرو بن دینار سے کہ کہا اُنہون نے کسیکو نہ دیکہا مین نے خوب بیان کرنیوالا حدیث کا زہری سے **روایت** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ایوب سختیانی نے مین نے کسیکو اہل مدینہ سے علم حدیث مین بعد زہری کے یحیے بن کثیر سے بڑہکر نہین جانا **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہون نے سلیمان بن حرب سے اُنہون نے حماد بن زید سے کہ کہا اُنہون نے ابن عون حدیث بیان کرتے تھے پہر جب مین اُنسے برخلاف ایوب اُسکے خلاف بیان کرتا تہا تو اپنے روایت چہوڑدیتے تہے اور مین کہتا تہا کہ تم نے تو یون ہی سُنی ہے تو وہ کہتے تہے کہ ایوب ہم سے زیادہ جاننے والی ہے محمد بن سیرین کی حدیث کو **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبداللہ سے کہ اُنہون نے کہا یحیی بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور سعد من کون زیادہ ثابت ہے تو اُنہون نے کہا معمر سب لوگون سے زیادہ ثبت ہین **روایت** کی ہمسے ابو بکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجہسے ابو الولید نے کہا سنا مین نے

حماد بن زید سے کہ کہتے تھے شعبہ نے مجھسے جس روایت مین خلاف کیا مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے اور روایت کیا مجھسے ابوالولید نے کہ کہا مجھسے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کے **روایت** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہون نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہین لی مین نے کسی سے کہ نگیا ہونگا مین اُسکے پاس ایکبار سے زیادہ اور نہین لین مین نے کسی سے دس حدیثین کہ نگیا ہونگا مین اُسکی خدمت مین دس بار سے زیادہ اور جس سے لین مین نے پچاس حدیثین حاضر ہوا مین اُسکے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لین مین نے سو حدیثین اُسکے پاس گیا مین سو بار سے زیادہ مگر جہان کوئی بات سنی مین نے یہ حدیثین سنی تھین اور پھر دوبارہ جو گیا مین اُنکے پاس تو وہ انتقال کر چکے تھے اور یہہ نہایت قدردانی تھی حدیث کی **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنہون عبداللہ بن ابی اسود سے اُنہون نے ابن مہدی سے کہا کہ سنا مین نے سفیان سے کہتے تھے کہ شعبہ امیرالمؤمنین ہین حدیث مین **روایت** کی ہمسے ابوبکر نے اُنہون نے علی بن عبداللہ سے اُنہون نے کہا سنا مین نے یحیے بن سعید سے کہتے تھے کوئی زیادہ پیارا نہین مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک اُنکے برابر کوئی نہین اور جب سفیان اُنکا خلاف کرتے ہین تو مین سفیان کے قول پر اعتماد کرتا ہون اور کہا مین نے یحیے سے کون ان دونونمین طویل حدیث کو خوب یاد رکھنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو اُنہون نے کہا شعبہ زیادہ قوی تھے اسمارہ مین اور کہا یحیی بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تھے احوال رجال سے اور خوب جانتے تھے کہ یہ فلان سے مروی ہے اور اُسنے فلان سے روایت کیے ہے اور سفیان صاحب ابواب تھے **روایت** کی ہمسے ابوعمار حسین بن حریث نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہتے تھے کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھسے زیادہ حافظہ رکھتے ہین اور جب مین نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو اُنہون نے ویسی ہے بیان کی جیسے اُنکے شیخ نے مجھسے بیان کی تھی اور سنا مین نے اسحق بن موسے انصاری سے کہا سنا مین نے معن بن عیسے سے کہتے تھے مالک بن انس تشدد رکھتے تھے یعنی احتیاط کرتے تھے اور تے کی اور مانند اسکے یعنی اتنی بھی تحقیقات چھوڑتے نہ تھے **روایت** کی ہمسے ابوعمر نے اُنہون نے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تھی مدینہ کے کہا کہ گذری مالک بن انس ابی حازم پر اور وہ بیٹھی حدیث بیان کر رہے تھی پس نہ ٹھہرے امام مالک اور چلے گئے لوگون نے اسکا سبب پوچھا تو کہا وہان بیٹھنے کی جگہہ نہ تھی اور مکروہ جانا مین نے کہ یومین حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھے کھڑے **متبرجم** اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے آداب محدث کیطرف جو اُسکو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہین اُنمین سے ہے بیٹھکر سماع کرنا حدیث کا اسلئے کہ کھڑے ہونمین بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرت کامل سماع پر نہین ہوتے اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اُسکی طلب مین اسلئے کہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کسی ایسے علم کو سیکھے کہ جس سے طلب کیجاتی ہے رضامندی اللہ کی اور نہ سیکھے اُسکو مگر اسلئے کہ پاوے کوئی چیز دنیا کی نہ پاویگا وہ ہرگز بوجنت کی اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کے یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن بجید سے کہ اُنہون نے پوچھا ابوجعفر بن حمدان سے کہ مین کس نیت سے حدیث لکھون اُنہون نے کہا تم جانتے نہین کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اُترتی ہے اُنہون نے کہا ہان ابوجعفر نے کہا پھر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تو سردار ہین سب نیکون کے اور ضرور ہے طلب توفیق اور تسدید اور تیسیر کے اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل سجیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اُسکے تحصیل مین اور غنیمت جاننا اُسکے امکان کو چنانچہ ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حریص رہ اُسکے طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنی ارجح شیوخ بلد سے اسناداً اور علماً اور شہرۃ اور دیناً اور جب اُنسے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہہ اسانید عالیہ طلب کرے اور لقا و حفاظ اور اُنکے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کے رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کی لئے مشہور ہے اور حضرت موسی علیہ السلام کے رحلت حضرت خضر کے طلب مین حصول علم کے لئی قرآنمین مذکور ہے ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالی دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کی سفر سے اور نہایت حرص علم کے باعث ہوا اُسکو تساہل کے تحمل حدیث مین کہ متروک ہو جاوین اُس سے بعض شروط تحمل کے اور یہ بھی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کے جو سنی اُسپر کچھہ عمل ہے کرے کہ یہ زکوۃ ہے اُن حدیثونکی اور سبب ہے اُنکے یاد رہنے کا بشر حافی نے کہا ہے کہ ای اصحاب حدیث ادا کرو زکوۃ حدیث کی عمل کرد دوسو حدیث مین سے پانچ حدیث پر یعنے جیسے دوسو درہم مین پانچ درہم زکوۃ واجب ہوتی ہے ایسی ہے دوسو حدیثون سے پانچ پر تو عمل کرد اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا نہ لکھے مین نے کوئی حدیث کہ عمل نکیا مین نے اُسپر یہانتک کہ پہونچا مجھکو کہ حجامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ابوطیبہ نے اور عنایت کیا آپنے اُنکو ایک دینار سو مین نے بھی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد پچھنے لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیث کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنی اسلئے کہ سمین اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اُس سے منتفع ہونیکا چنانچہ معمر سے

ذکر آداب تحدیث و بیان اس بات کا کہ مستحب ہے محدث کو کہ بیان کرے حدیث کو اپنے وطن مین اور جہان کہ ہو اُسکے اہل و عیال اور اُسکے ہمسایہ اور جہان کہ ہو اُسکی عبادت گاہ اور جہان کہ ہو اُسکی مسجد اور جہان کہ ہو اُسکی مجلس اور جہان کہ ہو اُسکی دکان اور جہان کہ ہو اُسکی کھیتی اور جہان کہ ہو اُسکی زراعت اور جہان کہ ہو اُسکی تجارت اور جہان کہ ہو اُسکی صنعت اور جہان کہ ہو اُسکی کارخانہ اور جہان کہ ہو اُسکی کتابت اور جہان کہ ہو اُسکی تصنیف اور جہان کہ ہو اُسکی تالیف اور جہان کہ ہو اُسکی ترجمہ اور جہان کہ ہو اُسکی تدریس اور جہان کہ ہو اُسکی افتا اور جہان کہ ہو اُسکی وعظ اور جہان کہ ہو اُسکی نصیحت اور جہان کہ ہو اُسکی شمائل و فضائل کے اور جہان کہ ہو اُسکی وظیفہ کرتے ہین محدثون پر اور جہان کہ ہو اُسکی غلطیہ اور جہان کہ ہو اُسکی مولد اور جہان کہ ہو اُسکی وفات اور جہان کہ ہو اُسکی مجمعہ اور جہان کہ ہو اُسکی طواف اور جہان کہ ہو اُسکی صوم اور جہان کہ ہو اُسکی عبادت اور جہان کہ ہو اُسکی نام و کلام اور جہان کہ ہو اُسکی بڑھنا اور جہان کہ ہو اُسکی عبادات خاص اللہ کے اور جہان کہ ہو اُسکی عبادات عام اللہ کے

مذکور ہے کہ ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے رہتے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہمنے یحییٰ بن معین سے بڑھکر کسیکو نہیں دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کے اور حدیث میں ہے
تواضعوا لمن تتعلمون منہ رواہ البیہقی مرفوعاً من حدیث ابی ہریرۃ وضعفہ قال الصحیح وقفہ علی عمر اور اعتقاد کرے بحالت شیخ کا اور اسکے رجحان کا غیر سوا اور طالب رہے
اسکی رضا کی اور زیادہ طلب کرے اس سے کہ تھکاوے اسکو بلکہ قناعت کرے اس پر تھوڑا روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو نصیحت کرے
کہ خیر خواہی اور بذل نصح کرے اسکے واسطے اور جب فارغ ہو جاوے تعلیم اسکا اسکے روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنی سے اہل کی طرف ہدایت کرے تاکہ علم طلبکا
کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہو اسکو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس شخص کے جو اوون ہو اسنے اور سن وغیرہ میں اسلئے کہ
مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا متکبر اور نہ سیکھتا شیخ پر اور اعتنا کرے مہم و ضروری کی ساتھ اور فخر و غرور نکرے استکثار پر اور رکھے اور سماع کرے
کتاب و خبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نکرے فاضتہ فی التدریب انتہی ماقال المترجم قال المولف روایت کی ہمسے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ
سے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کے روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو روایت کرے سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ نے
قوم میں کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالک بن انس سے اور مالک امام ہے حدیث میں سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے ہے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے
نہیں دیکھا میں نے کسیکو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسیسے پوچھا احمد بن حنبل سے وکیع اور عبد الرحمن بن مہدی کو تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع اکثر ہیں قلب
میں اور عبد الرحمن امام ہیں سنا میں نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی البصری سے کہتے تھے سنا میں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کہا سکتا
ہوں رکن اور مقام کے بیچ میں کہ کسیکو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبد الرحمن بن مہدی سے کہا ابو عاصم نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہی اور
بیان کیا ہمنے کچھ تھوڑا سا اسمیں سے بطور اختصار کے تاکہ استدلال کیا جاوے اس سے منازل علما اور تفاضل فضلا پر کہ بعض انمیں بعض سے افضل تھے حفظ و اتقان میں
اور جنمیں کلام کیا ہے علما نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے متبحر ہم غرض کہ یہانتک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف انکا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اسکے
سوا اور سبب سے اور اسکو اصطلاح محدثین میں جرح و تعدیل کہتے ہیں اور بتفصیل اسکے اور کتب مطولہ میں اس فن کے موجود ہے اور وہ جزء عظیم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے
اسی سے حال قوت و ضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا انتہی ماقال المترجم کہا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اور
قرارت عالم کے سامنے جب اسکو حفظ موجو چیز کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہو تو اسکے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنے جسکے نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزد کیا اہل حدیث کے
چنانچہ روایت کی ہمسے حسین بن مہدی البصری نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑھا میں نے عطاء بن ابی رباح کے آگے اور اسنے کہا کہ میں اسکو
کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کے ہمسے اسکے عطاء بن ابی رباح نے اور روایت کی ہمسے سوید بن نصر نے اسنے علی بن حسین نے اسنے ابی عاصم نے
انہوں نے یزید نحوی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لیکر انکی کتابوں میں سوا ابن عباس پڑھنے لگے انپر بتقدیم و تاخیر
اور کہا انہوں نے کہ میں تو بھائی اس مصیبت سے عاجز آگیا سو تم لوگ میرے آگے پڑھو کہ میرا اقرار ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے اور روایت کی ہمسے سوید نے انہوں نے
علی بن حسین بن واقد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب کسی آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھسے روایت کر اسکو تو اسی جائز ہے
کہ اس سے روایت کرے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث کو تو کہا انہوں نے تم پڑھ جاؤ اس حدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑھ
میرے آگے تو انہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑھنا روا نہیں رکھتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسکو روا رکھتے تھے روایت کی ہمسے احمد بن حسن نے اسنے یحییٰ بن
سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبد اللہ بن وہب نے جس روایت میں حدثنا کہوں اسکو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنا ہے اور جسمیں حدثنی کہوں اسکو جان لو کہ میں نے
اکیلے سنی ہے اور جسمیں میں اخبرنا کہوں اسکو جان لو کہ استاذ پر پڑھی گئی ہے اور میں بھی حاضر تھا اور جسمیں اخبرنی کہوں اسی جان لو کہ میں نے اکیلے استاذ کے آگے پڑھی ہے اور سنا
میں نے ابا موسیٰ محمد بن مثنی سے کہتے تھے سنا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے کہا ابو عیسیٰ رحمانی کہ ہم اہل مصیبت یحییٰ کے پاس تھے کہ انکے
آگے پڑھی گئیں بعض حدیثیں انکی سو میں نے اسنے پوچھا کہ ہم کیونکر اسکو روایت کریں انہوں نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ہمسے ابو مصعب نے کہا ابو عیسیٰ نے اور جائز
رکھا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسیکو کہ روایت کرے اسکی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اسکی طرف سے روایت

کرے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنسے رکیع نے اُنسے عمران بن حدیر نے اُنسی ابی مجاز نے اُنسے بشیر بن نہیک نے کہا اُنہوں نے کہ لکھی میں نے ایک کتاب میں روایتیں ابوہریرہ کے اور کہا میں نے اُنسے کہ روایت کرو مجھ سے اسی آپ سے اُنہوں نے کہا کہ ہاں روایت کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے اُنسی محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا کہ ابکیر نے کہا حسن سے میرے نزدیک آپکی چند حدیثیں ہیں میں اُنکو روایت کرون اُنہوں نے فرمایا کہ ہاں کہا ابو عیسٰے نے اور محمد بن حسن معروف بمحبوب بن الحسن ہیں اور روایت کی ہے اُنسے کئی ایسے نے روایت کی ہمسے جارود بن معاذ نے اُنہوں نے اُنس سے اُنہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے کہا عبیداللہ نے کہ آیا میں زہیر کے پاس ایک کتاب لیکر اور میں نے کہا یہ آپکی حدیثیں ہیں اُنہی میں آپسے روایت کرون اُنہوں نے کہا ہاں روایت کی ہمسے ابوبکر نے اُنہوں نے عبداللہ سے اُنہوں نے یحیٰے سے جو بیٹے ہیں سعید کے کہا کہ آگے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لیکر اور کہا کہ آپکی حدیثیں ہیں میں آپسی اُسکو روایت کرون اُنہوں نے کہا کہ ہاں کہا یحیٰے نے کہ میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کونسا امر بہتر ہے یعنے قرأت یا اجازت اور کہا علے نے کہ پوچھا میں نے یحیٰی بن سعید سے ابن جریج کی حدیثوں کو جو وہ عطار خراسانی سی روایت کرتے ہیں کہا کہ ضعیف ہیں میں نے کہا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ خبر دی مجھکو عطا نے اُنہوں نے کہا انکا اخبرنی کہنا کچھ نہیں اسلئے کہ عطا نے اُنکو فقط کتاب دیدی تھی **مترجم** یہاں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کئے اور اُنمیں سی کئی طرق ذکر کئے اول یہہ کہ شاگرد کتاب لیکر پڑہے اور استاذ سُنے حفظ سی یا اصل دیکھتا جاوے ثانی یہ کہ استاذ کسیکو کتاب دیدے اور کہے کہ مجھسے روایت کرو اور یہ میرے مرویات ہیں جیسے منصور بن معتمر نے کہا ثالث یہ کہ اجازت دی کوئی اُستاذ کہ ہمارے مرویات کو تو روایت کر رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لاوے اور کہے کہ یہہ تمہاری حدیثیں ہیں اور شیخ اُنکی روایت کی اجازت دی خامس یہ کہ کتاب نہ لاوے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثیں آپکی میرے پاس ہیں اور شیخ اُنکی روایت کی اجازت دی **ابسنو** کہ صورت اول کو محدثین عرض کہتے ہیں اسلئے کہ قاری اپنیکو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑہے یا اور کوئی شاگرد پڑہے شیخ پر اور تو یہی سُنتا ہو عرض قایل ہوئے ہیں جواز و صحت عرض کے اصحاب میں سے انس اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور تابعین سے ابن مسیب اور ابوسلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز اور عطار اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ایسے سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابوعبید اور بخاری اور اُنکے سوا اور بہت سی محدثین محققین اور اسمیں اختلاف ہے علما کا کہ عرض اُسکی برابر ہے جسکا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا مرجوح سو اول یعنے مساوات مروی ہے مالک سے اور اُنکے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اسکو رامہرمزی نے علی بن ابیطالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی کا قول ہے کہ قرأت علم پر بمنزلہ سیل کے ہے اُس سے اور ابن عباس کا کہ پڑہو تم مجھپر کہ تمہارا پڑہنا میرے آگے ایسا ہی جیسا میرا پڑہنا تمہارے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابوبکر الصیرفی عن الشافعی اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سی مروی ہے ابوحنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام مالک سی روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب ثالث یعنے راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے جمہور اہل مشرق سے اور قریب میں اسکو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جسمیں اُستاذ کتاب دیدے محدثین مناولہ کہتے ہیں اور اصل اسمیں روایت بخاری جسکو تعلیقاً کتاب العلم میں ابولیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دیدیا اور کہا کہ فلان مقام پر پہونچکر اسکی لوگونکو اطلاع دینا الحدیث اور مناولہ دو قسم ہے ایک مقرون باجازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اسکی کئی صورتیں ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور باقی تین صورتیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت کے لکھی ہیں اور اجازت کی نو صورتیں ہیں کہ بیان کیں ہیں ہمنے بعض اُنمیں سے ارشاد اہل التوحید میں جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا من شاء فلیرجع الیہ کہا ابو عیسٰے نے اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور ضعیف کہا ہے اسکو کئی لوگوں نے چنانچہ روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے بقیہ بن ولید سے اُنہوں نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو زہری نے کہا اللہ کے مار تجھپر ای ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثیں لاتا ہے ہمارے پاس جسکی مہار اور لگام نہیں ہوتی یعنے سند معتمد علیہ نہیں ہوتے اور روایت کی ہمسے ابوبکر نے اُنہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ کہا یحیٰے بن سعید نے مرسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچھی ہیں عطار بن ابی رباح کی مرسلات سے اسلئے کہ عطار ہر قسم کی حدیثوں کو مرسلا روایت کرتے تھے اور کہا علی نے کہا یحیٰی نے مرسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں عطار کے مرسلات سے اور کہا علی نے کہا میں نے یحیٰی سے مرسلات مجاہد کے تمہارے نزدیک بہتر ہیں

یا طاؤس کے انہوں نے کہا بہت قریب ہیں دونوں کہا علی نی اور سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے مرسلات ابی اسحاق کی نزدیک میرے لاشی مضمر ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور عمر اور تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کے اور مرسلات ابن عیینہ کے مثل ہوا کہیں یعنے غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کے اور سفیان بن سعید مرسلات ایسی ہیں اور کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مالک کے انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحییٰ نی لوگوں میں کسیکی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے **روایت** کی ہمسے سوار بن عبداللہ العنبری نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یحییٰ بن سعید کو کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پائی ہمنے اسکی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے **کہا ابو عیسیٰ نے** اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف سلئی ضعیف کہا ہے کہ احتمال ہے اسمیں کہ ارسلہ ثقات نی اسکو عن سے لیا ہو اسلئے کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر اُنسے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہمسے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبدالعزیز عطار سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہمنے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** اور مروی ہے شعبی سے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے حارث اعور نے اور وہ کذاب تھا یعنے رافضی **متروک** معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جسنے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا قدر کی طرف اور خبیث رئیس تھا قدریہ کا جو مجوس ہیں اس امت کے انتہے **کہا مؤلف نی** اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبدالرحمن بن مہدی کہتے تھے کہ تم تعجب نہیں کرتے سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اُس قول کے جو اُس سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سی زیادہ میں یعنے ہزار حدیث سی زیادہ جو اُن سے مروی تھے چھوڑ دی اور پھر اُن سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبدالرحمن بن مہدی نی حدیث جابر جعفی کے اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے **متروک** مرسل وہ حدیث ہی جسمیں تابعی کہے قال رسول اللہ اور حضرت کی اور اُسکے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنے صحابی اور بعضوں نے کہا جسمیں دو راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہیں اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں میں کے جماہیر محدثین کے نزدیک اور اکثر فقہا اور اصولیوں کے نزدیک اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسیل مراد ہیں جو قرون ثلثہ مشہود بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اسلئے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے اوسطائی کذب کے اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسیکا انکار اسپر مذکور نہیں اور نہ کسی نے اسپر انکار کیا ہے دوسری مدی تک **قال المؤلف** **روایت** کی ہمسے ابو عبید بن ابی السفر الکوفی نے اُنسے سید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کر مجھسے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعود سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تمسے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود اُنسے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور اُنکی درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اُنکی ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ ہی کہ انہوں نے ضعیف کہا ابو الزبیر مکی کو اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دی اُنسے روایت لینا پھر لے لی روایت شعبہ نے اُن لوگوں سے کہ جو حفظ و عدالت میں اُنسے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبیداللہ العرزمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں **روایت** کی ہمسے محمد بن عمرو بن بہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیتی ہو تم روایت عبدالملک بن ابی سلیمان کی اور لیتی ہو روایت محمد بن عبیداللہ العرزمی سے انہوں نے کہا ہاں کہا **ابو عیسیٰ نے** اور شعبہ روایت کرتے تھے عبدالملک بن ابی سلیمان سے پھر چھوڑ دیا انکو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا انہوں نے اسلئے کہ منفرد ہوئے وہاں حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبدالملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے آدمی نی شفعہ کا مستحق ہے کہ اُسکا انتظار کیا جاوے اگرچہ غایب ہو جبکہ راہ اُن دونوں کی ایک ہو اور ثابت کہا ہی نا کوئی امام نے اور روایت کی ہی ابی الزبیر اور عبدالملک نے بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلے سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابر بن عبداللہ کے پاس سے مذاکرہ کرتے تھے آپسمیں اُنکی حدیثوں کا اور ابو الزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والی تھے حدیث کو **روایت** کی ہمسے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نی انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابو الزبیر نے عطاء مجھسے آگی کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس تاکہ یاد رکھوں میں اُنکے لئے حدیث کو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھسے ابو الزبیر نے اور ابو الزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی ہتھی بند کی **کہا ابو عیسیٰ** نے مراد اُس سے یہ تھے کہ وہ اتقان و حفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان میزان ہے علم کے اور **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبیداللہ سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک کر دیا انکو شعبہ نے اس

حدیث کے سبب سے کہ روایت کی اُنہون نے صدقہ کے باہمین یعنے حدیث عبداللہ بن مسعود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوال کرے لوگون سے اور اُسکے پاس اتنا ہی کہ کام نکل جاوے تو قیامت کے دن آویگا کہ مونہہ اُسکا چھلا ہوا ہوگا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہی اور اُسکو سوال کی حاجت نہین ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اُسکی قیمت کا سونا انتہی کہا علے نی کہا یحییٰ نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نی کہا علی نے کہ یحییٰ نے کہ حدیث مین کچھہ مناقشہ نہ دیکھتے تھے **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہون نے یحییٰ بن آدم سے اُنہون نے سفیان ثوری سے اُنہون نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحییٰ بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق ہین شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اسکو روایت کرتا تو کہا اُنسے سفیان نے کیا شعبہ اُسے روایت نہین کرتے اُنہون نے کہا ہان کہا سفیان نے سنا مین نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے اسکو محمد بن عبدالرحمن بن یزیدی کہا **ابو عیسٰے** نی اور جس حدیث کو ہمنے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہی کہ اُسکی اسناد مین کوئی متہم بکذب نہو اور حدیث شاذ بھی نہو اور مروی ہو اور سندسی بھی مثل اُسکے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو کہی ہمنے اِسمین حدیث غریب ہے تو جاننا چاہیے کہ محدثین حدیث کو غریب جانتے ہین کئی وجہ سے اور بہت سی حدیثین جو غریب ہوتی ہین اسلئے کہ مروی نہین ہوتین مگر ایک سندسی جیسے حدیث حماد بن سلمہ کے جو مروی ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا ذبح نہین ہوا ہے مگر حلق اور لبہ مین سو فرمایا آپنے اگر تو بھونک دے اُسکی رانمین تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اُسکے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنی مین اور ابی العشراء کی کوئی حدیث معلوم نہین ہوتے سوا اِسکے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علما کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کے روایت سی کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر اُنہین کے روایت سے یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ امامونمین سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہین ہوتے وہ مگر اُسکی روایت سے پھر اُس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہین اور وہ مشہور ہو جاتی ہے جیسے روایت عبداللہ بن دینار کے کہ روایت کی اُنہون نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سی ولاء کے اور اُسکی ہبہ سے اور نہین معلوم ہوتے یہ مگر عبداللہ بن دینار کے روایت سے اگرچہ اُنسے بہت لوگون نے روایت کی ہے جیسے عبیداللہ بن عمر اور شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے اور اُنکے سوا اور کئی امامون نے اور روایت کی یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اُنہون نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے سو وہم کیا اُسمین یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہے روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبدالعزیز بن عبداللہ نے عبیداللہ بن عمر سے اُنہون نے عبداللہ بن دینار سے اُنہون نے ابن عمر سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک مین آرزو رکھتا ہون کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو مین کھڑا ہو کر اُسکے سر مین بوسہ لون کہا **ابو عیسٰی** نی اور اکثر حدیثین اسلئے غریب سمجھی جاتی ہین کہ اُنمین کچھہ زیادت ہوتی ہے یعنے ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہین اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جسکے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنے اُسوقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے کہا اُنہون نے کہ مقرر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانون سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث مین لفظ من المسلمین کا یعنے جو مسلمانون سے ہو اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبیداللہ بن عمر اور کئے امامون نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے اور نہین ذکر کیا اُسمین لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضون نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہین اُنکے حافظہ پر اعتماد نہین کیا جاتا اور تمسک کیا ہے کئی امامون نے مالک کے حدیث سی اور احتجاج کیا ہے اُس سے اُنہین مین ہین امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونون نے کہا جب کسی پاس غلام ایسے ہون جو مسلمان نہین تو اُنکیطرف سے صدقہ فطر نہ دے اور استدلال کیا اُنہون نے امام مالک کے اِسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کیطرف سے ہو جسکے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثین ایسی ہین کہ کئی سندون سے مروی ہوئین اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہین جیسے کہ یہ روایت **روایت** کی ہمسے ابوبکر بن ابی اور ابو ہشام اور ابو السائب اور حسین بن اسود نے چارون نے کہا روایت کی ہمسے ابو اسامہ نے اُنہون نے بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُنہون نے اپنے دادا ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسیٰ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کافر کہا ہے سات آسمانمین اور مومن کہا ہے ایک آسمان مین یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے مروی ہے اور صرف ابی موسیٰ کے روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا مین نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو اُنہون نے کہا وہ روایت ہے ابوبکر بن ابی اسامہ سے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے

حال اسکا تو اُنہون نے بھی یہی کہا کہ یہ حدیث ابوبکر کے جو مروی ہے ابی اسامہ سی اور نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی بکر کے روایت سے سو مین نے کہا مجھے کئی شخصون نے روایت کے ابی کہ سب ابو اسامہ سی راوی ہین سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ مین نہین جانتا کسیکو کہ روایت کے ہو سوا ابی بکر کے اور کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ مین گمان کرتا ہون کہ ابوبکر نے یہ حدیث ابو اسامہ سے مذاکرہ مین لیے بغیر روایت دینے کے اور کسی بحث مین سنے ۔ یہہ بھی روایت ہے کہ روایت کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگون نے شبابہ بن سوار سے اُنہون نے شعبہ سی اُنہون نے بکیر بن عطار سے اُنہون نے عبدالرحمن بن نُعیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دُبّا اور مُزفّت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کیطرف سے اسلئے کہ ہم کسیکو نہین جانتے کہ شعبہ سی لیسی روایت کرتا ہو سوا شبابہ کے اور مروی ہوئی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے کہ آپ نے منع فرمایا بنیذ بنانے سے دُبّا اور مُزفّت مین اور حدیث شبابہ کے اسی لئی غریب سمجھی جاتی ہے کہ اکیلے اُنہون نے روایت کیے ہے شعبہ سے اور روایت کیے شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سی بکیر بن عطاسی اُنہون نے عبدالرحمن بن یعمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفہ یعنے حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سی روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے معاذ بن ہشام سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے یحیٰی بن ابی کثیر سے کہا یحیٰی نے کہ اُنہون نے سنا ابوہریرہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ساتھ جاوے جنازہ کے اور نماز پڑھے اُسپر اُسکو ایک قیراط ہے یعنے ثواب ہے اور جو اُسکے ساتھ رہے یہانتک کہ فراغت کیجاوے اُسکی کام سے سو اُسکو دو قیراط ہین لوگون نے عرض کیے یارسول اللہ دو قیراط کتنے ہین آپ نے فرمایا چھوٹا اُنمین کا مثل اُحد کے ہے روایت کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے اُنہون نے مروان بن محمد اُنہون نے معاویہ بن سلام سے اُنہون نے یحیٰی بن ابی کثیر سی اُنہون نے ابوسلمہ سے کہ سنا اُنہون نے ابوہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھ جاوے جنازہ کے اُسکو ایک قیراط ہے پھر ذکر کرے حدیث مانند اُسکے معنون مین کہا عبداللہ نے اور خبر دی ہمکو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحیٰی نے روایت کیے مجھسے ابوسعید مولی المہری نے حمزہ سی جو بیٹے ہین سفینہ کے اُنہون نے سائب سے کہ سنا اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے کہا مین نے ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ تمہاری وہ کونسی حدیث ہی جسکو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تمنے باسناد سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہے سو اُنہون نے یہی حدیث مجھسے بیان کی اور سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندون سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کے راہ سے یعنے سائب کے روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین روایت کی ہمسے ابوحفص عمرو بن علی نے اُنہون نے یحیٰی بن سعید قطان سے اُنہون نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سی کہا اُنہون نے سنا مین نے انس بن مالک سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یارسول اللہ مین اونٹ کا لیو باندھکر اللہ پر بھروسا کرون یا بے زانو باندھے بھروسا کرون فرمایا آپ نے زانو باندھ اُسکا اور بھروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحیٰی بن سعید نے یہ حدیث منکر ہے ہمارے نزدیک کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو انس بن مالک کے روایت سے مگر اسی اسناد سی اور مروی ہوئی عمرو بن اُمیہ ضمری سی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ہمنے اس کتاب مین رعایت اختصار کی رکھے اسلئے کہ امید ہے ہم اس سے نفع کے اور مانگتے ہین ہم اللہ سے کہ نفع دے اسکے مضمون سے اور اُسکو ہماری نجات و فلاح کی حجت ٹھہرادی اپنے رحمت سے اور اُسکو وبال نہ ٹھہرادے ہمارے اوپر اپنے رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اُسنے انعام و افضال کیے اور صلوۃ و سلام ہو جیو اُسکا سید المرسلین امتی پر اور اُنکے اصحاب و آل پر اور کافی ہے ہمکو اللہ اور کیا اچھا کام بنانیوالا ہے اور نہین طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنیکی مگر اللہ کیطرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اُسکو تعریف ہے پوری اور نبی اور اُنکے آل اصحاب پر افضل صلوۃ اور از کی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانونکا

(اس کتاب کی رجسٹری حسب ضابطہ ہوگئی ہر کوئی چھاپ نہین سکتا)

بمطبع مرتضوی دہلی واقع کوچہ چیلان باہتمام حافظ عزیز الدین مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحت نامہ جلد ثانی جائزۃ الشعوذی ترجمۂ ترمذی زبان اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ا	۲۰	مر	مروی
۲	۳	بلید	عبید
″	۱۷	درندے سے	درندی کو
″	″	مجتمہ سے	مجتمہ کو
″	۱۸	گدہون سے	گدہون کو
″	″	چیز پہاڑ	چیر پہاڑ
″	۲۰	سیاریہ	ساریہ
″	۲۸	المکاب	المکلب
۳	۱	سو	سوا
″	۶	غیر محدد	غیر محدود
″	۱۹	زہر	زہری
″	۲۹	تہاریکی	تہاری
۴	۳۰	اوخمرو	وخمرو
۵	۱۸	کوڑی	کوڑہی
۹	۱۶	بلحم	بلحمہ
″	۱۷	الزراع	الزراع
″	۱۸	بن حیان	بن حبان
۱۲	۱۹	الرجان	ابوحیان
۱۴	۴	خریر	حریر
″	۱۳	ابی البزری	ابی البزری
۲۰	۱۹	ہین	ہے
۲۲	۹	قرائب	قرابت
۲۳	۲۷	اللہ	اللہ اور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۳	مصرف	مصرف
″	۱۴	مضرف	مصرف
″	۵	اومدے	اور ہے
۳۱	۲۹	سید	سعید
۳۲	۰	ثور بن یزید مدنی	ثور بن زید مدنی
″	۳	یکتب	یکتب
″	۱۱	یکتب	یکتب
۳۴	۳۳	باطل	باطل پر
۳۶	۲۷	زاز	زاد
۳۷	۶	او	اور
″	۱۲	یر	پر
۴۲	۱۱	خبیہ	حبیہ
″	۲۷	ام مندر	ام منذر
۴۶	۱۲	جھنکارا	چھنکارا
۴۹	۱۴	نظر مین	نظر کے
″	۲۴	پہونچتا	پونہچا
۵۱	۵	غیرسی	عنبر
″	۲۶	کہاہی کہ کہاۃ	کہا کہ کہاۃ
۵۳	۲۵	اعادنا	اعاذنا
۵۵	۲۲	غسل	غسل
۵۶	۹	دسلم	وسلم کے
۶۰	۲۰	فاقفت	فافقت
۶۴	۸	سے جدہ	جدہ سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۶	روکنا	رد کرنا
۷۰	۱	کیطرف	طرف
″	۱	اوردارث	وارث
۷۰	۱۶	ال	مال
″	۲۳	فانَ	فانَ
۷۲	۱۴	الجراجات	الجراحات
″	۱۸	جسنے	جسے
۷۵	۱	عقوبت زجر	عقوبت و زجر و
۷۸	۲۳	زمین	زمین مین
۷۹	۲	وایت	روایت
۸۱	۶	سونا	سونے
۸۲	۵	فقَ	فمَن
۸۴	۲۷	معروف کر	معروف کرو
۸۵	۲	لوگو نہین سے	لوگو نہین سے یا ہم مین سے آپنی فرمایا پچاس آدمیونکا تم مین سے
۸۶	۵	اسفلها	اسفلها یصعدون
″	۶	اسفلها یصعدون	اسفلها
۸۷	۲۰	اخذ	اخذ
″	″	یخن فونہ	یخنق فونہ
۹۰	۱۲	رات اپنی	رات
″	۲۷	گناہون کے	گناہونکی طرف
۹۱	۱۰	رنگ مین	رنگ اسمین

3364

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
91	۱۸	باز نکلیگا	نار نکلیگا
〃	۲۲	نکم	حکم
۹۳	۷	برید	بربر
〃	۱۱	فرد یتا ہے	فرما دیتا ہے
〃	۲۷	امام	ایاج
۹۴	۱۳	نقص	نقض
۹۵	۱۷	کفر و شرک	کفر شرک
〃	۲۷	تلقو فی	تلقوفی
۹۷	۱۱	غصب	غضب
〃	۱۷	کے دادا	بہر کے دادا
۱۰۰	۸	اسی لئے	اسی کے لئے
۱۰۱	۱۹	ترک کرو ترک کرو	ترک کرو ترک کو
〃	۲۷	عتق	عنق
〃	۲۸	ربجاز	نار حجاز
۱۰۳	۷	معر	مغر
〃	۹	حجم	حجج
〃	۱۲	صحیح	صحیح ہے
〃	۱۷	بیجنہ پرست	پنجہ پرست
۱۰۹	۴	کرہان	کوہان
۱۱۳	۹	کہا تہے	کہاتے تہے
〃	۲۷	مان باپ	باپ
۱۱۴	۲۴	برائی اس چیز کے	برائی سی اسچیز کے
۱۱۷	۲۰	تر کہی جاوے	نرکہی جاوے
۱۱۸	۲۰	قاتلان عثمان کے	قاتلان عثمان کو
〃	〃	لشکر دمین	لشکرون مین
۱۲۲	۸	قبض	قیض

سطر	صفحہ	غلط	صحیح
۲۹	۱۲۰	زادہ	زیادہ
۸	۱۲۱	موقت	معرفت
۲۰	〃	منکرا	منکر کا
۲۱	〃	مسجدون	مسجدون کو
۲۳	〃	عورتونکا سیات	عورتون کا سیات
〃	〃	جاریات کا سر	جاریات کا کہ سر
۲۶	〃	میزون	منبرون
۳	۱۲۲	حکم بجا جاوے	حکم بیجا جاوے
۶	〃	اور کون	اور رکون
۲۱	〃	تجسیر یای تجسیر	بتجسیر یا بی تجسیر
۲۳	〃	یقظہ مین اور ادراکات	یقظہ مین ادراکات
۶	۱۲۳	غمگین کرتا ہے	غمگین کرنا ہے
۱۳	〃	چہوٹا ہوتا ہے	چہوٹا ہوتا ہے
۱۴	〃	یعنے خواب اسکا الخ	+
۶	۱۲۴	اسباتکی اسکی	اسکی اثبات کی
۰	〃	دلالت	ولایت
۱۰	〃	اشارہ	اشارہ ہے
۶	〃	عالم ملکوت	عالم ملکوت کا
۲۶	〃	چہوٹ	جہوٹ
۳	〃	موافق اسکی ہجرت	موفق ہجرت
۱۵	۱۲۶	اور یہ مرد پر ایسا ہے جیسے کسیکی سر پر چڑہا ہے	اور یہ گویا چڑیا کے پیر پر ہے
۱۸۰	〃	اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے	اور وہ گویا پرندہ کے پیر پر ہے
۲۰	〃	خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے	خواب پرندہ کے پیر پر ہے

سطر	صفحہ	غلط	صحیح
۲۹	۱۲۷	پس تقوی کو	پس تقوی کرنا
۱۲	۱۲۸	حال ورتہ	حال ورتہ
۱۷	〃	نکالیگی	نکالیگی
۲۶	۱۲۹	بچنا ہے	بچنا ہے
۵	۱۳۱	تعالی	تعالی کا
〃	〃	تعالی	تعالی کا
۱۵	〃	وغیرہ ذالک	وغیرہ ذلک
۳	۱۳۲	مشروط شرطین	شرطین
۱	۱۳۴	ماخود	ماخوذ
۲۶	〃	کرتا	کرنا
۲۷	〃	قیامت کے	قیامت کا
۱۳	۱۳۶	جریفا	حریفا
۱۶	〃	فرماتے تہے کہ	فرماتے تہے
〃	۱۳۷	رہ	وہ
۱۸	〃	لذیذ	لذیذ
۲۱	〃	بقای	بقای
۶	۱۳۸	زیاضت	ریاضت
۲۵	〃	بات یہ	بات
۲۹	〃	اللہ تعالے	اللہ تعالے کا
۲۸	۱۴۰	بچہوڑا	بچوڑا
۱۲	۱۴۱	بڑ جانا	بڑہ جانا
۲۱	〃	چشم کور دنیادار	ایکہ چشم کور دنیادار
۲۲	〃	اب	عرب
۲۵	۱۴۲	زمانہ مبارک	زمانہ مبارک مین
۱۷	۱۴۶	وھذا	وھذا
۱۸	〃	صل	صل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۱	۱۲	حدثتنی	حدثانی
۱۵۲	۱۸	دنیا مین مین	دنیا مین
۱۵۴	۱۳	یظلمھم	یظلامھم
۱۵۵	۱۳	اُسکا بلا	اُسکی بلا
″	۲۱	گنا	گناہ
۱۵۶	۴	اَخذات	اَخذت
۱۵۸	۱۶	کولدینا	کہولدینا
۱۵۹	۱۰	اں	اس
۱۶۰	۱۷	جایز ہوا یہ کہ ہوا	جائز ہوا یہ ہو
″	۲۷	یا اضافی	با اضافی
۱۶۱	۴	پڑہتے	بڑہتے
″	۱۶	مذکور	مذکور
۱۶۱	۶	متفر	تنفر
۱۶۲	۷	ابی ہریرہ سے	ابی ہریرہ
″	۱۴	خَطَّ	خَطَا
۱۶۵	۱	سوئین	سوءمین
″	۲۳	وسلم	وسلم نے
۱۷۷	۲۹	کسکو	کسیکو
۱۸۲	۲۵	لگواتے تہے	لگوائی تہی
۱۸۳	۶	وہ کپڑا سی رہے	اس کپڑا سیتی ہے
۱۸۷	۲۰	اشارہ کرنے سی	اشارہ کرنے سی ہے
۱۸۸	۱	صلوۃ کر	صلوۃ و
۱۸۹	۱۹	جان	جنان
″	۲۴	وَاُطلقھا	اَوَاُطلقھا
۱۸۹	۲۹	یاد کیا تمنے رسول	یاد کیا تمنے رسول
۱۹۰	۶	قالکھہ	فاکھۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۲	۲	بصدر یا نیت	بصدر یانیت
۱۹۸	۱۱	زمین لگی	زین لگی
″	۲۲	جنت کہ	جنت کو
۲۰۰	۵	اصحابے قتادہ	اصحاب قتادہ
″	۲۹	السوق	السوق یلقی
۲۰۱	۲۰	وغیرہ ذلک	وغیر ذلک
۲۰۴	۳	قالت قط	قالت قطِ قطِ
۲۰۵	۲	ناسی	نارسے
″	″	حروف	حروف
″	۲۷	انکا	اسکا
۲۰۶	۱۱	تلذذات	تلذذات
۲۰۷	۲۰	کلام لنکا جو لنکا	کلام اُنکا جو
۲۰۰	۱۰	داہنے ہاتہہ	داہنے ہاتہہ
۲۰۹	۲۳	اسی سے	اسی سے ہے
۲۱۱	۸	ڈالو توڑ	ڈالو توڑ
″	۱۵	عمودی	عمود
۲۱۲	۱۴	جو منبر ہمارے نماز کا	جو منبر بصرہ کا
″	۲۲	الربذہ	الربذۃ
″	″	وَالرَّبَذَۃُ	وَالرَّبَذَۃَ تو
۲۱۳	۱۷	نکلجاوین گے	نکلجاوینگے
۲۱۹	۳	ہوجاوین	ہوجاوینگے
۲۲۴	۲۶	سعر	سعیر
۲۲۵	۱	ان لا اقدر	ان لا اقدر
۲۲۷	۳	اقعال	افعال
۲۳۰	۱۲	بڑہے	بڑہتے
″	۱۳	آخرت کو	آخرت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۹	۲۰	شعبون ہے بیان	شعبون ہی کا بیان
۲۳۰	۸	غرض	عرض
۲۳۲	۶	وغیرہ ذلک	وغیر ذلک
۲۳۴	۱	لکہا ہے	لکہی ہے
۲۳۸	۸	سنت سے	سنت پر سے
″	۱۰	اصحاب النا امین	اصحاب النار مین
۲۴۰	۱۵	متروک الحدیث ہے	متروک الحدیث رہے
″	۲۶	فواللہ لنقرانہ	فواللہ لنقرانہ
۲۳۹	۲۸	ہم سے	ہم نے
۲۴۳	۱۴	منبہہ	منبہ
″	۲۰	منبہہ	منبہ
″	۲۱	منبہہ	منبہ
″	۲۱	سوار ہوکر	سوار ہو
۲۴۴	۶	بن عیسینہ	بن عیینہ نے
۲۴۶	۲۰	بن عیینہ	بن عیینہ
۲۵۲	۵	بندلانگا	بندلونگا
″	۱۴	آدمی جہانکا	آدمی نے جہانکا
۲۵۹	۲۱	کیطرف سے ہے	کیطرف سے ہے
۲۶۰	۱۶	رایت	روایت
۲۶۳	۱۹	منصرانہ	تبصرانہ
۲۶۲	۲۳	وغیرہ ذلک	وغیر ذلک
″	۲۸	حَفی	خَفِیَ
″	۲۹	ظاہر	ظاہر ہو
۲۶۶	۱۴	مہاجرین	مہاجرین
۲۶۷	۲۲	وسلم پاس	وسلم کے پاس
۲۶۸	۱	چلنے سے	چلنے کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۹	۸	آخرتین	آخرتین
〃	۲۵	اس سطر پر جو حاشیہ مرقوم ہے	لغو محض ہے
۲۷۰	۱۸	رہ کہ	رہ کر
۲۷۱	۲۳	نام رہے	نام ہے
۲۷۲	۸	ابوالقاسم	ابوالقاسم
〃	〃	بگروہ	مروہ
۲۷۴	۴	طرای	طرق
۲۷۹	۲۰	مین نے	جب مین نے
〃	۲۹	اور حکمتون	اوپر حکمتون
۲۸۳	۲۳	تم مین سے کا	تم مین کا
۲۸۴	۱۷	البخایر	الخبایر
۲۸۶	۲۱	کہتے ہین	کہنے مین
〃	۲۹	ابی سامۃ	ابی امامۃ
۲۸۷	۱۳	اوتیھا	اوتیھا
〃	۲۷	ہوا سکی	ہوا سکی
۲۹۴	۲۰	ثرامرای	ثرامربی
〃	۲۱	ولوقبضۃ	ولوقبضۃ
〃	〃	قبضۃ بقی	قبضۃ یقی
〃	۲۳	بقی بہ	یقی بہ
۲۹۷	۲۸	اور اعتمر	او اعتمر
۲۹۸	۹	خوشی	خوشی سے
۲۹۹	۶	شیٹا کہ	شیٹا کہ
〃	۷	کہاے	کہاتے
۳۰۲	۳۰	بعضاۃ	بعضاۃ
۳۰۳	۴	اور بعضی لوگ لاتے	اور بعضی لوگ لاتی تھے
		تہے دو گچھی	ایک گچھا کوئی دیدے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۴	۱۸	جب حساب	حساب
۳۰۵	۱۹	کی جاعت	کی اور جاعت
〃	۲۲	لداور فساد	لداد و فساد
۳۰۷	۱۴	اقرتیک	اقربیک
〃	۱۹	ارکان حجر کیا	ارکان حجر سی کیا
〃	۲۱	ایناءنا	ابناءنا
〃	۲۵	جاجک	حاجتک
۳۰۸	۱	وای	رای
۳۰۹	۱۲	اٹرزہین	اٹرزہین
۳۱۱	۱۰	لایحسبن	لایحسبن
۳۱۲	۲۲	تیری	نری
〃	۲۷	اولاہنین	اولادہنین
۳۱۴	۱۶	جیئنا	جئنا
۳۱۷	۱۸	اللہ تعالے	اللہ تعالے نی
〃	۲۱	ہوجاتا ہے	ہو جاتا تہا
〃	۲۸	یصلون	یصلون
۳۱۸	۱	صحنان	ضجنان
〃	۲	اداکرے	اداکرین
۳۱۹	۲۲	ماصنعت	ماصنعت
〃	۱۳	بہی	یہی
〃	〃	اپنی تلوار تک	اپنی تک
۳۲۳	۲۹	یخفص	یخفض
۳۲۴	۱۴	عما	عمر
۳۲۵	۱	کہابرار	کہابرار
〃	۱۸	اوشک	اوشک
〃	۲۳	لایضرکہ	لایضرکہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۶	۱۸	چاندی تہا	چاندی کی تہا
۳۲۷	۷	کافرون کو	کافرون کی
〃	۲۴	فی ھذہ	فی ھذہٖ
۳۲۸	۲۰	ماس	باس
۳۳۲	۲۶	صورتونکا	صورتونکا
۳۳۳	۱۹	اسوقت	اسوقت کو
۳۳۴	۲۳	عمل	عمل تہ
〃	۲۴	علیہ السور	علیہ السور
۳۳۸	۵	غراغ	غراغ
〃	۱۰	مسکردتی	مسکراتی
〃	۱۱	رہو مجہسے	الگ رہو مجہسی
〃	۱۴	جبازے	جنازی
〃	۱۶	ہرجاوے	مرجاوے
۳۳۹	۱۶	کتنے منافق	کسی منافق
〃	۱۸	فتال	فقال
〃	۱۹	کہی اللہ	نہی اللہ
۳۴۰	۲۶	غزوہ	غزوہ
〃	۱	قصہ نسا	قصہ لمبا
〃	۹	ندی ہے	ندی
〃	۲۸	چہوٹی	چہوٹی
۳۴۱	۲۴	فرمایا	حکم فرمایا
〃	۹	مسابقون	مسلمانون
۳۴۲	۱۲	کہومنین	کرومنین
۳۴۳	۴	راوایت	روایت
〃	۷	ثابث	ثابت
〃	۱۰	ہرجانب	ہرجانب

۳۴۳	۱۱	میں نے سنا	میں سنا	۳۵۵	۵	صفاوا	صلوا	۳۷۲	۲	خروج	خرزج
〃	۴۳	کافرون	کہ کافرون	〃	۱۴	قال	قال قال	۳۷۴	۲۶	اور مخلوقات کے	اور مخلوقات کے لئی
〃	۲۴	تجھے کافرون	تجھے کافرون	〃	۲۰	رکبانا	رجلا ورکبانا	۳۷۶	۵	ظفاوی	طفاوی
۳۴۴	۳	انصار	انصار کا	〃	۲۸	اورنہ قتل	اورنہ زنا کرو اور نہ قتل	۳۷۷	۹	وغیرہ ذلک	وغیرہ ذلک
۳۴۵	۱۳	شامل	شان	〃	۲۹	بحوالہ حرام	اللہ نے حرام	〃	۱۸	〃	〃
〃	۲۱	احصنو	احصنو	۳۵۶	۱۷	قلت بہ القران	قلت بالقران	۳۸۰	۲۳	مصبتون	مصیبتون پر
〃	۲۲	بشیا	شیئاً	۳۵۸	۲۶	جناتین	جناثتین	۳۸۴	۸	فخلالصہ	فخلالصہ
〃	۲۷	قول انہین	قول اونہین کا	〃	۱۲	وغیرہ ذلک	وغیرہ ذلک	〃	۱۱	اورحسین	اورحسین کو
〃	۲۸	اما الدرداء	ابا الدرداء	۳۶۰	۱۹	طبعہ یوم	طبعہ یوم طبع	۳۸۵	۱۶	اس سند	اسی سند
۳۴۷	۱۴	جرت	جرّت	۳۶۱	۶	شرد	شرر	〃	۲۶	مکہ کے	مکہ کے دن
۳۴۹	۱۳	آتاہی	آتا	〃	۲۲	یزید جابر	یزید بن جابر	۳۹۲	۱۳	پہلونکا لڑا	پہلونکا نکالنا
۳۵۰	۲۴	الحجاب	الحجاب	۳۶۲	۱۹	ہوجاہے	ہوجاتا ہے	۳۹۴	۲۷	خیریت سے بھی	خیریت سے جیسے
〃	۲۷	انجاب	انجاب	۳۶۳	۲۸	اورشر	اور حشر	۳۹۶	۲۵	اور پیدا کرنا انسانکا	اور پیدا کرنا انسانکا
〃	〃	الحجاب	الحجاب	۳۶۴	۷	غرض	عرض	〃	۲۶	دعا کرنا مشرکونکا	دعا کرنا مشرکونکا
۳۵۱	۱	سب	حب	〃	۱۳	عبدالرحمن بن غزوان	عبدالرحمن بن غزوان			غیر خدا سے	غیر خدا سے باوصف
〃	۲	قال قالت	قال تلت			کی روایت سے	کی روایت سے اور				اقرار اُسکے
〃	۷	انہا	انہار				روایت کے احمد بن	۳۹۷	۶	پھر لینا	پھر لینا
〃	〃	مسئولات	مسئولات				حنبل نے عبدالرحمن	〃	۷	جو حد	جنہوں نے حد
〃	۱	معول	مغول				بن غزوان سے یہ	〃	۲۵	جیت اللہ	بیت اللہ
۳۵۲	۲	لنسا ہم	لنسائہم				حدیث	۴۰۰	۸	غسہ	غصہ
〃	۱۵	لے دونے	کے دونے	۳۶۴	۲۹	اورانکو کے	اورانکو عرش کے	〃	۲۳	دروازے	دروازی سے
۳۵۳	۳	وغیرہ ذلک	وغیرذلک	۳۶۵	۷	قبور کے جیسے	قبور کے میلے	۴۰۱	۱۰	لوگون	لوگون نے
〃	۷	علیہ	حلیہ	〃	۲۲	نسعاۃ	نعماۃ	۴۰۳	۲۴	پہاڑ کے	پہاڑ سے
۲۵۴	۳	اللھم اثنا بھذا	اللھم ائتنا	۳۶۷	۶	کیڑون	کپڑون	۴۰۴	۵	لیجئے	کیجئے
〃	۱۵	ابوہر	ابو ہریرہ	۳۶۹	۴	ضاق	عناق	〃	۷	ابو عیسے	ابو عیسے نے
〃	۲۱	تین سو	تین سو ساٹھ	۳۷۰	۱۵	امرو	امری	۴۰۵	۱۸	وافد عاۃ	وافد عاد
〃	۱۳	چھڑی	چھڑی	۳۷۱	۹	فالتھرتھا	فانتھرتھا	۴۰۶	۱۸	کافرون کے بابت	کافرونکی علت کا قیاس

۴۰۶	۲۲	اوپر سے	اوپر سے	۲۴	۴۲۵	صفات ابرار	صفات ابرار	۲۴	۴۷۳	رکھتا ہے	رکھتا ہے وہ
۴۰۷	۷	اعظم القریۃ	اعظم القریۃ	۳	۴۲۶	شرکشون	سرکشون	۳	۴۷۴	بنایا	بنایا
۴۰۸	۲۱	حضرت نے	حضرت کے	۷	۴۲۹	سع	جمع	〃	۱۳	اس بات	اس روایت
۴۰۹	۱۰	مین نے محمد	محمد	۱۰	۴۳۱	چھڑکا	جھڑکا	۴۷۶	۱۲	بند کرکے اور انگشت	بند کرکے اور کی
〃	۲۹	چھونے	بچھونے	۶	۴۳۵	آدم نے	ادم نی کہا				کی انگشت
۴۱۰	۱۹	بیان حرث وزراعت کا	مکرر ہے	۱۹	۴۳۸	صرف	طرف	۴۷۷	۲	سنا ہے	سنی ہے
۴۱۲	۱۴	اپنی طرف سے	اپنی طرف سے	۴	۴۴۱	قلیا	قلبا	〃	۱۲	ابی مریم نے	ابی ہریرہ سے ابی مریم نے
			ایک دست	〃	۴۴	گٹون	گھٹون	۴۷۸	۶	مقصود اکی	مقصود کی
۴۱۳	۱۱	مومنو کی	مومنون کی	〃	۴۴۷	کٹونکی	گھٹون کے	۴۷۹	۲۲	عجلتہ	عجلتہ
〃	۲۷	ابی ہریرہ سے	ابی ہریرہ سے روایت ہے	۲	۴۴۵	جتنے جو	جتنے تو	۴۸۲	۲۶	اشیم	اشیم سے
۴۱۶	۶	داخرین	واخرین	۲۷	۴۴۶	زیادد	زیادہ ہے	۴۸۵	۲۷	رکھکر یا	رکھدیا
۴۱۷	۹	فاخبر	فاخبر	〃	۲۸	عبید اللہ نے	عبید اللہ	۴۸۷	۲۲	تمہارے اسقدر	تمہاری طرح
〃	۱۰	فخلف	فخلف	۴۴۷	۳	ابی شیبہ	ابی شیبہ نے	۴۹۱	۸	بعضون	بعضون نے
〃	۲۱	کہا سنے	کہا اسنے	۴۴۹	۲۵	کہ حور	حور	۴۹۲	۲۴	ہے	روایت ہے
۴۱۸	۳	حکیم	حکم	〃	〃	یا بعد	بعد	۴۹۳	۲۰	ابن الدغنہ	ابن الدغنہ
〃	۱۳	ابنہ	ابنہ	۴۵۱	۱۶	یہہ حدیث ہے عبد الرحمن	یہ حدیث غریب ہے	〃	۲۱	گواہی	گواہی دی
۴۱۹	۲	منافقو نمین	منافقو نمین ہے			بن لیلی۔	عبد الرحمن بن ابی لیلی	۴۹۴	۱۹	چھوٹا ہے	جھوٹا ہے
〃	۱۰	سوا اللہ تعالیٰ کی یہی	مکرر ہے					〃	۲۷	دشنام سخت	دشنام سخت دی
		آیتہ اوتاری		۴۵۳	۱۳	رجا لکم	رجالکم	۴۹۹	۲۷	ابی ہریرہ	ابی ہریرہ
〃	۱۵	قد صفت	فقد صفت	۴۵۴	۲۱	من آ	من	۵۰۰	۳	اھل	ھل
〃	۲۵	قاا فدخل	قال فدخل	۴۵۶	۲۸	انس بن	انس بن	۵۰۱	۲۱	یہہ میرے لئے یہہ	یہہ میرے لئے
۴۲۰	۱۲	پوچھون	پوچھون	۴۵۹	۲۹	امنین	ایامنین	〃	۲۵	کہ اگر حدیث	کہ اگر ایک حدیث
۴۲۳	۱۴	رسو لخدا نے	رسول خدا نے او	۴۶۰	۱۶	انہون نے روایت	انہون نے کہ روایت	۵۰۲	۲۸	بیعۃ الرضوان	بیعۃ الرضوان کے
〃	۱۷	تخلہ	نخلہ	۴۶۱	۱۶	یہہ کہ اکبر	یہہ اکبر	۵۰۴	۱۴	دونون ہاتھہ	دونون ہاتھہ لیہا
۴۲۳	۲۷	سنتے تو	سنتے تو	۴۶۴	۲۹	فزع	فزع	〃	۲۱	اور دو نعلین آپ	اور دو نعلین
۴۲۵	۱	ہارسی لوئی	ہارنیکی کوئی	۴۶۹	۱۳	وہ عبادت	عبادت				
				۴۷۳	۱۰	اسیوقت	اسوقت	〃	۲۸	یقال وله	یقال له
〃	۱۸	برسکی راہ سے	برسکی راہ تک	〃	۱۳	باللہ العظیم	باللہ العلی العظیم	۵۰۷	۲۸	امام حسین	امام حسن

۵ ۱۱	۲۰	پھر گئے	پھر یہ گئے	۷	۵۴۴	کوتا تہا	کرتا تہا	۵ ۵۰
۵ ۱۳	۱۵	عمر جنت مین مین	عمر جنت مین	۲۷	〃	دحیہ بن خلیفہ	دحیہ بن خلیفہ	۱ ۵
۵ ۱۴	۶	لیے دوست	لئے تمکو دوست			اور انہون نے	نے	۲ ۵
〃	۱۷	ابی ہریرہ	ابی ہریرہ	۹	۵۴۵	کالت	قالت	〃 ۴
〃	۲۲	لاتعاد رذ	لاتعاد رذ نبا	۵	۵۴۶	علیہ وسلم	صلے اللہ علیہ وسلم	۵ ۵۱
〃	۲۵	نہین بہتے	نہین جانتے	۷	〃	بہرتا ہے	بہرتا ہے	۱۴ 〃
۵ ۱۴	۲۶	بیطالب	ابی طالب	۱۱	۵۴۷	کرش یعنے	کرش فرمایا	۱۳ ۵ ۵۲
〃	۲۷	دلیا	دیکہا	۲۳	۵۴۹	وافقا	وافقا	۲۲ 〃
〃	۲۸	نہین جلتی	نہین جانتے	۲۲	۵۵۰	ابی ہریرہ	ابی ہریرہ	۱۲ ۵۵۳
〃	۱	معین نے	معین	۲۳	〃	بھر	بھر تک	۵ ۵۵۴
۵ ۱۸	۲	گیارہ	لے پاک یا در جلو	۲۵	۵۵۱	سوا اللہ	سوا اللہ	ضعیف
〃	۱۵	اراذ ربال	آثار رجال	۲۷	〃	تیردن	تیردن نے	۱۹ 〃
۵ ۱۹	۲۸	حال	چال	۱۶	۵۵۳	نیلنا	یمننا	۱ ۵۵۵
۵ ۲۰	۷	ظالمین	ظالمین	۱۷	〃	فرمایا اللہ	فرمایا یا اللہ	۱۷ 〃
〃	۲۸	بہی ہین	ہی ہین	۱۲	۵۵۴	مقصود	مقصود	۲۳ 〃
۵ ۲۱	۴	کہ اسنے	کہ وہ	〃	〃	اپنی اوقات	انہی اوقات	
۵ ۲۵	۶	ابو العامیہ	ابو العالیہ	۲۰	۵۵۷	عیاش اسی	عیاش سے اسے	
۵ ۲۶	۷	کر گئین	کر گئی	۲۵	〃	عبد اللہ بن مبارک	عبد اللہ بن مبارک نے	
〃	۱۱	اضعہا	اضعہا	۶	۵۵۸	چہوڑ دی تہی	چہوڑ دیتی تہی	
〃	۱۱	فلعبت	فلعبت	۱۴	〃	ابی ہریرہ	ابی ہریرہ	
۵ ۲۷	۲۵	امیر کے	امیر کے تہی	۹	۵۵۹	جب کسی حلال	جب کسی حلال	
۵ ۲۸	۱۳	ارت	ارث			کو حرام نکر دو اور	کو حرام نکر دو اور	
〃	۲۵	محمد جعفر	محمد بن جعفر			کسی حلال کو حرام	کسی حرام کو حلال	
۵ ۲۹	۲	موسی نی کہ	موسی نے کہا کہ			نکر دو	نکر دو	
۵ ۳۰	۲۱	وسلم کے	وسلم نے	۱۸	〃	جابر بن	جابر	
۵ ۳۱	۲۴	ہنسے	ہنسنے	۲۴	〃	ہے الفاظ	ہے الفاظ مین	
〃	۲۷	ہنستے	ہنسے	〃	〃	معافی	معانی	

تاریخ طبع

از مولوی محمد احسن صاحب صدیقی سیوانی مصحح
درسے آخر ترمذی باصلح اللہ عمرہ واجل
قدرہ وشرح صدرہ وضاعف بہا اجرہ —
جامع ترمذی ہوئی مطبوع
خلق کی ہے زبان پہ صل علے
ترجمہ اور حدیث کی تسطیر
ہے جلائے نظر یہ عین صفا
سنہ ۱۲۹۹ ہجری